ناول: پارس وائلڈ فلاورز مین

Novel: Paras(Wildflower's Man)

تحریر: ایس مروہ مرزا

مکمل ناول سیزن ون۔

میرے رفیق، اتنا تو معتبر ہو تُو

میں پھول مانگوں، تُو گئے موسموں کو لے آئے۔

یہ کہانی ہے مافیا، انتقام اور عشق کی، پارس عیسی مغلانی اور اسکی جل پری روشانے کی جس نے اسکی محافظ بننے کے لیے جنگلی پھول بننے کا سفر طے کیا۔اس سیزن میں آپ سب جل پری کا جنگلی پھول بننے کا حسین، خوبصورت، رومانوی، جذباتی اور بے انتہا جاذب سفر پڑھنے والے

zubinovelszone.com
SAMRWA MIRZA NOVELS

ہیں۔ کہانی آپکو اپنے سحر میں جکڑ لے گی۔ ان شاء اللہ۔ شروع کریں اب اس حسین سفر کو ایس مروہ مرزا کے ساتھ۔ کہیں مسکرائیں تو دعا دینا مت بھولیے گا اپنی پیاری رائٹر کو۔ ♡

دو ماہ پہلے کا منظر اسکی شربتی آنکھوں میں جلن جگا رہا تھا، لگتار تین سگریٹ پھونکتے ہوئے سوچیں تھیں کے اب تک فارس سلطان کے گرد محصور تھیں۔

پھر اسکے تصویر میں دو ماہ پہلے کا منظر لہرایا۔۔۔۔۔

"رک جا فارس۔۔۔۔مر جائے گا"

گن لے کر اونچے نیچے کھردری پہاڑ پر دوڑتا وہ شخص اپنے پیچھے بلند ہوتی وہشت ناک دھاڑ پر دوڑتا ہوا پہاڑ کے کنارے آکر رک چکا تھا کیونکہ نیچے بل کھاتا خوفناک Mediterranean سمندر اسے نگلنے کو تیار تھا۔

SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.MERWAMIRZANOVELS.COM
zubinovelszone.com

فارس کے پیروں میں آتے پتھر پہاڑ کی چوٹی سے گر کر سمندر میں غرقاب ہو کر اس پر سنسنی اتار گئے، یہ بتا گئے کے کچھ دیر میں وہ بھی یونہی غرق ہو جائے گا۔

"ہاہاہا۔۔۔۔بس مُلا کی دوڑ مسجد تک۔۔۔اب کہاں جائے گا تُو مردود۔اپنا سینہ پیش کر فارس سلطان، کم از کم مرنے کے بعد تو تجھے کوئی بزدل نہ کہے۔اتنی عزت نفس تو ہو گی تیرے اندر یا وہ بھی کتے کی طرح دم ہلانے کے بیچ نیلام کر دی"

اپنے عقب میں ہانپتے ہوئے فرعون کی آواز سنے وہ اسکے لب و لہجے سے چھلکتی تضحیک پر پھنکار کر پلٹا۔

"بس حاتب مغدام!ایک لفظ نہیں۔اگر تم نے مجھے مار دیا، ساری عمر پچھتاتے رہو گے۔تم ابھی بچے ہو، تمہیں دوست اور دشمن کی پرکھ نہیں۔نیچے کرو گن"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

فارس نے اسکے اندر لگی آگ کے سبب نرمی سے سمجھانا چاہا پر حاتب نے گولی ٹھیک فارس کی دائیں بازو میں مارتے دو قدم اسکی طرف بڑھائے تھے، اندھیرے کے سبب دونوں کے چہرے دیکھائی دینے سے قاصر تھے، درد کی ٹیس پر فارس نے اپنی بازو پر ہاتھ رکھتے فوارے کی طرح پھوٹتے لہو کو روکنے کی ناکام کوشش کی تھی۔

"بچہ بچہ بچہ۔۔۔مائی فٹ۔بکواس بند۔تجھے محافظ بنایا تھا ہم نے۔اور تُو نے ہمیں ہی ڈسا۔میرے کمزور خاندان میں سے کسی اور میں حساب لینے کی ہمت ہونا ہو۔مجھ میں بہت ہے۔بتادے آلائم مغدام کہاں ہے، میں تیری زندگی بخش دوں گا۔بول فارس"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب مغدام نے اس شخص کو آخری بار بچ نکلنے کی آفر کی پر فارس اذیت سے مسکرا دیا، اب بھی دونوں کے بیچ بہت فاصلہ تھا۔

"اسکا کوئی پتا نہیں دوں گا، اسکی قبر تک کا نہیں۔۔۔۔ مخافظ میں صرف اسکی جان کا ہی نہیں تھا، میں مرتے دم تک اسکی آبرو کا بھی مخافظ بنایا گیا تھا۔ جس بارے ہمیں لاکھ جتن کر کے بھی کچھ پتا نہ چل رہا ہو، سمجھ لینا چاہیے وہ پردے کی چیز ہے اور آپکے لیے نہیں ہے۔ سینہ نہیں دوں گا اپنا۔ تمہارے نزدیک جو فارس سلطان کی بزدلی ہے وہ میرے اور الائم کے نزدیک شفقت و خفاظت کی ادا ہے"

فارس نے زخمی بازو سمیت پیچھے کو پلٹ کر حاتب کو سنبھلنے کا موقع دیے بنا چھلانگ لگائی جبکہ حاتب نے گن بروقت چلائی جس سبب گولی فارس کی پشت میں جا دھنسی پر اس سے پہلے حاتب کنارے تک آتا، وہ خونی خوفناک سمندر اس مخافظ کو اپنے اندر نگل چکا تھا۔

بہت تلاش کے باوجود آج دو ماہ بعد بھی فارس کی لاش نہ ملی تھی اور حاتب مغدام کے لیے یہ معاملہ زندگی اور موت کا مسئلہ بنا تھا۔

"Galuma"

نامی یہ بلڈنگ ترکیہ کے شہر Antalya میں واقع ایک Men growing Products Store کی تھی جہاں دنیا کا بیسٹ Men Beard oil نا صرف بنتا تھا بلکہ کئی ملکوں میں ہائی ڈیمانڈ پر بھی بھیجا جاتا تھا، اس سٹور کا پریذیڈنٹ مغدام خاندان کا منجلا بیٹا حاتب مغدام تھا جسے یہ بزنس بس اپنے دو نمبر دھندوں کو چھپانے کے لیے کوور آپ گیم کی صورت ہینڈل کرنا پڑتا تھا۔

اسی کے بیسمنٹ آفس میں اس وقت دو عدد لوگ موجود تھے، رات ہو چکی تھی، رولنگ چیئر گما کر ہاتھ میں سگریٹ پکڑ کر پھونکتا ہوا وہ بلیک شائنی ٹو پیس پر وقار وجود چہرہ گمائے بیٹھا تھا اور کچھ فاصلے پر اسکا مینجر ابراہیم ہاتھ میں اک فائیل لیے کھڑا تھا۔

سگریٹ پینے کی اسے بری لت لگی تھی، اسکے پیچھے اک کہانی تھی لیکن ابھی وہ معاملہ زیادہ ضروری تھا جو ابراہیم آفندی اسے بتا کر ساکن کر بیٹھا تھا۔

اس شخص کی خاموشی، تاریکیوں میں خوف وہراس پھیلا دیتی تھی۔

"مطلب وہ زندہ ہے۔ مجھے پہلے ہی شک تھا آفندی۔ وہ اتنا شدید زخمی نہیں تھا کے مر جاتا۔ آخر کو بڑی ڈھیٹ چیز ہے، ایسے چھٹکی میں مر نہیں سکتی۔ چلو مزہ آئے گا۔ میں بھی اسے اتنی آسان موت دے بیٹھنے پر گلٹ میں تھا۔ دشمن کو ایک بار پھر موت دینے کا سرور ہی الگ ہے"

اسکی آواز سے وہشت ٹپکی تھی، ابراہیم آفندی کچھ گھبرایا لگا جبکہ وہ شخص آس پاس کھڑے لوگوں کو سونگھ کر ہی سمجھ جاتا تھا کے ان کے اندر کیا چل رہا ہے۔

"سر لیکن اسکا کوئی مکمل اتا پتا نہیں ہے۔ زندہ ہوتا تو مل جاتا۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے اسکی لاش سمندر میں ڈوب گئی ہو۔۔۔ اسکا فون آن ہونا۔۔۔ ممکن ہے

ہماری آنکھوں میں دھول جھونکنے کا اک طریقہ ہوتا کہ ہم شپمنٹ سے توجہ ہٹا کر واپس اس فارس سلطان کی ٹنشن میں لگ جائیں"

اپنی ناقص عقل کا استعمال کرے ابراہیم نے بولنے کی جسارت کی پر وہ زہر خند ہنسا تھا، اسکی ہنسی سے ابراہیم کے رونگٹے کھڑے ہوئے۔

"سمندر لاشیں اگل دیتا ہے آفندی، اور تمہیں علم ہونا چاہیے کے حاتب مغدام کی آنکھوں میں دھول جھونکنی بچوں کا کام نہیں ہے۔۔ خیر یہ بتاو اسکا پورا خاندان غرق ہو گیا ہے یا اس میں سے بھی کوئی بچا؟ آئی مین دو ماہ سے اسکے گھر والوں کی طرف سے کوئی بیان تک نہیں آیا۔ میڈیا تک سو رہا ہے۔ آفٹر آل وہ ایک ماہر سیاسی پرسن تھا"

اب کے بار اس شخص کے سوال پر آفندی نے فائیل پر نظر آتی اس خوبصورت لڑکی کی ڈیٹیل پر نگاہ دوڑائی۔

"بیٹی زندہ ہے اسکی، فارس کے بچپن کے دوست کی فیملی کے ساتھ پچھلے دو ماہ سے رہ رہی ہے کیونکہ دادا اور چھوٹے بھائی کی پہلے ہی انکے ہوم آفس پر حملے کے بیچ دیتھ ہو گئی تھی۔ باپ کی موت کی خبر بنا لاش شاید اسے سچی نہ لگی ہو تبھی چپ ہو۔ انتظار کر رہی ہو۔

خیر کراچی کے ساحل سمندر سے کچھ فاصلے پر اسکا فشی ڈونا کے نام سے چھوٹا سا فش میل ریسٹورنٹ ہے۔ جبکہ اسکے باپ کا دوست مچھیرا ہے"

ابراہیم کی تفصیل سنے وہ خوبصورت بڑے ہونٹ پھیلے، پراسرار مسکراہٹ حاتب مغدام کے ہونٹوں کو چھوم کر نکل گئی۔

"ریسٹورنٹ چلانے کے علاوہ کیا کرتی ہے ماہرانی؟ تم نے ڈیٹیل نکلوالی ہوں گی"

وہ پھر نخوت سے بولا۔

"جی سر۔۔وہ اسکے علاوہ ایک ظروف ساز بھی ہے۔طارق روڈ پر موجود ایک چھوٹی سی دکان میں ہر ہفتے جا کر مٹی کے برتن بناتی ہے۔ پچھلے سال ہی اس نے باٹنی میں ماسٹر کی ڈگری لی ہے۔ریسٹورنٹ،گھر اور طارق روڈ۔۔۔اسکے سوا وہ کبھی کبھی سمندر دیکھنے جاتی ہے"

ابراہیم کی ساری باتیں عام تھیں، ظروف سازی خاص تھی کیونکہ حاتب کا اس سے گہرا ناطہ تھا۔

"خوب۔۔کسی پر ڈیپینڈ نہیں کرتی۔دو ماہ سے اس نے اپنے خاندان کی تباہی کا بدلہ لینے کی کوشش نہیں کی ابراہیم؟"

حاتب نے رولنگ چیئر گمائی،وہ ایک دیومالائی حسن کا مالک مرد تھا جسکی شربتی آنکھیں کسی کو بھی جکڑ سکتی تھیں۔

"جی سر۔۔۔۔شاید کوئی بڑی وجہ ہو"

ابراہیم کا بے یقین ہونا حاتب کو مسکراہٹ دے گیا۔

سلگی سگریٹ حاتب نے اچھال کر ابراہیم کے پیروں کی طرف پھینکی تو وہ ایسے دور اچھلا جیسے وہ بے ضرر سی سگریٹ نہیں، بمب ہو۔

"ہے بڑی وجہ ابراہیم۔ کیونکہ وہ جانتی ہے کے فارس کہاں ہے میرے بچے۔ وہ سب جانتی ہے۔ اسی لیے اس نے اپنے خاندان کی تباہی دو ماہ سے ہضم کر رکھی ہے۔"

حاتب کے اس قدر گہرے مشاہدے پر ابراہیم پتھرا گیا۔

"اوہ مائی گارڈ۔۔ میں نے کیوں نہیں سوچا یہ؟"

ابراہیم نے اپنی عقل کو اکیس توپوں کی غائبانہ سلامی دی۔

"کیونکہ تمہارا دماغ گھاس چرنے گیا ہے۔ کراچی کی کل ارجنٹ فلائیٹ چاہیے مجھے"

Zubinovelzone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب نے شربتی آنکھوں میں غصہ بھرتے ابراہیم کو جھاڑا اور آفس سے نکلنے لگا۔

"سر آپ اس سے ملنے جائیں گے؟"

ابراہیم کے بے کار سوال پر وہ ترچھی نظر کرے اسے گھورا۔

"تم ایسے سوال کرنے کے لیے کانفیڈنس کہاں سے لاتے ہو۔۔۔ آفکورس ملوں گا ورنہ کراچی کیا دیگ بٹ رہی ہے میرے لیے۔"

ابراہیم میٹھی میٹھی بے عزتی پر شرمندہ سا ہوا جبکہ حاتب کی گاڑی کچھ ہی دیر میں گیلوما کے پارکنگ لاٹ سے نکل گئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ گہرے تاریک راستوں میں سفر کرتا بڑے سے ولا پہنچا، گاڑی پارک کرے اپنے اوپن ریلکسنگ ہاوس کی طرف بڑھے اپنے روم میں پہنچا اور شرٹ اپنے مسلز والے جسم سے اتار پھینکی اور شاور لے کر باتھ روب میں ہی وہ آکر بستر پر گرا۔

اسکی شربتی آنکھوں میں اک سپارک تھا، گردن موڑ کر سائیڈ ٹیبل پر پڑی فوٹو فریم اٹھائی جس میں پندرہ سال اور گیارہ سال کے دو بچے تھے، ایک کی آنکھیں نیلی اور دوسرے کی شربتی تھیں۔

"میں جلد ڈھونڈ لوں گا تمہیں الائم"

حاتب نے اس تصویر کو اپنے سینے لگایا اور جلد ہی نیند میں اتر گیا لیکن اسکی یہ نیند بری طرح جھنجھوڑ دی گئی۔

وہ گہری نیند میں تھا تبھی جلدی بیدار ہونے کا سوال پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔

"بخار تیز ہے۔ اف پٹیاں کرتی رہی ہوں ساری رات۔ حاتب کو جگاؤ جا کر۔ کتنی بار کہا ہے اسے کمرہ لاک کر کے مت سویا کرے۔ کسی دن یونہی ہم نے سولی پر لٹک جانا ہے اور وہ سوتا رہے گا"

پریسہ مغدام! خوبصورت نقوش والی دبلی سی پیاری خاتون تھیں، مغدام خاندان کی اکلوتی حسین بہو کا لقب تھا انکے پاس، نیلی آنکھیں، سنہرے

بال، نرم نازک، ہمہ وقت مسکرانے والی، پیاری، دل کی بہت نرم، پچھلے سترہ سالوں سے دل پر اپنے بچے کی ناگہانی جدائی کا دکھ لیے جی رہی تھیں اور احساس جرم میں مبتلا جابر ہاشم مغدام کو سنبھالنے کا فریضہ بھی نبھا رہی تھیں جو اپنے بچے کو وارنے سے اب تک مسکرا نہیں سکے تھے۔

سامنے کھڑی نائیٹ سوٹ میں اڑے حواسوں والی لڑکی سہانہ مغدام تھی، جابر ہاشم مغدام کی بڑی بیٹی، جس نے ممی کی تڑپا دیتی بات پر انکو گلے لگایا اور پھر خود بابا کے سرہانے بیٹھی، اپنا ہاتھ بڑھا کر انکے ماتھے پر رکھا، جلن اتنی تھی کے سہانہ سہم گئی۔

"انکے جسم کی حدت میں ہمارا الائم مغدام جل رہا ہے، انکا علاج کسی سپیشلسٹ کے پاس بھی نہیں ہے ممی"

سہانہ کی پلکیں بھیگیں تو چند آنسو گالوں تک ٹوٹ گرے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

ملازمین نے ٹھکا ٹھکا حاتب مغدام کے الگ تھلک بنے سٹے ایریا والے کمرے کے دروازے کو دستکیں دیے اس نشئی شے کو ہوش دلا ہی دی پر پہلے تو اس بگھڑے نواب زادے کا قہر ان بے ضرور ملازموں پر گرتا پھر جا کر وہ بے فیض، باپ کی بگھڑتی طبعیت کو سنجیدہ لیتا۔

باتھ روب اتارتے اپنے form fitting brief میں دیکھائی دیتے پر کشش وجود کو ہاتھ آتی پہلی پینٹ میں چھپاتے شرٹ یونہی بے دردی سے وارڈرب سے کھینچ لیتا وہ آئینے سے ناراضگی کے سنگ منہ پھیر تا دروازے کی طرف بڑھا۔

"کون مر گیا ہے ہاں۔۔۔؟"

وہ کمرے کا دروازہ کھولتا اس قدر اونچا چینخا کے سامنے کھڑے چاروں ملازمین کانپ اٹھے۔

"آپکے بابا کی طبعیت۔۔۔۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubina Visions.com

اس سے پہلے ایک ملازم بات مکمل کرتا، حاتب نے ہاتھ کے اشارے سے اسے چپ کروایا، جبکے اسکے چہرے کے خدوخال میں امڈتی تکلیف نفرت میں گندی تھی۔

"یہ بڈھا ہمیں مار کر مرے گا۔۔۔ تم لوگوں کے ہاتھ بعد میں کاٹتا ہوں"

اول جملہ لب دباتے بڑبڑاتا وہ پیچھے کو پلٹ کر اپنی شرٹ اٹھا کر چوڑے شانوں اور کسرتی بازوؤں پر چڑھائے کمرے سے نکلا۔

اپنے ممی بابا کے کمرے کو وہ سکون کی جگہ نہیں بلکہ ماتم خانہ کہتا تھا، اسکے پیر یہاں نادیدہ آگ کی تپش سے جلنے لگتے تھے، ابھی بھی وہ دروازے میں لمحہ بھر رکا۔

اسکی آنکھوں میں اک اذیت کا آبلہ ابھر کر معدوم ہوا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

بابا کے بیڈ کے دائیں طرف اسکا پانچ سالا چھوٹا بھائی آہل مغدام پریشان حال کھڑا تھا جبکہ پریسہ کی جان جا رہی تھی یہ حاتب نے دیکھتے جبڑے بھینچے، سہانہ ماتمی شکل بنائے کھڑی تھی۔

حاتب نے سبکو دیکھا پر بستر مرگ پر جلتے باپ کو دیکھنا ضروری نہ سمجھا۔

"کیا کوئی صبح بنا ماتم کے شروع ہو سکتی ہے یہاں؟ کیا ہوا ہے پری؟"

وہ صرف ماں سے مخاطب ہوتا تھا، اسے ماں کی آنکھیں خشک دیکھنے کی تمنا نے پچھلے سترہ سالوں سے تڑپا کر جو رکھا ہوا تھا۔

"حاتب! تمہارے بابا کا فیور نہیں اتر رہا۔ تم ان سے بات کرو ناں۔ تم نے ایک ویک سے بات نہیں کی۔"

پری نے کانپتا ہوا ہاتھ روٹھے ہوئے حاتب کی گال پر رکھے التجاء کی۔

"مُردوں سے بات کر کے گھٹن اور وحشت ہی ملتی ہے"

وہ بد تمیز حد تک حقیقت پسند تھا۔

"حاتب لالہ۔۔۔"

آہل نے سخت غصے سے اسے ٹوکا۔

"چھوٹا ہے ناں۔ٹوکنے کا حق نہیں ہے تیرے پاس آہل۔"

حاتب نے خونخوار انداز سے آہل کو گھورا۔

"انکو کچھ ہوا تو پری مر جائے گی"

پریسہ نے سسک اٹھتے اس پتھر کے بت پر چابک ماری، وہ اذیت سے مسکرایا، یہ ایک جملہ بچپن سے سنتا آیا تھا، بڑی محبت تھی اسے اس جملے سے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"آپکو کچھ ہو نہ جائے پری اس ڈر سے میں انکو کچھ ہونے نہیں دیتا۔ ورنہ اب تک انکو آلائم مغدام کی بے لاش قبر میں دفن ہوئے مدت گزر گئی ہوتی۔ جائیں آپ سب لوگ۔۔۔ میں ہینڈل کرتا ہوں انھیں"

وہ پریسہ مغدام کو پکڑ کر سہانہ کے حوالے کرے منہ موڑ گیا جس پر سب ہی غمزدہ سے کمرے سے نکلتے چلے گئے، حاتب کی آنکھیں میں سرخائی گھلنے لگی۔

وہ بابا کے سرہانے بیٹھا، اپنا مضبوط اور خوبصورت ہاتھ بابا کے جلتے ماتھے پر رکھا۔

"بابا"

وہ اتنا ہی پکارا کے جابر ہاشم مغدام نے اپنی درد کرتی آنکھیں کھول کر حاتب کی آنکھیں دیکھ کر مشکل سے سانس بھری۔

وہ اٹلی کا ڈان، شیڈو۔۔۔ آج بے یارو مدگار پچھتاوں کی بھٹی میں جل رہا تھا۔

"میں نے پری اور تم سب کے ساتھ بہت سا جینے کی ہوس میں آلائم کو وارا تھا۔ مت بھولا کرو حاتب مغدام"

وہ غم سے دوچار ہوئے سسکے۔

"تو کیا جی لیا شیدو؟"

وہ طنز کرتے مسکرایا، باپ کے سینے میں تیر گاڑ گیا۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑے۔

"ششش۔۔۔روئیں نہیں۔روتے چہروں سے نفرت ہے مجھے۔ آپ کے اور پری کی عنایت کے سبب۔ شش۔۔بس۔ چلیں ہو سپٹل۔ آپ نے اسے وار کر جو زندگی بھیک میں پائی تھی، اسے کچھ بھی کر کے آپکو پورا جینا تو ہو گا۔ یہ آپ الائم کی سانسیں جی رہے ہیں۔ میں آپکو اسکے بعد اسکی سانسوں سے ناانصافی نہیں کرنے دوں گا بابا۔ میں آپکو خود سے پہلے مرنے نہیں دوں گا"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ جابر کو سہارا دیے اٹھائے ساتھ ساتھ جان بھی نکال رہا تھا۔

"تم نے ف۔۔فارس"

وہ بے جان سی ہچکی بھر گئے، حاتب نے انکو سہارہ دینے کے بیچ تنبیہی نظروں سے دیکھا۔

"نام مت لیں اس خبیث کا۔ آج اگر آلائم کا کوئی اتا پتا نہیں تو وجہ آپکا بنایا وہ دو کوڑی کا مخافظ ہے، آج اگر سہانہ زندگی کی خوشیوں سے دور ہے تو وجہ وہ منحوس شخص ہے۔ میرے اسکی طرف تھوڑے حساب نہیں تھے شیڈو۔مار ڈالا اسے"

حاتب نے زرا رحم نہ کھایا، ہوسپٹل جانے تک وہ بابا کا سسکنا برداشت کرتا رہا، اسکے ہاتھوں میں لڑکھڑاہٹ تھی، پر اسکا دل پگھلتا نہیں تھا۔

جبکہ ہوسپٹل پہنچ کر وہ خود باہر ویٹنگ ایریا میں تھکا ہارا بیٹھا کہیں سے بھی امیر حاتب مغدام نہیں لگ رہا تھا، وہ ایک ہارا ہوا سپہ سالار تھا۔

Zubiniovelszone.com
SAMRWA MIRZA NOVELS

کیونکہ اسکا ایک حصہ جل چکا تھا، آدھا جسم، آدھا دل اور آدھی روح جھلسی ہوئی تھی، اسے اپنے بھائی کی قربانی کے بدلے ملی زندگی سے نفرت تھی۔

سترہ سال پہلے کی وہ اذیت ناک گھڑی بھولنے لائق تو اس شخص کے لیے بھی نہ تھی جو پچھلے دو ماہ سے زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا تھا۔

یہ آج سے سترہ سال پہلے موسلا دھار بارش سے تھرتھراتی بھیانک رات کا منظر تھا وہ جب اٹلی کے شہر Calabria میں جابر ہاشم مغدام پر قیامت ٹوٹی تھی، پچھلے کئی سالوں سے وہ اٹلی کے خونخوار مافیا Ndrangheta سے منسلک تھا اور اب اپنے کئی سال کے کریئر کے ایک چھوٹی سی غلطی پر ہوئے اختتام پر اس سے سائمن ڈیسوزا نے اسکی بقیہ زندگی کی اک اک سانس کا خراج مانگا تھا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو تم ڈیسوزا؟"

بند چار دیواری جہاں جگہ جگہ عجیب آنکھوں سے آدھے چہرے تک پھیلے لیدر کے ماسک والے گارڈز کھڑے تھے، اسی کمرے کے وسط میں فانوسوں کی روشنی تلے لمبی کتھئی چمکتی میز بچھی تھی جسکے آر اور پار دو نفوس براجمان تھے انہی میں سے ایک نے آہ بھری سر گوشی کرے سر نیچے گرا دیا۔

مقابل بیٹھا آدمی زہر خند مسکرایا کے اس نیم روشنی میں بھی اسکے آدھے جلے چہرے کی بدصورتی نے سنسنی و حراس پھیلا دیا۔

"تمہیں اپنے بڑے بیٹے کو اس تنظیم کے سپرد کر کے قربانی دینی ہے شیڈو، یہی تمہاری آزادی کا پروانہ ہے۔ تمہیں کرنا ہو گا، ورنہ تمہیں تمہارے اہل و عیال سمیت میں خود اپنے آبائی قبرستان میں دفن کروں گا۔ تمہارے معزز خاندان کا نام مٹ جائے گا۔ ایک کی قربانی دو اور اپنے سمیت اپنے اہل و عیال کو بچالو۔"

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

مقابل کوئی انسان نہیں ایک سوداگر بیٹھا تھا جسکے لیے ایک جیتی جاگتی جان کی قیمت بس چند اکھری سانسیں تھیں۔

"وہ ابھی پندرہ سال کا ہے ڈیسوزا، اولاد مر جائے تو ماں باپ صبر کر جاتے ہیں۔ میں اور میری بیوی جیتے جی اسکی موت کیسے سہہ لیں۔ مجھے میری عمر بھر کی وفاداری کا یہ صلہ دوگے؟"

وہ اس وقت ایک منجھا ہوا مافیا گرو نہیں بس بے بس باپ تھا، چار دیواری میں ڈیسوزا کا تمسخرانہ قہقہہ گونجا، جس نے Shadow کی روح دہلائی۔

"تمہیں تمہاری وفاداری کا ہر لمحہ صلہ دیا جابر ہاشم مغدام پر اب باری تمہاری غلطی کی سزا کی ہے۔ وہ پندرہ سال کا ہونہار اور خداداد صلاحتیوں کا مالک بچہ ہی میرے لیے اگلی جنریشن کا شیڈو ہے اور اولادیں پیدا کر لینا، ویسے بھی تمہارے پاس آل ریڈی ایک بیٹا (گیارہ سالا حاتب) اور بیٹی (سولہ سالا

سہانہ) پھر بھی بچ جائیں گے۔ میٹنگ برخاست ہوئی۔ جیسے ہی وہ یہاں پہنچے گا تمہیں واپسی کی اجازت مل جائے گی۔ اب تم جاسکتے ہو"

ڈیسوزا نے رعونت و حقارت کے سنگ اس شخص کی مرجھائی شکل سرسری دیکھی اور گردن اونچی اکڑاتا ہوا وہاں سے چند گارڈز کے ہمراہ نکل گیا، ہاشم مغدام اس روز کسی ہارے جواری کی طرح ہیڈ آفس سے نکلا تو پارکنگ میں اسکا اہم ساتھی دور سے ہی اس شخص کے اندر برپا قیامت بھانپ گیا۔

"سر! آر یو اوکے؟"

فارس سلطان نے لڑکھڑاتے ہاشم کو اپنی مضبوط بازوؤں سے پکڑ کر گرنے سے بچایا۔

"سب ختم ہو گیا فارس"

ہاشم مغدام کی سرخ انگارہ آنکھوں سے بچوں کی طرح آنسو بہنے لگے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"کچھ ختم نہیں ہو گا۔بتائیں سر۔"

فارس کی مضبوط آواز لڑکھڑائی تھی۔

"مجھ سے وعدہ کرو فارس، تم میرے بچے کی حفاظت کرو گے۔"

ہاشم مغدام کے سسکنے کی دیر تھی کے فارس نے بڑا مشکل سا سانس کھینچا، اور بنا یہ جانے کے اس وعدے سے انکے ساتھ انکی فیملی تباہ ہو جائے گی، کیا تھا اور آج سترہ سال بعد بھی وہ اک وعدہ ان دونوں بستر مرگ پر پڑے لوگوں کی موت کے بیچ رکاوٹ تھا۔

فارس دو ماہ سے ہدایت بابا سرکار کے سیکرٹ میڈیکل یونٹ میں زیر علاج تھا، اور کیا واقعی اسکی اکلوتی بیٹی اسکے زندہ ہونے کے بارے میں جانتی تھی یا پھر وہ اس کہانی کا سب سے بڑا اولن تھی؟ الائم مغدام کہاں تھا؟ سہانہ کے ساتھ کیا ہوا؟ سب آہستہ آہستہ کھلنے والا تھا۔

سترہ سال پہلے کی کہانی اب سترہ سال بعد مکمل ہونے والی تھی، خدا خیر کرے۔

.._____..

وہ دونوں بچپن سے عام بچوں سے مختلف تھے، عادات، خواہشات اور یہاں تک پسندیدگی، تبھی فارس اور ہاشم دونوں نے اپنے ان دو بچوں کو رازداری کے سنگ اچانک بوڈنگ بھیج دیا، دونوں کے بقول وہ عام بچوں میں رہنے اور سروائو کرنے لائق نہ تھے، وہ خاص تھے، ان دونوں کے ماتھے چمکدار تھے، الائم مغدام، نیلی آنکھوں والا فرمابردار، ذہین اور اچھی عادات والا پندرہ سالا ایک خوبرو نوجوان، جس نے اس چھوٹی سی عمر میں کئی انجینئرنگ، آئی ٹی ایوارڈ لے لیے تھے، روشانے فارس، جو گیارہ سال کی ایک پودوں، کیڑے مکوڑوں اور مچھلوں سے باتیں کرنے والی بہت ذہین بچی تھی، وہ دونوں بوڈنگ آکر اکھٹے ہوئے تو ایک دوسرے کی فیملی کو جانے

بنادوست بن گئے، فارس اور ہاشم کے بقول ان دو سپیشل بچوں کو اپنے دوست خود چننے تھے۔

ان دونوں نے ایک دوسرے کو چنا، سب اچھا تھا پھر سترہ سال پہلے اچانک سے آلائم مغدام کے بوڈنگ سکول اپنے آخری سال سے پہلے چھوڑنے کی خبر پھیل گئی، تمام ٹیچرز، پرنسپل پریشان تھے، وہ بھی پریشان تھی۔

تمام بوڈنگ سکول چھوڑنے کے معاملات طے ہوئے تو روشانے دوڑتی ہوئی پرنسپل آفس روم تک پہنچی جہاں وہ بابا کے ڈرائیور کو اپنا سکول بیگ اور گٹار تھماتا، اپنے قریب رکتی روشانے کو دیکھے رکا، وہ رو رہی تھی۔

"آپ جا رہے ہیں پارس؟"

وہ اسکے منہ سے اپنا یہ خوبصورت نام سنے پھیکا سا مسکرایا، اپنے ہاتھ پھیلائے جن میں روشانے نے اپنے دونوں ہاتھ تھما دیے، اس گیارہ سال کی بچی کی گالوں پر آنسو اترنے لگے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ہاں جل پری۔ اچانک سفر اور اجازت کا حکم ملا ہے۔ جانا بہت ضروری ہے۔ تم میری طرح سب ادھورا مت چھوڑنا۔ بابا کی ریکوسٹ نہ ہوتی تو میں کبھی نہ جاتا۔ تمہیں اور اس خوبصورت جگہ کو چھوڑ کر"

آلائم مغدام نے اسکے ہاتھوں کو دبایا، وہ لاکھوں میں بھی پارس کا لمس پہچان سکتی تھی۔

"م۔۔میں مس کروں گی آپکو"

وہ رو پڑی، وہ اسکا واحد دوست تھا، جس نے اسے گر کر اٹھنا سیکھایا تھا، اکیلے دنیا سے لڑنا سیکھایا تھا۔

"میں بھی Mermaid، بابا نے کہا ہے میں کسی کو بھی لوٹنے کی امید دیے بنا سفر پر جاوں۔ لیکن تم الگ ہو روشانے، میں تمہیں امید دینا چاہتا ہوں۔ میں جہاں گیا تم پر خاص نظر رکھوں گا یہ وعدہ ہے میرا"

وہ نیلی آنکھوں والا شہزادہ تھا اور وہ کالی آنکھوں والی جل پری جسکی ہچکی بندھی تھی، اپنے دوست کے دور ہونے پر، وہ بہت مشکل سے دوست بنانا سیکھی تھی۔

اس گیارہ سالا جل پری کا پہلا اور آخری دوست تھا وہ پارس۔

"مجھ پر کیسے نظر رکھیں گے پارس۔۔۔؟"

وہ کالی آنکھوں والی جل پری روہانسی ہوئے سسکی۔

"تمہارے چار اطراف میں کہیں سے بھی یا پھر وہاں آسمان پر ستارہ بن کر تمہیں دیکھوں گا"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس نے اسکی آنکھ سے ٹپکتے آنسو پونچھ کر اس کو بہلایا تھا اور پھر سترہ سال پہلے جل پری کا ہاتھ اسکے پارس کے ہاتھ سے ہمیشہ کے لیے چھوٹ گیا۔

تب روشانے کو علم نہیں تھا کے ستارہ بن کر دیکھنے کے لیے مرنا پڑتا ہے، یہ تو جب اسکی ممی کی موت ہوئی تو اس نے پہلی بار کسی کے منہ سے ستارہ بننے کا مفہوم جانا، تب وہ آٹھارہ سال کی سمجھدار تھی، تب اس نے آسمان پر دو ستارے چنے تھے، ایک پارس نام کا اور ایک ممی کے حصے کا لیکن وہ چند دن کی تسلی جلد ٹوٹ گئی۔

پارس سے ہوئی اسکی آخری ملاقات ان کالی آنکھوں میں آج بھی نمی جگا کر نیند توڑ گئی، وہ جاگی تو سر پر بجتے آلارم نے اس نمی کو آنسو بنا دیا۔

پہلو میں کچھ وقت سے تکلیف اور آزمائش نے جو میلا لگا رکھا تھا۔

روشانے نے جلدی سے آلارم بند کیا اور تکیے میں کتنی دیر منہ چھپائے روتی رہی، پھر چہرہ باہر نکالا تو صبح کی روشنی باہیں کھولے اسکی کھڑکی سے جھانک رہی تھی۔

"نہ تو چار اطراف نہ آسمان کا ستارہ۔۔۔۔ آپ جھوٹے تھے پارس۔۔۔ آپ کہیں نہیں ہیں۔۔"

وہ اپنے آنسو پونچھتی ہچکیوں کو سنبھالتی اٹھ کھڑی ہوئی، اسے اداسی راس جو نہیں تھی، وہ فارس سلطان کا خون تھی، نڈر، بہادر، کبھی نہ رونے والی، اپنے بابا کی پراسرار جنگ لڑنے والی آخری سپہ سالار۔۔۔۔۔

کسی فون کال پر وہ چونکی، سکرین پر بابا سرکار لکھا تھا، روشانے کی جان میں جان آگئی۔

"جی بابا"

اس ہستی سے جڑے جذبات کے سبب وہ کھڑکی تلک چلی آتی بے قرار ہوئی۔

SAMARWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMARWAMIRZANOVELS.COM
zubinovels.com

"زخم بہت گہرے ہیں۔شفا بہت دور ہے پتری۔کیا حکم ہے۔زخموں سے پھوٹتا لاعلاج زہر اسکے پورے جسم میں پھیل رہا ہے۔میں زندگی میں پہلی بار ناکام ہو رہا ہوں"

وہ اک غار میں بنی حکیم بابا سرکار کی دنیا تھی جہاں وہ پچھلے دو ماہ سے ایک پچھتاوے سے لڑتے مریض کی بجھتی سانسیں بحال کرنے پر لگے تھے۔

اک آنسو روشانے کی آنکھ سے اور ٹپکا۔

"انکی سانس تب تک چلنی چاہیے بابا جب تک میں اس شخص کا نام نہ جان لوں جو ایسی ہی دگنی اذیت کا حقدار ہے، جس نے میرے بابا کو انکی حفاظت کے صلے میں بھیانک سمندر کے حوالے کر دیا۔سنیں بابا سرکار! یہ بیمار شخص میرا کل حوصلہ ہے۔اور آپ جل پری کے مسیحا ہیں مجھے انکے ٹھیک ہونے کی خبر دے کر ہمت دیں تاکہ میں انکے مجرم کو لہولہان کر کے زمین میں گاڑنے لائق ہو سکوں"

وہ اس بچی کی ہر دن ایک سی مانگ پر آبدیدہ ہو جاتے تھے۔

"دعا ہے اس جل پری کے حوصلے سلامت رہیں۔میں اسکی سانس اجالنے کی اک اور کوشش کرتا ہوں میرے سوہنے۔۔۔۔۔"

بابا سرکار کی دلائی آس وامید روشا نے کو ایک پورا دن جینے کی ہمت دیتی تھی،وہ کال بند کرے انکا نمبر ڈائل لسٹ سے ڈیلیٹ کرتی اپنے چہرے پر مسکراہٹ گھسیٹ لائی۔

"قسم کھاتی ہوں تم میرے ہی ہاتھوں مروگے،ایک بار بابا جان تمہارا نام بتا دیں مجھے۔بس۔۔۔تمہاری اسی لمحے آخری سانس نکلے گی۔یہ روشا نے فارس کا وعدہ ہے"

گہرے سانس بھرتی وہ خود کو سنبھالنے کے لیے اپنے کمرے سے نکلی کیونکہ اسکے بقول وہاں تین ایسی ہستیاں تھیں جو اسکو جتنا ستاتی تھیں،اتنا وہشت سے دور بھی کرتی تھیں۔

اسکے بابا کے بیسٹ فرینڈ، بالاج سکندر جو کراچی کے منجھے ہوئے مچھیرے تھے، جنکی اپنی کئی کشتیاں تھیں، عائشہ امی، جو کڑوی ضرور تھیں پر دوماہ سے روشانے فارس کو مٹھاس پروس رہی تھیں، پھر اسکی کرائم پارٹنر، شیز اعرف شازی۔۔۔۔اسکے فشی ڈونار یسٹورنٹ کی آدھی رونق۔۔۔۔

وہ اپنے دکھ ان تین لوگوں کے آگے سائیڈ کرتی پنجے لڑاتی شیرنی بن جاتی تھی، اور جناب! ابھی بھی یہی ہونے والا تھا۔۔۔۔

روشانے کمرے سے نکلی تو بالاج اور عائشہ روز کی طرح باقاعدہ برتنوں کو ایک دوسرے پر پھینک کر لڑ رہے تھے، روشانے نے اپنی مسکراہٹ سنبھالتے ماتھا کُھجایا اور ان دو کُھولتے ہوئے آتش فشاں پہاڑوں سے بچ بچاتی کچن کی طرف کا راستہ تلاشنے لگی، آج لڑائی کی وجہ یہ تھی کے عائشہ نے بالاج صاحب کو محلے کی کسی خاتون کے ساتھ دیکھا تھا اسکا سودا سلف

لاتے بس تب سے عائشہ کے اندر جن گھسا تھا، اوپر سے بچاری شازی کو سارا ناشتہ بنانا پڑ رہا تھا کیونکہ عائشہ جب جلن اور غصے کا شکار ہوتی تھیں تو انکو کچن میں گھسانا مطلب کچن کی تباہی، فائنلی روشانے کو کچن کی راہ ملی تو شازی کو ایک ہی وقت میں چائے، پراٹھے اور بٹر ٹوس بناتا دیکھے روشانے کی ساری تھکاوٹ و اداسی اُڑن چھو ہوئی۔

"یہ دو کیوں لڑ رہے ہیں شازی؟"

روشانے نے جمائی لیتے کچن سے آتی خوشبوؤں پر وہیں گُھستے پوچھا، جو اپنے گھنگھریالے بالوں کو رومال اسکاف میں روائتی انداز سے لپیٹے صبح صبح بھی ایک دم کاجل اور گلوز لگا کر تیار پیاری لگ رہی تھی۔

"باجی روز کا معمول ہے انکا۔ آپ چھوڑیں امی ابو کو۔۔۔۔ہاتھ منہ دھو لیں ناشتہ تیار ہے۔ پھر فشی ڈونا نکلتے ہیں۔ انکے جھگڑوں پر رہے تو ہماری دیہاڑی

نکل جانی ہے۔ ویسے بھی جب تک گھر کے سارے برتن ٹوٹ نہ گئے، امی نے کہاں رکنا ہے"

شازی کی شرارت میں لپٹی بات سنے روشانے مسکرا کر پاس آئی اور شازی کو عقب سے بازووں میں بھرتے لاڈ جتاتے ٹھوڑی اسکے شانے پر ٹکا دی۔

"میرا چھوٹا سا بچہ۔۔۔۔ کتنا سیانا ہے۔ تمہیں پتا ہے شازی۔ میں ان دو کے پاس اگر دو ماہ سے زندہ سلامت ہوں تو تم جیسی بہن کے سبب۔ مجھے آملیٹ بھی چاہیے پلیز زایکسٹرا چیز والا"

روشانے کے مسکے پر شازی ہنس دی، ایسے بہن کے لاڈ پیار تو ساری زندگی شازی نے مس کیے اور پھر قدرت نے دو ماہ پہلے اسے ایک بڑی بہن دے دی۔

"وہ تو میں ہوں آپیا، یہ بات آپ مسکا لگائے بنا بھی کہہ سکتی تھیں"

بھلے وہ بیس سال کی تھی پر اب بڑی سیانی اور تیز ہو گئی تھی، روشانے بھی شرارت بھرا ہنسے اسکے گھنگھریالے بال اور بکھیر کر ہنسی۔

"کتنا سمجھتی ہو ناں مجھے۔ تم ایک دن بہت آگے جاو گی، تم کو جل پری کی دعا لگے گی"

روشانے نے کچن سے نکلتے ڈھیر سا پیار جتاتے ہانک لگائی اور بڑی مشکل سے اپنے منہ پر اڑ کر لگتی پلیٹ کیچ کی جو عائشہ امی نے اس سپیڈ سے ماری تھی کے بالاج بابا تو مہارت دیکھا کر پلیٹ نما ہوائی راکٹ سے بچتے بروقت نیچے بیٹھ گئے پر ابھی وہ روشانے کا منہ سیک ڈالتی اگر روشانے کی حسیں اتنی تیز نہ ہوتیں۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

لمحہ بھر ماحول پر سناٹا چھا گیا۔

"اگر مجھے لگ جاتی تو کون کما کر دیتا آپکو؟"

روشانے نے پلیٹ سائیڈ رکھے غصے سے دونوں کو دیکھا جو ہانپتی بلائیں لگ رہے تھے، عائشہ امی نگلنے کے موڈ میں جبکہ بالاج سکندر مسکینیت کی مورت۔

"ایک پلیٹ سے کوئی نہیں مرتا پتر"

عائشہ امی نے فورا منہ چلایا اور اپنی اس حرکت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی، روشانے کہنا تو یہی چاہتی تھی کے جس سپیڈ سے آپ نے ماری، کوئی بھی مر جائے۔

"مرنے کی بات کس نے کی امی۔ میرا موڈ بگھڑ جاتا پھر میں فشی ڈونا کے بجائے سمندر میں چھلانگ لگا کر اپنے گھر چلی جاتی۔ جل پری ہوں ناں۔۔۔۔ میرے جاتے ہی برکت بھی چلی جاتی"

روشانے نے ادا سے بال جھٹکے جب امی ابو منہ کھولے اس جل پری کی خوش فہمیوں پر پتھر اگئے۔

"لو اسکے الگ ہی دماغی سکریو ڈھیلے ہوئے پڑے۔ آوے کا آوا ہی بگھڑا۔ اچھی بھلی دو ماہ پہلے آئی تھی تم، ہو گیا ناں تم پر بھی اس گھر کے دو نمونوں کا اثر"

عائشہ ہول اٹھتے اس جل پری کو سر تا پیر نہارتے بڑبڑا اٹھیں جبکہ بالاج نے اپنی کیوٹ سی بچی کو آنکھ ونک کی۔

"دو نہیں بیگم ایک۔۔۔"

بالاج صاحب کی زبان پر کھجلی ہوئی اور اس سے پہلے عائشہ یہ اشارہ سمجھتیں، روشانے تو پاس سے گزر گئی جبکہ بالاج کے سر پر بجتی پیتل کی ترامی پر بچارے وہیں کراہتے لام لیٹ ہوئے اور اب عائشہ کے دل کو ٹھنڈ پہنچی۔

"نمونے ہو گے تم، تمہارا سارا خاندان۔۔۔"

عائشہ صاحبہ کے چہرے پر وہی تاثر جگا جو میدان جنگ میں دشمن کے سپاہیوں کو ٹھڈے اور لاتیں مارنے والوں لے چہرے پر ہوتا تھا، روشانے تو نکل لی ورنہ ایک آدھ اڑن طشتری اسکا بھی ٹکلا سُجا دیتی۔

شازی کچن سے ہڑبڑا کر باہر نکلی پر ابا جی کو سٹنگ ہال میں سر پکڑ کر کوکتا دیکھے اور اماں جی کو ڈان والا پوز مارے دیکھ کر اپنا سر پیٹتی واپس کچن گھس گئی کیونکہ یہاں دونوں بیٹیاں سمجھدار تھیں پر اماں ابا ہی بچگانہ ٹائپ تھے۔

بلکہ کاکانہ ٹائپ۔۔۔

جب تک شازی نے اسکے لیے اسکا فیورٹ ناشتہ بنایا، روشانے فریش ہوئی، پھر سفید ڈریس شرٹ اور نیلے جم سوٹ ٹروازر کے ساتھ اس نے لوز اونی سوئیٹر چوز کیا، پیروں میں لیڈیز جوگرز چڑھاتی بالوں کو ہائی بن بنا کر باندھے اپنا حجاب سیٹ کرے کمرے سے نکلی اور بیگ اور سکوٹی کی چابی ملحقہ میز پر رکھ کر کچن کی طرف بڑھ گئی، اس بار بار شوں کی بے انتہا کثرت

نے کراچی جیسے خشک شہر میں بھی ٹھنڈک طاری کر رکھی تھی، دسمبر کا اختتام تھا پر پھر بھی سردی کی شدت باقی شہروں سے قدرے کم تھی۔

حجاب کرنا اسے بہت پسند تھا، وہ میک آپ اور دنیاوی خوبصورتی سے آزاد کبھی کبھی سچ میں انسانی روپ میں اک جل پری لگتی تھی، اور کبھی جنگلی پھول جو چھونے والے کو لہولہان کر دے، جسکا انت تباہی و پائمالی اور جسکے آنسو موتی ہوتے ہیں۔

..._____..

وہ اٹلی کے شہر Calabria کے خونخوار مافیا Ndrangheta کا ایک اہم حصہ تھا، سرکل کے لوگ اسے ماسٹر پکارتے تھے اور اسکے زہر کے ڈسے اسے Parasite کہا کرتے تھے، وہ دشمن کو کسی موزی وائرس کی طرح مارتا تھا، آہستہ آہستہ، تسلی اور پورے اطمینان کے ساتھ، لیکن افسوس وہ اپنے اصل سے محروم تھا۔

سائمن ڈیسوزا پچھلے سال دسمبر میں ایک موزی وبا کے سبب جان سے ہاتھ دھو بیٹھا تھا تب سے تمام تنظیم کی ذمہ داری اسکے جانشین پارس عیسی مغلانی پر آچکی تھی، یہ افواہ بھی اٹھی تھی کے سائمن ڈیسوزا کی موت کوئی حادثہ نہیں بلکہ مڈر ہے لیکن چونکہ اس افواہ سے جڑا کوئی ثبوت نہ ملا تبھی کسی کو بھی شک کے دائرے میں نہ لاتے ہوئے اسکی موت حادثاتی اور طبعی قرار دے دی گئی۔

پارس عیسی مغلانی باوقار قدامت، بتیس سالا پرکشش اور کئی ماہرانہ صلاحتیوں سے بھرامر داور بھاری کسرتی وجود کامالک وہ نیلی آنکھوں والا جسکی گردن میں لٹکتے ٹی سائن لاکٹ میں اک خاص سنہری ہیرا نسب تھا، اسکی دائیں بازو پر بگھڑی ہوئی ایگل کا ٹیٹو تھا، اسکی سیاہ شرٹ کے کھلے گریبان سے اسکا تناسینہ چھلک رہا تھا، اسکے گہرے سیاہ گھنے سر کے بال بے ترتیب تھے، اسکے چہرے پر دنیا جہاں کی دہشت تھی، پر اف اسکی وہ نیلی آنکھیں پتھروں کو پگھلا دیتی تھیں۔

وہ آبائی قبرستان آیا تھا، سائمن ڈیسوزا نے اسے پالا تھا، وہ اسے باپ مانتا تھا تبھی یہاں آکر اسکی مغفرت کی دعا کرتا تھا۔

کچھ فاصلے پر ایک اور قبر تھی جس تک وہ نیلی آنکھیں اٹھ کر زخمی ہوئیں، اس قبر کے قطبے پر الائم مغدام لکھا تھا، شہر خموشاں میں دعائے خیر کرے وہ اس سینوریا چرچ کے قبرستان سے نکلتا ہوا مین احاطے کی جانب آیا جہاں زکریا (فادر) اپنے روائتی جبے میں ملبوس آنے والے کی باوقار چال اور اسکی عظیم طاقت پر دھیما خوبصورت مسکرائے۔

"قبروں کو وزٹ کرنا اتنا مشکل کیوں ہے فادر؟"

پارس کی آنکھوں میں اداسی کا گہرا غلبہ، زکریا صاحب کی مسکراہٹ گہری کر گیا۔

"یہ مشکل نہیں، آسانی ہے میرے بچے۔ ہمارے اندر کی سانس لیتی زندگی کا ثبوت۔ آپکی یہ مشکلات بہت سوں کی آسانیاں بنتی ہیں۔ آپ پر خدا عام لوگوں سے زیادہ مہربان ہے"

زکریا کی خوش فہمی پر پارس نے تلخ سی مسکراہٹ دی، بلاشبہ وہ دنیا کے خوبصورت ترین مردوں میں شمار تھا، اوپر سے اسکی مسکراہٹ، قتل جان کا سبب بنتا شرارہ۔

"آپکی خوش فہمی سلامت رہے۔ ٹیک کیئر"

وہ فادر سے اپنے مضبوط سینے پر تھپک وصولتا پر وقار انداز سمیت ہی چرچ سے نکلا، سال کے گیارہ مہینے قتل وغارت اور خون کی جنگ لڑنے کے بعد وہ ایک ماہ ہر چیز سے غائب ہو جاتا تھا، اسکی اجازت اسے سائمن ڈیسوزا کی جگہ نئے کمانڈر جیکب مارک نے دے رکھی تھی۔

پارس کا فون رنگ کیا جس نے اسے آس پاس پھیلی خوبصورتی دیکھنے سے روکا، فون نکالا تو وہاں نائل نام لکھا دیکھتے پارس عیسی مغلانی کی آنکھیں مسکرائیں۔

"میں اپنے سیلون کی صبح کی ابتدا تیرے چکنے بدن کو مساج دینے سے چاہتا ہوں، میری سادگی دیکھ کے کیا چاہتا ہوں۔ دی گریٹ مسٹر پارس، آجائیں بندہ ایسی آفرز سبکو نہیں دیتا"

نائل کی مسکراہٹ اپنے سپا سیلون میں تب گہری ہوئی جب اگلے دس منٹ تک پارس اسکے سیلون میں اپنی تمام تر وجاہت کے سنگ داخل ہوتا ریسپشنسٹ اور سٹاف کو تھرا کر رکھ گیا، وہ چلتا پھرتا شعلہ، اسکی آنکھیں قاتلانہ، اسکے چہرے ہر ہمہ وقت رہتی مسکراہٹ کسی کا بھی حلق گھونٹ سکتی تھی۔

"موہنی کیسی ہے؟"

پارس کا پہلا سوال ہی کسی دل عزیز ہستی کے متعلق تھا، دونوں گلے لگے تو نائل نے اسکے روبرو ہوتے پھیکی سی مسکراہٹ دی۔

"کافی بہتر ہے"

نائل ہمیشہ ہی اسکے ذکر پر اداس ہوتا، کیونکہ وہ نائل کی بیٹی تھی اور کچھ بیمار تھی، اسکا جگر خون بنانے سے قاصر تھا تبھی ہر ماہ ایک مہنگے علاج کے ذریعے اسکے اندر سے پرانا خون نکال کر نیا داخل کیا جاتا تھا اور پچھلے دو سال سے وہ نائل کے ساتھ ساتھ پارس کی بھی بیٹی تھی، وہ اسکے علاج کا خرچ آپس میں بانٹتے تھے۔

"خیر۔۔تجھے قتل وغارت کرنے کے بعد نائل کے ہاتھوں کا مساج ہمیشہ چاہیے ہوتا ہے، یہ بات اب تو مان جا میری جان۔ کیونکہ شادی تو تو نے کرنی نہیں کے تیری اس وجاہت کو لگے زنگ کوئی نرم گرم حسینہ اتارے۔"

نائل کی فلرٹی طبعیت اتنی حسین اور بے تکلف اٹلی کے ڈان کے ساتھ نہیں بلکہ بہت سالوں پہلے بنے اس دوست کے ساتھ تھی ورنہ کسی میں ہمت کہاں تھی پارس کو ایسے مخاطب کرنے کی۔

"بکواس بند کرے گا؟"

پارس نے برہمی سے گھور کر تنبیہہ کی جس پر نائل کندھے اچکاتا ہنسا اور موصوف پہاڑ صاحب کو گھسیٹ کر اپنے سپیشل سپا بار لیے بڑھا، اس بیچ دونوں میں ہلکی پھلکی باتیں ہوتی رہیں۔

یہ سچ تھا، نائل کے ہاتھوں میں جادو تھا۔

"ویسے تیرے سرکل کی کافی حسیناوں کو تجھے یہ مساج دینے کی حسرت ہے، کبھی انکے نصیب بھی جگادے۔تجھے پورا نہ سہی، زرا چھو کر ہی خود کو سیک لیں بچاریں"

Zubinovelzone.com
SAMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMERWAMIRZANOVELS.COM

نائل کی مسلسل بے چین کرتی بک بک پر اس بار شرٹ لیس الٹے لیٹے پارس نے اپنی بازو ہی گما کر نائل کی پتلی گردن پکڑ کر بیڈ سٹینڈ سے جوڑی، بچارا کراہ اٹھا۔

"مجبور مت کر کے یہ میرا تجھ سے آخری مساج ہو۔"

پارس نے وارن کرتے ہی گردن چھوڑ تو دی پر نائل میں شرم اور غیرت قدرے کم تھی۔

"میری جان۔ تیرے اس ورژن کی دھمکیوں سے بلی نہ ڈرے۔ پتا نہیں پیراسائیٹ بن کر تو نے پورے انڈرولڈ کی نیندیں کیسے حرام کر رکھی ہیں، کہاں چھپا لیتا ہے تو اس وائرس کو؟"

نائل نے اسکے شانوں میں پروفشنلی ہاتھوں کی انگلیوں سے دباو دیتے تمام مسلز کو دباتے پوچھا۔

"میں خود بھی اس سے ڈرتا ہوں نائل"

پارس کی سرگوشی نے پلوں میں نائل کے چہرے سے مسکراہٹ نوچی، وہ اس پوری دنیا میں پیراسائیٹ کا واحد دوست اور رازدان تھا۔

"محبت کر لے، تیرے سارے ڈرسمیٹ لے گی"

نائل نے اسکے تھائی مسلز کو بہت سموتھلی پریس کرتے اک مہربان مشورہ دیا۔

"شاید میں نے کر لی ہو۔ اور مجھے بھول گئی ہو"

ہمیشہ والا جواب نائل کو مسکراہٹ دے گیا۔

"میری جان۔ محبت اگر بھول جائے تو سمجھ وہ محبت نہیں۔ تو اس جہنم جیسی زندگی سے بیزار نہیں آیا پارس؟ تیرا دل نہیں چاہتا تو بھی کسی کو کِس کرے، کسی کے ساتھ۔۔۔۔"

نائل کی بکواس اس بار وہ پلٹ کر پھنکارے روک چکا تھا، ایک بار پھر نائل کی پتلی گردن، پارس کے مضبوط ہاتھ میں تھی۔

"تو دوست ہو کر مجھے یہ گندی باتیں سیکھا رہا ہے، شرم نہیں آتی تجھے نائل۔"

پارس کی معصومیت پر نائل کا دل چاہا اسکا ماتھا چوم لے پر جانتا تھا ایسی حرکت پر پارس اسکا ایک منٹ میں کچومر نکال دے گا۔

"آہ میری جان! تو واقعی محبت کے بنا ہی ٹھیک ہے۔ مجھے باولے کتے نے کاٹا تھا جو تجھے یہ مشورہ دے دیا۔"

نائل کے یوٹرن پر پارس نے مسکرا کر اسکی گردن چھوڑی اور باقی مساج کی مہربانی نائل صاحب کے منہ پر مارے اٹھ گیا، شرٹ پہنی۔

Calabria

Zubinovelszone.com
SUMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SUMERWAMIRZANOVELS.COM

کا وقت پاکستان سے تین گھنٹے پیچھے تھا۔

"آگے سے ایسے گندے مشورے اپنی جیب میں رکھنا۔ اور ہاں یہ آخری مساج تھا۔ ناشتے کا نہ پوچھنے پر بھی دو عدد مہذب والی گالیاں۔۔ قبول کر۔ بائے"

نائل کی ہنسی پورے سپا میں تب گونجی جب وہ اتنا خطرناک سا آدمی بلکل بچے کی طرح نائل سے خفا ہوتا منہ پھلاتا ہوا گیا، لیکن جلد نائل کی ہنستی آفت آنکھوں میں سرخائی گھل گئی اور جانے اس تکلیف کا سبب کونسی اذیت تھی۔

سال کے ایک ماہ میں پیراسائیٹ ہر مشن سے اوٹ رہتا اور کوئی نہیں جانتا تھا وہ اس ایک ماہ کہاں جاتا ہے اور کیا کرتا ہے، لیکن اتنا طے تھا ان تیس دنوں میں وہ اپنی کھوئی شناخت ڈھونڈنے جاتا تھا، یہاں جو اس پر ظلم ڈھائے گئے تھے انکا علاج ڈھونڈنے جاتا تھا اور آج بھی اسکی روانگی تھی

لیکن اس سے پہلے ہمیشہ کی طرح اسے اپنی تنظیم کی جانب سے گڈ بائے پارٹی دی جانی تھی۔

سیلون سے باہر نکلتے پارس نے اپنا فون نکال کر آتی کال ریسیو کرتے اپنی گاڑی کی طرف قدم بڑھائے۔

"فرض نبھا دیا تم نے؟"

پارس کی بے چینی دیدنی تھی، اس جانب کوئی فشی ڈونا کے باہر کچھ فاصلے پر کھڑا دھیما سا مسکرایا جہاں اس کی بلڈنگ کے باہر رکھے لیٹر باکس میں جنگلی بے نام پھولوں کو دیکھا۔

"جی سر"

مثبت جواب پارس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر گیا، اس نے پھیکے انداز میں کال کاٹی اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubiawebszone.com

.._____..

پچھلے دو ماہ سے مسلسل فشی ڈونا کی بلڈنگ کے باہر وہ پھول ریسیو کر رہی تھی، پہلے کچھ ہفتے تو وہ اسے کسی بابا کے دوست کی جانب سے تعزیت کا انداز سمجھتی رہی لیکن پھر اسے ان خاص قسم کے پھولوں کی عادت ہونے لگی، آج بھی وہ شازی کے ہمراہ جب پہنچی تو پہلی نظر ان پھولوں پر گئی۔

شازی تو مسکراتی ہوئی بلڈنگ کے اندر چلی گئی لیکن روشانے کو وہ پھول اپنی طرف کھینچ گئے۔

ان خاص پھولوں کے گلدستے میں سارے پھول وہ ہوتے جو بنا کسی کے اگائے اگتے تھے، ان میں کچھ تیز خوشبو والے تھے، کچھ کڑوے، کچھ بدصورت اور کچھ کی خوبصورتی آنکھوں کو خیرہ کر دیتی تھی۔

وہ Wildflowers تھے، جنگلی پھول، جو محبت کی نہیں، بہادری کے سنگ بنا کسی لشکر کے لڑنے اور جیتنے کی علامت تھے، ایک آزاد روح کا استعارہ

تھے، مرکزی دھارے سے غیر کاشت شدہ انسان کی پہچان، آزاد مفکر لڑکی کی ہمت، ہم آہنگی سے دوچار دنیا میں بہادری سے جنگلی اور آزاد طریقے سے آگے بڑھنے والے لوگوں کے لیے ایک چھوٹا سا پش آپ بوسٹر تھے۔

"کون ہو تم؟ مجھے گلاب کے بجائے جنگلی پھول بھیج کر حیران کرنے والے۔ جیسے میرے اندر کی جنگجو کو جانتے ہو۔ مجھے سمجھتے ہو۔ کبھی ان پھولوں کی جگہ خود بھی آو سامنے۔ تاکہ مجھے بھی یقین آئے کوئی میرا بھی آئینہ ہے"

ان پھولوں کے گلدستے کو اٹھا کر سونگتی وہ سوچتی مسکرائی، وہ دیکھائی دینے میں بہت خوبصورت تھے، روشانے نے انکو اندر آتے ہی بڑے سے فش ایکوریم کے پاس والی اپنی سیکرٹ ٹیبل پر رکھے واس میں لگا دیا، فشی ڈونا، پڑھائی کے بعد سے اسکی خوابوں کی دنیا تھی جہاں اس نے ایک سال میں ہر قسم کی مزیدار فش ریسپی سے پورے کراچی میں فشی ڈونا نام کے اس ریسٹورنٹ کی دھوم مچادی تھی، دادا اور چھوٹے بھائی کی موت پھر بابا کے

ساتھ ہوتے حادثے کے باوجود اگر وہ مضبوط تھی تو اپنی اس دنیا کے سبب، جہاں آکر وہ سانس لیتی تھی، کوکنگ کرتے، مچھلیوں کو نئے زائقے بخشتی وہ نئے نئے پکوان بناتی تھی۔

لیکن پچھلے دو ماہ سے وہ ان پھولوں کے سبب کچھ ڈسٹرب بھی تھی، ان پھولوں سے چھلکی باس کسی کی یاد دلاتی تھی۔

فشی ڈونا کی بلڈنگ چھوٹی مگر بہت خوبصورت تھی، ایک تو ساحل سمندر سے قریب، پھر یہاں صرف فشی میل ملتا، اور عام نہیں بہت یونیک، سی فوڈ ورائٹی رینج بھی ایڈ تھی جسے ابھی یہاں کے لوگ اتنا کھانا پسند نہ کرتے تھے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

یہاں آنے والے کسٹمرز بہت خوشی سے لوٹتے تھے، زائقہ کمال، ماحول بے حد صاف ستھرا، شازی جیسی مہمان نواز جو اپنی خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ آنے والے ہر مہمان کو ریسو کرے انکو انکی ٹیبل تک پہنچاتی تھی۔

تین ویٹرز تھے جن میں دو لڑکے اور ایک لڑکی تھی اور تینوں ہی سٹوڈنٹ تھے اور پارٹ ٹائم روشانے کے ساتھ کام کر کے منتھلی کافی اچھی پاکٹ منی ارن کرتے تھے۔

حاتب مغدام کو پہلی فلائیٹ فجر کی ملی تھی اور Antalya سے کراچی پہنچنے میں اسے آٹھ گھنٹے لگے تھے، ابراہیم آفندی اسکے ہمراہ آیا تھا۔

وہ لوگ ہوٹل سائن اوٹ کر چکے تھے اور حاتب کو ریڈی دیکھتے ابراہیم جو اسے لنچ کا بتانے آیا تھا ٹھٹکا۔

"سر آپ ابھی جائیں گے؟"

ابراہیم آفندی نے اسکی توبہ شکن تیاری سے گھبراتے پوچھا، وہ ایک تو یہاں کا لگتا نہ تھا اوپر سے اسکی پرسنالٹی سامنے والے کو کچھ سوچنے سمجھنے سے محروم کر دیتی تھی۔

"کیا ہم اتنے ویلے ہیں آفندی کے ایک لمحہ بھی ضائع کریں۔پرسوں تک واپس نکلنا ہے۔اس لیے اس روشانے سے آج ہی ملنا ہے۔فارس کی اولاد ہے،اسی کی طرح ٹیڑھی ہڈی ہو گی تو اتنی جلدی فارس کا پتا بکے یہ ممکن نہیں۔ہمارے لیے ہر لمحہ اہم ہے۔لے کر چلو مجھے اسکے دو ٹکے کے ریسٹورنٹ۔۔۔۔یہ دن بھی آنے تھے ہنہ"

وہ نخوت سے کہے اپنے لگژری ہوٹل وی آئی پی روم سے نکلا تو ابراہیم نے فورا فرمابرداری کے سنگ پیچھے ہی قدم بڑھائے،وہ جہاں جہاں سے گزرا،لوگوں نے اسکی پرکشش ذات کو گردن گما کر ایک بار تو لازمی دیکھا،وہ نخریلا تھا،وہ مغرور تھا لیکن وہ اپنے بھائی کی تلاش اور بہن کی خوشیوں کے اجڑنے کے معاملے میں بہت مخلص تھا۔

فشی ڈونا میں کسٹمرز کا آنا جانا ہو رہا تھا،شازی کسٹمرز کو ڈیل کرتی تھی تو روشانے کا زیادہ وقت کوکنگ میں گزرتا،سب کچھ اسے ہی مین شیف کے ساتھ مل کر بنانا ہوتا تھا جو اسکی اچھی دوست بھی تھی۔

ویسے تو روزینہ رضا ایک ماسٹر شیف تھی پر اسے روشانے کے ہاتھ کے زائقے، اپنے ہنر سے کہیں بڑے لگتے تھے۔

"ٹھیک ہو؟"

روزینہ کے نرم سوال پر فرائنگ پاٹ میں کوکنگ آئل ڈالتی روشانے حیرت سے گردن موڑے دھیما مسکرائی۔

"ٹھیک نہ ہوتی تو تم سب کو نظر نہ آتی۔وقت سب سے بڑا مرہم ہے روزی"

روشانے کی ہمت پر روزینہ نے اسکو مسکرا کر دیکھا، سب حیران تھے کے وہ اپنے بابا اپنے آخری سہارے کی موت کے بعد بھی اتنی بہادر کیسے ہے پر یہ صرف وہ جانتی تھی کے وہ بابا کی اب تک چلتی سانسوں کی وجہ سے اتنے حوصلے میں ہے۔

"ٹھیک کہا میری جان۔بس ہمیشہ سٹرونگ رہنا۔تم ہم سبکی پاور ہو۔ہم سب تمہاری فیملی ہیں"

روزینہ نے ہر روز کی طرح اپنی جانب سے اسے دل جوئی کرے حوصلہ دیا جسے روشانے نے خوش دلی سے وصول کیا، ابھی وہ لوگ باتیں کر ہی رہی تھیں جب شازی کے کچن ہال آنے پر متوجہ ہوئیں۔

شازی کے ہاتھ پیر پھولے تھے۔

"باجی۔۔۔باجی۔۔وہ ناں ترکش ہیرو۔۔۔"

شازی کی بڑبڑاہٹ پر روشانے اور روزی ہنسیں۔

"پھر پڑھ لیا تم نے کوئی ناول۔۔۔اف شازی"

روشانے نے اسکی بوکھلاہٹ پر پیار سے ڈانٹا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"نہیں باجی۔ناول والے ہیرو سے بھی حسین۔وہ کوئی وی آئی پی آدمی لگ رہا۔وہ ہمارے ریسٹورنٹ آیا ہے۔میری تو دیکھ کر ہی سٹی گم گئی۔باجی اسکی

آنکھیں بھیڑیے جیسی۔۔۔کیا اول فول بک رہی ہے شازی۔۔ بھیڑیے جیسی نہیں، شربتی۔ آپ آئیں ناں یار وہ فشی ڈونا کی اونر سے ملنا چاہتے ہیں"

اب تو روشانے سمیت روزی کو بھی تجسس تھا کے یہ سمندری کالونی کے آس پاس کونسا پرنس چارمنگ اتر آیا، جبکہ روشانے بھی تھوڑے تجسس کا شکار بھیڑیے جیسی آنکھوں پر ہوئی کے وہ آخر کیسی ہوتی ہیں۔

شازی نے روشانے کا ہاتھ مین ہال میں لا کر چھوڑا تو اسکی نظر پشت کر کے کھڑے وائیٹ ٹو پیس میں وال گلاس سے باہر جھانکتے، جینز کی پاکٹس میں ہاتھ دے کر کھڑے اس پر وقار جسامت والے انسان پر پڑی، اسکے پاس ہی ابراہیم آفندی کھڑا تھا جس نے روشانے فارس کو دیکھتے ہی گلا کھنکھار کر حاتب مغدام کو متوجہ کیا تھا۔

"سر! مس روشانے آگئی ہیں"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب نے گردن اکڑا کر جب ابراہیم کی بات پر کوئی خاص توجہ نہ دی تو ابراہیم نے اپنی بات کہہ کر دہرائی جبکہ یہیں سے روشانے کو وہ زہر لگا جس میں موجود غرور چھلک رہا تھا۔

وہ نخوت سے پلٹا تو روشانے، گہری اچٹتی آنکھیں اس پر جمائے سینے پر ہاتھ باندھے کھڑی تھی، حاتب مغدام کی آنکھوں میں اس سادہ سی حجاب گرل کو دیکھے حیرت امڈی، اس نے فارس سلطان کی بیٹی کو اتنا سادہ بلکل امیجن نہیں کیا تھا، وہ بے ڈھنگا سا اپنی امیجینیشن کی تباہی پر ہنسا، روشانے کو اسکے ہنسنے پر برا لگا۔

"O girl!You Smell like fishy pond"

حاتب مغدام، بے تکلفی سے اسکی طرف بڑھتا یکدم ہی روشانے کے ہاتھوں سے آتی فش سمیل پر ناگوار ئیت سے بڑبڑاتا دور ہوا، اب دوسری بار وہ انسلٹ سہتی ایسا کسی کتاب میں درج نہ تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovels.com

"جل پری ہوں ناں، انسانوں کو کیسے پسند آسکتی ہوں۔ کیا میں نے کہا کے آپ پرفیوم کی بوتل کی طرح مہک رہے ہیں؟ بچائی بھی تھی یا ساری انڈیل لی۔ اب رائے دی ہے تو قبول بھی کریں"

روشانے کی جانب سے اینٹ کا پتھریلہ جواب، کسٹمرز کے ساتھ ساتھ ابراہیم کو بھی مسکراہٹ دے گیا جبکہ حاتب مغدام کو اسکی بدزبانی کچھ پسند نہ آئی۔

"ایسے ویلکم کرتی ہو اپنے مہمانوں کو؟ گز بھر لمبی زبان کے ہنر دیکھا کر؟"

وہ بھی Antalya کا امیر ہے، اسکی خاضر جوابی پر روشانے سلگ گئی، مہمان نہ ہوتا تو کچھ اٹھا کر سر پر مارتی، غرور تو اس نے کبھی اپنا برداشت نہ کیا تھا۔

"تشریف رکھیے۔ شازی انکو انکی مطلوبہ چیز سرو کر دو"

روشانے لڑائی ترک کرتے مہمان نوازی برتتے بات ختم کرنی چاہی پر وہ اسے سب اتنی جلدی ختم کرنے کہاں دینا چاہتا تھا۔

"مجھے تم سرو کرو گی"

وہ اٹھلا کر بولا، شازی جہاں سمائیلی آنکھوں سے بلش کی وہیں روشانے کو اسکے بے تکلف حکم پر آگ لگی، جبکہ ابراہیم آفندی کو امیر صاحب کی حرکتیں کچھ زیادہ ہی مشکوک لگ رہی تھیں۔

"ہیو آسیٹ مسٹر"

روشانے نے تمیز کا دامن پکڑتے اسے کرسی کی طرف اشارہ کرتے کہا جس پر وہ مزید اتراتا ہوا نوابی انداز میں کرسی پر بیٹھا، روشانے نے اپنے چہرے پر امڈتی ناپسندیدگی کو بہت مشکل سے دبا رکھا تھا، ابراہیم بھی مسکرا کر سامنے والی نشست سنبھال چکا تھا اور اب دونوں ہی مینو کارڈ دیکھ رہے تھے۔

"کچھ فش فری کھانے کو ملے گا؟"

زچ کرتے تفکر کو چہرے پر سجائے وہ جان بوجھ کر روشانے کو غصہ دلاتے پوچھنے لگا۔

"جب یہاں تشریف لائے تھے، باہر فشی ڈونا اونلی فشی میل لکھا ان ڈیلوں سے دیکھ لیتے ناں"

بہت کوشش کی تمیز کا دامن نہ چھوٹے پر ممکن نہ ہو سکا، حاتب کے ماتھے پر بل پڑے۔

"مجھے دور کی چیز کم ہی نظر آتی ہے، بدتمیزی نہیں"

بل میں لپٹی پیشانی سمیت گھور کر تنبیہہ کی گئی، ابراہیم کے دانت سے نکلے پر بچارا سنبھالنے پر مجبور تھا۔

"پاس کی تو آتی ہو گی، یہ بدتمیزی نہیں گیٹ آوٹ اشارہ تھا"

روشانے نے بھی صاف گوئی میں حدیں پار کیں۔

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"تم جانتی بھی ہو کس سے زبان لڑا رہی ہو؟ تمہارا یہ دو ٹکے کا ریسٹورنٹ دو منٹ میں بند کروا سکتا ہوں"

مسلسل مقابل کی بد تہذیبی برداشت کرنے کا بس اس امیر زادے میں اتنا ہی سٹیمنا تھا، ہر کوئی ان دو کی طرف دیکھ رہا تھا کے کب زبانی فائرز سے بات ہاتھا پائی پر آئے۔

"ہنہ! پہلے روشانے فارس کا منہ بند کروا کے دیکھاو"

وہ غصے میں کچھ ایسا کہہ گئی جس پر ابراہیم نے دانت تلے زبان دی جبکہ حاتب مغدام کے عتاب گھلے تاثرات میں شر انگیزی بھرا سرور گھلا۔

"کروا اپنے جملہ اختیار میرے نام، بذات خود کرتا ہوں"

حاتب کا لب و لہجہ روشانے میں سنسنی اتار گیا، لمحے میں اسکا پارہ چڑھا۔

"یہ ڈائنا سار کا بچہ مجھے پرپوز کر رہا ہے"

Zohnovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

جملہ حقوق جیسی جملہ اختیار نامی ٹرم سنے روشانے کے دماغ میں یہی گھوما تبھی تو سلگی۔

"میں حق کی بات نہیں کر رہا، خود کو بیچ دو میرے آگے"

روشانے پر اپنے الفاظ سے سکتہ اتارے وہ نہاہت مطمئین تھا، حالانکہ اسکے بنا خائف یہ سب کہنے پر ماحول پر ایک بار پھر سکتہ چھایا۔

"تم۔۔!میرے منہ پر کیا اویلبل فار سیل لکھا ہے، ایرو گینٹ مین، زبان سنبھالو اپنی"

روشانے کی گھن گرجتی آواز پر ہر کوئی پریشان ہوا سوائے حاتب مغدام کے، اسے تو وہ چیختی چلاتی شیرنی پہلی ہی ملاقات میں بھا گئی۔

"نہیں، 'میں تمہیں ہرا سکتی ہوں۔' یہ لکھا ہے، زبان سنبھالنے کے بعد عرض ہے، جو چیز مجھے ہرانے کی طاقت رکھتی ہے، میں اسے اپنا بنانے کے بجائے خریدنا پسند کرتا ہوں۔

slave...?"-----can you be mine

حاتب مغدام کی اس بکواس پر وہ اسے گریبان سے پکڑ کر پھنکاری اور وہ خود اٹھ کھڑا ہوا، اک مسکراتی نظر اپنی شرٹ کے گریبان پر جکڑے ان مخملی ہاتھوں پر ڈالتے ان کالی کالی آنکھوں میں دیکھا۔

"دوبارہ یہاں دیکھائی دیے تو وہاں غائب کراوں گی کے سوچ ہے تمہاری، سچ میں بھیڑیے جیسی آنکھیں اور ویسے ہی کرتوت۔ لے کر جاو اپنے سائیکو مالک کو"

روشانے کی للکار پر حاتب ڈھیٹ بنا مسکراتا اسکے دھکیلے دھکے پر جیسے مدہوش سا ہنسا، ابراہیم آفندی تک کو جان کے لالے پڑتے محسوس ہوئے۔

روشانے نے دونوں کے نکلتے ہی اک خونخوار نظر مجمعے پر ڈالی جو فورا ادھر ادھر ہوئے جبکہ خود وہ اپنا غصہ سنبھالتی ہوئی واپس کچن ہال لپکی۔

"سر! آپ ٹھیک ہیں۔؟"

ابراہیم کو حاتب کی مسکراہٹ سے خوف آیا کیونکہ آج تک جس نے بھی اسکے گریبان کو چھوا تھا، وہ اسکی بڑی قیمت چکا چکا تھا، حاتب مغدام کی مسکراہٹ یکدم تھمی۔

"مجھے یہ دو دن کے اندر اپنی ملکیت چاہیے آفندی، اور اس سمیت اسکے اہل وعیال والے اس پر کیسے راضی ہوں گے یہ مجھے کہنے یا بتانے کی ضرورت نہیں۔ فورا لگو کام پر"

حاتب کے وہشت ناک حکم پر ابراہیم کے رونگٹے کھڑے ہوئے اور بچارے میں اتنی ہمت نہ رہی کے حاتب کے پیچھے جاتا، لگ رہا تھا صدمے سے یہیں گر پڑے گا جبکہ دوسری طرف روزی اور شازی نے کافی دیر لگا کر روشانے کو نارمل کیا تھا ورنہ وہ حاتب مغدام کی حرکت پر سرخ بھبھول ہوتی اپنا ہی خون جلانے پر اتر آئی تھی۔

لیکن اصل قیامت تو اب آنے والی تھی، دو شعلوں کا آپسی ٹکراو، ایک بڑے آتش فشان کے پھٹنے جیسا ہونے والا تھا۔

.._____..

Calabria

میں حسین شام اتری تھی، کرسمَس ڈنر کے ساتھ ہی پارس عیسی مغلانی کو تیس دن کے لیے گڈ بائے کہنے مافیا آرگنائزیشن کے کافی ستارے جمع تھے، جیکب مارک کچھ نئے دوستوں جن میں مافیا کے کچھ نئے ڈیلرز موجود تھے، کے ہمراہ کھڑا تھا اور اسکی عقابی نظر سیاہ ڈنر اوٹ فٹ میں اور گنائزڈ پارس عیسی مغلانی پر جمی تھی جیسے اسکے دماغ میں کچھ چل رہا ہو، ارد گرد کافی مغربی ماحول کے ساتھ ساتھ بے انتہا سجاوٹ تھی، ڈرنکس کے ساتھ ساتھ تمام خواتین بے باک اتراہٹ کے سنگ مغربی لباسوں میں اس قدر ٹھنڈ کے باوجود پر سکون دیکھائی دیتے پارس کو گاہے بگاہے دیکھنے میں لگی تھیں۔

"اندھا بھروسہ اچھا نہیں جیکب، تمہیں اپنی بیٹی دینے سے پہلے پارس کا ایک امتحان لینا چاہیے۔ آئی نو وہ ڈیسوزا کا تیار کردہ شیڈو ہے لیکن تم جانتے ہو اسکا اصل کیا تھا۔ تو ایسی آرٹی فیشل طاقتوں کو زنگ سے بچانے کے لیے ان کو کچھ ٹائم بعد مصلحت کے تیزاب میں ڈالنا پڑتا ہے"

وہ سیاہی مائل مگر پرکشش خبشی، پارس کو لے کر اتنا بے یقین ہے اس پر جیکب مارک کو حیرانگی نہ ہوئی تھی کیونکہ یہ پیراسائیٹ کے کام کرنے کا انداز تھا، وہ حبشی سیئرا (جیکب کی اکلوتی بیٹی) میں دلچسپی رکھتا تھا اور جیکب کے اپنی بیٹی کو لے کر ارادوں سے واقف تھا تبھی یہ اندر کی جلن نکل رہی تھی۔

"پورے اٹلی پر اسکی حکومت ہے، کوئی ہمارے معاملات میں اگر پچھلے کئی سالوں سے مداخلت نہیں کر رہا تو پارس کی وجہ سے۔ میں تمہارے وقتی شبہات کے تحت اپنے ہی آدمی کے لیے دل میلا نہیں کر سکتا کوریا، تم جانتے نہیں ہو دنیا پر ہماری آج جنتی بھی وہشت ہے اسکے پیچھے یہ ہے"

کوریا کے چہرے پر ہلکی سی شکست خوردہ لہر تھی کیونکہ وہ یہاں جیکب کو ورغلانے آیا تھا مگر اب اسے مصلحتاً خاموشی اختیار کرنا ہی مناسب لگا۔

رشیہ کے کچھ اہم اندرولڈ کے لوگ بھی آج کے اس کرسمس ڈنر میں مدعو تھے،وہ لوگ خاص

Ndrangheta**

کے گلوئنگ پرل سے ملنے آئے تھے جس نے اس سال کے ہائی پروفائیل وکٹمز جن میں بہت بڑا اندرولڈ ڈسٹربنگ گروبزنس مین تھا اسے کڈنیپ کیا تھا،اسکی اس اچیومنٹ پر اٹلی کے Anti-Mafia Investigative Directorate (DIA) نے اس مافیا فورس کو مجرمانہ دنیا میں مطلق غالب قوت قرار دیا تھا۔

"ہیلو مسٹر پارس"

کسی نسوانی آواز پر اپنے چند ساتھیوں سے مخاطب پارس نے گردن گمائی تو سامنے ریولنگ بلیک گاون میں ایک بہت ہی پر کشش اور خوبصورت لڑکی دلکش مسکراہٹ لیے کھڑی تھی، اسکی نظروں سے التفات ٹپک رہا تھا، وہ اسے پندرہ سال بعد یوں سامنے دیکھ کر خفیف سی خوشوار حیرانگی میں ڈوبا، جیکب نے سیئرا کے آنے کا پارس کو بلکل نہ بتایا تھا۔

"ہائے۔۔۔"

وہ سرسری سی نظر ڈالے بولا جیسے سامنے والی میں کچھ دلچسپی کا ارادہ نہ رکھتا ہو، حالانکہ کے وہ اٹلی کی فینس رائٹر تھی، وہ اسکو خودکشی سے بچانے والی لڑکی تھی، وہ اس سے سب سے زیادہ محبت کرنے کی دعوے دار سیئرا مارک تھی جس سے وہ پندرہ سال پہلے ملا تھا۔

وہ اپنا ہاتھ ادا سے پارس کے آگے پھیلا گئی جیسے امید ہو وہ اٹلی کو پیروں میں رولنے والا اسکے ہاتھ کو چھوئے گا بھی۔

"تمہارا ہاتھ کسی تم جیسے کے ہاتھ میں زیادہ سجے گا، مس سیئرا۔۔پندرہ سال پہلے بھی میں نے کچھ ایسا ہی کہہ کر یہاں سے گیٹ اوٹ کیا تھا"

وہ کوئی عام لڑکی نہیں، پندرہ سال بعد آج ہی Calabria آئی تھی، اپنی فینس بک کی پارٹی بابا سے لینے اور انکے ہیرے سے ایک بار پھر ملنے، وہ چھوٹی سی لڑکی اب تو چلتا پھرتا شرارہ بن کر لوٹی تھی، دونوں کی رسماسہی پر ان پندرہ سالوں میں کبھی کبھی چیٹ ہوئی تھی پر ہمیشہ سے سیئرا کی جانب سے ملتی جذباتیت اسے سیئرا سے دور رہنے پر مجبور کرتی آئی تھی ورنہ وہ اسکی چند دن مسیحا بھی بنی تھی۔

"تو تم مجھ سے مختلف ہو، یہی ناں؟"

وہ ہاتھ بنا برا منائے پیچھے لے گئی۔

"میں خود سے بھی کافی مختلف ہوں سیئرا، بائے داوے تمہاری بک کی مشہوری کے لیے بہت مبارک"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس نے بات بہت خوبصورتی سے بدلی، وہ کھکھلاتی مسکائی، امید نہیں تھی کے پارس نے اسکی بک پڑھی ہو گی۔

"مشہوری نہیں مقبولت۔۔۔ تم نے پڑھی؟"

سیئرا کی چہکتی مسکراہٹ دیکھتے پارس زہریلا سا مسکرایا۔

"یس کرنج سے بھرپور تھی پر تمہارا سینس آف ہیومر پسند آیا"

وہ اسکے جواب پر بجھ سی گئی۔

"وہ آسکر نامینیٹگ ہے، تم کرنج کیسے کہہ سکتے ہو. تمہیں دل رکھنا بلکل نہیں آتا پارس"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

سیئرا کے دل دکھنے کی اسے ہر گز پرواہ نہ تھی، وہ ایسی لڑکیوں سے کوسوں دور رہنا پسند کرتا تھا جو اسکے قریب آنے کی کوشش کرتیں۔

"میری رائے کی اہمیت نہیں ہونی چاہیے، میں ایک ریڈر ہوں۔ اور کافی منہ پھٹ، سو یہ صرف سمندر میں قطرے جیسی چیز ہے۔ قبول کرو۔ ایک بڑا لکھاری وہی ہے جو تمام طرح کی رائے کو عزت دے"

وہ اسے سمجھانے کا انداز عام رکھے بولا مگر سیئرا کے اسکے قریب ہونے پر پارس کے چہرے پر کھردرے سے تاثرات ابھرے۔

"دنیا جو مرضی کہے، تمہیں میری صرف تعریف کرنی ہے پارس۔ کیونکہ جلد بابا اسے تمہاری ڈیوٹی بنانے والے ہیں۔ پندرہ سال پہلے تو تم ہاتھ نہیں آئے پر اب کیسے بچو گے"

سیئرا کی آنکھوں سے ٹپکتی خوشی پر پارس نے اسکے تیز پرفیوم سے دم گھٹتا محسوس کرے فاصلہ قائم کیا۔

"میں سمجھا نہیں؟"

پارس کی ناگوار ئیت تکتے، جیکب مارک خود ہی ان دو کے پاس آیا، پارس نے خفا نظر جیکب مارک کے ہونٹوں پر سجی مسکراہٹ پر ڈالی۔

"میں سمجھا تا ہوں۔ تمہاری واپسی پر میں سیئرا اور تمہیں ایک کرنا چاہتا ہوں۔ اپنی بیٹی کے لیے مجھے تم سے اچھا پارٹنر نہیں مل سکتا۔ یہ تو پندرہ سال سے لٹو ہے تم پر۔۔۔ مجھے ہی سمجھنے میں دیر لگی"

جیکب کی پیشکشانہ دوستانہ سرگوشی پر جہاں سیئرا کے چہرے پر فتحمندانہ تاثرات جگے وہیں پارس نے اپنے دائیں ہاتھ کو مٹھی میں زور سے بھینچا تھا۔

"ہمم۔۔"

دونوں باپ بیٹی خوشی سے نہال تھے یہ جانے بنا کے پارس کے اندر کیسا بھونچال آگیا ہے۔

"تمہیں کچھ رشیا کے خاص مہمانوں سے ملوانا ہے، پانچ منٹ تک ملو مجھ سے"

جیکب دونوں کو اکیلا چھوڑے اپنا وائن گلاس اٹھائے گیا تو سیئرا نے ہاتھ بڑھا کر چہرہ موڑ کر کھڑے پارس کو اپنی طرف دیکھنے پر مسکراتے ہوئے مجبور کیا۔

"کیا اچھا لگا مجھ میں سئیرا؟"

پارس نے اسکے ہاتھ کو بڑی تمیز سے جھٹکا کے وہ پارس کے مدھم سوال کی نرماہٹ پر اپنی تضحیک محسوس نہ کر سکی۔

"تمہارا دل"

سیئرا اسکی نیلی آنکھوں میں محبت سے جھانکی۔

"وہ میں نے اسکی حق دار کو بہت پہلے دے دیا۔ میرے پاس شاطر دماغ اور اچھے پر کشش جسم کے سوا کچھ نہیں۔ آئی تھنک اتنا کافی ہو گا تمہارے لیے؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovels.com

پارس کے سرد لہجے نے سیئرا کو کسی برف کے تودے سا جما دیا۔

"تمہیں تو کبھی کسی لڑکی کے ساتھ نہیں دیکھا، نہ اب نہ پندرہ سال پہلے۔ پھر کون لے گئی میرا چاہا ہوا دل پارس؟"

سیئرا کی آنکھوں میں جمع ہوتے آنسوؤں اور سوال میں ہلکورے لیتی جنونیت پر وہ سہولت سے نظریں چرا گیا۔

"ہماری شاید روحیں ایک ساتھ بنائی گئی ہوں، دنیا میں آنے سے پہلے ہی دل بدل گئے تھے۔ اسکا میرے سینے میں ہے اور میرا اسکے۔ سیئرا، تم بہت مکمل عورت ہو گی لیکن میں مکمل انسان نہیں ہوں، میرے خیال میں جسم میں دل اور جذبات کا نہ ہونا بہت بڑی بیماری ہے۔ اور تم ایسا بیمار ڈیزرو نہیں کرتی"

پارس نے اپنی جانب سے بات ختم کر دی۔

"میں پیار کرتی ہوں تم سے، پندرہ سال ہو گئے۔ خود کے قریب کسی کو آنے کی اجازت نہیں دی۔ کیا اس دن کے لیے کے تم اپنے دل کے لٹنے کی منادی کر کے میرا دل بھی کاٹ پھینکو۔ نہیں پارس۔ تمہیں اس سے اپنا دل واپس لے کر مجھے دینا ہو گا۔ میں مر جاوں گی تمہارے بنا"

وہ اسکے لہجے کی توڑ پھوڑ پر آزردگی کا شکار تھا، ہاں سیئرا کے اس پر بہت احسان تھے پر پھر بھی وہ خود کو ان احسانوں کی بھینٹ نہیں چڑھا سکتا تھا۔

"تمہارا مرنا ہی بہتر ہے پھر سیئرا، کیونکہ میری پوری دنیا اسکے قدموں میں بہت پہلے فنا ہو گئی تھی۔ جیکب کو خود منع کر دو ورنہ پھر ہوتے خون خرابے کا میں بلکل ذمہ دار نہیں۔ یہ مت سمجھنا کے اب میں جیکب کا ماتحت ہوں۔ اب ہر کوئی پارس کا غلام ہے"

SAWERA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

اپنی راہ سے اسے ہٹائے وہ جیکب کی طرف بڑھا تو سیئرا نے اپنے بے قابو آنسو کو پونچھا تھا، پلٹ کر گھومی جہاں وہ ڈیڈ کے ہمراہ کچھ لوگوں سے مل رہا تھا۔

"میں مرنا نہیں چاہتی۔ ہاں میں مار ضرور سکتی ہوں پارس۔ جسکے قدموں میں تمہاری زندگی فنا ہوئی اب مرے گی وہ تاکہ تم مجھے پورے مل جاو۔ تم جو کوئی ہو۔ تمہیں بھی پارس کے قدموں میں خود کو فنا کرنا ہو گا"

سیئرا کی آنکھوں سے وہشت ٹپک رہی تھی جبکہ اسکے بعد اس نے کسی کو کال ملائی وہیں پارس نے اس سب سے ملنے کے بعد اپنی طرف کچھ زیادہ ہی دلچسپی سے دیکھتے انڈرولڈ کے ایک بہت طاقتور بزنس مین کی نظریں محسوس کیں، جس نے پارس کے دیکھتے ہی جیکب کے کان میں خباثت سے کوئی سرگوشی کی تھی جو جیکب کو پسند نہیں آئی پر بہت بڑی بزنس ڈیل کا معاملہ تھا۔

"پارس۔ مسٹر علیش کو اپنے پورے پلین کے بارے بتاو۔ یہ جاننا چاہتے ہیں۔"

جیکب کی بات پارس ٹال نہ سکتا تھا تبھی اس بریٹش علیش نامی آدمی کو ہال سے دور آفس ایریا کی طرف لیے بڑھا۔

آفس میں انٹر ہوتے ہی دونوں پارس کے گارڈز باہر ہی رک گئے، اس سے پہلے پارس لیپ ٹاپ پر موجود پلین اور سٹریٹیجی لسٹ دیکھاتا، اسے لگا جیسے اس علیش نے اسکے بیک کی جانب تھائی کو جکڑا۔

پارس نے پلٹ کر پوری قوت سے اس خبیث کو خود سے پرے کیا تو وہ سنبھل نہ پاتا آفس کے دروازے سے جا ٹپکتا کراہا۔

"تم نے مجھے ایسے چھونے کی ہمت کیسے کی؟"

علیش کی آنکھوں سے ٹپکتی گندگی کے باوجود پارس نے آنکھوں میں آگ بھرتے اس کی طرف قدم بڑھائے۔

"کیونکہ تم چیز ہی ایسی ہو، آفر دیتا ہوں پارس۔اگر تم مجھے خوش کر دو، میں تمام ڈر گز بنا چیکنگ رشیہ کے بارڈر سے پار کروا سکتا ہوں۔"

پارس نے اسکی ڈیمانڈ سنے ایسی سمائیل دی جو سامنے والے کے جسم میں سنسنی دوڑا گئی۔

"یہ کام راستے کے چھ سات چیکنگ پوائنٹ دھماکے سے اڑا کر کے میں خود کر سکتا ہوں پھر تم جیسی چیز کی ہوس پوری کرنا کچھ گھاٹے کا سودا نہیں ہو جائے گا مسٹر علیش؟"

پارس نے اسکے دائیں بائیں ہاتھ رکھ کر اس آدمی کو لاک کیا جو پارس کی جانب ڈر اور مدہوشی کی ملی جلی کیفیت کے سنگ دیکھ رہا تھا۔

"تم جو کہو گے ملے گا۔میرے پور* سٹوڈیو میں فری انٹری بھی۔"

علیش نے گہرے گہرے سانس لیتے آفر کی۔

"اوہ تمہارا پور * سٹوڈیو بھی ہے۔۔۔"

علیش اسکے انداز سے سمجھ نہ سکا وہ کس کیفیت میں ہے۔

"ہاں ناں۔۔۔ پیراڈائز ہے۔۔"

علیش کی سانسیں پارس کے اسقدر قریب ہونے پر بکھرنے لگیں۔

"اوہ۔۔۔۔ پھر تو خوش کرنا پڑے گا تمہیں۔۔۔ماوتھ فریشنریوز نہیں کیا؟ گندے شرابی۔ خدا ایسوں کو جنت کیسے دے سکتا ہے۔ میں تمہیں تمہاری ڈیزرونگ چیز ضرور دیتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔یعنی جہنم"

پارس نے اسکو اپنے آپ میں بھرپور مدہوش کیا کے وہ سمجھ ہی نہ سکا آخری سانس لے رہا ہے، جیسے ہی اس نے پارس کے ہونٹوں کی طرف لپکنا چاہا، بھیانک سی کسی تیز نوکیلی شے کے جسم میں دھنسنے کی آواز پر علیش کا حلق گھٹا، اسکے چہرے پر دفعتا پیلاہٹ چھائی، اس خبیث آدمی نے دو سانس لیں اور پارس کے پیچھے ہوتے ہی وہ اپنا حساس مقام جکڑتا کراہتا ہوا منہ کے

بل ڈھے گیا، پارس کا یہ آفس ساونڈ پروف تھا تبھی اس کے کراہنے کی آواز باہر تب تک تو جانی ممکن نہ تھی جب تک پارٹی چلتی۔

پارس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا نوکیلا تیز دھاری چاقو اچھوت کی طرح اسکے ہولڑر سے تھامے ہی میز پر کسی گند کی طرح اچھالتے ساتھ ہی زمین پر ہچکیوں کے سنگ پھڑ پھڑاتے علیش کو محظوظ نگاہوں سے دیکھ کر اپنے فون کو نکال کر کال ملائی، کچھ ہی دیر میں پارس کے دونوں گارڈز اندر آئے، علیش بری طرح دلخراش کوکتا ہوا بھیانک لگ رہا تھا۔

"علیش کی لاش اسکے سٹوڈیو لے جا کر پوری جگہ ہر گند گی سمیت مٹا دو۔ اس سمیت اسکے پورن* سٹوڈیو کا نام و نشان بچ گیا تو تم دو کو بھی ایسی ہی موت مل سکتی ہے۔ اور ہاں میرے اس چاقو کو سینیٹائز کروانا مت بھولنا"

پارس نے دونوں کو تاکید کی اور اپنے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھے سیم ویسا دوسرا بلیک اوٹ فٹ پہنتا ہوا آفس سے نکل گیا، جب تک پارٹی ختم ہوئی نہ

صرف پارس کی فلائیٹ اڑ چکی تھی بلکہ دو گھنٹے کے بیچ وہ اٹلی کا فینس گند گی کا اڈا صفحہ ہستی سے مٹ گیا، جبکہ وہ اپنے پیچھے کوئی ثبوت چھوڑنے والوں میں نہ تھا، علیش کی اچانک گمشد گی پر کھلبلی مچ چکی تھی جبکہ جیکب جان چکا تھا کے کیا ہوا ہے سو اس نے اس معاملے کو تیس دن کے لیے سائیڈ کر دیا کیونکہ ان تیس دنوں وہ تو کیا دنیا کی کوئی طاقت پیراسائیٹ کو ڈھونڈ نہیں سکتی تھی۔

..._____..

رات پوری حاتب سو نہ سکا، نظروں کے سامنے کسی نشیلے منظر کی طرح وہ لڑکی گھومتی رہی، زندگی میں پہلی بار وہ یوں آرام دہ بستر پر کروٹیں بدلتا رہا، ابراہیم آفندی نے حکم کے مطابق سارے کام کر دیے تھے، روشانے فارس کے گھر کی بجلی، گیس، انٹرنٹ اور پانی بند ہو چکا تھا، بالاج صاحب کے کشتیوں کو سمندر میں لے جانے کا لائسنس راتوں رات آرٹیفیلشی ضبط ہو چکا تھا، یہی نہیں فشی ڈونا کل کوئی کسٹمر گھس نہ سکے اسکا بھی انتظام ہو گیا تھا۔

جبکہ روشانے کی زندگی میں سوچنے کو اور بھی بہت کچھ تھا تبھی اس نے حاتب کے بارے دوبارہ نہ سوچا کیونکہ اسکے نزدیک یہ ایک برا حادثہ تھا۔

صبح جب ابراہیم آفندی، حاتب کو بریک فاسٹ کے لیے بلانے آیا تو وہ وائیٹ پینٹ کے ہمراہ سکائے بلو شرٹ پہنے اپنے الجھے بکھرے خلیے کے سنگ ہلکی پھلکی تیاری میں لگا۔

"کام ہو گئے آفندی؟"

حاتب نے خود پر پرفیوم چھڑکتے یکدم ہی سپرے کی مقدار کم کرتے روشانے کی بات پر بوتل خالی کیے بنا واپس رکھی اور گھوما۔

"یس سر۔ ویسے یہ سب ایک ساتھ کافی قیامت والا سین نہیں ہو گا۔ اوپر سے رشتہ مانگنے آپ خود جانے کا کہہ رہے ہیں۔ یہاں کی روائیت کچھ مختلف ہے"

ZOHAIB NOVELS ZONE.COM
SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMRWAMIRZANOVELS.COM

آفندی نے اسکے طور اطوار پر حرف اٹھایا اور ایسی جرت وہی کر سکتا تھا کیونکہ جیسا بھی تھا سا تھی تھا۔

"جو میں کرتا ہوں آفندی، وہی روائیت بنتے سجتا ہے۔ میں نہیں چاہتا انکار کا کوئی ایک فیصد بھی ان سب کے پاس جواز رہے۔ خیر ناشتہ رشتے کی ہاں کے بعد کروں گا۔ تب تک حاتب مغدام کی بھوک ہڑتال اور ہاں پلیز سہانہ سے ڈیڈ کا پوچھ لینا۔ ہوسپٹل چھوڑ کر آگیا ہوں۔ مرورنہ گئے ہوں"

وہ بے نیازی سے کہے کمرے سے نکلا تو آفندی کا سر گھوم گیا۔

"کیا چیز ہے۔ لائف میں بس ان جیسی لاپرواہی چاہیے برو"

ابراہیم نے خود کلامی کی اور سہانہ کو کال ملاتے خود بھی پیچھے ہی نکلا جو اس وقت مغدام پیلس کے خوبصورت لان میں پول کے قریب ہی نائیٹ سوٹ میں کھڑی تھی۔

ابراہیم کی کال پر فوری فون پک کیا، سہانہ اور ابراہیم دونوں ہی کلاس فیلوز کے ساتھ اچھے دوست بھی تھے اور حاتب نے سہانہ کو ابراہیم سے شادی کے لیے کافی بار منانے کی کوشش کی پر وہ ہمیشہ انکار کرتی تھی، وجہ عام نہیں تھی، وہ ایک پراسرار مجرم تھی۔

"سہانہ۔انکل ٹھیک ہیں؟"

ابراہیم کے سوال پر وہ گہرا سانس بھر گئی۔

"میرے سواسب ٹھیک ہیں۔"

وہ زندگی سے اکتائی بولی۔

"کتنی بار اپنے ساتھ کی پیشکش کر کے تمہیں ٹھیک کرنے کا ارادہ کر چکا ہوں، تم ہی تسلیم نہیں کرتی"

Zubinovels.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

ابراہیم کچھ دیر لابی میں رکا کیونکہ حاتب کسی کال کے سبب ہوٹل کے لان نکل چکا تھا۔

"میں فارس کے سوا کسی کا سوچ بھی نہیں سکتی"

وہ سہانہ کے اس جملے پر زخمی مسکرایا، سہانہ کے گناہ کا راز ادن جو تھا۔

"تم نے جو کچھ اس کے ساتھ کیا تھا، تم اسے اپنا کہنے کی مستحق نہیں سہانہ۔ تم سے محبت کرتا ہوں بس یہ راز تبھی دل میں دفن کر دیا۔ اگر حاتب سر کو پتا چلا ان کی فارس سے جو تمہارے سبب نفرت ہے وہ بے وجہ ہے تو تم سوچ بھی نہیں سکتی تم اپنے ہی بھائی کا کیسا بھیانک روپ دیکھو گی"

ابراہیم کے لہجے سے ناراضگی چھلکی تو دم سہانہ مغدام کا بھی گھٹا۔

"تم مجھے دھمکا رہے ہو۔ میں تمہیں نہیں مل رہی اسی کی فرسٹریشن ہے ناں؟"

وہ الٹا بگھڑی، ابراہیم عاجز آتے سانس بھر گیا۔

"شاید۔ خیر آئی ایم بزی۔ ٹیک کیئر۔"

ابراہیم نے کہہ کر کال کاٹ دی کیونکہ حاتب اسے پورچ کی جانب جاتا آنے کا اشارہ کر رہا تھا۔

سہانہ نے اپنی بھیگتی آنکھوں کو پونچھا۔

"آپکو پانے کے لیے کیا تھا فارس، میرا جنون اور میری دیوانگی آپکی موت بن جائے گا۔ یہ نہیں سوچا تھا۔ میں نے آپ سے محبت کی ہے۔ آپ کے خود سے عمر میں اتنا بڑا ہونے کے باوجود ٹوٹ کر چاہا تھا۔ آئی ایم سوری اس سب کے لیے۔"

ناجانے سہانہ نے ایسا کونسا گناہ کیا تھا کے اب وہ پچھتاوے کی زد میں کھڑی گیلی لکڑی کی طرح سلگ رہی تھی۔

.._____..

روشانے، شازی، بالاج اور عائشہ صاحبہ پر تو قیامت ٹوٹ گری تھی، یکدم جیسے کھلی فضا میں اڑتے پنچھی کو کسی دم گھوٹتے قید خانے میں گاڑ دیا جائے، نہ بجلی نہ گیس نہ ہی لینڈ لائن سروس بحال تھی، یہاں تک کے کشتیوں کے لائسنس کی جھوٹی منسوخی نے بس بالاج کو ہارٹ اٹیک نہ دیا باقی کسر پوری ہو چکی تھی۔

جبکہ روشانے خود سمجھ نہ سکی یہ ہوا کیا ہے اور پھر تمام کھیل کی سمجھ تب آئی جب ان سبکو ایک کوریئر ریسیو ہوا۔

شازی نے وہ لا کر روشانے کو تھمایا، روشانے کو سرخ پھولوں کے گلدستے سے کبھی اتنی نفرت پہلے نہ ہوئی جتنی آج محسوس ہوئی۔

سبکی ہی سانس تھمی تھی۔

Zubinaelszone.com
SAWA MIRZA NOVELS
WWW.SAWAMIRZANOVELS.COM

"تم نے بتایا نہیں۔میری غلام بنو گی یا پھر ایسی ہی گھٹی زندگی کے ساتھ کمفرٹیبل ہو مس روشانے فارس؟نہ بجلی نہ گیس نہ انٹرنیٹ۔۔۔چچ چچ۔۔۔

میں نے ابھی تمہارے فشی ڈونا کے صرف کسٹمرز روکے ہیں۔اسکی بلڈنگ بھی اڑا سکتا ہوں۔سو میری ڈیمانڈ تم ہو۔زیادہ وقت نہیں ہاں کا۔اپنے ان تین پیاروں کو برباد ہوتا دیکھنا تمہیں اچھا تھوڑی لگے گا، آفٹر آل دو ماہ سے ان تینوں نے تمہیں گھر میں جگہ دے کر سنبھال رکھا ہے۔یہ پھول تمہاری اب سے آخری سانس تک کی مجھ سے نفرت کے لیے۔۔۔۔۔۔۔تمہارا سب کچھ !حاتب مغدام"

روشانے کے ہاتھ سے وہ لیٹر چھوٹا ساتھ وہ بھی لڑکھڑا کر کاوچ پر بیٹھی،شازی دوڑی لپکی جبکہ بالاج نے کانپتے ہاتھوں سے وہ لیٹر اٹھا کر پڑھا تو سب ہی کے چہروں پر زردی کھنڈ گئی۔

روشانے نے اٹھ کر وہ پھول اٹھا کر ڈسٹ بن میں پھینکے اور اپنا بیگ اور سکوٹی کی چابی لیے بنا کچھ کہے اور ناشتہ کیے فشی ڈونا نکل گئی، شازی نے امی ابا کو تسلی دی کے روشانے کچھ کر لے گی اور خود بھی کام پر نکل گئی۔۔

بچارے بالاج بھی اپنے کشتیوں کے قبصے کو چھڑوانے کی کوشش میں نکل گئے جبکہ عائشہ کا تو دل دہل رہا تھا۔

وہ جب فشی ڈونا پہنچی تو آج بھی پھول تھے پر وہ اتنی ہرٹ تھی کے ان پھولوں کو سرسری سا دیکھے وہیں چھوڑتی بلڈنگ کے اندر چلی گئی جبکہ دو آنکھوں نے پھولوں کے سراپوں کو پیار سے دیکھا جو جل پری کے نظر انداز کرنے پر تڑپ اٹھے تھے، کوئی چلتا ہوا ان پھولوں تک پہنچا، انھیں وہاں سے ہٹا دیا اور اپنے قدم فشی ڈونا کی طرف بڑھا دیے۔

"یا اللہ! یہ کیا ہو گیا۔ گلے ہی پڑ گیا۔۔ اس مصیبت سے کیسے جان چھڑواوں۔۔۔ قتل کر دوں۔؟ اف روشانے"

میز پر ہاتھ جما کر بیٹھی سامنے سڑک پر تکتی روشنا نے صدمے سے زرد پڑی تھی، رہ رہ کر اپنے ہاتھ سے سرزد ہوئی غلطی پر ہول اٹھ رہے تھے کے آخر ایسے سائیکو سے بحث کی ہی کیوں، فشی ڈونا میں اس وقت بس اکا دکا کسٹمرز ہی تھے جنھیں شازی ڈیل کر رہی تھی تبھی روشنا نے میز کرسی سنبھال کر اپنے دکھوں کا ڈھیر لگا کر سوچ بچار کرنی شروع کی تھی۔

"باجی۔۔یہ بھائی کچھ بات کرنا چاہتے ہیں آپ سے"

شازی کے کندھا ہلانے پر وہ اپنی سوچوں سے نکلی تو آنکھیں بے اختیار اپنے سامنے کھڑے اس لمبے ترنگے اور مضبوط جسامت والے آدمی پر گئی، جسے دیکھتے ہی روشنا نے ٹھٹکی، اسکی آنکھوں کا رنگ حقیقی نہ تھا، نہ ہی چہرے کی ساخت میں کوئی گہرائی تھی۔۔

"فرماو بھائی۔اب تمہیں کیا چاہیے؟"

روشنا نے اسکی تیز نظروں سے بے چین ہوتے اکتا کر پوچھا۔

"کام چاہیے تھا، کوئی سا بھی مل جائے مشکور رہوں گا"

وہ بظاہر تو چالیس پچاس کی عمر کا لگ رہا تھا پر اسکے چہرے کے برعکس اسکی آنکھیں عمر کی بوسیدگی سے پاک تر و تازہ اور گہری تھیں، اسکے ہاتھ خوبصورت اور پرکشش تھے۔۔

"ادھر اپنا دھندا ٹھپ ہے اور اسے کام چاہیے۔ بھائی جاو معاف کرو میرے پاس تمہیں دینے کو کچھ نہیں۔"

روشانے نے جان سی چھڑوائی۔

"دو وقت کی روٹی دے دینا بس، میں کوئی سا بھی کام کر لوں گا"

وہ آدمی کچھ تو خاص تھا کے روشانے اسے سر سے چاہ کر بھی نہ اتار سکی پھر دو وقت کی روٹی کا حوالہ اسے ہمیشہ جذباتی کرتا۔

"ہمم۔ اچھا ٹھیک ہے بیٹھو۔"

مقابل کی مسکینی دیکھتے وہ ترس کھا بیٹھی جبکہ وہ چوڑا انسان اسکی پیشکش پر سامنے والی کرسی پر جیسے دبک کر بیٹھا اس سے لگا جیسے وہ یہ سب بناوٹی کر رہا ہو۔

"تم کچن ہال کی صفائی دیکھ لینا۔ میں تمہیں دن اور شام کا کھانا ہی دے سکتی ہوں بھائی۔ اس سے زیادہ نہیں کر سکتی"

مقابل کی خستہ حالی تکے روشانے کو ترس آیا کیونکہ اس آدمی کی قمیص پر دو جگہ پیوند تھے، پھر مفرر جو اس نے گلے میں ڈالا اسکے دھاگے تک بکھرے تھے، سوئیٹر جو پہنا تھا اس میں تین جگہ چھید تھے۔

"میں مشکور رہوں گا۔ مجھے منظور ہے۔"

وہ سر جھکا گیا، نہایت نرمی سے مشکور ہوتے چند لفظ کہے۔

شازی اب تک سر پر کھڑی تھی جسے دیکھتے ہی روشانے کو تپ چڑھی۔

"تم کیا سلامی دینے کھڑی ہو۔ جاو روٹی لاو بھائی کے لیے"

ڈپٹ کھاتے ہی شازی ہانپتی گرتی دوڑی جبکہ وہ آدمی روٹی پر دھیما سا مسکرایا تو روشانے نے جب خوش دلی سے اسکا کندھا تھپکا تب اس شخص نے لمحہ بھر اس لڑکی کے ہاتھ کو محبت سے دیکھا بس۔

روشانے کا اپنا صدمہ بہت بڑا تھا تبھی وہ اپنے ہی خیالوں میں گم یہ محسوس ہی نہ کر سکی کے وہ آدمی یکدم الگ نظروں سے اسکا جائزہ لے رہا ہے۔

شازی کچھ دیر تک لوٹی تو بھنی مصالحے والی مچھلی کے سالن کے ساتھ دو روٹیاں اور سلاد کی پلیٹ اس آدمی کے سامنے رکھی۔

شازی اور روشانے نے اس آدمی کو تیزی سے کھانا کھاتے دیکھ کر اداس سی سمائیل دی کیونکہ وہ ایسے کھا رہا تھا جیسے بہت دنوں کا بھوکا ہو جبکہ روشانے یکدم ہی روٹی پر نظر پڑتے چونکی، اس آدمی نے روٹی کے کنارے اتار کر صرف اندر کی روٹی کھائی۔

جنگلی پھولوں کے بعد یہ دوسرا مانوس حوالہ تھا جو اسکے رونگٹے کھڑے کر گیا۔

"بھائی۔ برا مت منانا پر ہمارے ہاں ایسے روٹی کھانا اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ روٹی کی بے عزتی ہوتی ہے ایسے۔ کنارے بھی کھاوناں"

وہ ناانصافی پر چپ نہیں رہتی تھی پھر بھلے روٹی کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو، اسے یاد تھا وہ بچپن میں بھی کسی کو یونہی ٹوکتی تھی۔

وہ آدمی کھانے سے ہاتھ روکے لحظہ بھر روشانے سے نظر ملا گیا، وہ لمحہ ٹھہر گیا۔ دونوں کی سیاہ آنکھوں میں مقید ہوا، روشانے کی سیاہ آنکھیں، اس شخص کی آنکھوں کے بناوٹی سیاہ رنگ کو پہچان رہی تھیں پر سمجھنے سے قاصر تھیں۔

"مجھ سے یہ نہیں کھائے جاتے معافی چاہتا ہوں"

وہ شرمندہ ہوا۔

"اچھا کوئی نہیں۔۔۔شازی۔۔۔یہاں آو"

وہ جل پری اسے اس پر بھی رعایت دیتی پکاری تو شازی بوتل کے جن کی طرح سر پر آ رکی۔

"یہ روٹی کے کنارے چھوٹے چھوٹے کر کے باہر چڑیا اور طوطوں کو ڈال آ۔۔۔کسی کو رزق کی بد دعا نہ لگے"

روشانے نے تاکید کی اور پھر سے اس آدمی کا کندھا دوستانہ انداز میں تھپک کر اپنا فون اور ڈائری اٹھا کر وہاں سے چلی گئی تو شازی فوراً تابعداری کا مظاہرہ کرتے وہ ٹکرے اکھٹے کرے فشی ڈونا کی بلڈنگ سے نکل گئی پر دو آنکھوں نے جل پری کا تعاقب کیا جو کاونٹر پر کھڑی وہاں آئے آن لائن آرڈرز دیکھ کر اپنی ڈائری پر کچھ لکھ رہی تھی، وہ کچھ عجیب تھا، وہ بھوکا تھا پر پیٹ کا نہیں، آنکھوں کا جسکا محور اسکے بعد تادیر روشانے فارس رہی۔

کھانے کے بعد شازی اسے سٹاف کے کپڑے دیے ساتھ لے کر بڑھی، شرٹ اور ٹراوز دونوں ہی اس شخص کے لیے ان فٹ تھے تبھی شازی نے کچھ سوچ بچار کے بعد باجی کی اجازت سے اسکے لیے روشانے کے گھر سے فارس انکل کا ایک نیوٹروازر شرٹ منگوایا، روشانے کو آج بھی یاد تھا کے بابا نے بڑے شوق سے سٹاف جیسا یونیفارم بنوا کر اسے پہن کر ایک پورا دن فشی ڈونا میں اپنی کچھ سپیشل ریسپیز بنائی تھیں، جب روشانے نے اس بابا جیسے مضبوط جسامت آدمی کو بابا والے کپڑوں میں دیکھا تو جذباتی ہوئی تبھی وہ وہیں کاونٹر کے پاس چلا آیا۔

"کیا اس سے کچھ خاص جڑا ہے؟"

اس آدمی کی نظریں روشانے کو بے چین کرنے کا سبب نہ تھیں، وہ مبارک اور امن پسند بنا کسی شر انگیزی کی ملاقات والی خوبصورت نظریں تھیں۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ہاں۔یہ میرے بابا نے بس ایک بار پہنے۔انکی خوشبو ہو گی اس میں۔تو پلیز اس یونیفارم کا دھیان رکھنا۔خیر نام تو بتاو بھائی، میں تمہیں کیا پکاروں"

روشانے نے خود کو جذباتی ہونے نہ دیا جبکہ وہ دھیما سا مسکرایا۔

"عیسی"

وہ نرمی سے کہہ کر نظریں جھکا گیا۔

"بہت خوبصورت نام ہے۔کیا تم کرسچن ہو؟"

روشانے نے اس سے بہت پیار سے پوچھا۔

"جی"

لمحہ بھر کے لیے دونوں کی نظریں ملیں۔

"میرے کرسچن ہونے کی وجہ سے آپکو کوئی مسئلہ تو نہیں؟"

روشانے کو خاموش دیکھتے عیسی نے یونہی بات بڑھانے کو سوال کیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"بالکل نہیں، مذہب ہر کسی کا اپنا ذاتی معاملہ ہے۔ لیکن ایک چیز ضرور کہوں گی کے اسلام کے متعلق سرچ لازمی کرو، یہ مکمل دین ہے جس میں ایک زرہ جھوٹ اور بناوٹ کا نہیں۔ خیر کچھ بتائیں اپنے بارے؟ آپ لگتے تو پڑھے لکھے اور اچھے طاقتور ہیں۔ پھر ایسی کونسی ضرورت آپکو مجبور کیے ہوئے ہے۔ اور سب سے اہم بات آپکو فشی ڈونا ہی کیوں ملا؟"

عیسی نے بات تو شروع کی تھی پر اب اس لڑکی کے اتنے سارے سوالات سنبھالنے مشکل لگے۔

"میں کام لگتا ہوں"

وہ نرمی سے کہے نظریں چراتا جیسے گیا، روشانے اتنی سخت الجھن اور پریشانی کے باوجود ہنس دی۔

"لگتا ہے میری بک بک سے یہ معصوم سا بندہ بھی ڈر گیا۔ روشانے؟ کیا ہو گا اب تیرا؟"

وہ اپنی زندگی کے باقی بگھڑے معاملات کے لیے پریشان تھی، جبکہ ریسپشن کیبین پر پڑا لینڈ لائن بجنے پر روشانے نے فوراسے پہلے ریسور اٹھایا۔

"روشانے! یہ گھر میں کوئی پاگل گھس آئے ہیں دو۔ جلدی آپتر۔ یہ میرا گھر لوٹ لیں گے"

عائشہ امی کی بات پہلے تو روشانے کے سر سے گزری۔

"ایسا ہے کیا امی جو لوٹا جائے گا۔ آرام سے بتائیں کون گھسا ہے؟"

مقابل کی ہڑبڑاہٹ کو کم کرنے کی سعی کرے وہ قدرے نرم لہجے میں بولی۔

"تو آجا پتر بس"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

بنا روشانے کی سنے عائشہ نے کال کاٹی جس پر وہ اس معاملے کو ٹال نہ سکی اور شازی کے سپرد ریسٹورنٹ کرے اپنا بیگ اور سکوٹی کی چابی لیے بیس منٹ

میں گھر پہنچی، دروازے کے کچھ فاصلے پر ہی اسے مہنگی گاڑی کھڑی دیکھائی دی۔

روشانے اس آدمی کو جان سے مار ڈالتے تیوروں کے سنگ گھر میں داخل ہوئی جبکہ اندر پہنچتے ہی جب اسکی نظر تخائف مٹھائیوں اور پھولوں سے بھرے گھر پر گئی تو اسکا دماغ چکرا گیا، اس کے پہنچنے سے پہلے ہی سب ڈیل ہو چکی تھی، بالاج اور عائشہ نے روشانے کی ملکیت بنا اس سے پوچھے حاتب مغدام کے ہاتھ میں تھمادی تھی۔

بجلی، گیس، انٹرنٹ، فشی ڈونا کے کسٹمرز اور کشتیوں کا واپس آتا اختیار عائشہ اور بالاج کی تھمی سانسیں بھلے بحال کر گیا ہو پر روشانے کو لگا شاید اب وہ کبھی اپنی مرضی سے سانس نہیں لے سکے گی، حاتب مغدام کی آنکھوں میں جیت کا چھایا خمار، روشانے کے پیروں سے زمین کھینچ رہا تھا۔

آقا اور غلام کی کہانی کا آغاز ہو چکا تھا۔

لیکن بلاشبہ وہ جل پری، شہزادی تو بس اپنے پارس کی رہنے والی تھی۔

.._____..

"وہ واپس نہیں آئیں، شام ہونے والی ہے؟"

عیسی نے کچن بہت اچھے سے صاف کیا تھا، یہاں تک کے اس نے زندگی میں پہلی بار برتن تک دھوڈالے، شازی بھی بس گھر نکلنے ہی والی تھی جب عیسی کے بے قرار ہوتے استفسار پر رکی۔

"ایکچولی باجی کی شام میں منگنی ہو رہی ہے، تو شاید تبھی امی بابا نے روک لیا ہو۔ میں بھی بس جا رہی ہوں۔ آپ یہیں رکیں گے یا گھر ہے آپکے پاس بھائی؟"

شازی کو روشانے نے خاص میسج بھیجا تھا کے وہ عیسی سے گھر کا لازمی پوچھے اور اگر گھر نہیں تو اسے فشی ڈونا کے ریسٹ ہاوس میں رکنے کا کہے۔

عیسی کے چہرے پر منگنی کا حوالہ اک اذیت سی سمیٹ لایا۔

"منگنی کس سے ہو رہی ہے، کچھ بتا سکتی ہو؟"

اپنی مضبوط آواز کی لڑکھڑاہٹ پر قابو پائے عیسی نے سوال کیا۔

"مت پوچھیں بھائی۔ ایک بھیڑیے جیسی آنکھوں والا آدمی آیا تھا کل لنچ کے ٹائم پر لنچ نہیں کیا تھا۔ یہاں باجی سے تھوڑی بعث کی اور پیچھے ہی پڑ گیا۔ ہم سب صبح جاگے تو نہ بجلی تھی نہ گیس۔ آج کسٹمرز بھی صبح کم تھے، اس نے یہ سب کر کے باجی کا ہاتھ مانگا ہے اور امی بابا نے ڈر کر فوراہاں کر دی"

شازی نے معصومیت اور اداسی سے یہ سب کہا پر پھر اپنے ہی منہ پر ہاتھ رکھ گئی کے یہ سب ایک اجنبی کو کیوں بتا دیا۔

"افف۔ میں بھی کتنی پاگل ہوں۔ پلیز عیسی بھائی باجی کو مت بتایئے گا میں نے آپکو بتایا۔ وہ آج پہلے ہی بہت ہرٹ تھیں، پتا نہیں کس دل سے اس

بد تمیز سے منگنی کرنے کو تیار ہوئیں۔ اچھا ریحان بھائی آپکو چابی دے دیں گے۔ آپ ایک روم یوز کر سکتے ہیں۔ اب میں جاتی ہوں"

شازی نے ہڑبڑاہٹ میں مقابل کی آنکھوں میں تیرتی تکلیف نہ دیکھی اور وہاں سے چلی گئی جبکہ عیسی کے مضبوط ہاتھ نے کاونٹر کی صلیب پر اپنی گرفت جماتے گہری سانس کھینچی تھی۔

"بھیڑیے جیسی آنکھوں والا؟ کس نے جرت کی ایسی؟"

عیسی نے بھی وہاں آتے ویٹر کو آنے کا بتایا اور تیزی سے فشی ڈونا سے نکلا، دو تین منٹ کے فاصلے پر رک کر اس نے سڑک کے آر پار دیکھا اور ایک بلڈنگ میں گھسا، اسکے پہلے اپارٹمنٹ میں داخل ہوتے ہی اٹیچ واش روم پہنچ کر پہلے اپنی آنکھوں پر چڑھے دونوں کالے لینز اتارے اور چہرے کا سارا میک بھی نکال دیا، جس سے وہ اپنی بتیس سالا عمر بہت مہارت سے پچاس کرنے میں کامیاب تھا، پارس عیسی مغلانی اپنے اصل میں واپس لوٹا تو نیلی

آنکھوں کے کنارے سرخ ہو گئے تھے، پتا نہیں آرٹیفیشل لینز سے یا پھر دل سے اٹھتے دھوئیں نے یہ قہر ڈھایا تھا۔

وہ فون پر کسی کو کال ملانے ہی لگا جب سکرین پر موہنی لکھا نظر آیا۔

پارس اس وقت اس سے بات نہ کر سکتا تھا تبھی کال کے بند ہونے کا ویٹ کیا اور فوراً ہی دوسری مطلوبہ کال ملائی۔

"جی سر"

مقابل وہی آدمی جس نے فشی ڈونا کے باہر دو ماہ پھول باقاعدگی سے رکھے تھے، اپنے فلیٹ سے باہر نکلا۔

"اٹھاو اس بھیڑیے جیسی آنکھوں والے کو۔۔۔۔ کل وہ فشی ڈونا میں لنچ کرنے آیا تھا پر کیے بنا گیا"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

اپنی بات مکمل کرتے پارس نے فون میٹرس کی جانب پھینکا اور خود چینج کر کے بلیک مکمل شرٹ پینٹ، شوز یہاں تک کے ماسک اینڈ کیپ بھی بلیک پہنی جبکہ ہاتھوں میں پکڑے ٹراوز شرٹ کو دیکھتے پارس کی آنکھوں میں کسی بہت خاص کی یاد اتر آئی۔

"اس میں واقعی آپکی خوشبو ہے فارس سلطان۔ آپکی بیٹی آپکی طرح بلکل نہیں نکلی۔ یہ شکوہ ہے آپ سے مجھے۔۔۔ سب یاداشت سے نکل گیا۔ تم یاد رہ گئی۔ میرا دکھ سمجھتی ہو۔۔۔۔ جل پری؟"

اس یونیفام کو احتیاط سے میٹرس کے سرہانے رکھے پارس نے ایک بار پھر آتی موہنی کی کال پر لب بھینچے کیونکہ جب وہ جل پری کا سوچتا تھا اسے پاس سے ہوا کا گزر بھی تکلیف دیتا تھا۔

"موہنی۔ وائے یو کالنگ می بچہ؟"

موہنی ایک ساڑے سولہ سال کی خوبصورت اور سنہرے بالوں والی لڑکی تھی، نائل کی بیٹی، جبکہ موہنی کی ماں زندہ نہ تھی تو نائل نے ہی اکیلے اسے پالا تھا، اس کی روشن آنکھیں اور پھول جیسے کھلتے ہوئے چہرے کو دیکھ کر کسے گمان گزر سکتا تھا کہ وہ بیمار ہے، لیکن یہ سچ تھا سال کے آٹھ ماہ موہنی کے ہوسپٹل تھیلیسیما وارڈ میں گزرتے تھے، بروقت خون نہ ملنے پر کئی بار وہ مرنے کے دہانے جا کر لوٹی تھی، خون کے موذی مرض (تھیلیسیمیا) نے اس کی نازک جسمانی ساخت پر اثر کر رکھا تھا، نائل اور پارس جانتے تھے اک نہ اک دن ان تینوں کو اس بیماری کے آگے ہار ماننی پڑے گی پر وہ ان دونوں کو اتنی پیاری تھی کے وہ پچھلے پندرہ سالوں سے اسکی مل جل کر زندگی اجالنے پر لگے تھے، پارس سترہ سال کا تھا جب نائل جو اس سے عمر میں پانچ سال بڑا تھا، ایک کیفے میں ہلیپ کے بیچ دوست بنا، پھر یہ دوستی جان نثاری اور یاری تک آ گئی اور اب پارس کے لیے وہ دو بہت قیمتی تھے۔

"کیونکہ میں مس کر رہی ہوں۔ مجھ سے ملے بنا کیوں گئے پارس؟"

وہ اپنے خوبصورت سے روم میں کتابیں سمٹتی شکوہ کر رہی تھی جبکہ نائل اسکے لیے شیک بناتا توجہ وہیں دیے مسکرا دیا۔

"کال می پارس انکل موہنی۔پتا ہے کتنا بڑا ہوں تم سے۔پورے پندرہ سال۔۔۔۔اور بات سنو مل کر کیسے آتا،اگر تم وارڈ میں ہوتی تو جانہ پاتا۔اور میرا جانا ضروری تھا"

پارس نے اسے سمجھانے کے ساتھ اسکی اہمیت بھی بتائی پر اسکے معاملے میں موہنی بہت ضدی تھی۔

"اگر آپ کل مجھ سے ارجنٹ دو گھنٹوں کے لیے واپس Calabria ملنے نہ آئے تو بلڈ نہیں لگواوں گی۔چوائز آپکے پاس ہے"

موہنی کی ہچکی سنے نائل بھی کچن سے نکلا اور خفگی سے موہنی کو گھورتے فون چھینا۔

"دماغ خراب ہو گیا ہے اسکا۔یار تو فکر مت کر۔بلڈ تو اسکے اچھے بھی لگوائیں گے (موہنی کو روتا چھوڑے نائل وہاں سے چلا گیا)۔تُو اپنے کام دیکھ۔خبر دار پارس تو ان خطرناک دنوں یہاں آیا۔تجھے پتا ہے ناں ایک ماہ ہر کوئی تجھے کتے کی طرح ڈھونڈ رہا ہوتا ہے اور پھر جو تُو کر کے گیا ہے اسکے بعد بہتر ہے کچھ دن اس ملک اور شہر کا سوچے بھی مت"

نائل نے روم میں آتے دروازہ بند کیا پر پارس کا دل بے چین ہو چکا تھا۔

"موہنی کی ضد بے جا نہیں۔مجھے مل کر آنا چاہیے تھا۔پلیز اسے ڈانٹنا مت نائل۔میں آ کر تجھے بہت پیٹوں گا تو نے اسے زرا سا بھی اپ سیٹ کیا"

پارس کی چہتی کے لیے وہ اتنا حساس ہے یہ ہر بار جان کر نائل کو بڑی خوشی ملتی۔

"یار وہ دن بدن بہت چڑچڑی ہو رہی ہے۔ہر وقت تو اسے ملے یہ ممکن تو نہیں۔اسے سمجھنا ہو گا۔اور اس سبب میں اسے ڈانٹوں گا بھی اور ضرورت

پڑی دو لگا بھی دوں گا۔بس تو یہ نمبر آف کر دے تا کہ موہنی تجھے کال نہ کر سکے۔اور اپنی آزادی کے یہ تیس دن مزے سے انجوائے کر"

نائل کے مشورے پر پارس نے روم کے کرٹل ہٹا کر دور پار ڈوبتے نارنجی سورج کو دیکھا۔

"میں تیرے ہاتھ توڑ دوں گا نائل۔خبر دار اگر چھوا بھی اسے۔آرام سے ہینڈل کرے گا۔وعدہ کر"

پارس کے برہم ہونے پر نائل مسکرا دیا۔

"او کے میری جان وعدہ۔چل سی یو۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

نائل جانتا تھا یہ وقت پارس کا بہت قیمتی تبھی زیادہ نہ لیا۔

"جیسے ہی کل موہنی کو بلڈ لگ گیا۔مجھے انفارم کرنا۔پریشان رہوں گا۔بائے"

پارس کی تاکید پر نائل نے اسے بھرپور یقین دلایا اور واپس باہر آیا تو موہنی کے آنسو دیکھے اپنے گھورنے اور خفا ہونے پر پشیمان سا اسکے پاس ہی بیٹھا۔

"اسے سال میں تیس دن کی ہی آزادی ملتی ہے موہنی۔ میرے بچے۔ میری بیٹی بالکل ضدی نہیں ہے۔ چلو رونا بند کرو۔ آو مزے دار سا کھانا بنایا ہے"

نائل نے اسے بہلانا چاہا پر وہ ڈیڈ کا ہاتھ جھٹک گئی۔

"نو آئی نیڈ پارس۔۔۔۔"

وہ روتی ہوئی اٹھ کر بھاگ گئی جبکہ نائل نے مایوس سی پریشان شکل بنائے سر ہاتھوں میں گرا لیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

.._____..

روشانے کی منگنی کے لیے عائشہ نے پورا گھر سجا دیا تھا، کچھ ہی دیر میں وہ اور ابراہیم آنے والے تھے، یہاں انکا کوئی رشتہ دار یا دوست تھا نہیں تبھی بس وہی دو تھے۔

روشانے نے آج بھی سنپل ہاف وائیٹ لئیر ڈ فراک ڈریس چوز کی اور حجاب پہننے ہی لگی جب عائشہ نے اس سے چھین لیا۔

"میرا پتر آج رہنے دے، اسکے ساتھ کا دوپٹہ ہی لے لینا۔"

عائشہ امی کے ہاتھ میں اپنا حجاب تکتی وہ واپس نہ لے سکی اور اپنے جوڑے کا دوپٹہ سر پر اچھے سے جمائے آئینے میں اپنے عکس کو قابل ترس نگاہوں سے دیکھنے لگی۔

"تجھے پتا ہے وہ Antalya کا امیر ہے"

عائشہ نے اسکے لیے اپنے ہی بہت خوبصورت ہار کے ساتھ کے ائیر رنگز نکال کر جب بتایا تو روشانے بل کھاتے پلٹی، آنکھوں کی تکلیف چمک بنی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"واٹ؟ترکیہ میں جو Antalya ہے۔۔۔۔؟"

روشانے کی تڑپ پر عائشہ خوش دلی سے جوابا ہنسیں۔

"آھوناں۔تو ترکش پاکستانی مکس بہت وڈے خاندان کی بہو بنے گی۔ہم نے بھلے اس حاتب کے دھمکانے پر ہاں کی ہو پر جب یہ سب سنا تو تسلی ملی کے تو عیش کرے گی۔مجھے اور بالاج کو معاف کر دینا پتر پر تجھے بیاہیں گے تو شازی کا نمبر آئے گا۔اسکا چھوٹا بھائی بھی ہے۔ادھر جا کر اپنی شازی کو نہ بھولنا"

روشانے کا دماغ تو بس Antalya پر جما تھا کیونکہ وہاں اسکے بابا تھے،حاتب ہی وہ ذریعہ تھا جس سے وہ بابا کے پاس پہنچ سکتی تھی۔

"اتنا سب اس نے صرف شومار نے کو بتایا ہو گا۔ہنہ۔آیا بڑا امیر۔حرکتیں تو کافی ترسی اور چوولوں والی ہیں۔ویسے آپ نے اس سے یہ شجرہ نسب کب پوچھا،میں جب آئی تھی تب تو آپ کے چہرے کی ہوائیاں اڑی تھیں؟"

روشانے جب آئی تھی تو اسکے پاس نہ کچھ سننے کو بچا تھا نہ کہنے کو، ابراہیم کے سنگ وہ شام منگنی کی رسم کے لیے آنے کا کہے چلا گیا تھا۔

عائشہ ہنس پڑیں۔

"اس نے خود ہی ہماری فکر و پریشانی کو دیکھتے بتایا۔ شادی وہ تیرے ساتھ وہیں جا کر کرے گا۔ اور تجھے پتا ہے ہمیں بھی اپنے پرائیوٹ جہاز میں تیری شادی پر لے کر جائے گا۔ اف کتنی کرموں والی ہے تُو روشانے۔"

عائشہ اس عمر میں بھی یہ سب سہولیات عیش و عشرت اور لگژری دیکھ کر الڑ مٹیار کی طرح خوش ہو رہی تھیں اور وہ پرانے زمانے کی روح روشانے، یہ سب صرف اک طوق محسوس کر رہی تھی، لیکن اب بابا کے پاس جانے کی سوچ، اسکی خفگی و بے دلی پر غالب محسوس ہوئی۔

"اسے کرموں والی نہیں کہتے عائشہ امی، اسے امتحانوں کا ناختم ہوتا سلسلہ کہتے ہیں۔ آپ نہیں سمجھیں گی۔ خیر میرے پیچھے میرے فشی ڈونا کو اگنور مت ہونے دیجئے گا۔ آپ خود میری جگہ سنبھال لیجئے گا۔ پلیز"

ابھی ایک دن تھا پر روشانے کو جو واحد فکر تھی وہ بس اپنے فشی ڈونا کی تھی۔

"بے فکر رہ میرا پتر۔ چل لپ سٹک بھی لگاناں، سوہنی لگے گی"

عائشہ نے نکالا بھی اتنا شوخ رنگ تھا کے روشانے کو اس سے الجھن ہوئی تبھی رسان سے منع کرے لائیٹ سا بس پنک لپ ٹنٹ لگالیا، عائشہ مسکرا کر اسکی اس سادگی میں بھی خوبصورتی کا صدقہ اتارے کمرے سے نکلی تو روشانے کی آنکھوں میں لہو اترا۔

"بابا کا مجرم بھی وہیں ہو گا۔ میرا یہ سفر مجھے میری ہر ذمہ داری کو پورا کرنے میں مدد گار ہو۔ میں بابا کو زندگی کی طرف آتا خود دیکھوں گی۔ وہ مجھے دیکھتے ہی جی اٹھیں گے اور پھر ہم مل کر اس شخص کو زمین میں گاڑیں گے۔ اور

اس بیچ یہ گدھا حاتب نامی آدمی بھی اپنے کیے کا صلہ پائے گا۔ شادی تو میں تم سے مر کر بھی نہیں کروں گی۔ عین شادی کے دن تمہیں زہر نہ دیا تو نام بدل دینا۔ میں آپکو ڈھونڈے بنا نکاح کے کسی کاغذ پر دستخط نہیں کروں گی پارس۔ جل پری پر سب سے زیادہ حق آپکا ہے"

روشانے نے سب کچھ طے کر لیا، دھیرے سے شازی نے جب اسے عقب سے بازووں میں بھینچا تب روشانے بھی ان تلخ خیالات سے نکلتی شازی کی آئینے میں مسکان تکے ساتھ دیتی مسکرائی۔

"میری باجی بنا کسی تیاری کے بھی کوہ نور سا چمک رہی ہیں۔ نظر نہ لگے۔ آپ اداس نہ ہونا۔ میں آپ سے امی بابا کی طرف سے معافی مانگتی ہوں۔ ہم آپکو وہاں بھی اکیلا نہیں چھوڑیں گے۔ اور فشی ڈونا کی تو آپ نے فکر ہی نہیں کرنی۔ جب تک شیز ابالاج زندہ ہے، وہ آباد رہے گا"

شازی نے اپنے لاڈ و پیار سے روشانے کی رہی سہی فکر بھی سمیٹ لی، وہ اسکے حصار میں پلٹ کر روبرو ہوئی۔

"عیسی کا خاص خیال رکھنا۔ وہ کچھ خاص لگا ہے مجھے۔ کسی چیز کی کمی نہ ہو اسے۔ روز پوچھتی رہنا۔ یاریحان سے کہنا۔ مے بی لڑکی ہونے کے سبب وہ تم سے ہچکچا جائے۔ اور ہاں چڑیوں اور طوطوں کو بالکل نہیں بھولنا۔ اور وہ جو پھول ہوتے ہیں، اگر میرے جانے کے بعد بھی آئے تو انھیں واس میں روز سجانا مت بھولنا۔ ہر ہفتے سٹاف کا صدقہ دینا بھی تمہاری ذمہ داری ہے۔ بتاو کر لوگی جل پری کے حصے کے یہ کام؟"

روشانے کی میٹھی سی متفکر مسکراہٹ اور سوال پر شازی زور سے روشانے سے لپٹ گئی۔

"خوشی خوشی کروں گی باجی، پورے دل سے"

شازی اسکے جانے پر تھوڑی جذباتی ہو گئی، اور خود روشانے بھی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"میری ننھی جان۔اور ہاں اگر اس گدھے حاتب کا چھوٹا بھائی تھوڑا مہذب اور شریف ہوا تو میں پکا اسے تمہارا بتاوں گی۔یا جل پری ایسا کرے گی اسے تمہارے پاس پارسل کر دے گی۔اسے بھی لگانا فشی ڈونا سنبھالنے پر۔۔۔کیسا؟"

روشانے کی بات سنے شازی شرماتے ہی ہنسی جس پر روشانے نے بھی ہنس کر بچاری کے گال اور لال کر دیے۔

"باجی پر اسکی آنکھیں بھی بھیڑیے جیسی ہوئیں تو مجھے ڈر لگے گا"

شرمانا سائید کرے شازی کو نئی فکر پڑی،روشانے ہنس کر شازی کا گال کھینچ گئی۔

"یہ تو واقعی فکر والی بات ہے۔چلو ہم اسکا آپریشن کروادیں گے۔۔۔۔"

ایسی خونخوار تجویز صرف جل پری صاحبہ ہی دے سکتی تھیں،دونوں ہنسیں تو کمرے سے باہر کھڑے بالاج اور عائشہ کا احساس ندامت ختم ہو گیا۔

اب بس ابراہیم اور حاتب کا انتظار تھا لیکن حاتب اور ابراہیم کو راستے میں سے کسی نے بڑی رازداری سے بیہوش کرے اٹھوالیا تھا، پارس کی جل پری تک کوئی بنا پارس کی اجازت کے بھلا کیسے پہنچ جاتا۔

.._____..

"یہ یہاں کے نہیں ہیں سر"

ابراہیم اور حاتب دونوں کو کلوروفارم کی ہیوی ڈوز دی گئی تھی تبھی دونوں فرش پر ایسے پڑے تھے جیسے گدھے گھوڑے سب بیچ دیے ہوں۔

نجف نے پر سوچ انداز میں دونوں کے خوبصورت کمپلکشن سے اندازہ پہلے ہی لگالیا تھا۔

"تم نے ڈیٹیل نکلوائی انکی؟"

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس نے ہاتھ جینز کی جیبوں میں ارساتے سنجیدگی کے سنگ استفسار کیا جس پر نجف دو قدم آگے آیا۔

"یس سر، کل فجر کی فلائیٹ سے دونوں Antalya سے کراچی پہنچے تھے، یہ ابراہیم آفندی ہے۔ وہاں کے بہت بڑی مین گلوئنگ پروڈکٹ کمپنی میں مینجر ہے اور یہ حاتب مغدام، اسی کمپنی کا باس۔ جبکہ دونوں ٹریڈنگ کے نام پر سمگلنگ کے اخیر کالے اور سخت دھندے میں بھی شامل ہیں۔"

نجف کی معلومات سو فیصد درست تھیں کیونکہ وہ پارس کا آدمی تھا، اسکی طرح چوکس اور ماہر۔

"کیا نام لیا تم نے؟"۔

ناجانے کیوں پر یہ نام سن کر پارس کے دل میں عجیب سی ٹیس اٹھی تبھی دل چاہا پھر سنے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"حاتب مغدام۔۔۔اسکے خاندان کے متعلق کچھ خاص انفارمیشن نہیں ملی۔اسکاباپ Antalya کے ٹاپ امیروں اور رئیسوں میں شامل ہے اور انکے اپنے ترکیہ اور ملائشیا میں بہت سارے ریزاٹس ہیں"

نجف نے تمام معلومات دینے کے بعد حسب منشاء خاموشی اختیار کی۔

"پتا نہیں کیوں اس نام کو سن کر لگا جیسے میں نے بہت بار اسکو اپنی زبان سے پکارا ہے،لاشعور میں کچھ دبا ہے۔تم نے اسکی آنکھیں دیکھی تھیں،کیسی تھیں۔۔۔اس حاتب مغدام کی؟"

پارس پلٹا تو نجف نے اپنے ذہن پر کچھ زور ڈالا۔

"عجیب سنہری سی تھیں،مطلب بہت رئیر کلر۔بھیڑیے جیسی"

نجف نے وہی حوالہ دہرایا اور ستم یہ کہ اس حوالے نے بھی پارس کے دماغ کو جنجھوڑ ڈالا۔

"خیر اسے جگاو۔"

پارس نے اپنے منہ پر ماسک چڑھایا اور تھوڑا فاصلے پر ہوا جبکہ نجف نے آگے بڑھ کر ایک انجکشن حاتب کی بازو میں نسب کیا، جس نے کچھ ہی لمحوں میں کلوروفارم کے اثر کو کسی جادوئی دوا کی طرح زائل کرنا شروع کر دیا۔

حاتب کے سر میں شدید درد تھا جس سبب وہ اپنے سر کو پکڑ تا کراہا، ذہنی درد تو اس نے بڑے جھیلے تھے پر جسمانی درد کی یہ زرا سی شدت بھی حاتب پر بھاری تھی، وہ اٹھ کر بیٹھا تو کچھ لمحے اپنے سر پر کھڑے دو نقابی چہروں کے دھندلائے چہرے ٹھیک سے دیکھنے کی کوشش کرتا رہا اور اس سے پہلے اٹھتا، بے اختیار پارس نے اپنا گلووالا ہاتھ اسکی طرف بڑھایا، پارس نے یہ بالکل غیر ارادہ کیا تبھی تو نجف بھی حیران تھا۔

حاتب نے ناگواری سے اسکے ہاتھ کو دیکھا اور اپنی قوت بازو کے سنگ جب اٹھا تو نجف ششدر رہ گیا، وہ ایک جیسے قد اور ایک جیسی جسامت والے دو

مختلف لوگ تھے، بلکل ایسے لگ رہا تھا دونوں ایک دوسرے کی فوٹو کاپی ہیں، بس چہرے بہت الگ تھے، آنکھیں تو پانی اور آگ کا فرق لیے ہوئے تھیں۔

جیسے ایک پانی کا طوفان ہو اور دوسرا آتش فشاں۔

"ہو کون تم دونوں۔ میں یہاں کیسے آیا؟ کس کی موت آئی ہے۔ اس روشانے نے تو نہیں بھیجا تم دو کو مجھے دھمکانے۔ تو سن لو۔ میں تم دو کی شکلیں بگاڑ دوں گا پھر وجہ سے ساتھ منہ چھپانا"

وہ صرف شعلہ آنکھیں نہیں رکھتا تھا، وہ چباتا بھی انگارے تھا، یہ بھی لاشور کی ٹیس جگاتی کڑی تھی۔

"کیوں پیچھے پڑے ہو اسکے؟ مقصد بتاو"

اب تو حاتب کا شک یقین میں بدلا، فارس سلطان کی اولاد سے وہ یہی امید رکھ رہا تھا۔

"تم کیا سیکنڈ ہینڈ باپ ہو اسکے"

حاتب کی بدزبانی پر پارس کا ہاتھ اٹھا اور جس زور سے حاتب کے منہ پر پڑا، فضا میں وہشت و سنسنی گھلی اور اس سے پہلے حاتب جھپٹا، نجف نے اسے دگنی توانا بازووں میں پکڑ کر دبوچا پر وہ پھنکارتا ہوا خود پر ہاتھ اٹھانے والے کا ہاتھ توڑ دینا چاہتا تھا، یہ تھپڑ نیا نہیں تھا، حاتب کو لگا جیسے تھا تو تھپڑ پر اس میں سے کسی نے درد اور ٹارچر نچوڑ لیا ہے۔

"میں اسکا سب کچھ ہوں۔۔ تم کیا ہو اسکے؟ زبردستی اسے حاصل کر کے کیا کرو گے۔ وقتی پسندیدگی والی لڑکی نہیں ہے۔ عشق کی مستحق ہے۔ تو پھر خود سوچو کیسے اسے تمہارے حوالے کروں؟"

پارس نے اپنے ہاتھ کو مٹھی بنالیا کیونکہ اس میں ٹیس جو اٹھ گئی تھی، حاتب کی رگوں میں ابلتا لہو اسکے چہرے پر چھلک آیا تھا۔

"تم ہو کون۔۔ اسکے والی وارث۔۔ آخر کون؟"

حاتب کی نظر اسکی نیلی آنکھوں پر گئی تو سارا غصہ حیرت و تکلیف بن گیا، اسے ہر نیلی آنکھیں اپنے بھائی کی یاد دلاتی تھیں۔

"میں کون ہوں؟ میں نے خدا کی راہ میں اسے قربان کیا ہے۔ وہ میری کل متاع زیست تھی۔ کچھ بھید نہیں اب خدا میرا ہو گا۔۔۔۔ میں کون ہوں؟

میں اسکو دیکھ کر سانس لیتا ہوں، تم لے کر دیکھاو اور اسکے بنا مرو۔ تب مانوں گا کے اسکے حق میں مجھ سے بہتر تم ہو۔ میں اسکا پارس۔۔ اس جل پری کی خواہش کرنے والے ہر فرد کو خود پرکھوں گا۔ یہ میرا آخری فرض ہے"

حاتب کے چہرے کی تکلیف میں دفعتا پتھراو گھل آیا، پارس کے لفظوں کی بازگشت نے حاتب مغدام کی آنکھوں میں سرخائی گھول دی۔

"عاشق ہے اسکا؟"

حاتب کے زہر خند سوال پر پارس نے پھر ہاتھ اٹھایا پر نجانے کیوں مار نہ سکا۔

"محبت نہیں ہے تو اس سے کوسوں دور رہو۔بار بار وارننگ نہیں دوں گا۔"

حاتب نے اس زخمی شیر کی آنکھوں میں جھانکتے دھمکایا تھا پر حاتب کو وہ دھمکی نہ لگی تبھی اس پر ہنسا۔

"تمہارا جو بھی پارس یا خارش نام ہے،ڈرتا تو میں کسی کے باپ سے بھی نہیں ہوں۔ منگنی کر رہا ہوں۔روک سکتے ہو تو روک لو۔اور ہاں محبت ہے یا نہیں میں اسکے ترسے عاشق کو کیوں بتاوں،تم ضرور آنا۔عاشقوں کی اپنی معشوقوں کی منگنیوں پر کہتے ہیں بڑی گندی شکل بن جاتی ہے۔مجھے دیکھنی ہے۔"

پارس اسے بہت ڈھیل دے چکا تھا پر حاتب کی بک بک تھی کے رکنے پر نہ آرہی تھی،پارس نے ایک ہی جھٹکے سے نجف کو پرے ہونے کا اشارہ کرتے حاتب کے دونوں ہاتھ ایک ہاتھ سے قابو کیے اور دوسرے ہاتھ سے اسکی سخت ابھری رگوں والی مضبوط گردن جکڑ کر دیوار سے لگایا،حاتب بہت

طاقتور تھا پر اس آدمی کی طاقت نے اسے شاک کر دیا، حاتب ہلنے لائق نہ تھا۔

"تم مزاق سمجھ رہے ہو، میں تمہاری گردن ایک جھٹکے سے مڑور سکتا ہوں۔اب سچ بتاو، کس لیے پیچھے پڑے ہو؟"

حاتب نے بہت جھٹکا خود کو پر وہ اس وقت اٹلی کے پیر اسائیٹ کی گرفت میں تھا۔

"لیو می۔اٹس ہرٹنگ۔۔۔۔"

حاتب کے کراہنے پر پارس نے گرفت ڈھیلی کی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"دین ٹیل می"

پارس اپنے موقف پر ڈٹا تھا جبکہ سچ بتاتے حاتب کو موت پڑ رہی تھی پر وہ بے بس تھا۔

"آئی لائک ہر۔۔۔اب جان چھوڑو میری"

حاتب کے اس جملے کو سنتے پارس کی آنکھوں میں جہنم سلگ اٹھا۔

"اگر یہ جھوٹ ہوا، تمہاری گردن میرے ہاتھ میں واپس پہنچ آئے گی۔ بھولنا مت۔اور اگر تم نے میرے متعلق اسے کچھ کہا، ایون میرا نام تک لیا تو تمہاری جوٹریڈنگ کے نام پر سمگلنگ والی رگ ہے، وہ ایک منٹ میں کھینچ دوں گا"

پارس نے اسے سختی سے دھمکایا اور ایک ہی جھٹکے سے پرے دھکیلا، حاتب خود کو بہت مضبوط سمجھتا تھا پر اس آدمی سے اب اس پر بھی جلن ہوئی کے یہ اس سے زیادہ طاقتور کیسے ہے۔

"سہی۔۔۔جانے دو اب ہمیں۔وہ لوگ انتظار کر رہے ہیں۔"

حاتب نے ناگواری کے سنگ ماسک سے جھانکتی ان نیلی آنکھوں میں شربتی آنکھیں گاڑیں۔

"گیٹ اوٹ۔۔۔اسے بھی ہوش دلاو۔۔۔۔"

پہلا جملہ غصے سے حاتب کو کہے وہ نجف کو تاکید کرتا وہاں سے گیا تو حاتب نے کچھ قدم اسکے پیچھے بڑھائے۔

"پارس۔۔۔۔۔کہانی میں ولن بھی ہے۔۔۔اوپس۔۔ولن تو میں ہوں ہاہاہا۔۔۔پارس کی پری۔۔ارے نہیں جل پری۔وہ جل پری کہاں سے ہے،ہاں خود کو بھی کہہ رہی تھی۔۔ہنہ فارس جیسی ہڈ دھرم۔بچپن کا عشق لگتا ہے دونوں کا۔چچ چچ۔۔۔ناکام ہو کر رہ جائے گا کیونکہ میں جو آگیا۔۔ہاہا۔۔۔پارس۔۔جل پری۔۔۔مائی فٹ یار۔۔۔۔اس صدی میں کسے فرصت ہے عشق کی۔۔۔پر آدمی میں دم ہے۔۔۔آہ میری گردن۔۔۔چاقو جیسی انگلیاں اسکی لگتا ہے ابھی بھی گڑھی ہیں۔۔۔۔"

SAMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب زہر میں گندھے جملے خباثت سے ہنس کر کہے پلٹا تو ابراہیم کو بھی ہوش آگئی جبکہ نجف جس طرح دونوں کو گھور کر گیا، حاتب پیچھے ہی اسکی گردن دبوچتا اگر آدھا سویا جاگا ابراہیم اسے پکڑ تا نہ۔

"سر۔۔۔۔کیا پنگاہ لے بیٹھے ہیں۔یہ دو مار ڈالتے ہمیں تو؟۔"

ابراہیم کے تو ہاتھ پیر کے طوطے اڑے تھے۔

"انھیں ہمارے کالے کرتوت بھی پتا ہیں"

حاتب نے ایک اور بمب پھوڑا جبکہ ابراہیم آفندی کا بس نہ چلا وہیں بیٹھ کر اس نازل مصیبت پر کوک کر رونے لگتا۔

"ہم لٹ گئے برباد ہو گئے سر"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubiawesome.com

ابراہیم نے وہیں زمین پر بیٹھتے اپنا سر پکڑ کر دہائی دی جبکہ حاتب نے پلٹ کر جب ابراہیم کا بیٹھنے کا انداز دیکھا تو اسکی کلر آنکھیں، خوبصورت بڑے ہونٹوں کا ساتھ دیے مسکرا دیں۔

"کیا تمہیں واش روم جانا ہے؟"

حاتب کے محظوظ سوال پر وہ فوراً ہڑبڑا کر اٹھ کھڑا ہوا اور منہ بھی پھلایا۔

"کہیں سے نہیں لگتا کے مجھ سے پانچ سال بڑے ہو ابراہیم، عقل تمہاری تو دائیں ٹانگ میں پھنسی رہ گئی۔ میرے ہوتے ہوئے کچھ نہیں ہو گا۔ فی الحال ہمارا مقصد فارس تک پہنچنا ہے۔ سو اس مسٹر خارش کو بھول جاو۔ اس تھپڑ کا بدلا تو لے کر رہوں گا پر آفندی ایک بات بہت عجیب ہے"

ناجانے کس معاملے میں جرت آگئی جس نے حاتب کو الجھا دیا۔

"وہ کیا سر؟"

آفندی نے فوراتوجہ کے سنگ استفسار کیا۔

"اس نے جو مجھے تھپڑ مارا۔ اسکا درد نہیں ہوا۔ تم یقین کروگے اس بات کا؟"

حاتب کی بات یقین لائق تھی ہی کہاں اوپر سے تھپڑ کا سن کر تو ویسے ہی آفندی دہل گیا کے ایسا کون آگیا جس نے اس سر پھری چیز کو کھینچ کر لگا دی۔

"آپکے دماغ پر شاید تھپڑ کی انسلٹ کا اثر ہے۔ آئیں میں آپکو کچھ ٹھنڈا پلاتا ہوں"

ابراہیم کے آگے چلنے پر حاتب نے اسکو بازو سے پکڑ کر پیچھے کیا اور گھورتا ہوا خود آگے ہوئے اس عجیب غیر تعمیر شدہ بلڈنگ کے بیسمنٹ سے باہر کی راہ لی جبکہ ان دو کے وہاں سے جانا نجف اور پارس اپنی بیک جانب کھڑی گاڑی میں بیٹھے دیکھ رہے تھے۔

"مجھے یہ نان سیریس سا ایک بگھڑا نواب لگا سر، اس نے جو کہا کے یہ ان کو پسند کرتا ہے، ایک فیصد بھی سچا نہیں لگا۔ آپ یہ معاملہ ہلکا مت لیں۔"

نجف نے بہت احتیاط سے اپنے شبہات بتائے جبکہ پارس کی خاموشی کے پیچھے ہمیشہ طوفان ہوا کرتے تھے۔

"پتا نہیں کیوں۔ اسکے جھوٹا ہونے کے باوجود دل جھوٹا ہونے پر یقین نہیں کرنا چاہتا۔ یہ کیسے احساسات ہیں نجف؟"

پارس کی الجھن کا حل بس اسکے سائکیٹرس کے پاس تھا۔

"آپکو ایک پرسکون نیند لینی چاہیے۔ آپکی نیند بہت کم ہے۔"

نجف کی تجویز پر وہ دل جلا سا مسکرایا۔

"میں روشانے کو اسکے ساتھ مسکراتا دیکھ کر تسلی ملنے کے بعد ہی سو سکتا ہوں۔ تم جاو اب۔۔۔۔ رابطے میں رہنا"

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس کے فیصلے کا احترام کرے نجف فرمابرداری دیکھائے گاڑی سے نکل گیا جبکہ پارس نے اپنا سر سیٹ سے ٹکا دیا، اب روشانے کو حاتب کے ساتھ مسکراتا کیسے دیکھ سکے گا، یہ پریشانی تھی پر ایسی چھوٹی چیزیں پارس عیسی مغلانی کا دل بھاری کرنے کی اہل نہیں تھیں، اسے ہلا سکتا تھا تو بس مرنا یا بچھڑنا۔

.._____..

منگنی کی رسم، حاتب اور ابراہیم کے لیٹ ہونے کے سبب شام سے ڈنر پر چلی گئی، ویسے تو بالاج نے ہی دونوں کو رنگز پہنانی تھیں پر حاتب نے بے تکلفی سے روشانے کا ہاتھ کھینچ کر جیسے بہکے بہکے تیوروں کے ساتھ رنگ پہنائی، روشانے کو اپنی اس انگلی سے نفرت ہو گئی، فورا سے اپنا ہاتھ حاتب کے ہاتھ سے چھڑوالیا جبکہ حاتب نے ڈنر کے بیچ صرف روشانے کو نظروں کے گہرے اثر سے پریشان کیے رکھا، ڈنر کے بعد اس نے منہ کھول کر روشانے کو چائے کا حکم دیا جس پر کہنا تو وہ چاہتی تھی کے گھلا زہر چلے گا پر

چونکہ فیملی فنکشن تھا تبھی ضبط کر گئی، شازی بھی پیچھے ہی باجی کی مدد کو گئی تو حاتب بھی ہاتھ دھونے کے بہانے سے اٹھ کر واش روم جانے کے بجائے کچن داخل ہوا اور روشانے نے جو دوپٹہ اتار کر صلیب پر رکھا اسی سے اچھے سے ہاتھ صاف کیے جبکہ چپکے سے چائے کے لیے رکھا پانی ابلتا دیکھتی روشانے کے عقب میں جا رکا۔

"پ۔۔۔پا۔۔رس"

پھونک والی سرگوشی کی جس سبب روشانے ڈر کر پلٹی، اور اسے اپنے قریب دیکھتے بری طرح اسے سینے پر ہاتھ رکھے پرے دھکیلا۔

"کیا کہا تم نے؟"

روشانے نے پارس ہی سنا تھا اور یہ اسے اپنا وہم بلکل نہ لگا، جبکہ حاتب بڑی دلچسپی سے روشانے کے گالوں میں گھلی عتاب کی سرخی ملاحظہ کرنے میں لگا تھا۔

"یہ کے بڑی پارسہ بنی پھر رہی ہو، آج بھی زبان چلاوناں۔"

وہ چالاک لومڑ فوری بات بدل کر روشانے کا سر گما گیا۔

"فضول باتیں کرنے کی ضرورت نہیں سمجھے۔اور منگنی سے تم میرے محرم نہیں بنے سو دوبارہ اتنے قریب آئے تو دھکا نہیں تھپڑ پڑے گا۔"

وہ نڈر شیرنی اب بھی غرانے سے باز نہ آئی کیونکہ وہ اب بھی کانوں میں پارس کی صدا محسوس کر رہی تھی اور یہ اسکا ویک پوائنٹ تھا۔

"وہ بھی بن جاوں گا پر وہ کیا ہے ناں اپنی ماں کے بنا شادی کرنا تھوڑی بدتمیزی ہو گی تبھی یہ سب Antalya میں۔ویسے تمہارے پاس کوئی ڈھنگ کا ڈریس نہیں تھا؟مائی بن کر آگئی ہے جیسے میرا جنازہ ہو"

حاتب کے شکوے پر وہ مزید غصہ ہوئی، آخر کس نے حق دیا تھا اسے۔

"ڈھنگ کا شوہر بھی کہاں مل رہا ہے جو میں سولہ سنگار کر کے تشریف لاتی۔جنازے پر پوری تیاری کروں گی فکر نہ کرو"

روشانے نے واپس چائے کی طرف توجہ دی جبکہ وہ عقب میں جڑھ کر کھڑا ویسے ہی روشانے کا دماغ اس ابلتی چائے سے زیادہ دہکا چکا تھا اور اب اسکی برداشت کا پیمانہ لبریز ہوا جب حاتب نے اسکے مہکدار بالوں کو اسکی گردن سے ہٹانے کی کوشش میں اپنی انگلیوں کی پوریں اسکے گال سے لا جوڑیں، حاتب اسکے شفاف خدوخال اور اس لڑکی کی دیوانہ کرتی خوشبو پر دنگ تھا، ایسی خوشبو اس نے پہلے کبھی محسوس نہ کی تھی۔

"مجھے چھونا بند کرو"

پلٹ کر اسکے ہاتھ کو اپنی گردن سے پرے جھٹکے وہ ساتھ ہی صلیب پر پڑی چھری اٹھائے حاتب کی گردن پر رکھے ناگواریت و بربریت سے چلائی، شازی جو چائے کے لیے نئے کپس لینے گئی تھی، یہ منظر دیکھتے کپکپاتے

ہاتھوں سے ٹرے وہیں صلیب پر رکھتے آپیا کے پر سکون ہو کر جانے کے اشارے پر باہر دوڑی اور جا کر بابا امی اور ابراہیم کے ساتھ ہی جا بیٹھی جو ہلکی پھلکی باتیں کرنے میں لگے تھے۔

"تم میری ملکیت ہو۔ تمہیں جیت چکا ہوں۔ کیا میلی ہو جاو گی میرے چھونے سے"

وہ اسکو کچن صلیب سے لگا چکی تھی پر اب بھی چھری کا تیز نوکیلا کنارہ حاتب کی مضبوط گردن کی جلد سے جڑا تھا پھر بھی اسے نہ شہہ رگ کٹنے کا خوف تھا نہ ہی ڈر۔

"کبھی جیت کے فوری بعد ہارے نہیں ہو تم شاید۔

میں بتاوں گی تمہیں وہ درد"

SAMARWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERAMIRZANOVELS.COM

شعلہ بازی سے کہے وہ اس قدر سرد مہری سے بولی کے مقابل حاتب سا شخص نہ ہوتا تو کانپ جاتا، حاتب اسکی دھمکی پر زہر خند ہنسا، اسکی گردن کا درد مقابل وہ کالی آنکھیں دیکھ کر دبتا محسوس ہوا۔

"تم کچھ مت بتاو۔ مجھے ہنڈل کرنا سیکھو پہلے"

حاتب کا اشارہ اسکے چھری اٹھانے کی طرف تھا، وہ روشانے کو اتنی جلدی ہار مان کر ہتھیار اٹھانے والی ہرگز نہیں سمجھا تھا۔

"تم اپنا یہ غرور بھیک کی طرح مانگو گے مجھ سے"

آنکھوں میں وارننگ اور چہرے پر سنگلاخ چٹانوں سی سختی لے کر حاتب کو آنے والے وقت سے ڈرا رہی تھی جسے اس وقت سنجیدہ ہونا ہرگز یاد نہ تھا، وہ تو ایسی دھمکیوں کو مترنم گیت کی طرح محسوس کرتا تھا۔

"تم اپنا آپ سوغات کی طرح مجھ پر لٹا دینا"

بے خود ہو کر اک اکساتی سرگوشی کی جس پر روشانے سر تا پیر جل اٹھی کیونکہ حاتب مغدام کی نظریں شر دبار تھیں، وہ اک لمحہ روشانے کی آنکھوں سے آنکھیں ہٹانے پر راضی نہ تھا، بے باک آدمی تھا اور ایسے روشانے کی چوائز مر کر بھی نہیں ہو سکتے تھے۔

"منہ سنبھال کر بولو"

چھری کی ٹپ مزید گردن کی جلد میں کھونپتے اسے بے تکلف لب و لہجے اور نظروں سے ٹوکا جبکہ عجیب سی اس لمحہ رقابت محسوس کرتے حاتب نے واپس پارس کو سوچا۔

"منہ سنبھالنا آتا ہوتا تو میں شاید تمہارا پارس ہوتا"

حاتب نے منہ ہی منہ میں بڑبڑا کر مقابل کو زچ کیا کیونکہ اس بار بھی روشانے اسکے بے آواز ہلتے ہونٹوں کو تو دیکھ پائی پر کچھ سن نہ سکی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
ZubiaNovels.zone.com

"تم نے مجھے بہت غلط لڑکی سمجھ لیا، میں تمہاری جیت کو ایک لمحے میں ہار بنا سکتی ہوں سو تمہیں مجھ سے ڈرنا چاہیے۔ دوبارہ تم مجھے ایک انگلی سے بھی ٹچ نہیں کرو گے۔ تمہارے ساتھ نامحرم ہو کر بھی جا رہی ہوں اسی کو غنیمت سمجھو۔ مجھے تنگ کرو گے تو سود سمیت بدلہ لوں گی۔ ان تین معصوموں کو تو تم نے دھمکا لیا۔ میری تمہارے پاس کوئی کمزوری نہیں ہے یاد رکھنا"

وہ اسے کھلے صاف لفظوں میں دھمکا رہی تھی جبکہ حاتب کے ہونٹوں پر زچ کرتا تبسم اور آنکھوں میں فنا کرتی چمک دیکھائی دے رہی تھی، یہ اس کی خام خیالی تھی کے روشانے کی کوئی کمزوری حاتب مغدام کے پاس نہیں کیونکہ وہ اس لڑکی کی دو دو کمزوریاں ہاتھ میں لیے گھوم رہا تھا، فارس اور پارس۔۔

"تمہاری یہ سراسر غلط فہمی ہے۔ جنکی میرے پاس کمزوری نہ ہو میں خود بنا لیتا ہوں۔ تم مجھے صرف چیلنج مت کرو، تم مجھے ہراو بھی۔ تبھی تم جیسی کو سر

پر بٹھا رہا ہوں ورنہ تم جیسی میرے سامنے کھڑی رہ سکیں اتنی قابل بھی نہیں ہوتیں"

وہ اسکے ہاتھ سے ایک لمحے میں چھری جھپٹ کر روشانے کی گردن پر رکھ گیا اور یہ اس درجہ اچانک تھا کے وہ اپنے دفاع کے لیے جنبیش بھی نہ کر سکی، جبکہ روشانے نے بھلے ہتھیار ڈرانے دھمکانے کو اٹھایا ہو پر حاتب کا انداز بلکل نرم نہ تھا، اس نے چھری کی ٹپ روشانے کی گردن پر اتنی جوڑ دی کے وہ کھل کر سانس لیتی تو زخم ہو جاتا۔

"تمہاری نیت پھسل گئی ہے یہ کہو، مجھ جیسی لڑکیاں تمہیں دیکھنے لائق بھی نہیں سمجھتیں"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

روشانے کو اپنی گردن کی جلد میں ہوتی چبھن کی پرواہ نہ تھی، بس حاتب کو جواب دینا زیادہ اہم تھا، وہ اسکے ایسے جواب پر قہقہہ مارے ہنسا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے تمہیں بیوی بنانے کے پیچھے وہ پہلی نظر کا گھسا پٹا پیار ہے ڈارلنگ؟"

وہ چھری ہٹا گیا پر دائیں بائیں دیوار پر ہاتھ رکھے جس سبب روشانے موونہ کر سکی۔

"تمہارا پہلا پیار بننا میری توھین ہے، اصل وجہ بتاو؟"

روشانے نے لب بھینچے اسے ناراضگی سے دیکھا اور پھر استفہامیہ سیاہ چشمان، ان خوفناک آنکھوں میں گاڑے۔

"تم میرے لیے میرے کولر پر لگی وہ ڈیکوریٹیو پن ہو جو میرے خاندان کے وارث شوقیہ لگانا پسند کرتے ہیں۔ کام ختم ہوتے ہی اتار کر پھینک دیا جاتا ہے، شوق کا مطلب پتا ہو گا یقینا"

وہ اسے چھو نہیں رہا تھا پر اگر روشانے ہلنے کی کوشش کرتی تو دونوں ٹکراتے تبھی وہ اسکی بکواس سنے اسکے خود پیچھے ہٹنے کی منتظر تھی کیونکہ ڈر تھا اگر اب اسے دھکیلا تو قبر میں گاڑ کر آئے گی۔

"جہنم میں جلو"

روشانے نے بہت پر سکون ہو کر کوسا تبھی وہ اسکے اتنے پیار سے بد دعا دینے کا فین ہوئے ہنستا ہوا پیچھے ہٹا تو روشانے نے دبی سانس بحال کرتے کھینچی۔

"شادی کے بعد تمہارا ساتھ ایک جہنم ہی تو ہو گا مس روشانے فارس۔ خیر تمہارے ہاں منگنی کا کوئی وجود نہ ہو پر ہمارے ہاں یہ ملکیت کا اعلانیہ ہے۔ میرے علاوہ اگر تم نے کسی اور کو سوچا، دیکھا یا سنا۔ میں انگلی جیسا ایک طوق تمہاری گردن میں بھی ڈال دوں لیکن فرق اتنا ہو گا وہ رسی کی طرح تمہارا دم گھوٹ دے گا۔ اس رِنگ کا مطلب ہے روشانے فارس میری مرضی تلک، میری ہے۔۔ یاد رکھنا"

وہ سنسناہٹ بیدار کرتی سرگوشیوں میں اک جلن بھرے کہتا روشانے کی آنکھوں میں ہلکورے لیتی تپش سے دگنا دہک کر گیا جبکہ روشانے نے اسکے جاتے ہی چائے جو سوکھنے سے بچ گئی، کیتلی سمیت اٹھا کر سنک میں انڈیل دی۔

"تمہاری ملکیت کا یہ طوق بس میرے Antalya پہنچنے تک ہے حاتب، رِنگ کو تمہارے منہ پر مار کر وہاں جا چھپوں گی جہاں تم تو کیا تمہارا باپ بھی نہ ڈھونڈ سکے گا"

روشانے نے اپنے آپ کی تکلیف یہ سوچ کر کم کی اور کچن سے نکلتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ ابراہیم اور حاتب بھی تب تک جا چکے تھے جبکہ امی بابا کے بھی روم میں جاتے شازی ہچکچاتی ڈرتی باجی کے کمرے میں آئی جہاں وہ تاروں سے سجے آسمان کا اپنی کھڑکی سے جھانکتا حصہ تک رہی تھی۔

ضبط کا دامن تھامے، آنکھوں کی نمی کو آنکھوں میں چھپائے، شازی اسکے پاس آ رکی۔

"باجی۔۔"

روشانے نے مدھم سی آواز سنے گردن گمائی اور مسکرا کر اپنا ہاتھ بڑھایا جسے تھامے شازی پاس آ رکی، وہ ڈری لگ رہی تھی۔

"اس لیے پریشان ہو کے میں وہاں جا کر اس وحشی آدمی سے کیسے مقابلہ کروں گی؟"

شازی کی آنکھیں دفعتاً نمی سے بھریں، فوری سر بھی ہلایا۔

"تمہیں ایک مزے کی بات بتاتی ہوں، بابا نے ہمیشہ مجھے ایک جنگجو کی طرح پالا، بڑا کیا۔ مجھے ہتھیار چلانے سیکھائے، مجھے فوجیوں سے سخت ٹرینگ دی، مجھے کئی کئی دن بھوکا پیاسا رکھ کر میرا اسٹیمنا بڑھایا، میری بازو پر گولی تک ماری اور کہا کے خود کو خود ریسکیو کروں۔ اسی دن کے لیے شاید۔ ساری

دنیا کہتی تھی فارس تم کتنے ظالم ہو، اپنی بیٹی کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہو۔ لیکن ایک دن پھر میں نے انکورات کی تاریکی میں روتے دیکھا، دنیا کی طرح میں بھی غصہ تھی کے آخر میری زندگی عام کیوں نہیں ہے۔ اس دن بابا کے منہ سے سنا کے وہ یہ سب تبھی کر رہے ہیں تا کہ انکے بعد انکی پرتو یعنی میں سروائیو کر سکوں۔ وہ میری زندگی کے لیے فکر مند تھے۔ ایسی لڑکی کا یہ نازک سا امیر زادہ کیا بگھاڑ لے گا۔ تم تو میری کرائم پارٹنر ہو۔ تمہارا فکر مند ہونا مجھے پریشان کرے گا شازی"

وہ شفقت و محبت سے اپنی اس چھوٹی سی بہن کی فکر ہٹا رہی تھی پر یہ سب سن کر شازی اور دہل گئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"باجی۔۔۔وہ تو سیاسی آدمی تھے۔ سو دشمن تھے تبھی آپکو ٹرین کرتے تھے۔ لیکن یہ معاملہ الگ ہے۔ آپ ایسے ہسبنڈ کے ساتھ کیسے رہیں گی جس پر آپکو ابھی سے ہتھیار اٹھانے پڑ رہے ہیں۔ سن لیں اگر اس نے آپکو ہرٹ کیا میں چھوڑوں گی نہیں اس بھیڑیے کو"

شازی کی معصومانہ دھمکی، روشانے کی تکان مٹا گئی۔

"میری ننھی جان۔ تم بس میرے لیے فکر مند نہ ہو اور کچھ نہیں چاہیے۔ بھروسہ رکھو۔ میں اپنی خفاظت کے لیے ہر حد سے گزر جاوں گی پر بابا کی اس جنگجو کو وقت سے پہلے جھکنے، مرنے یا ہارنے نہیں دوں گی"

شازی کا دل کچھ سنبھلا تبھی وہ فوراً باجی کے گلے لگ گئی، وہ اپنی منہ بولی بہن کے لیے سگوں سے زیادہ ڈر رہی تھی یہی شیز ابالاج کے خلوص کی نشانی تھی۔

"مجھے روز کال لازمی کرنی ہے باجی پھر ہم مزے مزے والی غیبتیں کیا کریں گے۔ کیوٹ والی"

شازی روبرو ہوئے بولی تو روشانے ہنس پڑی۔

"ہاہا چلو ڈن۔۔ اب جاو سو جاو اور ہر فکر مجھ پر چھوڑ دو۔ جاو شاباش"

روشانے نے اسکے مسکرا کر کہا جس پر وہ دل ہلکا ہوتے ہی شب بخیر کہتی کمرے سے نکل گئی جبکہ اسکے جاتے ہی روشانے کی آنکھیں واپس ویرانگی کے سائے سے اٹ گئیں۔

"اس حاتب نے پارس ہی کہا تھا۔ یا شاید میں نے پارس سنا۔ کیا یہ کوئی قدرت کا ہنٹ ہے؟ بابا نے کہا تھا ناں کے اللہ ہمیں کبھی کبھی سرگوشیوں کی صورت ہماری منزل کے راستوں کے ہنٹس دیتا ہے۔ دل کی، دماغ کی یا لاشعور کی سرگوشیوں سے۔"

وہ اب تک اسی میں الجھی تھی، پھر اپنا ہاتھ آنکھوں کے روبرو لا کر وہ خوبصورت رِنگ دیکھنے لگی جسکی تمام خوبصورتی اس سے جڑے حوالے کے تحت بدصورتی میں بدل گئی۔

وہیں ابراہیم کے اپنے روم میں جا کر سو جانے کے باوجود حاتب کی نیند اس سے کوسوں دور تھی، کافی مگ تھامے وہ ٹیرس پر کھڑا سردی کی شدت سے

بے نیاز بس پارس سے الجھا تھا، کہیں کوئی دل کے تہہ خانے میں آگ بھڑکتی پر پھر کوئی نیلی روشنی اس آگ کو منجمد کر دیتی، یہ کھیل دیکھنے میں دلچسپ پر محسوس کرنے میں بہت دردناک تھا۔

جبکہ اندھیرے کا وہ مسافر جس نے خود کو ہر بار نئے طریقے سے وارا تھا، اب تک جل پری میں اٹکا تھا، پارس عیسی مغلانی کی زندگی اک قربانی سے زیادہ کچھ نہ رہی تھی، اسے کبھی بھی کسی ایثار پر پچھتاوا نہ ہوا پر پہلی بار ہو رہا تھا، اس نے واحد یاداشت کے حصے کو قربان کیا تھا، اس نے روشانے فارس کو قربان کر کے اپنا سب کچھ ختم کر دیا تھا۔

اندھیرے، سناٹے اور وہشت میں ڈوبے کمرے میں یکدم موبائیل سکرین کی روشنی چھا گئی، پارس نے ہاتھ بڑھا کر فون اٹھا کر اپنی جلتی آنکھوں کے سامنے کیا تو روشنی کسی تیر سی چبھی۔

وہاں کچھ ویب نوٹیفکیشن تھے، موہنی کے ٹیب کے جو پارس نے اسے تین ماہ پہلے برتھ ڈے گفٹ کیا اور چونکہ پارس نے وہ ٹیب اپنی آئی ڈی لگا کر دیا تھا تبھی موہنی اس پر جو بھی دیکھ رہی تھی اسکے نوٹیفکیشن پارس کی جی میل میں آرہے تھے۔

"مجھے غصہ دیکھا کر خود مووی دیکھی جارہی ہے۔یہ آجکل کے بچے بھی ناں"

پارس نے مووی کا بس نوٹیفکیشن دیکھا، اسے اوپن کیے بنا سوائپ کر دیا، فون رکھنے ہی لگا جب اگین نوٹیفکیشن پر پارس نے اس بار وہ نوٹیفکیشن بار اوپن کی تو وہاں کچھ ایسی ویب سائٹس تھیں جو کم از کم سولہ سال کی بچی کے دیکھنے والی نہ تھیں، اور اتفاق سے لیپ ٹاپ کی اڑتی ونڈو کے سبب آج پہلی بار موہنی نے پارس کا دیا ٹیب یوز کیا تھا ورنہ تین ماہ سے آف پڑا تھا۔

پارس نے فوراسے نائل کو کال کی جو کچن سمیٹ کر بس موہنی کو ہی دیکھنے اور ایک بار پھر کھانے کا پوچھنے جا رہا تھا،رک کر کال پک کی۔

"موہنی کیسی ہے۔کیا کر رہی ہے؟"

پارس کے سوال پر نائل چلتا ہوا موہنی کے روم تک گیا اور بابا کے دروازہ کھولتے ہی موہنی نے ٹیب اپنے سینے پر رکھا اور لحاف میں چھپ جاتے پوری چالاکی سے آنکھیں موند گئی۔

"سو گئی یار۔کھانا بھی نہیں کھایا"

نائل کی آواز افسوس و پشیمانی سے رندی۔

"آر یو شیور وہ سو رہی ہے؟۔"

پارس ایسا بیہیو تبھی کرتا جب بے یقین ہو۔

"ہاں یار۔ٹن لگ رہی ہے۔سب ٹھیک ہے؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

پارس کو اب بھی یقین نہ آیا پر چار و ناچار مان گیا۔

"اوکے۔رات میں اٹھ کر اسے دیکھتے رہنا اور کھانا کسی طرح کھلا دینا۔بس ایسے ہی فکر ہو رہی تھی تو کال کی۔تُو بھی ریسٹ کر"

پارس نے نائل کی تشفی کرواتے کال کاٹ دی جبکہ نائل بھی پاس آیا، جھک کر موہنی کا ماتھا چوما اور کچھ دیر اپنی مرجھائی بیٹی کو دکھ سے دیکھنے کے بعد پلٹا اور کمرے سے باہر چلا گیا، اسکے جاتے ہی موہنی نے واپس ٹیب اپنے چہرے کے سامنے کر لیا اور اسکی آنکھوں میں کچھ عجیب سی چمک تھی جو بلکل اچھی وائبز نہیں دے رہی تھی۔

جبکہ پارس نے تمام نوٹیفکیشن کو اچھے سے دوبارہ ایگزیمن کیا۔

"اگر وہ سو رہی ہے تو یہ ساری ویب سائٹس کس نے لاگ ان کی ہیں۔کہیں میری آئی تو ہیک نہیں ہو گئی۔مجھے اس آئی ڈی کو موہنی کے ٹیب سے ہٹانا

ہو گا اور اس کے لیے میرے فنگر پرنٹ کا ہونا ضروری ہے۔ کوئی مصیبت نہ کھڑی ہو جائے"

پارس نے فوراسے اٹھ کر روم کی لائیٹ آن کی اور گردن مسلتا ہوا کمرے سے جڑی بالکونی نکلا اور نجف کو کال ملائی۔

"سر آپ ٹھیک ہیں؟"

نجف پریشان ہوئے بولا کیونکہ پہلے ہی وہ پارس کی دماغی پیچیدگی پر متفکر تھا۔

"ہاں نجف۔ مجھے کل ارجنٹ Calabria کی فلائیٹ چاہیے"

نجف جو کچھ دیر سویا تھا، پریشانی سے اٹھ بیٹھا کیونکہ ان تیس دن میں پارس کی اٹلی موجودگی اسکی موت تھی کیونکہ ان تیس دنوں اس کے پاس مافیا آرگنائزیشن کی کوئی سیکورٹی نہیں ہوتی۔

یایوں کہنا بہتر ہو گا کے ان تیس دنوں وہ دشمن کے لیے کمزور شکار ہوتا ہے اگر مل جائے یا ہاتھ لگ جائے تو۔

"سر آپ جانتے ہیں ناں آپکا جانا کس قدر رسکی ہے؟"

نجف نے دہل اٹھتے یاد دلایا۔

"نجف، میری جان سے بھی کچھ قیمتی معاملہ ہے سمجھنے کی کوشش کرو۔ میں دو گھنٹے میں واپس آجاوں گا۔ تم بس اس بیچ حاتب مغدام کا Antalya کا پورا ایڈریس نکلوا لینا۔ جب تک مجھے روشانے کے اس رشتے سے راضی ہونے کا یقین نہیں ہوتا۔ انکی شادی نہیں ہو گی۔ اس لیے میرے اوٹ ہونے پر تم ان رہو گے۔ کچھ بھی ہو جائے نجف تم نے اس معاملے کی خود دیکھ بھال کرنی ہے۔ سمجھ گئے؟ مجھے اگر آنے میں دیر ہوئی تو تم حاتب اور روشانے کے پیچھے ترکیہ نکل جانا۔۔۔ اٹس مائی آرڈر"

نجف اسے کچھ کہہ نہ سکا پر وہ بلکل پارس کے جانے پر راضی نہ تھا۔

"سر۔مجھے کچھ اچھی وائبز نہیں آرہیں۔"

نجف نے ایک آخری کوشش کی پر پارس اس وقت اپنا سوچنے کی جرت بھی نہیں کر سکتا تھا۔

" نجف، آئی ایم یور باس"

پارس اس بار غصے سے بولا۔

"جی سر۔جو آپکا حکم۔اپنا دھیان رکھیے گا۔فلائیٹ کنفرم کرتے ہی ڈیٹیل بھیجتا ہوں"

نجف نے بستر کو خیر آباد کیا اور کال بند کی جبکہ پارس اس وقت شدید ذہنی دباو کا شکار تھا۔

.._____..

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

نئ صبح اتر آئی تھی، پارس کی Calabria کہ فلائیٹ دن کی تھی تبھی وہ جانے سے پہلے ایک بار روشانے سے ملنا چاہتا تھا تبھی منہ اندھیرے ہی واپس یونیفارم اور بدلے خلیے کے سنگ فشی ڈونا پہنچ آیا، اور جب تک باقی سٹاف آیا وہ بھی جاگ کر ایسے ہی شو کر رہا تھا جیسے رات یہیں رکا ہو۔

روشانے بھی حسب معمول جاگی تو ناشتہ آج عائشہ امی نے بنایا وہ بھی بہت ساری ریخ کیونکہ رات نو بجے روشانے کی حاتب اور ابراہیم کے ساتھ Antalya روانگی تھی، ویسے تو روشانے کا دل اداس تھا پھر بھی وہ فشی ڈونا اور اپنے سٹاف کو گڈ بائے کہنا چاہتی تھی تبھی تیار ہوئی اور شازی کے ہمراہ ہی پہنچی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حسب توقع Wildflowers نے روشانے کا استقبال کیا، شازی سیدھی بلڈنگ کے اندر چلی گئی جبکہ روشانے نے ان پھولوں کو اٹھا کر محبت سے دیکھا۔

"میں تم سب کو اور تمہارے بھیجنے والے کو بہت یاد کروں گی، آج آخری بار دیکھ لو مجھے۔ کیونکہ اب سے یہ جل پری، تمہاری طرح جنگلی پھول بننے والی ہے۔ ہجرت کا وقت آگیا دوستو، یا شاید یوں کہنا چاہیے کے میری دربدری کا لمحہ آگیا۔ آجاو تم سب کو آخری بار واس میں سجادوں"

وہ بہت اذیت سے مسکرا رہی تھے کے آج وہ رنگ برنگے، کچھ بے ڈھنگے، کچھ بدصورت اور کچھ چپٹے پھول، جل پری کے چھونے کے باوجود تڑپ اٹھے۔

وہ انکو واس میں لا کر سجاتی اپنی اس خوبصورت دنیا کو ان نظروں سے دیکھ رہی تھی جن میں سوز تھا، تڑپ تھی، جن میں بچھڑنے کی ٹیس تھی۔

وہ آج کے بعد کیا یہاں لوٹ سکے گی؟ ان ہاتھوں سے لگائی اینٹوں سے بنے فشی ڈونا کی خوشبو کیا دوبارہ محسوس کر سکے گی، یہاں بابا کے ساتھ جمع یادوں

کے خزانوں کو واپس آنکھوں سے سن سکے گی؟ اسکا ہجرت کرنے والوں اور بچھڑنے والے لمحوں سے اچھا رشتہ نہیں تھا۔

اسکی ممی بھی "میں آرہی ہوں" کہہ کر مر گئیں، اسکے بابا بھی "ہم جلد ملیں گے" کہہ کر کھو گئے تھے، اسکا پارس بھی "تم پر نظر رکھوں گا" کا دلاسا تھما کر گم گیا تھا تبھی وہ یہ سارے درد اپنے سبھی منظروں اور اپنی دنیا کو نہیں دینا چاہتی تھی، وہ امید دلائے بنا جا رہی تھی، کیونکہ اسے خود بھی اپنی واپسی کا یقین نہ تھا۔

وہ کاونٹر پر کچھ ڈیٹیلز دیکھنے کے بعد کچن ہال کی طرف بڑھی، تو عیسی کو برتن دھوتا دیکھے عجیب سی بے چینی لیے لپک کر پاس آرکی۔

"ارے آپکو برتن دھونے پر کس نے لگا دیا عیسی؟ چھوڑیں مت کریں"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ کچن ہال آئی تو عیسی اسی بابا کے یونیفارم میں بڑے معصومانہ انداز میں برتن دھو رہا تھا جبکہ روشانے نے اسے پرے کرتے نیچے فٹ بہت ایڈوانس ڈش واشر کو اوپن کیا تو جناب اپنی لاعلمی پر خفیف سا شرمندہ مسکرا دیے۔

خود روزی بھی اپنے کام لگی ہنسی۔

"کل بھی سارے برتن عیسی بھائی نے ہی دھوئے۔ میرے دماغ سے بھی نکل گیا تھا کے فشی ڈونا میں برتن مانجھنے والا ٹارچر نہیں ہوتا"

روزی نے بھی عقب سے ہانک لگائی۔

"کام کی بات تو تم سب عین وقت پر بھولنے میں ماہر ہو۔ خیر آپ اسے یوز کریں کیونکہ بہت سارے برتن ہو جاتے ہیں تو انسان تھک جاتا ہے۔"

روشانے نے اسے ڈش واشر کا سارا فنکشن سمجھایا جس بیچ پارس اسکی بس طمانیت دیکھنے میں لگا تھا، پھر نظر روشانے کے خوبصورت ہاتھ میں سجی شربتی رنگ کے نگ والی انگوٹھی پر گئی۔

وہ اسکے شیلف کھول کر تمام مصالحوں کے باکس دے رہی تھی جنھیں عیسی صاف کر رہا تھا۔

"کچھ پوچھ سکتا ہوں؟"

روشانے نے اسکے استفسار پر فوری نظریں گما کر عیسی ہر ڈالیں۔

"ہاں پوچھیں"

وہ تمام توجہ دیے بولی۔

"کل آپ اچانک چلی گئیں۔ پھر واپس بھی نہیں آئیں۔ سب ٹھیک ہے؟"

عیسی کا یوں تھوڑا ذاتی سوال، روشانے کو برا نہ لگا، شاید یہ دل کا معاملہ جو تھا۔

"آئی مین آپ نے میری اتنی مدد کی، مجھے جاب دی۔ تو خود بخود میرے دل میں آپکے لیے فکر اور عزت جمع ہے بس اس ناطے ذاتی سوال کر لیا۔ اگر آپ کو برا لگا تو۔۔۔۔۔"

SAMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ مزید نہ کہہ سکا، کچھ بول ہی نہ سکا کیونکہ وہ کام چھوڑے اسکے روبرو ہو آئی، اپنی کالی کالی آنکھوں کی ساری توجہ پارس عیسی مغلانی کو دینے والی وہ اسکے نام لگی اسکی جل پری تھی، اور مقدر جانتا تھا انت میں ان دو کا ملنا ہی طے ہے کیونکہ وہ Wildflower تھی اور وہ پارس، یعنی Wildflower's Man۔

"یہ بالکل ذاتی نہیں ہے عیسی، اور پتا نہیں کیوں آپکا سوال کرنا اچھا لگا۔ دراصل کل میری انگیجمنٹ تھی اور یہ بات آج جاتے ہوئے مجھے ویسے بھی پورے سٹاف کو بتانی ہی تھی۔ میں ممکن ہے آج یہاں سے چلی جاوں۔ لیکن میرا سٹاف اور سسٹر شازی یہیں ہیں سو آپ اپنی جاب کے لیے فکر مند نہ ہوئیے گا"

وہ شاید عیسی کی فکر کو جاب سے جڑا سمجھ رہی تھی پر کیا جانتی، سامنے والے کی تو آتی جاتی دھڑکن تھمی ہے۔

"جی۔۔۔بہت شکریہ۔اور انگیجمنٹ کی بہت مبارک ہو۔آپ خوش لگ رہی ہیں"

عیسی نے واپس باکسیز صاف کرنے شروع کیے جبکہ خوش پر روشانے کا دل سا سلگا۔

"خوشی اگر چہرے کی مسکراہٹ کا نام ہے تو شاید میں خوش ہوں"

وہ بھی کام واپس کرنے لگی جبکہ پارس کو اسکا لب ولہجہ تڑپا گیا،اس شخص کا دل ڈوبنے لگا۔

"نہیں۔خوشی ٹھیک سے سانس آنے کا نام ہے۔"

وہ بے اختیار بولا پر روشانے مسکرا اٹھی،گردن گما کر عیسی کو دیکھنے لگی۔

"میری طرف دیکھیں عیسی"

وہ یکدم ہی دل کی بڑھ جاتی دھڑکن پر باکسیز صاف کرنا بھول گیا، روشانے کی توجہ پانا پارس کے لیے دنیا فتح کرنے سے کم نہ تھا، وہ ڈر گیا، دیکھ لیا تو کہیں اندر کا طوفان باہر نہ ٹپک آئے، نیلی آنکھیں، سیاہ آنکھوں کے پردے کو چاک نہ کر دیں، چہرے کی بناوٹی بوسیدگی و بزرگی کے پیچھے کا اس لڑکی کے عشق میں ڈوبا شخص بے نقاب نہ ہو جائے۔

"جی۔۔"

وہ یوں گھومے بولا جیسے بہت آسان تھا روشانے کو دیکھنا۔

"کل آپ ڈر کر بھاگ گئے۔ یہاں ہم سب دوستوں کی طرح رہتے ہیں۔ تو آپ دوبارہ ڈر کر مت بھاگیے گا۔ میں لگتی ڈراونی ہوں پر اچھی باس ہوں یقین رکھیں۔"

وہ مسکرا رہی تھی، اتنی خوبصورت اور پاکیزہ مسکراہٹ والی لڑکی کیسے ڈراونی ہو سکتی تھی، وہ تو خاص تھی، محبوب تھی، مقدس تھی، اللہ کی لاڈلی تھی۔

"میں ہر گز اس لیے نہیں بھاگا تھا بس آپکے سوالوں کا جواب نہیں تھا۔"

وہ نظریں واپس جھکا گیا، اسکی یہ ادا روشانے کو بہت پیاری لگی کے وہ زیادہ دیر نظریں ملانے کی نہ کوشش کرتا نہ خواہش۔

"چلیں مان لیا۔ یہ بتائیں آپکی فیملی کہاں ہے؟ کون کون ہے۔ شادی کی؟"

شادی والے سوال پر پارس نے گردن موڑ کر روشانے کی آنکھوں سے ٹپکتی سادہ سی شرارت رغبت سے دیکھی۔

"اکیلا ہوں، سینے میں اک خلاء ہے۔۔۔۔ دل نامی خلاء۔ جو تم پورا کر سکتی ہو۔ کیونکہ تم دل ہو میرا جل پری۔"

وہ یہ جواب خود کو دیے دو طرفہ روائیت نبھا گیا۔

"بولیں۔۔۔ ناکام عاشق تو نہیں جو محبوبہ کی یاد میں بنجارے اور دیوداس بنے ہوئے ہیں"

وہ ہنس مکھ ہے، پارس کے دل تک اسکی شوخیاں اک مٹھاس اتار گئیں، پارس کی چپ پر وہ بے قرار ہوتی بہت دلربا لگی۔

"عشق صرف کامیاب ہوتا ہے۔ اسکے مقدر میں ناکامی جیسا کچھ نہیں"

وہ ایسی فلسفیانہ بات پر متاثر ہوئی۔

روزی بھی مزے سے کوکنگ کرتی ان دو کی کب سے مخمور سی باتوں سے محظوظ ہو رہی تھی۔

"ہاں لیکن اگر دل سے کیا جائے۔ ہک ہاہ! پر اب لگن اور انس چلا گیا دلوں سے عیسی۔ لوگ صرف ملکیت اور مطلب کے چکر میں ہیں۔"

وہ کچھ سنجیدہ ہوئی، اسکے ماتھے پر پڑی شکنیں چاند پر موجود لکیروں کی تمثیل تھیں، اسکا لب پھلا کر پھونک مارنے کے انداز میں افسوس کرنا، لمحوں کا سانس پھلا رہا تھا، اسکا حجاب میں ہونے کے باوجود بے حد پر کشش لگنا، اسکے دل کی شفافیت کا عکس تھا۔

"آپ کے ہاتھ کو چھونے والا بھی اسی چکر میں ہے کیا؟"

عیسی کی نظر روشانے کی انگلی میں نسب شعلے پر تھی،وہ ٹھٹکی پھر سنجیدہ ہوئی۔

"وہ ایک بکواس آدمی ہے۔۔۔۔"

روشانے بے ارادہ بڑبڑائی پر پھر خود کو ملامت کی۔

"آئی مین میرے ٹائپ سے یکسر الگ۔۔۔ خیر یہ سب باکس کلین کر دیں۔میں کسٹمرز دیکھ لوں"

روشانے کا موڈ حاتب کے ذکر پر ہی خراب ہوا جس سبب وہ پارس عیسی مغلانی کو بھی اپنی آواز،اپنے خوبصورت تاثرات اور دیدار سے محروم کرے کچن سے نکل گئی جبکہ پارس نے اپنے فون پر آتے میسج پر فون نکال کر سکرین دیکھی۔

"سر آجائیں باہر آپکو ائیر پورٹ ڈراپ کر دوں"

SAMEERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

نجف کا پیغام ملتے ہی پارس نے گردن گما کر روزینہ کی جانب دیکھا جو اپنے کام میں بھرپور منہمک تھی، اور پھر اندر ریسٹ روم جا کر پارس نے اپنا یونیفارم بدل کر سنپل سی گرم شرٹ اور جینز پہنے اوپر ہڈی چڑھائی جبکہ یونیفام اپنے عیسی نامی لاکر میں رکھے وہ وہاں سے آنکھوں پر سیاہ چشمہ چڑھائے باہر آیا، روشانے تمام سٹاف کے ساتھ پشت کر کے کھڑی شائد سب کو ہی جانے کا بتا رہی تھی اور اسی کا فائدہ اٹھاتے پارس فشی ڈونا سے نکل گیا، کچھ فاصلے پر جا کر نجف کی گاڑی میں بیٹھا اور اسکے بیٹھتے ہی پارس نے ڈیش بورڈ پر رکھے میک آپ وائبز سے اپنا چہرہ کلین کرنا شروع کر دیا، نجف اسکے ائیر پورٹ انٹر ہونے تک پریشان رہا، اور پھر اسکے اوجھل ہوتے ہی بھاری دل سمیت واپسی کے لیے پلٹا۔

.._____..

فائنلی شام چھ تک ابراہیم اور حاتب بھی روشانے کو پک کرنے پہنچ آئے، عائشہ اور بالاج نے اسے بہت سے گفٹس دیے، دعائیں دیں جبکہ شازی کی تو آنکھیں ہی خشک ہونے پر نہ آئیں۔

جبکہ روشانے کے اتنے بڑے دو سوٹ کیس دیکھ کر حاتب منہ بسورتے ہوئے رکا۔

"تم کسی بھک منگے کے ساتھ نہیں جا رہی کے اتنا سب ٹھوس لیا۔ ایک ہینڈ بیگ لو بس کافی ہے۔"

حاتب کے آئیبرو سکیڑنے پر روشانے نے عائشہ، بالاج اور شازی کا اترا چہرہ دیکھ کر حاتب کی طرف دو قدم بڑھائے، اپنے غصے کو ہر ممکنہ قابو کیا۔

"اس میں میری فیملی کے دیے گفٹس ہیں جو سب مجھے چاہییں سمجھے۔ میں یہ دونوں بیگ لے کر جاوں گی"

روشانے نے سرد ضدی لہجے میں حتمی فیصلہ سنایا۔

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، تم اب سے صرف میری پسند کا کھاو گی، پیو گی اور پہنو گی۔ اپنی ضروری چیزیں، فون چارجر، اور ڈاکومنٹس لو بس۔ اسکے علاوہ سوئی تک لے جانے کی پرمیشن نہیں"

وہ خود کو روشانے کا حاکم سمجھ رہا تھا، خود وہ لڑکی حیران تھی کے اس آدمی کی اتنی جرت کیسے ہو گئی۔

"میری اس میں کچھ ایسی چیزیں بھی ہیں جنکے لیے میں تمہیں نہیں کہہ سکتی۔ فضول کی ضد مت کرو"

روشانے کا پارہ چڑھا۔

"وہ تم خود خرید سکتی ہو وہاں لیکن یہاں سے صرف تم جاو گی۔"

وہ اب بھی اپنی بات پر ڈھٹائی سے ڈٹا تھا، روشانے نے ہی ہار مانی اور امی بابا اور شازی کے سپرد وہ سب امانت کی طرح دیے بس ایک بیگ ہی لیے گھر سے نکلی جہاں وہ گاڑی میں اسکے منتظر تھے۔

Zubinovelszone.com
SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.SMRWAMIRZANOVELS.COM

وہ تینوں ہی اسے سی آف کرنے آئے۔

"اپنا خیال رکھنا میرے بچے۔ کل کو مجھے فارس کے سامنے شرمندہ مت کرنا۔ میں نے یہ فیصلہ تیرے بھلے کے لیے کیا ہے۔ یہ مت سمجھنا فارس چلا گیا ہے تو تُو اکیلی ہو گئی، ہم ہمیشہ تیرے ساتھ ہیں"

وہ مسکراتی آنکھوں سے سبکی ستم ظریفی دیکھ کر بس سہہ گئی کیونکہ شکوہ شکائیت تو ان سے کیا جاتا ہے جن سے امیدیں باندھی گئی ہوں جبکہ روشانے نے آج تک کسی سے امید نہ لگائی تھی، اسے بس اللہ پر یقین تھا، کے وہ اسے کسی ناحق شخص کی دسترس میں نہیں ڈالے گا، بے بسی اور مجبوری میں مبتلا نہیں کرے گا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"میں جانتی ہوں بالاج بابا، آپکو بالکل شرمندہ ہونے اور دل بھاری کرنے کی ضرورت نہیں۔ پہنچ کر کال کروں گی، اور پلیز عائشہ امی کو مت ستایا کریں۔ وہ بہت پیاری ہیں"

پہلے جملوں نے جہاں بالاج کا دل پنکھ کیا وہیں روشانے کی آخری تاکید پر وہ تینوں مسکرا اٹھے، ہمکتی مسکراہٹ سمیت عائشہ نے آگے بڑھ کر روشانے کو اپنے سینے بھینچ لیا اور رو بھی پڑیں، انکو تسلی دی تو شازی گلے لگی پر وہ اب پر سکون تھی جسکی روشانے کو بے انتہا مسرت ہوئی۔

وہ سبکو ہاتھ ہلاتی اپنی زندگی کے اک نئے سفر پر نکل پڑی، ابراہیم ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا جبکہ حاتب نے اسکے لیے کار ڈور اوپن کیا تو وہ جان بوجھ کر دوسری طرف جا کر خود ڈور اوپن کیے بیٹھی، اسے احسان لینے پسند نہ تھے۔

کچھ ہی دیر میں انکی گاڑی تاریک سڑکوں پر فراٹے بھرنے لگی۔

پیچھے چھوٹتے منظروں نے، سیاہی میں ڈوبی ٹھنڈی راتوں نے روشانے فارس کو الوداع کہا، اور وہ بھی کچھ اس طرح۔

"شہر ویران ہو جائے گا سارا۔۔۔

اسے روکو وہ ہجرت کر رہی ہے۔۔۔۔۔"۔۔۔۔۔

.._____..

"سال میں ہمارے پاس صرف یہ تیس دن ہوتے ہیں اسے پکڑنے کے لیے، اور پچھلے کئی سال مسلسل ناکامی۔ لیکن اب نہیں۔ اب وہ دنیا کے کسی کونے میں بھی چھپ جائے، ہماری پہنچ سے نہیں بچے گا"

انڑ رولڈ کے بہت بڑے بڑے سورما آج ہیڈ آفس جمع تھے، پورے اٹلی کی انڈر ولڈ کی طاقتیں

، پیراسائیٹ کو اسکے کمزور وقت میں دبوچنے جمع تھیں، پچھلے کئی سالوں سے اسکی اٹلی پر حکومت سے دوسری تمام آرگنائزیشن متاثر ہو رہی تھیں، سالانہ کھربوں کا نقصان، ٹیکس اور بے پناہ اسلحے کا ضیاع، یہ سب

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

دیکھتے ہوئے کئی بڑی طاقتوں نے پیراسائیٹ کے خلاف محاذ کھولا تھا جن میں ایک آدمی کوریا بھی تھا، وہی جو جیک مارک کی بیٹی سیئرا میں دلچسپی رکھتا تھا۔

علیش کی جلی بازو سرچ آپریشن کے دوران رینجرز کو نہیں بلکہ Dempyo نامی مافیا آرگنائزیشن کے رپورٹرز کے ہاتھ لگ چکی تھی جو جیکب مارک کی آرگنائزیشن Ndrangheta کے برعکس اور خلاف پچھلے کئی سالوں سے منظر عام پر کام کر کے خون ریزی کی جنگ لڑ رہی تھی۔

اگر یہ کہا جائے کے Dempyo اور Ndrangheta نہ صرف اس وقت اٹلی بلکہ پوری دنیا کے مافیا میں ٹاپ ریکنگ ہر تھیں تو غلط نہ ہو گا لیکن Ndrangheta کا معیار اونچا تھا کیونکہ اسکے پاس پیراسائیٹ تھا، اور ہر طاقت اس پر قبصہ چاہتی تھی کیونکہ جس کے پاس پیراسائیٹ تھا وہی طاقت بین الاقوامی طور پر مضبوط اور پاور فل تھی۔

"اسکی مثال ایک بیکٹریا جیسی ہے، اسے چھونے والے بھی اسکے وائرس کا شکار ہو جاتے ہیں۔ تم یہ تیس دن بھی ضائع کر دو گے جارج، اور ہم چپ چاپ اسے اٹلی کے بعد پورے یورپ پر حکومت کرتا دیکھیں گے"

کوریا کے اندر غم و غصہ بھرا تھا، ساتھ ہی ایک سیاہ فارم دبلی لڑکی کھڑی تھی جو شاید کوریا کی بہن تھی اور اس مشن میں باہمی غدار بھی۔

جبکہ جارج ایک پینتالیس سالا خوبرو نوجوان تھا جس کے اندر لگی آگ اسکی آنکھوں سے لاوا بن کر ٹپک رہی تھی۔

"ایسا نہیں ہو گا کوریا۔ اگر وہ ان تیس دنوں میں اٹلی کے کسی شہر میں بھی انٹر ہو گا، انٹیلیجنس ہمیں پرائیوٹ اور گورنمنٹ اداروں سے پہلے خبر کرے گی۔ سب کو خرید لیا ہے۔ اب بس انتظار کرنا ہے اسکی بنا ہتھیار اور سیکورٹی واپسی کے۔ یہ ہمارے پاس آخری چانس ہے۔ اگر اسے گیارہ ماہ اور

مل گئے تو یاد رکھنا Ndrangheta کے سواہر طاقت کا زوال شروع۔۔۔۔۔"

ابھی جارج نے کینہ توزی کی حدیں عبور کی ہی تھیں کے بڑی سی کمپوٹر سکرین پر انٹیلیجنس کی جانب سے ایک خفیہ میل موصول ہوئی، سب کی توجہ سکرین کی جانب بیک وقت مبذول ہوئی تھی جہاں Roggio Calabria ائیر پورٹ کی فوٹیج چل رہی تھی، کوریا، جارج اور راگنی نامی اس لڑکی تینوں کے چہروں پر خباثت چھلکی۔

"تو وہ آگیا۔۔۔۔مرنے۔۔۔۔۔۔۔ہاہا۔۔۔۔یس"

سب ہی خوشی سے اچھل پڑے، سب نے وائن کی بوتل کھول کر اس مدہوش کرتے بوتل سے اچھل کر آدھے سے زیادہ باہر گرتے سنہری مشروب سے اپنے گلاس بھر کر اس کامیابی پر گلاسوں کو آپس میں ٹکرا کر چیئرز کیا۔

جبکہ ائیر پورٹ سے اندر انٹر ہوتے پارس کو علم تھا کئی نظریں اس پر ہیں، وہ ہر ایک سے دس قدم آگے تھا تبھی پہلے جا کر ائیر پورٹ واش روم یوز کیا، جارج کی پہلے سے ائیر پورٹ پر پہنچی ٹیم اسکے تعاقب میں تھی۔

پارس نے سب سے پہلے اپنے کپڑے بدل کر فلائیٹ کے سارے ڈاکومنٹس بدلے اور اپنا اور جنل ڈیٹا اسی واش روم کے انڈر گراونڈ بنے تہہ خانے میں رکھا جو اسکے لوگ پہلے ہی وہاں بنا چکے تھے، پارس نے ڈارک اولیو کلر کی شرٹ اور سیاہ پینٹ پہنے مفرر گلے میں لپیٹے، جاگرز پہنے اور دو منٹ میں وہ اپنے چہرے کی ساخت بدل کر ایک۔ نگسٹر میں بدل گیا، داڑھی مونچھ سب غائب کر کے بالوں کے کٹے روئیں کو فلیش کیا جبکہ موئچرائزر سے اپنے چہرے کو سموتھ کرے ایک کلاسی گاگلز آنکھوں پر چڑھالیں، اور واش روم سے بس ایک چھوٹے سے بیگ کے سنگ جلووے بکھیر تا نکلا، جارج کے لوگ اسکے پاس سے گزر کر واش روم کیبن گئے جبکہ پارس نے مسکرا کر ان

الو کے پٹھوں کو چکما دیا اور ائیر پورٹ سے نکلا ہی کے آگے اسکے لیے Pagani Huayra (238 MPH) سیاہ میں کھڑی تھی۔

وہ اپنے لوگوں کے گاڑیوں کو لے کر ٹیسٹ پر ہمیشہ مسرور ہو جاتا۔

اپنا بیگ بیک سیٹ پر پھینکتے، گاڑی میں ایک فرنچ گانا چلاتے پارس نے فرنٹ سیٹ سنبھالتے گاڑی سٹارٹ کی اور کتنی ہی دیر اپنی فنا کرتی آنکھوں میں مستی بھرے مسکراتا رہا۔

لیکن پھر یکدم ہی چھ عدد گاڑیوں نے پارس کا پیچھا شروع کر دیا، وہ لوگ اسے کسی صورت چھوڑنے والے نہیں تھے، پارس نے اپنی کلائی پر پہنی ایپل واچ کے سنگ کنکٹ کال پر اپنے لوگوں کو دشمن کے پیچھے ہونے کا سگنل دیا پر وہاں سے کوئی جواب موصول نہ ہوا۔

پارس نے گاڑی کی سپیڈ بڑھا دی، وہ مسلسل قریب آتی گاڑیوں پر نظر رکھے ہوئے تھا۔

جبکہ ہدایت بابا سرکار کے میڈیکل یونٹ میں زیر علاج فارس کو آخر دو ماہ بعد مکمل ہوش آیا تو وہ ہدایت بابا کو بہت کچھ بتانے لائق ہوا۔

انھیں پارس کی فکر تھی۔

"خبر ملی ہے وہ اپنے آف ٹائم میں واپس اٹلی کے شہر Calabria انٹر ہوا ہے، کیسے خفاظت ہو گی اس بار اسکی فارس؟ میرے بچے کیا حکم ہے۔؟ اگر تم کچھ نہیں کر رہے تو مجھے اجازت دو اپنے لوگوں کو اسکی مدد کے لیے بھیجنے کو"

انٹیلیجنس برانچ نے یہ نیوز ہدایت بابا سرکار تک بھی ابھی ابھی پہنچائی تھی جبکہ اکھڑتی سانسوں پر قابو پاتے فارس سلطان نے ہدایت بابا سرکار کے ہاتھ کو جکڑا۔

"خفاظت پر معمور لوگ، آخری سانس تک فرض نبھاتے ہیں۔ میں Antalya میں زیر علاج ضرور ہوں۔

لیکن میں ابھی مرا نہیں۔پارس عیسی مغلانی کی حفاظت میرے بعد بھی میں کروں گا"

فارس یہ کہتے ہی واپس ہوش سے بیگانے ہوئے جبکہ ہدایت بابا نے جھک کر اس کا ماتھا چوما اور جب واپس اٹھے تو انکی نم آنکھیں ستاروں سی چمک رہی تھیں۔

پارس کے چاروں اطراف ان گاڑیوں نے گھیرا تنگ کیا،یہ سب لوگ کوریا کے لوگ تھے،پارس نے اپنی گاڑی روکی مگر وہ باہر نہ نکلا،وہ لوگ اپنی اپنی گاڑیوں سے نکلتے جیسے ہی پارس عیسی مغلانی کی رکی کار کی طرف دوڑے،سڑک کے نیچے فٹ ٹریگر بمب ایک ساتھ پھٹے،پارس نے دھماکوں کی ایک ساتھ آتی آواز پر اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے آنکھیں موندیں کیونکہ آواز عام کان کے لیے برداشت کے لائق نہ تھی اور جب سنسناہٹ پر اپنے اردگرد دیکھا تو وہ سب کے سب لوگ دھماکوں کی شدت سے پھٹ کر ہوا میں اڑ چکے تھے،انکی گاڑیوں انکے جسموں اور انکے

ہتھیاروں کے زرے فضا میں ہیبت ناکی سے بکھر چکے تھے، ہر طرف دھواں پھیلتے ہی پارس نے اپنی گن اٹھائی اور کار ڈور اوپن کرتے باہر نکلا۔

باہر جہنم بن چکی تھی، سڑک کے اندر سے کچھ پھٹا تھا، پارس صدمے میں تھا، اسے لگا تھا فارس سلطان کی موت کے بعد وہ شاید محافظ کھو چکا ہے پر آج دل کو یقین والی ڈھارس ملی کے وہ مرے نہیں۔

نجف کی کال پر پارس نے اپنے بگھڑے حواس سنبھالے اور واپس گاڑی میں بیٹھ کر کال لی۔

"سر آپ ٹھیک ہیں؟ آپکے اٹلی پہنچنے کی خبر انڈر ولڈ میں ہر جگہ پھیل گئی۔ مجھے آپکی فکر ہے"

نجف کی آواز سے ہی اسکے خوف کی گہرائی معلوم ہو رہی تھی۔

"کسی نے میری مدد کی، میری آنکھوں کے سامنے میرے دشمن کے چیتھڑے اڑ گئے۔۔۔"

پارس کی آواز اب بھی بھاری تھی، نجف کے چہرے کی اڑی ہوائیوں میں اک خوشی گھلی۔

"مطلب فارس سلطان واقعی زندہ ہیں"

وہ دونوں جانتے تھے ایسی مدد صرف فارس ہی کر سکتا ہے۔

"ہاں نجف۔وہ واقعی زندہ ہیں۔لیکن اس حالت میں یقینا نہیں ہیں کے مجھ سے رابطہ کر سکیں۔ورنہ دوماہ سے انکی طرف سے خاموشی نہ ہوتی۔خیر میں ڈھونڈلوں گا۔تم صرف وہاں کا فرض نبھاو۔"

پارس نے بات مکمل کرتے ہی کال کاٹی اور وہاں سے گاڑی نکال کر بھگا لے گیا

اسکا مخافظ زندہ ہے۔۔۔۔اسکی ایک قیمت تھی۔

روشن جبینوں کا امتحان۔۔۔۔۔اواس سفر کا نام پارس۔

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ ابھی بہت کچھ کھوئیں گے۔مال،زر،سکون،اختیار، مسکراہٹ۔۔۔اور اپنا آپ۔پھر ہو گی وہ جل پری۔۔جنگلی پھول جیسی بہادر۔کیونکہ پارس کے ساتھ جل پری نہیں, Wildflower کا،ساتھ مقدر میں درج کر دیا گیا تھا۔

کوریا جب تک اپنے باقی ساتھیوں تک اس جگہ پہنچا،اپنے لوگوں کی جلی کٹی مسخ لاشوں کو دیکھ کر اسکے پورے وجود میں بھیانک لرزاں خیز سکتہ اتر گیا۔

"پھر بچ نکلا وہ حرام زادہ۔۔۔آخر کون دیتا ہے اسے مافیا کے علاوہ ایسی وہشیانہ خفاظت۔۔۔۔۔۔۔آہہہہ"

کوریا نے بے بسی کے سنگ پوری قوت سے مکا مارے اپنی ہی گاڑی کا شیشہ پھوڑ دیا اور اسے اس ناکامی کی تکلیف کے بیچ اپنا کٹا اور لہولہان ہاتھ بھی یاد نہ رہا بس شکست فاش اسکو منہ چڑاتی دیکھائی دے رہی تھی۔

پارس نے اپنی گاڑی ایک خاص نام کے جیمبو کلب کے سامنے کھڑی کی اور بیگ لیے نکلا اور ابھی سڑک عبور کی ہے کے اسکا آدمی وہ گاڑی سٹارٹ کر کے لے گیا، پارس نے اپنا فون نکالا، یہ وہ نمبر تھا جو کسی بلیک لسٹ یا کسی کرمینل ریکارڈ میں نہیں تھا بلکہ یہ سم نائل کے نام پر تھی تبھی پارس کے لیے سب سے سیو تھی۔

نائل اس وقت موہنی کے ساتھ ہوسپٹل تھا جس نے رو رو کر اپنی طبعیت اور بگاڑ لی تھی، پورے تھیلیسیما وارڈ میں اس بچی کی ہچکیاں گونج رہی تھیں۔

"ج۔۔جب تک وہ نہیں آئیں گے بلڈ نہیں لگواوں گی۔۔۔مر جاوں گی"

وہ اونچا حلق تک چلائی اور پارس کی کال پر نائل جو خود رونے والا ہو چکا تھا، گھبرا کر زرا فاصلے پر جا کے کال پک کی، جو اسی لمحے ہوسپٹل میں انٹر ہوا تھا۔

"کیوں رو رہی ہے موہنی؟"

پارس کو فون کے پار سے اسکے چلانے کی آواز آئی تو وہ با قاعدہ اندر کو دوڑا۔

"یار اس لڑکی نے مجھے پریشان کر دیا ہے۔پہلے تو اتنی مشکل سے اسکا ریئر خون ملتا ہے اوپر سے اسکی ضد۔۔۔۔"

نائل کی آواز کپکپائی۔

"ڈونٹ وری میں آگیا ہوں"

نائل کو لگا اس نے کچھ غلط سنا۔

"و۔۔واٹ۔۔۔۔پارس"

اس سے پہلے نائل ششدر سا کچھ کہتا،اسے کوریڈور کی جانب سے دنیا کا خوبصورت یار پارس دیکھائی دیا،نائل نے فون آف کرتے ہی ضبط ہار کر

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس کو گلے لگالیا، پارس نے اسے تھپک کر تسلی دی اور پکڑ کر روبرو کرتے امید افزاء نظروں سے دیکھا۔

"تُو نے مجھے اپنا احسان مند کر لیا۔ پارس مجھے معاف کر دے۔ مجھے لگ رہا تھا آج میری بیٹی مر۔۔۔"

مزید پارس نے اسے کچھ کہنے نہ دیا، خشمگیں نگاہوں سے تکتے ٹوکا۔

"بک مت۔ نہیں مرے گی۔۔۔ڈونٹ وری میں دیکھتا ہوں"

پارس نے نڈھال نائل کو سہارہ دے کر وہیں کرسیوں کی جانب بٹھایا اور خود جیسے ہی وارڈ میں داخل ہوا، وہ ہچکیوں سے روتی موہنی نرس کو پرے دھکیلتی اٹھ کر پارس کی طرف دوڑی، جو خود بھی خفا نظروں سے پاس آکر رک جاتی موہنی کی حالت پر دہل اٹھا، وہ صدیوں کی بیمار لگ رہی تھی، موہنی کی آنکھیں حلقوں کی زد میں تھیں اور کمزور ایسی کے ابھی گر پڑتی۔

"موہنی۔اپنی اور ہماری جان کی دشمن بن کر کتنا مزہ آتا ہے تمہیں۔کیا حال کر لیا اپنا۔اتنا کون روتا ہے۔۔۔۔آ و یہاں میرا بچہ"

پارس نے اسے تھاما تو وہ اسکے سینے میں منہ چھپائے لپٹ گئی،اسکی سسکیوں نے وارڈ کے سب بچوں کو اداس کر دیا۔

"م۔۔مجھے لگا میں مر جاوں گی"

وہ سسک کر بولی۔

"مریں تمہارے دشمن۔ہم دونوں تمہاری زندگی بچانے کے جتن کرتے آدھے ہو گئے اور تم کتنی آسانی سے مرنے کی بات کر دیتی ہو۔تم بہت دکھ دیتی ہو موہنی۔"

وہ آگ کی طرح تپ رہی تھی،اسکی آنکھوں سے تکلیف آنسوؤں کے ہمراہ ٹپک رہی تھی،پارس نے اسے خود سے الگ کیا اور آہستگی سے اسے میٹرس پر بٹھایا پر اب بھی اس لڑکی میں جان ہی نہیں یہی محسوس ہوا۔

"م۔۔ مجھ سے ملے بنا کیوں گئے پارس۔ آپکو نہیں پتا میں کتنا مس کرتی ہوں۔ آپ نے یہ کیوں کیا پارس؟"

وہ روتی روتی اختتام تک اپنا ہاتھ بڑھا کر اسکے رخسار پر پھیرتی حیرانگی سے بولی، وہ کلین شیو چہرے کے سنگ بے حد پرکشش اور بدلا لگ رہا تھا، اسکے چہرے پر اک الگ ہی روشنی تھی، جو نور فاتحین کا مقدر ہوتا ہے، بلاشبہ وہ ایک خوبصورت اور وجیہہ مرد تھا۔

پارس نے جبڑے بھینچ کر موہنی کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹایا کیونکہ اسے کسی طرح کا بھی چھونا سخت ناپسند تھا بھلے پھر وہ موہنی ہی کیوں نہ ہو۔

"کیونکہ میری مرضی۔ لیٹو شاباش۔ آگیا ہوں۔ دو گھنٹے جب تک تم ہوش میں نہیں آتی یہیں رہوں گا۔ تمہاری بات مان لی۔ اب روتی نظر نہ آو"

موہنی اسکی کوئی بات نہیں ٹالتی تھی تبھی لیٹ گئی پر وہ پارس کا ہاتھ مضبوطی سے جکڑ چکی تھی، پارس کو سخت غصہ آرہا تھا پر موہنی کو ڈانٹ نہیں سکتا ہے۔

"آئی ہیٹ فزیکل ٹچ، بار بار بتاوں کیا موہنی؟"

وہ اسکے ڈانٹنے پر دونوں ہاتھوں سے پارس کے ہاتھ کو پکڑ گئی جس سبب اسے موہنی کے پاس بیٹھنا پڑا۔

"میں آپکا ہاتھ پکڑ سکتی ہوں۔ یہ حق مجھ سے جس دن چھیناناں، چھت سے کود جاوں گی۔ آئے بڑے"

موہنی نے فوراسے رونا پرے کیے حق جتایا پر پتا نہیں کیوں وہ بچوں کی طرح معصوم نہیں تھی، وہ جنونی تھی، بہت زیادہ، اسکی آنکھوں میں اک ضد تھی۔

"اب دیکھو کیسے دانت نکل رہے ہیں۔ باپ کو تکلیف دے کر مزہ آتا ہے۔ وہ بچارا رونے والا تھا۔ موہنی تمہاری یہ ضد بالکل اچھی نہیں۔ تم اتنی ضدی اور چڑچڑی تو نہیں تھی۔ تم پارس اور نائل کا بیبا بچہ تھی"

پارس نے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی جب جب کوشش کی وہ اور زور سے پکڑ لیتی جبکہ یہ سب پارس کو کچھ وقت سے بہت پریشان کرنے کا باعث تھا پر اس نے موہنی اور نائل پر عیاں نہیں کیا۔

"میں بس آپ سے اور بابا سے الگ الگ پیار کرتی ہوں۔ آپ مجھے ملے بنا گئے ہی کیوں۔ ایک دن ایسا ہو گا آپ کو آنے میں دیر ہو جائے گی اور موہنی مر جائے گی"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ پھر سے منہ پھیر گئی۔

"اف موہنی۔ تھپڑ کھاو گی اگر دوبارہ یہ بکواس کی۔ میں ناراض ہو گیا تو مناتی پھرنا"

پارس کا آگے ہی دماغ جگہ پر نہ تھا اوپر سے موہنی کو کیسے ہینڈل کرے یہ بھی سمجھ نہ آیا۔

"اوکے آپ ناراض مت ہوں۔جب تک میں ہوش میں آنہ جاوں۔واپس مت جایئے گا۔پرامس می"

وہ بہت تکلیف میں تھی یہ سچ تھا پر اسکی بے تکلفی پارس کو بلکل قبول نہ تھی۔

"ہمم۔۔۔موہنی ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔"

پارس نے آمادگی دی اور اٹھنے لگا پر وہ پھر سے زچ کرتی مسکراہٹ لیے اسکا ہاتھ جکڑ گئی۔

"ہنہ۔۔۔لیں سنبھال لیں کہیں کھانہ جاوں۔۔۔۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ پھر سے گال پھلا گئی جبکہ پارس نے نرس کو آتا دیکھے خود بھی فی الحال مزید بعث نہ کی اور وارڈ سے نکل آیا جہاں نائل اب تک سر جھکائے بیٹھا تھا، پارس نے کاونٹر پر جا کر سینٹائزر مانگا۔

اور پھر نا جانے کیا ہوا کے اس نے اپنے ہاتھ سینٹائز کیے، یہ پارس کا ایک فوبیہ تھا کے وہ کسی عورت کے ہاتھوں کا کوئی لمس اپنے ہاتھوں پر برداشت نہیں کر سکتا تھا، ابھی بھی اسے موہنی کے ہاتھوں پر لگائے موچرائزر کی سمیل ہتھیلی میں فیل ہوئی تو وہ تسلی کے لیے ہاتھ دھو کر آیا اور پھر سے ٹشو لے کر ڈرائے کیے۔

نائل اب تک ویسے ہی ساکن بیٹھا پارس کی یہ ساری حرکات دیکھ رہا تھا۔

"تُو جب ایک بچی کے ٹچ کو مٹانے کے اتنے جتن کرتا ہے تو بیوی کو کیسے قریب آنے دے گا؟ بیویاں صرف ہاتھ نہیں پکڑتیں"

نائل کے سوال پر پارس اب بھی ٹشو سے اپنے خوبصورت ہاتھ رگڑ رہا تھا، مسکرا دیا۔

"تجھے فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ میری زندگی ایسی لمس کی کہانیوں سے پرے ہے"

پارس نے نائل کی فکر ہوا میں اڑائی۔

"ڈر اس وقت سے جب بیوی نامی بلا کے چنگل میں پھنسے گا بیٹا، یہ تیری ساری ناز برداریاں اور نخرے اچھے سے نکالے گی۔ آیا بڑا دنیا کا صاف ستھرا انسان۔"

نائل نے منہ بسورتے چیلنج کیا جبکہ پارس نے بس اسکے کاندھے پر سر ٹکا کر قبول کیا۔

"وہ بلا تو نہیں بنے گی۔۔۔۔"

SAMARWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMARWAMIRZANOVELS.COM

پارس نے دل میں محبت سے اسے سوچا،روشانے کا مسکراتا چہرہ خیالوں میں چلا آیا۔

"وہ واحد عورت ہو گی جسکا لمس مٹانے کی ضرورت نہیں ہو گی مجھے کیونکہ میرے یہ ہاتھ اسکو چھونے کے لیے بہت تڑپے ہیں۔ آخری لمحے جب اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں بھر کر دبائے تھے،وہ ماضی کا بیش قیمتی ٹکرا میری یاداشت میں محفوظ ہے۔مجھے آج بھی اسکے ہاتھوں کا زائقہ یاد ہے،وہ خوبصورت تھے،نرم،انکی حدت وفا کا دوسرا نام،اسکے ہاتھوں کی پوروں کا الگ الگ رنگ تھا،اسکی ہتھیلوں کی خوشبو سے سمندر جیسی باس آتی تھی،وہ جل پری تھی،اسکی خوشبو انسانوں سے مختلف ہے"

پارس نے آنکھیں موندیں تو اک آنسو بہہ کر اس خوبصورت شخص کے ضبط کی توھین کر گیا،نائل چپ تھا اور پارس عیسی مغلانی کے اندر قیامت برپا تھی۔

"جب جب کوئی عورت میرے ہاتھوں کو چھوتی ہے مجھے تکلیف ہوتی ہے کیونکہ انکو تھامنے کا واحد حق روشانے فارس کا ہے۔جب کوئی تمہارے حق پر ڈاکا ڈالے گا، میں ایسا ہی کروں گا۔میں تمہارے پارس کو چھوتی ہوا تک سے لڑوں گا"

وہ آنکھیں کھول کر گہرا سانس بھر گیا، اسکی نیلی آنکھیں اس دنیا کی خوبصورت آنکھیں تھیں، سمندر کے دھاروں جیسی، نیلے رنگوں کے کئی ہلکے گاڑے شیڈ والی بے پناہ حسین آنکھیں جن میں پہلا اور آخری عکس روشانے فارس کا تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

..._____...

وہ محلوں اور بڑے بڑے گھروں سے بہت خوف کھاتی تھی اور قسمت نے اسے مغدام پیلس لا پٹخا تھا، Antalya کی روشن حسین اور خوبصورت

سرزمین پر قدم رکھتے وہ لڑکھڑائی تو اسکے خوبصورت ہاتھ کو حاتب نے پکڑ کر سہارہ دینا چاہا، روشانے سنبھل کر اسکے ہاتھ کو جھٹک گئی۔

"تم مجھے چھونے کی کوشش بھی مت کرنا"

وہ لوگ مغدام پیلس کے تاحد نگاہ پھیلے بے انتہا خوبصورت پھولوں کی باڑ میں بنے گاڑیوں کے پورچ میں کھڑے تھے، ابراہیم بھی گاڑی کا دروازہ بند کیے دونوں جنگی طیاروں کو ایک دوسرے کو گھورتا دیکھے پیلس کی طرف بڑھا تاکہ اندر جا کر سبکو اسکی آمد کا بتا سکے۔

"گرنے لگی تھی۔ اتنا بڑا پیلس تو تم نے خواب میں بھی نہیں دیکھا ہو گا رائیٹ؟"

وہ محفوظ نگاہوں سے روشانے کا پیلاہٹ میں ڈوبا چہرہ دیکھے ہنسا۔

"میرے خواب محلوں کے ہیں بھی نہیں، تم کیا جانو چھوٹی سی چار دیواری کا سکھ"

وہ خود کو سنبھال گئی جبکہ حاتب نے اسے آگے چلنے کا اشارہ کیا، روشانے نے اسکی طرف دیکھے بنا قدم آگے بڑھائے جبکہ وہ لوگ جیسے ہی پیلس کی خوبصورت انٹرنس میں داخل ہوئے، روشانے کی نظر پریسہ مغدام پر گئی، وہ دیکھتے ہی دل کو موہنی لگنے والی خاتون مسکرا رہی تھیں، ابراہیم نے انکو روشانے کا یہاں آنے سے پہلے بتا دیا تھا۔

جبکہ ساتھ خوبصورت سی براون آنکھوں والا آہل مغدام کھڑا تھا، سہانہ اس وقت بابا کے ساتھ تھی تبھی یہاں موجود نہ تھی۔

"ابراہیم نے بتایا تم میرے حاتب کی منگیتر ہو۔ یہاں آو"

پریسہ کے پاس بلانے پر وہ انکی خوبصورت نیلی آنکھوں کو دیکھے آزردہ ہوئی، مدت بعد اس نے پارس جیسی انتہائی خوبصورت آنکھیں دیکھی تھیں۔

جبکہ حاتب بھی ماں کی دلچسپی پر آگے آتا نوابی انداز میں ہاتھ جینز میں دھنسائے رک گیا۔

"زبردستی کی منگیتر"

وہ سچ بولنے سے خود کو روک نہ سکی، پری نے خفا نگاہ اسکے عقب میں کھڑے حاتب پر ڈالی۔

"بہت خراب ہے یہ۔ لیکن پہلی بار اس نے کسی لڑکی کو اس عزت سے گھر لایا، اٹس سوئیٹ چینج۔ میں پریسہ ہوں، تمہارے زبردستی کے منگیتر کی ممی۔"

پریسہ نے اسے پکڑ کر اپنے گلے لگایا تو روشانے کے چہرے پر تکلیف کا اک سایہ ابھرا، اس مٹھاس سے بھری عورت سے ماں کی خوشبو آئی تھی۔

"اور میں آہل۔۔ آپکا کیوٹ اینڈ ہنڈسم ہونے والا دیور"

ZUBIN NOVELS ZONE.COM
SUMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SUMERWAMIRZANOVELS.COM

اہل نے اپنی موجودگی کا احساس چھک کر دلایا جس پر حاتب ایسی خوش فہمی پر قہقہہ مارے ہنسا۔

"ہنہ۔۔ہنڈسم تو دیکھیں۔خوش فہمی کا مارا انسان۔۔۔۔۔پری اس بچاری کو کمرہ دیکھا دیں ورنہ بہت سے اکھٹے صدمے ملے ہیں گر ہی نہ پڑے"

حاتب بدلحاضی سے آہل اور روشانے دونوں کا مزاق اڑاتا وہیں سے پلٹ گیا جبکہ ابراہیم نے بھی غائب ہونے میں ہی عافیت جانی۔

"اسکی باتوں کا برا مت منانا،یہ ٹیڑھی کھیر ہے۔آجاو تمہیں تمہارا روم دیکھاوں۔اسے اپنا ہی گھر سمجھو اور مجھے اپنی ممی۔آہل تم جا کر کک کو کہو ناشتہ لے کر آئے روشانے کے لیے"

پریسہ نے روشانے کو بہت پیار سے مخاطب کیا اور اس پیلس کا سب سے خوبصورت کمرہ روشانے کو دیا،وہ اندر داخل ہوئی تو اس سرد گرم احساس نے روشانے کو گھیرا،ٹھنڈ کی شدت کو کم کرنے کا ہر سامان میسر تھا۔

"اگر حاتب نے کوئی زیادتی کی یا پریشان کیا، میں معافی مانگتی ہوں۔ بہت پیاری ہو تم۔۔ آرام کرو۔ ناشتہ آتا ہے، سیر ہونے تک کھانا اور آرام کرو۔ لنچ پر تمہیں گھر کے باقی افراد سے ملوواتی ہوں"

پریسہ نے اسے بھرپور پر سکون کرتے واپسی کی راہ لینی ہی چاہی جب بے اختیار روشانے نے پریسہ کا ہاتھ پکڑا۔

"تھینکیو آنٹی۔ آپ بہت سوئیٹ ہیں"

پریسہ کے ہونٹوں پر خوبصورت مسکراہٹ رینگی۔

"اور یہ حجابی گرل بھی بہت سوئیٹ ہے۔ تمہیں پتا ہے شادی سے پہلے تک میں بھی حجابی گرل تھی۔ پھر شادی کے بعد اپنی ہوش نہیں رہی۔"

پریسہ کی شوخی آخری جملے پر ماند پڑی، کیونکہ وہ آلائم کی وقت نوماہ بہت تکلیف سے گزریں تھیں تبھی وہ وقت یاد آگیا۔

"اکثر کو شادی کے بعد ہوش نہیں رہتی تبھی مجھے شادی بلکل پسند نہیں"

روشانے بھئ زرا کھل کر مسکرائی پر پریسہ کی آنکھوں میں شرارت عودی۔

"لیکن بچے اب تم جس جن کے قبضے میں آنے والی ہو، خیر نہیں تمہاری۔ میری ننھی سی جان ہے وہ لیکن وقت اور حالات نے اسے خود سر اور ضدی بنا دیا۔ ابراہیم نے بتایا کیسے اس نے تم سے منگنی کی تمہاری فیملی کو دھمکا کر۔ لیکن ایک بات کی ایشورٹی میں تمہیں دیتی ہوں کے وہ کبھی بھی اپنی حد پار نہیں کرے گا۔"

پریسہ کی باتیں خوبصورت اور شفیق تھیں پر حاتب سے جڑا کوئی ٹاپک بھی روشانے کے لیے قابل برداشت نہیں تھا۔

"اس سے زیادہ کونسی حد رہ گئی پار کرنے کو"

وہ دل میں سوچنے لگی، جب آلائم اور روشانے بوڈنگ میں تھے تبھی وہ دو نہ کبھی ایک دوسرے کی فیملی سے ملے تھے نہ کبھی فارس اور ہاشم کے سوا ان

سے کوئی ملنے جاتا تھا، ایون ایک سکول سٹیج ڈرامے میں ان دونے پارٹ لیا، آلائم پارس بنا اور روشانے جل پری، بس تب سے وہ روشانے اور آلائم نہ رہے، پارس اور جل پری بن گئے، روشانے آلائم مغدام کو نہیں آلائم ہاشم کو جانتی تھی کیونکہ بوڈنگ میں آلائم، الائم ہاشم کے نام سے جانا جاتا تھا، کبھی ایک دوسرے کی فیملی سے نہیں ملے تھے، روشانے تب گیارہ سال کی تھی تبھی ہاشم انکل کا چہرہ بھی اسے اب ٹھیک سے یاد نہ تھا۔

"ایک بات پوچھوں؟"

روشانے کی اجازت پر پریسہ خوش دلی سے مسکرائیں۔

"جی پوچھو"

وہ منتظر و متجسس لگیں۔

"آپکی آنکھیں بہت رئیر بلو ہیں، پھر آپکے بیٹے کی اتنی خوفناک کیسے۔ کیا آپکے ہسبنڈ کی بھی ویسی خوفناک ہیں؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

روشانے کا سوال سنے پر یسہ پھر مسکرا اٹھیں۔

"بلکل نہیں، جابر کی تو عام سی براون ہیں۔ ایکچولی حاتب کے دادا کی ایسی تھیں اور شاید وہاں سے اس میں ٹپک آئیں شربتی۔ میرے باقی دو بچوں کی نارمل ڈارک براون ہیں پر میرے لاڈلے بیٹے کی نیلی تھیں۔ وہ میرے جیسا تھا"

روشانے کی توجہ تھا پر گئی تو دل کو کچھ ہوا، وہ ماں بھی یہ بتاتے تڑپ گئی، دفعتا انکی نیلی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔

"آئی ایم سوری شاید مجھے یہ سوال نہیں پوچھنا چاہیے تھا"

وہ ماں کی اداسی پر کھ کر انکے دونوں ہاتھوں کو دل جوئی سے تھام گئی۔

"مجھے اسکی باتیں کرنا بہت پسند ہے۔ وہ چلا گیا، کبھی نہ لوٹنے کے لیے"

مقابل کی تکلیف پر روشانے نے انکو دھیرے سے گلے لگایا، وہ مہربان دل کی مالک تھی اور اسکا گلے لگانا شفا تھا، پریسہ نے بہت پیار سے اسکے الگ ہوتے ہی اسکی گال سہلائی اور انداز میں ڈھیروں شفقت تھی۔

"اللہ آپکو صبر دے"

وہ انھیں کہے دھیما سا اداس لگی جس کے بدلے پریسہ نے آمین کہتے گہرا سانس لیا۔

"خیر۔ چلو آرام کرو۔۔۔"

وہ اسے تاکید اکہے پاس سے گزر گئیں اور دروازے میں اندر آتے حاتب کی بازو پکڑ کر روکتے اسے کمرے سے باہر لے گئیں۔

"جواب دو گے مجھے اس طوفانی حرکت کا؟"

ZUBINOVELSZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

ماں کا برہم ہو کر استفسار کرنا حاتب کو ہنسا گیا، وہ چینج کر چکا تھا اور کافی بکھرا ہوا ہنڈسم لگ رہا تھا پھر اسکی جلتی آنکھیں اف۔

"جب پیدا ہی طوفان کیا ہے تو طوفانی حرکتیں بھی برداشت کریں۔ ایک بات سن لیں۔ اس سے اٹیچ ہونے یا لاڈ کرنے کی ضرورت نہیں یہ میرے لیے صرف ایک ورک پیس ہے۔ جائیں شاباش بات کرنی ہے مجھے اس سے"

وہ انکور وانہ کرے جس طرح کمرے میں گھسا، پریسہ غصے سے وہاں سے چلی گئیں جبکہ بنا اجازت کمرے میں گھستے حاتب کو دیکھے وہ جو ریک پر رکھی تصویروں کو دیکھ رہی تھی فوراً پلٹی، طمانیت لمحے میں ناگواری بنی۔

"تمہاری ماں نے یقیناً تمہیں ایڈاپٹ کیا ہو گا یا کچرے پے پڑے ملے ہو گے۔"

روشانے کی بات سنے حاتب جو سوچ کر آیا تھا تمیز سے پیش آئے گا، اسے بازو سے دبوچ کر دیوار سے پٹخا، روشانے کے منہ سے کمر پر ہوتے درد پر دلخراش کراہ نکلی لیکن اسکی آنکھوں کی نفرت میں رتی برابر کمی نہ آئی۔

"کیا بکواس کی ہے تم نے؟"

وہ دوسرے ہاتھ کو دیوار پر مارتا حلق کے بل دھاڑا پر وہ درد دیتے تاثرات سمیت مسکرائی۔

"کیونکہ وہ بہت پیاری اور شفیق ہیں، تمہاری ماں نہیں لگیں۔ تم مجھے فزیکلی مینٹلی جتنا ٹارچر کروگے میں تمہیں اتنی تیزی سے تمہاری قبر تک پہنچاوں گی یہ یاد رکھنا"

وہ قہرناک تنبیہہ دے رہی تھی، اور وہ جانتا تھا فارس کی اولاد اگر ایسی دھمکی دے رہی ہے تو کچھ بھید نہیں کے عمل بھی کرے گی۔

"قبر تک تو تم آچکی ہو روشانے۔ میں وقت ضائع کرنے والوں میں سے نہیں۔ تمہیں یہاں لانے کا مقصد تمہارے باپ تک پہنچنا تھا۔ چلو شاباش پتا بتاو اسکا اور اس زندگی سے قبل از وقت ہی نجات پالو جو تمہیں جیتے جی موت جیسی لگنے والی ہے"

روشانے کی آنکھوں میں دفعتا انگارے سلگے، جتنی طاقت تھی سب لگائے اس نے حاتب مغدام کی ناپاک گرفت جھٹکی تھی۔

"میرے بابا تک پہنچنا ہے تمہیں؟ مطلب۔۔۔ تمہیں بالاج بابا اور عائشہ امی نے بتایا تو تھا کے انکی موت ہو چکی ہے۔۔۔۔ میں سمجھی نہیں، تم میرے بابا کو جانتے ہو؟ وہ دنیا میں نہیں ہیں پھر تم مجھ سے پتا۔۔۔۔۔"

روشانے کی آواز ٹوٹ رہی تھی، جبکہ حاتب نے دو قدم اسکی طرف بڑھائے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"بند کرو ناٹک۔۔۔۔ تمہارا باپ نا صرف زندہ ہے بلکہ تم واحد ہو جو اسکا پتا جانتی ہو۔ تمہیں کیا لگا Antalya کا امیر تم جیسی لڑکی پر مر مٹا ہے؟ جو نہ دیکھائی دینے میں اچھی ہے نہ زبان کی قابل قبول۔ تم سے صرف اپنے گناہ گار کا پتا جاننا ہے۔ یہ منگنی صرف ایک کھیل ہے اور جتنا تم ڈیلے کرو گی یہ کھیل سنگین ہوتا جائے گا، شادی۔۔۔ سہاگ رات۔۔۔ زبردستی کے بچے۔۔۔۔ عمر بھر گلے کا طوق"

وہ اسکی مزید یہ سب باتیں نہ سہہ پائی، پوری قوت سے حاتب کے منہ پر اپنی مضبوط ہاتھ سے اس تضحیک کی چھاپ چھوڑنی چاہی پر وہ اسکا ہاتھ بری طرح دبوچ گیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"کون ہو تم؟ ہاشم مغدام کے پالتو کتے"

وہ بابا کے صرف ایک مجرم کو جانتی تھی، انکا وہی دوست جس نے سترہ سال پہلے انھیں اور اپنے بیٹے کو اپنی جہنم میں جھونک کر خود کے لیے جنت چنی تھی۔

"ہاہا۔۔۔بد قسمتی سے بیٹا۔ تم اس وقت مغدام خاندان کے گھر ہی کھڑی ہو ڈارلنگ۔ چوبیس گھنٹے کا وقت ہے۔ اپنے باپ کا پتا دو۔ بحفاظت تمہیں واپس مچھیروں کی بستی میں پھنکوا دوں گا۔۔۔"

حاتب اس پر کمرے کی چھت گراتا آگ اگلتا اسکے ہاتھ کو جھٹکتا نکل گیا پر روشانے مزید کھڑی نہ رہ سکی اور وہیں گھٹنوں کے بل ڈھے گئی۔

"مطلب م۔۔میں پارس کی فیملی میں پہنچ آئی۔۔۔یہ انکا بھائی ہے۔۔۔اور میں اپنے بابا اور پارس کے دشمنوں میں آ پھنسی ہو۔۔۔او میرے خدا۔ آلائم ہاشم مغدام۔۔۔یعنی وہ اس گھر کے بڑے بیٹے تھے جنھیں

بھینٹ چڑھایا گیا۔۔۔۔۔وہ نیلی آنکھوں والی میرے پارس کی ماں ہیں۔۔۔۔۔"

یہ آگاہی روشانے کو توڑ کر رکھ گئی،وہ سمجھ نہ پائی روئے یا پارس کی ماں تک رسائی پر خوشی کا،اظہار کرے،ماں تک پہنچنے کے بعد وہ جانتی تھی پارس تک کا راستہ مشکل نہیں رہا پر اسے یہ بھی پتا تھا وہ اب کھل کر لڑ نہیں سکے گی،وہ دو خونخوار دیواروں میں چنوا دی گئی اور ستم یہ کے دونوں دیواریں اسکی من پسند تھیں۔

..._____..

نائل اور پارس کو دو گھنٹے بیت چکے تھے،اچانک ہی کسی آہٹ پر پارس نے سر اٹھایا،نائل کی ہمت تھی کے پچھلے دو گھنٹوں سے اس نے پارس کے سر کا بوجھ خوشی خوشی برداشت کر رکھا تھا۔

سامنے ایک سات سال کی بچی کھڑی تھی جسکے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا کاغذ تھا۔

"جی میرے بچے؟"

پارس نے اس بچی کی آنکھوں میں تیرتی مسکراہٹ پر نرمی سے پوچھا۔

"یہ آپکے لیے۔وہاں کوئی دے کر گیا انکل۔کے ان نیلی آنکھوں والے کو دے دوں"

وہ بچی کسی مریض کی فیملی کے ساتھ آئی تھی،پارس نے اسکے ہاتھ سے کاغذ لیا اور اسکی پیار سے گال کھینچی جس پر وہ واپس اچھلتی ہوئی دوڑ گئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

نائل سر دیوار سے لگائے ہی نیند میں چلا گیا۔

پارس نے اختیاط کے سنگ وہ چٹ اوپن کی۔

"میں صرف تمہاری حفاظت کروں گا، تم ان لوگوں سے دور رہو انکو بچانا مجھ پر فرض نہیں۔ نائل اور موہنی تمہارا امتحان بنتے دیکھائی دے رہے ہیں۔ اٹس ارجنٹ پارس"

وہ جلدی سے اس چٹ کو مٹھی میں دبوچتے اٹھا، اسے جلد از جلد ٹیب کی آئی ڈی بدل کر واپس نکلنا تھا۔

پارس نے اپنا بیگ لیا اور گھر نکلنے لگا مگر پھر رکا، موہنی کی بات یاد آنے پر وہ بیگ واپس رکھے واپس وارڈ کی طرف بڑھا، ٹائم دیکھا تو دو گھنٹے کا وعدہ پورا ہو چکا تھا۔

موہنی کا ٹریٹمنٹ ہو چکا تھا اور وہ ڈرپ کی زد میں نڈھال سی لیٹی تھی، پارس کو وارڈ میں انٹر ہوتا دیکھے مسکرائی۔

وہ چلتا ہوا اسکے پاس آیا اور قریب ہی بیٹھا۔

ہاتھ بڑھا کر موہنی کے ماتھے پر پھیرا۔

"اب میں جا سکتا ہوں موہنی؟"

پارس کے سوال پر موہنی کے چہرے پر اداسی چھا گئی۔

"کب آئیں گے واپس؟"

اسکے لہجے میں آس تھی۔

"ایک ماہ بعد۔۔۔"

پارس نے کوئی جھوٹی تسلی نہ دی۔

"اللہ کرے مری ملوں آپکو اتنے دن بعد"

وہ بھلے ضد اور پارس کے دور ہونے پر اہمیت بٹورنے کو بولی ہو پر کبھی کبھی قبولیت کے لمحے بھی ہوا کرتے ہیں، دروازے میں آ کر رکتی نرس کے لباس میں ایک لڑکی رک گئی جسکی آنکھیں پارس اور موہنی پر تھیں۔

Zubinovelszone.com
SAMARWA MIRZA NOVELS
SAMARWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMARWAMIRZANOVELS.COM

پھر کچھ دیر بعد وہ لڑکی وہاں سے ہٹ گئی، پارس کے پاس موہنی کے جملے کا تابناک اثر زائل کرنے کو لفظ نہ بچے۔

"نہیں مری ملو گی۔ اپنا خیال رکھنا"

وہ مایوس سا اٹھا، موہنی نے پھر سے اپنے کمزور ہاتھ سے اسکا ہاتھ پکڑا تھا۔

"جس حساب سے تم میرا ہاتھ پکڑتی ہو، یہ گھس جائے گا بہت جلد"

وہ پلٹ کر بگھڑا تو موہنی کی چمک لوٹی، وہ ہنسی تو پارس بھی مسکرایا۔

"پارس آئی لو ویو"

وہ یکدم ہی چہک گئی، اسکے پیار کا یہ اظہار تھوڑا پارس کے لیے عجیب تھا۔

"می ٹو۔۔۔۔نائل کو تنگ مت کرنا"

پارس نے سنجیدگی سے سمجھایا اور اپنا ہاتھ چھڑواتے دیکھتے ہی دیکھتے وارڈ سے نکل گیا، نائل کو سویا دیکھے اک نرم مسکراتی نظر ڈالے بیگ اٹھایا اور روانگی

پکڑی لیکن دو آنکھوں نے تادیر پارس کا پیچھا کیا، موہنی نے آنکھیں موندیں ہی کے سر پر آرکتی نرس کے پکارنے پر وہ جاگی۔

"یہ کون ہیں موہنی؟"

نرس کے منہ پر ماسک تھا، موہنی کی نظریں اب تک وارڈ ڈور پر تھیں۔

"میرے پارس"

موہنی کی بات سنے نرس کی آنکھیں سلگیں۔

"آہاں۔کافی ایج ڈیفرنس نہیں میری جان۔تم تو ایک کلی ہو ابھی"

نرس انجکشن بناتی ساتھ ساتھ موہنی کو پچکار رہی تھی۔

"صرف چودہ سال کا ہی تو ڈیفرنس۔مجھے پارس کے بنا پوری دنیا بری لگتی ہے۔اور وہ بھی مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں۔وہ صرف میرے ہیں"

موہنی نے سرور سے کہتے آنکھیں موند لیں جبکہ وہ نرس انجکشن لگا کر پلٹی تو ان جانی پہچانی آنکھوں میں اک جہنم سلگ چکا تھا۔

پارس سیدھا نائل کے گھر کی طرف آیا، پارس کے پاس نائل کے گھر کی ہمیشہ ڈپلیکیٹ چابی موجود رہتی تھی اسکے موبائل کورر کے پیچھے جو ایک باریک سا کارڈ تھی، پارس نے پہلے تو گھر میں داخل ہوتے دروازہ بند کیے واش روم کا رخ کیے اپنے ہاتھ دھوئے اور انھیں ڈرائے کرے وہ سیدھا موہنی کے کمرے میں گیا۔

کمرہ نیلی اور گلابی روشنی میں ڈوبا تھا، پارس کو موہنی کی سائیڈ ٹیبل پر رکھا ٹیب نظر آیا جسے اٹھا کر وہ وہیں میٹرس پر بیٹھا، اسے اوپن کیا، موہنی نے کوئی لاک نہیں لگایا تھا اس پر پارس کو کچھ تسلی ملی۔

مگر تب پارس کا دماغ گھوما جب کہیں بھی کسی ویب سائیٹ کے لاگ ان ہونے کا نشان نہ ملا، ایون تمام ہسٹری بھی غائب تھی لیکن وہ اٹلی کا

پیراسائیٹ ہونے کے ساتھ ایک ماہر ہیکر تھا جسے ڈیلیٹ ہسٹری واپس لانے کی ہر ٹرک معلوم تھی۔

"مجھے پتا ہے یہ بے یقینی کی حد ہے لیکن مجھے یہ کرنا ہو گا۔مجھے معاف کرنا موہنی"

پارس نے ایک سافٹ ویئر انسٹال کیا جو فری میں کرپٹ تھا مگر اس سے پارس ایک دو ویب کی ہسٹری با آسانی نکال سکتا تھا۔

اسی بیچ ہوسپٹل کے چاروں طرف کوریا کے لوگوں نے ایک بار پھر سے مخبری پر گھیرا تنگ کرنا شروع کر دیا تھا کیونکہ انھیں پکی خبر ملی تھی کے پارس یہیں دیکھا گیا ہے۔

وہ لوگ جیسے جیسے آگے بڑھ رہے تھے ویسے ہی کچھ لوگ نائل کے گھر کے آس پاس بھی جمع ہوئے تھے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zainovels.com

پارس کی نظریں لیپ ٹاپ سکرین پر تھیں اور پھر سکرین پر ڈیلیٹ ہسٹری ریکور ہوتی نظر آنے لگی، تین عدد ویب سائٹس اس وقت پارس کے سامنے تھیں۔

پارس نے جب پہلی والی کو جی میل سے لوگ ان کیا تو اسکی آنکھوں کی پتلیاں ٹھہر گئیں، وہ سب ہائیلی اوراِنٹنس پورn* ویب سائیٹس تھیں اور وہاں کی چھوٹی سے چھوٹی کلپ تک pornographic تھی جس میں graphic sexual content کی بھرمار تھی۔

پارس نے سر نفی میں ہلایا۔

"نہیں موہنی یہ نہیں کر سکتی۔ضرور کسی نے میری آئی ڈی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی ہے۔وہ ایسا سب نہیں دیکھ سکتی۔وہ اچھی بری چیز کا فرق جانتی ہے۔وہ مجھے اور نائل کو اتنا بڑا دھوکہ نہیں دے سکتی۔"

پارس کو ایک فیصد بھی یقین نہ تھا کیونکہ ان دونے جس طرح موہنی کی پرورش کی وہ ایک معصوم بچی ہونی چاہیے تھی، پارس نے وہ آئی ڈی نا صرف ہٹائی بلکہ ایک نئ آئی ڈی ٹیب کے جی میل پر لگائی اور اب بھی اگر ویسا ہوتا تو پارس کے لیے یہ سچ میں قیامت تھا۔

پارس نے ٹیب بند کر کے واپس رکھا تو اسکے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کچھ لمحے مفلوج تھی، نا جانے کیا سوچ کر پارس نے موہنی کے کمرے کی تلاشی شروع کی، اسکی بکس، اسکی کبرڈ گھنگالیں اور تبھی پارس کو اسکی کبرڈ میں سب سے نیچے تہہ کپڑوں کے نیچے چھپا کر رکھی کچھ ڈارک رومینس ناول بکس ملیں، وہ انکے آتھرز کو پہچان چکا تھا، بدنام لکھاریوں کی گندی کتابیں تھیں۔

"موہنی۔۔۔۔۔یہ تم کیا کرتی پھر رہی ہو"

پارس کے چہرے پر لہو چھلکا اور تبھی پارس کسی آہٹ پر اپنی گن نکالتا چونکا، باہر سے قدموں کی آہٹ سنائی دی تھی، موہنی اور نائل ہوسپٹل سے سیدھے گھر ہی آرہے تھے کیونکہ موہنی ڈسچارج ہو چکی تھی مگر موت کا شکنجہ ہر سمت سے تنگ تھا۔

"آجاو میرا بچہ"

نائل نے دروازہ اوپن کیا اور موہنی اسکے ساتھ لگی تھی اور جیسے ہی وہ لوگ اندر داخل ہوئے، اڑتی گولی نے نائل کی پشت چیر دی، موہنی دھکا لگنے پر بری طرح گر پڑی جبکہ پارس نے موہنی کو اٹھا کر اپنے دائیں طرف دھکا دیا اور دروازہ بند کیا، نائل کو زمین پر پھڑ پھڑاتا دیکھے پارس اور موہنی اسکی طرف لپکے۔

موہنی کی سسکیاں بلند ہوئیں جبکہ پارس کو لگا کسی نے اسے سالم قبر میں گاڑ دیا۔

"م۔۔۔موہنی امانت ہے تمہارے پاس م۔۔۔میری پارس۔۔۔۔"

نائل وہیں دم توڑ گیا جبکہ موہنی کی چینخیں پارس کو اور اذیت دینے لگیں، پارس نے اپنی سرخ آنکھوں میں نمی لیے نائل کی ٹھہر جاتی آنکھیں دیکھیں اور ہاتھ بڑھا کر اسکی کھلی آنکھیں بند کیں، باہر بھیانک انداز میں شروع ہوتی فائرنگ پر پارس نے جلدی سے اٹھ کر روتی سسکتی موہنی کو نائل پر سے اٹھایا۔

"موہنی ہمیں نکلنا ہو گا بچے۔۔۔۔وہ نہیں رہا"

پارس نے اسے ہوش دلاتے چلا کر کہا پر وہ اس سب سے بہت ڈر گئی تھی۔

"ب۔بابا۔۔۔۔۔پارس میرے بابا"

وہ ہچکیوں کے بل روتی پارس کو بھی آزردہ کر گئی۔

"ششش۔۔۔رونا بند کرو۔۔۔آو میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔"

وہ اسے لیتا گھر کی طرف بڑھا جہاں کچن کی جانب ایک زمینی تہہ خانے کی طرف سے باہر کا راستہ تھا، فارس سلطان کے لوگوں نے باہر موجود لوگوں سے مقابلہ کیا اور اس بیچ پارس، موہنی کو لے کر نکلا، سنسنان سڑک شروع ہوتے ہی نیلی روشنی والی گاڑی سڑک کے بیچ و بیچ رکی، پارس نے رو رو کر ہلکان ہوتی موہنی کو بیک سیٹ بٹھایا تو وہ اسکا ہاتھ جکڑ گئی۔

"م۔ مجھے مت چھوڑیں پارس"

وہ کانپتی آواز میں سسکی۔

"میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا موہنی۔ یہ میرا ہی آدمی ہے تمہیں سیو جگہ پہنچا دے گا۔ میں نائل کی آخری رسومات کر کے اور اسے مارنے والے کو گاڑ کر آتا ہو۔ ڈونٹ کرائے۔ نائل کا بدلہ لے کر آوں گا میرے بچے۔ بی سٹرونگ"

وہ اسکے سمجھانے پر سر ہلا گئی جس پر پارس نے کار ڈور بند کیے گاڑی کے نکلتے ہی واپس قدم بڑھائے ہی کے کوریا کو اپنے دو وحشی پھنکارتے لوگوں کے ساتھ دیکھتے پارس رکا، موہنی کی گاڑی جا چکی تھی۔

"تو فائنلی تم ہاتھ آ گئے پارس۔۔۔۔۔ جیکب مارک کو سمجھایا بھی تھا کے سئیرا تمہیں نہ دے۔ پر اس نے مانی نہیں۔ اب تم میرے رقیب ہو تو رقیبوں کو سزا تو دینی پڑتی ہے"

کوریا نے گن اٹھا کر پارس پر تانی، ساتھ کھڑے دو لوگ بھی وحشیوں کی طرح پارس پر گن اٹھا چکے تھے، جبکہ پارس نے مسکرا کر اپنی گن کچھ دور پھینکی تو تینوں کے چہرے پر سفیدی رندی۔

"نائل کو گولی تم نے ماری؟"

پارس لمحہ بہ لمحہ کوریا کی طرف بڑھا، کوریا اسے بے خوبی سے قریب آتا دیکھے ہراساں ہوا جبکہ اسکے دونوں آدمیوں کے گن والے ہاتھ کانپنے لگے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ہ۔۔ہاں۔۔۔میں نے ماری"

کوریا حلق کے بل چلایا جبکہ پارس نے اذیت سے مسکرا کر کوریا کی طرف دیکھا اور اس زور سے اسکی گردن پکڑ کر مڑوری کے کئی ہڈیوں کے ایک ساتھ ٹوٹنے کی آواز ارد گرد کے درجنوں درختوں پر بیٹھے پرندوں کو ڈر کر پھر پھڑانے پر مجبور کر گئی۔

کوریا ڈھلی ٹوٹی گردن سمیت بے جان ہوتا سوکھے پتوں اور کچی زمین پر گرا جسکی دہشت میں گم دو لوگوں کی گن انہی کے ہاتھوں میں مڑور کر چلاتے پارس نے نا صرف ان دو کی کلائیوں کی ہڈیاں توڑ دیں بلکہ دونوں کے سینے میں گولیوں سے چھید الگ ہوئے، پارس نے اپنی ٹانگ اٹھا کر دونوں کو ایک ساتھ زمین پر پٹخا۔

جبکہ اپنا بھاری بوٹ اٹھا کر اس قوت سے کوریا کے منہ پر رکھا اور اس پر کھڑا ہو کر مسخ کر کے رکھ دیا۔

"تمہیں کسی نے بتایا نہیں کوریا، میں انتقام دس منٹ کے اندر لینے پر ہی اٹلی کا پیراسائیٹ بنا ہوں۔۔۔۔غلیظ آدمی۔"

پارس نے اک کراہت بھری نظر کوریا کے لہولہان چہرے پر ڈالی اور اپنی پھینکی گن اٹھا کر واپس گھر کی طرف ہی لپکا جب سامنے سے ایک ماسک مین آکر پارس کو روک گیا۔

"ہم سنبھال لیں گے سب۔ آپ پر جو زیب دیتا تھا وہ آپ نے کر دیا پارس۔ خدا کی امان میں رہیں جائیں۔"

پارس اک بار نائل کو دیکھنا چاہتا تھا۔

"نائل۔۔"

پارس سے بس اتنا ہی بولا جا سکا۔

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ہم اسے سپرد خاک کر دیں گے پارس، خدا آپکو صبر دے۔ دوست کی قربانی کسی زی روح کے لیے قابل برداشت نہیں پر آپ کو اپنے سے جڑے لوگوں کے لیے محتاط رہنا ہو گا۔ آپکے سائے تک کو یہ لوگ نہیں بخشیں گے۔ تو آپکے اپنوں کو کیسے چھوڑ دیں۔ دل بڑا کیجئے"

وہاں سے پھر حکم آیا، پارس کا دل بے حد دکھا۔

"فارس سلطان کے بارے میں کچھ بتائیں۔ وہ زندہ ہیں ناں؟"

پارس کی تڑپ کے آگے وہ ماسک والا آدمی دو قدم پارس کی طرف بڑھا۔

"وہ زندہ رہیں یا مر جائیں، آپکے محافظ ہمیشہ رہیں گے پارس۔ انکی طرف سے آپکے لیے ہمیشہ کی طرح بے حد پیار۔۔۔"

وہ آدمی حکم کے مطابق تفصیل دیتے ہی وہاں سے چلا گیا جبکہ پارس نے بھی حکم کی تعمیل کی اور سینے پر ہاتھ رکھ کر سر ہلاتا سڑک کی طرف جاتا وہاں گھنے جنگل میں گم گیا اور کوریا سمیت اسکے تمام لوگ فارس سلطان کے لوگوں کے

ہاتھوں لقمہ اجل بن گئے، نائل کی ان لوگوں نے اپنے ابائی قبرستان میں ایک گھنٹے تک تمام اعزاز کے ساتھ تدفین کر دی۔

..._____..

وہ پچھلے کئی گھنٹوں سے میٹرس پر لیٹی تکیے میں منہ دیے سسک رہی تھی، اسکی آنکھیں سوجھ گئی تھیں پر اذیت تھی کے ختم ہونے پر نہ آئی۔

"ہاشم مغدام۔۔۔۔شاید قسمت نے مجھے یہاں تمہارا حساب لینے ہی بھیجا ہے۔میرے بابا تو وفادار ساتھی اور تمہارے دوست تھے، پر اپنی اولاد کے ساتھ جو تم نے کیا، معافی لائک نہیں ہے۔وہ صرف تمہارا بیٹا نہیں تھا، وہ میرے پارس تھے۔اور میرے بابا نے کیا بگاڑا تھا وحشی آدمی کے تم نے انکو جیتے جی جہنم میں جھونک دیا۔ہاں یہ عیش و عشرت چاہیے تھا تمہیں۔تم نے اپنی خطاوں پر میرے دو قیمتی اثاثوں کی قربانی چڑھا دی۔۔۔۔۔ہاشم جابر مغدام۔۔۔۔۔۔میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں"

وہ وحشی بنی اٹھی، حجاب تک اتار دیا تھا، بال بکھر گئے تھے، آنکھوں کا کاجل پوری آنکھیں لپیٹ گیا۔

وہ اٹھی اور پہلے اپنے بال سمیٹے، پھر اسکارف اٹھا کر اپنے سر پر لیتے اسکی دونوں سائیڈز دائیں بائیں کیں، اپنے کپڑوں کی سلوٹیں ٹھیک کرے، ہیلز پیروں پر چڑھاتی وہ کمرے سے نکلی تو سامنے سے گزرتے ملازم کو روکا۔

"ہاشم مغدام کا کمرہ کونسا ہے؟"

روشانے کے سوال پر ملازم نے گردن گمائی اور سیڑھیوں سے نیچے کی جانب بڑے سے سٹنگ ہال کی بائیں جانب اشارہ کیا۔

"وہ اس وقت سو رہے ہوں گے میم"

ملازم کے بتانے پر وہ سر ہلاتی اسکے جاتے ہی تیزی سے سیڑھیاں اتری اور ارد گرد دیکھتی مطلوبہ کمرے میں پہنچی، دروازہ بند تھا، روشانے نے ہاتھ کے دباو سے اسے کھولا تو کھڑکی کے پاس کھڑے، کاندوں پر روائتی شال لیے

ہاشم جابر مغدام اپنے روم کے اوپن ایریا کے پاس کھڑے لان کی جانب متوجہ تھے جہاں پریسہ، آہل سہانہ بیٹھے ایوننگ ٹی انجوائے کر رہے تھے جبکہ حاتب پول میں سوئمنگ کرتے ساتھ ساتھ آہل کو طنزیہ اکسا رہا تھا کے اندر آئے کیونکہ آہل کو پانی سے ڈر لگتا تھا جبکہ سہانہ اور پری حاتب کو ڈانٹ رہی تھیں۔

کب روشانے اس آدمی کے عقب میں آ رکی، ہاشم مغدام کو خبر ہی نہ ہوئی، وہ تو روشانے کے بہت ہی دھیمے پرفیوم کی مہک پر چونکے اور جیسے ہی پلٹے، سرخ انگارہ آنکھیں لے کر انھیں گھورتی اس بچی کو دیکھے گھبرا گئے۔

"کون ہو تم میرے بچے؟"

ہاشم مغدام کی آنکھوں سے خوف چھلکا۔

"پہچانیں مجھے۔ بہت ماہر آدمی رہ چکے ہیں۔ اٹلی کے شیڈو۔۔۔۔ وہ لوگوں کو سونگھ کر پہچان لیتا تھا۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

روشانے کی آنکھوں کی نفرت پر ہاشم مغدام لمحے میں وہ کالی آنکھیں پہچان گئے۔

"روشانے فارس"

وہ اپنا نام سنے ہنس پڑی، ایسے کے اسکی بمشکل سوکھتی آنکھیں پھر دھندلا گئیں۔

"اپنا نام پہلی بار بہت گندا لگا۔ آپ نے جو لیا۔ کیسے کر سکتے ہیں آپ اپنے دوست اور بیٹے کو ان وحشیوں کے حوالے۔ یہ جانتے بوجھتے کے وہ لوگ ان دونوں کو لمحہ لمحہ موت دیں گے آپ نے چپ چاپ اپنی زندگی کے دو ایسے سرمائے قربان کر دیے جو آپکے مقدر کے واحد دوستارے تھے۔ آپ نے ایک بار بھی انکی اذیت کا نہیں سوچا۔ آپ جانتے ہیں ان دو کے ساتھ پچھلے سترہ سالوں میں کیا کیا ہوا؟ نہیں کیونکہ آپکو تو یہ عیش و عشرت چاہیے تھا۔۔۔ آپکو یہ آسانیاں چاہیے تھیں۔"

وہ رو رہی تھیں، ایک جذبات کے پجاری کو اپنے سامنے دیکھ کر، ہاشم مغدام کی آنکھوں میں اس بچی کی تڑپ پر سرخائی گھل آئی۔

"اگر میں آلائم کو قربان نہ کرتا تو ویسے بھی سب کو مار دیا جاتا۔ دیکھو میں نے دو کی قربانی دے کر کتنے لوگوں کو بچایا۔ وہ سب، تم روشانے"

وہ انکے جواب پر پست سا نفی کرتی چیخی۔

"آپ کو وہ چاروں زندہ نظر آرہے ہیں، مجھے ان چاروں میں سے کوئی زندہ نہیں لگ رہا۔ اور میں؟ مجھے کیسے بچایا۔ میرے پاس میرے واحد بابا اور پارس تھے۔۔۔۔ میرے پاس زندگی کی کوئی آسانی نہیں تھی اور آپ نے مجھ سے دونوں چھین لیے۔ میں سترہ سال پہلے مر گئی تھی جب بابا نے کہا وہ نا جانے کب واپس آئیں گے روشانے اپنا خیال رکھنا۔ پھر ایک سال پہلے وہ مجھے واپس ملے، میں ترس ترس کر تھک گئی۔ وہ بس ایک سال ملے مجھے ان سترہ سالوں میں، سب سیکھا کر آپکے یا آپکے ہی بیٹے کی حیوانیت کے شکار ہو

گئے۔ آپ نے گرایا تھا یا پھر آپکے اس خبیث حاتب نے انکو سمندر میں بولیں۔۔۔۔یہ صلہ دیتے ہیں آپ لوگ احسانوں کا؟ بولیں ہاشم مغدام۔۔۔۔۔۔۔"

وہ ابھی اس بچی کے کسی سوال کا جواب نہیں جانتے تھے، وہ ہارے جواری تھے جنہوں نے اپنی زندگی کا جوا کھیلا تھا۔

"اگر حاتب نے ایسا کیا ہے میں خود سزا دوں گا۔ میں فارس کو پہلے ہی قربان کرنے پر گلٹ میں ہوں۔ اس سے اسکی زندگی کیوں چھینوں گا جب مجھے پتا ہے وہ میرے بچے کی اب تک حفاظت کر رہا ہے"

وہ یکدم ہی انکی بات پر رونا تڑپنا بھول گئی۔

"مطلب آپ جانتے ہیں پارس کہاں ہیں؟ بابا دو ماہ سے زخمی ہیں۔ ایک طرح سے کومہ میں۔ مجھے لگا پارس کو ہم نے کھو دیا۔ مجھے بتائیں پلیز وہ اب بھی دنیا میں موجود ہیں کیا"

وہ یہ سب نہیں جانتی تھی کیونکہ فارس نے اسے یہ سب نہیں بتایا تھا اور اگر فارس نے یہ اپنی بیٹی سے چھپایا تھا تو ضرور اس میں مصلحت تھی۔

"روشانے۔۔۔۔۔پارس پچھلے پندرہ سالوں سے اٹلی کی ملکیت ہے، ابتدائی دو سال تک اسے بہت بری طرح ٹارچر کر کے شیڈو بننے لائق بنایا گیا کیونکہ میرا بچہ بہت معصوم تھا اور وہ دو سال اس پر ہوتے تشدد کی ہر فوٹیج ڈیسوزا نے مجھے بھیجی میری سزا کی صورت جسے دیکھ کر میری آنکھوں سے لہو ٹپکتا تھا، تم میری اذیت تک نہیں پہنچ سکتی، اس تمام ٹارچر میں دو سال تک فارس نے میرے بچے کو ان دو مہلک سالوں کے بیچ اپنے پروں میں خفاظت تھی، تمہیں اپنی سگی اولاد کو بورڈنگ، اور پھر ہوسٹل کے حوالے کرے ہمیشہ ہی خفاظت نبھائی، میں کئی بار مر کر بھی فارس کا احسان نہیں اتار سکتا۔ جبکہ تمہارا پارس، اور ہمارا آلائم اب چاہ کر بھی ہمیں واپس نہیں مل سکتا۔ تم وعدہ کرو یہ بات اس گھر کے کسی فرد کو پتا نہ چلے۔"

وہ بے جان ہوتی ہاشم مغدام کے چہرے کو تکنے لگی۔

"آپ نے کیا کیا بدلے میں میرے بابا کے لیے؟"

وہ ایسا سوال کرے گی ہاشم جانتے تھے۔

"میں نے تمہیں حفاظت دی۔ تمہیں کیا لگتا ہے تم آج تک کیوں زندہ ہو؟ فارس یعنی پارس کے محافظ کی بیٹی ہونے کے ناطے ڈیسوزا پہلا وار تم پر کرنا چاہتا تھا۔ تاکہ فارس کو اس حفاظت میں ناکام کر سکے اسکی کمر توڑ کر لیکن ہم نے اپنے اپنے بچوں کو ایک دوسرے کی حفاظت میں دیا تھا۔ کے فارس میرے آلائم کی ڈھال بنے اور بدلے میں تمہاری۔"

وہ پھر سے رو پڑی، یہ سچ میں اذیت ناک تھا کے وہ ساری زندگی ایسے انسان کی حفاظت میں رہی۔

"تمہیں ایک راز اور بتا دیتا ہوں۔ اس سارے کھیل کو شروع کرنے والے ڈیسوزا کو زندہ زمین میں گاڑ کر مارنے والے بھی میں اور فارس تھے۔"

وہ اب بھی نفرت سے انکو دیکھ رہی تھی۔

"مجھے پارس پر ہوتے تشدد کی وڈیوز دیکھنی ہیں"

وہ اسکی مانگ پر آزردہ ہوئے۔

"نہیں روشانے۔ تم برداشت نہیں کر سکتی"

وہ انکے منع کرنے پر لپک کر انکا گریبان دبوچ گئی۔

"جب آپ نے باپ ہوتے کر لیا اور مرے نہیں تو میں بھی کر سکتی ہوں۔ صرف یہی شرط ہے آپکو معاف کرنے کی۔ اور مجھے پارس کا نام بتائیں۔ وہ کس نام سے اٹلی میں موجود ہیں"

وہ کسی جن زادی سا دھاڑی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"میں وقت آنے پر تمہیں اسکا نام بتادوں گا۔ اسکا نام جاننا بھی تمہارے لیے سیو نہیں ہے۔ مجھے پتا ہے وہ تمہارا واحد دوست تھا۔۔۔۔"

روشانے نے چیخ کر انکی بات کاٹی۔

"وہ دوست نہیں تھے صرف، وہ میری دوسری ماں تھے سنا آپ نے ہاشم مغدام۔۔۔۔جب نو سال کی عمر میں بوڈنگ میں میرا پہلا دن تھا تب مجھے ممی کو کھوئے بس ایک ہفتہ ہوا تھا اور بابا کو میرے رونے نے پریشان کر دیا کیونکہ انکا سیاسی کام مجھے سنبھالنے میں ڈسٹرب ہو رہا تھا۔ ہمارا ایئیر اوپنگ فنکشن تھا جس میں جل پری بنی اور وہ پارس۔۔۔۔۔جانتے ہیں اسکے بعد میں اچانک بہت روئی، میری ممی میرے سٹیج ڈراموں پر سب سے زور والی تالیاں بجاتی تھیں پر اس دن میرے لیے وہ تالیاں مسنگ تھیں۔ وہ میرے پاس آئے اور کہا کے کس نے ہمت کی مجھے رلانے کی ہاں۔۔۔میں نے سوں سوں کر کے ناک رگڑتے بتایا کے ممی کی تالیوں کی کمی نے۔۔۔۔وہ دن تھا اور اگلے فنکشن پر سب سے زور والی تالیاں پارس نے بجائیں اور ایسا دو سالوں کے بیچ میری ہر پرفارمنس، میرے ہر سیمینار تک چلا۔

۔میں نے پہلے دن ان سے کہا کے آپ جو کر لگ رہے تھے اتنے زور سے تالیاں بجاتے، تب انہوں نے جانتے ہیں کیا کہا۔۔۔۔جل پری! میں ممی

نہیں لگا کیا؟۔۔۔۔۔۔۔میں زور سے ان سے ہگ کرے لپٹ گئی۔وہ ایسی مٹھاس تھے میری زندگی کی جس سے میں مری ماں اور مصروف بابا کی اپنی زندگی میں ہر کمی بھول گئی۔اور جانتے ہیں ان سترہ سالوں میں انکی جگہ کیا ہے،وہ میرے دل کے حاکم بن چکے ہیں۔۔۔۔۔اور آپکا وہ حاتب منحوس اس کو تو میں ایسے سبق سکھاوں گی کے آپ کی بھی چینخیں نکلیں گی۔۔۔۔۔"

وہ لڑکی آج ہاشم مغدام کو ہچکیوں والا رلا گئی اور وہ بھی جیسے کئی سالوں سے حلق میں دبے پھندا بنے انہی آنسوؤں کو بہانے کے جتن کر رہے تھے،وہ غصے سے چلی گئی اور ہاشم مغدام وہیں کراہتے تڑپتے کرسی کا سہارہ لے کر بیٹھے۔

وہ روم میں آئی تو دل کا غبار قدرے تھم گیا تھا۔

اسکا مقصد اب جلد از جلد بابا سے ملنا تھا۔

"آپ مجھے بھلے نہ ملیں بس اس دنیا میں کہیں نہ کہیں موجود رہیں پارس، آپکے ان دو سالوں کی اذیت کی سزا میں آپکے ہر مجرم کو دوں گی یہ میرا وعدہ ہے آپ سے۔۔۔۔۔اسکے لیے مجھے ڈیسوزا کو قبر سے اکھاڑنا پڑا وہ بھی کر گزروں گی۔اب سمجھ آئی بابا نے مجھے وہ سب کیوں سیکھایا کیونکہ انکے بعد آپکی محافظ میں بنوں گی۔۔۔۔۔۔روشانے فارس"

وہ آئینے کے سامنے رکی اور اپنے تمام آنسو پونچھ لیے،وہ چوبیس گھنٹوں سے پہلے یہاں سے بھاگنے کا ارادہ کر چکی تھی اور روشانے فارس کے جنگلی پھول بننے کا سفر اسی فرار سے شروع ہونا تھا۔

.._____..

وہ موہنی کی خبر گیری کو پہنچا تو پتا چلا وہ ذہنی دباو سے نڈھال ہو گئی،بارہ گھنٹے مزید بیت گئے،پارس کی جان اسکی آنکھوں میں سمٹی تھی،وہ بارہ گھنٹوں سے موہنی کے کمرے میں بیٹھا خود سے لڑ رہا تھا۔

وہ اسکے سرہانے آکر بیٹھا جو بالکل پھول کی طرح مرجھا گئی تھی، وہ اسکی خاطر مر جانے والے کی امانت تھی، وہ تکلیف میں تھا۔

نا جانے کب وہ پارس کے ماتھے پر ہاتھ رکھنے کے سبب جاگی کے وہ خیالوں میں گم جان نہ سکا۔

"اٹھ گیا میرا بچہ؟"

پارس نے اسکے سہارہ دے کر بٹھانا چاہا پر وہ جو پہلے ہی دکھی تھی، پارس کے یوں پکارنے پر سسک اٹھی۔

"میں آپکا بچہ نہیں ہوں پارس"
وہ روتی بولی۔

"میرے لیے تو ہو بھلے قدمیں میرے جتنی ہو"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

وہ اسے نرمی سے مسکراہٹ دینے کی کوشش میں اذیت سے نکالتے بولا پر امید نہ تھی وہ اسکے سینے میں سمٹ کر رو پڑے گی، اک لمحہ پارس بھی پریشان ہوا، سمجھ نہ آیا موہنی کی زندگی میں ہوتے نائل نامی خسارے کی تلافی کیسے کرے۔

"نہیں۔ پلیز۔ مجھے ایسا مت کہا کریں پارس۔ میرے بائیولوجیکل بابا نائل تھے"

وہ سولہ سال کی بچی یہ سب کہتے پارس کو دہلا گئی، ان ویب سائٹس اور کتابوں کا خیال دوبارہ دماغ میں کوڑے سا بجا۔

"ویٹ۔ آج بتا ہی دو کیوں چڑتی ہو موہنی۔ جیسی تم نائل کے لیے تھی ویسی میرے لیے ہو"

وہ اس بار خفگی سے بولا جبکہ موہنی نے روتے ہوئے سر اٹھایا۔

"نوو۔ مجھے وہ والا ریلشن نہیں بنانا آپ سے۔ مجھے کچھ اور۔۔۔"

اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتی، پارس نے اسے ٹوکا۔

"آئی تھنک دواوں کا گہرا اثر ہو گیا تم پر تبھی یہ بکواس کر رہی ہو"

پارس نے اسے میڈیسن دینے کی نیت میں منہ پھیرا پر وہ اسکی بازو جکڑے اسے واپس موڑ گئی۔

"پارس۔۔۔"

وہ سسکی۔

"کال می پارس انکل موہنی۔"

وہ غرایا، موہنی نے ڈر کر اسکی بازو چھوڑی۔

"نووو۔۔"

وہ اسکے ضدی انداز پر تپ گیا اور نرمی سے واپس رخ موڑ کر بیٹھا کیونکہ وہ بری طرح رو پڑی تھی۔

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"موہنی۔مجھے پہلے تمہارا یہ رویہ اتنا خاص محسوس نہیں ہوا لیکن اب تم گندی حرکتیں کر رہی ہو۔بتاو مجھے کیا مسئلہ ہے۔؟"

پارس کے پوچھنے پر وہ کچھ نہ بولی روتی رہی۔

"انف از انف۔۔۔رونا بند کر کے بتاو گی یہ ماتم اگر باپ کی موت کا نہیں تو کس کا ہے؟"

وہ اٹھ کر چیخا،موہنی کی سانسیں بکھرنے لگیں،وہ لڑکھڑا کر بیڈ سے اٹھے پارس کے پاس جا رکی،وہ اسکے کاندھوں تک با آسانی آجاتی تھی۔

"آئی نیڈ یو پارس"

وہ ڈبڈبائی آنکھوں سے جو بولی اس نے پارس کے دماغ کی چولیں ہلا دیں۔

"تم چاہتی ہو میں ہاتھ اٹھاوں تم پر موہنی۔ان ہاتھوں میں اٹھا کر کھلایا ہے تمہیں۔یہ کیسی نظروں سے دیکھ رہی ہو تم مجھے؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

پارس کا پورا جسم اس بچی کی آنکھوں میں پھیلی طلب و تکلیف پر کانپا جس پر وہ سسکتی روتی اپنا سر ہاتھوں میں گرائے میٹرس پر واپس جا بیٹھی، پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔

پارس نے گہرے سانس کھینچے خود کو سنبھالا اور واپس موہنی کے قدموں میں جا بیٹھا، وہ تب بھی ہچکیاں بھرے روتی رہی۔

"میرا بچہ! کیا ہوا ہے۔۔۔۔؟"

پارس نے بہت کرب سے سوال کیا جس پر موہنی کا پورا وجود کپکپا گیا۔

"پ۔۔پارس۔۔۔میں برباد ہو گئی۔ ہیلتھ ایشوز کے سبب ہوتے ڈپریشن کے ہاتھوں میں۔۔۔۔پورن* ایڈکٹ بن گئی۔ گندی چیزیں دیکھنے اور پڑھنے لگی ہوں۔ میرا دل چاہتا ہے وہ سب کرنے کو پارس وہ بھی آپکے ساتھ۔۔۔۔۔میں ختم ہو گئی۔ مجھ پر اپ۔۔اپنا اختیار نہیں رہا۔۔۔پلیز مدد

کریں میری۔۔۔۔۔ آئی وانٹ ٹو ڈائے پارس۔۔۔۔۔ آئی ہیٹ مائی سلیف۔۔۔۔"

وہ شرمندگی کے سبب کانپتی سسکتی ہاتھوں میں چہرہ چھپائے رو پڑی تو پارس نے سرخ انگارہ آنکھوں سے اسے دیکھا اور اٹھ کھڑا ہوا، جسم کی ہر رگ میں اذیت دوڑی۔

کتنی دیر تک وہ پلٹ کر کھڑا موہنی کی کمرے میں گونجتی سسکیاں سنتا رہا۔

"Please Marry Me Paras"

وہ اسکی کرب سے اٹی سرگوشی پر اذیت سے سانس کھینچ گیا، اپنا آپ ایک دکھتا آبلہ محسوس ہوا۔

"کیا بکواس کی ہے تم نے"

Zuhinovels.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ ایسی بے یقین مانگ پر خشونت سے غرایا پر وہ ڈر، شرم اور درد تینوں کی حدوں سے گزر چکی تھی۔

"م۔۔میں کچھ بھی کر گزروں گی۔۔۔۔میں گندی موت نہیں مرنا چاہتی پارس"

موہنی کی سسکیاں اسکی تڑپتی آہیں پارس پر پتھر برسا رہی تھیں، اپنے لیے جان دینے والے یار کی امانت کو اسے ایسے سنبھالنا پڑے گا کبھی نہیں سوچا تھا، پارس کی آنکھوں سے لہو ٹپک رہا تھا، وہ کھڑے کھڑے زمین میں دھنس گیا تھا۔

"جسٹ شٹ آپ! تم کب سے میرے بارے میں ایسا سوچنے لگی موہنی۔ بولو۔ کب میں نے تمہیں نائل جیسی محبت سے ہٹ کر کسی نظر سے دیکھا۔ تم کب اتنی گر گئی۔ کب تمہیں ہم دو کے پیار کے باوجود ڈپریشن نے

گھیرا۔۔۔۔بولو۔۔۔۔تم اتنی سی ہو کر اتنا سب سوچ اور کرنے کی جرت بھی کیسے کر سکتی ہو"

پارس عیسی مغلانی کی آواز اس وقت ایسی وہشت ناک تھی کے موہنی سے اک لفظ کہنا بھی مشکل ہوا،وہ پارس کی نظروں کے آگے جل رہی تھی۔

"م۔۔میں مر کر بھی نہیں کر سکتی۔لیکن یہ میرے اختیار سے باہر جا چکا ہے۔آپ ایسا کریں میرا اگلا گھونٹ دیں اور بنا دیں ب۔۔بابا کی طرح میری قبر بھی۔میں یہ شرمندگی کی اور بھیک میں ملی سانسوں کی زندگی نہیں جی سکتی"

وہ اٹھی اور پارس کے دونوں ہاتھ اپنی گردن کے اطراف لپیٹ کر چلائی،پارس کو اپنی آنکھوں پر یقین کرنا عذاب لگ رہا تھا۔

"تم نے میری خود کے لیے محبت کا مزاق اڑایا ہے موہنی۔توھین کی ہے میری شفقت کی۔لیکن تم نائل کی امانت ہو میرے پاس میں مجبور ہوں"

پارس نے اسکے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ بے دردی سے چھڑوائے۔

"مطلب آپ میرج کریں گے مجھ سے؟"

اس سولہ سال کی موہنی کی آنکھوں کی شدت پر پارس خوف کھا گیا۔اٹلی کے خونخوار پیراسائیٹ کی پندرہ سال بعد پھر سے سانس گھٹ گئی تھی۔

"ہاں۔۔۔کنٹریکٹ میرج۔تمہارے اس گندگی سے نکلنے تک۔اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتا،میں تمہارا تو کیا اس طرح والا دنیا کی کسی عورت کا نہیں ہوں۔میری حاکم مقرر ہے یہ مت بھولنا اور جس دن تم نے مجھے مجبور کر دیا۔وہ دن میرا آخری دن ہو گا اور تم وجہ ہو گی میری موت کی۔۔۔۔"

پارس کی کسی تکلیف کی پرواہ کیے بنا موہنی نے بس پہلا ایک لفظ سنا تھا،وہ کیسے جان پاتی کے پارس عیسی مغلانی کو جیتے جی وہ پہلے ہی مار چکی ہے۔

"پارس۔۔۔۔میں آپکے ساتھ وہ سب نہیں کرنا چاہتی لیکن میں آپ سے پیار کرتی ہوں"

موہنی نے اسے تکلیف میں دیکھے دو قدم قریب سرکتے کہا جس پر پارس نے جواباً غصے سے دیکھا۔

"جسے تم پیار کہہ رہی ہو وہ ڈسٹ ہے موہنی۔ یہ پیار نہیں ہوتا۔"

پارس نے اسے اک آخری بار سمجھانا چاہا۔

"تو پھر پیار کیا ہوتا ہے، ایٹ دا اینڈ تو وہی ہوتا ہے ہر لو وسٹوری میں جسے آپ ڈسٹ کہہ رہے ہیں۔ اور آجکل یہی پیار ہے۔۔۔ میں خود کو باونڈ کر کے اس گندگی سے نکلنا چاہتی ہوں پارس۔ جب بھی ایسے گندے خیال آئیں گے میں آپ کا سوچ کر خود کو سنبھال لوں گی"

وہ اسے بھرپور یقین دلانے پر لگی تھی۔

"میں تمہارے لیے کوئی اچھا سا لڑکا اگر چنوں؟"

پارس نے اس کی جسمانی ضرورت کے پیش نظر ہچکچا کر پوچھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
ZubiWebsZone.com

"لڑکا نہیں چاہئے۔۔۔مین چاہیے۔آپ جیسا"

موہنی کی دماغی خواہش پارس کے غصے کو ہوا دے گئی۔

"جان تمہاری ایک ہگ سہنے کی نہیں اور چاہیے تمہیں مین۔۔۔دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا۔پاگل واگل ہو گئی ہو۔باپ کھویا ہے تم نے،اور تمہیں اپنے ہی نشے چڑھے ہیں۔"

پارس کی برداشت دم توڑ گئی،وہ بدلحاضی سے پھٹ پڑا،موہنی نے فوراسے رونا شروع کر دیا۔

"ڈونٹ کرائے موہنی۔تمہیں پتا ہے مجھے فزیکل ٹچ سے نفرت ہے ایسے میں تم کس قسم کی بکواس باتیں کر رہی ہو۔تم مجھے پاگل کر دو گی۔"

وہ سخت بے بسی سے چلایا جبکہ موہنی شرمندہ اور دکھی اسکے چیخنے پر بس چپ چاپ روتی رہی۔

"اوکے ریڈی ہو"

وہ وہاں سے چلا گیا کیونکہ وہیں کچھ دیر مزید رکتا تو شاید کسی ایک کی جان شرطیہ جاتی، موہنی نے فتمخذانہ مسکرا کر اپنے سارے آنسو پونچھ لیے۔

اگلے دو گھنٹے میں وہ مسیز پارس عیسی مغلانی بن چکی تھی، دونوں ہی کیونکہ اس وقت عیسائی مذہب سے جڑے تھے تو عیسائیت ٹریڈ شنز کی طرح ہی دونوں کی شادی چرچ میں ہی ہوئی، پارس نے کِس کا پارٹ فادر سے ریکوسٹ کر کے سکپ کروایا تو موہنی کے گال پھولے لیکن اس نے ظاہر نہ ہونے دیا، پارس نے میرج سے پہلے فادر کے ساتھ اکیلے میں کچھ ڈسکس بھی کیا تھا کیونکہ یہ میرج ہرگز حقیقی نہیں ہونے والی تھی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ اسے واپس چھوڑ کر ائیر پورٹ ہی جانے والا تھا، گھر واپسی تک موہنی میں اتنی ہمت نہ تھی وہ اک لفظ کہہ پاتی کیونکہ دونوں ہی اس بدلتے رشتے سے ڈسٹرب تھے، موہنی نے ایسی تکلیف امید نہ کی تھی۔

اس وقت دونوں کی کیفیت سپاٹ تھی، پارس نے اس کے لیے ایک قابل نرس کا انتظام کر دیا تھا جو اسکی طبعیت کو لے کر اس پر نظر رکھنے والی تھی۔

موہنی نے چینج کیا اور کمرے سے نکلی جہاں پارس لاونج میں بیٹھا اپنا کافی مگ فنشن کر رہا تھا تاکہ ائیر پورٹ نکل سکے، وہ چپ چاپ قریب آئی اور اسکے قدموں میں بیٹھ گئی، پارس نے نظریں اس پر سے پھیر کا مگ میز پر رکھا۔

"پرامس می۔ تم دوبارہ کچھ نہیں دیکھو گی الٹا سیدھا۔ خود پر کنڑول کرو گی موہنی۔"

وہ سنجیدگی سے اسکی طرف دیکھنے لگا جسکی مرجھائی حلقوں کی زد میں آئی آنکھیں سرخ انگارہ کچھ شرمندگی کے سبب تھیں کچھ تکلیف کے ہاتھوں۔

"آئی پرامسس۔ پارس۔۔۔ مجھے معاف کر دیں۔ آئی نو میں نے بہت ہرٹ کیا ہے۔ پر اگر میں گندی موت مرتی تو آپ بابا کی امانت کو سنبھال نہ پانے پر آخری سانس تک گلٹ میں رہتے۔ میں آپکو کبھی پریشان نہیں کروں گی

بس آپ مجھ سے ہمیشہ بات کر لیجئے گا۔جب بھی کال کروں۔۔۔۔مجھ سے ناراض نہیں ہوں گے"

وہ اسے روتی ہوئی ہر گز قبول نہ تھی کیونکہ رونا اس بچی کی سیدھی سیدھی موت تھی۔

"میں اس ٹروما سے نکلنے کی پوری کوشش کروں گا۔میرے پیچھے اپنا خیال رکھنا ہے۔اور کچھ اہم ذمہ داریاں نبھائے بنا اب واپس نہیں آوں گا موہنی۔لیکن تمہیں روز کال کروں گا"

پارس نے اسکی شرمندگی مٹانے کی بھرپور کوشش کرے واپس دوستانہ انداز اپنایا۔

"مجھے روز آپکی کال کافی ہے پارس۔آپ اس عجیب سی میرج کو بھلے پوری زندگی چھپا لیجئے گا مجھے کوئی اعتراض نہیں۔آپکی کبھی گرل فرینڈ بنی تو اسے بتا دیجئے گا یہ آپ نے موہنی کو ٹھیک کرنے کو کیا بس۔۔۔اوکے"

وہ اسکے ڈرے سہمے انداز پر تھوڑا سنجیدگی سے نکلا۔

"تمہیں یہ سب سوچنے کی ضرورت نہیں۔اور ایک بات یاد رکھنا،وہ سب جو دیکھایا جاتا ہے آئیڈلائز کر کے وہ واقعی صرف گند ہے موہنی اور بحیثیت اشرف المخلوق ہونے کے ناطے ہمیں خود ایسی گندگی سے اپنا دامن بچانا پڑتا ہے۔پھر بھی اگر کبھی تمہیں لگا کے تم خود کو سنبھالنے میں ناکام ہو گئی تو میں ہوں واحد آپشن۔۔۔۔سمجھ گئی؟"

پارس نے اسے جو سمجھایا اس پر موہنی کی آنکھیں ندامت سے نہ صرف بھیگیں بلکہ جھک گئیں۔

"کیا میری جیسی ہر وکٹم کو پارس ملتا ہو گا؟"

وہ ہمت کرے پارس کی نیلی آنکھوں میں تکنے لگی۔

"تم نے غلطی کر کے اس کو چھپایا نہیں موہنی۔صرف یہ ایک نقطہ مجھے اپنا آپ تمہارے آگے پیش کرنے کی ہمت دے گیا۔ورنہ تم جانتی ہو میں نے

ہمیشہ تمہیں بہت شفقت بھری نظروں میں رکھا ہے اور ایسا کچھ سوچنا بھی میرے ان احساسات کی موت ہے۔ لیکن نائل نے مقروض کر دیا اپنا تو میرے پاس اسکی امانت سنبھالنے کے سوا چوائز نہیں ہے"

وہ ناراضگی جتانے میں برحق تھا، موہنی نے اسے بہت برا آزمایا تھا۔

"میں کوشش کروں گی پارس کے ہمارے بیچ کی وہ شفقت کبھی اپنی موت نہ مرے۔ جس دن ناکام ہو گئی، دعا ہے آپکے آگے بے آبرو ہونے سے پہلے مر جاوں"

وہ تھکی نظریں جھکا گئی جبکہ پارس نے بس زخمی نظروں سے اسکی خود اذیتی دیکھی۔

"سیم یہ دعا میری بھی ہے، میں یہ برداشت نہیں کر سکوں گا شاید۔ رو مت۔۔۔ یہاں آو"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ اسکے ہچکیوں سے رونے پر پاس بلائے بولا تو وہ اٹھ کر اسکے ساتھ بیٹھتے ہی اسکے سینے میں چھپے مزید برا رو پڑی جیسے دل پر جانے کیسے کیسے بوجھ دھرے تھے۔

"آئی ایم سوری پارس۔۔۔"

اسکی تڑپ پر پارس کے پاس ابھی کوئی جواب نہ تھا۔

"بس۔۔۔۔ سٹاپ کرائینگ۔۔۔۔ مجھے اب نکلنا ہے۔ اپنا بہت خیال رکھنا موہنی۔ تم میرے لیے کتنی اہم ہو یاد رکھنا۔ خود کو مینٹلی، فزیکلی ہرٹ کرنے سے پہلے یہ سوچ لینا۔ میں تمہیں کچھ اچھا اور مزیدار کونٹنٹ شئیر کر دوں گا۔ تم کوئی کِس مومنٹ بھی نہیں دیکھو گی اب سے، ٹوٹلی کنٹرول"

وہ اسکے سمجھانے پر روئی روئی اسکے حصار سے نکلی۔

"وہ تو عام چیز ہے پارس۔ نظروں میں آ ہی جاتی ہے ناں"

موہنی کے جواب پر وہ اسکی ٹھوڑی پکڑ تا گھورا۔

"وہی فساد کی جڑ ہے یہ بات سمجھ لو۔اس میڈیا نے نئ نسل کا دماغ خراب کر رکھا۔بکواس چیزوں کو ایسے فنٹیسائز اور آئیڈلائز کر رکھا کے نیو جنریشن سمجھتی ہے یہ بہت نیک کام ہے۔"

وہ برہمی جتاتا اتنا پیار الگا کے موہنی کی کھوئی مسکراہٹ لوٹی۔

"اچھا تو پھر ہمارے ادھر ہر ویڈنگ میں اسے لازمی کیوں سمجھتے ہیں؟۔"

موہنی کے زچ کرتے سوال پر پارس بے رحمی کی حد تک ناراض ہوا۔

"کیونکہ یہ یہاں کا بگھڑا کلچر ہے موہنی۔جسے میں یا تم سنوار نہیں سکتے۔لیکن جس مسئلے کا تم شکار ہو تمہیں یہ معمولی چیزیں بھی کچھ دیر اوائیڈ کرنی ہیں۔"

وہ اسکے نرمی سے قائل کرنے پر مان گئی۔

"اوکے مان لیا۔ آپ جائیں آپکو دیر ہو رہی ہے۔"

وہ فوراسے اٹھ کھڑی ہوئی تو پارس نے بھی تھوڑا مطمئین انداز میں موہنی کو دیکھا۔

"خیال رکھنا اپنا"

پارس نے اسکے گال کو سہلایا اور وہاں سے چلا گیا تو موہنی نے مسکرا کر پارس کو دیکھتے وہیں میٹرس پر گرتے پر سکون سانس لی۔

"مرنے سے پہلے آپکو ایک کسی تو لازمی کرنی ہے مجھے، پھر چاہے موہنی کو دوسری سانس نہ آئے۔"

وہ آنکھیں بند کرتی پر سرور سا مسکرائی یہ جانے بنا کے ایسا کرنا پارس کے لیے ناممکنات میں سے ہے اور نہ ہی موہنی کی زندگی اس پر اتنی مہربان تھی۔

.._____..

اناطالیہ میں سردی کی بڑھتی شدت اسکے سلگتے اعصاب پر ہر گز اثر انداز نہ تھی، صبح سے رات ہو گئی اور وہ کمرے میں بند تھی، لنچ کے وقت اسکے سوئے ہونے کے سبب پریسہ نے ملازمین کو منع کر دیا جگانے کو پر ڈنر پر وہ اسے سب سے ملوانا چاہتی تھیں اور فکر بھی تھی تبھی خود بلانے آئیں۔

پہلی ہی دستک پر روشانے جو میٹرس پر بیٹھی کچھ فاصلے پر آئینے میں اپنا عکس دیکھ رہی تھی، گردن گما کر دروازے کی طرف دیکھنے لگی۔

"آجائیں"

روشانے اٹھ کر کھڑی ہوئی۔

پریسہ اندر داخل ہوئیں تو عقب سے ملازمہ کچھ شاپنگز بیگز قریب آکر میٹرس پر رکھے وہیں سے پلٹ کر روم سے نکل گئی۔

Zubinovels.com
SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMRWAMIRZANOVELS.COM

"فلائیٹ بہت لمبی تھی تبھی میں نے کسی کو تمہیں پورا دن ڈسٹرب نہیں کرنے دیا اور سرپرائز بھی رکھا ہے کے تم کون ہو۔ سو اگر میرے بچے کی نیند پوری ہو گئی تو چینج کر کے آجاو۔ ڈنر بس پانچ منٹ میں لگنے والا ہے"

ممتا بھری فکر و محبت نچھاور کرتی پریسہ سے اک بار پھر ماں کی خوشبو پانے وہ پاس آتے گلے لگی، پریسہ تو حیران سا مسکرائیں پر روشانے کے لیے وہ پارس کی ممی ہونے کے ناطے اس وقت بہت قیمتی تھیں۔

"ٹھیک ہو میرا بچہ؟"

یوں روشانے کے پر سوز انداز پر پریسہ اسکے الگ ہوتے ہی مرجھائے چہرے کو تکنے لگیں۔

"جی۔ بس آپ بہت اپنی لگیں تو۔۔ ویسے میں بالکل چپکو چیز نہیں۔"

وہ زرا شرمندہ ہوئی پر پریسہ نے اسے او نہوں کرے تکلف سے نکالا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"تکلف نہیں۔ خیر ان میں سے جو تمہیں اچھا لگے پہنو اور آ جاو۔ میچنگ حجاب بھی ہیں۔ میری پیاری سی حجابی گرل"

وہ روشانے کو محبت سے کہے پلٹیں تو وہ بے اختیار شاپنگ بیگز کی طرف بڑھی، پانچ عدد بہت یونیک اور ماڈرن ڈریسز کے ساتھ ویسے ہی حسین اسکارف بھی تھے، روشانے نے ان میں سے اولڈ روز کلر کی Pleated Blouse Dress نکالی جسکی بہت پیاری ایڈجسٹیبل سلیوز تھیں، ساتھ ٹین کلر کا پلین ٹائیٹ ٹراوز اور اسکارف تھا۔

وہ چینج کر کے روم میں آئی اور ایک دم فٹنگ پر مسکرا کر آئینے کے سامنے رکی، اپنا حجاب سیٹ کیا اور میچنگ ٹین کلر کی سٹریپڈ چپل پہنے بس ہلکی سی پرفیوم چھڑک کر ہونٹوں پر پنک شیڈ دیتا گلوز لگائے وہ گہرا سانس بھرے پلٹی اور کمرے سے نکلی۔

اسے نیچے پہنچنے تک پانچ منٹ لگے، سب ڈنر سے پہلے لاونج میں بیٹھے تھے اور تبھی روشانے کی توجہ دائیں جانب کسی سے فون پر بات کرتے آہل نے کھینچی جو باقاعدہ کسی سے فون پر لڑ رہا تھا۔

"جاو میں نے تمہیں طلاق طلاق دی۔۔۔"

لفظ طلاق پر ہی روشانے ٹھٹکی تو دیکھا وہ ایک خوبصورت سی لڑکی سے وڈیو پر بات کر رہا تھا۔

"یہ شادی شدہ ہے؟"

روشانے کو شیز ابالاج کے ارمانوں پر پھرتے پانی پر دکھ ہوا پر یہ نہایت مختصر افسوس تھا۔

"میں تمہاری گرل فرینڈ ہوں۔ چھتر کھانے کے شوقین"

ZUBIA NOVELS ZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

جہاں آہل نے بے عزتی پر کچھ فیل نہ کیا وہیں روشانے کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔

"ہاں وہی، پھر بھی دی طلاق۔ میری ساری پاکٹ منی خرچ کر کے بھی تیرے شکوے ختم نہیں ہوتے۔ تو مر جا کہیں جا کر جان چھڈ میری"

آہل کے دکھ روشانے کو اپنے لگے، وہ اسکی باتیں ہنوز سنتی عقب میں کھڑی ہنسی۔

"کنوارے اور ترستے ہی مرو گے تم آہل مغدام"

مقابل وہ لڑکی تپ گئی تھی، بھئی فطری تھا، لڑکیاں کہاں ہنڈسم لونڈوں سے اتنا سب سن کر سہہ پاتی ہیں۔

"اللہ نے اگر مجھے حسن سے مالا مال کیا ہے تو سوہنی سی دلہن بھی دے گا، تُو جل کے مر جانا تب تک۔ پچھل پیری۔ ڈائن۔ مجھے لُوٹ کر کھا گئی"

آہل نے دل کا سارا غبار نکال کر جب رخ پلٹا تو روشانے کو کھڑا دیکھے فورا سے مسکین بنے سر کھجاتا مسکراتا قریب آیا جسکی کالی کالی آنکھیں مسکرا کر واپس حسن کا مے خانہ بن گئی تھیں۔

"بھابھی جان وہ نہ۔۔۔دراصل۔۔۔"

آہل نے منمنانے کی کوشش کی۔

"کوئی بات نہیں۔لُوٹ کر کھا جانے والوں پر اتنی بھڑاس نکالنا تو بنتی ہے۔چِل کرو بھئی۔ویسے میرا ماننا ہے اچھی لڑکیاں بس پیار چاہتی ہیں نہ کے پیسہ۔تو تمہیں اپنے مالامال حسن کو دیکھتے کسی وفادار کو ڈھونڈنا چاہیے۔۔۔"

وہ دوستانہ انداز میں آہل کے ساتھ ملی تو جناب بھی چہک گئے،لگ رہا تھا بھابھی سے اسکی وائب میچ کر گئی۔

"ارے بھابھی یار آپکو کیا بتاوں۔جب بھی میں کسی کو بتاوں کے آہل ہوں کوئی منہ نہیں لگاتا۔جب بتاوں کے اناطالیہ کے امیر کا بھائی بیٹا آہل مغدام ہوں پھر منہ لگایا جاتا ہے۔آپن کی تو ابھی یہ اوقات۔۔۔تو یہ اکلوتی ہی تھی ملی جو امپریس ہوئی تھی تبھی گزارا کر رہا تھا۔لیکن خدا کی پناہ،مجھے گنگلا کر گئی۔بس آج دل پر پتھر رکھے بریک آپ کر دیا"

وہ گہری مسکرانے سے کب ہنسنے لگی اسے خبر نہ ہوئی۔

"تمہیں فکر کی ضرورت نہیں۔کیا پتا میرے پاس ہو تمہارے لیے کچھ۔چلو آج سے میں تمہاری دوسری سسٹر ہوں تو تمہارے لیے وفادار سی لڑکی ڈھونڈنا میری ذمہ داری"

روشانے نے تو بچارے ترسے دیور کی باچھیں کِھلا دیں۔

"آاااا۔۔۔آپ کتنی اچھی ہیں۔۔۔خیر آجائیں میں خود بابا اور سہانہ آپو سے ملواتا ہوں آپکو۔ہچکچانے کی ضرورت نہیں اب آپ آہل کی بیسٹ والی آپا"

وہ آہل کے ساتھ خوشی خوشی بڑھی جہاں سٹنگ لاونج میں ابھی حاتب کے سواسب تھے،روشانے نے اک سرد نظر ہاشم مغدام پر ڈالی اور پھر سنجیدہ سی سہانہ مغدام پر۔

"بابا۔۔۔ آپو۔۔یہ ہیں روشانے فارس۔۔۔حاتب لالہ کی منگیتر اور اس گھر کی بھابھی"

روشانے فارس پر جہاں پریسہ کے چہرے پر سفیدی چھائی وہیں سہانہ کی آنکھوں میں دفعتا سرخی اتری۔

"روشانے فارس۔۔۔مطلب تم فارس سلطان کی بیٹی ہو؟"

سہانہ اٹھ کر اسکی طرف بڑھی،پریسہ اور ہاشم دونوں ہی سہانہ اور روشانے کے آمنے سامنے پر خود بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"جی میں فارس سلطان کی بیٹی ہوں۔وہی فارس سلطان جو آپکے بابا کے بہت اچھے وفادار ساتھی اور دوست تھے"

روشانے نے ایک ایک لفظ چبا کر ادا کیا جبکہ سہانہ کے دل کے کئی ٹکڑے ہوا، ابراہیم اور حاتب بھی وہیں چلے آئے۔

"دوست نہیں۔اب وہ اس گھر کا نقب زن اور دشمن کہلاتا ہے مس روشانے۔۔۔کیا بار بار یاد دلانا پڑے گا"

حاتب کی زہر میں بجھی متوجہ کرتی پکار پر روشانے نے گردن گما کر اس گھمنڈی اور ظالم کو دیکھا جسکے چہرے پر شرمندگی اور ندامت کا احساس تک نہ تھا۔

"حاتب۔۔۔"

ہاشم مغدام نے مدت بعد غرا کر کسی کو ٹوکا یہ زیادہ حیران کن اور ہیبت ناک تھا۔

"ارے واہ۔چیونٹی کے بھی پر نکل آئے۔آپ کے حلق سے آواز نکلی بابا۔آپ تو اسکے آتے ہی بہادر والے بابا بن گئے۔کیا جادو کیا تم نے آتے ہی

روشانے کہ بستر مرگ پر پڑا یہ آدمی، اپنے جگر کے وارے حصے کی سانسوں پر عیش کرنے والا بلکل ٹھیک ہو گیا۔ شاید جب دو گناہ گار ملتے ہیں تو یو نہی دلیری آجاتی ہو گی پر یہ وقتی ہے۔ آپ واپس بستر مرگ پر جائیں گے اور یہ، واپس مچھیروں کی بستی میں۔۔۔۔۔۔ تو آپ دو کی وقتی طاقت پر مل کر ہنستے مسکراتے ڈنر کرتے ہیں۔۔۔۔ جاوابراہیم میاں دیسی مدہوش مشروب بھی لاو، میرے باباجان کے غرانے کی خوشی میں آج ایک ایک پیک بنتا ہے"

وہ وہاں کھڑے ہر فرد کے دل مٹھی میں کچلتا تضحیک کرتا ہنس رہا تھا، ماحول میں گھلی اذیت سے حاتب کو کوئی سروکار نہ تھا۔

ناجانے کیوں پر روشانے کو یہ اسکی بدتمیزی سے زیادہ تکلیف لگی ورنہ وہ منہ توڑ جواب ضرور دیتی۔

سب خاموشی سے ڈنر ٹیبل کے گرد بیٹھ چکے تھے، سہانہ کی نظریں روشانے سے ہٹنے کا نام نہ لے رہی تھیں جو خود روشانے کو بھی مضطرب کرنے کا سبب تھیں۔

حاتب سب کے بیچ بیٹھا ڈرنک کرتا رہا جبکہ سبکے چہروں پر سپات تاثر براجمان رہا جیسے کسی کے پاس کہنے کو کچھ نہ ہو۔

ڈنر کے بعد حاتب اپنا گلاس اٹھائے باہر پول کے پاس جا رکا تبھی روشانے اسکے پیچھے ہی باہر آئی۔

"میرے بابا نے تمہارے بھائی آلائم مغدام کو حفاظت دی، پھر نفرت کی وجہ بتاو۔ میں تمہیں بابا کا پتا بتا دوں گی"

روشانے کی غیر یقین پیشکش پر وہ زہر خند ہنستا پلٹا۔

روشانے کو اسکی آگ جیسی آنکھوں سے ڈر لگا، وہ ڈرنک تھا اس لیے وہ اس سے سب اگلوا سکتی تھی۔

"حفاظت اس کو کہتے ہیں؟ دو سال تک آلائم پر ہوتے تشدد دیکھے ہیں میں نے۔ ان آنکھوں سے۔ بس وہ مرا نہیں تھا ان سے۔ یہ حفاظت کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔۔ یہی نہیں فارس چاہتا تو آلائم کو مار کر اسے زندگی بھر کی اذیت سے بچا لیتا لیکن اس نے میرے بھائی کو ان وحشیوں کے ہاتھوں کھلونا بننے دیا۔ میں نے ان آنکھوں سے دیکھی ہے اپنے بھائی کی اذیت اور ان کانوں سے اسکی تکلیف اسکی چیخیں سنیں۔ بابا کو اتنی سی بھی شرم نہیں تھی، وہ آلائم کی حالت دیکھ کر بس دو سگریٹ پھونک لیتے تھے۔ بس اتنا سا اپنی اولاد کے اجڑنے کا ماتم۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اسکی طرف دو قدم بڑھی، آج اسے حاتب پر غصے کے بجائے ترس آیا کیونکہ وہ بھی روشانے کی طرح ہی جلتا آیا تھا۔

"بس یہی وجہ ہے اپنے اور میرے بابا سے نفرت کی؟"

وہ اسے کریدنے لگی تو وہ نفرت سے اٹ جاتا ہنسا، گلاس پول میں پھینکا اور اپنے سینے کی جلتی آگ کا توڑ کرے وہیں روشانے کے سامنے شرٹ نکال کر پھینکے اندر کود گیا، روشانے اچانک اسکے جھمپ مارنے پر بدک کر دور ہٹی کیونکہ پانی کے چھینٹے اس تک پہنچے۔

وہ اسکے جواب کی منتظر تھی، کچھ دیر پانی کی گہرائی میں رہنے کے بعد وہ ابھر کر سطح پر آتے روشانے کی جانب پول کے کنارے آرکا۔

وہ اب بھی اداس کھڑی اسکے جواب کی منتظر تھی۔

"تمہارے باپ نے میری بہن کا ریپ کرنے کی کوشش کی تھی"

حاتب کا یہ جملہ سنے روشانے کو لگا کسی نے پگھلا سیسہ اسکے کانوں میں انڈیل دیا۔

"بکواس بند کرو۔۔۔میرے بابا مخافظ تھے، ایسا سوچنے سے پہلے وہ مرنا پسند کرتے"

وہ دگنا چینخی اور ان دو کی تکرار سنتی سہانہ، لان کے کنارے کھڑی ہچکیاں بھر کر رونے لگی۔

"وہ نہ محافظ اچھا ہے نہ انسان۔۔۔۔ تم بھی اچھی نہیں ہو۔ کل تک کا وقت ہے تمہارے پاس۔ پھر تمہیں یہ کھلی آزاد فضا دیکھنی بھی نصیب نہ ہو گی"

وہ اسکے عتاب و کرب کی پرواہ کیے بنا چھپک سے پول سے نکلا اور روشانے نے پوری قوت سے اسے واپس دھکا دینا ہی چاہا جب حاتب نے اسکی بازو بے اختیار پکڑی جس سبب دونوں ہی پول میں جا گرے۔

اک لمحہ تو روشانے کا دماغ گھوم گیا۔

جبکہ حاتب کو آج اس لڑکی کی خوشبو نے بے چین کیا۔

"شرابی۔۔۔۔۔ خبیث۔۔۔۔"

Zubiniovelszone.com
SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.SMEDWAMIRZANOVELS.COM

وہ مکمل بھیگتی اپنا سانس بحال کرتی حاتب کے سینے پر مکے برساتی وہاں سے جلدی سے پول سے نکل گئی جبکہ حاتب نے بے اختیار اپنے دل پر ہاتھ رکھا۔

"تمہاری خوشبو ایسی کیوں ہے جیسی امانتوں کی ہوتی ہے روشانے فارس"

وہ جو اپنے بھیگ جانے پر اخیر تپی تھی، حاتب کی بکواس پر اذیت سے دوچار تھی، ٹھٹک کر پلٹی۔

"غلط لگا تمہیں۔ میری خوشبو سمندر کی تہہ جیسی ہے۔ ناخوشگوار۔ سو دوبارہ اس پر بھی تم جیسے ظالم کا کوئی حق نہیں۔ یہ خوشبو صرف مہربان دل والے کا مقدر رہے"

وہ چلا اٹھی۔

"مطلب پارس کا"

وہ آج دھیمانہ بول سکا، روشانے کی آنکھوں میں دفعتاً نمی گھلی، وہ پلٹی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"تم نے کیا کہا؟"

آج وہ درد میں تھی تو سن نہ سکی بس گماں کی طرح پارس کا نام محسوس ہوا۔

"تمہاری خوشبو بہت پیاری امانت جیسی ہے ورنہ میں تمہارا یوں چیخنے پر گلا کاٹ دیتا۔ جاو اپنی زندگی کی آخری پر سکون نیند لو روشانے۔ کیونکہ تمہارا سکون کل سے بھاڑ میں جانے والا ہے"

وہ غرا کر کہتے ہی پانی میں چلا گیا جبکہ روشانے کے دماغ اور دل پر بابا پر لگے بہتان نے ہتھوڑے برسائے، وہ تیز تیز جاتی اچانک سہانہ کو راہ میں دیکھے ٹھٹکی۔

"میرے بابا نے واقعی آپ کے ساتھ۔۔۔۔۔؟"

روشانے نے اپنے ٹھنڈے ہاتھوں سے کپکپاتے ہوئے درد و الم کی تصویر بنی سہانہ کو تھام کر پوچھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"نہیں روشانے۔ وہ تو محبت کا پیکر ہیں۔ عزت کا دوسرا نام۔ میں تمہارے بابا سے پندرہ سال کی عمر سے پیار کرتی تھی، ہر جتن کیا انکو اپنی طرف راغب کرنے کا۔ پر وہ مجھے بیٹی سمجھتے تھے۔ اور پھر میں نے سوچا شاید ان پر اگر الزام لگ جائے تو ممکن ہے میرے گھر والے مجھے ان پر تھوپ دیں۔ پر سب الٹا ہو گیا روشانے۔ یہ لوگ تو الٹا انکی جان کے دشمن بن گئے۔ بابا کو یقین نہیں کے فارس ایسا کر سکتے ہیں لیکن ممی اور حاتب کو ہے۔ اور ستم کے میں یہ سب کہہ بھی نہیں سکتی"

روشانے کو لگا جیسے وہ جہنم آگئی ہے، ہر کوئی یہاں گناہوں سے لتھڑا ہے، ایک ہی دن میں اس پر سارے انکشافات کا ہونا یہی بتا رہا تھا کے قسمت بھی یہی چاہتی ہے وہ یہاں سے جلدی چلی جائے اس سے پہلے یہ پیلس اسکی قید بنے۔

"ایک نمبر کی گری عورت ہیں آپ سہانہ مغدام۔ بالکل اپنے اس لفنگے بھائی کی طرح۔ خدا خود حساب لے گا تم دونوں سے۔ بھاڑ میں جاو دونوں"

وہ ایسی ہر گز نہ تھی پر آج روشانے تمیز سے کام لینا بھول گئی۔

"ر۔۔روشانے۔۔کیا تمہارے بابا سچ میں زندہ ہیں۔؟"

سہانہ کے تڑپ کر پوچھے سوال پر روشانے نے اپنا ہاتھ اس ظالم عورت کے ہاتھ سے جھٹکا۔

"ہمیشہ تڑپتی رہیں۔ کبھی آپکو بابا کے بارے نہیں بتاوں گی۔"

وہ سہانہ کو پرے کرتی تیزی سے وہاں سے بھاگی جبکہ سہانہ کی آنکھوں میں نمی مزید سرخائی گھولتے ہوئے پھیلنے لگی۔

.._____..

"واٹ۔۔۔یہ تم کیا کہہ رہی ہو سئیرا؟"

جیکب مارک کے چہرے کی رنگت پیلی پڑی، جبکہ سئیرا مارک خود بہت غصے میں تھی۔

Zubinovels2one.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"میں ٹھیک کہہ رہی ہوں۔اسکی لائف میں ایک سولا سال کی بچی تھی۔ آپ یقین کریں گے ڈیڈ؟ دیکھیں کچھ دیر پہلے چرچ میں دونوں نے میرج کی۔میرا بس نہیں چل رہا تھا دونوں کو بھون ڈالتی"

سئیرا کی آنکھوں سے دھواں اٹھ رہا تھا۔

"ویٹ۔۔۔وہ اب تک Calabria میں ہے۔۔۔اُف پارس یہ تم کیا کر رہے ہو۔ سئیرا ریلکس مائی چائلیڈ۔مجھے لگتا ہے یہ اس نے اپنے دوست کی بیٹی کو پروٹیکشن دینے کو کیا۔تم جانتی ہو ناں آج صبح کیا ہوا، کوریا نے غداری کی۔۔۔۔"

جیکب مارک نے اپنی بیٹی کو سمجھانا چاہا پر وہ اس وقت آگ میں جل رہی تھی۔

"مجھ میں کیا کمی تھی ڈیڈ کے اسے وہ بچی زیادہ ٹھیک لگی۔پارس کا ٹیسٹ اتنا گندہ کر دیا ڈیسوزا انکل نے کہ وہ میرے جیسی حسین اَن چھوئی کامیاب

عورت کو چھوڑ کر ایک بچی کا ہو گا۔۔۔اُف۔۔۔۔میرا سوچ سوچ کر دم گھٹ رہا ہے۔لاڈلا ڈمیں ان دو کے بیچ کچھ ہو گیا تو۔۔۔۔میں پارس کے ساتھ کسی کو برداشت نہیں کر سکتی۔"

سئیرا نے یہ دوسرا وائن گلاس تھا جو حلق میں انڈیلا پر اندر لگی آگ مدھم ہونے پر نہ آرہی تھی۔

"کالم ڈاون۔۔۔۔پارس ایک بچی کے ساتھ کوئی ریلیشن نہیں بنائے گا،ہی از آبگ بوائے چائیلڈ۔۔۔تم بس ریلکس رہو۔اسے واپس آنے دو۔سب کچھ کلئیر کرے گا اور اسکی اصل شادی تم سے ہو گی۔"

جیکب نے سئیرا کو پر سکون کرنا چاہا لیکن وہ ڈرنک تھی اور اسکا دل موہنی کو مارنے پر مچل رہا تھا۔

"میں اس موہنی نائل کو ہی مار دوں گی،ویسے بھی تھیلیسیمیا کی پیشنٹ ہے ڈیڈ۔باپ تو مر گیا،خوامخواہ میرے پارس پر بوجھ ہی ہے۔میں مار دیتی

ہوں۔۔۔۔اسکی ہمت کیسے ہوئی پارس کو اپنا کہنے کی۔ایسی ہر لڑکی اور عورت برباد ہو گی جو میرے پارس عیسی پر نظر رکھے گی۔۔۔۔سن لیں ڈیڈ"

سئیرا کے جذبات اس وقت بے قابو تھے، جیکب نے اسے سنبھالا اور ساتھ لے جاتا سئیرا کو اسکے بیڈ روم لیے بڑھا، اس بیچ وہ موہنی کو مارنے کی ہی باتیں کرتی رہی۔

"پہلے خود کو سنبھالو سئیرا پھر پارس کو موہنی سے واپس لینا۔بالکل نہیں روکوں گا۔لیکن کچھ ٹائم ویٹ میری جان۔پارس صرف تمہارا ہے"

جیکب نے جھک کر ہوش کھوتی سئیرا کا ماتھا چوما اور اسکے نیند میں جاتے ہی مسکراتا کمرے سے نکل گیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

.._____..

"تم انا طالیہ پہنچ گئے؟"

پارس ائیر پورٹ پر تھا، اسکی نظریں واپسی پر بھی چار سو محتاط تھیں کیونکہ جارج کے لوگ کوریا کی حالت کے باوجود رکنے والے نہ تھے، وہ ویٹنگ روم میں بیٹھا ماسک اور گلاسیز لگائے پہچان میں آنے سے یکسر محفوظ لگ رہا تھا، اسکی کچھ ہی دیر میں اناطالیہ کے لیے فلائیٹ تھی، صبح سے اب رات ہو چکی تھی، آجکا دن بہت تھکا دینے والا تھا۔

"جی پہنچ گیا پارس۔ روشانے فارس یہاں صبح پانچ بجے پہنچی تھیں۔ آپ آرہے ہیں؟"

نجف نے سوال کرتے ہی خاموشی اختیار کی۔

"ہاں دس منٹ تک انٹری ہے۔ مجھے مغدام پیلس کے آس پاس ہی کسی ہوٹل میں ٹھہرنے کی جگہ چاہیے نجف۔ جس سے میں با آسانی روشانے پر نظر رکھ سکوں۔ وہ یہاں بنا حاتب مغدام کے رشتے سے خوش اگر آئی ہے تو

کوئی وجہ ضرور ہے۔ ممکن ہے اسے فارس سلطان کے بارے علم ہو۔ آخری بار وہ اناطالیہ میں ہی تو گئے تھے۔"

پارس کی دوراندیشی پر نجف مسکرایا، پارس نے اسے پچھلے دس بارہ گھنٹوں کی ساری روداد سنادی تھی۔

"جو حکم۔۔نائل کی موت پر دکھ ہوا پارس۔اور اوپر سے آپ نے جو موہنی سے۔۔۔۔آئی مین کل کو روشانے بھابھی بنیں میری تو اس پر بہت ہرٹ ہو سکتی ہیں"

نجف کے لہجے میں اول تعزیت تھی پھر وہ شرارت بنی جسکا مقصد پارس کو اس ذہنی اذیت سے نکالنا تھا۔

"یہ شادی فیک ہے۔صرف موہنی کی تسلی کے لیے تھی۔اس ڈرامے کے علاوہ کوئی حل نہ تھا نجف"

پارس کے تھکے انداز پر نجف کے دل سے بھاری بوجھ ہٹ گیا۔

"اوہ شکر ہے خدا کا۔ میں تو روشانے فارس کے حصے کا تب سے جل رہا ہوں جب سے سنا سر"

نجف کی شرارت پر پارس بھی دھیما سا مسکرایا۔

"دل کے ساتھ ساتھ زندگی نے بھی اسکے علاوہ باقی ہر عورت کو ممنوع کر رکھا ہے نجف۔ وہ اس لیے پیاری نہیں مجھے کے وہ میری پہلی دوست تھی، اس لیے پیاری ہوئی کے تکلیف اور وحشت کے ماہ سال میری یاداشت سے اسے نہ مٹا سکے۔ قیمتی اثاثے اکثر یونہی محفوظ رکھے جاتے ہیں جب وہ کل پونجی جیسے ہوں۔ میں نہیں جانتا وہ کبھی میری ہو سکے گی یا کبھی میں اسے مل سکوں گا لیکن میں اسکے علاوہ کسی عورت کا خیال تک اپنے قریب آنے نہیں دے سکتا۔ اور پتا نہیں میری یہ عجیب سی محبت کتنوں کو سالم نگلے گی۔۔۔۔۔"

وہ یکدم ہی بجھ گیا، اسکی صدقہ اتارنے لائق آنکھوں میں اک دکھ گھلا، اسکے ساتھ رہتے چلتے اور مسکراتے لوگوں کو کاٹ کر پھینک دیا جاتا ہے اور وہ جب یہ سوچتا تھا، اسے روشانے فارس خود سے دور ہی محفوظ لگتی تھی۔

نجف کے پاس بھی کچھ دیر کہنے کو کچھ نہ رہا۔

"تو آپ روشانے کو حاتب کا ہونے دیں گے کیا؟"

نجف کو خود سے ستم گرانہ باس آئی پارس سے یہ سوال کرتے۔

"اگر وہ خوش اور محفوظ ہوئی تو ہاں اسے بہترین انسان کا ہوتا دیکھوں گا۔ وہ تو مجھے مرا سمجھ کر بھول گئی ہو گی۔ میں اسکے سحر سے مر کر بھی نہیں نکل سکتا"

نجف کا دل دکھا، وہ پارس کے دل کی خوبصورتی کا معترف تھا اور جانتا تھا وہ لڑکی ایسے ہی دل سے لگنے کو بنی ہے۔

"آپ انھیں کڈنیپ کر کے زبردستی شادی کر لیں۔ چھپا کر رکھ لیجئے گا انکو دنیا سے"

نجف کو نا جانے کیا سوجھی کے یہ مشورہ دے بیٹھا، سامنے ہوتا تو نجف کی طبعیت صاف کر دیتا۔

"تاکہ اسکی ایک ناراض نظر میرا قتل کر دے، پورے اٹلی کا کیا ہو گا نجف۔۔۔ تمہارا دماغ پھر گیا ہے۔ میری موت چاہتے ہو تو ویسے آ کر مار دو۔ اپنے وفاداروں کو یہ اجازت خوشی خوشی دیتا ہوں۔ لیکن میں روشانے کو زرا اداسی تک دینے سے پہلے مرنا پسند کروں۔"

نجف کو اس بندے پر ترس آیا جو محبت میں اتنا مہربان ہو گیا تھا۔

"اپنی محبت کو حاصل کرنے کے لیے بھی ویسے ہاتھ پیر ہلائیں پارس جیسے اٹلی کا پیرا سائیٹ بن کر اپنے فرض نبھانے کو ہلاتے ہیں۔ آپ پر دنیا کا ہی نہیں

آپ پر محبت کا بھی پورا حق ہے۔اس روشانے نامی خوشبو کو قید کر لیں،وہ بکھر گئی تو آپ سے تمام طاقت اور پاور کے سمیٹی نہیں جائے گی"

نجف نے مزید پارس اور اسکے دل کے معاملات میں مداخلت نہ کرتے رابطہ توڑ لیا لیکن پارس عیسی مغلانی کے دل میں روشانے تک پہنچنے کی لگن ضرور جگا گیا۔

..._____..

اناطالیہ میں صبح کے پانچ بج چکے تھے،ٹائم ذون سے اندازہ لگاتے فجر کی ادائیگی کے بعد روشانے نے شازی کو کال کی،پاکستان میں اس وقت سات بج چکے تھے،پوری رات روشانے سو نہ سکی تھی،پول کے ٹھنڈے پانی میں گرنے کے سبب اسے ساری رات بیک پین رہا اور اب فلو اور سر درد بھی تھا۔

وہ شازی کو اپنے کچھ دن رابطہ نہ کر پانے کا بتانا چاہتی تھی اور دوسرا اسے عیسی کی فکر تھی۔

"باجی۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں۔ میسج تو کل مل گیا تھا پر سچی دل آپ سے بات کرنے کو کل پورا دن بیقرار رہا"

شازی کی فکر مند آواز سنے روشانے کے خیالات کا گھیرا ٹوٹا اور لب مسکائے۔

"میرا بھی پر یہ سمجھو کل کا دن تمہاری باجی پر کچھ بھاری تھا، لیکن آج میں ٹھیک ہوں۔ اور یہ بتانے کے لیے کال کی ہے کے میں کچھ دن رابطہ نہیں کر سکوں گی اس لیے پریشان مت ہونا"

ناجانے کیوں پرشیزا کی آنکھیں جھلملائیں، وہ کچن میں ناشتہ بناتی اپنا کام کچھ دیر کے لیے روک کر کرسی پر بیٹھی۔

ZohaibNovelsZone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"آپ محفوظ رہیں باجی، میری ساری توجہ آپکی طرف ہے۔وہاں آپکو کوئی تکلیف نہ ہو دعا کروں گی"

روشانے اسکی گلوگیر آواز سے شیز ابالاج کے اندر کی پریشانی بھانپ گئی، خوشی ہوئی کے دنیا میں اللہ نے ایک بہن بھی دے رکھی ہے۔

"آمین۔یہ بتاو عیسی کیسا ہے۔کل اس نے میرے بارے میں کچھ پوچھا؟ویسے تو بتا کر آئی تھی۔اور پھول آئے تھے کیا کل؟"

شیز انے باجی کے سوالوں پر نفی میں سر ہلایا۔

"عیسی بھائی تو کل پورا دن کہیں نظر نہیں آئے باجی، آپکے بابا کا یونیفارم بھی اپنے لاکر میں ہی چھوڑ گئے ساتھ ایک چھوٹا سا کاغذ، جس پر ایک پیغام لکھا تھا۔اور پھول بھی نہیں آئے کل"

ناجانے کیوں یہ سن کر روشانے کا دل بیٹھا۔

"کیا پیغام لکھا تھا؟"

روشانے نے جلدی سے اٹھ بیٹھے پوچھا۔

"فشی ڈونا، ہم پھر ملیں گے"

شازی نے وہ سطر دہرائی۔

"یہ اچھا سائن نہیں ہے، کیا وہ کوئی جاسوس تھا جو میرے جاتے ہی غائب ہو گیا"

روشانے کی چھٹی حس نے اسے سائرن دیا۔

"باجی کیا سوچ رہی ہیں"

شازی اسکی چپ پر مضطرب ہوئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"کچھ نہیں میری جان۔شاید اسے کوئی اچھی جاب مل گئی ہو۔پھول دینے والے تک میری ہجرت کی خبر پہنچ گئی ہو گی۔اپنا خیال رکھنا۔میں جلد تم سے رابطہ کروں گی"

شازی نے بہت سی تاکید کرے رابطہ توڑنے دیا جبکہ روشانے نے فون اپنے ہنڈ بیگ میں ڈالا اور جلدی سے بلیک والا جوڑا نکال کر واش روم گھسی،اسکا ڈریس کر نکل شفون کے ساتھ سافٹ انر فل لیر ڈ تھا،گردن کے گرد کیوٹ رفلز نسب تھے جو پورے بلیک ڈریس کو لہراودے رہے تھے ساتھ چھپا ہوا ٹراوڈز جبکہ ایمبرائڈڈ بازو جو لچکدار کنارے پر ختم ہو رہے تھے،بلیک کے ساتھ گولڈ لائیٹ ایمبرائڈری سے میچنگ حجاب اور پیروں میں بلیک ہیلز۔وہ اچھے سے تیار ہوتی منہ اندھیرے ہی کمرے سے نکلی،مغدام پیلس میں ھو کا عالم تھا،روشانے گھر سے نکلی تو آگے سے آہل کو اتنی سویرے جاگا دیکھے ٹھٹھک کر رکی جو لان میں ٹہل کر فون پر بات کر رہا تھا۔

"اوکے یار میں بتاتا ہوں۔۔۔۔۔بھابھی ویٹ"

روشانے کی کوشش تھی کے وہ اس سے بھی نظر بچا کر نکلے پر آہل کے پیچھے سے پکارنے پر وہ چاروناچار رک کر پلٹی اور چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ لائی۔

"کہیں بھاگ تو نہیں رہیں اتنی سویرے۔۔۔بائے داوے آپ صبح صبح تیار بھی ہیں۔۔۔"

آہل کے دوستانہ انداز پر وہ دو قدم قریب رکی۔

"میں صبح کی واک ایسے ہی اچھی حالت میں کرتی ہوں۔اور بھاگنے والی نہیں ہوں اب۔تمہارے بھائی کے سکریوٹائیٹ کرنے کی ذمہ داری جو ملی۔تم بتاو۔۔۔اس ٹائم جاگ کر کونسی نئی گرل فرینڈ بنانے کے مشن پر ہو"

روشانے نے آہل کا دھیان خود پر سے ہٹا کر اسکی الجھن پر دلوایا۔

"اوہ ہاں۔۔۔آپو دراصل میرا ایک بہت اچھا دوست ہے۔کالج فرینڈ۔۔یہیں اناطالیہ میں ہی اس نے ہمارے ساتھ گریجویشن کی۔اب

اسکی شادی ہے، کراچی میں۔ تو مجھے بھی انوائیٹ کیا ہے۔ آپ کراچی سے آئیں ہیں مجھے بتائیں کیسا سٹی ہے وہ۔ ایکچولی مجھے ڈسٹ الرجی ہے تو ممی بابا مجھے ایسی کسی جگہ نہیں جانے دیتے۔ اوپر سے سمندر دریا تالاب پول۔۔۔ ہر طرح کا پانی ڈراتا بھی ہے۔۔۔ ایفیکٹڈ لاسٹ پیس آف مغدام فیملی۔۔۔۔ تو مجھے بتائیں کیا وہ سٹی ایک ہفتے تک سیور ہے گا؟"

آہل کی بات پر وہ مسکرائی بھی اور ہنس بھی دی اور کہیں دل میں شیز ابالاج کے لیے پارسل والے خیال پر گدگدائی بھی۔

"سٹی تو کافی ایفیکٹ کر سکتا ہے لیکن اگر تم میرے گھر کے مہمان بنو تب شاید تم ہر طرح کی الرجی کے ساتھ ساتھ بوریت سے بھی بچ جاو۔ تم اپنے فرینڈ کو شادی کے بعد میرے فشی ڈونا فشی اینڈ سی فوڈ ریسٹورنٹ پر پارٹی بھی دے سکتے ہو۔ میری طرف سے فری"

آہل کی آنکھیں خوشی سے پھیلیں اور روشانے اسکی حیرانگی پر بھی مسکرا دی۔

"واو۔۔۔ آپ ریسٹورنٹ اونر ہیں۔وہ بھی فشی۔۔۔اف آپکو پتا ہے آپو میں اور میرے دوست سب ہی فشی میل اور سی فوڈ کے دیوانے ہیں۔۔ آپ نے تو اس ننھے منھے دیور کے فری کا کہہ کر عیش کروا دیے۔ہاتھ دیں مجھے چومنا ہے"

آہل کی شرارت پر روشانے نے ہاتھ تو نہ دیا بس اسکی گال کھینچ کر ہنسی۔

"ایکچولی تم تازہ تازہ گرل فرینڈ سے لُٹے ہو ناں تو اس بہن نے ترس کھایا ہے تمہاری غربت پر۔بہن ترس نہیں کھائے گی تو کون کھائے گا۔۔۔ہاہا مزے کرنا۔مجھے بتا دینا میں تمہارے جانے کا اپنی فیملی کو انفارم کر دوں گی"

روشانے کے لیے پارس کی ممی اور یہ چھوٹا بھائی اب سے بہت پیارے تھے۔

"آپو جان۔۔۔ آپ اتنی اچھی کیوں ہیں۔۔۔۔۔ تھینکیو سو مچ۔۔۔۔ ہماری وائبز ایک ہی دن میں کتنی مل گئیں ناں۔۔۔ میں آپکو کنفرم کرتے ہی بتاتا ہوں۔۔۔۔ اف اب آپ مزے سے کریں واک۔۔۔ پر سنیں کبھی بھاگنے کا دل چاہا تو اس بھائی کو کہیے گا۔ آپکو وہاں چھوڑ کر آئے گا جہاں میرے ہٹلر مغرور لالہ کے موکل پہنچنے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ وہ کیا ہے غریب ہوں ابھی پر ہوں تو فیوچر کا امیر۔۔۔۔ ہی ہی۔"

وہ ہوا کے گھوڑے پر سوار جلدی سے کہہ کر بھاگا پر صبح صبح روشانے اگر ہنسی تھی تو وجہ بھی یہی پیارا سا آہل مغدام بنا۔

وہ اپنی تمام سوچیں جھٹک کر مین گیڈ کی طرف بڑھی، وہاں دو عدد گن مینز کھڑے تھے، روشانے نے ان دو کو بھی واک کا ہی بتایا جسے سننے کے بعد دونوں نے ہی آمادگی دیتے روشانے فارس کے لیے چھوٹا گیڈ کھولا، وہ باہر نکلی تو لگا گھٹن سے نکل آئی ہے، اناطالیہ کی خوبصورت صبح کو چڑھتے دیکھنا مزاج و اعصاب پر طاری تھکن کو مٹاتا تھا، وہ روڈ کے دائیں جانب واک کرتی

پہلے تو کرنسی بدلنے کے بعد یہاں کی سم لینے والی تھی اور اس نے یہی کیا، اور اسکے بعد اسے اپنے فون میں لگا کر اسی مارکٹ شاپ سے ایکٹیوٹ کروایا۔

ناشتے میں اس نے ایک اوپن کیفے سے کارن بریڈ کے ساتھ آلمنڈ فلیور بٹر لیا اور ساتھ ایک ہربل ٹی، اسے ترکش ناشتے میں سب پھیکا لگا کیونکہ وہ چائے پراٹھا اور ہیوی آملیٹ جس میں بھر بھر کر چیز ہو وہ کھانا پسند کرتی تھی۔

لیکن یہ لائیٹ غذاوں کا شہر تھا تبھی روشانے نے یہ ٹارچر برداشت کیا، سم ایکٹیویشن میں ایک گھنٹہ لگا جس بیچ وہ کیفے میں ہی بیٹھی رہی، ارد گرد کے روشن چڑھتی صبح اور چہل پہل میں اسے اپنا اکیلا پن محسوس نہ ہوا۔

اناطالیہ کے ایک مناسب ہوٹل میں پارس نے لاگ ان کیا اور چونکہ وہ نیند نہیں لے سکتا تھا تبھی شاور لے کر بس ایک ہیوی بلیک کافی آرڈر کی۔

اس بیچ اس نے پہلے سے ہوٹل روم کبرڈ میں اپنے لیے اپنے لوگوں کی طرف سے ہینگ کیے کپڑے ٹٹولے، وہ ہمیشہ سے کچھ منفرد رنگ پہننے کا

شوقین تھا کیونکہ اسکی آنکھوں کے حسن کے آگے اسے اپنی تیاری ہمیشہ مدھم رکھنی پڑتی تھی۔

باتھ روب میں ملبوس وہ اس وقت بڑی توجہ سے ایک ہاتھ میں مگ لیے دوسرے سے کوئی اچھے کلر کی شرٹ ڈھونڈنے میں لگا تھا۔

"تمہیں کہا تھا نجف۔مجھے ڈارک کلرز چاہیں۔یہ کیا سب لائٹ کی بھرمار کر رکھی۔"

جب کچھ پسند نہ آیا تو اپنے پرسنل سیکرٹری کو کال ملاتے ہی جھاڑا جو اس وقت کیفے میں ہی بیٹھا روشانے پر نظر رکھے تھا، پارس کی چڑ پر محظوظ ہوا۔

"آپ پر لائیٹ کلر بہت سجتے ہیں۔نخرے مت کریں سر۔اگر آج روشانے میم سے سامنا ہو گیا تو کم از کم ایسے تو لگنے چاہیں کے وہ سیدھا ہاتھ میں دل لے کر آپکو تھما دیں"

نجف کی صبح صبح چھیڑ خانی پارس کو تپا گئی کیونکہ نیند نہ لینے اور کئی گھنٹوں کی فلائیٹ نے اسکی خوبصورت آنکھیں غصیلی اور انکے گوشے لال کر کے اور ہی وار فتگی پھیلا رکھی تھی۔

"وہ ہاتھ میں دل لے کر پھرتی لڑکی نہیں ہے نہ اسے ظاہری خوبصورتی سے سروکار ہے۔۔۔"

پارس کی بات نجف نے کاٹی، شاید وہ یکدم نائل کی بھی پارس کی زندگی میں کمی پوری کرنے کی کوشش میں تھا۔

"جی سر۔۔اسے آپکی آنکھیں ہی کافی ہوں گی۔وہ ناشتہ کرنے آئی تھیں اور کافی دیر سے یہیں بیٹھی ہیں۔انکی تیاری خاص لگ رہی ہے، وہ ترکش لیڈی لگ رہی ہیں"

نجف کی تفصیل نے اس بندہ بشر کو تڑپا دیا۔

"تم کیسے وفادار ساتھی ہو۔تم مجھے تڑپا کر مزے لے رہے ہو؟"

پارس کے بے اختیار بڑبڑانے پر نجف نے اپنا سمٹا قہقہہ کچھ مزید سمیٹ لیا۔

"آپ کو رات کچھ کہا تھا۔ چھوڑ دیں تڑپنا۔ آپ دو کی ملاقات ارینج کرواوں۔۔۔۔ شہر سے دور؟"

نجف آج کسی اور ہی موڈ میں تھا۔

"اُف نجف۔ وہ منگیتر ہے کسی کی اب"

پارس نے نم بالوں میں ہاتھ مارے بے چینی سے ہاتھ کی انگلیاں گزارتے میٹرس پر خود کو گرانے والے انداز میں ڈھیلا چھوڑا۔

"وہ محبت ہمیشہ آپ کی تھیں اور رہیں گے۔ میرے لیے تو یہ اہم۔ حکم کریں۔ اٹھا کر لے آوں آپکے پاس انکو؟"

نجف تو اس بندے کی جان لینے پر تل گیا۔

"نجف۔ شٹ آپ"

SAMEERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس خفت سے غرایا۔

"اوکے سر۔۔۔ آئی ایم سوری"

نجف نے بے تکلفی کا پلندہ سمیٹا، پارس کا چہرہ لہو چھلکا گیا۔

"تم پٹ جاوگے کسی دن۔ پیچھا کرتے رہو اسکا۔ کچھ پتا چلے تو انفارم کرو۔"

پارس نے گھبراتے ہوئے کہہ کر کال کاٹی جبکہ آنکھوں میں اک الوہا پن گھلا، یہ سوچنا کے وہ ایک شہر میں ہیں، ہمیشہ پارس کی ہر تھکن کا توڑ ہوتا تھا تبھی تو وہ پچھلے پندرہ سالوں سے سال کے یہ تیس دن روشانے فارس کے شہر میں گزارتا تھا۔

جہاں وہ ہوتی، وہی اس لڑکی کا شہر، اس بار یہ شرف اناطالیہ کے حصے آیا تھا۔

پارس نے واپس اٹھ کر بلیک پینٹ کے ہمراہ ivory کلر کی شرٹ پک کی اور اسی مسرور انداز میں وہ چینج کرنے بڑھ گیا۔

وہیں دوسری جانب سم ایکٹیویٹ ہونے پر اسے فون پر نوٹیفکیشن ملا جس کے ملتے ہی روشانے نے ہدایت بابا سرکار کا نمبر ڈائل کیا اور کیفے سے نکل آئی، نجف اسکے پیچھے ہی تھا۔

"میرا بچہ کیسا ہے؟"

ہدایت بابا سرکار جو اپنے کیمپ کے گارڈن میں ناشتہ لگا رہے تھے، روشانے کی کال دیکھتے ہی شفقت کا جہاں بنے بولے۔

"الحمد اللہ ہدایت بابا۔ میرے بابا کیسے ہیں؟"

وہ اس بچی کے سوال پر دھیما مگر پر سوز مسکرائے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ویسا ہی پتر۔ یہ نمبر۔۔۔ یہ تو اناطالیہ کا ہے"

وہ جواب دیتے ہی حیرت سے پوچھنے لگے۔

"کیونکہ میں اناطالیہ ہی ہوں۔مجھے بابا کو دیکھنا ہے، پلیز مجھے اپنے پاس آنے کی اجازت دیں۔ میں وعدہ کرتی ہوں بس پانچ منٹ سے زیادہ وقت نہیں لوں گی۔ میں دوماہ سے بابا کو دیکھنے کے لیے تڑپ رہی ہو۔ یہاں تک پہنچنے کے لیے ایک گھاٹے کا سودا بھی کر لیا۔ مجھے ناں مت کیجئے گا، میرا دل ٹوٹ جائے گا"

وہ بولتے ہی رونے لگی تو ہدایت بابا سرکار کو لگا انکا دل کسی نے کند چھری سے ٹکڑے کیا ہو۔

"میرے بچے۔ تمہارا یہاں آنا خطرے سے خالی نہیں۔"

وہ روشانے کو انکار کرنے پر تکلیف کا شکار لگے۔

"میں بابا سے ملنے کے لیے ہر خطرہ مول سکتی ہوں۔ میں انکا ہاتھ چومنا چاہتی ہوں، بتانا چاہتی ہوں کے میں انکی ہر مصلحت سمجھ گئی۔ میں ان سے کچھ دل کی باتیں کہنا چاہتی ہوں۔ اگر وہ میرے دل میں ہی رہ گئیں اور وہ چلے گئے تو

مجھے ساری زندگی کمزور کرتی رہیں گی وہ ان کہی حسرتیں۔انھیں بتانا چاہتی ہوں کے میں پارس کی حفاظت کے لیے انکی چوائز کا محافظ بن گئی۔۔۔۔پلیز مجھے اجازت دیں۔"

اس بچی کی تڑپ کے آگے ہدایت بابا سرکار بھی آبدیدہ ہو گئے۔

"تم میرے دل کا دھڑکتا ہوا ٹکڑا ہو روشانے،سدا امر ادر ہو میری میٹھی جان۔ٹھیک ہے میں تمہیں ایڈریس بھیج رہا ہوں۔وہاں تک پہنچو۔آگے سے میرے لوگ تمہیں ریسیو کریں گے۔فارس سلطان کی بیٹی اگر اس کی شفاء بنے تو یہ بہترین ہو گا۔آجاو میرے بچے"

وہ اتنی خوش تو شاید کبھی نہیں ہوئی تھی جتنی اس لمحے۔

خوشی کے مارے اس سے کچھ بولا نہ گیا۔

بس کال بند کرے وہ میسج ملنے پر فورا سے وہاں سے روڈ کی طرف بڑھی جبکہ نجف نے بھی اس بیچ اسکا پیچھا جاری رکھا۔

.._____..

"واٹ۔۔۔ابراہیم آفندی۔۔۔اوکے میں پہنچتا ہوں ہوسپٹل"

سوئے حاتب کو کسی کال پر سر میں اٹھتی ٹیسوں کے باوجود اٹھنا پڑا کیونکہ ابراہیم آفندی کے آفس میں اچانک گر پڑنے پر گلوما کے سٹاف کی طرف سے کال تھی اور وہ ابراہیم کے لیے اپنی نیند قربان کیے اٹھا، حالانکہ کل ڈرنک ہو کر سونے کے سبب اسکا پورا وجود سن اور آنکھیں درد میں تھیں۔

اگلے آدھے گھنٹے میں حاتب قریبی ہوسپٹل میں تھا، ڈاکٹر کے روم سے نکلتے ہی وہ بکھرے بے ترتیب کے خلیے میں لپک کر ڈاکٹر کی طرف بڑھا۔

"مائنر ہارٹ اٹیک تھی۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ آدھے گھنٹے تک اسے روم میں شفٹ کر دیں گے۔"

ڈاکٹر حبیب نے حاتب کی پریشانی تکتے اسے بے فکر کیا جبکہ وہ سر ہلائے انکے جاتے ہی روم کے باہر پہنچا۔

"ایک ہی تو نمونہ ہے میرے پاس۔ یہ مرور گیا تو میں الٹے سیدھے کام کس سے کرواوں گا۔ ابراہیم آفندی! سب کچھ عشق نہیں ہوتا کے تم سہانہ کا غم دل پر لے کر مریض ہی بن گئے۔ کمینے"

بھلے وہ بے فکر لگتا تھا پر وہ اپنوں کے لیے حساسیت سے بھرا تھا، ابھی حاتب آزردگی سے ابراہیم کو ہی تک رہا تھا جب اسکے کان میں کسی بزرگ عورت کی سسکیاں پڑیں۔

حاتب فوراسے پلٹ کر کچھ فاصلے پر کرسی پر ڈھے کر روتی اماں کی طرف گیا، وہ بری طرح رو رہی تھیں۔

"سنیں! اتنا سخت کیوں رو رہی ہیں؟"

حاتب کے سر پر آرکنے پر وہ بزرگ عورت اپنی سسکیوں کو سنبھالے حاتب مغدام کا چہرہ تکنے لگیں۔

وہ بزرگ ہستی پھر سے رو پڑی تبھی نرس نے حاتب کے پاس رکتے اسے مخاطب کیا۔

"انکی بائیس سالا بیٹی کے گردے ناکارہ ہو گئے اور ہمارے پاس اس وقت کوئی ڈونر نہیں۔نہ آس پاس کے ہو سپٹلز میں۔"

حاتب سن نرس کو رہا تھا پر اسکی آنکھیں اس روتی ماں پر اذیت سے جمی تھیں۔

"بس اتنی سی بات۔۔۔ سنیں۔میری کڈنی لے لیں۔پر روئیں نہیں۔میرے پاس دو ہیں"

وہ انکے قدموں میں بیٹھ کر جو بولا،اس پر نرس سمیت اس بزرگ عورت کی آنکھیں مزید تکلیف سے بھر گئیں۔

"ت۔۔تم کیوں دو گے میرے بیٹے۔جوانی پاو تم۔بہت سا جیو۔شاید میری بچی کی اتنی ہی زندگی تھی"

وہ ماں سسک اٹھی۔

"مجھے ٹرائے کرنے دیں، کونسا سبکی میچ ہو جاتی ہے۔ سو میں سے پانچ فیصد چانس۔ کم از کم اس سے مجھے یہ تسلی رہے گی کے میں نے زندگی میں ایک نیکی کرنے کی کوشش کی تھی۔ شاید مجھے اس ٹوٹی پھوٹی نیکی کی بہت ضرورت ہو"

وہ اس بچے کی پیشکش پر لاجواب تھیں، نرس بھی منہ کھولے کھڑی اناطالیہ کے امیر کی سخاوت پر دنگ تھی، اور پھر وہ ابراہیم کو چھوڑے نرس کے ہمراہ گیا تاکہ اپنی کڈنی اس ماں کی بچی کو دینے کے لیے ایگزیمن کرواسکے جبکہ بستر مرگ پر پڑی وہ بائیس سالا لڑکی حاتب مغدام کی زندگی کی پہلی نیکی کے بعد آخری خوشی بننے کا مقدر لے کر دنیا میں آئی تھی، وہ عمائمہ فارس تھی، محافظ کی اک پوشیدہ امانت۔۔۔۔۔۔

..._____..

وہ ہدایت بابا سرکار کا اپنا ڈیفینس بیورو تھا، ایک بہت بڑی اور روح افزاء جگہ جہاں سے کچھ بے نام پہاڑ کے سنگ Mediteranean کی بل کھاتی لہروں کا غاروں جیسے صحنوں میں بیٹھ کر نظارہ کیا جاتا تھا، جہاں تا حد نگاہ موسم خوبصورت اور سبزہ تھا، جہاں آتے چرند پرند آکر اپنی آوازوں کو ادب و احترام اور جگہ کی خوبصورتی کے صدقے گلوں میں گھوٹ دیتے تھے، جہاں ٹھنڈک بقیہ اناطالیہ سے کہیں گنا زیادہ تھی۔

روشانے فارس نے اپنی زندگی میں سکون صرف اللہ کی بارگاہ میں حاصل کیا پر یہ ایسی جگہ تھی جسکی خاموشی، جسکی وسعت نے قدرت سے اسکا براہ راست رابطہ بنایا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

نجف بھی پہنچ چکا تھا، اس نے ہدایت بابا سرکار کو پہچان کر وہیں سے قدم موڑ لیے کیونکہ اس سے آگے جانے کی اجازت صرف پارس کے پاس تھی۔

وہ اپنے لوگوں کے ہمراہ آتی روشانے کو دیکھتے اپنے میڈیکل کیمپ سے نکلے اور اپنے بازو پھیلائے، وہ ایک بہت خوبصورت شفیق ہستی تھے جنکی آنکھیں پیار و انسیت سے لبریز، جنکا سایہ اک عافیت تھا۔

وہ لپک کر انکے بازوؤں میں جا سمٹی، ہدایت بابا سرکار کو بھی اپنے بچے سے مل کر قرار آیا۔

"بہت شکریہ مجھے اجازت دینے کے لیے۔ آپ بہت اچھے ہیں"

وہ مشکور ہوتی نمدیدہ نگاہوں سے بولی تو وہ اسکو بس پیار سے دیکھنے لگے، وہ بہادر بچی انکو اپنے لشکر کی ایک جیت لے کر آتی سالار لگتی تھی۔

"مجھے فکر تھی بس کے تم اسکی تکلیف دیکھ نہ سکی تو کیا ہو گا میرے بچے۔ لیکن شاید کبھی کبھی جو دور ہو وہی دوا ہوتا ہے۔ تم دور تھی، آجاو اور اسکی دوا بنو۔"

وہ اسے اپنے ساتھ لگاتے کیمپ کے اندر بڑھے جہاں انکی ٹیم کے بہت سے لوگوں نے روشانے کو مسکراتے چہروں کے سنگ خوش آمدید کہا۔

جبکہ پارس تک نجف نے راہ کی رسائی تھمائی اور اجازت طلب کی، وہ پہنچ آیا تھا، یہاں آنے کے لیے اسے نہ چہرہ چھپانے کی ضرورت تھی نہ آنکھیں۔

اسے انٹرنس میں دیکھتے ہی وہاں کھڑے مہمت سبیل نامی آدمی نے جب ایک خاص قسم کا ترکش جملہ کہہ کر شناخت طلب کی تو پارس نے اسکے کان میں جھک کر اسکے جملے کا دوسرا فقرہ کہا جس کو سننے کے بعد مہمت سبیل نے ادب و احترام کے سنگ نظریں جھکا لیں۔

"آپ یہاں کیسے پارس؟"

مہمت سبیل کی آنکھوں میں احترام و حیرت تیرا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"میرے آنے کی خبر مت کرنا اندر جب تک فارس سلطان کی بیٹی یہاں سے چلی نہ جائے۔ باقی مقصد نیک ہے۔ میں بس فارس سر کو دیکھ کر لوٹ جاوں گا"

پارس نے اسکے کاندھے کو تھپکا جس پر مہمت سبیل نے فرمابرداری سے نظر جھکا کر تائید کی اور پارس کے لیے ہدایت بابا سرکار کی دنیا کے دروازے کھول دیے۔

روشانے جیسے جیسے میڈیکل کیمپ کی طرف بڑھ رہی تھی اسکا دل بابا کی تکلیف کا سوچے سینے میں لرز رہا تھا اور پھر وہ لوگ غار جیسے ایک خاص کمرے کی طرف بڑھے جہاں آکسیجن ماسک کی زد میں لیٹے بابا کو دیکھتے ہی وہ اپنا بیگ وہیں ابتدائی کاوچ پر رکھے دوڑ کر بابا کی طرف بھاگی، ہدایت بابا سرکار وہیں رک گئے پر انکی آنکھوں نے باپ بیٹی کے پر سوز ملن پر اپنی آنکھوں کو سرخائی میں دبنے سے ہر گز نہ روکا۔

"ب۔۔بابا جان۔۔۔۔میری جان قربان آپ پر۔ک۔کیا حالت ہو گئی آپکی۔۔۔میری زندگی کا واحد آسراہ ہیں آپ۔ہمت نہیں ہاریں۔دیکھیں میں نے آپکو ڈھونڈ لیا۔میرے بابا۔۔۔۔میں نے بہت مس کیا آپکو۔کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرا جب میں نے آپکی چلتی سانسوں کی دعا نہ مانگی ہو۔۔۔۔مجھے دیکھ کر پیار کریں بابا، تاکہ آپکی یہ بیٹی اور سٹرونگ ہو جائے"

وہ فارس سلطان کے تپتے ہاتھ کو دیوانہ وار چومتی آنکھوں سے لگا کر روتی ہدایت بابا سرکار کے ساتھ ساتھ دروازے کی اوٹ میں چھپ کر کھڑے پارس کو بھی آزردہ کر گئی۔

"میں آپکے مجرم کو سخت سزا دینے کی پوری کوشش کروں گی وعدہ کرتی ہوں۔آپ نے کہا تھا آپ مجھے دنیا میں اکیلا تب تک نہیں چھوڑیں گے جب تک پارس مجھے واپس نہیں لا کر دیتے۔تو دیکھیں میرے پاس ابھی تک پارس نہیں ہیں، تو ایسے میں مجھے چھوڑنے کا سوچیے گا بھی مت۔"

وہ اسے یاد کر رہی تھی، پارس نے بے اختیار اپنا ہاتھ اپنے دل پر رکھا، وہ اسے اس سے زیادہ لگن سے یاد رکھے ہوئے تھی یہ آگاہی کتنی دلخراش ہے یہ اس وقت پارس جانتا تھا یا اسکا خدا، وہ نیلی آنکھیں سرخ ہونے لگیں۔

"وہ اپنی بات سے پھرتا نہیں ہے۔ تمہارا پارس ممکن ہے تمہیں ملنے والا ہو"

ہدایت بابا نے قریب جا کر روتی تڑپتی روشانے کے سر پر اپنا دست شفقت رکھا۔

"ہاشم مغدام نے کہا کے وہ اٹلی کا شیدو بن گئے ہدایت بابا۔ کیسے ملیں گے وہ ہمیں واپس؟"

وہ بچوں کی طرح روتے روتے پوچھ رہی تھی، پارس المناک سی اذیت سے دوچار اس لڑکی کی سادگی پر مسکرا دیا۔

"جب وہ چاہے گا ہمیں مل جائے گا۔ تم دل چھوٹا کیوں کرتی ہو میرے بچے۔ ہر ملن کا اک وقت ہے ناں۔"

وہ انکی بات پر واپس روتی ہوئی بابا کے سینے پر سر رکھے انھیں حسرت سے تک کر آنسو بہانے لگی اور پارس کے لیے اس لڑکی کے آنسو بہت قیمتی تھے۔

"بابا۔۔۔بابا میں آئی ہوں"

وہ ہاتھ بڑھا کر فارس سلطان کی گال سے لگائے انھیں پکار کر ان دو مضبوط سینوں والے انسانوں کی آنکھیں دھندلا گئی، اور پھر فارس سلطان نے بے اختیار ہی بند آنکھوں سمیت اپنے چہرے سے جڑا وہ پیارا موہنا اور ٹھنڈا ہاتھ جب چھوا تو وہ گھبرا کر واپس اٹھ بیٹھی۔

ہدایت بابا سرکار کی آنکھیں بھی خوشی سے منور ہوئیں کیونکہ فارس نے آنکھیں کھول لی تھیں۔

"ب۔۔بابا۔۔۔میرے بابا نے آنکھیں کھول دیں۔۔۔دیکھا یہ کتنا پیار کرتے ہیں۔میرے بابا۔۔۔ہٹا دوں ماسک۔۔۔انکی آواز سن لوں؟ترس گئی ہوں"

روشانے کے تاسف سے پوچھنے پر ہدایت بابا نے اسے جی جان سے اجازت دی جس پر روشانے نے آہستگی سے بابا کا آکسیجن ماسک ہٹا کر جھک کر انکی باری باری دونوں کھلتی آنکھیں چومیں۔

فارس سلطان مسکرائے۔

"بابا۔۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں۔۔۔ دیکھیں میں آگئی آپکے پاس۔۔۔۔ آپ کو حاتب نے گرایا تھاناں۔ اسی سمندر میں اسے دھکیلوں گی۔ آپکی روشانے آپکو آنچ دیتے ہر فرد سے لڑے گی۔۔۔ مرتے دم تک لڑے گی"

وہ بابا کے بولنے کی کوشش سے پہلے بولی جبکہ پارس بس یہ سب دیکھ رہا تھا، اپنے محافظ کی کھلتی آنکھیں اسکا بھی سکون تھیں۔

"تمہیں اس سے لڑنے کی ضرورت نہیں میرے دل کے ٹکرے۔ وہ جذباتی ہو گیا تھا۔ اور میں پیر پھسلنے کی وجہ سے گرا ورنہ اسکی ماری دونوں گولیوں کے زخم تو بھر گئے ہیں۔"

فارس بولے پر بہت مشکل سے، انکی ریڑھ کی ہڈی بہت بری طرح ڈیمیج ہوئی تھی، وہ کبھی چل نہیں سکتے تھے، انکی کنڈیشن میں سمندر کے کھارے پانی سے سنگین انفیکشن ہو چکے تھے، انکے پھیپھڑوں میں گھس جاتے بے انتہا پانی کے سبب وہ دس منٹ سے زیادہ سانس لینے کی اہلیت کھو چکے تھے۔

"ا۔۔اس نے دو گولیاں ماریں۔۔۔۔۔دو"

روشانے کی آنکھوں میں آگ کے ساتھ تکلیف امڈی۔

فارس نے ہاتھ بڑھا کر اپنی جذباتی کوئین کی گال تھپکی۔

"کہاناں۔اسکے دیے زخم بھر گئے۔اسے زخم دینا نہیں آتا۔وہ بھی تمہاری طرح اپنے بھائی کے بچھڑنے کے کرب سہہ کر جوان ہوا ہے۔اس سے نفرت مت کرنا کبھی روشانے۔"

بابا کی بات وہ ہر گز ماننے والی نہ تھی جبکہ بھائی پر پارس کی آنکھوں میں ان شعلے جیسی آنکھوں والے سے جڑی شناسائی غم اتار لائی، اب اسے سمجھ آئی کیوں اس نے حاتب کی طرف ہاتھ بڑھا دیا تھا۔

"میں اسے مار ڈالوں گی۔۔۔۔اگر آپکو کچھ ہوا۔"

روشانے کی ضد پہاڑ سی تھی۔

"ہدایت بابا۔اسے سمجھائیں۔یہ بد دماغ ہونا افورڈ نہیں کر سکتی۔اسے اپنے بابا کے بعد فرض نبھانے ہیں"

وہ بابا کے گال پھلانے پر خود بھی منہ پھلا گئی، ہدایت بابا مسکرائے؛ پارس بھی مسکرایا۔

"مجھے پارس دیں"

وہ لاڈ سے سر واپس بابا کے سینے پر رکھ گئی، فارس نے اسکے سر پر ہاتھ رکھے سر اٹھا کر ماتھا چوما۔

"جیب میں ہو گا دیکھو زرا"

بابا کے اس وقت بھی مزاق کرنے پر وہ چہرہ اوپر اٹھائے انکو گھوری، ہدایت بابا بھی ہنسے، باپ بیٹی کی یہ میٹھی تکرار حسین تھی۔

"اب جاو تم۔۔ دوبارہ مت آنا۔ میں نہیں چاہتا میرے دل کے ٹکرے پر میرے جیتے جی اور پارس کی غیر موجودگی میں آنچ آئے۔"

وہ بابا کے غم زدہ لہجے پر پھر سے آنسو بہانے لگی۔

"آپ مجھے گیٹ آوٹ کہہ رہے ہیں۔ کتنا تڑپ تڑپ کر پہنچی ہوں۔ جی بھر کر دیکھنے بھی نہیں دے رہے۔ ظالم بابا ہیں۔۔۔۔ ہمیشہ یہی کرتے ہیں۔ مجھے جی بھر کر نہ پیار کرتے ہیں نہ کرنے دیتے ہیں۔ دنیا ٹھیک کہتی تھی فارس سلطان ایک ظالم باپ ہے"

وہ ناراض ہو گئی، وہ اتنی پیاری روٹھتی ہے یہ پارس کے لیے اک اور خوبصورتی تسخیر کرنے سا تھا، اسے ارمان ہوا کے کاش یہ لڑکی ایسے اس سے بھی روٹھے اور وہ جان وار کر منائے تو بھی کم ہوتا۔

"میری جان بستی ہے تم میں روشانے۔ لیکن ابھی تمہیں خود کی خود حفاظت کرنی ہے۔"

وہ بابا کے سمجھانے پر اٹھ بیٹھی اور اپنے آنسو پونچھے۔

"میں پھر آسکتی ہوں ناں بابا؟ پلیز۔۔۔"

وہ منت کرا ٹھی، پارس سے وہ اتنی مجبور دیکھی نہیں جا رہی تھی۔

"آجانا۔۔۔ اور آکر یونہی میرے دل سے لگ جانا۔ میں نے تمہاری خوشبو مس کی"

Zohinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ پھر سے بابا کی آنکھوں میں آنسو تکے ان کے سینے پر سر رکھے لپٹ کر ناجانے کتنی دیر روتی رہی کے ان تین کی آنکھیں روشانے کی تکلیف سے بھر گئیں۔

"یہ آپکی ہی ہے۔ مخافظوں والی سپیشل۔ جو عام انسانوں کو راس نہیں آتی۔ بابا ایک آخری سوال۔۔۔ پارس کس نام سے اٹلی میں موجود ہیں؟ مجھے بتائیں میں خود ڈھونڈلوں گی"

وہ پارس کے حوالے سے اتنا سب جان گئی ہے یہ فارس کے لیے پریشانی تھی۔

"روشانے۔ جلد بازی شیطان کا کام ہے۔ صبر میرا بچہ"

وہ اسے ٹوک گئے، پر وہ بھی تو انہی کا خون تھی۔

"اور میں شیطان کی نانی"

وہ غصہ ہو رہی تھی پر ناکام۔

فارس اور ہدایت بابا شیطان کی اتنی پیاری نانی دیکھ کر ہنسے تو پارس کو جل پری سے پھر عشق ہوا، وہ سچ میں یہاں جنگلی پھول کا روپ بدل کر آئی تھی اور اب وہ پارس کی مستحق تھی۔

"جاو شاباش۔۔۔میرا اچھا بچہ ہوناں۔۔۔۔ ممکن ہے تمہارے بابا جاتے ہوئے پارس کے ساتھ تمہیں کوئی اور گفٹ بھی دے جائیں۔ سو انتظار کرو"

یہ تو اب سراسر لالچ تھا، دردناک جدائی کا حوالہ دے کر وہ روشانے کو درحقیقت مضبوط کر رہے تھے۔

"کٹی آپ سے۔۔۔۔مجھے آپکے بدلے نہیں، آپکے ساتھ پارس چاہیں۔ وہ گفٹ بھی"

وہ پھر رونے لگی، فارس نے ہاتھ بڑھا کر اسکے آنسو پونچھے۔

"تمہیں کھونا بھی سیکھنا ہو گا روشانے۔ ابتدا شاید مجھ سے ہو۔ اور یہی مخافظوں کو مضبوط کرتا ہے۔ جاو میری جان۔۔۔۔ خود کو بہادر بناو۔ کے کسی کے مرنے جینے سے تمہیں فرق نہ پڑے۔"

وہ بابا کی ہر بات مانتی تھی تبھی دل بڑا کیے یہ بھی مان لی اور پھر سے جھک کر بابا کا ماتھا چوما، اور جبرا مسکرا کر سر ہلاتی پاس سے اٹھی۔

فارس نے آنکھیں موندیں جبکہ روشانے نے ہدایت بابا کے پاس آتے ان سے بھی اجازت لی۔

"دھیان سے جانا"

ہدایت بابا نے آسودگی سے اسکا ماتھا چوما تو وہ روئی روئی آنکھیں رگڑتی وہاں سے جیسے ہی نکلی، پارس وہاں سے دوسری طرف جا کر چھپا، وہ پارس کا سکھ سکون اسکے پاس سے گزر گیا، پارس نے روشانے کو جاتے دیکھا اور کمرے

میں جیسے ہی داخل ہوا، ہدایت بابا سرکار اسے اپنے سامنے دیکھ کر سفید لٹھے کی مانند ہوئے۔

"پ۔۔پارس"

انکے منہ سے بے اختیار نکلا جس پر فارس سلطان نے فورا سے درد دیتی آنکھیں کھول کر گردن پھیری۔

"تم کیسے پہنچے یہاں پارس۔۔۔۔یہاں آو"

فارس کے پکارنے پر وہ قریب آکر اسی جگہ بیٹھا جہاں اسکی جل پری بیٹھی تھی، فارس سلطان مدت بعد اپنے اس بچے کو دیکھ کر جی سے اٹھے، وہ خود اپنے محافظ کو ایسے دیکھے تکلیف میں اترا۔

"میرا بیگ تو ادھر ہی رہ گیا تھا"

روشانے کے واپس کمرے میں داخل ہوتے ہی پارس، فارس اور ہدایت بابا کے چہروں پر سکتہ چھایا جبکہ روشانے جو بیگ لینے آئی تھی، بابا کے پاس بیٹھے ان نیلی آنکھوں والے شخص کو دیکھ کر پتھرا گئی، اسے پارس کی یہی آنکھیں ہی تو ازبر تھیں، چاروں کے چہرے اس وقت درد کی اصل تصویر بن چکے تھے، روشانے کی ٹھہری ہوئی آنکھیں بند ہو کر کھلیں تو آنسو ان آنکھوں سے موتیوں کی طرح ٹوٹ گرے اور اس سے پہلے وہ لڑکھڑا کر گرتی، پارس عیسی مغلانی نے اٹھ کر اسکی طرف دوڑتے اس حد سے زیادہ نازک وجود کو اپنے مضبوط بازوؤں میں بھر کر سنبھالا، وقت رک گیا تھا، دل بھی تھم گئے تھے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

بہت دن ہو گئے ہیں تم سے بچھڑے۔۔۔۔

تمہیں ملنے کو اب من کر رہا ہے۔۔۔۔۔♡

"کیا میں مر گئی؟"

روشانے کی سسکی بھری سوالیہ سرگوشی نے پارس

سمیت ان دو کی آنکھیں سرخی میں ڈبو دیں، کیسی دیوانگی میں دھت نگاہیں تھیں اس لڑکی کی، دل سنبھالے نہ سنبھل پائے۔

"تم کیسے مر سکتی ہو، جب اس مر چکے

شخص کو زندہ ہونے کا ہر احساس تم سے ملا"

سترہ سال بعد اس نے پارس کی آواز سنی، اتنے پاس سے دیکھا، اسکی خوش بختی کا درجہ سوچ سے بالاتر ہوا۔

وہ اس کی آواز، اسکی آنکھوں کے سائے، اسکے پاس

موجود ہونے اور مہربان لفظوں کو ترس چکی تھی۔

"پ۔۔پارس! آپ میرے پارس ہیں؟"

وہ سنبھل کر اس دنیا کے گنے چنے متبرک حصاروں

میں سے ایک کو پائے اک بار پھر اسکے

منہ سے یقین چاہنے کو کمزور آواز میں بولی۔

"ہاں جل پری! میں صرف تمہارا پارس ہوں"

یہ دنیا کا حسین اقرار پاتے ہی وہ کالی کالی آنکھیں منور ہوئیں۔

روشانے نے ہاتھ بڑھا کر جیسے انگلی لے جاتے پارس کے گال کو چھو کر یقین

ملنے پر ہاتھ ڈر کر پیچھے کھینچا، پارس نے ہونٹوں کو حصار نے والی مسکراہٹ

سمیت روشانے کی آنکھوں کے یقین کر لینے کا اقرار جیا تھا، وہ ایک کامل اور

بھرپور لمحہ تھا۔

وہ جلدی سے اسکے حصار سے نکلی اور پارس کے دونوں ہاتھ ہچکچاتے ہوئے

تھامنے چاہے۔

"یقین کر لو۔۔"

پارس نے اپنے دونوں ہاتھ اسکے سامنے کھولے، وہ اسکے ہاتھوں کو چھو کر اپنے آپ کو اس خواب سے نکالنا چاہتی تھی تبھی جب اس نے پارس کے ہاتھوں کو چھوا، اپنے ہاتھ اسکے ہاتھوں میں تھمائے تو وہ ڈر رہی تھی بس یہ لمحہ ٹوٹ جائے گا پر سب ویسا ہی ٹھہر ا رہا۔

وہ بھیگی آنکھیں زندگی میں اتنا مکمل کم ہی مسکرائی تھیں۔

"اسے بیٹھنے تو دو"

بابا کے پیار سے پکارنے پر روشانے نے جلدی سے ہاتھ چھڑوائے تو پارس نے بھی بڑی مشکل سے ہاتھوں سے چھوٹی کائنات پر صبر کرتے واپس فارس سلطان کے پاس بیٹھے انھیں دیکھا، وہ قریب رک کر پارس کو ایسے دیکھ رہی تھی جیسا کوئی بچہ اپنے سامنے کسی من پسند کھلونے کو رغبت اور چاہت سے

دیکھتا ہے کے بس چلے اور جھپٹ کر اس کھلونے کو اٹھائے، اپنے دل سے لگا لے۔

"بابا۔۔ہمارے پارس کتنے بڑے ہو گئے ناں۔ پہچاننے ہی نہیں ہو رہے ناں۔"

روشانے کو بدحواس دیکھتے ہدایت بابا نے آکر اسکے گرد اپنی بازو لپیٹی کیونکہ انکو حدشہ تھا انکی یہ حیران و پریشان صدمہ کوئین گر ہی نہ پڑے جبکہ پارس نے بے اختیار ہی روشانے کی آنکھوں میں ہلکورے لیتی چاہت سے لحظہ بھر نظر چرا کر مسکراہٹ دی۔

"ہاں میری جان۔بہت بڑا ہو گیا ہے یہ۔بہت طاقتور۔۔۔بہت کامیاب۔دنیا کی ہر ہار اسکے پیروں میں گری رہتی ہے۔دنیا کی ہر جیت اس کے ماتھے پر سج چکی ہے"

فارس سلطان کی دھیرے دھیرے سانس مشکل ہو رہی تھی پر یہ لمحہ انکے لیے بھی مدتوں بعد آیا تھا، انکے لہجے کے سوز نے ان سب کو غم سے دوچار کیا۔

پارس نے انکی طرف رخ بدلا حالانکہ روشانے پر سے نظر ہٹانا بہت مشکل تھا کیونکہ وہ بھی نظر نہیں ہٹا پا رہی تھی، پارس نے اپنے محافظ کے ہاتھ کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں لیا جس نے فارس سلطان کو ایک دلکش تبسم عطا کیا۔

"یہ سب مجھے کبھی نہ ملتا اگر آپ نہ ہوتے، مجھے آپ جیسے محافظ پر ناز تھا، ہے اور رہے گا۔"

وہ اپنے ایک جملے سے سبھی کو گرویدہ کر گیا، روشانے تو سانس لینا بھی ثانوی کیے بس یوں پارس کو دیکھ رہی تھی جیسے وہ چند لمحوں کا منظر ہو اور آنکھوں کی تشنگی کا تقاضا ہو کے پلکیں بھی نہ جھپکیں جائیں۔

"تمہیں اس محافظ پر بھی ناز ہو گا جو میں اپنے بعد تمہارے پاس چھوڑ کر جاوں گا"

فارس سلطان نے یہ کہہ کر ان تینوں کے دل تڑپائے، روشانے نے بھی پارس سے نظر ہٹا کر بابا پر ڈالی۔

"آپ سے بہتر ہو گا وہ کیا؟"

پارس کا لہجہ رندا، فارس سلطان رشک میں مسکرائے۔

"سو فیصد۔۔میری روشانے میرے بعد میری جگہ تمہاری حفاظت کرے گی"

بیک وقت سب نے روشانے کو دیکھا اور روشانے آنسوؤں کو آنکھوں میں سنبھالنے کے جتن کرتی بابا کو یوں دیکھنے لگی جیسے بہت ناراض ہو۔

"یہ تو بہترین محافظ بنے گی فارس سلطان"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

یکدم ہی سبکی نظریں پارس پر جا ٹھہریں، آخری نظر جو ان نیلی آنکھوں سے ملی وہ روشانے کی تھی۔

"تم دو کا نکاح چاہتا ہوں۔ میری آخری خواہش"

یہ اک جھٹکا تھا، بیک وقت دونوں نے فارس سلطان کو دیکھا، آنکھوں کی پتلیاں ٹھہر گئیں، بے ارادہ روشانے کی نظر اپنے ہاتھ پر گئی، جہاں حاتب کی پہنائی رنگ وہ مصلحتا اپنے روم میں ہی اتار آئی تھی۔

"پ۔۔ پر بابا آخری خواہش تو نہیں بولیں۔ پہلی بولیں پلیز۔۔۔ مجھے آپکی کوئی خواہش آخری نہیں چاہیے۔"

وہ بابا کے سرہانے آتی بچوں کی طرح روئی، پر فارس سلطان شاید جان گئے تھے کے انکی سانسیں ختم ہونے والی ہیں۔

"یہ میرے بھائی کی منگیتر ہے۔ سنا میں نے۔۔ کیا یہ مناسب ہو گا فارس سلطان"

پارس کو نا جانے کیوں ان شربتی آنکھوں کا خیال خود کی خوشی سے بھاری محسوس ہوا۔

"آپکے اس قاتل بھائی سے شادی کرنے آئی بھی نہیں ہوں پارس۔بہت بد تمیز ہے وہ۔میرے بابا کو اس حال میں لانے والا ظالم۔آپ سب سے زیادہ میرے پارس ہیں سنا آپ نے۔اپنے اس گندے بھائی کی طرفداری کی تو میں گم ہو جاوں گی اس بار اور بڑھاپے میں ملوں گی آپکو دیکھیے گا"

یہ روشانے کے اندر کی تکلیف،سترہ سال جدائی کی اذیت اور نجانے کون کون سا حق بولا کے اتنی دردناک سچویشن میں بھی روشانے کا حق جمانا اک لمحہ امر بن گیا،وہ بتا نہیں سکتا تھا کے روشانے کے منہ سے "میرے پارس" کی کیا قیمت ہے،اس کے بدلے دنیا گروی رکھی جا سکتی تھی۔

"خبردار اگر کوئی گم ہوا اب۔۔۔ہدایت بابا انکے نکاح کا بندوبست کروائیں فورا۔۔۔"

فارس سلطان کو لگا انکی سانسیں کم ہیں تو کہیں وہ اس خوبصورت ملن سے محروم نہ رہ جائیں، روشانے کی نظر پارس کے گلے میں موجود ٹی سائن لاکٹ پر گئی، ہدایت بابا تاکید پر فورا نکاح خواں کے انتظام کو مسرتاً دوڑے۔

"آ۔۔ آپ نے یہ کیوں پہنا ہے پارس۔۔۔۔۔؟"

وہ قریب آکر پارس کی گردن میں موجود ٹی سائن کے لاکٹ کو اپنی انگلی کی پوروں پر رکھ کر پارس کی نیلی آنکھوں میں جھانکی۔

"کیونکہ میمری لاس ہونے کے بعد مجھے اسی مذہب کی تعلیمات دی گئی تھیں، لیکن میں عیسائی نہیں ہوں یہ صرف اس دنیا کی آنکھوں میں جھونکی گئی دھول ہے جس دنیا نے مجھے نیو جینریشن کا شیڈو یعنی پیراسائیٹ بنایا"

وہ اسکے چہرے پر تسلی کے پھول سجتے دیکھ کر مسرور ہوا۔

"فشی ڈونا میں آپ ہی آئے تھے ناں پارس؟"

وہ اتنے پاس کھڑی ہی پارس کی سمجھ بوجھ پر خطرہ تھی اوپر سے اسکے سوال، فارس سلطان ان دو کو محبت سے تک رہے تھے جیسے انکو ان دو سالاروں کی جیت کا یقین قدرت نے ان آخری لمحوں سونپ دیا ہو۔

"کیسے پتا چلا؟"

پارس نے حیران ہوتے وہ کالی آنکھیں دیکھیں۔

"وہ بھی آپ جیسا بگ بوائے جو تھا۔"

روشانے کی نظریں جھکا کر کی سرگوشی پر فارس سمیت پارس بھی دھیما سا مسکرایا۔

"اور وہ روٹی کے کنارے بھی تو آپ نے الگ کیے۔۔۔بابا آپکو پتا ہے میں نے دو سالوں میں انکو دو سو بار تو بوڈنگ میں ٹوکا ہو گا۔پر یہ باز نہیں آئے۔اور بابا یہ اتنے تیز ہیں انہوں نے فشی ڈونا آکر اپنی آنکھیں بھی چھپا لیں۔پر اپنی آنکھوں کے اثر پر قابو نہیں رکھ سکے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ معصومیت سے بابا کو پارس کی شکائیت لگاتی کہیں اندر سے ریزہ ریزہ ہو رہی تھی، بابا کے کھونے کا ڈر اور پارس کے مل جانے کی خوشی، یہ دو مختلف کیفیتیں تھیں جس سے وہ بیک وقت لڑ رہی تھی تبھی جب روشانے کی آخری جملے میں آواز لڑکھڑائی تو پارس نے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں جیسے بنا سوچے دبایا وہ لمحہ روشانے کو ان دو کیفیات سے لڑنے کے قابل کر گیا۔

"ایک دوسرے کا خیال رکھنا۔ تم دو کو ساتھ رہنے کا ممکن ہے موقع کم ملے۔"

فارس سلطان نے اپنے دونوں ہاتھ بڑھائے اور ان دونوں نے اپنا ایک ایک ہاتھ انکو تھمایا۔

"ب۔۔بابا ایسی باتیں نہیں کریں۔ مجھے پارس کے ملنے کی بہت سی خوشی سیلبریٹ کرنی ہے۔ وہ بھی آپکے ساتھ۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ رونے لگی تو پارس نے اٹھ کر اسے بابا کے پاس بٹھایا اور جنابہ بیٹھتے ہی بابا سے لپٹ گئیں جبکہ فارس کی نظریں پارس سے جا ملیں، محافظ نے اپنی جان کا ٹکرا تھمانے کا مان بخشا تھا۔

"تم پارس کے ساتھ زندگی کا ہر سکھ پاو میری جان، میں ہمیشہ تمہارے پاس ہوں۔ بس میری ایک بات یاد رکھنا روشانے۔ ہمارے جینے کے پیچھے اللہ کی مرضی کے ساتھ ساتھ بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں لیکن ہمارے مرنے کے پیچھے صرف اللہ کی مرضی ہوتی ہے۔ تم میری بیٹی ہو، تم ناحق کسی کو تکلیف مت دینا۔ تمہارے بابا کو سکھ صرف تمہارا مضبوط رہ کر جینا دے گا۔ مجھے کچھ ہو بھی گیا تو تم اکیلی نہیں ہو گی۔ تمہارے پاس تمہارا پارس ہو گا۔ اور میری بیٹی بیک وقت دو پاورز کے ساتھ کو لیپس نہ ہو جائے سو تم سے جلد یا بدیر ایک پاور واپس لے لی جائے گی"

وہ یہ سب روشانے کو جب بولے تو پارس نے نفی میں سر ہلاتے رحم طلب ہو کر فارس سلطان کو اس سے روکا، روشانے کو ہوتی تکلیف وہ برداشت کرنے

کا اہل نہ تھا، وہ کچھ نہ بولی، کیونکہ شاید اسکے دل نے بابا کے دل سے جڑ کر سارے سچ جان لیے۔

کچھ دیر میں خاص اور اجلت میں کیے خوبصورت سے اہتمام کے ساتھ ان دو کا نکاح وہیں فارس سلطان کے سامنے ہوا، روشانے کی زندگی کا خوبصورت لمحہ قدرت مختصر کر کے اسے کوئی سزا نہیں دے رہی تھی بلکہ اسے مضبوط کر رہی تھی۔

وہ الائم مغدام کے نکاح میں شریعت کے مکمل اور پکے اصولوں کے ساتھ دی گئی، قول و قرار کی مبارک ساعتوں نے پارس کو اسکی جل پری اور جل پری کو اسکے پارس کا کر دیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

ہدایت بابا سرکار نے دونوں کے روشن ماتھے چومے، گواہان نے مبارک دی اور روشانے سے اسکے آنسو سنبھالنے بہت مشکل تھے، وہ نکاح کے فورا بعد جب روئی تو فارس سلطان بھی رو پڑے، شاید اپنی کل دولت کسی کو سونپنا ہر

باپ کے لیے ایسا ہی مشکل ہوتا ہے، پارس اور ہدایت بابا نے دونوں باپ بیٹی کو کچھ دیر پرائیوسی دی کیونکہ فارس سلطان اپنی بیٹی کو آخری تحفہ دینے والے تھے۔

جبکہ ہدایت بابا کا اصرار تھا کے آج روشانے اور پارس شام تک انکی اس دنیا کے مہمان بنیں۔

"ب۔بابا۔۔۔ایسا مت کریے گا کے مجھے پارس دے کر آپ بے فکر ہو کر چلے جائیں۔م۔۔مجھے میرے بابا کا پیار بھی تو چاہیے۔"

وہ کب سے رو رہی تھی، یہاں تک کے فارس سلطان کا سینہ تر کر گئی۔

"جسکے پاس پارس ہو، اسے کب کسی کے پیار کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔اٹھ کر بیٹھو میرا بچہ۔بابا سے گفٹ نہیں لینا؟"

وہ گفٹ کی لالچ میں بہت مشکل سے رونا روک سکی، بابا نے اسکے چہرے کی معصومیت کا صدقہ اتارا اور اپنے سر کے تکیے کے نیچے سے ایک انویلپ نکال کر روشانے کو تھمایا۔

"یہ کیا ہے بابا جان؟"

وہ حیران کے ساتھ پریشان ہوئی۔

"یہ میری زندگی کے کچھ ایسے سچ میں میرا بچہ جو میں جیتے جی تمہیں بتا نہیں سکتا۔ میری حالت تمہارے سامنے ہے۔ شاید وقت کم ہو تو جب بابا پاس نہیں ہوں گے تب میری زندگی کے کچھ چھپے ہوئے سچ تمہاری ڈھارس بنیں گے۔ وعدہ کرو تم ان میں چھپے سچ کی بھی پارس کی طرح حفاظت کرو گی۔"

وہ اس انولیپ کو ڈر کر تکنے لگی کیونکہ وہ بابا سے جدائی کا رنگ لیے ہوئے تھا، اک آنسو ٹوٹ کر اس کالی آنکھ سے ملائم رخسار پر رینگا۔

"بابا میں آپکو کچھ نہیں ہونے دوں گی ناں"

وہ سسک اٹھی۔

"میری جان! ہم اپنے پیاروں کو کب کچھ ہونے دینا چاہتے ہیں لیکن جب زندگی کا مقصد پورا ہو جائے تو ہمیں جانا ہی ہوتا ہے۔ میری زندگی کا آخری مقصد اپنے بچے کو اسکا پارس لوٹانا تھا۔ اب تم بھی مجھے وعدہ دو کہ تم میری امانتوں کا خیال رکھو گی"

وہ حلق میں جمع آنسوؤں کے سبب بول پانے میں ناکام تھی۔

"ی۔۔یہ بھی کوئی کہنے والی بات ہے بابا۔ اپنی جان سے بڑھ کر حفاظت کروں گی۔"

فارس سلطان کا دل پنکھ ہوا، انھیں قرار آیا۔

"جاو اسے اپنے بیگ میں رکھ کر آو میرے پاس"

Zubiniovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

بابا کی تاکید پر روشانے نے وہ انویلپ جلدی سے جا کر اپنے بیگ میں رکھا اور واپس آئی۔

"اب میرا بچہ اپنے پارس سے مل سکتا ہے"

وہ بابا کی اجازت پر نظریں جھکا گئی۔

"میں نے مل لیا ناں بابا"

وہ حیا نشین روشانے فارس، اپنے بابا کا مان بڑھا گئی۔

"پھر مل لو۔اس کا حال تو نہیں پوچھا میرے سامنے۔بس لاڈ ہی کر رہی تھی اور تاڑ رہی تھی"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

بابا کے زرا شرارت سے چھیڑنے پر وہ سارے دکھ سے نکل آتی جیسے جی اٹھتے مسکرائی، فارس سلطان کے ہر درد کو دوا ملی۔

"میں کب تاڑ رہی تھی بابا، میں اچھی بچی ہوں"

روشانے نے نظریں ہنوز چرا کر اپنا دفاع کیا۔

"وہ تم سے سو گنا اچھا بچہ ہے۔ جاو اسکا حال پوچھو پورے حق سے۔ آج تم دو کے نکاح کی ہم مل کر چھوٹی سی سیلبریشن کرتے ہیں۔ جاو"

وہ بابا کی طرف جذب پیار سے تکنے لگی۔

"م۔۔ مطلب آپ مجھے پرائیویسی دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔"

روشانے کے سوال پر فارس سلطان آنکھیں میچتے میٹھا سا مسکائے۔

"میں نے تمہیں پارس دے دیا، پرائیویسی کیا چیز ہے۔ میں بھی اب آرام کرنا چاہوں گا"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ بابا کے آخری جملے پر اپنی گھبراہٹ چھپائے گال پھلا گئی۔

"سیدھا سیدھا کہیں ناں کے میری جان چھڑ۔ آپکے اور پارس کے لیے میں کتنی جنونی آپکو علم جو تبھی چھیڑ رہے ہیں مجھے"

وہ اس وقت انکو اٹھائیس سالا سیانی روشانے نہیں، دو سال کی ضدی بچی لگی۔

"میرا حق ہے"

وہ بابا کے شوخ ہونے پر پھر سے انکے چہرے پر جھک کر ماتھا چومتی بابا کا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے جوڑے جذباتی ہوئی۔

"بابا جان۔ میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں"

وہ پھر سے آنکھوں کو تر کر بیٹھی جو اب تو متورم لگ رہی تھیں۔

"مجھے پتا ہے میری جان۔ ہمیشہ پارس کو سنبھال کر رکھنا۔ اور اسے دوبارہ کھونے مت دینا۔ اب جاو بھی میرا بچہ ورنہ وہ اپنے محافظ کو ولن سمجھنے لگے گا۔"

بابا کے اصرار پر وہ روتے روتے ہنستی چمکتی آنکھوں سے مسکرا کر وہاں سے جیسے ہی بھاگی فارس سلطان کے چہرے پر درد بکھرتا گیا، انکی سانس اکھڑی

جس سبب انہوں نے فوراسے ماسک واپس چڑھالیا، بہت لمحے لگ گئے انکی سانس بحال ہونے پر لیکن شاید اب سانسوں کے سنورنے کا وقت تھمنے والا تھا، وقت رخصت آگیا تھا۔

.._____..

تمام۔ضروری ٹیسٹس ہونے کے بعد دو گھنٹے کے اندر اندر ڈاکٹرز ٹیم کے مطابق حاتب مغدام کو مناسب عطیہ دہندہ منظور کر لیا گیا تھا کیونکہ دونوں یعنی حاتب اور عمائمہ کی جسمانی مطابقت کے دیگر ضروری تمام عوامل پورے ہو رہے تھے، لیکن عمائمہ فارس کے خود کڈنی لینے سے انکار نے ڈاکٹرز، اسکی منہ بولی ماں اور یہاں تک حاتب کو بھی افسردہ کیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"میں مل سکتا ہوں اس سے؟"

حاتب مغدام کی خاص ریکوسٹ پر ڈاکٹرز سٹاف نے اسے عمائمہ سے ملنے کی اجازت دی، ابراہیم کمرے میں شفٹ ہو چکا تھا پر ابھی سکون دیتی دواوں کے زیر اثر تھا۔

حاتب کمرے میں داخل ہوا تو بیڈ کراون سے ٹیک لگا کر کھڑکی سے نظر آتی روشنی پر آنکھیں جما کر بیٹھی اس لڑکی پر فورا گئیں، اسکے ہاتھ پر ڈرپ نسب تھی، وہ ہوسپٹل کے کپڑوں میں بال کھولے گم صم سی بیٹھی بس غیر مرئی نقطوں پر جمی تھی تبھی تو حاتب کے تیز پرفیوم اسکی آمد، اسکے سامنے ہی کاوچ پر بیٹھنے تک کی عمائمہ کو خبر نہ ہوئی۔

"میں تمہیں کڈنی دینا چاہتا ہوں۔ منع کیوں کر رہی ہو؟"

حاتب کے نرم لہجے اور بھاری آواز کو سنے وہ چاہتی تھی اس دھمک دار آواز کا چہرہ دیکھے پر وہ کسی کے سامنے کمزور پڑ جائے گی اس خدشے سے لوگوں کے چہرے دیکھنا چھوڑ چکی تھی۔

"مجھ پر کسی احسان کی ضرورت نہیں۔بہت مشکل

سے میں موت تک پہنچی ہوں"

زندگی کے لمس سے نچڑا ہوا وہ بدمزاج لہجہ، حاتب کی دلچسپی ابھی سے بنتا محسوس ہوا۔

"موت کے بعد بھی سکون نہ آیا تو کیا کرو گی؟"

یونہی اک خیال کو اس شخص نے سوال بنا کر اس لڑکی کے روبرو رکھا۔

"کم از کم اس دنیا میں واپس نہیں لوٹوں گی"

اسکے تاثرات میں پتھر اوہنوز قائم رہا۔

"اتنی سی عمر میں زندگی سے اکتاہٹ کی وجہ عمائمہ؟"

اب کی بار حاتب مغدام کے اندر لوٹ کھسوٹ ہونے لگی۔

"اکتاہٹ نہیں ہے، میری کوئی زندگی کبھی تھی ہی نہیں"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

وہ تصحیح کرنے میں کافی ماہر لگتی تھی، حاتب کی شربتی آنکھوں میں اطمینان تھا تبھی وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھے زرا آرام دہ انداز میں چوڑا ہوا۔

"میری بھی نہیں ہے۔ پر میں نے کبھی مرنا نہیں چاہا"

وہ اپنے اندر کے طوفانوں کے بارے اپنے سائے تک سے راز رکھتا تھا پر آج پہلی بار عمائمہ کے سامنے اپنی ہار پیش کی۔

"آپ بہادر ہوں گے"

وہ بلا کی خود سر تھی کے ہل بھی نہ رہی تھی۔

"میں ڈھیٹ ہوں۔ چلو میری آفر پر سوچو۔ دونوں زندگی اور موت کو ساتھ کنفوز کریں گے"

اب کی بار عمائمہ نے گردن گمائی اور لمحہ بھر وہ سامنے بیٹھے انسان کی وجاہت، چارم اور بے ترتیب رعنائی تینوں پر مبہوت ہوئی پر یہ کیفیت لمحاتی

تھی،وہ کالی آنکھیں نہیں تھیں،وہ گہری براون آنکھوں کا طلسماتی جہاں تھا۔

"وہ کیسے ؟"

عمائمہ فارس کے لب پھڑ پھڑائے۔

"میرے دل اور جسم کی آدھی زندگی تم لے لو۔

اپنے دل اور جسم کی آدھی موت مجھے دے دو"

سہولت سے اناطالیہ کے امیر نے تجویز دی جبکہ عمائمہ کے ہونٹوں پر اک مسکراہٹ کا بوسیدہ ٹکرا آرکا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"اس سے کچھ بدلے گا تو نہیں لیکن ٹھیک ہے۔"

وہ اس شخص کی پر اثر نگاہوں سے گھبرا کر بات،فیصلہ اور ضد سب بدل گئی۔

وہ فتمخذانہ ہوتے اٹھ کھڑا ہوا،عمائمہ نے اسے دوبارہ دیکھنے کی ہمت نہ کی۔

"تھینکیو۔میری نیکی بننے کے لیے"

وہ آیا، فتح کیا، اپنی ملکیت کا جھنڈا عمائمہ فارس کے اختیارت کی سرزمین پر گاڑا اور اسے چپکے سے دل و جان تک بھا جاتا، بیچ منجدھار سے نکال کر چھاوں بخش کر اوجھل ہو گیا اور عمائمہ فارس جس نے چہرے دیکھنے چھوڑ دیے، ممکن تھا اسکے دیدہ ترکو، اس چہرے سے محبت ہو جاتی۔

وہ طوفان تھا، وہ بپھری موج تھا، لیکن وہ اس کہانی میں اک لمحہِ سکون بن گیا۔

..._____..

"اف۔۔۔میرا دل کر رہا میں ناچوں۔سر مجھے اتنی خوشی اپنی شادی کی نہیں ہوئی تھی جتنی آپکے ایمرجنسی نکاح کی۔اب میری فکریں ختم ہوئیں۔اپنی جل پری کے ساتھ اچھا وقت گزاریں اور خدا کے لیے دنیا جہاں کی فکروں کو کچھ دیر سائیڈ کر دیں"

نجف کی تو بہت بڑی مراد بر آئی تھی، کال سننے کے لیے وہ دوسرے ریسٹ روم میں آیا تھا اور یہ کمرہ بھی غار جیسی ساخت کا تھا لیکن فلی فرنیشڈ اور آرام کرنے و ستانے کے لیے فرشی میٹرس کے علاوہ دو طرح کے آرام دہ کاوچ بھی موجود تھے، بڑی سی کھردری دیوار پر ایل سی ڈی بھی نسب تھی جبکہ ایک طرف بڑی سی گلاس وال سے پہاڑوں کے جھنڈ سے سرکتا Mediteranean سمندر دیکھائی دے رہا تھا۔

" نجف۔ دنیا جہاں اسکے روبرو بنا میرے کیے ایک طرف ہو جاتے ہیں۔ میں یہاں سے فری ہوتے ہی شام تک ہوٹل واپس چلا جاوں گا"

پارس کی عجیب سی معصومانہ صفائی پر اس پار لنچ کرتے نجف صاحب کو گدگدائی ہنسی آئی۔

"نہ بھی جائیں تو کس کی جرت آپ سے حساب لے۔ آپ ہوٹل کو چھوڑیں۔ آپ روشانے فارس کے ارد گرد ہی آباد ہونے کا سوچیں یہ بقیہ اٹھائیس ستائیس دن"

نجف کی مزید یہ شرارتی گفتگو سننے کا پارس میں بلکل سٹیمنانہ تھا تبھی کال کاٹنی ہی ضروری لگی۔

" نجف۔۔۔ تم بھول رہے ہو کون ہوں میں؟"

پارس نے جب یہ دھمکی دی تبھی روشانے اسے ڈھونڈتی ہوئی ریسٹ روم کے باہر آئی اور ہچکچاتے ہوئے اندر جھانکی اور تبھی اسکے کان میں پارس کی آواز پڑی، وہ گلاس ونڈو کی طرف منہ کیے ایک ہاتھ پاکٹ میں ڈالے کھڑا ہوا اس قدر پیارا لگا کے روشانے کے دل کی یہیں رفتار بڑھی، وہ پوری چپکے سے اندر گھسی اور بنا آہٹ دروازہ بند کیے دروازے سے لگ گئی۔

"میری مجال سر، لیکن کچھ دیر آپ بھول جائیں کے آپ اٹلی کے پیراسائیٹ ہیں جسے فزیکل ٹچ، ٹچی ٹچی جذبات، اور وار فتگی اور فسون خیزی سے الرجی ہے۔ چلیں اپنی سپیشل ون کو ٹائم دیں۔"

نجف نے اپنی شیطانی جاری رکھتے پارس کو کافی تنگ کیا۔

"یہ باز نہیں آئے گا"

پارس نے زرا غصے سے بڑبڑاتے کال کاٹی تو روشانے نے اپنی گھبراہٹ کو قابو کیا، وہ اسکا پارس ہے یہی دل کو سمجھا کر اسکی طرف بڑھی۔

"کون تنگ کر رہا ہے آپکو پارس۔ نام بتائیں میں اسے سبق سیکھا دوں گی"

وہ اسکی آواز پر فوری پلٹا اور جو بہت آسان سمجھ کر پارس کے پاس لپک آئی تھی، جب اس شخص کی نظروں کا حصار پایا تو لگا جیسے ہلنا، سانس لینا اور کچھ کہنا بڑا ہی مشکل ہو گیا۔

"ہے ایک بے آرام آدمی جسے میرے قید ہونے کی خوشی نے پاگل کر دیا ہے"

پارس نے مستقل روشانے کو دیکھنے سے گریز برتتے یونہی بے ترتیب سا جملہ پھینکا پر جب وہ اسکے بلکل پاس آ رکی تو پارس نے مقابل کے اداس لگنے پر دم سادھا۔

"میں نے آپکو قید نہیں کیا، آپ بس میرے ہوئے ہیں"

یہ بظاہر ایک سادہ سا یقین دلانا تھا پر اف اس لڑکی کا پارس سے جڑا اعتراف کسی بھی نوعیت میں قاتلانہ ہی تھا۔

"میں تمہارا ہو گیا ہوں۔۔"

پارس نے اسکی خوبصورت کالی آنکھیں تکتے اپنے ہاتھوں کو اسکی سمت پھیلایا، جن کو روشانے فارس کو چھونے کی تڑپ بہت جلن سے گزار چکی تھی، وہ پلکیں جھکا کر وہ شفاف مگر مضبوط ہاتھ دیکھ کر رغبت سے اپنے ہاتھ

ان میں جکڑ گئی جو ایک دوسرے میں قید ہوتے ہی ایک دوسرے کی بہترین ساخت کے سبب جذب لگنے لگے۔

"آپ تو بہت ہنڈسم ہو گئے ہیں پارس، ہمیشہ تھے۔ پر اب تو ایسے ہیں کے میں تاڑتی رہی اور مجھے خبر نہ ہوئی۔ بابا چھیڑ رہے تھے۔"

بولتے بولتے وہ جب اسے دیکھنے سے گھبرائی تو آنکھیں جھکا کر شرمیلا سا ہنسی۔

"وہ ٹھیک چھیڑ رہے تھے، مجھے پہلی بار کسی کا تاڑنا اتنا پیارا لگا۔"

وہ نرم و بھاری لہجہ رکھتا تھا جو سامنے والے کو عادی کر سکتا تھا جیسے روشانے، اسکی آواز اور سرگوشیوں کی دھمک، اپنی دھڑکنوں سے تال میل کرتی محسوس کر رہی تھی۔

"پارس۔۔ یہ سب مجھے نہیں پتا کب ہوا۔۔۔

آئی مس یو سو مچ"

وہ اپنی بدحواسیوں سے مکرتی جب وہ آنکھیں دیکھ کر جذباتی ہوئی تو اسکے ہونٹوں نے بے ترتیب سا اک حق ادا کیا تھا۔

"آئی مس یو ٹو۔۔۔"

پارس کے منہ سے محبت و انسیت کی اک الوہی چاشنی میں لپٹا جواب سنے وہ ساتھ اپنے ہاتھوں کا اسکے ہاتھوں میں مزید جذب ہونا محسوس کرے بوکھلائی، عجیب دل بے ڈھنگی تال پکڑنے لگا، حوصلہ ہمت سب بکھرنے لگی۔

"روشانے"

سترہ سال بعد اس نے اپنے نام کو لگے رنگ دیکھے جب پارس نے پکارا۔۔

"جی"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ ان آنکھوں کی رغبت و وارفتگی سے سمجھ گئی وہ کیا کہنا چاہتا ہے۔

"کچھ کہوں۔۔۔۔اجازت ہے؟"

ایسی اجازت پر دل تک تھم گیا، وہ جنت میں خود کو محسوس کر رہی تھی۔

"یہ مت کہیے گا میں اچھی لگ رہی ہوں، ایسا آج تک کسی نے نہیں کہا"

آنکھیں جھکا کر اک حسرت کا اعتراف کرتی وہ ان نیلی آنکھوں میں بسے سب جذبات کو چیلنج کر بیٹھی۔

"مجھے امید تھی میرے پاس یہ کہنے کا حق اب تک سلامت ہو گا"

مقابل کی سرگوشی، روشانے آلائم مغدام نے دل سے لگالی۔

"تو کریں حق استعمال"

وہ زندگی میں پہلی بار شرما رہی تھی، اسکے رخساروں پر گلاب اترتے کسی کے دل بیٹھ جانے کا سبب بن رہے تھے۔

SAMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"تھوڑی دیر بعد کروں؟۔۔۔۔کچھ دیر اور دیکھ سکتا ہوں تمہیں"

پارس کی زرا بے خود فرمائش نے لمحوں کا سانس پھلا دیا،روشانے کا بھی۔

"میری ٹانگیں کپکپا رہی ہیں"

وہ یکدم ہی ہاتھ چھڑواتی جا کر میٹرس پر بیٹھی،پارس نے اسکے ڈر کو محظوظ نظروں میں لیتے کچھ دیر نروس سی روشانے کو گود میں ہاتھ رکھ کر انھیں مڑورتے دیکھا اور جا کر اسکے پاس ہی اسکے کاندھے سے ٹچ ہوتے بیٹھا۔

"بابا کے پاس چلیں؟"

وہ اسکے پاس بیٹھنے پر بھی عجیب بولائی تھی،کچھ سمجھ نہ آیا تو یہی بڑبڑائی۔

"اس سے اگر ٹانگیں کپکپانا بند ہو جائیں گی تو ضرور چلتے ہیں۔آجاو"

پارس نے بھی سیدھا ہونے میں حدیں پار کرتے اٹھ کر ہاتھ پھیلایا۔

"یہ کیا سچ میں اتنے بونگے ہیں یا بن رہے ہیں؟"

اسکے ہاتھ کو گھورے روشانے نے ڈرتے ڈرتے پھر سے نیلی آنکھوں کے عکس والے اس وجیہہ شخص کے چہرے کو دیکھا۔

"اٹھی تو کہیں گر نہ جاوں۔"

وہ مسکین بنی منمنائی، پارس نے ہونٹوں پر امڈتی مسکراہٹ مہارت سے چھپائی اور پارس کے واپس اس بار باقاعدہ اس سے اچھے سے جڑ کر بیٹھنے پر حلق سے تھوک نگلا۔

پارس نے کچھ دیر تو روشانے کی یہ گھبراہٹ انجوائے کی پھر اسکی بازو میں بازو لپیٹے اپنا ہاتھ پھیلایا تو روشانے نے بنا دیکھے اپنی ہتھیلی اسکے ہاتھ پر رکھی اور دونوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ میں انگلیوں کو پھنساتے پھر مسکرا کر ایک دوسرے کے چہرے کو دیکھا۔

"آپکی میمری اگر لوس ہو گئی تھی تو مجھے کیوں نہیں بھولے پارس؟"

آنکھوں میں تیرتی خوش بختی لیے وہ پارس کو تکتے بولی۔

"کیونکہ میرے دل کی میمری لاس ہونے سے بچ گئی۔اور تم واحد تھی جسے میں نے دماغ میں نہیں اپنے دل میں محفوظ رکھا۔پھر اپنے ہاتھوں سے پوچھو،یہ اپنا بہت سارنگ میری ہتھیلوں سے میری ان لکیروں پر چڑھا کر بچھڑے تھے،وہ معصوم محبت ہم دونوں کی طرح سترہ سال سانس لیتی رہی اور بڑی ہو کر یہ بن گئی۔۔۔۔"

وہ سب مخمور توجہ لیے سنتی اختتام تک بے قرار ہوئی۔

"یہ کیا؟"

اسکے سوال کرنے کی عادت اب بھی برقرار دیکھے پارس نے آنکھوں میں اتنی شدت بھر لی کے روشانے کو دھک دھک کرتے دل کے ساتھ چھوٹتے سانس کی دہائی تک محسوس ہوئی،وہ پھولے سانس سمیت اس سے نظر چرا گئی۔

"جواب چاہیے؟"

وہ پھر سے گردن گما کر پارس کو دیکھنے لگی۔

"شرمانے کا مطلب یہ تھوڑی ہوتا ہے کہ مجھے جواب نہیں چاہیے۔"

شکوہ کرتی جل پری کی رعنائی قابل تحسین تھی۔

"شرمانے کا مطلب ہوتا ہے پلیز چپ ہو جاو"

وہ بھی اپنے مفروضے سمیت میدان مار گیا، وہ بے اختیار ہنسی لیکن پھر دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھتے مسکرائے۔

"م۔۔میں آپ سے بہت پ۔۔۔"

وہ ہاتھ چھڑواتے اسکی طرف ہوئے بیٹھا اور روشانے کو پکڑ کر اپنے گلے لگایا، وہ ٹوٹی شاخ بنی اسکے وجود میں چھپ سی گئی، پارس کا یہ انداز روشانے کی جان پر سراسر خطرہ محسوس ہوا تھا۔

"یہ سب ابھی مت کہو جل پری۔۔۔۔اسے پھر کبھی رکھ دو۔"

پارس کے جذبات عام نہیں اسکا اندازہ اسکی جل پری کو ہو گیا، جیسے وہ اسے گلے لگائے دنیا بھول گیا تھا، وہ بھی بھول جانے پر راضی تھی، دونوں اتنے قریب تھے کے دل کی دھڑکنوں کا ردھم ایک دوسرے کے سینے میں اتر رہا تھا۔

"جب تم سترہ سال پہلے مجھ سے دور ہوئی تھی میں نے اس لمحے دعا کی تھی تم مجھے اب میری بن کر ملو پھر بھلے تمہیں میرے نام لگنے پر کتنا ہی وقت لگ جائے، وہ معصوم عمر تھی اور دیکھو دعا قبول ہوئی۔ میں چاہتا تھا تمہیں بنا کسی ڈر کے بہت دیر تک اپنے دل سے لگا کر کہہ سکوں کے تم اللہ کی مرضی کے بعد میرے اب تک جینے کی پہلی وجہ ہو روشانے۔"

اپنے دل سے لگانے کے بعد وہ اسے اجازت دیے روبرو لایا تاکہ وہ کچھ کہے کیونکہ بیقرار محسوس ہوئی۔

"آپ اب بھی بہت انوسینٹ ہیں اور میرے بھی وانٹڈ کے اشتہار نہیں لگے ہوئے"

پہلے تو پارس اسکی بات نہ سمجھا پر جب فیل ہوا کے وہ چڑ گئی تو اپنی کلر مسکراہٹ سے روشانے کی سٹی گم کر بیٹھا۔

"میری حفاظت کا جو بھوت سوار ہوا ہے تم پر، اسکے بعد ممکن ہے اشتہار لگ جائیں۔ ہم ڈیل کرتے ہیں۔ تم مجھے اپنی حفاظت کرنے دو بس"

وہ روشانے کے لیے کہیں اندر سے ڈرا ہوا تھا، وہ اسکا قیمتی سرمایہ تھی۔

"جی نہیں۔ کوئی ڈیل نہیں ہو گی ایسی۔"

وہ موقعے پر بگھڑی، مزاج بھی تپا۔

"تمہیں کچھ ہو گیا تو؟"

وہ برہم ہوا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"تو آپ کو بھی ہو جائے گا سنپل۔ ساتھ مریں گے۔ یہی تو چاہتی ہوں میں"

وہ اتنی آسانی سے پارس کی برہمی دور کر گئی کے وہ کتنی دیر اس پر سے بے خود نظریں نہ ہٹا سکا۔

ایس مروہ مرزا کے مزید ناولز پڑھنے کے لیے ویب سائیٹ ضرور وزٹ کریں۔

www.smerwamirzanovels.com

"تم اب بھی ضدی ہو"

وہ سرگوشی نما انداز میں ہار مان گیا، روشانے نے اسے دیکھ کر اپنے جذبات کو کٹھن سانس اندر کھینچ کر سنبھالا تھا۔

"آپ اب بھی میری ضد کا احترام کریں گے جانتی ہوں۔"

وہ مان سے ہارے پارس عیسی مغلانی کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی جو اپنی نگاہوں کے گہرے اثر میں دھیرے دھیرے بدلاولا کر روشانے کو خطرے کے حصار میں کھینچ رہا تھا۔

"ہار مان لی میں نے"

ہار تو وہ روشانے کے آگے بہت پہلے چکا تھا بس تسلیم کرتے اعتراف آج روبرو کیا۔

"گڈ۔۔۔ویسے آپ خطرناک بھی ہوں گے۔ہنڈسم بھی ہیں۔پیارے بھی لیکن آپ رومینٹک نہیں ہیں کیا؟"

ابھی جس موصوفہ کی پارس کے زرا چھو کر محبت سے تکنے پر ٹانگیں کپکپا رہی تھیں وہی بیڑوں کے چھتے میں ہاتھ دینے کی کوشش پوری دلیری سے کر گئی۔

"اچھا ایسا کیوں لگا تمہیں؟"

پارس نے دلچسپی سے اسکے چہرے کے مخملی خدوخال کو محسوس کن انداز میں فوکس کرتے پوچھا جو اس وقت بھی حجاب میں بہت پیاری اور کیوٹ لگ رہی تھی، چہرے کے خدوخال میں گھلے اضطراب نے مزید اسکے چہرے کی کشش میں اضافہ کر دیا۔

"میں بھی ناں، کچھ بھی کہہ دیتی ہوں۔ کچھ بھی لگتا رہتا ہے مجھے"

اپنی باقی ہر بات کا ارادہ ترک کرے وہ جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی، چہرے کے رنگ منتشر تب ہوئے جب پارس نے اسکی کلائی پر ہاتھ کی گرفت جماتے اٹھ کھڑا ہوئے روشانے کو اپنی جانب پکڑ کر گمایا۔

"میں تمہارے بال دیکھ سکتا ہوں؟"

وہ جو پارس کی نرم روح جنجھوڑتی گرفت میں سانس لے رہی تھی، اور ان کہے ڈر اسکے دامن کو گھیرے تھے، ایسے سوال پر اسکی ہر کیفیت بدل گئی۔

"ہیں۔۔۔بال؟"

روشانے نے گہرا سانس کھینچے تعجب کا اظہار کیا۔

" نظر لگادوں گا کیا؟ تبھی دیکھانا نہیں چاہتی"

لحظہ بھر یہ فسوں خیز سوال اور ارد گرد کا ماحول، روشانے پر بھاری بھرا۔

"میں ایسے بال رکھتی ہی نہیں جنھیں نظر لگے"

روشانے نے ٹالنا چاہا کیونکہ جانتی تھی شاور لیتے ہی مائیوں کی طرح لپیٹ کر آئی تھی۔

"تم نہیں دیکھانا چاہتی۔ تم مجھ سے اب بھی چھپنا چاہتی ہو روشانے؟"

جس شخص کے لیے وہ سترہ سال تڑپی تھی، اسکے زرا افسردہ ہونے نے روشانے کو اسکے بے انتہا پاس لا ٹھہرایا۔

"جب یہ پورا وبال آپکا ہے تو بال کیا چیز ہیں؟"

روشانے نے اپنے حجاب کی واحد ایک پن جس سے وہ حجاب کو بہت مہارت سے سیٹ کیے ہوئے تھی کھولنے لگی جب پارس نے مزید قریب سرکتے ہوئے خود اسکی مدد کرتے اس پن کی ہک خود نکالی اور بہت توجہ سے روشانے نے مسکرا کر آنکھیں سی چرائیں۔

پن کھلنے کی دیر تھی کے وہ روشانے کے چہرے کے ارد گرد ڈھیلا ہوا اور تبھی پارس نے ہاتھ بڑھا کر اسکی گردن کی پچھلی طرف سے انگلیاں گزارتے ڈھیلے سے بالوں کو گردن میں لپٹے اسکارف کی گرفت سے نکالا ہی کے وہ گھنی آبشار کھل کر روشانے کی پوری کمر پر قبضہ جما گئے، وہ پارس کی گردن کی اور سرک آئی جس سبب اس شخص کے وجود سے اٹھتی قوی مہک نے روشانے کو اپنے بس میں کرے مدہوش کیا۔

"یہ تو نظر لگ جانے کی حد سے بھی اوپر کے حسین ہیں۔ تم ان کو چھپا کر رکھتی ہو یہ مجھ پر احسان ہے تمہارا"

پارس نے دونوں ہاتھوں کو بڑھا کر اسکے بالوں کو سنوارتے بھاری سی سرگوشی کی جسکے بعد کتنی دیر روشانے، اپنی آنکھیں اس پر سے ہٹا نہ سکی۔

"ادھر دیکھیں۔ احسان کیوں؟"

وہ دونوں ہاتھ اٹھا کر پارس کے رخساروں کے دائیں بائیں ان ٹھنڈی ہتھیلیوں کو لگا کر پارس کے چلتے ہاتھوں، دھڑکتے دل اور اسکے حسن پر سرکتی نگاہوں سبھی کو ایک ساتھ ساکن کر گئی۔

"کیونکہ تمہیں یا تمہارے سائے تک کو لگی نظر میرے لیے نہ سہا جاتا نقصان جو ہے"

پارس نے اسکے نازک سراپے کو نرمی سے اپنی طرف کھینچا، روشانے کی پلکیں ماہی بے آب سے لرزیں اور ویسے ہی پارس کے سینے سے آ جڑنے پر اسکے اندر بھی ایسا ہی اثر جاگا جو ہوش و خرد سے بیگانگی برتنے پر تلا تھا۔

"آپ کے قریب ٹھہر کر آپکی ان آنکھوں کو دیکھنے سے زیادہ جان لیوا کچھ نہیں پارس"

وہ خود بھی محسوس کر رہا تھا پر جب روشانے کے ہونٹوں سے اسکی بے خودی کا اعتراف آیا تب تو محسوسات کو رنگ لگ گئے، گرفت مضبوط ہوئی تو دو طرفہ تشنگی میں اضافہ ہوا۔

"میں تم سے دور ہو جاوں کیا؟"

پارس کے لیے جان لیوا ہونے کا مطلب شاید ایسا تھا جو وہ اپنی جل پری کے لیے برداشت نہ کر سکتا تھا۔

"بھول کر بھی یہ جرت مت کیجئے گا"

یہ سرسری سی گستاخی تھی جو لفظوں کی بازگشت بنی روشانے سے سرزد ہوئی۔

Zubiniovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"میں اتنے قریب رہ سکتا ہوں یعنی؟"

وہ ہر تکلف کو اپنے اور روشانے کے بیچ سے سہولت کے سنگ سرکا کر اک طرف کرتے ملائمت کے سنگ زرا مچلتی شوخی کے سنگ مسکاتے بولا۔

"ہاں ناں۔۔۔"

مسکراہٹ، رضا، خوشی اور بے انتہا پیار میں لپٹی اس لڑکی کی دو لفظی جکڑنے کی اجازت و سازش ناکام جاتی ایسا ممکن نہ رہا۔

"میں تھوڑی حرارت محسوس کر رہی ہوں"

پارس کی ابھی نگاہوں میں کچھ بدلے رنگ ملے ہی کے روشانے فارس نے گھٹے سانس سمیت اپنے سارے حوصلے ٹوٹنے پر بنا سوچے کہہ دیا۔

"اور مجھے جو محسوس ہو رہا ہے وہ بتا نہیں سکتا۔ بتانے میں خطرہ ہے"

لہجے سے شرارت چھلکائے پارس نے ڈوبی ڈوبی وہ آنکھیں دیکھیں جن میں صاف لکھا تھا وہ پارس عیسی مغلانی کے چھونے کی قوت جتنی بہادر شاید بہت مشکل سے ہو سکے گی۔

"آپ مجھے تنگ کر رہے ہیں؟"

اپنی جگہ سے آگے کھسکتے وہ پارس کے بنائے فاصلے کو عبور کرے پھر نزدیک ہوئی۔

"میں نے تنگ کرنے کی کوشش کی تو ہے"

بے اختیار ہی وہ مسکائی۔

"آپ کو پتا ہے میں اس وقت کیا محسوس کر رہی ہوں؟"

یہ جاننے کی بھلا پارس کو کیا ضرورت جو روشانے کے زرا اکھڑے سانس لینے سے ہر بے کلی بھانپ چکا تھا۔

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"پتا ہے لیکن تم بتا کر مجھے بے حد راحت دو گی"

پارس نے اپنی کمزوریوں کی ہر ڈور خوشی خوشی روشانے کی ہتھیلی میں تھما دی۔

"مجھے لگ رہا میں آپکے پیار میں بہت جلد پاگل ہو جاوں گی۔ آپکا یہ ورژن میرا فیورٹ ہے"

روشانے کی بولتے ہوئے تیز پر تپش سانسیں، پارس کے چہرے پر پڑتیں دور رہ پانے کے پُر امن فیصلے کو جبر بنانے لگیں۔

"سچ میں؟"

وہ اسکے سرگوشی میں پوچھنے پر سر ہلا گئی اور پارس نے اسکے ہونٹوں پر رس گھلتی مٹھاس سے قربت اختیار کرنے کو فاصلہ سمیٹا ہی کے ڈور پر ہوتی دستک پر روشانے جلدی سے چہرہ پارس کے سینے میں چھپا کر اپنے ہاتھ جیسے اسکے اطراف لپیٹ کر اپنی جانب سے چھپی، پارس ہنس دیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

اسے لگا نہیں تھا وہ چھپتی ہوئی اتنی کیوٹ لگتی ہے۔

"تم سے تھوڑی دوری ملے گی؟"

پارس نے مسلسل دوسری دستک پر دل کا حصہ بن کر سینے میں چھپی روشانے کو ہوش دلائی۔

"سوری ایسا اب ممکن نہیں"

سینے میں منہ چھپائے وہ اپنے ٹوٹتے ہوئے سانس، بہت ساری بے ہنگم دھڑکنوں کا بگھڑا توازن اور پورے وجود پر چھائے سرور کو بھی چھپا رہی تھی پر زبان نے سارے بھرم گستاخی کیے توڑ ڈالے۔

"دروازہ ناک ہو رہا ہے روشانے۔۔"

پارس کے ایک بار پھر مسکرا کر جتانے پر وہ فوراً سے گھبرا کر دور ہوئی، پارس کے کچھ کیے بنا ہی وہ لڑکی دودھ میں گھلے روح افزاء جیسی میٹھی ہو چکی تھی۔

"اوپس۔۔مجھے سنائی نہیں دیا۔ آپکے دل کی دھڑکن بہت بد تمیز ہے۔۔۔"

وہ اپنا اسکارف اور میٹرس پر گری پن اٹھائے بنا نظر ملائے حجاب سیٹ کرنے اٹیچ واش روم جا بند ہوئی اور پارس نے چہرے پر موجود خمار کو ہٹائے دروازے کی طرف قدم بڑھائے اور کھولا تو سامنے ہدایت بابا سرکار کو دیکھ کر پارس کے دل میں اک ٹیس جگی، انکی آنکھیں بھیگی تھیں۔

"فارس کا فرض پورا ہو رہا ہے پارس۔۔روشانے کو میں نہیں سنبھال سکتا پتر۔۔۔"

وہ یہ کہتے ہی غم سے بھرے لوٹے تو پارس نے دیوار تھامے اس صدمے پر صبر کرنے کی کوشش کی پر ممکن نہ ہوا، اسکی نیلی آنکھوں میں میراث کھو دینے کا غم آرکا۔

"کیا بابا نے بلوایا ہے؟"

اپنے عقب سے روشانے کی پکار پر وہ پلٹ کر اندر آیا تو روشانے کو ان نیلی آنکھوں کے کرب پر سانس گھٹتا محسوس ہوا۔

"یہاں آو۔۔۔"

پارس کے بازو کھولنے پر وہ پاس تو آئی پر گلے لگنے کے بجائے اس نے آس سے پارس کی آنکھوں میں دیکھا۔

"میں تمہیں انکی کمی ہونے نہیں دوں گا روشانے، تم مجھے اپنی زیادہ تکلیف مت دیکھانا۔ میں یہ سہنے میں بہت نااہل ہوں۔ میں دنیا کے ہر غم، ہر وبال اور ہر کرب کو سہنے والا۔ تمہارے ٹوٹ کر بکھرنے پر صبر نہیں کر سکتا"

وہ صابریں میں تھی، اس نے آسمان پر اب بابا نام کا ستارہ چننا ہے وہ سمجھ گئی، پارس نے اسکی جھکتی آنکھیں بڑے دکھ سے دیکھیں اور اسکا سینے میں چہرہ چھپا کر بہت مشکل سے سانس لینا۔

SYEDA MIRZA NOVELS
WWW.EMERWAMIRZANOVELS.COM

"و۔۔وہ مجھے ہمیشہ ادھورا سکھ دے کر گم ہوتے آئے ہیں۔مجھے عادت ہو گئی پ۔۔پارس۔مجھے انکے پاس لے جائیں پلیز"

وہ اسکے حوصلے پر اسے اپنے سینے لگاتا خود بھی وہ آنسو نہ سنبھال سکا جو اگر اب بھی آنکھوں میں رہ جاتے تو بینائی ضبط کر بیٹھتے۔

وہ دونوں جب تک فارس کے پاس پہنچے،انکی جان جا رہی تھی،وہ پارس کے سنبھال کر بابا کے پاس بٹھانے پر ہچکیوں کی زد میں روتی بابا کے سینے لگ گئی۔

"ر۔۔روشانے۔حاتب اور سہانہ کو کہنا میں نے انکو معاف کر دیا۔میری ا۔۔مانتوں کا خ۔خیال رکھنا۔اور پ۔۔پارس!اسے سنبھال لینا"

اک ہچکی سے بھی کم پر اس شخص کے جسم سے جان نکل رہی تھی جیسے یہ بس ہجرت ہو،وقت قضا نہیں۔

ہر کوئی محافظ کی جدائی پر رو پڑا تھا، یہاں تک کے انکا مسیحا بھی، فارس سلطان کی آنکھ سے اک آنسو نکلا اور وہ مہربان نظریں ہمیشہ کے لیے اِس پار کے لیے بجھ گئیں پر اُس پار ابھی بہت کچھ باقی تھا۔

"میں آپکی امانت کی حفاظت کروں گی۔ آپ نے بھلے میری جان لے لی جا کر۔ میں آپکی روشنا نے ہوں بابا، میں آپکو مرنے کے بعد پریشان اور فکر مند ہونے نہیں دوں گی۔ جنت آپکا دائمی گھر ہو گا، بس تبھی آپکا جانا سہہ رہی ہوں سنا آپ نے۔ میں آپکو بہت م۔۔ مس کروں گی"

اسکے بابا کو الوداع کرنے نے ہر کسی کی آنکھیں چھلکا دیں کیونکہ آواز میں منجمد نمی چھپائے، بابا کو جانے کی اجازت دیتی صبر و ہمت کا پیکر بنی تھی، یہاں تک کے پارس کو لگتا تھا اسکی آنکھیں پگھلنے کی قوت سے محروم ہیں پر آج اسکا یہ گماں بھی دھل گیا۔

"میرا بچہ۔ سنبھالو خود کو۔ میں ہوں ناں تمہارے پاس"

ہدایت بابا قریب آئے، اپنا ہاتھ روشانے کے سر پر پھیرا تو وہ بابا کا ماتھا چومتی ان پر سے اٹھ کر بیٹھی، اسکی آنکھیں آنسوؤں سے ترانگارے میں بدل گئی تھیں۔

"یہ بہت تکلیف میں تھے ناں؟"

روشانے کے ہچکی بھر کر سوال پر ہدایت بابا نے روتے ہوئے سر کو جنبیش دی۔

"اب تو میرے بابا کو تکلیف نہیں ہو گی ناں؟"

پارس آگے آئے اسکے پاس ہی آکر بیٹھے اسکو اپنی بازو کا حصار دیا تو روشانے نے تڑپ کر پارس کے چہرے اور پھر نم آنکھوں کو دیکھا۔

"ہو گی تکلیف پر ان آنکھوں سے بہتے آنسوؤں سے۔ تم انکا قیمتی حصہ ہو جو اب میرے پاس ہے۔ انکو سکون انکے اس حصے کی امان دے گی روشانے۔ ہم جانتے ہیں ان کی بند ہوتی سانس سب سے بڑا خسارہ تمہارے

لیے لائی ہے پر تم ان کے حصے کی حفاظت پر معمور ہو کر انکے احساس، خوشبو اور رنگ سے کبھی جدا نہیں ہو گی۔ فارس سلطان تمہاری آنکھوں سے اب مجھے دیکھیں گے اور میں ان میں آنسو برداشت نہیں کر سکتا۔ تمہیں صبر کرنا ہو گا"

وہ سب سمجھ کر بھی یہ برداشت نہ کر پائی کے وہ بابا کو کبھی نہیں دیکھ سکے گی۔

"ب۔۔بہت مشکل ہے صبر۔۔"

وہ لڑکی زندگی کے بہت بڑے دکھ میں گری بھی جیسے آنسو سنبھالنے کے جتن کرے سسکی، پارس کا دل ٹکرے کر گئی۔

"میرا تمہارے پاس ہونا تھوڑی تسلی بن سکتا ہے؟"

اس بار تو ہدایت بابا تک کی آنکھیں چھلک اٹھیں۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"دل ب۔۔بہت بری طرح دکھ رہا ہے پارس۔۔۔۔ابھی ہر تسلی چھوٹی سی ہے۔ آپکے میرے پاس ہونے کا پہاڑ سا دلاسا بھی میری آنکھوں سے اوجھل کر گیا انکا جانا۔ میں محروم ہو گئی انکے لمس سے پارس۔۔۔۔۔"

وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی، جبکہ پارس نے اسے اپنے سینے میں چھپا لیتے اسکے کپکپاتے وجود سے ہوتی اذیت پر سرخ آنکھوں میں دکھ بھرے بس اس لڑکی کے لیے صبر مانگا تھا، جسے ملنے میں کچھ وقت لگنا طے تھا۔

۔۔_____۔۔

نیا گردہ لگانے کے آپریشن میں تقریباً 3-4 گھنٹے لگنے طے ہوتے ہیں، عطیہ کردہ گردہ پیٹ کے نچلے حصے (پیٹ کے علاقے) میں رکھا جاتا ہے، جہاں سے اسے وصول کنندہ کے جسم کی اہم خون کی نالیوں اور مثانے سے جوڑنا آسان ہوتا ہے۔ جبکہ ٹرانسپلانٹ کروانے کے بیچ مریض کے اپنے گردے جسم سے نہیں نکالے جاتے، شام تک دونوں سرجریز ہو چکی تھیں اور

حاتب کے لیے یہ دردناک تجربہ شاید زندگی کی ویلیو سمجھنے کے لیے بہت ضروری تھا، عمائمہ فارس ابھی تک دواوں کے زیر اثر آئی سی یو روم میں تھی مگر حاتب کو ایک گھنٹے پہلے ہی روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔

"آپکو پتا ہے آپ ایک کڈنی پر کتنے سال جی سکیں گے اب؟"

نرس جو حاتب کو ایگزامن کرنے اور انجکشن لگانے آئی تھی، اسکے ہاتھ کی پشت پر لگے کنولا میں انجکشن لگاتی ڈرامائی مسکرائی۔

"میری چھوڑو، وہ لڑکی کتنا جی سکے گی یہ بتاو نرس"

وہ ایسے سوال سے نرس کو ششدر کر گیا۔

"کم سے کم چودہ سال اور زیادہ سے زیادہ پچاس"

نرس نے انجکشن انسرٹ کرتے بتایا، وہ مدھم سا مسکرایا۔

Zubiinovels.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"آپکو پتا ہے اس کی ماں تب سے شکرانے کے نفل پڑھ رہی ہیں، آپکو ہر دس منٹ میں آکر دیکھتی رہیں جب آپ بیہوش تھے۔ انکے لیے ایک جیتے جاگتے انسان کا یوں اپنے جسم کا حصہ کاٹ کر دینا نا بھلائی جا سکتی نیکی ہے۔ آپ اسکا اجر ضرور پائیں گے مسٹر حاتب"

نرس کے اجر کی بات سن کر نا جانے کیوں وہ سکون نہ پا سکا، قدرت نے عجیب حالات کی مار ماری تھی، ایک طرف اسکی وجہ سے کوئی مر گیا اور دوسری طرف اسکے جسم کے اک حصے نے ایک زندگی بچالی۔

وہ خود پر اذیت سے جیسے ہنسا، نرس تک عجیب افسردہ ہوئی۔

"میں کب تک گھر جا سکتا ہوں؟"

حاتب کے مضطرب سوال پر نرس نے خفگی سے اسے گھورا۔

"جب تک آپکے سٹیچیز جسم کی جلد اور گہرائی تک مضبوط پکڑ نہ پالیں۔ آپ کو مس عمائمہ سے زیادہ کیئر کرنی ہے۔ جب ایک بھرپور صحت مند انسان

کے جسم سے کڈنی ریموو ہوتی ہے تو قدرت کا اتنا خوبصورت نظام ہے کے دوسری کڈنی اپنے سائز میں بڑھنے لگتی ہے اور ریموو ہوئی کڈنی کی جگہ سنبھال لیتی ہے۔یہ پراسیس تبھی فاسٹ ہو گا مسٹر حاتب اگر آپ مکمل آرام اور توجہ سے ایک ماہ تک ریسٹ کریں گے۔اپنے زخم کو ہلانے سے گریز اور الکوحل سے مکمل پرہیز۔آپکے بلڈ میں ہمیں ہیوی الکوحلک پارٹیکلز ملے تھے سو آگے سے آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے"

نرس سے پہلے ہی ڈاکٹر فصیل حمدان کے اندر داخل ہونے پر وہ اکتائی سی نظر ان پر ڈال گیا جیسے وہ آرام کا نہیں، قید سلاسل کا حکم سنا رہے ہوں۔

"اور کچھ؟"

حاتب کی چڑ پر ڈاکٹر حمدان پاس آ رکے۔

"کل تک آپ ڈسچارج ہو جائیں گے پر گھر جاتے ہی اگر آپکو فیور ہو یا زخم رسنے لگے تو فوراً ہمیں انفارم کیجئے گا۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حمدان نے اسکی گردن کو چھو کر ہیٹ دیکھی۔

"مجھے اس catheter سے نجات دیں، یہ کافی شرمندہ کرنے والی چیز ہے۔ میں نازک حسینہ نہیں کے چپے پر بنی واش روم تک نہ پہنچ سکوں"

حاتب نے گرجے سے حکم پر نرس سمیت ڈاکٹر حمدان دھیما سا مسکرائے۔

"آپ کے مثانے میں کیتھیٹر یا ڈرینج ٹیوب اس لیے انسرٹ ہے تاکہ ہم آپ کی کڈنی کی نگرانی کر سکیں کے آیا وہ دوسری کڈنی کی کمی کو قبول کر پا رہی ہے یا نہیں، اور یہ بس دو گھنٹے کے لیے ہے مسٹر حاتب تاکہ آپکو اٹھنا نہ پڑے، کیونکہ آفٹر کڈنی ڈونیشن، peeing ریٹ بلیڈر کے شرنک ہونے کے سبب بڑھ جاتا ہے تو یہ صرف آپکے آرام و سکون کے لیے ہے۔ ڈونٹ بی اپ سیٹ"

حاتب کا چہرہ خوامخواہ یہ سب کھلی ڈھلی باتیں سن کر سرخ ہوا، کڈنی دینے سے پہلے اس نے یہ سب شرمندگی والی چیزیں بلکل نہ سوچی تھیں کے اتنے

گھنٹے یونہی ناکارہ انسان کی طرح پڑا رہنا ہو گا۔گھر بھی اس نے ابراہیم اور اپنے کسی اہم کام سے اوٹ آف سٹی ہونے کا بتا دیا تھا ورنہ اب تک تو پریسہ ہی وبال مچا چکی ہوتیں۔

"یہ جس نے انسرٹ کی ہے اسے کہیں کے میرے سامنے آنے سے تب تک گریز کرے"

حاتب کے فون اٹھا کر آنکھیں چرانے پر حمدان بھی دبا دبا مسکرائے۔

"ڈونٹ وری میں ہوں وہ"

حمدان صاحب کے اعتراف پر حاتب نے فون سے نظر اٹھا کر خشمگیں نظروں سے ان پچاس ساٹھ کے لگ بھگ ڈاکٹر حمدان کو دیکھتے شکر کا سانس بھرا۔

"کوئی اناڑی یا ینگ ہوتا تو مر جاتا اس بے شرمی پر میرے ہاتھوں"

وہ اب تک گھبرائا سا لگا کیونکہ یہ سب حاتب مغدام کے لیے بلکل بوکھلا دینے والی چیزیں تھیں۔

"ڈونٹ وری۔ڈاکٹرز جب آپکو ٹریٹ کرتے ہیں تو وہ آپکا پردہ بن جاتے ہیں۔ڈونٹ بی ان کمفرٹیبل"

حاتب نے انکے سمجھانے پر زرا چہرے کے تاثرات ٹھیک کیے۔

"کیا وہ بھی اسی سچویشن میں ہے؟"

حاتب کے سوال پر حمدان صاحب پھر مسکرائے۔

"جی بالکل۔اسکی سچویشن زیادہ پین فل ہے کیونکہ آپکی کڈنی کا اسکی باڈی میں ایڈجسٹ ہونا اسے کئی ہارمونیکل، ہیلتھ ایشوز سے گزارے گا۔لیکن مجھے امید ہے ایک ماہ بعد آپ دونوں ہی ایک اچھی زندگی گزارنے کی شروعات کر رہے ہوں گے"

حاتب کو سن کر تسلی ملی، وہ بس اپنی نیکی کے اجر کی صورت اس لڑکی کی صحت چاہ رہ تھا۔

"ہوپ سو۔ کیا وہ بھی کل ڈسچارج ہو جائے گی؟"

حاتب کی بے چینی تکتے حمدان بھی فرصت سے اسکی تشفی کروانے پر لگے تھے۔

"نہیں وہ آپکی طرح سٹرونگ مسلز اور امیون سسٹم نہیں رکھتی۔ اسے ہم ایک ویک تک سپیشل کیئر میں رکھیں گے۔"

حاتب کو ابھی بھی تسلی جیسا کچھ نہ ملا۔

"ٹھیک۔۔۔وہ مینٹلی ڈسٹرب تھی کیا؟"

حمدان نے حاتب کی فکر پر گہری نظروں سے اناطالیہ کے امیر کو دیکھا۔

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ویسے تو ہم کسی پیشنٹ کی ہسٹری بتاتے نہیں لیکن آپ کی توجہ کچھ خاص لگ رہی ہے امیر صاحب تو میں بتا دیتا ہوں۔ وہ اناطالیہ کی بہت فیمس ایکٹرس جاسیہ الماس کی بیٹی ہے، جسے اسکی ماں نے اسکے باپ سے پیدائش کے دوسرے دن ہی ڈائورس دے کر لیگلی کورٹ سے لینے کے بعد دوسری شادی کر لی۔ اسی سوتیلے باپ کی طرف سے وہ بچی کئی سال تک ہراسمٹ کا شکار رہی لیکن اپنا ہر ممکنہ بچاو بھی کرتی رہی اور جب جاسیہ الماس کو پتا چلا کے اسکا دوسرا شوہر اسکی بیٹی کو ہراس کر رہا تو اس نے دوسرے شوہر کو بری طرح مارا، پیٹا۔ وہ خبیث مر نہ سکا اور اسی ہاتھا پائی کے بیچ اس نے جاسیہ الماس کو ٹیرس سے نیچے دھکیل دیا اور وہ اچانک مر گئی، دو ماہ پہلے اسکی موت کی خبر بھی آئی تھی۔ خود جاسیہ الماس کا دوسرا شوہر پچھلے دو ماہ سے جیل میں ہے۔ یہ جو عورت عمائمہ کے ساتھ ہے یہ اسکی ماں کی خاص ملازمہ ہے جس نے عمائمہ کو تب سے اپنے پاس چھپا کر رکھا"

حاتب کے یہ سب سن کر رونگٹے کھڑے ہوئے، اسے عمائمہ کا سپاٹ لہجہ و انداز یاد آیا، عجیب دل میں ٹیس سی جگی۔

"اور عمائمہ کا پہلا باپ؟"

حاتب کے استفسار پر حمدان نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

"اسکے بارے کبھی اس نے میڈیا میں نہیں بتایا نہ کبھی یہ کسی کو علم ہوا۔ عمائمہ کا سر نیم فارس ہے تو شاید یہی نام ہو گا۔"

حاتب کا اس نام سے ہی موڈ خراب ہوا، وہ جانتا تھا دنیا میں کئی فارس ہیں پر اس وقت اسے اس نام کا ہر فرد ہی نامنظور تھا۔

"تھینکیو ڈاکٹر حمدان۔ مجھ پر اتنا ٹرسٹ کر کے یہ سب بتانے کے لیے اور یہ میرے پاس راز رہے گا۔ مجھے ابراہیم کا بتائیں وہ کیسا ہے۔؟ اگر بہتر ہے تو میں کب مل سکتا ہوں اس سے؟"

حاتب کی بے چینی تکتے حمدان متفقانہ مسکرائے۔

"وہ ایک دو گھنٹے تک فائنل چیک آپ کے بعد ڈسچارج ہوں گے پھر آپ بھی اس سب سے فری ہوتے مل سکتے ہیں۔"

حمدان نے اپنے پیشہ وارنہ انداز میں بتایا جس پر وہ تھک جاتے سر پیچھے کو ٹیک گیا جبکہ حمدان بھی اسے آرام کا کہے روم سے چلے گئے البتہ نرس اب بھی وہیں فائل کو دیکھنے کے ساتھ گاہے بگاہے حاتب مغدام کو تاڑنے میں لگی تھی جو اب آنکھیں بند کر چکا تھا اور اس مریضانہ حالت میں بھی اپنی لکس اور وجاہت کے چارم سے اپنے ارد گرد کے افراد ہر گہرا اثر چھوڑ رہا تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

.._____..

کمرے میں اندھیرا کیے وہ صبح سے پڑی تھی، پریسہ نے ڈنر پر بس آج ہاشم کے ساتھ ہی بیٹھ کر کھانا کھایا کیونکہ آہل بھی دوستوں کے ساتھ نکلا تھا جبکہ روشانے بھی ابھی تک واپس نہ آئی تھی۔

سہانہ نے تکیے میں منہ مزید چھپایا جب پریسہ اسکے سرہانے آکر بیٹھیں۔

"میری جان! تم اس کرب سے کب نکل کر نارمل زندگی جیو گی۔"

ماں کے ٹوٹے پھوٹے سوال پر سہانہ نے چہرہ چھانا ترک کرتے اپنا سر ممی کی گود میں رکھا، وہ ہر رات ایسے ہی روتی سسکتی رہتی تھی۔

"ممی میں کچھ بتانا چاہتی ہوں"

سہانہ کے بکھرے لہجے و تمہید دونوں پر پریسہ کو خوف آیا۔

"ہمم۔۔بتاو میرا بچہ"

پریسہ نے اسکے اٹھ کر بیٹھنے پر اسکی سوجھی آنکھیں دیکھتے ضبط سے کہا۔

ZubiniWebszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"فارس نے میرے ساتھ کچھ نہیں کیا تھا، میں نے انکو زبردستی ہگ کیا تھا۔اپنی شرٹ بھی خود پھاڑی"

سہانہ کے اعتراف جرم نے پریسہ مغدام کی آنکھوں میں سرخی اتار دی۔

"اب اس اعتراف کو کر کے تم ہمیں کونسی نئی اذیت دینا چاہتی ہو سہانہ؟اب کسی طوفان کو سہنے کا حوصلہ نہیں ہے ہم میں۔"

ماں کے پھٹ پڑتے منت خیز جواب پر سہانہ کی پلکیں بھیگنے لگیں۔

"م۔۔میں نے یہ سب کل روشانے کو بھی بتا دیا۔میں یہ سب حاتب کو بھی بتادوں گی۔مزید مجھ سے نہیں برداشت ہو گا۔میں جینا نہیں چاہتی ممی۔میں فارس کو نہیں بھول سکتی۔آپ سبکی تکلیف بنتے بنتے تھک گئی ہوں۔مجھے اس گلٹ سے رہائی چاہیے، ممی میری زندگی اک بوجھ کے سوا کچھ نہیں۔میں یہاں سے جانا چاہتی ہوں۔میں انسانوں کے بیچ رہنا ڈیزرو نہیں کرتی"

وہ انکی سب سے بڑی اولاد، پہلا بچہ تھی اور سہانہ کے بہتے آنسو اسکے مجرم ہونے کے باوجود اس ماں سے برداشت نہ تھے۔

"بس میرا بچہ۔ مت رو۔۔۔۔ فارس سلطان تمہیں ضرور معاف کر دیں گے۔ وہ بہت اچھے ہیں۔ اور حاتب کا بھی شائد یہ سچ جان کر عتاب کم ہو جائے اور وہ روشانے کے ساتھ اپنا رشتہ بھی ٹھیک کر لے۔۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ تمہارے بابا کو تو پہلے ہی فارس پر بہت یقین ہے، سب میری بیٹی کو معاف کر دیں گے۔ اور میں تمہیں اکیلے کہیں جانے کی بلکل اجازت نہیں دوں گی۔ ابراہیم سے شادی کر کے جہاں جانا ہو اچلی جانا"

ابراہیم کے حوالے پر وہ ممی کو دیکھتی آنکھیں جھکا کر رو پڑی۔

"ابراہیم مر جائے گا ممی، اسے مجھ سے شادی پر کبھی فورس مت کیجئے گا۔ میں کسی کے لائق نہیں ہوں اور یہی میری سزا ہے۔"

سہانہ نے بہت کرب سے گزارش کی جو پریسہ کا دل کچل گئی۔

"وہ ویسے بھی اندر ہی اندر تمہاری حالت دیکھ کر مر رہا ہے۔ حاتب نے اوٹ آف سٹی ہونے کا جھوٹ بولا ہے، میں نے شام میں گلوما کال کی تھی حاتب کا پوچھنے کو تبھی پتا چلا کے ابراہیم آج صبح ہارٹ پین کے سبب کو لیپس ہو گیا۔ حاتب میرے خیال میں اسی کے ساتھ ہے صبح سے"

سہانہ نے اپنے آنسو رگڑے، وہ یہ سن کر بہت زیادہ پریشان ہو گئی۔

"واٹ۔۔۔ ممی دیکھا آپ نے۔ میں کسی کے حق میں اچھی نہیں۔ مجھے اسے دیکھنے جانا ہو گا۔ جاوں؟"

سہانہ کو وہ منع نہ کر سکتی تھیں۔

"ضرور جاو۔ اور جب اس سے ملتی ہو، اپنے پچھتاوے، اپنی زخمی ذات اک طرف کر دیا کرو۔۔۔ قدرت ہم پر ہمیشہ مہربان نہیں رہتی۔ مجرموں پر تو کبھی نہیں۔ جاو اسے دیکھ کر آو"

پریسہ اسے بیٹی ہونے کے سبب کوئی سزا دے نہیں سکتی تھیں، لیکن دل انکا بہت دکھا ہوا تھا۔

ممی کے جاتے ہی وہ خود کو سنبھال کر ریڈی ہوئی اور فوراہی گلوماسٹاف سے ہوسپٹل کا ایڈریس لیے پہنچی، وہ روم میں شفٹ ہو چکا تھا مگر ابھی اسکا فائنل چیک آپ کچھ دیر میں ہونا تھا تبھی اوکے کا سائن ملنے پر ہی اسے بیڈ چھوڑنے کی اجازت ملتی۔

"مس سہانہ۔۔ آیئے"

ڈاکٹر کے منہ سے سہانہ سنتے ہی ابراہیم نے بند آنکھیں کھولیں، وہ مرجھائی لڑکی روم میں انٹر ہوتی اپنی آنکھیں فوراسے چرا کر ڈاکٹر کی طرف مشکور انداز میں دیکھتے مسکرائی۔

"یہ کیسا ہے اب؟"

سہانہ نے فکر سے پوچھا۔

"ہی از فائن ناو۔ آپ بات کر سکتی ہیں"

ڈاکٹر نے اجازت دی اور پاس سے گزر کر کمرے سے نکلے تو ابراہیم نے گردن دوسری طرف پھیر لی۔

"مجھے ہر تکلیف تمہاری وجہ سے نہیں ہوتی سہانہ سو ہر بار میری عیادت تم پر فرض نہیں"

سہانہ کی آنکھیں اسکے کٹھور پن پر بھیگیں، وہ اسکے پاس ہی آ کر بیٹھی۔

"میں نے حقیقت روشانے اور ممی کو بتا دی۔ کل حاتب، بابا اور آہل کو بھی بتا دوں گی۔ پھر میں یہاں سے ہمیشہ کے لیے چلی جاوں گی۔ تمہیں مجھے دیکھ کر تکلیف ہوتی ہے ناں ابراہیم۔ اب نہیں ہو گی جب میں نظر نہیں آوں گی۔ میرے بس میں ہوتا میں تمہارے دل سے اپنی محبت نوچ کر نکال دیتی"

وہ اسکے پھیرے چہرے پر ٹوٹ سی گئی، وہ اب اس سے روٹھا رہتا تھا لیکن اندر سے سلگ بھی اسی شدت سے رہا تھا۔

ابراہیم نے چہرہ اسکی طرف پھیرا تو دونوں کی آنکھوں میں سرخائی گھلی تھی، اذیت تھی، بے انتہا دکھ تھا، دروازے میں آکر وہیں رک جاتے حاتب مغدام کی بھی آنکھیں سلگ گئی تھیں۔

"حاتب سر کو مجرم بنا کر تم معافی نہیں پا سکتی سہانہ۔ تم بھاگ نہیں سکتی۔ تمہیں اپنے کیے کی سزا سہنی ہو گی۔"

مزید حاتب نہ رک سکا اور جیسے بمشکل چل کر آیا ویسے ہی جا کر باہر ویٹنگ ایریا میں جا بیٹھا، آگاہی کسی موزی قہر کی طرح اسکے جسم کو نوچنے لگی۔

"سہہ تو رہی ہوں۔ تمہیں بار بار یہاں دیکھ کر۔۔۔۔ تم اپنا دل کسی ایسی کو دے دو ناں جو اسکے سارے درد سمیٹ لے ابراہیم۔۔ میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتی"

وہ اپنے اندر مسمار ہو چکی تھی، ابراہیم کی آنکھوں کی دہائی سمجھ کر بھی سمجھنے سے قاصر تھی۔

"مجھے تمہاری ضرورت بھی نہیں ہے۔ کب کہا میں نے میرے لیے کچھ کرو۔ تم جیو جیسے جی رہی ہو۔ میں نے تو تمہیں دیکھنا بھی چھوڑ دیا ہے۔ جہاں جانا چاہتی ہو چلی جاو۔ تم نے ہمیشہ اپنا ہی تو سوچا ہے۔ پھر اب میرا سوچنے کی ہرگز ضرورت نہیں۔ میرے دل کو لگا روگ میری خطاء ہے۔ تم نے تو نہ زخم لگایا نہ مرہم۔۔۔ تم سے مجھے کوئی شکوہ نہیں۔"

وہ اسے بھلے اپنی ہر تکلیف سے آزاد کر رہا ہو پر وہ قید ہو رہی تھی، ابراہیم کی تکلیف کے شکنجے میں۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"تم میری خاطر ہنستے مسکراتے دل کے مریض بن گئے"

وہ اسکی بھیگی سرگوشی پر اذیت سے ہنسا۔

"کتنی خوش فہمی ہے تمہیں۔ میرے اور بہت مسائل ہیں مس سہانہ"

وہ آنکھیں چرا گیا، سہانہ نے اسکا منہ جبڑے سے پکڑ کر اپنی طرف موڑا۔

"باخدا اگر میں کر پاتی تو تم سے دیوانگی والی محبت کرتی، باخدا اگر میں مر سکتی تو تمہارے غم میں مر جاتی ابراہیم۔۔۔۔ لیکن میرے ہاتھ خالی کر دیے گئے ہیں۔ پلیز ہمیشہ ٹھیک رہا کرو۔ تمہارے دکھتے دل نے میری کسی دن دماغی نس کا کام تمام کر دینا ہے۔ بتا رہی ہوں۔۔۔۔۔ بائے"

مزید وہ کچھ کہہ نہ سکی اور اٹھ کر جانے لگی جب ابراہیم نے اسکی کلائی پکڑتے خود پر بٹھاتے ہی جھکایا، وہ دم دیتی اذیت سے گزر رہی تھی۔

"آئی ہیٹ یو سہانہ"

وہ اس بے بس دکھ سے بولا، کے وہ تمام تر تکلیف کے مسکرائی۔

"یہ چیز۔۔۔"

SAMARWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMARWAMIRZANOVELS.COM

وہ ہنس کر اسکے سینے میں سلاخ گاڑے اپنا آپ اس سے چھڑوا کر کمرے سے نکل گئی جبکہ ابراہیم نے بہت مشکل سے اپنے بکھرتے حوصلے کو سمیٹا، سہانہ باہر نکلی تو حاتب کو وہیں ویٹنگ ایریا میں ہوسپٹل کے کپڑوں میں دیکھے نہ صرف دہل گئی بلکہ فوری اسکی طرف دوڑی جو اپنی جہنم میں اکیلے اور چپ چاپ جل رہا تھا۔

"حاتب! تم۔۔ تم یہاں ہوسپٹل کے کپڑوں میں کیوں ہو؟"

پریشانی سے بھرپور آواز نے حاتب مغدام کو اسکی درد کرتی سوچوں کے گرداب سے کھینچ کر واپس لایا، کیا المیہ تھا کے اس وقت وہ مضبوط جسم و اعصاب کا مالک جسمانی، قلبی اور دماغی تینوں طرح کے درد محسوس کر رہا تھا، اس نے اپنے ساتھ والی کرسی پر آکر بیٹھتی سہانہ کو غائب دماغی کے سنگ دیکھا، جو بظاہر اس سے پانچ سال بڑی بہن تھی لیکن حاتب نے اسے ماں سے کم کبھی نہیں سمجھا تھا، اور آج وہ اس ماں سے شدید دکھی تھا۔

"میں تم سے پوچھ رہی ہوں حاتب"

وہ سرخ سوجھی آنکھیں دیکھ کر سہانہ ڈری جسکا تین طرح کے الم سہہ کر اس وقت دم گھٹ رہا تھا۔

"سہانہ! آپ نے کل کیا روشانے اور ممی کو بتایا ہے۔ ٹیل می۔"

پریشانی کو خوف بنتے لمحہ لگا اور سہانہ کی زرا خشک ہوتی آنکھیں کسی دکھتے آبلے کا روپ دھار گئیں۔

"بولیں آپی"

وہ جس وہشت سے غرایا، خاموش بے بسی کی مورت بنی سہانہ نے سہم کر حاتب کی آنکھوں میں جل اٹھتی آگ کو دیکھا جو جھلسا دینے والی تھی۔

"ف۔۔فارس سلطان نے میرے ساتھ کچھ نہیں کیا۔و۔۔وہ سب میری سازش تھی حاتب"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ کسی احساس جرم کی مورت بنی یہ سب بول رہی تھی تب وہ شخص اپنے دل میں پھٹ جاتے آتش فشان پر صدمے میں غرق تھا، آنکھیں دوزخ کی طرح جلنے لگیں اور اسکا دکھتا ہوا جسم دہک کر انگارہ ہوا۔

"آپ جانتی بھی ہیں آپ نے کیا کر دیا سہانہ مغدام؟"

وہ بے بسی بھرے غصے سے اٹھ کر چلایا تو درد کی بھیانک ٹیس اسکے پورے جسم میں ڈوری، اسکے چلا اٹھنے پر سہانہ کا دل اچھل کر حلق میں آگیا اوپر سے جیسے حاتب درد کے سبب اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ چکا تھا، سہانہ نے اٹھ کر اسے تھامنا چاہا پر وہ ہاتھ کے تنبیہی اشارے سے اسے خود سے دور رہنے کا پابند کر چکا تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"م۔۔میں سب جانتی ہوں اور ہر سزا کے لیے تیار ہوں۔۔تم بتاو تمہیں کیا ہوا ہے۔تم درد میں ہو میرے بھائی میری جان مت لو"

سہانہ اسکے چہرے پر صاف دیکھ سکتی تھی کے وہ کس بھٹی میں دہک رہا ہے، اسکی دھاڑ پر حمدان بھی نرس کے بتانے ہر جب دوڑے آئے تو حاتب کو دیکھتے وہیں رکے کیونکہ انھیں بہن بھائی کے بیچ جانا مناسب نہ لگا۔

"جان لینا کسے کہتے ہیں یہ آپ اور میں ہی تو جانتے ہیں سہانہ مغدام، آپ نے مجھے روشانے کے سامنے نظریں اٹھانے لائق نہیں چھوڑا۔ آپ نے مجھ جیسے انصاف پسند کو کہاں لا کھڑا کیا۔ میں مغدام خاندان کا جانشین جس پر دگنی ذمہ داری عائد تھی سہانہ، ہم ماں بہن سے کی زیادتی کا بدلا لینے کے لیے قانون اور عدالت کی طرف دیکھنے کے بجائے مجرم کو اسکے اہل و عیال سمیت بذات خود غرق کرنے والے لوگ لیکن دیکھیں آپ نے ہی مجھے غرق کر دیا"

حاتب کے ٹوٹتے بکھرتے لہجے نے سہانہ کو بھی آسمان سے زمین پر دے مارا، اسکی آنکھیں جل اٹھیں جیسے کسی نے مٹھی بھر تپتی ہوئی ریت جھونک دی ہو۔

"ح۔۔حاتب۔۔پلیز تم گھر چل کر جو کہنا چاہتے ہو کہہ لینا پر ابھی مجھے بتاو کیا ہوا ہے۔کیوں تم ہو سپٹل میں ہو۔کیوں تم درد میں ہو؟"

وہ سب سہہ سکتی تھی پر اسے حاتب کا جسمانی درد ابھی دل کو کچلتا محسوس ہو رہا تھا۔

"میں تو گیارہ سال کی عمر سے درد میں ہوں سہانہ۔ابھی میری آنکھوں سے دور ہو جائیں ورنہ میں بھول جاوں گا کے آپ میری بڑی اور ماں جیسی بہن ہیں۔میرے کسی درد تک آپ کی پہنچ نہ ہو یہی سزا ہے آپکی۔"

وہ ابھی ٹھیک نہیں تھا تبھی جب وہاں سے گیا تو حمدان نے آگے بڑھ کر سہانہ کو اسکے پیچھے جانے سے روکا۔

"و۔۔وہ۔۔۔۔میرے بھائی کو کیا ہوا ہے ڈاکٹر حمدان؟"

سہانہ نے تڑپ اٹھتے ڈاکٹر حمدان کی طرف دیکھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"انہوں نے کچھ گھنٹے پہلے کڈنی ڈونیٹ کی ہے سہانہ، پلیز ابھی آپ ان سے بات کرنے کی کوشش مت کریں۔ سٹریس انکے لیے ٹھیک نہیں۔"

سہانہ کے چہرے کی رنگت لٹھا ہوئی، وہ لڑکھڑا کر کرسی پر ڈھے گئی، حمدان نے نرس کو اشارہ کیا اور خود بھی پیچھے ہی لپکے جبکہ سہانہ کی آنکھیں برس اٹھیں۔

"ی۔ یہ پاگل ہو گیا ہے۔۔ او میرے خدا۔ کڈنی ڈونیٹ۔۔۔۔"

سہانہ کا تو سوچ کر ہی دم نکلتا محسوس ہوا پھر اس شخص کی اذیت کیا ہو گی جسے اس وقت کسی طرح کا قرار اور آرام میسر نہیں تھا، اسکی آنکھیں بہت تکلیف میں تھیں، بس رویا نہیں تھا باقی کوئی کمی نہ رہی۔

وہیں روشانے کے دیر تک واپس نہ لوٹنے پر پریسہ اور ہاشم دونوں ہی پریشان ہوئے، پہلے تو وہ یہی سمجھ کر مطمئین تھے کہ وہ شاید اناطالیہ گھومنے نکل گئی ہو پر رات گہری ہونے پر ان دو کی فکر پریشانی میں بدلی۔

"اللہ میری بچی کی حفاظت کرے، پری تم نے مجھے بتایا تو ہوتا کے وہ ابھی تک نہیں آئی۔ میں خود دیکھتا ہوں"

ہاشم مغدام کا دل اسکی غیر موجودگی پر دہل اٹھا تھا جبکہ آہل کی واپس پر وہ دو چونکے پر آہل لاونج ایریا کی طرف ممی بابا کو دیکھے سیدھا وہیں چلا آیا۔

"آپ دو ابھی تک سوئے نہیں۔ سب اوکے ہے ناں؟"

آہل کو ان دو کے چہرے دیکھے تشویش ہوئی۔

"آہل۔ تمہاری روشانے سے بات ہوئی؟ وہ ابھی تک واپس نہیں آئی بچے؟"

ممی کے سوال پر آہل نے مسکرا کر دونوں متفکر وسہمے عزیز نفوس کو دیکھا۔

"جی صبح ہی مجھے انکا میسج آیا تھا کہ وہ آج اپنے یہاں کے ایک دور کے رشتہ داروں کے گھر جا رہی ہیں تو لیٹ ہو گئیں یا رک گئیں تو آپکو انفارم کر دوں

میں۔۔ دراصل میں نے ان کو کل ہی اپنا نمبر دیا تھا تو آج سم لیتے ہی انہوں نے مجھے میسج کر دیا تھا۔ سوری میں آپ دو کو انفارم نہیں کر سکا"

آہل نے یہ سب بتا کر دونوں کی ہی تشفی کروائی ورنہ ہاشم تو بہت زیادہ نڈھال ہو گئے تھے۔

"ہمم۔۔ اپنے آپ کو تھوڑا ذمہ دار بناو آہل۔۔۔"

بابا کے برہم ہو کر کہنے اور جانے پر وہ مسکینی کے سنگ مسکرایا تو پریسہ نے اپنی ننھی جان کی گال تھپکی۔

"جاو آرام کرو میری جان۔ تمہارے بابا بس پریشان تھے۔ میں خود فکر مند تھی کیونکہ گیارہ ہونے والے ہیں اور وہ ہے بھی ہم سبکی ذمہ داری۔ پھر اناطالیہ میں نئ بھی تو ہے"

پریسہ بھی کہہ کر پلٹ گئیں تو آہل نے مسکرا کر سر ہلاتے، خود بھی اپنے کمرے کا رخ کیا۔

اور روم میں آتے ہی تسلی کے لیے پھر سے روشانے کا نمبر ملایا، دوسری ہی بیل پر کسی نے فون پک کیا تھا۔

"آپو و آہل مغدام از سپیکنگ۔۔ آپ ٹھیک ہیں؟ ویسے تو مجھے آپکا میسج مل گیا تھا صبح لیکن بس تسلی چاہ رہا ہوں کے آپ واقعی ٹھیک ہیں۔ ایکچولی ممی اور بابا بہت پریشان ہو رہے تھے۔"

آہل کی آواز اس پار پارس کے کانوں میں پڑی، وہ نرم سا مسکرایا، آہل مغدام کی آواز کی فکر بہت خالص تھی۔

"وہ ٹھیک ہے، اپنی ہی فیملی کے ساتھ ہے۔"

آہل کسی میل کی وہ بھی رعب والی آواز پر ٹھٹکا۔

"اوہ۔۔ آپ انکے کون ہیں مسٹر؟"

آہل کے اندر کا بھائی جاگا جو بس اپنی آپو کی فکر کر رہا تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovels.com

"وہ واپس آکر خود بتادے گی آہل مغدام"

یہ نام لیتے پارس کو مٹھاس محسوس ہوئی۔

"اچھا اچھا مان لیا۔ لیکن میں ناں ایک میل کے پاس انکا فون دیکھ کر تھوڑا پوزیسیو ہو رہا ہوں۔ وہ میری بھابھی ہیں تو آپ انکے جو بھی لگتے ہیں میری بھابھی پر ایسی ویسی نظر نہیں ڈالنی۔ آپ کے گھر فی میلز بھی ہیں ناں؟ تسلی کروائیں ورنہ مجھے آپو کے لیے ساری رات ٹنشن رہے گی"

آہل کی تشفی کے لیے پارس نے سٹاف کی ہی ایک فی میل کو اس کام کے لیے ہولڈ پر فون رکھتے لگایا جس نے پارس سے فون لیتے آہل سے بات کی۔

"وہ اپنی فیملی کے ساتھ ہیں مسٹر آہل، ڈونٹ بی اپ سیٹ"

لڑکی کی آواز سن کر آہل کو سکون ملا۔

"اوہ شکر ہے۔ معافی چاہتا ہوں میں زرا اٹچی انسان ہوں تو ایسا شک کرنا میری فطرت ہے۔۔۔ہی ہی بائے۔۔ آپو کو میرا ہیلو کہہ دیجئے گا صبح اگر وہ سو گئیں۔"

آہل نے اپنی خفت پر الٹا مسکرا کر تسلی ہوتے ہی کال کاٹی جس پر وہ لڑکی فون واپس پارس کے سپرد کرے وہاں سے گئی پر پارس اب تک اس دل کو خوشی دیتی میٹھی آواز میں ہی گم لگا۔

فارس سلطان کی آخری رسومات، تدفین ہو چکی تھی اور انکی جسمانی پستی کے سبب تدفین میں دیر کرنا ہر گز مناسب نہ تھا جبکہ یہ سب روشانے برداشت کرتے کرتے نڈھال ہو گئی تبھی اسے ہدایت بابا نے نیند اور سکون کا انجکشن دیا تھا ورنہ شاید وہ رو رو ان دو کا دل بھی روک دیتی۔

.._____..

"جا کر مجھے بھول ہی گئے ہیں، ہنہ۔"

موہنی کا نرس بھرپور خیال رکھ رہی تھی، اسکے کھانے پینے اور میڈیسن کا بھی جبکہ پارس نے جا کر ابھی تک کوئی کال نہ کی جس پر وہ غصہ ہو رہی تھی، لان میں ٹہلتے ہی پارس کو کال ملائی جس نے فون آف کر دیا تھا کیونکہ اس وقت وہ کسی کی کسی قسم کی مداخلت کے حق میں نہ تھا۔

"فون بند۔ اف۔۔ کریونگ ہو رہی ہے مجھے آپکی آواز کی پارس۔ اب میں کیا کروں۔ کچھ الٹا سیدھا دیکھ لیا تو تھوڑے پر گزارا نہیں ہو گا۔ کلب چلتی ہوں۔ فرینڈز کے ساتھ۔ یہ آئیڈیا اچھا ہے"

موہنی نے جلدی سے اپنے تمام فرینڈز کو کمبائن گروپ میں میسج کیا، سب تقریبا آن لائن تھے تبھی سب نے ہی اوکے کا فوری سگنل دیا۔

تبھی وہ خوشی خوشی واپس گھر کی طرف لپک گئی جبکہ سئیرا کے پورا دن کچھ بک کو لے کر ایونٹس تھے جبکہ رات اسکے ہی موہنی کے گھر کے باہر پہرے پر لگے آدمی نے کلب کا ایڈریس بھیجا تو سئیرا ابھی وہیں نکلی۔

موہنی، اپنے فرینڈز کے ساتھ بے فکری سے پارٹی کر رہی تھی جیسے اسے کسی کی کمی محسوس ہی نہ ہو رہی ہو جبکہ سئیر انے اپنی ڈرنک لی اور اک کونے میں بیٹھ کر اس نے بس موہنی کو آبزرو کیا۔

اسکی آنکھوں میں موہنی کے لیے جو نفرت دیکھائی دے رہی تھی وہ جلد یا بدیر کچھ بھیانک کرنے والی تھی۔

.._____..

"کچھ دیر آرام کر لو میرے بچے"

لان میں پارس کو کھڑا دیکھے وہ اسکے عقب میں رکے اور اپنے ہاتھ میں پکڑا کافی مگ پارس کی طرف بڑھایا، نیند تو آج آنکھوں سے بہت دور جا چکی تھی، ہدایت بابا سرکار کی یہ پوری دنیا سوگ میں تھی، بلند و بالا پہاڑوں کے دریچوں سے گزرتا Mediteranean سمندر تک افسردہ لگ رہا تھا، پارس نے مگ بابا کے ہاتھ سے لیتے انکی طرف نرم سی سرسری نگاہ ڈالی۔

"میں نے کوشش کی پر ممکن نہیں۔میری زندگی کی آج بہت مشکل رات ہے۔"

پارس کے لب و لہجے سے چھلکتی رنجیدگی پر وہ خود بھی پارس کے ساتھ کھڑے دور پار پھیلی تاریکی کو تکنے لگے، انہوں نے تو فارس کی صورت اپنے جسم کا حصہ کھو دیا تھا۔

"ہم سبکی زندگی اب بدل جائے گی پارس، تم نے روشانے کو اس سب سے نکالنا ہے بچے۔ کیونکہ بہت سے فرض اور بہت سی ذمہ داریاں باقی ہیں۔ ہم تھک نہیں سکتے، ہمیں اپنے وقار کی بقا کے لیے آخری دم تک لڑنا ہے۔ ہم اپنے لشکر کے گرتے سپاہیوں کے لیے دعائے خیر کر کے آگے بڑھنے پر مجبور ہیں، ہم ماتم نہیں کر سکتے"

وہ انکو سن رہا تھا پر ابھی کچھ سمجھنے کا دل نہ چاہا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"یہ سننے میں کتنا تکلیف دہ ہے ہدایت بابا تو سوچیں کرنے میں کتنی جان لگانی پڑتی ہو گی"

وہ گردن گما کر پارس عیسی مغلانی کو دیکھنے لگے۔

"بہت۔ لیکن جو زخم دیتا ہے اسے دنیا کا سب سے بڑا مسیحا بھی تو کہا جاتا ہے۔ اللہ۔ اس پر بھروسہ رکھو۔ کچھ دیر اسکے پاس جاو، اسے تمہاری ضرورت ہو گی پارس"

وہ سیپ بھرے بابا کی طرف دیکھے سر سری سا سر ہلا گیا تو وہ بھی اسکا مضبوط کاندھا دباتے پلٹ گئے۔

پارس نے کافی کا مگ وہیں بے دلی سے جھک کر میز پر رکھا اور خود بھی اندر بڑھ گیا۔

ZubiNovelsZone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ سکون و نیند کی دوا کے اثر سے نکل چکی تھی پر اسکے درد میں کمی یہ سب نہیں لا پا رہے تھے، اسے زبردستی کی نیند، اس خسارے سے نجات کیسے دے دیتی کے اس نے اپنی بہت بڑی دولت گنوا دی تھی۔

پارس نے دروازہ کھول کر اپنی جل پری کو دیکھ کر بھاری سانس لی، وہ جیسے روتی رہی تھی وہ منظر پارس کی آنکھوں کے سامنے آکر اسے پھر غم زدہ کر گئے۔

وہ کروٹ پر لیٹی کچھ دیر پہلے ہی نیند کا حصار ٹوٹ جانے پر گلاس وال پر آنکھیں ٹکائے خاموش تھی، ایسی خاموش جیسی خلائیں ہیں، جیسے قبر ہوتی ہے، جیسے کھائیوں کے پیندے ہوتے ہیں۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

اس لڑکی کی تکلیف پارس کے لیے اپنے ہر غم سے بھاری تھی، وہ اسکے قریب جا کر رکا اور اسکے کروٹ پر ہونے کے سبب وہیں عقب میں بیٹھا۔

پارس نے اسے زبردستی تھوڑا کھانا کھلایا تھا پر وہ بس چند نوالے لے سکی تھی۔

وہ مہربان تھی، اور پارس اسے بچانا چاہتا تھا، اس لڑکی کے گرد اک دائرہ تھا، جو زندہ دلوں، مہکتے پھولوں اور سبز پتوں کے گرد ہوا کرتا ہے، وہ اسکی طرف دیکھ کر تڑپ اٹھا، جو بے جان لگ رہی تھی، اسکے بال تکیے پر بکھرے تھے، اسکی آنکھیں کھل کر ایک ہی منظر پر ٹھہری ہوئی تھیں۔

"روشانے"

پارس کے پکارنے کی دیر تھی کے وہ کسی دکھے تڑپے ہوئے بچے سی کروٹ بدلتے ہی اٹھ بیٹھی پارس کے سینے جا لگی، خود وہ اپنے بازوؤں میں آکر سمائی اپنی اس درد سے دوچار دنیا کو فوری بھینچ گیا۔

وہ شاید سارے رہے سہے آنسوؤں کو بہا دینا چاہتی تھی۔

اسکی سسکیاں، کمرے میں گونج اٹھیں، جنھیں وہ بہت سنبھالنے کی کوشش کے باوجود سنبھال نہ پا رہی تھی۔

"پ۔۔پارس۔۔م۔۔میں نہیں سہہ پا رہی۔ی۔۔یہ بہت مشکل بن گیا۔انکے جانے کو قبول کرنا۔مجھے میری دنیا اک نقطے پر سمٹ جاتی محسوس ہو رہی ہے۔اور وہ نقطہ میری میرے بابا سے ہمیشہ کی جدائی ہے۔۔۔م۔۔میں کیا کروں پارس؟"

وہ اسکے وجود میں چھپی ڈری سہمی بھیگی سانسوں کو اپنے اندر کھینچتی بس کوئی حل چاہتی تھی جسکا کوئی سرا ابھی پارس کے پاس نہ تھا۔

"تم بس رو مت"

پارس کی بھاری سرگوشی سنے وہ کچھ سنبھل کر اسکے حصار سے نکلی، دونوں کی اپنی اپنی نوعیت کی حسین آنکھیں ابھی بہت تھکی تھیں۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ی۔۔یہ مت سمجھیے گا آپکا میرے پاس ہونا میری زرا ڈھارس نہیں۔ آپکا میرے پاس ہونا میرے اس دکھ کو سہہ جانے کا حوصلہ ہے پارس۔ آ۔۔ آئی نو میرے جیسی تکلیف آپکو بھی ہو رہی ہے"

وہ اسکی بات کاٹ گیا، اسکے بکھیرے بال اسکے چہرے سے سمیٹے۔

"نہیں۔ میرا دکھ بڑا ہے بس میری برداشت بھی بڑی ہے تبھی تمہیں لگے گا نہیں کے میں تم جیسی تکلیف میں ہوں۔ لیکن میں کبھی نہیں چاہوں گا تمہارے اندر تکلیف کو سہنے کا سٹیمنا بڑھے۔ تم زرا سی گرم ہوا بھی لگے تو محسوس کرتی میرے پاس چلی آو۔ اور میں تمہارا وہ درد خود مٹاوں۔"

وہ پارس کے لہجے کی بے بسی پر مر جھا گئی۔

"بڑی برداشت بہت بڑا قہر ہے پارس"

وہ اب سمجھی تھی پارس کی بات، تبھی تو روشانے کی درد کرتی ذات کو اسے واپس اپنے سینے سے لگانے کا دل چاہا۔

"ٹھیک سمجھی ہو۔ تبھی میں تمہیں اس قہر سے ہمیشہ بچاوں گا۔ خود کو سنبھالو، یہ زخم یہ خسارہ تمہاری طاقت بنے گا روشانے، میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔ کبھی بھی کوئی سی کمی تمہاری آنکھوں میں آنسو لائے تو ان آنکھوں کے آنسووں کو مٹانے کا پہلا حق اب میرے پاس ہے۔ اور میں تمہارے معاملے میں بہت اچھا ہوں، میں صرف تمہارے معاملے میں اچھا ہوں۔ میں تمہارا بہترین مرہم ہوں اس پر مجھے یقین ہے"

وہ پارس کے اک اک حرف پر ایمان لائی تو دل کچھ سنبھلنے لگا، آنکھیں تو اسکی ویسے بھی رو رو کر اپنے حجم سے بڑھ گئی تھیں، اگر پارس اسکے پاس نہ ہوتا تو روشانے کی بھی سانس رک چکی ہوتی۔

"اب میں بھی کہہ سکتی ہوں کے اللہ کی مرضی کے بعد میرے جینے کا سبب آپ ہیں، میں خود کو سنبھال لوں گی"

وہ اسکی پر امید سر گوشی سنے سامنے لایا تو مسرت محسوس کرنے لگا، وہ سچ میں بہت بہادر جو تھی۔

"خود کو نہ بھی سنبھال پاو تو میں ہوں، سنبھال لوں گا تمہیں۔ اب لیٹو اور تھوڑی دیر خود سونے کی کوشش کرو"

پارس نے تکیہ ٹھیک کرے پکڑ کر اسے واپس لٹایا، وہ ہر گز اسکے دور کرنے پر راضی نہ لگی تبھی جب وہ اس پر سے اٹھنے لگا تو روشانے نے ہاتھ اسکے گریبان کے بٹنوں کے بیچ انگلیوں سے الجھا لیا۔

"مجھ سے ایسی کوئی کوشش نہیں ہو رہی"

وہ بہت بے بس تھی۔

"میں ہلپ کرتا ہوں ناں تمہاری"

ZUBIANOVELS.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس نے ہاتھ کا پنجا سا روشانے کے تکیے کے دائیں طرف جماتے یونہی جھک کر اسکی گرمائش میں ڈوبی گال سے اپنی گال مس کی اور روشانے نے چہرہ دائیں سرکانے پر وہ اسکی گال پر بے حد پیار سے ہونٹوں کی بھری مہر لگائے کچھ ہاتھ کے دباو اور سہارے سے اوپر اٹھا۔

روشانے کی اجڑی ویران آنکھوں میں اک روشنی کا دیا اجل گیا جب اس نے خود پر جھکے پارس کو دیکھا۔

"مجھے ایسے کبھی کسی نے پیار نہیں کیا پارس"

وہ اپنی خوش بختی پر کیسے نہ ناز کرتا کے یہ جگنو اسکی دسترس میں ہر لمس سے محروم ہو کر آیا تا کہ وہ اسے ہر محبت بھرا لمس خود بخشے۔

"تمہیں ایسے ویسے ہر طرح پیار صرف میں کر سکتا ہوں، کسی نے کیا بھی ہوتا تو اب تک اسکی جان مشکل میں پڑ چکی ہوتی"

روشانے اسکے اندر پیراسائیٹ کی جنونی جھلک دیکھے مرجھایا سا مسکائی۔

"کیا کرتے آپ اسکے ساتھ؟"

وہ پارس سے بات کرے رونا اک طرف کر گئی۔

"میں اسے کسی کو دوبارہ چھونے لائق نہ چھوڑتا"

پارس نے مزید سنسنی پھیلائی۔

"فی میلز کو بھی؟"

وہ معصومیت سے بولی۔

"یس۔۔۔ہر زی روح۔۔۔"

وہ مزید متجسس ہوئی۔

"مانو بلی بھی، پپی بھی؟"

وہ اسکے سوالوں کی کیوٹنس پر مر مٹا۔

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"سب مطلب سب۔۔۔۔۔"

وہ اسکے بات ہی ختم کر دینے پر پھر مسکرائی۔

"تم مسکرا رہی ہو روشانے یا مجھے مسکراتی دیکھائی دے رہی ہو"

اس بار پارس کے سوال کی بے خود سی مٹھاس پر وہ تھم گئی۔

"آپ نے میرے رستے دل پر مرہم کا ٹکرا جو رکھا ہے"

پارس نے فوراسے اس سے نظریں چرا کر اٹھ بیٹھتے چہرہ موڑا، روشانے نے بھی گھبرا کر چہرہ پھیرا۔

کچھ دیر وہ یونہی چہرے پھیرے رہے، پر اب دل سکون آور تسلی کے حصار میں تھے۔

"مجھے گھر جانا ہو گا پارس۔۔۔پریسہ ممی پریشان ہوں گی۔۔۔۔"

وہ یکدم ہی اٹھ بیٹھی، پارس نے اسکو پھر سے حصار میں لیا۔

"پریسہ۔۔۔۔؟"

وہ اس نام پر تڑپ سا اٹھا، روشانے کی آنکھیں بھی واپس پگھلیں۔

"آپکی ممی۔ آپکے گھر میں آہل اور آپکی ممی ہی پسند آئے مجھے۔ میں صبح کی یہاں ہوں۔ پتا نہیں آہل کو انھیں بتانا یاد رہا یا نہیں۔"

وہ پارس کی آنکھوں میں امڈتی تکلیف تکتے وضاحت کر گئی جبکہ پارس اسے آج تو کہیں جانے نہیں دے سکتا تھا۔

"آہل کو مطمئین کر دیا ہے اس نے بتا دیا ہو گا انھیں۔ تم ملی ہو ان سے روشانے؟ وہ کیسی دیکھائی دیتی ہیں۔"

پارس کی آس بھری بات پر روشانے نے دونوں ہتھیلوں کو پارس کے چہرے سے لگایا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"وہ بالکل آپ جیسی ہیں۔انکی خوشبو،انکا مہربان دل اور انکی آنکھیں سب آپ جیسی۔ایسا کریں آپ میرے ساتھ چلیں۔سب سے مل کر اچھا محسوس کریں گے"

وہ روشانے کے ہاتھ ہٹاتا جب اٹھ کر منہ پھیر گیا تو روشانے تڑپ اٹھی،فورا سے لحاف پرے کیے اٹھ کر جب تک پارس کے سامنے آئی،وہ آنکھوں میں بہت تکلیف بھر لایا۔

"میں ان لوگوں سے کبھی نہیں مل سکتا روشانے سو دوبارہ مجھے مت کہنا۔میرا ان سے ملنا کبھی بھی انکی امان نہیں بنے گا۔اگر میں انکے لیے اتنا سیو ہوتا تو میری قربانی دینے کی نوبت کبھی نہ آتی نہ مجھ سے ان لوگوں کو ہر رشتہ ختم کرنا پڑتا۔میں صرف تم سے مل سکتا تھا جل پری،تم پر آکر میرا اختیار ختم ہوا۔"

وہ پارس کو اتنا ہرٹ کر بیٹھے گی یہ نیت تو نہ تھی بس وہ پارس کو اسکی محرمیوں سے نجات دینے کو کہہ بیٹھی۔

"آئی ایم سوری۔ میں جذبات میں بہہ کر آپکا دل دکھا گئی۔ مجھے معاف کر دیں۔ میں آپکی ممی کی خوشبو لا کر دوں گی آپکو۔۔۔ آئی پرامسس"

روشانے کے یقین دلانے پر وہ اسکو بازووں میں بھر تا حیرت سے مسکایا، بھلا کسی کی خوشبو کیسے چرائی جا سکتی تھی۔

"کیسے لاو گی۔؟"

وہ مضطرب لگا۔

"میں ان سے زور سے ہگ کر کے آپکے پاس آ کر آپکو ہگ کروں گی۔ ایسے آپ تک انکی خوشبو پہنچ جائے گی۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

وہ سہولت سے یہ لمس کی ترسیل کا مفروضہ بتاتی پارس کے دل میں اپنے انوکھے ہونے کی ادا سے اک آسودگی طاری کر گئی۔

"تم میرے لیے یہ کرو گی تو میں تمہارا مقروض ہو جاوں گا۔ پھر کیسے قرض اتاروں گا؟ یہ تو میری جان سے بھی قیمتی ہے"

پارس کے حصار میں وہ دکھوں کی چبھن اور حالات کی گرمی سے بے نیاز ہوئی بس مسکرا دی۔

"میں آپکو ہر قرض ابھی سے معاف کرتی ہوں۔ میں وعدہ تو نہیں کرتی لیکن آپکو آپکی فیملی سے ملوانے کے لیے آپکے ان تک کے راستے کو صاف کرنے کی کوشش ضرور کروں گی پارس۔ میں آپکی بہترین محافظ بنوں گی"

اسکے ٹھنڈے گرم ہاتھوں نے اب تک پارس کے چہرے کو چھو رکھا اور روشانے نے اب تک پارس کو جیسے بھی چھوا، وہ صرف سکون محسوس کر رہا تھا۔

"مجھ سے جڑ کر تم بھی موت کے حصار میں کھڑی ہو چکی ہو۔ مجھے ان یاداشت سے نکلے لوگوں سے کہیں درجے افضل تم ہو۔ کیونکہ تم میری یادوں کا واحد مرکز رہی ہو۔ تم میری حفاظت کر سکتی ہو پر تم مجھ سے کبھی دور مت ہونا کیونکہ اگر تمہیں کچھ ہوا تو میرے پاس مرنے کا اختیار بھی نہیں ہو گا کے میں تمہارے پاس جا سکوں۔ میری برداشت مجھے زندگی دیتی آئی ہے اور میں اس سے ڈرتا ہوں۔ تم میرے جینے تک میرے ساتھ رہو گی ناں؟"

وہ کچھ لمحے کچھ بولنے کے قابل نہ رہی، بس پارس کی بے بسی اسے دل چیرتی محسوس ہوئی۔

"میں آپکے ساتھ، اپنی بھی حفاظت کروں گی پارس۔ میں آپکے لیے اپنی جان اور اپنے جسم کا خیال رکھوں گی کے انکو کوئی چوٹ نہ پہنچے"

وہ پارس کی فکر سمجھ کر اسے بے انتہا مسرور کر گئی۔

"اور تمہارے دل اور دماغ کو ہر چوٹ سے بچانا میرا کام ہو گا"

وہ پارس کے محبت بھرے فیصلے پر متفق ہوتی مسکرائی۔

"یہ سننے میں بہت اچھا ہے، پارس میں آپ سے بہت۔۔۔"

وہ ایک بار پھر اسکے اپنے رخساروں سے ہاتھ ہٹا کر اپنی کمر کے دائیں بائیں لپیٹ کر اسے پوری قوت سے اپنے سینے میں بھینچ گیا، اب کی بار وہ بوکھلائی، وہ روشانے کے منہ سے دوسری بار بھی اظہار نہ سن سکا تھا۔

"آپ مجھے بولنے کیوں نہیں دے رہے؟"

وہ اسکے حصار کو ڈھیلا کرے شکوہ کرتی بولی، بلکہ ناراض بھی تھی۔

"کچھ اور بول لو ناں"

وہ عجیب تڑپا ہوا لگا۔

"اگر کہوں مجھے قرار یہی کہہ کر آئے گا پھر؟"

وہ پارس کو دیکھنے لگی جو نظر نہ ملا رہا تھا۔

"تو میں کہوں گا پلیز مجھے کوئی متبادل راستہ بتاو تا کہ تمہیں قرار دے سکوں"

وہ پارس کے جواب کو اتنا جان لیوا امید نہیں کر رہی تھی۔

"پارس! آپ میرے منہ سے میرے جذبات نہیں سن سکتے؟"

اس بار وہ زرا پریشان ہوئی۔

"ابھی نہیں روشانے"

وہ تاسف خیز سرگوشی میں اسے بہت کچھ سمجھا گیا جسے بس سوچ کر ہی روشانے کے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہو گئیں۔

"تو کب؟"

وہ بکھرے لہجے میں بولی۔

"شاید کبھی نہیں۔ میرا دل بند ہو جائے گا یہ سن کر۔۔۔۔"

روشانے نے اس شخص کی دیوانگی پر جھرجھری لی۔

"میں بند ہونے دوں گی کیا؟ کوشش کروں گی کبھی نہ کہوں پر آج دونوں بار میں بے اختیار ہو کر بولی، ایسے کبھی آگے ہونے لگے تو مجھے گلے لگا کر ایسے ہی روک دینا۔ خبردار اگر آپکے دل کو کچھ ہوا۔ یہ اب بند ہونے تک میری ملکیت ہے"

پارس نے گہرا سانس بھرے پھر سے نظریں اس پر سے ہٹائیں، لیکن اسے اپنے گلے ضرور لگالیا۔

"روشانے! میں تمہارے قدموں میں ہارا ہوا شخص ہوں۔ میری تم سے محبت عام نہیں۔"

وہ اس پر بھی بے چین ہوئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zohinovels.zone.com

"ہٹیں! آپ میرے سر کا سایہ ہیں۔ میرے قدموں میں جگہ ہو آپکے دشمنوں کی۔ آپ میرے ماتھے کا چمکتا نور اور سر کا تاج ہیں۔ خبر دار دوبارہ کہا ایسا پارس۔ میں برداشت نہیں کروں گی"

وہ خفا سے زیادہ غمگین ہوئی۔

"یہ برداشت نہ ہونے کا اظہار کیسے کرو گی جل پری؟"

روشانے ٹھٹکی کیونکہ اسے ایسا لگا جیسے پارس اسے اکسانے کی کوشش کر رہا ہے۔

"آپکا ناک اور سر پھوڑ کر"

وہ اسکا حصار جھٹک کر جا کر میٹرس پر بیٹھی تو پارس نے وہیں اسکے قدموں میں بیٹھتے اسکے دونوں ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں دبائے۔

"پارس! دوبارہ میرے قدموں میں مت بیٹھیے گا۔ اٹھیں ادھر سے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

جس شخص کا مقام اسکے لیے سر کے سائبان سا تھا، وہ جب قدموں میں آ بیٹھا تو وہ دہل گئی۔

"دوبارہ تم اس سے منع نہیں کرو گی مجھے"

وہ اسکے شدید جنونی لہجے پر خفگی سے گھوری۔

"آپ غصہ دلائیں گے مجھے؟"

وہ فوراً لڑنے کو دوڑی۔

"غصے میں بھی ناک اور سر پھوڑتی ہو؟"

وہ سر اسر زچ کر رہا تھا، چڑا رہا تھا۔

"نہیں، پیار لٹاتی ہوں"

وہ خفگی سے الٹا جواب دیے دانت پیس گئی۔

"غصے میں قبول ہو پھر"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

وہ اٹھ کر جیسے ساتھ بیٹھا،روشانے کی خفگی یکدم گھبراہٹ بنی۔

"لٹاوناں پیار"

پارس اسے ہونق دیکھے مزید چڑا گیا جس پر وہ بوکھلائی۔

"میں سچ میں لٹادوں گی پیار"

روشانے کی پلکیں بھیگیں،پارس نے فوراسے تنگ کرنا ترک کیا،وہ اسے بس ذہنی دباو سے نکالے کی اک ادنی کوشش کر رہا تھا۔

"دھمکی تو دیکھو اپنی۔۔۔وہ بھی اپنے ہسبنڈ کو دے رہی ہو۔بہت زیادہ بہادر ہو مان گیا"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس نے اسکی پھولی گال دیکھتے ااکو دونوں بازووں سے پکڑ کر تکیے پر لٹایا پر وہ ابھی بھی نڈھال ہو کر پارس کو گھور رہی تھی۔

"پارس!آئی لوو۔۔۔"

اس سے پہلے وہ کچھ کہتی پارس نے جھک کر ہاتھ اسکی گردن میں گھساتے اپنے انگوٹھے کی پور روشانے کے ہونٹوں پر جماتے سخت غصے سے دیکھا،روشانے کو یہ کر کے تسکین سی ملی۔

"میں وارننگ دے رہا ہوں ایسا کرنے کا سوچنا بھی مت۔"

پارس کی تنبیہہ نے روشانے کی سانس پھلا دی.

اور جس انداز سے اس نے روشانے کو روکا

اسکو برداشت کرنا کافی مشکل تھا۔۔۔اس کے انگوٹھے کی پور روشانے کے ہونٹوں کی مسلتی اسکی ٹھوڑی پر دباو دے کر جیسے دل کو اپنے بس میں کر چکی تھی۔

"مجھے تنگ کریں گے دوبارہ؟"

وہ سخت ظالم لگی۔

"کروں گا"

وہ بھی ہاتھ نکالتا روشانے کے ساتھ ہی تکیے پر سر رکھے لیٹا۔

"تو پھر جان نکال لوں گی آپکی کسی بھی لمحے اظہار کر کے۔"

روشانے کا دل تب مزید تسلی کے لمس پا گیا جب پارس نے اسکے سر تلے سے اپنی بازو گزار کر روشانے کو اپنے سینے کی اور سرکاتے اپنے وجود میں چھپا لیا۔

"تم بنا کچھ کیے، کہے بھی یہ کر سکتی ہو۔ اب بہتر محسوس ہو رہا ہے میرے دل سے لگ کر جل پری؟"

پارس کے سینے کی خوشبو میں چھپی وہ پھر سے سسک اٹھی، پارس نے بازووں کی گرفت مزید مضبوط کی تو اس لڑکی کے پھر سے تازہ ہوتے خسارے نے پارس کی آنکھیں بھی سرخ کیں۔

"مجھے کبھی مت چھوڑے گا پارس، میرے پاس آپ کے علاوہ کوئی نہیں بچا جو مجھے ایسے دل سے لگائے کے میں دل بن جاوں"

وہ ہچکیوں کی زد میں کانپتی ہوئی سرگوشی کر رہی تھی۔

"جب تک زندہ ہوں۔ تم ہی اس دل سے لگی رہو گی۔ اب کچھ دیر سونے کی کوشش کرو۔ صبح تک میں تمہیں گھر جانے کی اجازت دے دوں گا۔ تب تک تم صرف میری ہو۔ میرے پاس رہو۔ اور اپنے سارے دکھ میرے دل میں اتار دو"

وہ سچ میں ایسا کر رہی تھی، وہ اپنے درد کو پارس سے بانٹ کر بہت جلد اسکے سینے سے لگی نیند میں چلی گئی اور وہ رشک کے سبب ساری رات سو نہ سکا کے اسکے وجود نے اسکی جل پری کو سکون بخشتی حدت دی ہے۔

اف یہ آدمی۔۔۔۔مار ڈالے گا اسے۔۔۔۔

.._____..

"تم دونوں میرے سر سے ٹلو گے یا نہیں؟"

ڈاکٹر حمدان نے حاتب کی اجازت کے بعد اسے رات نیند کا انجکشن دیا پر صبح پانچ بجے تک وہ جاگا تو سہانہ کے ساتھ ابراہیم کو بھی سر پر سوار دیکھے بدلحاضی سے غرا اٹھا۔

"سر آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟ آپکو اپنی جان کی پرواہ نہیں تھی کیا۔ انسان سو طرح مدد کر سکتا ہے۔ اپنی کڈنی ہی نکال کر تھما دی۔ نہ جان نہ پہچان۔"

اپنے قریب آکر بیٹھتے ابراہیم کو پہلے تو نارمل دیکھ کر حاتب کو تھوڑی تسلی ملی پر وہ اس وقت سخت درد کا شکار تھا کے خود سے ہمدردی کرتا ہر فرد بھی دشمن ہی لگتا۔

"میری کڈنی۔ میری مرضی۔ تم جاو گھر اور سہانہ کو بھی لے کر جاو۔ اگر گھر میں تم دونے ڈھنڈورا پیٹا تو میرے غضب سے تم دونوں کو کوئی نہیں بچا سکے گا"

وہ اٹھنے کی کوشش میں تھا بھلے اس سے اسکے زخم میں بری طرح سے درد کی لہریں اٹھ رہی ہوں، کب سے حاتب کی خود اذیتی دیکھتی سہانہ مزید برداشت نہ کر پاتے اسکے پاس آئی اور بیٹھے حاتب کا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑ کر اوپر اٹھایا۔

"میں تمہاری مجرم ہوں حاتب، میں بہت بری بہن سہی پر میری جان ہو تم۔ میرا آلائم اور حاتب دونوں تم ہو میرے بچے۔ تم جو سزا دو گے میں قبول کروں گی۔ بھلے تم میرا سر تن سے جدا کر دو۔ مجھ سے ہر رشتہ توڑ دو، میری جان لے لو۔ پر ایسے اپنی تکلیف سے ہماری سانسیں تنگ مت کرو"

وہ سہانہ کا ہاتھ بری طرح جھٹک گیا، اندر عتاب کا لاوا بھرا تھا، جبکہ ابراہیم خود اس سچویشن میں خود کو دکھتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"شام تک آجاوں گا پیلس۔تب تک کسی کی شکل نہیں دیکھنی مجھے۔جائیں سہانہ مجھے مزید غصہ مت دلائیں۔میں اس وقت کسی کا خون بھی کر سکتا ہوں۔"

حاتب نے اسے پرے کیا اور خود اٹھ کر کھڑا ہونے کی کوشش کرتے مشکل سے دوچار ہوا جب ابراہیم نے اپنا مضبوط سہارہ کچھ ایسے دیا کے حاتب جھٹک نہ سکا۔

سہانہ روتی ہوئی کمرے سے باہر بھاگ گئی جس پر وہ دونوں ہی ایک سے جبڑے بھینچ گئے۔

"سر آپ نے یہ کیا کروالیا اپنے ساتھ، کھڑا تو ہوا نہیں جارہا آپ سے"

ابراہیم کے پھر سے وہی سب کہنے پر حاتب تپ گیا۔

"کیوں سہارہ دینا پڑ گیا تو موت آگئی۔اور تم بتاو کس خوشی میں تمہارے دل کو دورا آیا۔تمہیں اپنی ویلیو پتا نہیں ہے کیا؟"

حاتب کی چڑ اور اپنے آپ کو اسکے ہاتھوں سے چھڑوانے پر ابراہیم کو مسکرانا پڑا۔

"آپ نے کبھی اہمیت بتائی ہی نہیں سر"

ابراہیم کی مستی دیکھتے حاتب نے مزید سرخ آنکھوں سے جان فنا کرتی گھوری نوازی جس پر ابراہیم نے فورا بتیسی اندر کی۔

"میں نے آج تک کسے بتائی ہے؟ اسکا یہ مطلب نہیں میرے لیے کوئی اہم نہیں۔ جا کر اس رونی صورت کو گھر پہنچاو اور میرے بارے میں کوئی بات نہ ہو گھر۔ میں شام پیلس آ کر سب خود ان ماں باپ نامی مخلوق کو بتا دوں گا۔"

حاتب کی جھاڑ کے باوجود ابراہیم کی مسکراہٹ ویسی ہی تھی۔

"وہ لڑکی؟ کیوں دی آپ نے اسے کڈنی۔ کیوں ایک اجنبی کے لیے اتنی ساری تکلیف سہی؟"

ابراہیم نے جاتے جاتے پلٹ کر پھر سے الجھ کر پوچھا۔

"ابراہیم۔ جس معاملے کا تمہیں علم نہیں اس میں ٹانگ مت اڑاو۔ سمجھے۔ جا کر سہانہ آپی کو گھر پہنچاو۔"

حاتب نے اس بار تنبیہہ کچھ سخت کی تا کہ ابراہیم ٹال نہ سکے، اور ایسا ہی ہوا، اپنے اندر کے جمع شدہ غصے کو گہرے سانس بھر کر کچھ دیر خارج کرے وہ اپنے روم سے باہر نکلا، نرس وہیں آ رہی تھی، حاتب کو باہر نکلتا دیکھے اپنے قدموں کو تیز کرتی حاتب کے سامنے آ تنی۔

"آپکو آرام نہیں ہے مسٹر حاتب؟"

نرس نے سرد نگاہوں سے گھور کر دیکھا۔

"عمائمہ فارس ہوش میں نہیں آئی ابھی تک؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

جناب کو پرواہ ہی کب تھی کے کوئی ڈانٹ رہا ہے، اس پر نرس نے آئیبرو بھی اچکائے پر بے سود۔

"شکلیں بعد میں بنانا، پہلے میرے سوال کا جواب دو"

اس دھانسو آدمی کی بدلحاضی پر سامنے والی کچھ لمحے گنگ رہ گئی۔

"ہمم۔۔ نہیں۔ پر اسے روم میں شفٹ کر دیا گیا ہے۔ ڈاکٹرز کی بتائی خاص کیئر کے انڈر ہیں۔ آپ اندر چلیں آپکے سٹیچیز کو ایگزامن کرنا ہے"

نرس نے رعب جماتے اسے اندر لے جانا چاہا پر حاتب نے سہولت سے اسکے ہاتھوں سے بچ بچا کر سرکتے باہر کی راہ پکڑی اور وہ نرس کے تمام تر سمجھانے کے تجاہل عارفانہ سے کام لیے پاس سے گزر گیا۔

وہ بچاری دانت پیسے خود بھی دوسری طرف نکل لی۔

عمائمہ کے ساتھ جو عورت تھیں انہی کو ڈھونڈتا ہوا حاتب اندازے سے سپیشل کیئر یونٹ آیا، وہ اسے روم کے باہر چادر میں ڈھک کر بیٹھیں نظر آئیں۔

حاتب نے قریب جا کر انکو اک نظر دیکھا جو بیٹھے بیٹھے سو رہی تھیں اور دھیما سا مسکرا کر بنا انکو مخاطب کیے وہ روم کا ڈور اوپن کرے اندر داخل ہوا۔

کمرہ نیم مگر کافی حد تک اچھی روشنی میں نہایا تھا اور اسکے وسط میں لگے بیڈ پر عمائمہ، گردن دائیں طرف موڑے آنکھیں بند کیے لیٹی تھی، اسکا ایک ہاتھ سیدھا میٹرس پر اسکے ساتھ پڑا تھا جبکہ ایک اسکے پیٹ پر۔

وہ بیڈ کچھ ایسا تھا جسکی ٹانگوں والی سائیڈز کی طرف کنارے ابھرے تھے سو وہاں بیٹھنا تو آسان نہ تھا تبھی وہ قریب آ کر اسکے سرہانے کی طرف زرا ٹکا، گردن گما کر اسے عمائمہ کو دیکھنا پڑا۔

وہ شفاف چہرے پر درد کا جہاں سموئے ہوئے تھی، اسکی بند آنکھوں کے باوجود اسکے جسم کے درد کا اثر رخساروں میں اترا تھا۔

وہ پہلی بار اپنی سنہری آنکھوں کو کسی پریوں فرصت سے جمائے بیٹھا تک رہا تھا، ایک جیسے منظر ہوں یا لوگ، ایک جیسی تکلیف ہو یا خوشی، حاتب کو نہیں بھاتی تھی، اور یہ لڑکی اسکے نزدیک نئے نئے غم جیسی تھی۔

"دی اسے کڈنی ہے، جگہ سینے میں دل کی خالی

ہو گئی۔ یہ کیا ماجرا ہے میرے خدا۔"

وہ اپنے دل کے خلاء کے بارے پریشان ہوا جو عمائمہ کو دیکھ کر سینے میں کچھ زیادہ چبھا۔ وہ حاتب مغدام کی پہلی نیکی تھی۔۔ جسکے اجر میں اسے حاتب کا دل بخشا گیا۔

"کاش تمہارے نام کے ساتھ لگا فارس وہی ہو۔

جواب میں چاہتا ہوں۔میری نیکی غارت ہونے کے

دہانے کھڑی ہے عمائمہ فارس"

وہ اسکے سرہانے بیٹھا اس بے جان نازک وجود کے بارے پہلی خواہش کر رہا ہے،وہ مجرم تھا پر اسکے دل پر پچھتاوے کی دستک اسکے اندر کی اک بیدار زندگی کو عیاں کر رہے تھے،وہ ایسا دل رکھتا ہی نہ تھا جسے پتھر کہا جا سکے۔

وہ کسمسائی تو حاتب فوراسے اسکے پہلو سے اٹھا،اسے کمزور پڑنا پسند نہ تھا۔

اس سے کچھ فاصلے پر ہوسپٹل ڈریس کے ٹروازر کی پاکٹس میں ہاتھ دھنسا لیے اور نظریں عمائمہ فارس پر جا جمیں۔

"م۔۔میں بچ گئی یا ہم دونوں مر گئے؟"

آنکھ کھلتے ہی عمائمہ نے حاتب کو دیکھ کر سرگوشی کی،آواز،لب و لہجے میں نقاہت تھی تو آنکھیں تھکن و بے یقینی سے بھرپور۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubiawesome.com

"تمہیں کیوں لگا کے جو ہوا ہو گا، ہم دونوں کے ساتھ

ایک جیسا ہوا ہو گا"

وہ اب پھر دلچسپی سے بولا، حاتب کے دیکھنے کی تاب نہ لاتے وہ نظریں چرا گئی۔

"کیونکہ ہم دونوں اگر ایک دوسرے سے ملے

تو سمجھیں ہم دونوں کی قسمت ایک سی خراب ہے"

وہ اپنے بارے میں ٹھیک ہو نہ ہو، حاتب کو لگا وہ اسکی قسمت کے بارے بالکل ٹھیک کہہ بیٹھی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب کو اسکی بات پر مسکرانا پڑا۔ اناطالیہ کا امیر مسکرا کر کسی کو بھی خرید سکتا تھا۔

"آپ ٹھیک ہیں؟"

دنیاداری کی ساری ضروری باتیں کرنے کے بعد عمائمہ نے اسے اپنے جیسے ہوسپٹل ٹروزر شرٹ میں دیکھتے رسم خیریت نبھادی۔

"مرا نہیں ہوں"

عمائمہ کے چہرے کی رنگت بدلی۔

"میں نے یہ تو نہیں پوچھا"

وہ اٹھ کر زرا تکیے سے لگی، اس بیچ حاتب نے محسوس کیا وہ درد پر زرا بھی چہرے کے زاویے بدلنے نہ دے سکی، اسے تکلیف پر ایسا عبور پائے دیکھ کر حاتب کو انتہائی دکھ ہوا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ٹھیک ہوں۔ تمہیں کوئی درد ہے؟"

حاتب کی جانب وہ یک ٹک تکتی اسکے سوال پر نفی میں سر ہلا گئی۔

"ان لوگوں کو مجھ سے خاص دشمنی تھی شاید"

حاتب نے منہ بسورا،وہ نظریں جھکا کر مسکرائی۔

"یعنی آپ کو بہت درد ہوا،میں تلافی کر سکی کبھی تو ضرور کہیے گا۔احسانوں کے بدلے چکائے جاسکتے ہیں لیکن نیکیوں کا صرف صلہ دیا جاتا ہے"

وہ ہنوز نظریں جھکائے رہی،وہ کیسے سمجھاتا کے اس لڑکی کی جھکی نظریں اسکے پورے وجود کو امر بیل سا جکڑ رہی ہیں۔

"مجھے صلہ نہیں چاہیے،تمہارا واپس زندگی کو نارمل ہو کر جینا چاہیے"

وہ سر ہلا گئی جیسے اس سے بڑا دوسرا فرمابردار کوئی نہیں۔

"میں آپکو کبھی نہیں بھولوں گی۔آپ اپنا خیال رکھیے گا"

وہ ہنوز نظریں جھکانے کے بعد آخری لفظ کے ساتھ آنکھیں حاتب پر ڈال گئی۔

"مطلب دفع ہو جاوں۔۔۔؟"

حاتب بگھڑا، ایسا سب عموما آخری ملاقات کے آخری لمحے کہا جاتا ہے، وہ بوکھلائی۔

"م۔۔میں نے ایسا تو نہیں کہا"

وہ سہمی، ڈری اور گھبرائی ہوئی حاتب کو دلچسپی کا جہاں بنے اپنے ارد گرد ہی روک لینے پر اکسا رہی تھی۔

"مطلب نہ جاوں۔۔۔؟"

حاتب کے الٹے سوال پر وہ پھر روہانسی ہوئی، جو انسو جسم کے درد نہ دے سکے وہ حاتب مغدام کا ہیر پھیر ان براون آنکھوں میں سمیٹ لایا۔

"میں چاہتا ہوں تم ایک منتھ تک مجھ سے کنکٹ رہو، اور اپنی خیریت سے مجھے آگاہ کرتی رہو۔"

حاتب بے اصل مدعے کی طرف آتے عمائمہ کو پریشان کر دیا۔

"وہ آپ ہوسپٹل سے پوچھ لیا کرنا۔ میں فون یوز نہیں کرتی، میری بی جان کے پاس فون ہے آپ ان سے میری خیریت پوچھ سکتے ہیں"

وہ سہولت سے اپنے آپ سے رابطے کی ہر پیشکش رد کر گئی۔

"تم مجھ سے مل کر مجھے اپنی خیریت بتاو گی۔ میں زندگی میں دوبارہ کبھی سنی سنائی بات پر یقین کرنے کی غلطی نہیں دہرانے والا"

عمائمہ نے اسکے پہلے حکم سے زیادہ توجہ اسکے دوسرے جملے پر دی، اس میں دکھ اور تکلیف چھپی تھی۔

"میں آپ سے کہاں مل سکتی ہوں؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

عمائمہ نے رابطے کا ذریعہ جاننے کو جب خود سوال کیا تو حاتب کو مسرت ہوئی۔

"جہاں تمہیں اپنی خیریت بتانی بہتر لگے وہ جگہ چن لینا۔ میں پہنچ آوں گا"

حاتب نے اسکے پھر سے فرمابرداری سے سر ہلانے پر اسے بے بس نظروں سے دیکھا۔

"تھینکیو"

وہ آنکھوں میں مشکوری بھرے بولی حالانکہ اپنی زندگی بچنے کی اسے ایک فیصد خوشی نہ تھی، جو بھی سکھ ملا، زندگی بچانے کے وسیلے نے دیا۔

"اٹس اوکے۔ اب بتاو درد ہے؟"

وہ اس بار تھکا سا مسکرا کر سر ہلا گئی، اسکی اس معصومیت پر حاتب مغدام کے دل میں کوئی چنگاری سلگی۔

"جب تک تمہارے درد دور نہیں ہوتے، ہوسپٹل سے جانے کی کوئی ضد، کوشش یا خواہش مت کرنا۔ میں آج ڈسچارج ہو جاوں گا۔ لیکن تم پر تمہارے ایک دم ٹھیک ہونے تک نظر ہے میری عمائمہ"

وہ اسکو دیکھتی بس سر ہلاتی گئی، حالانکہ یہ سب عمائمہ کے لیے دہرا عذاب تھا پر اس انسان سے جو اچانک دل کو انس ہو گیا وہی عمائمہ کو زندگی سے رغبت بھی دے رہا تھا۔

"اب میں جا سکتا ہوں؟"

وہ امید میں نہیں تھا کے وہ روکے گی، تبھی عجیب سے انداز میں پوچھا، عمائمہ نے سر ہلا کر فوری اجازت دی۔

"مطلب میں تمہیں پکار رہا تھا، کتنی جلدی بھیجنے پر راضی ہو تم مجھے؟"

وہ اسکے یکدم بگھڑنے پر پھر ڈری۔

"و۔۔وہ۔۔میرا یہ مطلب تو نہیں تھا"

Zubiinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

عمائمہ کے ہاتھ پیر پھولے جیسے وہ کوئی پیر ہو جسکے روٹھ جانے پر اسے گناہ ملے گا جبکہ حاتب کو ملتی کمینی سی تسکین بتا رہی تھی کے امیر صاحب کا دل اسکے ہاتھوں پھسل رہا ہے۔

"پھر۔ میں اگر کچھ دیر یہاں مزید کھڑا بھاشن دوں تو تم خوشی خوشی برداشت کرو گی یا دل ہی دل میں گالیاں دو گی کے کب یہ مصیبت ٹلے۔"

وہ اسکے اس قدر منہ پھٹ ہونے پر ششدر تھی، کوئی اتنا بے رحم حد تک بے تکلف تو عمائمہ نے پوری زندگی نہ دیکھا تھا۔

"مجھے گالیاں نہیں آتیں"

وہ غمزدہ سی منمنائی۔

"اچھا تم اس لیے گالیاں نہیں دو گی کے تمہیں آتی نہیں"

Zubinovels.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ اسکے دماغ کا کچرا کر چکا تھا، عمائمہ کو سن اعصاب کے ساتھ حاتب کی باتیں گماہی اتنا گئیں کے وہ جب تنگ آتی منہ پر ہاتھ رکھے سسک اٹھی تب وہ شخص اپنے کیے پر افسوس کرتا بے اختیار گھبرا کر اسکے ساتھ بیٹھا، وہ اپنے کاندھے سے لگتے حاتب کے کندھے پر ہاتھ ہٹا کر جب گردن موڑے دیکھنے لگی تو دونوں کی ملتی آنکھوں پر وہ رونا روک گئی، اس نے حاتب مغدام کو اپنے اتنے قریب خواب میں بھی نہیں سوچا تھا۔

"ت۔۔ تم رو مت۔ میں بس ایسا ہی بکواس آدمی ہوں۔ پلیز رونا مت"

وہ روتی آنکھیں برداشت نہیں کرتا تھا، کل تک نفرت تھی پر آج لگا یہ آنکھیں روئیں تو وہ دنیا اکھاڑ ڈالے گا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"مج۔۔ مجھے پریشان نہ کریں، م۔۔ مجھے باتیں کرنی اور بنانی نہیں آتیں۔ آپ میری بی جان سے جتنے پیسے چاہیں لے لیں کڈنی دینے پر لیکن

مجھے مشکل میں مت ڈالیں۔ میں آپ کو بتا نہیں سکتی بار بار اپنی تکلیف کے کم ہوئی یا نہیں۔ مجھے کچھ بھی پسند نہیں، مجھے بس بھول جائیں۔"

وہ بہت زیادہ تکلیف میں تھی صرف اس پر کے اسے کسی کو بار بار اپنی تکلیف کا بتانا پڑے گا، حاتب کو لگا وہ اپنے عکس سے آملا ہے، وہ بھی تو ایسا ہی تھا، جسے تکلیف بتانا تھکاتا تھا۔

"میں سمجھ گیا۔ میں تمہیں ہر چیز سے آزاد کر دیا۔ تم ملنے بھی مت آنا۔ تم ریلکس رہو۔ اور میں نے اپنی کڈنی کی قیمت لے لی ہے تمہیں اتنا دردناک رلا کر۔ اور لی تو یہ میری عمائمہ نامی نیکی کی توھین ہے۔ ٹیک کیئر۔ آنسو پونجھ لو تاکہ میں جاوں"

وہ فورا جیسے آنسو رگڑ گئی، حاتب کا دل کئی زروں میں بدل گیا۔

"جارہا ہوں۔۔۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ جتا کر اٹھا تو عمائمہ نے اسے روم کے دروازے کی طرف بڑھتا دیکھا، اس لڑکی کی جان، آنکھوں میں سمٹ آئی، وہ دروازے کے پاس جاتے رکا۔

"ہمارے درد کے بارے جاننا ہر کوئی ڈیزرو نہیں کرتا کیونکہ انکی آبرو ہوتی ہے۔ تم بہت اچھا کرتی ہو۔ بتاتی نہیں ہو۔ کبھی مت بتانا۔ سوائے اس کے جو درد دور کرنے والا ہمارا پروردگار ہے اسے یا پھر اسکا بھیجا ایک اور واحد انسان۔ جو ہمیں پیدا کرنے والا، ہمارے لیے کبھی نہ کبھی دنیا میں ہمارا غمگسار بنا کر بھیجے گا"

وہ اسے پلٹ کر سرسری سا دیکھے باہر نکل گیا جبکہ عمائمہ نے سر واپس تکیے سے لگا کر گردن دائیں طرف موڑے دیوار پر لگی خوبصورت سی رنگوں سے بھری تصویر دیکھی۔

"یہ کتنے اچھے ہیں"

وہ دھیما سا مسکرائی، وہ زندگی میں دوسری بار مسکرائی تھی، پہلی بار وہ دو ماہ پہلے پہلی بار اپنے اصل بابا سے مل کر مسکرائی تھی۔

..._____...

"اپنا ہر درد میرے دل کے حوالے کر دیا ناں تم نے"

روشانے کو آئینے کے عکس میں حوصلے میں واپس لوٹتا دیکھے پارس نے اک نرم، پیار بھری سرگوشی اسکے بالوں کو دونوں ہاتھوں سے سمیٹتے کی، وہ اسکے لمبے کھلے الجھے بالوں کو بن کی شکل دینے کی ناکام کوشش میں تھوڑا ہلکان ہو رہا تھا۔

"ایک دو درد دل میں رہ گئے وہ اگلی ملاقات میں حوالے کر دوں گی"

پارس کا دل یہ سن کر گھبرایا، وہ اسکے بال بھول گیا، تبھی جب پکڑ کر اپنے سامنے پلٹایا تو وہ واپس بکھرے بالوں میں چھپ گئی۔

SAMARWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"یہ کس کی اجازت سے کیا؟"

سوال عام پر پارس کے سوال کرنے کا انداز، کسی کو بھی پاگل کر دیتا، اسے تو دیوانہ کر گیا جو ایک دن میں ہی دکھ سکھ اور نا جانے کس کس جذبے اور کیفیت سے گزر کر اسکی دیوانی ہو گئی تھی۔

"تاکہ آپ سے دوبارہ جلدی مل سکوں۔ بابا نے کہا تھا ہمیں ساتھ رہنے کا موقع بہت کم ملے گا پارس۔ اس کم نے تب سے میرے دل کو شکنجے میں جکڑ رکھا ہے۔ میں نے تھوڑا دکھ اپنے پاس تبھی رکھا کے آپ مجھے بہت جلد واپس مل سکیں"

وہ پارس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولتے ہوئے جس حسرت کا شکار تھی، وہ پارس سے کیسے برداشت ہوتی، اسے اپنے گلے لگا کر ایک بار پھر روشانے کے ہر ڈر کو اپنے دامن میں سمیٹ لیا، وہ کٹی پتنگ بنی پارس کے وجود کے آسمان میں لہرا گئی۔

"آپ مجھ سے کیوں میرا سارا دکھ ہتھیانے پر تلے ہیں۔"

وہ جب بہت دیر تک اسے خود سے دور ہونے نہ دے سکا تو روشانے نے گرفت سے مچل کر نکلتے غصے سے ڈانٹا۔

"مجھے اتنا سکون مت دیں کے میں بابا کے گناہ گاروں کو انکی طرح بخش دوں، مجھے تھوڑا جلا رہنے دیں پارس۔ آپکا گلے لگانا میرے لیے امرت ہے۔ ایسا جسکے بعد زہر بھی بے اثر ہو جائے گا۔ مجھے دوبارہ ایسے ہگ نہیں کرنا پلیز"

وہ اس سے دو قدم دور ہوا، یعنی روشانے کی خواہش کا احترام کیا لیکن وہ دور ہوا تو وہ آنکھیں بھیگو کر نظر جھکا گئی، اسے دور جاتا بھی تو وہ برداشت نہ ہوا۔

"نہیں کروں گا"

وہ اسکے ہر فیصلے کا احترام کر رہا تھا، روشانے نے اپنے بالوں کو سمیٹ کر بن کی شکل دی اور یونہی آنسوؤں کو سنبھالے حجاب بس یونہی بناٹائیٹ سیٹ

کرتے کیا، پھر اپنے بیگ کو اٹھا کر کندھے پر ڈالا، اس بیچ پارس بس اسکی اذیت ناک چپ ہی دیکھ رہا تھا بھلے یہ برداشت لائق نہ ہو۔

"میں تھوڑی وحشی ہوں، ہرٹ ہوئے آپ؟"

وہ اسکے پاس آتے رکی، اسکی اب واپسی ہے یہ زیادہ ہرٹنگ تھا۔

"بالکل نہیں ہوا"

وہ اسکے پتھریلے جواب پر غصے سے گھوری۔

"تھپڑ لگا دیں"

وہ اسکے تقاضے پر خشمگیں نظروں سے گھورا۔

"مر کر بھی نہیں"

ZUBIINOVELSZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس نے اس سے منہ پھیرا، روشانے نے بیگ وہیں کاوچ پر رکھے دونوں ہاتھوں سے پارس کو پکڑ کر اپنے سامنے پلٹایا اور اس میں روشانے کا سانس پھول گیا۔

"آپکے ہاں رخصت کرنے کا کوئی رواج نہیں؟"۔

وہ جو روشانے کے جھٹکے پر خفیف سا حیران تھا، روشانے کی آنکھوں میں تیرتی خفگی پر اسے دیکھنے لگا، وہ کیا چاہتی ہے پارس سمجھ کر بھی سمجھ نہ سکا۔

"میں تمہیں کیوں رخصت کرنے لگا، ایسا کچھ نہیں ہو گا ہمارے بیچ کبھی"

وہ اسکے ہاتھوں سے اپنا آپ جھٹک کر بے رخی سے بولا۔

"وقتی تو رخصت ہو رہی ہوں ناں۔ کیا پتا مہینوں لگ جائیں پھر ملاقات میں۔ آپ ٹھہرے اٹلی کے پیراسائیٹ، مجھ مسکین کو کون پوچھے گا۔"

وہ اندر ہی اندر پارس کی جانب سے حق نچھاور کرنے پر تڑپ رہی تھی اور وہ بدھو سمجھنے کے بجائے اس لڑکی کی حرکتوں پر الٹا جان جاتی محسوس کر رہا تھا۔

"تم مسکین نہیں ہو۔ تم میری جان ہو"

وہ یہ برداشت نہ کر سکا، روشانے کی کمر میں ہاتھ لپیٹ کر اپنے سینے کی اور سرکا کر جب بنا ارادہ کہا تو وہ تسکین انگ انگ تک اترتا محسوس کرنے لگی۔

"اور اپنی جان کو بنا پیار کیے آپ واپس بھیج دیں گے ہیں ناں؟"

روشانے کے جتانے میں ڈھیروں دکھ تھا، پارس کے دل کی ہارٹ بیٹ اس لڑکی کی افسردہ نظروں نے بڑھا دی۔

"تمہیں کل سے اب تک میرا پیار نہیں دیکھائی دیا؟"

وہ الٹا بگھڑا۔

"مجھے آپکے لاڈ دیکھائی دیے، پیار کہاں ہے؟"

وہ اتنی منہ پھٹ اپنے حق کے لیے ہو گی، پارس عیسی نے سوچا نہ تھا۔

"نظر کمزور ہے تمہاری"

وہ نظریں پھیر گیا، روشا نے کو لگا جیسے وہ جان بوجھ کر نہیں کر رہا۔

"میں آپکو آنکھوں سے نہیں دل سے دیکھتی رہی ہوں۔ اور دل تو واقعی کمزور ہے میرا۔ ٹھیک کہا۔ میں ہی نہ دیکھ سکی آپکا پیار۔ اپنا خیال رکھیے گا"

وہ اپنی کمر میں جکڑی پارس کی انگلیوں کو جھٹک کر بولی تو پارس نے اس بار اسے زیادہ مضبوطی سے اپنے سینے کی طرف سرکایا۔

"کہاں جا رہی ہو؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ بدحواسی سے بولا۔

"طیب اردوغان سے میٹنگ ہے میری"

وہ بھی اپنے نام کی ایک تھی، پارس نے ماتھے پر بل پڑے۔

"یہ کون ہے؟"

وہ اس وقت پوری دنیا بھول چکا تھا۔

"جس ملک میں کھڑے ہیں اسکے صدر تک کا علم نہیں۔بہت بری بات ہے۔ہاں بھئی آپکو اٹلی کے سوا اور کسی کی پڑی بھی کیوں ہو گی۔آپ ٹھہرے وڈے لوگ۔ان چھوٹے موٹے لوگوں کو کہاں جانتے ہوں گے"

پارس کے ہونٹوں پر دھیرے سے مسکراہٹ ہمکی،وہ جلی بھنی زیادہ پیاری جو لگ رہی تھی۔

"تم صاف صاف کہو ناں کیا چاہتی ہو؟"

اب کی بار پارس نے اسکی دھڑکنیں تھما دیں،وہ پکڑی گئی تبھی تو گھبرا گئی۔

"صاف صاف"

وہ اپنی گھبراہٹ کو چھپائے اٹھلا کر زچ کرنے کو بولی، ان نیلی آنکھوں کے قہر سے اب روشانے کو کون بچاتا سمجھ سے باہر تھا۔

"پہلی ڈیٹ میں وہ سب نہیں کرتے جو تم سوچ رہی ہو، میں اسے پینڈنگ کر رہا ہوں تاکہ تم بھاگ کر میرے پاس واپس آو"

پارس نے مسکراتے ہوئے دھیرے سے اسکا نرم گلابی گال ہونٹوں سے چھوا تو وہ پارس کے چھونے اور لفظوں کی بے باکی دونوں پر چھوئی موئی بن گئی۔

"میں کچھ بھی نہیں سوچ رہی سنا آپ نے، نہ ہی کوئی ڈیٹ تھی یہ۔ میں مہینے بعد ملوں گی اب آپکو۔ آپکا یہ فری کا ٹائم نہیں چاہیے۔"

وہ روٹھی روٹھی اسے جھٹک رہی تھی تبھی تو پارس نے اسکی دونوں کلائیوں کو اپنے ہاتھ میں لیتے دیوار سے پن کیا، اسکے دونوں ہاتھوں میں روشانے کو پتا لگے بنا اپنے ہاتھوں کو ملاتے انگلیوں میں انگلیاں پھنسائیں، روشانے دم

سادھے آنکھوں میں چھلکنے کو بے قرار آنسو لیے پارس کو اب بھی مرجھائی صورت سے تک رہی تھی۔

"میں رومنٹک نہیں ہوں"

وہ جیسے شرارت سے بولا، روشانے کی ریڑھ کی ہڈی تک سنسناہٹ بیدار ہوئی۔

"میری معلومات میں اضافے کے لیے شکریہ۔ میں اس احسان تلے دب گئی"

وہ جی جان سے چڑ گئی۔

"لیکن میں کوشش کر سکتا ہوں"

وہ سراسر تنگ کر رہا تھا۔

"آپکے آفاقی احسان کا سن کر آنکھوں میں پانی آگیا، رلائے گا کیا پگلے؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

وہ بپھری، سچ میں وحشی لگی۔

"میری کوشش بھی تمہاری جان پر بھاری پڑے گی روشانے"

وہ اسکے کان کی اور سرکتا سرگوشی کے ساتھ جب اپنے ہونٹوں کی بھاری مہر اسکے اسکارف کو ہٹا کر اسکی گردن کی دائیں جانب لگا گیا تو پارس کو اپنے ہاتھوں میں جس شدت سے روشانے کے ہاتھوں کا جکڑنا محسوس ہوا وہ اپنی کوشش کا بھاری پڑنا محسوس ہوتے ہی اسکی نازک سی گردن پر بکھرتی سرخی افسوس سے تکے اپنے اس ظلم پر خود کو ملامت کرتا پیچھے ہٹا، وہ آنکھیں سختی سے بند کیے پارس کو مبہوت کر گئی۔

"میری سوچ سے زیادہ بھاری پڑی کیا؟"

وہ اسکے سوال پر دھیرے سے آنکھیں کھول گئی، جن میں رقص کرتی تکلیف اور خوشی الوہی تھی۔

"ہاتھ چھوڑیں پھر بتاتی ہوں"

وہ شیرنی کی طرح دبا دبا بولی، پارس نے اسکے دونوں ہاتھ آزاد کر دیے جس پر روشانے نے جب اپنے ہاتھوں کو دیکھا، وہ انکی سرخی پر روہانسی ہوئی۔

"کیسے آدمی ہیں آپ؟"

وہ اسکے دکھی ہو کر شکوہ کرنے پر فوراً سے فاصلہ سمیٹ کر پیچھے ہو گیا۔

"تھوڑا عجیب، زیادہ خطرناک اور بہت زیادہ شریف"

اپنی تعریف پوری ڈھیٹائی سے کی گئی، وہ ناچاہتے ہوئے بھی مزید خفا نہ رہتی دونوں بازو اسکے اطراف لے جا کر ہاتھ لپیٹے پارس کے سینے لگ گئی، آنکھیں تھیں کے پھر سے برس اٹھیں۔

"تھینکیو پارس۔ مجھے میرے اس دکھ میں سنبھالنے کے لیے۔ میں آپکو بہت مس کروں گی۔"

وہ اسے اسکی مرضی تک اپنے سینے لگائے رہا اور پھر روبرو ہوئی تو وہ رو کر پھر تکلیف میں ڈوب چکی تھی۔

"میں بھی۔ دکھی ہونے کی ضرورت نہیں۔ فارس سلطان ایک اچھی جگہ جا چکے ہیں جہاں انکو دکھ صرف تمہارے آنسو دیں گے۔ جب کہو گی میں ملوں گا تمہیں۔ ایون ہمارے بیچ کتنا ہی زمینی فاصلہ کیوں نہ ہو۔ تم تک پہنچنا میرا کام"

وہ بھیگی آنکھوں سمیت پارس کی دی ڈھارس پر مسکائی۔

"پرامسس"

اسے وعدہ مانگنا اچھا لگتا تھا۔

"یس۔"

پارس کا یقین دلانا تو پھر دنیا جہاں سے زیادہ پیارا تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovels.com

"مجھے یہ تھوڑا عجیب، بہت خطرناک اور بہت زیادہ شریف جان سے پیارا شخص راس آگیا۔ میں آپ سے بہت۔۔"

وہ آج خود ہی رک گئی، پارس کی آنکھوں میں رغبت اتری، وہ اسکا جتنا خیال کر گئی وہ پارس کو رشک کرنے پر مجبور کر گیا۔

"ہمیشہ ایسے ہی خود کو روکنا"

وہ جیسے مسکرایا، وہ پھر گھوری۔

"نکمے انسان۔ بیوی سے اظہار محبت سننے کا حوصلہ تک نہیں۔ ویسے دنیا کو جیسے مرضی چیڑ پھاڑ لیں۔ مجھے یہ گلہ رہے گا ہمیشہ"

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ پھر نروٹھی پن سے بولی۔

"تمہارا یہ گلہ مجھے ہمیشہ قبول ہے۔ جاو اور حاتب سے بچ کر رہنا"

پارس اسکے ساتھ ہی روم سے نکلا جس پر وہ گردن گما کر پارس کو دیکھنے لگی۔

"یہ احتیاط آپ اسے کرنے کو کہیں کے مجھ سے بچ کر رہے۔ آیا بڑا۔ اسے دیکھ کر پتا نہیں ابھی میری کیا حالت ہو گی۔ اگر مجھے پھر سے بابا کا جانا یاد آ گیا تو میں سنبھال نہیں پاوں گی اور بہت سناوں گی اسے۔ سہانہ کو بھی"

وہ ساتھ چلتی مسلسل ناراضگی جتا رہی تھی۔

"اب یہ سہانہ کون ہے؟"

پارس کے سوال پر وہ رک کر پارس کی جانب پلٹی، اس لمحہ اسکا دل چاہا پارس کو اپنے دل میں چھپا لے۔

"آپکی بہن، اور میرے بابا کی ایک اور مجرم"

روشانے کو پھر سے دکھ ہوا تو آنکھیں دھندلا ہیں، اسے یاد تھا فارس سلطان نے بھی سہانہ کو معاف کرنے کا ذکر کیا تھا۔

"اس کی خطاء؟"

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس کی آواز لڑکھڑائی۔

"چھوڑیں ناں پارس"

وہ ابھی یہ سب بتانے کی حالت میں تھی۔

"نو۔ ٹیل می۔"

وہ بضد لگا۔

"وہ بابا سے پیار کر بیٹھیں، اور جب بابا کہیں سے ملتے دیکھائی نہ دیے تو ان پر بہتان لگا دیا کے انہوں نے زیادتی کی کوشش کی۔ مجھے تو حاتب پر بھی اتنا غصہ نہیں رہا جتنا سہانہ پر ہے۔ وہ حاتب تو جذباتی شعلہ ہے اسے جس طرف جس نے ہانکا، ہوتا گیا۔ بند عقل۔ میں شاید آپکی بہن کو کبھی معاف نہیں کر سکتی پارس۔ بھلے دل کے ہاتھوں مجبور کیا ہو پر غلط ہے۔ جبکہ حاتب کی میرے بابا سے نفرت جانتے ہیں کیوں ہے؟ کیونکہ وہ آپکی دو سال کی اذیت دیکھ کر پاگل ہو گیا۔ اسکی ڈیمانڈ تھی کے بابا آپکو مار دیتے، پر پیرا سائیٹ بننے

نہ دیتے۔اس پر وہ بخشا جا سکتا ہے کیونکہ اپنوں کی روز روز اذیت سہنی کبھی آسان نہیں ہوتی اور ایک بار کی موت سہہ کر قرار آجاتا کے چلو یہ اذیت سے بچ گیا لیکن اس نے جو سہانہ پر بند آنکھوں یقین کیا وہ معافی لائق نہیں۔کم از کم میرے لیے نہیں"

پارس کے لیے یہ سب سننا، برداشت کرنا سب ہی مشکل تھا پر اسے روشانے کی تکلیف اب بھی اپنی تکلیف سے بڑی ہی لگی۔

"اس نے میری تکلیف کیسے دیکھی؟"

پارس سب سے انجان تھا اور اس پر روشانے نے اسکے دونوں ہاتھوں کو تھاما۔

"ڈیسوزا۔۔اس نے دو سال تک آپکو ٹارچر کروایا اور ہر وڈیو آپکے بابا ہاشم جابر مغدام کو ارسال کی۔وہ پتا نہیں کیسے حاتب کے ہاتھ لگ گئیں۔پرسوں آپکا بھائی ڈرنک تھا تو سب اگل دیا میرے سامنے"

پارس کی آنکھوں میں تکلیف سی اتری، جس شخص کو ہمیشہ باپ جیسی عزت دی اسکے ہر نقصان کے پیچھے وہ نکلا۔

"تم میرا ایک کام کرو گی؟"

وہ پارس کی تمہید پر فوراً سر ہلا گئی۔

"وہ سب وڈیوز، ڈیٹا۔ ڈھونڈ کر ضائع کر دو۔ دیکھے بنا"

روشانے نے فوری سر ہلا دیا۔

"دیکھے بنا نہیں کروں گی"

وہ اسکے ضد کرنے پر خفگی سے گھورا۔

"سمجھ نہیں آ رہی تمہیں میری بات؟"

پارس کی آواز سخت ہوئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"آرہی ہے۔میں ڈیسوزا کو تو نہیں مار سکی۔یہ بابا اور ہاشم مغدام انکل نے خود ہی کر دیا پر میں آپکو ہاتھ لگا کر اذیت دیتے ہر بقیہ زندہ شخص کو سزا دوں گی۔اور آپ مجھے روکنے کی جرت نہیں کریں گے"

پارس کو اس لڑکی کے ارادوں سے خوف آیا۔

"تم سمجھ نہیں رہی۔وہ تمہارے دیکھنے والی چیز نہیں روشانے"

وہ سخت بے بسی سے اسکو بازوؤں سے جکڑ کر سمجھانے لگا۔

"جو آپ نے سہہ لیا،اسے دیکھ کر مجھے موت نہیں آئے گی۔اس پر دوبارہ بات نہیں ہو گی مسٹر پارس عیسی مغلانی"

وہ یکدم ہی بابا کی طرح غصیلی بنی،پارس کو ہار ماننی پڑی،آخر کو وہ اسکی محافظ بنائی گئی تھی۔

"میں پھر چھپ جاوں گا"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
ZUBIAWESOME.COM

وہ ایک آخری دھمکی یہی سوچ سکا۔

"ہمت ہے تو سوچ کر بھی دیکھانا ایسا آپ۔۔۔۔اب آپ کو اپنی سانسوں کے قریب روشانے آباد ملے گی۔جہاں مرضی چلے جائیں۔وبال ہوں میں آپکے سر کا بھولیے گا مت"

وہ رعب جماتی وہاں سے سیدھی ہدایت بابا سرکار کے کمرے کی طرف بڑھ گئی جبکہ پارس،پہلے تو پریشان ہوا کیونکہ یہ جنگلی ہی سہی پر تھی تو پھول لیکن پھر جنگلی کا سوچ کر اتنی ہمت ضرور ملی کے وہ مسکراتا ہوا پیچھے ہی بڑھ گیا۔

ہدایت بابا سے مل کر وہ پھر وقتی سہی پر جذباتی ہوئی لیکن جلدی سنبھل گئی،دونوں نے روشانے کو دعا اور پیار کے سنگ رخصت کیا لیکن ایسا لگا وہ ہدایت بابا کی دنیا کے رنگ بھی ساتھ لے گئی ہے۔

.._____..

شام کے بجائے دن تک حاتب واپس پیلس آیا تو اسکی گاڑی جیسے ہی رکی اور وہ احتیاط سے باہر نکلا، آگے پریسہ دوڑ کر اسے اپنی طرف آتی دیکھائی دیں، جبکہ پیچھے پیچھے آہل، سہانہ، ابراہیم اور ہاشم مغدام بھی تھے، حاتب کے تنے ماتھے پر سلوٹیں پڑیں، وہ ابراہیم اور سہانہ کو سالم نگل جاتے انداز میں گھورا۔

"تم نے کیوں دی کڈنی؟ تمہیں ہم سبکی بالکل پرواہ نہیں۔ یہ دونوں تو کبھی نہ بتاتے اگر میں انکی بات نہ سنتی۔ تم نے ایسا کیوں کیا میری جان۔ میں آلائم کے ب۔۔ بعد تمہیں نہیں کھونا چاہتی۔"

پریسہ نے اپنے ہاتھوں میں اسکا مرجھایا چہرہ تھامے سسک اٹھتے حاتب کے سینے میں منہ چھپائا، اسے پتا تھا اس گھر میں اسکے جسمانی اور ذہنی درد پر تڑپنے والی صرف ماں ہی ہے ورنہ درد میں تو وہ گیارہ سال کی عمر سے تھا۔

"آپکو کس نے کہا پری کے ایک کڈنی والے مر جاتے ہیں جلدی، پلیز مجھے یہ رو کر کیوں اریٹیٹ کر رہی ہیں۔ فالتو تھی، دے دی۔ بات ختم"

وہ سخت بیزار تھا کیونکہ ابھی بھی جسم میں ایسا درد تھا جو عام انسان کو کوکنے کراہنے پر مجبور کرتا پر آفرین تھا وہ جو سلے جسم کے ساتھ ڈرائیونگ کر آیا تھا۔

"ت۔۔ تم یا تم سے جڑی کوئی چیز فالتو نہیں ہے۔ میں بہت ہرٹ ہوں۔ تم نے خود کو، تم نے میرے وجود کے حصے کو کٹنے دے دیا۔"

وہ پریسہ کو سنبھال نہ سکتا تھا، وہ ماں روتی رہی اور حاتب سہتا رہا۔

"لالہ آپکو کیا پڑی تھی یار کڈنی دینے کی"

آہل بھی ممی کو سنبھالنے کی نیت سے آیا پر پاس آتے وہ بھی افسردہ ہوئے حاتب کو چھیڑ بیٹھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"آئی فون لینا تھا، اب خوش"

وہ سخت بری طرح بد مزاجی سے بڑبڑایا، سب سپاٹ و غمزدہ تھے سوائے ابراہیم اور آہل کے جنکو حاتب کے جواب نے مسکراہٹ دی۔

"یار آپکو آئی فون کے لیے کڈنی بیچنے کی کیا ضرورت، آپ ٹھہرے اناطالیہ کے خود مختار امیر۔ ایسی حرکتیں تو ہم چھوٹوں کو زیب دیتیں۔ پلیز اگلی بار اگر آئی فون لینے کی طلب ہو تو میرے سے میری جمع پونجھی لے لینا پر ہوسپٹل والوں کو عذاب نہ ڈالنا میرے اچھے بھائی"

آہل کی ڈرامے بازی پر اس بار پریسہ اور سہانہ بھی مسکرائیں البتہ ہاشم جابر مغدام کا دل کسی جہنم کی طرح سلگ رہا تھا۔

"تیری گرل فرینڈز نے تیرے پاس ٹکا نہیں چھوڑا۔ بات کر رہا ہے جمع پونجھی کی۔ اور ہوسپٹل والے میرے نام کا وارڈ کھولنے کا سوچ رہے ہیں

بیٹا۔میری اعلی ظرفی اور دریادلی پر۔۔۔۔پری!رونا بند کریں اور خدا کے لیے مجھے کچھ اچھا سا کھانے کو دیں،بہت بھوکا ہوں"

حاتب کی بیزارئیت و بھوک پر پریسہ نے فورا آنسو پونچھے،خود آہل مسکرایا کے اسکا کھڑوس بھائی ویسا ہی ہے۔

"میری جان قربان تم پر۔میں تمہارا فیورٹ سوپ بنا کر دیتی ہوں۔آجاو۔آہل۔۔بھائی کو سہارہ دے کر لے آو شاباش"

پریسہ اپنے آنسو رگڑتیں اندر بڑھیں تو سہانہ بھی ہلپ کو ساتھ ہولی جبکہ حاتب نے خود کو ٹچ کرتے آہل کو گھورا ہی ایسا کے وہ بھائی جان کے بدن کو چھوتے چھوتے پیچھے ہٹا۔

"خبر دار جو مجھے چھوا،ٹنڈا نہیں ہوا سمجھے۔جاو میرا بچہ تم پوگو دیکھو۔۔۔اور گرل فرینڈز بناو۔"

حاتب کے ہمیشہ کی طرح آہل کو تپانے پر وہ ناک کے نتھنے پھلاتا تا با قاعدہ برا منانے گیا اور حاتب نے جان بوجھ کر بابا کو بنا دیکھے جب پاس سے گزرنا چاہا تب ہاشم نے اسکی بازو پکڑ کر اپنے سامنے دھکیلا۔

ابراہیم بھی دونوں کے سامنے پر سنجیدہ ہوا، وہ دو ایک دوسرے کو جن نظروں سے دیکھتے تھے وہ ارد گرد آگ دہکا دیتی تھیں۔

"تم تو کسی کو اپنا بخار نہ دو میرے بچے، کڈنی دینا تو بہت دور کی بات ہے۔ ابراہیم آفندی! کیا ماجرہ ہے؟ کچھ ایسا ہے اگر جو تم دو ابھی بھی چھپا رہے ہو تو بہتر یہی ہو گا کے شرافت سے بتا دو"

بابا کے بدلے رنگ ڈھنگ پر پہلے تو حاتب تمسخرانہ ہنسا، اسکی ہنسی نے ماحول پر سناٹا حاوی کیا۔

"اوئے ھوئے۔۔ ابراہیم، میرے بابا جان کا سترہ سال بعد رعب جما کر سوال جواب کرنا تو چیک کرو۔ انکو سترہ سال بعد ہوش آ ہی گیا۔ یہ تو

شہزادے کے آنسوؤں کے منتظر مددتوں سے سوئے سنو وائیٹ نکلے۔ یہاں روشانے کے آنسو ٹپکے وہیں انکے سارے فیوز چارج ایکٹیو"

ان شربتی دہکتی آنکھوں کی منجمد نفرت، ہر گھاٹے سمیت اس باپ کے کلیجے کا ناسور بنی، ہاشم مغدام کی آنکھوں میں اذیت ابھر کر معدوم ہوئی۔

"میں اس پر تمہارے منہ پر زوردار تھپڑ بھی مار سکتا ہوں حاتب"

وہ مزید وحشیانہ ہنسا۔

"ماریں۔ ایک اولاد کو دو سال تک اذیت ہوتی دیکھنے والا باپ۔ دوسری پر ہاتھ اٹھالے گا تو قیامت تھوڑی آئے گی۔ سترہ سال میں بہت موقعے دیے آپکو اپنا منہ بند کرنے کے پر آپ نے میرے اندر کی آگ کو ہمیشہ ہوا دی۔ اپنی اس چپ سے۔ تو اب آپ جب جب بولیں گے، میں سر تا پیر جلوں گا۔ میں آپ سے بہت پیاری نفرت کرتا ہوں، اور تبھی میری کوشش ہے آپکی بے ادبی نہ ہو اور آپ جب بھی مریں، آپکو سوئی سی بھی

اذیت نہ ہو۔۔۔۔۔ شکر کریں آپکی اولاد ہوں بابا جان، میں کوئی آپکی کہانی کا سائیڈ کریکٹر ہوتا تو جانتے ہیں کون ہوتا۔ہاشم جابر مغدام کا قاتل"

بابا کی خون آلود رنگت دیکھے وہ طنزیہ ہنسا اور پاس سے گزر کر آسمان ہاشم مغدام پر گرا گیا، وہ پیلس جانے کے بجائے اپنے ریسٹ ایریا کی طرف چلا گیا، ابراہیم نے پلٹ کر ہاشم مغدام تک قدم بڑھائے۔

"انکل۔۔۔"

ابراہیم نے انکی انگارہ آنکھوں کو تکتے دلاسا دینا چاہا پر وہ اسے بولنے سے ہاتھ اٹھا کر روک گئے۔

"وہ مجھ سے نفرت میں اس قدر سچا ہے ابراہیم کے میں واویلا اور احتجاج کرنے کا حق بھی نہیں رکھتا۔ میں نے بہر حال آلائم کو قربان کیا تھا اور میری یہ غلطی میرے ہر اچھے عمل پر تا قیامت تک بھاری رہے گی۔ اسکا خیال

رکھنا کیونکہ وہ بہت تکلیف میں ہو تبھی ایسے مجھے اذیت دیتا ہے۔ میں اپنی تکلیف سہہ سکتا ہوں، حاتب کی نہیں"

ابراہیم نے انکی کرب میں بھری سرگوشیوں پر اک افسردہ سی ہاں کی اور حاتب کے پیچھے ہی لپک گیا، وہیں غیر مرئی نقطے پر نظریں جماتے ہاشم مغدام سسک اٹھے، انکے گرتے سر اور جھکتی آنکھوں سے بہتے آنسو دیکھنے والی وہ تھی جو گیٹ سے انٹر ہوتے ہی ہاشم مغدام کو روتا دیکھے بہت تیزی سے انکی طرف آئی، اس سے پہلے ہاشم لہرا کر گرتے، روشانے نے انکو اپنا کمزور سہارا دے کر سنبھالا۔

وہ بے اختیار خود کو سنبھالنے والی اس مہربان روشانے فارس کو دھندلائی آنکھوں سے تکنے لگے کے کچھ دیر انھیں اسے پہچاننے میں لگی کیونکہ وہ لڑکی بھی ان کی طرح مرجھائی ہوئی تھی، پارس کے ساتھ تک جو اسے تسلی رہی وہ واپس کے سفر کو شروع کرتے ہی ٹوٹ گئی، سارا واپسی کا راستہ روشانے روتی آئی۔

"تمہیں تو پتا ہے ناں روشانے، میں نے اپنے بچے کو کس دل سے وارا تھا؟"

وہ اس وقت ٹھیک نہ تھے، انکی جان جا رہی تھی جبکہ کچھ ایسی ہی کیفیت روشانے کی انکے بکھرے لہجے و سوال پر ہوئی۔

"کس نے رلایا آپکو؟"

وہ یکدم ہی انکے آنسو پونچھ گئی اور سترہ سال بعد اس شخص کو لگا جیسے انکے آنسو ہمیشہ کے لیے کسی نے ان سے چھین لیے ہوں۔

"آفکورس۔ ایک ہی ہے جانور اس پیلس میں جو لوگوں کو ثواب سمجھ کر رلاتا ہے۔ دوبارہ آپ مت روئیے گا۔ میں جنکو معاف کر دیتی ہوں، انکو نہ رلاتی ہوں نہ رونے دیتی ہوں۔ آپ نے میرے بابا کے ساتھ مل کر ڈیسوزا کو موت دی۔ میرے لیے آپکا مقام بہت اونچا ہے اب سے۔ اس لیے اگر آپ روئے تو مجھے آپکے آنسوؤں میں بابا اور پارس کے آنسو دیکھائی دیں گے"

وہ دم سادھے روشانے کی معافی پانے کے بعد جیسے دردناک روئے، وہ برداشت نہ کر سکی، اور انکو اپنے گلے لگایا ورنہ وہ شخص تکلیف سے مر جاتا۔

"میں ت۔ تمہاری معافی لائق نہیں ہوں میرا بچہ۔"

وہ انھیں سنتی زخمی سا مسکرائی۔

"پھر بھی میں سمجھوتہ کر رہی ہوں۔ پلیز سنبھالیں خود کو۔ کیونکہ آپکو ابھی بہت بڑے نقصان کا بتانے والی ہوں"

وہ اسکی دردناک تمہید پر روبرو ہوئے، روشانے کی بھیگی سرخ آنکھیں دیکھ کر انکو لگا پوری کائنات سوگوار ہے۔

"ک۔۔ کیسا نقصان؟"

ہاشم مغدام کی آواز لڑکھڑائی۔

"ب۔۔ بابا۔ چلے گئے۔۔۔۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
ZubiNovelsZone.com

وہ جس ضبط سے بولی، فضائیں بین کرا ٹھیں اس کے حوصلے پر، جبکہ ہاشم جابر مغدام کے ہاتھ ڈھیلے پڑ کر پہلوؤں میں گرے، وہ لڑکھڑا کر وہیں ابتدائی انٹرنس زینوں پر جا لڑکھے، خود روشانے نے اپنی آنکھوں کے بے قابو آنسو سنبھالے۔

کتنی ہی دیر ان دونے فارس سلطان کے جانے پر اپنا دل سنبھالا، کہیں وجود کے گہرے اندر قہر اترا، محشر طاری ہوا۔

"وہ میرے پارس کو کس کے حوالے کر کے گیا روشانے؟"

ہاشم مغدام کی آس و تکلیف سے بھری سر اٹھا کر کی سرگوشی پر روشانے نے پھر سے انکے آنسو پونچھے۔

"میرے۔ یہ ہمارا سیکریٹ ہو گا۔ پرامسس کریں آپ میرے رازدان بنیں گے؟"

وہ سہولت سے مسکراتی اپنا ملائم ہاتھ ہاشم مغدام کی طرف بڑھا گئی جسے اس باپ نے فوری تھاما۔

"م۔۔مطلب تم ہو اب اسکی محافظ؟تم کرو گی میرے آلائم کی حفاظت۔۔تم جانتی ہو کیا اسکا اصل نام؟"

بہت سے سوال تھے جنکے جواب کے لیے وہ شخص بچوں کی طرح تڑپ اٹھا۔

"میں آپکے الائم کی بیوی ہوں ہاشم انکل"

وہ ایک کرب کے جنجال سے جس تیزی سے اس شخص کو نکال لائی،وہ ہاشم مغدام کی تھم چکی نبض میں زندگی دوڑا گیا،وہ فورا اٹھے۔

"واٹ؟ت۔۔تم پارس عیسی مغلانی سے ملی۔اس کی ہو گئی۔تم ملی میرے پارس سے؟وہ کیسا ہے۔وہ ٹھیک ہے روشانے؟اسکے زخم مندمل ہوئے؟دل کے جسم کے،روح کے۔۔۔بتاوناں میرا بچہ"

روشانے ابھی بہت تھکی تھی، پوری باڈی اور سر پین میں تھا تو اس وقت ہاشم انکل کو سنبھالنا دگنا تکلیف دہ لگا۔

"وہ آپ سبکو بھول گئے انکل۔ اس دو سال کے ٹارچر نے انکے دماغ پر بہت برا اثر کیا تھا۔ میں تو شاید اپنی اچھی قسمت کے سبب یاد رہ گئی انکو۔ وہ ویسے تو ٹھیک لگتے ہیں لیکن انکا دل عام انسان جیسا نہیں دھڑکتا، اس کی دھڑکن بہت تیز رہتی ہے۔ وہ بھلے اب بھی دنیا کی حسین ترین آنکھیں لیے پھرتے ہوں لیکن اب ان میں اک قیامت جلتی ہے، دھواں چھوڑتی۔ باقی انکی روح پر لگے زخم مجھے مندمل نہیں لگے۔ جسم کے دیکھ نہ سکی۔ لیکن وہ آپ سے، حاتب سے، آہل سے کہیں زیادہ ہنڈسم ہو گئے ہیں۔ بابا نے جاتے جاتے ہمیں نا صرف ایک کر دیا بلکہ مجھے انکا محافظ بنا گئے"

وہ یہ سب بتاتی کبھی مسکرائی، کبھی رو پڑی، بلکل ہاشم مغدام کی طرح جن کو پچھتاوا کسی نوکیلے کانٹے کی طرح جسم کی رگوں میں چبھ رہا تھا۔

"میں قربان جاوں تمہاری قسمت پر روشانے، اگر میں زرا بھی کسی لائق ہوں ناں تو اب تم مجھے بابا سمجھ سکتی ہو۔ میں تمہیں فارس کی کمی ہونے دوں تو نام بدل دینا۔ ویسے بھی ان سترہ سالوں میں جیسے پارس اسکا بیٹا تھا، تم میری بیٹی تھی۔ میں تمہارے اس خسارے کی بھرپائی کبھی نہیں کر سکتا کیونکہ محافظوں کے امتحان سے زمین بھی کانپتی ہے، لیکن میں تمہارا ہر پسپائی میں ماتھا چوم کر اپنی بیٹی کہہ کر تمہیں دلاسہ ضرور دے سکتا ہوں"

وہ انکی پیشکش میں گھلی شفقت کی قدردان تھی، مسکرائی بھی پر اسے بابا جیسا کوئی چاہ کر بھی دوبارہ نہیں مل سکتا تھا، وہ حلق میں بڑھتے درد کے دباو پر گہرا سانس کھینچ گئی۔

"آپکو کیا لگتا ہے پارس کے ہوتے میں کسی پسپائی کا منہ دیکھوں گی کیا؟ ہرگز نہیں۔ بس مجھے وہ وڈیوز دے دیں انکل۔ میں آپ سے اور کچھ نہیں چاہتی۔"

وڈیوز کے حوالے پر ہاشم مغدام غمگین ہوئے۔

"تم کیسے سہو گی میرے بچے؟"

انھیں اب بھی روشانے کے حوصلے پر شک تھا۔

"میری برداشت کو لافانی کرنے کے لیے گزرے سترہ سال کافی تھے۔ آپکو تکلیف نے مضبوط بنایا اور مجھے میری تنہائیوں نے۔ سو میری ہمت آپ سے بہت زیادہ ہے۔ اس پر مجھے پورا یقین ہے"

وہ جتنی بھی پر یقین ہو جاتی، ہاشم جانتے تھے وہ نہیں سہہ سکتی پر روشانے نے بس ایک ہی شے مانگی تبھی انکار نہ کر سکے۔

"میں تمہیں جلد وہ سب دے دوں گا۔ آجاو میرا بچہ"

وہ اسے ساتھ لیے جانے لگے پر وہ مزاحمت کرتی رکی۔

"آپ چلیں میں آتی ہوں"

وہ انکو سہولت سے منع کرے انکے جاتے ہی مغدام پیلس کی الگ تھلک بنی حاتب کی دنیا کو دیکھے کندھے ہر اچھے سے بیگ جماتی اس طرف بڑھی۔

ابراہیم کو واپس آتا دیکھے وہ رکی۔

"سخت تپے ہوئے ہیں"

ابراہیم نے وارن کرنا چاہا۔

"شدت مجھ سے کم ہی ہو گی ابراہیم آفندی۔ جہاں جا رہے ہو جاو۔"

وہ سر اکڑا کر کہے پاس سے گزری کے ابراہیم منہ کھولے اسکا شیرنی ورژن دیکھے غائبانہ دعا کرتا نکل لیا، حاتب مغدام اپنے روم سے اٹیچ سٹنگ ایریا کے پاس کھڑا باہر نظر آتے سوئمنگ پول پر آنکھیں جمائے کھڑا تھا، وہ بنا دستک اندر آئی اور اپنا بیگ وہیں کاوچ پر رکھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب نے پین کلر لی تھی پر درد میں کچھ کمی نہ تھی، بیٹھنے اور لیٹنے والی وہ چیز نہ تھی تبھی تن کر کھڑا جسم کے دباو زائل محسوس کر رہا تھا۔

"چوبیس گھنٹے پورے ہو گئے۔ حساب نہیں لو گے ؟"

روشانے کی آواز پر ان سنہری آنکھوں میں سرخی اتری، وہ چاہتا تھا پلٹ کر مہلت ختم ہونے پر حساب مانگے پر اسے ہمت نہ ہوئی وہ پلٹ کر اس لڑکی سے نظریں ملاتا۔

"میری رنگ واپس کرو۔۔۔اور واپس تشریف لے جاو انہی مچھیروں کی بستی میں۔سب ختم"

وہ اسکے اتنے صلح جو انداز پر اذیت سے مسکرائی۔

"تمہاری رنگ میں نے پہنی ہی نہیں، تمہارے ہی اس گھر میں، تمہارے ہی بخشے کمرے میں کہیں پڑی ہو گی لے لینا۔ لیکن سب ختم ہو گیا یہ کبھی بھول کر بھی مت سوچ بیٹھنا"

وہ اسکے لہجے کی کڑک پر اپنی شرمندگی اک طرف کرے پلٹا، اک لمحہ تو دونوں ہی ایک دوسرے کی آنکھوں کے لال گوشوں پر ٹھٹکے۔

اناطالیہ کے امیر کا چہرہ اذیت چھوڑتا کیسا لگ رہا تھا بالکل جیسے خزاں چھائے جنگل میں پھیلی چلی جاتی آگ لگی ہو، سب سوکھا پھیکا اور بجھا ہوا ہو۔ روشنی ہو پر آتشی، رنگ ہوں پر اپنی جڑ تک پھیکے اور بوسیدہ۔

"کیا کہنا چاہتی ہو؟"

وہ الجھا۔

"تمہیں تو پتا چاہیے تھا بابا کا؟ ورنہ تم تو میری زندگی قبر سی بنانے والے تھے اور اب مجھے بنا حساب کتاب واپس جانے کا کہہ رہے ہو۔ اب یہ مرجھائے، ہارے سپاہی کی طرح جو لگ رہے ہو۔ ماجرا کیا ہے۔ تم تک کل آئی قیامت کا اثر کیسے آگیا؟ تمہیں تو میں نے اپنے ہاتھوں سے آگ لگائی تھی۔ پر یہ کیا؟ مجھ سے پہلے کون جلا گیا حاتب مغدام کو"

وہ اسکی باتوں سے دل چھلنی محسوس کر رہا تھا کیونکہ اندر سے بکھرا ہوا تھا، کے روشانے کی آنکھوں کی نفرت ہو اسا اندر کی دراڑوں کو بکھیر رہی تھی۔

"میری طبعیت کچھ ٹھیک نہیں"

وہ رخ موڑ گیا، روشانے کو وہ سچ میں ٹھیک نہ لگا تبھی وہ خود بھی ابھی مزید اسے تنگ کیے بنا جب پلٹنے لگی تو حاتب نے واپس مڑتے پکارا۔

"کس قیامت کی بات کی تم نے؟"

وہ اسکے سوال پر خود بھی واپس پلٹی، بے رحمانہ، سفاک پر زخموں میں ڈوبی نظر اس بھیڑیے کی آنکھوں والے پر ڈالی اور دو قدم اٹھا کر قریب آ رکی۔

"بابا مر گئے"

وہ بس اتنا ہی کہہ سکی اور صرف اتنے زہر میں گندے تیر نے حاتب کے دل کی دھڑکن روک دی۔

"ج۔۔ جھوٹ! چھپا آئی ہو تم اپنے باپ کو۔۔۔۔۔"

وہ سراسر نفی میں غرایا۔

"ہاں۔۔۔ قبر میں چھپا آئی ہوں انکو۔ تم نے جو انکے جسم اور دل کو اذیت دی، وہ تم پر ساری معاف کر گئے۔ اب تم خوش ہو جاو۔ تمہارے بھائی اور بہن کا مجرم دنیا چھوڑ گیا۔ اب تم سرخرو ہو گئے ناں۔ اب تم مغدام خاندان کے منصف جانشین کہلاو گے۔ جس نے اپنے بہن بھائیوں سے ہوئی زیادتیوں کا پوری شان سے بدلا لیا۔"

وہ اپنی آنکھوں کو بھیگنے سے روک نہ پائی اور ایسا لگا اس لڑکی سے زیادہ تکلیف میں اس وقت حاتب مغدام آگرا ہو۔

"(م۔۔میں نے اسے ایسی جگہ ہٹ کیا تھا جہاں لگی گولی جان نہیں لیتی)۔تم ایسے کر کے اپنے باپ کو بچا نہیں سکتی۔"

اول سب جملہ دل میں سوچتے وہ اب بھی کمزور نہ پڑا،اس ٹوٹی پھوٹی فارس کی بیٹی سے مقابلہ کرنے لگا،روشانے نے اپنے آنسو پونچھے۔

"کاش میں ایسے ویسے کر کے انکو بچا لیتی پر میری آنکھوں میں دیکھو تم،یتیم ہونے کا دکھ دیکھائی دے گا۔تم نے صرف فارس سلطان کو نہیں مارا،تم نے جل پری کے پارس کا محافظ مار دیا۔تم نے برباد کر دیا میرا جہاں حاتب مغدام۔۔۔۔!"

وہ سسک اٹھی،اسکی آنکھوں میں حاتب کو سچ میں اک وہشناک دکھ دیکھائی دیا جو اس شخص کی سانس گھوٹ گیا۔

لیکن پارس پر وہ پتھر ایا شخص اسکی طرف لپکا۔

"پارس۔۔۔۔کون پارس۔۔۔۔بولو روشانے؟"

حاتب نے اسکے دونوں بازو پکڑ کر چینخ کر پوچھا۔

"الائم۔۔۔۔"

وہ بس اتنا ہی کہہ پائی کے حاتب نے اسے فورا آزاد کرے دو قدم پیچھے ہٹے فاصلہ سمیٹا۔

"م۔۔۔ مطلب و۔۔۔ وہ میرا بھائی تھا؟"

آگاہی کسی قہر کی طرح ٹوٹی، روشانے تک اسکی بڑبڑاہٹ سمجھ نہ پائی اور دلبرداشتہ ہوتی نہ صرف گئی بلکہ غلطی سے اپنا بیگ وہیں چھوڑ گئی۔

حاتب نے اپنا سر ہاتھوں میں جکڑا اور میٹرس پر گرنے کے انداز میں بیٹھا۔

"وہ نیلی آنکھیں۔۔۔۔ وہ بڑھا ہوا ہاتھ، وہ تھپڑ جس سے درد نہ ہوا۔۔۔۔ وہ تم تھے آلائم۔۔۔ تم روشانے کے تھے، اور یہ تمہاری۔ اس لڑکی سے آتی خوشبو تبھی مجھے اپنے لیے نہیں لگی۔ میں کہاں اسکی خوشبو کے

لائق۔۔۔۔۔اوہ آلائم تم میرے پاس تھے؟تم میرے سامنے تھے۔۔۔۔۔"

وہ لمحہ اگر حاتب کے بس میں ہوتا تو وہ اپنی زندگی گروی رکھ کر پالیتا،ایک دکھ کم ہوا تو فارس کی موت گلے کا پھندا لگی،حاتب کی نظر روشانے کے بیگ پر گئی جس کی کھلی زیب سے کچھ خاکی سا لفافہ نکلا تھا،حاتب نے فوراسے اٹھ کر اسکا بیگ اٹھا کر زیب کھولی اور اس انویلپ کو نکالا۔

اس پر لکھا فارس سلطان دیکھ کر حاتب کو اذیت گھیر گئی۔

بنا روشانے کی اجازت اس نے وہ انویلپ کھولا ہی کے اک فوٹو حاتب کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گری،وہ بینڈ نہ ہو سکتا تھا تبھی فوٹو اٹھا نہ سکا اور وہ چلی بھی کاوچ کے نیچے گئی تھی،حاتب نے وہ فولڈ انویلپ نکالا جہاں پہلی ہی سطر پڑھ کر حاتب کو لگا وہ اسکے لیے نہیں۔

"میری جان سے پیاری روشانے!"

وہ اتنا ہی پڑھ کر غمگین ہو گیا، انویلپ ہاتھ میں لیے ہی کاوچ پر بیٹھا۔

"تمہارے تحفے کا نام 'عمائمہ فارس' ہے۔۔ دو ماہ پہلے اس سے جب ملا تو یہ ہماری پہلی اور آخری تصویر تھی"

حاتب مغدام کے لیے اگلی سطر جان فرسا تھی، وہ بے اختیار اپنے دل پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

حاتب نے فوراً سے اٹھ کر ٹانگ اٹھا کر کاوچ اپنی جگہ سے پرے کیا اور درد کے باوجود جھک کر جب وہ تصویر اٹھا کر سامنے کی تو اس میں فارس سلطان کے ساتھ وہی تو تھی، اسکی نیکی۔

اسکی زندگی میں بھونچال لانے والی۔ عمائمہ فارس۔۔

حاتب مغدام کی آنکھوں میں مدت بعد نمی آئی، ورنہ وہ پتھرائی آنکھیں جلنے کے سوا سب جذبات سے محروم ہو چکی تھیں۔

Zubiinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"تو تم وہی نکلی جو میں چاہتا تھا عمائمہ۔۔۔ تم میری نیکی کے بعد تلافی بھی بن گئی۔۔۔۔ یا اللہ میرا دل پھٹ جائے گا۔ تھوڑا تھوڑا کر کے مجھے میرے کیے کی سزا دیں۔۔۔۔ مزید نہیں پڑھ سکتا۔"

حاتب نے وہ لیٹر مزید نہ پڑھا اور اسے واپس تصویر سمیت فولڈ کر کے انویلپ میں ڈالا اور روشانے کے بیگ میں رکھ دیا جہاں اسکا فون بھی پڑا تھا۔

"میرے بیگ پر سے ہٹو"

عقب سے آواز پر وہ اٹھا تو روشانے جو راستے میں ہی بیگ یاد آنے ہر لوٹ آئی، قریب آ کر اپنا بیگ اٹھائے واپس چلی گئی اور حاتب واپس گرنے کے انداز میں نا صرف بیٹھا بلکہ اپنے دل پر ہاتھ رکھے سر پشت سے ٹیک لیا، ابھی اتنی تکلیف تھی کے ہلتا بھی تو رگ رگ میں خراشیں اتر آتیں تبھی اپنی درد کرتی آنکھیں سختی سے موند لیں۔

.._____..

سر میں اٹھتی درد کی بھیانک ٹیسوں پر موہنی کے حواس بیدار ہوئے تو کھلتی بند ہوتی آنکھوں سے اس نے سر پر لٹکتے فانوس کو دیکھا، رات دوستوں کے ساتھ پارٹی میں وہ اتنی ڈرنک تھی کے رات ورات اس کے ساتھ کیا ہو گیا اسے ہوا کے گزرنے سا احساس بھی نہ ہوا پر پورا جسم انجانی، کربناک اذیت میں ڈوبا تھا، وہ پہلے تو سمجھنے کی کوشش میں تھی کے وہ کہاں ہے پر جب روم جانا پہچانا لگا تو تسلی ہوئی، لیکن اگلا جھٹکا موہنی کو تب لگا جب اسے اپنا آپ برہنہ محسوس ہوا، وہ جھٹکے سے بلینکٹ سے خود کو چھپائے اٹھ بیٹھی، اٹھنے کی دیر تھی کے سامنے کاوچ پر بیٹھی سئیرا کو سموکنگ کرتا دیکھے موہنی کی جان نکل گئی اوپر سے موہنی کو جاگا دیکھے وہ بھی خباثت سے مسکائی۔

"ک۔۔کون ہو تم۔۔اور م۔۔میں اس حالت میں کیسے۔۔۔۔کون ہو تم چڑئیل"

موہنی حلق کے بل چینخی اور تبھی سئیرا نے سگریٹ وہیں ایش ٹرے میں مسلا اور اٹھ کر انگڑائی لیتی جب موہنی کے پاس بیٹھی تو وہ سہم کر خود کو

بلینکٹ میں مزید چھپائے سرخ آنکھوں سے اس عورت کو دیکھے پیچھے جا لگی۔

"بھول گئی میری بچی۔رات تم نے کتنے مزے کیے۔اب تمہاری یہ حالت ثبوت ہے ناں۔تمہارا بوائے فرینڈ کسی کال پر اٹھ کر ابھی ابھی نکلا ہے۔تم دونوں رات اتنے مست تھے کے مجھ کباب کی ہڈی کو بھی روم میں گھسا بیٹھے،پوری فلم دیکھی ہے میں نے وہاں بیٹھ کر۔۔۔کہو تو دیکھاوں۔۔۔۔۔میں نے کچھ کلپس بعد کے لیے سیو کر لیے"

سئیر انے کاوچ کی طرف اشارہ کرنے کے بعد جیسے فون نکالا،موہنی ساتھ ہی خوف سے پیلی پڑی۔

"ت۔۔تم جھوٹ بول رہی ہو۔میرا کوئی بوائے فرینڈ نہیں۔۔۔ت۔۔تم کون ہو۔۔۔میرے ساتھ ایسا جھوٹ کیوں بول رہی ہو۔۔۔۔"

موہنی کی سسکیاں سئیر اکو رحم دلا رہی تھیں پر وہ بھی پارس سے جڑی دیوانگی کے ہاتھوں درندگی پر اتر آئی تھی، مارنا اسے قدرے بورنگ لگا سو موہنی کے لیے اس نے کچھ الگ سزا چنی، کلب کے ہی ایک لڑکے کو پیسے دے کر رات ساتھ لائی، موہنی کو نرس کے سامنے اپنا انٹروا سکی ڈاکٹر کا دیا جبکہ اس کال بوائے کو کھڑکی سے اندر لایا، موہنی کو نیم برہنہ کروائے اس لڑکے کے ساتھ کچھ کلپس بنائیں اور اس لڑکے کو اسکا پیسہ دے کر وہیں سے چلتا کر دیا، کیونکہ موہنی ڈرنک تھی تو اس لڑکے کو ان وڈیوز میں وہ پورا ریسپانس دیتی نظر آ رہی تھی۔

"چچ چچ، ساری رات اپنے ان کی باہوں میں مست رہنے کے بعد تم کتنی جلدی مکر گئی۔ کیا پارس نے تمہاری ڈیمانڈ پوری نہیں کی کے تمہیں ایسے اسکو چیٹ کرنا پڑا۔۔۔ بولو۔۔۔ بچی تو تم کہیں سے نہیں لگتی کے پارس تمہیں لاڈلا ڈمیں چھوڑ دیتا۔۔۔۔ تمہارے اس ان چھوئے بدن پر کون نہ مر جائے۔۔۔"

سئیرا نے اسکی برہنہ بازو پر جس طرح انگلی پھیری، موہنی نے روتے ہوئے اسکا ہاتھ جھٹکا اوپر سے سئیرا کی باتیں الگ دم گھوٹ گئیں۔

"م۔۔میں منت کرتی ہوں مجھ پر رحم کرو۔۔پارس میری جان لے لیں گے"

وہ بری طرح روئی۔

"اوکے تو تم یہ چاہتی ہو اگر کے پارس کو تمہاری اس رنگ رلی کا پتا نہ چلے تو اس کے آتے ڈائورس کا کہو گی۔پارس صرف میرا ہے موہنی، اسے چھونے والے ہونٹ اور ہاتھ دونوں کاٹ دوں گی۔صرف میں جانتی ہوں بچے کے اس لڑکے اور تمہارے بیچ کچھ نہیں ہوا لیکن پارس نہیں جانتا۔وہ جب وڈیو دیکھے گا تھو تھو کرے گا کے اتنی سی عمر اور اتنے بڑے

کانٹ۔۔۔۔۔یک۔۔۔فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔پارس سے کوسوں دور رہو گی۔آئی پرامسس تمہارے لیے ہاٹ مین ہسبنڈ ڈھونڈوں گی پر

ڈارلنگ وہ میرا پارس ہے جسے میں اپنے سوا کسی کو چھونے بھی نہیں دے سکتی"

موہنی مرتی کیا نہ کرتی کے مترادف اس وقت جان ہارنے پر بھی تیار تھی پھر پارس سے دستبرداری تو حالات نے بہت آسان کر دی۔

"ت۔۔تم جو کہو گی میں کروں گی۔۔میں پارس کو دیکھوں گی بھی نہیں۔پلیز انکو مت بتانا۔میں انکی نظروں میں پہلے ہی بہت گر چکی ہوں۔۔۔۔تم وعدہ کرو۔میں انکو کہوں گی مجھے چھوڑ دیں۔"

وہ موہنی کے منہ سے یہ سب سنے تسکین بھرا ہنسی اور لپک کر گندے طریقے سے موہنی کی گال چومی جس سے اسے بہت کراہت محسوس ہوئی۔

"یہ ہوئی ناں بات۔۔۔۔اب جلدی سے کپڑے پہنو۔اور ہم ساتھ بریک فاسٹ کرتے ہیں۔اپنی نرس کو کہنا ہم رات ساتھ تھے کچھ مینٹل ٹریٹمنٹ

تھا۔ تا کہ اسے شک نہ ہو۔ ویسے کہو تو میں پہنا دوں تمہیں تمہارے کپڑے"

سئیرا کی گندی نظریں دیکھتے موہنی اس سے ڈرتی فورا سے خود کو بلینکٹ میں لپیٹے جیسے اٹھ کر بھاگی، کتنی ہی دیر سئیرا وہیں میٹرس پر گرتی ہنستی چلی گئی، رگ رگ میں مانو سکون اترا۔

"یہ تو بہت آسان شکار تھی سئیرا لیکن دنیا بھری پڑی ہے میرے پارس کی دیوانیوں سے۔ سب تباہ ہوں گی۔۔۔ہاہا۔۔باری باری۔۔۔ آہ پارس! تم کتنا تڑپاو گے مجھے۔۔۔۔۔ تمہارے لیے میرے دل کے ساتھ میرے وجود کا ہر انگ ویلکم موڈ پر لگ چکا ہے۔۔۔کب تم انکی خوش آمدیدی قبول کرو گے میری جان۔۔۔کب تم صرف میرے بنو گے"

وہ بستر پر ترچھی سمٹ کر انگڑائیاں لیتی سرور سے خود کلامی کر رہی تھی اور جو کچھ سئیرا کر چکی تھی اس سے اسکا پاگل پن اچھے سے عیاں ہو چکا تھا، ڈریس

آپ ہوتی موہنی کتنی دیر روتی رہی، اب اسے سمجھ آرہا تھا وہ اپنے ہاتھوں خود کو دلدل میں جھونک گئی ہے پر اب نجات کا کوئی راستہ نہیں بچا تھا۔

نرس کو رات تو اتنا شک نہ ہوا پر ناشتے پر گھبرائی موہنی اور ایکسٹرا دانت دیکھاتی سئیرا کو دیکھ کر اس نے کچن میں جاتے ہی پارس کو کال کی، وہ اس وقت ہدایت بابا سرکار کے ساتھ بیٹھا کچھ فائلز دیکھ رہا تھا، موہنی کی نرس کی کال پر وہ بابا سے مغدرت کرے اٹھ کر آفس سے باہر آیا۔

"سب ٹھیک ہے؟"

پارس کے لہجے سے فکر ٹپکی۔

"سر ویسے تو سب ٹھیک ہے لیکن رات موہنی کی ڈاکٹر آئی تھی، مجھے لگا وہ چلی جائے گی پر وہ تو ساری رات موہنی کے ساتھ رہی ہے۔ اور موہنی مجھے تھوڑی ڈری بھی لگ رہی ہے"

پارس کا یہ سنتے ہی ہوش اڑا۔

"واٹ؟لیکن اسکی تو کوئی فیل میل ڈاکٹر ہے ہی نہیں لیلی۔مجھے جلدی سے اس لڑکی کی پکچر واٹس آپ کروا بھی"

پارس کی تاکید ہر لیلی نے وہی کیا، فوراسے وہ کچن کے دروازے کی اوٹ تک آئی اور ڈائنگ ہال میں بیٹھ کر ناشتہ کرتی سئیرا کی پکچر لے کر جب پارس کو بھیجی، پارس کا دماغ گھوم گیا۔

"یہ سئیرا یہاں کیا کر رہی ہے۔۔۔۔اف۔۔۔یہ عورت مر جائے گی میرے ہاتھوں"

پارس نے سخت غصے سے خود کلامی کی جبکہ لیلی دم سادھے پارس کے جواب کی منتظر تھی۔

"لیلی!سئیرا نام ہے اس لڑکی کا اور وہ ڈاکٹر نہیں ہے۔تم بس وہ کرو جو میں تمہیں کہوں گا۔تیار ہو؟"

پارس نے آڈیو کو وڈیو میں کنورٹ کیا تو لیلی نے دلیری کے سنگ سر ہلایا۔

"جی سر میں تیار ہوں"

لیلی نے فوراسر ہلایا۔

"یہ سیکنڈ کیبن کھولو یہاں پیپر سپرے ہے۔تم ایسا کرو کے باہر کچھ پانی وغیرہ سرو کرنے کے بہانے جاو اور سئیرا کی آنکھوں میں سپرے کرے کسی بھاری چیز سے اسکے سر پر ہلکا سا ہٹ کرو۔اور اسے کرسی پر باندھ دو کس کر۔۔۔رسی بھی اسی ڈرا میں ہے"

پارس کی خطرناک ہدایت کے باوجود لیلی نے ایسا ہی کیا،رسی اور پیپر سپرے نکالا اور فون وہیں رکھے وہ اوکے کا اشارہ کرتی نکلی،پانی کی بوتل اور گلاس اس نے جیسے ہی میز پر رکھی،ساتھ ہی سپرے کرے میز پر رکھا پلاسٹک گلاس کا واس پوری قوت سے سئیرا کے سر میں دے مارا،اس اچانک افتاد ہر موہنی جوڈری سہمی تھی روتی ہوئی لیلی کے پیچھے چھپی جبکہ سئیرا کراہتی ہوئی زمین پر گری۔

"میرا بچہ گھبرانے کی ضرورت نہیں۔کچن میں جاو۔۔پارس سر فون پر ہیں میں اسے قابو کرتی۔۔۔"

پارس کا سنتے ہی موہنی دوڑ کر اندر پہنچی جبکہ گری کراہتی سئیرا کو لیلی نے اچھے سے بازو اور ٹانگوں سے باندھنا شروع کر دیا۔

فون موہنی نے پکڑا ہی کے اسکا بری طرح رونا پارس کو تکلیف دے گیا۔

"موہنی۔!میرا بچہ کیوں رو رہا ہے"

وہ پارس کی آواز اور اسے دیکھے اور تڑپ اٹھی۔

"پ۔۔پارس۔۔۔وہ۔۔۔اس نے کہا میں آپکو چھوڑ دوں۔۔۔پارس میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا کچھ گندا نہیں دیکھوں گی۔۔پر اس نے م۔۔مجھے ایک بوائے کے ساتھ سلا کرو۔۔وڈیوز بنالیں۔۔پارس م۔۔مجھے بچالیں اس سے۔۔۔یہ مجھے مار دے گی"

وہ رو رو کر یہ سب بتاتی پارس کی آنکھوں میں سرخی اتار لائی، پارس کو سئیرا جیسی عورت سے کچھ ایسی ہی امید تھی۔

"لیلی اور تم گن گن کر بدلے لو۔ اسے بھی ویسے ہی بے بس کر کے وڈیوز بنا لو میرا بچہ۔۔۔ ایسی سچویشن کو دگنے وحشی طریقے سے ہینڈل کرنا پڑتا ہے۔ تم میری اور نائل کی بہادر پرورش ہو۔ اور پہلی فرصت میں اسکا فون فارمیٹ کرواو کے؟"

پارس کے جواب پر وہ جذباتی ہوتی سسک اٹھی۔

"پ۔۔ پارس۔۔۔ آئی ایم س۔۔ سوری میں نے آپکو بتائے بنا پارٹی کی اور ڈرنک بھی لی۔۔۔ آپ اس پر مجھے تھپڑ مار لینا بھلے۔ میں بہت زیادہ گلٹی فیل کر رہی ہوں"

وہ اب تک احساس ندامت کا شکار تھی جبکہ پارس اسے اس وقت ڈانٹ نہیں سکتا تھا ورنہ غصہ تو شدید آرہا تھا۔

"ضرور ماروں گا کیونکہ تمہیں بالکل آئیڈیا نہیں تم نے کیسی غلطی کی ہے۔ تمہاری عمر کے بچوں کو پڑھائی سے فرصت نہیں ہوتی اور تمہیں ہر غلط حرکت کرنی ہے۔ یہ سب ان فضول چیزوں کو دیکھنے کا اثر ہے۔ باز آجاو موہنی کیونکہ میرے صبر کا لیول تم غلطی کر کے اوپر سے روکر ختم کر رہی ہو"

پارس نے ہر ممکنہ لہجہ ایسا رکھا جس سے موہنی مزید نہ ہرٹ ہو جبکہ وہ پارس کو اتنا پریشان کرنے پر بہت زیادہ دکھی تھی۔

"اوکے آنسو پونچھو۔ اور جا کر اس کا فون فارمیٹ کرو۔ میری بات کرواو سئیر اسے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ فورا نفی میں سر ہلا گئی۔

"نہیں پارس آپ ان سے بات نہ کریں۔ وہ بہت گندی ہیں۔ انہوں نے مجھے بھی گندی نظروں سے دیکھا، اور چھوا بھی"

وہ پھر سے خوفزدہ ہوتی روئی۔

"موہنی!جو کہا ہے وہ کرو۔"

پارس کے اصرار پر وہ چار وناچار آنسو پونچھتی کچن سے نکلی تو لیلی نے اسے ناصرف کرسی پر باندھ دیا بلکہ سئیرا اس قدر بے بس ہو چکی تھی کے سر سے نکلتے خون پر اپنا سر تھامنے لائق بھی نہ رہی۔

"لیلی آپی اسے فارمیٹ کریں"

موہنی نے ڈرتے ڈرتے سئیرا کا میز پر رکھا فون لیلی کو دیا اور خود غصے سے اپنی طرف گھورتی سئیرا کے سامنے پارس کی وڈیو کال والی سکرین کی۔

"شرم نہیں آئی تمہیں ایک بچی سے مقابلہ کرتے ہوئے،یہ محبت تھی تمہاری سئیرا مارک کے تم انسانیت کے درجے سے گر گئی۔"

پارس کی افسوس اور ناراضگی بھری نظریں سئیرا کو اور غصہ دلا گئیں، پہلے ہی وہ ہلنے لائق نہ تھی۔

"ابھی تم نے میری محبت کی ایک جھلک بھی نہیں دیکھی پارس، تم نے اس سے شادی کی۔ دھوکہ دیا مجھے۔ تمہیں کہا تھا تم صرف میرے ہو۔ ملکیت ہو تم میری۔ اس نے فون فارمیٹ کر دیا ہو۔ لیکن میں نے جو یہ وڈیوز اپنی جی میل میں ٹرانسفر کی اسکا کیا میری جان۔۔۔ اگر تم میرے نہ ہوئے تو تمہاری یہ بچی نما بیوی ضرور کسی فین سے لٹکی ملے گی"

سئیرا کی حیوانیت کی سنگینی جان کر پارس کو بھی تشویش ہوئی، جبکہ موہنی تو پھر سے رو پڑی، لیلی نے اسے سنبھالنا بھی چاہا پر بے سود، سئیرا کی خباثت بھری نظریں ان کے حوصلے کو توڑنے کے لیے کافی تھیں۔

"تم ایسا کر کے خود بچ جاو گی سئیرا؟ اسکی لاش تو پنکھے سے لٹکی ملے گی۔ لیکن تمہاری کسی اچھی جگہ نہیں ملے گی۔ جانتی ہو گی پارس حساب نہیں رکھتا"

سئیرا کے اندر لمحہ بھر پارس کا خوف ابھرا پر اس وقت اسے حاصل کرنے کے جنون نے سئیرا کو پاگل کر رکھا تھا۔

"تم ہمارے غلام ہو پارس۔۔جتنے مرضی حاکم بنتے پھرو۔تمہاری ساری کمزوریاں بابا کے ہاتھ میں ہیں۔وہ تمہیں اٹلی کا حاکم بنا سکتے ہیں تو وہ تم سے اختیارات چھین بھی سکتے ہیں۔"

سئیرا نے رعونت کے سنگ پارس کو چیلنج کیا جسکے جواب میں وہ مسکرایا، لیکن اسکی مسکراہٹ سئیرا کو حلق کا پھندا محسوس ہوئی۔

"چچ چچ۔۔سئیرا تم کتابیں ہی لکھنے لائق ہو۔وہیں ایسے افسانوی خیالات لکھا کرو کیونکہ حقیقت تمہاری ناقص سمجھ سے قدرے مختلف ہے۔میں وہ ہوں جو حکمرانی کا تاج اپنے ساتھ لے کر مروں گا۔میرے بعد کسی میں اٹلی پر حکومت کرنے کی اہلیت نہ ہو گی۔اور تمہاری بھول ہے کہ جیکب مارک مجھ سے اتنی سی بھی ملکیت چھین سکتا ہے۔ہاں میں تمہیں بے سہارہ ضرور کر

دوں گا اگر مجھے غصہ آگیا۔لہذا یہاں سے دفع ہو جاو۔میری واپسی تک اگر تم نے موہنی کو پریشان کیا، میں آوں گا تمہاری محبت بن کر لیکن تمہیں لگے گا تم پر عذاب اتر آیا ہے۔۔۔۔بھولنا مت کے دنیا کے وحشی ترین آدمیوں کی فہرست میں پارس عیسی مغلانی کا نام بہت اوپر لکھا ہے"

وہ پارس کی دھمکی پر حراساں ہوتی اسے تکنے لگی جبکہ پارس کے موہنی پکارتے ہی موہنی نے میز پر رکھا فون اٹھا کر اپنے سامنے کیا۔

"اس نے کوئی وڈیو ٹرانسفر نہیں کی۔بکواس کر رہی ہے۔جاو باہر گیٹ کھولو۔میرے دو لوگ ہوں گے۔وہی اب اس کچرے کو پھینک کر آئیں گے۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

لیلی فوراہی ڈور بیل پر بھاگی تو وہاں دو بھاری بھر کم آدمی جنکے پاس گنز تھیں اندر داخل ہوئے۔

لیلی نے سئیرا کے ہاتھ کھولے تو وہ سر کو جکڑتی لڑکھڑا کر اٹھی ہی کے دونوں گارڈز نے اس پر گن تانی۔

سئیرا کی بے بسی پر موہنی اور لیلی دونوں کو جی بھر کر تسلی ملی۔

"چلیں مس سئیرا۔ آپکو آپکے پیلس ڈراپ کر دیں"

انہی دو گارڈز میں سے ایک نے بہت احترام سے اسے گھر سے نکلنے کا کہا پر سئیرا میں اب کی بار جو آگ لگی وہ پہلے سے زیادہ شدید تھی۔

"میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں موہنی۔۔۔۔میرا بچہ"

وہ حقارت سے موہنی کو وارن کرے مجبورا گارڈز کے ساتھ چلی گئی جبکہ پارس کا اپنا سر اس میلو ڈرامہ سے چکرا چکا تھا۔

"پ۔۔پارس"

موہنی نے پھر سے روتے تڑپتے فون سکرین پر نظر آتے پارس کو دیکھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"دوبارہ اگر تم کلب گئی یا تم نے وائن کو ٹچ بھی کیا۔ میرا تمہارا رشتہ ختم موہنی اور خبر دار تم اپنے ان لفنگے دوستوں سے دوبارہ ملی۔ تمہاری اونلائن سٹڈی ہے۔ گھر میں لیلی جیسی آپی ہے جو تمہارا ہر طرح خیال رکھ رہی ہے۔ ہر چیز ہے گھر میں تمہاری پسند کی تو پھر خود کی حفاظت میں ناکام ہو جاو گی تو میں تمہیں معاف نہیں کروں گا۔ مجھے سکون سے یہ چند اپنے کام نمٹانے دو۔ سمجھ گئی"

وہ اسے ڈانٹنے کو برداشت نہ کرتی تھی پر آج وہ جانتی تھی اسی لائق ہے تبھی فوری آمادہ ہوئی۔

"میں دوبارہ پریشان نہیں کروں گی"

وہ آنکھیں جھکا گئی اور فون بھی لیلی کو دینا چاہا پر پارس نے روکا۔

"موہنی۔ میں تم پر کوئی آنچ نہیں سہہ سکتا۔ نائل میرا واحد دوست تھا۔ اور تم میرے پاس اسکی بہت پیاری امانت ہو۔ اپنا خیال رکھو"

Zubina Novels Zone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ بس سر ہلا گئی کیونکہ اس وقت دل بہت رنجیدہ تھا۔

"پ۔۔پارس۔۔۔میں نے بہت کالز کیں آپکو۔آپ نے فون بند کر دیا۔میں آپکو مس کر رہی تھی۔میں وہ سب نہیں دیکھنا چاہتی تھی تو سوچا کچھ اور کرتی ہوں۔آپ میری وجہ سے مشکل میں پھنس گئے۔موہنی بہت بری ہے"

وہ ہچکیوں کی زد میں رونے لگی کے لیلی اور پارس ایک سے آزردہ ہوئے،لیلی نے اسکے آنسو پونچھنے بھی چاہے پر وہ بہت زیادہ دکھی تھی۔

"موہنی میرا بچہ ہے ناں۔۔۔بالکل بری نہیں۔جو اپنی برائیوں کو چھپاتے نہیں ہیں بلکہ انکو ٹھیک کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ برے کیسے ہو سکتے ہیں"

وہ یکدم ہی پارس کو دیکھنے لگی جو بالکل غصہ نہ تھا۔

"پر میں تو آپکی وائف ہوں پارس۔۔بچہ کیوں بول رہے ہیں"

پارس کے دماغ سے بالکل نکل چکا تھا تبھی تو اپنی عقل کو اکیس توپوں کی سلامی دینے کا دل چاہا۔

"اف۔۔میں بھول گیا تھا۔کیا کروں ہمیشہ تمہیں بچوں سی نظر سے جو دیکھا ہے۔"

پارس نے اسے بہلایا جبکہ لیلی بھی مطمئین ہوتی کچن میں چلی گئی۔

"اس بار جب آپ آئیں گے تو ہم کس کریں گے،اس سے آپ مجھے بچہ نہیں کہہ سکیں گے دوبارہ"

وہ سب بھولے جیسے فرمائش کرتی مسکرائی،پارس کا پارہ چڑھا پر خود پر بہت کنٹرول کیا۔

"اس پر ہم پھر بات کریں گے موہنی۔ابھی مجھے تھوڑا کام ہے۔تم بھی ناشتہ کرو اچھے سے۔میں دوبارہ فون بند نہیں کروں گا۔"

پارس نے نرمی سے ٹالتے ہی اجازت لی جس پر موہنی نے مسکرا کر بائے کہا اور لیلی آپا کا فون میز پر رکھے اپنا ناشتہ کرنے لگی البتہ پارس کا موڈ بہت بری طرح اور گندے والا بگھڑ چکا تھا۔

"کیا مصیبت ہے یہ، روشانے کو پتا چلا بہت ہرٹ ہو گی بھلے میری موہنی سے فیک میرج ہو۔ لیکن مجھے روشانے کو اس سب سے لاعلم نہیں رکھنا چاہیے۔ سئیرا کے بارے میں بھی اسے سب بتاوں گا۔ میں اس سے کچھ نہیں چھپاوں گا۔"

پارس نے خود کلامی کی اور فون نکال کر روشانے کا نمبر ڈھونڈنے لگا جو اس نے کل ہی سیو کر لیا تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہیں پریسہ، سہانہ کے کچن میں ہونے کے سبب وہ وہیں سے انکو اک نظر دیکھتے اپنے روم میں آگئی تھی، پہلے تو چینج کیا۔ وہ اپنے لباس سے اٹھتی پارس کی خوشبو پر رونا بھول گئی، آنکھیں تمام تر تکلیف کے مسکرائیں۔

"اف! آپکا میرے پاس اس قدر رہونا پارس۔۔۔میں آپ سے ہر بار ملنے کے بعد کپڑے کیسے بدلا کروں گی۔"

آئینے میں خود کو تکتی وہ اس آپڑتی مشکل پر ہلکان ہوئی پر پھر آئینے میں کچھ دیکھائی دیا کے وہ لپک کر قریب آئی۔

اپنے بکھرے بال سمٹ کر گردن کے دائیں جانب کان کے نیچے بکھری لالی، اسکے رخساروں پر گلاب اتار آئی۔

"ثبوت چھوڑنے کی کیا ضرورت تھی مسٹر پارس عیسی مغلانی، اب اسے چھپانے کا ظالم کرنا ہو گا مجھے۔ آپ چاہتے ہی نہیں میں آپ پر مہربان رہوں"

وہ اپنی گردن پر انگلیوں کی پوریں سہلاتی اسے ابھی سے بہت مس کر رہی تھی۔

فون بجنے پر اپنے کپڑے وہیں پھینک کر پلٹی تو اپنے فون پر لکھا پارس دیکھ کر اسکی جان میں جان آئی، پارس نے خود ہی اپنا نمبر سیو کیا تھا۔

"پارس"

وہ فون لگتے ہی پکاری، اسکی آواز کا اتار چڑھاو پارس کے دل کو اوپر نیچے کر گیا۔

"تم ٹھیک ہو جل پری؟"

پارس کا اپنا دل روشانے کے پلو سے بندھا رہ گیا تھا۔

"آئی مس یو"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ آنکھیں بھیگوتی منمنائی، پارس نے مسکرا کر گلاس وال سے دیکھائی دیتے سمندر کو دیکھا۔

"آئی مس یو ٹو، میری شرٹ تمہاری خوشبو سے مہک رہی ہے"

وہ دہری اس رب کی عطا اور عنایت پر مسکرا اٹھی کے یہ خوشبو کی سوغات دونوں طرف اتری۔

"اور میں پوری"

روشانے کی آواز سرگوشی میں ڈھل گئی۔

"روئی ہو"

وہ اسکے کمزور لہجے سے پہلے ہی دل کے بیقرار ہونے پر سمجھ گیا۔

"کہوں کے ہاں تو پاس آجائیں گے کیا؟"

وہ ایک ہی لمحے میں کسی کی دھڑکن ساکن کر گئی، پارس جانتا تھا وہ اس سے دور اسے یونہی یاد کرنے والی ہے۔

"بلاو گی تو آوں گا"

وہ اپنے حوصلوں سے زیادہ اسے اہمیت دے رہا تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"میں نہیں بلاوں گی"

وہ ضدی لہجے میں مچل کر میٹرس پر جا بیٹھی۔

"ٹھیک ہے۔ نہیں آوں گا"

وہ ایسے جواب پر چڑ گئی۔

"بند کر رہی ہوں"

روشانے کا موڈ بگھڑا۔

"میرا دل یا کال؟"

وہ سوال ہی دل روکنے والا کر گیا۔

"کچھ بھی نہیں۔ پارس اگر میں اب اظہار محبت کر دوں تو۔ آپ مجھے روک نہیں سکتے"

وہ اس وقت اسے بھرپور شکنجے میں جکڑ چکی تھی۔

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"تم ایسا نہیں کرو گی"

وہ تنبیہی بولا، روشانے کو نجانے کیوں پارس کا روکنا سرور دینے لگا۔

"کیسے روکیں گے؟"

وہ حد جاننا چاہتی تھی۔

"کال بند کر دوں گا"

وہ انتہا کا روڈ ہوا۔

"واٹ! آپ میری کال کاٹیں گے؟"

وہ صدمے سے زرد پڑی۔

"حالانکہ کبھی کاٹنا نہیں چاہتا پر یہ ایسا معاملہ ہے میں ہر بری حرکت کر سکتا ہوں"

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ اسے آئیندہ کے لیے بھی وارن کر رہا تھا، روشانے کو مسرت، جذب و تسکین گھیرنے لگی۔

"اچھا ہوتا کیا ہے آپکو میرے اظہار سے؟"

وہ اسکے نازک دل کو کریدنے پر تلی تھی۔

"جان جاتی ہے"

پارس نے یہ کہہ کر جان لے لی۔

"اوکے پھر آپ کر دیں اظہار۔۔میری جان نہیں جائے گی"

وہ کچھ نہ کچھ اپنے جذبات کے لیے چاہتی تھی۔

"گارنٹی دو پہلے"

وہ اسکی مدہوش سی سرگوشی پر مسکرائی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
zoomnovelszone.com

"پارس تنگ مت کریں۔مجھے آپ نے کہیں کا نہیں چھوڑا۔خود سے آپ کے رنگ،خوشبو اور حرارت سی چھلک رہی ہے۔ایک لفظی اظہار دیں تا کہ ہجر کاٹ سکوں۔میں نے حفاظت خاک کرنی ہے پھر؟میں تو عشق معشوقی میں ہی غرق ہو جاوں گی"

وہ اخیر بے بس لگی،پارس بے حد موہنا مگر دلگرفتہ مسکرایا،اسکی وجہ سے اسکی جل پری مشکل میں پھنس گئی تھی۔

"مجھے تمہاری گردن کی مہک نہیں بھول رہی نہ زائقہ"

پارس کے جملے میں ڈھیر سرور،بے حد دیوانگی اور مٹھی بھر بے بسی تھی،وہ مسکراتی چلی گئی کے آنکھوں میں نمی جھلملا اٹھی۔

"بائے پارس"

وہ خود کے گرد اک نادیدہ حرارت محسوس کرتے بھاگنے لگی جب پارس نے روکا۔

"بائے کیوں۔ خبر دار جو تم نے کال کاٹی"

وہ حق جماتا پیارا لگا۔

"میں آپکی آواز مزید نہیں سن سکتی"

وہ اسکے لہجے کے بکھراو پر پریشان ہوا۔

"اتنا برا بولتا ہوں کیا؟"

پارس نے فورا مضطرب ہوئے پوچھا۔

"نہیں اتنا جان لیوا بولتے ہیں۔"

وہ ہارے ہوئے لہجے کو سنبھالتے بولی، پارس مسکرا دیا کے اسکی مسکراہٹ نے سمندر کی لہروں کے حسن کو بڑھا دیا۔

"ٹھیک ہو ناں روشانے؟"

یہ چار لفظ نہیں تھے، یہ ایسا تھا جیسے اسے پارس نے گلے لگا لیا ہو۔

"اب ہو گئی۔ جب مجھے آپ پر بہت پیار آئے تو میں کیا کہہ کر اپنے آپکو سکون دے سکتی ہوں؟"

وہ اظہار نہیں کر سکتی پر اسے پارس کو کچھ نہ کچھ تو کہنا ہی تھا۔

"یہی کے تم ہمیشہ میرے ساتھ رہو گی"

یہ یقین دلانا، محبت کے اظہار سے قدرے خوبصورت تھا۔

"میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہوں گی"

اسے پارس پر بہت پیار آرہا ہے وہ اچھے سے جانتا تھا۔

"ویسے آئی لائک یور لپس"

وہ اسکی ہچکچاتی تعریف پر ہنس دی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"اوہ پارس۔۔۔سٹاپ اٹ۔۔۔ آپ سے نہیں ہو گا۔لیڈیز کے ہونٹوں کی تعریف کبھی ایسے نہیں کرتے۔ آپ رومنٹک بننے کی کوشش نہ کریں مجھے آپ ویسے بھی قبول ہیں"

وہ روشانے کے ہاتھ جوڑ لینے پر خجل سا مسکرا دیا کیونکہ واقعی اپنا آپ کرنج سا فیل ہوا۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔میں واقعی کافی بونگا ہوں۔دوبارہ نہیں کہوں گا"

وہ اسے شرمندہ کرنے پر تھوڑی خود بھی ہو گئی۔

"دوبارہ آپ اچھے سے تعریف کیجئے گا جو مجھے فیل ہو۔بائے"

روشانے نے بلش کرتے کال بند کر دی جبکہ پارس نے ویسے تو سنجیدگی سے نظریں Mediteranean پر جمالیں پر وہ آنکھوں کا ٹپک کر باہر گرتی خمار و مدہوشی کسی کا بھی سانس روک ڈالتی اوپر سے آنکھیں بھی قہرناک نیلی۔۔۔واللہ قیامت۔

.._____..

"کچھ سولڈ چاہیے تھا۔یہ کیا بیماروں والا سوپ بنالائی ہیں پری"

اپنے اتنے پہاڑ وجود کے پیش نظر باول میں تھوڑا سوپ دیکھ کر حاتب کا بی پی بڑھا، حالانکہ پریسہ نے مٹن کارن سوپ بنایا تھا جو حاتب کا فیورٹ تھا۔

"کیونکہ تم بیمار ہوا بھی میرے ٹارزن"

ماں نے کچھ نہ سنتے سوپ سپون حاتب کے منہ میں انڈیلی، وہ منہ بسورتا ہوا اس وقت ابراہیم اور پریسہ دونوں کو پیارا لگا۔

"ہنہ۔آپکے وہ جابر صاحب ٹھیک ہو گئے تو آپ نے مجھے منہ لگایا۔ورنہ سترہ سال سے تو آپکی جان انہی پر اٹکی تھی۔پہلے تو کبھی مجھے یوں سوپ نہیں پلایا۔"

SUBWAMIRZANOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پری کے کب سے اسکے ارد گرد ہلکان ہونے نے حاتب کے اندر کی حسرتوں کو چھیڑا اور پریسہ کے چہرے سے یکدم کسی نے مسکراہٹ نچوڑ لی تھی۔

"تم روشانے کو تھینکیو کہو اس پر۔ اس کے آتے ہی میرے ہاشم جابر مغدام نارمل ہوئے اور آٹو میٹک مجھ پر بھی اثر ہوا۔ تم جانتے ہو جب سے روشانے آئی انکو دوبارہ زرافیور نہیں ہوا۔ اور تو اور وہ ریزاٹ آفس بھی چلے گئے آج۔ اپنی پرانی روٹین شروع کر دی"

اس وقت جب وہ ذہنی سکون چاہتا تھا، اپنی ہی ماں غیر اولاد کا ذکر کرے لہو سلگا رہی تھی اور پریسہ کو اسکا احساس تک نہ تھا۔

"آپ اسے ہی بیٹی بنالیں۔ میں اپنا کوئی اور ٹھکانہ دیکھ لیتا ہوں پری"

وہ اگلی سوپ سپون ہاتھ سے روک کر منہ پھیر گیا، پریسہ نے باول سائیڈ میز پر رکھا اور زرا اٹھ کر مزید حاتب کے قریب بیٹھے اسکا موڑا چہرہ اپنے روبرو کیا، ابراہیم تو اپنے پروڈرامے باز مالک کے نخرے دیکھ کر حیران تھا۔

"بنالیا جب سے وہ آئی۔ لیکن تم کہیں اور ٹھکانہ چنو اس پر تمہاری ماں کی جان پر بن آئے گی۔ میں تمہارے معاملے میں چپکو ماں اس لیے نہیں بنی کیونکہ ماں کے لاڈلے بچے بہت جلدی ماں سے جدا ہو جاتے ہیں۔ جیسے میرا الائم۔ میں اسکے بعد تم جیسی کائنات کو کیسے ہاتھوں سے چھوٹنے دیتی۔ تبھی تمہارا خیال رکھا۔ تمہاری ہر تکلیف میں چھپ چھپ کر روئی لیکن کھل کر بتا نہیں پائی۔ اسکا یہ مطلب تھوڑی کے تم مجھے کم پیارے ہو۔ میرے چاروں بچے میرے دل کے چار خانوں میں آباد ہیں"

وہ ممی کو رلانا نہیں چاہتا تھا، تبھی دکھی ہوا۔

"اچھا۔۔ تو آپکے ہاشم صاحب دل میں کہیں نہیں۔ بتاوں انھیں کے انکی چہیتی پری کیا کہہ رہی ہے؟"

وہ فوری لڑنے پر اترا کے پری روتی روتی اسکی گال پیار سے چومتی ہنس دیں۔

"وہ دل کے اوپر جو بیٹھے ہیں میری جان۔ پر دل کے اندر تو تم چاروں ہو۔ اب تم ماں کی شکائیت لگاو گے ؟"

پری کے روٹھے روٹھے سوال پر وہ بھی جیسے جذباتی ہوا، ویسے وہ ہوتا نہیں تھا، پتھر دل بنا پھرتا تھا لیکن دو دن سے وہ اک الگ حاتب بن گیا تھا جسے آنسو تکلیف دینے لگے تھے۔

"نہیں لگاوں گا۔"

وہ خوبصورت مسکرایا، ابراہیم نے اسے پچھلے سترہ سالوں میں بہت کم یوں مسکراتے دیکھا تھا۔

"میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں حاتب، میری سنہری آنکھوں والی جذباتی جان۔ کبھی دکھ کا دبھی نہ دیکھو۔ اپنی ساری تکلیفیں اپنی ممی کو دے دو پر اب جینا شروع کرو۔ میں تمہیں تکلیف میں اتنا دیکھ چکی ہوں کے اب تمہیں

سوئی بھی چبھے تو دہل جاتی ہوں۔اور تم۔۔۔۔بد تمیز۔۔۔اپنا پورا جسم کٹوا آئے۔۔۔۔تمہارا پورا منتھ خود خیال رکھوں گی"

ماں کا اتنا سارا پیار اسے پہلی بار اس لیے نظر آیا کے آج سے پہلے اس نے کبھی دیکھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

"مجھے ہارٹ اٹیک۔۔۔"

اس سے پہلے وہ یہ بکواس کرتا، پریسہ نے اسکے خوبصورت ہونٹوں پر ہاتھ مارا، ابراہیم تک ایسی چیئر پر ہنسا، حاتب نے دونوں کو باری باری گھورا۔

"اسکا بدلہ آپ سے میری بیوی لے گی ممی۔۔۔ڈائن والی بہو بن کر ستائے گی جو آپ نے اسکے ہسبنڈ کے اتنے پیارے ہونٹوں کو ہرٹ کیا"

وہ بھی اس وقت بیمار پڑ کر چھوٹا بچہ بن رہا تھا۔

"ہاں روشانے ڈائن والی بہو بھی بنے تب بھی قبول"

پریسہ کی مسکراتی سرگوشی سنے حاتب خطرناک سنجیدہ ہوا۔

"وہ میری بیوی نہیں بنے گی۔میں نے منگنی ختم کر دی۔"

حاتب نے ابراہیم اور پریسہ دونوں کو شاکڈ کیا۔

"پھر کون بنے گی؟اور روشانے کا کیا ہو گا؟"

پریسہ نے پریشانی کے سنگ پوچھا۔

"روشانے جب تک یہاں رہنا چاہے گھر کی فرد کی حیثیت سے رہ سکتی ہے۔جبکہ میرا شادی کا کوئی خاص پلین نہیں"

حاتب نے نظریں چرائیں۔

"اور عام پلین؟"

ZubiaGirlsZone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

ماں کے مسکراتے استفسار پر حاتب نے ممی کو گھوری دی، ابراہیم نے پھر سے مخبری کر جو دی کے حاتب نے کسی لڑکی کو کڈنی دی ہے اور پریسہ تب سے اس لڑکی کو حاتب کی بیوی امیجن کر چکی تھیں۔

"مطلب؟"

حاتب الجھن آمیزی سے بولا۔

"مطلب کے جسے جسم کا حصہ نکال کر دیا۔اسے دل بھی دے دو۔اور لے آو یہاں"

پریسہ کی شرارتی نظروں پر حاتب نے قہر آلود نگاہ پیچھے کھڑے اس میسنے پر ڈالی جو آنکھیں ادھر ادھر گماتا ادا سے اسے اگنور مار گیا۔

"میرا دل اتنا فالتو نہیں کے کسی کو بھی دے دوں"

حاتب کی خفت پر پریسہ نے پھر سے اپنے نخریلے کی گال چومی، وہ اس سے سخت اریٹیٹ ہوتا تھا، گال بھی رگڑی۔

"تمہاری کڈنی بھی فالتو نہیں تھی۔۔ خیر اس پر پھر بات کریں گے ابھی تم چپ کر کے سوپ پیو"

ممی نے بات کرنے سے سختی سے ٹوکا جس پر حاتب نے شکر کیا اس ٹاپک سے جان چھوٹی البتہ موقع ملتے ہی پیچھے کھڑے اس شکائتی ٹٹو کو حاتب مزہ چکھانے کا ضرور ارادہ کر چکا تھا۔

zubinovelszone.com
S MERWA MIRZA NOVELS
URDU NOVEL PDF'S WEBSITE
S MERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

..______________________..

"اللہ اسے اجرِ عظیم دے۔بی جان تیرے ہر دور ہوتے درد پر قربان"

عمائمہ تھوڑی بہت ہلنے، اٹھنے اور چلنے پھرنے کے قابل بھی ہو گئی تھی، سارہ نامی اس عورت نے نرس کے ساتھ واک کر کے آتی عمائمہ کو دیکھ کر اسکی بلائیں لیں، عمائمہ بس زرا سا مسکائی۔

"بی جان!وہ مجھے بنا جان پہچان کے کڈنی کیوں دے کر گئے۔"

سارہ نے اسے پکڑ کر بٹھایا تو وہ آس سے بی جان کو تکنے لگی، عمائمہ عام بچوں جیسی نہ بڑی ہوئی نہ تھی آجکل کی لڑکیوں جیسی شوخ اور چالاک تھی۔

"میرا رونا برداشت نہیں ہوا اس سے، نیکی خود نہیں کی جاتی پتر۔یہ سرزد ہوتی ہے۔تجھے کیسے مرتا دیکھتی میں۔اللہ نے تجھے اسکے وسیلے سے نئی زندگی دی۔میں واری اپنے بچے پر۔تجھے درد تو نہیں؟ڈاکٹر حمدان نے کہا ہے اب تو کچھ بھی کھا سکتی۔مجھے بتا میں تیرے لیے کچھ اچھا سا بنا کر لاتی ہوں"

بی جان کے پوچھنے پر عمائمہ کا دل چاہا وہ آج خواہش کرے کیونکہ دل میں اچانک سے امنگ جگی تھی۔

"مجھے آپکے ہاتھ کا چکن رول پراٹھا کھانا ہے بی جان،وہ بھی آلو بخارے والی ساس کے ساتھ"

سارہ نے ہنس کر اسکے دونوں ہاتھ چومے،یہ انکی زندگی کا مسرور دن تھا۔

"میں صدقے جاوں۔بنا کے لاتی ہوں۔ آ جا لیٹ جا"

سارہ نے تکیے درست کرے اسے لٹایا اور جھک کر اپنی کل متاع کا شفقت سے ماتھا چوما، عمائمہ نے انکے جاتے ہی مسکرا کر واپس اس رنگین تصویر کو دیکھا اور مسکرا دی۔

نرس اسی لمحے روم میں انٹر ہوئی تو عمائمہ کو تصویر میں گم دیکھے مسکرائی۔

"اناطالیہ کے امیر کا آرٹ رنگوں کے ضیاع کے علاوہ کچھ نہیں۔ہے ناں"

نرس کی آواز پر وہ حیرت سے پلٹی۔

"مطلب؟"

عمائمہ کو حیرانگی ہوئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"تمہیں کڈنی دینے والے حاتب مغدام، اناطالیہ کے بہت بڑے امیر ہیں۔ یہ انہی کی بنائی پینٹنگ ہے جو انہوں نے خود یہاں تمہارے لیے لگوائی"

وہ پھر سے حیرت کے سنگ رنگوں میں بکھری آگ والی وہ چمکیلی اور بہت ہی گہری پینٹنگ دیکھنے لگی۔

"ایسی تو میں بھی بنالوں"

نرس نے عمائمہ کو انجکشن لگانے کے بیچ کہا تو وہ انجکشن پر بس خفیف سا آنکھیں میچتے ہی کھول کر واپس اسے رغبت سے دیکھنے لگی۔

"نہیں۔ یہ صرف رنگ نہیں ہیں۔ نہ رنگوں کا ضیاع۔ اگر کہا جائے کے اس میں وہ خود کو چھپانے کی کوشش کرتے نظر آرہے ہیں تو غلط نہ ہو گا۔ آپکو پتا ہے سسٹر، میں بھی کبھی کبھی پینٹنگ کرتی ہوں۔ جیسے انہوں نے آگ کو رنگوں میں چھپانے کی کوشش کی، میں تاریکی کو چھپاتی ہوں۔ اس دنیا میں

خود کو چھپانے والے دو طرح کے لوگ ہیں، ایک آگ کے اور ایک تاریکی کے حاکم"

نرس اس بائیس سالہ چھوٹی سی لڑکی کی باتیں سر سے گزرتا محسوس کیے اپنا کام مکمل کرتی جاتے جاتے رکی۔

"بہت مشکل بات کی آپ نے عمائمہ۔ سوری مجھے زرا سمجھ نہیں آئی"

نرس شرمندہ سا ہنستی، عمائمہ کے مسکرا کر سر ہلانے پر روم سے نکل گئی پر عمائمہ کی نظر اسی چھپی آگ پر تھی۔

"نہ تو تاریکی چھپ سکتی ہے نہ آگ۔ ہم دو کی اپنی اپنی جگہ انھیں چھپانے کی کوشش بہت خوبصورت ہے۔ حاتب مغدام! نام سے ہی منفرد۔ جیسے عمائمہ فارس۔ نام سے ہی جدا"

وہ مدتوں بعد مسکرائی تھی، اپنی براون آنکھوں کی خوشی اور خوبصورت لبوں کے تبسم کے سنگ۔

.._____..

"میں اسے بتاوں گی سئیر امارک کی انسلٹ کی سزا کیا ہے ڈیڈ۔وہ جیسے ہی واپس آئے گا آپ اسے میرا بنائیں گے"

سئیر اشام تک لوٹی تو جیکب مارک بھی اس بار پارس کی حرکت پر آگ بگولا ہوا،اوپر سے سئیرا کے سر پر لگی چوٹ پر دو سٹریچیز لگے۔

جیکب مارک،جبڑے کستا روم میں ارد گرد گھومتا،میٹرس پر بیڈ کراون سے ٹیک لگا کر انتقام میں جلتی سئیرا کی طرف گھوم کر پلٹا۔

"وہ تمہارا ہی ہے چائلڈ۔لیکن اس پر اسے حساب دینا ہو گا۔ڈونٹ وری بے بی۔تمہیں سٹریس لینے کی ضرورت نہیں۔وہ جیسے واپس ان ہوتا ہے میں تم دو کی شادی کا گرینڈ فنکشن اناونس کر دوں گا۔پھر تم سے پارس کو کوئی نہیں چھینے گا۔مجھے نہیں لگتا اس بچی سے تمہیں مزید انسکیور ہونے کی ضرورت ہے۔ضرورت پڑی تو تمہارے ڈیڈ موہنی کو ہینڈل کر لیں گے"

سئیرا کی موہنی کو ٹریپ کرنے پر لگی محنت جیکب کو کچھ اضافی لگی کیونکہ وہ سئیرا کے معیار کو سوٹ نہیں کیا لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا اسکی بیٹی اپنی خواہش اور ضد کو لے کر ہر گز سیدھی نہیں۔

"آپ موہنی کو کیسے ہینڈل کریں گے ڈیڈ، وہ پارس کی کچھ زیادہ ہی چہیتی ہے" سئیرا کی جلن از سر نو دہکی۔

"میری جان! تمہارے ڈیڈ اب بھی بہت ہنڈسم ہیں۔ کیا پتا اس کا اگر پارس پر دل اٹکا تو مجھ پر بھی آجائے"

جیکب کی معنی خیزی پر سئیرا تمام تر برے موڈ کے ہنسی۔

"اوہ ڈیڈ۔ آپکے لیے وہ کچھ زیادہ چھوٹی نہیں؟"

سئیرا کی کمینگی بھری ہنسی پر جیکب پاس ہی بیٹھے سئیرا کا ہاتھ پکڑ کر چومتے مسکایا۔

"ٹیسٹ کرنے میں کیا حرج۔ ہم بھی تو دیکھیں پارس عیسی مغلانی کی جان اس چڑیا میں ہے تو کیوں۔ وہ اس بچی کے لیے اتنا پوزیسیو ہے کہ جیکب مارک کی بیٹی سے دشمنی مول لی۔ سزا تو بنتی ہے۔ تم مجھ پر چھوڑ دو۔ تم بس اپنے نئے بک پلاٹ پر فوکس کرو۔ پارس کو تمہارے قدموں میں لانا میری ذمہ داری ہے"

سئیرا نے خوشی خوشی جیکب کے گلے لگ جاتے سر ہلایا لیکن یہ ان کی خام خیالی تھی کے پارس گلی گلی میں اپنی کمزوریاں رکھتا ہو گا، اسکی کمزوری بس بھولی ہوئی یاداشت تھی، اور کسی کے قدموں میں گرنے کے پہلے پیراسائیٹ، اسکے پیر کاٹنا زیادہ سوٹ ایبل سمجھتا ہے۔

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

.._____..

روشانے نے ٹیل کلر کی کرتی ٹراوزر چنا جسکے ساتھ گولڈ کلر کا اسکارف تھا، اسکی کرتی کی فرنٹ اور آستینیں گولڈ کی مائنز ایمبرائڈری سے سجی تھی

جبکہ لوز شرٹ کو ٹائیٹ کرنے کے لیے بیک پر زیب اور ایک ایڈجیسٹیبل بیلڈ بھی موجود تھا، پیروں میں ہیلز جو ٹیل کلر کی تھیں، پہنے اپنا ڈھیلا سا حجاب سیٹ کیے اپنا فون اور ڈاکومنٹس چیک کرتے نظر بابا کے انویلپ پر گئی مگر ابھی اسے ہاشم انکل کے آفس پہنچنا تھا تبھی یہ ضروری معاملہ بعد کے لیے رکھا، اپنی خوبصورت اوگنائزلک کو مرر میں دیکھتے ہی وہ بیگ کندھے پر جماتی روم سے نکلی۔

نیچے آئی تو سب لاونج میں ہی بیٹھے تھے، آہل کی رات کراچی کے لیے فلائیٹ تھی تبھی سہانہ اور پریسہ اسے وہاں جا کر احتیاط برتنے کی ہدایت کر رہی تھیں۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

تینوں کی نظر بیک وقت روشانے فارس پر گئی تو ہٹنا بھول گئی، وہ ہمیشہ ہی بہت سوبر لگتی تھی پر آج تو ٹیل کلر میں کچھ زیادہ موہنی لگی۔

"کہیں جا رہا ہے میرا بچہ؟"

پریسہ کے پیار سے پوچھنے پر وہ پاس رکتی رسان سے مسکرائے سر ہلا گئی البتہ سہانہ کی آنکھوں کی تڑپ بنا محسوس کیے بھی روشانے کو محسوس ہو گئی۔

"میں کچھ دیر گھومنے جا رہی ہوں پریسہ آنٹی۔ جلدی آجاوں گی"

پریسہ نے اسے خوشی خوشی اجازت دی جبکہ آہل بھی اٹھ کھڑا ہوا تاکہ آپو کو باہر تک سی آف کرے، سہانہ کو وہ اس وقت دیکھنا بھی نہ چاہتی تھی تبھی آہل کے ہمراہ گھر سے نکل گئی۔

"تھوڑا وقت دو۔ نارمل ہو جائے گی تمہارے ساتھ"

پریسہ نے، سہانہ کے اترے چہرے پر نرمی سے ہاتھ دباتے سمجھایا لیکن سہانہ کو ایسی امید نہ تھی۔

"آپو میں رات کراچی نکل رہا ہوں۔"

آہل نے ساتھ ہی چلتے انفارم کیا تو روشانے رک کر اسکے روبرو پلٹی۔

ZohaibWebsZone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"خیر سے جاو۔ میں بالاج بابا کو انفارم کر دوں گی کہ تم انکے ہاں سٹے کرو گے۔ اپنا خیال رکھنا۔ میں تمہیں ائیر پورٹ ڈراپ کر سکتی ہوں اگر مجھے یہاں کی کوئی گاڑی یوز کرنے کی اجازت ملے"

آہل نے ہنس کر فورا اپنی جیب سے اپنی گاڑی کی چابی نکال کر ہتھیلی پر رکھی جسے دیکھ کر روشانے کو آہل پر بہت پیار آیا۔

"میری تیری کیا بھئی۔ اب سے جو اس مسکین دیور نما چھوٹے بھائی کا وہ آپکا آپو۔ یہ گاڑی میں نے اپنی جمع پونجی سے لی تھی سو آپ پر مغدام خاندان کا کوئی احسان بھی نہیں ہو گا۔ آپ میری واپسی تک اسے دل کھول کر یوز کر سکتی ہیں"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

روشانے کو اس وقت گاڑی کی اشد ضرورت تھی، آہل سچ میں روشانے سے بہت دل سے اٹیچ ہو چکا تھا۔

"واپسی کے بعد بھی یہ میری ہو گی۔ بس تبھی قبول کروں گی"

وہ بھی فوراحق جماگئی۔

"ڈن ڈناڈن۔۔۔بس آپ ہمیشہ یہیں ہمارے پاس رہیے گا۔ آپ سے بہت مانوس والی فیلنگ آتی ہے روشانے آپا جیسے آپ ہمیشہ سے ہمارا حصہ ہوں۔"

وہ آہل کے خلوص پر تھوڑی جذباتی ہوئی کیونکہ ابھی دل بہت درد میں تھا۔

"اللہ نے چاہاتو یہ ساتھ کبھی نہیں ٹوٹے گا۔ چلو میں لے کر جارہی ہوں تمہاری گاڑی۔ تم بھی پیکنگ وغیرہ کرو۔ڈنر پر ملتی ہوں"

روشانے نے مسکرا کر اسکو بائے کہا اور پورچ کی طرف بڑھی جبکہ آہل مسکرا کر ہاتھ ہلاتا تب تک وہیں کھڑا دیکھتا رہا جب تک روشانے اسکی گاڑی لیے مغدام پیلس کے گیڈ سے نکل نہ گئی، اور پھر خود بھی خوشی خوشی واپس گھر کی طرف بڑھ گیا۔

.._____..

"آپکو پتا ہے ناں پریسہ آنٹی میری منہ بولی ممی بھی ہیں تو کچھ چھپا نہیں سکتا۔اور ویسے بھی دال میں کچھ کال نظر آیا تو کہہ دیا ناں"

ابراہیم سے حساب تو لیا پر حاتب اسکی نایاب سوچ سن کر سختی سے ہونٹ بھینچ گیا۔

"تمہیں میرے ہاتھوں مرنے کی بہت طلب ہو رہی ہے کیا ابراہیم آفندی"

شعلہ باز آنکھوں میں سرد مہری بھرے عام سے لہجے میں سوال آیا پر آگے سے ابراہیم آفندی جیسے اچھے بھلے آدمی کے آنکھیں پٹپٹانے پر حاتب کے غصے کی بینڈ بجی۔

"خیر معاف کیا۔بیٹھو تم سے بات کرنی ہے"

حاتب کے فوراسے سنجیدہ ہونے پر ابراہیم بھی ساری غیر سنجیدگی ترک کرتا کاوچ پر بیٹھا، حاتب نے اپنا فون سکرول کرے وہاں ایک تصویر ابراہیم کی طرف بڑھائی۔

"یہ کون ہے سر؟"

ابراہیم نے فون سکرین پر دیکھائی دیتے اچھے خاصے تگڑے چالیس سال کے آدمی کو دیکھ کر بے چینی سے پوچھا۔

"مصباح منصور، اس آدمی کے بارے ہر چھوٹی سے چھوٹی ڈیٹیل چاہیے۔اور اسکی ضمانت بھی۔۔"

ابراہیم نے جھٹکے سے نظر سکرین سے ہٹا کر کسی سوچ میں ڈوبے حاتب پر ڈالی اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا یہ جیل میں ہے؟ اور ہے کون سر؟"

Zubiinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

ابراہیم کے پیٹ کے اندر تجسس کے مارے بل پڑے۔

"تم سے جتنا کہا پہلے وہ کرو ابراہیم۔ میں شپمنٹ کی تیاری دیکھنے جارہا ہوں۔ تم ابھی سے اس کام لگو سمجھے"

مقابل کے کڑے تیور تکتے ابراہیم نے فوراً سر ہلایا اور حاتب کے فون سے وہ پکچر اپنے واٹس ایپ پر ارسال کرتے ہی وہ اجازت لیے نکلا، تبھی آگے سے سہانہ کو دیکھ کر ابراہیم رکا۔

"کیا وہ اچھے موڈ میں ہے؟"

سہانہ نے ہچکچاتے دریافت کیا۔

"نارمل ہے۔ تم اپنی قسمت آزما سکتی ہو"

وہ سرسری سے انداز میں جواب دیے پاس سے گزرنے لگا تبھی سہانہ نے بے ارادہ اسکی کلائی اپنے ہاتھ میں دباتے روکا، ابراہیم نے اک نظر سہانہ کی

آنکھوں اور پھر جھکا کر دوسری اسکے ہاتھ میں دبی اپنی کلائی جو پوری طرح جکڑی بھی نہ جا سکی، پر ڈالی۔

"اور تمہارا موڈ؟"

سہانہ کے سوال پر ابراہیم نے پھر سے نظر اس لڑکی کی آنکھوں میں تیرتی فکر پر ڈالی۔

"میرے موڈ کو خراب جانتی ہو کیا کرتا ہے، تمہارا مجھے کسی بھی طرح چھونا۔ آگ کی طرح جلنے لگتا ہوں۔ تم میرے دل کی مضبوطی پرکھتے تھکی نہیں، کب اسکی جان بخشو گی"

خفگی آمیز انداز میں ابراہیم نے اپنی کلائی جھٹکے سے سہانہ کے ہاتھ سے جھٹکی جو ایسے جواب پر متاثر کن مسکرائی۔

"میں اسکی جان تب بخشوں گی جب تم کسی مستحق کو اپنا دل تھماو گے۔ جانے سے پہلے تمہارے لیے کوئی لڑکی ڈھونڈوں؟"

ابراہیم نے بس جانے کے ذکر پر سہانہ کی ڈوبی آنکھیں دیکھیں جسے ابھی فارس کی موت کا بہت بڑا دکھ سہنا تھا۔

"کہاں جانا ہے تمہیں؟"

سینے میں پڑا ابراہیم آفندی کا دل کانپ اٹھا۔

"بہت دور جہاں سے چاہ کر بھی کوئی مجھ تک نہ پہنچ پائے گا۔ چلو جلدی سے اپنی ڈیمانڈ بتاو کیسی لڑکی چاہتے ہو"

وہ مسلسل کرب سے مسکراتی ابراہیم کے حوصلے کے ریشے بکھیرنے پر تُلی تھی، جو اپنے اندر اٹھتے طوفان کو آج خود بھی مہارت سے دبا گیا بھلے اس بار دل ہی کیوں نہ پھٹ جاتا۔

"اپنے جیسی ڈھونڈ کر دو۔ اسی لمحے اسے اپنالوں گا۔ یاد رہے ایک فیصد بھی وہ تم سے مختلف ہوئی تو رد ہے"

ابراہیم نے انکار کا متبادل بہت جان لیوا ڈھونڈا، وہ پھر سے اسکی راہ میں حائل ہوئی۔

"میرے جیسی مار دے گی"

وہ پریشان تھی، ابراہیم کو تکلیف ہونے کا خیال بھی دل پر بھاری تھا۔

"میرے جیسا اس کے علاوہ مر جائے گا۔ تم جاو جہاں جانا ہے۔ مجھے کوئی جلدی نہیں۔ جب دنیا ساری گھوم کر واپس آو گی پھر ہم اس پر بات کر لیں گے۔ ہیو آ گڈ ایوننگ مس سہانہ مغدام"

اجنبیت کی یہ کشش سہانہ کے اندر باہر سے اسے جکڑ لیتی تھی، اس بار وہ گیا تو سہانہ بس اسکا ہاتھ پکڑنے کا سوچتی ہی رہ گئی۔

"اسے کیسے بتاوں میں واپس نہیں آوں گی۔۔۔"

وہ دکھ سے خود کلامی کرتی حاتب کے روم کی طرف بڑھی جہاں وہ بلیک پینٹ کے ساتھ بلیک ہی شرٹ پہنے کوئی بلیک کے علاوہ ہی جیکٹ نکالتا ہوا پلٹا تو سہانہ کو روم میں آتا دیکھے جبڑے بھینچ گیا۔

"فی الحال مجھ سے بات کی کوشش بیکار ہے سہانہ، میرے سر میں آل ریڈی درد ہے۔ اگر آپ نے پھر سے وہ سب معافی نامہ شروع کیا تو کوئی نس پھٹ جائے گی۔ جب میں بہتر محسوس کروں گا، معافی کے بارے سوچوں گا"

وہ اپنے فون کے ساتھ گاڑی کی چابی اٹھاتا کٹھور بن گیا، سہانہ کی آنکھوں میں سرخائی گھلی۔

"بھلے میں اندر ہی اندر جھلس کر ختم ہو جاوں؟ حاتب پلیز مجھے معاف کر دو۔ مجھے بتاو فارس سچ میں زندہ ہیں ناں؟"

سہانہ کو وہ فارس کی موت کا ابھی نہیں بتا سکتا تھا، وہ اپنی بہن سے ناراض تھا پر اسکی جان لینا ہرگز نہ چاہتا تھا۔

"سہانہ۔میری برداشت کا امتحان مت بنیں ہاتھ جوڑتا ہوں۔۔۔مجھے کچھ دن آپکی خطاوں کو ہضم کرنے کی مہلت دیں۔"

وہ سہانہ کے آنسوؤں کو نظر انداز کرے میٹرس پر رکھی کلاسی جیکٹ اٹھاتا کمرے سے نکل گیا اور سہانہ وہیں میٹرس کا سہارا لیے بیٹھی، اسے کسی کی معافی ملے گی ابھی تک تو دور دور تک آثار نہ تھے۔

۔۔_____۔۔

"یہ میرے لاکر کی ڈیلٹیز ہیں۔وہ یو ایس بی وہیں ہے۔تمام وڈیوز دیٹا بھی وہیں موجود ہے۔لیکن روشانے ایک بار پھر سوچ لو میرا بچہ"

اس وقت روشانے اور ہاشم، رئزاٹ کے کانفرس روم میں موجود تھے، وہ یہاں پارس سے جڑی تمام وڈیوز کے ساتھ اپنے اٹلی کے ویزے کے لیے آئی تھی، جس میں چار سے پانچ دن لگنے تھے، ہاشم نے اسکے سپرد اپنے لاکر کی چابی اور کوڈ کیا پر وہ ابھی بھی روشانے کے فیصلے پر تذبذب کا شکار تھے۔

"میں ایک ہی بار سوچتی ہوں، بابا کی اٹلی میں موجود ٹیم سے رابطہ ہو گیا ہے میرا۔ وہ لوگ سب خود کریں گے بس بابا کی جگہ ٹھیک وقت پر اب مجھے کمانڈ دینی ہو گی حملے کی۔ پارس جب یہاں سے واپس Calabria انٹر ہوں گے تو بہت بڑا اٹیک ہونے والا ہے ان پر جسکی تیاری ابھی سے شروع کی جا چکی ہے۔ آپ جانتے ہیں یہ میری حفاظت کا پہلا ٹیسٹ ہے۔ میں بہت ایکسائٹڈ ہوں۔ رہی بات ان وڈیوز کلپس کی۔ تو جب تک میں پارس کی تکلیف نہیں دیکھوں گی، انکا مرہم کیسے بنوں گی ہاشم انکل؟ میں انکو آپ سبکے پاس واپس لانے سے پہلے نہیں مروں گی یہ میرا وعدہ ہے آپ سے"

وہ کچھ سننے پر تیار نہ تھی، اسے ہدایت بابا نے اپنے کیمپ سے رخصت کرتے ہوئے ایک سپیشل سم دی تھی جسے اس نے اسے اپنے فون میں ایکٹیو کیا اور وہیں سے اسے بابا کے سب سے خاص ساتھی فریدون کا سیکورٹی سے جڑا پہلا ٹاسک پیغام موصول ہوا تھا۔

وہ لوگ اسے اٹلی مدعو کر رہے تھے کیونکہ اہم میٹنگ تھی جس میں فارس سلطان کا باقاعدہ رینک انکی بیٹی روشانے کے سپرد کیا جانا تھا اور یہ سب وہ پارس کو بتائے بنا کرنے والی تھی، ایک ہفتے بعد وہ اٹلی جانے والی تھی دو دن کے لیے۔

"مرنے کی بات مت کرو روشانے، میں تمہیں اور پارس کو ایک نارمل زندگی گزارتے دیکھنا چاہتا ہوں"

وہ ہاشم مغدام کے بچگانہ خیال پر مسکرا دی۔

"آپ نے پریسہ آنٹی کے ساتھ بھی کچھ ایسی ہی لائف چاہی تھی ہاشم انکل لیکن سترہ سال سے لائف تو ہے پر آپ جانتے ہیں نارمل کچھ نہیں تھا۔ نہ میری لائف آسان رہی ہے۔ مجھے پارس کے ساتھ چند لمحے کبھی کبھی مل جائیں وہی کافی ہیں۔ میرا مقصد انکے ساتھ جینا نہیں، انکی حفاظت کرتے

ہوئے انکے لیے جینا ہے۔میں ایسی کوئی نوبت آنے نہیں دوں گی کے ہم دونوں کو بھی کچھ قربان کرنا پڑے۔"

روشانے کے فیصلے پر وہ اندر ہی اندر ڈر رہے تھے،انکو لگا جیسے یہ بچی اتنی بڑی ذمہ داری نہیں اٹھا پائے گی لیکن اگر فارس سلطان کے بعد کسی میں اٹلی کے پیراسائیٹ کی حفاظت کرنے کی ہمت تھی تو وہ روشانے ہی تھی۔

"پہلے تو تم مجھے انکل کہنا بند کرو۔اور دوسری بات۔پارس کو بتائے بنا کبھی کچھ مت کرنا روشانے"

وہ اسکے لیے ڈرے ہوئے تھے،وہ اٹھ کھڑی ہوئی کیونکہ پہلی فرصت میں جا کر لاکر سے وہ سارا ڈیٹا اپنے قبضے میں لینا تھا اور ایک لیپ ٹاپ کی بھی اسے بہت ضرورت تھی،اسکے بابا کا اکاونٹ اب اسی کی ملکیت میں تھا جہاں اسکی اٹلی تک پہنچنے تک کے تمام ایکسپینسیو کی رچ اماونٹ محفوظ تھی۔

"انکو بتا کر حفاظت کروں گی؟ اسے حفاظت نہیں پھر احسان کہا جائے گا۔ آپ چل کریں ہاشم بابا، میں نے ٹرینگ کسی ادارے سے نہیں، بابا جان سے پائی ہے۔ مجھے اسلحہ چلانے سے پہلے انہوں نے زبان اور ہاتھ چلانے سیکھائے تھے۔ کہیں تو دو دو ہاتھ کر کے دیکھاوں؟"

وہ مقابل کی فکر، چٹکی میں مسکراہٹ بنا گئی۔

ہاشم کرسی سے اٹھ کر اپنی اس نڈر شیرنی کے روبرو آئے۔

"مجھے ڈر لگ رہا ہے تم سے"

وہ ہاشم مغدام کے سہم جانے پر مسکرائی۔

"اٹلی پر کئی سال حکومت کرنے والا شیڈو اگر مجھ سے ڈر رہا ہے تو مجھے یہ بات مان لینی چاہیے کے میں کسی کو بھی ڈرا سکتی ہوں"

Zubinovelzone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ بلا کی مسرور و مطمئین تھی، بابا کے جانے کا دکھ، انکی جلد پر و فیشنلی ذمہ داری سنبھالنے کی خوشی نے کم کر دیا۔

"پارس بھی ڈر جائے گا، لیکن تم سے نہیں۔ تمہارے لیے۔ مجھ سے وعدہ کرو روشانے۔ تم اسکے لیے، ہم سبکے لیے اپنی بھی بھرپور حفاظت کرو گی"

ہاشم مغدام فارس کے بعد اسکا یہ مضبوط حصہ کھونے کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔

"پارس عیسی مغلانی کو میری تکلیف ہرا سکتی ہے ہاشم بابا، اور میں انکی ہار ہونے کیسے ہونے دے سکتی ہوں۔ آپکو فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔ بس میرے اٹلی تک پانچ دن کے اندر اندر پہنچنے کے پراسس کو زرا سفارش کر کے آسان اور تیز کروادیں۔ اور آگے بھی آپ سے چھوٹے موٹے فیورز ضرور لوں گی۔ یونوناں، وی آر سیکرٹ پارٹنرز ناو"

ہاشم نے آگے بڑھ کر اس بہادر دل کے ٹکرے کو دیکھا اور فخر سے اسکا ماتھا چوما، اسے بابا کے لمس کی یاد نے تڑپایا اوپر سے وہ محروم ہو چکی ہے یہ زیادہ بڑا خسارہ تھا۔

"میں قدم قدم پر تمہیں فیورز دینے کو تیار ہوں۔ اور زندگی نے موقع دیا تو تم تک آتی موت کے آگے اس باپ کا سینہ ہمیشہ موجود رہے گا۔ تم ہمیشہ سرخرو رہو، تم میرے پارس کا کھویا سب اسے لوٹاو۔ اسکے سکون سمیت۔ لیکن تم دو ایز آ ہسبنڈ وائف ایک دوسرے کو پر اپر ٹائم ضرور دینا۔"

وہ بابا کی آخری بات پر نظریں جھکا سی گئی، شاید بابا سے اسے ایسی بے تکلف تاکید کی امید نہ تھی۔

"ایسا پاسیبل نہیں ہو گا۔ میں ایک ویک تک اٹلی جا رہی ہوں۔ مے بی دو دن لگتے ہیں یا پورا منتھ۔ اور پارس ابھی مزید چوبیس پچیس دن آف رہنے والے ہیں۔"

وہ افسردہ ہوئی، کیونکہ خود بھی جانتی تھی اسے اس سب کے بیچ جو پریشان کرے گا وہ لانگ ڈسٹنس ہے۔

"امم۔ میں تم دو کے لیے کچھ کر سکتا ہوں؟"

روشانے نے مسکرا کر شرارت پر آمادہ ہاشم مغدام کو دیکھا۔

"آپ کیا کریں گے؟"

وہ متجسس ہوئی۔

"میں تمہارے جانے سے پہلے تم دو کو اپنا ریزاٹ پیش کر سکتا ہوں۔ وڈوی آئی پی پروٹوکول۔ اسی بہانے اسے بھی دیکھ لوں گا"

اس سب میں جو ایک چیز روشانے کے دل کو جکڑ گئی وہ ہاشم مغدام کی جان لیوا حسرت تھی، اپنی ہی اولاد کو سترہ سال بعد اپنے قریب دیکھنے کی۔

"مل بھی لیجئے گا۔ کونسا وہ آپ کو پہچان لیں گے"

وہ اداس سا مسکرائی۔

"مطلب ڈن؟"

وہ بچوں کی طرح خوش ہوئے۔

"ہوپ سو۔"

وہ آمادہ ہوئی تو ہاشم نے اسکی جانب مشکور شفیق نظروں سے دیکھتے اپنی نم ہوتی آنکھ چرا کر رگڑی، وہ لمحہ سوز سے بھرا تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"اب میں نکلتی ہوں۔مجھے کچھ چیزیں خریدنی ہیں اور پھر آہل کو رات ائیر پورٹ ڈراپ بھی کرنا ہے۔وہ میرے ہی گھر سٹے کرے گا کراچی سو آپ اسکے لیے بلکل بے فکر ہو جائیں۔"

روشانے نے اپنا بیگ اٹھاتے بتایا۔

"یہ تو زبردست ہو جائے گا،اپنے بالاج بابا کو بتا دینا کے آہل کو کچھ ہیلتھ ایشوز بھی ہیں"

ہاشم مغدام کو ابھی بھی آہل کے کراچی جانے پر بہت پریشانی تھی۔

"جی مجھے آہل نے خود بھی بتایا تھا،بے فکر رہیں اسے وہاں کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔ڈنر پر ملتے ہیں"

وہ ہاشم مغدام کی ساری فکریں سمیٹے ان سے اجازت لیتی میز پر رکھی کی اٹھا کر کانفرنس روم سے نکل گئی تو ہاشم مغدام نے مسکرا کر کرسی پر خود کو واپس ڈھیلا سا چھوڑا اور اداسی بھرا مسکرا دیے۔

روشانے نے پہلے تو اپنے لیے نیو سمارٹ لیپ ٹاپ خریدا جو اسے ترکش لیرا کے حساب سے کافی مہنگا پڑا پر اس وقت اسے اسکی اشد ضرورت تھی، اسکے بعد اسکے لیے ایک بیگ، جبکہ سمارٹ لیپ ٹاپ کا سائز روشانے کی پسند کا تھا کے بیگ میں اچھے سے کیری کیا جا سکتا تھا، اسکے بعد وہ مال گئی جہاں اس نے اپنے لیے کچھ کافی فلیورڈ چاکلیٹس لیں، کچھ اپنے لیے ماڈرن ڈریسز دیکھے، اسکے بعد وہ سیدھی بینک گئی۔

وہاں سے سیکورٹی کے پراسیس سے گزرنے کے بعد اسے لاکرز تک رسائی ملی، ہاشم نے پہلے ہی بینک کال کر دی تھی جس سبب روشانے کو اس یو ایس بی تک پہنچنے میں مشکل نہ ہوئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

روشانے نے یو ایس بی اپنے قبضے میں کی اور لاکر ویسے ہی بند کرے وہ بینک کے اے ٹی ایم سے کچھ مزید ترکش لیرا بھی نکالے جو اسے ویزا اور پاسپورٹ کی فیس کے لیے چاہیے تھے اور تبھی اسے پتا چلا اسکے اکاونٹ میں کسی نے ایک گھنٹے پہلے سات ہزار لیرا کا ڈیپازٹ کیا ہے۔

وہ رسید اور باقی ڈاکومنٹس لیے بینک سے نکلی تو پاس سے گزرتے کپل کو دیکھ کر روشانے کو منہ پھیرنا پڑا کیونکہ وہ دوسرا عام ایک دوسرے کو کس کرتے پاس سے گزرے۔

"شکر ہے میرے والا شریف ہے۔یہ سب برداشت کرنا، اٹلی کے پیراسائیٹ سے زیادہ مشکل یار۔۔ان لوگوں کو سرعام یہ بے شرمی پھیلانے خدا کا خوف بھی نہیں آتا کے کسی سنگل کا بھی دل مچل سکتا ہے"

وہ بڑبڑاتی ہوئی پارکنگ ایریا آئی تبھی رک کر مسکرائی۔

"ویٹ! میں تو سنگل نہیں پھر میرا دل۔۔۔۔اف۔روشانے بھول مت تیرے والا بہت شریف ہے"

وہ اپنا بیگ گاڑی میں رکھے ساتھ ہی پارس کی طرف سے موصول ہوئے ہارٹ اسٹیکر پر اسے کال ملائے وہیں گاڑی سے لگ گئی۔

"آپ نے ڈیپازٹ کروایا؟"

روشانے کال لگتے ہی پوچھا۔

"ہاں۔جب تم یہاں سے چلی گئی صبح تو مجھے خیال آیا میں نے تمہیں پاکٹ منی تو دی نہیں۔"

وہ فرصت سے کیمپ ہال میں اپنے میٹنگ آفس میں بیٹھا رولنگ کرسی گماتے بتاتا مسکرایا۔

"یہ پاکٹ منی نہیں،اٹس ٹو مچ پارس"

وہ تھوڑی بے چین ہوئی۔

"فارمی،اٹس نتھنگ۔۔۔اور جل پری،یہ تم مجھ سے تکلف کس خوشی میں برت رہی ہو"

وہ پارس کے خفا ہونے پر گہرا سانس اناطالیہ کی خوبصورت شام دیکھتے بھر گئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"جیسے آپ نے مجھے رخصت کرتے ہوئے برتا تھا"

روشانے ہو اور کوئی موقع جانے دے، پارس نے بہت مشکل سے ہنسی روکی۔

"ابھی چند گھنٹے ہوئے ہیں تمہیں گئے ہوئے، تم سے جوگن والی وائبز آ رہی ہیں"

یہ روشانے کو سراسر مسکراہٹ دینے کی کوشش تھی۔

"ہاں اب جلا لیں خون یہ کہہ کر"

وہ خفگی سے بولی۔

"آجاوں تمہارے پاس؟"

روشانے کا دل پھر سے پارس کو قریب سوچ کر بری طرح دھڑکا۔

"نہیں میں برداشت نہیں کر سکوں گی"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

وہ سہولت سے منع کر گئی۔

"کیا۔۔میرا آنا؟"

پارس نے شوخ ہوتے سوال کیا۔

"نہیں آپکا بے تکلف ہونا"

روشانے کے رخساروں میں گلاب سے اترے۔

"ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ مجھے ایک ملاقات اور کرنی چاہیے اس سے، اور ملاقات بھی اچھی خاصی والی۔ماحول تو ایسا ہو کے بنا ماچس آگ لگے۔پر ویٹ، یرے ہوتے ہوئے اتنے اہتمام کی کیا ضرورت ہے۔ارے پارس عیسی مغلانی ہوں۔اسے بس میں کرنے کو میرا مسکرانا ہی کافی ہے۔میرے پاس اسکی پسندیدہ آنکھیں بھی تو ہیں اور دوسری ڈیٹ کے سارے تقاضے بھی پورے ہوں گے۔میری بیوی مجھے شریف ہی نہ سمجھ بیٹھے"

پارس نے دل ہی دل میں یہ سب زندگی میں پہلی بار سوچے جھرجھری لی، خود روشانے اسکی چپ پر بے قرار تھی۔

"سنا ہے تمہیں گاڑی مل گئی، تو ائیر پورٹ سے واپسی پر مجھے لائبری ڈراپ کر دیں گی آپ مسیز پارس؟"

وہ ساری خبر رکھے ہوئے تھا، روشانے اسکی جاسوسی کی فین ہو گئی۔

"مجھ پر نظر رکھی ہوئی ہے؟"

وہ بگھڑی۔

"پندرہ سالوں سے"

پارس کے لہجے میں جی بھر کر شدت تھی کے کتنے ہی لمحے روشانے کچھ بول نہ سکی۔

"لائبریری کیوں جانا ہے؟"

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ یہ نازک سی فسوں خیز چپ خود توڑ گئی۔

"عشق و محبت پر آج پوری رات مطالعہ کروں گا"

وہ پارس کے بہکے لب و لہجے پر لبوں پر سمٹی مسکراہٹ گھوٹ گئی۔

"رومینس پڑھنے کا پلین ہے"

وہ اس بار روشانے کی مسکراہٹ میں ڈھیر سرور ملا گیا۔

"شرم نہیں آئے گی آپکو؟"

وہ اپنے اندر اٹھتی سرد لہروں کے باوجود گھبرایا سا ڈپٹ گئی۔

"کل کو کرنا بھی تو ہے، شرم کیسی"

اس آدمی کے پاس اتنے دور سے بھی روشانے کو دھڑکانے کا ہنر تھا پھر نزدیکی کا سوچ کر تو روشانے کے اندر آندھی کے جھکڑ چلنے لگے۔

"بند کر رہی ہوں کال"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ خفت کے مارے لال ہوئی۔

"پلیز پک می، ائیر پورٹ کے باہر لاورثوں کی طرح کھڑا آدمی دیکھائے دے گا آپکو مسیز پارس۔ بائے"

وہ بنا کچھ کیے بھی روشانے کی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی نیچے ہی روک کر کال کاٹ گیا، نا جانے کتنے لمحے لگ گئے روشانے کو اپنی پھولتی سانس بحال کرنے میں۔

"ایک یہ بندہ اوپر سے میرے دل کا ان سے ملنے کا سوچ کر ہی مچلنا۔ مجھے لگتا ہے میں نے حفاظت سے پہلے عشق معشوقی میں جھنڈے گاڑ دینے ہیں"

وہ اپنے دل کے تیز دھڑکنے پر سخت پریشانی سے بڑبڑاتی گاڑی میں سوار ہوئی، معاملہ تو واقعی محافظ صاحبہ کے ہاتھ سے پھسلتا محسوس ہو رہا تھا۔

.._____..

عمائمہ نے آج شام کھانا بہت رغبت اور مرضی سے کھایا، خود سارہ نے اتنے دن بعد عمائمہ کو رغبت سے کھاتے دیکھ کر نظر اتاری، پھر ڈاکٹر حمدان نے بھی اسکے بہت جلدی ریکور کرنے اور کل ڈسچارج ہونے کا بتا کر مزید خوش کیا۔

"بھلے گھر جانے کی پرمیشن دے رہا ہوں کل عمائمہ پر اپنے زخم کی بھرپور کیئر کرنی ہے، زرا بھی درد، اپچنگ ہو تو فورا مجھ سے رابطہ کرنا۔ ایک منتھ تمہارے نئے کڈنی کو اپنے فنکشن پر اپرلی سنبھالنے میں لگے گا، پانی اور ملک شیکس کا استعمال ٹھنڈ کے باوجود زیادہ کرنا ہے تاکہ کڈنی کا آورک ٹائم بڑھے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ ساری ہدات پر فرمابرداری سے سر ہلاتی مسکرائی۔

"حاتب مغدام کیسے ہیں؟"

عمائمہ نے اپنا پلس ریٹ چیک کرتے حمدان کی طرف چہرہ گماتے پوچھا، سارہ کے ساتھ وہ بھی عمائمہ کی فکر پر مسکرائے۔

"بہتر ہیں۔ ابھی آئے ہیں وہ تھوڑی دیر پہلے۔ تھوڑا پین تھا تو پین کلر چینج کروانے آئے ہیں۔"

پین کا سنے عمائمہ کے چہرے پر بھی تکلیف کا اثر جاگا۔

"آپ انکو سب سے بیسٹ پین کلر دیں ناں ڈاکٹر حمدان"

وہ پھر سے انکی طرف آس سے تکتی بولی۔

"ایسی پین کلر کی خصوصیت دواوں میں نہیں، انسانوں میں پائی جاتی ہے"

حمدان کی بات پر عمائمہ نے فورا نظریں جھکائیں اور سارہ کے سپرد کچھ نئ ٹیبلٹس کا پریسکپشن بڑھا کر مسکراتے روم سے نکل گئے۔

"میں یہ ٹیبلٹس لاتی ہوں میرا بچہ۔ تم کچھ کھاو گی کیفٹیریا سے؟"

سارہ نے پیار سے عمائمہ کے پاس آتے اسکا مرجھایا چہرہ تکے پوچھا۔

"لالی پاپ"

عمائمہ کی فرمائش سنے سارہ ہنسیں، جھک کر اسکا ماتھا چوما۔

"اوکے۔ آرام کرو۔"

بی جان کے کمرے سے جاتے ہی وہ لحاف پرے کرتی احتیاط کے ساتھ بیڈ سے اتری، پیٹ پر ہاتھ رکھ کر ہوتے درد پر کراہی پر جلد جسم کے ٹھیک سے سیدھا ہونے پر درد کا احساس زائل ہوا، وہ آہستہ سے چلتی ڈور تک پہنچی اور گردن دروازے سے نکالی، اسکی متلاشی نظریں بس ایک ہی چہرے کی طلب گار تھیں، اسکے دل میں یہ خواہش جاگی کے اگر وہ آیا ہے تو اسے دیکھنے ضرور آئے۔

وہ کتنی دیر دروازے میں رک کر آتے جاتے ناشناسا چہرے تکتی جب مایوسی سے واپس جانے لگی تبھی اسکے کانوں میں ڈاکٹر حمدان کے ساتھ انکے آفس سے نکلتے حاتب کی آواز پڑی۔

وہ جلدی سے واپس باہر جھانکی تو اسے وہ بلیک میں دیکھائی دیا، ڈاکٹر حمدان اسے شاید باہر تک سی آف کرنے جا رہے تھے۔

جیسے ہی وہ دو پاس آئے، عمائمہ روم کے اندر ہوئی اور ڈور گلاس پر ہتھیلی رکھے وہاں دیکھائی دیتے حاتب کے چہرے پر ہاتھ پھیرا جو بلکل اسکے روم کے باہر کھڑا ڈاکٹر حمدان سے بات کر رہا تھا۔

"کیا مجھ سے ملنے نہیں آئیں گے؟"

وہ سرگوشی میں بول تو بیٹھی پر جیسے ہی حاتب نے دروازے کی طرف دیکھا وہ جلدی سے بھاگنے کے چکر میں کراہ اٹھی، پورے جسم میں درد کی بھیانک لہر جاگی اور اسکی چیخ سنتے ہی حاتب اندر دوڑا جو اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے اس

سے پہلے لڑکھڑا کر گرتی، عمائمہ کے کمزور جسم کو حاتب کی مضبوط بازووں نے اپنے حصار میں بھرے سنبھالا، ڈاکٹر حمدان بھی اندر دوڑے۔

حاتب کی سنہری آنکھیں دیکھتے ہی وہ رونا بھول گئی، یاد رہا تو بس حاتب کا نظر آنا۔

"تم کیوں اٹھی۔ تمہیں پتا نہیں ہے ابھی چلنا پھرنا ٹھیک نہیں۔ڈاکٹر حمدان پلیز اسکا زخم دیکھیں بلڈ نکل رہا ہے"

وہ اسکی شرٹ پر پھیلتے خون کو دیکھے ہوش میں آیا جس سبب عمائمہ نے بھی کپکپاتا ہاتھ اپنے زخم پر رکھتے مشکل سی سانس لی۔

حاتب نے اسے ویسے ہی اٹھا کر میٹرس پر بٹھایا جبکہ وہ میٹرس کی شیٹ میٹھی میں دبوچے ڈاکٹر حمدان کے پاس آنے کے باوجود انکے عقب میں اپنے لیے پریشان حاتب کو تک رہی تھی۔

"یہ کیسے ہل گیا۔ عمائمہ۔۔۔ تم تیز بھاگی یا ہلی ہو؟"

ڈاکٹر حمدان نے اسکی شرٹ اوپر کرتے بینڈیج کو لہولہان دیکھتے خفگی سے پوچھا جس پر وہ آنکھیں بھیگوتی سر ہلا گئی، حاتب اسکے بینڈیج بدلنے تک وہیں کھڑا رہا جس سبب عمائمہ نے اک بار نظر نہ اٹھائی، حاتب کی نظر عمائمہ کے پیٹ پر موجود نشان پر جمی تھی جو سیاہی مائل تھا، اسے دیکھ کر اسکے اندر اک عجیب سی آگ دہکی۔

"بھاگنا اور تیز چلنا ابھی نہیں سہہ سکتی تم، میں نرس کو کہتا ہوں پین کلر دے اور تمہاری شرٹ بھی بدلوا دے۔ڈونٹ وری رو نہیں۔ابھی درد چلا جائے گا۔"

وہ روتی ہوئی حاتب کو اپنے گرد ہی جکڑ چکی تھی جو بس کسی طرح اس لڑکی کے درد دور ہونے کا طلب گار تھا، حمدان روم سے نکلے تو حاتب بنا سوچے اسکے پاس بلکل قریب جا بیٹھا، جس سبب وہ رونا تو کیا سانس لینا بھی بھول گئیں، اسکی رخساروں پر آنسوؤں کی لکیریں تھیں تو پلکیں مکمل بھیگی۔

"کیوں بھاگی؟"

وہ دم سادھے اسے تک رہی تھی، سوال پر ہوش میں آئی، رونا بھول گئی۔

"نہیں وہ تھوڑی تیز چلنے۔۔۔۔۔"

وہ جھوٹ نہیں بول سکتی اسکا اندازہ کیے حاتب نے ہاتھ کی پشت سے اسکی گالیں جو تر تھیں رگڑ کر ویسے ہی عمائمہ سے لفظ چھین لیے۔

"نہیں چلنا۔ ایک منتھ تک وائیٹ سنیل سمجھ لو خود کو جو کچھوے سے بھی سلو چلتی ہے۔"

حاتب نے اسے ٹوکا تو وہ مدھم سا مسکرائی اور سر ہلا دیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"آپ کا درد کم ہوا؟"

وہ اپنی تکلیف بھول کر اسکے درد کے لیے فکر مند تھی یہ اناطالیہ کے امیر کی جان پر بنتا محسوس ہوا۔

"پین کلر بدلوائی ہے۔ آجائے گا۔ ایک پرسنل سوال کر سکتا ہوں؟"

عمائمہ اسکی تمہید پر پریشان ہوئی۔

"نہیں"

وہ نظریں جھکا گئی۔

"ڈھیٹ ہوں۔ بتایا تھا۔ تمہارے lower Abdominal ایریا کے قریب سکار کیسا ہے؟ یہ تو جلنے کا نشان لگ رہا ہے؟"

وہ اسکے سوال پر ہونق بنی حاتب کی آنکھیں کھوجنے لگی۔

"آپ کو گناہ ملے گا"

وہ روہانسی ہوئی۔

"وہ کیوں؟"

حاتب کو حیرت ہوئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"میں نے کسی غلط نیت سے نظر نہیں ڈالی، ڈونٹ بی اپ سیٹ۔۔ دیکھو ہم کڈنی ریلیٹیوز تو بن ہی چکے ہیں۔ سو تم مجھے اتنا تو بتا سکتی ہو۔ مجھے فکر ہو رہی ہے"

وہ اسکے صدمے کو کم کرتا اس بار دوستانہ لہجے میں بولا لیکن عمائمہ نے منہ پھیر لیا، آنکھیں آنسوؤں میں ڈوب گئیں۔

"یہ میرا پرسنل میٹر ہے۔ اب آپ جائیں"

وہ ہنوز حاتب کی سابقہ مداخلت پر روٹھی رہی۔

"جیسا تم چاہو۔۔۔ اپنا خیال رکھو گی ناں؟"

وہ اسکے پاس سے اٹھ گیا تو عمائمہ نے فوراً سے واپس اسے ہاری تشنہ نگاہوں سے دیکھا۔

"نوو"

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ فورا بلا ارادہ بولی۔

"میرا مطلب جی"

آنکھوں میں تیرتی بے چینی کو ہر ممکنہ چھپاتے مقابل کو مطمئین کرنے کی کوشش میں اور مضطرب کر گئی۔

"گڈ بائے"

وہ مٹھی بھینچتا دروازے کی طرف بڑھا اور عمائمہ کو سمجھ نہ آیا اب کیا بہانہ کر کے روکے۔

"یہ پینٹنگ بہت اچھی ہے۔ کل میں اسے گھر ساتھ لے جاوں؟"

حاتب کے ہونٹوں پر رسیلی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی لیکن جب تک پلٹا، غائب ہوئی، عمائمہ کو محسوس ہوا ان سنہری آنکھوں کی تپش کے آگے وہ کبھی بھی پروانے سی جل جائے گی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"میں جب بہت بور ہوتا ہوں تبھی ایسے بے کار فن پارے تخلیق کرتا ہوں۔تم اسے ایک شرط پر لے کر جا سکتی ہو"

سنسنی پھیلائے وہ پھر سے پاکٹس کی جیبوں میں ہاتھ دھنساتا سر پر آ رکا۔

"ش۔شرط۔۔کیسی شرط"

وہ ہکلائی،درحقیت اس سے قریب کھڑا حاتب برداشت کرنا آسان نہ تھا۔

"مجھے بھی برداشت کرنا ہو گا اسکے ساتھ"

عمائمہ نے روکی سانس خارج کی۔

"مطلب آپکو بھی اپنے گھر لے جاوں؟"

یہ سوال سراسر ایک الگ ہی حسن لیے تھا جسکے بدلے عمائمہ کو حاتب مغدام کی خاص نظر میسر آئی،ٹھہری،گہری اور بے حد ملائم۔

"آئیڈیا اچھا ہے۔۔۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

وہ شرارت پر اترا تو اسکے مزاق کرنے پر عمائمہ کی پلکیں جھک گئیں۔

" کبھی کبھی میرے ساتھ اوٹنگ پر، کبھی کافی پر، کبھی لنچ پر، کبھی ڈنر پر اور کبھی یونہی واک پر جانا ہو گا۔۔۔بنا اعتراض کیے "

وہ اس بار عمائمہ کو اپنی پیشکش سے ڈرا گیا، وہ سہم کر سر اٹھائے اسے تکنے لگی جیسے سمجھنے کی کوشش میں ہو کے وہ دنیا جیسا ہے یا ساری دنیا۔

"م۔۔مجھے ڈر لگتا ہے"

وہ اسکی آنکھوں میں جمع خوف پر دھیرے سے ہاتھ بڑھا کر اسکے بالوں کو سہلانے لگا، عمائمہ اسکے چھونے پر اسکی پہنچ سے دور ہوئی، اسکا گریز کچھ زیادہ دلخراش تھا۔

"ول یو میری می؟"

ZUBIANOVELSZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب اسکے ڈر کو دیکھتے واپس اسکے پاس بیٹھا،وہ جو اسکی آنکھوں میں آنسو جمع تھے،ٹپک کر اسکے رخساروں پر اترے۔

"ک۔۔کیوں؟"

وہ اسی بکھرے لہجے میں حاتب کو تکتے منمنائی۔

"ہاں یاناں کرو۔۔۔یہ کیوں کیا ہوتا ہے؟"

وہ سخت بدمزہ ہوا۔

"نا۔۔۔"

اس سے پہلے وہ ناں کرتی،حاتب نے انگلی کی پور اسکے نرم ہونٹوں پر جما دی،عمائمہ یوں تھی مانو جسم سے سارا لہو خشک ہو گیا ہو۔

"ناں کا آپشن ضبط کر رہا ہوں"

وہ اسکے پاس اقرار کے سوا کچھ چھوڑنا چاہتا ہی نہ تھا، عمائمہ بدحواسی کی کیفیت میں مبتلا حاتب مغدام کے اندر چلتی قیامت سے بالکل بے نیاز تھی پھر بھی قیامت جیسی تکلیف محسوس کر رہی تھی۔

"ارے حاتب بیٹا؟"

سارہ کے روم میں داخل ہو کر شفقت سے پکارنے پر وہ بیٹھے بیٹھے ہی سارہ کی طرف گھوما۔

"جی۔ کیسی ہیں آپ؟"

وہ اٹھ کر سعادت مندی کے سنگ اپنا سر جھکا کر ان سے ہاتھ پھیروائے رسانیت سے پیش آیا۔

"جی اٹھی ہوں تمہارے سبب۔ ہمیشہ سلامت رہو میرے بچے۔ تم نے میری پوری کائنات بچائی ہے"

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ مشکور و ممنون کے ساتھ جذباتی تھیں جبکہ عمائمہ کی تو دھڑکن تھمی تھی۔

"میں وسیلہ بنا ہوں بس۔بچانے والا اللہ ہے۔ آپ مجھے اپنی یہ کائنات دے سکتی ہیں؟"

حاتب کے اچانک کیے سوال پر سارہ کے چہرے کا رنگ تو اڑا ہی، عمائمہ تک سن پڑی۔

"م۔میں سمجھی نہیں"

سارہ کے ہاتھ پیر پھولے۔

"آئی وانٹ ہر۔ائزمائی وائف۔۔۔جتنا وقت چاہیے سوچنے کے لیے۔لیجئے۔ آئی نو اپنی کائنات اپنی دنیا میرے ہاتھ تھمانا آپکے لیے آسان نہیں پر میں اسے خود سنبھالنا چاہتا ہوں۔ہمیشہ نظروں کے سامنے رکھ کر۔ آپکے جواب کا انتظار رہے گا سارہ۔ٹیک کیئر"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Qubinovelszone.com

وہ سارہ صاحبہ کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفلوج کرے لمحہ بھر پلٹا تو دم سادھ کر تکتی عمائمہ کا ہچکی کی صورت سانس لینا اسکے لیے شاید آدھی ہاں تھی تبھی وہ مسرور انداز اور اپنے باوقار انداز میں وہاں سے چلا گیا اور سارہ کی حالت تو زیادہ بگھڑی تھی لیکن عمائمہ فارس کا دل تو اس شخص کی مٹھی میں دبا اسکے ہمراہ نکل لیا۔ماحول پر جیسے حیرانگی سکوت اور سکتہ طاری ہوا جو سراسر فطری تھا۔

"ی۔۔یہ کیا کہہ کر گیا عمائمہ"

سارہ نے ہونق انداز میں عمائمہ کی طرف دیکھا تو وہ خود بھیگی سانس کھینچتی لاعملی سے آنکھیں جھکا گئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

.._____..

ڈنر سب نے ہی مسکراتے ماحول میں کیا، آہل تو سب سے تاکیدیں سمیٹ کر ہی پک چکا تھا، جبکہ ڈنر کے بیچ ابراہیم آج موجود نہ تھا نہ ہی حاتب کیونکہ کل انکی شپمنٹ تھی جس سبب آج کچھ پروسیسنگ ورک تھا اوپر سے ابراہیم کے سپرد جو کام تھا وہ بھی حاتب کے لیے پہلی ترجیح بن چکا تھا۔

سہانہ، پریسہ اور ہاشم تینوں نے ہی آہل کو دعاوں کے سنگ رخصت کیا تو روشانے اسے خود سی آف کرنے ائیر پورٹ آئی۔

اناطالیہ میں لگ بھگ نو بج چکے تھے، ٹھنڈ سوچ سے بڑھی معلوم ہو رہی تھی اور فضا میں بھی تروتازگی گھلی تھی۔

"اپنا خیال رکھنا۔ اور پہنچتے ہی مجھے انفارم کرنا"

ائیر پورٹ تک وہ اسے خود ڈراپ کرنے آئی جسکی آہل کو بہت زیادہ خوشی تھی۔

"جو حکم آپو۔ تھینکیو فار ایوری تھنگ۔"

وہ تکلف نہیں بس دل کی مسروری بیاں کر رہا تھا، گرے شرٹ اور وائیٹ پینٹ کے ساتھ براون جیکٹ اور پیروں میں سنیکرز جمائے، الجھے بکھرے خلیے میں بھی اپنی لکس کے سبب وہ پیارا اور کیوٹ لگ رہا تھا، پارس عیسی مغلانی کی نرم نظر دونوں پر تھی جو آہل کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا اور کچھ دیر پہلے ہی نجف نے پارس کو کچھ اہم معلومات ٹرانسفر کی تھیں، پارس کو اپنا سب سے چھوٹا بھائی پہلے بات کر کے اور اب دیکھ کر بہت پسند آیا۔

"بہنوں کو تھینکیو نہیں کہتے۔ اچھا وہاں تمہاری ہی اتج فیلو شیز ابالاج بھی ہے۔ کیا پتا تم دو کی اچھی بن جائے۔ وہ تھوڑی شائے ہے لیکن بہت سگھڑ۔ فشی ڈونا کی میری غیر موجودگی میں وہی اونر ہے۔ تو ایک دم سے فری مت ہو جانا اسکے ساتھ جیسے میرے ساتھ ہوئے۔ تھپڑ بھی مار سکتی ہے"

یہ احتیاط بتاتے روشانے خود ہنسی جبکہ آہل خجل سا مسکائے سر کھجانے لگا۔

"گرل فرینڈ میٹریل نہیں ہے یعنی۔شرمانے والی میرے ساتھ کیسے چل سکتی آپو"

آہل کو اپنی رنگ بازیوں اور فلرٹی نیچر سوچتے فکر ہوئی۔

"پاگل۔تم اسے ڈائریکٹ بیوی میٹریل کی نظر سے دیکھناناں۔ویسے بھی گرل فرینڈز بنانا بالکل اچھی بات نہیں۔اس سے مرد کا وقار گرتا ہے"

وہ روشانے کی شفیق سی بات پر مسکراتا ہوا سینے پر ہاتھ رکھے سر خم کر گیا،جو اسکی فرمابرداری پر پھر سے مسکائی۔

"آج سے پہلے ایسا مجھے کسی نے نہیں کہا۔۔کیونکہ میں تو لڑکا ہوں۔۔ہی ہی"

آہل کی مستی تھمنے پر نہ آرہی تھی اور روشانے کا دل جلد از جلد پارس سے ملنے کو مچل رہا تھا۔

"مرد بھی تو بنو گے ناں۔۔۔اب پٹ جاو گے۔جاو تمہاری فلائیٹ کا ٹائم ہو رہا ہے"

روشانے نے اس جونک کو سر سے اتارا پر جو بھی تھا آہل کی کمپنی کسی کو بور ہونے نہ دیتی تھی۔

"اوکے باس۔۔۔ملتا ہوں ایک ہفتے بعد۔۔۔سی یو آپو"

وہ اپنی ازلی مٹھاس سے بھری مسکراہٹ روشانے کی طرف اچھالتا ہوا آئیر پورٹ کے انٹرنس میں داخل ہوا تو روشانے نے کچھ دیر وہیں کھڑے اسے ہاتھ ہلائے دیکھا اور جیسے ہی پلٹی، آگے کھڑے پارس کو ہڈی میں دیکھے دہل جاتے انداز میں اپنے دل پر ہاتھ رکھ گئی،وہ اتنے قریب سائے کی طرح جما تھا کے روشانے کو اسکی گردن سے اٹھتی مردانہ کلون کی مہک اپنے ناک کے نتھنوں سے گھستی سانوں میں گھلتی محسوس ہوئی۔

"اوہ۔میں نے ڈرانے والے لڑکی کو ڈرا دیا"

وہ اس قدر قریب کھڑا اوپر سے دانت دیکھا کر روشانے کو اور غصہ دلا گیا جس کی کئی سیکنڈز تک دوسری سانس بحال نہ ہو سکی۔

"اور نہیں تو کیا۔ہارٹ اٹیک آ جاتا تو۔"

روشانے کی سانس بے حد پھولی تھی جسے وہ پاس سے گزر کر بڑبڑانے کے بیچ سنوارتی باہر پارکنگ پلیس لیکی پر درحقیقت پارس کی نزدیکی سہنے کے لیے خود کو مضبوط کیا۔

"اس لاوارث کو تو لیتی جائیں مسیز پارس۔۔۔"

وہ پیچھے سے ہانک لگاتے بولا،روشانے کے لب مسکرائے،درحقیت وہ پارس سے چھپنے چھپانے کی کوشش میں جو تھی۔

"ہیو آ سیٹ۔چھوڑ دیتی ہوں سب سے قریبی لائبریری"

وہ ادا سے کہتی پارس کے لیے بیک سیٹ اوپن کرے زچ کرتی نگاہوں سے تکتی بولی جس پر وہ اسکی بازو پکڑ کر پرے کیے ٹھک سے پچھلا ڈور بند کرے بے تکلفی سے فرنٹ سیٹ پر جا بیٹھا۔

"آج تو تیور ہی الگ ہیں محترم کے۔ آج تو یہ ضرور بے تکلفی کے جھنڈے گاڑ دیں گے"

روشانے نے دل میں شرارت سے سوچا اور ڈرو سرور ایک ساتھ محسوس کیے خود بھی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالے ساتھ بیٹھی، پارس نے جان بوجھ کر سیٹ بیلڈ نہیں باندھا تھا اور منہ پر غصہ بھی سجالیا تھا، گاڑی میں پھیلی روشانے کی خوشبو کسی کا حوصلہ آزمانے لگی اوپر سے روشانے خود بھی تو قریب تھی پر وہ اسے مزید قریب تر چاہتا تھا۔

"سیٹ بیلڈ باندھیں۔ میں بہت تیز گاڑی چلاوں گی۔ آپکو دو منٹ میں لائبریری پہنچانا ہے"

ہنوز پارس کا دل جلاتی وہ ہدایت دیتی اسے پکاری، پارس نے گردن گما کر نیلی آنکھوں کو مزید کھول کر اچٹتی نگاہ ڈالی۔

"نہیں باندھوں گا"

وہ اکڑا جبکہ روشانے اس وقت بہت جبر سے گزری، اس آدمی کو دیکھنے کے بعد خود کو سنبھالنا بہت مشکل جو تھا۔

"اوکے چوٹ لگ گئی تو؟"

وہ سراسر غیر سنجیدہ تھی۔

"تم سے ہی مرہم لگواوں گا"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ بھی منہ پھٹ بنا فوری جواب دیتے بگھڑا۔

"سوری مسٹر پارس، میں صرف زخم لگاتی ہوں۔ مرہم لگانا مجھے نہیں آتا"

پارس نے بھینچی بھینچی سانس کھینچ کر سر جھٹکا اور اس سے پہلے واقعی ناراض ہو کر گاڑی سے نکلتا، روشانے نے بروقت ڈور لاک کیے۔

"اوپن دا لاک روشانے"

پارس کے سرد حکم پر وہ زرا اسکی طرف گھومی اور پارس کے قریب کھسکتے اسکا سیٹ بیلڈ باندھنے کے بیچ پارس کی ناراض آنکھیں بہت قریب سے دیکھتی مسکرائی، دونوں کے چہروں میں لمحے میں سمیٹا جا سکتا فاصلہ تھا، ہونٹوں میں اکا دکا انچ دوری تھی پر سانسوں کو ایک دوسرے میں گھلنے سے یہ زرا سی دوری کہاں روک سکی تھی، محسوسات تک پہنچتی حرارت نے آنکھوں میں مستی، خمار اور ملکیت کا نشہ لا رکھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ایک بار آپ اس وبال کے ہتھے لگے پھر میری مرضی تک کوئی فرار نہیں ہو گا مسٹر پارس"

وہ بناخوف پارس پر جھکی تھی اور اسکا یہ نڈر لہجہ اور بے باک نزدیکی پارس کے دل کو بھا گئی۔

میکانکی طور پر پارس نے دونوں بازو خود پر جھکی روشانے کے اطراف اس بری طرح کسیں کے اسکے ہونٹوں سے پارس نام کی چیخ نکلتے نکلتے پارس کے ہونٹوں کے قریب گم ہوتی رہ گئی۔

"تم جانتی ہو تمہارے یہ پنگے تمہیں مہنگے بھی پڑ سکتے ہیں؟"

وہ سر سے ہڈی کو گردن پیچھے کو جھٹک کر اتار تا روشانے کے ڈرے چہرے کو دیکھے چیلنجنگ نظروں سے نہارتے مسکرایا، اسکے لب و لہجے کی تپش پر روشانے کی آتی جاتی سانس دہکنے لگی، وہ یہیں تک بہادر تھی بس۔

"پ۔۔پارس۔۔اٹس ہرٹنگ۔۔۔"

وہ اسکے چہرے سے اپنا چہرہ ٹکرانے سے روکتی منت سماجت پر اتر تی کراہی۔

"سوواٹ۔۔۔ تمہیں کیا لگا مجھے بتائے بنا تم اٹلی نکل لو گی اور مجھے خبر نہیں ہو گی۔ تم محافظ ہو لیکن بھولو مت میں کون ہوں"

وہ یکدم ہی غصے سے روشانے کی سہمی آنکھوں میں تیرتی حیرانگی بھر گیا۔

"آپ کو کیسے پتا۔۔۔پ۔۔پارس پلیز چھوڑیں ناں درد ہو رہا ہے"

وہ صدمے اور شدت دونوں پر ہی رونے کے دہانے پہنچی تبھی پارس نے گرفت نرم کی ورنہ روشانے سانس لینا چھوڑ دیتی۔

"مجھے بھی ہو گا۔ جب جب تم مجھے بتائے بنا کچھ کرو گی۔ ایسی غلطی دوبارہ نہ ہو جل پری۔"

وہ پارس کے اندر زرا سی پیراسائیٹ کی جھلک پر ہی آدھی ہو گئی، تبھی فوراً سر ہلانے میں ہی عافیت جانی۔

"اف۔۔۔ نہیں کرتی۔ جان لیں گے کیا اب گھور گھور کر۔۔۔ پلیز پیچھے ہونے دیں۔ سانس گھٹ رہی ہے"

روشانے کی بے ترتیب سانس اور تیز دھڑکن پر پارس نے اسے بہت جبر سے آخر کار آزاد کر دیا تبھی وہ گہرے سانس بھرتی ٹھیک سے واپس بیٹھی۔

"اترو نیچے۔ میں کروں گا ڈرائیونگ۔ سب سے آخر پر جو لائبریری ہے اور دور۔ وہاں جانا ہے"

وہ فوراسے ارادہ بدل گیا جبکہ روشانے نے بنا اعتراض فورالاک کھولا اور اس سے پہلے اس جن کے ڈر سے بھاگنے لگتی، پارس نے بروقت باہر نکل کر جب روشانے کی بازو سے گھسیٹ کر اپنے سامنے لہرایا تو وہ نم آنکھوں سمیٹ دبا دبا مسکراتی پارس کی جان مٹھی میں لے گئی۔

"ہے۔۔ تم رو رہی ہو یا مسکرا رہی ہو؟"

پارس نے اسے گاڑی سے لگاتے اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرے الجھن کے سنگ دریافت کیا۔

"گیس کریں۔میں نہیں بتاوں گی"

روشانے کو ایک اچھی ڈوز کے بعد بھی مستی اور لاڈ سوجھا،پارس کے جبڑے تنے۔

"تم اتنی ٹیڑھی کیوں ہو۔۔لائک الجبرا؟"

پارس حد درجہ تنگ آیا۔

"آپ کونسا پلس کے سوال ہیں"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

جواب تو اس نے زبان پر گڑ کر رکھا تھا۔

"روشانے۔۔۔۔تم لڑنا چاہتی ہو مجھ سے؟"

وہ برا منا گیا۔

"تو کیا میری چاہت پوری کرنے کو لڑنے لگیں گے؟"

وہ بھی ہتھے سے اکھڑی۔

"اف۔۔۔تم چیز کیا ہو؟"

وہ اپنا سر جکڑے پیچھے ہٹا،روشانے کو اسکے چڑنے پر سرور آیا۔

"جائیں میں نہیں لفٹ دے رہی۔کٹی آپ سے"

روشانے نے آنکھیں ماتھے پر رکھیں۔

"کیسے مانو گی؟"

وہ پھر سے اسکی طرف بڑھا تو روشانے کا سانس پھولنے لگا۔

"نہیں بتاوں گی"

وہ ہاتھ سینے پر لپیٹے گردن گما کر منہ بھی پھیر گئی۔

Zubinovelszone.com
SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMRWAMIRZANOVELS.COM

"روشانے!اوکے آئی ایم سوری ہرٹ کرنے کے لیے۔لیکن تمہاری زندگی مجھے خود سے لاکھ درجے پیاری ہے۔میں تھوڑا ایگریسو ہو سکتا ہوں آئیندہ بھی جب معاملہ تمہارا ہو"

وہ معذرت پر اترا تو تب جا کر روشانے کے دل میں ٹھنڈ پڑی، آخر کو وہ دنیا کی پہلی لڑکی تھی جس سے اٹلی کا پیر اسائیٹ معافی مانگ رہا تھا۔

"رومینس میں بھی آپ ایگریسیو ہوئے تھے،میری نیک پرلو وبائیٹ بنایا۔اور ستم مجھے خبر بھی نہیں ہوئی۔یعنی میں فیل ہی نہیں کر سکی"

وہ اس صدمے میں زیادہ تھی کے فیل نہیں کر سکی،پارس نے ہونٹوں پر امڈتی مسکراہٹ کا دقت سے گلا گھونٹا۔

"نیکسٹ ٹائم پر اپرلی فیل کروادوں گا"

وہ پارس کے ساتھ ہی لگ کر کھڑا ہو جانے پر اپنی زبان کے سلپ ہونے کو کوسی کے کونسا شکوہ کرتے کونسا کر بیٹھی۔

"اور کب آئے گا یہ نیکسٹ ٹائم؟"

وہ گردن گما کر پارس کی طرف دیکھنے لگی، زبان مانو اپنے اختیار میں نہ رہی، اندر کوئی سخت کوس رہا تھا کے روشانے کیوں عزت کی لسی کروانے پر تلی ہے۔

"موڈ پر ڈیپینڈ کرتا ہے"

وہ بھی چرانے کو میدان میں اترا، روشانے کے کان سے دھواں نکلا۔

"فائن۔ جا رہی ہوں"

وہ فوراسے روٹھی۔

"ہے۔۔ تم اتنا روٹھو گی تو میں تو مناتے مناتے ہی گھس جاوں گا"

پارس نے اسکو دونوں ہاتھوں سے جکڑتے روکا۔

"نہیں گھسیں گے۔ آفٹر آل یو آر آبگ بوائے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

وہ بھی چبا چبا کر طنز مار گئی۔

"تمہارا یہ روٹھنا مجھ سے پبلکلی کچھ کروا بیٹھے گا۔"

پارس نے اسکے کان کی طرف جھک کر سرگوشی کی تو مزاحمت کرتی روشانے تھم گئی۔

"آپ سے ایسا کوئی خطرہ نہیں ہے مجھے مسٹر پارس"

وہ اسکی گرفت چھڑواتی جا کر واپس ڈرائیونگ سیٹ سنبھال گئی، پارس بھی بھاگ کر واپس بیٹھا ورنہ اس مسکین کو یہیں چھوڑ جاتی۔

گاڑی سٹارٹ کرے روشانے نے فل سپیڈ دی جبکہ پارس نے بمشکل اپنا سیٹ بیلڈ فکس کیا۔

"اوئے آرام سے۔ تمہارا کیا ریس کا موڈ ہے۔ مجھے بتاتی میں اپنی گاڑی لے کر آتا۔ پھر کرتے اناطالیہ کی سڑکوں پر مل کر کرتب"

پارس نے ڈرتے ڈرتے سامنے دیکھنے کے بعد ساتھ بیٹھ کر غصے کو سپیڈ بڑھا کر نکالتی روشانے کو مخاطب کیا جو کچھ سننے کے ہر گز موڈ میں نہ تھی۔

"غصہ دلایا ہے ناں۔اب بھگتیں۔"

وہ دبا سا چلائی، پارس کو اتنی رات اتنی سپیڈ میں سامنے موت ہی دیکھائی دے رہی تھی اور آفرین تھی وہ گاڑی کو ہوائی جہاز بنا رکھا تھا۔

"غصہ اتار بھی تو سکتا ہوں۔مہلت دو۔۔۔۔روشانے کچھ ہو جائے گا۔میری خیر ہے اگر تمہیں خراش بھی آئی میں نہیں جانتا کیا کر بیٹھوں۔۔۔۔سپیڈ کم کرو۔۔۔روشانے"

پارس کو پریشانی گھیرنے لگی، وہ سختی سے بولا پر وہ کانوں میں روئی ٹھوسے بس اپنی ہی دھن میں لگی تھی۔

"نہیں کروں گی"

وہ مزید چڑ گئی۔

"روشانے۔۔۔بد دماغ لڑکی"

پارس نے اسکے ہاتھ سے سٹیرنگ کا کنٹرول ہتھیانے کے ساتھ روشانے کو سنبھلنے کا موقع دیے بنا بروقت بریک لگائی تو گاڑی سڑک سے اتر کر سٹریٹ لائیٹ سے ٹکراتے ٹکراتے بچی۔

کچھ لمحے تو وہ خود حواس کھو گئی۔

"تم۔۔۔۔نکلو باہر"

پارس نے ڈور اوپن کیا اور دوسری طرف سے سکتے میں مبتلا روشانے کو پکڑ کر باہر نکالا تو وہ آنکھیں چرا گئی۔

"کچھ ہو جاتا تمہیں تو۔۔۔۔؟"

وہ اسکے لیے بہت بری طرح ڈرا لگا تب بھی روشانے کا غصہ برقرار تھا۔

"ہنہ۔۔۔میں سنبھال لیتی۔ آپکو بیچ میں کودنے کو کس نے کہا۔ ہٹیں مجھے۔۔۔"

روشانے کی ضد ختم کرتے پارس نے اسے اسی روڈ سٹریٹ لائیٹ کے بوسٹر سے پن کیا۔

"کیا تمہیں ہاں؟ مزاق لگ رہا ہے یہ سب۔۔۔۔۔؟"

وہ الٹا قہر ناکی سے بولا، اسکی نیلی آنکھوں میں چھائی تکلیف اور ناراضگی نے روشانے کو جنجھوڑا۔

"آئی ایم سوری"

روشانے نے مزید بات نہ بڑھاتے گلے لگ جاتے معافی مانگ لی، ایسے تو وہ قتل کر کے بھی بخش دی جاتی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

پارس نے اسکو پکڑ کر سٹریٹ لائیٹ بوسٹر سے الگ کیا اور کتنی دیر یونہی اپنے سینے لگائے کھڑا رہا۔

"ابھی کل ہی بابا کو کھویا ہے۔ یہ میرے اندر انکی کمی ہے جو عجیب طرح نگل رہی ہے۔ میں عام بچوں کی طرح رو کر ماتم نہیں کر سکتی۔ پلیز پارس دوبارہ نہیں کروں گی"

وہ اسکے حصار سے نکل کر اپنی اس حرکت پر خود بھی پشیمان ہوئی۔

"کر لینا۔ پیاری لگی ہو ایسے جنگلی پھول جیسی"

وہ اسکے مسکرانے پر خود بھی ندامت سے نکلی۔

"آپ بنا کر چھوڑیں گے مجھے Wildflower"

وہ لاڈ بھرا خفا ہوئی۔

"کیونکہ میرے ساتھ تم یہی بن کر سجو گی۔"

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ بھی سارا غصہ ایک طرف کر گیا۔

"لائبریری چلیں؟"

روشانے کو اس آدمی کے تیور کچھ بہکے لگے تو فورا بھاگنے کا خیال آیا۔

"تم دو منٹ مزید میرے قریب رہتی تو مجھے رومنیس پڑھنے کی ضرورت نہ پڑتی"

وہ روشانے کے حصار سے نکل کر کار ڈور اوپن کرنے پر رک جانا دیکھے قریب آیا۔

"آج کے لیے کافی تھا یہ رومینس"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ سابقہ سچویشن کی طرف اشارہ کرتی ہنسی۔

"کچھ کافی نہیں لیکن چلو۔۔چلتے ہیں"

وہ فوری بیٹھا تو روشانے نے اپنی جان بخشی پر سکھ کا سانس بھرا۔

"مجھے کتابیں پڑھنا پسند نہیں۔ آپکو ڈراپ کر کے میں چلی جاوں گی"

روشانے نے گاڑی سٹارٹ کی تو پارس نے سیٹ بیلڈ پرے کرتے آگے کو سرک اپنا ہاتھ روشانے کے گرد لپیٹا، وہ ڈرائیونگ کرتے بری طرح گھبرائی۔

"تمہیں بھی سیکھنے کی ضرورت ہے۔ جہاں پیار کرنا ہوتا ہے وہاں تم غصہ کرتی ہو"

پارس کی انگلیوں کی حرکت روشانے کو بری طرح پریشان کر رہی تھی اوپر سے وہ جونک بنا ساتھ جڑا بیٹھا ویسے ہی ٹھنڈ میں حرارت گھول رہا تھا۔

"پ۔۔پارس۔۔میں ڈرائیونگ کر رہی ہوں"

وہ بری طرح خوفزدہ ہوئی۔

"تو کیا کروں؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
ZainiNovelsZone.com

وہ اس وقت یہ پوچھتا ڈھیٹ اور زہر ساتھ لگا۔

"پارس"

روشانے نے بریک لگا کر گردن ترچھی کیے آنکھیں دیکھائیں۔

"ایسے دیکھو گی تو ناراض ہو سکتا ہوں۔ چلو گی ناں لائبریری؟"

وہ اب روشانے کی جان لینے کے در پر تھا، بچاری رونے کے دہانے آگئی۔

"اف میں کیا کروں گی؟"

وہ سخت مسکینت سے منمنائی۔

"مجھے دیکھنا"

نہایت پیار سے آفر کی گئی۔

"ہاں میری قسمت میں آپکو دیکھ کر آہیں بھرنا ہی تو ہے۔ یہ آدمی سچ میں اتنا بونگا ہے کیا؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

روشانے نے صدمے کے سنگ سوچا۔

"اوکے فائن۔۔۔اب وہاں اپنی جگہ بیٹھیں۔مجھے ٹچ بھی نہیں کرنا"

روشانے نے سختی سے ٹوکا تو پارس فورا منہ بسورتا اپنی جگہ سرکا۔

"دیکھا۔مجھ سے زیادہ تمہیں رومینس پڑھنے کی ضرورت ہے۔اس سچویشن میں لڑکیاں پاگل ہو جاتیں ہیں جب کوئی انھیں ایسے ہولڈ کرے۔میری ٹھنڈی قسمت"

وہ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹنے جیسا ہو چکا تھا اور روشانے کا دل چاہا اپنے بال نوچ لے۔

"یا اللہ مجھے یہ نمونہ دیا ہے تو صبر بھی دے"

روشانے نے گہری سانس کھینچ کر اپنے لیے دعا کی اور اس نواب کو لائبریری ڈراپ کیے بچاری خود بھی اندر گھسی۔

پتا نہیں کون کون سی رومینس کی کتاب کھول کر پارس نے خود کے ساتھ ساتھ بیٹھی روشانے کو بھی ٹارچر کیا۔

آدھے گھنٹے تک وہ پارس سے رومیو جولیٹ نما قصے سنتی آخر پک گئی، ڈر تھا کہیں کانوں سے لہو نہ پھوٹ جائے۔

"خدا کے لیے پارس۔ مجھے بخش دیں۔ میرے کان سماعت سے محروم ہو جائیں گے اگر آپ نے مزید کوئی چیزی لوو سٹوری سنائی"

روشانے کے سر گوشی کی صورت ہاتھ باندھ کر عاجز آنے پر پارس نے موٹی سی کتاب کھول لی۔

"ابھی تو بہت سی باقی۔۔۔۔"

اس سے پہلے وہ ایک نئی کتھ سنا کر روشانے کی روح دہلاتا، وہ اٹھ کر اسکے ساتھ بیٹھی اور اپنا ہاتھ پارس کے ہونٹوں پر زور سے جما دیا، جس سیکشن میں

وہ دونوں بیٹھے تھے وہاں اکا دکا ہی لوگ تھے وہ بھی دوسری طرف منہ کر کے بیٹھے تھے۔

"پارس۔۔رحم کریں۔"

وہ روہانسی ہوئی، اتنے پاس بھی آگئی کے پارس نے اسکا ہاتھ اپنے منہ سے ہٹایا اور جذب سے ہتھیلی چوم لی، روشانے کو لگا جتنا اس آدمی نے خون جلایا وہ سارا اک لمس سے واپس بن گیا۔

"تھوڑا ارٹیٹگ ہوں۔ہرٹ ہوا کیا؟"

اس لڑکی کا صبح کہا جملہ اسی رات گئے وہ دہرا کر سراسر تنگ ہی تو کر گیا، پر وہ تمام تر خفگی کے دھیما سا مسکائی۔

"اتنا بول کر تھکے نہیں آپ۔۔۔۔؟"

پارس نے اسکے موڈ کو پھول سا ہلکا، تر و تازہ اور خوبصورت کر دیا۔

ZUBINOVELSZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"تھک گیا ہوں۔"

روشانے اسکی نظروں کے بھٹکے تیور پر سنجیدہ ہوئی، وہ اسکے ہونٹوں پر نگاہ سرکانے کے بعد آنکھوں میں جس اجازت طلب انداز سے جھانکا، اس نے روشانے کی دھڑکنیں لڑکھڑا دیں۔

"یہ لائبریری ہے پارس"

وہ نجات کو پہلو بدلنے لگی۔

"کہاں لکھا ہے کے وہ کرنا منع ہے؟"

پارس کے جسارتی ڈھکے سوال پر وہ ارد گرد دیکھنے لگی جیسے واقعی اس وقت چاہتی ہوں کہیں ایسا لکھا نظر آجائے۔

"کہو تو میں لکھ کر آجاتا ہوں دیوار پر۔۔نو کسنگ نو ہگنگ۔۔"

وہ پارس کے تپے سوال پر واپس اسے تکنے لگی۔

SUBHANOVELSZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ایسا ہوا تو آٹو میٹک میرے منہ سے اظہار نکل آئے گا۔باقی آپکی مرضی"

روشانے کے پاس بچاو کا واحد حل یہی تھا کیونکہ جو پارس چاہتا تھا وہ روشانے سوچ کر ہی اندر سے سوکھے پتے سی کپکپا رہی تھی۔

"اف۔۔۔ایک تو یہ تمہاری قینچی جیسی زبان"

پارس نے سخت برہم ہوتے فاصلہ سمیٹا جبکہ روشانے کی سانس میں سانس آئی۔

"جا سکتی ہو"

وہ واپس بک کھول بیٹھا،روشانے نے فورا اسے شکر کا کلمہ پڑھے خود کو شاباش دی۔

"آپ کا یہ رومینس پڑھنے کا فائدہ نہیں پارس۔کیونکہ میں نے کرنے نہیں دینا آپکو۔"

وہ شرارت سے اسکے عقب سے کان میں جھکی۔

"ڈونٹ وری۔میں ایسے طریقے سے رومینس کروں گا کے تم اظہار تو کیا اپنا نام بھی بھول جاو گی۔کر لو تب تک عیش"

پارس کی گرما گرم حاضر جوابی،روشانے کو آگ ہی تو لگا گئی۔

"یا اللہ۔یہ آدمی ہے یا گن مشین۔۔۔۔اف۔۔۔۔اب میرا دماغ انکے اس طریقے کو سوچنے پر لگ جائے گا۔اف روشانے تمہیں دماغ کو تیزاب سے دھونا چاہیے۔اور ایک دو غراروں کی انکو بھی ضرورت ہے۔۔اف نکل اب میری بچی یہ آدمی بلکل نہ شریف ہے نہ بونگا۔"

روشانے دم دبا کر جیسے بھاگی،کتنی ہی دیر پارس بک بند کر کے چیئر گماتا اسکی سپیڈ پر مسکراتا چلا گیا۔

"تمہیں چھونا اتنا آسان تھوڑی ہے۔جان تو ایسے بھی جانے کا خطرہ ہے۔لیکن میری نہیں۔۔۔تمہاری"

وہ بہکے نشیلے انداز میں خود کلامی کرتا سب کتابیں سمٹنے لگا کیونکہ محبت، عشق تو پارس کے مرید تھے پھر اسے ان کتابوں کو پڑھنے کی ہر گز ضرورت نہ تھی۔

.._____..

وہ لوگ اسلحے کی سمگلنگ تھرو شیپس کرتے تھے جس میں ان نجی چھوٹے علاقوں تک مال پہنچایا جاتا تھا جہاں ڈیفینس پر ابلمز بہت بڑھ گئے تھے اور وہاں کے رینجرز عام لوگوں کی مدد سے انکاری تھے تبھی وہاں بنی ایک نجی ڈیفینس جماعت کے لیڈر کا براہ راست امیر حاتب مغدام سے اسلحے کی لین دین کا کام چلتا جس کے بدلے وہ ایک اچھی رقم کے ساتھ بہت سے پلاٹ خریدتا تھا، ان پلاٹس پر پھر کنسٹرکشن کا کام بھی خود کروانے کے بعد اس گھر یا آفس یا کسی بھی پبلک پلس کو سیل کیا جاتا تھا۔

گلوما کا بھی پورے ترکیہ میں اب ایک الگ نام بن چکا تھا، مین بیئر ڈ آئل کی دن بدن بڑھتی مانگ گلوما کو مقبولیت دیتی جا رہی تھی۔

اس وقت بھی شپمنٹ کا کام مکمل کرے حاتب اپنے گلوما آفس میں بیٹھا کسی گہری سوچ میں غرق تھا، دماغ میں اس وقت صرف عمائمہ گردش کر رہی تھی یا یوں کہنا چاہیے وہ لڑکی اسکی نظروں سے ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی بلکل اسکی طرح جو بی جان کے سو جانے کے باوجود کب سے جاگ کر ونڈو کے پاس کھڑی تھی، دل اس قدر سست پڑا تھا کے جیسے رکا ہوا ہو۔

دونوں کی حالت مختلف نہ تھی، دونوں کا ایک دوسرے کے بنا گزارہ مشکل کر دیا گیا تھا۔

"و۔۔وہ مجھ سے سچ میں شادی کریں گے؟ وہ مجھے سنبھالنا چاہتے ہیں۔ لیکن جب انکو پتا چلے گا میرے ساتھ پچھلے کئی سالوں کیا ہوتا رہا، میری ممی کیسے مر گئیں۔ میرے رئیل بابا کیسے بائیس سال مجھ سے دور رہے۔۔۔وہ مجھے

چھوڑ تو نہیں دیں گے۔ میں انکو سب بتا دوں؟ نہیں وہ چھوڑ کر چلے گئے تو۔۔۔۔ میرا دل بند ہو جائے گا۔"

عمائمہ ہاں اور ناں میں ہچکولے کھاتی سچ بتانے پر پریشان بھی تھی تو حاتب مغدام کے ہمیشہ کے لیے کہیں چلے جانے پر جان الگ جا رہی تھی۔

"میں تمہارا ہر درد دور کروں گا، تمہارے مجرم کو اتنے سال سزا دوں گا جتنے سال تم نے ہر اسمٹ برداشت کی۔ میں ہر طرح تمہیں پروٹیکٹ کروں گا۔ اور وقت آنے پر تمہیں ساری سچائی بھی بتاوں گا، تمہاری دی سزا بھی برداشت کروں گا۔ میرے پاس اپنے گناہ کی تلافی کے لیے بس یہی کچھ ہے۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب نے خود کلامی کرتے سر کرسی سے ٹیکا ہی کے پریشان سنہری آنکھیں، خمار سے بھرنے لگیں۔

"لیکن یہ مت سمجھنا کبھی کے تم بس میری نیکی اور تلافی ہو عمائمہ فارس، تم وہ ہو جسکی خوشبو میرے لیے بنائی گئی ہے۔ تمہاری ذات کی خاموش تاریکی مجھے اپنی آگ کا واحد توڑ لگی۔ ہم ساتھ سجیں گے۔ بس تم ہاں کہہ دو۔"

وہ سرور بڑھتا گیا، اسکی گہرائی ماپی نہ جا سکتی تھی۔

"ہاں کہہ دوں گی۔ مجھ سے ناں کیسے کہا جائے گا۔ وہ چلے گئے تو میں یہ بھی نہیں کہہ سکوں گی کے کیوں لاعلاج ہو گئی ہوں۔ مجھے یہ زندگی انکے لیے ہی ملی ہے۔ میں اسے کسی اور کو کیسے دوں گی۔ میں ہاں کہہ دوں گی، مجھے وہ میرے جو لگے ہیں۔ انکا میرے لیے اچانک پوری دنیا بن جانا میرے لیے بہت خاص ہے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ بھی امادہ تھی، دل و جان سے اور حاتب نے تو اپنے لیے چنی روح پہچانی ہی بہت مہارت سے تھی۔

"وہ بہت معصوم ہے"

حاتب اسے سوچتے گہرا مسکرایا، کوئی لایعنی خیال سوچ اور دل کے دریچوں سے اٹکیلی کر کے گزرا تھا تبھی تو امیر صاحب کے چہرے پر معنی خیز رنگ سجے۔

"وہ بہت ایڈیکٹیو بھی ہے، اپنا عادی کر کے مار ڈالے تب بھی حق پر رہے۔ میرا دل رک ہی نہیں رہا تھا اس کو محسوس کرنے میں۔ میری آنکھیں اسے دیکھتے رہنا چاہتی تھیں۔ میں نے اپنے ہاتھوں کو کس مشکل سے اسے چھونے سے روکا تھا۔ میری بکواس باتیں اسکے سامنے نکلتی چلی جا رہی تھیں۔ جب اس نے کہا اسے ڈر لگتا ہے۔ میرا دل چاہا میں اسے اپنے گلے لگا کر کہوں اپنے سارے ڈر مجھے دے دو۔۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ دھیما سا بے بس مسکرایا، یہ محبت عشق اور دیوانگی نہیں تھی، یہ کوئی الگ ہی جذبہ تھا، یہ شدت اور نرماہٹوں کا اچھوتا ملاپ تھا۔

یہ اختیار و بے بسی کی بہت طویل کہانی تھی۔

"وہ جب ناں کہنے لگی، مجھے لگا میرا دل ریشوں میں بدل کر سینے میں پھٹ جائے گا۔ عجیب ہی کیفیت تھی۔ تبھی تو اسے ناں کہنے نہ دیا۔ اسکے ہونٹوں کی نرم دبی شکائیت، میرے ہاتھ کی پوروں میں تب تک تڑپتی رہے گی جب تک میں اسکے ہونٹوں کو۔۔۔۔۔"

حاتب کی جان لیوا سوچوں میں ابراہیم کی بے تکلف آمد نے جیسے بلڈوزر پھیرا، دل تو امیر حاتب مغدام کا یہی چاہا کچھ اٹھا کر آندھی بن کر اندر وارد شے کا سر پھاڑ دے۔

"تم دو منٹ بعد نہیں آسکتے تھے؟"

حاتب نے سخت برہمی سے ٹوکا۔

"کیوں۔ خیالوں میں کسی کی باہوں میں گرے تھے آپ سر؟ یا معاملہ فائیر برگیڈ بلانے والا ہو چکا تھا"

ابراہیم کی زبان پھسلی گویا اسکی زندگی خطرے میں آچکی تھی۔

"جو تا پڑے گا تمہیں"

حاتب کا عتاب باہر نکلا، ابراہیم نے مسکرا کر معذرت کرتے فوری زرامیز کے قریب آتے مدعے کو پکڑا۔

"مصباح منصور پر سارہ صاحبہ کی طرف سے عمائمہ کی ماں کے قتل کی کمپلین تھی بس سزا نہیں ہوئی، لیکن کیس ابھی تک پراسیس میں ہے۔ اسکے جھوٹے گواہ تگڑے ہیں تو معاملہ ابھی کورٹ میں پھنسا ہے۔ اگر سارہ صاحبہ اپنی ایف آئی آر واپس لیں تو مصباح منصور کی ضمانت ہو سکتی ہے۔ یہ آدمی اناطالیہ کے بہت بڑے کوسینو فیئر ویل کلب کا مالک ہے۔ اپنی وائن فیکٹری بھی ہے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

یہ سب سن کر حاتب اپنی جگہ سے اٹھا، ابراہیم کو اس نے اپنے راز میں شریک کر لیا تھا تبھی ساری انفارمیشن بھی دی۔

"سارہ صاحبہ ایف آئی آر واپس لیتی ہیں تو کتنے دن لگیں گے ضمانت پر اسکی رہائی کو؟"

حاتب نے استفسار پر ابراہیم نے کچھ سوچنے کے بعد سر ہلایا۔

"مے بی اگلے دن ہی ہو جائے کیونکہ یہ ایک تنازعہ کیس ہے سر۔ آپ سارہ صاحبہ کو کیسے منائیں گے؟"

ابراہیم کو تشویش ہوئی۔

"انکو منانا میرے لیے مشکل نہیں۔ میں اس کام میں دیر نہیں کر سکتا تبھی کل ہی جاوں گا۔ دونوں کو انکے گھر ڈراپ کروں گا ساتھ اس کے لیے مناوں گا بھی"

حاتب نے فوری لائحہ عمل ترتیب دیا پر ابراہیم نے فورا سے حاتب کی بازو جب پکڑی تو وہ ابراہیم کی گہری نظروں کے روبرو ٹھٹکا۔

ZohaibWebsZone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"باقی تو آپ نے مجھے کافی کچھ بتا دیا، یہ بھی بتا دیں کے دال میں صرف کالا ہے یا پوری دال کالی ہو چکی ہے۔ مصباح منصور نے عمائمہ کی ماں کو مارا۔ آپ کیوں پرائی آگ میں کود کر اس قاتل کو رہا کرنے پر تلے ہیں۔ مجھے تھوڑا سا یہ سب کلئیر کریں ورنہ آپکو پتا ہے صدمے میرے دل کے لیے اچھے نہیں"

ابراہیم کی الجھن بے جا نہ تھی تبھی حاتب نے چڑنے کے بجائے رک کر اسے سب بتانے کا فیصلہ کیا جسکو سننے کے بعد ابراہیم کے ہونٹوں پر خوبصورت مسکراہٹ سجی۔

"میں اس سفر میں آپکے ساتھ ہوں سر"

ابراہیم نے دل و جان سے اپنا ساتھ پیش کر کے حاتب کو مزید مضبوط کر دیا۔

"ہاں۔۔بس تمہارا دل سہانہ کو دیکھ کر جو بد دماغ ہو جاتا اسکا کچھ کر لو ابراہیم آفندی۔۔۔۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubina Kisane.com

حاتب نے واپس کرسی پر جا بیٹھتے طنز مار کر یہ بتایا کے وہ سدھر نہیں سکتا۔

"اب تو یہ طنز نہ ماریں بھئی"

ابراہیم نے احتجاج کیا اور یہ کرتے وہ حاتب کی مسکراہٹ نمودار کرنے کا موجب بھی بنا۔

"کیوں اب کیا ہو گیا ایسا"

وہ ازلی لٹھ مار اور بیگانے انداز میں اکڑا جس پر ابراہیم فوراسے میز پر دونوں ہاتھ ٹیکے حاتب کی جانب شرارت پر آمادہ گدگداتی آنکھوں سے نہارتا جھکا۔

"اب آپکا بھی عمائمہ کو دیکھ کر ہر فنکشن بد دماغ ہونے والا ہے"

ابراہیم کے چھیڑنے پر حاتب نے فوراسے ڈراسے جب گن نکالی تو ابراہیم ہنستا ہوا اٹھ کر ہاتھ اوپر کر گیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubiinovelszone.com

"باز آنا ہے تم نے یا ٹھوکوں؟"

حاتب سراسر اینگری برڈ لگا۔

"ہم نہ باز آئیں گے محبت سے۔۔۔۔

جان جائے گی اور کیا ہو گا"

ابراہیم کی بے سری گنگنانے کی کوشش پر حاتب اس سے پہلے اٹھ کر اسکا سر کھولتا، وہ دم دبا کر آفس سے بھاگنے کے انداز میں نکل گیا جبکہ خود حاتب اس عجوبے کی چھیڑ خانی پر کچھ خاص مسکرایا۔

جناب نے گن میز کی دبیز سطح پر پھینکی اور واپس رولنگ چیئر سنبھالی۔

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"چلو کائنات کی تھوڑی سی ترتیب سیدھی کرتے ہیں

چاند کو کہاں ہونا چاہیے؟

تمہاری کھڑکی کے بالکل سامنے

ستاروں کو کہاں ہونا چاہیے ؟

تمہاری آنکھوں میں

سب سے خوبصورت پھول کو کہاں ہونا چاہیے ؟

تمہارے بالوں میں

میرے نام کو کہاں ہونا چاہئے ؟

تمہارے ہونٹوں پر

اور تمہیں اس وقت کہاں ہونا چاہئے ؟

میری بانہوں میں "

وہ بے خودی کے سنگ ہنسا، سب ممکن ہو چکا تھا، سوائے باہوں کے معاملے کے سوا اور یہ سوچنا، کر لینے سے زیادہ تسکین آور تھا۔

.._____..

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ واپس مغدام پیلس لوٹی تو سر درد سے بری طرح پھٹ رہا تھا، وہ آج ہر صورت بابا کی امانت اور انکا تحفہ دیکھنا چاہتی تھی پر سر کے شدید درد نے آج بھی اسے بابا کے تحفے سے محروم کر دیا۔

اس نے وہ انویلپ اپنے بیگ سے نکالا بھی لیکن کھولنے کی ہمت نہ ہوئی۔

"میں آپکے تحفے کو سکون سے کھولنا چاہتی ہوں بابا۔ اف میرا سر"

روشانے نے وہ انویلپ واپس اپنے بیگ میں جا کر رکھا اور اپنے درد کرتے سر کو دبانے لگی، قسمت میں ابھی اس مرحلے کو طے کرنے میں دیری تھی۔

"میں آجاوں روشانے؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

سہانہ کے روم ڈور کے پاس رک کر اجازت مانگنے پر وہ ابھی لڑنے کی ہمت بھی نہ رکھتی تھی تبھی بس سر ہلا گئی، وہ ہاتھ میں پانی کا گلاس اور ٹیبلٹ لیے قریب آئی۔

"میڈ نے بتایا تم پین کلر ڈھونڈنے کچن آئی تھی، وہ میرے روم میں ہوتی ہیں۔ یہ لو۔ تمہیں آرام ملے گا"

سہانہ نے ٹیبلٹ نکال کر روشانے کو تھمائی تو اس نے بس کرب ناک چپ اوڑھے اسکے ہاتھ سے ٹیبلٹ لے لی اور پانی بھی لے کر پیا۔

"تھینکیو"

روشانے نے نظریں چراتے بات ختم کر دی پر سہانہ اس سے بات کرنے کی تمنائی تھی۔

"ر۔۔روشانے۔۔۔"

اس سے پہلے سہانہ کچھ کہتی، روشانے پلٹ کر اسے دیکھا ہی ایسے کے سہانہ میں کچھ کہنے کی ہمت نہ رہی۔

"میں جھوٹ نہیں کہوں گی لیکن فی الحال مجھے آپ سے سخت نفرت ہے، نہیں جانتی کب تک رہے گی۔ اس لیے مجھ سے بات کرنے کی کوشش میں مزید مجھے اور خود کو تکلیف نہ دیں۔"

روشانے بلکل نہ چینخی، نہ چلائی، بس ابھی رحم کی طلب گار تھی کیونکہ اسکا دل ابھی اندر باہر سے لہو اگل رہا تھا۔

"تمہاری نفرت بجا ہے لیکن میں نے کبھی فارس کو تکلیف دینے کی نیت نہیں کی، وہ میرے لیے کیا ہیں تم یا دنیا کا کوئی انسان نہیں سمجھ سکتا۔ جب ہماری کل دنیا ہمارے ہاتھ لگتے ہی چھوٹنے لگے تو ہم بہت بار بھٹک جاتے ہیں۔ میں بھی اس وقت مجبور ہو گئی۔ میں انکو اتنی سی خراش آتی نہیں سہہ پاتی تھی

روشانے۔مجھے پتا ہے میرا گناہ بہت بڑا ہے لیکن میری ان سے محبت اس سے بھی بڑی ہے"

سہانہ کی آنکھیں جس طرح جل رہی تھیں،وہ جھوٹ بول ہی نہیں سکتی تھی لیکن سہانہ کو دیکھ کر روشانے کا ہر غم ہرا ہو گیا۔

"کیا فائدہ ایسی محبت کا جو اماں نہ بن سکے۔دیکھیں میرا دل بہت چھوٹا ہے سہانہ۔ابھی تو میں آپکو معاف نہیں کر سکتی۔ناٹ پاسیبل۔۔۔"

وہ دل نہیں رکھتی تھی اور یہی عادت تو فارس میں بھی تھی،سہانہ کا دل مانو سینے میں کپکپا سا گیا۔

"ہمم۔۔میں تمہیں مجبور نہیں کروں گی۔بس اتنا بتا دو وہ زندہ ہیں ناں؟"

سہانہ کی آنکھوں میں جلتی ہوئی وہ ادھ جلی امید اس وقت اگر روشانے توڑ دیتی تو صاف لگ رہا تھا سہانہ کا دل بند ہو جاتا اور تمام تر نفرت کے روشانے اسے مارنا نہیں چاہتی تھی۔

جیسی بھی تھی، اسکے پارس کی بہن تھی اور روشانے کی زندگی اب شاید تاعمر انہی من پسند بے بسی کی دیواوں میں دب کر گزرنی تھی۔

"سہانہ میرا سر شدید درد کر رہا ہے۔ پلیز"

روشانے نے منہ موڑ لیا اور سہانہ پھر سے گیلی لکڑی کی طرح دھواں چھوڑے چپ چاپ مجرمانہ سی چال چلے کمرے سے جب نکلی تو آگے کھڑے ابراہیم کو دیکھتے ہی اس نے فورا اپنے آنسو پونچھے۔

"الو کے رشتہ دار"

وہ جان بوجھ کر اسے چھیڑ کر پاس سے گئی کے جیسے ابراہیم آفندی کی آنکھوں میں دھول جھونک لے گی لیکن وہ سب سن چکا تھا۔

"اسکی تکلیفیں اسکے دل کو کچھ نہیں کہیں گی میرا بند کر دیں گی، اسکے پچھتاوے اسکی جان پر نہیں بنیں گے، میرا حلق گھوٹ دیں گے۔ یہ رو کر اپنا غبار نکال کر نئے سرے سے معافیاں مانگنے کی تیاری پر لگ جاتی ہے اور

میں۔۔۔۔اسکی پسپائی برداشت کرتے کرتے آدھے سے زیادہ مر جاتا ہوں۔اوہ میرے اللہ! یہ کیسی محبت ڈال دی میرے دل میں۔جو نہ مرنے دیتی ہے نہ جینے"

وہ اندر لگی آگ پر بس ایک ہی در سے شکوہ کر سکتا تھا، کیونکہ اسکے پاس ابھی مرہم کی جگہ بھی نمک ہی میسر تھا۔

..________________________..

پاکستان میں آہل مغدام کی آمد کسی کا دل چرانے ہوئی تھی، وہ فجر سے پہلے پہنچ آیا تو خود بالاج سکندر نے اسے اپنی نیند قربان کرے ائیر پورٹ سے پک کیا اور اپنے ساتھ لائے، وہ جیسے کراچی کو سوچ کر آیا تھا، ویسا ہی تھا بس بالاج سکندر کے گھر داخل ہوتے ہی اسکے موڈ کو پھول لگے۔

وہ سچ میں خوبصورت گھر تھا، پھر یہ احساس کے وہاں روشانے فارس رہی ہیں، اور اپنائیت دے گیا۔

چونکہ جب آہل آیا تب عائشہ اور شیز ادونوں ہی سو رہی تھیں تو آہل نے بھی بالاج انکل کو انھیں اٹھانے سے منع کیا کیونکہ وہ خود اتنے گھنٹوں کی فلائیٹ لیے تھک گیا تھا۔

"کچھ بھی چاہیے ہو میرا بچہ۔ حکم۔ اسے اپنا ہی گھر سمجھنا۔ میں نے تمہارے لیے نیا ٹاول، سوپ، اور کچھ ضروری سامان اٹیچ واش روم میں پہلے ہی شیز اکو کہہ کر سیٹ کروادیا تھا۔ اب تم کچھ دیر آرام کرو۔ ان شاء اللہ ناشتے پر ملتے ہیں۔"

چونکہ آہل، روشانے کا مہمان تھا تبھی جوان بیٹی کے ہوتے بالاج سکندر نے خوشی خوشی اسے اپنے گھر میں جگہ دی اور یہ آہل کے لیے بہت عزت کی بات تھی۔

"تھینکیو سو مچ بالاج انکل۔ میں اگر لیٹ ہو گیا اٹھنے میں تو میرے لیے ناشتے پر ویٹ مت کیجئے گا۔ میں نے آتے ہوئے ہلکا پھلکا بریک فاسٹ کر لیا تھا"

آہل کے بتانے پر وہ کھل کر مسکرائے اور اسکا گال تھپک کر سر ہلاتے روم سے نکلے اور آہل نے گہری سانس خوبصورت سے کمرے کی معتدل فضا میں بھری، اسے کمرہ بہت پسند آیا اور ہر چیز بہت پیاری اور نیٹ تھی، ابھی تو تھکن حاوی تھی تبھی آہل نے جا کر شاور لیا اور بیڈ پر گرتے ہی چند منٹس بعد نیند میں دھت ہو گیا۔

وہیں روشا نے صبح اٹھی تو سر درد کافی بہتر تھا، نماز پڑھتے ہی اسے پھر سے ویزا آفس کچھ ڈاکومنٹس کی فوٹو کاپیز کے لیے نکلنا پڑا جبکہ حاتب بھی صبح صبح سج دھج کر نکلا۔

دونوں کا پورچ میں آمنا سامنا ہوا اور ایک دوسرے کو کھا جاتی نظروں سے گھورتے وہ اپنی اپنی گاڑی لے کر یکے بعد دیگرے مغدام پیلس سے نکلے اور ساتھ کی دونوں مخالف سمت ہو لیے۔

وہ ہوسپٹل پہنچا تو ڈاکٹر حمدان، عمائمہ کے ہی روم میں تھے، رات کا صدمہ ابھی ٹلا نہیں کے حاتب کی صبح صبح آمد ایک بار پھر خوشگوار حیرت و پریشانی کا سبب بنی۔

"مجھے کچھ اہم بات کرنی ہے آپ سے سارہ"

عمائمہ اندر نرس کے ہمراہ چینجنگ روم میں تھی تبھی روم سے نکلتے حاتب کے پکارنے پر سارہ رک کر پلٹیں۔

"ہاں کہو بیٹا"

وہ تھوڑی فکر مند نظر آئیں۔

"یہاں نہیں۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں آپ دو کو ڈراپ کر دیتا ہوں۔ وہیں بات کر لیں گے۔"

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب کی تمہید اور احتیاط سے لگ یہی رہا تھا کے معاملہ گھمبیر ہے، سارہ مضطرب ہوئیں۔

"ٹھیک ہے لیکن میں بھی تمہیں عمائمہ کے متعلق کچھ اہم بتانا چاہتی ہوں۔ تم اس کو اپنانا چاہتے ہو تو تمہیں حق ہے اس کے بارے ہر چیز جاننے کا، اسکی سابقہ زندگی کے بارے۔ اسکے ماں باپ کے بارے میں۔ میں تم سے کچھ چھپانا نہیں چاہتی"

شاید رات بھر کی سوچ بچار کے بعد ہی سارہ نے حاتب کے پرپوزل کو سنجیدہ لینے کے بعد اسے یہ سب بتانے کا فیصلہ لیا تھا۔

"تو بس گھر چلتے ہیں پھر"

حاتب نے نرمی سے پوری بات سمیٹی۔

"ٹھیک ہے میرے بچے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

وہ آمادہ ہوئیں اور مزید آدھے گھنٹے تک وہ لوگ ہوسپٹل سے نکلے، عمائمہ آگے حاتب کے ساتھ بیٹھی تھی جبکہ سارہ پیچھے، حاتب نے بہت مناسب رفتار پر گاڑی ڈرائیو کی، ان دو کے گھر کا ایڈریس حاتب نے سارہ سے لے لیا، وہ کافی بڑا بنگلا تھا، دیکھنے سے آنکھیں اسکی خوبصورتی کو سراہتیں اور لمحہ بھر رک کر دیکھنا پڑتا۔

عمائمہ کے دل سے تو ساتھ بیٹھے حاتب نے بنا کچھ کیے ہی ٹھیک سے دھڑکنے کا اختیار چھین لیا تھا۔

گاڑی چوکیدار کے گیٹ کھولتے ہی وسیع پورچ میں انٹر ہوئی، حاتب نے گاڑی روکتے گردن گما کر گھبرائی ہوئی عمائمہ کو دیکھا۔

"آپ ہمارے گھر کے مہمان بنیں ناں"

عمائمہ کو لگا شاید وہ یہیں سے دونوں کو ڈراپ کر کے چلا جائے گا اور وہ حاتب مغدام کو دیکھنے سے ابھی سیر ہی نہ ہوئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

سارہ گاڑی سے نکل کر دونوں کی منتظر تھیں اور عمائمہ کا بیگ وغیرہ باہر آتی ملازمہ کو تھمایا۔

"میں بہت چپکو مہمان ہوں۔چلے گا؟"

وہ سراسر عمائمہ کو تنگ کرنے کی کوشش تھی اور یہ حاتب نہ بھی کہتا تو جان چکی تھی اب وہ کبھی دور نہیں ہو گا۔

"جی۔"

وہ نظریں حیا سے زیرک ہوئیں اور حاتب مغدام کا سارا جہاں اس لڑکی کے روبرو جھک گیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"آجاو عمائمہ۔۔۔"

سارہ کی پکار پر دونوں کی آنکھوں کا وصل ٹوٹا، وہ بی جان کا سہارہ لیے باہر نکلی تو حاتب بھی دوسری طرف سے ڈور اوپن کرتا باہر نکلا اور اک نظر گھر کی عمارت پر ڈالی۔

"میں مدد کروں؟"

سارہ سے عمائمہ کو سہارہ دے کر لے جانا تھوڑا مشکل تھا کیونکہ مسلسل کئی دن ہوسپٹل رہ کر وہ بھی سخت تھک چکی تھیں، حاتب کے روبرو آ کر ہاتھ بڑھانے پر وہ پہلے سے ان آنکھوں پر مر مٹی لڑکی، قربان، نچھاور، واری، نثار اور فنا سب ہو گئی۔

"میں چل لوں گی"

عمائمہ نے گالوں پر حاتب کی قربت کے سبب پھوٹتے گلالوں کو سنبھالنے کا تکلف کیے بنا اسکا ہاتھ اس ڈر سے رد کیا کے پھر جب وہ چھوٹ گیا تو شاید یہ قہر ثابت ہو۔

سارہ تو حاتب کی نظروں، اسکے لب و لہجے سے چھلکتے التفات پر اب کے پریشان سی لگیں۔

"سارہ آپ چلیں میں اسے لے کر آتا ہوں"

حاتب نے عمائمہ کی بے آرامی تکتے سارہ کو بھیجا جس سبب عمائمہ اور وہ اکیلے رہ گئے، جیسے ہی حاتب نے اسے اٹھانا چاہا، وہ دو قدم پیچھے سرکی۔

"آپ مجھے اٹھائیں نہیں۔ آپ بھی میری طرح ہی بیمار ہیں ناں۔۔۔"

وہ آنکھوں میں ڈھیر سے آنسو بھرے روکنے کو بولی پر حاتب نے اسے پھر بھی یوں بازوؤں میں اٹھایا جیسے وہ اک پھول جتنا ہی وزن رکھتی ہو اور حاتب کے آگے وہ ایک معمولی سا وجود تھی۔

"میں اس کنڈیشن میں بھی ہیوی ویٹ لفٹنگ کر سکتا ہوں۔ تم تو بمشکل بیس تیس کلو کی ہو۔"

حاتب نے اسکی گھبراہٹ کم کرنے کو جان بوجھ کر چراتے قدم گھر کے اندر بڑھائے لیکن اف دونوں کے تیز دھڑکتے دل۔

"فورٹی نائن"

جلدی سے درستگی کی، حاتب نے محسوس کیا وہ اسکی گردن کے گرد ہتھیلی لپیٹنے سے ڈر رہی تھی پر گرنے کا بھی خوف اسکے چہرے پر چپکا تھا۔

"اوپس۔۔۔بہت معرکہ مارا ہے۔اتنا ویٹ تو بچوں کا ہوتا ہے"

وہ سارہ کے اشارے پر عمائمہ کے روم کی طرف بڑھا۔

"تو میں بچی ہوں ناں"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

عمائمہ نے پھر سے روہانسے ہوتے بتایا، تبھی حاتب نے اسے زرا سا جھک کر میٹرس کے کنارے بٹھائے اپنے سارے درد پی لیے۔

"اگلی بار اٹھاوں تو دس کلو وزن زیادہ ہونا چاہیے۔اور ممکن ہے یہ اگلی بار، بہت زیادہ جلدی آجائے۔خیال رکھو اپنا۔مجھے تمہاری بی جان سے کچھ بات کرنی ہے"

عمائمہ کی آنکھوں میں تیرتی بے چینی سے دامن چھڑواتا وہ اس کی کشش سے بھاگ نکلا، باہر آیا تو سارہ کچن میں کک کو کھانے کی ہدایت دے رہی تھیں تبھی حاتب کچن ڈور کے پاس جا رکا۔

"سارہ۔بات کر سکتا ہوں؟"

سارہ فوراسے پلٹیں۔

"ہاں ہاں آجاو۔۔۔باہر بیٹھ کر بات کرتے ہیں"

وہ دونوں باہر سٹنگ لاونج میں آکر بیٹھے، سارہ تھوڑی مضطرب تھیں۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelsone.com

"میں چاہتا ہوں آپ مصباح منصور کے خلاف کی گئی ایف آئی آر اور مڈر کا الزام واپس لیں۔ جواب دینے سے پہلے اتنا سن لیں سارہ کے یہ جیل جس سے وہ کبھی بھی چھوٹ سکتا ہے۔ اسکے گناہوں کی مناسب سزا نہیں۔ اور یہ بھی کے عمائمہ اور اسکی مدر کے ساتھ کیا ہوا، میں ہر چیز جانتا ہوں۔ میں مصباح منصور کو اسکے گناہوں کی پوری سزا ہوتے دیکھنا چاہتا ہوں۔ ایک ایک اذیت اور گناہ کا انجام ہونا چاہیے۔ مجھے آپکی طرف سے یہ فیور چاہیے"

یہ سب سن کر سارہ کی آنکھوں میں اذیت کے سبب دھند سی چھانے لگی۔

"تم خود سزا دو گے اسے؟"

سارہ کے غم زدہ سوال پر حاتب نے سر ہلایا پر سارہ کو اطمینان نہ ملا۔

"میں ایک شرط پر ایف آئی آر واپس لوں گی"

حاتب نے خود کو اس مرحلے کے لیے بھرپور تیار کیا تھا اور وہ بلینک چیک دینے تک کا سوچ چکا تھا۔

"کہیے۔مجھے آپکی ہر شرط منظور ہے سارہ"

حاتب کی آنکھوں، اسکے لب و لہجے سے چھلکتے یقین کے باوجود سارہ مجبور تھیں کیونکہ جیسا بھی تھا وہ اجنبی ہی تو تھا۔

"ابھی عمائمہ سے نکاح کرو۔مجھے ایشورٹی چاہیے۔دل میں خدشہ ہے کہ اگر تم مصباح کے ساتھی نکلے؟ دیکھو حاتب بچے میرے پاس میری کل پونجی عمائمہ ہے اور وہ کمنیہ مصباح میری عمائمہ اور بی بی سرکار دونوں کا مجرم ہے۔مجھے پتا ہے تمہارا بہت بڑا خاندان ہے۔رسم ورواج ہیں لیکن اگر ابھی نکاح ہو جاتا ہے تو مجھے تسلی کے ساتھ تم پر یقین بھی آجائے گا"

سارہ کی ڈیمانڈ سنے وہ تھوڑا چونکا پر یہ جلد آمادگی میں بدلا، وہ تو عمائمہ کو خود بھی روشانے کے علم میں آنے سے پہلے اپنانا چاہتا تھا کیونکہ روشانے اس نکاح میں واحد ہو سکتی تھی روڑے اٹکانے والی، اور قدرت بھی شاید حاتب اور عمائمہ کا ملن ہر صورت چاہتی تھی۔

"صرف ممی اور میرا اہم ساتھی اور دوست ابراہیم آئیں اگر تو اوکے ہے؟"

حاتب کے استفسار پر سارہ نے فوراً سر ہلایا۔

"جی"

سارہ کے آمادہ ہوتے ہی حاتب نے میز پر رکھا اپنا فون اٹھایا اور ابراہیم کو کال کی جو اس وقت اسی کے کام سے کورٹ گیا تھا۔

"جلدی سے پہنچو ممی کو لے کر میری لوکیشن پر۔ سوال جواب کرنے کا ٹائم نہیں اور ممی کو بھی بتانے کی ضرورت نہیں۔ نکاح ہو جائے بس، پھر جتنے دنگے مچنے ہیں مچ جائیں"

حاتب کے حکم کی ابراہیم صاحب تعمیل کو اگلے ایک گھنٹے میں پریسہ کو گھیر کر پہنچ آئے، خود پریسہ کو دس منٹ پہلے ابراہیم نے بتایا جس پر انہوں نے واپس گاڑی ریورس کروائی اور عمائمہ کے لیے کچھ شگن کی چیزیں لیں۔

لیکن پھر بھی وہ یوں نکاح پر سخت غصہ تھیں، اوپر سے ہاشم تک کو ابراہیم نے بتانے نہ دیا۔

عمائمہ تو بس خاموشی سے ممی کی شادی والی چیز ی سر پر کیے تین بار اقرار کر گئی اور حاتب مغدام کے لیے یہ اقرار، زندگی کے سکھی ترین لمحوں میں تھا۔

"تم نے یہ بالکل غلط کیا ہے حاتب"

پریسہ سخت دکھی تھیں لیکن اس وقت حاتب انکو کچھ سمجھا نہیں سکتا تھا۔

"پری۔ میری خوشی پر اس گھر میں خوش ہونے والے آپ اور ابراہیم ہی تھے۔ میرے لیے جو اہم اور ضروری تھا کیا۔ شادی سب کے سامنے ہی ہو گی۔ ایسا سمجھیں یہ سارہ صاحبہ کی ایک شرط تھی جو ابھی آپکو نہیں بتا سکتا۔ آپ ابراہیم کے ساتھ جائیں اور ابھی اس نکاح کے بارے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں"

پریسہ سمجھ نہ پائیں کے خوش ہوں یا دکھی۔

"پر مجھے میری بہو کو دیکھنے اور ملنے تو دو۔"

پریسہ کے اصرار پر وہ ممی کی طرف رخ موڑے انکو بازوؤں سے تھام گیا۔

"پری۔ ملنے کے لیے عمر پڑی ہے۔ وہ ابھی بیمار ہے، رو بھی رہی ہے۔ اپنی بی جان کے پاس ہے۔ سمجھیں ناں کے یہ وقت مناسب نہیں"

پریسہ کی آنکھیں دفعتا مسکائیں۔

"تم کب سے اتنے احساس والے ہو گئے حاتب؟"

وہ ممی کی بات پر ٹھٹکا۔

"سب بتادوں گا۔ ابھی آپ جائیں۔ مجھے کچھ اہم معاملات طے کرنے ہیں سارہ سے۔ اور خبر دار جو آپ نے شکل پر بارہ بنا کر بابا کو مشکوک کیا۔ انکو الگ لیول کا جلانا ہے یہ خبر دے کر۔"

پریسہ نے اسکی گال پر ہلکے سے تھپڑ مارا تو ابراہیم کے بھی دانت نکلے۔

SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"شرم کرو۔ بابا ہیں وہ تمہارے۔ اگلی بار تھپڑ زور کا پڑے گا۔"

پریسہ سب برداشت کر سکتی تھیں، ہاشم کو تکلیف دیتی اپنی اولاد نہیں۔

"پہلے میرے ہونٹ، اب گال۔۔۔ خوب پٹیاں پڑھا کر لاوں گا میں عمائمہ کو پیلس کے ناگن بہو بن کر آپ سبکو ڈسے"

وہ بھی جیسے اکڑ کر بولا جبکہ اس معصوم سی بچی کو دونوں دیکھ چکے تھے تبھی حاتب بچارے کا رعب ہی وفات پا گیا۔

"وہ تم جیسے ڈریگن کو سہہ لے یہی کافی اس بچاری کے لیے۔۔ جا رہی ہوں لیکن ڈنر پر آ کر تم یہ سب کے سامنے اوپن کرو گے اور یوں الگ چھپ کر نکاح کرنے پر سوری بھی کرو گے۔ ورنہ یہ رہا کاوچ اور یہ میں۔۔۔ ہلوں گی بھی نہیں"

پریسہ کی جذباتی بلیک میلنگ پر حاتب نے ہتھیار ڈالے۔

"اوکے اوپن کر دوں گا لیکن معافی نہیں مانگنے والا۔اب جائیں ناں یار"

وہ سخت اکتایا بولا تو پریسہ قریب آتیں اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرے جان بوجھ کر گال چومتی مسکرائیں۔

"کتنی جلدی ہم کباب کی ہڈیوں کو سائیڈ کر کے اپنی حسینہ سے ملنے کی۔ابراہیم۔۔ تمہیں نہیں لگتا کے ہمارے حاتب نے میرے کہنے سے پہلے ہی دل بھی ڈونیٹ کر دیا عمائمہ کو"

پریسہ بھی جتا جتا شرم دلا کر حاتب کے ضبط کا امتحان لے رہی تھیں اور ستم کے ابراہیم بھی رقیبوں کی فہرست میں جم کر کھڑا تھا۔

"جی آنٹی۔۔دل کیا۔یہ تو اپنا سب کچھ اس پر لٹا چکے"

ابراہیم نے جلتی آگ پر مزید پٹرولی چھڑکاو کیا لیکن حاتب ان جونکوں کو اب دھکے دینے سے تو رہا پر وہ دو بھی مزید چرانا ترک کرتے ہنس دیے۔

"اس سے پہلے میرا بے بی پھٹے۔ چلو ابراہیم لے چلو۔ اب یہ میرا تھوڑی رہا ہے۔ اب تو یہ اپنی کڈنی فیلو کا ہو گیا۔"

پریسہ نے جاتے جاتے بھی ستھری کی جبکہ حاتب کی مسکراہٹ ضرور وہ دو چپکو جاتے جاتے ہونٹوں پر بکھیر گئے۔

آہٹ پر حاتب پلٹا تو سارہ صاحبہ فائل لیے کھڑی تھیں جہاں مصباح منصور پر درج ایف آئی آر اور قتل کا الزام واپس لینے کی فائل پر انہوں نے سائن کر دیا تھا۔

"مجھے تم پر یقین ہے تم میری بی بی سرکار اور عمائمہ سے ہوئی زیادتی کا خود بدلا لو گے۔ وہ تمہارا پوچھ رہی ہے۔ جاتے ہوئے مل جاو اس سے۔ میں کچھ کھانے کو لاتی ہوں"

سارہ نے پیار سے حاتب کی گال سہلائی اور فائیل وہیں میز پر رکھے وہ کمرے کی طرف بڑھا جہاں وہ ممی کی چنری، سر سے اتار کر ہاتھوں میں پکڑ کر کاوچ پر گم صم سی بیٹھی تھی۔

"میں اتنی بھی جلدی یہ سب نہیں چاہتا تھا پر تمہاری سارہ کو لگا میں فلرٹی ہوں کہیں مکر ہی نہ جاوں۔ دیکھو کتنی جلدی تھما دی انہوں نے اپنی کائنات مجھے"

وہ عمائمہ کے ساتھ ہی اپنے زخم کے سبب زرا احتیاط سے بیٹھا جو چنری مزید مٹھی میں سختی سے بھینچ گئی، سارہ اور حاتب کے بیچ جو بات ہوئی وہ صرف ان کا راز تھی یا ابراہیم واقف تھا۔

"میں جلد تمہیں لے جاوں گا اپنے گھر"

عمائمہ کی چپ پر حاتب نے اسے یہ اچھی نیوز دی کیونکہ اسے لگا شاید وہ سادگی سے نکاح پر افسردہ ہے۔

"اجنبی رہ کر اتنی باتیں کیں۔میری ہو کر بول ہی نہیں رہی۔میری طرف دیکھو؟"

اسکی چپ اور دبے دبے آنکھوں میں گھلتے آنسو حاتب سے برداشت نہ ہوئے تو اسکا چہرہ پکڑ کر اپنی جانب کیا،اسکی براون آنکھوں میں اٹکی شبنم،حاتب کو دیکھتے ہی رخساروں پر آنسوؤں کی لکیریں بناتی پھیل گئی۔

"م۔۔میرے جو سٹیپ فادر ہیں۔۔۔"

وہ بس اتنا ہی کہہ سکی کے اسکی ہچکی بندھی۔

"میں سب جانتا ہوں۔تو وہ سب مجھے بتا کر خود کو تکلیف دینے کی بھی کوئی کوشش مت کرنا۔یہ ٹاپک آج اسی وقت ہمارے بیچ کلوز۔اسکے علاوہ کوئی وجہ ہے ان آنسوؤں کی؟"

وہ متحیر و ساکن سی حاتب کو تک رہی تھی،وہ سب جانتا ہو گا یہ اسکے صدمے سے کم نہ تھا۔

"و۔۔وہ ممی کو مارنے کی دھمکی دیتے رہے کئی سال۔۔۔م۔۔میرے پاس میرے بابا بھی ن۔۔ نہیں تھے۔ ممی نے بچپن سے مجھے یہی کہا وہ مر گئے،نہ بابا کو پتا تھا بائیس سال سے کے انکی بیٹی ہے۔تو ایسے میں کوئی میری ممی کی جان کے عوض مجھ سے کچھ بھی کروا سکتا تھا۔بابا جب ملے مجھے دو ماہ پہلے تو میں ان سے کچھ نہیں چھپا سکی۔ ممی ان سے بہت نفرت کرتی تھیں ناں تبھی تو جیتے جی میرے بابا کو میرے لیے مار دیا۔ ممی نے بابا کی بہت انسلٹ کی لیکن بابا جاتے جاتے ممی کے دوسرے شوہر کی اصلیت کھول گئے۔ ممی نے بابا کے جاتے ہی مجھ سے پ۔۔پوچھا تو میں رو پڑی۔اور د۔۔دو دن بعد اس آدمی نے میری مم۔۔می کو ٹیرس سے میرے سامنے دھکا دیا"

وہ یہ سب بولتے بہت کرب سے گزری اور حاتب نے اس لڑکی کی ہر کیفیت دل کو چیرتی محسوس کی۔

"تم نے گواہی کیوں نہیں دی پھر دو ماہ سے،اب تو وہ جیل میں ہے؟"

حاتب نے اسکے کپکپاتے ہاتھ کو اپنے مضبوط ہاتھ میں لیتے نرمی سے پوچھا۔

"ا۔۔اس نے جیل سے کال کروائی۔کہا اگر میں نے گ۔۔گواہی دی تو وہ بی جان کو بھی ی۔۔یونہی۔"

وہ پھر سے بری طرح سسک اٹھی،حاتب نے اسکے اطراف اپنی بازو لپیٹے اپنے قریب کرے سینے سے لگایا،اور شاید وہ دنیا کی پہلی عورت تھی جو اس سینے اس پیار سے لگائی گئی۔

"میں۔۔میں بابا سے پھر ملنا چاہتی تھی،پر نہیں مل سکی۔وہ مجھے جو نمبر دے کر گئے وہ بند تھا۔پھر میں نے سوچا وہ گندا آدمی میرے بابا کو نہ کچھ کر دے تو میں نے پھر کال نہیں کی۔م۔۔یری وجہ سے ممی مر گئیں۔میں ایک اور موت نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔جب ڈاکٹرز نے کہا میں م۔۔مرنے والی یوں تو لگا یہ اچھا ہوا۔میری زندگی کے یہ باقی دو اہم لوگ تو بچ جائیں

گے۔۔۔ج۔ب میں ہی نہیں رہوں گی تو وہ گندا آدمی کیوں مارے گا بھلا کسی کو۔۔۔۔۔۔پر آپ آ گئے"

وہ اسکی ہر تکلیف سنتا عمائمہ کے آخری شکوے پر دھیما سا مسکرایا،وہ بھی اسے رونا روکے تکنے لگی۔

"میں آیا اور تمہیں مشکل میں ڈال دیا۔جینا پڑے گا ناں اب عمائمہ فارس کو،اف کتنا ظلم کر دیا میں نے تم پر"

وہ سراسر مستی کے موڈ میں اسے چڑا رہا تھا،اور وہ چڑ جاتی ایسا کہاں ممکن تھا،وہ پھر سے رو پڑی۔

"بابا نے کہا تھا میری بڑی بہن بھی ہے،مجھے وہ ڈھونڈ کر دیں گے؟بابا بھی لا کر دیں گے۔پھر میں خوش ہو جاوں گی"

وہ اسکے حصار سے نکل کر یکدم ہی اپنے آنسو تو پونچھ گئی پر حاتب سے کچھ دیر کچھ کہا نہ جا سکا۔

"ویسے نہیں خوش ہو گی؟"

حاتب نے اسکی آنکھوں میں تیرتی تکلیف پر یونہی پوچھ لیا۔

"ہوں گی۔"

وہ بھیگی سی سانس بھرے منمنائی۔

"کب؟"

وہ بے چینی سے بولا۔

"آپکو ہمیشہ دیکھ کر۔۔۔"

وہ نم آنکھوں سے جیسے مسکرائی، حاتب مغدام کے سینے میں پڑا پتھر موم کر گئی۔

"دل تو نہیں رکھ رہی؟"

وہ اتنا برا ہو کر اتنا اچھا کیسے پا بیٹھا یہی حیرت حاتب کی جان لیتی محسوس ہوئی۔

"نہیں تو"

وہ پھر سے بچوں کی طرح یقین دلانے لگی۔

"میں تمہیں جو جو کھویا سکھ واپس دلا سکا، ضرور دلاوں گا۔ بہت جلد اپنے پاس لے جاوں گا دلہن بنا کر۔ تو اس سنپل سے نکاح پر اداس مت ہونا۔ اپنا خیال رکھنا ہے تا کہ وائیٹ سنیل سے واپس ریبٹ جیسی تیز چال پالو۔ تم مجھ سے کچھ بھی کہہ سکتی ہو۔ لیکن یہ اجازت نہیں دے رہا کے میرے پیچھے رویا اپنی تکلیف برداشت کرو۔ تم مجھے اپنا بیسٹ فرینڈ سمجھنا۔ میں تمہارے جسم کے تمام سکارز کو تمہاری برداشت کی نشانیاں سمجھوں گا، داغ نہیں۔ اور اب سے آخری سانس تک تمہیں کچھ برداشت نہیں کرنا پڑے گا۔ میں تمہیں کچھ دے سکا یا نہیں، اپنے ساتھ کا سکون بے انتہا دوں گا"

وہ دم سادھے اپنے محبوب کو تک رہی تھی جو اب اسکا تھا، وہ حاتب کی نرم محبت چھلکاتی باتوں پر آنکھوں کو بھیگوئے جا رہی تھی، وہ اسے دنیا جہاں سے اچھا لگا جب اس نے اپنے ساتھ کے سکون کی بات کی۔

"آپکو نئی پین کلر سے درد دوبارہ تو نہیں ہوا"۔

وہ حاتب کی آنکھوں میں پھیلی تکلیف کو اسکا جسمانی درد سمجھ کر تڑپ اٹھی پر وہ کیا بتاتا اندر کیسی قیامت ڈھلی ہے تب سے جب سے عمائمہ نے اس سے بابا کو مانگا۔

"نہیں"

وہ بس بہت مشکل سے یہی کہہ سکا۔

"تو آپ۔۔۔۔۔ آپ کو میری تکلیف سن کر ہرٹ ہوا۔؟"

وہ اب بھی مطمئین نہ تھی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"نہیں۔بلکہ شکر گزار ہوں اللہ کا کے تم مجھ تک لہولہان پہنچی۔اس نے مجھے اس لائق سمجھا کے میں اپنے ان ناکارہ ہاتھوں سے تمہارے زخموں پر مرہم رکھوں۔تم نہیں سمجھو گی۔ابھی بہت چھوٹی ہو۔کلی۔۔پھول بنو گی تو مرجھانے کا خوف سمجھو گی۔اب تم بس سکون میں رہو۔زندگی جیو بھلے مجھ سے ساری ادھار لے لو"

وہ اب بھی حاتب کی تکلیف کی نوعیت نہ سمجھ پائی بس اسے اتنا ضرور لگ رہا تھا جیسے وہ اندر سے سلگ رہا ہے۔

"آپ بہت اچھے ہیں"

وہ ساری باتیں بھولے نم آنکھوں سے مسکرائی۔

"تمہیں اچھا لگا؟"

وہ ایک بار پھر سننا چاہتا تھا۔

Zubinovelsone.com
SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"جی"

وہ میٹھاس سے بھری ہوئی تھی، بھلے اسکا جسم بہت درد میں ہو، اسکی روح لہو لہان ہو۔

"اب میں جاوں عمائمہ؟"

آج وہ نہیں چاہتا تھا کے وہ لڑکی اسے روکے پر عمائمہ کی تاریک پڑتی آنکھیں حاتب کے دامن سے لپٹ گئیں۔

"آپ چاہتے ہیں تو آپ چلے جائیں"

وہ فوراسے آنکھیں جھکا گئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"چاہتا تو بہت کچھ ہوں۔ کے تمہاری ان آنکھوں کو چوم لوں اور آنسوؤں کو ایک لمبی شٹ آپ کال دے دوں۔ تمہارے ان ہونٹوں پر ٹوٹ پڑوں اور وارن کروں کے ان سے صرف قہقہے پھوٹیں، ہر سسکی، ہر ہچکی اور آہ

ممنوع ہے۔ تمہیں اپنے اندر اتار لوں پر ڈرتا ہوں تم میری اس عجیب سی تڑپ کو ہوس نہ سمجھ بیٹھو۔ یا اللہ مجھے برداشت دیں۔ اس معصوم وجود سے دور ہونے کی ہمت دیں۔"

وہ کچھ بول نہ سکا، بس اسے پورے حق سے دیکھا اور اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر دبایا جس سبب وہ نظریں اٹھا کر حاتب کو دیکھنے لگی۔

"تمہاری بی جان کے پاس نمبر ہے میرا۔ کبھی بھی کال کر لینا۔ وڈیو آڈیو کچھ بھی۔ اپنے زخم کا خیال رکھو۔ میں پھر آوں گا"

وہ اسکے جانے پر پھر سے مرجھائی، اور یہ حاتب کو اور جکڑ رہا تھا۔

"آ۔۔۔ آپ جب مجھے لے جائیں گے تو بی جان کو انکے بیٹے اور بہو کے پاس نیویارک بھیج دیں گے ناں۔ وہ اکیلی کیا کریں گی ادھر میرے بغیر اور وہ گندا آدمی بھی انکو کچھ نہیں کہہ سکے گا۔ وہ میری وجہ سے ہمیشہ اپنے بچوں سے دور رہی ہیں"

وہ عمائمہ کی فکر پر ہر اذیت سے نکلتا مسکرایا۔

"اور کوئی حکم؟"

وہ اسکی بھرپور توجہ پر چھینپ سی گئی اور سر نفی میں بھی ہلایا۔

حاتب اٹھا تو وہ بھی اٹھنے لگی جس سبب حاتب نے اسے سہارہ دیا، دونوں ہی پھیکا سا سہارے کے نام پر شروع ہوتے اس انوکھے بندھن پر مسکرائے۔

"م۔۔مجھے جلدی لے جانا آپ"

وہ یہ کہنے میں بہت ہچکچائی لیکن اس کو کہہ لینے کے بعد مقابل پر کیسا سکون نازل ہوا یہ حاتب جانتا تھا یا اسکا رب۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"کہاں؟"

وہ اسکے ہونٹوں سے جھڑتے خواہش کے لفظ کا متلاشی تھا۔

"ا۔۔اپنے پاس"

وہ ان سنہری آنکھوں میں جھانکتی بولی؛وہ خوفناک جلتی آنکھیں عمائمہ کو ڈرانے میں ناکام تھیں۔

"آجاوابھی لے چلوں"

وہ تو دل و جان سے بازو کھولے راضی تھا،وہ مزاق سمجھی تبھی تو کھلکھلا دی لیکن جب خود اسکے سینے سے آلگ کر چھپی وہ حاتب کے ہر غم ہر درد اور ہر اذیت کا مداوا کر گیا۔

"ایک سچ جان لو۔آخری سانس تک میرا آخر تم رہو گی عمائمہ۔چلو اب ہٹو۔۔۔اپنا خیال رکھنا"

وہ اسکے وجود کی مبارک کشش سے اپنا بہکتا دامن چھڑوائے آنکھیں چراتا اسے خود سے دور کرے بھاگنے کے انداز میں جیسے گیا،وہ کچھ دیر آنکھ ہی نہ جھپکا سکی۔

Zubiinovelszone.com
SUNRWA MIRZA NOVELS
WWW.SUNRWAMIRZANOVELS.COM

پھر جس مسکراہٹ نے عمائمہ کے لبوں کو چوما وہ زندگی میں پہلی بار اسکے پاس آئی تھی۔

سارہ سے بھی بنا نظر ملا کر اجازت لیے وہ گھر سے نکل گیا جس پر وہ بس اسے ڈھیروں دعائیں ارسال کرتیں مسکرا دیں۔

باہر آ کر اپنی گاڑی تک پہنچتے حاتب کی تیز چلنے کے سبب سانس پھول گئی کیونکہ ابھی وہ خود بلکل ٹھیک نہیں تھا،زندگی میں آتے سب طوفان اک طرف، عمائمہ نامی ڈیزاسٹر ایک طرف۔

"میرا بس چلتا تو میں وہیں ڈھیڑ ہو جاتا اس کے پاس۔اس لڑکی کو مجھ سے بچایئے گا۔"

اس وقت وہ اپنی نہیں، خود سے عمائمہ کی جیسے پناہ مانگ رہا تھا وہ محبت کے کسی پیچیدہ وائرس کے حاتب پر اثر انداز ہونے کی نشانی تھی۔

.._____..

"ہاں بس میں ریڈی ہوں۔ یہ گروم ٹوبی پارٹی آج میری طرف سے۔ پہنچو تم لوگ فشی ڈونا۔ میں بھی بس نکل رہا ہوں"

آہل نے اپنی خیر خیریت سے آمد کا سکو بتا دیا تھا، جبکہ لنچ پارٹی کے لیے وہ کلاسی سا تیار ہوتے اپنے دوستوں سے گروپ چیٹ کرنے کے بیچ شوز چڑھانے کے بعد ڈریسنگ میز سے پرفیوم اٹھا کر خود کو نہلانے لگا، جبکہ دوسری جانب سے شاید اوکے کا جواب موصول ہوا تبھی آہل نے کال بند کی اور روم سے اپنے نکھرے جلووں سمیت نکلا، بالاج اور شیز اتو صبح کے اپنے اپنے کاموں پر نکل چکے تھے سو بس عائشہ ہی گھر موجود تھیں، آہل کو سج دھج کر کمرے سے نکلتا دیکھے ڈسٹنگ کا کام فوری بند کیے اس روم میں پنکھا چلائے ڈور بند کیا اور باہر نکلیں۔

"اسلام و علیکم! کیسی ہیں عائشہ آنٹی؟"

وہ مودب وانسیت سے قریب آتی عائشہ کو دیکھے مسکرایا جو آہل کی پیاری شکل وصورت کے بعد احترام دینے کی ادا پر لٹ ہی گئیں۔

"میں فٹ۔ تم کیسے ہو۔ روشانے نے کہا ہے تمہارا بہت خیال رکھیں۔ تمہیں کچھ بھی چاہیے ہو مجھے امی سمجھ کر کہنا۔ آو بیٹھو ناشتہ بنا کر دیتی ہوں"

عائشہ تو ابھی سے اس ترکیہ کے فیوچر امیر کو داماد سا پروٹوکول دے رہی تھیں، آہل کو خود وی آئی پی والے محسوسات لاحق ہوئے۔

"میں بھی گڈ۔ ناشتہ نہیں کروں گا۔ دراصل برنچ پارٹی دی ہے دوستوں کو آپکے فشی ڈونا۔ تو ابھی تو مجھے جانا ہو گا۔ لیکن رات کو میں آپکے ہاتھ کا کچھ سپیشل ضرور کھانا چاہوں گا"

آہل نے مکمل طور پر دل نہ توڑا اور عائشہ بھی خوشی خوشی مان گئیں۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"بالاج اپنی گاڑی نہیں لے کر گئے، کہہ رہے تھے جب تک تم یہاں ہو اسے یوز کرو۔ کیونکہ پبلک ٹرانسپورٹ تمہارے لیے اچھی نہیں۔ یہ لو چابی۔ تھوڑی پرانی دیکھائی دیتی ہے پر چلتی بہت فراٹے دار ہے"

عائشہ نے میز پر رکھی چابی اٹھا کر آہل کو دی تو وہ خوشگوار حیرت سے مسکرایا۔

"بہت شکریہ۔ اسکی تو بہت ضرورت تھی۔ چلیں پھر ڈنر میں ملتا ہوں"

آہل نے ممنون ہوتے مسکرا کر اجازت لی اور گھر سے ملحقہ گیراج آیا اور گاڑی کی خستہ خالی دیکھ کر ایک بار تو بچارے کا کلیجہ منہ کو آیا۔

"جاتے ہوئے بالاج انکل کو اچھی سی گاڑی گفٹ کر کے جاوں گا۔ کیا یاد کریں گے زندگی میں آہل مغدام سا مہمان آیا تھا"

آہل کا دل تو بادشاہ تھا بس بچارے کی جیب ہی تنگ تھی، پھر بھی گاڑی جب اس نے سٹارٹ کی تو واقعی شکل سے بیمار پر عقل سے وہ کافی سپیڈی تھی۔

فشی ڈونا پہلے ہی سات عدد اسکے دوست ٹیبل بک کر چکے تھے، ریحان نے ہی سبکو خوش آمدید کیا کیونکہ شیز اکا کام اب صرف مین کاونٹر سنبھالنا تھا۔

آہل مغدام نے گاڑی پارک کی اور تیز تیز قدم عبور کرتا فائنلی فشی ڈونا کی بلڈنگ کے باہر پہنچا، فون نکال کر پہلے تو سیلفی لے کر سوشل اکاونٹ پر ڈالی ساتھ روشانے کو بھی ٹیگ کیا جس نے ویزا آفس میں ویٹنگ کے لیے بیٹھے ہوئے نوٹیفکیشن چیک کرے مسکرا کر ہارٹ ری ایکٹ کرتے، پہلا کمنٹ ڈراپ کیا۔

آہل بلڈنگ کے اندر داخل ہوا تو روشانے کی دنیا کی دلکشی اسے حصار میں بھر گئی، آہل کے دوست اسے دیکھتے ہی ہوٹنگ کرتے اسکی طرف لپکے اور ان سب کے اس شور شرابے پر کاونٹر پر کھڑی شیز ابھی متوجہ ہوئی، جیسے ہی شیز اکی نظر آہل سے ملی، وہ اپنے دوستوں سے ملنا بھول گیا۔

شیز انے فوراسے نظریں پھیرے اونلائن آرڈر لسٹ چیک کرنی شروع کی،وہ اپنے دوستوں کو بٹھاتا ہوا کاونٹر کی طرف آیا،شیز انے ہنوز بے اعتنائی برتی،وہ کرل بالوں والی جس میں تھوڑا ایٹیٹیوڈ بھی تھا،اسکے نزدیک یقینا یہاں کی آجکل اونر تھی۔

"شیز ابالاج؟"

وہ شیز اکے کاونر سے باہر نکل کر لیپ ٹاپ سکرول کرنے پر ساتھ ہی صلیب پر ہاتھ جمائے ادائیں دیکھاتا بولا،شیز انے گردن گما کر خشمگیں نگاہ آہل پر ڈالی۔

"جی۔۔۔آپ یقینا مہمان خصوصی ہیں ناں؟"

شیز انے جلدی سے اندازہ لگایا اور زرا غصیل تیوروں سے اسکی خوامخواہ بنائی نزدیکی بھی فاصلے میں بدل کر پرے سرکی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovel.zone.com

"میزبان اگر گھنگریالے بالوں والی لڑکی ہو تو سمجھ جاو سر پر آفت ٹوٹنے والی ہے"

اس عجیب، ہونق کرتی منتق پر شیز ابالاج کا غصہ سوا نیزے پر پہنچا۔

"اور مہمان اگر زیادہ بولے تو ہمارے اصول کہتے ہیں اسے ٹھوک دو"

خود کو کام میں ایک دم منہمک پیش کرے بھی اسکی توجہ آہل مغدام کی جانب سرک گئی۔

"بڑے قاتلانہ اصول ہیں آپکے مادام"

راج ہنس سی گردن نیچے کو جھکائے آہل نے شیز اکے کان میں گھسنے کی جسارت کی۔

"آپکو تکلیف کیا ہے جو چپکنے کی کوشش کر رہے ہیں مسٹر؟"

اب ہر لڑکی آہل کی قربت کو مرے ایسا کسی کتاب میں کہاں درج تھا۔

"ابھی تو بس جھکنے کی کوشش کی تھی۔چپکنے کا موقع دیں۔پھر ہماری کارگردگی دیکھیں"

شرارت کے چکر میں صاف صاف لائن کراس کی گئی، شیز انے اپنے ہاتھ کو جھانپڑ کی صورت اٹھایا۔

"سیدھے سے کہیں پٹنا ہے میرے ہاتھوں"

تھپڑ مار دینے کی حد تک وہ بہادر نہیں تھی ابھی، تبھی تو عزت کی لسی کرنے سے پہلے تنبیہہ کی۔

"میں دنیا میں لاڈ اور پیار وصولنے آیا ہوں مادام اگر آپ بھی ارادہ بدل لیں، خوشی پاوں گا"

وہ ٹلنے پر نہ آیا، اوپر سے شیز اویسے ہی اس ترکی دلکش لونڈے پر آدھی مر چکی لگ رہی تھی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ہر راہ چلتے کو ہم کیوں لاڈ پیار دینے لگے۔ نکلیے یہاں سے ورنہ شور مچادوں گی"

وہ تھک ہار کر خود ہی وہاں سے جانے لگی۔ وہ راہ میں آ جما، گھنگریالے بال سنبھالتی شیز اچونک کر رکی۔

"معافی ملے گی؟ اور بروقت معافی کے انعام میں اگر آپ مل جائیں تو ہمارے شب ورز سنور جائیں"

وہ بنا خائف ہوئے اس ڈھٹیائی سے بولا کے ماحول پر اک لمحہ سکتہ چھا گیا، شیز ا کے لب سکڑے۔ دل بھی مانو سینے میں برف زار سا جما۔

"نکلیں ابھی کے ابھی یہاں سے۔ غالب کی سستی اولادوں کا داخلہ ممنوع ہے"

اپنے بال، نئے نئے ڈھیٹ عاشق کے منہ پر جھٹکے

وہ ہیلز سے ٹک ٹک کرتی جیسے گئی، آہل ہنستا ہوا اپنے سینے میں پھدکتا دل ہی سنبھالتا رہ گیا۔

"یہ تو سچ میں وائف میٹریل ہے۔۔۔ آہ آہل۔

بہت پاپڑ بیلنے ہوں گے۔ کیونکہ تو ابھی اسکے لیے ٹھرکی میٹریل ہے۔۔ جانو بننے میں وقت لگنا ہے"

خطرناک ارادے، پوری بے شرمی سے بناتا آہل

بنا کسی ندامت، مسکراتا ہوا اپنے دوستوں کے

ٹولے میں جا گھسا، پر اس نازنین کو تاڑنا ہنوز جاری تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

شیزا نے اندر کچن ہال میں آتے ہی روشانے کو میسج ارسال کیا۔

"باجی آپکا دیور تو بہت وہ ہے، آتے ہی لائن مار رہا تھا۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے"

شیزا کے میسج کو فوری سین کرتی روشانے، دھیما سا مسکرا اٹھی۔

"چلو میں کان کھینچوں گی اسکے، دل کا بہت سوئیٹ اور پیارا ہے بس تھوڑا شرارتی ہے۔ اور تم دیکھو اسکی آنکھیں بھی ڈراونی نہیں۔ پھر کیوں ڈر لگ رہا میری ننھی جان کو؟"

روشانے کے پیار سے پوچھنے پر وہ گہرے سانس جیسے بھر گئی، روزی تک شیزا کے تاثرات تکتی اپنا کام کرنے کے بیچ ہنسی۔

"کیونکہ وہ بہت زیادہ ہنڈسم کے ساتھ منہ پھٹ ہے، ڈر تو بنتا ہے"

شیزا نے ڈرتے ڈرے سارے ایموجیز کا استعمال کر کے بتانے کی کوشش کی کے معاملہ بہت سنگین ہے۔

"تم میری بہن ہو شیزا، ڈریں تمہارے دشمن۔ زرا اتڑی اور رعب جماو۔ پھر بھی کہوں گی تمہیں تنگ نہ کرے۔ اوکے؟"

اس بار روشانے آڈیو میں میسج ارسال کرے تسلی اور حوصلہ دیا۔

"اوکے باجی، کوشش کرتی ہوں۔ اچانک سے بہت گرمی کر دی اس کی باتوں نے، دماغ تک چڑھ گئی۔ چلیں رات آپکو باقی شکائیتیں لگاتی ہوں۔ اپنا خیال رکھیے گا"

شیزا کے گھبرائے آڈیو میسج کو سنے روشانے کتنی دیر مسکراتی رہی، آفس کے اندر سے بلائے جانے پر وہ اسکے بعد مسکرانا ترک کرتی اٹھ کر آفس ایریا کی طرف بڑھ گئی پر مجال ہو جو دو گھنٹے تک آہل کو شرم آئی ہو، وہ پورا ٹائم شیزا کو تاڑتا رہا اور پھر جب اسکے دوستوں نے کچھ اوٹنگ کا پلین کیا تب وہ بھی انکے ہمراہ نکلا بس تبھی شیزا بالاج سکھ کا سانس بھر سکی۔

..._____...

وہ ویزا کا کام سمیٹے شام کے وقت لائبریری آئی تھی، دن ڈھل چکا تھا۔ اناطالیہ میں ٹھنڈی شام پھیل چکی تھی۔

مغدام پیلس میں وہ چاہ کر بھی ابھی اتنی پر سکون نہ تھی کے بابا کی امانت کو کھولنے کی ہمت کر پاتی۔

اس نے الگ تھلک سی وہی ٹیبل چنی جس پر وہ کل پارس کے ساتھ بیٹھی تھی، یہاں کا ماحول بہت پر سکون تھا۔

بابا کا دیا انویلپ روشانے کے ہاتھوں میں تھا، اس انویلپ کو ناک کے قریب لے جاتے پہلے اس نے سونگھا، اس میں سے بابا کے پرفیوم کی خوشبو آئی تو لگا وہ یہیں سامنے والی کرسی سنبھال کر بیٹھے فرصت سے روشانے کو دیکھ رہے ہیں۔

وہ اپنی آنکھوں میں جمع پانی کو ضبط کر گئی اور آہستگی سے اس نے انویلپ کھولا تو اندر اک تصویر کے ساتھ ایک لیٹر تھا، روشانے نے جلدی سے تصویر پکڑ کر آنکھوں کے سامنے کی تو وہاں دو ایسے مسکراتے چہرے دیکھائی دیے جو دل میں بس گئے، بابا کا مسکراتا چہرہ چومے وہ دوسرے خاص حصے کو

تکتے حیران ہوئی، وہ اس سے کافی ملتی تھی، معصوم سی، بابا کے ساتھ بیٹھی پری۔

روشانے نے اپنے تجسس کو جلد لیٹر تھام کر دور کرنے کا فیصلہ لیا۔

"میری جان سے پیاری روشانے!"

بابا کی خط میں لکھی دلسوز پکار اتنی زور آور تھی کے وہ رو پڑی یہیں کیونکہ اسے لگا تھا ایسے اب بابا اسے کبھی نہیں پکاریں گے لیکن اس نے اس پکار کو محسوس کیا۔

"میرے بابا"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ آنسوؤں کو سنبھالے آگے بڑھی۔

"تمہارے تحفے کا نام عمائمہ فارس ہے، دو ماہ پہلے جب اس سے ملا تو یہ ہماری پہلی اور آخری تصویر تھی۔ عمائمہ فارس تمہاری بہن ہے، چھوٹی بہن۔ میں

جانتا ہوں تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو اس خیانت پر خفا ہو جاتا پر تم میرے دل کا پہلا ٹکرا ہو سو بابا کی اس امانت کو بنا اعتراض دل سے لگا لینا۔ جاسیہ الماس سے شادی میری زندگی کی اک بے خود خطاء تھی پر عمائمہ میری خوشی اور رضا ہے۔ جاسیہ اور میں یہیں اناطالیہ میں ملے تھے۔ وہ ایک خود سر اور ضدی عورت تھی، پر مجھ سے وفادار شخص کو بہکانے کا ہنر بھی جانتی تھی۔ اسکے لیے میں چند شب و روز کا سکون تھا، اس نے اپنے بوائے فرینڈ کو جیلس کرنے کے لیے میری طرف قدم بڑھائے اور پھر بنا کچھ کہے ڈائورس دے کر سب ختم کر دیا۔ مجھے لگا شاید میرے بہکنے کی یہی سزا ہو، کیونکہ محبت تو میں نے صرف تمہاری ممی حرا سے کی۔ بائیس سال ہمارے بیچ نہ دوبارہ آمنا سامنا ہوا نہ بات، اور پھر اچانک اتفاق سے ہوسپٹل ریکارڈ سے مجھے پتا چلا کے بائیس سال پہلے جاسیہ نے ایک بچی کو جنم دیا۔ میں حفاظت کے فرض کے ساتھ اپنی بیٹی کی تلاش پر لگ گیا، یہاں وہ حاتب میری جان کے پیچھے پڑا تھا اور وہاں میری جان عمائمہ کی تلاش پر اٹکی تھی۔

اور پھر وہ مجھے مل گئی، اتنی پیاری اور معصوم سی کے اسے دیکھ کر لگتا ہی نہ تھا وہ اس دنیا کی ہے۔ میں نے جب اس سے اسکا نام پوچھا۔ تو بولی عمائمہ فارس، میں نے کہا تم جانتی ہو میں کون ہوں؟۔۔ڈر گئی تھی۔ میں نے اسے بتایا تمہارے نام کے ساتھ لگا فارس یہ سامنے کھڑا ہے۔ تب وہ میرے گلے لگ کر بہت روئی۔ پہلی ملاقات بہت دردناک رہی۔ اسکے کچھ درد تھے جو اس نے پہلی ہی ملاقات میں اپنے بابا کو بتائے اور میں اسکی اذیت کے حاتمے کی اک ابتدا کر آیا۔ کیونکہ جاسیہ نے مجھے میری بیٹی سے وہ پہلی اور آخری ملاقات پوری کرنے سے پہلے دھکے دے کر نکلوا دیا۔ اور اب میں اپاہج کی طرح بس امیدوں اور حسرتوں کا مسکن بنا ہوں۔ لیکن میرے بعد میری ساری امیدیں روشانے ہے۔ تم ہو۔ اس سے ملنا اور اسکے وہ سارے بقیہ درد سننا جو میں نہ سن پایا۔ اسکی ماں مر گئی ہے۔ اسکے پاس اسکی بہت اچھی بی جان ہیں پر میں چاہتا ہوں مجھے کچھ ہوتا ہے تو تم عمائمہ کو اپنے پاس لے آنا۔ اسے بتانا فارس سلطان کے لیے بیٹی کی کیا جگہ ہے۔ میں اسے اسکے حصے کی جو محبت

نہیں دے پایا روشانے، وہ تم دے دینا۔ وہ دنیا جیسی چالاک، تیز اور ہوشیار نہیں ہے۔ میں تم دو کو ساتھ دیکھ کر اس دوسرے جہاں بہت سکون محسوس کروں گا کے میں نہ سہی، تم دو ایک دوسرے کے پاس ہو۔ اسے بہت سا پیار کرنا۔ اسکے دامن میں چھپے داغوں، حسرتوں اور نامرادیوں کا مرہم بننا روشانے۔ پارس اور عمائمہ تمہارے پاس میری امانتیں ہیں۔ تمہیں میں اپنے بعد بہت اہم ذمہ داریوں میں باندھ کر جاوں گا تاکہ تم ان کی حفاظت سے پہلے خود کو سنبھالو۔ آخر میں اپنے بابا کو معاف کر دینا۔ اور ممی سے اس خطاء اور بے وفائی کی معافی کے لیے سفارش کرنا مت بھولنا۔ میں اس پوری دنیا میں سب سے زیادہ پیار تم سے کرتا ہوں۔ اپنے بعد میں تمہاری صورت اک فارس سلطان اس دنیا میں چھوڑ جاوں گا۔ اور یہ ورژن بہت ہی پیارا ہو گا۔ تمہاری مسکراتی آنکھیں تمہارے بابا کو بہت پسند ہیں۔ کوشش کرنا انھیں میرے بعد بھی مسکراہٹ کے لمس سے بھرا رکھنا۔ میں اپنی دونوں امانتیں تمہارے حوالے اور تمہیں اپنے اللہ کے حوالے کرتا ہوں۔

تمہارے بابا۔۔۔۔فارس سلطان"

یہ سب پڑھنے کا حوصلہ جانے وہ کہاں سے لائی پر یہ سچ تھا کے یہ واقعی بابا کی طرف سے اسکے لیے بہت بڑا مرہم تھا،ہاں ممی سے تھوڑی بابا کی بے وفائی چبھی ہو پر عمائمہ کا وجود ہر ناراضگی اور درد ہر سبقت لے لیا۔

"اوہ بابا جان۔۔۔اتنا پیارا تحفہ امید نہیں کیا تھا۔یہ سچ میں بہت پیاری ہے۔عمائمہ فارس۔میں آج ہی ملتی ہوں آپکی امانت سے"

لیٹر اور پکچر سمیٹ کر بیگ میں ڈالے وہ لائبریری سے نکل کر گاڑی تک پہنچی اور ہاشم انکل کو کال ملائی۔

وہ اس وقت گھر تھے اور مغدام پیلس میں حاتب کے نکاح کی خبر نہ صرف کھل چکی تھی بلکہ وہ ٹانگ پر ٹانگ جما کر بیٹھا سہانہ اور بابا کی افسوس بھری باتیں سن رہا تھا۔

"تم جیسی اولاد صرف دل پر زخم لگانے پیدا ہوتی ہے۔"

ہاشم مغدام کی آنکھوں میں ٹوٹے مان کی ان گنت کرچیاں تھیں۔

"تم نے بہت بڑی سزا دی ہمیں حاتب۔اور ممی آپ سے بھی یہ امید نہیں تھی"

اس بار آنسو سہانہ کی نم آنکھیں سرخ کر گئے، حاتب سے مزید یہ فیملی ڈرامہ برداشت نہ ہوا تو وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"تھینکیو فار کمپلیمنٹ۔پری۔دیکھ لیں میری خوشی پر میری اپنی بہن اور بابا کا دکھی دل۔ تبھی ان دو کو مدعو کرنا مناسب نہیں سمجھا۔خیر آپ لوگوں کو جتنا رونا ہے میری شادی کے جشن سے پہلے رو لیں کیوں اپنے اس اہم ایونٹ پر میں کسی قسم کا سوگ اور ماتم نہیں چاہتا"

حاتب سبکو ہی دکھی چھوڑے وہاں سے واک آوٹ کر گیا جبکہ ابراہیم بھی آنکھیں چراتا پیچھے ہی نکل گیا۔

فون رنگ پر ہاشم نے اک سرد نظر پری پر ڈالی اور فون اٹھا کر اس پر لکھے روشانے کے نام کو دیکھ کر اپنا غصہ پیتے کمرے کا رخ کر گئے۔

"کہو روشانے؟"

ہاشم انکل کی آواز میں پھیلی تکلیف پر روشانے اپنی خوشی اک طرف کر گئی۔

"ہاشم بابا آپکی آواز کیوں بھاری ہو رہی ہے؟ سب ٹھیک ہے؟"

روشانے نے گاڑی کا ڈور کھولتے باہر نکلتے اضطراب کے سنگ دریافت کیا۔

"حاتب، پری اور ابراہیم کے ساتھ جا کر نکاح کر آیا صبح۔ کسی عمائمہ سے۔ ان دو ماں بیٹے نے ہم سے پوچھنا تو دور، بتانا بھی مناسب نہیں سمجھا۔ بہت تکلیف محسوس کر رہا ہوں۔ میں نے حاتب کو اتنا سنگدل نہیں سمجھا تھا کے وہ ایسے مجھے ستائے گا"

جہاں ہاشم غم سے دوچار تھے وہیں روشانے کی آنکھیں سرخ انگارہ ہوئیں۔

"پر سکون ہو جائیں۔ حاتب گھر ہے؟"

روشانے کی آواز لڑکھڑائی۔

"نہیں گلومانکل گیا۔ تم مت منہ لگنا اسکے۔ وہ بس مجھے اذیت دے کر خوشی محسوس کرتا ہے۔ اس بار تو تکلیف پری نے بھی پہنچائی۔ تم گھر آجاو آرام سے بات کرتے ہیں میرے بچے"

ہاشم نے اذیت سے کہتے رابطہ توڑا پر روشانے کی آنکھوں میں اس وقت جو آگ تھی وہ ایسے بجھنے والی نہ تھی۔

"اگر یہ میری عمائمہ ہوئی تو تم نہیں بچو گے حاتب مغدام آج"

وہ بپھری تند آندھی کی مانند گاڑی میں سوار ہوئی، اسکی اگلی منزل گلوما تھی۔

وہ اسکے آفس پہنچی، گارڈز نے روکا پر روشانے نے دیکھا ہی یوں کے کسی میں اس جن زادی کی طرح پھنکارتی روشانے کو روکنے کی ہمت نہ رہی۔

"میم۔۔سر میٹنگ میں ہیں"

روشانے کو کانفرنس روم کی طرف بڑھتا دیکھے سیکرٹری نے روکنا چاہا۔

"بھاڑ میں گیا تمہارا سر اور اسکی میٹنگ۔۔۔ڈونٹ ٹچ می"

روشانے نے قہرناکی سے اس لڑکی کو خود سے دور رہنے کی تنبیہہ کی اور بری طرح میٹنگ ہال کا ڈور اوپن کرتی اندر گھسی، حاتب سمیت ابراہیم اور باقی لوگ حیرت سے آنے والی کو دیکھنے لگے۔

"ہم دس منٹ تک یہیں سے کنٹینیو کرتے ہیں۔آپ سب جائیں"

حاتب کے کہنے کی دیر تھی کے تمام لوگ فرمابرداری سے کانفرنس روم سے نکل گئے، ایون ابراہیم بھی پر جاتے جاتے وہ روشانے کے غصے سے پناہ ضرور مانگ کر نکلا۔

حاتب نے زچ کرتی مسکراتی نگاہ، آگ کی طرح سلگتی روشانے پر ڈالی اور اٹھ کر اسکے روبرو آن جما۔

"عمائمہ فارس سے نکاح کیا تم نے؟"

وہ دو قدم قریب آئی، ایسا لہجہ جو کسی کو بھی جھلسا دیتا۔

"ہاں۔ خبر مل ہی گئی تمہیں فائنلی روشانے، مبارک نہیں دو گی؟"

اسکی لہو رنگت دیکھے وہ طنزیہ سا مسکرایا۔

"نہیں۔ لیکن وارننگ ضرور دوں گی کے اس کھیل کا آغاز تم نے کیا لیکن اسکو انجام میں دوں گی۔ چھین لوں گی تم سے اپنا ہتھیار یا ہر سکھ"

اپنے آپ کو سنبھالتے زہر خند لہجے میں کہا تو حاتب کی آنکھوں میں تیرتی شرانگیزی نے تکلیف کا روپ دھارا۔

"وہ میرا سکھ بنے گی"

حاتب مغدام کی مضبوط آواز لڑکھڑائی اور کئی راز فاش کر گئی۔

"بھول ہے تمہاری کے تم اس کے دامن سے کوئی سکھ سمیٹ سکو گے حاتب مغدام، میں اس پھول کو تمہارے جلتے ہاتھوں سے بچاوں گی"

وہ سب سمجھ رہی تھی کے کسی کی جان آنکھوں میں آگئی ہے لیکن اسے بھی بابا کی امانت کی حفاظت کرنی تھی۔

شاید وہ دن بہت جلد آگیا تھا جب وہ اپنا غرور، روشانے فارس سے بھیک کی طرح مانگتا۔

"میں نے اتنے سکھ سمیٹ لیے جن پر آخری سانس تک سکون سے سانس لے سکوں، تم چھین سکتی ہو اسے میرے ہاتھوں سے تو آزمالو اپنی طاقت۔ پر یاد رکھنا، میں تم سے پھر بھی نہ معافی مانگوں گا نہ اپنے چھینے غرور کی بھیک"

روشانے نے پلکیں چھپکاتے اسے سرخ آنکھوں سے دیکھا، حاتب مغدام کا یقین کسی کی بھی روح تڑپا سکتا تھا۔

"کیوں۔۔۔؟،وہ میری ہے حاتب۔۔۔کم از کم اسے مت چھینو۔تم نے پہلے ہی میری کائنات سوگوار کر رکھی ہے۔تم چاہتے کیا ہو مجھ سے؟"

وہ سسک اٹھی،اسکی آنکھیں سخت غم سے دوچار تھیں۔

"میں چاہتا ہوں تم مجھے میرا بھائی واپس لوٹاو۔اور اسکے بدلے مجھ سے اپنی بہن لے لینا"

حاتب مغدام نے اس لڑکی کی چلتی کائنات روک دی۔

"ت۔۔۔تم۔۔۔۔تم نے میری بہن کو بکاو کا مال سمجھ رکھا ہے؟"

وہ اسکے گریبان کو مٹھیوں میں دبوچ کر چیخی۔

"اسے میں نے کیا سمجھ رکھا ہے،تم نہیں سمجھو گی روشانے۔یہی میرا آخری فیصلہ ہے۔وہ میرے نکاح میں ہے۔جلد پیلس آجائے گی۔اسے واپس

چاہتی ہو تو مجھے الائم تک پہنچاو۔ کیونکہ تم جیسے فارس کے بارے جانتی تھی، آلائم بھی تمہارے پاس ہے۔ ایک ہاتھ سے دو اور دوسرے سے لو"

روشانے اسکی آنکھوں سے ٹپکتی شدت پر اسکا گریبان چھوڑے دو قدم پیچھے ہٹی۔

"میں عمائمہ کو بتاوں گی تم ہمارے بابا کے قاتل ہو تو تمہارا ہاتھ خود جھٹک دے گی۔ بلکہ تمہیں پھندے تک پہنچائے گی"

روشانے نے پینترا بدل کر سامنے کھڑے شخص کی روح جنجھوڑنی چاہی۔

"اپنی واحد نیکی اور جزاء سے دور ہونا بھی پھانسی کا تختہ ہی ہو گا۔ تم فکر مت کرو، مر جاوں گا لیکن میری آخری خواہش میرا بھائی ہے۔ اور آخری خواہش پوری ہونے کا حق ہر خاص و عام کو میسر ہوا کرتا ہے"

وہ اسے کرب کے جہاں میں چھوڑ تا وہاں سے گیا تو روشانے نے وہیں میز کا سہارا لیے خود کو گرنے سے بچایا، اور پھر تکلیف کا اک لامتناہی سلسلہ چل نکلا، وہ کیسے بھی کر کے اسکے گلوما آفس بلڈنگ سے نکلی۔

اسکے ہاتھ بری طرح کپکپا رہے تھے، تھوڑی دیر ہی ڈرائیونگ کر پانے کے بعد وہ سڑک کنارے گاڑی روکے ہچکیوں کی زد میں رونے لگی، اسکا پورا وجود لرزہ براندام تھا۔

"و۔۔وہ عمائمہ کو چاہتا ہے۔۔۔ایک قاتل کی چاہت ہے میری بہن۔۔۔ہمارے ہی بابا کو اذیت سے مارنے والے کی محبت۔۔۔نہیں وہ بھیڑیا کسی سے محبت نہیں کر سکتا۔وہ بس مجھے تکلیف دینا چاہتا ہے۔اسے پتا ہے پارس کی واپسی ناممکن ہے۔ تبھی اس نے یہ شرط رکھی۔دونوں طرف میرے جسم کے دو اہم حصوں کی موت ہے۔۔۔۔میں کیا کروں؟"

اس وقت وہ بہت زیادہ کرب کا شکار تھی، پورا وجود آبلے کی طرح دکھا جبکہ دم الگ گھٹنے پر وہ ڈور اوپن کرے گہرے سانس بھرتی باہر نکلی۔

"جب روتی ہو۔مجھے کیوں نہیں پکارتی؟"

پاس آکر رکتے پارس کی آواز پر وہ جھٹکے سے پلٹی اور اس قدر اس وقت پارس کو چاہتی تھی کے فوراً بازو اسکی گردن میں پروئے روتی ہوئی اسکے گلے جا لگی۔

"روتے ہوئے انسان انکو پکارتا ہے جو اسکی کمزوری ہوں۔آپ میری طاقت ہیں پارس"

وہ کسی سخت مشکل میں آگری ہے اسکا بخوبی احساس پاتے پارس نے بازو اسکے اطراف شدت سے لپیٹ لیے۔

"لگ نہیں رہا"

وہ اسکی سرگوشی پر جلدی سے حصار سے نکلی، وہ بہت پیارا لگ رہا تھا، نیلی سمندری طوفان کی مثل آنکھوں میں روشانے کا عکس بھر کر سانسوں کے بے حد قریب کھڑا۔

"بہت جلد رونا چھوڑ دوں گی ہمیشہ کے لیے"

وہ مسکرائی تو آنکھیں خوامخواہ بھیگیں، پارس نے اسکی دونوں درد کرتی آنکھیں باری باری اپنے ان ہونٹوں سے چھومیں جو خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ لمس کی زبان میں سب سے نشاط انگیز دولت تھے روشانے کی۔

وہ سارے آنسوؤں کو آنکھوں کی زنبیل میں واپس دھکیل گئی۔

"ایسا مت کرنا۔ میں تمہاری آنکھوں کے زائقے چکھنے کے لیے بہانہ کہاں سے لاوں گا؟۔ ابھی تو یہ ہوا کے یہ درد میں تھیں اور انکی دوا انکو پیار سے چومنے کے سوا کچھ نہ تھی"

وہ پارس کے لہجے میں گھلی نرماہٹ، محبت اور بے بسی پر بیک وقت مسرور مسکائی۔

"آپکو بہانے کی کہاں ضرورت۔ آپ تو میری مح۔۔۔"

وہ اسکے ہونٹوں کے آگے اپنی گال رکھ کر اسے جیسے روک گیا، وہ پیار سے وہاں مہر لگاتی ساتھ ہی واپس گلے جا لگی۔

"یہ جو آپ مجھے اظہار نہیں کرنے دیتے، میں گھٹ کر مر جاوں گی پارس"

وہ اسکو اپنے گلے لگا کر یہ بتا رہا تھا کے وہ اسے گھٹنے نہیں دے گا، اف یہ شکوے کا توڑ کرتا ہوا معانقہ۔ دھڑکنیں ایک ہوئیں اور جسم کی خوشبوئیں دو۔

"اظہار کرنے دے دیا تو میرا دوسرا سانس کہاں سے لاو گی۔۔۔"

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ اس سے زیادہ بے بس تھا، وہ گھبرا کر اسکے حصار سے نکلی، ان نیلی آنکھوں میں پھیلا رنج سوہان روح تھا، جیسے جان مٹھی میں بھر لے گا۔

"م۔۔مطلب؟"

وہ مقابل کے بکھرتے لہجے پر دل و جان تک ڈری۔

"مجھے لگتا ہے میں یہ برداشت نہیں کر سکوں گا۔

اس سکھ کے بعد مجھے دوسرا سانس لینے کی ہوش نہ رہے گی۔ ہوتا ہے ناں ہر انسان کا اک کمزور پہلو۔ میرا تمہارے ہونٹوں سے نکلا میری محبت کا اظہار"

پارس عیسی مغلانی ڈرتا تھا تو بس روشانے کے ہونٹوں سے نکلتے محبت کے اظہار سے اور اسکے اس ڈر میں اسکی پوری کائنات شامل تھی۔

"پ۔۔پارس۔"

وہ سخت کرب زدہ ہو کر رحم کی طلب آنکھوں کے گوشوں تک اتار آئی۔

"چینج داٹاپک۔۔ یہاں آو۔ بیٹھو اور بتاو کیا ہوا ہے؟"

وہ سڑک سے اترتے وہاں بنے بے شمار اوپر نیچے لگے پتھروں تک آئے جہاں سامنے تاحد نگاہ پھیلا سبزہ اور درخت تھے اور اسکے پار پہاڑوں کا سلسلہ جو سمندر سے گٹھ جوڑ کرتا۔

"حاتب نے میری بہن سے نکاح کر لیا، میری بہن پارس۔ بابا کا دیا آخری تحفہ۔ جو انسان مجھے خود کے لیے سیو نہیں لگا وہ اسکے لیے کیسے لگ سکتا ہے۔ حاتب نے کہا ہے میں اسے آلائم لوٹاوں بس تبھی وہ مجھے عمائمہ لوٹائے گا۔ اور اس سب میں سب سے زیادہ تکلیف دہ جانتے ہیں کیا ہے، اس آدمی کی آنکھوں میں نظر آتی سمندر سے گہری محبت۔ کیا آپ اس سب پر یقین کر سکتے ہیں؟"

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

لہجے کی تڑپ پر قابو پائے وہ ساتھ ہی بیٹھے پارس کو دیکھ کر بولی، جو کچھ دیر بس روشانے کو ہی دیکھتا رہا، پھر اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ جیسا احساس نمودار ہوا۔

"محبت جیسی بھی ہو، یقین کی مستحق ہے۔ تمہیں کیوں لگا کے اگر وہ تمہارے لیے سیو نہیں تو تمہاری بہن کے لیے بھی نہیں ہو سکتا روشانے؟"

پارس کے سوال میں اک نرمی تھی۔

"کیونکہ اس کی اس پیچھے ڈیمانڈ آپ ہیں"

روشانے کے جواب پر پارس نے نیلی آنکھوں میں الوہی سی چمک لیے متبسم انداز میں متوجہ ہوئے اسے دیکھا۔

"میں تو کبھی نہیں مل سکتا تمہارے سوا کسی کو، تو اپنے بابا کی امانت کو اسکے پاس رہنے دو۔ کیا یہ مشکل ہو گا جل پری؟"

وہ الجھی، سمجھ نہ آیا پارس کیا کہنا چاہتا ہے۔

"وہ ظالم ہے"

اپنے بابا کے دوسرے حصے پر آنچ تک روشانے سے برداشت نہ تھی۔

"ظالم ہوتا تو اتنی قیمتی دولت اسکے ہاتھ کیسے آسکتی تھی۔ مے بی وہ ہم سب میں سب سے زیادہ مہربان ہو۔ جب بات محبت کی ہو، ظالم بھی اپنی محبوب شے کو اپنے سائے تلے چھپالیتا ہے۔ اگر تمہیں حاتب مغدام کی آنکھوں میں اپنے بہن کے لیے گہری محبت دیکھائی دی ہے تو یہ تمہارے اطمینان کے لیے کافی ہونا چاہیے۔ تم ملی اس سے؟"

وہ آخری سوال پر پھیکا سا مسکرائی۔

"نہیں بس پکچر دیکھی ہے۔ بہت خوش تھی ملنے کو پر عین وقت پر حاتب نامی طوفان سے ٹکرا گئی۔ پارس! کیا میں واقعی عمائمہ کو اسکے رحم و کرم پر چھوڑ

دوں؟اس نے اگر اسکو بھی مجھ سے چھین لیا؟میرے پاس اب وہی ہے دنیا میں واحد وجود جسکے پاس بابا کی خوشبو ہو گی۔"

بہت شدید خواہش کے باوجود وہ اب تک عمائمہ سے دور تھی،یہ تکلیف روشانے کے ہر موں سے چھلک کر پارس کو بھی رنجیدہ کر رہی تھی۔

"مجھے لگتا ہے وہ تلافی کرنے میں ضرور کامیاب ہو گا۔تم جا کر عمائمہ سے ملو۔اسے بتاو کے تم اسکے پاس ہمیشہ ہو۔اسکی خوشی کو ترجیح دینا۔وہ خوش ہو گی تو تمہارے بابا کو بھی سکون ملے گا۔فارس سلطان تم دو کے پاس اپنی اپنی کمی کا نعم البدل چھوڑ گئے ایک دوسرے کی صورت۔یہ بہت بڑی خوشی ہے روشانے۔اسے محسوس کرو۔اور عمائمہ کو بھی کرواو۔۔۔۔"

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

روشانے نے مسکرا کر پارس کے مضبوط ہاتھ پر اپنا نرم و ملائم ہاتھ رکھا،وہ سارے الم و دکھ سے نکل آئی،اسکا مرجھایا چہرہ واپس پھول ہوا۔

"میں بہت لکی ہوں۔آپ میرے پاس ہیں"

دوسرا ہاتھ اٹھا کر روشانے نے پارس کی گال سے جوڑا جہاں اسکی رخسار پر بڑھی شیو کی چبھن روشانے کو انگلیوں کی پوروں تک اترتی محسوس ہوئی، وہ ہاتھ سرکاتی اسکی گردن کی اطراف لپیٹے پارس کی نیلی آنکھوں سے لمحہ بھر وہ سیاہ چشمان نہ ہٹا رہی تھی۔

پارس عیسی مغلانی کے لیے اپنی کائنات دو آنکھوں سے دیکھنا، دل بھاری کرنے سا مشکل تھا، روشانے نے انگوٹھے کی پور پارس کے نچلے ہونٹ پر رکھتے دبائی، وہ جھٹ سے اسکا بے باک حرکتیں جھاڑتا ہاتھ، مٹھی میں بھر گیا۔

"چلو جاو اب"

پارس نے اسکا دل منہ پھیر کر بری طرح توڑ دیا۔

"نہ جاوں تو؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

ٹوٹے دل کی کرچیاں سنبھالے اسکے پھیرے چہرے کو آس و تاسف سے دیکھتے حق جتایا۔

"میں چلا جاوں گا"

پارس نے گہرا سانس بھرتے بات ہی سمیٹ دی۔

"آپکو کیا لگتا ہے میرے ہاتھ آکر جل جائیں گے آپ؟"

وہ اسکے سرسری سے لہجے کو برداشت نہ کرتی اسکا مضبوط جبڑا ہاتھ میں دبوچے اپنے سامنے کرتی غصے سے بولی۔

"تمہارے ہاتھ جلانے والے تو نہیں"

اس لڑکی کے جملے نے پارس کو دہلا کر رکھ دیا۔

"ہمم۔۔۔تو پھر؟"

وہ سمجھ کر بھی انجان بنا، اسے روشانے کو کمزور دیکھنا پسند نہ تھا۔

"میری قربت تمہیں بہت کمزور کر دے گی۔"

وہ اسے ایک اچھا مشورہ مسکرا کر دینے کی کوشش میں روشانے کو تپا کر رکھ گیا۔

"کیوں۔۔۔ آپ میرا سارا خون پی جائیں گے کیا؟"

لہجے سے جلن، غصہ اور کوفت ٹپکی۔

"میں تمہارے قریب آیا تو تمہارے منہ سے اظہار ٹپک آئے گا، پھر میری جان پر بنے گی اور میں ٹھہرا سر پھرا آدمی۔ انتقام لیتے تمہاری جان پر بات لے آوں گا۔ پھر دنیا اور دنیاداری تو چلی جائے گی بھاڑ میں۔۔۔ پھر ہمیں ایک دوسرے کے شر سے رہائی کون دلائے گا؟"

وہ بولتا نہیں تھا، وہ لفظ، لہجے اور آواز کے نشاط انگیز اتار چڑھاو سے روشانے کے تمام حوصلوں کو شکست تھما دیتا تھا۔

"آپ چپ ہی اچھے ہیں"

وہ اپنا ہاتھ ڈر کر پارس کے ہونٹوں پر رکھ گئی، ساتھ سر بھی اسکے مضبوط کاندھے سے جوڑا، سر پر ڈھیلے سے لیا اسکارف کھلے بالوں سے سرک گیا، اس لڑکی کی خوبصورت جبین یوں چومنے کو میسر ہو رہی تھی کے وہ بہک رہا تھا۔

"نہیں۔ بولنے دو اب مجھے۔"

پارس نے اسکا ہاتھ پکڑ کر ہٹایا لیکن تب مسکرایا جب وہ فرصت سے آنکھوں میں وارفتگی بھرے اسے کندھے سے سر ٹکائے چہرہ اٹھائے تاڑ رہی تھی اور ایک بازو پیچھے سے پارس کے اطراف لپیٹ لیا۔

"ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟ دل کمزور پڑ رہا ہے میرا۔۔ نظر لگاؤ گی کیا؟"

پارس نے زرا سا سر جھکائے محبت سے اسکا ماتھا چوما اور اسکے لمس کی حدت نے روشانے کے پورے وجود کو لگتی ٹھنڈ کا توڑ کیا، شام بس رات میں ڈھلنے کے تیور دیکھا رہی تھی۔

"میں آپ کو کسی کی نظر نہیں لگنے دوں گی۔ لیکن اپنی نظروں کی گارنٹی نہیں دوں گی۔ چلے گاناں"

وہ پھر سے ہاتھ بڑھا کر اسکے چہرے کو چھو رہی تھی، جو ساخت، خوبصورتی اور دلکشی میں آنکھوں کے سنگم کے باعث دیکھنے لائق تھا، چھونے لائق تھا، آنکھوں میں عکس سا اتارنے لائق تھا۔

"چلنا تو چاہیے"

وہ اسکے ہاتھ کو پھر ہاتھ میں لے کر دبا کر پرے ہٹا کر ان گستاخیوں سے روکنے لگا پر وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے گرد لپیٹ گئی۔

"آپکے دونوں ہاتھ باندھ کر میں آپکے چہرے اور بالوں کو خوب سارا خراب کروں گی۔ میری چھوٹی سی وش۔ ابھی تک مجھے اتنا تو پتا چل گیا کے آپ فزیکل ٹچ سے خوف کھاتے ہیں۔ میں تو آپکے سر کا وبال ہوں۔ آپکو ہر اس چیز سے تنگ کروں گی جس سے آپ بھاگتے ہیں۔ منظور ہے؟"

وہ اپنی شرر انگیز پلاننگ بتا کر اجازت مانگتے آنکھیں کسی میخانے سے بدلوا آئی تھی تبھی تو ان سیاہ نینوں کا نشہ پارس کے سر چڑھنے لگا۔

"یہ وش آج کل میں پوری کرو تو مانوں۔۔۔۔"

وہ اسے بے خودی میں اکسا بیٹھا۔

"اوہ! مجھے چیلنج۔۔۔"

وہ ڈرامہ خیزی سے مسکائی، مستی بھری آنکھیں کسی کا دل ڈبونے پر تلیں۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelsone.com

"کچھ بعد ایک لوکیشن بھیجوں گی۔ پہنچ جایئے گا مسٹر پارس عیسی مغلانی۔ چھوٹی سی بیڈ میٹنگ کریں گے۔ کیونکہ اسکے بعد آپکو یہ محافظ کچھ دن دیکھنے کو نہیں ملے گی"

وہ اپنے جانے کا بتا رہی تھی اور پارس نجف کو اسکے پیچھے ہی بھیجنے والا تھا تبھی مطمئین تھا اور پر سکون بھی کے روشانے اپنے بابا کی ذمہ داری سنبھالنے والی ہے۔

"بیڈ میٹنگ اچھی بات نہیں ہے"

پارس نے فورا اعتراض کیا اور روشانے کا دل چاہا ناک پھوڑ ڈالے اس شریف زادے کا۔

"سوئمنگ پول میٹنگ چلے گی؟"

وہ بھی تو اپنے نام کی ایک تھی۔

"وہ تو اور قہر ہے۔۔۔۔"

پارس کا ہوش اڑا سوچ کر ہی۔

"بس۔۔ تو پھر بیڈ میٹنگ کینسل۔۔۔ سوئمنگ پول میٹنگ ڈن۔۔۔۔ تیرتا تو آتا ہے ناں۔ میری اداوں پر ہوش گنوا کر ڈوب گئے تو میں بچانے نہیں والی"

وہ فورا سے ظالم حسینہ بنی۔

"مجھے تیرنا نہیں آتا"

وہ صاف جھوٹ گڑ گیا، وہ اترائی۔

"اف یہ تو اور رومنٹک ہے۔۔۔ چلیں بچالوں گی آپکو"

وہ اسکے رخسار کو کھینچتی لاڈ سے مسکرائی۔

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس نے محسوس کیا وہ اسکے پہلو میں آتے ہی ساری دنیا بھول جاتی تھی، یہ بھی کے وہ کون ہے۔ اور کتنی بہادر ہے۔

"اب جاو روشانے۔۔۔ ورنہ یہیں بیٹھے رات ہو جائے گی۔ دیکھو ٹھنڈ ہو رہی ہے اور تمہاری ناک بھی رنگ بدل رہی ہے"

وہ لڑکی جب اسکی قربت کے لمحے جی رہی تھی، پارس صاحب کو اسکی سرخ ناک کی فکر ستانے لگی، اس پر تو روشانے کو الگ ہی غصہ چڑھا۔

"کل ساری رات لائبریری میں بیٹھ کر چنے بیچے ہیں کیا؟ جب وائف کو ٹھنڈ لگ رہی ہو تو اسے مزید قریب کرتے ہیں۔"

اسکے تپنے پر پارس کو خمار میں دھت مسکرانا پڑا۔

"مزید قریب کیا تو دونوں کا یا دل بند ہو جائے گا یا یہ سہولت سے آتی سانس۔"

ZUBIN WEB ZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس کے پاس ہر جواب تھا، وہ اسے سرد نظروں سے گھورتی فوراً سے حصار جھٹک کر اٹھ کھڑی ہوئی، اپنا اسکارف سر پر جمایا۔

"آپ ایک نمبر کے ڈھکن ہیں"

روشانے کہہ کر گاڑی کی سمت بڑھی ہی کے پارس نے بازو سے دبوچ کر جس طرح اپنی طرف کھینچا، وہ جی جان سے دہل گئی۔

"جل پری۔ میں تمہیں قید اور بے بس نہیں دیکھ سکتا۔ پھر بھلے وہ قید میرے حق کی ہی کیوں نہ ہو، میرے ان ہاتھوں، بازوؤں اور سینے کی ہی کیوں نہ ہو۔ میرے ان ہونٹوں کی ہی کیوں نہ ہو"

اک اک حرف سے وہ روشانے میں سکون اتارتا ہوا اسکو بنا چھوئے بھی مہکا گیا۔

"آپکا نام تاریخ میں سنہری حروف سے باقاعدہ میں خود لکھوں گی"

مہکی مہکی شرارت لیے وہ جناب کو بڑا طنز مار گئی۔

"ہر بار مجھ سے وقت پر بھاگ جانا۔اس سے پہلے تمہیں ہر طرح قید دیکھنے پر میرا یہ بے ایمان ہوتا دل مچلنے لگے۔جاو اور اپنے دل کو سکھ سے دھڑکنے کا اختیار دو۔۔عمائمہ سے ملو"

پارس نے اسکی آنکھوں میں مجسم خود کو تکتے اسے خود سے نجات دی اور یہ سچ تھا وہ پارس کے پاس دل بن کر دھڑکتی تھی۔

"کچھ دن بعد ملوں گی اب آپ سے۔اپنا کچھ وقت صرف عمائمہ کو دینا چاہتی ہوں"

پارس نے دل پر پتھر رکھے جدائی کی اجازت دی۔

"منظور ہے۔رونے کی کوشش کی تو کہیں سے بھی ٹپک آوں گا"

وہ اسکا ہاتھ چھڑواتی رک کر پارس کی دھمکی پر پلٹی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"آجانا اور میرے دل سے لگ جانا۔ یہ آپ سے لپٹنے کو ویسے بھی بیقرار رہنے لگا ہے۔ سی یو"

وہ پارس کو ہاتھ ہلاتی چلی گئی اور شام اسکے اوجھل ہوتے ہی پارس کو مزید تاریک لگنے لگی پر وہ تاریکیوں کا عادی اب ڈرتا نہیں تھا، ڈر سے لڑنے کا شوقین تھا۔

..._____..

سارا دن آہل اپنے دوستوں کے ساتھ ہی انجوائے کرتا رہا، رات ڈنر پر عائشہ نے اسکے لیے بہت سارے مزے دار پکوان بنائے، جبکہ شیزا تو ڈنر کے بیچ بھی بس اسکی نظروں سے گھبراتی ہی رہی، وہ بالاج اور عائشہ کا ایک ہی دن میں جیسے چہیتا بنتا دیکھائی دے رہا تھا، یہ شیزا کے لیے خطرے کی گھنٹی تھی۔

شیزا، ڈنر کے بعد کچن وغیرہ سمیٹنے اور چائے کا بہانہ کیے منظر سے اوجھل ہو گئی پر کانوں میں آہل کی ہنسی آواز، اسکی امی بابا سے باتیں پڑتی رہیں، وہ ان

سب کو بھی دوست کی شادی پر آنے کی دعوت دے رہا تھا پر دو دن بعد اتفاق سے بالاج سکندر کے ایک دوست کے بیٹے کی بھی شادی تھی۔

"ہم ضرور جاتے پتر پر اگر میں رضوان کے ہاں نہ گیا تو ساری عمر شکوہ نہیں جائے گا اسکا"

بالاج سکندر نے مسکراتے ہوئے منع کیا تو آہل نے بلکل برا نہ منایا۔

"اگر آپ دونوں مناسب سمجھیں تو میں شیزا کو لے جاوں۔ میں خود دھیان رکھوں گا اسکا بلکل باڈی گارڈ کی طرح کیونکہ جیسے وہ آپکی عزت ہے میرے لیے بھی احترام کا دوسرا نام ہے۔ ایچکولی مہندی میں کپل تھیم ہے۔ اب یہاں میں کسی فی میل کو کہاں سے ارینج کروں گا دو دن میں، عائشہ آنٹی کا پاسیبل ہوتا تو میں آپکی حسینہ کو لے جاتا پر آپ دو کا ادھر جانا بھی ضروری ہے۔"

آہل نے اتنے مان سے ریکوسٹ کی کے بالاج اور عائشہ دونوں ہی سوچ میں ڈوب گئے جبکہ کچن میں دروازے سے لگ کر کھڑی شیزا کو الگ ہول اٹھے۔

"وہ تھوڑی شائے ہے۔پتا نہیں جائے نہ جائے۔"

بالاج صاحب نے اپنی طرف سے رائے دی تو عائشہ فورا بولیں۔

"گھر بور ہو گی۔اچھا ہے چلی جائے۔لے جانا اسے پر خیال رکھنا ہماری بیٹی کا۔"

عائشہ کا راضی ہونا بالاج صاحب کو تھوڑا غیر مناسب لگا پر آہل کی خوشی کے آگے وہ اس وقت چپ ہو گئے، آہل بھی چائے پی کر سونے چلا گیا۔

"کیا ضرورت تھی اجازت دینے کی عائشہ۔جیسا بھی ہے ہمارے لیے اجنبی ہی تو ہے۔اپنی بیٹی کیسے بھیج دیں اسکے ساتھ؟"

بالاج سکندر خفگی سے بولے۔

"آپ نہیں سمجھیں گے بالاج صاحب، گھر آئے رشتے کو ناں کر کے ٹھکرانے والی بات تھی۔ شریف بچہ ہے۔ ضرور جائے گی شیزا۔ میں بھی سونے جا رہی ہوں تھک گئی۔ شیز اپتر کچن سمیٹ کر ہلنا ادھر سے"

عائشہ صاحبہ کے آگے کہاں کوئی بول سکتا تھا تبھی تو بالاج سکندر بھی افسوس سے سر ہلاتے ہی رہ گئے البتہ شیزا کے تاثرات کچھ پر اسرار لگ رہے تھے۔

وہیں دوسری طرف روشانے، عمائمہ کے گھر کے ایڈریس پر پہنچی، اگر پارس ہمت نہ دیتا تو وہ کبھی یہ طویل فاصلہ اتنے حوصلے سے عبور نہ کر پاتی۔

ملازمہ نے روشانے کو ریسیو کیا اور گیسٹ روم میں لا کر بٹھایا، روشانے نے بے تابی کے سنگ روم میں ٹہل کر وہ چھ سات منٹس گزارے اور پھر گیسٹ روم کے انٹرنس سے اندر آتی سارہ اور عمائمہ کو دیکھ کر روشانے کی آنکھیں بھر آئیں۔

"اسلام و علیکم، کیا ہم آپکو جانتے ہیں بیٹی؟"

سارہ نے قریب آتے اس پیاری سی بچی کو مخاطب کیا جو بس عمائمہ کو دیکھتے جذباتی ہو رہی تھی۔

"وعلیکم السلام، نہیں۔ لیکن میں جانتی ہوں۔ یہاں آو عمائمہ"

وہ دونوں ہی روشانے کے نام لینے پر خوفزدہ لگیں پر پھر نا جانے کیا ہوا کے عمائمہ نے جلدی سے پاس آتے روشانے کو دیکھ کر بھیگی سی سمائیل دی۔

"آ۔۔ آپ م۔۔ میری آپیا ہیں ناں۔۔ کالی آنکھوں والی روشانے؟ ہے ناں۔۔"

عمائمہ کے سوال پر جہاں سارہ آبدیدہ ہوئیں وہیں روشانے نے سر ہلاتے ہی پکڑ کر اس بابا کی امانت کو اپنے سینے لگا لیا، عمائمہ ہر درد اور تکلیف بھلائے بازو روشانے کے اطراف پوری شدت سے لپیٹ گئی، دونوں بہنوں کا یہ حسین ملن سارہ کے دل کو بھی تڑپا گیا۔

"تم سے تو سچ میں بابا کی خوشبو آ رہی ہے۔ میری جان! تم میری بہن ہو۔ تم میرے دل کا ٹکڑا ہو۔"

روشانے کے اپنے آنسو بے قابو ہو گئے، عمائمہ خود رو پڑی جیسے بھری کائنات میں کھویا کوئی جسم کا حصہ مل گیا ہو۔

"آپیا۔۔۔ آپکو حاتب نے ڈھونڈا میرے لیے؟"

وہ عمائمہ کے منہ سے حاتب کے اس قدر محبت سے لیے نام پر سپاٹ پڑی، پر دل نہ چاہا عمائمہ کی آنکھوں کی آس توڑنے کا۔

"ہاں اسی بھیڑیے نے"

روشانے نے اسکے دونوں ہاتھ چومتے غصے پر بھرپور قابو پایا پر بھیڑیے کا سن کر عمائمہ افسردہ ہوئی۔

Zubiaweszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"آپیا انھیں بھیڑیا مت کہیں۔ میں جو آپکو زندہ سلامت ملی ہوں انکی وجہ سے۔ میری کڈنیز فیلئیر کے بعد ڈاکٹرز نے کہا تھا میں مر جاوں گی۔ لیکن وہ اچانک آئے اور مجھے اپنی کڈنی دی۔ یہی نہیں مجھے بہت پیار سے بی جان سے مانگا۔ وہ دنیا کے سب سے اچھے انسان ہیں۔ آپ انکو بھیڑیا کیوں بول رہی ہیں۔ انہوں نے تو میری جان بچائی"

عمائمہ کے الفاظ، اس نے چھلکی ہوئی آگاہی نے روشانے کو جیسے رنجیروں میں جکڑا۔

"اب نہیں کہوں گی۔ کیونکہ اس نے تمہاری ہی نہیں، یہ کر کے میری جان بھی بچالی۔ یہاں آو میرے پاس میرے دل کے ٹکڑے"

روشانے نے اسے پھر سے گلے لگایا، سارہ بھی آگے آئیں اور روشانے کا ہاتھ پکڑ کر چومتے بے حد شفقت لٹائی۔

"تم دونوں باتیں کرو۔ میں تب تک کھانا لگواتی ہوں"

سارہ نے دونوں کو پرائیویسی دی اور خود خوشی خوشی کچن کی طرف بڑھیں جبکہ روشانے نے احتیاط کے سنگ عمائمہ کو کاوچ پر بٹھایا، دونوں کی آنکھیں زرا دیر رو کر ہی سوجھ گئیں۔

"درد زیادہ ہے؟ تم دونوں کا آپریٹ ہوا۔ وہ تم سے ہارش طرح پیش آیا تھا کیا؟ بتاو مجھے۔ اپنی آپیا سے اب کچھ مت چھپانا"

روشانے کو ابھی بھی حاتب کے اس روپ پر یقین کرنا دوبھر لگا۔

"نہیں تو۔ وہ تو مجھے دیکھتے بھی اتنے پیار سے ہیں۔ مجھ سے اتنے آرام سے بات کی اب تک۔ اب تو انہوں نے مجھے میری آپیا دیں۔ آپیا آپ میرے پاس رکیں۔ میں آپکو نہیں جانے دوں گی کہیں۔ مجھے بتائیں بابا مجھ سے کب ملیں گے؟"

وہ لب و لہجے سے چھلکتی بے تابی لیے روشانے سے سب ابھی جاننے پر آمادہ تھی۔

"میں ایک دو دن تمہارے پاس ہی رہوں گی۔ باقی بابا کہاں ہیں یہ تم حاتب سے ہی پوچھنا۔ اسی کو پتا ہے۔ میں دو دن بعد تھوڑی بزی ہو جاوں گی اس لیے تمہیں بہت سارا ٹائم دینا چاہتی ہوں۔ یہ دو دن صرف بہنوں کے نام۔ بہت ساری باتیں کرنی ہیں مجھے تم سے"

عمائمہ نے پھر سے اسکے حصار میں سمٹ جاتے مسکراہٹ دی کیونکہ وہ خود کو روشانے کے ملتے ہی بہت مضبوط محسوس کر رہی تھی۔

..._____..

دو دن گزر گئے تھے، ان دو دنوں میں آہل زیادہ تر دوستوں کے ساتھ رہا اور اس بیچ اسکی شیزا سے دوبارہ بات نہ ہو سکی، جبکہ حاتب اور ابراہیم بھی مصباح منصور کے کیس میں دو دن الجھے رہے کیونکہ اسکی ضمانت میں کافی پیچیدگیاں تھیں، پارس کے یہ دو دن کچھ اونلائن ڈیلنگ اور ہدایت بابا سرکار کی صعبت میں گزرے، اس بیچ وہ روشانے سے رابطے میں رہا، وہ عمائمہ کے

ساتھ تھی اس بارے اس نے ہاشم انکل کو یہی بتایا تھا کے وہ کسی کام سے اوٹ آف سٹی ہے، عمائمہ دو دن میں ہی گلاب کی طرح کھل گئی، اسے پہاڑ جیسی قوت وہمت ملی کے اب وہ دنیا میں اکیلی نہیں ہے۔

ابراہیم اور حاتب کے وکیل کی ان تھک کوشش کے بعد فائنلی دو دن بعد مصباح منصور رہا ہو گیا تھا اور رہائی سے جب وہ واپس اپنے ولا جا رہا تھا اسکی گاڑی پر اچانک نامعلوم افراد کی طرف سے حملہ ہوا، اسکے تمام لوگ مارے گئے جبکہ اس وحشی درندے کے سر پر ہلکی چوٹ آئی اور مصباح کو کچھ نامعلوم لوگ آج دوپہر کے وقت اٹھا لے گئے۔۔

روشانے نے دو دن عمائمہ کے ساتھ گزارنے کے بعد جب واپسی کی اجازت لی تو عمائمہ نے ساتھ چلنے کی ضد کی جسے روشانے نے خوشی خوشی قبول کیا۔

"سارہ آپا! میں عمائمہ کو ایک دو گھنٹے تک ڈراپ کر دوں گی آپ پریشان مت ہوئیے گا"

عمائمہ کو گاڑی میں جا کر ویٹ کرنے کا کہے وہ خود بھی اپنا بیگ لیے باہر آئی اور ان سے گلے لگی، وہ روشانے کے آنے پر خود بھی دو دن بہت خوش رہی تھیں۔

"ہمیشہ خوش رہو میری جان۔"

سارہ سے دعائیں وصولتی روشانے، انھیں بائے کہے خود بھی گھر سے نکل گئی۔

..._____..

عمائمہ کی روشانے کے ساتھ مغدام پیلس شام آمد ایک بہت بڑا سرپرائز تھی، سب شام کی چائے ہی پی رہے تھے جب وہ دونوں ساتھ آئیں اور سبکو جوائن کیا۔

روشانے نے عمائمہ کے بارے ابھی کسی کو کچھ نہیں بتایا تھا، ایون ہاشم کو بھی نہیں کیونکہ وہ چاہتی تھی عمائمہ کے بارے حاتب ہی اپنی فیملی کو بتائے۔

حاتب اور ابراہیم گھر موجود نہیں تھے، پریسہ نے تو عمائمہ کو اپنے پاس بٹھایا اور وہی اس سے باتیں بھی کرتی رہیں، جبکہ سہانہ اور ہاشم دو دن سے ویسے ہی افسردہ اور ناراض تھے کے انکی سرد مہری عمائمہ کے سامنے بھی چھلکتی رہی، عمائمہ کو سہانہ اور ہاشم مغدام کے سپاٹ چہرے اور خاموشی بہت محسوس ہوئی لیکن پریسہ نے زیادہ دیر اداس ہونے نہ دیا۔

وہ لوگ ڈنر کے لیے رکے کیونکہ پریسہ اپنی بہو کو پہلی بار بنا ڈنر جانے دینا نہیں چاہتی تھیں۔

حاتب دو دن سے شپمنٹ کے کام میں بھی مصروف تھا اور اسی حوالے سے آج بھی میٹنگ دیر پار ہی اور جب وہ واپس آیا تو پورچ میں کھڑی دو دن بعد روشانے کی گاڑی دیکھے وہ گہرا سانس بھرے سیدھا پیلس ہی داخل ہوا، بلیزر اتار کر لاونج میں لگے صوفے پر پھینکے وہ پیاس محسوس کرے گریبان کے بٹن کھولتا کچن کی طرف چلا گیا۔

وہیں روشانے نے بھی رات زیادہ ہونے کے سبب اجازت طلب کی، لیکن عمائمہ ابھی بھی اداس تھی کیونکہ وہ صرف حاتب سے ملنے آئی تھی۔

"اپنا بہت خیال رکھنا میری جان۔۔۔بس تم ٹھیک ہو جاو۔ ہم دھوم دھام سے تمہیں دلہن بنا کر لائیں گے"

پریسہ نے گلے لگا کر عمائمہ کا ماتھا چوما جسکے بعد وہ دونوں ہی واپسی کے لیے نکلیں مگر کچن میں حاتب کو دیکھتے ہی عمائمہ اس طرف چلی گئی۔

"تم یہاں۔۔۔کس کے ساتھ آئی ہو عمائمہ؟"

وہ کچن سے نکلا تو آگے عمائمہ کو دیکھتے ہی اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے قریب کھینچے اس کا چہرہ آنکھوں میں بسائے بولا۔

"تھینکیو کہنے آئی ہوں۔مجھے میری آپیا دینے کے لیے۔وہ مل گئیں۔وہ دو دن پہلے رات کو میرے پاس آئیں، میں نے جب کہا کے آپ نے ڈھونڈا تو بولیں کے ہاں۔میں نے انکے ساتھ زندگی کے خوبصورت دو دن گزارے

اور ابھی ضد کی ساتھ آنے کی۔ ابھی وہ مجھے ڈراپ کر دیں گی واپس۔ آپکا ویٹ کر رہی تھی میں"

عمائمہ کی مسکراتی آنکھیں، اسکی مشکور سرگوشیاں حاتب کی آنکھوں کے کوشے لال کر گئیں۔

"ہمم۔۔ تم سب سے ملی؟ ممی بابا اور سہانہ سے؟"

حاتب نے اسکے کھلے بال سنوارتے بات بدلی۔

"جی ملی۔ سب تھوڑے ناراض لگے آپکی ممی کے سوا۔ خیر مجھے برا نہیں لگا۔ بس میں بہت خوش تھی تو آپ کو بتانا چاہتی تھی۔ میں نے آپیا سے بابا کا پوچھا پر وہ کہہ رہی تھیں آپ سے کہوں۔ آپ ہی لا کر دیں گے۔۔۔۔ تو مجھے بتائیں آپ بابا کب دیں گے مجھے؟"

وہ یہ سب برداشت کرتے کرتے یکدم ہی عمائمہ کے پیچھے سے نمودار ہوتی روشانے کو دیکھنے لگا جسکی آنکھوں میں ابھی بھی بہت ساری ناراضگی جمی تھی۔

"میں گاڑی میں ویٹ کر رہی ہوں عمائمہ، آجاو"

روشانے کی آواز پر وہ فوراسے حاتب سے دور ہوئی اور اس سے پہلے پیچھے ہی جاتی، حاتب نے عمائمہ کی بازو پکڑ کر روک کر واپس اپنے سینے سے جوڑا، وہ اب تک دم سادھے حاتب کے جواب کی منتظر آنکھیں آس سے اٹھا کر حاتب کی آنکھوں میں ڈال گئی۔

"تمہارے بابا ابھی نہیں دے سکتا تمہیں، تھوڑا وقت چاہیے۔ بس ایک ریکوسٹ ہے تب تک تم مجھ سے دوبارہ یہ سوال مت کرنا۔ بابا اور میری سسٹر سہانہ ابھی تمہیں جانتے نہیں۔ جیسے ہی انکو پتا چلے گا تم کون ہو، سب سے زیادہ پیار وہی دیں گے تمہیں"

وہ یکدم ہی گلاب کی طرح کھل گئی، آنکھیں نم پڑیں۔

"سچی؟"

اسکا یقین مانگنا حاتب کو دل بند کرتا محسوس ہوا۔

"مچی۔۔۔ آپیا کے مل جانے کا یہ مطلب نہیں تم سیر سپاٹوں پر نکل کر اپنا زخم خراب کرلو۔ اسے بتایا تو نہیں تم نے کہ میں نے کڈنی دی؟ یہ مت کہنا کے بتادیا۔"

حاتب کو اندازہ تھا کے وہ کتنی بھولی ہے، اور وہ بھی توڈر گئی اس تمہید پر۔

"ب۔۔۔ بتادیا۔ میں کیسے چھپاتی۔ وہ آپ پر پتا نہیں کیوں غصہ تھیں۔ مجھے اچھا نہیں لگا تبھی میں نے جب بتایا کے آپ نے میری جان بچائی، انہوں نے مجھے گلے لگا کر کہا کے حاتب نے انکی بھی جان بچائی یہ کر کے۔ پھر مجھے اچھا لگا"

وہ روہانسی ہوتی سب بتانے لگی، حاتب کا دل تو کیا حلق تک بھاری پڑا۔

"عمائمہ۔ آگے سے ایسے نہیں کرنا۔ ہمارے بیچ کی کوئی بات مت بتانا۔ میں اسکے آگے پہلے ہی بہت چھوٹا انسان ہوں۔۔۔ تم سمجھ رہی ہو؟"

عمائمہ کو حاتب کا منع کرنا دکھی کر گیا، وہ یہ کہتے اپنی بھاری آواز کو ٹوٹنے سے روک نہ سکا۔

"آپ کسی کے آگے چھوٹے ہوں یہ میں ہونے نہیں دوں گی۔ تو پلیز آپ اداس نہ ہوں۔ وہ آپ سے کیوں ناراض ہیں میں نہیں جانتی پر آپ سے کوئی بھی کبھی ناراض نہ ہو میں یہ چاہتی ہوں۔ ٹھیک ہے ناں؟"

وہ اسکو اپنے سینے لگاتا اسکی ٹھیک ہے ناں پر از سر نو لٹ گیا۔

"تم یہاں آئی۔ مجھے بہت خوشی ہوئی۔ آتی رہنا"

SAMARWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMARWAMIRZANOVELS.COM

حاتب نے اسے اپنی مضبوط گرفت سے بے چین ہونے پر فورا آزاد کیا، وہ مسکرا کر سر ہلا گئی جیسے بتانا چاہتی ہو کے اسکے لیے حاتب مغدام کے پاس آنا کتنا اچھا ہے۔

"آپ کا درد کم ہوا؟"

ان شربتی آنکھوں میں غالب آتے خمار کے بادلوں پر نظریں جمائے وہ سرگوشی سے بھی مدھم آواز میں بولی۔

"ہمم۔ دو دن پہلے ہی کم ہو گیا تھا۔ تم تھوڑی دیر رک نہیں سکتی۔؟"

حاتب نے اسکی کمر میں دونوں اطراف سے ہاتھوں کی گرفت بناتے عمائمہ کو اوپر اٹھا کر آنکھوں کے سامنے کرتے آہستگی سے اٹھا کر کچن مڈ کو کنگ کاونٹر ٹیبل پر بٹھایا تو وہ تھوڑا درد پر کراہی پر حاتب کے قریب ہو کر کھڑے ہونے پر چہرے پر سے درد کا اثر فورا مٹا گئی۔

اپنے سنہری رنگ سے بدل کر اسودی میں بدلتی مقابل کی آنکھوں کے بے باک تیور عمائمہ کا سانس تنگ کرنے لگے۔

"آپیا باہر ویٹ کر رہی ہیں۔"

عمائمہ نے ڈرتے ہوئے بتایا۔

"میسج کرو اسے کے آپیا پانچ منٹ آپ لان میں واک کریں"

حاتب نے پیچھے کاونٹر پر پڑا اپنا فون اٹھا کر روشانے کی چیٹ کھول کر فون اسے تھمایا جسے عمائمہ نے فوری تھاما۔

"آپیا پانچ منٹ تک آتی ہوں، آپ واک کر لیں"

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

عمائمہ کا میسج لان میں ہی ٹہلتی روشانے نے جب حاتب کے نمبر سے پڑھا تو پھیکا سا مسکراتی پول کے پاس جا کر وہیں کنارے پر پیر لٹکا کر بیٹھ گئی۔

عمائمہ نے فون واپس بڑھایا جسے پکڑ کر حاتب نے واپس اسکے پیچھے ٹیبل پر رکھا۔

"کیسی شادی چاہتی ہو؟"

حاتب کے ہاتھ اسکے بالوں کو بکھرنے لگے تو نزدیکی، سانسوں کو۔

"سادہ سی"

وہ ہنوز گھبرائی بولی۔

"ایک ہی بار ہوتی ہے۔ سادہ کیسے چلے گی؟ تم کہو کے دھوم دھام سے کرنی ہے۔ اور مجھے بتاو تمہارا فیورٹ کلر کیا ہے۔ اور یہ بھی کے مجھے اپنے پرسنل نمبر سے کب کال میسج کرنا شروع کرو گی۔ میں سیل فون لے کر دوں تمہیں؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ اتنا سب تو سوچ ہی نہ پائی تھی، نہ کبھی زندگی نے اسے خواب دیکھنے کی مہلت دی تھی۔

"لے دیں۔ اور میرا کچھ بھی فیورٹ نہیں ہے۔ آپ کو جیسے پسند ہے کر لینا۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔"

وہ انکار بھی ایسے کر گئی کے سامنے والے کو ڈھیڑ پیار آیا۔

"سب تمہاری پسند سے ہو گا، میں کچھ نہیں سنوں گا۔ کل ہی سیل فون مل جائے گا تمہیں۔ لیکن اسے ڈیکوریشن پیس بنا کر رکھنا نہیں ہے۔ مجھے بہت سا تنگ کرنا ہے"

وہ فوری مسکرائی، حاتب کا اسے توجہ دینا اسے مہکتے پھول سا کر گیا، ساری گھبراہٹ و بوکھلاہٹ کہیں دور جا مفقود ہوئی۔

"میں تنگ نہیں کر سکتی۔ میں اچھی بچی ہوں"

اسی میٹھی مسکراہٹ کو ہونٹوں پر سجائے وہ اپنا پہلی بار دفاع کرتی حاتب کی دھڑکنوں سے کھلے عام کھیل گئی۔

"میں چاہتا ہوں تم تنگ کرو۔جو چاہو میرے معاملے میں کر سکتی ہو"

وہ اسے اپنے معاملے میں خود مختار چاہتا تھا۔

"ک۔۔کوشش کروں گی۔اب میں جاوں؟"

حاتب نے اسکے واپس اندر ہی اندر کپکپانے کو محسوس کیا اور دونوں ہاتھوں میں اسکا چہرہ بھرے اپنے سامنے کیا۔

"مشکل سوال ہے بہت عمائمہ۔تم نے کر کیسے لیا؟"

حاتب کی تیز پر تپش مہکتی سانسیں اپنے ہونٹوں تک رینگتی محسوس کیے وہ مٹھی میں اسکی شرٹ سینے سے دونوں ہاتھوں میں بھر کر اسکے نافراموش کیے جاتے آنکھوں کے سوال سے الجھی۔

وہ تیز تیز سانس لیتی سراسر مشکل میں لگی اوپر سے حاتب اسکی بڑھتی دھڑکن بھی محسوس کر رہا تھا، اسکی آنکھیں حاتب کا دامن پکڑ کر نجات کے لیے چلا رہی تھیں اور یہ زندگی کی مشکل گھڑی تھی، دو دن اس نے کیسے خود کو سنبھالا تھا اور حرام مشروب سے بھی طبیعت اور کچھ بیزاری کے سبب گریز برتا، سگریٹ سے تھوڑی سی کیسے مدد لی وہی جانتا تھا اور اب وہ اسکے اتنے قریب تھی کے خود کو قابو میں رکھنا دوبھر ہونے لگا۔

اور وہ بچی نہیں تھی، ہر طرح کی نظر پہچانتی تھی، جان چکی تھی کے وہ کیسے اپنے ہی حق سے مکر تا خود پر ضبط کر رہا ہے۔

"میں نے دو دن آپکو مس کیا۔ پھر مس کروں گی۔ اب اتار دیں نیچے۔ آپیا میرا ویٹ کر رہی ہیں۔ میں پھر آوں گی پکا۔ جلدی آوں گی"

وہ پہلو بدل کر مچلنے لگی اور اس سے پہلے خود کو درد دیتی، حاتب نے اسے ویسے ہی اٹھا کر نیچے اتارا، وہ چھینپا سا مسکرائی۔

"اور مجھے یہ بھی کہنا تھا کے آپکی آنکھیں بہت پیاری ہیں"

جاتے جاتے وہ پھر پلٹی، الوہی سی مسکان لبوں پر سجا کر حاتب کا دل لوٹ گئی۔

"سب کو خوفزدہ کرنے والی آنکھیں تمہیں اچھی لگیں۔۔۔تم واقعی نارمل پیس نہیں ہو میری طرح"

اپنے جذبات پر بندھ باندھتا وہ جان بوجھ کر شرارت پر اترے مسکرایا۔

"نارمل پیس نہیں ہوں تو کیا ہوں بھلا؟"

وہ چاہتی ہی نہ تھی حاتب مغدام خود کو سنبھالے۔

"اس کی کنفرمیشن تمہارا ایک پورا دن اور رات لے کر ہو گی. تمہارے ایک ایک لمحے پر حکم چلانا چاہتا ہوں۔اپنی ہر سانس اور دھڑکن میرے پاس گروی رکھو پہلے"

ایسا علاج سنے وہ خود کو ابنارمل ہی بہتر محسوس کرتی عارضوں پر پلکوں کا سایہ کر گئی۔

"اگر نہیں تو سراسر ابنارمل ہو تم"

وہ اسکی شرم، لاج اور جھجک کے پیش نظر اسے مزید چھیڑ گیا۔

"تو کیا ہوا۔ دنیا ساری نارمل ہے ناں۔ میں ابنارمل بھی جی ہی لوں گی کچھ کر کے۔"

وہ اپنے سمٹے خول سے نکلتی خوبصورت لگی۔

"اور وہ کچھ کیا ہو گا؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب نے پھر سے ہاتھ بڑھا کر اسکی کمر میں لپیٹ کر اپنے نزدیک سرکایا۔

"پ۔۔پتا نہیں"

وہ حاتب کے یوں پاس چلے آنے پر حواس باختہ ہوئی۔

"پتا کرواو پہلی فرصت میں"

وہ دھیرے سے اپنے جذبات کے ہاتھوں عمائمہ کے چہرے کو اوپر اٹھائے جھکا اور عمائمہ کے زیریں لب اور سرک کر ٹھوڑی کو اپنے استحقاق کی دہکی سی آنچ دیتے اپنے نچلے لپ کو دانتوں میں چباتا پیچھے ہوا، عمائمہ یوں تھی جیسے اسکے جسم کا سارا لہو حاتب مغدام کے بڑھتے قدم پر رگوں میں جم گیا ہو۔

حاتب نے سنجیدہ سی مسکراتی آنکھوں سے عمائمہ کی شبنمی آنکھوں کو دیکھا، وہ بھی جواباً سانس روکے ان شربتی آنکھوں میں تکنے لگی جہاں خمار کی سرخی عمائمہ کے بڑھتے دکھ پر پریشانی بنی۔

"آئی ایم سوری۔ تم جاواب۔۔۔۔خیال رکھنا اپنا"

حاتب نے عمائمہ کے پیلے پڑتے چہرے کو دیکھے اپنی بے خودی کی بروقت معذرت کی اور اپنا فون اٹھاتا کچن سے نکل گیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

عمائمہ نے کچن کاونٹر سے لگتے دونوں ہتھیلیوں کو اپنے دہکتی گالوں سے جوڑا۔

آنسوؤں کا گولا سا اسکے حلق میں بنتا گیا جسے اس نے بہت مشکل سے گلے کے اندر نگلا۔

وہ جب تک لان میں آئی، حاتب اپنے روم میں پہنچ کر باہر ٹیرس تک نکل آیا، اسکی سنجیدہ نظر عمائمہ اور روشانے پر جمی تھی۔

"آگئی میری جان"

روشانے نے پیر سرئمنگ پول سے نکالے اور گیلے پیروں میں ہی ہیلز چڑھاتے وہ عمائمہ کے دونوں ہاتھ جو کافی سرد پڑ رہے تھے، اپنے ہاتھوں میں دبائے۔

"کیا ہوا تمہیں؟ کچھ کہا ہے حاتب نے"

عمائمہ کے چہرے کی رنگت اب تک بحال نہ پائے روشانے نے اسکے ہاتھ آزاد کرتے چہرہ ہاتھوں میں بھرا۔

"نہیں۔بس یہاں سے جانے کا دل نہیں کر رہا آپیا"

وہ معصوم بھولے بچے کی طرح اپنی خوشی بتا کر جہاں حاتب کی آنکھوں میں نشاط سمیٹ لائی وہیں روشانے نے اسے اپنے گلے لگایا لیکن تبھی اسکی نظر ٹیرس پر کھڑے حاتب مغدام پر گئی جسکے چہرے ہر فتمخذانہ خوشی رقص کر رہی تھی۔

"ہولو خوش حاتب مغدام۔لیکن سب ابھی بھی ختم نہیں ہوا۔تم نے عمائمہ کو اپنی کڈنی دے کر بھلے وقتی میرے عتاب اور قہر سے خود کو بچا لیا ہو پر حساب تم پر قرض رہے گا"

روشانے نے ناراضگی سے نظریں ہٹائیں اور پکڑ کر عمائمہ کو روبرو لائی۔

"تمہیں حاتب اس لیے اچھا لگا کیونکہ اس نے جو مہربانی تم سے روا رکھی وہ قابل محبت ہے۔ لیکن اسکے پیچھے خود کو اتنا پاگل مت کرنا۔ یہ آپیا کی ایڈوائز ہے۔ ہر چمکتی چیز سونا نہیں ہوتی عمائمہ۔ آجاو میں تمہیں تمہاری بی جان کے پاس ڈراپ کر کے آتی ہوں"

عمائمہ نے آپیا کی نصیحت پلو سے باندھی اور حاتب تب تک دونوں کو دیکھتا رہا جب تک روشانے گاڑی گیڈ سے نکالے بھگا نہ لے گئی۔

"تم عمائمہ کو بھڑکاتی رہو، میں اسے اپنا بناتا رہوں گا۔ تم کو جیتنے نہیں دوں گا۔ تمہیں ہر صورت مجھے میرا بھائی لوٹانا ہو گا روشانے"

خود کلامی کرے حاتب ابھی کچھ دیر پہلے عمائمہ کی قربت محسوس کرتے مسکرا ہی پایا تھا کے ابراہیم کی کال پر اسے ٹراوز کی جیب سے فون نکال کر اپنی ساری سوچیں اور خیالات سمیٹنے پڑے۔

"سر۔ آپکا مجرم وئیر ہاوس پہنچا دیا گیا ہے۔ آج سے اس پر قہر ڈھائیں گے یا کل سے؟"

ابراہیم کی نظر رسیوں سے بندھے مصباح منصور پر تھی جو بھلے بہت پر کشش آدمی ہو پر ابھی تو لہولہان ہو کر کراہت کا سامان بننتا محسوس ہوا۔

"کل سے ابراہیم۔ باقاعدہ تیاری کے ساتھ آوں گا میں۔ ابھی کچھ ایسا ہے کے مجھے نیند آرہی ہے۔ بہت پر سکون سی۔ تم بھی آجاو۔ جنگ سے پہلے اپنے حواس و اعصاب تر و تازہ کرو سو کر۔"

حاتب کے لہجے کا سکھ، ابراہیم کو تسلی دیتا تھا، وہ اپنے لوگوں کے سپرد مجرم کو کرے وئیر ہاوس سے نکل آیا۔

"آپ کا سکون مشکوک ہے۔ کہیں عمائمہ سے تو نہیں مل لیا؟"

حاتب نے کمرے کا رخ کیا پر ابراہیم کی بات سنے واپس اپنے خیالات کی دلکشی مسکراہٹ بخش گئی۔

"زیادہ چسکے لینے کی ضرورت نہیں، بند کر رہا ہوں فون"

یہ سراسر آمادگی تھی تبھی تو ابراہیم صاحب کٹی کال پر کتنی ہی دیر ہنستے چلے گئے۔

..._____..

ایس مروہ مرزا کے مزید ناولز پڑھنے کے لیے ویب سائیٹ ضرور وزٹ کریں۔

www.smerwamirzanovels.com

"آپیا ایک بات پوچھوں؟"

عمائمہ نے ڈرائیونگ کرتی روشانے کی سمت رخ کر کے بیٹھتے متوجہ کیا، روشانے نے اپنا ہاتھ مسکرا کر اسکی طرف بڑھایا جس میں عمائمہ نے اپنا ہاتھ فورا تھمایا۔

"پوچھو میری جان"

دل و جان کی ساری توجہ عمائمہ کو ملی۔

"آپ مغدام پیلس میں رہتی ہیں؟ پر کس وجہ سے۔ آئی مین کیا وہ ہمارا گھر ہے؟"

یہ سوال دو دن سے عمائمہ کے اندر گردش کر رہا تھا اور آج ہونٹوں سے ادا بھی ہو گیا، روشانے نے پہلے سے اس سوال کا جواب سوچ رکھا تھا۔

"نہیں میری جان۔ حاتب کے بابا ہمارے بابا کے دوست ہیں۔ میں کچھ جاب کے سلسلے کی وجہ سے یہاں آئی ہوں تو یہاں انکے گھر رہ رہی

ہوں۔زیادہ لمبا سٹے نہیں ہے۔جلدی اپنا گھر لوں گی اور تمہارا میکہ آباد کروں گی"

عمائمہ کی ساری الجھن دور ہو گئی ورنہ وہ تو سوچ سوچ کر تھک گئی تھی، اپنا سر روشانے کے کاندھے سے لگائے وہ فورا آپیا کے بازو سے لگ گئی۔

"مجھے انتظار رہے گا اپنے میکے گھر کا، آپیا اگر ہاشم انکل بابا کے دوست ہیں تو وہ مجھ سے کیوں ناراض تھے۔کیا حاتب کے مجھ سے نکاح کرنے پر، مطلب سادگی سے انکی شرکت کے بنا"

عمائمہ کے سوال اسکی طرح پیارے تھے۔

"کیونکہ ابھی حاتب کی فیملی کو پتا نہیں کے تم میری بہن ہو۔میں چاہ رہی تھی حاتب یہ بات خود سبکو بتائے۔پھر تم سے کوئی ناراض نہیں رہے گا۔سب پیار کریں گے کیونکہ بابا کی اس گھر میں اب بہت زیادہ اہمیت ہے۔ساری غلط فہمیاں جو ماضی کو سیاہ بنا رہی تھیں، ختم ہو گئیں۔تم ان سب معاملات کے

بارے سوچ کر خود کو ہلکان مت کرو۔ تم بس اپنا خیال رکھو اور اپنے ایگزامز کی تیاری بھی کرو۔ تمہیں گریجویشن کلئیر کرنی ہے تاکہ پھر میں تمہارا اچھی سی یونی میں ایڈمیشن کرواوں۔ بہت لٹکا لیا تم نے اپنی سٹڈیز کو"

عمائمہ نے ہر بات پر مسکرا کر فرمابرداری سے سر ہلایا۔

"آپیا میں نے آپ سے ابھی بھی کچھ چھپایا ہے"

عمائمہ کے افسردہ ہونے پر روشانے نے گاڑی لمحہ بھر روڈ سائیڈ روکی۔

"وہ کیا میری جان؟"

روشانے نے اسکے مرجھائے چہرے کو تکتے فکر سے استفسار کیا۔

"آپ اپنا اہم کام کر کے واپس آجائیں ناں میں پھر بتاوں گی۔"

آواز ڈوبی تو عمائمہ کی آنکھیں سوگوار ہوئیں۔

"کچھ سیریس تو نہیں میری جان؟"

روشانے کو اسکے تاثرات سے معاملہ گھمبیر لگا۔

"اب نہیں ہے سیریس لیکن پندرہ سال سے تھا۔ آپ پھر سے میرے ساتھ بہت سے دن رہنے کا وعدہ کریں تب بتاوں گی"

روشانے کو تشویش نے گھیرا۔

"عمائمہ تم مجھے پریشان کر رہی ہو۔ میں ضرور رہوں گی تمہارے ساتھ۔"

وہ بس روشانے کے گلے لگ گئی، کیونکہ نہیں چاہتی تھی ابھی اپنے آنسوؤں سے اسے پریشان کرے۔

"پکا بتاوں گی پھر۔ آپ پریشان نہ ہوں آپیا۔ میں اب بالکل ٹھیک ہوں۔"

روشانے کو اسکے روبرو ہو کر یقین دلانے پر بھی تسلی نہ ملی۔

"ٹھیک ہے جیسا تم ایزی رہو۔بس ٹھیک رہو اور سب فکریں مجھ پر چھوڑ دو۔مجھے باباہی سمجھو۔کیونکہ سب کہتے ہیں میں خوبخو فارس سلطان جیسی ہوں"

عمائمہ نے مسکرا کر سر اٹھائے روشانے کو دیکھا،اس بات میں رتی برابر شک نہ تھا۔

"آپ سچ میں وہی لگیں مجھے اب تک،میں آپکو مس کروں گی"

عمائمہ کا ابھی بھی دل کہاں بھرا تھا،یہی کیفیت روشانے کی تھی۔

"میں بھی،بس تم خیال رکھنا اپنے زخم کا میں تم سے ملتی رہوں گی۔اب تمہیں چاہ کر بھی اکیلا نہیں چھوڑوں گی۔چلتے ہیں،سارہ ویٹ کر رہی ہوں گی"

دگنے پیار سے شفقت لٹانے کے بعد روشانے نے اجازت طلب کی تو عمائمہ اسکے حصار سے نکلتی فورا مسکرا کر سر ہلا گئی۔

اسے سارہ کے سپرد کرے، ڈھیڑ سا پیار لٹائے روشانے واپس لوٹی اور آج اسکا ارادہ پارس کی وڈیوز دیکھنے کا تھا۔

..._____..

"اب غصہ ختم کر دیں میری جان، میں آپکو اور کتنا مناوں۔ شکر کریں حاتب کی زندگی میں کچھ نارمل ہوا ہے"

دو دن ہو گئے تھے ہاشم اور سہانہ نے پریسہ سے بات نہیں کی تھی، اپنے بچوں کی ناراضگی وہ پھر بھی سہہ لیتی تھیں پر ہاشم کا زرامنہ پھیرنا تک پری کی جان پر بن جاتا۔

"تمہاری بھول ہے پری کے وہ کبھی نارمل ہو سکتا ہے، آخر کون ہے یہ عمائمہ۔ کس خاندان کی ہے۔ اور اس قدر نکاح میں جلدی کیوں مچائی گئی اسکی فیملی کی طرف سے۔ تم ایک میسج نہیں کر سکی بیٹے کے ساتھ گٹھ جوڑ کرنے سے پہلے۔ ویسے تو تمہاری جان اٹکی رہتی ہے مجھ پر"

وہ دو دن سے سو بھی اپنی خواب گاہ میں نہیں بلکہ سٹڈی میں رہے تھے، اور ابھی بھی وہ اپنی رولنگ چیئر پر بیٹھے پاس ہی میز سے لگ کر کھڑی پریسہ پر غصہ ہو رہے تھے۔

"میری جان ایسے ویسے ہمیشہ آپ پر اٹکی رہتی ہے اور یہ وہ سچ ہے جسکا دوبارہ کبھی مزاق مت بنائیے گا ہاشم۔ میں نے اپنی اولاد واری ہے، یہ میری آپ سے محبت کا بہت بڑا ثبوت ہے۔"

انھیں اندازہ کہاں تھا پریسہ کا دل دکھا دیں گے، تبھی کتاب کی جان چھوڑتے پری کے دونوں ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں دبا لیے پر وہ روئے روئے چہرے اور سرخ آنکھوں سے تکتیں دل چیر گئیں۔

"پری! تم غلط سمجھ رہی ہو۔"

وہ منانے کی کوشش میں پریسہ کو اور ناراض کر گئے، وہ ہاتھ چھڑوا کر ڈور کی طرف بڑھیں تو ہاشم اٹھ کر دوڑنے کے انداز لیے انکی راہ میں حائل ہوئے۔

"حاتب سے اپنا غصہ ختم کریں تبھی مانوں گی۔ میرا بچہ ساری عمر سلگتا رہا ہے ہاشم۔ میں اب اسکے سکھ کو لے کر رسک نہیں لے سکتی۔ آپ ملے تو ہیں عمائمہ فارس سے"

عمائمہ فارس سن کر ہاشم کا دل تھما، خود پریسہ نے جب اسکا پورا نام لیا تو حیران رہ گئیں۔

"فارس۔ اسکے فادر کا نام بھی فارس ہے ہاشم۔ میں نے تو نوٹ ہی نہیں کیا"

پریسہ کے چہرے کی رنگت سپید پڑی۔

"میں آتا ہوں پری"

ہاشم انھیں انتظار کا کہے خود سٹڈی سے باہر نکل گئے جبکہ وہ بھی اک نظر سہانہ کو دیکھنے اسکے کمرے کی طرف بڑھیں۔

..._____..

"پھر تو کوئی مسئلہ نہیں ہوا ناں؟"

پارس کے سوال پر موہنی نے فورا نفی میں سر ہلایا۔

"گڈ۔۔۔اپنی پڑھائی پر فوکس کرو۔سانس ٹھیک ہے تمہاری؟طبعیت ڈاون تو نہیں ہوئی؟"

پارس نے مزید تسلی چاہی،موہنی نے بکس سمیٹیں اور وہیں صوفے پر لیٹی۔

"ٹھیک ہوں۔بس آپکو بہت مس کر رہی ہوں۔کب گزرے گا یہ منتھ۔۔۔آپ پھر سے آجائیں مجھ سے ملنے۔"

موہنی کے لہجے میں لاڈ تھا اور پارس کو ایسے لاڈ ہر گز سوٹ نہیں کرتے تھے۔

"(ہاں تاکہ اس بار میری بے وقت واپسی پھر کسی کی موت بن جائے،) بڑی ہو جاو موہنی۔ تمہارے پلو سے بندھ کر نہیں بیٹھ سکتا"

پارس نے اول جملہ بس سوچا لیکن اگلے دو جملے ڈانٹ کر کہے، موہنی کا چہرہ اتر گیا۔

"تو مجھے بلا لیں اپنے پاس پارس"

وہ شدید مس کر رہی تھی۔

"میں اوٹنگ پر نہیں آیا ہوا موہنی۔ چلو شاباش رات کافی ہو گئی ہے سونے کی کوشش کرو"

برہمی جتائے پارس نے کال بند کرنی چاہی پر وہ روک گئی۔

"پارس۔ آپ ایسے بات نہیں کریں ناں مجھ سے۔"

پلکیں سی بھیگیں تو پارس کو بھی اپنے لہجے کی سختی پر ندامت نے گھیرا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"اوکے نہیں کرتا۔ریلکس رہو۔بس میں تھوڑا کام میں بزی تو اریٹیٹ ہو رہا ہوں۔"

پارس نے نرمی سے اپنے سابقہ سرد پن کی تلافی کی۔

"اوکے۔آئی لو ویو پارس۔۔۔بائے"

وہ جذبات کا پہاڑ نچھاور کرے کال تو بند کر گئی پر پارس کا موڈ ہمیشہ اس معاملے میں بگھڑ جاتا تھا۔

پارس نے اپنے سامنے کھلے لیپ ٹاپ کو بند کیا اور کافی مگ اٹھائے آفس روم سے باہر نکل کر سرد فضا سے اٹے لان میں نکل آیا۔

ZUBIMOVELSZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

اسکا موڈ روشانے سے بات کرنے کا تھا تبھی پہلے میسج بھیجا اور اسکے ریپلائے کا انتظار کیا،وہ عمائمہ کو چھوڑ کر واپس آچکی تھی اور اپنے روم میں آکر چینج کیے نماز ادا کیے اور لیپ ٹاپ بیڈ پر لا کر بیٹھنے ہی لگی جب میسج ٹون پر وہیں تکیہ گود میں لیے نیم دراز ہوئی۔

ساتھ ہی فلیش کو لیپ ٹاپ سے کنکٹ کرتے اسے آن کیا۔

پارس نے پہلی ہی بیل پر اسکی وڈیو کال ریسو کی۔

"میں آپکی وڈیوز دیکھنے لگی تھی، اچھا ہوا آپ نے کال اٹھالی"

پارس کے چہرے کے زاویے اس جان لیوا اطلاع پر بگھڑے۔

"تمہیں منع کیا تھا سمجھ نہیں آرہی؟"

وہ یکدم ہی بھڑکا، روشانے نے فون اپنے نزدیک کیا۔

"آخر ڈر کس بات کا ہے آپکو؟ میں آپکی وائف ہوں۔ آپ میری حفاظت میں ہیں۔ مجھے دیکھنے کیوں نہیں دے رہے؟"

وہ پہلے ہی تھکی تھی، پارس کی ایک سی رٹ پر بگھڑ گئی۔

"بس تم نہیں دیکھو گی۔ کیا قیمت چاہیے ان وڈیوز کی۔ بتاو۔۔۔۔ میں دینے کو تیار ہوں"

پارس نے روشانے کو یہ آفر کر کے شاکڈ کیا، روشانے نے لیپ ٹاپ کی سکرین نیچے گرائی اور بیڈ کراون سے ٹیک لگا گئی۔

"اظہار محبت"

روشانے کی آنکھوں سے صاف شرارت ٹپکی۔

"تم دنیا کی سب سے ظالم لڑکی ہو روشانے"

وہ سخت غصے سے بڑبڑایا، پارس کا چہرہ سرخ بھبھول تھا کے کیسے وہ لڑکی اسکی مجبوری کا فائدہ اٹھا رہی ہے۔

"اس انفارمیشن کے لیے شکریہ۔ کل ملتے ہیں پھر۔ مجھے اظہار محبت سے آپ نہیں روکیں گے کل اور بدلے میں یہ فلیش آپکے ہاتھ میں تھمادوں گی"

وہ اس وقت سفاک سوداگر دنی لگ رہی تھی، پارس کا موڈ اور خراب ہو گیا۔

"گڈ نائیٹ"

پارس نے کال کاٹ دی جبکہ روشانے نے اتنا سوئیر ری ایکشن امید نہ کیا تھا تبھی تو گھبرا کر کال بیک بھی کی مگر پارس نے فون سوئچ آف کر دیا۔

"ایسے کون روٹھتا ہے یار"

مسلسل کئی بار نمبر ٹرائے کرنے کے بعد بھی جب پارس نے فون آن نہ کیا تو وہ فلیش واپس اپنے بیگ میں ڈالے لیپ ٹاپ بند کرتی سائیڈ ٹیبل پر رکھے اٹھی اور شال اٹھا کر شانوں پر لپیٹے کمرے سے نکل گئی۔

وہ لان کے وسط میں آ کر ٹہل رہی تھی پر نظریں حاتب کے الگ تھلک بنے ریسٹ ہاوس کی بلڈنگ پر جمی تھیں، عقب سے پکار پر وہ پلٹی تو سامنے ہاشم بابا کو دیکھے اسکے سنجیدہ تاثرات میں تبدیلی آئی۔

"آپ سوئے نہیں؟"

وہ انکے چہرے پر لکھی اضطراب کی کہانی پر کھتی سادہ سا سوال کر گئی۔

"نہیں۔یہ بتاو تم دو دن سے واقعی اوٹ آف سٹی تھی یا عمائمہ کے ساتھ؟"

سوال کی نوعیت نے روشانے کی آنکھوں میں حیرت بھر دی۔

"آپکو کیسے شک پڑا؟"

وہ جھوٹ بولنے کے بجائے عمائمہ کی آسانی کے حق میں ہوئی۔

"فارس کا نام جان کر۔یہ مت کہنا وہ تمہاری بہن ہے روشانے"

خدشہ شدید پر گماں تو پہلے ہی یقین جیسا رنگ لیے ہاشم کے دل میں اتر گیا،اوپر سے روشانے کا دھیما سا مسکرانا۔

"وہ میری بہن ہی ہے۔بابا کا آخری تحفہ ایک خط تھا اور اسی میں بابا نے عمائمہ کے بارے لکھا۔اور آپکا وہ بے سرا بیٹا حاتب،مجھ سے پہلے میرے تحفے تک پہنچ گیا۔اپنے تئیں حاتب مغدام نے بڑی شاندار تلافی کی ہے میرے بابا کو

اذیت دینے کی کے میرے ہاتھ بندھ گئے ہاشم بابا۔ آپ نے مجھ جیسی مجبور اور بے بس محافظ دیکھی ہے کہیں؟"

دکھ کے غلبے نے روشانے کی آواز بوجھل کی، یہ سب ہاشم مغدام کے لیے بھی کسی برقی جھٹکے سے کم نہ تھا۔

"جاسیہ! ہے ناں۔۔۔"

ہاشم کے منہ سے یہ نام سنے روشانے اذیت سے مسکرائی۔

"جی۔"

وہ آنکھیں پھیر گئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ایک رات گزاری تھی ان دونے ساتھ۔۔۔۔جب جاسیہ نے فارس کو ڈائورس دی تو سب ختم ہو گیا تھا۔ دونوں طرف۔ لیکن ہم انسانوں کی منصوبہ سازی تب دھری رہ جاتی ہے جب اللہ کچھ الگ فیصلے لیتا ہے۔"

وہ سراسر متفق تھی، پر ماضی جیسا بھی ہو، اسے عمائمہ کے وجود نے بہت سکون دیا تھا۔

"اس انویلپ میں عمائمہ کی ڈی این اے رپورٹ بھی ہے، یقیناً بابا کو جاسیہ پر بالکل اعتبار نہیں تھا اور انہوں نے عمائمہ کو لے کر پوری تسلی کی کیونکہ اگر جاسیہ پریگنٹ تھی تو بھلے بابا اور اسکی طلاق ہوئی پر دو طلاقیں دی گئیں اسکے بارے بھی الگ سے بابا نے لکھا، چلو اگر طلاق ہو بھی گئی تو عدت کا ویٹ کیے بنا دوسری شادی بھی گناہ کیا۔۔ خیر مر گئی ہے سو اسکا معاملہ اللہ کے سپرد۔ کسی کے بارے ہم بات کرنے والے کون ہوتے ہیں۔

۔ لیکن میں خوش ہوں ہاشم بابا۔ آپ یہ بات سہانہ کو خود بتا دیں، تاکہ اس گھر میں کوئی بھی عمائمہ سے ناراض نہ ہو۔ مجھ سے کوئی جیسا بھی سلوک کرے۔ میری بہن کو کوئی خفا نظر سے بھی دیکھے گا تو برا منا جاوں گی"

تنے نقوش سمیت وہ پر تپش سا لہجہ لیے جیسے عمائمہ کی ڈھال بن رہی تھی، ہاشم کو مسرت گھیر گئی۔

"منانا بھی چاہیے۔ میں کل سہانہ کے ساتھ جا کر عمائمہ سے مل کر آوں گا اور اپنی سرد مہری کی معافی بھی مانگوں گا"

وہ ہاشم انکل کے اس قدر عاجز ہونے پر بے چین ہوئی۔

"میرا اب یہ مطلب بھی نہیں تھا ہاشم بابا، بڑے چھوٹوں سے معافی مانگتے اچھے نہیں لگتے۔ اگر وہ میری بہن نہ بھی ہوتی تو سارا قصور آپکے بیٹے کا ہوتا جو دیکھتے ہی اس پر لٹ گیا۔ پتا نہیں ڈرامے باز سی اولاد ہے آپکی کیا پتا یہ بھی ناٹک ہی ہو۔ صاحبزادے کو آلائم مغدام چاہیے اس میس کو سمیٹنے کے بدلے"

روشانے جس طرح تپی تھی، ہاشم کی ساری خفگی ہوا ہوئی الٹا انھیں ہنسی آئی جسے انہوں نے دقت سے گلے میں انڈیلا۔

"اف۔۔اس حاتب کا کیا کروں۔۔تم کیوں خون جلا رہی ہو۔یہ بتاور ئزاٹ میں روم ریزرو کراوں تمہارے اور پارس کے لیے؟"

روشانے کو بابا کی آفر پر شرم سی گھیر گئی،وہ بھلے باپ کی جگہ ہوں پر تھے تو سسر۔

"ہاشم بابا۔دراصل پرسوں میری فلائیٹ ہے۔مجھے نہیں لگتا ابھی یہ پاسیبل ہو گا۔میں واپس آکر رکھتی ہوں یہ معاملہ۔ویسے بھی وہ مجھ سے جب چاہتے ہیں مل لیتے ہیں۔"

وہ ہچکچا رہی تھی تبھی ہاشم نے اسکی شرم وحیا کی لاج رکھ لی اور مان گئے۔

"دراصل تم میری بیٹی کے ساتھ سیکرٹ پارٹر ہو تبھی اتنا فریلی تم سے کہہ دیا۔بس میں چاہتا ہوں تم دو ایک دوسرے کے پاس رہو۔عشق معشوقی میں تمہارے ہاشم بابا استادوں کے استاد رہ چکے ہیں ناں۔سمجھا کرو۔لو گرو کہہ سکتی ہو تم مجھے"

یہ اس ساری گفتگو کا پہلا لمحہ تھا جب وہ پورے دل سے ہنسی۔

"آپکے آلائم مغدام ایک چھوٹے سے سٹوڈنٹ بھی نہیں ہیں۔ کبھی ملنا ہو تو ان پر ایک عشق معشوقی والی پھونک لازمی مار یے گا"

وہ بھی شرارت پر اتری تو ہاشم بھی ہنس دیے۔

"ہاہا سمجھ گیا۔نام ڈبوئے گا یہ اپنے باپ کا"

بابا کی خود کلامی پر روشانے بلش کی جس پر وہ اسے خود سے لگاتے اسکا سر چومے مسکرائے۔

کچھ دیر واک کرنے کے بعد روشانے بھی سونے کمرے میں گئی اور ہاشم بھی،روم میں جا کر انہوں نے جب پری کو بتایا تو انکے چہرے پر بھی اک افسردہ سی خوشی دوڑ گئی۔

اب وہ دو اس لیے بھی پریشان تھے کے فارس کی موت کا سہانہ کو کیسے بتائیں گے جو پہلے ہی اندر باہر سے بکھری ہوئی ہے۔

روشانے نے روم میں پہنچ کر سونے سے پہلے پھر سے کال ملائی پر پارس کا نمبر ہنوز بند پائے وہ سخت چڑ گئی۔

"کل آپکی طبعیت صاف کرتی ہوں پارس، ابھی اگر مجھے نیند نہ آ رہی ہوتی تو آپکی رات کا سکون برباد کر ڈالتی آپکے پاس جا کر"

مسٹر پارس کو منانے کا ٹاسک کل پر چھوڑے وہ سونے لیٹی اور اتنی تھکی تھی کے جلد ہی نیند کی آغوش نے اسے باہوں میں بھر لیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

..

..

ایک نئی صبح اناطالیہ کی سرزمین پر اگ آئی، ویسے ہی پاکستان میں بھی نئی صبح طلوع ہو چکی تھی، آہل کے دوست کا مہندی فنکشن رات ہو گیا تھا اور کل رات شیز انے آہل سے بچنے کو ضد کی کے اسے بھی امی بابا کے ساتھ جانا ہے

اور بچارا آہل رات اکیلا ہی گیا اور تبھی اسکارات سے موڈ آف تھا، آج بارات کا ایونٹ تھا اور آج پھر اسے اکیلا جانے پر غم لگا تھا۔

شیز اکچن میں ناشتہ بنا رہی تھی جبکہ بالاج صاحب کام پر تھوڑی دیر پہلے نکل چکے تھے، جبکہ عائشہ بھی بارات کے لیے کپڑے پریس کر رہی تھیں کیونکہ وہ لوگ آج بھی جانے والے تھے۔

شیز اکچن میں اپنے دھیان میں پراٹھا بیل رہی تھی جب اسے اپنے عقب میں کسی کی موجودگی محسوس ہوئی، وہ ہاتھ روکے حلق تر کرے پلٹی ہی کے آہل کو دیکھ کر اپنی جگہ پتھرائی۔

"تم میرے ساتھ چلی جاتی تو کیا ہو جاتا۔ سب نے کل اتنا مزاق اڑایا کے اناطالیہ کا فیوچر امیر اور ایک لڑکی ارینج نہیں کر سکا۔ مجھے پتا ہے اس دن آتے ہی میں نے لائن کراس کرے تمہیں بہت تنگ کیا تھا فشی ڈونا میں پر میں وہ

سڑک چھاپ آوارہ اور گند الڑکا نہیں ہوں۔ میں تمہیں اگر لے کر جانا چاہتا تھا تو پوری عزت بھی دلواتا۔"

وہ مناسب فاصلے پر رک کر اپنے دکھے دل کا اظہار کر رہا تھا اور شیزا، جنبیش تک کرنے لائق نہ تھی۔

"ایسی بات نہیں ہے پر میں وہاں کسی کو جانتی نہیں تھی تبھی امی بابا کے ساتھ چلی گئی۔ آپ تھوڑا پیچھے ہوں"

وہ الجھن کے سنگ اس کی نزدیکی پر بوکھلائی تو آہل نے مزید فاصلہ بنایا۔

"آج چلو گی؟ اس بیچ ایک دوسرے کو جان بھی لیں گے۔"

وہ بہت نرمی سے ریکوسٹ کر رہا تھا پر شیزا کو آج بھی جانا مناسب نہ لگا۔

"کیا کہہ کر انٹرو دیں گے میرا وہاں؟"

وہ ہچکچا کر بولی، آہل کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"ہونے والی رشتہ دار"

آہل کے مسکرانے میں اک کشش تھی جس نے شیزا کو قائل کرنے میں حدیں کر دیں۔

"یہ کوئی سولڈ رشتہ نہیں ہوتا۔"

وہ اب بھی ہاتھ نہ آئی۔

"گرل فرینڈ کہوں گا تو یہ تمہاری توہین ہو گی۔ تم میرے لیے گرل فرینڈ میٹریل نہیں ہو سکتی"

شیزا نے فوراً سے نظریں جھکا لیں۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"بہن کہیں گے؟ پھر جاوں گی"

شیزا نے اپنے کم ہوتے اعتماد کو یکجا کرتے شرارت کی۔

"بہن ہو گی تم میرے اگلے پچھلے سارے دشمنوں کی"

وہ سخت کوفت سے بڑبڑاتا ناراضگی سے کچن سے نکلنے لگا جب شیزا کی ہنسی پر تھم کر رکے پلٹا۔

"اوکے۔ چلوں گی۔ پر انٹرو میں خود دوں گی"

وہ پراسرار انداز میں مسکرا کر آہل کا موڈ بھی خوشگوار کر گئی۔

"اللہ خیر کرے"

وہ ہنستا ہوا پیارا لگتا تھا۔

"چلو شام پانچ تک ریڈی رہنا۔ نائیٹ فنکشن ہے۔"

وہ مطمئین انداز میں کہے نکلا تو شیزا نے توے کے نیچے جلتی چولہے کی فلیم آہستہ کی اور جلدی سے روم میں جا کر اپنا بلیک اینڈ گولڈن بہت پیارا جوڑا نکال کر کپڑے استری کرتی امی کو دے آئی۔

"میری عقل مند بچی"

عائشہ نے خوشی خوشی کپڑے لیتے جیسے شاباشی دی، شیز امنہ بسورتی واپس کچن میں گھس گئی کیونکہ کل سے عائشہ صاحبہ نے بھی شیز اکی بد تہذیبی ہر بے شمار صلواتیں سنادی تھیں۔

.._____..

روشانے کا موڈ پہلے زرا شاپنگ کرنے کا تھا اور پھر پارس کی طبعیت صاف کرنے وہ ہدایت بابا سرکار کے کیمپ جانے والی تھی کیونکہ انہوں نے ویسے بھی جانے سے پہلے اسے ایک بار ملنے کا پیغام بھیجا تھا۔

وہیں حاتب مغدام کی پر سکون نیند دس بجے آتی کال پر بری طرح ٹوٹی، اوپر سے بیلا چاو والی ٹون ویسے ہی دگنا خمار چڑھا رہی تھی کے فون تک ہاتھ بڑھاتے موت آئی۔

وہ شرٹ لیس تکیے کو سینے میں عمائمہ سمجھ کر دبوچے گہری وادیوں سے حقیقت میں پٹخا گیا، ابراہیم کالز پر کالز کرے جا رہا تھا۔

"یار۔سونے بھی نہیں دیتا یہ آدمی مجھے سکون سے"

حاتب نے درد سا وجود میں اٹھنے پر کراہتے ہوئے اپنا بھاری بازو ہاتھ سمیت گما کر نیچے قالین پر گرا پڑا فون اٹھا کر غنودگی کے عالم میں کال پک کی۔

"سر ایک بری خبر ہے"

ابراہیم اس وقت شپمنٹ لوکیشن پر تھا، اور اسکے ہاتھ میں ایک انویلپ تھا۔

"سکون راس ہی نہیں مجھے۔فرماو۔۔مصباح منصور تو نہیں بھاگ گیا۔ابراہیم میں تمہارا بھرتا بنادوں گا اگر ایسا ہوا"

حاتب کا لہجہ مدعا جاننے سے پہلے ہی مکمل طور پر آگ چھوڑتا محسوس ہوا۔

"اس سے بھی بری خبر ہے سر، ہماری شپمنٹ ضبط ہو گئی۔سارا اسلحہ کسی نے چوری کر لیا۔اور آپکے نام ایک لیٹر چھوڑا ہے اس چور نے"

ابراہیم کو جتنا غم بتاتے ہوا، اس سے ہزار گنا بڑا شاک حاتب کو لگا، لحاف کھینچ کر پرے مارتا وہ اپنے بینڈیج پر ہاتھ رکھے اٹھ کر پیر زمین پر اتارے کھڑا ہوا۔

"واٹ داف*۔۔۔کس کی جرت ہوئی ایسا کرنے کی۔"

حاتب کا خوبصورت چہرہ، غصے سے لال پڑا، رگوں میں شرارے دوڑے۔

"سر آپ لوکیشن پر پہنچیں۔اس لیٹر پر پارس لکھا ہے"

اگلا صدمہ واقعی خون خشک کر گیا، اگلے آدھے گھنٹے میں وہ کوفت، خفگی اور عتاب سمیت ریڈی ہوا اور لوکیشن پر پہنچا تو پورٹ پر خالی شپ تھی اور تمام کریٹ خالی تھے جن میں ایک ایک سمائلی آئی ونگ ایموجی بال مزید آگ لگانے کو موجود تھا۔

حاتب نے ابراہیم کے قریب آتے ہی اسکے ڈرتے ہوئے انداز دیکھے انویلپ لے کر پھاڑ ڈالتے کھولا، انداز سے وحشیانہ غصہ ٹپکا۔

"تھوڑے اسلحے کی ضرورت تھی تمہارے پیارے بھائی کو۔ حق سمجھ کر لے لیا چھوٹے بھائی برا مت منانا، جو نقصان ہوا وہ اپنا ایک ریزاٹ بیچ کر پورا کر لینا آخر کو میر ابھائی اناطالیہ کا امیر ہے۔ وہ کیا ہے اسے پارس سے ملنے کی خواہش کی کڑی قیمت سمجھ کر صبر کرنا ہو گا تمہیں۔ مجھ سے ملنے کی آخری قیمت موت ہے حاتب مغدام، اور ایسے چھوٹے موٹے نقصان دل بڑا کر کے سہہ لینا کیونکہ تمہیں مرتا نہیں دیکھ سکتا ہوں۔ ہیو آ گڈ ڈے وڈ سوئیٹ سرپرائز۔۔۔۔ میری جل پری کو دوبارہ پریشان مت کرنا۔ ایسا نہ ہو تمہیں اناطالیہ کا غریب بننا پڑ جائے میری چھوٹی سی جان"

حاتب نے لہو رنگ آنکھوں سے وہ کارڈ پڑھا اور مٹھی میں اسے دبوچتے غصے سے زمین پر دے مارا۔

"یہ میر ابھائی نہیں ہو سکتا۔ بہروپیا۔ دیکھا تم نے ابراہیم۔ میر اسارا شک ٹھیک تھا۔ یہ روشانے ملی ہوئی ہے پارس سے۔ روشانے کو شرط میں باندھنے

کی اس پارس نے مجھے اتنی بڑی سزا دی۔ آلائم نہیں ہو سکتا یہ، اس کی تو مجھ پر آنچ آنے سے جان جاتی تھی۔"

حاتب کے غصے کے آگے ابراہیم دبا دبا غم زدہ تھا۔

"سر نقصان بلین میں ہوا ہے اسکا کیا کریں؟ وہاں وبال مچا ہے شپمنٹ کے نہ پہنچنے کا۔ وہ لوگ سود سمیت اپنا پیسہ لیں گے۔ پارس کا بعد میں سوچیے گا پہلے یہ معاملہ دیکھیں"

ابراہیم کو تو جان کے لالے پڑے تھے کیونکہ جن لوگوں سے حاتب کاروبار کر رہا تھا وہ بھی چھٹے بدمعاشوں سے کم نہ تھے۔

"ایک بار یہ پارس پلس آلائم میرے ہاتھ لگے۔ اسکی عاشقی تو میں نکالوں گا۔ مطلب محبوبہ پیاری باقی سب جائیں بھاڑ میں۔ بددعا بھی نہیں دے سکتا نہ گالی کیونکہ بڑا بھائی ہے۔ کمینہ پتا نہیں کونسے نمبر کا غنڈا ہے جو اتنی آسانی سے میرا مال ہڑپ کر لیا۔ مانو نہ مانو ابراہیم، آلائم دوسرا شیڈو بن چکا

ہے۔۔۔حاتب مغدام کی شپمنٹ چرانا کسی گلی کے ولن کے بس کی بات نہیں۔تم ایسا کرو بینک جاو۔دیکھو کل ملا کر کتنی رقم ہے۔وبال کا تھمنا ضروری ہے فوری۔باقی اس پارس کے حلق سے اپنا مال، عاشقی سمیت نکالنا میرا اولین فرض ہے۔۔یہ جو بھی کر لے، میں اس تک پہنچنے کی ضد تو نہیں چھوڑنے والا۔اور اب اسکی روشانے تو گئی۔۔۔۔۔چلتے پھرتے پنگے نہ لیے اس سے تو میرا نام بھی حاتب مغدام نہیں"

اتنی سنگین سچویشن میں بھی حاتب کی انتقامی پھونکیں اور بڑکیں، ابراہیم کا ہاسا نکال گئیں جسے بچارا پیٹ پوٹ کر نکل لیا ورنہ اس تپے جن کے عتاب کا سارا نزلہ اس دل کے مریض پے خوامخواہ گر جاتا اور وہ یہ افورڈ نہیں کر سکتا تھا، حاتب جتنا بھی غصہ ہو پر دل میں عجیب سی ٹھنڈک بھی اتری کے کہیں سے ہی سہی اسکے بھائی نے سامنا کرنے کی ابتداء تو کی، اختتام بھلے موت اور تباہی ہی کیوں نہ ہوتی، وہ ساری کشتیاں جلا کر چل پڑنے پر آمادہ تھا۔

روشانے نے اپنی کچھ ضروری شاپنگ کی اور مال سے گزرتے اسکی نظر ایک بہت ہی پیاری شرٹ پر گئی، تو اس نے وہ انڈیگو کلر کی فل سائز سلم فٹ شرٹ اندازے سے ہی پارس کے لیے خریدی، پھر وہ مینز شاپنگ کانر گئی تو کچھ نیو اور کلاسی پرفیومز دیکھنے کے بعد اسے پارس کے پاس سے آتی پرفیوم مل گئی، وہ Dolce & Gabbana کا کے پرفیوم تھا جو بلو کلر کی گلاس بوتل تھی اور اس پر کراون سلور کیپ نصب تھا۔

یہ دونوں گفٹس لیے وہ ہدایت بابا کے کیمپ پہنچی اور انکے لیے بھی ایک شال خریدی تھی، ہدایت بابا اسے دیکھ کر جی جان سے بشاش ہوئے اور کچھ دیر باتیں کی پھر چونکہ وہ روشانے کو تھوڑا بریف کرنا چاہتے تھے تو پارس کو بلانے کا کہا جو تھوڑا سر درد کے سبب بے وقت سو رہا تھا، روشانے نے بیگ اور گفٹس پیکس اٹھائے اور روم کی طرف بڑھی۔

روم کا ڈور اوپن کرے روشانے نے سر اندر گھسا کر زخمی شیر کی گھپا کا جائزہ لیا، وہ سینے کے بل پورے بیڈ پر چوڑا ہوئے جیسے تکیے کا کچومر بنائے سو رہا تھا، ایک بار پھر روشانے کا دل اس بگ بوائے پر آ گیا۔

دن کا ایک بجنے والا تھا اور اسکا پرسنل آدمی اسکی آمد پر ابھی روشانے کے بقول حیران ہونے والا تھا۔

"میری بڑی سی جان ناراض ہو کر کیسے گدھوں کی طرح سو رہی ہے اور ادھر میں رات سے سولی پر اٹکی تھی کے پتا نہیں کتنا ہرٹ کر بیٹھی"

وہ اندر داخل ہوئی، ڈور بند کیا اور بیگ اور گفٹس کاوچ پر رکھے گرم اسکارف بھی سر سے اتارا، اپنے بال کھول کر وہ ڈریسنگ کے سامنے خود کو دیکھ کر بالوں کو پھیلاتی مسکرا کر پلٹی اور والہانہ محبت آنکھوں میں سموئے پارس کی پشت تکتی پاس آ کر اسکے سرہانے بیٹھی۔

"چل روشانے۔ رونیخ کا وقت ہوا چاہتا ہے"

پارس کی گردن دیکھتے روشانے کو اپنی گردن کا نشان یاد آیا تبھی آہستگی سے جھک کر روشانے نے اسکی عقب سے گردن پر اپنے ہونٹوں کو جلد چباتے سک کیا، وہ کسمسایا تو وہ فوراً اوپر اٹھی پر اسکی گردن پر تمغے کی طرح سرخ نشان بنا کر اسکو انگ انگ تک قرار آیا۔

"یہ تو ہو گیا بدلا، اب باری ہے سود کی"

کسمسانے کے سبب وہ چہرہ تکیے میں مزید دھنسا چکا تھا پر روشانے کو علم نہ تھا کے اب پارس کی نیند گہری نہیں رہی پھر بھی وہ واپس جھکی اور پھر سے اپنے دانت اسکی گردن پر گاڑتے پارس کے بری طرح بے چین ہو کر ہلنے پر ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر مسکراہٹ روکتی پیچھے ہٹی۔

"یہ تو ہو گیا بدلا اور اب باری ہے پیار کی"

وہ اب بھی باز نہ آئی، وہ کروٹ زرا سی سیدھی کر چکا تھا اور اب روشانے کا فوکس اسکے کان کے نیچے دیکھائی دیتی گردن تھی۔

وہ جھکی ہی کے پارس نے دونوں بازو اسکے دائیں بائیں جکڑتے پکڑ کر روشانے کو میٹرس پر گرایا، نہ صرف گرایا بلکہ اس پر حاوی ہوتے روشانے کی سانس روک گیا۔

"تم نے مجھے کسی کو گردن دیکھانے لائق نہیں چھوڑا ہو گا یقینا۔ کیوں آئی ہو تم یہاں؟"

گرفت اتنی شدید تھی کے روشانے کا سانس پھولنے لگا۔

"م۔۔ منانے"

پارس کی بھاری انگلیوں کو کمر میں دھنستا محسوس کیے وہ تڑپ کر بولی، اسکے کھلے بال میٹرس پر اس کے نیچے اور اطراف بکھر کر اور ستم ڈھا رہے تھے۔

"ایسے مناتے ہیں؟"

بھاری لہجے میں نقاہت ملاتے پارس نے ڈری روشانے کو دیکھے لب بھینچے، آنکھیں سکیڑیں۔

"مجھے ایسے ہی منانا آتا ہے۔ میر ابدلا اور سود ہوا تھا ابھی، پیار تو بیچ میں رہ گیا مسٹر۔ پلیز ون مور بائیٹ۔۔۔۔"

وہ اس ساحر کی قربت کا اسیر ہونے پر راضی تھی، پارس نے اپنی بھٹکتی نظروں کو روشانے سے ہٹانے کی کوشش کی پر بے سود۔

"روشانے۔ اتنے قریب آنے کی کیا ضرورت تھی؟"

وہ خود پر فریفتہ ہوتی ان گلابی لکیروں والی نیلی آنکھوں میں محبت کی تپتی ہوئی آگ دیکھتے دھیرے سے آنکھیں جھکا گئی۔

"چھوڑیں دور ہو جاتی ہوں"

نرمی سے کپکپاتے لہجے میں حل پیش کیا۔

"پر امس می کے ایک لفظ نہیں کہو گی"

وہ اسکی تمہید پر پارس کو پریشان ہو کر دیکھنے لگی۔

"کیوں کیا کرنے لگے ہیں؟"

والہانہ نگاہیں چار ہوئیں تو روشانے کی طرف ڈر ہلکورے لے اٹھا۔

"تمہیں قید"

وہ اپنی گال روشانے کی ٹھوڑی پر سہلاتا بے خود لہجے میں بولا کے روشانے کی سانسیں ٹھٹھر کر رہ گئیں۔

"مجھے لگتا ہے میں نے آکر غلط کر دیا پارس"

اپنی اکھڑتی سانسوں کا بھرم رکھے وہ تھوڑی دور ہوئی تو پارس نے کھینچ کر مزید قریب کر لیا کے دونوں کے چہرے بے حد قریب آ ٹھہرے۔

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

کے سانسیں ایک دوسرے کے ہونٹوں کے سنگم تک آ گئیں، نزدیکی کا معاملہ سنگین ہونے لگا۔

دونوں کو ایک دوسرے کی خوشبو سر سے پیر تلک حصار بخش گئی۔

"میں تمہیں اس غلطی کی ایسی سزا دینا چاہتا ہوں۔ کہ تم بار بار میرے پاس آو"

گردن جھکا کر اسکے ماتھے پر جھکتے پیار دیتے ہوئے دھمکی سراسر متضاد انداز میں دی جس پر روشانے کی پلکیں ایسے توبہ شکن آدمی کی خوشبو اور وجود کی پناہ میں محصور ہوتے ہولے سے تھرتھرائیں کے انکی شان ہی منفرد لگی۔

"کیسی سزا ہے جو اپ سے ظالم کی طرف جانے پر مجبور کرے؟"

وصل کے پُر حدت لمحوں میں بے قابو شخص کو مزید اکسانے کی غلطی کیے وہ اک شرارہ ہی تو بن گئی، جسے اس لمحے انجام کی پرواہ نہ رہی۔

"ظالم کہا مجھے۔۔بتاوں گا نہیں اب کر کے دیکھاوں گا"

پارس نے جان نثاری سے اسکے چہرے پر شان سے سجتے، خوبصورتی کا مسکن لگتے ہونٹوں کی جانب دیکھا اور مہارت سے روشانے سے مرضی و رضا سے سانس لینے کی قوت اک مضبوط سنگم بنائے جس جلدی چھین لی، وہ سر سے پیر تک اترتے سرور پر تھم سی گئی، پارس اسکے ہونٹوں کی خوشبو میں اپنے استحقاق سے بے شمار تغیر لاتے، چہرے، لب و رخسار کے رنگوں میں اضافہ کرتے روشانے کے اچانک اکھڑتی سانسوں کے بیچ مزاحمت کر کے پھڑ پھڑانے پر وہ سلسلہ منقطع کیے اسکی گردن کی اور جھکتا اسکے بالوں میں ہاتھ پھنساتے اسے بھرپور سانس بھرنے کا بہت جلد اختیار لوٹا بھی گیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

یہ طے ہو گیا اسے سچ میں قید روشانے زیادہ دیر برداشت نہ تھی پھر بھلے یہ قربت اسکے اندر کے جذبات کو کتنا ہی بے قابو اور شدید کر دیتی۔

سانس لینا کتنا مشکل ہے یہ روشانے کو پارس کی اول قربت نے ہی بتا دیا، اسکے پورے حق سے دیکھنے کی حدت، روشانے کے گال دہکا گئی، وہ اسے اتنے پیار سے چھو چکا تھا کے روشانے کو اسکی نرماہٹ پر بھی اندر اک حشر برپا محسوس ہوا پھر شدت پر تو وہ مر ہی جاتی۔

"معاف کر سکو گی مجھے؟"

وہ اسے گہرے سکون میں گر کر آنکھیں موند کر اب تک محسوسات کو چھوتے لمس میں گم دیکھے اسکے کان کے پاس جھکتا اسکی لو چھوتے خود کو اسکے مخملی وجود سے دور کرتا سرگوشی میں بولا۔

انداز میں معذرت جیسا کچھ نہ تھا پر ڈرامائی رکھ رکھاو کہہ رہا تھا کے پارس عیسی مغلانی بھی شر اور آفت کا مکسچر ہے۔

"ک۔۔ کبھی نہیں"

وہ اسکے جواب کو سنے پیچھے کو ہو کر روشانے کی آنکھوں میں جھانکا جہاں ناراضگی جیسا تو کچھ نہیں تھا، کچھ ایسا ضرور تھا جو گردش کرتی کائنات کو روک دیتا۔

"تم نے بہکایا ہے مجھے"

وہ سچ میں فکر مند ہوتے الزام تراش گیا۔

روشانے نے اسکی شرٹ کے گریبان کو پکڑتے کھینچ کر واپس اسے خود پر جھکایا، پارس نے اسے خود سے بچانے کی کوشش ہاتھ تکیے پر رکھ کر کی۔

"بار بار بہکاوں گی۔ کیا کر لیں گے؟"

ZUBIWEBSZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ یوں اسکے پہلو میں بے باک ہو جاتی آئیندہ کے لیے دھمکاتی ایک جیوت خوبیوں سے بھرا امرت لگ رہی تھی جسے وہ ایک دم نہیں گھونٹ گھونٹ پینے کا طلب گار تھا۔

"وہی جو ابھی کیا۔جو تم سے دو لمحے بھی برداشت نہ ہوا۔تمہاری جان تمہاری آنکھوں میں چلی آئی ہے۔تمہارا پورا جسم کانپ اٹھا ہے روشانے"

پارس نے اسکے جسم کے ہر تغیر کو محسوس کیا تبھی تو وہ پارس کی آبزرویشن پر سرخ ہونے لگی۔

"یو آر رائیٹ۔من پسند ہیں ناں آپ تو یہ حالت تو ہو گی میری۔ہٹیں۔مجھے پانی پلائیں"

وہ گھبراہٹ کے مارے اٹھنے لگی تو پارس نے خود اٹھے اسے ہاتھ کا سہارہ دیے بٹھایا،روشانے نے پارس کے سائیڈ ٹیبل پر بوتل سے گلاس میں پانی ڈالنے تک اپنے بکھرے بال سمیٹتے پیر زمین پر اتارے۔

"ہے۔۔تم ٹھیک ہو؟"

پارس اسکو پانی کا گلاس پکڑاتا وہیں اسکے قدموں میں بیٹھا جسکی آنکھوں کی رنگت میں اب تک گلال اترا تھا، چہرے پر تھوڑی سفیدی بھی تھی، روشانے نے گلاس سائیڈ میز پر رکھتے پارس کو محبوبیت بھری نظروں دیکھا، اسے یقین نہ آیا مرد اتنا صابر اور نرماہٹوں کا قائل بھی ہو سکتا ہے۔

"ٹھیک نہیں لگ رہی کیا؟"

روشانے نے ہاتھ بڑھا کر پارس کے سر کے بکھرے بال انگلیوں کو ان کی جڑوں تک گزارتے سنوارے، یہ محسوس کرے پارس کو اچھا لگا۔

"ایسے اتنی سی نزدیکی پر خطرناک والی رنگ برنگی ہو جاو گی تو دوبارہ قریب نہیں آوں گا"

وہ اسکی خمار آلود کیفیت دیکھے مبہم مسکرانے کے ساتھ پریشان بھی دیکھائی دیا۔

"عورت کا دھنک رنگوں میں ڈھلنے کا مطلب جانتے ہیں آپ پارس؟"

وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو سرکا کر پارس کے رخساروں سے جوڑتی اسکے چہرے پر جھکی۔

"نہیں۔ تم بتادو"

وہ اسکے دونوں ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کر انھیں اپنے ہاتھوں میں دبائے اسی میکانکی انداز میں روشانے کے برابر بیٹھا، وہ کسی خوابناک کیفیت میں مبتلا تھی۔

"یہ کے وہ پوری ان رنگوں کو عطا کرنے والے کی ہو گئی۔ یعنی میں آپکی ہو گئی۔ آپکو پتا ہی نہیں آپ نے کیا کر دیا۔ ایک ہی لمحے میں میرے اندر باہر کے نظام کو بدل دیا۔ مجھے پھر پیار۔۔۔۔"

اس سے پہلے وہ جملہ مکمل کرتی پارس نے ہاتھوں کے مصروف ہونے کے سبب کسی اور طرز سے روکا اور وہ توازن برقرار نہ رکھتے پھر سے پارس کے خود پر جھکاو کے سبب میٹرس پر جا گری۔

دل کی دھڑکن، سانسوں کی خوشبو کے گہرے تبادلے پر سینوں میں جمنے لگی، جمتی چلی گئی، اسے جم جانا ہی زیب دیتا، جب وہ ایک دوسرے کے قریب تھے تو اضافی کچھ نہیں تھا، روح اور جسم کا اک فطری اور نرماہٹوں سے لبریز ملاپ تھا، جیسے یہ نہ ہوتا تو فطرت کے نظام میں کوئی جھول دیکھائی دینے لگتا۔

خاموش تنبیہہ کا سرور اپنے اور روشانے کے اندر تک اترتا محسوس کیے وہ فریفتہ نگاہوں سے اس لڑکی کا رنگوں میں گھلا چہرہ تکے روح و قلب میں بسانے لگا۔

"تم سب کہہ سکتی ہو۔ تمہیں یہ کہنے کی اجازت نہیں۔ میں تمہیں چاہ کر بھی سختی سے چھو نہیں سکتا۔ مجھے مجبور مت کرو"

وہ روشانے کے دونوں ہاتھوں میں اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو الجھائے سختی سے اسکے بلش چہرے اور اکھڑ کر منجمد ہوتی سانسوں کو محسوس کرتے دھیما سا غرایا، کسی بے قابو بادل کی طرح کھل کر برسنے کے بعد اسے گرجتے کم ہی دیکھا جاتا ہے پر آفرین تھی روشانے جسے یہ ذاتی لافانی منظر عطا ہوا۔

"اب بھی یہی کہیں گے کیا؟۔ اب تو آپ نے اپنی اور میری جان ایک کر دی۔ مجھے کہنے دیں۔ میں فلیش بھی لائی ہوں۔ مجھے مت روکیں"

وہ اسکے اب تک اس سے منع کرنے پر دل و جان تک بیقرار ہوئی۔

"تم نہیں کہو گی روشانے۔ مجبور مت کرو کے تمہیں ہر طرح بے بس کر دوں۔"

وہ سخت سنجیدہ تھا، اور اس شخص کی یہ جان لیوا تنبیہہ روشانے کو پاگل کرنے لگی۔

"بے بس ہونا منظور ہے۔ مجھے کہنے دیں۔ کہنے سے بہت سکون ملے گا پارس"

وہ کسی طرح بھی بات ماننے پر آمادہ نہ تھی۔

"آئی سیڈ نو روشانے۔۔۔۔۔"

وہ اسکے ہاتھ آزاد کرتا سخت برہمی سے کہے پاس سے اٹھ گیا، روشانے نے مسکرا کر اسکی چوڑی پشت تکی اور اسکے فولادی وجود کو آنکھوں کا، محور بنائے کچھ دیر پہلے خود پر اسکے بوجھ کا سوچے بھاری سانس کھینچی، وہ اپنے بالوں میں اضطراب سے ہاتھ پھیرتا سخت مشکل سے دو چار لگ رہا تھا تبھی وہ اٹھی اور پیچھے سے جاتے ہاتھ پارس کے سینے پر باندھتی ساتھ جا لگی۔

"تم اتنی ضدی کیوں ہو؟"

وہ اسکے بازو سے پکڑ تا ایک ہی جھٹکے سے گھسیٹ کر سامنے لایا، وہ ساری شرارت سے نکل کر فرمابردار بن گئی، خمار اور نشہ کچھ حواسوں سے اترا۔

"خود کو میری نظروں سے اک بار دیکھ لیں، جواب مل جائے گا۔"

پارس اسکے سحر انگیز جواب پر لاجواب ہوا، یہ لڑکی ہر رنگ وروپ میں قابل چاہت جو تھی۔

"چینج داٹاپک"

وہ چڑ گیا۔

"جہاں آپ میرے ہونے لگیں وہاں ٹاپک چینج کر دیا کریں ویری گڈ مسٹر پارس۔ جارہی ہوں۔ سوئمنگ پول میٹنگ کینسل کر رہی ہوں کیونکہ میں بھی وہ افورڈ نہیں کر سکتی اب۔ کل میری Calabria کی فلائیٹ ہے صبح میں۔ اگر مجھے گڈ بائے کہنے کا دل چاہا تو ائیر پورٹ سی آف کرنے آجایئے گا"

وہ روٹھ گئی، اسے پارس سے وہی باتیں کرنی تھیں جو وہ کرنا نہیں چاہتا تھا۔

"تم ہو گئی ہو میری اتنا کافی نہیں کیا۔ اور یہ ڈرامے بازی اس وقت نہیں۔ غصہ بھی آسکتا ہے اگر تم میرے جذبات چھیڑ کر ایسے گئی"

پارس نے اسکا بیگ کی طرف بڑھتا ہاتھ پکڑ کر دھمکایا۔

"ہاں غصہ تو آپکے ہونٹوں پر بیٹھا رہتا ہے"

وہ گال پھلا گئی۔

"ناک پر ہوتا ہے"

وہ اسکی ناک دباتا درستگی کرتے بھی سنجیدہ تھا۔

"نہیں، آپ کا ناک پر نہیں ہوتا۔ پھسل کر منہ میں چلا جاتا ہے تبھی ہمیشہ مجھے خود سے دور بھیجتے ہیں"

پارس کی بس ہونے لگی، دل کیا دیوار سے ٹکر مار لے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"میں کہہ رہا ہوں میرے پاس رہو روشانے۔ دور کون جانے دے سکتا ہے تمہیں اب؟"

لہجے میں نرمی اور شدت لے کر بات دہرائی تو روشانے کو اندر تک تسکین اترتی محسوس ہوئی۔

"یہ کہا نہیں جاتا۔ کیا جاتا ہے مسٹر پارس"

وہ کبھی خوش ہو جاتی تو وہ دن پارس کے لیے عید کا ہوتا۔

"میں کہنے پر کچھ زیادہ یقین رکھتا ہوں"

وہ اسکے ڈھیٹ جواب پر خفا ہوئی۔

"خود سب کہہ لیتے ہیں۔ اور میرا منہ بند کرنے کے سارے جتن کر لیے۔ آپکو پتا ہے قیامت کے روز اسکا الگ حساب ہو گا۔"

اپنے دکھے دل سے ابھرتی دہائی وہ جتا بھی گئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"میں حساب دے لوں گا۔ تم ٹنشن مت لو"

اخیر زچ کرتے جناب مسکرا دیے اور وہ یہیں لٹ گئی، فدا ہو گئی۔

"لنچ کروائیں مجھے۔ ہدایت بابا کچھ بریفنگ دینا چاہتے ہیں تو مجھے آپکو جگانے بھیجا تھا یہاں۔ بس میں آپکی اتنی ہی قربت ہضم کر سکتی ہوں۔"

اپنا سر پارس کے سینے پر ٹکائے وہ اب اس سحر سے نجات چاہتی تھی۔

"میں بھی"

وہ شریں اعتراف اور پارس کا اسے گلے لگانا روشانے کے لبوں پر عاشقانہ سا تبسم رکھ گیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"آپکے چھونے کو اتنا ہی خوبصورت سوچا تھا۔ آپ سے دور بہت سے دن گزارنے میں یہ تمام لمحے میری آسانی بنیں گے۔ اور ہاں فلیش نہیں

لائی،اس کے لیے میں پھر سے آپکو اظہار محبت کی ڈیل کے لیے گھیروں گی۔"

وہ اتنی سیدھی نہیں اسکا پارس کو علم تھا،اور وہ ہمیشہ اس گھیرے میں آنے کے لیے راضی تھا۔

"ہمم۔۔قسمت آزمالینا اپنی"

وہ فتحمندانہ مسکرایا۔

"ضرور۔چلیں؟"

روشانے نے اس سے دور ہوتے ہاتھ بڑھایا۔

"یہ جو میری گردن سجا کر رکھی ہے اسے چھپانے دو آتا ہوں۔تم پہنچو کیمپ"

پارس کی گردن دیکھتے روشانے کو ہنسی آئی۔

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"میں اس سجاوٹ کو زندگی بھر مٹنے نہیں دوں گی سوا ایک عدد میک آپ کٹ خرید لیں۔ میرے دیے تحفے چھپانے کے لیے۔ سی یو مسٹر پارس"

اپنے بال سمیٹ کر میسی بن بنائے وہ اسکارف اٹھا کر سر پر لیتی ساتھ بیگ بھی اٹھا کر کندھے پر جمائے اتراہٹ سے چہکی کیونکہ اپنی حرکت پر زرا بھی ملال جو نہ تھا۔

"یاد آیا۔۔ آپ نے تو اپنی وائف کو گفٹ نہیں دیا پر میں لائی ہوں۔ ہوپ سو باہر آپ یہی شرٹ پہن کر آئیں گے"

روشانے کو آخر اپنا دیا تحفہ یاد آیا تو شرٹ نکال کر پارس کے ساتھ لگائی، وہ اسکی کلائی جکڑ کر روک گیا۔

"میں نے گفٹ دیا ہے ناں۔ تمہیں تمہارا پارس۔۔۔ اینڈ یو نو دس از مائی فیورٹ کلر۔ چلو پہنا کر جاو"

وہ پارس کے بلکل ہی پٹڑی سے اترنے پر ایکسائٹڈ بھی ہوئی لیکن خوف اور جھجھک بھی جان تک سوار محسوس ہوئی۔

"میں نہیں پہنا سکتی پارس، اٹس ٹو مچ پرسنل۔ ابھی پہلے ہی کافی ہو ٹنس کر دی آپ نے۔ مزید میرا دل چلنے سے انکاری نہ ہو جائے آپکا یہ تراشا بدن دیکھ کر۔ جو شرٹ کے باوجود اپنی راعنائیوں کو چھلکاتا رہتا ہے"

وہ سہولت سے اپنی مشکل بتاتی اسکے چوڑے سینے پر ہتھیلیوں کو پھیرتی بہت جبر سے نظریں اٹھا کر پارس کی گردن سے لے جاتی ہونٹوں تک لائی اور پھر یوں سانس کھینچ کر آنکھوں میں جھانکی جیسے پہاڑ سر کیا ہوا۔

"میں تمہیں مشکل میں کیسے ڈال سکتا ہوں۔"

وہ مان گیا تو روشانے نے مسکرا کر آنکھوں سے موہنی سی مشکور نگاہ ڈالی۔

"اپنی بگھڑی گردن سنبھالیں"

وہ پھر سے مسکرائی۔

"تم پورا حق رکھتی ہو۔مجھے سجاو یا بگاڑو۔۔۔سب کے سب حق صرف تمہارے پاس ہیں۔جیسے تمہیں سنوارنے اور بگاڑنے کا اکلوتا حق دار میں ہوں"

وہ اسکو روم سے نکلتا دیکھے قریب آیا اور ڈریسنگ میز پر رکھے لپ ٹنٹ کو اٹھا کر روشانے کو تھمایا،وہ اسکا مفہوم سمجھے ہنس دی۔

اشارے سے اسے ہی یہ فرض نبھانے کو کہا۔

پارس نے اسکے خوبصورت ہونٹوں پر وہ نیچرل پنک لپ ٹنٹ لگانے کے بیچ اپنی انگلی پر لگ جاتے ٹنٹ کو تھوڑا تھوڑا روشانے کے پہلے سے پنک گالوں پر لگائے انگوٹھے سے مسل دیا،وہ اسکے مسکرانے پر بلش کر گئی۔

"تمہاری طرف ثبوتوں کو چھپا دیا گیا۔اب میری باری۔جاو بھاگو یہاں سے۔۔۔۔خطرناک لڑکی"

وہ اسکے باہر نکالتا اخیر روڈ ہوا تو روشانے جاتے جاتے ہیلز سے دروازہ بجا کر گئی، جبکہ پارس کی نظر بستر کی سلوٹوں پر گئی تو اسے وہاں محفوظ گدگداتے لمحوں کے لپکتے خیالوں سے پیچھا چھڑوانے کو اپنا سر جھٹکنا پڑا، پر اسکی مسکراہٹ جو ہونٹوں میں دبی وہ اگر سامنے آجاتی تو ہائے کتنوں کے دل تھم جاتے۔

..._____..

دو گھنٹے تک بینک میں جتنی رقم تھی وہ تلافی کی صورت ارسال کی گئی پر فراز جمانی نام کا ڈیلنگ پارٹنر اور اسکے لوگوں میں غم و غصے کی لہر دوڑی تھی، ان لوگوں کو ہر صورت اپنا برینڈڈ اسلحہ درکار تھا۔

ابراہیم اور حاتب وئیرہاوس آفس میں موجود تھے، حاتب کا زخم اچانک سے دکھنے کے سبب خون چھوڑنے لگا جس سبب ڈاکٹر حمدان کو وئیرہاوس ہی بلوایا

گیا، جب سے سرجری ہوئی تھی حاتب نے زرا احتیاط نہ کی جس کی وجہ سے اسکے زخم میں حمدان صاحب کو بیکٹریا اور انفکشن ملا۔

"کہا تھا آرام کرنا ہے، سٹیچیز بلکل ڈھیلے کر دیے۔ اور زخم کے آس پاس سوجن الگ ہے۔ حاتب یہ ایک بڑی سرجری تھی۔ جسم کی کئی تہیں کٹی ہوئی ہیں۔ یہ بات کیوں نہیں سمجھے آپ۔ ہوسپٹل چلیں میرے ساتھ"

حاتب صوفے پر ہی نیم دراز تھا جبکہ حمدان نے اسکے زخم کی آگین ڈریسنگ کی اور سٹیچیز ایریا میں بھی کچھ اینٹی بیکٹیریل ٹریٹمنٹ آپلائے کیا اور دو انجکشن بھی دیے جو فوری انفیکشن کے پھیلاو کو روکنے کے لیے تھے، وہ شرٹ لیس لیٹنے کے انداز میں بیٹھا تھا اور کسرتی پرکشش مضبوط ہٹے کٹے وجود والا شخص اس وقت مرجھایا لگ رہا تھا۔

"ہوسپٹل کا نام بھی مت لیجیے گا، میرا دل اچھل کر حلق میں آجائے گا۔ میں خیال رکھوں گا پلیز مجھے کوئی پین کلر دے دیں ابھی۔ بے آرام آدمی سے

آپ کیسے آرام کی امید رکھ سکتے ہیں۔ سونے کے وقت لیٹ سکتا ہوں پر بنا نیند بستر سے لگنا میرے لیے موت ہے"

حاتب کے کراہنے پر حمدان اور ابراہیم دونوں کو پریشانی ہوئی، یہ سچ تھا کے سوجن اور انفکشن کے سبب پین کلر نے اثر کم کر دیا تھا۔

"بات مانیں گے نہیں تو ہمیں دوبارہ سے سٹیچیز لگانے پڑیں گے حاتب اور زخم کو صاف کرنا آپکی سوچ سے زیادہ اذیت ناک ہے۔ خود پر رحم کریں۔ کوئی وزن اٹھانے سے پرہیز کریں"

حمدان اسے مزید ہائی ایم جی پین کلر نہیں دے سکتے تھے کیونکہ اس سے دوسرے کڈنی پر ایفکٹ ہو سکتا تھا۔

"ظالم ڈاکٹر۔۔۔ یہ کہنا چاہ رہے کے میں عمائمہ کو نہیں اٹھا سکتا۔ پر یار وہ اتنی سی تو ہے۔ غبارے جیسی۔۔۔۔"

حاتب نے دل ہی دل میں سوچتے حمدان کو گھوری دی جو بچارے حاتب کے زخم پر واقعی فکر مند تھے۔

"کوشش کریں کے پین کلر کی نوبت نہ آئے۔ابراہیم، انکا خیال رکھیں کیونکہ یہ تو نان سیریس ہیں پر مجھے یقین ہے آپکو اور انکی فیملی کو انکی حقیقی فکر لازمی ہو گی۔ کڈنی دی ہے، آدھا جسم کٹا اور انکو لگ رہا ہے یہ مزاق ہے"

ڈاکٹر حمدان برہمی سے ابراہیم کی کلاس لینے لگے جو سر ہلاتا ساتھ اس سنکی مالک کو گھورا۔

حمدان کو ابراہیم ہی سی آف کر کے باہر گاڑی تک چھوڑ کر جب واپس آیا تو حاتب شرٹ پہن چکا تھا اور سر صوفے کی پشت سے ٹیک لیا تھا۔

"سر۔ایسے ہی خود کو تکلیف دیتے رہے تو منتھ میں کیسے ریکور کر کے عمائمہ سے شادی کریں گے؟"

ابراہیم نے پاس رکتے خطرناک دھمکی دی۔

"زخموں پر نمک مت چھڑکو ابراہیم آفندی"

وہ تلملا گیا، ابراہیم نے پھیکی سی مسکراہٹ دیتے اپنا ہاتھ حاتب کے ماتھے پر پھیرتے حرارت چیک کی۔

"بیوی والی فیل مت دلاو ابراہیم۔۔۔جا کر مصباح منصور کو اپنے ان سخت ہاتھوں کا نظارہ کرواو۔ابھی میں اسے مار نہیں سکتا پر اسکی دھاڑیں اور دلخراش چینخیں ممکن ہے میری دوا کا کام کریں"

ابراہیم نے ہاتھ ہٹاتے ہی اپنی شرٹ کی آستینیں چڑھالیں جیسے واقعی مصباح کا کچومر بنا دینے والا ہو۔

"آپ رات تک ہلیں گے نہیں پہلے پرامس کریں"

ابراہیم نے مٹھی مکے کی صورت جکڑ کر ہاتھوں کو وارم آپ کرنے کے بیچ حاتب کے درد کے اثر میں ڈوبے چہرے کو دیکھا۔

"انڈوں پر تھوڑا بیٹھا ہوں جو ہلوں گا نہیں"

حاتب کی منہ پھٹ حاضر جوابی پر آس پاس کھڑے انکے لوگ تو مسکرائے، ابراہیم کا بھی قہقہہ چھوٹا، حاتب نے مسکرا کر ابراہیم کو دیکھا۔

یہ دل کا مریض یوں کھل کر بہت کم جو ہنستا تھا۔

"کاش تمہیں سہانہ کا روگ نہ لگا ہوتا تو تم اپنی ہنسی سے کئی لڑکیوں کو چٹکیوں میں مار گراتے۔ آہ ابراہیم آفندی آہ۔۔۔۔ تمہاری اس حسرت پر دکھی ہو جاتا ہوں جو پوری ہونے کا مقدر نہیں رکھتی"

خود حاتب کی گہری نظر بھانپے ابراہیم جان گیا تھا کے یہ سامنے بیٹھا بظاہر لاپرواہ اور ضدی شخص اندر سے اسی کے غم میں گھل رہا ہے۔

"میں چیخیں سنواتا ہوں مصباح کی۔ آرام کریں"

ابراہیم کے جاتے ہی حاتب نے پاس ہی پڑا فون رنگ کرنے پر اٹھایا، اس نے فون اور اپنے ہی نام سم لے کر ایکٹیویٹ کروائے دن میں عمائمہ کو بھیج دی تھی اور اسی کی کال تھی، جسے دیکھتے ہی حاتب کے دل میں سپارک سا اٹھا۔

"ابراہیم۔۔ تھوڑی دیر رک جاو۔ میری بیوی اسکی بھیانک چینخوں سے ڈر نہ جائے۔ بات کر لینے دو مجھے۔۔۔۔ اور تم لوگ بھی جاو یار۔۔ کوئی پرائیویسی بھی ہوتی ہے"

ابراہیم نے مسکرا کر جناب کی ہانک پر سر ہلایا اور اپنے سر پر کھڑے لوگوں کو بھی چلتا ہونے کے لیے شرم دلائی جبکہ حاتب نے کال پک کرے ائیر سٹڈ سے کنکٹ کرتے فون واپس کاوچ پر اچھالا

وہ جو لپس دانت میں دے کر کاٹنے میں لگی تھی، کال ریسیو ہونے پر تکیے درست کرتی بیٹھی۔

"مجھے بہت اچھا لگا تمہارا کال کرنا۔ کیسی ہو عمائمہ۔ درد تو نہیں۔ طبعیت ٹھیک ہے"

سب سے منہ ماری کرنے والا نخریلہ ،ہٹیلہ اور بیزار آدمی، عمائمہ کے لیے روح افزاء بنا۔

"آرام کر کر کے تھک گئی۔ مطلب بلکل ٹھیک ہوں۔ فون کے لیے تھینکیو۔ آپ کیسے ہیں؟"

وہ تھوڑے فیور میں تھی پر سارہ نے اسکو ٹھنڈی پٹیاں کیں تھیں تو اب قدرے بہتر تھی، شاید بے آرامی اور کل کا سفر اسے سوٹ نہیں کیا تھا۔

"کل سے تو ایکسٹرا ٹھیک ہوں"

اپنی جسمانی تکلیف چھپا کر اپنے دل کا سکون عیاں کرتے وہ کوئی اور ہی شخص بن گیا جبکہ عمائمہ کے رخساروں میں خوامخواہ نادیدہ دھواں بھرنے لگا، اسے حاتب کے چھونے نے ساری رات جگائے رکھا تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
ZohraNovelsZone.com

"اب میں بند کر دوں کال؟"

جب کچھ سمجھ نہ آیا تو بوکھلاہٹ کی ماری عمائمہ سخت متذبذب کا شکار ہوئے بڑبڑائی۔

"کل کے بارے بنا کچھ کہے کال بند کر دو گی؟"

حاتب کا دل نا جانے کیوں اسکو چھیڑنے پر کیا۔

"جی کہنا ہے۔ آپ مجھے اٹھایا مت کریں ابھی، مجھ سے ابھی بھی نارملی چلنا مشکل ہے ٹھیک سے تو آپ بھی تو ویسی ہی تکلیف سے گزرے ہیں۔ میں ساری رات یہی دعا کرتی رہی کے اللہ نہ کرے آپکو کوئی تکلیف ہوئی ہو"

حاتب نے مسکرا کر اس لڑکی کی فکروں پر اندر دل کے نہاں خانوں تک سرور اترتا محسوس کیا۔

"میں ہٹا کٹا مرد ہوں"

وہ اسکی فکر ہٹانے کو پیار سے بولا۔

"پر ہیں تو انسان ناں، پتھر یا فولاد کا جسم تو نہیں لگوایا ہوا"

وہ اسے ڈانٹتی اخیر ظالم لگی۔

"تم مجھے ڈانٹ رہی ہو؟"

حاتب کا موڈ یکدم ہی حسین کر گئی وہ چھٹانک بھر کی لڑکی۔

"ن۔۔ نہیں۔۔۔ہاں پر تھوڑا سا"

اول گھبرا کر نفی کرتے ہی یہ احساس غالب آیا کے وہ اسکا ہے تو تھوڑا حق لٹا گئی، حاتب کی کوفت کو مدہوشی میں بدلتے لمحہ لگا۔

"تھوڑا اور ڈانٹو ناں۔۔۔"

وہ حاتب کے بے خود لہجے پر آنکھیں جھکاتی شرمیلا سا یوں مسکرائی جیسے وہ اسکا حسین شخص پاس پہلو میں بیٹھا ہے۔

"نہیں۔ اتنا کافی ہے۔ آپ اپنا خیال رکھیں گے ناں۔۔۔ میں بھی رکھ رہی ہوں۔ زندگی میں پہلی بار درد محسوس ہوا اور اسکے دور ہونے کی دعا بھی کر رہی ہوں۔ اپنے بھی اور آپکے بھی۔ تاکے ہمارے بیچ نہ آسکیں یہ"

وہ یہ سب کہنے کے لیے رات سے خود کو تیار کرتی رہی لیکن جب بولی تو لگا دل، ہونٹ، سانسیں، اور پورا وجود مددگار بن گیا ہو۔

"میں اپنا پورا خیال رکھوں گا۔ آئی پرامس"

حاتب وعدے نبھانے میں کیسا تھا ابھی کچھ کہنا قبل از وقت تھا۔

"آپ میرے ہیں ناں؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ عمائمہ کے سوال کی خوبصورتی پر واری ہو گیا۔

"کل بتایا تو تھا کے پرسنلی تمہارا ہوں۔ اب بھی شک ہے؟"

حاتب کا مفہوم سمجھتے وہ پھر گلاب ہوئی۔

"اور تمہیں کل یہ بھی بتانے کی کوشش کی تھی کے تم کیا ہو میرے لیے۔ خود بینوں کا کسی دوسرے وجود کی طرف جھکاو اتنا ہی بے یقین ہوتا ہے۔ تم سچی ہو خدشوں میں۔ لیکن تم میرے لیے اک نئی زندگی جیسی ہو۔ قبول و منظور اور مسرور زندگی"

وہ اسکے الفاظ پر آبدیدہ ہو گئی، جس زندگی کو وہ گزار کر آئی تھی اس نے مرد کا بہت گندا، بگھڑا اور بھیانک چہرہ دیکھا تھا جو نوچنے، پائمال کرنے اور اذیت دے کر تسکن حاصل کرنے کو مردانگی کہتا تھا۔

تبھی تو حاتب کی جانب سے ملتا ہر احساس عمائمہ کے لیے خواب میں رقص کرتے آسمان کے رنگ تھے، وہ انھیں مٹھی میں دبا کر کھولنے سے ڈر رہی تھی۔

"آئی مس یو"

وہ بھرائی سی آواز میں بولی، اس سے اچھا حاتب کے الفاظ کو شان دار جواب وہ دے ہی کہاں سکتی تھی۔

"آئی مس یو ٹو۔۔۔۔ لیکن کچھ دن مل نہیں سکتا۔ کچھ بزنس ڈیلنگز ہیں۔ لیکن تم جب چاہے کال کر لینا۔"

وہ اسکے جواب پر آنسو رگڑ گئی۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ ڈرائیونگ بھی مت کریے گا آپ کچھ دن۔ میں بس آپکو بتانا چاہ رہی تھی کے آپ کو یاد کرتی رہتی ہوں"

وہ فکر سے بھری اپنی محبت کا جہاں نچھاور کر رہی تھی اور اسے خبر تک نہ تھی۔

"بتاتی رہنا۔ چلو آرام کرو۔ وائیٹ سنیل"

وہ اس نام پر ہنس دی۔

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"او کے اللہ حافظ۔"

عمائمہ نے اسے امان میں دیتے کال بند تو کی پر حاتب کا موڈ اتنا پیارا ہو گیا تھا کے اب اسے خود کے جذبات کا رخ بدلنے کو مصباح منصور کی دلخراش سسکیاں سننی ضروری لگ رہی تھیں۔

.._____..

پارس، روشانے اور ہدایت بابا اس وقت کمپوٹرائز میٹنگ ہال میں شان سے اپنی نشستوں پر براجمان تھے اور انکے ہمراہ مزید کئی آفس مینجمنٹ کا سٹاف تھا، مافیا کی بھاگ دوڑ سنبھالنے کے بیچ یہ ٹیم پارس عیسی مغلانی تک سولڈ انفارمیشن پہنچاتی تھی، جن بڑے بڑے انڈر ولڈ پر اجیکٹس کو Ndrangheta اور DIA اپروو کرتا تھا انکی مزید جانچ پرکھ ہدایت بابا سرکار کا انٹیلیجنس بیورو کرتا تھا، اندر کی تمام خبریں، نئے دنیا میں ابھرتے مافیا گروپس، بلیک ولڈ کی طاقتوں کا زوال یہیں سے شروع ہوتا تھا۔ اسکے

ساتھ ساتھ کرمنیل شہروں میں کرائم ڈیڈریٹ کو کاونٹ بھی اسی ادارے میں کیا جاتا، سو اگر یہ کہا جائے کے پیراسائیٹ کو ناقابل شکست بنانے کے پیچھے ایک اضافی پراسرار مضبوط کڑی اگر تھی تو وہ ہدایت بابا اور انکی تیس ممالک میں پھیلی انٹیلیجنس ٹیم تھی جس سے کئی ملکوں کے لوگ اپنے نجی سیکرٹ معاملات کی ورکشاپس لیتے تھے، یہ ورکشاپس بہت سیکرٹ جگہوں پر ہوتیں اور یہیں سے بڑے بڑے مشنز مختلف طاقتوں کے بیچ بانٹے جاتے تھے۔

Dempyo

نامی مافیا آرگنائزیشن جسکی اونرشپ کوریا کے بعد اب مکمل طور پر دو پارٹنرز یعنی جارج اور راگنی کے سپرد تھی انکو پیراسائیٹ کے حاتمے کا ٹارگٹ مل چکا تھا، علیش کی موت کا معمہ حل ہونے کے دہانے پر تھا اور اس کیس کو بنا سولڈ ثبوتوں کے بھی Dempyo پیراسائیٹ سے جوڑنے کی بھرپور کوشش میں تھی۔

چونکہ اب فارس سلطان نہیں تھے تو انکی ٹیم جو سپیشل فورسیز پر مشتمل صرف پارس کی نگرانی پر فائز تھی اسکی مین لیڈ روشانے فارس کے سپرد کی جا رہی تھی، اس وقت فریدون وڈیو کال پر اس میٹنگ میں انکے ہمراہ تھا جہاں ہدایت بابا نے روشانے کا اس سے انٹرو کروایا۔

وہ پرکشش سا پینتالیس سالا نرم اور مہربان انسان تھا جسکی ٹریننگ بھی فارس سلطان نے کی۔

"ہمیں آپکی آمد کا انتظار ہے روشانے فارس، امید ہے آپ اپنے بابا کے تمام فرض بخوبی نبھانے کی اہل ہیں۔ آپکو کل شام ائیرپورٹ سے ہمارے لوگ خود پک کریں گے اور کیمپ لائیں گے۔ آپ خود بھی محتاط رہیے گا کیونکہ پیراسائیٹ کے ان آف ڈیز میں اٹلی کے تمام ائیرپورٹس پر ایکسٹرا نگرانی بڑھ جاتی ہے۔ سو سبکی آئی ڈیز اور سوشل کنکشن تک ہائی ٹیکنالوجی کے تھرو پرکھے جاتے ہیں"

فریدون اس وقت براہ راست روشانے سے مخاطب تھا جبکہ باقی سب بھی متوجہ محسوس ہو رہے تھے۔

"میں مکمل احتیاط کروں گی۔"

روشانے بھرپور یقین دلانے کے ساتھ وڈیو سکرین سے نظر ہٹا کر چمکتی آنکھوں سے پارس کو دیکھا، وہ پارس کی محافظ بننے کے لیے بہت پر جوش تھی۔

"گڈ۔ آپکو آپکا نیا نام، نئی آئی ڈی۔ نئے کانٹیکٹس، نئی لک اور نئے مزاج کے بارے ائیر پورٹ سے نکلتے ہی بریف کیا جائے گا۔"

فریدون کی بات پر وہ تھوڑی بے چین ہوئی۔

"میں اپنا حجاب نہیں اتاروں گی مسٹر فریدون"

روشانے کے فوراً کیے اعتراض پر سبکے چہروں پر نرم سی مسکراہٹ بکھری۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"آپ ڈھیلا سا اسکارف یا کیپ بھی یوز کر سکتی ہیں، ٹائیٹ حجاب کے لیے ہم اجازت نہیں دے سکتے۔ تھوڑا کمپرومائز کرنا ہو گا۔"

فریدون نے اتنی رعایت دی تو روشانے بھی فوراً مان گئی، بس اسے سر سے اسکارف اتارنا کبھی بھی اچھا نہیں لگتا تھا۔

"اسکارف ٹھیک ہے۔ ایکچولی یہ میرے بابا کو بہت پسند تھا۔ میں ڈھکے سر کے ساتھ خود کو بہت زیادہ سٹرونگ اور پر اعتماد محسوس کرتی ہوں"

روشانے کی سوچ پر سبھی پُر مسرت مسکرائے پر فریدون کی آنکھوں میں اضافی پسندیدگی بنا غور دیکھی جا سکتی تھی، شاید وہ فارس سلطان کی بیٹی کے طور پر اسے اتنی محبت سے دیکھ رہا تھا، اگر کوئی اور وجہ تھی بھی تو ابھی کہنا مشکل تھا۔

"آپکے اعتماد کے لیے آپکو ہماری ٹیم میں شامل ہو کر بہت آسانیاں ملیں گی۔ آپ ریلکس رہیں۔"

فریدون نے گویا مزید تسلی کروادی۔

"تھینکیو سو مچ مسٹر فریدون۔ سو سوئیٹ آف یو"

روشانے نے جب مشکور ہو کر فریدون سے بات کی تو اسے میز کے نیچے سے پارس کا شوز سے نکلا پیر اپنی پیر سے ٹچ ہوتا فیل ہوا، وہ فوراً سامنے دیکھنے لگی، وہ نیلی آنکھیں خفا لگیں۔

"تو آپ جلتے بھی ہیں۔ مرد بھلے پیرا سائیٹ ہی کیوں نہ ہو، اپنی عورت کے لیے ٹیپیکل مرد ہی ہے۔ کاش اس پر میں آپکی ناک پر بائیٹ کر سکتی لیکن اب واپسی پر ہی نیک کام کروں گی۔ آج ویسے بھی ٹو مچ ہو گیا"

روشانے نے مسکرا کر سوچتے پارس کو آنکھ ونگ کی جس پر وہ اسے خفیف سا گھورا، اسکے بعد وہ لوگ سیریس ڈیٹیلنگ بریفنگ پر آئے تو پھر پارس نے بھی ڈسکشن میں حصہ لیا اور اس بیچ روشانے بس من ہی من میں کل کے لیے خوشی سے پھولے جا رہی تھی۔

.._____..

شام بالاج اور عائشہ لوگ بھی اتفاق سے نائیٹ فنکشن میں ہی مدعو تھے مگر ان دونے پہلے شیز ااور آہل کے نکلنے کا ویٹ کیا، شیز ابلیک جوڑے میں دوپٹہ اکھٹا کر کے سر پر جمائے بلیک ہیلز پہنے، سمو کی آئیز کیے بس آئینے میں اپنا فائنل ٹچ دیتی آئی لیشیز لگا رہی تھی جب آہل دیر ہونے پر روم کے دروازے تک آیا اور دستک دی، وہ خود بھی بلیک میں بہت کلاسی اور جینٹل مین لگ رہا تھا۔

اسکے بلیزر کی سامنے والی پاکٹ میں ریڈ سلک رومال تھا پر جب اس نے شیز ا کے کپڑے ہینگ دیکھے تو ویسا ہی گولڈن لے کر آیا۔

"آجائیں"

شیز انے دوسری لیش بھی لگاتے مصروف انداز میں اجازت دی تو آہل سے پہلے اسکا کریمی سا پرفیوم اندر گھس کر شیز اکے ناک کے نتھنوں میں گھسا، وہ بے اختیار پلٹی مگر آہل اسے دیکھ کر مبہوت رہ گیا۔

"اس نے سر پر دوپٹہ کیا اوڑھ لیا۔۔۔

مجھے وہ میری دلہن جیسی لگنے لگی"

آہل جانتا تھا اسے مسلسل دیکھ کر پریشان کر رہا ہے پر باخدا اس لڑکی کی سادگی اور راعنائی کے ساتھ آج سٹریٹ بالوں نے آہل مغدام کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفلوج کر دی اور تبھی وہ چاہ کر بھی کتنی دیر دروازے میں کھڑا نظریں سرکا نہ سکا، یہاں تک کے شیز اکا اعتماد حوصلہ اسکا ساتھ چھوڑنے لگا۔

"مجھے ایسے دیکھنا بند کریں، نامحرم کی نظریں جہنم کی آگ کا سبب بنتی ہیں"

وہ اپنے سر پر دوپٹہ اوڑھتی بے چینی سے بولی تو آہل نے فوراسے نظریں اس پر سے ہٹالیں، انھیں عام کرنے میں اسے وقت لگا کیونکہ یہ لڑکی ایک لمحے میں خاص بن کر دل میں اتر گئی تھی۔

"میں خود نہ کود جاوں اندر ایسی آگ کے تم تک پہنچنے سے پہلے"

یہ سراسر فلرٹ تھا تبھی تو شیز اکی مسکراہٹ ہونٹوں پر ابھری، وہ اسے اچھا لگ رہا تھا۔

"جیسی آپکی لڑکیوں کو دیکھ کر حرکتیں نکلتی ہیں اندر سے، آپ نے آگ میں ہی جانا ہے"

شیز انے اپنے بیگ میں فون ڈالنے کے ساتھ پاور بینک بھی رکھا کیونکہ جانتی تھی بہت بور ہو گی تبھی چارچنگ کے ختم ہونے کا انتظام بھی کر لیا۔

"تم اتنا گناہ گار کیوں سمجھ بیٹھی ہو مجھے شیز ابالاج، تمہیں نہیں پتا محبت کتنی ہیوی نیکی ہے"

وہ اب تک ویسے ہی پاکٹس میں ہاتھ دیے ایکشن مارے کھڑا تھا، شیز انے محبت کے نام پر آنکھیں چنی کیے آہل مغدام کو گھورا۔

"اچھا محبت کہاں سے آگئی؟ دو تین دن تو آپکو آئے ہوئے ہیں۔ محبت کا ذکر آپ منجھے عاشقوں کی طرح کر رہے ہیں۔ نکلے آپ ابھی زمین سے پورے ہیں نہیں"

شیز انے بھی رکھ رکھ کر کی، آہل نے تو اسے معصوم سی بھولی سمجھا تھا پر روشانے جاتے جاتے اپنا اثر شیز اپر پھونک گئی تھی یا پھر یہ کہنا مناسب تھا کے شیز انے روشانے کے ساتھ دو ماہ رہ کر دنیا کو اچھے سے فیس کرنا سیکھا تھا اور بہت جلد اسے اپلائے کا موقع بھی مل گیا تھا۔

"تم ہاتھ لگو پھر بتاوں گا کے زمین سے نکل بھی آیا ہوں اور آندھیوں اور طوفان سے جو ہلتا تک نہیں وہ درخت بن چکا ہوں۔ اب چلیں محترمہ یا کوئی اور تیاری باقی ہے۔"

وہ اسکے سوکھے بھرموں پر اداسے ناک چڑھا گئی اور کمرے سے بھی آنکھیں گماتی نکلی، جبکہ آہل کے ہونٹوں ہر اک رسیلی سی مسکراہٹ ضرور جگمگائی، آہل نے پہلے بالاج اور عائشہ کو انکے وینیو ڈراپ کیا پھر وہ خود روانہ ہونے لگے پر شیزا کو بیک سائیڈ دیکھ کر وہ گاڑی روک گیا۔

"آگے آجاو۔ایسے لگ رہاہے دوناراض قبیلیوں کے سردار ایک گاڑی میں سوار ہیں"

وہ دراصل شیز اسے باتیں کرناچاہتا تھااور یوں پیچھے بیٹھ کر ہیڈ فونز کانوں میں ٹھوس کر بیٹھی وہ کچھ اچھی نہ لگی۔

"توہم میں امن تھاہی کب؟"

شیز انے ٹکاساجواب دے کر آہل کی امیدوں پر پانی پھیرا۔

"آجاوناں شیز ا۔مجھے فرنٹ سیٹ پر اکیلے بیٹھنا اچھا نہیں لگ رہا"

آہل تو سیدھا ترلوں پر اترا، وہ دانت پیستی بظاہر تو کوفت دیکھا رہی تھی پر جب باہر نکلی تو اسکے اندر لڈو پھوٹ رہے ہیں یہ صاف اسکی لمحہ بھر کی مسکراہٹ سے عیاں تھا۔

"خوش"

وہ ساتھ بیٹھ کر سیٹ بیلڈ باندھے اسے دیکھ کر احسان جتاتے بولی پر آہل تو لڈیاں ڈالنے والی کیفیت میں تھا۔

"تم پہلی ہو جسکے غصے اور چڑ سے گھٹا فرق نہیں پڑ رہا میری غیرت کو کیونکہ سابقہ تمام کیسز میں مغرور اور نک چڑے والی پوسٹ میری رہی ہے لڑکیوں کے معاملے میں، لیکن یاد رکھنا میں بندہ بڑا نایاب ہوں۔"

اپنی تعریف خود ہی کرے وہ شیزا کی آنکھوں میں شرارت کے رنگوں میں گھلی پر حسین رنگیلی چمک بھر گیا۔

"بڑا تجربہ ہے آپکو لڑکیوں کا، ترکی میں تو کہتے ہیں آدھا یورپ ہے۔ وہاں کافی آزادی ہے۔ کیا سچ میں جیسے ترکش ماڈرن ڈراموں میں دیکھاتے ہیں ویسا ہی ہے؟ آئی مین مجھے بس تجسس ہے۔"

شیزا کے سوال کی وجہ جو بھی ہو، آہل کو تو اللہ موقع دے اسے بار بار تاڑنے کا۔

"ہاں کچھ شہر ایسے ہیں جہاں کافی آزادی ہے لیکن کچھ شہر کافی مذہبی اور اچھے بھی ہیں۔ وہاں پر مذہب سے زیادہ وہ لوگ کلچر کو اہمیت دیتے ہیں۔ لیکن جو وہاں پر مغنز خاندان بسے ہیں عرصہ دراز سے ان میں آزادی ہے پر حدود بھی ہیں۔ جیسے میرے دادا بہت مذہبی تھے، دادی پاکستان سے تھیں۔ اسی طرح بابا پاکستان میں بھی رہے اور پھر پسند بھی پاکستانی لڑکی آگئی تو ہم آگے سے دو کلچرز مکس بچے سب۔ لیکن ہمیں تمام حدود کے ساتھ حلال حرام کی پوری سیکھ دی گئی ہے۔ حاتب لالہ تھوڑے اوٹ آف کنٹرول اور مرضی کے مالک ہیں پیک شیک چڑھانا اور یونو واٹ آئی مین

اتنے مذہبی بھی نہیں لیکن اپنے شریف ہونے کی گارنٹی میں تمہیں دے سکتا ہوں"

شیز امنہ کھولے ٹکر ٹکر آہل کو ڈرائیونگ کے ساتھ شجرہ النسب کھول کر سناتا دیکھے یہی سوچ رہی تھی کے اتنی تفصیل تو اس نے مانگی بھی نہیں تھی پر درحقیت آہل صاحب اس گھنگریالے بالوں والی کو ہر طرح گھیر کر پٹانے کے چکروں میں تھے اور شیز اجتنی چالاک اور خود کو تیز پیش کر دیتی، اندر سے تو معصوم سی ہی تھی۔

"لگتے تو آپ کہیں سے بھی شریف نہیں ہیں۔"

وہ اسی حیران و پریشان کیفیت میں بڑبڑا کر واپس ہیڈ فون چڑھانے لگی جب آہل نے اس سے ہیڈ فون کھینچے جس سبب اسکا فون بھی نیچے گرا۔

سکرین پر آتے سکرچ پر شیز انے خونخوار نظروں سے آہل کو دیکھا تو بچارا شرافت سے اپنا فون ڈیش بورڈ سے نکال کر پیش کر گیا۔

"فون کا گلاس ہی کریک ہوا ہے۔ میں نیا لگوا دوں گا۔ میرا لے لو۔۔ اچھی سانگز کلیکشن ہے"

آہل کی آفر شیز انے لی کیونکہ اسے تجسس تھا کے یہ کیا سنتا ہو گا، آہل نے دبی دبی لبوں میں چھپائی مسکراہٹ سمیٹ شیز اکو دیکھا جو اسکی گیلری میں سانگز پر پہنچے پہلا پلے کر کر چکی تھی۔

پنجابی سانگ پر شیز اکا موڈ بگھڑا، اسے پنجابی گانے سخت زہر لگتے تھے۔

"کوئی اردو نہیں ہے؟"

شیز انے اکتا کر پوچھا۔

"وہ میں گا دوں گا فنکشن میں تمہارے لیے"

شیز اکو لگا وہ مزاق کر رہا ہے تبھی تو آنکھیں پھیل گئیں۔

"سچی؟"

یہ لفظ شیز انے جس ایکسائٹڈ انداز میں ادا کیا، آہل نے ایسی پُر حدت مطلبی سی نگاہ ڈالی کے وہ ڈر گئی، فوری ہیڈ فونز اتار کر آہل کا فون واپس رکھا اور چہرہ بھی ونڈو کی طرف گھبرا کر گمالیا، جبکہ آہل کے چہرے پر رقص کرتا شوخ رنگ بتا رہا تھا وہ شیز اکو تھوڑا بہت تو دیکھ کر ہی قابو کر سکتا ہے، آخر کو اللہ نے حسن کی دیگ میں جو ڈال کر جناب کو دنیا میں بھیجا تھا اور ایسا آہل مغدام صاحب فرماتے تھے۔

..._____..

پارس کو کسی ارجنٹ کال پر میٹنگ چھوڑ کر جانی پڑی، روشانے اور ہدایت بابا کو زیادہ فکر ہوئی پر وہ اتنی جلدی میں گیا کے کچھ بتا نہ سکا، روشانے کا اسکے بعد دھیان پارس پر رہا۔

جبکہ نجف نے جو انفارمیشن دی اس میں تھا ہی کچھ ایسا جس سبب پارس کو اہم معاملات چھوڑ کر آنے پڑے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"کہاں ہے وہ؟"

اس وقت وہ لوگ ایک کوسینو بار کے باہر تھے، پارس کا چہرہ ہڈی میں مکمل چھپا تھا جبکہ نجف نے بھی منہ پر ماسک چڑھا رکھا تھا۔

"سر اندر گیا ہے ابھی ایک منٹ پہلے۔ یہ آدمی روشانے میم کا پیچھا کرتا دیکھائی دیا ہے۔ تبھی میں نے خود کے بجائے آپکو بلایا"

نجف کی اطلاع پارس کے لیے تشویش کا سبب بنی۔

"ٹھیک ہے۔ تم جاو نجف۔۔ کل روشانے کی ہی فلائیٹ میں ہو گے تم۔ اپنی جان سے زیادہ تم میری جان کی حفاظت کرو گے۔ یہی ٹاسک ہے تمہارا میری اٹلی واپسی تک"

نجف نے سینے پر ہاتھ رکھے فوری حکم کی تعمیل کو ہامی بھری اور وہاں سے چلا گیا جبکہ پارس نے اپنے ہاتھ کو مکے کی صورت جکڑا اور کوسینو بار میں اپنے پروقار انداز میں داخل ہوا، بار ریسیپشن پر ہی نجف کے خلیے والا آدمی

ڈرنک کر رہا تھا، پارس کے قریب دو لڑکیاں لپکیں جو دراصل آنے والے کو ایک تگڑا گاہک سمجھی تھیں، پارس نے جب انکے ہاتھوں کو اپنے سینے پر سرکتا دیکھا تو اپنی ہڈی کیپ اتار کر جن نظروں سے وہ دونوں کو گھورا، دونوں ہی ڈر کر مسکراتیں رفو چکر ہوئیں۔

جبکہ کوسینو کا مالک جو ایک گولڈن بالوں والا آدمی تھا، پارس کو دیکھتے ہی اس نے کوئی اشارہ کیا۔

پارس نے اس بیچ اپنے قدموں کو کاونٹر کی طرف بڑھایا اور ٹھیک اس آدمی کے ساتھ والا سٹول چیئر سنبھال کر اسے گما کر اس آدمی کے ہاتھ سے اسکی شمپیئن اُچکی، وہ آدمی یوں تھا جسے کسی نے وائن کا گلاس نہیں، دل نکال لیا ہو۔

"اکیلے میں بات کریں؟"

پارس نے اٹیلئن زبان میں ہی اس آدمی سے سوال کیا جبکہ جس بہکے لا یعنی انداز میں کیا وہ اٹھ کھڑا ہوئے پاس کے اتنے قریب آرکا کے پارس کو اسکے منہ سے چھوٹتی بدبو پر سانس روکنا پڑا، پارس کی آنکھوں پر تھیم ماسک تھا جو یہاں آج ہر ایک کی آنکھوں پر تھا۔

وہ لپکتی نظروں سے پارس کی آفر قبول کرتا پارس کا ہاتھ پکڑے لڑکھڑاتا ہوا وہیں سے سائیڈ جاتے لفٹ میں گھسا، جو اوپر چھت کی طرف جاتی تھی۔

وہ آدمی پارس کو چھوتا اسکی مسلز والی باڈی کو لپٹتا رہا جبکہ جیسے ہی لفٹ رکی، پارس نے اس آدمی کو ایک ہی دھکا دیا جس سبب وہ لفٹ سے نکلتا ہوا چھت کی کھردری زمین پر بری طرح پٹخا، سارا نشہ غائب ہوا۔

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس نے اس پر جھکتے اسکی شرٹ کا گریبان دبوچا اور اسے گھسیٹ کر چھت کے کنارے لایا جہاں سے نیچے اگر دیکھا بھی جائے تو روح ایک بار کانپ

جاتی، پارس نے اس آدمی کو آدھے سے زیادہ نیچے کی طرف لٹکایا جس سبب وہ بری طرح چیخنے چلانے لگا۔

پارس نے دوسرے ہاتھ سے اپنی گن نکالی اور اس آدمی کی گردن سے اسکی نالی جوڑی۔

"کون ہو تم بدبخت۔۔کیا چاہتے ہو؟"

وہ آدمی اپنی زبان میں منمنایا، اسے اپنے سر پر موت دیکھائی دے رہی تھی۔

"روشانے فارس کا پیچھا کرنے کے پیچھے کا مقصد بتاو، جھوٹ کی صورت گولی مار کر تمہیں یہاں سے دھکا دوں گا جبکہ سچ کی صورت شاید زندہ بچ جاو۔"

پیر اسائیٹ صرف ایک بار پوچھتا تھا جبکہ پارس نے جب اپنی آنکھوں سے ماسک ہٹایا تو اس آدمی کی سانس بھی رک گئی۔

"پ۔۔پی۔۔۔۔۔۔"

اسکے منہ سے خوف کے مارے کچھ نکل نہ رہا تھا۔

"م۔۔مجھے ج۔۔جیکب مارک نے۔۔۔۔بھیجا۔ان۔۔نھیں شک تھا کے تمہاری لائف میں جو لڑکی ہے وہ م۔۔موہنی نائل نہیں۔۔تمہارے چرچ کے فادر کو دھمکایا گیا تو وہ بھی سچ اگل گئے کے تم دو کی میرج فیک تھی۔انکا شک یقین میں بدل گیا۔انکو پتا چل گیا کے تم Antalya میں ہو اس بارے علم نہیں کے کس نے تمہارا بتایا پر شاید تمہاری کسی آئی ڈی لوگن سے انفارمیشن نکالنے کا بتا رہے تھے۔تم سے ملتے ہر۔۔ہر فرد کی جانچ کا کہا گیا۔۔۔ل۔۔لیکن ابھی تک میں نے جیکب مارک کو کوئی رپورٹ نہیں دی۔۔آج دینی ہے مجھے"

وہ آدمی سب اگلنے لگا پر پارس جانتا تھا ان لوگوں پر یقین کرنا آدھی موت ہے، آدھا سچ اور آدھا دھوکہ اسکی دنیا کے ہر فرد کی رگوں میں دوڑتا تھا۔

"اب تم میرے ہتھے لگے ہو تو رپورٹ تو نہیں دے سکو گے۔ چلو فون دے دو مجھے اپنا۔ تم جہنم میں کیا کرو گے"

پارس نے اسکی جیکٹ کی جیب سے اسکا فون نکالا جبکہ وہ آدمی خوف سے کپکپا رہا تھا، پیر اسائیٹ کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنے والے اکثر قوت گویائی سے محروم ہو جاتے تھے۔

"م۔۔مجھے چھوڑ دو۔۔۔۔میں تمہارا وفادار بن جاوں گا"

اس آدمی نے اک آخری بار منت کی۔

"تم جیکب مارک کے اگر وفادار نہیں تو پیر اسائیٹ کے آگے تو وفاداری کا امتحان پاس کرنا ناممکن ہے۔ چلو دنیا سے چھٹی کر کے ریسٹ موڈ پر لگو۔ میں تمہارے بحاف پر رپورٹ دے دوں گا"

پارس نے زرا سی قوت لگاتے اسے ٹانگ سے پکڑ کر ساتھ ہی نیچے گرا دیا، اس آدمی کی دھاڑ کے ساتھ نیچے گرتے ہی ٹوٹتی گردن اور ہڈیوں کے

بنتے سرمے پر پارس نے اک تسکین بھری سانس لی اور لفٹ سے جانے کے بجائے وہ وہیں ریلنگ پر چڑھا اور کچھ دور بنی لوہے کی سولڈ پلیٹ نما چھت پر جھمپ مارے ساتھ ہی لگے کرٹل کو کھینچ کر وہاں سے اکھاڑتا وہیں سے دوسری بلڈنگ کے بیسمنٹ جا پہنچا، وہیں سے باہر نکلا اور گرے اسی آدمی کے گرد جمع جمگھٹے اور پولیس کی گاڑی کو دیکھے مسکرا کر پکچر لیے اپنی ہڈی سر پر جمائے پاس سے گزر گیا، اپنے ہاتھ میں اس فون کو لیے وہ ملحقہ کسی انٹرنیٹ کیفے گیا۔

سب سے پہلے وہاں اپنے فون پر اور موہنی کے ٹیب پر لگی کمبائن آئی ڈی ریموو کی تو اسی لمحے موہنی کا ٹیب بھی ان کنکٹ ہوا۔

اسی آئی ڈی سے جیکب مارک کو پارس کی اناطالیہ کی لوکشن معلوم ہوئی تھی۔

ایک بار پھر یہ موہنی، مروانے لگی تھی۔

پارس نے اسکے بعد اس آدمی کے فون سے ایک کرپٹ فائیل پیغام جیکب مارک کی ای میل پر ارسال کیا۔

وہ اس وقت اپنی گرل فرینڈ جوہی اور سئیرا کے ساتھ کسی گیڈ ٹو گیدر میں تھا۔

انکرپٹ میسج فائیل دیکھتے ہی وہ زرا مہمانوں سے دور آیا۔

وہ میسج لنک دیکھتے ہی جیکب سمجھ گیا کے اسکے خاص آدمی نے اناطالیہ سے رپورٹ بھیجی ہے۔

تبھی ایک سوفٹویر کے تھرو اس نے جب میسج اوپن کیا تو اسکے آدمی کی خون میں لت پت لاش کی پکچر تھی اور ارد گرد مجمہ جمع تھا۔

جیکب کے پسینے چھوٹے۔

نیچے اٹیلئین زبان میں ایک پیغام لکھا تھا۔

Cosa si dovrebbe fare quando inizi a cercare sotto i tuoi dubbi? Se non hai una risposta, Jacob ci penserà finché non torno. Il tuo parassita.

(جب اپنے ہی شک کے تحت کھوج میں لگ جائیں پھر کیا کرنا چاہیے؟ آپکے پاس اگر جواب نہیں تو میرے واپس آنے تک سوچ کر رکھیے گا
جیکب۔ آپ کا پیرا سائیٹ۔)

جیکب نے اپنے ماتھے پر آئی پسینے کی بوندیں صاف کیں اور فون آف کرے وہ گہرے سانس بھرنے لگا، پیرا سائیٹ کا خوف اسکی آنکھوں سے ٹپک رہا تھا اور اب اسے پارس کی اک نئی کمزوری پر حملہ کرنا ضروری لگا کیونکہ وہ جانتا تھا، اب وہ نہیں اٹلی کا حاکم پارس عیسی مغلانی ہے۔

.._____..

"تم روشانے کا پیچھا شروع کرو۔ وہ کبھی نہ کبھی تو پارس سے ملے گی۔ محبت کا کیڑا کہاں سکون لینے دیتا ہے"

حاتب کو اسکے روم میں بیڈ پر آرام دہ انداز میں بٹھاتے ابراہیم کے نجانے کیوں حاتب کی اس درجہ کوفت پر دانت نکلے۔

"بالکل محبت کا کیڑا بہت پھدکتا ہے سر، میں گواہ ہوں"

یہ سراسر کل حاتب کی رات حالت پر چھیڑ خانی ہوئی تھی، یہ الگ بات ہے حاتب کو تب سمجھ آئی جب ابراہیم تکیے درست کرے فاصلے پر جا کھڑا ہوا۔

"دانت کس خوشی میں نکال رہے ہو؟"

حاتب نے پھاڑ کھاتے تیوروں سے ابراہیم کی آنکھوں میں تیرتی مستی ہضم کرتے استفہام عیاں کیا۔

"سر آپ دو دن بیڈ سے ہلیں گے نہیں اس خوشی میں"

ابراہیم نے دانت دیکھاتے اطلاع دی۔

"اور ایسا کیا تمہارے خواب میں آیا ہے۔ نکلو مجھے غصہ مت دلاو۔ جو کام کہا ہے کرو۔ اپنے دو لوگ روشانے کے پیچھے لگاو۔ یہ میڈم آخر ہوتی کہاں ہے۔ کونسی یہاں اسکی گہری رشتہ داریاں ہیں جو نبھا رہی ہے۔"

اپنی گرم کھولتی تاکید دہراتے حاتب نے سختی سے چلتا کیا کیونکہ اب وہ نیند لینا چاہتا تھا، میڈیسن کے اثر سے آنکھیں بھاری ہو رہی تھیں۔

"میں سب کر لوں گا پر خدا کے لیے صبح تک آپ آرام کریں۔ ڈنر آپکو میں یہیں دے جاوں گا"

ابراہیم کو پریشان دیکھتے حاتب کا دل چاہا اسے تنگ کرے۔

"او کے فاسٹ فوڈ کھاوں گا ڈنر میں۔ دو لارج میرے فیورٹ پیزا، ایک ریڈ بل، ایک پیسٹری میڈیم سائز، ایک زنگر۔۔۔ اور فرائز مصالحے والے مرچیلے"

حاتب یہ سب کبھی نہیں کھاتا تھا، اپنے فگر کو لے کر کسی بدپرہیزی پر محترم کی جان جاتی تھی تبھی تو ابراہیم آفندی کی آنکھیں پھیلتی باہر کو گریں۔

"یہ آپ نے ڈنر کرنا ہے یا Mugbang کا ارادہ ہے، اتنا سب ٹھوس کر اسے ہضم کرنے کے لیے کیا توپ کے گولے پر بیٹھیں گے۔ ایکسر سائز تو آپ پر حمدان صاحب نے ایک منتھ منع کر دی۔"

ابراہیم کے اندر بھی ایک فیصل آبادی بیٹھا تھا کیونکہ موصوف کا گاؤں وہیں تھا، تبھی تو اسکی گرم جگت پر حاتب بھی دبا دبا مسکرایا۔

"میں منع ہونے والی چیز ہوں کیا ابراہیم آفندی۔ اب نکلو ورنہ تمہیں اٹھا اٹھا کر پٹخ کر ایڈوانس میں اپنی کیلریز ختم کر لوں گا۔ جاؤ مجھے سونے دو"

حاتب نے تکیہ منہ پر رکھا تو ابراہیم بھی مسکرا کر مین لائیٹ آف کرے اک دوستانہ فکر سے بھری نگاہ ڈالے کمرے سے نکلا اور راہداری کراس کرے خوبصورت سے سبزے اور بے شمار پھولوں سے بھرے راستے سے گزرتا وہ

حاتب کے ریسٹ ہاوس سے نکلا تو سہانہ کو تیار وہیں آتے دیکھ کر رکا، وہ اچھی لگ رہی تھی ورنہ گھر میں تو وہ بال بھی نہیں بناتی تھی اور نہ ہی کوئی اپنا خیال رکھتی تھی۔

میرون سادہ سے ڈریس میں کاندھے پر دوپٹہ ڈالے، کندھے تک آتے بال سٹریٹ کیے، پارٹی میک آپ کے ساتھ آج تو نیل آرٹ بھی کر رکھا تھا، گھنی پلکیں مسکارے کی دبیز تہہ میں تھیں تو آنکھیں لائنر سے سجی، بے داغ چہرے پر موجود حلقے چھپ گئے تھے اور اچھی سیٹ بیس پر بلش اور ہائی لائٹر بھی دیکھائی دے رہا تھا، اتنی تفصیل سے اسے صرف ابراہیم آفندی دیکھتا تھا، کسی اور میں آج تک اسکی ہمت نہیں آئی تھی۔

"اتنی سجی ہوئی کیوں ہو؟"

ابراہیم نے سلگ کر سہانہ کے ہونٹوں پر ریڈ شیڈ دیکھتے پوچھا کے آخر کس کی جرت ہوئی جسکے لیے یہ لڑکی اس طرح سجی کے ابراہیم سے نظریں ہٹانا دوبھر تھیں۔

لیکن اصل بات یہ تھی کے ہاشم اور پریسہ اسے آج فارس کی موت کے ساتھ عمائمہ کے بارے بتانے والے تھے تبھی گھر سے باہر لے جارہے تھے۔

"ایکچولی ممی بابا کے ساتھ اوٹنگ کا پلین ہے۔وہ شاید میری اداسیوں کو مل کر دور کرنا چاہتے ہیں۔ڈنر پر جارہی ہوں دونوں کے ساتھ انکے بہت اصرار پر۔سوچا ایک بار حاتب سے پھر بات کرلوں"

ابراہیم نے نظریں سہانہ پر سے ہٹا کر گردن اکڑائی۔

"وہ سو رہے ہیں اور صبح تک انھیں کوئی ڈسٹرب نہ کرے یہ انکے ڈاکٹر کا کہنا ہے۔اور تم جب بھی ان سے معافی والے ٹاپک پر بات کرو گی صرف مایوسی

اور تکلیف ملے گی۔ سو میری مانو کچھ ٹائم دوا نھیں۔ جاو انجوائے کرو فیملی ڈیٹ"

وہ سر ہلاتی مسکرائی پر ابراہیم کا آخر تک لہجہ جلا بھنا سہانہ کو اداسیوں سے نکال لایا۔

"تم بھی آجاو۔۔۔ ہمیں جوائن کرلو۔۔۔ اکیلے کیا کروگے گھر"

وہ اسکے پھیرے چہرے کو تکتی نرم آواز میں بولی۔

"مجھے میری تنہائی اور اکیلا پن چبھتا نہیں ہے مس سہانہ، سو مجھے خوامخواہ زبردستی کا مہمان بننے کا کوئی ارمان نہیں۔"

وہ روٹھے لہجے میں اپنی بات مکمل کرے آگے بڑھا، پر سہانہ کے ہاتھ نے اسکے مضبوط ہاتھ کو جیسے انگلیوں سمیت جکڑا، ابراہیم کو چار و ناچار رکنا پڑا، اس لڑکی کے سراپے سے اٹھی روز پرفیوم نامحسوس طور پر ابراہیم کے حواس جکڑ کر دھڑکنیں تیز کر رہی تھی، فرار بہتر تھا۔

"تم اندر سے کیوں خود کو میرے پیچھے سلگاتے ہو ابراہیم۔ تمہاری آنکھوں کے نیچے یہ جو حلقے ہیں، انھیں دیکھ کر دل پھٹ جاتا ہے میرا۔ میں خود سے محبت کرنے والوں کی صرف تکلیف ہوں۔ پر انکو دیکھ کر لگتا ہے میں تمہارے لیے سلو پائزن بن گئی ہوں۔ ختم کر دوں گی تمہیں۔ پلیز تم شادی کر لو۔ یہاں لاو اپنی بیوی کو میرے پاس۔ میں تمہیں اسکے ساتھ خوش دیکھ کر سکون پاوں گی۔ تمہارے بچے۔۔۔۔۔"

مزید ابراہیم نے نہ سنا اور اپنا ہاتھ سہانہ کے مرمریں ہاتھ سے جھٹک کر چھڑواتے اسی سے سہانہ کا جبڑا دبوچا، ابراہیم اتنا شدت پسند نہیں تھا پر اب ہونے لگا تھا، جب یہ لڑکی ہاتھ سے ریت کی طرح چھوٹتی محسوس ہو رہی تھی۔

"یو نو واٹ سہانہ مغدام۔ تم چاہتی ہی نہیں میں تمہیں زندہ سلامت، چلتا پھرتا نظر آوں۔ ایسی سب باتیں مجھ سے کہنے سے بہتر ہے تم میری قبر کھود دو۔ زندہ دفن ہو جاوں گا تو اتنی تکلیف نہیں ہو گی جتنی تمہاری یہ باتیں دیتی

ہیں۔رحم نہیں آتا تمہیں مجھ پر۔اب سے تم نہ مجھے ہاتھ لگاو گی،نہ دیکھو گی نہ بات کرو گی۔جب مجھے چھوتی ہو،اگلے کئی گھنٹے نارمل نہیں ہو پاتا۔خدا کے لیے سہانہ۔مجھے اس لائق چھوڑ دو کے میں حاتب مغدام کے احسانوں کو اتارنے کے لیے انکاوفادار ساتھی بن کر انکے ساتھ زندگی بھر رہ سکوں،میری موت کسی کا نقصان کرے نہ کرے،حاتب مغدام کی زندگی میں خلاء لے آئے گی اتنا یقین ہے مجھے۔باقی ہر خواہش،ہر امنگ اور ہر جذبہ مر گیا ہے۔تو اس دبی راگ سے مجھے چھو کر چنگاری مت نکالا کرو۔"

وہ اسکے جبڑے پر ہاتھ کی گرفت ہٹائے پیچھے ہٹا،پر سہانہ کی براون آنکھیں ابراہیم کے الفاظ کی آگ میں تپ کر لال ہو گئیں۔

"مجھے اندازہ نہیں تھا میں اتنی بری ہوں۔۔۔۔میں تمہیں ہاتھ نہیں لگاوں گی۔میرے ہاتھوں نے ایسی کوئی خواہش کی بھی تو انکو جلا دوں گی۔تم نارمل رہو۔۔۔۔آئی ایم سوری فار ایوری تھنگ"

وہ سر تا پیر خوف و تکلیف کے اثر سے کپکپاتی پلٹی تو اسکا نازک وجود زمین بوس ہونے لگا، ابراہیم نے بروقت اسے گرنے سے سنبھالنے کو اپنے بازووں کو اسکے اطراف لپیٹ کر اپنے قریب کھینچا۔

"گر جاتی تو؟"

وہ جو کاٹ کھانے پر اترا تھا، اس لڑکی کے کمزور حوصلے پر فکر و پریشانی سے اسے سنبھالے کھڑا بولا، بھاری آواز میں خراش اتری۔

"تم سنبھالنے سے انکار کرتے تو گر کر مر جاتی۔"

وہ اپنے توازن میں واپس لوٹی پر اسکی بات، ابراہیم کا ذہنی توازن ضرور بگھاڑتی محسوس ہوئی۔

"سہانہ۔ تمہیں فارس سلطان کبھی نہیں مل سکتا اور مجھے تم نہیں مل سکتی۔ یہ ایسی سچائیاں ہیں جو ہمیں وقت پر ایک دوسرے کو سمجھا لینی ہوں گی ورنہ

سب تباہ ہو جائے گا۔ میں بھی کوشش شروع کرتا ہوں۔ تم بھی کرو۔ اپنا خیال رکھو۔ اور جاو ممی بابا ویٹ کر رہے ہوں گے"

سہانہ نے اسکو ایسی نظروں سے دیکھا جو جگر پر زخم لگانے سی تھیں، پر وہ سر ہلا گئی، ضبط کی طنابیں چھوٹنے نہ دیں۔

"ہاتھ جلانے والے بات سیریس کہی تھی میں نے"

وہ روہانسی ہوتے جتاتی دو قدم دور ہوئی۔

"اوکے پکڑ لینا میرا ہاتھ"

وہ اسکے لیے سہما ہوا دل لیے پھرتا تھا، سہانہ کی آنکھ سے اک آنسو گال سے رینگتا کھلے بالوں میں دفن ہوا۔

"اب نہیں پکڑوں گی تمہارا ہاتھ۔ تمہارے معاملے میں خوددار بنوں گی اب۔۔۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ ناراض ہوتی اپنی آنکھیں پونچھے بھاگ گئی۔

"سہانہ۔۔۔۔۔میری بات سنو۔۔۔ی۔۔یہ مت کرنا"

وہ پیچھے کافی دور تک پکارتا گیا پر پھر اپنا پھیلایا ہاتھ کچھ سوچ کر پیچھے ہٹا لیا،شاید یہ دونوں کے حق میں مشکل لیکن بہتر تھا۔

"تم لکیروں سمیت کافی اندر ریٹیڈ ہو"

وہ اپنے ہاتھ کو دیکھ کر اذیت سے کہے خود بھی وہاں سے چلا گیا۔

۔۔_____۔۔

"آپ کہاں چلے گئے تھے پارس؟"

وہ اسکے ہمراہ چل رہی تھی جو اسے سی آف کرنے جا رہا تھا،پارس کے اچانک غائب ہونے نے روشانے کو فکر مند کیا،اگر پارس بتا دیتا کیا کر کے آیا ہے تو یہ محافظ صاحبہ پھر سے نیلی پیلی ہو جاتیں،رات ہو چکی تھی۔

"ایک چھوٹا سا کام تھا۔ میں کوشش کروں گا کل تمہیں ائیر پورٹ پر سی آف کرنے آنے کی پر نہ آسکا تو روٹھنا مت۔ اپنی جا کر ذمہ داریاں نبھانا۔ اور بن جانا میری پروفیشنل محافظ "

پارس نے رک کر اسکے دونوں ہاتھ پکڑے جو پارس کے کل نہ ملنے پر منہ پھلا گئی، ایسی کوئی چیز نہیں ہونی چاہیے تھی اسکے بقول جو ان دو کو ملنے سے روکتی۔

"آپ آئیں گے میں کچھ نہیں سن رہی پارس۔ نہ آئے تو انجام سوچ لیجئے گا۔"

وہ حق جما رہی تھی، اسکے سینے کے پاس سرک کر ان نیلی آنکھوں میں کالے نین گاڑ کر یہ بتایا کے اسے پارس کا گڈ بائے ہر صورت چاہیے۔

"کیا کرو گی؟"

وہ حد جاننا چاہتا تھا۔

"میں رو دوں گی"

روشانے کی آنکھوں سے ٹپکتے آنسوؤں کا سوچ کر ہی وہ راضی ہوا، قریب ہو کر جھکتے اسکی دونوں آنکھیں اپنے خوبصورت چومنے سے مہکائیں۔

"انکو تکلیف دینے کا سوچا بھی تو اچھا نہیں ہو گا جل پری۔ تم جنگلی پھول بننے کے سفر پر جا رہی ہو، جنگلی پھول روتے نہیں، رلاتے ہیں۔ مجھے مت رلانا باقی تمہیں پوری دنیا دی۔ اور ہاں فریدون سے زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں، جاتے ہی بتا دینا تم کس کی ملکیت ہو۔ تاکہ تم پر نظر ڈالنے سے پہلے وہ اپنا انجام سوچ لے"

روشانے نے ڈری ہوئی سانس کھینچی۔

"آپکو کیا لگتا ہے وہ میری طرف ایسی ویسی نظر ڈال رہے تھے؟ مجھے لگا بس آپکی فطری جیلسی ہو گی"

روشانے کی فکر پر وہ مسکرایا، اسکی مسکراہٹ چلتی پھرتی قیامت تھی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"تم ایک بہادر لڑکی ہو، اور بہادر عورتیں بہادر جانبازوں کی پسند کی لسٹ میں رہتی ہیں پھر تمہارے بابا کو انکے تمام لوگ پیر کی طرح مانتے تھے۔ وہ بلاشبہ ایک بہادر محافظ اور فارس سلطان کا بازو ہے پر تم میری ہو، میں تم پر کوئی التفات بھری نظر نہیں سہہ سکتا۔ اسے بتا دینا تاکہ وہ اپنی نظروں سمیت قدموں کو بھی بروقت روک لے۔ کیونکہ اگر ایسا کچھ میں نے کیا تو موت دینے سے پہلے یہ نہیں سوچوں گا کے وہ کون ہے"

روشانے کی پلکیں آخری جملے پر تھرتھرائیں ورنہ تو وہ پارس کو تکتی دنیا بھول گئی تھی۔

"میں اپنے سائے تک بھی کسی کو آنے نہیں دوں گی، اسکی گارنٹی دیتی ہوں۔ باقی آپ میرے ماتھے پر لکھ دیں ناں کے یہ پارس عیسی مغلانی کی کل دنیا ہے"

وہ اس وقت یوں فرمائش کرتی پیاری لگی، اوپر سے اسکی آنکھوں میں مٹھاس اور نشاط کا ملا جلا لاڈ بھرا رنگ، پارس کے اعصاب کی تھکن مٹا گیا۔

"لکھنے کی ضرورت نہیں، تمہارے ہونٹوں پر اپنا سایہ کر دیا اب یہ خود بولتے پھریں گے تم میری ہو"

وہ پارس کے یقین پر ہنسنے کے ساتھ مر مٹی۔

"ایسا ہی ہو گا اف آپ مجھے وہ یاد مت دلائیں۔۔۔ آپ فزیکل ٹچ پسند نہیں کرتے۔ میرے معاملے میں اپنے اصول کیسے توڑے؟"

وہ خود کو بہت خاص محسوس کرتی تجسس کا بھی شکار تھی۔

"تمہارے معاملے میں کچھ بھی توڑ سکتا ہوں، کسی کی گردن بھی اور کسی کی ہڈیاں بھی۔ پھر اصول کیا چیز ہیں؟"

وہ اتنی خطرناک جوابی کاروائی پر ڈرا ڈرا ہنسی۔

"مجھے عادت ڈال لینی چاہیے۔ہمارے بیچ یہ مرنے مارنے ہڈیاں توڑنے کی بات تو عام ہونی ہے اب"

وہ روشانے کی شرارت پر مسکرانے لگا پھر رک گیا۔

"آپکی یہ وینز سے بھری تگڑی بازو دیکھ کر ہی میں سمجھ گئی تھی کے میرا ہیرو گردن تو چٹکی بجانے کے ساتھ ہی توڑ دیتا ہو گا۔۔۔بے رحم ڈان۔۔۔میرا تو کچھ نہیں توڑیں گے ناں کبھی۔۔۔تھوڑا ڈر لگ رہا ہے"

وہ سہمی نہیں تھی بس پرولیول کی ایکٹنگ کر رہی تھی۔

"میں تمہیں سخت ہاتھ بھی لگاوں تو جان لے لینا میری۔۔۔لیکن غصے اور دکھ میں میرے ہاتھوں کی گرمی اور شدت بڑھ جاتی ہے تو اسکے لیے پہلے ہی معاف کر دو مجھے زندگی بھر کے لیے"

وہ ایسے جواب پر اندر تک سرشار ہو گئی،ٹوٹ کر پیار آنا کسے کہتے ہیں آج سمجھ آیا۔

"پھر تو میں آپکو غصہ بھی دلاوں گی اور ہرٹ بھی کروں گی۔۔۔البتہ معاف ابھی سے کر دیا۔۔موج کریں"

وہ اپنے نام کا اکلوتا پیس تھی، پارس نے پھر مسکرا کر اس لڑکی کے چہرے کے اب تک اسے دیے بکھرے رنگ دیکھ کر سانس کھینچی۔

"تمہیں ڈر نہیں لگتا مجھ سے؟"

پارس نے اسے گہری محسوس کن ملائم نگاہوں میں بھرا۔

"آپکی گردن کی ان ابھری ویز کو دیکھ کر پہلی ملاقات میں لگا تھا کے میرے پارس کچھ زیادہ ہی بڑے ہو گئے اور آپکے ان مسلز نے پیاس کا احساس دلا دیا تھا گھبراہٹ میں پر آج میرے سارے ڈر مر گئے۔آپ ایک ڈریم ہسبنڈ ہیں پارس"

وہ اسکے اعتماد پر ہنسا، ابھی اس لڑکی نے دیکھا ہی کہاں تھا پارس کو ہسبنڈ بنتے۔

"اس لاسٹ لائن پر قائم رہنا۔ مکرنے نہیں دوں گا۔"

وہ معنی خیزی سے اسکے چہرے کے قریب جھکتا روشانے کے اندر سنسنی اتار گیا، لیکن روشانے نے ظاہر نہ کیا۔

"نہیں مکروں گی۔ بہت بہادر ہوں۔ اوکے اب میں چلتی ہوں۔ مجھے کل سی آف ضرور کرنے آیئے گا پارس۔ جا کر سو جاوں گی۔ بہت نیند آرہی ہے"

پارس نے وعدہ تو نہ کیا پر پوری امید دلائی مسکرا کر۔

"اچھی سی نیند لینا۔ ٹیک کیئر"

پارس نے اسکی ٹھوڑی پکڑ کر گال پر جھکتے ہونٹوں کی بھری جسارت کرتے روشانے کو بلش ہونے پر مجبور کیا۔

"اوکے باس۔ بائے"

وہ ہونٹوں کو حصارنے والی مسکراہٹ سمیت شرماتی قہر ہی تو لگی اور جب ہاتھ ہلا کر باہر نکلی تو پارس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھے پھیرا جیسے کہہ رہا ہو کے وہ گئی اب تو بھی انسان بن جا، جبکہ اسکی مسکراہٹ بس روشانے کی موجودگی تک تھی، آنکھوں میں پھر سے آگ لپکنے لگی تو وہ واپس اندر لپکتے اپنے شام والے میس کی وجہ سے غصہ نظر آیا۔

..._____..

"آجاو باہر"

آہل نے گاڑی ہال کے باہر پارک کیے شیز اکی سائیڈ کا ڈور اوپن کیا اور اپنا ہاتھ بھی نرم مسکراتے لب و لہجے میں اسے پکار کر اسکی طرف بڑھایا، ابھی وہ فیوچر کے اناطالیہ کا امیر ہاتھ پکڑنے کے معیار پر کہاں پورا اترا تبھی تو وہ جبرا سا مسکرا کر ہاتھ کو تھامنے کے بجائے خود جلوئے بکھیرتی باہر آئی۔

"ہاتھ پکڑ لیتی تو کیا ہو جاتا شیز ابالاج صاحبہ؟"

آہل نے گاڑی کا ڈور بند کرتے اسکے عقب سے خاصے تیز تیور سے پوچھا جبکہ وہ بہت ہی بڑے فائیو سٹار ویڈنگ ہال کے باہر کی سجاوت پر ہی تھم گئی۔

"اتنا مہنگا ہال۔۔ یہاں تو صرف سیاست دانوں، بہت بڑے ایکٹروں کی شادیاں ہی ہوتی سنی تھیں"

وہ آہل کے سوال کو نظر انداز کیے اپنی ہی حیرانگی سمیت بولی۔

"تم مان گئی تو اپنی اس سے بھی بڑے ہال ہو گی"

آہل کی فلرٹی گفتگو سننے کا شیز امیں بالکل حوصلہ نہ تھا تبھی برا منا گئی۔

"ایکچولی میرا جو دوست ہے اسکے فادر بہت بڑے ڈرامہ پروڈیوسر ہیں۔ تو فیملی کافی ریچ نہ بھی ہو رکھ رکھاو تو پھر کرنا پڑتا ہے۔ باقی تم فنکشن کے بیچ اپنے دوپٹے کو سر سے مت اتارنا۔ بھلے کتنا ہی اولڈ فیشن کیوں نہ لگے۔ میں

چاہتا ہوں شیز ابالاج سب میں منفرد لگے اور مائی ٹائیپ بھی کے یہاں کے ماڈرن لونڈے سرسری نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالیں تم پر"

شیز انے اسکے چہرے پر نظریں جمائیں جو یہ کہتا عام سا لگنے کے باوجود بھی دل میں دھڑک گیا تھا، خاص کر دوپٹہ اوڑھے رکھنے کی تاکید پر۔

"آپکو تو ساری نظریں معاف ہیں ناں جیسے ؟"

وہ گھبراہٹ چھپانے کو شکوہ کر گئی، بڑا مشکل تھا آہل مغدام کو دیکھتے رہنا۔

"ابھی نہیں پر جلد ہو جائیں گی۔ ہم مغدام خاندان کے وارث محبت دھواں دار کرتے ہیں تو نبھاتے وقت دنیا ہلا دیتے ہیں، نظر کی معافی عام چیز ہے۔۔"

اسکے بعد شاید شیز اکچھ بولتی تو اسکی آواز جذبات سے کپکپا جاتی۔

"اف۔۔۔ کیا محبت کی رٹ لگا رکھی ہے، ہم بس اجنبی ہیں یا زیادہ سے زیادہ مہمان اور میزبان، آپ کیوں سرسری کے بعد دوسری نظر ڈالنے سے پرہیز نہیں کرتے؟ کتنی بار بتاوں گناہ ملتا ہے"

وہ عجیب سے انداز میں لڑنے لگی، کیا بتاتی وہ اچھا محسوس نہیں کرتی اسکے مسلسل دیکھنے پر۔

"میں اپنے یہ گناہ خوشی خوشی اپنے سر سنبھال رہا ہوں، سب کی اکھٹی معافی مانگ لوں گا۔ ویسے بھی تمہارے بقول میں نے تو آگ میں جانا ہے۔ تو سوچا باقی لڑکوں کو آگ سے بچنا چاہیئے تبھی کہہ دیا۔۔ اگے تو محبت کا فلسفہ بیان کیا"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ سہولت سے اپنے ارمان دبا گیا اور شیز اچاہتی بھی یہی تھی، دو تین دن بھلا کسی کو جاننے سمجھنے کے لیے کافی تھوڑا ہوتے ہیں۔

"بہت فکر ہے آپکو دنیا کے لڑکوں کی؟"

وہ منہ پھلا گئی۔

"ہاں۔پتا نہیں ہے ناں تم کس کس کو آگ میں کودنے پر مجبور کر دو۔۔احتیاط لازمی کرنی ہو گی"

وہ اسکے سامنے اسکے دل سے کھیل گیا، شیز ایوں تھی جیسے ہر پر اثر لفظ ہی گم گیا ہو۔

"میں ناراض ہو گئی۔"

وہ آگے بڑھی تو آہل بھی تیز قدم اٹھاتا ہم قدم ہوا، بلاشبہ وہ ساتھ اچھے لگ رہے تھے۔

"آو تمہیں اپنے دوستوں سے ملواتا ہوں۔لڑکیاں بھی ہیں۔تم ویسے کیا کہو گی کے کون ہو میری؟"

ZUBIINOVELSZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

آہل نے ہمقدم چلتے وی آئی پی انویٹیشن والے انٹرنس سے شیز اکے ساتھ ہال میں انٹری دی تو وہ اتنے سارے لوگ دیکھے پیچھے کو دو قدم ہوئی تو آہل سے ٹکرائی، سوال تو وہ اسکا بھول ہی گئی۔

اب وہ دو اسی قربت میں ایک دوسرے کے روبرو تھے کے آہل کے تمام دوست ہوٹنگ کرتے آس پاس گھیرا بنا گئے، سبکو آہل کے بریک آپ کا پتا تھا تبھی انکو وہ لڑکی آہل کی نیو گرل فرینڈ ہی لگی۔

سب کے ہوٹنگ کرنے پر شیز اکے چہرے پر گھبراہٹ اتری، وہ اس سے پہلے سہم جاتی، آہل نے سبکو گھور کر چپ کروایا۔

"اوئے تمیز کرو سب۔۔ گرل فرینڈ نہیں ہے میری گائیز"

آہل کی با آواز بلند اطلاع پر سب ہی حیرت زدہ ہوئے، شیز انے گھبرا کر آہل سے فاصلہ سمیٹا۔

"پھر انٹرو کرواوناں اپنی پارٹنر کا آہل مغدام۔۔ کون ہے یہ؟"

وہ سب ہی دلہے کو چھوڑ کر آہل کے ساتھ آتی شیزا کو لے کر تجسس میں مبتلا تھے، آہل نے گردن گمائی تو بیک وقت شیزا نے بھی اسے گردن گما کر دیکھا، دونوں کی آنکھیں دھیما سا مسکرائیں۔

"میں آہل مغدام کی ٹیچر ہوں، اچھی بری چیزوں کے ساتھ میں نے انکو یہ بھی سیکھایا ہے کے گرل فرینڈ نہیں بنانی۔"

وہ پر اعتماد ہو کر اپنا تعارف دیتی آہل کو رہا سہا بھی لوٹ گئی، وہ کتنی دیر اس پر سے نظر نہ ہٹا سکا۔

"اوہ۔۔۔اس جیسے فلرٹی کو بھی کوئی سیکھانے والی آئی بھئی۔ سو اگت ہے آہل گینگ میں۔ تم اسکی ٹیچر ہو تو یقینا ہم سبکی بھی ہو۔۔۔خوش آمدید"

وہ سب ہی مسکراتے دونوں کے لیے اندر آنے کا راستہ بنا گئے جس کے بعد شیزا کو نہ تو کسی نے ایسی نظر میں لیا جو بے چین کرتی نہ آہل کو کسی نے شیزا کو لے کر چھیڑا۔

اسکے گروپ گینگ میں بہت ڈیسنٹ سی لڑکیاں تھیں اور یہ سارے انیس سے بائیس سال کے۔ینگسٹرز تھے اور سب ہی کہیں نہ کہیں کمیٹڈ تھے، یہاں تک کے دلہے کی عمر بھی صرف اکیس سال تھی۔

شیز انے ان لڑکیوں کے ساتھ جا کر دلہن سائیڈ پر کافی انجوائے کیا، اگر یہ کہا جائے وہ بالکل بور نہیں ہوئی تو غلط نہ ہو گا۔

اور پھر خوب ناچ گانا اور مستی شروع ہوا، آہل اسکے سب دوستوں میں الگ ہی منفرد لگا، نہ تو اس نے ڈانس میں چھچھورے سٹیپ کیے نہ ہی وہ زیادہ ہنستا تھا، چونکہ وہ شادی میں واحد ترکش لڑکا تھا تو اسکی سپیشل کراچی آمد پر اسکے بعد ایک ترکش ہالے ڈانس ہوا جو اسکے دوستوں نے سپیشل پرفارمنس تیار کی جس میں سب لڑکے ایک دوسرے کے کندھوں پر بازو رکھے ٹانگوں کو اٹھا اٹھا کر رقص کرتے ہیں، جس میں سب نے آہل کی اتنی ارجنٹ تمام تر ہیلتھ ایشوز کے شرکت کرنے کو دلی سراہا۔

یہ پارٹ سب سے مزیدار تھا اور پھر آہل نے ایک انڈین اردو گانا گا کر مستی، شوخیوں اور ادھم کے ماحول کو ایک رومنٹک ماحول میں بدل دیا۔ یہاں تک کے پورے ہال کی مین لائٹنگ بھی اسکے گانے کے حساب سے بدل گئی، وہ صرف شیزا کو دیکھ رہا تھا جو سارا ایونٹ دوپٹے کو سر پر اوڑھے اسکی نظروں کے حصار میں گھبراتی رہی۔

شیزا کو امید نہیں تھی وہ اتنا اچھا گا سکتا ہے، اس نے انڈین ارجیٹ سنگ کو سر و تال میں مقابلے کی ٹکر دی تھی جسکا ثبوت خاضرین محفل کی پر تپاک تالیوں نے دیا جو کتنی دیر تک ٹھہرنے کا نام نہ لے رہی تھیں۔

ڈنر کے فوری بعد آہل نے دوستوں کے ساتھ تھوڑی مستی کی پر شیزا کو تھکا تھکا اپنی فی میلز فرینڈز کے پاس کھڑا دیکھے اس نے بھی تھوڑے سر درد کا بہانہ کرے اجازت لی۔

شیزا کو اتنی جلدی یہاں سے نکلنے کی بھی امید نہ تھی تبھی تو وہ مشکور لگی۔

"کافی اچھا گایا آپ نے، اور یجنل کے بہت قریب۔ سیکھا ہے؟"

وہ دونوں اپنی گاڑی کی طرف جا رہے تھے تبھی خاموشی کو توڑتے شیز انے پوچھا۔

"نہیں تو۔ باتھ روم سنگر سمجھو۔ میں کبھی مستی موج سے نہیں تھکا پر آج لگ رہا ہے آنکھیں پھٹ جائیں گی۔ تم بھی تھک گئی؟"

آہل نے اپنی آنکھیں ملیں کیونکہ شاید وہ ایفیکٹ ہو چکا تھا، شیز اکو اپنی تو یاد نہ رہی، آہل کی آنکھوں کے گلابی گوشے دیکھے پریشان ضرور ہو گئی۔

"اتنی نہیں جتنے آپ۔ ابھی ولیمہ رہتا ہے۔ بیمار نہ پڑ جایئے گا۔ چلتے ہیں گھر۔ کہیں تو میں درائیونگ کر لوں؟ اتنی تیز تو نہیں پر مناسب رفتار پر بابا نے مجھے چلانی سیکھائی ہے"

شیز انے اسکی طبعیت کے تھوڑے الجھے ہونے کے سبب آفر کی تو وہ اس وقت آہل کو مسیحا ہی لگی۔

"ہائے۔۔تم اتنی اچھی کیوں ہو۔کر لو پلیز ڈرائیونگ،میں آنکھوں کو ریسٹ دیتا ہوں۔میری آئی سائیڈ ویک ہے اور ستم کے میں گلاسیز بھی وہیں اناطالیہ چھوڑ آیا۔اب کل مارننگ میں جا کر کوئی لینز دیکھتا ہوں ڈاکٹر سے لکھو کر۔۔"

وہ فوری اسکے بیٹھتے ہی خود بھی دوپٹہ سنبھال کر لپیٹے بیٹھی،جبکہ آہل جیسا باتونی بندہ واقعی خاموش تھا تو یقیناطبعیت واقعی ہل گئی تھی،تبھی سارا راستہ وہ تقریباسو کر آیا،خود بچاری شیز اکو آدھے گھنٹے کی درائیو کو پچاس منٹ لگے پر وہ گھر پہنچ ہی آئے۔

عائشہ اور بالاج صاحب پہلے ہی پہنچ چکے تھے،آہل کو انہوں نے چائے کے لیے روکا پر وہ نیند کا کہے روم میں چلا گیا،شیز انے امی بابا کو فنکشن کا چائے کا ساتھ احوال تو سنایا پر توجہ اسکی آہل کی آنکھیں ہی لپیٹ کر ساتھ لے گئی تھیں۔

.._____..

"آپ دونوں میرے لیے فکر مند نہ ہوں"

پریسہ اور ہاشم کے ساتھ وہ آتو گئی تھی پر اپنے ماں باپ کی آنکھوں میں اپنے لیے ڈر دیکھ کر پژمردگی کا شکار نظر آئی، وہ زندگی میں جتنی کوتاہیاں کر چکی تھی اسے خود بھی نہیں لگتا تھا وہ معافی لائک ہے، خاص کر بابا کے سامنے وہ بہت شرمندہ تھی۔

"کیسے فکر مند نہ ہوں، جیسی بھی ہو بیٹی ہو ہماری۔ پری نے بتایا مجھے کے تم نے اپنی غلطی تسلیم کی کے فارس نے تمہارے ساتھ کچھ نہیں کیا۔ میں تو پہلے ہی جانتا تھا، اولاد کی عزت پر بات آئے گی تبھی چپ تھا لیکن مجھے لگتا ہے اولاد کے عیب چھپانے سے دگنا نقصان ہوتا ہے۔ دیکھ لو آج تم کس حال میں ہو، نہ تمہاری کوئی پرسنل لائف ہے نہ سوشل، دوستوں سے ملے تمہیں عرصہ بیت گیا۔ کسی فیملی فرینڈز گیٹ ٹوگیدر میں تم ہمارے ساتھ

نہیں جاتی۔ تمہارا یہ اجڑا حال ہمارے عیب چھپانے کے سبب ہے۔ تبھی تمہیں تھپڑ مارا ہوتا تو شاید حالات کچھ اور ہوتے۔۔۔۔۔حاتب کی نفرت تو اتنی خونخوار ہوتی کے وہ فارس پر جان لیوا حملہ کرتا"

یہ سچ تھا کے ہاشم کبھی کبھی بے حس بن جاتے جیسے اس وقت، پریسہ انکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اشارتا چپ ہونے کا بھی کہتی رہیں پر وہ بولتے چلے گئے یہاں تک کے سہانہ کی آنکھوں سے موتیوں کی طرح پھوٹتے آنسوؤں پر انھیں کہیں زرا رحم آیا۔

"ج۔۔جان لیوا حملہ۔۔۔کیا مطلب بابا"

سہانہ اٹھ کر بابا کے پاس آئی، وہ اپنی تکلیف سنبھال نہ پائی تھی۔

"ہاشم پلیز وہ ٹھیک نہیں لگ رہی"

پریسہ نے ہاشم کو بول کر ٹوکا پر آج وہ چپ ہونے کے بالکل موڈ میں نہ تھے۔

"اسے ٹھیک ہونے کے لیے یہ سب سہنا ہو گا پری، کیونکہ اس نے فارس پر جو گھٹیا الزام لگایا اسی نے سب تباہ کیا، اسے بھی، میری اور فارس کی دوستی کو بھی اور حاتب کو بھی۔ اسے بتانے دو مجھے کے مر گیا ہے فارس۔ رو لے جی بھر کر اس بدنصیب کو"

یہ سب ہاشم ایسے ہر گز نہیں کہنا چاہتے تھے پر انکا دل دکھا تھا، پری نے یہ سب ہاشم کو بتایا تو اچھی نیت سے تھا پر اب اپنے فیصلے پر افسوس کر رہی تھیں کیونکہ بھول گئی تھیں کے انکے ہاشم، جابر بھی ہیں اور ایک مدت وحشی شیڈ و رہ چکے ہیں سو انکے اندر مجرموں کے لیے رحم نہ ہونا اک فطری کڑی تھی۔

"ہاشم پلیز۔۔۔۔کیوں اسکی جان لینا چاہتے ہیں؟"

پری نے اٹھ کر سہانہ کو سنبھالا جو اس وقت یہ سب سن کر صدمے سے دوچار رونا بھی بھول چکی تھی۔

"ح۔۔حاتب نے مارا۔م۔۔میری وجہ سے بابا؟میری وجہ سے وہ چلے گئے دنیا سے"

سہانہ نے ڈبڈبائی آنکھوں سے ہاشم مغدام کی طرف دیکھا جیسے امید میں ہو کے بابا ابھی انکار کر دیں گے پر جب وہ آئے ہی سچ بتانے کا تہیہ کر کے تھے تو اب ساری سچائیاں سہانہ پر کھل جاتیں یہی بہتر تھا۔

"م۔۔مجھے گھر جانا ہے"

وہ اٹکتے سانس کے ساتھ ممی کا سہارہ جھٹک کر وہاں سے چلی گئی جبکہ پارکنگ تک پہنچ کر اسکا ضبط ٹوٹا اور ایسا ٹوٹا کے اسے روتا دیکھتی یہ خنک رات اور سوگوار اور تاریک پڑ گئی،وہ بابا اور ماں کے پہنچنے تک اپنے بقیہ آنسو اپنے اندر گھوٹ کر چپ کر کے پیچھے بیٹھی اور مغدام پیلس تک کا راستہ یوں کٹا جیسے قبر کا سناٹا پھیل گیا ہو۔

وہ گاڑی پیلس پورچ میں رکتے ہی نکل کر روتی ہوئی اندر بھاگی، ابراہیم جو حاتب کو سوتے میں اک نظر دیکھنے گیا تھا، سہانا کو روتا ہوا بھاگتا دیکھ کر نظر پریسہ مغدام اور ہاشم پر ڈال گیا جنکے چہرے پر زردی کھنڈی تھی۔

"سہانہ رو کیوں رہی ہے انکل آنٹی، آپ لوگ تو اسے ڈنر اوٹنگ پر لے کر گئے تھے"

اپنی اضطرابی کیفیت پر قابو پانے کی ناکام کوشش کرتے ابراہیم کی مضبوط آواز کانپی۔

"اسے فارس کی موت کا بتا دیا ہم نے۔ تم اسے دیکھ سکتے ہو جا کر ابراہیم؟"

وہ سن کر دونوں پر اک سرد نظر ڈالے اندر دوڑا اور جب تک اسکے کمرے تک پہنچا وہ پورے کمرے کی چیخ چیخ کر حالت تباہ کر چکی تھی، یہی نہیں اسکے ڈریسنگ پر رکھی اسکی من پسند لاتعداد رنگوں کی کانچ کی چوڑیاں بھی

اس نے مٹھوں میں دبوچ دبوچ کر توڑے پورے کمرے کے فرش پر بکھیر دیں اور اس بیچ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو لہولہان کر بیٹھی۔

"سہانہ"

وہ اسے پاگلوں کی طرح روتا دیکھے قریب آیا اور شوز سے اسکے پیروں کے پاس بکھرے تمام کانچ کو سائیڈ کرے دونوں بازووں سے پکڑا، وہ ہچکیوں کی زد میں زرا زرا کپکپاتی سہانہ مغدام، آج آگاہی کے کرب سے گزر کر قابل رحم حال پر آگئی تھی۔

"و۔۔وہ مر گئے ابراہیم۔۔۔میں نے مار دیا انکو۔۔۔۔۔وہ مر گئے"

وہ اسے بتاتی رو پڑی لیکن ابراہیم کو اسکے الفاظ سنائی نہ دیے جب نظر اسکے سرخ خون سے بھری ہتھیلوں پر گئی۔

"سہانہ۔۔یہ کیا پاگل پن ہے۔کیا کر دیا ہاتھوں کو۔۔بیٹھو یہاں اور خبر دار اگر تم روئی۔۔۔بالکل چپ"

اول لہجہ بھیگا تو اختتام تک وہ گرجا جس پر وہ سہم کر اسکے بیٹھانے پر سارے آنسو حلق میں گھوٹ گئی۔

ابراہیم کمرے سے نکلا اور تھوڑی دیر تک واپس آیا تو اسکے ہاتھ میں آئنٹمنٹ اور سفید پٹی تھی، سہانہ کی ہچکیاں بدستور کمرے میں گونج رہی تھیں، وہ ابراہیم کے پاس بیٹھ کر اسکے ہاتھوں کا جائزہ لینے پر اپنے ہاتھوں کو سسکیاں بھرتی کھینچتی رہی پر ابراہیم نے اسکی ہتھیلی میں کھبے کانچ کے ٹکرے نکالنے جاری رکھے۔

"چ۔۔ چھوڑو میرے ہاتھ"

ہچکیوں کے زد میں ضد کی شدت لیے وہ ابراہیم کے ہاتھ سے اپنے ہاتھ چھڑوانے کی مسلسل کوشش کرے اسے کافی تنگ کر چکی تھی۔

"سہانہ۔ یہ درد میں ہیں۔ مانا تم میرے معاملے میں واقعی خوددار ثابت ہو گئی پر ابھی مجھے جو کر رہا ہوں کرنے دو"

اسکے دونوں ہاتھ چوڑیوں کے ٹکروں کے کھب جانے پر لہولہان تھے اور ابراہیم نے جب آخری ٹکرا اسکی ہتھیلی سے نکالا، اسکی آنکھیں سرخ ہو گئیں پر مجال ہو جو سہانہ نے پلک بھی جھپکی ہو۔

"می۔۔میں کسی کے سامنے معافی مانگنے لائق نہیں رہی۔وہ چلے گئے۔بنا مجھے م۔۔معاف کیے۔ت۔۔تم میرے ان ہاتھوں کے زخموں پر آدھے ہو گئے، ابھی اگر میرے دل کی لہولہان حالت دیکھ لو تو۔۔۔۔۔"

وہ سفاکیت سے اسکی بات کاٹ گیا۔

"تو مر جاوں۔۔۔۔یہی ناں؟"

وہ دونوں ہی اپنی اپنی جگہ بے رحم اور سفاک تھے۔

"پہلے ان سے زیادتی کر دینے کا پچھتاوا تھا، اب انکی موت کا دکھ۔۔اور میری وجہ سے حاتب کے ہاتھوں جو ہوا اس کا سوگ الگ۔اتنے بوجھ ک۔۔کیسے اٹھاوں گی؟میرا دنیا میں تکلیف پھیلانے کے سوا کوئی کام نہیں رہا

ابراہیم۔ آئی تھنک مرنا مجھے چاہیے۔۔۔۔بنا تکلیف کے موت آجائے بس ک۔۔کیونکہ رونے کو آنسو نہیں رہے۔تم چ۔۔ چھوڑو۔۔۔میرے ہاتھ اس قابل نہیں کے انھیں چھوا جائے،ان پر مرہم رکھا جائے"

وہ سب سن رہا تھا پر پتھر بنا محسوس ہوا، جس میں خراش تب آئی جب سہانہ نے اس سے اپنے زخمی ہاتھ کو چھڑوانا چاہا۔

"مجھے جھٹکو مت۔۔۔۔میں بہت مہربان رہنا چاہتا ہوں تم پر سہانہ"

وہ ایسی تنبیہہ کر رہا تھا جس سے وہ فورا مزاحمت روک گئی۔

"سارے دکھ اک طرف، تمہارے دل میں سہانہ ہونے کی تکلیف ایک طرف۔۔۔۔تم تو مجھے اپنی تکلیف سے آزاد کر دو ابراہیم"

اس لڑکی نے آج جس طرح رو کر منت کی وہ جھٹلانے والی نہ تھی۔

"اگر میں شادی کر لوں؟ واقعی خوش ہو گی تم"

ابراہیم نے اسکے زخموں پر ائنٹمنٹ لگانا روکے سہانہ کی تاریک پڑتی آنکھوں کو بہت شدت سے محسوس کیا۔

"پہلے محبت کرو۔ پھر اس لڑکی کو اپنے پیچھے پاگل کرو۔ پھر تھوڑے نخرے دیکھانا، پھر اسے ملنا۔ تاکہ وہ تمہاری اور تمہارے دل کی آخری سانس تک حفاظت اور قدر کر سکے"

وہ سارے غم بھول کر اسے مشورے تھمانے لگی، ابراہیم کا دل کمزور سہی پر اس لمحے اسے لگا بہت سخت جاں ہے، جہاں پھٹنا چاہیے تھا، وہاں دھڑکنا بھی روک گیا۔

"کرلوں گا شادی"

ابراہیم نے واپس نظر جھکا کر اسکے دوسرے ہاتھ کو پکڑ کر ہتھیلوں کی خراشوں پر دوا لگائی، سہانہ کو حلق میں درد بھرا دباو محسوس ہوا۔

"تمہاری شادی دیکھ کر پھر میں چلی جاوں گی"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

سہانہ نے ڈبڈبائی آنکھیں چراتے اپنے ارادے سے ابراہیم کو پھر کمزور کر دیا۔

"کہاں؟ مجھے میری بیوی کے ساتھ خوش رہتا نہیں دیکھو گی؟ تمہارے دکھ کو دور کرنے کے لیے کھلے عام اس سے رومینس کروں گا تاکہ تمہیں یقین آئے کتنے مزے میں ہوں۔ اسے میرے بچوں کی ماں بنتا دیکھنا۔ اس کے ساتھ۔۔۔"

ابراہیم کے منہ سے یہ سب ہی وہ چاہتی تھی پر اب جب اس نے سہانہ کی خواہش مانی تو وہ بے اختیار اپنا دوسرا زخمی ہاتھ بڑھا کر ہتھیلی ابراہیم کے ہونٹوں پر جما گئی۔

"اور کیا رہ جائے گا۔ بس کرو پلیز یہ سب بتانے اور دیکھانے والا نہیں۔۔ مجھے تم پر یہ سب کیے بنا بھی یقین آجائے گا"

ابراہیم کو لگا تھا شاید اب وہ اس کی اہمیت کا اقرار کر لے گی پر اس لڑکی کا شاید ہر جذبہ واقعی مر گیا تھا۔

"نہیں۔ میں یقین دلانے میں تھوڑا ابنارمل انسان ہوں۔ یہ سب تو تمہیں دیکھنا ہی ہو گا۔ تم جہاں بھی گئی، اپنی بیوی کے ساتھ وہیں آ جاوں گا۔"

ابراہیم نے اسکی زخمی ہتھیلی پکڑ کر ہاتھ میں دبائی تو اس سے نکلتی خون کی بوندیں ابراہیم کے ہونٹوں پر لگ گئیں۔

"ت۔۔ تم مت کرو پھر شادی۔"

سہانہ نے ٹشو لے کر اسکے ہونٹوں کو صاف کرتے اپنی آنکھیں چراتے بات بدلی پر ابھی ہی تو ابراہیم کے ہاتھ اس لڑکی کو سیدھا کرنے کی ٹرک لگی تھی۔

"جی نہیں۔ اب تو بہت جلد کر کے دیکھاوں گا۔ تم چاہتی ہو ناں میں تمہیں اپنی تکلیف سے آزاد کر دوں۔ کر دیا۔۔۔ اب اچھی سی لڑکی دیکھ کر گھر بساتا ہوں۔ ویسے بھی جوانی کے جذبات بروقت کہیں انویسٹ ہو جائیں تو

بڑھاپے کا سہارہ مل جاتا ہے اولاد کی صورت۔ میرے تو ماں باپ بھی نہیں۔ مر گیا تو چلو میرے لیے کوئی دعا کرنے کو ہو گا"

ابراہیم صاف سہانہ کی نکلتی جان محسوس کرنے کے باوجود اپنی ضد پر اڑ گیا اور سہانہ سے کچھ کہا ہی نہ گیا۔

"میں کر دوں گی تمہارے لیے دعا"

نظریں جھکائے ہی آفر دی گئی، ابراہیم نے بہت دن بعد سہانہ کے سبب ہونٹوں کو مسکرانے کی اجازت دی۔

"تم تو ساتھ مرو گی میرے"

ابراہیم کی طرف وہ فوراً آنکھیں اٹھا کر دیکھنے لگی، سمجھ نہ سکی وہ مزاق کر رہا ہے یا غصہ۔

"میں کیوں مرنے لگی؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

وہ اپنے ہی کہے سے جیسے مکری، لاونج انٹرنس میں کھڑی پریسہ اور ہاشم کی آنکھیں آبدیدہ ہوئیں، ابراہیم نے جیسے انکی سہانہ کو آج سنبھالا، وہ دو کبھی نہ کر پاتے۔

"ابھی تو مرنے کی رٹ لگا رکھی تھی"

ابراہیم نے آئیبرو اچکا کر ہوش کے ساتھ یاد دہانی بھی کروائی۔

"پلین کینسل"

وہ اپنے ہاتھوں کو چھڑوا کر منہ پھیر گئی اور سر بھی کاوچ سے لگا دیا یعنی وہ مزید کوئی بات نہیں کرے گی۔

"یہ پلین کینسل ہی رہنا چاہیے، ادر وائز تم سے پہلے میری جان نکلے گی۔ آرام کرو۔ آئی نو تم اپنی ذات سے جڑے پچھتاوں سے کبھی نہیں نکل سکتی لیکن یہ مت بھولنا تم مر کر مزید پچھتاوے مول لو گی۔ تمہارے ممی بابا

بہر حال دنیا کے ایسے فرد ہیں سہانہ جنکے دل میں تمہارے تمام جرائم کے باوجود اول دن جیسی جگہ اور محبت ہے۔انکے لیے جیو"

وہ اسے دیکھتے نرمی سے بولا جو مرجھائے پھول جیسی لگتی تھی،اس پر جوانی کا عروج تھا پر عین عروج کے سمے اس کے دل پر بوسیدگی اتری ہوئی تھی۔

"تم ہمیشہ مجھ سے پیار کر سکتے ہو؟بنا صلے کے؟"

سہانہ شاید اس وقت تکلیف کے اثر میں تھی، تبھی تو اس سوال سے ان تینوں کو ششدر کر بیٹھی۔

"میں ہمیشہ سے یہی کر رہا ہوں بنا صلے کے"

ابراہیم نے ہاتھ بڑھا کر اسکے چہرے پر چلی آتی بالوں کی لٹیں پیچھے سرکائیں،وہ دنیا پوری میں ابراہیم کے اس جملے کو سننے سے پہلے تنہا اور لاوارث تھی پر پھر کچھ ہوا کے اسے لگا دلاسہ مل گیا۔

"شادی تو نہیں کرو گے؟"

سہانہ کی آواز میں تیر گی چلی آئی، سہانہ سے نظریں کترا کر ہٹاتے ابراہیم نے کوئی واضح جواب نہ دیا۔

"کروں گا۔ مجھے اولاد چاہیے۔ بابا نے دنیا سے جاتے ہوئے کہا تھا اس بچپن کی لاحاصل محبت کو سائیڈ رکھنا ابراہیم آفندی اور ہماری نسل کو لازمی آگے بڑھانا۔ مجبوری سمجھ لو"

وہ سراسر سہانہ کے اندر اپنی اہمیت جگانے کی کوشش میں تھا۔

"سہی۔ کر لینا۔ مجھے کیا"

وہ واپس چہرہ چھپا کر غصے سے بولی جبکہ آج پہلی بار اس لڑکی کی ان بکھری حرکتوں نے دل میں کچھ دھڑکنے سا احساس نمودار کیا، وہ پلٹا تو پریسہ اور ہاشم کی آنکھوں میں پھیلی مشکوری اسے گھبراہٹ سے نکال گئی۔

Zubiniovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ باہر آیا تو وہ ماں باپ اسکے احسان مند نظر آئے۔

"میں بس اسے نارمل کرنے کی کوشش کر رہا تھا"

ابراہیم نے آنکھیں چراتے معذرت کی۔

"تم ہی اسے نارمل کر سکتے ہو۔ابراہیم میں چاہتا ہوں تم اسے کیمپنگ پر لے جاو کچھ دن۔ تمہیں پتا ہے ناں اسے کتنی پسند ہے۔ فطرت کے قریب وہ ہمیشہ ہر غصہ، ناراضگی اور تکلیف بھول جاتی ہے۔اسکی پیدائیش کے گیارہ ماہ بعد ہی آلائم دنیا میں آگیا جس وجہ سے وہ ہمیشہ پری کی توجہ سے محروم رہی، اور میں تو اپنے بچوں سے اکثر دور رہا۔ پھر جب جب اسے توجہ کی کمی ملتی ہم اسے منانے کیمپنگ لے جاتے تھے۔شاید اس بار تمہاری صحبت اثر کر جائے۔وہ تم سے کہیں نہ کہیں ہم سب سے زیادہ اٹیچ ہے۔ آئی فیل ہر پین جب تم نے اسے شادی کا کہا۔۔۔۔۔شاید یہ اسے ہرٹ کر رہا ہے اندر سے پر وہ سمجھ نہیں پا رہی۔اٹس گڈ سائن مین"

ہاشم انکل کے احسان نہ سہی پر وہ انھیں بابا کی طرح سمجھتا تھا اور انکی ریکوسٹ پر سوچنے پر مجبور بھی لگا۔

"ہاں۔ میں اور ہاشم تو چاہتے ہیں کے اسے تمہارے حوالے کریں پر شاید یہ ٹھیک نہیں ہو گا ابھی۔ اسے اپنی تکلیفوں سے نکل کر تمہاری اہمیت کا اقرار کرنا ہو گا۔ تم حاتب کی فکر مت کرنا۔ میں اپنے بچے کی خود کیئر کروں گی"

ان سبکو علم نہیں تھا کے ابراہیم صرف حاتب کا خیال رکھنے کے لیے نہیں بلکہ اسکا دائیاں بازو ہے اور حاتب کو اس حالت میں چھوڑنا ابراہیم کے لیے بلکل قابل قبول نہیں تھا۔

"میں حاتب سر کو ابھی اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔ مینٹلی اور فزیکلی سٹیبل نہیں وہ۔ اور میرا یہاں ہونے کا مقصد انکے ساتھ رہنا ہے۔ جبکہ سہانہ میرے ساتھ کہیں جا کر پر سکون نہیں رہ سکتی۔"

ابراہیم کی حاتب سے جڑی انسیت اپنی جگہ پر وہ دونوں ابراہیم سے محبت کا جائز حصہ مانگ کر بھی حق پر ہی تھے۔

"حاتب کے ساتھ میں رہوں گا، ویسے بھی بہت دور رہ لیا وہ مجھ سے۔ میں تمہاری غیر موجودگی میں اسکے قریب ہونے کی کوشش کروں گا۔ وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے، اور مجھے کبھی فرصت نہ ملی اس نفرت کو کم کرنے کی۔ میں چاہتا ہوں تم کچھ وقت کے لیے اس سے دور رہو تاکہ وہ تھوڑا سہی اپنے اس ظالم باپ پر ڈیپنڈ کرے۔ تم سمجھ رہے ہو ناں۔۔۔ پھر سہانہ کو بھی کسی دوست کے ساتھ کی ضرورت ہے۔ اور محبت کرنے والے انسان سے بڑا دوست کون ہو سکتا ہے"

اب ابراہیم سمجھا تھا کے وہ اسے اپنے اور حاتب کے بیچ کی رکاوٹ کہہ رہے تھے، یہ سننے میں عام سی بات تھی پر ابراہیم کو بہت چبھی۔

"ٹھیک ہے۔میں آپکے اور حاتب سر کے بیچ سے ہٹ جاتا ہوں۔ لیکن انکو کچھ ہوا تو حساب آپ سے لینے کا حق ہو گا ناں مجھے ؟"

ابراہیم کو دکھی کرنے کی نیت نہ تھی بس ہاشم اور پریسہ اپنے دونوں بچوں کی بیک وقت تکلیف میں کمی کا سوچ کر تھوڑے خود غرض ہو گئے۔

"بالکل ہو گا۔ تم ایک دو ہفتے کے لیے سہانہ کو لے جاو کسی کیمپنگ سائیٹ پر۔ سارا انتظام میں کروا دیتا ہوں۔ تم بھی جا کر فطرت کو محسوس کرو۔ اپنے دل کو تقویت دو۔ اچھا محسوس کرو گے۔ باقی مجھے پتا ہے تم میری بیٹی کا خود سے زیادہ خیال رکھو گے۔۔ وہ کمزور لگتی ہے پر ہے نہیں۔ اپنے دل کو جیسے سنبھالتے ہو۔ اس بیچ حواسوں اور قدموں کو بھی سنبھالنا"

آخری تمہید بھی جس مقصد کے لیے تھی وہ ابراہیم سمجھ گیا، وہ کہنا چاہتے تھے کے انکی بیٹی کی طرف قدم بڑھانے کا نہ سوچے، ایسا خدشہ بھی ہاشم

مغدام کے دل میں کیوں آیا، یہ سوچ کر ابراہیم کو سخت تکلیف ہوئی لیکن وہ جیسا بھی تھا انکا ملازم ہی تو تھا۔

اور ملازموں کے جذبات کہاں ہوتے ہیں۔

"جیسا آپ کہیں مسٹر ہاشم۔"

وہ بات ختم کرے وہاں سے گیا تو پریسہ نے جاتے ابراہیم کے چہرے کو دیکھتے ہاشم کا ہاتھ پکڑے متوجہ کیا۔

"آپ نے آخری بات کیوں کر دی۔ وہ ہرٹ ہو گیا تو؟ وہ سہانہ کو کبھی غلط نظر سے نہیں دیکھ سکتا ہاشم۔ وہ بہت محبت کرتا ہے میری بیٹی سے۔ آپ ایسے اسکی فیلنگ کو ہرٹ نہیں کر سکتے۔۔۔ چھوڑیں میں دیکھتی ہوں ابراہیم کو۔ میرے سگے بچے چار ہیں پر یاد رکھیں یہ بھی ان سے کم نہیں ہے۔ آج تک اگر میرا حاتب ہنستا مسکراتا آیا ہے تو واحد اسکے ساتھ اور اسکے سبب۔۔۔ پلیز ہاشم دوبارہ آپ ابراہیم سے بات کرتے ہزار بار سوچئے گا"

پریسہ کو ماں کی طرح تڑپ کر ہاتھ چھوڑ کر جاتا دیکھے ہاشم تھم ہی تو گئے، پر پھر افسوس بھی ہوا کے واقعی عجیب سا کہہ بیٹھے۔

خود ہاشم اندر سہانہ کے پاس جا بیٹھے تو وہ بس چپ چاپ سر اٹھا کر انکے سینے سے ٹکاتی ساتھ جا لگی، بہت آہستہ سانس بھر رہی تھی۔

پریسہ ابراہیم کو ڈھونڈنے اسکے کمرے میں آئیں تو وہ کہیں نہ تھا، اسکے اور حاتب کے میٹنگ سٹڈی روم میں جھانکیں تو وہ وہیں کرسی پر بیٹھا لیپ ٹاپ آن کر رہا تھا۔

"ابراہیم"

پریسہ آنٹی کی پکار پر وہ فوراً سے کرسی چھوڑے اٹھ کر انکی طرف بڑھا۔

"کیا ہوا سہانہ تو ٹھیک ہے؟"

وہ انکی آنکھیں دیکھ کر پریشان ہوا۔

SANAWA MIRZA NOVELS
WWW.SANAWAMIRZANOVELS.COM

"جب کبھی تمہیں لگا تم اپنے دل کی طرح خود کو اسکے معاملے میں کمزور محسوس کر رہے ہو، واپس آجانا اسے لے کر پر خود کو جبر سے مت گزارنا اسکے ساتھ بندھے رہ کر۔ محبت کو تکلیف میں دیکھنا اس دنیا کا سب سے بڑا غم ہے۔ہاشم کی طرف سے میں معافی مانگتی ہوں تم سے۔وہ تم جیسے بچے کو لے کر بے یقینی ظاہر کر گئے تو وجہ شاید سہانہ کا بہت بکھرا ہوا وجود ہے۔امید ہے تم برا نہ مناو۔میں نے جب سے تمہارے دل میں اپنی بیٹی کی محبت دیکھی تھی تب ہی سہانہ تمہیں دے دی تھی۔تم جیسا اسے کہاں ملے گا جو بیک وقت اتنوں کی تسلی ہے۔میری، ہاشم کی۔حاتب کی۔میں نے کبھی کہا نہیں پر مجھے تم سہانہ سے کم عزیز نہیں ہو۔میرا بچہ حاتب اگر ابھی تک پاگل نہیں ہوا خود اذیتی سے تو وجہ تم جیسے دوست کا ہونا ہے۔یہ سب اس لیے کہہ رہی ہوں تاکہ تمہیں پتا ہو ابراہیم آفندی کے تم اس پیلس اور یہاں کے مکینوں کے لیے کتنے اہم ہو۔سہانہ تمہاری ہے پر اسے پہلے ان

پچھتاوں سے نکالو۔۔۔۔ ممکن ہے کل کو تبھی وہ تمہارا سکھ بننے لائق ہو سکے "

ابراہیم جتنا ہرٹ ہوا، اس ماں کی ممتا نے سارے گلے دور کر دیے، وہ انکے دونوں ہاتھ عقیدت سے پکڑ کر چومتا مسکرایا، جب ابراہیم کی ماں نے آخری سانس لے کر اسے بچپن میں ہی خود سے محروم کیا تب ابراہیم کو واپس ممتا بھرا لمس پریسہ نے دیا تھا تبھی تو ابراہیم اس ماں کے لیے کچھ بھی معاف کر سکتا تھا۔

" آپ پریشان نہ ہوں۔ میں سہانہ کو نارمل کرنے کی کوشش کروں گا"

ابراہیم کا یہ یقین اس ماں کی بہت بڑی تسلی تھا۔

"بالکل جیسے تم نے میرے حاتب کو کیا۔ اب کر لو کام۔ بس کبھی اداس اور ہرٹ مت ہونا۔ تم کتنے پیارے ہو کاش یہ سہانہ بروقت سمجھ جائے۔ سکون میں رہے میرا بچہ "

پریسہ نے پیار و شفقت سے کہتے ہی اسکی گال سہلاتے کمرے سے جاتے ڈور بھی آگے کیا جبکہ ابراہیم آفندی دھیما سا اپنی اہمیت پر مسکرا دیا۔

.._____..

اک نئ صبح انطالیہ اور کراچی دونوں شہروں میں طلوع ہو چکی تھی، ساری رات ہاشم، سہانہ کے ساتھ رہے تا کہ اسکی تکلیف کو بانٹ سکیں کیونکہ جیسے اس نے فارس سلطان کو کھویا، اپنی محبت کھو دی ویسے آج ایک بار پھر ہاشم مغدام کا زخم ہرا ہو گیا۔

روشانے نے اپنے جانے کے بارے چونکہ ہاشم بابا کو بتا دیا تھا تبھی اسے کسی اور کو بتانے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی، وہ ناشتے کے لیے نیچے آئی تو ابراہیم اور حاتب کو کُھسر پُھسر کرتا دیکھتی لاونج سے نظریں دانستہ چرائے ڈائنگ ہال داخل ہوئی، جہاں پریسہ نے ملازمہ کے ہمراہ ناشتے کی میز سجا دی تھی۔

"گڈ مارننگ میری جان"

ممی کے پیار سے دیکھتے ہی مسکرانے پر روشانے اور تر و تازہ ہوئی۔

"گڈ مارننگ پریسہ آنٹی۔ ناشتہ تو بہت یمی لگ رہا ہے۔ میں شروع کر لوں؟۔ بہت بھوک لگ رہی ہے۔"

روشانے کا پر جوش ہونا پریسہ کو نہال کر گیا۔

"ہاں شروع کرو اور ہم سبکے حصے کا ٹھوس لو، ویسے بھی دوسروں کی چیزوں پر حق جمانا تو کوئی روشانے فارس سے سیکھے"

حاتب اور ابراہیم بھی اپنی پر سنل ٹاک ختم کرتے وہیں آئے، اک لمبی نیند لینے کے بعد حاتب مغدام ایک بار پھر میدان میں پنجے لڑانے اتر چکا تھا، پریسہ اب اسے کچھ کہہ بھی نہ سکتی تھیں تبھی ہلی اولاد پر ترس کھانا مجبوری تھی پر گھوریوں سے ضرور نوازا۔

"پریسہ آنٹی نے مجھے اپنی دوسری بیٹی بنایا ہے۔اس ناطے تمہیں کوئی جلن ہے تو ان سے ڈسکس کرلو۔میرے منہ مت لگو"

کرارہ جواب دیے وہ کرسی پیچھے کرے مزے سے بیٹھی اور پریسہ کو روشانے نے خوشگوار حیرت دی جبکہ ابراہیم نے اپنی مسکراہٹ ساتھ کھڑے آگ کے گولے کی ہوتی بے ادبی پر لبوں میں بھینچ لی۔

"یہ میرا گھر ہے، یہاں بنتی ہر کھانے کی چیز بھی میری ملکیت ہے سمجھی تم۔مجھ سے اجازت لو پہلے"

حاتب نے اسکے ہاتھ سے براونی کا پیس جھپٹ کر واپس رکھا، پریسہ اور ابراہیم تو منہ کھولے ان دو کو دیکھ رہے تھے۔

"اچھا ملکیت ہے۔نہ تو بیج تم نے بویا گندم کا نہ ہل چلایا، نہ پسینہ بہا کر کھیت سیراب کیے۔ایون اگلی پراسیسنگ بھی فوڈ فیکٹری میں ہوئی۔تم بس ٹھوسنے کی حد تک مالک ہو اور میری نظر میں ایسی ملکیت کسی کام کی نہیں۔"

روشانے نے اسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ بچاتے پریسہ کی بنائی پف پیسٹری اٹھائی تو حاتب نے وہ بھی چھین کر واپس رکھی۔

"اپنی فلاسفی اپنے پاس رکھو۔ اجازت لو۔"

حاتب کے آگے پریسہ بھی بچاری اندر ہی اندر پیچ و تاب ہی کھاتی رہ گئیں البتہ ابراہیم کے لیے یہ مارننگ ڈوز اشد ضروری تھی ورنہ رات تو کانٹوں پر گزاری تھی۔

"اب تم مجھ سے کھانا چھینو گے حاتب مغدام۔ بھولنا مت میں تم سے تمہاری سانسیں چھیننے پر قادر ہو چکی ہوں۔ میری بہن عمائمہ مجھے تم پر ہر صورت اہمیت دے گی۔ اسے کہوں گی کے خبر دار انطالیہ کے امیر کو منہ لگایا تو وہ دیکھنے کی بھی روادار نہ رہے گی"

پریسہ کو پھر ہمت ملی کے شکر ہے روشانے نے انکی بگھڑی اولاد کو قابو تو کیا۔

"چچ چچ تم ریڈی میڈ ولن ہو، بننے کی کوشش مت کرو۔ تمہاری بہن، میری بیوی ہے۔ اسے تم مجھ سے چھین کر سنبھالو گی کیسے۔ چلو بحث ختم کرو اور اجازت لو۔ تمہیں کھلی عیاشی دیتے سب کھانے کی خوشی خوشی اجازت دوں گا"

حاتب نے گردن اکڑا کر اپنی ڈیمانڈ جاری رکھی، پریسہ کے صبر کا پیمانہ بھی لبریز ہوا۔

"اوکے۔ تو کیا مجھے اجازت ہے؟"

وہ پیسٹری پیس اٹھائے کھڑی ہوتی آنکھوں میں شیطانی چمک لے کر امیر صاحب کو کنفوز کر گئی۔

"ہاں"

حاتب نے احسان جتایا مگر روشانے نے وہ پیسٹری اسکے منہ میں ٹھوس دی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"سوری۔میرا سوال پورا نہیں سمجھا تم نے۔میں پوچھ رہی تھی کے تمہیں تمہاری اوقات دیکھانے کی اجازت ہے انطالیہ کے امیر صاحب۔۔۔۔پلیز آپ ہی یہ سب کھائیں۔جس رزق پر آپ سا سانپ بیٹھا ہو۔وہ اندر کے نظام کو زہریلا کر دے گا ناں۔تو سمجھیں میں ڈائیٹ پر لگ گئی۔۔۔"

روشانے نے ٹشو نکال کر ہاتھ پر لگتی کریم آئسنگ پونچھی اور پریسہ آنٹی کو شرارت سے آنکھیں ونگ کرے وہاں سے چلی گئی جبکہ حاتب کا پورا منہ فل اور آگے پیچھے آئسنگ لگا دیکھتے ابراہیم اور پریسہ کی ہنسی چھوٹی،بچارا نہ اگلنے جو گا تھا نہ نگلنے کے۔

منہ پھیر کر جناب نے اپنا حسین چہرہ ٹشو سے صاف کیا اور پلٹ کر جب ابراہیم اور پریسہ کو گھورا تو دونوں شریف سی مسکان لیے دیکھنے لگے۔

"ہنس لیں ہنس لیں۔۔۔۔بہت دلی ٹھنڈ پڑی نہ میری بے عزتی پر۔۔۔۔ نہیں بولتا آپ دو سے۔ جا رہا ہوں۔ اب بریک فاسٹ مجھے اسکی بہن ہی کروائے گی اور میرا موڈ بھی ٹھیک کرے گی"

حاتب نے دھمکی دیتے دونوں کو دیکھا اور وہاں سے نکل لیا، جبکہ ابراہیم اور سہانہ کی بریکیں پھر فیل ہوئیں۔

"ہاہا میری عمائمہ بیٹی نہیں بچے گی۔۔۔ان دو کی لڑائیوں کے نتائج مجھے دادی بنا دیں گے ابراہیم۔۔ آجاو میرے بچے ہم شروع کرتے ہیں ناشتہ۔ سہانہ تو بابا کے ساتھ جیم چلی گئی ہے"

پریسہ کی ہنسی رکنے پر نہ آ رہی تھی اور یہی حساب ابراہیم کا تھا۔

جبکہ ابراہیم کے فون پر اسی وقت ایک میسج آیا۔

"یہ روشانے آج جب بھی گھر سے نکلی، پیچھا کرنا۔ مجھے اگر تم نے شام تک اچھی رپورٹ نہ دی تو میں تم سے ہنسنے کے جرم میں اپنے کپڑے دھلواوں گا۔ وہ بھی کیچڑ میں لت پت۔"

پیغام سے اس آفت کی چھلکتی ناراضگی پر ابراہیم نے ہونٹوں کو حصارنے والی مسکراہٹ سنبھالی، سہانہ اور ہاشم آگئے تو پری کی توجہ بٹ گئی ورنہ آنٹی کو اپنی مشکوک مسکراہٹ کا الگ جواب دینا پڑتا، سہانہ اور ہاشم پہلے تو دونوں فریش ہونے گئے پھر ناشتے پر آئے تب تک ابراہیم اور پری ناشتہ ختم کیے سہانہ کے بارے ہی ڈسکشن کر رہے تھے۔

"ابراہیم۔۔ کل آٹھ بجے تم سہانہ کے ساتھ Konyaalt1 town نکل رہے ہو، یہ Doyran Pond ایریا کی طرف جانا چاہتی ہے۔ نیچر کو قریب سے محسوس کر کے میری مجرم بیٹی کو شاید جرم کا احساس کم ہونے لگے"

ہاشم نے جو مجرم کہہ کر ابھی بھی اندر کا غصہ نکالا اس پر ابراہیم اور سہانہ کے چہرے تاریک پڑے تو سہانہ نے اپنے گرد لپٹی بابا کی بازو انکا ہاتھ پکڑ کر ہٹا دی۔

"تھینکیو بابا۔ مجھے یہ بتانے کے لیے کے مجرم ہوں۔ کہیں تو ماتھے پر لکھوا لوں تاکہ چلتے پھرتے آپکو مجھے یاد نہ دلانا پڑے۔ اور ابراہیم سے کسی نے پوچھا وہ مجھ عذاب کے ساتھ جا کر سانس کیسے لے گا وہاں۔؟"

سہانہ کے کھردرے استفسار پر ہاشم نے گہرا سانس بھرا اور کرسی سنبھالے بیٹھے، جبکہ پریسہ اور ابراہیم کو ہاشم سے ایسے کٹھور رویے کی امید نہ تھی۔

"میں تمہیں عذاب نہیں سمجھتا۔ آو ناشتہ کرو"

وہ نرمی سے اس سے مخاطب ہوئے اپنا کافی کا مگ اٹھائے اٹھا تو وہ چپ چاپ بنا اعتراض ابراہیم کی ہی خالی ہوئی کرسی پر بیٹھی۔

"حالانکہ سب سے بھاری میں تم پر ہوں۔اور ممی، آپ کو کبھی احساس نہیں ہوا کے آپ نے کتنا ظالم ہسبنڈ چنا؟"

سہانہ کی تکلیف اسکے ممی کو دیکھ کر کیے سوال میں چھلکی، ابراہیم کو اپنا آپ وہاں مناسب نہ لگا تبھی وہ باہر لان کی طرف نکل لیا۔

ہاشم مزے سے اپنا ناشتہ شروع کر چکے تھے۔

"سہانہ۔بابا ہیں تمہارے"

پری کو برا لگا۔

"پہلے لگتا تھا ہیں، اب کل سے نہیں لگ رہا۔ جیم کے بیچ انہوں نے کئی بار مجھے میرا جرم گنوایا۔فارس ان سے چھین لیا۔حاتب کی محبت چھین لی۔میں تو جیسے انکی کہانی کی ایک لمحے میں ولن بن گئی۔"

سہانہ نے اپنی پلیٹ پیچھے کرتے ابراہیم کی ہی پلیٹ اپنے آگے سرکائی جو ایک دم کلین ہی تھی کیونکہ اس نے بس ایک پراٹھا اور آملیٹ لیا تھا۔

"ہاشم کو میں سیدھا کرتی ہوں۔ اپنی پلیٹ لو بچے"

پریسہ نے پلیٹ لینی چاہی مگر سہانہ نے واپس کھینچ لی۔

"اس گھر میں میرا تعلق اب صرف ابراہیم سے ہے، آپ اپنے ہاشم کے گن گائیں۔ میں اسکے گاتی ہوں جسے میں نے کہیں کا نہیں چھوڑا۔ مجھے جیم پاس کریں گی مسیز ہاشم"

سہانہ ان دو کو جان بوجھ کر ستا رہی تھی یہ دونوں اچھے سے سمجھ رہے تھے، پری نے گردن موڑ کر مطمئین انداز میں اپنا بریک فاسٹ کرتے ہاشم کو دیکھا جو مسکرا کر پری کا میز پر پڑا ہاتھ تھپکا کر نیوز پیپر اٹھا کر پڑھنے لگے۔

"کھانے سے عافیت پائیں آپ سب۔ کچھ اہم کام کی وجہ سے کچھ دن اوٹ آف سٹی جا رہی ہوں۔ جلدی ملیں گے۔ ہوپ سو مجھے مس کیا جائے گا"

روشانے بلیک کلر کی شارٹ کرتی کے نیچے جینز پہنے، اسکارف سے سر ڈھانپے بس ایک ہینڈ بیگ ہی کیری کیے ہوئے تھی، سہانہ کی آنکھوں میں نرمی سی جگی۔

جبکہ پریسہ اور ہاشم دونوں نے اٹھ کر اسے گلے لگا کر دعائیں دیں۔

"تمہیں تمہاری سوچ سے زیادہ مس کیا جائے گا میری جان۔ جلدی واپس آنا"

پریسہ نے فکر لٹاتی محبت کے سنگ تاکید کی۔

"ان شاء اللہ۔ اللہ حافظ سہانہ"

ZUBIINOVELSZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

ان دو سے ملنے کے بعد وہ سہانہ کی طرف آئی جو اٹھ کر روشانے کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے مسکرائی، اسکی مسکراہٹ ماحول سوگوار کرنے جیسی تھی۔

"جہاں رہو اللہ کی امان میں رہو۔ ہو سکے تو مجھے جلدی معاف کر دینا۔ اپنے بابا کی موت کے لیے بھی اور ان پر لگائے بہتان کے لیے بھی۔ تم اور عمائمہ میرے لیے بہت عزیز ہو۔ ہمیشہ رہو گی۔"

سہانہ سب جان چکی ہے یہ روشانے کے زخم ہرے کر گیا، ابھی اسکا دل نرم نہیں پڑا تبھی وہ ہاتھ چھڑوائے بنا کچھ کہے وہاں سے چلی گئی جبکہ سہانہ نے جوس کا گلاس اٹھایا اور خود بھی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی اور اب ہاشم مغدام تھے اور پری کی ناراض نظریں جن سے موصوف کی جان جاتی تھی۔

"ناراض مت ہو پری، سہانہ پر بہت غصہ ہوں۔ یہ فطری ہے کہ میں اسکی کوتاہیاں اتنی جلدی ہضم نہیں کر پاوں گا۔ آو مجھے کمپنی دو ناشتے میں"

وہ پری کے ناراض ہو کر جانے پر انکا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ کر اپنے چہرے پر جھکا گئے، جو سراسر انکو ظالم گردان رہی تھیں۔

"غصہ ہونے کی سزا بھگتیں۔ کوئی کمپنی نہیں دوں گی سہانہ کی واپسی تک۔ نہ کھانے پینے میں نہ بیڈ پر۔۔۔۔"

پری نے دھمکی دی اور پیر پٹخ کر غصہ جتاتی وہاں سے چلی گئیں۔

"شیڈو کی بیوی ہو کر بھی اتنی معصوم سی عورت ہو اب تک تم پر یسہ مغدام، ایک بار پھر تم سے پیار ہو گیا۔ اب تم کمپنی دو نہ دو میں تمہارے سحر میں دھت محسوس ہی نہ کر پاوں گا کہ تم پہلو نشین نہیں۔۔۔"

بنا کوئی شرم کھائے ہاشم صاحب با آواز بلند ہانکتے واپس شروع ہو گئے اور پریسہ بچاری ملازمہ کے مسکرانے پر سرخ رو ہو کر رہ گئیں۔

"باپ ایسا ہے تو بیٹا کیوں نہ دوڑا دوڑا بیوی کے پاس جائے"

منہ ہی منہ میں بڑبڑائے وہ کچن سے بھی نکل کر چلی گئیں۔

جبکہ ابراہیم نے آج بنا گاڑی کے ہی گھر سے نکلتی روشانے کو دیکھا تو مگ وہیں میز پر رکھتا پیچھے ہی لپکا لیکن اسے پتا نہیں تھا پارس، روشانے کا پیچھا کرنے والوں کا کیا حال کرتا ہے۔

.._____..

"کام ہو گیا ہے جیکب"

فون سپیکر سے ملتی سرگوشیانہ آواز پر جاگنگ کرتا جیکب رکا، وہ اس وقت جم سوٹ پہنے ایکسر سائز موڈ میں لگ رہا تھا، رکا تو اسکے گارڈ نے قریب آئے اسکی طرف پانی کی بوتل بڑھائی۔

"بہت خوب۔ لیلی اور موہنی دونوں کو کوئی تکلیف نہ ہو میرے آنے تک۔ آج ایک اہم میٹنگ کے بعد میں دونوں سے ملنے آوں گا۔ اور پارس کے گارڈز کا کیا حال کیا تم نے پائسیز؟"

ZUBIWEBSZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پانی کا گھونٹ بھرے بوتل واپس اپنے گارڈ کی طرف بڑھائے جیکب آگے بڑھا۔

"دونوں کو کاٹ کر دفنا دیا۔ میں جاوں یا ایک گفٹ میرا ہے ان میں؟"

جیکب کے سب سے خاص جاسوس پائسیز کی آنکھیں نرم گداز میٹرس پر ترچھی بیہوش پڑی لیلی اور موہنی پر جمی تھیں اور اسکی آنکھوں سے صاف کمینگی اور خباثت ٹپک رہی تھی، جیکب کھل کر ہنسا کیونکہ تین سال پہلے پائسیز کا بریک آپ ہوا اور تب سے وہ لڑکیوں سے دور رہتا تھا، آج اسکے لہجے میں یہ لپک محسوس کرنا جیکب مارک کے لیے گڈ نیوز تھی۔

"لیلی تم رکھ لو۔ ویسے بھی وہ موہنی کے ساتھ فری کی مل گئی۔ لیکن یاد رہے اسکا پارس سے کسی طرح رابطہ نہ ہونے پائے۔ میں رات تک آتا ہوں"

بر یفنگ دیتے ہی جیکب نے کال کاٹ دی جبکہ وہ سانڈ جیسی جسامت والا کافی خوفناک پائسیز اٹلی کا باکیسنگ چیمئین بھی رہ چکا تھا اور آجکل وہ ایک ڈارک لوئیس مافیا تنظیم کا چیف ایگزیکٹو بھی تھا۔

اس نے دو قدم آگے بڑھا کر ایک ہی جھٹکے سے لیلی کو اٹھا کر کسی موم کی گڑیا کی طرح اپنے کندھے پر ڈالا اور موہنی پر بنا نظر ڈالے وہ بھاری قدم اٹھائے کمرے سے نکلتے ہی اسے لاک کر گیا جبکہ موہنی کو علم ہی نہیں تھا اسکے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔

..._____...

"آج میں ناشتہ بعد میں کروں گی بی جان پہلے ایک بہت اچھی پینٹنگ بناوں گی۔ آپکو پتا ہے آج میں پیلا، نارنجی اور بھورا رنگ بھی یوز کروں گی"

صبح صبح عمائمہ کو کینوس سیٹ کرتا دیکھتیں سارہ اسکے پاس آرکیں جو آج اپنی تاریک پینٹنگ میں رنگ بھی بھرنے کے موڈ میں تھی۔

"اسکا مطلب ہے میرے بچے کی زندگی میں بھی رنگ آگئے ہیں، تمہیں پتا ہے اس دن کے لیے میں نے کتنی دعائیں کیں عمائمہ ؟"

وہ اپنے لہجے کو بھیگنے سے بچانہ پائیں جب نگاہ عمائمہ کے ماضی پر جا ٹھہری۔

"آپکی ہی لگی ہیں ورنہ مما کے پاس تو دعا کا وقت ہی کہاں تھا"

وہ مرجھائے تاریک لہجے میں بولی تو سارہ نے کھڑے کھڑے اسے اپنے ساتھ لگایا، جھک کر سر پر بوسہ دیا۔

"جو دنیا سے چلے جائیں انکا حساب خود کے ہاتھ میں نہیں رکھتے۔ چلو بناو میں بھی دیکھوں آج میرا بچہ اپنے اندر کے رنگوں کو کیسے کینوس پر اتارتا ہے"

سارہ نے اسکا دھیان واپس اسکی خوشی پر دلوایا مگر اسی بیچ میڈ نے آکر دونوں کی پرائیویسی میں خلل لایا۔

"سارہ میم! حاتب مغدام آئے ہیں"

یہ سننے کی دیر تھی کے عمائمہ جلدی سے اٹھی اور اسی پیچ اپنے زخم میں بری طرح درد پر بروقت سارہ کے پکڑنے پر سنبھلی جو عمائمہ کی ایکسائٹمنٹ پر دبا دبا ہنسیں۔

"آرام سے میری جان، ابھی گر جاتی تو تمہارا حاتب مجھے نہ چھوڑتا۔ یہیں بیٹھو میں اسے یہیں بھیجتی ہوں۔ اسے بھی تو پتا چلے کہ اسکے تمہاری زندگی میں آنے سے سارے رنگ کیسے لوٹ آئے ہیں۔ دھیان سے بیٹھو"

حاتب کا نام سن کر وہ خود نہ سمجھی کے اسکے اندر یہ مسرت کا والکینو کیوں پھوٹا ہے۔

"پر سارہ انہوں نے تو کہا تھا وہ کچھ دن نہیں مل سکتے؟"

سارہ کے بٹھانے کے بیچ وہ گھبرا کر بے قرار شکستہ لہجے میں پوچھنے لگی۔

"اسکا مطلب یہی ہے کہ رنگ پھر وہاں بھی لوٹ آئے ہیں، شاید تمہیں دیکھے بنا اسے قرار نہ مل رہا ہو۔ بھیجتی ہوں اسے"

ایسی میٹھی اور نرم توجیہہ پر عمائمہ کی مسرتوں کو شگفتہ سی شدت مل گئی۔

وہ سارہ کو جاتا دیکھتی ہنس پڑی، سارہ باہر گیسٹ ایریا کی طرف آئیں تو نظر وہاں دیواروں پر آویزاں تاریکی کے مسکن فن پاروں کو بڑے غور سے دیکھتے حاتب مغدام پر گئی، وہ عمائمہ کا ہر پینٹنگ کے نیچے نام دیکھ کر دگنا شاکڈ تھا۔

"کیسے ہو حاتب؟"

سارہ کی نرم پکار پر وہ پلٹا، بکھرے بے ترتیب سے خلیے میں وہ کافی پر کشش لگ رہا تھا، بلیک شرٹ کی اکا دکا سلوٹیں اسکی شخصیت کی بے چینی کی عکاس تھیں، جبکہ تھوڑی مرجھائی سنہری آنکھیں بھی اسکے خلیے کے حساب سے سج رہی تھیں۔

"میں ایک دم فٹ، یہ سب کیا واقعی عمائمہ نے بنائیں؟"

ہر تصویر کا عنوان، بے بسی، تنہائی اور تکلیف تھا پر اس میں عمائمہ نے اذیت کی آبرو کو پائمال ہونے بھی نہ دیا یہ پوائینٹ حاتب کے دل کو لگا۔

"بالکل۔ وہ ایک بورن آرٹسٹ ہے۔ لیکن مانتی نہیں۔ تاریکی جو اس کائنات کے خمیر کا اک جزو ہے اسکو پہچانتی ہے اور ڈرا کرتی ہے۔ لیکن آج وہ رنگوں کو استعمال کرنے والی تھی اور دیکھو اسکا اصل رنگ اسکے پاس آگیا۔ اپنے روم میں ہے۔ جوائن ہر۔ میں ناشتہ لگواتی ہوں"

سارہ کی شفیق نظروں اور لہجے کی امرتی تاثیر پر خود بخود حاتب کی مسکراہٹ گہری ہوئی، اسے لگا جیسے روشانے نے موڈ خراب کر کے ایک اور احسان کیا ہو کے وہ بے ارادہ یہاں آگیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب نے سارہ کی اجازت ملتے ہی انکے پیچھے ہی قدم بڑھائے اور اسکے کمرے کی طرف بڑھا، جو ویسے تو کھڑے ہو کر اپنا کام کرتی تھی پر آج ٹیبل

کے ساتھ کینوس کو ایسے فٹ کیا کے کاوچ پر بیٹھ کر بھی وہ با آسانی اپنا کام کر سکتی تھی۔

"تم تو کمال کی آرٹسٹ نکلی۔ تبھی میری بنائی بکواس پینٹنگ میں تمہیں اتنی دلچسپی تھی، میں آجاوں؟"

دروازے میں آتے بروقار محبوب کی بھاری آواز سنتے ہی وہ کھل اٹھی، فورا سر ہلایا تو وہ اندر آتے قریب آئے اسکے ساتھ ہی بیٹھا۔

"آپ نے کہا تھا آپ مجھے کچھ دن نہیں ملیں گے؟"

وہ حاتب کی ستائش بھولے بس اس سے یوں آجانے کا سبب جاننے کو بے قرار ہوئی۔

"پہلے بتاو یہ سب کیسے سیکھا؟ ایک سفید اور سیاہ رنگ سے اتنا کچھ بنا ڈالا۔ کیسے۔ اتنے جذبات صرف دو رنگوں سے تصویر کیے"

وہ حاتب کی توجہ پر اٹھ کھڑی ہوئی، اور اپنی سائیڈ سیٹ کینوس کو اتارا۔

"آپ مجھے تاریکی سے نکلتی آگ بنانی سیکھائیں میں آپکو سناٹے تصویر کرنا بتاتی ہوں۔"

وہ اسکے سامنے میز پر کینوس سیٹ کرتی ساتھ اپنے بالوں کو کان لے پیچھے اڑیسنے لگی، حاتب مغدام کی اسکے کھلے بالوں کی خوشبو سے یاداشت ایسی متاثر ہوئی کے اسے لگا اس لڑکی کے قریب وہ کسی تپش کو نہیں جانتا، اوپر سے سرخ رنگ کے لباس میں جان کو آرہی تھی۔

"کینوس کو چھوڑو، میرے پاس آو۔ تاریکی اور آگ کا ایسا فطری ملاپ ہو گا کے تمہیں یہ سب سیکھانا بھول جائے گا اور مجھے سیکھنا"

اسکی مرمریں کلائی پکڑ کر اپنے تھائی پر لا بٹھائے، کچھ حق دار نوعیت کے سنگ اسکو اپنے پہلو میں بسا کر آباد کرے، وہ سنجیدہ ہوا، پر اسکی سنہری حق

جماتیں، عمائمہ کو چھوتی شربتی آنکھیں عمائمہ کے دل میں اس شخص کی قربتوں کے ارمان جگا گئیں۔

"رنگوں کو مجھ سے نفرت تھی، تبھی میرا ساتھ بس یہ دو پھیکے رنگ دیتے تھے۔ یہ میرے اپنے رنگ تھے۔ کیا آپکو میری پینٹنگز اچھی لگیں؟"

وہ اسکے سوال پر بس اسے ہی دیکھتا رہا، پھر نظر گمائی تو عمائمہ نے اسکی پینٹنگ اپنے بیڈ کے بلکل اوپر سامنے دیوار پر لگا رکھی تھی ساتھ تین گلٹری دل لگا رکھے تھے جن میں فلفی انداز میں پنکھ بھرے تھے، اس کے ساتھ ایک کیوٹ سا ڈریم کیچر لٹک رہا تھا۔

"اچھی؟ وہ بہت قیمتی ہیں۔ ان میں تمہاری ایک ایک تکلیف قید ہے۔ اب تمہیں رنگوں کا استعمال کرنا چاہیے کیونکہ اپنی تاریکی بانٹنے کے لیے اب تمہیں کینوس سے زیادہ اچھا دوست میسر ہے۔ تم بانٹو گی اپنی ہر تکلیف مجھ سے؟"

وہ عمائمہ سے جس طرح بات کرتا ایسا تو حاتب نے کبھی سوچا بھی نہ تھا وہ اتنا نرم مہربان بھی ہو سکتا ہے، اس شخص کا لب و لہجہ حسین، دلنشین، دل موہ لینے والا اور عمر بھر مقید کرنے سا ہو جاتا تھا۔

"م۔۔میں نے بھی ایسا ہی سوچا سچی، میں بانٹوں گی وہ بھی بنا ہچکچائے۔"

عمائمہ نے بے دھیانی میں اپنا ہاتھ حاتب کے چہرے سے لگا لیا، اور وہ شخص اس کیفیت کو مر کر بھی کسی سکون، قرار کی فہرست میں ایڈجسٹ نہیں کر سکتا تھا۔

"ٹھیک ہے یہ بتاو اس آدمی نے تمہیں کبھی کس کی؟"

حاتب کا سوال غیر متوقع تھا، عمائمہ نے گھبرا کر ہاتھ پیچھے کرنا چاہا پر حاتب نے ایسا کرنے نہ دیا۔

"بہت بار کوشش کی پر میں نے ہمیشہ تھپڑ مارا، وہ میرے تھپڑ پر آگے سے خوفناک ہنستا تھا۔ جب نا سمجھ تھی تب وہ مجھے پول میں دھکا دینے سے ڈراتا

تھا اور پھر میں ڈر جاتی تھی۔ وہ مجھے عجیب عجیب طریقے سے چھوتا تھا۔ لیکن پھر ایک دن میں خود پول میں کود گئی۔ ڈر ختم ہو گیا کیونکہ اس سے اتنی تکلیف نہیں ہوئی جتنی اس آدمی کے چھونے سے ہوتی تھی۔ بس دو دن تک میں خود سانس نہیں لے پائی تھی، پانی میرے لنگز میں چلا گیا۔ لیکن اسکے بعد وہ مجھے پول میں دھکا دینے سے ڈراتا تو میں ڈرتی نہیں تھی۔"

وہ اسے سننے کے بعد سنجیدہ ہوا۔

"خوفناک ہنسنے کے بعد کیا کرتا تھا وہ؟"

حاتب کے سوال میں ہنوز اک غصہ اترا۔

"وہ مجھے کمرے میں لاک کر دیتا تھا، اور لائیٹس بھی آف کر دیتا تھا۔ کے میرے پاس آو گی تو ہی اس سب سے نجات پاو گی۔ میں کچھ دن روئی، چلائی پر پھر اندھیرے کا خوف، اس شخص کے خوف تلے دب گیا۔ میں نے قید رہنا، تاریکی میں سانس بھرنا، اس آدمی کی شکل دیکھنے سے زیادہ اہم

سمجھا۔وہ بس مجھے گندی گندی باتیں بولتا تھا،راستہ روک کر مجھے پکڑ لیتا،دھمکاتا کے اگر مما کو بتایا تو میری نہیں انکی گردن کاٹے گا۔مجھے بری بری نظروں سے سر سے پیر تک دیکھتا تھا۔"

حاتب نے گہرا سانس بھرا جب وہ چپ ہوئی،وہ ڈری لگ رہی تھی۔

"تم نے جو اسے ہر بار تھپڑ مارا،اس پر تمہارے ہاتھوں کو شاباش ملنی چاہیے۔تم تو بڑی سٹرونگ گرل ہو۔ایویں زندگی سے اکتائی ہوئی تھی۔اس دنیا کے سارے غلیظ آدمیوں کو تلف کرنے کا بیڑا اٹھانا چاہیے تھا۔میں بہت خوش ہوا یہ سن کر"

حاتب کی پہلے جیسی مسکراہٹ پر عمائمہ کو بھی تسلی ملی،پھر حاتب نے اسکا ہاتھ پکڑ کر ہتھیلی چومی،عمائمہ کے چہرے کی رنگت میں گلال چھلکے۔

"تم نے مجھے کیوں تھپڑ نہیں مارا عمائمہ؟"

وہ اسکے شریر سوال پر واپس افسردہ ہوئی۔

"ک۔۔کیونکہ آپ تو میرے ہسبنڈ ہیں اور سارہ کہتی ہیں ہسبنڈ کے سوا کوئی ہمارے لپس کو نہیں چھو سکتا"

جلدی سے بولتے ہی وہ آنکھیں بھی جھکا گئی کیونکہ احساس تھا کتنا زیادہ بول گئی ہے۔

"سارہ کو تو اس پر آسکر ملنا چاہیے۔ کتنی اچھی ہیں ناں وہ"

حاتب کے لب و لہجے پر یہ معصوم لڑکی خمار چڑھانے کی پوری کوشش میں تھی۔

"جی۔ آپ کا درد۔۔"

وہ جلدی سے اسکی گود سے اٹھی تو حاتب نے ہاتھ کھینچ کر واپس نہ صرف بٹھایا بلکہ عمائمہ کو احتیاط سے بازوؤں میں بھرے اپنے چہرے پر جھکا گیا۔

Zubinovels.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"بڑی جلدی میرے درد کا احساس ہو گیا تمہیں، اس پر سزا ملنی چاہیے یا ایوارڈ؟"

اب اتنی نزدیکی میں وہ جانتی تھی سزا ملے یا ریوارڈ، اسکی نازک جان پر ضرور بننے والی ہے۔

"چ۔۔ چھوڑ دینا چاہیے"

اتنے پیارے شخص کا ایمان خراب کر کے وہ کس سادگی سے ظالم بنی۔

"کیسے چھوڑا جاتا ہے؟ مجھے نہیں آتا۔ سیکھاو گی؟"

وہ اسے اپنی استحقاق کی اک بھرپور چاہت سے ملوانا چاہتا تھا، جس میں بہت سے عمائمہ کے دکھوں کا علاج ہوتا۔

"م۔۔ مجھے بھی نہیں آتا"

وہ ہار مان گئی، اسے حاتب کے معاملے میں کچھ آتا بھی تو وہ انکار ہی کرتی۔

Aabimovieszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"جو آتا ہے پھر اس پر توجہ دے لیں؟"

وہ اسے اپنی گرم سانسوں کی حدت سے چھوتا بے حد بے قابو ہو رہا تھا، عمائمہ نے بس سانس لی، جواب دینا بھول گئی، حاتب نے اپنی اول نرمی میں تھوڑی شدت ملاتے اس بار عمائمہ کے پورے جسم کو اک لمس سے جکڑ لیا، جیسے وہ آغاز قرار ہو اور دونوں کے چہرے کی رنگت میں گھلی خوشی آخر بن جائے۔

"میں تمہاری موجودگی کو ہر بار پہلے سے زیادہ گین کر لیتا ہوں ناں کتنا ظالم ہوں۔ آج سوری کا موڈ نہیں۔ چلے گا؟"

وہ خود پر قابو پائے دور ہوا، گو وہ ایسی کہاں تھی کے زرا دیر سے دل کو قرار لینے دیتی پر آفرین تھا وہ شدت پسند جسے نرمی اور انسیت کا مسکن بنا دیتی تھی وہ، عمائمہ نے بہت ہمت کیے آنکھیں اٹھائیں پر پھر جھک گئیں، ایسی تاب ہی کہاں سے لاتی کے اسے دیکھ پاتی جسے زائقوں سا محسوس کیا ہو۔

"اب تم مجھے دیکھ نہیں سکو گی اور میں اس سے ڈسٹرب ہو جاوں گا۔تو یہ رنگ روغن کا کام بعد میں کرتے ہیں پہلے ناشتہ کر لیتے ہیں۔ آجاو"

وہ اسے یونہی بازووں میں بھرے ہی اٹھا تو وہ فورا سے اپنے سہارے کھڑی ہوتی دور ہوئی۔

"ح۔۔حاتب"

وہ اسکا ہاتھ مضبوطی سی پکڑے پکاری۔

"میرا نام تم تب لینا جب میرے پاس آجاو گی۔ابھی یہ افورڈ ایبل نہیں۔چہرہ ٹھیک کرو۔سمائیل۔"

وہ اسے جو سمجھا رہا تھا وہ سمجھنے کے بعد کچھ پل ایسا ہی لگا جیسے عمائمہ کے لیے چراغوں میں روشنی نہ رہی پھر بھی ہمت نہ چھوڑتے وہ اسکے ساتھ ہی کمرے سے نکلی۔

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

روشانے کا پیچھا کرتا ابراہیم اپنی سختی خود بلا چکا تھا، روشانے نے بھوک کو مٹانے کے لیے چھوٹے سے ریسٹورنٹ کا رخ کیا اور اسی کے باہر نجف نے ابراہیم کو گردن سے پکڑ کر اپنی گاڑی میں ٹھوسا، سیاہ شیشے چڑھاتے ہی گن اسکے منہ پر تانی، ابراہیم یوں تھا کے کاٹو تو لہو نہ بچے۔

"آج یہ غلطی کی ہے، دوبارہ اگر روشانے میم کا پیچھا کیا تو اگلی بار یہاں پارس سر ہوں گے۔ میں نے صرف گن تانی ہے، وہ تمہاری کھوپڑی میں سوراخ کر کے بھی سکون نہ پائیں گے۔ اب جہاں سے آئے ہو وہیں نکل جاو اور اپنے اس حاتب مغدام کو کہہ دینا پنگے اپنے جیسوں سے لے۔ ایویں لاڈلا ڈمیں مر کھپ گیا تو بڑے بھائی نے افسوس بھری آہ بھی نہیں بھرنی"

نجف نے ایسی جان نکالی کے ابراہیم گیا تو پیچھے مڑ کر نہ دیکھا، البتہ ریسٹورنٹ پورا صرف روشانے لے لیے ریزرو تھا، اور پارس کے لوگ باہر مٹر گشت کر رہے تھے۔

پارس نے اسکے لیے اسکا فیورٹ چیز آملیٹ پہلے ہی آرڈر کر دیا تھا، بلیک ہاٹ کافی کے ساتھ ڈیزٹ کی بھی اچھی رینج تھی، اسکے ساتھ سپیشل میٹ بالز بھی تھے، ایک یہاں کی فیورٹ ساس بھی تھی۔ اور باقی یہاں کے ناشتے کے حساب سے تازہ سبزیاں اور پھل جبکہ بوائل انڈے بھی موجود تھے۔

"آپکے بھائی نے مجھے ناشتہ نہیں کرنے دیا، بھکڑ نادیدہ وحشی انسان۔ پریسہ آنٹی نے اتنا سب بنا رکھا تھا کے کیا بتاوں"

وہ کھا بھی رہی تھی اور سامنے بیٹھے اپنے ہنڈسم کو شکائیت بھی لگا رہی تھی جو اسے سی آف کرنے شاید نہ آتا پر اسکی بھوک کے لیے وہ سارے کام چھوڑ آیا تھا۔

"کچھ اور بھی کھانا ہے تو بتاو"

پارس کے پیار سے پوچھنے پر وہ ٹیبل پر پھیلے لوزامات دیکھتے مسکرائی۔

"تاکہ فلائیٹ کے بیچ ہی مر جاوں"

وہ یہ مزاق میں بولی ہو پر پارس کو سخت برا لگا۔

"اوکے۔۔۔ویٹر اٹھالو یہ سب۔۔۔ایک آملیٹ پلیٹ اور کافی چھوڑ جاو"

پارس کے حکم پر ویٹر نے ایسا ہی کیا جبکہ روشانے کے منہ میں میٹ بال تھا تبھی بچاری احتجاج بھی نہ کر سکی۔

"آ۔۔آپ نے بھی اپنے منحوس بھائی سی حرکت کی۔رکھیں آملیٹ اور کافی بھی اپنے پاس۔یہ میٹ بال جو نگل لیا اسکے پیسے یہ رہے۔"

وہ اٹھی،کافی کا سیپ لے کر منہ میں ڈالا میٹ بال نگلا کیونکہ غصہ بھی تو کرنا تھا اور والٹ سے چند لیرا نکال کر میز پر پٹخے وہ کھڑی ہوئی۔

پارس کچھ دیر اسے گھورتا رہا پھر اس نک چڑی کے سامنے آرکا۔

"اپنی نازک جان دیکھو پھر مجھ سے پنگوں کا سوچنا۔اب جاو شاباش جہاں جا رہی ہو۔اتنی لمبی فلائیٹ سے پہلے ایک میٹ بال، تھوڑا سا آملیٹ اور چند سیپس کافی بیسٹ میل ہے۔باقی فلائیٹ کے بیچ بھی تم بس پانی پیو گی۔گڈ لک"

وہ اسے ماسٹر کی طرح سی آف کرتا زہر لگا،دل چاہا جتنا کھا بیٹھی وہ بھی اگل دے۔

"یہ آپ مجھے سی آف کر رہے ہیں؟"

روشانے نے ایک ہی جھٹکے سے پارس کی شرٹ کا گریبان دبوچا،ایسی ہمت صرف روشانے کر سکتی تھی۔

"تمہیں کیا لگ رہا ہے؟"

Zubinovels.com
SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس نے بازو اسکے اطراف اس بری طرح لپیٹے کے روشانے خفیف سا کراہ اٹھی۔

"مجھے پتا ہوتا ایسے سی آف کریں گے تو کبھی نہ بلاتی۔ کٹی ہے"

ساتھ ہی ان سیاہ نین کٹوروں میں پانی اترا۔

"تو کیسے سی آف کروں کے تم کٹی نہ رہو۔؟"

پارس نے گرفت نرم کی، وہ اسکا جنگلی سہی پر تھی تو پھول، ایسے انداز پر روشانے کو اور لاڈیاں سوجھیں۔

"سب میں بتاوں۔ وائف ہوں آپکی۔ ناجانے اب کب ملوں گی آپ سے۔ کچھ بندے کا اپنا دماغ بھی تو ہوتا ہے؟"

وہ اسکی نظروں سے گھبرائی بھی پر اپنے حق سے دستبردار ہوتی تو اسے روشانے کون کہتا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"سوری میرے پاس تمہارے معاملے میں دماغ کی جگہ بھی دل ہے۔ ویسے بھی کسٹمر اس ریسٹورنٹ میں کوئی نہیں پر ویٹرز سارے موجود ہیں۔ کسی نے ہمارا سپیشل مومنٹ کیپچر کر لیا تو آگ لگ جائے گی۔ اس لیے میں یہ سی آف کس تم تک جلد پہنچا دوں گا، سیکرٹلی"

روشانے نے اسکے پاس ہوئے حیران سمائیل دی، پارس کی بات اسے ایکسائیڈ جو کر گئی۔

"پرامس؟"

وہ اسکے حصار سے نکلتی شوخ ہوتی ہنسی۔

"پرامس جل پری۔ اپنا خیال رکھنا۔ میں کہیں بھی رہوں، میری نظریں تم پر رہیں گی یہ کبھی مت بھولنا۔ میرا غرور ہو تم"

وہ اسکے ماتھے پر جھکتا بے حد چاہت سے رسم رخصت نبھا کر روشانے کو ایک بار پھر اپنا دل و جان سے اسیر کر گیا۔

"آپکا یہ غرور ہمیشہ سلامت رہے۔اب آپکو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے، آپکے پاس روشانے جیسی محافظ ہے مسٹر پیراسائیٹ۔خوش تو بہت ہوں گے آپ؟"

اس وقت پارس کا چھونا اسے جذباتی کر چکا تھا تبھی خود کو سنبھالنے کی خاطر وہ شرارت بھرا ہنسی۔

"بہت خوش ہوں، اب جاو۔ تمہیں نجف ڈراپ کرے گا ائیر پورٹ۔یہ میرا سب سے خاص ساتھی ہے"

عقب سے آتے نجف کو دیکھتے پارس نے جب اسکا نام لیا تو روشانے مسکرا کر پلٹی، پارس کی طرح اسکا خاص ساتھی بھی کافی گڈ لکنگ تھا۔

"میم۔۔خوشی ہوئی آپ سے مل کر"

وہ دل پر ہاتھ رکھے تعظیما سر کو نیچے کو جھکا کر احترام دیتے بولا، روشانے کی مسکراہٹ مزید گہری ہو کر آنکھیں واپس پارس پر جا جمیں۔

"ٹیک کیئر"

پارس نے اسے مسکرا کر روانہ کیا جو نجف کے گاڑی میں جا کر بیٹھ جانے پر واپس آئی اور زور سے پارس سے لپٹ گئی، جناب ایسی ہی امید لگا رہے تھے۔

"یہاں پیار کا دھواں دار اظہار بنتا تھا پر جائیں کیا یاد کریں گے معاف کیا۔ جلد ملوں گی"

پارس کے دل سے لگ کر وہ اس سفر کے لیے مزید پر عظم ہوئی اور پارس نے اسے گاڑی میں واپس جا کر بیٹھنے تک ہاتھ ہلاتے ہوئے سی آف کیا اور ساتھ ہی ریسٹورنٹ اونر کو وی آئی پی ریزرویشن سے ہٹانے کا اشارہ کیے وہاں سے نکل گیا، سڑک پر اسکی بھی گاڑی کھڑی تھی، پارس نے ڈور اوپن کیا اور بیٹھتے ہی گاڑی سٹارٹ کر دی۔

.._____..

وہ بارہ بجنے کے باوجود سو رہا تھا، فشی ڈونا میں آج زیادہ کسٹمرز نہیں تھے تبھی شیز انچ کے لیے یونہی بہانے سے گھر آئی تو امی سے ابھی تک آہل کے سونے کا جان کر رہا نہ گیا تو اسے جگانے کے لیے گئی۔

"رہنے دے شیز ا۔ سونے دے اسے۔ تھک گیا ہو گا بچہ کل کے ادھم سے" عائشہ نے پیچھے سے ہانک بھی لگائی پر وہ کل سے آہل کے لیے فکر مند تھی۔

تبھی بنا سوچے اسکے کمرے کا دروازہ کھولا تو سامنے آہل کو ٹاول باندھ کر شرٹ لیس لچک لچک کر بال ڈرائے کرتا دیکھے کھڑی کھڑی وفات ہی تو پا گئی، آہل کے ٹھمکے بھی دفعتا اپنی موت مرے۔

خود آہل کو امید کہاں تھی کے کوئی بنا دستک اندر گھس آئے گا۔

"آ۔۔ آئی ایم سوری۔۔۔۔ پلیز میں نے کچھ نہیں دیکھا۔"

شیز انے فوراسے گھوم کر پلٹتے چیخ کر اطلاع دی تا کے جہاں تک خبر نہ بھی گئی ہو وہاں بھی پہنچ جاتی۔

"بس میر ایہ گند اڈانس یاداشت سے نکال دینا باقی خیر ہے۔۔ جانامت میں آیا"

آہل نے بتیسی دیکھائے جلدی سے بالوں کو ویسے ہی چھوڑااور اپنے کپڑے اٹھاتا واش روم گھسا، شیز انے اپنے آپ کو اس حرکت پر بہت کوسا پر اب دماغ سے وہ لچکلتا آہل نکلنے کا نام بھی تو نہ لے رہا تھا تبھی تو بچاری کو ٹھنڈے پسینے آئے۔

"اف شیز ا!انسان ناک کر لیتا ہے۔ کتنا گناہ ملا ہو گا اسے یوں دیکھ کر۔ پر میں نے کونسا جان بوجھ کر دیکھا۔ یا اللہ جی پلیز مجھے معاف کر دیں۔ ٹاول پہن کر کمرے میں ڈانس کون کرتا ہے بھئی، عجوبہ انسان"

وہ خود کو جتنی ملامت کرتی اب دل میں شرمندگی اور افسوس تو جم گیا تھا، آہل کے گلا کھنکھانے پر وہ جو بت بنی تھی، گھوم کر پلٹی پر نظریں اٹھانے کی غلطی نہ کی۔

"جو ہوا اسکے لیے رئیلی سوری، مجھے یہ تھا میری شرٹ گیلی نہ ہو جائے، کافی الرجک ہوں میں گیلے کولر اور کپڑوں سے۔ خیر تم اس وقت گھر کیسے شیزا بالاج؟"

ٹائم دیکھتے آہل کو یاد آیا کے یہ صاحبہ تو اس وقت فشی ڈونا ہوتی ہیں۔

"وہ بس مجھے فکر ہو رہی تھی آپکی۔ کل رات سے سو رہے ہیں۔ کل آپکی طبعیت بھی بوجھل تھی۔ مہمان ہیں آپ، تو اس ناطے پریشانی تھی۔ میں چلتی ہوں"

جلدی جلدی توڑ پھوڑ کر جملے مکمل کرے وہ فرض نبھاتی جب تک پلٹی، وہ بوتل کے جن کی طرح آگے آتا دروازے کی رکاوٹ بنا۔

"تمہیں سچ میں میری فکر ہوئی؟"

آہل کا لہجہ بدلا تو آنکھوں نے بھی عفریت کی طرح شیز ابالاج کے مزید حواس اڑائے۔

"ج۔جی۔۔کیونکہ آپ ہماری ذمہ داری ہیں"

مضبوط لہجے کے سنگ توجیہہ دیتے وہ بلا کی پر اعتماد تھی۔

"ولیمہ کل ہے۔تو آج ریسٹ ڈے تھا تبھی گدھے گھوڑے سب بیچ کر سویا ہوا تھا۔باقی کل بچت ہو گئی۔ایک حسین دوشیزا کی کمپنی نے درد کو دوادے دی۔رات کے کسی پل بگھڑتی طبعیت نے موڈ بدلا اور میں فٹ فائن ہو گیا۔میری فکر مت کرو۔میں شاید لیٹ نائیٹ تک آج دوستوں کے ساتھ ہی رہوں۔ولیمے کے بعد پرسوں نئے کپل کی دعوت فشی ڈونا ہو گی جو روشانے آپو کی طرف سے ہے۔مجھ سے ایک روپیہ بھی مانگا تو دیکھنا تم۔۔۔اور اسکے اگلے دن یہ مہمان واپس نکل لے گا۔۔۔۔۔"

اس سب میں جو چیز شیزا کو اسے دیکھنے پر مجبور کر گئی وہ آہل کے جانے کا حوالہ تھا۔

"جیسے خیر وعافیت سے آئے ہیں، دعا ہے ایسے ہی اپنے گھر پہنچ جائیں۔ دوستوں کے ساتھ مستی کریں۔ سی یو"

وہ جانا چاہتی تھی پر دروازے کے آگے وہ چوڑا ہوا تھا۔

"تمہیں کچھ چاہیے؟"

آہل کے سوال پر وہ حیرت زدہ ہوئی۔

"مجھے کیا چاہیے ہو گا؟"

وہ اسی حیرت کے سنگ عجیب سا مسکرائی۔

Zubiinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"جاتے ہوئے تم سبکی مہمان نوازی کے بدلے گفٹ دینا چاہتا ہوں تمہیں اور تمہارے امی بابا کو۔ انکے لیے تو میں نے سوچ لیا، تم خود بتاو ایسا کیا گفٹ ہو کے تم مجھے کبھی نہ بھول سکو"

وہ جو مسکرا رہی تھی، ایک بار پھر سپاٹ ہو گئی، کسی کا جانا تکلیف دہ کیوں ہو رہا تھا بھلا اسکے لیے۔

"آپ سلامت اپنے گھر پہنچ جائیں۔ یہی ہم تینوں کا گفٹ ہے"

وہ رسما اور رسانیت کے پیش نظر معاملہ سمیٹ گئی۔

"پلیز شیز ا۔ چھوٹا سا سہی پر اپنی پسند کا بتاو۔ مجھے خوشی ہو گی۔"

وہ اسکے اصرار کے آگے کمزور پڑ گئی۔

"واپس جلد آنے کا پرامس۔۔۔۔ دیں گے"

شیز انے اسے بھی حیران کیا اور خود کو بھی۔

"دیکھ لو لڑکی۔اگلی بار آیا تو بارات لے کر آوں گا"

وہ بھی تو مسخرہ تھا پورا، شیزا مسکرائی۔

"دیا پرامس"

وہ اسکے دل کے تاڑ چھیڑے شیزا کے راستے سے ہٹا، اب وہ کیوں ہٹا جب وہ جانا نہ چاہتی تھی، دل میں کچھ ادھم مچی۔

"لٹس سی"

اپنی آنکھوں میں نرماہٹ لیے وہ چیلنج کرے کمرے سے نکل کر گئی تو بند ہوتے دروازے سے آہل نے اپنا ماتھا ٹیکے مسکراہٹ کو ہونٹوں پر رینگنے کی کھلی اجازت دی۔

"یہ لڑکی۔۔۔اور اسکی آنکھیں۔۔اسکے بال۔۔۔اسکی چال۔۔۔ہائے آہل مغدام۔۔ہزار تیر اور تیرا اکلوتا بچارا دل"

موصوف نے آہ تو یوں بھری جیسے وہ اکلوتا دل بہت معصوم ہو، ہر آئی گئی پر لٹو ہونے کے بعد اب جا کر ٹھیک بندی پر پھسلا تھا اور بچارے آہل مغدام کی حالت بگھڑ گئی تھی۔

.._____..

سارہ نے ناشتہ بہت مزیدار بنایا پھر اسکے بعد وہ شام تک عمائمہ کے ساتھ رہا، دونوں نے سارہ کی موجودگی میں ہی اپنا اپنا فن بانٹا، یہاں تک کے لنچ تک کی دونوں کو اس مصوری سیشن میں ہوش نہ تھی، دونوں کی پینٹنگز آج شاندار اور رنگین تھیں، حاتب نے آج شوخ کے بجائے پھیکے رنگ استعمال کیے جبکہ عمائمہ نے بہت زیادہ شوخ۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ آگ اور تاریکی کو ایک دوسرے سے ملوانے میں کامیاب تھے۔

سارہ جج تھیں کیونکہ انہوں نے ایک چھوٹا سا گفٹ بھی رکھا تھے، جیتنے والے کو وہ گفٹ ملتا۔

عمائمہ نے آج رنگ صرف کینوس پر ہی نہیں، اپنے چہرے اور بالوں پر بھی بے دھیانی میں لگا لیا تھا اور کئی دھبے حاتب کی سیاہ شرٹ پر بھی آویزاں تھے۔

سارہ کے سامنے دونوں کی پینٹنگز تھیں اور وہ بچاری کنفوز تھیں کے سب سے پیاری کس کی ہے۔

"اف یہ تو بہت مشکل ہے"

سارہ نے ہار مانی تو عمائمہ مسکرا کر حاتب کی طرف گردن گما کر دیکھنے لگی۔

"بی جان آپ ان کو جتوا دیں"

عمائمہ نے سارہ کے کان میں جھک کر سرگوشی کی۔

"آپ اسکی پینٹنگ کو ونر قرار دیں"

ZUBINOVELSZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

دوسرے کان کی طرف حاتب جھکا اور نتیجہ سارہ کے لبوں پر پھوٹتی موہنی مسکان کی صورت نکلا۔

"میں نے جو گفٹ لایا ہے وہ تم دونوں کے لیے ہے، اس لیے میری نظر میں یہ دونوں ہی ونرز ہیں"

ممتا غالب آئی اور جج صاحبہ نے مقابلہ برابر قرار دیا، حاتب اور عمائمہ سارہ کی اس مہربانی پر خفیف سا گھورے پر وہ کندھے اچکا تیں ہنس پڑیں۔

"چلیں بی جان گفٹ آپ ان کو دے دیں"

عمائمہ نے پرجوش ہوتے سارہ کے ہاتھ میں باکس دیکھے کہا۔

"ہاں گفٹ اسے دیتی ہوں۔ یہ تمہیں خود پہنا دے گا"

Zuhinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

سارہ نے اسی مسرور مسکراہٹ کے سنگ جب وہ جیولری کیس اوپن کیا تو اس میں بہت ہی خوبصورت سلور کپلز رنگز تھیں اور سارہ نے پوری چالاکی سے دونوں کی فنگرز کا سائز بھی لے لیا تھا۔

کچھ گروسری کے بہانے وہ مارکٹ گئیں کیونکہ دونوں کو نکاح کا تحفہ دینا چاہتی تھیں۔

"سارہ! یہ بہت خوبصورت ہیں۔"

حاتب نے وہ کیس پکڑتے بے اختیار سراہا جبکہ عمائمہ کا دل مچل رہا تھا کے کب حاتب اسکا ہاتھ پکڑ کر رنگ پہنائے۔

"تم دو کے اس رنگین ساتھ سے کم، چلو ایک دوسرے کو پہناو میں تم دو کی پکچرز لیتی ہوں"

Zubiniovelszone.com
SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMERWAMIRZANOVELS.COM

سارہ نے فوراسے جج سے کیمرہ وومین کا منصب سنبھالا، حاتب نے دونوں رنگز نکالیں اور اپنا ہاتھ عمائمہ کی طرف پھیلایا، خوشی سے چہکتی ہوئی وہ اپنا ہاتھ پورے حق سے حاتب کے ہاتھ پر رکھ گئی۔

"سارہ! میں اس مومنٹ کو مس کرنے پر بہت گلٹی فیل کر رہا تھا۔ تھینکیو سو مچ"

رنگ عمائمہ کی انگلی میں پہناتے اسی ہاتھ میں دوسری رنگ رکھے حاتب دیکھ کر سارہ کو بولا پر اپنے ہاتھوں سے محسوس عمائمہ کے ہاتھوں کو کر رہا تھا۔

عمائمہ نے جب حاتب کو رنگ پہنائی تو اسکا ہاتھ کانپا، آنکھیں بھی بھیگیں پر اس سے پہلے وہ روتی، حاتب نے اسے اپنے قریب کرتے اپنے گلے لگایا، خود سارہ کی آنکھوں میں تیرگی اتری۔

"آپکی یہ بیٹی اچھی چیزوں پر بھی روتی ہے سارہ، اسے ٹھیک کر لیں رخصتی تک"

وہ عمائمہ کی شکائیت کرے دراصل ان دونوں جذباتی کوئنز کو گدگدا رہا تھا، عمائمہ نے اپنی آنکھیں جیسے حاتب کی شرٹ سے رگڑیں، وہ امید نہیں کر رہا تھا وہ ایسے حق لے گی۔

جب دونوں روبرو ہوئے تو سارہ نے دونوں نے پکچر لی جو بلاشبہ بے انتہا مکمل، جاذب اور خوبصورت تھی۔

"میں نہیں، اب تم ہی اسے ٹھیک کرنا۔ میں نے اسے اپنے حصے کا پیار دے دیا، اب اسکے دامن میں جو جگہ خالی ہے وہ تمہارے پیار کے لیے ہے۔ میری دعا ہے تم دونوں ہمیشہ ایک ساتھ رہو۔ میری زندگی کا ایک خوبصورت حصہ ہو تم دونوں۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

سارہ نے اس پل ان دو کو بھی افسردہ کر دیا جو در حقیقت عمائمہ کو پہلی بار اتنا خوش دیکھ کر خوشی کی کسی بے حد کیفیت کا شکار تھیں۔

"میں اسکا دامن بھر دوں گا۔بس اسے میرے پاس آنے دیں۔۔ خیر بہت پکالیا میں نے آپ دونوں لیڈیز کو۔اب مجھے اجازت دیں"

حاتب کو بھی اب جا کر زرا مصباح منصور کی خبر لینی تھی ساتھ اگر ابراہیم نے کوئی انفارمیشن نہ دی تو کیچڑ میں کپڑے بھی توڈال کر گندے کرنے تھے سو آج کی شام اور رات امیر صاحب کی بہت مصروف ہونے والی تھی۔

"لنچ تو تم دونوں نے نہیں کیا۔شام کر دی۔ تھوڑا سا کھالو پھر چلے جانا"

سارہ جانتی تھیں عمائمہ کا دل ابھی بھی کہاں بھرا ہے اور یہ سچ بھی تھا،وہ لڑکی تو اسکے جانے کا سن کر مرجھا گئی تھی۔

"بریک فاسٹ ہی کافی ہیوی تھا سارہ۔میں تھوڑا ڈائیٹ کانشئیس ہوں۔اب ڈنر ہی کروں گا۔ آپ فکر مت کریں،کچھ لائیٹ سا میل لے لوں گا۔پر پلیز اسے ضرور کھلا دیجئے گا کھانا۔چلو مجھے سی آف کرو عمائمہ تاکہ میں اپنے کام سمیٹوں جا کر"

حاتب نے اپنی جیکٹ اٹھائی اور فون بھی، چابی گاڑی کی جیکٹ کی جیب میں ہی تھی، سارہ نے دونوں کو پیار سے دیکھتے روانہ کیا پر باہر گیٹ تک آتے حاتب نے محسوس کیا وہ ناراض ہو گئی ہے۔

"صبح سے شام تمہارے ساتھ رہا ہوں۔ پھر بھی منہ پر بارہ بجے ہیں؟ کیا ہوا پیار تو نہیں ہو گیا تمہیں مجھ سے؟"

حاتب رکا، اپنے ازلی چھیڑ خانی کرتے لب و لہجے میں ایسا جملہ مارا کے عمائمہ بھول ہی گئی کے اسکے جانے پر افسردہ ہے، گال دہک گئے، آنکھیں چمکیلی ہو گئیں۔

"میرے ساتھ کب رہے؟ ہم تو سارا وقت پینٹنگ کرتے رہے۔ بی جان بھی تو پاس تھیں"

نظریں جھکائے ہی الزام پر تڑپ اٹھتے نفی کی۔

اف وہ پر سرور سنہری آنکھوں کا معنی خیز مسکرانا۔

"تو تمہیں بہت سا وقت صرف میرے ساتھ اکیلے چاہیے؟"

حاتب اس قدر جلدی جان سے بھری رگ دبائے گا وہ کب جانتی تھی۔

"م۔۔میں نے ایسا کب کہا؟"

وہ فوراً احتجاج کر اٹھی، پر پھر حاتب سے نظریں ملیں تو حیا آڑے آئی اور جھک گئیں۔

"کہہ دو شائد نظریں ملانا آسان ہو جائے"

حاتب نے اسکی چن سے ہولڈ کرے چہرہ اوپر کرے ان براون آنکھوں میں ڈولتی خواہش جھپٹ کر دبوچ لی۔

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"مجھے آپکا بہت سارا نہیں، سارا وقت چاہیے۔ دیں گے؟"

وہ خواہش جھپٹتا ہوا عمائمہ کے ڈر بھی مٹھی میں بھر گیا تبھی تو عمائمہ کے لب اسکی خواہش کے سنگ لفظ بُن گئے۔

"تمہیں اپنا سارا وقت ہی دینا چاہتا ہوں عمائمہ تبھی رخصتی اپنے اور تمہارے ہر جسمانی اور ذہنی زخم کے بھر جانے کے بعد رکھی ہے۔ تمہیں میری کمی محسوس نہ ہو اس کے لیے میں تمہارے ساتھ یونہی اپنا دن گزارنے آجاوں گا۔"

اسکے بکھرے بال انگلیوں کی پوروں سے گزار کر سنوارتے حاتب کے ہاتھ عمائمہ کی گردن کو چھو رہے تھے، نرم نازک جلد کی ملائمت محسوس کرتے ہاتھوں کی پوروں کا اترانا، اسکے ہونٹوں کو سلگا رہا تھا۔

"آپ کا میرے آس پاس ہونا مجھے بہت آرام دیتا ہے"

وہ اسے اپنے اتنے قریب کر چکا تھا کے اب دل ڈر رہا تھا کے اگر بیچ میں دوری یا بچھڑنا آگیا تو کہیں کسی ایک کی جان ضرور جائے گی۔

"مجھے محسوس ہوتا ہے وہ آرام۔توجہ اور محبت، بڑے بڑے امراض کا علاج ہے۔ گو ابھی میں نے صرف توجہ دی ہے اور تمہارا یہ حال ہے۔جب محبت دوں گا پھر تو اپنے پہلو سے ہلنے بھی نہیں دو گی"

یہ سراسر عمائمہ کو گھبراہٹ میں مبتلا کرنے کی سازش تھی تاکہ حاتب کا جانا مشکل نہ ہو۔

"بائے۔۔۔"

وہ جلدی سے پلٹی پر حاتب نے اسکا دوپٹہ اپنی مٹھی میں دبوچ کر روکا، وہ اسکو لگتے جھٹکے پر رکی، جی چاہا آنچل کو وہیں چھوڑ کر بھاگ جائے پر ہائے یہ بے ایمان دل۔

"تمہیں پتا ہے۔تمہارا ہونا میرے نزدیک کیا ہے۔جیسے ایک حیادار لڑکی کے لیے اسکا آنچل قیمتی ہوتا ہے۔"

Zohrenovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

اچانک اپنے عقب سے حاتب کے حصار پر اسے یوں لگا جیسے سانس بھری تو سانس چھوٹ جائے گی۔

"مجھے کبھی مت چھوڑنا آپ۔"

وہ جذبات کی قوت سے پڑتی مدھم آواز سمیت سرگوشی میں بولی۔

"تم چاہو گی تب بھی نہیں"

اسکی گردن کی اطراف چہرہ گھسیڑتے سخت شدت بھری ہونٹوں کی مہر گردن کی جلد تک دھنساتا ہوا وہ اسکی خوشبو میں سانس کھینچتے اسے آزاد کرے پلٹ کر گاڑی میں سوار ہوتے نکل بھی گیا پر عمائمہ کو لگا وہ اسے طلسم میں قید ہے کے ہلی بھی تو یہ جادو ٹوٹ جائے گا، اسے حاتب مغدام سے پیار ہو گیا تھا تبھی تو عمائمہ کا قرار لٹ چکا تھا۔

.._____..

دو گھنٹے اور تیس منٹ کی انطالیہ سے کیلبریا اٹلی کی فلائیٹ کے بیچ روشانے کو کچھ کھانے کی ویسے ہی ضرورت نہ تھی اوپر سے اسکا ائیر پورٹ پر شاندار استقبال مزید سیر کر گیا۔

وہ لمبے چوڑے اور پر کشش آدمیوں اور دو لڑکیوں کا ٹولا اسے خوش آمدید کرنے پہنچا تھا، وہ سب ایک جیسے لمبے ترنگے اور توانا لوگ تھے، دونوں لڑکیاں پروفیشنلز تھیں جن میں ایک سبیل اور دوسری رہبر تھی، جبکہ ائیر پورٹ سے وہ لوگ سیدھے فارس سلطان کی دنیا روانہ ہوئے۔

وہ ایک بہت بڑا ایف پی انویسٹیگیشن ڈیپارٹمنٹ تھا جسکی بلڈنگ اتنی شاندار اور روشن تھی کے اندر داخل ہوتے ہی روشانے کو اپنی آنکھیں زور سے جھپکنی پڑیں۔

نجف بھی اپنی ذمہ داری نبھانے اسی فلائیٹ سے واپس Calabria پہنچ چکا تھا اور اس وقت وہ ایف پی میں ہی موجود تھا۔

اسکا کام صرف روشانے کی حفاظت تھا۔

"فریدون سر آپ سے ملنے کے لیے انتہائی پر جوش ہیں روشانے میم، آپ کو اٹیلئین آتی ہے؟"

ساتھ چلتی سبیل نے روشانے کو دوستانہ انداز میں مخاطب کیا۔

"مجھے اٹیلئین، رشئین، ترکش اور عرابک بھی آتی ہے۔ کس زبان میں بات کرنا پسند کرو گی"

روشانے کے شوخ جواب پر سبیل ہنس دی۔

"میں کیسے بھول گئی کے آپ فارس سر کی سپر ہیرو ہیں۔مائی مسٹیک۔۔۔ آیئے فریدون سر مین آفس برانچ میں آپ کے منتظر ہیں"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

سبیل کافی اچھی لڑکی تھی دوسرا وہ روشانے کو بہت اپنا پن دے رہی تھی، رہبر بھی پیچھے پیچھے ہی چل رہی تھی جب ہم قدم ہوتے نجف کو دیکھتے حیران مسکرائی۔

"تم؟"

رہبر اسے دیکھتے ہی ہنس دی، نجف نے مسکرا کر کندھے اچکائے۔

"یس۔ فائنلی کوئی ایسا مشن مل گیا جو مجھے اپنی وائف کے پاس لے آیا۔ دعا دو اٹلی کے پیراسائیٹ کو"

نجف اور رہبر دونوں کی لو سٹوری کو پورا کرنے کا سہرا ابھی پارس کے سر تھا، رہبر نے متاثر کن انداز میں بھوئیں اٹھائیں۔

"انکو دعائیں دینے کے لیے بہت لوگ ہیں۔ ہماری ہر دعا آپکی ملکیت ہے سر تاج"

رہبر نے اسکے کندھے سے کندھا مارتے عرصے بعد میسر آتے جناب کا دل ہی لوٹ لیا اور نجف اور وہ دونوں ہی اٹینشن ہوتے مین آفس برانچ میں انٹر ہوئے جو ایک بہت بڑا کانفرنس اور پارٹی ایونٹ روم تھا۔

پورا روم فارس سلطان کی جانشین کے لیے پھولوں سے سجایا گیا تھا، روشانے نے اسکی امید نہ کی۔

یہاں کا تمام سٹاف وہیں جمع تھا اور انہی کے بیچ وہ پر کشش سا فریدون بھی منفرد چال چلے دو قدم قریب آیا۔

"خوش آمدید روشانے فارس۔۔۔ہم سبکی طرف سے فارس سلطان کی وفات پر تعزیت قبول کریں۔ امید ہے انکے جانے سے جو خلاء ہمارے دلوں اور زندگیوں میں آیا ہے وہ آپکے آنے سے پر ہو گا"

فریدون نے آگے بڑھ کر پھولوں کا گلدستہ روشانے کی سمت بڑھائا جن میں سارے پھول سیاہ تھے، اسے یاد تھا بابا کو کالا گلاب بہت پسند تھا۔

"بہت شکریہ۔ میں بابا کی جگہ تو ہر گز نہیں لے سکتی لیکن میں انکے تمام فرائض نبھانے کی پوری کوشش کروں گی۔ آپ سب کی تعزیت کا بہت شکریہ۔"

وہ جذباتی ہو گئی تھی، کیونکہ یہ اسکے بابا کی دنیا تھی اور یہاں بھی فارس سلطان کے ان گنت عکس بکھرے تھے۔

"ہمیں آپ سے پوری امید ہے، اور فارس سلطان کی پرورش پر یقین بھی۔ یہ ہماری ایف پی کی پوری دنیا جو فارس سلطان نے پارس عیسی مغلانی کی حفاظت کے لیے ترتیب دی۔ آج سے آپکے انڈر ہو گی۔ ہم سب آپکے سپاہی ہیں اور آپ ہماری سپہ سالار ہیں۔ یہاں صرف اٹلی کے پیراسائیٹ کی حفاظت کی حکمت عملی ہی ترتیب نہیں دی جاتی، بلکہ یہاں ہم فارس سلطان کی سیکھائی باتوں پر عمل کرنا بھی سیکھتے ہیں۔ ہم ایک متحد فیملی ہیں روشانے۔ ہم ایک جان ہیں۔ آج سے یہاں کا ہر فیصلہ آپ کریں گی اور میں آپکی بھرپور رہنمائی کے لیے ہمہ وقت موجود رہوں گا"

فریدون نے بھی اسی مانند سینے پر ہاتھ رکھ کر سر جھکاتے تعظیما مان بخشا اور روشانے کے لیے ہر فرد کی آنکھ میں ڈھیڑ احترام تھا، بابا تو چلے گئے پر روشانے کو اسکی زندگی کا باوقار مقصد دے گئے۔

وہ خوش بھی تھی پر ڈر بھی رہی تھی، اسکا ڈر وہ دیکھ رہا تھا، پارس عیسی مغلانی جسے ایک بار پھر امانتیں، اٹلی کے خونخوار شہر ساتھ ہی کھینچ لائی تھیں۔

وہ اٹلی کیسے داخل ہوا، یہ کہانی پھر سہی۔

روشانے کے استقبال میں بہت بڑی ضیافت کا اہتمام تھا اور اس سے پہلے فریدون نے رہبر اور سبیل کی ذمہ داری لگائی کے وہ روشانے کو اسکا کمرہ دیکھا دیں تا کہ کھانا لگنے تک وہ تر و تازہ ہو جائے۔

کمرہ روشانے نے اتنا رئیسانہ نہیں سوچا تھا، اسے لگا شاید وہ آفس ٹائیپ ہو گا پر وہ تو کسی محل جیسا زیبائشی اور ستائشی تھا۔

سبیل اور رہبر اسے کمرے میں چھوڑے دروازے سے ہی لوٹ گئیں اور روشانے نے میٹرس پر جا کر بیٹھتے ہی سر پیچھے کو گرا دیا۔

"میں آپکی بہترین محافظ بن کر دیکھاوں گی پارس۔ پھر آپکو مجھ سے اظہار سننا پڑے گا۔ ویسے جیسے روشانے پارس چاہے گی"

یہاں آکر بھی وہ پارس کے خیال، اسکی فکر پوٹلی کی طرح ساتھ باندھ لائی تھی، زہے نصیب

.._____..

"سر خدا کا خوف کریں۔ یہ تیسری پینٹ ہے۔ پینٹ کم تمبو زیادہ۔ اوپر سے کیچڑ کم گھوڑوں کی کارستانی والا مواد زیادہ ہے۔ میرے نازک ہاتھ یہ مانجھ مانجھ کر تھک گئے"

ابراہیم کو پودوں والا لمبا پائیپ لگا کر دیا گیا تھا اور دو ٹپ کھلے وئیر ہاوس کے صحن میں کپڑوں سے بھر کر دے دیے گئے تھے کیونکہ ابراہیم نے جو خبر دی وہ بری تو دور انتہائی بری تھی۔

خود حاتب نے مصباح منصور کے منہ کا تھوڑا خلیہ بگاڑا تھا، اسکا پورا جبڑا لہو لہان تھا۔

ایک طرف اندر وہ خبیث دلخراش کوک رہا تھا اور دوسری طرف باہر کپڑے دھوتا ابراہیم جس نے شرٹ تو اتار ہی دی تھی جبکہ پتلون کو گھٹنوں تک چڑھا لیا پھر بھی پورا گیلا ہو کر کپڑے دھوبیوں کی طرح پٹخ رہا تھا۔

"مجھے یہ تو بتاو تم مجھے مار پیٹ کیوں رہے ہو حرام زادو۔ کیا پاگل واگل ہو"

مصباح منصور کے منہ سے نکلتی خون کی ندی کے ساتھ اسکا سوال حاتب کو ہنسا گیا، ایک ہی جھٹکے سے اسکا زخمی جبڑا ہاتھ میں لیے دبوچتے حاتب نے اسکا منہ اوپر اٹھایا۔

"ابھی تو پارٹی شروع ہوئی ہے مصباح باجی، آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا۔ وجہ تمہیں آخر پر بتاوں گا۔ شکر کرو تمہیں ایک ہی بار کچرا کرش کرنے والی مشین میں نہیں ڈالا۔ تمہیں سانس آئے گی تو میرے ہاتھوں کی گرمی بڑھے گی۔ آج کے لیے کافی ہے۔ زندگی میں اگر تم میرے ہاتھ سے بچ بھی گئے تو کسی کو کس کرنے لائق نہیں رہو گے۔"

حاتب نے اسکا چہرہ جھٹک دیا جبکہ خون اسی کے کپڑوں سے جو اب تک اخیر میلے ہو چکے تھے، پونچھ کر اپنے آدمی کو اشارہ کیا، اور پھر کیا تھا تیز پانی کے ٹھنڈے پریشر پر مصباح بن پانی مچھلی سا پھڑ پھڑایا، حاتب نے وئیر ہاوس سے باہر نکل کر ابراہیم کو دیکھا جو بچارا رونے والا ہو چکا تھا۔

"ہاں ابراہیم میاں! کپڑے زیادہ گندے تو نہیں؟"

حاتب نے جان بوجھ کر سر پر رکتے پہلے سے اپنے مقدر کو روتے زخمی شیر کو چھیڑا، کپڑے پیٹنا چھوڑے ابراہیم نے گردن گما کر ایسی ترچھی نظر یاڈالی کے وہاں کوئی لڑکی ہوتی تو شرطیہ ایسی نظروں پر لٹ جاتی۔

"اللہ پوچھے گا آپکو سر"

بچارا غصہ بھی نہ کر سکتا تھا تبھی آہیں دینے پر ہی اکتفا کیا۔

"ہاں اور تمہیں تو کسی کا خوف ڈر نہیں، پہلی بات تم اس پارس کے باڈی گارڈ کے دھمکانے پر بھیگی بلی بنے دوڑے، دوسرا کس کی اجازت سے اپنی معشوقہ کے ساتھ کیمپنگ پر جانے کا پلین بنایا۔ تمہیں اس مشکل وقت میں اسکے ساتھ جانا ہے، جب پتا ہے میری حالت کی ذمہ دار وہ ہے، تمہارے کمزور دل کا سبب وہ ہے۔ دل کر رہا ہے ایک کھینچ کر لگاوں۔ کوئی عزت نفس ہوتی ہے، منع کیوں نہیں کیا تم نے بابا کو۔ وہ تمہیں کہیں کے چلو ابراہیم آفندی

کنوئیں میں کودو، تم ادھر بھی کود جانا۔ یہ سوچے بنا کے میں کیا کروں گا تم جیسی کمینی شے کے بغیر"

ابراہیم آفندی کا بیچارا، بے بس اور رندا چہرہ یک دم روشن ہوا، وہ ہاتھ دھوتا اٹھ کر حاتب کے سامنے آرکا۔

"آپ مجھے میری اہمیت بتا رہے ہیں سر؟ یہ خواب تو نہیں"

ابراہیم نے جناب کو اپنی مسکراہٹ سے جکڑا، ہاں اہمیت بتانے والوں میں کم از کم حاتب مغدام کا شمار نہ ہوتا تھا پر کچھ دن سے اسکی ہر کیفیت، اسکا ہر احساس بدلا ہوا تھا۔

"خواب کے سگے، کپڑے مانجھو بیٹھ کر"

حاتب نے اکڑ کر اپنے کمزور نہ پڑنے کی منادی کروائی پر اب بات نکلی تھی اور دور تلک جا چکی تھی۔

"ان کپڑوں کو مانجھنے کے بدلے آپکا میری اہمیت کا اقرار کرنا، گھاٹے کا سودا نہیں۔ رہی بات سہانہ مغدام کی، اسکے معاملے میں جتنی اکڑ میرے اندر ہے وہ اسکے سامنے رہتی ہے، اسکے لیے نہیں رہتی۔ جب ہاشم انکل نے کہا وہ اچھا محسوس کرے گی تو مجھے لگا جیسے میں اور پورے پیلس کا ہر فرد اچھا محسوس کرے گا۔ رہی بات آپکو چھوڑنے کی، وہ اس سانس کے جسم سے نکلنے پر ہی ممکن ہے۔ اور پارس کے گارڈ کے ساتھ منہ ماری کرتا تو آپکا وہ سنکی بھائی جس نے آپکو ملین کا نقصان دے دیا، ایک ابراہیم کو بھی ٹپکا دیتا چٹکی بجا کر۔ ہر کیس میں ابراہیم آفندی نے آپ سے ہی وفاداری نبھائی۔ اب بھی اگر کپڑے دھلوانا چاہتے ہیں تو آپکا حکم سر آنکھوں پر"

کیوں، کیا اور کیسے تک ہر معاملہ ابراہیم نے صاف کر دیا جبکہ حاتب نے اسکو پکڑ کر سائیڈ کیا۔

"اتنے فرمابردار مت بنا کرو۔ انکار نہیں کر سکتے تھے کے میں نہیں دھو سکتا کپڑے۔ ڈنکے کی چوٹ پر میری دی سزا جھٹلا سکتے ہو تم، اور پوری دنیا میں یہ

اختیار صرف میرے اس وفادار کو ہے۔۔۔اب چینج کر کے گھر نکلو اور کل سہانہ کے ساتھ جانے کی تیاری کرو۔"

حاتب نے اسکی گال تھپکی اور ابراہیم کو مسرور کرتا ہوا وہ واپس ویئر ہاوس کے اندر چلا گیا، ابراہیم نے اپنی ساتھ ہی چیئر پر پڑی شرٹ اٹھا کر پہنی اور مسکراتا ہوا کالر جھاڑے غرور کے سنگ وہاں سے نکلا، اف جب مالک اہمیت دے تو غلام کی عید ہو جاتی ہے اور حاتب نے تو اسے ہمیشہ اپنا بھائی سمجھا تھا، ہاں وہ کہنے سے ڈرتا تھا کے اسے انس ہے، اپنے ہر رشتے سے، کیونکہ اس نے زندگی میں اپنی محبت کا اظہار صرف آلائم سے کیا اور مقدر نے اسکا بھائی اس سے چھین کر ایک وحشی میں بدل کر واپس تھما دیا تھا۔

ہاں وہ پتھر لگتا تھا پر باخدا اسکا دل عام انسان سے زیادہ دکھتا بھی تھا اور تڑپتا بھی تھا۔

.._____..

لیلی کو چار دیواری میں دم گھٹتا محسوس ہو رہا تھا، وہ جب سے جاگی تھی اپنے آپ کو زندہ قبر میں محسوس کر رہی تھی، وہ کوئی عام جگہ نہ تھی، وہ ایک بہت آسائشی بیڈ روم تھا، لیلی نے ہر دروازے اور کھڑکی کی اپنے تئیں جانچ کر لی تھی پر جب کہیں سے بھی راہ فرار نہ ملا تو آنکھیں سیل رواں سے اٹ گئیں، دل سینے میں سوکھے پتے سے سرسرایا۔

"م۔۔میں کہاں ہوں۔۔۔موہنی۔۔۔وہ کہاں گئی۔م۔میں پارس سر کو کیا جواب دوں گی؟ وہ موہنی کو میری حفاظت میں سونپ کر گئے تھے۔"

ہچکیوں کے ساتھ ہی وہ دروازے کے پاس روتی ڈھے گئی پر اس نے اپنے تمام آنسوؤں کو تب حلق میں گھوٹا جب دروازہ کھلنے کی آہٹ سنائی دی۔

وہ آنکھیں رگڑتی لڑکھڑاتی اٹھی تو پائسیز، ہاتھ میں وائن کی بوتل اور دو گلاس تھامے منہ میں گلاب کی ٹہنی دباتا ایک ہی دھمک سے دروازہ بند کر گیا۔

"میری باربی ڈال جاگ گئی، اچھا کیا۔ ویسے بھی اگر تم نہ جاگتی تب بھی میں وہ سب کر لیتا جسکی خواہش تین سال بعد تمہیں دیکھ کر میرے اندر آگ کی طرح بھڑکی ہے۔ کم ہئیر۔۔۔ ایک ڈرنک کے ساتھ سٹارٹ کرتے ہیں۔ اگر تو تم نے مجھے خوش کیا، تمہیں اپنی جلد وائف بناوں گا۔ یہ پائسیز کا وعدہ ہے"

وہ جو اس وقت صرف موہنی کے بارے سوچ رہی تھی اس آدمی کی طلب اور ہوس پر لیلی کے جسم کارواں رواں لرزا، اس سے پہلے وہ بھاگتی، میز پر گلاس اور وائن بوتل سیٹ کرتے پائسیز نے لپک کر بری طرح لیلی کو پکڑ کر میٹرس پر دھکیلا اور اس سے پہلے وہ چیخ کر مزاحمت کرتی، اسے اسکی ٹانگ سے کھینچ کر اپنے قریب سرکاتے اپنے پورے بھیانک وزن سمیت لیلی پر حاوی ہوا، اوپر سے اسکی چیخ جیسے اسکے منہ میں دبائی، لیلی کا پورا وجود پھڑ پھڑا گیا، اسکی آنکھ سے اک آنسو بہنے کی دیر تھی کے پائسیز کی آنکھیں نہ صرف لہو رنگ ہوئیں بلکہ وہ سر پر ہوتے تیز قسم کے ہتھوڑے کے وار پر

لیلی پر ڈھے گیا، لیلی چونکہ اسکے وزن تلے دبی تھی تبھی دیکھ نہ سکی اسکے پیچھے کون ہے، پارس نے وہ بھاری ہتھوڑا نیچے فرش پر پھینکا تو فرش پر دراڑ پڑی جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس نے لیلی پر موجود پائسیز کو پکڑ کر میٹرس پر مارا، پائسیز کا پیچھے سے سر واضح دو ٹکروں میں بٹ چکا تھا اور اسے آخری سانس لینے کی مہلت ہی نہ ملی۔

لیلی نے جب پارس کو دیکھا تو اسکے منہ سے خدا کے شکر کا کلمہ نکلا۔

"پ۔۔پارس سر"

وہ سسک اٹھی، پارس نے اسکو دونوں بازووں سے پکڑ کر کھڑا ہونے میں مدد دی، وہ بری طرح رو پڑی۔

"رو مت لیلی۔ موہنی کو ڈھونڈ لوں گا۔ تم یہاں سے نکل کر سیدھی اپنے گھر جاو۔ سکون کرو۔ یہ سب بس اک برا خواب سمجھنا"

پارس ناں نہیں سنتا تھا اور تبھی لیلی نے بھی کوئی اعتراض نہ کیا اور فوراوہاں سے بھاگ نکلی، جبکہ پارس نے پائسیز کی اس حالت میں اپنے فون میں پکچر لی اور باہر نکل کر اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا، وہ لوگ پہلے ہی پائسیز کے تمام لوگوں کو موت کی گھاٹ اتار چکے تھے۔ پارس کا اشارہ ملنے کی دیر تھی کے ان لوگوں نے اسکے پورے ولا میں جگہ جگہ پٹرول چھڑکنا شروع کر دیا۔

جب تک پارس اسکے بنگلے سے نکلا، آگ لگ چکی تھی۔

جبکہ ایک بار پھر انکرپٹ میسج جیکب مارک کو موصول ہوا جو موہنی سے ملنے کے لیے خاص تیاری کرتا عرق گلاب سے بھرے باتھ ٹب میں لیٹے وائن انجوائے کر رہا تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

انکرپٹ میسج ملتے ہی جیکب مارک کے سرور کو موت آئی، ایک بار پھر پائسیز کی مسخ شدہ لاش کے ساتھ ایک اٹیلئین پیغام درج تھا۔

""Un suggerimento è sufficiente per il saggio. Accetta un altro dono come punizione per aver preso la minaccia precedente come una minaccia. Se tu o qualcuno dei tuoi uomini toccate la bocca, la resa dei conti sarà più dura di quanto pensi, Jacob. In questo modo avrai Dimostrami che ho perso la tua fiducia, quindi non sono più il tuo parassita. Pensa prima di toccarti la bocca, il parassita si vendicherà entro dieci minuti."

(" سمجھدار کے لیے اشارہ کافی ہوتا ہے۔ پچھلی دھمکی کو دھمکی سمجھنے کی سزا میں ایک اور گفٹ قبول کریں۔ اگر آپ نے یا آپکے کسی آدمی نے موہنی کو چھوا بھی، اسکا حساب آپکی سوچ سے سخت ہو گا جیکب۔ یہ کر کے آپ نے ثابت کیا کے میں آپکا اعتماد کھو چکا ہوں۔ اس لیے اب میں آپکا پیرا سائیٹ

نہیں ہوں۔ موہنی کو چھونے سے پہلے سوچ لیجئے گا کے پیر اسائیٹ دس منٹ کے اندر انتقام لے لیتا ہے۔")

پیغام پڑھتے ہی خوف وغصے کی ملی جلی کیفیت کے سنگ جیکب کی تیوریاں چڑھ گئیں، وہ باتھ ٹب سے صرف ایک باکسر پہن کر باہر نکلتا بپھرا ریچھ لگ رہا تھا، غضبناک، خوفناک، بھیانک۔

"اسے لگتا ہے پائسیز کو مار کر وہ موہنی کو بچا لے گا۔ بھول ہے تمہاری پیر اسائیٹ۔ میرا کتا مجھی پر بھونکے گا اب۔ دیکھتا ہوں تم کیسے میرا بال بھی بیکا کرتے ہو۔ تم موہنی کی زندگی کے لیے مجھ سے بھیک مانگو گے تبھی معاف کروں گا تمہاری گستاخیاں۔ تمہیں میری بیٹی کو قبول کرنا ہو گا ورنہ تمہیں جس نے آباد کیاناں سوئیٹ ہارٹ، وہی (اپنے برہنہ سینے پر ہاتھ رکھے) برباد بھی کر سکتا ہے"

وہ کرخت لہجہ اور کرخت چہرہ اسکے بعد منظر سے اوجھل ہوا تھا کیونکہ موہنی خطرے میں آنے والی تھی۔

..._____..

روشانے کی آنکھ لگی تو اسے اٹھانے کے لیے سبکو منع کر دیا گیا، فلائیٹ کی تھکن اتارے وہ جب اٹھی تو Calabria میں شام کے پانچ بج چکے تھے، انگڑائی لے کر اٹھ بیٹھتے اس نے اپنا اسکارف اتارا اور ہاتھ منہ دھونے کی نیت سے کمرے سے جڑے ڈریسنگ روم داخل ہوئی، وہ دگنا چمکدار کمرہ تھا جہاں چند یونیفارمز کے ساتھ روشانے کے لیے کچھ کیجول شرٹس، پینٹس، ہڈیز، بوٹس اور اسکارف ہینگ تھے، وہ ششدر نگاہوں سے اپنے یونیفارم پر لگے بیج کو دیکھتے اسکے پاس آئی۔

"یاقوت"

وہ اس نام کو پڑھ کر حیران سا مسکرائی، وہ ایک بلیک پینٹ، شرٹ کے ساتھ بلیک ہی جیکٹ یونیفارم تھا جس کے ساتھ کچھ کلاسی بلاک ہیلز اور بوٹس کا آپشن تھا۔

فون رنگ پر وہ چونک کر پلٹی تو سامنے ایک بار پھر سبیل اندر جھانک رہی تھی، اسکے ہاتھ میں ایک سمارٹ واچ تھی۔

"باہر آئیں۔ آپکو ٹیم گیجٹ دینا تھا۔ اور اپنا یونیفارم پہن کر باہر آئیں تا کہ آپکے لیے جو ضیافت کا اہتمام کیا گیا آپ اس سے لطف اندوز ہو سکیں"

وہ باہر آئی تو سبیل نے ایک سمارٹ واچ اسکی کلائی میں فکسڈ کی، جس پر ان کو تمام الرٹس اور تمام پیغامات موصول ہونے تھے، اس میں دو قسم کے آلارم بھی تھے، پارس کے پیچھے جو یہاں کے لوگ ہمہ وقت رہتے تھے جیسے ہی انکو پارس عیسی مغلانی کے گرد خطرہ محسوس ہوتا تھا وہ بلو آلارم دیتے تھے، اور جب خطرہ ان کی طاقت سے بڑا ہو تو سرخ، جسکے بعد مزید مدد بھیجی

جاتی اور وہ کہیں بھی کسی ملک میں بھی پارس ہوتا تو وہاں کی برانچ کو ایکٹیو کیا جاتا تھا۔

"کیا میرا نام یاقوت ہو گا اب؟"

سبیل نے پیشہ وارنہ مسکراہٹ ارسال کی۔

"جی بالکل۔ یہ ہمارے کوڈ نیمز ہوتے ہیں جو اصل نام سے مختلف ہوتے ہیں، اس سے ہم لوگ دشمنوں کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہیں۔ آپ آجائیں۔ آپکو تمام بریفنگ دے دی جائے گی"

اسی سابقہ خوشگواری کے سنگ سبیل اپنا فرض نبھاتی کمرے سے باہر چلی گئی جبکہ روشانے واپس پلٹی اور جا کر پہلے تو چینج کیا، شرٹ تھوڑی لوز تھی بس لیکن پینٹ اسے بہت اچھے سے فٹ تھی، شاید وہ سبیل اور رہبر کی طرح ابھی اتنی فزیکلی سٹرونگ نہیں تھی، جیکٹ پہنے اسکو زپ لگاتے روشانے نے اپنے تمام بال اکھٹے کیے اور اس پر اک ربڑ کیپ چڑھا دی، جس سے

اسکے بال مکمل طور پر چھپ گئے، جبکہ سر پر اس نے پھر شیڈڈ کیپ پہنی، بوٹس چڑھائے وہ خود کو آئینے میں دیکھتی اترائی، وہ کافی کول لگ رہی تھی۔

"کیا لگ رہی ہو تم روشانے۔۔۔۔"

خود کو خود ہی نظر لگائے وہ کمرے سے سر اٹھائے فخر و اعتماد سے نکلی تو سبیل اور رہبر دونوں ہی اسے دیکھتیں ستائشی مسکرائیں، اور پھر کھانے کے رنگا رنگ لوازمات سے سجی ٹیبل کے آر پار تمام آفیسرز اسی طرح یونیفارمز میں ملبوس تھے، روشانے کو بھی کرسی دی گئی، وہ سب بیٹھ گئے تو کھانا سرو ہونے لگا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"آج سے آپکا نیا نام یاقوت ہو گا، اسی نام سے آپکو ایف پی ڈیپارٹمنٹ کے خفیہ لنکس میں جانا جائے گا تاکہ کوئی آپکی ڈیٹیل تک ہیکنگ کے تھرو بھی نہ پہنچ سکے۔ باہر کے ڈاکومنٹس میں آپ کا تعلق کینڈا سے شو ہو گا، آپ ایک

priest کی بیٹی ظاہر ہوں گی، مذہب آپکا عیسائیت ڈئکلئیر ہو گا۔ آپ ایف پی ڈیپارٹمنٹ کے اندر فارس سلطان کی بیٹی یعنی روشانے ہی کہلائیں گی"

وہ سب سنے سر ہلاتی گئی پر پھر سبکی طرف دیکھا تو ہر کوئی اسے ہی احترام بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"مجھے اپنا نیا نام بہت پسند آیا"

ماحول روشانے کی مسکراہٹ نے سنجیدگی سے نکالا۔

"آپ کا یہ نام آپکے بابا چن کر گئے ہیں۔ ہم سب کے دلوں میں آپ کے آنے سے پہلے ہی یاقوت بس چکی ہے۔ کھانا شروع کریں۔ اپنی پسند کے بارے کک کو بتا دیجئے گا تاکہ وہ آپکے لیے آپکی پسند کا ایک دو میل لازمی بنا دے"

فریدون کی التفات بھری نظریں یوں بھری ٹیبل پر بھی روشانے کو عجیب الجھن دلا رہی تھیں اور وہ بے قرار تھی کب سبکو بتائے کے وہ پارس عیسی مغلانی کی ملکیت ہے۔

"پارس سر جذبات سے عاری انسان ہیں، تو آپ کو پہلے ہی انکی طرف سے سرد مہری کے لیے تیار رہنا ہو گا۔ یہ سب تو انکی نیچر سے واقف ہیں۔ لیکن مجھے ضروری لگا آپکو بتانا۔ وہ فی میلز سے کوسوں دور رہتے ہیں"

فریدون نے زرا ہچکچا کر یہ موضوع چھیڑا تو روشانے کو اپنے ہنڈسم پر جی بھر کر پیار آیا اور شرارت بھی سوجھی۔

"اوہ۔۔ تو آپ میں سے کسی نے ان سے کبھی اس الرجی کی وجہ نہیں پوچھی؟"

روشانے نے یہ سوال سب سے کیا، سب ہی تھوڑے بوکھلائے کیونکہ بھلا پارس عیسی مغلانی سے ایسے سوال کرنے کی کس میں جرت تھی، نجف نے

دبی دبی مسکراہٹ کے سنگ اتراتی ہوئی پارس کی جان کو دیکھا جو شرارت پر آمادہ تھی۔

"ہاں تاکہ وہ ایک جھانپڑ مار کر ہماری گردن ڈھیلی کر دیں۔۔۔نا بابا ناں۔۔ آپ نے ابھی انکی مسلز اور وینز سے بھری بازو نہیں دیکھیں روشانے میم، دیکھ کر ہی سکتہ ہو جاتا ہے، ہاتھ پڑ جائے تو بندہ نیم پاگل ہو جائے، اور مکا۔۔اس پر تو ڈائرکٹ اوپر کا ٹکٹ کٹتا ہے"

یہ ہادی تھا، یہیں کا جونیئر انسپکٹر، ہادی کی خوفزدہ تاثرات اور نایاب تجربات پر سب ہی متفق تھے سوائے جل پری کے۔

"اف۔یہ سب میرے پارس کو ڈائنوسار سمجھ رہے یا Godzilla اگر انکو پتا چلے وہ اپنی جل پری کے ساتھ کتنے پیارے ہیں تو ان سب نے شرطیہ کومے میں چلے جانا ہے"

وہ سوچ کر ہی گل و گلزار ہوئی، دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔

"چلیں اس بار میں کروں گی یہ ہمت۔۔۔۔پھر وہ آپ سبکو الرجی کی وجہ نہ صرف بتائیں گے بلکہ شاید دیکھا بھی دیں۔ کھانا بہت مزے کا ہے مسٹر فریدون۔ پھر بھی روز ڈنر میں تھوڑا فشی تڑکہ لگے تو مزہ دوبالا ہو جائے گا"

روشانے کو بس اتنی سی اہمیت نے ڈھیڑ اعتماد دیا کے وہ اس وقت یہ آخری تاکید کرتی سچ میں یہاں کی رانی ہی لگی، فریدون اول جملوں پر ٹھٹکا پر اسے روشانے کی ایکسائٹمنٹ اور نا سمجھی سمجھ کر اگنور کر گیا۔

۔۔_____۔۔

موہنی کو جب سے ہوش آیا وہ بری طرح چیخ رہی تھی، ایک گارڈ نے اسکو چپ کروانے کو اسکے منہ پر کھینچ کر تھپڑ بھی مار دیا، اسکی نازک گال پر نشان چھپ گیا پر موہنی کی ہچکیاں بدستور بڑھتی گئیں، اور پھر گاڑی کے ہارن پر وہ لوگ باہر دوڑے، موہنی کے رو رو کر گال لال اور آنکھیں سوجھ گئی تھیں۔

وہ کھڑکی کی طرف دیکھتی ہچکی بھرنے لگی۔

"ب۔۔بابا۔۔۔مجھے اپنے پاس لے جائیں۔پارس کہیں نہیں ہیں۔ل۔۔لیلی آپو بھی کھو گئیں۔میں بہت بری بیٹی ہوں ناں پر نہیں رہنا چاہتی اس گندی دنیا میں۔مجھے پارس بھی نہیں چاہیں۔بابا مجھے لے جائیں۔آکر لے جائیں ناں"

موہنی کی ہچکیاں دروازے کی آہٹ پر تھمیں، کیونکہ وہاں سے جیکب مارک اندر گھسا، جسے دیکھتے ہی موہنی سہم کر میٹرس کے کنارے جا دھنسی۔

پارس پہنچ تو آیا تھا پر ارجنٹ روانگی کے سبب اسکے پاس اس وقت ایک فائٹر ٹیم کی کمی تھی۔

وہ اور اسکے دو لوگ جیکب مارک کے فارم ہاوس کے باہر تھے۔

"آگیا تمہارا پہلا ٹاسک وائلڈ فلاور"

پارس نے اپنی سمارٹ واچ سے ایک الرٹ جاری کیا۔

ایف پی میں سب ہی ایک خوشگوار ماحول میں کھانا تناول کر رہے تھے کے یکدم ہی ہر طرف سے نیلے سائرن بجنے لگے۔۔

"اٹس ارجنٹ یاقوت (روشانے)۔۔۔پارس ازان ڈینجر۔۔۔

الرٹ آل ٹیم۔۔۔۔۔۔"

یکدم ہی ہیڈ آفس میں آواز گونجی، سب آفیسرز اپنا اپنا کھانا چھوڑے اٹھ کر باہر کمپوٹر ائزروم کی طرف لپکے، خود روشانے نے اپنی گن لوڈ کرتے ہولڈر میں لگائی اور باہر دوڑی۔

"لوکیشن یہاں سے تیس منٹ کی ہے، میں خود جاوں گا"

فریدون نے فوری بریف کیا پر روشانے مجمعہ چیرتی آگے آئی۔

"بالکل نہیں۔ میں جاوں گی اور میرے ساتھ مجھے صرف چھ فائٹرز ٹیم ممبرز چاہیں جن میں دو شارپ شوٹر اور ایک ہیوی بائیک رائڈر ہو۔ کسی انسپکٹر کو آج انٹری کی اجازت نہیں"

روشانے کے کہے کو وہ چونکہ حکم کا درجہ مل چکا تھا تبھی اس سے ریکوسٹ کی جاسکتی تھی پر اسے ٹالا نہیں جاسکتا تھا۔

"روشانے فارس، ابھی آپکے لیے سیو نہیں۔ آج مجھے جانے دیں"

فریدون نے اسے آگے آکر سمجھنا چاہا جب وہ ہاتھ اٹھا کر اسے روک گئی۔

"میں جاوں گی مدد کو۔۔ کوئی میرے پیچھے نہ آئے۔ اکھاڑ کر رکھ دوں گی پارس کو چھونے والے کو۔ ہری آپ ٹیم۔۔ موو فاسٹ"

ZubiWeb.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ جونیئرز کو بریف کرتی خود بھی باہر لپکی جبکہ چھ ٹیم ممبرز نے جلدی سے اپنی گنز اور گاڑی ہیوی بائکس کی چابیاں پکڑیں اور روشانے کے پیچھے ہی اسکی کمانڈ میں نکلے جبکہ فریدون سمیت لیڈ سٹاف ابھی بھی روشانے کے ایکشن موو پر ورطہ حیرت میں ڈوبا تھا۔

"تم میں سے کوئی پیچھے جائے انکے"

فریدون نے آرڈر کیا پر نجف نے آگے آکر فریضہ خود پر لیا اور اجازت ملتے ہی پیچھے نکل گیا۔

فریدون کی تو جان نکلی لگ رہی تھی۔

پارس کو روشانے کے آنے کی اطلاع دیے وہ اسکے بعد رہبر کے ساتھ ڈنر ڈیٹ کے پلین بنا رہا تھا۔ چالاکو کہیں کا۔

.._____..

SAMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovels.com

"وہ میں پوچھنے آئی تھی تم واقعی کل میرے ساتھ آرہے ہو؟"

سٹڈی کے ڈور کا ہنڈل گما کر سر اندر کرے وہ مدھم بولی، کچھ بینک کے معاملات ڈیل کرتا ابراہیم اس آواز کے تعاقب میں سرعت سے گردن موڑ کر دیکھنے لگا، پھر آنکھوں کی گولائی زچ کرنے کے انداز میں سمٹی۔

"کیوں تمہیں کیا لگتا ہے میں اکیلا تمہیں ہینڈل نہیں کر سکتا"

جان بوجھ کر الٹا جواب پوری ڈھیٹائی سے دیا گیا۔

"ہاں۔ کیونکہ میں بگھڑی ہوئی بلا ہوں۔"

اسے اپنے اوپر بلا کا یقین تھا، ابراہیم نے بیٹھے بیٹھے چیئر گمائی۔

"تو میں بگھڑا ہوا مونسٹر۔ ہاتھ تمہارے زخمی ہیں۔ کیمپنگ پر جا کر کام کیسے کرو گی؟"

یہ فکر تو ابراہیم کو کپڑے دھونے کے بیچ بھول ہی گئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"کام تم کرو گے۔ تاکہ تمہیں سزا ملے کے ہر جگہ سہانہ کے ساتھ چل پڑنے والی نہیں ہے۔ ابھی بھی موقع ہے بابا کو منع کر دو۔"

وہ یہاں اسکے عزم توڑنے والی خوش فہمی لائی تھی، درحقیت ابراہیم آفندی کی رہی سہی امیدیں توڑ کر اپنے آپ کو ہر کسی سے دور جانے کی ہمت دینا تھا۔

"کام کرنے سے آج تک کوئی نہیں مرا۔ میں بھی سرائیو کر جاوں گا۔ اب جاو آخری سکون کی نرم بستر پر نیند لے لو۔ کل سے تو تمہیں ویسے بھی کھردری زمین، گھاس پھوس اور پتھروں پر سونا ہے"

وہ بولا ہی ایسا جھاڑتے ہوئے تھا کے سہانہ کا منہ بن گیا۔

"اور تمہیں یہ بھی نصیب نہیں ہو گا۔ ایک ٹانگ پر ساری رات نچواوں گی پھر دیکھنا اگلی ہی صبح دوارتے واپس آو گے۔ سارا عاشقی کا بخار نکال دوں گی۔ تم مجھے اپنی محبت سے رہائی نہیں دے رہے ابراہیم تو نہ سہی، یہ کیمپنگ

تمہارے دل کو میرے شر سے ضرور پاک کرے گی۔ یہ ایک منحوس لڑکی کا چیلنج ہے تمہیں"

وہ آپے سے باہر ہوئی، اک پل کو ابراہیم کو لگا وہ کسی ذہنی مریضہ سے بات کر رہا ہے۔

"سہانہ۔ دوبارہ ایسا نہیں کہنا"

اسے نرم سرزنش میں لپیٹ کر وارننگ دیتے وہ اپنے غصے پر بندھ باندھتا محسوس ہوا۔

"تمہیں ایک دن اپنی مجھ جیسی چوائز پر پچھتاوا ہو گا۔ تم کہو گے میں کس کچرا کنڈی پر جذبات پھینک آیا"

سہانہ کی بکھرتی اور بلند ہوتی آواز پر ابراہیم کی نگاہوں کا زاویہ درد و رحم طلبی سے لبریز ہوا۔

"ہاتھ اٹھ جائے گا میرا۔۔۔"

وہ سینے پر ڈھلتی چلی جاتی سل کے نادیدہ دباو کے باوجود اٹھتے غرایا تو وہ آگے سے جگر پاش مسکرائی۔

"صبح تک ارادہ بدل گیا تو بتا دینا۔ میں تمہیں اپنے ساتھ اس پائمالی کے سفر پر نہیں دیکھنا چاہتی ابراہیم آفندی۔ ہم دونوں نے ہی کچھ ایسی محبت کی جسکا انت تباہی ہے۔ گڈ نائیٹ"

وہ صاف صاف اسے دھمکانے آئی تھی، ان قدموں کو روکنے آئی تھی وہ واپسی کا ہر نشان خود ہی منہدم کر بیٹھے تھے، وہ واپس کرسی پر ڈھیلا ہو کر بیٹھا، اور اسکے روشن چہرے پر شکست خوردہ تاثرات اک ملال اتار لائے۔

تھکی تھکی سرخ پڑتی آنکھوں کو ہاتھوں سے دبایا، سہانہ کے زہر میں بجھے لفظ اسکے دل پر گویا نقش ہو گئے ہوں اور اب پل پل رسنے والے تھے۔

.._____..

"کیا۔۔۔وہ اکیلی آرہی ہے۔۔۔۔ آہ روشانے۔۔اب اسکی مدد کو اپنی سپیشل فورس بلانی پڑے گی۔میری جنگلی پھول۔۔جنگلی بلی بننے کی کوشش کر رہی ہے۔۔"

نجف کی اطلاع پر پارس نے اپنے دو لوگوں کو انٹری کا، اشارہ دیا اور خود فون نکال کر ایگل نام کے کسی کانٹکٹ کو ملایا۔

دوسری طرف سیاہ چشمہ چڑھا کر اچھے خاصے مسلز اور گندمی رنگت رکھنے والا وہ آدمی بنا نام دیکھے ہی کال کرنے والی کی بیقراری سے جان گیا وہاں کون ہے، وہ اس وقت ایک کلب میں مست ہو کر ڈانس کر رہا تھا۔

وہ ایگل کو مانڈی، پارس کی سب سے بڑی طاقت تھا۔

اس نے پارس کے لیے اپنی آنکھیں قربان کر دی تھیں۔وہ بھلے دیکھ نہیں سکتا تھا۔پر وہ دشمن کے چہرے سے آنکھیں بہت اچھی اکھاڑ تا تھا۔۔اسکی سونگنے کی حسن کتوں سے تیز تھی، بن دیکھے بتا دیتا تھا سامنے مومن کھڑا

ہے یا کافر، فرعون کھڑا ہے یار ہنما۔۔۔وہ پارس عیسی مغلانی کے زخم بھرنے والا پہلا شخص تھا۔وہ اسکا سر پھرا سائکیٹرسٹ بھی تھا۔

"تمہاری بھابھی کی حفاظت کا معاملہ ہے،عقاب کی سپیڈ مار کر اسکی مدد کو پہنچو"

پارس کے حکم کی تعمیل کو وہ ہاتھ اٹھا کر کلب میں چلتے میوزک اور ڈانس کو روک گیا پھر اس نے مائیکل جیکسن کے کچھ سٹیپ مار کر پارٹی کا رخ بدلا اور خود ڈانس کرتا ہوا باہر نکلا،اپنی گاڑی کو سونگھ کر سوار ہوا اور ایسے اڑتے بھاگا جیسے مشن ملتے ہی عقابی صلاحیتیں اسکے نابینا پن پر غالب آگئی ہوں۔

موہنی کے پورے جسم کو ہاتھوں سے چھوتا جیکب اسکی سسکیوں،اسکی چیخوں سے لطف لے رہا تھا تبھی اندھا دھند فائرنگ پر وہ ڈر کر اٹھا،خود روشانے بھی فرنٹ ڈور پر تھی پر اپنے چھ کے چھ لوگوں کو اندر جانے کی کمانڈ دیے اچانک پارس کا ہلکا سا عکس دیکھے رکی لیکن وہ دوسری جانب جا چکا

تھا،روشانے نے اپنا دھیان یکجا کیا اور پیچھے سے اچانک آتے جیکب کے آدمی سے بمشکل بچتی ہاتھ کے بجائے ٹانگ گما کر اپنے بوٹ سے اس آدمی کا جبڑا ہلا گئی، گن اس زمین بوس ہوئے آدمی ہر تانی پر پھر ہمت کیے اسکے پیٹ میں گولی مار دی، ابھی اسکے لیے کسی کو مارنا مشکل تھا۔

پارس نے پائیپ لائن کے تھروا وپر چڑھتے ہی موہنی کی دبی ہوئی چینخیں سنیں، روشانے اپنے لوگوں کے ساتھ اندر بڑھتی ایک دم جکڑی گئی کے پیچھے سے مزید لوگوں کے ساتھ ایک سیاہ چشمے والے آدمی کی انٹری پر روشانے نے اس پر بھی دشمن سمجھ کر بندوق تانی۔

"اول بات، دیکھ نہیں سکتا۔ دوسری بات۔ دوستوں پر گن نہیں اٹھاتے بھابھی۔ ارے میں۔۔ پارس کا پارا جگرو۔ ہٹیں آپ مجھے بھی زرا ایک دو گردنیں مڑوڑنے دیں۔ بڑی خارش ہے میرے ہاتھوں میں"

روشانے نے ہنوز گن تانی اور تب یقین آیا جب اس نے نابینا ہو کر بھی سونگھ سونگھ کر جیکب کے آدمیوں کی ہڈیاں اور گردنیں مڑوریں، انکی آنکھیں پٹاکے کی طرح اپنی انگلی کے لوہے جیسے پترے سے پھاڑ دیں، روشانے کا دل اتنا بر اہوا کے بچاری کو منہ پھیرنا پڑا۔

وہ لوگ یہاں صفایہ کرتے آگے بڑھے وہیں کھڑکی کا گلاس اپنے بوٹ سے توڑتا پارس اندر گھسا تو دو بوٹ تو جیکب کے دو عدد لوگوں کو زمین بوس کر گئے، باقی سبکو ایک ایک فائر کی ڈوز دیے آگے آیا پر جیکب جلدی سے نیم جان ہوتی موہنی کو گردن سے دبوچ کر اپنی ڈھال بنا گیا۔

موہنی کی پوری شرٹ جیکب نے نا صرف پھاڑ دی بلکہ پارس نے جب موہنی کے کاندھے اور گردن پر سرخ نشان دیکھے تو اسے تکلیف کے سنگ نظریں چرانی پڑیں۔

"تم مجھ سے معافی مانگنے کے بجائے الٹا مجھ سے لڑنے آ گئے پارس۔ جانتے ہو اسکی سزا"

جیکب نے اپنی گن موہنی کی گردن میں دھنسائی پر وہ اب رونا سسکنا ختم کرے بے جان ہو گئی تھی۔

اس سے پہلے پارس جواب دیتا، لوہے کا سیڑھیوں کے آغاز میں لگا گول ہینڈل زور سے جیکب کے منہ پر لگا، روشانے نے اس نابینا کے اتنے کریکٹ نشانے پر اسکا کندھا تھپکایا اور آگے آتی پارس کو آنکھ ونگ کرے ہوا کی تیزی سے جیکب کے ہاتھ سے گرتی گن اٹھا کر اسے سر پر مارتی بروقت موہنی کو اس سے اچک گئی جبکہ منہ پر لگتے اس ہنڈل سے ابھی جیکب سنبھلا ہی کے پارس نے اسکی گردن دباتے اسے کارنر کرسی پر دھکیلا جبکہ روشانے نے ہچکیاں بھر کر بے ہوش ہوتی موہنی کو خود سے لگایا۔

پارس ابھی سنبھلا ہی کے ایگل نے آگے آتے کرسی کے ہینڈل کا سہارا لیا اور اپنے رنگ نما لوہے کے ہینگر کو جیکب کی دائیں آنکھ میں گاڑا، اک لمحہ تو جیکب کی دلخراش دھاڑ سے پورا ولا کانپا تھا۔

ابھی بھی ایگل کا غصہ کم نہ ہوا۔

"بس ایگل۔۔۔ایک آنکھ کافی ہے۔دوسری رہنے دو۔آخر کو اسی سے یہ اپنی بربادی دیکھے گا"

بمشکل ایگل کو پرے کیا ورنہ آج وہ جیکب کو آندھا کر ہی ڈالتا، پارس اسے ضرور مارتا پر اس خبیث کو مار کر وہ انڈرولڈ کو Ndrangheta کی کمزوری نہیں تھمانا چاہتا تھا، دنیا کی نظر میں جیکب اور پارس ایک مضبوط ٹیم تھے۔

"اس نے ایک بچی پر گندی نظر ڈالی ہے باس، مجھے مت روکو۔اس کی گندی بدبو سے ویسے ہی پتا چل رہا ہے کے یہ کتنا غلیظ انسان ہے۔یہ تم سے جلتا ہے

پارس۔خود سے جلنے والوں کو خاکستر کر دیا کرو،اس سے پہلے یہ تمہیں جلا دیں"

روشانے نے موہنی کو میٹرس پر لٹا کر اس کو اپنی جیکٹ پہنا تو دی تھی پر وہ ہوش میں نہیں آ رہی تھی،ایمبولینس کا ویٹ تھا کیونکہ باہر جتنی بھی گاڑیاں تھیں وہ فائرنگ کے بیچ اور جیکب کے لوگوں کی بارودی کاروائی سے پھٹ چکی تھیں یا پھٹنے کے دہانے تھیں۔

"ایگل۔۔۔ریلکس۔لے کر جاو اس گندگی کو اور اسے ٹریٹمنٹ بھی دے دینا۔"

اول جملہ پارس نے غصے سے سلگتے ایگل کو کہہ کر پر سکون کیا اور ساتھ ہی اپنے لوگوں کو جیکب مارک کو لے جانے کا کہا،وہ اپنی آنکھ پر ہاتھ رکھے گہرے گہرے سانس بھرے چیخ و پکار کر رہا تھا۔

"پارس۔م۔۔اسکی کنڈیشن اچھی نہیں لگ رہی۔اسکا سانس بہت مدھم ہے۔"

پارس نے پلٹ کر روشانے کی طرف دیکھا جو موہنی کے بارے یہ اطلاع دے کر ایگل اور پارس دونوں کا دل چیڑ گئی۔

"سر ایمبولینس آگئی ہے۔۔۔"

عقب سے آواز پر وہ لوگ سٹریچر لیتے اندر داخل ہوئے اور موہنی کو خود روشانے نے احتیاط کے سنگ لٹایا،چونکہ ایمبولینس میں کسی ریلٹیو کو جانے کی اجازت نہیں تھی تبھی ایگل نے اپنی گاڑی منگوائی تھی جسے آنے کچھ منٹ لگتے۔

"تم نے بتایا بھابھی کو کے موہنی کون ہے؟"

ایگل نے اندازے سے پارس کے کان کی طرف جھکے کہا پر غلطی سے وہ یہ روشانے کے کان میں کہہ بیٹھا، پارس نے اسے گردن سے دبوچ کر پیچھے کیا، الٹا روشانے نے مشکوک انداز میں پارس کو دیکھا۔

"تم اب نکلو ایگل۔۔۔ تمہاری یہاں ضرورت نہیں رہی"

پارس نے اس کنفوز فورس کو چلتا کرنے میں ہی عافیت جانی جبکہ دروازے کی طرف دھکیلے جانے کے باوجود ایگل کی زبان کو چین نہ آیا۔

"تم لوگوں نے جو کرنا کر لو یار، مجھے کونسا دیکھائی دے گا"

ایگل کے غصہ دلانے پر پارس اس سے پہلے اسکی گردن دروازے میں دیتا، وہ موصوف شرافت دیکھا کر نکلے، ادھر ایگل کو کمرے سے دفعان کیا وہیں روشانے نے جھپٹ کر پارس کی شرٹ گریبان سے دبوچی کے وہ اسکی طرف زرا سا جھٹکے پر جھک گیا۔

"کیا کہہ رہا تھا ایگل؟ کون ہے یہ موہنی؟ اور آپ کیسے آئے اٹلی۔۔۔؟"

وہ اس وقت پیر اسائیٹ سے حساب مانگ رہی تھی، اف روشانے کی یہ قاتلانہ نظریں پارس کو ہر فکر بھلا گئیں، یہاں تک کے موہنی کی بھی۔

"یہ بچوں کو بتانے والی بات نہیں کے میں کیسے آیا۔ بڑی ہو جاو پہلے۔۔ باقی موہنی میرا بچہ ہے"

پارس نے اسکے دونوں ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں لے کر پیچھے جکڑے، روشانے کی پلکیں دفعتا جلن اور تکلیف سے بھیگیں۔

"۔ آپ نے شادی کی۔۔۔۔ مجھ سے پہلے۔ اتنی بڑی بیٹی پارس۔۔۔۔ جھوٹے"

اسکا ذہن اس بات پر بھلا کیسے یقین کرتا کے پارس کی اس جتنی لمبی چوڑی بیٹی ہو سکتی ہے۔

"بیٹی نہیں کہا۔ بچہ کہا ہے۔ دوست کی بیٹی ہے۔ میری بیٹی تو وہ ہو گی جو تم دو گی مجھے۔ بالکل اپنے جیسی"

لمحہ لگا تھا روشانے کی تکلیف کو قرار میں بدلنے میں۔

"ایک کس سے بیٹی نہیں ملے گی۔۔۔ہنہ ہاتھ چھوڑیں پارس"

روٹھے لہجے میں اپنے شریف زادے کو ہوش دلائی۔

"اوھو۔۔مجھے تو لگا ایسے ہی ملے گی۔۔۔اگر لمبا پراسیس ہے تو رہنے دیتے ہیں"

پارس نے اسکے ہاتھ آزاد کیے ہی کے روشانے نے دونوں ہاتھ اسکے بالوں میں پھنسائے، اور ارادے تو اسکے پارس کے بال اکھاڑنے کے لگے تبھی تو وہ گھبرایا سا ہنسا۔

"تمہیں جنگلی پھول بننے بھیجا تھا، یہ جنگلی بلی والے کام بند کر دو شرافت سے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubiawelszone.com

پارس نے اسکی کلائیوں کو پکڑتے اسکے ہاتھوں کو بالوں سے بہت کوشش کے نکالنا چاہا پر بے سود، وہ انگلیوں کو جکڑے ہوئے تھی۔

"شرافت ساری آپ کو ہی مبارک ہو۔"

لڑنے کا بھی دل نہ کیا تو وہ ہتھیار ڈالے ہاتھ آزاد کرتی میٹرس پر جا بیٹھی۔

"لڑو مجھ سے، اپنا حق مانگو"

وہ اسے روٹھا دیکھے چڑا گیا پر پارس کو یہ شرارت مہنگی پڑنے والی تھی۔

"اپنے حق کے لیے تو کبھی نہیں لڑوں گی۔ بھکاری نہیں ہوں۔۔۔۔ جا رہی ہوں ہو سپٹل۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

روشانے نے اٹھ کر پارس کو سینے پر ہاتھ رکھ کر پرے دھکیلا، اور آنکھیں پھیرتی دروازے کی طرف بڑھی۔

"کیا کہا تم نے؟"

پارس نے اسکی بازو پکڑے اپنی طرف گمایا،وہ نیلی آنکھیں عتاب سے بھری تھیں۔

"وہی جو آپ نے سنا۔لائف میں دو ہی چیزوں کی کمی تھی۔تھرل اور رومینس۔ایک کمی ابھی بھی ہے اور مجھے نہیں لگتا یہ جائے گی۔ٹھیک نام رکھا ہے میں نے آپکا،ڈھکن۔۔۔"

وہ اپنی بازو جھٹکتے غصے میں جو سمجھ آیا بڑبڑا بیٹھی،پارس کو ہنسی تو آئی پر ابھی نہ گھوٹتا تو یہ لڑکی سر پھاڑ دیتی۔

"تم اپنے کہے پر پچھتانے والی ہو"

بھاری آواز میں کہتے ہی پارس نے اسکی گردن کے گرد ہاتھ لپیٹے جس انداز میں اسکا چہرہ اپنے سامنے کیا،روشانے کی رنگت سپید پڑی۔

"ی۔۔یہ کیا کرنے لگے ہیں؟"

روشانے کا لہجہ ٹوٹا۔

"رومینس کی کمی پوری کرنے لگا ہوں۔ کیا انویٹیشن لوں؟"

انتہائی جل بھن کر انفارمیشن دی اور ایسے وہ کس بھی کرتا تو روشانے کو یہی لگتا فائیر مارا ہے۔

"آپ نان رومنٹک بھی بہت پیارے ہیں پارس۔ پلیز"

وہ اسکے انچ تک آنے پر اسکا ڈر دیکھتے رکا، مسکراہٹ پارس کے ہونٹوں پر بکھری۔

"مجھ سے دور رہ نہیں سکتی، مجھے پاس آنے نہیں دیتی۔ اس بیماری کا نام جانتی ہو جل پری؟"

زچ کر کے چسکے لینے میں اگر کوئی ایوارڈ یافتہ تھا تو روشانے کے نزدیک پارس عیسی مغلانی تھا۔

"جانتی ہوں۔پر ستم کے اسکا نام (محبت) بھی نہیں بتا سکتی۔کتنا بے بس، مجبور اور لاچار ہو جاتی ہوں میں آپکے آگے"

روشانے کے لہجے میں ڈرامائی آنسوؤں کی گھلتی آمیزیش پر وہ سنجیدہ ہونے کی ایکٹنگ کرے تفاخر سے گردن اٹھا گیا۔

"مجھے نہیں لگتا"

وہ اسکے قریب واپس جھکتے اسکی نوز ٹپ سے اپنی ناک رگڑے خود بھی مسکرایا، اور اس ڈرامے باز کی بھی مسکراہٹ منظر عام پر لائی۔

"پلیز"

وہ عجیب انداز میں دیکھتے روہانسی جبکہ پارس جانتا تھا وہ اس لمحے اس سے اظہار کا سکھ چاہتی تھی۔

"آئی لو ویو"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubiwebszone.com

پارس نے اسکے ماتھے پر جھکتے محبت سے کہہ کر روشانے کو اک لمحہ برف کے قلعے میں محبوس کر دیا، وہ اس کے حواسوں کے تھمے ہونے سے واقف تھا تبھی اسکے اطراف اپنے بازووں کو لپیٹ کر اپنے اور قریب کر گیا۔

"آئی ل۔۔۔"

وہ کسی سن کیفیت میں ہی مبتلا بولنے لگی جب وہ اسے ہونٹوں کا اک اور سکھ دیے چپ کروا گیا۔

"تم نہیں کہہ سکتی۔ پلیز روشانے۔ جس دن تمہیں لگا تم میری جان لینا چاہتی ہو، مجھے مارنا چاہتی ہو۔ تب کہہ دینا یہ۔۔۔۔۔ یا کبھی میں تم سے ناراض ہو گیا تو یہی واحد حل ہو گا مجھے منانے کے لیے۔ تو اسکو ابھی مت کہنا۔ ابھی ضرورت نہیں۔ ابھی ان کالی کالی آنکھوں سے چھلکتے اظہار بڑی مشکل سے سہتا ہوں۔ ان گورے گورے گالوں پر اتری حدت اور سرخی تکنا بڑا جان

جو کھم کا کام ہے۔۔ابھی مجھے ان آنکھوں اور گالوں سے الجھار ہنے دو۔۔ سمجھ گئی"

وہ اسے سن رہی تھی، سانسیں اتنی بھاری ہو گئیں تھیں کے وہ اسے دیکھ بھی نہ پائی، لیکن پارس کی بات مکمل ہونے پر اس نے اپنی پلکیں اٹھائیں، وہ یہیں تھکی جب نظر پارس کے سینے تک گئی، یہ والی نظر اٹھانا روشانے کو زندگی بھر کا مشکل کام لگتا۔

دھیرے سے سر اٹھا کر پارس کے چہرے کو دیکھا، دونوں کی نیلی کالی آنکھیں ملیں تو دل میں مٹھی سی چبھن جگی۔

"سمجھ گئی۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ پر اعتماد ہوئی، کیونکہ وہ اسکا اپنا پارس تھا۔

"یہ جو دل ہے ناں جل پری، وجود کے سکون سے اپنا سکون علیحدہ ہی رکھتا ہے۔ مکس نہیں ہونے دیتا۔ جیسے میرے لیے تمہیں اس طرح

دیکھنا، چھونے سے ہمیشہ بھاری رہے گا۔ کیونکہ میری ان آنکھوں کی پوری ہوئی مراد ہو تم، تمہارا تقدس دل میں اتنا ہے کہ وہ وجود کو بھی لپیٹ لیتا ہے۔ اور میں تمہیں دیکھتے ہوئے ہمیشہ تمہیں چھونا بھول جاتا ہوں۔ تم مجھے یاد دلا دو گی تو یہ بہت سجے گا تم پر"

وہ خود یہ سب کہہ کر روشانے کو جکڑ رہا تھا جبکہ وہ لاکھ خواہش کے کچھ کر نہیں سکتی تھی۔

"دوسرے لفظوں میں آپ مجھے بے باک کہہ رہے ہیں ناں"

وہ فورا بگھڑی۔

"کہہ بھی دوں تو سچ ہے اور اس سچ کو اپنے محرم کے حصار میں اپنے چار سو اوڑھے اچھی لگتی ہو۔"

وہ اسکے ماتھے کو چومتا اپنے گلے لگاتا ہوا ساری ناراضگی ہٹا گیا۔

Zubiawelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"آپ مجھے ناراض بھی نہیں رہنے دیتے پارس۔"

وہ بازو اسکے اطراف لپیٹے رو پڑی۔

"کیونکہ میں نے بہت مدت تک تمہیں اپنے پاس مس کیا ہے، اب بھی روٹھنے دوں تو تف ہے میری تڑپ پر۔ پھر سن لو روشانے۔ میرے دل میں تم اپنے نام، اپنے وقار سمیت دھڑکتی ہو۔ جس دن تمہارے نام کی دھڑک تھمی، یہ دل بھی ختم ہو جائے گا۔"

شاید وہ روشانے کے اندر اظہار نہ کر پانے کی بے بسی کا کرب مٹانا چاہتا تھا تبھی تو اتنا سب کہہ بیٹھا۔

"کبھی فرصت لے کر ملیں، بتاوں گی کے آپ کہاں کہاں دھڑکتے ہیں"

ایسے جواب وہ جانے کہاں سے لاتی تھی، شاید وہیں سے جہاں سے اچھے موسم آتے ہیں۔

"دل اور دماغ میں ہی دھڑکنا چاہیں ہوں۔ کہیں جگر تک تو نہیں پہنچ گیا میں"

وہ اسکی گال کھینچتے مزاق کرتے ہنسا۔

"میرے جگر دیاراجیہ۔۔!

(میرے جگر کے راجہ)"

روشانے کے منہ سے یہ گیت سنے وہ پنجابی نہ سمجھنے کے باوجود حیرت زدہ مسکرایا۔

"۔۔سو ہنڑا شہر میں تیرے لئی وساواں۔۔

(پیارا شہر میں تمہارے لیے بساوں)"

وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرے محبت سے اٹی مسکراتی نگاہوں سے بچارے پارس کو شاک پر شاک دے گئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"لے کے پریاں دے دیسوں پھل گلاباں، تیریاں راہواں میں آپ سجاواں۔۔

(لے کہ پریوں کے دیس سے پھول گلاب، تمہاری راہیں میں خود سجاوں)"

وہ مطلب بھلے نہ سمجھا ہو پر جب روشانے نے زرا پیروں کو اونچا کرتے اپنے ملائم ہونٹوں کو پارس کی گال پر رکھا تب وہ ضرور سمجھ گیا اس لڑکی نے کسی خلائی لینگویج میں اظہار کر کے جان لے لی ہے۔

"یہ اظہار محبت تو نہیں تھا روشانے؟"

اتنے پیارے لمس پر بھی وہ مدہوش نہ ہوا بس فکر تھی تو اظہار ہو جانے کی۔

"نہیں تو۔ اسکا مطلب آپ خود تلاش کریں۔ میں آپکو یہ چاروں لائنز واٹس ایپ کر دوں گی۔ اب چلتے ہیں موہنی کو ہماری ضرورت ہو گی"

Zohinovels.zone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس کو الجھن میں ہی ڈالے وہ اسکا ہاتھ پکڑے روم سے کھینچ کر لے گئی اور اب اس مطلب کو ڈھونڈنے کے بعد کیا ہوتا، وہ کہنا ٹھیک نہیں، وہ دیکھنا مناسب رہے گا۔

..._____..

"کل بھی اپنی ٹیچر کے ساتھ آو گے ایونٹ پر؟"

رات کافی لیٹ مستی ہلا گلا کرنے کے بعد آہل کو دلہے نے ہی گھر واپس ڈارپ کیا، اور اپنے شوخ متجسس سوال سے آہل کو پلٹنے پر مجبور بھی کیا۔

"اسے لگتا ہے وہ میری ٹیچر ہے۔ مجھے تو لگتا ہے میری لائف کا ٹرننگ پوائنٹ ہے"

ایسی جوابی کاروائی سامنے والے کو رشک میں مبتلا کر گئی، اسکا دوست کار ڈور سے جھولتا آہل کے چہرے کے رنگوں کو کرید رہا تھا۔

"کراچی کی لڑکیاں بہت خطرناک ہوتی ہیں، ایک بار پھر سوچ لو"

وہ رضا نامی لڑکا اسے ڈرا رہا تھا پر جانتا نہیں تھا آہل شے کیا ہے۔

"کیوں تمہیں ویڈنگ نائیٹ پر بھابھی نے اینا کانڈا کفٹ کر دیا جو اتنے ڈرے ہو"

بچارے رضا کی زبان ہی تالو سے چپک گئی۔

"اڑالو مزاق میرا بچہ۔ جب پالا پڑے گا پھر پتا لگے گا تمہیں کے میں کس نوعیت کے خطرے کی بات کر رہا ہوں۔ چلو سی یو۔ کل ملتے ہیں"

فضا میں گھلی گرد کو گہرے سانس لیتے اندر اتارتا وہ رضا کو بائے کہے گھر میں عائشہ آنٹی کے ڈور کھولنے پر داخل ہوا تو بڑی تمام لائٹس آف تھیں۔

"تازہ دم ہو جاو میں کھانا گرم کرتی ہوں"

عائشہ نے اسکی طرف مسکراہٹ ارسال کی اور تاکید کرے کچن کی طرف بڑھیں تبھی اپنے کمرے کی طرف بڑھتے آہل کی نظر ٹی وی لاونج کے صوفے پر ہی دوپٹے کو خود پر تانے سوئی شیز اپر جا رکیں۔

وہ خود کو روک نہ پاتے اسکے پاس ہی جا کر صوفے سے لگے گلاس ٹیبل پر بیٹھا، عائشہ کچن میں کھانا گرم کر رہی تھیں، تبھی آہل نے مسکرا کر اپنی جینز کی جیب سے کچھ نکالا، وہ ایک پھیری والے سے یونہی خریدی بالیاں تھیں جو اسکے دوستوں کے خریداری کے دوران اسے پسند آگئیں۔

آہل نے ان بالیوں کو شیز اکے سرہانے کی طرف کشن تلے احتیاط سے رکھ دیا، پھر کچن کی طرف اک محتاط نگاہ ڈالتے اپنے ہاتھ کو دھیرے سے حرکت دے کر اس نے شیز اکی گھنی بھنویں چھوئیں، نہایت احتیاط کے ساتھ کے

اسے احساس نہ ہو پر جب اپنے ہاتھ میں لرزش محسوس کی تو ڈر کر ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔

اسکی اس حرکت کا اثر تھا یا پر اسرار میٹھی نگاہوں کی حدت کے وہ آنکھیں جیسے ہی کھولے اسے دیکھنے لگی وہ اٹھ کر کچن کی طرف بڑھا، وہ گہری نیند میں نہ تھی تبھی اسے لاشعور میں تھا جیسے آہل نے اسکے سر تلے موجود کشن کو چھیڑا ہے، اسی سوچ کے پیش نظر شیز انے جلدی سے اپنے سر تلے رکھے کشن کے نیچے ہاتھ سرکا کر ٹٹولا تو اسکے ہاتھوں کی پوروں نے کسی چیز کو چھوا۔

آہل کچن میں عائشہ آنٹی کے ساتھ بیٹھ کر انکے ہاتھ کا پلاو کھاتے ساتھ اپنے دن کا احوال بتا کر مسکرا رہا تھا، عائشہ کی شفیق نگاہیں اس پر ایسے ہی جمی تھیں جیسے وہ اپنی ہی اولاد ہو۔

شیز انے جب ان بالیوں کو محسوس کیے ہاتھ میں لے کر سامنے کیا تو اک بھولی بھٹکی سی مسکراہٹ اسکے لبوں پر تبسم بکھیر گئی۔

"میرے لیے گفٹ لایا ہے، باجی کو بتاتی ہوں۔۔۔اور پوچھتی ہوں ان سے اسکا کیا مطلب ہے"

شیزا نے میز پر رکھا فون اٹھایا اور جلدی سے روشانے کو میسج ٹائپ کرنے لگی۔

"باجی۔ آہل نے مجھے بہت پیاری بالیاں گفٹ کی ہیں۔ لیکن میرے سوتے میں سرہانے کے نیچے رکھ دیں۔اسکا مطلب کیا ہوا؟"

وہ شدت سے بیقرار تھی کے کب روشانے جواب دے، وہ لوگ ہوسپٹل آ چکے تھے، ایگل اور پارس ساتھ تھے تبھی روشانے نے میسج پڑھتے ہی زرا سائیڈ آتے سمائیل کے سنگ ریپلائے لکھنا شروع کیا۔

"دیکھا۔ کہا تھا ناں بہت کیوٹ ہے وہ۔ یہ تو سچ میں منجھے عاشقوں والی حرکت کی اس نے۔ تم ایسا کرو شو کچھ مت کرنا، بس جب وہ واپس یہاں آ رہا ہو گا تو پہن لینا۔ بنا کچھ کہے۔ تمہارا جواب مل جائے گا اسے"

روشانے کا بھلے ابھی ذہن بھٹکا تھا پر جو سمجھ آیا وہ شیز اکو کہہ دیا۔

"ڈر لگ رہا ہے باجی"

شیز اکا میسج پڑھے روشانے فکر مند ہوئی۔

"ڈرنے کی کوئی بات نہیں میری میٹھی جان، پیار کرنا جرم نہیں بس اس کے لیے غلط راستوں کا انتخاب گناہ ہے۔ اسے آنے دو واپس انطالیہ۔ میں بات کروں گی اس سے۔ اگر تو وہ واقعی تمہارے لیے سنجیدہ ہوا تو ہم پرپوزل لائیں گے تمہارا۔ اب ریلکس ہو کر سو جاو"

وہ کافی پر سکون ہو گئی کیونکہ آہل کا معاملہ شیز ابالاج کے لیے الگ ہی پر اسرار ہوتا جا رہا تھا۔

فون اک طرف رکھے شیز انے ان بالیوں کو مٹھی میں دبا لیا اور بے فکر ہو کر آنکھیں موند گئی۔

.._____..

"تھینک گارڈ۔وہ لوگ مان گئے۔ورنہ چمڑی ادھیڑ دیتے۔اب روشانے تو یقیناپارس کے پاس چلی گئی ہے۔جب تک واپس نہیں آتی بڑے بھیا کو ڈھونڈنا بیکار ہے۔خیر کل تو گلوما میں نئی پراڈکٹ لاونچنگ کی تیاری سٹارٹ ہو گی۔بہت بزی ہو جاوں گا۔کچھ دن بعد دیکھتے ہیں یہ معاملات"

اس وقت حاتب اپنے روم میں تھا اور ابراہیم سامنے کاوچ پر براجمان بظاہر تو فائل کھول کر بیٹھا تھا پر اسکی سوچیں سہانہ کے گرد لپٹی تھیں۔

"میں کب سے بک بک کر رہا ہوں۔کدھر غائب ہو۔ابھی سے خیالوں میں کیمپنگ ہو رہی ہے کیا ابراہیم آفندی؟"

ابراہیم کی توجہ نہ محسوس کرے حاتب نے تیوریاں چڑھا کر ڈپٹا،ابراہیم کا خیالوں میں کھونا اچھا سائن نہ تھا۔

"سر۔کچھ کہنا تھا آپ سے"

ابراہیم نے فائلز سمیٹیں اور اٹھ کر حاتب کے پاس ہی آکر میٹرس پر بیٹھا، حاتب کو سخت نیند آرہی تھی پر یوں ابراہیم کو الجھا دیکھ کر سائیڈ ہو گئی۔

"یہ مت کہنا سہانہ کو معاف کر دوں۔ کیمپنگ سے ہو کر آو پھر سوچوں گا"

حاتب نے منہ پھیر کر بات ہی نمٹا دی۔

"وہ دماغی طور پر بیمار لگ رہی ہے۔ جیسے خود اذیتی دل کمزور کرتی ہے، ویسے دماغ بھی دیمک بن کر کھا جاتی ہے۔ اسے کچھ ہوا تو میں برداشت نہیں کر سکتا۔ میں اسکے معاملے میں بہت ب۔۔۔ بزدل ہوں"

ابراہیم آفندی جیسے انسان کو اس محبت نے رلا دیا تو پھر انطالئہ کا امیر کیا چیز تھی، آج پہلی بار حاتب کو اپنے انجام سے خوف آیا۔

"کیا چاہتے ہو؟"

حاتب کی آواز بھاری پڑی۔

"یہی کے اسے معاف کر دیں اور معافی دلا دیں۔اسکی غلطی بہت بڑی سہی پر اسکا دل بہت چھوٹا ہے۔میں نے آپ سے کبھی کچھ نہیں مانگا، محبت ہونے کے باوجود سہانہ بھی نہیں۔ لیکن میں آپ سے اسکا ذہنی سکون مانگتا ہوں۔اس کے لیے آپ میری جان گروی رکھ لیں"

ابراہیم کی حالت اس وقت ایسی تھی کے حاتب کا حلق دباو میں تھا، وہ کچھ نہ بولا بس اپنی سنہری آنکھیں پھیر لیں۔

"دل تمہارا آگے ہی کمزور ہے۔ محبت لاحاصل ہے۔جان بھی گروی رکھ دو گے تو کیا بچے گا تمہارے پاس ابراہیم آفندی؟"

حاتب مغدام کی آواز اس اٹھائیس سالا زندگی میں بہت کم کانپی تھی، آج بھی وہ لمحہ تھا

"سہانہ کا سکون۔۔۔وہ تو بہر حال میری ملکیت رہے گا۔میں جانتا ہوں آپکے لیے یہ بہت مشکل ہے۔آپ نے ایک بے بنیاد من گھڑت الزام پر فارس سلطان کو ناحق تکلیف دی، پھر اپنی جان تک اس کی تلافی میں داو پر لگا دی۔میں سب جانتا ہوں آپکے دل کی حالت لیکن اسکے باوجود سہانہ کے لیے آپکے اسی زخمی دل میں واپس تھوڑی سی مہربانی مانگ رہا ہوں۔کیونکہ مجھے لگتا ہے آپ مجھے انکار نہیں کریں گے۔وہ مر جائے گی یونہی جلتے جلتے"

ابراہیم کے آنسو بہت انمول تھے کے حاتب انھیں دیکھ نہیں سکتا تھا تبھی چہرہ ہٹائے رکھا،بس اک سرسری نگاہ ڈالی۔

"تمہیں صرف لگتا ہی نہیں،میں واقعی تمہیں انکار نہیں کر سکتا ابراہیم۔لیکن کچھ دن دو مجھے۔مدتوں دل کو پتھر بنانے میں گزر گئے،اب یہ ہر کسی کے لیے تو اتنی جلدی پگھلنے سے رہا۔"

وہ اذیت سے مسکرا کر ابراہیم کو دیکھنے لگا جسکی آنکھوں میں آنسوؤں کی جگہ اک امید اور چمک نے لی۔

"تھینکیو سو مچ سر، آپکا دل اب کبھی دکھ سے دوچار نہ ہو۔ہمیشہ دعا کروں گا۔سوتا ہوں۔اب شاید نیند آجائے۔"

وہ اٹھا تو ہر بوجھ کو حاتب سے بانٹ کر ہلکا ہو گیا، حاتب نے اٹھ کر اسکو روکا۔

"اسکے بدلے کچھ کرنا ہو گا تمہیں۔اگر کبھی بھی عمائمہ مجھ سے فارس سلطان کی موت کو لے کر بدگمان ہو گئی یا دور ہو گئی۔تم اسے میرے سارے سچ بتاو گے جو میرے سائے کو بھی معلوم نہیں لیکن تم واقف ہو۔اسے مجھ سے دور نہیں ہونے دو گے۔۔۔ڈیل منظور ہے؟"

وہ یہ تجارت کرتے بھی ابراہیم کو دل و جان سے پیارا تھا تبھی تو جان نثاری سے مسکرایا۔

"اتنی محبت کرنے لگے ہیں اس چھوٹی سی لڑکی سے؟"

ابراہیم کے سوال میں انس تھا، مٹھی بھر حیرت بھی تھی۔

"محبت نہیں ہے وہ میری۔۔۔۔میری ذات کا گم ہوا دوسرا حصہ ہے۔اسکے ساتھ ہوتا ہوں تو میرا آدھا دل، آدھا جسم اور آدھا دماغ پورا ہو جاتا ہے، میں پورا ہو جاتا ہوں۔ تم بتاو ڈیل منظور ہے۔اسکے بدلے میں تمہاری سہانہ کو معاف کرنے کی پوری کوشش کروں گا"

وہ خود کو ڈسکس کرنا زیادہ پسند نہ کرتا تھا تبھی تو فورا مدعے پر آیا۔

"دل و جان سے منظور ہے۔میرے جیتے جی عمائمہ آپ سے دور نہیں ہو گی"

یہ سن کر حاتب کے انگ انگ تک سرور اتر گیا۔

"اب جا سکتے ہو سستے عاشق۔سو جاو۔

بوگیمبو خوش ہوا۔۔۔۔"

حاتب کی چمک لوٹی اور وہ جیسے خوش ہوا، ابراہیم نے اسکی خوشی کا آنکھوں سے ہی صدقہ اتارا اور مسکراتا ہوا کمرے سے نکل گیا جبکہ حاتب نے واپس بیٹھتے ہی سر میٹرس پر گراتے اپنی خوشی کو خوبصورت چہرے پر بکھرنے کی کھلی اجازت دی۔

پھر ہاتھ اٹھا کر اپنی رنگ والا ہاتھ آنکھوں کے سامنے کیا، وہ اسکی خوبصورت انگلی میں شان سے عمائمہ کے نام سے لپٹی سج رہی تھی۔

بلکل ویسے جیسے اس چھوٹی سی لڑکی نے خود کی موجودگی سے ایک اندر سے مرے شخص کو جاوداں کر دیا تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

..._____...

"سنیں! یہ واقعی دیکھ نہیں سکتا؟"

موہنی کو انڈر آبزرویشن رکھا گیا تھا کیونکہ اسے آئے پینک اٹیک نے اسکے بلڈ سرکولیٹری سسٹم کو بری طرح متاثر کیا تھا، ایگل بھی ڈاکٹر کے پاس کھڑا موہنی کے بارے سوال جواب کر رہا تھا۔

روشانے کو ابھی بھی یقین نہیں آرہا تھا کے ایگل دیکھ نہیں سکتا، تبھی تو وہ پارس سے پوچھ بیٹھی۔

"ہاں۔اسکی دونوں آنکھوں کی بینائی ایک لیزر بمب بلاسٹ میں چلی گئی۔وہ حملہ میرے لیے تھا لیکن یہ ہر جگہ مجھ سے پہلے جا کر وہاں کی اپنے لوگوں کے ساتھ پہنچے جانچ کرتا تھا۔اب اسے نہ رنگ دیکھائی دیتے ہیں نہ چہرے، اسکا ڈاکٹر کہتا ہے اسے بس سائے نظر آتے ہیں۔اور تمہیں پتا ہے، جب سے اسکی آنکھیں گئیں، یہ اور بہت چیزوں میں ماہر ہو گیا۔جیسے اسکی سونگنے کی حس تیز ہو گئی، یہ چیزوں اور لوگوں کو بنا دیکھے پہچان لیتا ہے، یہ جسم کی باس اور لباس کی خوشبو نہیں بھولتا"

مسلسل یہ ساری خصوصیات سنتی روشانے، دیکھ بھی ایگل کو رہی تھی، جس نے اپنی آنکھوں سے ابھی بھی بلیک گلاسیز نہیں اتارے تھے۔

جبکہ پارس کے لب و لہجے میں فکر گھل گئی۔

"مجھے بہت خوشگوار سی حیرت ہو رہی ہے۔ اللہ جب ہم سے ایک چیز چھینتا ہے تو اس سے دگنی قیمتی عطا کرتا ہے۔ یہی حساب رشتوں میں بھی ہے پارس۔ مجھ سے بابا چھن گئے پر آپ ملے، اور آپکے ساتھ اتنا کچھ مل گیا۔ کیا ہم ایگل کے لیے کچھ کر نہیں سکتے۔ اسکے لیے ایک پارٹنر ڈھونڈتے ہیں۔ وہ ساری زندگی اس اندھیرے میں کیسے گزارے گا۔ تاریکی آنکھوں کی ہو یا دل کی، وقت سے پہلے مار دیتی ہے"

وہ اسکی جل پری بنی اس وقت پارس کی آنکھوں میں جگمگا رہی تھی، وہ جانتا ہے وہ مہربان صفت ہے پر اتنی کے اسے یہ معاملہ اتنا افسردہ کر دے گا، سوچا نہ تھا۔

"بھابھی آگئی ہے ناں اسکی۔اسکے لیے کوئی پارٹنر ڈھونڈ لے گی۔ویسے دو سال بڑا ہے مجھ سے۔اور تمہیں مزے کی بات بتاوں، آج تک اسے پیار ویار بھی نہیں ہوا۔"

پارس نے بازو اطراف گما کر جذباتی ہو کر آنکھیں نم کر لیتی روشانے کو اس ٹرانس سے نکالا، جان بوجھ کر مسکرایا۔

"مطلب ابھی تو میں بس رہبر اور سبیل سے ہی ملی ہوں۔وہ دو بھی اچھی ہیں ویسے"

پارس اسکی بات پر ہنسا۔

"جل پری وہ دونوں بکڈ ہیں، رہبر، نجف کی وائف ہے جبکہ سبیل۔۔۔۔۔ایف پی کے چیف فریدون کی منگیتر ہے"

یہ سچ میں اک شاکنگ نیوز تھی، وہ کھلکھلائی۔

SAMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovels.com

"مطلب وہ فریدون منگنی یافتہ ہیں۔ پھر تو ٹنشن کی بات ہی نہیں۔ لیکن وہ کچھ زیادہ آپ جناب کرتا ہوا میرے آگے جھکا جھکا جا رہا تھا جو کافی عجیب لگ رہا تھا۔ یہاں سے فری ہو کر آپ میرے ساتھ چلیں ناں پارس۔ مجھے سبکو بتانا ہے کہ میں آپکی وائف ہوں"

پارس اس پر بس مسکرا دیا۔

"فریدون کی طرف سے سبیل میں انٹرسٹ نہیں ہے، سبیل نے ہی اسے پرپوز کیا اور تمہارے بابا نے ہی ان دو کی انگیجمنٹ کروائی تھی اور چونکہ فارس سر کا حکم ان سبکی سر آنکھوں پر رہتا ہے تبھی وہ آج تک بندھا ہوا ہے۔ تبھی کہہ رہا ہوں احتیاط کرو"

پارس اسکے چہرے کو نہارتا آخری جملے پر دباو دیتے بولا۔

"تو پھر چلیں گے میرے ساتھ ایف پی ڈیپارٹمنٹ۔۔۔ پلیز۔ میں تھوڑا مزید وی آئی پی فیل کرنا چاہتی ہوں۔ سب مجھے لیڈی پارس کہیں گے۔ اور

آپکو پتا ہے وہ سب آپکی بازو سے اتنا ڈرتے ہیں تو آپ پورے کتنے دہشت زدہ ہوں گے انکے لیے سوچ ہے آپکی"

وہ ہنس کر وہ سب سوچتے بتا رہی تھی اور پارس کا دل اسکی کھنکتی ہنسی پر سینے میں پھڑ پھڑا سا گیا۔

اسکے بقول ہنسی خوبصورت صرف روشانے کے ہونٹوں پر لگتی تھی۔

"میں چلوں گا۔ لیکن ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا روشانے۔ ضروری نہیں دوست لگنے والا ہر انسان دوست ہو۔ جس طرح یہ سب فارس سلطان کے مرید ہیں ویسے تمہارے بابا کے میری وجہ سے گلی گلی میں دشمن بھی ہیں۔ وہ اٹلی کے پیراسائیٹ کے محافظ یعنی کوبرا کے نام سے انڈر ولڈ میں جانے جاتے تھے۔ جتنا خوف میرا ہے اس سے بڑھ کر میرے محافظ کا ہے۔ کسی کو علم نہیں کے وہ دنیا سے چلے گئے"

وہ اسکے ہاتھوں کو مضبوطی سے پکڑے رخ موڑتی بیٹھی تو وہ بولتے بولتے رکا۔

"ہو گا بھی نہیں کیونکہ میں جو آگئی ہوں۔اور میرے بعد بھی یقینا یہ فرض کسی اور کو مل جائے گا۔سو آپکے محافظ کی دہشت کبھی کم نہیں ہو گی۔جب میں ہوں آپکے ساتھ تو فکر کیسی مسٹر پارس عیسی مغلانی"

وہ بہت پر اعتماد اور بہادر سہی،وہ پارس کے لیے بہت قیمتی جہاں تھی جو اگر کھو گیا تو وہ جو شان سے جلتی آگ کے بیچ کھڑا تھا،ڈھے جاتا۔

"یہی تو فکر ہے تم میرے ساتھ ہو جل پری۔اوپر سے بیوی اور محافظ دونوں بن چکی ہو۔"

وہ کہیں اندر سے خوفزدہ لگا۔

"مطلب میں کمزوری ہوں آپکی؟"

اک آس ٹپکی تھی روشانے کے لہجے میں۔

"تم ایسی طاقت ہو جس سے ابھی تک محروم تھا، میرے اندر اترے ہر زہر کا اینٹی ٹوڈ ہو تم"

اسے اتراہٹ بخشتے وہ مسکرایا تو اسکی مسکراہٹ روشانے کے ہونٹوں تک بھی چلی گئی۔

"وہ فلیش ابھی بھی میرے پاس ہے۔۔۔۔"

روشانے نے کندھے اچکاتے جان لیوا اطلاع دی۔

"یہ فلیش کہاں سے آگئی؟"

وہ سخت بدمزہ ہوا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"ابھی آپکی کوئی تکلیف نہیں دیکھی۔ابھی اینٹی ٹوڈ مت کہیں۔جب سچ میں آپکے اندر کا زہر سمیٹوں گی پھر اس مرتبے کو قبول کروں گی۔اور اگر آپکو فلیش چاہیے تو مجھے اظہار محبت کی اجازت دینی ہو گی۔"

وہ ایک ہی طریقے سے بار بار جان لینے میں ماہر تھی،اسکی کالی کالی آنکھیں لمحہ لگا کر پارس کے پورے وجود کو شل کر دیتی تھیں،اسکی نیلی آنکھوں کا سحر تو بیچ میں دب جاتا تھا۔

"اوئے رومیو جولیٹ۔موہنی کو ہوش آگیا۔آجاو"

مزید بات کا موقع ایگل کی ہانک نے نہ دیا،روشانے اٹھ کر اندر لپکی تو پارس کو بھی اٹھ کر پیچھے جانا پڑا۔

"مجھے کیوں لگ رہا تم اداس ہو میرے بچے؟"

ایگل نے ساتھ ہی دروازے میں آرکتے پارس کے کان میں سرگوشی کی، روشانے اندر موہنی کے پاس بیٹھے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اسے مکمل بیدار کرنے کی کوشش میں تھی۔

"اداسی میری ڈکشنری کا ورڈ نہیں ایگل"

پارس نے جھٹلا دیا۔

"مجھے تو پوری ڈکشنری کا عنوان ہی اداسی لگ رہا ہے۔ اچھا یہ بتاو تم نے اسکے منہ سے اسکی محبت کا اعتراف سن لیا؟"

پارس نے گردن گما کر ایگل کو دیکھا، اسکے ہونٹوں پر ہمیشہ مسکراہٹ رہتی تھی۔

"اچھے سے جانتے ہو نہیں سن سکتا"

پارس نے گردن دبوچتے اسے باہر کو نکالا۔

Zohinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"اوپس۔۔۔سچ آبورنگ میرڈلائف بڈی۔اوکے اوکے میں اپنے دونوں ہاتھ،کان اور پیر تمہارے معاملے سے نکال رہاہوں بس گردن چھوڑ دو ہاتھی کے دادا ابو۔موہنی سے ملواو مجھے۔دیکھوں تو چیز کیا ہے یہ بچی جس نے میرے پارے پارس کی جان عذاب میں ڈالی تھی"

پارس دانت نکوستا اسے آزاد کرے اندر چلا گیا جبکہ ایگل بھی مسکرا کر سائے تکتا پیچھے ہو لیا۔

موہنی جو اس مہربان روشانے کو پہچاننے کی کوشش میں تھی،پارس کو دیکھ کر رو پڑی۔

"پ۔۔پارس۔۔مجھے ڈائورس دے دیں پلیز۔مجھے آپ نہیں چاہیں،ک۔۔کوئی بھی نہیں چاہیے۔مجھے لگتا ہے گاڈ مجھ سے اس پر ناراض ہو گئے۔دیکھیں مجھے اس آدمی نے ک۔۔کیسے ہرٹ کیا۔یہ سب بہت گندا ہے۔۔پارس پلیز مجھے آپ کا بابا والا پیار واپس دے دیں۔۔۔پلیز۔میں

کب۔۔ کبھی کچھ بھی گندا نہ دیکھوں گی نہ پڑھوں گی۔۔۔میں کسی میل کو خود کی طرف دیکھنے بھی نہیں دوں گی۔۔۔۔۔ آئی ہیٹ دیم۔۔۔۔پارس"

روشانے کے ہاتھ ڈھیلے پڑے،ڈائورس کا سن کر اس نے سرخ آنکھوں سے گردن گما کر پارس کو دیکھا جو موہنی کے پاس ہی بیٹھ چکا تھا، لمحوں میں سیاہ نین کٹوروں میں بے یقینی کا ساون اتر آیا۔خود ایگل بھی دیوار سے لگا اس بچی کی سسکیاں اور تکلیف محسوس کرے اداس تھا۔

"موہنی۔ہماری میرج کبھی ہوئی ہی نہیں میرا بچہ۔میں چاہ کر بھی یہ نہیں کر سکا۔مجھے پتا تھا تم جلد اس گندے حصار سے نکل آو گی۔میں وہی پارس ہوں، تمہارے بابا نائل جیسا۔رو نہیں یہ سارے نشان مٹ جائیں گے۔بس رونا اور گھبرانا نہیں میرا بچہ"

وہ روشانے کی آنکھوں میں یہ سب بتا کر نمی اتار گیا تبھی وہ چپ چاپ اٹھ کر کمرے سے نکل گئی، پارس نے بے اختیار اسے جاتا دیکھا جبکہ موہنی کے

لیے یہ سب اب کسی احسان سے کم نہ تھا،وہ ہچکیوں کی زد میں روتی پارس کے ساتھ لگی جیسے اسکے اس احسان کا بدلہ آنسوؤں سے ہی اتار دے گی۔

"پ۔۔پارس۔۔۔ تھینکیو سو مچ۔۔۔میں نے توبہ کرلی ہے۔ہر بری سوچ سے اور ہر برے کام سے۔ آپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہوں گے۔میں آپکو بالکل پریشان نہیں کروں گی۔آئی پرامسس۔۔آپ مجھے کہیں دور بھیج دیں جہاں میں آپکے لیے مصیبت نہ بنوں"

وہ اب بھی سخت رو رہی تھی،اسکی طبعیت اور سانس رونے سے مسلسل بگھڑ رہی تھی۔

"تم میرے لیے نائل کی جگہ ہو موہنی۔بھلا میں تم سے کیسے پریشان ہو سکتا ہوں۔بچے اس عمر میں بھٹک جاتے ہیں۔لیکن تم تو سنور گئی۔چلو اب رونا بند کرو۔۔۔ان سے ملو یہ ایگل ہے،ایسا سمجھنا جیسا پارس ویسا یہ۔تم ان سے باتیں کرو یہ بہت فنی ہیں۔"

ایگل نے اپنے تعارف کے بعد وہیں موہنی کے پاس بیٹھتے مسکراہٹ دی تو موہنی نے ڈر کر ایگل کو دیکھا، وہ بلاشبہ ایک خوبصورت مسکراہٹ رکھتا تھا۔

"ی۔یہ مجھے ہرٹ تو نہیں کریں گے پارس؟"

موہنی کے لیے اب شاید مرد ذات پر اعتبار کرنا مشکل ہو گیا تھا، اسکے دل میں ڈر بیٹھ گیا تھا۔

"ارے۔میں شکل سے عینک والا جن لگتا ہوں مانا پر اتنی پیاری پرنسیز کو ہرٹ کروں تو مر نہ جاوں۔تم مجھے اپنے جیسا موہنا سمجھ سکتی ہو۔۔۔موہنی موہنا"

ایگل کی پہلی ہی کوشش اس نڈھال موہنی کے ہونٹوں پر ہنسی لائی، اسے موہنا بہت پسند آیا تھا جبکہ پارس بھی پاس سے اٹھ گیا کیونکہ ایگل اسے باتوں میں لگا چکا تھا۔

Zubiniovelszone.com
SUMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SUMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس باہر آیا تو روشانے کہیں نہیں تھی، شک تو پارس نے واضح کر دیا تھا پر جانتا تھا وہ یہ سب چھپانے پر ہرٹ ہو گی۔

ہوسپٹل سے باہر آیا تو وہ لان میں لگے بینچ پر اکیلی بیٹھی تھی، رات کے ساتھ ٹھنڈ بھی بڑھ رہی تھی۔

"وہ پور* دیکھنے کا شکار ہو گئی تھی، آئیڈلائز کرنے لگی تھی سیکچول ری لیشنز کو۔ کب اس بیچ اس نے مجھے شامل کر لیا، سب اچانک ہوا۔ شی واز ٹوٹلی ہلپ لیس۔۔۔۔ میں نے اسے سنبھالنے کی خاطر۔۔۔۔۔۔"

وہ تب چپ ہوا جب روشانے نے اپنی آنکھ رگڑی اور اسکے پاس بیٹھتے ہی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تم مجھے سننے کی پابند ہو روشانے"

پارس نے آگے کھسک کر اسکی کلائی پکڑی اور کھینچ کر واپس بیٹھایا، زرا دیر میں روشانے کی کالی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔

"کوئی مرتا مرے، آپ کی جرت کیسے ہوئی اپنا آپ پیش کرنے کی، آپ میرے ہیں ناں۔۔۔اتنے سے بھی کسی کے نہیں ہیں۔اگر وہ اتنی جلدی ٹھیک نہ ہوتی اور عقل اسکو نہ آتی، اور آپ سے سچ میں پیار کرنے لگتی تو گلا گھونٹ دیتی اسکا۔۔۔کچھ ہوا آپ دو کے بیچ۔؟اسے اس میرج کے سچا ہونے کے لیے کچھ تو یقین دلایا ہو گا۔ٹیل می پارس۔۔؟"

وہ غصے سے دبا سا چلاتی اختتام تک پھر آواز کو ڈوبنے سے روک نہ سکی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے؟"

پارس نے یہ سوال کرے روشانے کے اندر حشر برپا کیا۔

"مجھے جو لگتا ہے وہ گیا بھاڑ میں۔ٹیل می۔آپ نے اسے کس کی؟"

وہ اس وقت چھوٹے بچوں کی طرح غرا اور مچل رہی تھی، اور پارس سمجھ نہ پایا اس سچویشن میں مسکرائے یا دو لگائے اس لڑکی کو۔

"تمہیں کیا لگتا ہے ہر کسی کو کس کرتا پھرتا ہوں؟"

وہ اب بھی اسے الٹے سوال کر کے جن زادی بننے پر مجبور کر رہا تھا۔

"اف۔۔۔مجھے جو لگتا ہے وہ بتا دیا تو دل پھٹ جائے گا آپکا۔۔۔بولیں پارس۔۔۔۔۔"

وہ اپنے ضدی موقف پر پہاڑ سی ڈٹی تھی۔

"تم سے پہلے کوئی فی میل میرے ہاتھ کو ٹچ بھی کرتی تھی تو کئی بار ہاتھ دھوتا تھا۔اتنی وضاحت کافی ہے مسیز پارس؟"

روشانے کی آنکھیں دفعتا بھیگیں،یہ وضاحت سچ میں بہت دلخراش تھی۔

"مجھے لگا یہاں کی ٹریڈیشن ہے کس تبھی۔۔۔آئی ایم سوری۔آپ مجھے ٹچ کرنے کے بعد ہاتھ نہیں دھوتے ناں پارس؟"

اب تو پارس کو سچ میں غضب چڑھا۔

"نہیں۔۔اب تو پورا شاور لیتا ہوں۔ کہیں زرا سا تمہارا اثر مجھ پر رہ گیا تو جان ہی نہ لے جائے"

وہ بھی تو اپنے نام کا ایک ہی دنیا میں ظہور پذیر ہوا تھا، اسکے چڑنے پر روشانے نے بازو اسکے اطراف لپیٹی اور سینے میں سمٹ گئی۔

"میرا اثر شاور لینے سے نہیں اترے گا، وہ آپکے دل پر حاوی ہے"

وہ مان گئی تو قرار پارس کو بھی آیا۔

"جب پتا ہے تو ایسے فضول سوال کو کرتے دل نہیں کانپا۔اور کیا لگ رہا تھا تمہیں بتاو، کیا دل پھاڑ سکتا تھا میرا۔۔۔اپنے نایاب خیالات بتاو ورنہ میں بات نہیں کروں گا"

وہ فورا اٹھ بیٹھی، بتاتی تب بھی خطرہ تھا اور نہ بتاتی تو وہ روٹھ جاتا اور اسے تو منانا بھی نہیں آتا تھا۔

"یہی کے آپ دونوں کے بیچ سب ہوا ہو گا۔۔۔۔اف سوچنا ہی کتنا اذیت ناک ہے۔پارس میں یہ برداشت نہیں کر سکتی کبھی،خواب میں بھی نہیں"

ایسی سوچ واقعی پارس کے دل میں درد جگا گئی۔

"تمہیں ایسا سوچنے کی ضرورت بھی نہیں،میں صرف تمہارا ہوں روشانے۔موہنی کو بچوں کی طرح پالا ہے میں نے،وہ تھیلیسیما کی بھی پیشنٹ ہے۔بہت مجبور ہو کر رہ گیا تھا اسکی ہوس اور پاگل پن کے آگے۔میں تو چاہتا ہوں وہ جیے،بڑی ہو اور اسے محبت ہو اور پتا چلے کے اصل راحت کسی کے جسم میں نہیں اسکی آنکھوں میں چھپی ہوتی ہے،خوشبو میں دفن ہوتی ہے،گلے لگانے میں قید ہوتی ہے۔۔جسم کا ملاپ تو جسمانی اور انسانی ضرورت ہے۔محبت کا تعلق تو دل سے ہے اور وہاں ضرورت بہت بعد میں کہیں آتی ہے پہلا مرتبہ اس راحت کا ہوتا ہے"

وہ پارس کے محبت نامی فلسفے پر آج بنا اعتراض ایمان لائی، اپنا سر اسکے سینے سے ٹکا دیا۔

"دعا ہے موہنی کا دل بھی اسکے قدموں کی طرح سنبھل کر رہے اب، اس انسان کے لیے جو اسکے مقدر میں لکھا ہے۔ باقی وہ اپنی بیماری سے جیتے ہمیشہ دعا کروں گی"

پارس نے اسکو دونوں بازوؤں میں جکڑتے آمین کہا۔

"تمہاری دعا قبول ہو گی یقین ہے۔ مجھ سے ناراض تو نہیں ہو جل پری؟"

وہ اسکی ٹھوڑی پکڑ کر چہرہ اوپر اٹھائے یقین چاہتا بہت پیارا لگا کے وہ کتنے ہی لمحے پارس کو ہی دیکھتی رہ گئی۔

"کبھی نہیں ہو سکتی پارس۔ اگر آپکو مجھ سے بھی کلوز ہونے میں پریشانی ہو تو آپ مجھ سے بھی دور رہ سکتے ہیں۔ میں ناراض نہیں ہوں گی"

وہ اتنی سنجیدہ تھی کے پارس کو تشویش گھیر گئی۔

"تم تو میرا اپنا حصہ ہو، تم سے نہ پریشانی ہے نہ الجھن نہ پردہ۔"

روشانے کی سنجیدگی وہ ماتھا چوم کر زائل کر گیا۔

"قائم رہیے گا اس بات پر"

وہ پراسرار مسکرائی۔

"ازل سے ابد تک ہوں، تم سے جڑے ہر معاملے پر"

پارس نے اسکی آنکھوں میں جھانک کر یہ جو اعتراف کر دیا یہ روشانے کو سب بھلا گیا، وہ رنجشیں دھو دیتا مسکراتا تھا، اسکی مسکراہٹ افق تک روشنی کی لکیر نمودار کرتی تھی۔

"میں اس ڈر اور جھجھک کی وجہ جان پاوں گی ناں؟"

دوستانہ لہجے میں وہ سوال کرے پارس کو ہی تک رہی تھی، جسکے بال ٹھنڈی ہوا سے بکھر کر صبیح پیشانی پر ڈھلک آئے تھے اور ستم کے وہ انھیں ہٹانے کے کسی موڈ میں بھی نہ تھا۔

"آفکورس۔ تم میرے بارے میں سب جاننے کا حق رکھتی ہو لیکن مجھ سے"

وہ ہنوز اسکی آنکھوں تک آتے بالوں پر بڑی طرح اریٹیٹ ہوئی، پارس نے اسکے ہاتھ کو دیکھا جو اٹھتا ہوا واپس ہو گیا، جیسے وہ اس میں بھی جبر و احتیاط برت رہی ہو، پارس نے اسکے ملائم ہاتھ کو چھوا، وہ اسکے لمس پر جھکی نظریں واپس پارس کی آنکھوں تک سرکا گئی۔

"تم میرے بالوں کو بگھاڑنے کے ساتھ سنوار سکتی ہو روشانے"

وہ اسکی اجازت پر واپس اسکے سینے لگی۔

"آپ خود سنوار لیں، میرا آپ پر دل بری طرح آیا ہوا ہے۔ مجھے خود کے سحر سے ابھی دور رہنے دیں"

وہیں سے چہرہ اٹھائے آنکھوں میں نیند کا خمار بھرے وہ پارس عیسی مغلانی کو اپنی جانب مائل کر رہی تھی۔

"تمہیں نیند آئی ہے۔ کہو تو ڈراپ کر دوں ایف پی؟ موہنی کے پاس میں اور ایگل ہیں"

وہ اسکی تھکی تھکی آنکھیں جو رونے سے نیند ادھار مانگ لائی تھیں انھیں دیکھتے قائل کرتا محسوس ہوا۔

"مجھے یہیں رہنا ہے۔ میں سبیل کو انفارم کر دوں گی کے کسی ریلٹیو کے ساتھ ہو سپٹل ہوں۔"

وہ پارس سے دور جانا نہیں چاہتی تھی اور صاف کہہ بھی نہ پائی۔

"ٹھیک ہے۔ صبح ساتھ ایف پی چلیں گے۔ یہاں ٹھنڈ ہو رہی ہے۔ تم نے جیکٹ بھی اتار دی تھی۔ آجاو اندر چلتے ہیں"

وہ سردی کے موسم سے بہت الرجک تھی تبھی ٹھنڈی ہوا لگنے کی دیر تھی کے اسکے گال اور ناک گلابی ہو گئے۔

"آپ نے مومنٹ مس کر دیا۔ ایسے میں اپنی جیکٹ اتار کر اپنی سپیشل ون کو پہناتے ہیں پارس"

وہ اتنی زیادہ پارس کے ساتھ اس میں گم تھی کے دیکھ ہی نہ سکی وہ ویسٹ اور سنگل شرٹ میں تھا، روشانے نے اسکے اٹھنے پر حیرت سے آنکھیں اٹھائیں جہاں وہ اپنی شرٹ اتارنے کے لیے دو بٹن کھول بھی چکا تھا، روشانے گھبرا کر اٹھی اور اسکے ہاتھ پرے کرتے دونوں بٹن واپس بند کیے۔

اس بیچ دونوں کی مسکراہٹ رات کا حسن گہنا گئی۔

"آپ کو انکار کرنا سیکھنا ہو گا پارس۔ میں نے تو کسی دن اصل میں آپکا سینے میں پڑا دل مانگ لینا ہے۔۔ پھر کیا کریں گے"

وہ اتنی اہمیت پر سرشار بھی تھی پر فکر میں گھل بھی گئی۔

"دے دوں گا۔دل تم سے اچھا ہے کیا؟"

وہ ہر سانس کے ساتھ اگر یونہی اپنی چاہت، محبت اور الفت نچھاور کرتا،وہ کیونکر نہ اسکے عشق میں پاگل ہو جاتی۔

"موہنی کے پاس چلتے ہیں"

وہ جلدی سے وہاں سے بھاگنے کے انداز میں چلی گئی اور پارس کچھ دیر رک کر اسے دیکھتا رہا پھر مسکراتا ہوا پیچھے ہی گیا۔

وہ دو اندر پہنچے تو ایگل نے موہنی کو ہنسا ہنسا کر آدھا ٹھیک کر دیا تھا تبھی تو پارس اور روشانے کے چہرے لمحہ بھر سفید ہو گئے۔

"مجھے میرا نیو فرینڈ بہت پسند آیا پارس۔میں موہنا کو پکا پکا لے لوں؟"

ایگل صاحب کا جادو موہنی پر ایسا چلا کے وہ لڑکی سچ میں اسے موہنا بنا چکی تھی،روشانے اور پارس مسکرا کر اندر روم میں آئے۔

"لے لو۔یہ بالکل پارس جیسے تمہاری کیئر کرے گا۔بس تم اپنے پر امس مت توڑنا۔"

پارس کے پاس بیٹھ کر اسے سمجھانے پر وہ سر کو اثبات میں ہلا گئی جبکہ اس نے جیسے ایگل کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا،وہ بہت پیارا احساس تھا،ایگل کے لیے کسی کی مسکراہٹ اور مسیحا بننا ویسے ہی پسندیدہ تھا، ممکن تھا موہنی کو نئی زندگی اسی مہربان کے لیے دی گئی ہو۔

"ویسے اگر تم چاہو اسے میرے ساتھ بھیج سکتے ہو،مام کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔انھیں تو ویسے ہی بچوں کا بہت ارمان رہتا ہے"

ایگل کی تجویز بہت اچھی تھی خاص کر موہنی اس پر چمک سی گئی جو روشانے اور پارس دونوں نے محسوس کیا۔

"انھیں تمہارے بچوں کا ارمان ہے ایگل۔۔ خیر پھر بھی اگر موہنی جانا چاہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ ویسے بھی یہ اکیلی جیکب کے زندہ رہنے تک سیو نہیں ہے۔ کیا کہتی ہو روشانے؟"

پارس نے جس انداز میں روشانے کو پکارا، موہنی نے پیار سے روشانے کو دیکھا۔

"آئی تھنک ایگل کا آئیڈیا بہترین ہے۔"

وہ بھی متفق تھی۔

"پارس یہ آپکی کون ہیں۔ شی لکس لائک یو؟ سو سٹرونگ۔۔۔ سو کیئرنگ"

پارس اور روشانے نے مسکرا کر پہلے ایک دوسرے کو دیکھا پھر موہنی کو، کیا وہ واقعی ایک جیسے تھے، یہ گدگداتا خیال خوبصورت تھا جبکہ ایگل کے لیے اسکے پارا سے جڑا ہر فرد قیمتی تھا۔

"شی ازمائی رئیل وائف۔۔۔روشانے"

وہ فخر سے یہ تعارف دیتے اترا رہا تھا، موہنی پہلے حیران ہوئی پھر ہنس دی، ایگل بھی اسکی ہنسی کے ساتھ ہنسا، ماحول میں چمکیلے سے رنگ بکھر گئے

"میں نے آپکے پارس کو ایسا ویسا ٹچ بھی نہیں کیا اوکے ناں روشانے آپو"

ماحول کی چمک موہنی کے یقین دلانے نے بڑھادی، وہ جیسی بھی تھی اب تو بہت کیوٹ لگ رہی تھی یوں بچوں جیسی لگ کر، وہ کہتے ہیں نہ عمر کے حساب سے ہی لڑکیاں سمٹی اور سمجھدار اچھی لگتی ہیں۔

"اوکے۔ کرتی تو پھینٹی لگ جاتی تمہیں۔ میرا ہاتھ لگتا معصوم سا ہے پر پڑے تو سامنے والے کو لگتا ہے ہتھوڑا پڑ گیا۔"

ماحول کو مزید شوخ کرتے روشانے بھی جواب دیتے ڈرامائی ہونے کے فورا بعد مسکرادی، موہنی کی طبعیت تو ان تینوں کے ساتھ کچھ دیر بات کرے ہی نہال ہو گئی پھر اسے نرس نے آکر نیند کا انجکشن دیا تو وہ تینوں کمرے سے باہر آ گئے۔

"میں موہنی کے پاس رہوں گا لیکن تم دونوں کے لیے میری طرف سے ایک چھوٹا سا نکاح گفٹ ہے۔ امید ہے اتنی ہکٹک شام کے بعد تم دو بھی پر سکون ہونا چاہو گے۔ یہ تم دونوں کے لیے"

ایگل نے ان دو کو ایک پیانو نائیٹ ریزاٹ کا وی آئی پی روم ریزویشن پاس تھمایا تو روشانے اور پاس اس انوکھے گفٹ پر کافی حیران ہو گئے تھے، یہ Calabria کی میوزیکل میلوڈی نائیٹ یہاں کے کپلز میں بہت فیمس تھی، یہاں بہت بڑے بڑے سنگرز کے کانسرٹ ہوتے تھے جن میں وہ رومنٹک گانے گاتے، اور یہاں کا ماحول اتنا پر سکون تھا کے یہاں کئی ملکوں

سے کپلز آکر ہفتوں سٹے کیا کرتے تھے۔ایگل نے ان دو کی مصروفیت دیکھتے بس ون نائیٹ سٹے پیکج لیا تھا۔

"اسکی کیا ضرورت تھی ایگل۔ہم جہاں بھی ساتھ ہوں وہ ماحول ہمارے لیے پر سکون ہے"

پارس کے رسان بھرے تکلف کی گرد سے لپٹے جواب پر ایگل نے خفا ہوتے برا سا منہ بنایا۔

"ہاں ہاں پتا ہے انوکھے لوو برڈز ہو پر میرے بچے یہ سکون کے اضافی پل بھی کبھی کبھی خود پر حلال کر لینے چاہیں۔وہاں صرف سونے نہیں بھیج رہا اہمم اہمم۔وہاں پوری رات اتنا کچھ ملے گا ساتھ دیکھنے کو انجوائے کرنے کو کے تم دو کے مائینڈ بہت فریش فیل کریں گے۔جاو اور ایک دوسرے کو وقت دو۔موہنی کی فکر مت کرنا اب وہ ایگل کی ذمہ داری ہے"

ایگل کے اصرار پر پارس کا انکار ماند پڑا جبکہ روشانے بھی پارس کے مان جانے کے بعد ایکسائٹڈ لگی۔

"اور ہاں صبح صبح دوڑے آنے کی ضرورت نہیں۔ وہاں سب کپلز کی صبح گیارہ کے بعد ہوتی ہے۔ بھابھی، اس نے تنگ کیا تو کال می۔ پوری دنیا میں یہ واحد مجھ سے ڈرتا ہے سو آپکے بھائی کا پورا پورا رعب ہے اس پر۔ شکائیت لگاتے گھبرانا نہیں"

ایگل نے ان کو ساتھ رکھنے کی ٹھان لی تھی تبھی تو پارس خود جاتے ہوئے کافی ریلکس تھا۔

وہ لوگ وہاں سے گئے تو ایگل نے بھی موہنی کے روم کا رخ کر لیا۔

پیانو نائیٹ میلوڈی ریزاٹ پہنچنے میں پارس اور روشانے کو ایک گھنٹہ لگا، انکی آمد کا پہلے ہی ایگل نے بتا رکھا تھا تبھی تو ان دو کا استقبال بھی بہت اچھے سے ہوا۔

ریزاٹ کے سٹاف نے پہلے انھیں انکے سوئیٹ روم کو دیکھانے وہیں قدم بڑھائے، روشانے نے جلدی سے پارس کا ہاتھ پکڑا تو وہ اسکی کالی آنکھوں میں کہیں بھی نیند نہ کھوج پاتے اسکے حواس اچکنے جیسا ہنس پڑا۔

"تمہیں تو نیند آرہی تھی؟"

وہ جان بوجھ کر دل بنی دھڑک رہی روشانے کے کان کی طرف ہو کر بولا، روشانے کے گال ایسی چھیڑ خانی پر دھواں چھوڑ گئے۔

"ہاں پیانو کا سن کر اڑ گئی۔ آپکو پتا ہے مجھے بہت اچھا بجانا آتا ہے۔۔۔اف میں بہت ایکسائٹڈ ہوں۔"

ایسے اعتراف پر پارس نے اسکا ہاتھ کھینچے اپنے سینے سے لگایا تو اک پل وہ رک گئے، آگے چلتا سٹاف کا آدمی کمرے میں داخل ہوئے وہاں کی لائیٹس اور تمام آپلائنسیز آن کر رہا تھا۔

"سچ میں؟"

وہ ان نیلی آنکھوں کی حیرت پر سرخ رو سا مسکائی، اسے پارس کی محبت میں مخمور اترانا آتا تھا۔

"اور کیا۔۔۔ آپکو پسند ہے؟"

روشانے کا اشتیاق اور کالے نینوں کا خمار مل کر پارس کا کام تمام کرتے نظر آئے۔

"بجا کر دیکھانا پھر بتاوں گا۔۔۔۔"

وہ معنی خیزی لیے نظریں اسکی راعنائیوں بھری ذات سے پھیرتے بولا جس پر وہ بلش کرتی اسکی بازو اپنے اطراف سے کھولے ہاتھ پکڑے جب کمرے میں انٹر ہوئی تو روشانے کی آنکھیں اس وسعت اور حسن پر خیرہ ہوئیں، اس نے زندگی میں اس سے پیارا بیڈ روم نہیں دیکھا تھا، جسکی اک پوری دیوار فش ایکوریم تھی، اس میں دنیا کے ہر رنگ کی مچھلی تھی، دوسری دیوار پر چھوٹے چھوٹے آئینوں سے نقش نگاری ہوئی تھی اور درمیان میں

اک بڑا سنگار آئینہ نسب تھا اور چاروں طرف دبیز سفید سنہری اور سیاہ پردے گرے تھے، دکتانیا نکور دو طرح کا کاوچ سیٹ خوبصورت گلاس میز کے ارد گرد پڑا تھا اور گلاس میز پر پائن ایپل واس میں تازہ وائلڈ فلاورز لگے تھے، یعنی ہر چیز ان دو سے جڑی رکھوائی تھی ایگل نے۔

کمرے کی تیسری دیوار کے ساتھ پیانو رکھا تھا، دیواروں پر مہنگے آرٹ آویزاں تھے، چمکتے فانوس روشنیوں کے ہالے بنا رہے تھے، چوتھی دیوار کے پاس جہازی بیڈ گول شیپڈ میں گاؤ تکیوں اور سرخ و سفید گلاب کی پتیوں سے بھرا ہوا سیٹ تھا، سنہری فروالا لحاف جبکہ بیڈ شیٹ اور تکیے مدھم سفید سیاہ پرنٹ والے تھے، چادر کی چاروں طرف موتیوں کا گھچا لٹک رہا تھا، فرش پورا ایرانی قالین سے سجا تھا، ابھی اٹیچ واش روم تو رہتا تھا، روشانے تو اسی پر لٹ گئی۔

سٹاف ممبر ان دو کو کانسٹرٹ میں شمولیت کا انویٹیشن تھماتا ہوا دونوں کو حلوت دیے انکے روم سے پیشہ وارنہ مسکراہٹ تھمائے نکل گیا اور بھاری دروازہ بھی بند کر گیا۔

روشانے دوڑ کر فش ایکویریم کے پاس جا رکی، اسکی آنکھوں سے رنگ پھوٹ رہے تھے، پارس بھی اسکے قریب جانے کو چلنے لگا۔

"پارس۔۔میں نے اتنے سارے رنگوں کی مچھلیاں کبھی نہیں دیکھیں۔۔۔اوہ میرے خدا یہ تو بہت ساری ہیں۔"

مچھلیوں کے جمگھٹے شیشے سے وہاں آکر ٹکرائے جہاں روشانے کھڑی تھی، وہ سب ایکسائٹڈ ہو گئی تھیں، ان سے ملنے جل پری جو آئی تھی۔

"میری یہ رنگ برنگی مچھلی پھر بھی سب پر بھاری ہے"

اپنے بازوؤں کے نیچے سرکتے پارس کے ہاتھ روشانے کو اپنے پیٹ پر بندھتے محسوس ہوئے تو وہ بالکل اسکی ساتھ پیچھے سے آلگتا اسے اپنے مہکتے مضبوط

حصار میں بھر گیا، روشانے کو لگا جیسے اسکو جو ابھی بھی ٹھنڈ لگ رہی تھی اسکا توڑ کر دیا گیا ہو۔

روشانے کا دل عجیب طرح دھڑکا، پارس کے دل کی دھڑکن اسکو اپنے اندر اترتی محسوس ہو رہی تھی اور وہ ہلنا تک محال جان رہی تھی۔

"وہ سب تمہیں دیکھ کر تمہاری طرف آ رہی ہیں۔ اتنی پیاری کیوں ہو مچھلیوں کو۔ کہیں سچ میں جل پری تو نہیں ہو؟"

پارس اسے خاموش جانے اسکے اندر کا ہل جاتا جہاں بھانپ گیا تبھی تو پکڑ کر اپنے روبرو کیا تاکہ وہ جو اعتماد کھو رہی ہے، واپس بحال کر سکے۔

روشانے کی آنکھیں جذب کا دوسرا نام بن گئیں۔

"ہو بھی سکتی ہوں۔ پر سنا ہے اسکے جسم کی باس بہت تیکھی ہوتی ہے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ دھیما سا مسکرائی تو پارس نے شرارت سے اسکے گال کے پاس جھکتے جسارت کے ساتھ خوشبو بھی ان ہیل کی، روشانے نے اتنے سی قربت پر بھی گہرا سانس لے کر جیسے اپنے آپ کو تقویت دی وہ پارس کے لیے سنبھالا نہ جا سکتا منظر تھا۔

"تمہاری تو میٹھی ہے۔ تم بس میری جل پری ہو"

پارس نے فیصلہ سنا دیا، وہ آج بے خود لگ رہا تھا، روشانے کا چہرہ آنکھوں میں بساتے ہی نجانے کیا سوجھی کے اسکی شیڈ کیپ اتار کر وہ ربڑ کیپ بھی جھٹکے سے اتار دی، روشانے کے گھنے آبشاری بال نہ صرف کھلے بلکہ لمحے میں وہ اپنے حسین بالوں میں چھپ گئی۔

جبکہ پارس نے اسکے بالوں کو جیسے انگلیوں میں بھر کر اسکے شانوں سے پیچھے سرکا کر سمیٹا، ان نیلگوں بہکی نظروں کی حدت سے روشانے کا چہرہ اناری ہوا۔

"یہاں جنگلی پھول بھی ہیں پارس"

وہ یکدم ہی میز پر پڑے پھولوں کی طرف دوڑی، بیگ رکھا، درحقیت اسے پارس کی اتنی توجہ سے ڈر لگا، وہ بھی پلٹ کر ادائے خماری سے خراماں خراماں چلتا اس بکھرے خوشبو کے جھونکے بکھیرتے بالوں والی تک چلا آیا جو واس میں سجے اپنے دوستوں کو دیکھے بہت خوش تھی، ان پھولوں کے سراپوں کو اپنے ملائم ہاتھوں کی انگلیوں سے چھو رہی تھی جنکے لمس، جنکی خوشبو ابھی پارس عیسی مغلانی کو درکار تھی۔

"میرا جنگلی پھول تو تم ہو"

وہ ایک بار پھر پارس کے بازوں میں جکڑ کر سر سے پیر تک دھڑکائی گئی، اسے پارس کے ہونٹوں کا لمس اپنے کان پر بہت شدید محسوس ہوا، اسے اپنا پورا وجود سن محسوس ہوا۔

"اتنے اعتراف کریں گے تو میرے منہ سے بھی پیار کا نغمہ پھوٹ پڑے گا، حد کرتے ہیں۔ آپکو ڈر نہیں لگتا مجھ سے؟"

وہ کمزور نہ پڑی حالانکہ دل سینے کے اندر چوہا بنا کانپ رہا تھا، وہ اسکے مضبوط شکنجے میں پوری ہمت سے پلٹی تو پارس کی استحقاق لٹاتی نظریں پھر روشانے کو لڑکھڑانے پر مجبور کر گئیں۔

"لگتا ہے۔ تبھی تو اس اعتراف کو تمہارے منہ سے پھوٹنے نہیں دیتا۔ اچھی لگتی ہو اس معاملے میں بے بس، مجبور اور۔۔۔۔۔۔"

وہ اسکے نقش نقش کو ایسے دیکھ رہا تھا جیسے اپنی آنکھوں کی تپش سے پگھلا دے گا، پھر بھی وہ ہمت جتانے میں کامیاب تھی، ایسا انسان جسے دیکھ کر ہی دل کا ایمان ڈگمگا جائے وہ خود روشانے کو باہوں میں پروے رگ جان بنا ہوا پاس کھڑا تھا، بڑی ہمت چاہیے تھی ہوش میں رہنے کے لیے۔

وہ اسکے جسم کی خوشبو میں پل لگاتے مدہوش ہو سکتی تھی اگر خود کو سنبھالتی نہیں۔

"اور۔۔۔۔۔"

وہ اس قربت میں بول اٹھی بس آگے بڑھ کر خوشبوؤں کو ایک کر دیا جاتا ہے، آدھی آدھی سانس کو کامیلت دی جاتی ہے، پارس کو مسرت ہوئی۔

"اور بہت زیادہ میری۔۔۔۔"

وہ اسکی سپید گردن پر جان نثاری سے جھکا اور روشانے نے اسکے ہونٹوں کی گردن کی جلد پر بنتی نرم سی گرفت پر بھی ناخن اسکی پشت میں گاڑ دیے، شرٹ اور ویسٹ نہ ہوتی تو یقیناً روشانے کے ناخن پارس کی کمر کی جلد سے لہو نکال دیتے، وہ یکدم اسکے وجود میں اٹھتی دھڑک پر مسکرایا۔

"محسوس ہوا درد تمہیں، پہلے تو تم نے نئے نئے ملتے پارس کی خوشی میں سی تک نہ کی تھی۔ اور اب۔۔۔۔۔ میری کمر نوچ لی"

وہ پیچھے ہوا اور جان بوجھ کر اس کو چھیڑ بیٹھا تو دل و جان سے اس وقت اسکے بس میں آئی ہوئی تھی، روشانے نے پارس کی آنکھیں دیکھیں پھر وہ اسکے خوبصورت اٹھے ستواں ناک سے ڈھلتی ہونٹوں تک آئی جو تھوڑے شائن کرتے انداز میں نم تھے، روشانے کی آنکھیں دھواں چھوڑنے لگیں، وہ نظریں ہٹانے کو آنکھیں میچ گئی۔

"پارس۔۔۔۔پیاس لگ رہی ہے۔پانی چاہیے"

وہ اسکے حصار سے مچل کر نکلی تو پارس نے مسکرا کر بیڈ سائیڈ کارنر کا رخ کیا، وہ اس چوڑے ہر پہلو سے پر کشش شخص کو عقب سے چور نظروں سے دیکھنے لگی، کوئی اسے بتاتا کے وہ پورا اسکا ہے۔۔۔ہائے پر نہیں وہ فطری جھجھک اور حیا آڑے آرہی تھی نہ جو عورت کا اصل حسن ہے۔پارس نے وہاں سائیڈ ٹیبل پر رکھے خوبصوت سے صراحی دار جگ سے جھک کر گلاس کو پانی سے ہاف بھرا اور اٹھا کر سیدھا ہوئے روشانے کے پاس آیا جسکی گردن پر بنی سرخ مہر پارس کو گدگدا گئی۔

"میں پلا دوں؟"

وہ آفر کرتا شرارت سے سنجیدگی کی طرف گامزن ہوا، روشانے نے گلاس اسکے مضبوط ہاتھ سے جھپٹا اور منہ پھیرے ہی کاوچ پر زراٹک کر گٹا گٹ پی گئی، یہاں تک کے پیاس کا احساس تب بھی ویسا ہی رہا۔

"آجاو"

وہ اسکی طرف دونوں ہاتھ بڑھائے بولا تو روشانے نے خالی گلاس میز پر رکھا اور حلق سے تھوک نگلتے اٹھ کر اپنے ہاتھ اسکے ہاتھوں میں تھمائے، وہ اس وقت جس لرزی ڈری کیفیت میں تھی اس نے روشانے کو کسی جام جیسا بنا دیا تھا جسے بنا پیے پارس بہک رہا تھا۔

"پارس پیانو"

ابھی وہ اسکے چہرے کی طرف زرا قریب ہوا ہی کے وہ اسکا حصار توڑتی بھاگ کر پیانو سائیڈ دوڑی، پارس نے امڈتی مسکراہٹ کا گلا گھونٹا، وہ یوں بھاگتی مزید

گرویدہ جو کر رہی تھی اور پھر روشانے کی انگلیوں کی پوریں پیانو پر تھرک کر اک رومانوی دھن چھیڑنے لگیں، وہ پہلے دو منٹ تو برداشت کرتا رہا پھر جیسے کہیں اندر بس ہو گئی۔

"مت بجاو پیانو، یہ میری کمزوری ہے۔۔۔۔"

وہ اسکے پاس آتے اسے روکنے لگا پر وہ مسلسل اس کے بٹن پریس کرتی کھکھلائی۔

"اسکو بجانے والی، اسکی دھنوں سے کھیلنے والی لڑکی تو آپکی طاقت ہے ناں"

وہ اترا کر اسکی طرف گردن گما کر جتائے پھر سے اپنے کام میں لگ گئی۔

"تم خود اک خوبصورت دھن ہو، جسے چھیڑ کر مجھے قرار ملتا ہے"

وہ اسکے کھلے بالوں میں منہ چھپائے، ہلکا سا خمار اور ڈر، پیانو بجاتی روشانے کی آنکھوں میں بھی اتار گیا۔

"آپکے قرار کو میری ہی نظر نہ لگ جائے۔"

اب تک وہ دھیان دھنوں پر دے رہی تھی اور پارس نے جب خود پر اختیار سا کھویا تو اسکے دونوں ہاتھ پیانو پر سے پکڑ کر اٹھاتے اوپر دیوار سے پن کیے اور اس اچانک افتاد پر وہ دیوار سے لگی پارس کی آنکھوں میں اترتی شدت پر سانس روک گئی، وہ دھیرے سے اسکے ایک ہی ہاتھ میں جکڑے ہاتھ ڈھیلے کرتا دوسرا ہاتھ بھی اٹھائے روشانے کی ہتھیلوں کو اپنے ہاتھوں میں پیوست کر گیا۔

وہ ڈر رہی تھی، پارس نے اسکے ڈر سمیٹ دیے، ایسی نزدیکی بنائی کے روشانے کے جسم کے ہر انگ تک لرزش پہنچی، وہ اسکی سانسوں سے محبت سے کھیلتے ثابت کر چکا تھا کے وہ اسکے معاملے میں خود جیسا سخت نہیں ہے، وہ اسے ہر لمس میں محبت، نرمی، کشش اور بے پناہ اپنائیت کے ساتھ اک خلاوت بخش دیتا تھا، کے اس لڑکی کو لگتا ہی نہیں تھا وہ کسی اور وجود میں گم ہے، وہ تو اپنا حصہ مان لیتی تھی اسے۔

"اتنی نزدیکی تو عشق کے مومنو کو بھی بہکا دیتی ہے، آئی تھنک مجھے جا کر وضو کر لینا چاہیے۔ ورنہ تمہاری جان لے بیٹھوں گا۔ میں تمہارے معاملے میں بہت باداب تھا جل پری۔ یہ بد تمیزی کہاں سے ٹپک پڑی سمجھ سے باہر ہے۔"

وہ اپنی شدت کے نتائج تکتے خود کو جیسے میٹھا میٹھا کوس کر فرار ہوا، روشانے سانس تو کچھ دیر نہ لے سکی پر پارس کی حالت پر اسکے مہکتے لب تشدد زدگان لب ضرور پھیلے، روشانے نے خود کو کچھ لمحے لگا کر سنبھالا، جا کر آدھا گلاس پانی اور پیا اور دیوار پر لگے آئینے کے قریب جا کر کی تو اپنی شرٹ کے کالر کو اس نشان کا پردہ بنانا چاہا۔

"یہ بہت مشکل ہے میرے اللہ۔ ایسا لگتا ہے جان نکل جائے گی۔۔ اف میری مدد کریں پلیز۔۔۔۔ پارس کو کیسے بھی کر کے روم سے باہر لے کر جاتی ہوں۔ رات رکے ناں تو کچھ نہ بھی بھی ہوا میں نے صدمے سے ہی مر جانا ہے۔ اتنا پیارا کیوں بنایا آپ نے انھیں۔"

روشانے کو لگ رہا تھا حلق سوکھ کر بنجر صحرا ہو گیا ہے، اوپر سے دل بھی تو کانوں میں آکر دھڑک دھڑک کر رہا تھا۔

وہ آہٹ پر پلٹی تو پارس کو باوضو دیکھے رہی سہی بھی اس پر مر مٹی، وہ شرٹ کے کفس کہنیوں تک فولڈ کیے نم نم چہرے کے ساتھ ننگے پیر پینٹ کے پانچے بھی ٹھنوں سے اوپر تک فولڈ کیے کمرے میں داخل ہوا اور روشانے کو لگا اسکے ارد گرد نادیدہ آگ جل اٹھی ہے۔

"میں تو گئی"

روشانے اس سے پہلے اس منظر کی تاب نہ لاتے لڑکھڑاتی، پارس نے دوڑ کر اسے بازوؤں میں بھرا۔

"کیا ہوا تمہیں روشانے؟"

وہ اسکے ماتھے کو لبوں کی نرم جنبش سے چھوئے اسے سنبھال کر کھڑا کروانے کے بیچ پریشان ہو گیا، وہ اسکے ٹھنڈے ہونٹوں کا گرم لمس محسوس کرتی جیسے کہیں بے ہوشی کے دور بسے جہاں سے کھینچ کر واپس آئی۔

روشانے کے چہرے کی رنگت بھی ایسی ہوئی کے پارس کا دل ڈوبنے لگا۔

"باوضو ہو کر آئے ہیں ناں آپ"

وہ بدحواسی سے وجہ بتانے لگی، پارس فکر سمیت مسکرایا۔

"تو کیا پر لگ گئے ہیں میرے ساتھ جنھیں دیکھ کر ڈر گئی ہو۔"

وہ اسے کیسے بتاتی کے اسے پارس کے اس روپ سے کیسا شدید پیار ہو گیا ہے۔

"میں گرویدہ ہو گئی آپکے باوضو ہونے کی۔ ایسے لگ رہا ہے کچھ دیر آپکو دیکھتی رہی تو آنکھیں سرور سے بند ہو جائیں گی۔ پتا نہیں پھر کب کھلیں۔"

SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ اسکے مبہوت ہونے کو سیریس نہ لیتے مسکرایا۔

"جاو تم بھی وضو کرو۔ عشاء پڑھ کر چلتے ہیں گھومنے۔ دیکھتے ہیں یہاں اور کیا کیا ہے۔۔ اندر کافی عبایہ نائیٹ ڈریس بھی ہیں، نائیٹ سوٹس بھی۔ کوئی کوور والا پہن لو۔۔۔ اور یہ مجھے بھوت سمجھنا بند کرو۔ میں بہت شائے ہوں اس معاملے میں۔ جاو"

پارس نے اسے خود واش روم کے پاس لائے چھوڑا پر وہ اسکا ہاتھ پکڑے اپنے پاس گھیر لائی۔

"پہلے کہیں کے جاو میری جان"

وہ اس بچگانہ خواہش پر خود بھی حیران تھی پر پارس کو تو اخیر مسرور کر گئی۔

"جان نہیں ہو تم میری۔ جہان ہو میرا۔۔۔۔ وہی بن کر تاحیات سجو گی۔"

اپنے گزشتہ شدید لمس کی تلافی ہنوز کرے وہ اسکی ٹھوڑی چومتے مسکرایا اور روشانے نے سرور سے آنکھیں چھپکاتے مسکراہٹ دی اور اندر چلی گئی۔

جبکہ جینز شرٹ سمیت وہ جا کر شاور تلے کھڑی ہوئی کیونکہ اسے لگ رہا تھا جو نشہ چڑھا ہے وہ کچھ کروا بیٹھے گا۔

ٹھنڈا گرم مکس پانی جب سر سے ہوتا پورے جسم پر بہا تب جا کر روشانے کے حواس لوٹے۔

..._____..

کافی دیر سے ایگل، موہنی کے روم میں ہی تھا، وہ سو رہی تھی جبکہ ایگل نے ممی کو آج گھر نہ آنے کی اطلاع اس بیچ دے دی، جبکہ خود کانوں میں ائیر پیس لگائے سر کرسی کی پشت سے لگا لیا، موہنی کی آنکھ پیاس کی شدت پر کھلی تو اس کی نظر ایگل پر گئی جو گلاسیز اتارے آنکھیں بند کیے سر پیچھے کو ٹیک کر کاوچ کا کشن سینے سے لگائے کافی آسودہ لگ رہا تھا۔

"کاش میں انکو آنکھیں لا کر دے سکتی۔ گاڈ سے پرے کروں گی تو شاید وہ اگلی کرسمس پر سینٹا کے ہاتھ میرے موہنا کی آنکھیں گفٹ کر بھیجیں۔"

موہنی نے اسے دیکھتے دکھی ہو کر سوچا، اور پانی پینے کے لیے سائیڈ ٹیبل پر پڑی پانی کی بوتل اٹھانی ہی چاہی کے ایگل نے کان سے ہیڈ فون کھینچتے اٹھ کر فون صوفے پر پھینکا۔

"کچھ چاہیے موہنی؟"

وہ اسے بالکل ویسے ہی دیکھ رہا تھا جیسے موہنی اسے نظر آ رہی ہو، تبھی تو وہ پانی کی طرف جاتا ہاتھ ہوا میں چھوڑے پیاس بھول گئی۔

"آپ تو دیکھ نہیں سکتے۔ آپکو کیسے پتا چلا مجھے کچھ چاہیے۔ پانی چاہیے تھا موہنا"

موہنی اسکے پاس ہی ٹک کر سائیڈ سے بوتل اٹھانے کو دیکھتی بات مکمل کرے اسکی آنکھوں کو دیکھ رہی تھی جو بظاہر سیاہ اور نارمل تھیں۔

"مجھے چہرے اور رنگ نظر نہیں آتے موہنی۔ چیزوں کی شیپ اور حرکت نظر آتی ہے۔ اور سننے کی حس بھی عام لوگوں سے تیز ہے۔ اس لیے مجھے دیکھنا بند کرو اور پانی پیو"

وہ اسکی حیرانگی سے جان گیا کے وہ اسے ہی ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی ہو گی، موہنی نے فوراسے ڈپٹ پر آنکھیں جھکالیں اور پانی پی کر خود ہی بوتل ایگل کے ہاتھ سے لے کر احتیاط سے واپس رکھی۔

"موہنا آپ نے شادی نہیں کی؟"

وہ اس وقت اس سے باتیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ تھکن جسم کی تھی پر آنکھیں اب کافی درد سے نکل گئیں، ایگل کے لب پھیلے۔

ایگل اٹھا اور موہنی کے ساتھ ہی بیڈ کراون سے لگے اس کے پاس بیٹھا، اپنا ہاتھ کھولا جس پر موہنی نے فوراً اپنا کنولے والا ہاتھ رکھا، یہ کر کے وہ دونوں ایک دوسرے کو محفوظ سمجھ رہے تھے۔

"میں کیسے شادی کر سکتا ہوں میری گڑیا، جب میں اپنی وائف کا چہرہ ہی نہیں دیکھ سکتا۔ کافی بورنگ ہو گا۔ بس تبھی"

وہ اسکے پھیکے اور جان سے اتارتے جواب سے کچھ مطمئین نہ دیکھائی دی تھی۔

"اور اگر وہ آپکے حصے کا بھی دنیا کو دیکھنے والی ہوئی، پھر بھی نہیں"

ایسی گہری بات سنے ایگل کو مسرت گھیر گئی، موہنی کو وہ اتنا گہرا نہیں سوچ رہا تھا۔

"کمی کہیں بھی ہو۔ کبھی نہ کبھی ضرور کھٹکتی ہے موہنی۔ میں اس سب سے آگے نکل گیا۔ کہتے ہیں پہلی نظر کی محبت ہی پاور فل ہوتی ہے اور سچی بھی۔ میرے کیس میں یہ والا چیپٹر ہی کلوز۔ جب مجھے محبت ہی نہیں ہو سکتی تو میں کسی کو کیوں خود سے باندھ لوں۔ ایک بلائنڈ انسان کے ساتھ آخر تک جو چل سکتا ہے بس اسکا یار اور اسکی ماں ہی ہے"

وہ اسکے لہجے میں ہلکورے لیتی افسردگی پر ایگل کا ہاتھ دبا کر زرارخ اسکی طرف موڑے بیٹھی، وہ سنجیدہ ہوا، اس نے موہنی کے ہاتھ کا دباو محسوس کرتے اک الوہی سی مسکراہٹ دی۔

"میں بھی چلوں گی آپکے ساتھ آخر تک موہنا۔۔۔ آئی مین یار کافی میل ورژن بن کر۔ میں آپکو بھی کبھی تنگ نہیں کروں گی۔ بابا کہتے تھے موہنی تم اک دن مر جاو گی۔ لیکن مجھے لگتا ہے میں مر کر واپس جی ہوں۔ وہ سب ایک بھیانک حصہ تھا میری لائف کا۔ میں نے اپنے بابا اور پارس کو بہت تکلیف دی۔ لیکن آئی پرامس میں آپکو زرا بھی تکلیف نہیں دوں گی۔ آپ کا ہاتھ پکڑ کر مجھے ایسا لگا جیسے میری سانس کبھی بند نہیں ہو گی"

وہ اسے سن کر حیران بھی ہوا، مسکرایا بھی پھر دونوں نے اپنے اپنے سر جوڑ لیے، موہنی کا یہ چند گھنٹوں میں ایگل کی طرف جھکاو بہت پیور تھا۔

"تو تم میرا ہاتھ ہمیشہ پکڑ لینا جب لگے تم کمزور پڑ رہی ہو۔ اور میں نے تمہاری ذمہ داری لے لی ہے۔ اب تو دوستی پکی والی بھی ہو جائے گی میری گڑیا۔ ویسے تمہیں مزے کی بات بتاتا ہوں میری مام تھوڑی سٹرکٹ ہیں۔ تو اس پر گھبرانا مت۔ ایک بار تم پیاری لگ گئی سمجھو بیٹی بن جاو گی۔"

وہ اپنی مام کی بات کرے اب بھی خوبصورت مسکرایا اور موہنی اسکی مسکراہٹ دیکھنے کو بے تابی سے گردن گما کر اسے نہارنے لگی۔

"میرے منہ کی طرف مت دیکھا کرو۔ یہ تھوڑا ریٹیٹ کرتا ہے مجھے موہنی۔ باقی تم مجھ سے جیسے بھی بات کرو"

وہ اسے پریشان نہ کرتی فوراً واپس اسکے سر سے سر لگا گئی جبکہ موہنی کی فرمابرداری، ایگل کو متبسم سی کیفیت میں مبتلا کر گئی۔

"آپکا رئیل نیم بھی ایگل ہے کیا؟"

پھر سے موہنی کو تجسس گھیرا، ایگل دھیما سا ہنسا۔

"نہیں، میرا رئیل نام آبیل اسحاق ہے۔۔ کومانڈی ہماری کاسٹ ہے۔ اور ایگل میرا پروفیشنل نیم۔"

موہنی کو اسکا منفرد سا نام بہت پسند آیا۔

"کیا آپ بھی میری طرح کرسچن ہیں؟"

موہنی نے مزید پوچھا۔

"یس میری گڑیا۔"

ایگل کا وہ پورا انٹرویو لینے کے موڈ میں تھی پر وہ بور بالکل نہیں ہو رہا تھا۔

"اوہ واو۔۔۔ پھر تو ہم واقعی موہنی موہنا ہیں۔۔ ہی ہی"

وہ اس خوشی پر جیسے کھنک کر ہنسی، ایگل نے خود بھی مسکراہٹ کو ہونٹوں پر آجانے دیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"چلو اب بہت ہو گئیں باتیں اور انٹرو۔ آج کے لیے کافی ہے۔اب سو جاو۔مجھے بھی نیند آرہی ہے۔یہیں سو رہا ہوں میں بھی۔وہاں کاوچ پر تو بیٹھے بیٹھے نازک کمر یا اکڑ گئی بھئی میری۔۔۔۔کوئی خیال نہیں ہو سپٹل والوں کو کے زرا نرم کاوچ رکھ دیں۔۔پتھریلا کاوچ رکھا ہوا ہے شودوں نے"

ایگل کی بڑبڑاہٹ پر موہنی کی جو ہنسی پھوٹی، کتنی دیر وہ ہنستی ہی چلی گئی اور ایگل اسکے ساتھ مسکراتا ہوا بالکل ایسے لگ رہا تھا جیسے اس نے ہی اب اپنے پروں کا سایہ موہنی کو دے دیا ہو، کچھ رشتے نام نہیں رکھتے لیکن انکی کشش خون کے رشتوں پر سبقت لے جاتی ہے۔

.._____..

روشانے نہا کر ایک شرٹ اور پاجامہ کے ساتھ شال سر پر اوڑھے باوضو ہو کر جب روم میں آئی تو پارس نماز پڑھ کر اسکے اسکارف کو اٹھا رہا تھا جو روشانے اپنے بیگ میں ایکسٹرا رکھتی تھی اور آج بھی اسکے پاس تھا، پارس کو

جب جائے نماز نہ ملا تو اس نے روشانے کے بیگ کو کھولا اور اسے اسکی مطلوبہ چیز آخر مل گئی۔

"آپ نے میرے اسکارف پر نماز پڑھی؟"

وہ چلتی ہوئی پارس کے پاس آرکی، آنکھوں میں رشک و محبت کی نمی جھلمل کرا ٹھی، آواز فرط جذبات سے کانپ گئی۔

"ہاں۔ یہاں جائے نماز نہیں ہے۔ تو اسکے بعد بیسٹ آپشن تمہارے سر کی ردا ہی لگا۔"

وہ اسکا اسکارف اسکی طرف بڑھائے ماتھے پر جھک کر پیار کرے جا کر کاوچ پر بیٹھ گیا، روشانے کو لگا اب دل کو کچھ ہو جائے گا، یہ شخص دل اس سادگی سے مٹھی میں بھر گیا تھا۔

کتنی دیر تک وہ دوسرا سانس نہ بھر سکی۔

اپنے اسکارف کو پیار سے چومتی وہ جلدی سے روم کے آخری کنارے جا کر اسے پھیلائے نماز کے لیے کھڑی ہوئی اور اپنے آنسوؤں کو آنکھوں میں واپس دھکیلا، پارس نے تب تک ساکس پہنے، شوز چڑھائے اور روشانے کے نماز مکمل کرنے تک وہ کاوچ پر لیٹ جاتا فون پر بزی ہو گیا۔

عشاء کی ادائیگی کرنے کے بعد وہ وہیں بیٹھی ہاتھ اٹھا کر مسکرا کر پارس کو دیکھنے لگی جو فون میں منہمک انداز میں کھویا تھا۔

"مجھے زندگی سے کل تک بہت شکائیت تھی میرے پیارے اللہ پر آج شکائیت کیا ہوتی ہے میں یہ لفظ بھول گئی۔ مجھے یہ انسان واپس دینے کے لیے بہت شکریہ آپکا۔ اور ہمیشہ کی طرح آج بھی آپ سے وہی روز کی دعا مانگوں گی۔ مجھ سے پہلے انکو مت بلایئے گا اپنے پاس جیسے بابا کو بلا لیا۔ اور اپنے لیے کچھ نہیں چاہتی۔ جو آپ کو میرے لیے اچھا لگے سب میرے پارس کو عطا کر دیں۔ آمین"

اپنی مختصر دعا سمیٹے اسکارف نیچے سے اٹھا کر سمیٹا ہی کے نگاہ سرک کر پارس سے جا ملی جو فون سے نظر ہٹا کر اپنی من پسند سیاہ آنکھوں کی نمی دیکھ کر اپنا ہاتھ پھیلا چکا تھا۔

وہ یوں اسکارف رکھ کر اسکی طرف گئی جیسے وہ کشش ثقل کو مات دے رہا ہو، روشانے کے قریب جا رکنے تک وہ بھی اٹھ بیٹھا اور پکڑ کر اسے اپنی گود میں بٹھایا۔

"دعا اس یقین سے مانگا کرو کے آنسو، آخر تک مسکراہٹ کا روپ دھار لیں۔ کیا مانگتی ہو دعاوں میں زرا بتاو پھر چلتے ہیں باہر"

وہ بس کتنی ہی دیر پارس کی آنکھوں میں ہی تکتی رہی جیسے بتا رہی ہو وہ ان آنکھوں کا ہمیشہ مسکرانا مانگتی ہے، ان ہونٹوں پر کھلے مسکراہٹوں کے پھولوں کی ضد لگاتی ہے۔ اس شخص کے جسم اور روح کی کامل راحت طلب کرتی ہے۔

"میں پہلے بابا کے سر پر سائے کی سلامتی مانگتی تھی۔اب یہ دعا تو سیم ہے پر بابا کی جگہ آپ آ گئے"

وہ چاہ کر بھی اپنے آنسو سنبھال نہ سکی، کیونکہ جتنی بہادر ہو جاتی، بابا کی موت وہ تیر تھا جو اسکے دل میں مرتے دم تک گڑھا رہنا تھا۔

"میں بھی یہی دعا کرتا ہوں۔ہمیشہ تمہارے پاس رہوں۔بابا یاد آ رہے ہیں؟"

وہ اسے رونے سے روکتا تو یہ روشانے کے حوصلے پر ستم ہوتا، وہ بچوں کی طرح سر ہلائے آنکھیں جھکاتی رو رہی تھی، اسکے گال بھیگ گئے تھے، بھیگی سانسیں کھینچتی ہوئی وہ پارس سے چھپ نہیں رہی تھی کیونکہ وہ الگ نہیں تھے، ہر تکلیف اور دکھ کے ساتھی تھے۔

"مجھے بھی یاد آتے ہیں وہ۔ ایسا مت سمجھو وہ ہمیں چھوڑ گئے۔ وہ ہم دونوں کے ساتھ ہیں جل پری۔ اپنے آنسو، اپنی ہر تکلیف، اپنی ہر کمی مجھے دے دو۔ میری ساری مسکراہٹ، میرا سارا سکون لے لو۔"

ایسی تسلی پر تو مرتے مرتے جی اٹھتی، اک درد بھلانا کونسا مشکل تھا۔

"میں کہہ لوں وہ؟"

اسی بچگانہ ہلکان لب و لہجے میں اس نے پارس کے رخسار سے اپنی ملائم گال جوڑتے سرگوشی کی۔

"جی نہیں۔ چلو باہر گھوم کر آتے ہیں"

وہ اسے یونہی بازوؤں میں اٹھائے اٹھا تو وہ اسکی گردن میں چھپا چہرہ نکال کر پارس کی گردن میں اپنی سپید باہیں پرو گئی۔

"ایسے اٹھا کر لے کر جائیں گے؟"

پارس نے اسکی شرارت بھری سرگوشی پر زرا جھک کر ماہرانی کے ننگے پیر قالین والے فرش سے لگائے اور اسے کھڑا کیا۔

"تم میرے لیے ایک تنکے جتنی ہو روشانے۔ میں تمہیں جیب میں بھی لے کر گھوم سکتا ہوں۔ چلو جوتے پہنو، باتیں کروالو بس"

وہ خفیف سا شرارتی ہوا تو روشانے ہنس کر وہیں روم میں رکھے نرم جوتے چڑھائے شال اچھے سے سر اور شانوں پر لپیٹے اپنا ہاتھ پھیلا گئی جسے پارس نے چھوا، اپنے ہاتھ میں لے کر نرماہٹوں کے سنگ دبایا اور اسے اپنی طرف کھینچتے ہی آنکھ ونگ کرتا روم کے دروازے کی طرف بڑھا۔

ریزاٹ کی رونق اور چمک دھمک دیکھ کر لگتا ہی نہیں تھا کے کپلز یہاں سوتے ہوں گے، یہاں اتنی رونق تھی کے بوریت کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔

اور ویسے بھی روشانے کے لیے پارس کے ساتھ جاگ کر لمحے گزارنا، نیند کے ہر قسم کے سکون سے بہت بھاری تھا۔

..._____..

"میں اسے اس گناہ اور جرم پر بخشوں گی نہیں ڈیڈ۔ آپ دیکھتے جائیں اب اسے کیسے ہمارے پیروں میں جھکاتی ہوں۔ آپ بالکل پریشان نہ ہوں۔ میں ہوں آپکے ساتھ۔۔۔بہت درد ہے کیا؟"

جیکب مارک کو آئی سی یو روم سے کمرے میں شفٹ کر دیا گیا تو وہ پارس کی ہیوی ٹرینڈ سیکورٹی ڈارک پیکاک کی حراست میں تھا جسکی کمانڈ اس وقت نجف اور رہبر کے سپرد تھی جو کچھ پرائیوٹ ٹائم ساتھ گزارنے کے بعد اپنی ڈیوٹی پر واپس آ چکے تھے، بہت مشکل سے سئیرا کو اپنے باپ سے ملنے کی اجازت دی گئی وہ بھی ہر قسم کی گن اور فون کی تلاشی لینے کے بعد جس نے ڈیڈ کی ضائع آنکھ اور شوٹ ہوتے بی پی کے بعد ہوش میں آنے پر انکے

پہلو میں بیٹھ کر تسلی دینی چاہی لیکن جیکب کے پورے وجود کو پارس اور ایگل کے خوف نے گھیر رکھا تھا، اسکا پورا جسم اس وقت ان نہ دیکھائی دیتی آتش کے سپرد تھا، جبکہ اپنے باپ کو ایسی حالت میں دیکھنا اسکی بیٹی کو کچھ بعید نہ تھا کے اور جانور بنا دیتا۔

"سئیرا۔ ہم اسکے سامنے ہار چکے ہیں۔ Ndrangheta کے ساتھ ساتھ اب Calabria پر اسکی مکمل اجارہ داری آچکی ہے۔ اس نے برباد کر دیا ہے مجھے۔ تم واپس چلی جاو۔ تم چلی جاو۔ وہ پارس تمہیں پیر کے نیچے مسل دے گا۔ تم چلی جاو چائلڈ"

خوف اور ڈر کے گہرے سائے جیکب مارک پر منڈلا رہے تھے اور وقتی سہی پر گلٹی سی تو سئیرا کی گردن کے سامنے بھی ابھر کر معدوم ہوئی۔

اس نے بابا کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر دباتے اس ڈرے آدمی کو شانت کرنے کی بھونڈی سی کوشش کی پر اب جیکب پر دہشت و بربریت کا گہرا سایہ تھا، جو کسی اچھائی اور امید کو قبول کرنے نہیں دے رہا تھا۔

"اتنی آسانی سے وہ آپ سے یہ سب کچھ نہیں ہتھیا سکتا۔ اسکی کمزوری پر ایسا وار کروں گی کہ اسے اپنا نام بھی یاد نہیں رہے گا۔ ڈیسوزا انکل نے ٹھیک کہا تھا، پارس پر وہ جتنی محنت اور تشدد کر لیں۔ وہ اک دن ہم سبکو نگلے گا۔ آپ مجھ پر چھوڑ دیں ڈیڈ۔ ایک رائٹر کی پاور سے اٹلی کا پیراسائیٹ بھی کانپے گا۔ بس اپنا دھیان رکھیں۔"

سئیرا جلدی میں تھی تبھی مختصر ملاقات ہی کرنے آئی تھی۔ جیکب نے اسکا ہاتھ پکڑا تو وہ اٹھتے اٹھتے واپس بیٹھ کر انکی آنکھوں میں ہلکورے لیتی تنبیہہ پر دم سادھ کر واپس میٹرس کے کنارے ٹک گئی۔

"پارس کی زندگی میں موہنی کے علاوہ بھی کوئی لڑکی ہے۔وہ اس جیسی لگتی ہے۔عام نہیں سئیرا۔اسکا مقابلہ کرنے کے لیے تمہیں بھی اس دنیا میں قدم رکھنا ہو گا۔پارس کی دو کمزوریاں ہیں۔ایک وہ آدمی اندھا آدمی جس نے میری آنکھ پر وار کیا اور دوسری وہ لڑکی۔کالی آنکھوں والی۔تم ان تک پہنچو سئیرا۔میرے لوگ تمہاری مدد کریں گے۔اور ایف پی انو یسٹیگیشن ڈیپارٹمنٹ کے اندر گھسنے کا طریقہ ڈھونڈو۔وہ پارس عیسی مغلانی کا ڈیفینس ہاوس ہے۔۔۔۔۔ سمجھ گئی؟۔اب جب پارس نے مجھ سے دشمنی مول لی تو اسکا ہر محافظ بھی ہمارا دشمن ہے۔۔۔اب تم جاو۔"

سئیرا نے ہر بات سننے کے بعد پر عزم ہوتے ڈیڈ کو سر ہلا کر دلاسا دیا اور جھک کر انکی گال چومتی آنکھوں کے آنسو سنبھالتے ہی باہر چلی گئی،باہر کھڑے انسپکٹر نجف نے ایک ہی جھٹکے سے سئیرا کی بازو پکڑ کر دیوار سے پٹخا،وہ اسکے مضبوط شکنجے پر کراہ اٹھی پر آنکھیں نفرت سے بھر گئیں۔

"دوبارہ تم یہاں نظر آئی سئیر اجیکب تو میں مجبور ہو جاوں گا دنیا کو تم جیسی کرنج رائٹر کے شر سے نجات دینے کو۔ سمجھی۔۔اب دفع ہو جاو۔ ختم ہو گئی تمہارے باپ کی ملکیت"

نجف نے پکڑ کر باہر کا راستہ دیکھاتے دھکیلا تو سئیرا نے انگلی اٹھا کر نجف کی طرف پوائنٹ کی۔

"یو بلڈی با*، کان کھول کر سن لو۔باپ کی ختم ہو گئی ہو۔ سئیر اجیکب کی ملکیت کا قہرا بھی باقی ہے پارس کے دو ٹکے کے سیکورٹی مین۔ دیکھ لوں گی تم سبکو۔ایک ایک کو ہاتھ میں رکھ کر مسل دوں گی۔اور پہلی باری ممکن ہے تمہاری ہو"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

نجف کسی کی دھمکی سنتا نہیں تھا، گن نکال کر فائر کیا تو سئیرا کی بازو بس ہلکی سی گولی کے چھو جانے پر لہولہان ہوئی، سئیرا نے درد سے کراہتے خود کی طرف بڑھتے نجف کو دیکھ کر دیوار سے لگتے اکھڑتی سی سانس لی۔

"یہ پارس سر کو اس بے ادبی سے پکارنے کی ڈیوسزا تھی سئیرا۔ آئندہ انکا نام لو تو نظریں جھکا کر۔ جس کے لوگوں نے تمہارے باپ کو اسکی ٹرینڈ سیکورٹی سمیت پچھاڑ دیا وہ تمہیں تو پھونک سے بھسم کر دے گا۔ سو اپنی اوقات مت بھولنا۔ گیٹ اوٹ"

نجف کی نفرت اور دبنگ دھاڑ پر سئیرا ویسے ہی بازو پر ہاتھ دباتی اسے دھکیلتی پیر پٹخ کر چلی گئی جبکہ عقب سے نمودار ہوتی رہبر کو پاس آکر رکتا دیکھے نجف نے اپنے غصے کو کنٹرول کیا۔

"ایسے پنگے میرے ساتھ کیوں نہیں لیتے؟"

رہبر کی مسکراتی سرگوشی پر نجف کا عتاب چھٹ سا گیا، وہی گرم نلی والی گن اس نے دیوار سے لگتی رہبر کی گردن سے جوڑی۔

"تم تو میری بہکی نظروں کی تاب نہیں لا سکتی ہو، چلتی گن پر تو بنا گولی کھائے مر جاو گی۔ باز رہا کرو۔ جا کر سیکورٹی چیک کرو۔ اپنی بھی ٹائیٹ رکھو کیونکہ اس مشن میں میرے جیسا جن ہمہ وقت تمہارے گرد منڈلا تا رہے گا"

نجف نے گن ہٹائی اور پکڑ کر رہبر کو بھی باہر کا راستہ دیکھایا، وہ لبوں میں مسکراہٹ گھوٹے ہی جاتے جاتے پلٹی اور ہاتھ کو گن بنا کر چلاتی ساتھ آنکھ بھی دبا کر گئی، جبکہ نجف نے اسکے جاتے ہی فون نکال کر پارس سر کو ارجنٹ میل بھیجی، سئیر اجیکب انکے لیے خطرہ تھی یہ صاف نظر آرہا تھا اور نجف کی اطلاع پر پارس نئی حکمت عملی کے بارے جلد ہی کام شروع کروا چکا تھا، اسکا ہدایت بابا سرکار سے مسلسل مکمل رابطہ تھا۔

.._____..

کھانا دونوں نے ہلکا پھلکا ہی کھایا اور پھر میوزیکل ایونٹ میں گئے۔

میوزیکل ایونٹ میں ہر سانگ پیانو کی ردھم پر گنگنایا جارہا تھا اور پورے میلوڈی پیانو ہال میں مدھم سر سراتی لائٹنگز یہاں سے وہاں گھوم رہی تھیں، ہر طرف کپلز موجود تھے جو کچھ بس میوزک سے لطف اندوز ہو رہے تھے اور کچھ کپلز چیزی گیمز میں پارٹس لے کر انجوائے کر رہے تھے جبکہ بقیہ ڈانس میں مصروف تھے۔

وہاں ایک گیم یہ تھی کے لڑکا، بہت ساری لڑکیوں میں سے اپنی والی بس اسکے ہاتھ کی خوشبو سونگھ کر ڈھونڈ رہا تھا۔

روشانے کا دل یونہی چاہا کے پارس کا امتحان بننا ہے۔

"پارس ہم بھی اس گیم میں پارٹ لیں؟ پلیز؟"

روشانے نے ضد کرتے پارس کا ہاتھ کھینچے کہا، پارس نے اک نظر اس بدیسی ماڈرن لڑکیوں پر ڈالی۔

"تم ان کے پیروں کی خاک بھی نہیں روشانے۔ چھوڑو ناں"

وہ ان مغربی شوخ لڑکیوں کے بیچ تک روشانے کو کھڑا نہیں کرنا چاہتا تھا، لیکن اس وقت وہ ضدی بچی بنی بس ہر چیز منوانے کے موڈ میں تھی۔

"پلیز پارس۔ میں بھی دیکھنا چاہتی ہوں آپ بھی مجھے چھوئے بنا میری خوشبو سے مجھے پہچان سکتے ہیں یا نہیں۔۔ چلیں آئیں"

وہ پارس کو زبردستی گھسیٹ کر لے گئی، جبکہ ویسے تو ہر میل، ان سب عورتوں کے ہاتھ پکڑ کر خوشبو سونگھ رہا تھا مگر پارس کی آنکھوں پر جب پٹی بندھی تو اس نے چھ کھڑی ان لڑکیوں کے قریب بھی جانا مناسب نہ سمجھا، وہ سب ہی حیران تھیں جب پارس بنا انکو چھوئے انکے پاس سے گزرتا جا رہا تھا، آڈینس ہوٹنگ اور تالیاں بجا رہی تھی، روشانے ان لڑکیوں کی لائن میں سب سے آخر پر کھڑی تھی اور پارس کو اسکی خوشبو بنا بیچ میں رکے اسکے پاس کھینچ لائی۔

سب لڑکیاں گردنیں پھیر پھیر کر اس کپل کو دیکھنے لگیں، انکی آنکھوں میں تب رشک چھلکا جب پارس نے روشانے کے زرا قریب ہو کر اسکی خوشبو محسوس کرتے بھرپور یقین دلاتے اپنا ہاتھ آگے کیا جسے روشانے نے تھامنے کے بجائے اسکے فوری گلے لگی، وہ گیم کروانے والا میزبان اور وہاں سارے کپلز نے اک نامحسوس انداز میں ہالہ سا بنالیا۔

سب مسکرا کر اس کپل کی حوصلہ افزائی کر رہے تھے۔

"کاش یہاں میں چیخ کر کہہ سکتی"

وہ اسکے حصار میں کھڑی پارس کی آنکھوں سے پکڑ کر پٹی ہٹاتے متبسم پر اسرار ئیت سے بولی۔

"کیا؟"

وہ آنکھیں کھولے محبت میں دھت بولا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"وہی جو میرے منہ سے سننے کی تاب نہیں لا سکتے۔ آپ نے اتنی ساری لڑکیوں میں مجھے پہچان لیا پارس۔ آپ میری جان بننے جا رہے ہیں"

وہ ہنوز جذباتی ہو رہی تھی، پارس نے جھک کر اسکی جبین چومی اور وہ دونوں ہی میزبان کی پکار پر گردن گما کر متوجہ ہوئے جسکے ہاتھ میں ایک گفٹ تھا۔

"آپ دونے آج کی نائیٹ کی یہ گیم ون کی ہے اس لیے آپ دو کے لیے اگین یہاں ون نائیٹ سٹے کا فری گفٹ ہے۔ اسے آپ کبھی بھی اوئیل کر سکتے ہیں۔ ہیو آ گڈ ٹائم"

وہ میزبان اٹیلئین زبان میں اپنی خوشی کے اظہار کے ساتھ دونوں کو گفٹ دیے واپس بڑھا تو پارس نے مسکرا کر وہ کارڈ روشانے کو پکڑایا اور وہ لوگ اس ہال سے نکل کر اوٹ ڈور پول سائیڈ آئے، وہاں اس وقت ٹھنڈ کے سبب کوئی کپل نہ تھا، وہ بہت سارے گلابوں کے پودوں کے بیچ بنا نیلے پانی کا پول تھا جسکے کناروں پر بیٹھنے کی ڈھیڑ سی جگہیں بنی تھیں تا کہ کپلز وہاں بیٹھ

کر بھی وہ ویوو انجوائے کر سکیں، بڑے بڑے پلرز کے تھرو چھت سنبھلی تھی اور لائٹنگ اس وقت وہاں کافی مدھم تھی، پول کے اندر بھی واٹر پروف بیٹری لائٹس نسب تھیں جس سے پول کی سطح تک شفاف پانی کے اندر سے دیکھائی دے رہا تھا۔

"آپکو تیرنا سچ میں نہیں آتا پارس"

وہ کارڈ وہیں میز پر رکھے خود پارس کا ہاتھ پکڑ کر پول کے کنارے چلی آئی اور پارس کے ساتھ بیٹھی، پارس نے بھی پینٹ کے پائنچے تھوڑے مزید فولڈ کیے۔

"آتا ہے، لیکن پول میں نہیں جا رہے ہم۔ ٹھنڈ ہے۔ اور دیکھو پانی بھی ٹھنڈا ہے"

وہ دونوں ہی اپنے جوتے اتار کر ننگے پیر ہی پول میں ٹانگیں لٹکا کر بیٹھ چکے تھے، پیروں کو چھوتا ٹھنڈا پانی روشانے پر تب بے اثر ہوا جب پارس نے اپنی بازو اسکے اطراف لپیٹ کر روشانے کو خود سے جوڑا۔

"آپ ساتھ ہیں تو مجھے بس حرارت محسوس ہو رہی ہے۔"

وہ اسے مطمئین کرنے کو چہک کر بولی۔

"یہ اچھا سائن تو نہیں جو اتنی خوش ہو کر بتا رہی ہو"

وہ اسے ہلکا پھلکا ڈانٹنے کے ساتھ روشانے کے خوبصورت چہرے کے حصوں کو اکھیوں کی آنچ برابر بخش رہا تھا۔

"آپ ڈر گئے؟"

روشانے کے تاثرات دل میں چنگاری بھڑکانے جیسے شر دبار ہوئے تو پارس نے زرا دیر کو نظر اس سے ہٹائی، وہ اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر

ہولے ہولے دبانے لگا، روشانے کی پلکیں سرور سے حرکت کیں، وہ اسکی بازووں میں دبی اسکے سینے میں چھپ سی جاتی اسکے جسم کی خوشبو سونگتی آنکھیں موند گئی۔

"چلتے ہیں اب روم میں، آنکھیں بھاری ہو رہی ہیں"

یہ ماحول تو کمرے کی حلوت سے زیادہ خطرناک تھا۔

"میرے پاس آپکی ہر تھکن کا علاج ہے"

وہ اسکی بازووں کی گرفت ہٹائے اسکی طرف بیٹھی تو ٹانگیں اٹھا کر پارس کی گود میں رکھیں، پارس نے اسے پکڑ کر پول کارنر سے اٹھا کر اپنے تھائے پر منتقل کیا، یوں اب وہ بالکل ہی پارس کی بازووں میں اسکی سانسوں کے حصار میں قید ہو گئی۔

"بتا کیا رہی ہو۔ شروع کرو۔۔۔"

وہ خود سے بے خود ہو گیا کے وہ جل پری اتنی قریب تھی۔

"علاج کی کچھ شرائط ہیں۔۔۔"

وہ ایک بازو پارس کی گردن میں لپیٹے دوسرا ہاتھ اسکے ہاتھ میں تھمائے بہت آرام دہ انداز میں جھولتی بیٹھی تھی۔

"منظور ہیں۔۔"

وہ اسکے سر سے اتر جاتی شال پر بکھرے بالوں میں چہرہ چھپائے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں جکڑ گیا۔

"ارے۔۔سن تو لیں۔"

وہ اسکی آنکھوں کو خود پر جما دیکھنے کو مچلی تو پارس نے چہرہ اسکے بالوں سے نکال کر رخ مہتاب کی طرح چمکتی اس لڑکی کی صورت نہاری۔

"سننے سے زیادہ محسوس کرنے کی حس ایکٹیو ہے۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

وہ اس وقت کچھ دیکھنے کے قابل رہا ہی کہاں تھا۔

"ہاا۔۔نان رومنٹک۔۔میں نہیں بول رہی"

روشانے نے اپنی بازو اسکی گردن سے نکال دی اور اپنا سر پارس کے کندھے سے ٹکا دیا، پارس نے اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ سے چھو کر محسوس کیا، کچھ دیر پارس کچھ کہہ نہ سکا۔

"تو سن کون رہا ہے تمہیں؟"

وہ اسکی سرگوشی پر واپس گردن گما کر پارس کے چہرے کو دیکھنے لگی، وہ دیکھتی تھی تو دل اس شخص کی دلکشی سراہنے پر مجبور ہو جاتا۔

"پھر میرے ہاتھ کو تھام کر میرا منہ کیوں تک رہے ہیں آپ؟"

وہ اسکی نیلی آنکھوں کے ستارے چھو رہی تھی جو چمک میں چاند سے بھی روشن ہو گئے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zohranovelszone.com

"آنکھوں کا نشہ ٹوٹ رہا ہے ناں تبھی"

ناک سے ناک ملاتے سچائی کا برملا اعتراف، روشانے کے اندر ٹھٹھرتی لہر دوڑا گیا، ایک دوسرے کی سانسیں ہو کر بھی چہروں، لب و رخساروں کو چوم گئیں تو پل میں اپنی ہی ذاتی ہو گئیں۔

"اور ہاتھ۔۔ یہ کیوں مجھے چھو رہے ہیں؟"

وہ اپنی کمر سے پیٹ کی جانب سرکتی پارس کی بھاری انگلیوں کی حرکت پر آئیبرو اچکاتے اٹھلا کر بولی۔

"عادت سے مجبور جو ہیں۔۔"

وہ روشانے کے جسم پر سرکتے ہاتھ کو شکوہ موصول ہوتے ہی روک گیا، خاصی شرافت کا مظاہرہ کیا۔

"اچھا۔ چلیں مسکرا کر دیکھائیں"

ZUBIANOVELSZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس کی سنجیدگی کے سبب اپنے اندر سب ڈولتا ڈوبتا محسوس کرتی روشانے نے خوامخواہ اک بے ضرر سی خواہش کی۔

"وجہ دوناں۔۔۔"

خمار چھٹنے کے بجائے بڑھ رہا تھا، وہ اس نرم پُر حدت فسوں میں جکڑ رہا تھا۔

"کونسی وجہ لینا پسند کریں گے؟"

وہ جانتی تھی پارس عیسی مغلانی کو حد سے بڑھنا نہیں آتا تبھی رک جاتی گستاخ ہاتھ کی حرکت پر مطمئین ہو گئی۔

"کوئی بھی تم سے جڑی"

جذبات کے غلبے نے پارس کی آواز مدھم کی، روشانے کو شرارت سوجھی۔

"میں آپ سے بہت پیار۔۔۔"

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

اس سے پہلے وہ جملہ مکمل کرتی پارس نے گھبرا جاتے اپنا ہاتھ اسکے منہ پر رکھا۔

"خدا کی بندی! اتنا بھی خوش کرنے کا نہیں کہا تھا"

اس کی مضبوط آواز محبت کے اعتراف کی دہشت سے اچھی خاصی لرز گئی پر وہ لڑکی دبے منہ کے باوجود مسکرا کر جان ہی تو کھینچ گئی تھی۔

پھر جیسے سانس رکنے پر وہ مچلی ہی کے پارس جس نے اسے ہولڈ والا ہاتھ زیادہ جکڑا نہ تھا، کے ڈھیلا پڑنے کے سبب دونوں ہی اکھٹے پول میں جا گرے۔

اک پل تو روشانے کو لگا کسی نے واقعی برف میں گاڑ دیا ہو۔

پارس پانی کی گہری سطح سے ابھر کر باہر نکلا، اپنے بال ہاتھوں سے سہلا کر ماتھے سے پیچھے کیے ہی کے روشانے بھی مکمل بھیگ جاتی، پھولی ناہموار سانسوں کے سنگ پول کے پانی کی سطح چیرتی ہوئی باہر آئی۔

"تم ٹھیک ہو؟"

پارس نے اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اپنے قریب کھینچا، وہ پارس کے قریب جھٹکے سے آنے پر سنبھلنے کو بازو اسکی گردن میں حائل کر گئی۔

"ایکسٹر اٹھیک ہوں اس پول میٹنگ کے سبب۔(اوہ مین یو لک سو ٹمٹنگ اینڈ آئی ایم ڈیم ہنگری ناو)"

روشانے کو لگا مزید وہ پارس کو اس طرح نم نم بھیگے خلیے میں دیکھتی رہی تو سانس یہیں اسکے حصار میں چھوڑ کر ہوا میں معلق ہو جائے گی، تبھی اسکے گلے لگ گئی، پارس نے بھی نا سمجھی کے انداز میں مسکرا کر بازو کسے۔

"تمہارے بال جاتے ہوئے کسی نے دیکھ لیے تو؟"

پارس نے اسکے گیلے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اسکی ارد گرد شاں تلاشی پر وہ پول کے دوسرے کنارے جا چکی تھی۔

"میں پوری بھیگ چکی ہوں۔ آپکو صرف بالوں کی فکر ہے؟"

وہ آنکھیں بند کیے ہی بولی، آواز لرز گئی۔

"ہٹو۔۔۔۔ یہاں بیٹھو۔ ہلنا مت"

پارس نے اسے اٹھا کر پول سے باہر نکالتے آرام سے پول کے کنارے بٹھایا جو اس پر مسکرائی کے وہ واقعی پارس کے لیے ایک تنکا ہے۔

خود پارس نے واپس پول کے اندر جاتے سوئمنگ کے انداز میں پول کے دوسرے کنارے جا کر روشانے کی تیرتی شال اٹھائی اور واپس آیا، ایک ہی چھپاکے سے وہ پول سے نکلا اور روشانے کی گیلی چال مڑور کر پانی نچوڑا۔

روشانے نے پارس کی چپکی شرٹ اسکے پر کشش وجود سے دیکھتے بروقت نظریں چرائیں، پارس نے اسکی نچڑی شال روشانے کے سر اور اسکے اطراف لپیٹی اور اسے سنبھلنے کا موقع دیے بنا بازوؤں میں اٹھالیا۔

"پارس ہمارے جوتے اور وہ گفٹ کارڈ"

وہ اسکے حصار میں بچوں سا ہاتھ پیر چلاتے مچلی۔

"صبح لے لیں گے۔ ابھی تمہارا چینج کرنا ضروری ہے ورنہ بیمار ہو جاو گی"

وہ اسے اٹھائے ہی بیک یارڈ سے ہوتا ہی اندر داخل ہوا، پانی وہاں تک جاتے جاتے دونوں کے کپڑوں سے کافی حد تک پانی نچڑ گیا تبھی تو اندر ریزاٹ میں بس پارس کے گیلے پیروں کے نشان پیچھے چھوٹ رہے تھے۔

"آپکا چینج کرنا بھی ضروری ہے"

وہ اسے بری طرح ڈسٹرکٹ کر گئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"میرا کیوں؟"

وہ کہیں اندر سے جانتا تھا سب بس گھنا مسینا بن گیا، انکا روم آگیا تھا تبھی پارس نے اپنے پیر کا استعمال کرتے دروازہ کھولا۔

"تیرے بھیگے بدن کی خوشبو سے۔۔۔لہریں بھی ہوئیں مستانی سی"

وہ اسکے ساتھ لگتی چپکے سے پارس کے کان کے قریب بولی، پارس کے ہونٹوں پر سرور آگیں سی مسکان جگی پر جب تک روشانے پیچھے ہوئی وہ مہارت سے اس ہنسی کو ہونٹوں کے اندر چھپا گیا۔

"تم کچھ زیادہ ہی شاعرانہ نہیں ہو رہی آج۔۔۔چلو جاو چینج کرو اور آکر بستر میں گھسو"

پارس نے واش روم کا دروازہ بھی پیر سے کھولا اور روشانے کو آہستگی سے نیچے اتارا۔

"آپ بھی کر لینا میرے آنے تک۔۔۔اٹس این آرڈر"

روشانے نے اسے دھکیل کر باہر کیا اور جلدی سے ڈور لاک کر لیا۔

Zubinawelszone.com
SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMRWAMIRZANOVELS.COM

پارس نے بند ڈور کو دیکھتے مسکرا کر پلٹے اپنی گیلی شرٹ بٹنز کھول کر اتاری اور چینجنگ روم میں جا گھسا، وہاں شرٹس تو کافی تھیں پر پارس نے جب نکال کر دیکھیں تو اسے اندازہ تھا اسکی بازوان شرٹس میں شرطیہ پھنس جائیں گی۔

تبھی اپنی گیلی شرٹ ہی نچوڑ کر اس نے وہیں سائیڈ کارنر رکھے ہاٹ ائیر کلاتھ ڈرائے کلئنر سے اپنی گیلی شرٹ کی نمی ختم کی، اسے دس منٹ لگے پورے کپڑے سوکھانے میں، تبھی کافی زیادہ اریٹیشن بھی ہوئی۔

اسکی پینٹ، شرٹ اور انر مکمل تو نہیں پر کافی حد تک سوکھ گئے تو جناب بال بھی ڈرائے کرنے کے بعد جب تک باہر آئے، روشا نے بلیک نائیٹ سوٹ پہنے آکر لحاف میں گھس بھی چکی تھی اور بیڈ سائیڈ پڑی رومنٹک بک بھی اٹھا کر یونہی دیکھ رہی تھی۔

وہ قریب آتے ہی بیٹھا اور پیچھے کو گر گیا۔

"آپکو چینج کے لیے بھی بلیک ہی ملے کپڑے؟"

روشانے کے سوال پر پارس لیٹے لیٹے اس پری پیکر کی طرف گردن گما گیا جو نشے کی طرح حواسوں اور سانسوں میں اپنی بھیگی خوشبو سمیت گھل چکی تھی۔

"آگے سے اپنے بیگ میں میری بھی ایک ایکسٹرا شرٹ رکھ لینا جل پری"

روشانے نے ہنس کر بک واپس رکھی اور ٹیک چھوڑ کر آگے ہو کر بیٹھی جو اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں بھر کر چومنے کے بعد اسے ہی استحقاق کے سنگ تک رہا تھا۔

"ہاہا کیوں کوئی پوری نہیں آئی؟"

وہ بچارے کا مزاق اڑا گئی، پارس کو قبول تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"پتلے پتلے لڑکوں کی شرٹس رکھی ہیں سب، میری ایک بازو پر بھی نہیں چڑھیں۔ دس منٹ لگا کر ڈرائے ہوا ہوں۔ تھکا دیا اس مشقت نے"

وہ یہ بتاتے سچ میں مظلوم لگا، یا پھر یہ چاہتا تھا اب یہ تھکن روشانے اتارے۔

"آاااا۔۔مجھے کہتے میں مدد کر دیتی"

وہ ہنوز ہنسی تو پارس نے اٹھ کر سیدھا ہوتے اپنا سر روشانے کی گود میں رکھا۔

"تمہاری مدد لیتا تو پھر فائر بریگیڈ کو بلانا پڑتا۔ چلو سلاو مجھے۔۔۔۔۔"

وہ واقعی تھک گیا تھا تبھی روشانے نے مسکرا کر اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو پارس کے سر کے اب بھی گھنے مگر جڑوں تک گیلے فیل ہوتے بالوں میں داخل کیا۔

"یہ رات کبھی نہیں بھولوں گی۔ میں نے آپکے ساتھ بہت زیادہ انجوائے کیا پارس"

وہ اسکے مسکراتے اظہار پر آنکھیں کھول کر تھکے تھکے انداز میں روشانے کو دیکھنے لگا۔

"میں نے بھی۔ سو جاو تم بھی۔ ٹانگیں سیدھی کر لو۔ اگر میرے سر کے وزن سے تھک جاو تو بال کھینچنا میں دور ہو جاوں گا"

وہ زرا سا اٹھا تو روشانے نے اپنی بیڈ ٹانگیں سیدھی کیں جبکہ وہ واپس اسکی گود میں سر رکھے لحاف کے اوپر ہی لیٹا تھا۔

"بال نہیں کھینچ سکتی۔ اتنے پیارے اور گھنے ہیں۔ ایک بھی جڑ سے ٹوٹا تو دکھ ہو گا۔ میں آپکے سر کے وزن سے نہیں تھک سکتی اس لیے آپ پر سکون ہو کر سو جائیں۔ میں یہاں بہت کمفرٹیبل ہوں"

وہ اسکے بالوں میں دھیرے دھیرے ہاتھ پھیر کر بولی، پارس نے اک بار پھر نظر روشانے کی آنکھوں پر ڈالی، اسکا ناک، گال یہاں تک کے ہونٹ سب گلابی ہو رہے تھے۔

"آئی تھنک دس آز ناٹ گڈ آپشن۔۔۔۔میرے پاس آو"

وہ اٹھ کر بیٹھے اسکی سائیڈ ہو تا لحاف خود پر کیے ٹھیک سے نیچے ہو کر لیٹے بازو کھول گیا جس پر روشانے نے گھبرا کر پارس کو دیکھا پھر ساری سوچیں جھٹک کر اسکے حصار میں سما گئی۔

"اب بھی کمفرٹیبل ہو؟"

پارس نے اسکے کھلے بال اپنے پیچھے بکھیرتے سوال کیا جو اتنے قریب پھر دھڑکنے لگی تھی۔

"لگ تو رہا ہے کے ہوں۔"

وہ سمجھ نہ پائی دل اتنی تیزی سے کیوں دھڑکنے لگا ہے۔

"جب لگے نہیں ہو۔بتا دینا۔کر دوں گا۔گڈ نائیٹ"

ZUBIN NOVELS ZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

اسکے رخسار کا گلاب پن لبوں سے چھو کر بڑھاتے وہ اسے اپنی گردن کی اور سرکاتے بازو اطراف باندھے آنکھیں موند گیا اور روشانے نے بس آج اس بندے کے سحر سے بچ جانے کی دعا ہی مانگی تھی۔

بہت مشکل تھا پارس کے اتنے قریب نیند جیسے بے کار سکون میں اترنا، وہ تو سو گیا کیونکہ روشانے کو اسکے اپنی کمر پر حرکت کرتے ہاتھ کے رک جانے سے اندازہ ہوا۔

وہ احتیاط سے چہرہ پیچھے کرتی اسکے سونے کا یقین کرتے ہی گہرا سانس کھینچ کر زرا اسکی حصار میں ہی چہرہ دور کرے پارس کو دیکھنے لگی، آنکھوں میں نرمی اترتی گئی، وہ نرمی جلد ہی وارفتگی میں بدل گئی۔

"آئی لو یو سو مچ۔ میں آپ سے پاگلوں کی طرح پیار کرتی ہوں پارس۔ میں یہ سب بتا کر آپکی آنکھوں کی وہ خوشی دیکھنا چاہتی ہوں جو میرے وجود سے جڑا آپکا سب سے بڑا سکھ ہو گی۔ اف وہ لمحہ شاید ابھی میں بھی نہیں سہہ

سکتی۔ لیکن پھر بھی پتا نہیں کب آپ مجھے اس بے بسی کی قید سے رہائی دیں گے۔ لیکن کوئی بات نہیں۔ میں آپ سے ہمیشہ یونہی سوتے میں سب کہہ کر خود کو سکون پہنچالیا کروں گی۔ چند دن ہوئے آپکا ساتھ ملے پر لگتا ہے ہم سترہ سال بچھڑے ہی نہیں۔ اتنا مل گئے آپ مجھے۔ آپکا مجھے چھونا، دیکھنا۔ بہت ہی الگ ہے پارس۔ یہ خوشی، یہ راحت میں نے زندگی میں کبھی محسوس نہیں کی۔ بس میں آپ کے ہونے تک زندہ رہنا چاہتی ہوں۔ آئی لو ویو۔۔۔۔ سن رہے ہیں ناں۔ آئی لو ویو۔۔۔ آئی لو ویو"

وہ سرگوشیوں میں کہتی پارس سے سب کہہ رہی تھی اور نیند پارس کی بہت گہری تھی تبھی روشانے کو فیوچر میں یہ چیز بہت سپورٹ کرنے والی تھی۔

"بس۔ مزید آپکو نہیں دیکھ سکتی"

جب دل میں امنگنیں بے قابو ہو کر پھوٹیں تو روشانے نے واپس چہرہ پارس کی گردن میں چھپالیا اور سونے کی کوشش کرنے لگی جو اسے یقین تھا ابھی تو

کامیاب نہیں ہو گی، ہاں پارس سے زرا دور ہو کر سوتی تو شاید آنکھ لگ جاتی اور یہی ہوا۔

صبح جب پانچ تک روشانے کی آنکھ کھلی تو وہ میٹرس کے دوسرے کنارے کروٹ پر سو رہی تھی، پارس جاگ کر اٹھ چکا تھا، اور فجر کے بعد زرا جیم نکل گیا تھا۔

ورک اوٹ کر کے جب وہ واپس آیا، وہ ابھی بھی آدھی جاگی آدھی سوئی کیفیت میں جمائی لے رہی تھی، پھر اٹھ کر اس نے وضو کر کے فجر ادا کی اور واپس آکر کاوچ پر بیٹھی، نیند آنکھوں سے اڑ چکی تھی۔

آہٹ پر وہ دروازے کی طرف دیکھنے لگی، پارس کو اندر آتا دیکھتے ہی وہ کاوچ سے اٹھ کھڑی ہوتی پارس کی طرف جاتے اسکے گلے لگ گئی۔

"کہاں چلے گئے تھے پارس؟"

وہ ڈوبتی نم آواز میں بولی۔

"جم گیا تھا، تم ڈر گئی"

اس کی پشت سہلاتے نرمی سے کہا۔

"وہ کل جو کچھ جیکب مارک کے ساتھ ہوا۔ تھوڑا گھبرا رہی تھی میں"

پارس نے بازو جکڑے، وہ اسکی آواز میں منجمد نمی با آسانی بھانپ گیا، پھر زرا دور ہو کر روشانے نے پاس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھر کر آنکھوں کی بھی جائزہ لینے کے بعد تسلی کروائی۔

"وہ اپنی مرضی سے اب بس سانس لے سکتا ہے۔اسکے تمام اختیارات بھی اب میرے پاس ہیں۔میں ہوں Ndrangheta کا واحد اونر۔ سو اب ہر کوئی مجھے سوچتے ہوئے بھی خوف کھائے گا"

حصار مضبوط کرے ہی وہ اپنی سحر انگیز آنکھیں، روشانے کے چہرے پر زرا مزید پیچھے ہو کر ٹکائے بولا تا کہ صبح صبح وہ روشن کالی آنکھیں نہار سکے، اپنا ایمان بگھاڑ سکے۔

"میرے سوا"

وہ یہ دو لفظ کہتے جس غلط فہمی میں تھی وہ پارس نے اسکی جانب سر خم کر کے جھکتے دور کی، سانسوں کے سنگم میں دہکتی آگ سی جل اٹھی، امرت خیز تھا یہ اپنا پن، یہ نشاط، اس قدر بے خودی میں اسکے حواسوں میں اتر گیا کے روشانے بگھڑتے دل کے معاملات پر مزاحمت کرتی اسکو خود سے دور کرنے پر مجبور ہوئی، وہ جھٹکے سے دور ہوا تو روشانے کی بھاری سانسیں، خوف سے بھری کالی آنکھیں، بکھرے بال، دھڑکتا مچلتا دل چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کے وہ اسے ڈرانے میں کامیاب ہے پر جب پارس نے اسکے بکھرے بال سمیٹ کر ماتھا چوما تو روشانے کو اپنے ڈر جانے کے فیصلے پر نظر ثانی کرنی پڑی۔

"غلط فہمی ہے تمہاری۔۔۔۔ صبح صبح اتنی قریب آو گی تو یہ نیچرل حملہ تو ہو گا اوپر سے بال بھی کھول لیتی ہو۔ کل بھی کہا تھا تمہارے معاملے میں آہستہ آہستہ بد تمیز ہو رہا ہوں۔ جاو چینج کرو۔ میں نے تمہارے کپڑے ڈرائے کلین کروا دیے تھے"

اپنے شدید رد عمل سے روشانے کی سٹی گم کرنے کے بعد اسکے چہرے پر پڑتی اپنی بھاری دبیز سانسوں کے نتائج سرور سے دیکھے، جسکا سانس سینے میں جکڑا تھا، آنکھیں رحم کی طلب سے لبالب تھیں، وہ اسے خود سے رہائی دیے جا کر شان سے کاوچ پر بیٹھ گیا۔ وہ نظریں چراتی مکمل گھوم گئی۔

روشانے اپنے ڈرائے کپڑوں میں واپس آ کر واپسی کے لیے ریڈی ہونے بھاگی۔

اندر ہی شوز پہنے بالوں کو بھی اس نے واپس ربڑ کیپ کے بعد ہیڈ کیپ میں چھپا لیا تھا اور بس اپنی گردن پر سجی عنابی مہر چھپانے کے جتن ہی کر رہی تھی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ریڈی ہو گئی۔۔۔ چلو نکلتے ہیں۔ ناشتہ باہر کریں گے"

اسے باہر آتا دیکھے پارس نے فون سامنے میز کی سطح پر رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا، وہ سر ہلائے چلتی ہوئی دیواری آئینے کے پاس جا رکی۔

"اتنا ڈراک نشان ہے یہ چھپ بھی نہیں سکتا پارس۔ آپ نے اپنی گردن کے نشان کس سے چھپائے تھے جو مجھے کل سے نہیں دیکھائی دیے۔ آپکے بھیگنے کے باوجود بھی نہیں"

وہ فکر مندی سے پلٹی تو پارس نے قریب آتے بازووں میں بھر لیتے روشانے کی گال سے اپنی کھردری گال رب کی، وہ اسے آئینے میں دیکھتا مدہوش سا مسکرایا جو فکر سے ہلکان ہو رہی تھی۔۔

"واٹر پروف جیل بیس سے۔ وہ صرف کلنزنگ اور سکرب سے ہٹتی ہے۔ تم مت چھپاوناں اسے۔ تمہاری شرٹ کے کولر کے اندر ہے۔ اور یہ واقعی بہت ڈیپ ہے۔ آئی ایم سوری، دوبارہ خیال رکھوں گا۔"

پارس کی معذرت پر وہ جو چڑ رہی تھی، مسکرا دی۔

"خیال رکھنے کی ضرورت نہیں۔ بس مجھے بھی وہ جیل بیس گفٹ کر دیں۔ آپ میرے ساتھ ایف پی چل رہے ہیں ناں آج؟"

روشانے نے اشتیاق سے یقین چاہا۔

"یس چل رہا ہوں۔ میں شاور لے کر آتا ہوں۔ تب تک مکمل تیار ملو"

وہ جانے لگا جب روشانے نے روکا۔

"مجھے چھونے کے بعد شاور لینے کی بات واقعی سچ تھی؟"

وہ روہانسی ہوئی۔

"ورک آوٹ کر کے آرہا ہوں۔ باڈی ہیٹ کر رہی ہے ابھی تک، ٹھنڈ بے اثر ہے۔ اسے کول کرنا ضروری ہے۔ تم میری ایسی بکواس سیریس نہ لینا دوبارہ جل پری۔ تمہارے ہاتھ لگے پارس عیسی مغلانی کو تو کبھی گرم سرد ہوا نہ لگنے دوں۔ تمہارا چھونا اتنا قیمتی اور مقدس ہے میرے لیے۔ اپنی تیاری پوری کرو"

رگ رگ میں سکون اتارے وہ اسکی گردن کے پاس جھکے نرم سا لمس رکھتے پلٹ کر اسے آزاد کرے چلا گیا اور روشانے کے لیے ہر آتی جاتی سانس ٹھہر سی گئی۔

.._____..

ایس مروہ مرزا کے مزید ناولز پڑھنے کے لیے ویب سائیٹ ضرور وزٹ کریں۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
www.smerwamirzanovels.com

"خیال رکھنا اسکا۔میرا دھیان تم دونوں پر اٹکا رہے گا۔"

سہانہ اپنا سامان ملازم کو تھمائے خود بھی ہیڈ فون لگاتی فون سکرول کرے ممی کو بائے کہے باہر جا چکی تھی جبکہ پریسہ نے ابراہیم کی بازو پکڑ کر اسے روکتے تمہید افکر جتائی جو اس وقت کوزی بلیک ٹروازر، پولو لائیٹ شرٹ میں سنیکرز کے ہمراہ چارمنگ لگ رہا تھا جبکہ جیکٹ اس نے بازو پر رکھی تھی۔

وہ سمجھ سکتا تھا ایک ماں کے احساسات۔

"مجھ پر جتنا بھی اعتبار ہو جاتا۔ آپ دوا سے میرے ساتھ نہ بھیجتے تو زیادہ بہتر تھا پریسہ آنٹی۔"

وہ ایسا محدود سوچنے کا قائل نہ تھا پر سہانہ کی ذہنی ابتری نے اسے بھی رات سے ہراساں کر رکھا تھا۔

"اعتبار الگ چیز ہے اور یقین الگ۔ ہمیں تم پر یقین ہے۔ ویسے بھی تمہیں اسکے ساتھ تبھی بھیج رہے ہیں کیونکہ وہ اکیلی خود کے ساتھ کچھ بھی کر سکتی ہے۔ مجھے کیمپنگ بالکل پسند نہیں ہے نہ ہاشم کے پاس وقت ہے کہ اسکے

ساتھ جا سکیں، چھوٹی بچی تو ہے نہیں کے ہم اسے پلو سے باندھ لیں۔ تو ایسے میں تم ہی ہو جسے ساتھ بھیج کر ہم مطمئین ہو سکتے ہیں۔ اب ساری فکریں یہیں چھوڑو اور جاو۔ اپنی اور اسکی خیریت بتاتے رہنا"

مزید کوئی اعتراض کرنے کی پری نے اسے اجازت ہی نہ دی، ابراہیم کو سی آف کرے وہ واپس لان کی طرف آئیں تو ہاشم کو کال پر خفا دیکھتیں خود بھی ساتھ ہی بیٹھیں۔

"تمہیں وہاں شادی اٹینڈ کرنے بھیجا تھا یا شادی کرنے، یہ عمر ہے تمہاری سیریس ہونے کی؟ ابھی زندگی میں بہت عورتیں آئیں گی سمجھے، ہر کسی پر پھسلنا بند کرو ورنہ تمہاری یہ آزادی ساری ختم کر دوں گا۔ گدھا کہیں کا"

پریسہ نے ہاشم کا غصہ تکتے جھٹ سے ان کے ہاتھ سے سیل فون چھپٹ کر کان سے لگایا جہاں آہل میاں اٹھ تو چکے تھے پر خماریاں تھیں کے بستر چھوڑنے کا ارادہ توڑ رہی تھیں۔

"کیا ہو گیا آہل میری جان۔ بابا کیوں ڈانٹ رہے ہیں؟"

ہاشم تو منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑاتے اٹھ کر چلے گئے جبکہ پریسہ کو پریشانی گھیر گئی۔

تکیہ سینے میں لپیٹے ہی وہ سانس بھر کر مسکرایا، تصور کے پردے میں اک گھنگریالے بالوں والی اتر آئی تھی۔

"ممی۔ آئی ایم ان لوو۔۔۔ سیریس والا۔ آپ اور بابا والا"

آہل کو لگا تھا جس قصہ جان پر بابا ڈانٹ گئے، وہ نازک دل والی ماں ضرور سمجھ لے گی پر ادھر تو پریسہ کی کھنکتی ہنسی، آہل میاں کے ارمانوں پر دگنا پانی بہا گئی۔

"میری جان پہلے زمین سے اُگ تو لو پھر سیریس ہونا لووو میں۔"

وہ بے تابیوں کا جہاں بنا اٹھ بیٹھا۔

"کیا سیریس ہونے کے لیے میچور ہونا ضروری ہوتا ہے، کبھی کبھی دل بہت بری طرح اٹک جاتا ہے ممی، نکالنے کی کوشش میں دل کے زخمی ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ آپ تو سمجھیں۔"

وہ سمجھانے کی کوشش میں سنجیدہ ہوا تو پری نے بھی مسئلہ سنگین محسوس کرتے توجہ مبذول کی۔

"میں کیا سمجھوں میری جان۔ جب تک تمہاری سٹڈی مکمل نہیں ہوتی۔ تم صرف فرینڈز بنا سکتے ہو۔ منگیتر بیوی نہیں۔ یہ سب کرنے کے لیے پوری زندگی پڑی ہے۔ پہلے ڈگری لو بزنس ایڈمنسٹریشن کی پھر بتانا کہ سیریس ہو گئے ہو۔ اور وہ بھی تو ابھی چھوٹی ہی ہو گی بھئی"

آخری جملے پر آہل نے غیر مرئی نقطے پر نگاہ جماتے گہری سانس کھینچی۔

"وہ مجھ سے کچھ سال بڑی ہے، اگر اسکی شادی ہو گئی؟"

آہل کو نئی فکر ستانے لگی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"اف آہل۔ تم تو میرے ییے بیٹے ہو۔ یہ کس پنگے میں پڑ گئے ہو۔ میں سخت ڈانٹوں گی اگر دوبارہ یہ سب فضول کہا۔ چلو بس نمٹاو شادی اور جلدی واپس آو۔ مس کر رہی ہوں میں اپنی چھوٹی جان کو۔ طبعیت ٹھیک ہے ناں۔ کوئی ڈسٹ الرجی تو نہیں ہوئی ناں"

پریسہ اور بابا دونوں کی طرف سے آہل کو جواب مل چکا تھا تبھی بنا جواب دیے بد تہذیبی سے کال کاٹ دی، پریسہ نے کٹی کال پر فون، کان سے ہٹا کر سکرین دیکھی۔

مارننگ کافی بنا کر لاتے ہاشم ایک مگ پریسہ کے سامنے رکھتے خود بھی زرا تناو والے تاثرات کے سنگ ساتھ براجمان ہوئے۔

"پریسہ۔ آہل کو سمجھا دینا کے فارس کے اس دوست بالاج کی بیٹی کا خیال دل سے نکال دے۔ میں نے سمجھایا تو اسے کافی ناگوار گزرے گا"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

ہاشم کی خفگی کچھ سخت محسوس کرتے پریسہ نے انکے چہرے کے تاثرات ٹٹولے۔

"ہاں ابھی آہل کی عمر نہیں ان چیزوں میں پڑنے کی۔ کیا کوئی اور بھی وجہ ہے ہاشم؟"

پریسہ پوچھے بنا نہ رہ سکیں۔

"ہاں۔ وہ انکی سگی بیٹی نہیں ہے۔ فارس نے سب بتا رکھا ہے مجھے۔ وہ انھیں کچرے کے ڈھیڑ سے ملی تھی جسکا نام انہوں نے شیز ابالاج رکھا تھا۔ جسکی دونوں نے بے اولاد ہونے کے سبب بہت اچھی پرورش کی ہو گی پر مغدام خاندان کی کچھ روایات ہیں جنکا تمہیں اچھے سے علم ہے۔ کون جانے کس کا خون ہے وہ بچی۔۔ جائز بھی ہے یا۔۔۔۔۔ ایسی مشکوک بہو اپنے خاندان میں نہیں لا سکتا کیونکہ بہو، خاندان کے وارث کو جنم دے گی جسے بہت سوچ سمجھ کر چننا ہو گا۔"

ہاشم یہ سب اتنے آرام سے بتا رہے تھے اور پری صدمے میں مبتلا ہاشم کا منہ تک رہی تھیں۔

"آہل نے کال کاٹی۔ اچھا سائن نہیں ہے۔ چلیں وہ پرسوں آتا ہے تو میں سمجھاوں گی آپ ٹنشن نہ لیں۔"

پریسہ نے بظاہر تو مطمئین کر دیا پر وہ اندر سے کافی ڈسٹرب ہو چکی تھیں۔

..._____..

گلوما میں میٹنگ کے بیچ آتی کال پر حاتب کو ارجنٹ وئیر ہاوس نکلنا پڑا اور آگے وہاں پہنچ کر جو خبر سننے اور صورت حال دیکھنے کو ملی وہ اسکے پیروں سے زمین کھینچ گئی۔

مصباح منصور کے لوگ اسے رات ورات حاتب کے لوگوں کی قید سے نکال کر لے گئے تھے اور صرف قید سے رہا نہیں کیا تھا بلکہ حاتب مغدام کے چھ لوگ مار گئے تھے۔

"اسکے لوگوں کو اسکا پتا اسکے شوز میں چھپے ٹریکر سے چلا۔ وہ یہاں چھٹا بدمعاش ہے جسے جیل بھی زیادہ دن رکھ نہیں سکتی تھی۔ قتل کے الزام کے باوجود۔ میں جب صبح آیا تو دو زخمی لوگوں کے سوا یہ چھ کے چھ مر چکے تھے۔ مصباح منصور کا فرار ہونا اچھی خبر نہیں ہے"

اسی کے آدمیوں میں ایک نے اس ناکامی کے اثر سے جھلستے حاتب پر مزید قہر کی مانند پچھتاوا اور خدشہ اگلا۔

"اول وہ فرار ہوا، دوسرا میری قید سے ہوا۔ دو دو جرم ہیں اسکے نامہ اعمال میں جو واجب القتل بنا چکے ہیں اسے۔ ان چھ کی تدفین کا انتظام کراوو۔ فورا"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ حکم سرد تھا، آواز بھاری ترین تھی جسکے ساتھ سوز اور وہشت کے رنگ لتھڑے تھے، اسکا آدمی حکم کی تعمیل میں سر ہلاتے وہاں سے گیا تو حاتب

نے ان خون میں لت پت اپنے ہی لوگوں کی لاشوں کو سرسری دیکھتے وئیر ہاوس سے قدم باہر نکال دیے۔

وہ باہر آکر پہلی سوچ عمائمہ کے بارے ہی سوچ سکا۔

فوراسے فون نکال کر نمبر ڈائل کیا، عمائمہ کا فون بند تھا اور حاتب مغدام کی لمحہ بھر چلتی کائنات تھم گئی، وہ بھاگنے کے انداز میں وہاں سے دوڑا۔

جبکہ دوسری جانب وہ سو رہی تھی، مصباح منصور کی حالت ابھی ایسی تھی نہیں کے وہ اپنے زخموں کی مرہم پٹی کے سوا کچھ سوچ سکتا۔

اگلے ایک گھنٹے تک وہ سارہ کو دروازے میں کھڑا پریشان کر گیا۔

"آپ اور عمائمہ ٹھیک ہیں سارہ؟"

سارہ اسے صبح صبح گیٹ پر دیکھ کر خود بھی گھبرا گئی تھیں اوپر سے اسکا سوال، خوف و خدشے کی دبیز تہہ میں لپٹا تھا۔

"ہاں۔ لیکن تمہیں کیا ہوا ہے؟ چہرہ کیسے پیلا پڑ رہا ہے۔ آو اندر ناشتہ بناتی ہوں"

مقابل کی بے کلی بھانپتے نرمی سے استفسار کرتے ہی اندر آنے کی دعوت دی۔

"نہیں سارہ۔ اندر آنے کا وقت نہیں ہے۔ مصباح منصور میرے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ محتاط رہیے گا۔ میں اسے جب تک دبوچ نہ لوں۔ عمائمہ کی ایکسٹرا کیئر کیئجے گا"

وہ یہ سب سارہ سے چھپانا نہیں چاہتا تھا، انکے چہرے پر دفعتا سفیدی کھنڈی۔

"کیسے جانے دیا تم نے حاتب۔ اس سے اچھا تھا ناں وہ جیل میں جکڑا ہوا تو تھا۔ تم نہیں جانتے وہ کیسی گندی چیز ہے۔ میں اگر عمائمہ کو اس سے بچا سکتی ہوتی تو میں نے یہ بہت پہلے کر لیا ہوتا۔ تم نے پریشان کر دیا ہے مجھے"

یہ کوئی چھوٹی بات نہیں تھی، سارہ کا پینک کرنا برحق تھا۔

"سارہ سارہ۔۔۔بات سنیں۔میں اسے آج ہی ڈھونڈلوں گا۔بس آپ گھر سے مت نکلیے گا۔اور یوں گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ سمجھیں؟"

وہ انکی گھبراہٹ دور کرنے کو انکو شانوں سے ہولڈ کرے سمجھانے کی غرض سے انکے ڈرے جھکے چہرے کو تکنے لگا جو سر اٹھا کر سر تو ہلا رہی تھیں پر انکی آنکھوں میں اک گھٹن صاف واضح تھی۔

"مجھے اپنی فکر نہیں ہے حاتب۔وہ جاسیہ کی موت کے بعد اور اب جیل سے آنے کے بعد کھل کر درندگی پر اترے گا جسکا علم ہے مجھے۔بس تم اپنی عمائمہ کی حفاظت کرلینا۔آو ناشتہ کرلو۔اک کپ کافی پی لو۔۔۔۔میری گھبراہٹ بہت بڑھ گئی ہے۔۔۔"

وہ مزید بولیں تو حاتب نے انکے ہمراہ اندر قدم بڑھائے،وہ کچن میں انکے پیچھے داخل ہوا جو اسے ساتھ ساتھ مصباح اور جاسیہ کے ازواجی تعلق کا بتا رہی تھیں جو ہمیشہ سے کچھ اچھا نہ رہا تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"عمائمہ کو بھنک بھی نہ لگے سارہ کے ہمارے بیچ کیا ڈیل ہوئی تھی۔ اگر اسے پتا چلا کے میں نے آپکو ایف آئی آر واپس لینے کا کہا تو وہ بد گمان بھی ہو سکتی ہے۔ میں بس اس بے غیرت کو اپنے ہاتھوں سے سزا دینا چاہتا تھا۔ اس ہر گھٹن اور آنسو بھری سانس کا تاوان لینا چاہتا تھا جو عمائمہ نے اسکے سبب لی"

سارہ کے ہاتھ کافی بیٹ کرتے تھمے، وہ گردن گما کر آنکھیں اٹھائے رشک سے حاتب کو تکنے لگیں، وہ ہیرے سے کم چمک نہیں رکھتا تھا، اسکی آنکھوں کی پر خلوص چمک سے آنکھیں خیرہ ہونا فطری تھا۔

"ایک بات پوچھوں؟ کیا عمائمہ سے سچ میں اتنی محبت ہو گئی تمہیں۔ کڈنی دینے تک تو میں حیران تھی، تمہاری التفات بھری نظروں پر پریشان ہوئی اور اب تمہاری یہ ساری باتیں سن کر ہلکان ہو رہی ہوں۔ جس محبت سے میں واقف ہوں وہ تو اتنی اچانک نہیں ہوتی۔ کیا کوئی اور بھی وجہ ہے تمہاری عمائمہ کی طرف جھکاو کی، جو مجھ سے چھپی ہے؟"

سارہ کے سوال تو جھٹلا دیتا، انکی آنکھوں کی سوالیہ فکریں چاہ کر بھی جھٹلانے کا دل نہ چاہا لیکن وہ یہ راز اپنے سائے کو بھی نہیں بتا سکتا تھا۔

"بس وہ دنیا کی دوسری لڑکیوں جیسی نہیں ہے سارہ۔ آپکے نظریے میں محبت اور ہو گی، وقت لینے والی، تسلی کی حد تک محبوب کو پرکھنے والی۔ میرے نزدیک تو محبت بنا وقت لیے سامنے والے کو اپنا مان لینے کی ادا ہے۔ خیر میں پھر کبھی پی لوں گا کافی۔ ابھی مجھے جانا ہو گا"

وہ بے چین تھا، اسکے کسی وجود کے خطے کو ابھی قرار آنا مشکل تھا، سارہ نے بھی مزید اصرار و ضد نہ کی اور دعا دیتے اجازت دی، وہ باہر نکلا پر دل نہ مانا کے بنا عمائمہ کو دیکھے جاتا تبھی اسکے کمرے میں داخل ہوا۔

وہ نیم روشنی میں زرا سی کروٹ پر اپنے گھنے بال کھولے آرام دہ میٹرس پر کسی نرم آسودہ جہاں سی سو رہی تھی، وہ اسے سکون میں دیکھ کر اپنی سختیاں کم محسوس کرتے پاس ہی بیٹھا۔

"تم سے اتنی شدید محبت میری سراسر سزا ہے۔اور میں اپنی اس سزا پر اتنا راضی ہوں جیسے کوئی من پسند انعام پر ہوتا ہے۔میں نے تم سے اور روشانے سے جو چھینا ہے،اسکا نعم البدل اک دن ضرور لا کر دوں گا۔وہ تو لڑ کر اپنا حق چھین لینے والوں میں سے ہے،مجھے اسکے خسارے کا دکھ ہو بھی کیسے کے اسکے پاس تو میرا آلائم ہے۔لیکن مجھے تمہارے خسارے کی خاطر جان بھی دینی پڑی تو دوں گا۔پہلے زرا اس مصباح کو دیکھ لوں۔۔۔۔بس تم محفوظ رہنا۔میں تم پر آنچ نہیں دیکھ سکتا"

وہ نرم نیند میں مبتلا تھی،اسکا سر نرم تکیے پر تھا،حاتب نے اسکے ہاتھ کو پکڑ کر بس جذبات کی شدت کے آگے ہار جاتے ہارے عاشق کی مانند چوما اور پاس سے اٹھنے ہی لگا جب وہ گداز مخملی انگلیاں اسے اپنے ہاتھ میں الجھتی پھنستی محسوس ہوئیں۔

وہ واپس بیٹھا، محسوس کیا وہ کسی بھیانک خواب سے ڈر رہی ہے تبھی تو درد کے باوجود اسکے چہرے پر جھک کر جب اسکے عرق آلود ماتھے کو چوما، تو اسے اپنے ہاتھ کے گرد ان انگلیوں کی گرفت نرم پڑتی محسوس ہوئی۔

"یہ ڈر رہی ہے۔اور میں بھی۔کے کہیں اسکے چہرے کے اتنی نزدیکی میں نقش نہ مٹادوں۔ کیسی لڑکی ہے، مجھے صبر کرنا پڑتا ہے۔اف۔۔۔۔میں کیوں آگیا یہاں۔"

وہ اسکی نرم گرم سانسوں کی حدت سے پاگل سا ہوا، فورا دور ہوتے اٹھ کھڑا ہوئے اپنا ہاتھ بڑے جبر سے عمائمہ کے ہاتھ سے نکالا، اک نگاہ اس بے جبر سراپے پر ڈالتے وہ اپنی بہکتی نظروں کو لگام دلاتے چپ چاپ اسکے کمرے سے کیا گھر سے بھی نکل گیا۔

مصباح منصور کو اسکے لوگ گھر لائے تھے، وہ لگژری ولا تھا، ڈاکٹر نے مصباح منصور کے کٹے ہونٹ، پھٹے گال، نیل پڑے وجود کی جانچ کر کے کچھ

ادوایات اور سکون کا انجکشن دے دیا تھا جبکہ اسکا خاص آدمی ڈاکٹر کی طرف تک رہا تھا کے وہ کچھ بھولے۔

"کنڈیشن سٹیبل ہونے میں ممکن ہے کچھ گھنٹے لگیں۔ ایسا وار کیا گیا ہے کہ بظاہر زخم منہ کے سوا کہیں نہیں پر پورا جسم پین میں ہے۔ دھیان رکھو انکا"

ڈاکٹر نے اپنی پیشہ وارنہ ذمہ داری پوری کی اور نکل گیا جبکہ اسکے جاتے ہی مصباح منصور نے آنکھیں کھولتے اپنی آدمی کو دیکھا۔

"ع۔۔۔ مما ئکہ چاہیے۔ لے کر آو۔ اس سارہ نے مزاحمت کی تو اسے ٹھوکنے کی اجازت ہے۔"

مصباح کی مری مری آواز پر بھی اسکا آدمی حکم بجالاتے ہی فوری حکم کی تعمئیل میں جت گیا۔

جبکہ حاتب نے اپنے تمام لوگوں کو متحرک کر دیا تھا، وہ سب ہی مصباح منصور کی تلاش میں لگ چکے تھے۔

.._____..

"پارس۔۔ناشتہ تو کریں انسانوں کی طرح۔کب سے فون پکڑا ہے۔کس گرل فرینڈ کے میسج آرہے جو اگنور کرنے کی جرت نہیں"

ریسٹورنٹ کے بجائے وہ ایک اوپن سے بریک فاسٹ کیفے Pizzeria Ristopub آئے تھے،کچھ اہم ای میلز چیک کرنے کے بیچ پارس نے بس فروٹ سیلڈ ہی لیا تبھی تو وہ چڑ گئی جو اپنا ناشتہ ختم بھی کر چکی تھی،دہی کے ساتھ ڈرائے فروٹس،فریش فروٹس،اور نٹس کے ساتھ Ciambella آرڈر کیا تھا جو دراصل ایک رنگ کی صورت بیک بریڈ تھی جسے آئسنگ اور شوگر ڈسٹ کے ساتھ گارنش کیا گیا تھا،ساتھ پارس نے کوفی جبکہ روشانے نے چاکلیٹ ملک شیک منگوایا تھا۔

"تمہارے ہوتے گرل اور فرینڈ دونوں کی ضرورت نہیں۔تم کرو ناشتہ۔میں نے جیم سے واپسی پر اپنی ریگولر ڈائیٹ لے لی تھی۔ہوسپٹل چلتے

ہیں۔وہاں سے ایف پی کا چکر لگائیں گے۔پھر میں نکلوں گا واپس انطالیہ کے لیے۔یہاں میرا ابھی رہنا سیو نہیں ہے"

مسکراتے ہوئے دھیرے سے بغل میں بیٹھ کر رغبت سے ناشتہ کرتی روشانے کو بازو میں بھرے گال نرمی سے چھو کر ماتھے پر پڑے بل ہٹائے۔

"میری کل واپسی ہے۔ساتھ چلتے ہیں ناں۔اب میں آپکی واپسی تک فری ہوں۔"

روشانے نے مسکرا کر مشورہ دیا،ساتھ وہ اپنا شیک انجوائے کر رہی تھی۔

"ابھی ساتھ نہیں جاسکتے۔تمہارے ساتھ ٹریول کا مزہ پرائیوٹ جیٹ میں آئے گا۔چلو یہ بچوں والا شیک ختم کرو۔کوفی یا چائے پیا کرو اب بڑی ہو گئی ہو"

شیک کی شان میں گستاخی پر روشانے نے سرد نگاہوں سے گھور کر پارس کو دیکھا جو سر پر ہیٹ پہنے گلے کی اور ماسک سرکائے ابھی بھی فون میں مصروف تھا۔

"آپ سے تو چھوٹی ہی رہوں گی جتنی بھی بڑی ہو جاوں۔ اور یہ کوفی جو آپ پی رہے ہیں کالی یہ تو میں خودکشی کے لیے پیوں۔ اوکے آئی ایم ڈن۔ لٹس گو"

پارس نے اسے مسکراتی جتاتی نظروں سے دیکھتے کیش سے ہی پیمنٹ کی اور وہ لوگ کیفے سے نکل آئے، کیفے کے باہر جارج کی اہم ساتھی راگنی کے لوگ گھوم رہے تھے جن کا مقصد کوریا کی موت کا انتقام تھا، Dempyo کی حساس طاقتوں کو پارس عیسی مغلانی اور جیکب مارک کی کچھ غیر معمولی سرگرمیوں کی خبر ملی تھی، وہ لوگ تب سے محرک تھے۔

روشانے کی سمارٹ واچ گیجٹ پر ایک پرپل ائیر سٹرائک سگنل آیا جس پر اس نے فوراکال کنکٹ کی، دوسری طرف انسپیکٹر ہادی موجود تھا۔

"انسپکٹر ہادی؟ پرپل سگنل کا مطلب سمجھائیں گے مجھے۔ ارجنٹ؟"

روشانے نے ٹیکسٹ میسج کے تھروہادی سے انفارمیشن مانگی، جبکہ نظر اسکی آگے چلتے پارس پر تھی۔

"یس یاقوت میم! اسکا مطلب یہ ہے کے پارس سر کے خلاف ائیر بیس حملے کا متوقع سگنل بھیجا گیا ہے۔ کیا کر سکتا ہوں ریلف کے لیے۔ آرڈر پلیز"

وہ کمپوٹرائز سکرین پر سگنل کی لوکیشن ٹریک کرنے کے بیچ بولا، روشانے نے پارس کو دیکھتے گہری سانس بھری جو پارکنگ میں داخل ہو چکا تھا۔

"میزائل گن کے ساتھ کچھ ریسکیو ٹیم چاہیے۔ میری لوکیشن پر ارسال کرو۔"

ہادی نے بریفنگ کاپی کرتے فریدون سر کو ارسال کی جس نے فوراً اپروول دیا اور خود بھی کمپوٹر ائزروم کی طرف آیا۔

"میز ائل گن فائر کرنے والا تمام سٹاف ٹرینگ کلاس پر ہے۔ آپ تو نہیں چلا سکیں گی۔ میں آوں؟"

ہادی نے مزید پوچھا جس پر وہ پارس کی بازووں کو رشک سے تکتی مسکرائی۔

"جن بازووں کے خوف سے تھر تھر کانپ رہے تھے تم اور باقی۔ وہ میرے ساتھ ہیں۔ تمہیں جو کہا ہے وہ کرو۔ جیسے ہی ہماری ٹیم ہمارے قریب پہنچے مجھے انفارم کرو۔"

روشانے نے کال ڈسکنٹ کی جبکہ فریدون بھی تب تک ہادی کے عقب میں پہنچے اسکی چیئر پر جھکا سکرین پر تمام لوکیشن دیکھنے لگا، پارس نے گردن موڑ کر روشانے کو دیکھا جو تیزی سے اسکی ہمقدم ہوئی۔

"اب فون پر میں بزی ہوں یا تم؟"

آئیبرو اچکا کر ڈانٹا گیا پر وہ کیا بتاتی ابھی مسکرا نہیں سکتی، بس جبرا سمائیل دینے کی کوشش میں پارس کو محتاط کر گئی۔

راگنی اس وقت اپنی گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھی اپنے ٹارگٹ پر نظریں جمائے زہر خند مسکرائی۔

"ٹارگٹ اچیو باس"

ائیر فون کے تھرو جارج کو اطلاع دی گئی، گویا ان لوگوں کے ہاتھ Ndrangheta کی کمزوری لگنے والی تھی۔

پارس نے روشانے کے لیے فرنٹ سیٹ کا ڈور کھولا اور خود اپنا ماسک منہ پر چڑھاتے جیسے ہی دوسری طرف گیا، کیفے سے لگ بھگ تیس قدموں پر کھڑی فراری دیکھتے پارس نے ڈور اوپن کرتے اپنی گن ڈیش بورڈ سے اٹھائی، پارس کو دیکھتے ہی روشانے نے بھی اپنی گن بیگ سے نکال کر لوڈ کی۔

پارس گاڑی میں بیٹھا اور کیفے کی حدود سے گاڑی نکالی۔

"پارس۔یوڈونٹ وری۔میں ہوں آپکے ساتھ۔جب تک میں نہ کہوں گاڑی روکنے کی ضرورت نہیں"

پارس نے گردن سرسری سی موڑ کر روشانے کو دیکھا تو وہ تب برا مناگئی جب پارس کی نیلی آنکھیں مسکرائیں۔

"میں جانتا ہوں تبھی تو بے فکر ہوں۔یہ کیڑے مکوڑے بس انتقام تک کے لیول کا سوچ سکتے ہیں۔لگا بھی لڑکی کو دیا پیراسائیٹ کے پیچھے۔"

روشانے ماسک مین بنے پارس کے تاثرات تو نہ دیکھ سکی پر لڑکی والے مزاق پر برا مناگئی۔

"آپ لڑکیوں کی پاور کو اندر اسٹیمیٹ مت کریں"

روشانے نے پیچھے پلٹ کر مسلسل پیچھا کرتی گاڑی کو دیکھنے کے بیچ منہ بسور کر سمجھایا،پارس نے گئیر ڈالتے گاڑی کی سپیڈ بڑھائی اور روشانے کی تائید بھی لطف لیتے کی۔

"تم سے ملنے کے بعد ایسی جرت کر ہی نہیں سکتا جاناں"

وہ گاڑی اس قدر تیز کر چکا تھا کے روشانے کی سانس پھولنے لگی پر وہ ڈر نہیں رہی یہ بھرپور یقین دلانے کے جتن کر رہی تھی اوپر سے پارس کا اس وقت اسے جاناں کہنا حواسوں کی لمحہ بھر وفات ہی تھی۔

اگلے دس منٹ تک فائر پر پارس کے ہاتھ سے سپیڈ کا کنٹرول چھوٹا، راگنی نے انکی گاڑی کے ٹائیر کو ہٹ کر دیا تھا، روشانے کو ٹیم کے پہنچنے کا سنگل بھی موصول ہو چکا تھا۔

روشانے نے پارس کی طرف دیکھتے حلق تر کیا جو اپنی گن نکال کر گاڑی روکتے باہر نکل گیا، روشانے بھی سیٹ بیلڈ کھولتی ہڑبڑا کر باہر نکلی۔

دوسری طرف سے دو پی ایف ڈیپارٹمنٹ کی گاڑیاں آ کر پارس کی گاڑی کے دائیں بائیں رکیں۔

دونوں طرف ہیوی سیکورٹی جمع ہوئی جبکہ راگنی، گاڑی سے جھمپ مار کر نکلتی ان دو کے سامنے آتی ہنسی، دونوں طرف موجود گن مینز ایک دوسرے پر اپنی بندوقیں تان چکے تھے۔

"تم جیسی ایول سول کو لڑکی کے ساتھ دیکھ کر اچھا لگا پیراسائیٹ۔ اٹلی میں ایک بار پھر خوش آمدید۔ رسک پر بازی لگانے کا تو تمہیں بہت شوق ہے۔ لیکن تمہیں بتادوں۔ تمہاری گیم اوور ہو گئی"

وہ سر سے پیر تک سیاہ ٹائیٹ لیدر کے یونیفارم میں ملبوس تھی، اسکے سیاہ گھنے بال منڈیوں کی صورت کسے تھے، رنگت سیاہی مائل تھی تو آنکھوں سے انتقام کی بھاپ اڑ رہی تھی۔

"میں ایسی گیم کبھی نہیں کھیلا جو اوور ہو جائے۔ تمہیں کوریا کی لاش پر ماتم بھی نصیب نہ ہوا۔ اسکا دکھ ہو گا پر کیا کروں عادت سے مجبور ہوں۔ تم نے جو میرا راستہ روکنے کی ہمت کی ہے۔ کوریا کے پاس پہنچنے کا راستہ کھودا ہے"

پارس کی جوابی کاروائی میں جی بھر کر لطف گھلا، جبکہ راگنی کتنی دیر بے دم ہو کر ہنسی، روشانے نے بے ساختہ گردن اوپر کرے دور آسمان پر نظر آتے کاپٹرز کو دیکھتے گھبرا کر پارس کو دیکھا۔

وہ ہیلی کاپٹرز تیزی سے ان لوگوں کی سمت بڑھ رہے تھے، راگنی نے گردن اوپر اٹھائی ہی کے پارس نے گن چلاتے گولی راگنی کے کندھے اور ہاتھ پر ماری، جبکہ خود وہ اسے روشانے کے سپرد کرے پیچھے پلٹا، روشانے نے راگنی کی جھپٹ کر گردن دبوچی اور اس سے گن چھینے اسکی پچھلی طرف گھٹنے پر اپنا بوٹ مارتے راگنی کو سڑک پر گھٹنے ٹیکوا دیے، پھر راگنی کو گھسیٹ کر کھڑا کروائے روشانے نے اسکی نظریں ہیلی کاپٹرز کی طرف جمائیں۔

"پارس۔۔۔ آپکے ہاتھ سے میزائل گن کو چلتا دیکھنا چاہتی ہوں۔ میری سادگی دیکھیے کہ کیا چاہتی ہوں"

وہ اردو میں ہی با آواز بلند چلائی جبکہ پارس نے پلٹ کر اپنے دو لوگوں کے ہاتھ میں میزائل گن دیکھتے روشانے کی طرف سر خم تسلیم کرتے محترمہ کی چاہت کو سر آنکھوں لیا۔

راگنی کے تمام لوگوں کو ایف پی کے گن فائٹرز دبوچ چکے تھے۔

پارس نے ان تین ائیر کرافٹس کو اپنی حدود میں پہنچنے سے پہلے ہی میزائل گن سے ہٹ کر دیا، دو پیچھے تباہ ہو کر گرے اور تیسرا راگنی کے لوگوں کی دو گاڑیوں پر، فضا میں یکے بعد دیگرے دھماکوں اور اٹھتی دھوئیں نے صبح کے وقت ہی ہر طرف اندھیرا کر دیا اور روشانے کے لیے اتنی ہیوی گن کا پارس کے کندھے پر ہونا، ان دھماکوں سے بڑا صدمہ تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

ائیر پورٹ کی حدود سے کچھ کلو میٹر کے فاصلے پر میزائل سٹرائک کے سگنلز پر جب تک آرمی اور حساس اداروں کے جہاز اور گاڑیاں پہنچے، وہ جگہ سیاہی

اور تباہی کا مسکن بن چکی تھی، راگنی کے لوگوں کی جلی لاشیں بکھری تھیں، تینوں ائیر کرافٹس کا ملبہ سڑک کے بیچ و بیچ پہاڑ بنا بکھرا تھا۔

جبکہ راگنی کو ایف پی ڈیپارٹمنٹ کے کرائم بیس بیورو پہنچانے کے بعد وہ سب لوگ کانفرنس روم میں جمع تھے، راگنی کی حالت اچھی نہیں تھی پر وہ مرنے کے پہلے بہت کچھ اُگلے گی اسکا سبکو یقین تھا۔

تمام انسپکٹرز اور ایف پی کا جونیئر سٹاف اس ہڑبونگ میں پیراسائیٹ کا ویلکم نہ کر سکا مگر اب جب معاملہ کنٹرول تھا تو سب کے چہروں پر پارس کی دہشت صاف درج کی۔

سب اس پر زیادہ حیرت کا شکار تھے کے کل سے اب تک پیراسائیٹ ایک فی میل کے ساتھ تھا۔

"راگنی سے جو انفارمیشن ملتی ہے اسکو لے کر ہمارے پاس Dempyo کے خلاف جانے کے کچھ مزید سٹرونگ پوائنٹس آجائیں گے۔ ہمارا مشن

Ndrangheta کو اٹلی کی واحد مافیا آرگنائزیشن بنانا ہے جسکے لیے ایسی ہر تنظیم کا تلف ہونا ضروری ہے۔ یہاں کام کرتا ہر فرد میرے لیے قابل عزت ہے۔ امید ہے میری واپسی تک اچھی خبریں ملیں گی۔"

ہر کوئی پارس کو رشک و توجہ سے سن رہا تھا، جبکہ روشانے کی آنکھوں میں چمک آج کچھ زیادہ بڑھ گئی تھی۔

"آپکو ہم پر ناز ہو گا۔ اتنا یقین سے کہہ سکتا ہوں سر"

فریدون نے سر اٹھا کر یقین دلایا جبکہ پارس بس مسکرا کر سر ہلائے سب کے بیچ روشانے کی طرف اپنا جب ہاتھ پھیلا گیا، سب آفیسرز کو صدمے سے موت سی آگئی، خود فریدون کی آنکھیں حیرت سے باہر نکلنے کو تیار تھیں۔

"ایک اور اہم بات۔ روشانے صرف فارس سر کی بیٹی نہیں۔ شی از مائن وومین۔ شی از مائی وائف۔ آپ سب اسکا ایکسٹرا خیال رکھنے کے بھی اب سے پابند ہیں"

نجف تو پہلے ہی رشک سے مسکرا رہا تھا البتہ روشانے کی ہمت اور قوت کا اب سبکو یقین آیا کے وہ واقعی فارس سلطان کی فائٹر بیٹی ہے جس نے پارس عیسی مغلانی کا دل جیت لیا تھا۔

فریدون کی آنکھیں جس انداز میں ان دو کے ہاتھوں کی گرفت پر جم کر مسکرائیں وہ خیر سے لبریز نہ تھا، روشانے نے جس رشک کی امید کی تھی یہ اس سے سوگنا زیادہ تھا۔

"ہم اپنی جان سے بڑھ کر انکا خیال رکھیں گے پارس سر۔ خوشی ہوئی سن کر"

فریدون نے اپنی مکروجھلک دیتی خاموشی توڑتے سب کے بحاف پر خوشی و مسرت کا اظہار کیا۔

"ہونی بھی چاہیے۔ میرا یہاں زیادہ رکنا ٹھیک نہیں اس لیے نکلتا ہوں۔ ٹیک کیئر مائی فائٹرز"

پارس نے اول جملہ خاصے جتاتے انداز میں کہے اجازت لی جبکہ روشانے نے ابھی بھی حیرت زدہ ٹیم کو مسکراہٹ ارسال کی، خاص کر فریدون کو۔

"تو اب آپ سبکو پتا چلا وہ فی میلز سے اتنا دور کیوں رہتے تھے؟ فارمی گائیز۔۔میں اپنے ان کو سی آف کر کے آئی"

روشانے نے سبکی طرف دیکھتے مسروری سے کہا اور وہاں سے گئی تو سبیل نے گردن گما کر فریدون کی طرف دیکھا جسکی نظروں میں غالب آتی چھبن وہ لڑکی بنا غور پہچان گئی، چونکہ سب پارس سر اور روشانے میم کو لے کر ڈسکشن کرتے ایکسائڈ ہو رہے تھے تو سبیل کو بھی وہاں سے واک اوٹ کر کے جاتے فریدون سے توجہ ہٹا کر اپنے سٹاف Crew پر دینی پڑی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"بازو میں درد تو نہیں؟"

ہمقدم آتی روشانے کے سوال میں فکر تھی جب وہ پارس کی بازو سے لگتی انٹرنس گیڈ کی طرف ساتھ ہی چلنے لگی۔

"دل میں درد ہے۔ تمہیں اتنی مشکل زندگی میں پھنسا دیا میں نے اور فارس سر نے۔ تم جب بھی اس سب سے تھکی۔ پلیز انفارم می"

وہ رک کر روبرو ہوا جو روشانے کو اس وقت اپنا ذاتی پہاڑ لگ رہا تھا۔

"وہ دن کبھی نہیں آئے گا پارس جب میں آپکی حفاظت سے تھک گئی۔ میں تو دعا کرتی ہوں کے اتنی سٹرونگ ہو جاوں کے اگلی بار ان کا پٹرز کو مار گرانے والی بھی آپکی یہ محافظ ہو"

وہ ابھی تو انجوائے کر رہی تھی اپنا ٹریننگ مشن لیکن پارس کو پتا تھا یہ دنیا کتنی سیاہ اور غلیظ ہے، اور اسکے بقول وہ جنگلی پھول بن کر بھی ایسی ہوتی کے وہ اسے چھونے میں احتیاطیں انڈیل لیتا، وہ سخت جان مرد تھا، اور وہ نرم و نازک آپسرا ہ۔

"تم ان آنکھوں کے اک اشارے سے میری دنیا تہس نہس کر دیتی ہو۔یہی کافی ہے۔ان ہاتھوں میں گن دیکھنا برداشت نہیں مجھ سے روشانے۔"

وہ جانے کیوں ان مخملی ہاتھوں کو دیکھتے ہی یہ ڈر بتاتا اسکی گداز ہتھیلوں کو چومنے لگا، جبکہ روشانے اسے کتنے ہی لمحے بے خود سی رہ جاتی تکتی رہ گئی۔

"چل کریں مسٹر پارس۔یہ گن آپ نے نہیں۔بابا نے میرے ہاتھوں میں تھمائی تھی۔مجھے اس کو تھامنے سے پیار ہے کیونکہ اسکا مقصد آپ کی خفاظت ہے۔

موہنی کو دیکھنے نہیں جا سکے۔وہ ٹھیک ہے۔آپ نے پتا کیا؟"

وہ خود ہی یہ ٹاپک کلوز کر گئی۔

"ہاں وہ صبح ہی ایگل کے ساتھ اسکے گھر جا چکی ہے۔ٹھیک تھی۔میں کچھ دیر ہوٹل میں سٹے کروں گا پھر میری فلائیٹ ہے۔کل ملتے ہیں انطالیہ میں"

وہ پھر سے چوبیس گھنٹوں کے لیے جدا ہونے والے تھے، پر پھر ملنے کی یہ جو خوشی تھی اس کے سرور کے صدقے وہ مان گئی۔

"آپکی فلائیٹ کی سیکورٹی کے آرڈرز روانہ ہو گئے ہیں۔ چھ عدد ٹیم پیسنجرز موجود ہوں گے آپکے آس پاس۔ آپ بس اپنی منہ دیکھائی کرنے سے گریز کیجئے گا۔ اور ہاں ٹیک کیئر"

روشانے نے گلے لگتے گہرا سانس اس شخص کے حصار میں لپٹ کر اسکی خوشبو اپنے اندر اتارتے بھرا اور جب روبرو ہوئی تو پارس اسکے کان کی طرف جھکا۔

"تمہیں پتا ہے تم بہت اچھی محافظ ہو۔"

وہ اس کمپلمنٹ پر پھول کی طرح کھلی۔

"یس۔۔۔یقین ہے۔ پہنچ کر مجھے کال کر دیجے گا میرے ہنڈسم۔ اور فلائیٹ کے بیچ محتاط رہیے گا"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovels.zone.com

وہ اسے آزاد کرے دور ہوئی اور پارس نے یس باس کا اشارہ کرتے روانگی پکڑی اور وہ کتنی ہی دیر کھکھلائی سی اسے جاتا دیکھتی رہی۔

..._____..

وہ دونوں شام تک Konyaaltı town میں آ چکے تھے کیونکہ راستے میں بہت سی شاپنگ کرنی تھی، کیمپر وین ارینج کرنی تھی تبھی کافی وقت لگا، انکی کیمپنگ لوکیشن Konyaaltı بیچ تھا جو ایک روح افزاء جگہ کے ساتھ انتہائی پر سکون سال کا سرد وقت تھا جب ٹھنڈک بھی قابل برداشت تھی اور راتیں بھی دھیرے سے لمبی ہونا شروع ہو رہی تھیں، Beydağları پہاڑیاں اس ساحل سمندر کو بھرپور حصارے ہوئے تھیں اور یہ منظر دل کو فرحت دے رہا تھا اور پھر میدانی چٹانوں سے بھرا خطہ بھی خوبصورتی میں بے مثال تھا۔

"تم ٹھیک ہو؟"

ابراہیم نے پہاڑی کے کنارے کھڑی ہو کر سامنے ٹھنڈے یخ پانی کو دیکھتی سہانہ کو مخاطب کیا، انکی کیمپنگ وین کچھ فاصلے پر ہموار گھاس کے میدان پر کھڑی تھی جبکہ ابراہیم، سردی کی شدت زائل کرنے کو آگ جلانے کے ساتھ اسکے ساتھ دو چیئرز سیٹ کر چکا تھا، وہ کافی پینے کے موڈ میں تھا پھر کچھ کھانے کا موڈ بنتا۔

"تم نہ ہوتے ساتھ تو ٹھیک ہوتی۔ اب چلو کافی بناو ساتھ مجھے پاستا کھانا ہے۔ سب تم بناو گے اور برتن بھی ساتھ ساتھ کلئین کرتے جانا"

سہانہ نے بنا پلٹے وہیں سے سرد حکم صادر کیا، ٹھنڈی ہوا اسکے کھلے بال بکھیر رہی تھی، ابراہیم نے تحمل سے اسکی حکیمانہ باتیں اور زہریلی ٹون بنا ماتھے پر بل ڈالے برداشت کی اور کافی وہیں لکڑیوں پر بنا کر وہ دونوں مگ اٹھائے اسکے ساتھ ہی آرکا۔

"پاستا کہاں ہے؟"

سہانہ نے کافی مگ خالی دیکھ کر خشمگیں نگاہوں سے ابراہیم کا جائزہ لیتے استفسار کیا، ابراہیم نے بنا تردد کندھے اچکا دیے۔

"وہ اچھا نہیں ہوتا صحت کے لیے مالکن جی۔ میں تمہیں نوڈلز بنا کر دوں گا۔ پانچ منٹ میں بنا دوں گا"

اول جملہ زچ کرنے کو اور اگلا اس کھانا پکانے کی مصیبت سے جان چھڑوانے کو بارے معلومات دیتے انداز میں نازل کیا، سہانہ نے گردن موڑ کر ہونٹوں پر امڈتی مسکراہٹ چھپا کر فوری جذب کی۔

"اگر تم نے آج ڈنر میں پاستا نہ بنایا تو اسی پہاڑی سے نیچے کود نے کی سزا دوں گی۔ اور یاد رکھنا اس بیچ کا پانی پورے ترکیہ کے بیچز سے ٹھنڈا ہے۔"

کافی کا مگ بے مروتی سے ابراہیم کے ہاتھ سے جھپٹتی وہ حکم صادر کرتی منہ پھیرے کچھ آگے کنارے کی طرف جا رکی، اک لمحہ ابراہیم کا دل اسے

اتنے کنارے پر دیکھے کانپا تبھی بے اختیار وہ عقب پر جا رکے اسے پکڑ کر اپنی طرف گما گیا، سہانہ نے گھبرا کر اسے دیکھا تو ابراہیم نے جلدی نے اپنی سن عقل کو ہاتھ مارا۔

"کافی بھی پلا دوں؟"

ابراہیم کے معصومانہ سوال پر سہانہ قہرناک گھوری۔

"وہ تمہارے ہاتھ زخمی ہیں۔ میں نے سوچا درد نہ ہو ان ننھے ہاتھوں کو (طنز کا تیر مارتے وہ بچوں جیسا منہ پھلا گیا)۔ جا رہا ہوں پاستا بنانے۔ زندگی کا سب سے برا پاستا کھانے کے لیے تیار رہنا سہانہ مغدام۔ یہاں آس پاس کوئی ڈاکٹر بھی نہیں۔۔۔۔ ہنہ مجھے کیا۔ میں تو بنا دیتا ہوں۔۔ بگھتنا تم نے ہے"

وہ فورا گھوری پر ڈرے ڈرے انداز میں وین کی طرف جیسے دوڑا، سہانہ ناچاہتے ہوئے بھی اس الو کی حرکت پر ہنسی، ہاں یہ ہنسی ہی اسکا علاج تھی جو کسی ڈاکٹر کے بس کی بات نہ تھی۔

.._____..

"سر رات ہونے کو آگئی۔ لیکن مصباح منصور کا کچھ اتا پتا نہیں۔اب کیا کریں؟"

وہ اس وقت گاڑی سنسان سڑک پر روکے کھڑا تھا جب اسکے آدمی نے دن بھر کی تلاش کے بعد ناکامی کا اظہار کیا۔

"ٹھیک ہے تم ایسا کرو سارہ صاحبہ کے گھر کے آس پاس سیکورٹی بڑھا دو۔میں کرتا ہوں کچھ۔پیلس جارہا ہوں۔کچھ خبر ملتی ہے تو انفارم کرتا ہوں"

حاتب نے پریشانی کے سنگ ہی غائب دماغ انداز میں ٹھوڑی کھجھاتے بریف کیا اور گاڑی میں سوار ہوا، مغدام پیلس پہنچا تو پیلس کی طرف جانے کے بجائے اپنی ہی سٹے ہاوس ایریا کی طرف آیا ویسے ہی ممی بابا آج بھی ڈنر باہر کرنے نکلے تھے تو پیلس میں کوئی تھا نہیں ملازموں کے سوا۔

زخم کا دھیان رکھتے مختصر شاور لیے چینج کیا اور پھر فون پکڑ کر کچھ دیر روم میں سوچتا ٹہلنے لگا، مصباح منصور کے لوگ جو سارہ صاحبہ کے گھر گئے تھے، وہاں موجود سیکورٹی کے سبب وہ لوگ ابھی تک عمائمہ کو اٹھانے میں کامیاب نہ ہو سکے تھے پر ابھی تک وہیں تاک میں موجود تھے۔

حاتب کے دماغ میں اس وقت صرف بڑے کمینے بھائی کا نام گھوم رہا تھا لیکن دوسری طرف انا بھی اڑے آ رہی تھی کے مدد کے لیے پارس کو نہ پکارا جائے لیکن پھر اپنے ہاتھ بھی تو بندھے تھے، تمام اثر ورسوخ کے باوجود بھی وہ مصباح کے ٹھکانے کا پتا نہ لگوا سکا، پارس کی چمچی بھی دماغ میں گھومنے لگی اور یہ آپشن انا کو قدرے کم مجروع کرنے والا تھا۔

بس یہی سوچیں اسے کچھ دیر جکڑے رہیں اور پھر حاتب نے اپنے تمام خیالات کو سمیٹ کر اک طرف کیا اور روشانے کا نمبر ڈائل کیا، وہ عشاء کی نماز پڑھ کر چینج بھی کر چکی تھی اور بس اب پارس کی کال کا ویٹ تھا کیونکہ

اسکی فلائیٹ شام کے بجائے رات تک لیٹ تھی اور ڈیڑھ گھنٹے پہلے ہی جہاز انطالیہ کے لیے اڑا تھا۔

پارس کے بجائے حاتب کی کال دیکھ کر روشانے کو حیرت کے ساتھ غصہ بھی آیا، خاص کر جو یہاں آتے وقت حاتب نے ناشتے کو لے کر بد تمیزی کی۔

"تمہاری جرت کیسے ہوئی مجھے کال کرنے کی کمینے چوول انسان؟"

فون اٹھاتے ہی رہا سہا غصہ دبنک آواز میں اگلا جبکہ ایسے القابات پر انطالیہ کے امیر کی روح لرز گئی، بہت غصہ بھی آیا پر بچارا ابھی ضبط کرنے کے سوا کچھ کر نہ سکتا تھا۔

"مجھے تمہاری مدد چاہیے اس لیے یہ بد تمیزی سنبھال کر رکھو کسی اور وقت کے لیے"

حاتب نے تحمل کا مظاہرہ کیا حالانکہ وہ اتنا سب سننے کے بعد اسکا عادی نہ تھا۔

"ہاہاویری فنی۔امیر صاحب پر اتنے برے دن آ گئے کے میری مدد درکار ہو گئی۔"

روشانے کا غصہ بجا تھا بس تبھی وہ سہہ رہا تھا۔

"دیکھو میرے منہ مت لگو۔اس وقت مجھے گدھی کو ماں بنانا ہے۔مدد کرو گی یا نہیں۔؟"

حاتب کی بدتہذیبی پر وہ لیٹے سے اٹھ بیٹھی،اس انطالیہ کے مجبور و بے بس آدمی سے بدلا لینے کی سوچ دماغ میں بجلی کی لہر بن کر دوڑی۔

"کروں گی لیکن پہلے معافی مانگو۔اور یہ بھی کہو کے آئیندہ میں آپکو تنگ نہیں کروں گا روشانے بھابھی"

روشانے اب شکنجے میں آئے نخریلے امیر صاحب کو ایسے ہی تھوڑی جانے دے سکتی تھی،حاتب نے ناگواری سے منہ بنایا۔

"بھابھی کہنے سے پہلے مر نہ جاوں میں"

کمرے میں چکر کاٹتے ہی تڑختے ہوئے ہڈ حرامی کے سنگ منع کیا۔

"کیوں مروگے۔بھابھی ہی ہوں تمہاری۔اگر مدد چاہیے تو یہی شرط ہے"

روشانے نے ٹس سے مس نہ ہونے کا پورا تہیہہ کیا اور بتایا کے وہ اٹل ڈھیٹ ہے۔

"تم نے میرے بھائی کو پھانس لیا؟"

حاتب نے دل پر ہاتھ رکھتے دہل اٹھتے پوچھا، آواز میں حیرت و صدمے سے سلوٹ اتری۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ہاں جیسے تم نے میری معصوم بہن کو پھانسا۔دیکھو ٹائم مت ضائع کرو فالتو کے امیر۔مجھے بہت کام ہیں۔معافی مانگو تاکہ میں مدد کرنے کا سوچوں"

روشانے کے اصرار پر حاتب نے دل ہی دل میں خوب کوسنے وبد دعائیں دیں پر ابھی وہ اسکے آگے جھکنے پر مجبور تھا۔

"اوکے آئی ایم سوری"

حاتب نے مجبورا کہا اور روشانے کے دل میں کوہ ہمالیہ کے سلسلے والی ٹھنڈ اتری۔

"میری چوائز کی معافی نہیں مانگی پر چلو کیا یاد کرو گے کیسی سخی سالی اور بھابھی ملی۔ معاف کیا۔ اب بتاو کس آدمی کا پتا لگوانا ہے۔؟"

وہ مدعے پر آئی تو حاتب نے بھی لڑنا بھڑنا ترک کرے انسان بننے کی کوشش کی۔

"مصباح منصور نام ہے۔ مجھے یہ آدمی جلد از جلد چاہیے۔ کیوں چاہیے یہ نہیں بتا سکتا بس اتنا سمجھ لو زندگی اور موت کا مسئلہ ہے، وہ کرمنل اور سمگلر ہے۔ کر سکتی ہو میرا کام؟"

روشانے نے سنجیدہ ہوتے اٹھ کر کشن گود میں لے کر صوفے پر نیم دراز ہوتے یہ نام اپنے لیپ ٹاپ میں سرچ کیا، سارا بائیو ڈیٹا سامنے کھل آیا۔

"اسکی ایگزیٹ لوکیشن درکار ہے ناں تمہیں۔ چھ سے سات گھنٹے دو مجھے۔"

روشانے نے مہلت طلب کی تو حاتب نے بالوں میں ہاتھ پھیرے اضطرابی انداز میں سانس بھرا۔

"نکمی ہیکر۔۔۔ دو گھنٹے ہیں۔ ورنہ بھول جانا میں نے کوئی معافی مانگی تھی۔ بائے"

تنتنا کر جھاڑتے ہی کال کاٹ دی جبکہ روشانے اس آدمی کو اگر برداشت کر رہی تھی تو صرف پارس اور عمائمہ کے لیے ورنہ جا کر سر پیس آتی ایسے خبطی آدمی کا۔

خیر اب جب مدد کا کہا تھا تو کرنی تھی تبھی اپنا لیپ ٹاپ اٹھائے وہ روم سے نکلی، ہاوس اپارٹمنٹ کراس کرے وہ میٹنگ آفس روم کے پاس سے گزرتی

ہادی کے آفس کی طرف بڑھی جو رات کے اس وقت بھی کچھ ضروری کام نمٹانے میں مصروف تھا، سبیل اسکے ہمراہ ہی بیٹھی تھی۔

"میں آجاوں۔بزی تو نہیں تم دونوں؟"

روشانے کی اجازت طلب کرنے پر وہ دونوں ہی گردن موڑ کر مسکرائے۔

"آجائیں میم۔"

ہادی نے واپس نظریں کمپوٹرائز سکرین پر جمائیں جبکہ سبیل کی آنکھوں میں بھی دوستانہ نرمی اتر آئی۔

"کچھ کام ہے آپکو؟"

سبیل نے ہی روشانے کے ہاتھ میں لیپ ٹاپ دیکھتے کرسی اسکی طرف سرکائی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"ہاں۔ دراصل انطالیہ میں ایک کرمینل اور سمگلر ہے مصباح منصور۔ وہ انڈر گراونڈ ہے۔ مجھے کسی نے اسکی لوکیشن ہیک کرنے کا کہا ہے۔ اٹس ارجنٹ۔ کسی کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔ تو کیا تم دونوں میری مدد کرو گے؟"

وہ ہچکچا رہی تھی پر جب اپنی الجھن سامنے رکھی تو سبیل اور ہادی کا مثبت جواب اسے بہت تسلی دے گیا۔

"کوئی نمبر وغیرہ ہے اسکا۔ بھلے بند بھی ہو؟"

ہادی نے توجہ ساری روشانے کی طرف مبذول کی جس پر روشانے نے سر ہلاتے ریکارڈ اور سوشل اکاونٹ میں اسکا لکھا نمبر ہادی کو اپنی فون سکرین پر دیکھایا جبکہ ہادی اپنے کام لگ گیا۔

"تو آپ اور پارس سر کیسے ملے روشانے؟"

جب تک ہادی کام پر لگا، سبیل نے بھی نرمی سے بات کا آغاز کیا۔

"ایکچولی ہم بچپن کے دوست تھے"

یہ سرپرائزنگ تھا، سبیل اور ہادی دونوں کے لیے، جبکہ روشانے انکی حیرت پر ہنس دی۔

"واو۔ پھر وہ تو ہم نے سنا ہے جب پندرہ سال کے تھے تو اٹلی آ گئے تھے۔ پھر دوبارہ کیسے ملے وہ آپکو؟"

سبیل کو بہت تجسس ہوا تو وہ پوچھ بھی بیٹھی۔

"کچھ دن پہلے ہی۔ بابا کے تھرو۔ بابا نے ہی ہم دو کا نکاح کروایا اور مجھے پارس دے کر خود ہم سے دور چلے گئے"

یہ ذکر پھر سے روشانے کی آنکھوں کو پگھلا گیا، سبیل نے فوراً سے روشانے کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر دلجوئی کی غرض سے دبایا تو روشانے خود کو سنبھال گئی۔

"یقین مانیں انکی موت کا دکھ ہم سبکو ہے۔ میرے تو وہ ایکسٹرا بڈی تھے۔ آپکو پتا ہے فریدون سر سے میری انگیجمنٹ بھی انہوں نے کروائی۔ آئی رئیلی لائک ہیم۔ اور اسکی خبر صرف فارس سر کو تھی۔ ہی از لائک فادر فار می"

روشانے کو پتا تھا اسکے بابا بہت پیاری روح ہیں پر یہاں آکر اسے بابا کی مہربانی، شفقت جان کر دگنا پیار محسوس ہوا لیکن نا جانے کیوں جب سبیل نے فریدون کے بارے الفت بیان کی تو ہادی کی آنکھوں میں تکلیف سی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔

"فریدون سر سے پیار کرتی ہو؟"

روشانے نے بھی زرا بے تکلفی عیاں کر دی، لمحہ بھر کی بورڈ پر چلتے ہادی کے ہاتھ تھمے۔

"اچھے لگتے ہیں بہت"

Zubina Elsene.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

روشانے دھیماسا مسکرائی جبکہ دونوں نے پھر ہادی کے دائیں بائیں اپنی رولنگ چیئر سرکالی جہاں وہ اس نمبر اور ای میل کے تھرولوکیشن اور حساس انفارمیشن نکالنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔

مصباح منصور کے پاس جو فون تھا وہ آرام سے ہیک ہو سکتا تھا، لوکیشن کے لیے اب بس ہادی کو درکار تھا تو مصباح منصور کے فون سے لنک پر ایک کلک، آدھا گھنٹہ لگا۔

مصباح منصور کے لوگ اسکے حکم پر نکل چکے تھے اور تبھی اسکے فون پر ایک فون ہینگ کرتا فولڈر آیا، مصباح نے یونہی اسے کلک کر کے سکپ کر دیا اور اپنے آدمی کو فون ملانے لگا جبکہ اسکے فون کی ساری انفارمیشن اور ڈیٹا ایک ہی لنک سے ہادی کے پاس آ چکا تھا۔

"تم تو چمپئین ہو ہادی۔۔۔مجھے فخر ہے تم پر۔"

ایسی ستائش پر ہادی بھی مسکرایا اور لوکیشن کا لنک روشانے کو واٹس ایپ کیا۔

"بس پیدا ہوتے ہی ہیکر جو بن گیا یا قوت میم۔مجھے خوشی ہوئی کے میں آپکی مدد کر سکا۔امید ہے یہ مدد گار ہو"

ہادی نے کریڈٹ بھی نہ لیا جبکہ روشانے اسکا کندھا تھپکتی مسکرا کر اٹھی اور لیپ ٹاپ اور فون لیتی نکل گئی جبکہ ہادی نے واپس اپنا کام شروع کیا جو اس وقت جارج کی لوکیشن کے ساتھ ساتھ پارس کی فلائیٹ کا چیکنگ پر اسیس مینج کر رہے تھے، فلائیٹ میں جتنے پیسنجر تھے وہ سب ایک ساتھ ہادی کے ساتھ کنکٹ تھے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"تو پیار نہیں ہے تمہیں فریدون سر سے؟"

سبیل نے گردن موڑ کر ہادی کو دیکھا، وہ اسکے سوال پر حیران ہوئی۔

"کہا تو ہے وہ پسند ہیں مجھے"

سبیل نے یقین دلاتے مسکرانے کی ناکام کوشش کی تو ہادی بس سر کو اثبات میں ہلا گیا۔

"گڈ۔۔۔"

ہادی نے خود ہی بات سمیٹ دی جبکہ سبیل کو اسکی اپنے معاملے میں سنجیدگی ہمیشہ عجیب لگی پر آج تو وہ الجھ سی گئی۔

روشانے واپس روم میں آئی اور پہلے تو لیپ ٹاپ رکھے فون پر وہ لوکیشن لنک اس نے حاتب کو واٹس ایپ کیا۔

اگلے دو سیکنڈ میں حاتب کی کال بیک پر وہ شر انگیز مسکرائی اور کال پک کی۔

"تم نے اتنی جلدی کیسے نکال لی لوکیشن۔۔۔پارس کی طرح تم بھی ڈان کی فی میل ورژن بن گئی کیا۔؟"

وہ سراسر حیرت کدے میں اترا ہوا اپنے وئیر ہاوس سے اپنے لوگوں کے ہمراہ نکلتے ہوئے بولا۔

"ایسا ہی سمجھ لو۔ آم گنونک چڑے دیور۔ گھٹلیاں گننے والے، پھل کے لطف سے محروم ہو جاتے ہیں۔ آگے سے مجھ سے پنگاہ نہ لینا کیونکہ تمہیں پتا چل گیا ہو گا کے روشانے کتنے کام کی ہے۔بائے"

اداو غرور چھلکاتے لب و لہجے میں وہ اپنی اہمیت کا نگارہ بجاتی کال کاٹ گئی اور حاتب مغدام زندگی میں پہلی بار کسی سے متاثر لگا لیکن بیک وقت روشانے کی ٹون غضب بھی دلا گئی۔

"کیسے کیسے لوگوں سے دعا سلام رکھنی پڑ رہی ہے۔۔ آہ میرے اللہ۔یہ بھی میرے ہی گناہ کی سزا ہے کے اس لڑکی سے مدد لینی پڑی"

خفگی سے بڑبڑاتا ہوا وہ گاڑی میں سوار ہوا جبکہ اب مصباح منصور کو حاتب کی سزا بھگتنے کے لیے یقینا بہت انرجی درکار ہونے والی تھی۔

.._____..

ولیمے کے فنکشن پر جانے کے لیے وہ دونوں ریڈی تھے، عائشہ اور بالاج صاحب نے دونوں کو جلدی واپس آنے کی تاکید کی تھی کیونکہ انھیں آہل کی تمام تر شرافت کے اپنی بیٹی کی فکر تھی۔

آج بھی شیز انے بال سٹریٹ کیے تھے اور میرون اور گولڈن بہت لائیٹ کام والا جوڑا پہنا تھا، ہیلز بھی ڈراک میرون جبکہ سر آج بھی اس نے ڈھانپا تھا، میک آپ ہیوی کلر کے سبب لائیٹ رکھا بس آنکھیں سمو کی بنالیں، وہ آج جلدی تیار ہو گئی تھی، آہل نے آج بلیک اینڈ وائیٹ ٹیکسیڈو پہنا تھا کیونکہ ولیمے پر یہی بوائز تھیم تھی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ لوگ دس بجے روانہ ہو گئے تھے، شیز انے سارا وقت گردن گما کر باہر ہی دیکھا تھا کیونکہ آہل ڈرائیونگ کے ساتھ کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔

"اوکے وائیٹ کلر از گڈ۔ میں کل شام تک پک کر لوں گا جانے سے پہلے۔ تھینکیو سو مچ انکل"

آہل نے شارٹ نوٹس پر ایک ٹویوٹا کرولا کار لی تھی اور چونکہ یہاں کے ریٹس کا کچھ پتا نہیں تھا تبھی اپنے دوست کے فادر کی ہیلپ لی تھی اور ابھی وہ انہی سے بات کر رہا تھا۔

"چلیں ٹیک کیئر"

آہل نے اپنی بات سمیٹ کر کال آف کی اور سرسری سی نظر گما کر خوشبوئیں بکھرتی شیز اکو دیکھا جسکے سر پر آج بھی آنچل، اس شخص کے دل کو دھڑکا گیا، بلاشبہ وہ دونوں ہی بہت پیارے لگ رہے تھے۔ آہل نے ابھی تو کف فولڈ کر رکھے تھے اور بلیذر بھی پیچھے دلہن دلہا کے گفٹس کے ساتھ رکھا تھا، جبکہ کلین شیو کے ساتھ خوبصورت خوش شکل اور شفافیت اسے بہت پر کشش بناتی پھر تھوڑے بہت مسلز بھی بنا رکھے تھے۔

"اچھی لگ رہی ہو"

آہل کی آواز کانوں میں پڑنے کے باوجود وہ اسے دیکھنا نہ چاہتی تھی تبھی چہرہ موڑے ہی رکھا۔

شاید یہ گریز، شیز ابالاج کی حیا اور احتیاط کا مرکب تھا۔

"شکریہ۔ آپ بھی یقینا"

وہ رسماسی بولی۔

"وہاں کیا ہے جو بیس منٹس سے دیکھ رہی ہو، میں ادھر ہوں شیز ابالاج"

بے چینی کے سنگ وہ اسے ٹوک بھی گیا، اس لیے کہ چاہتا تھا وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال لے۔

"تبھی تو ادھر دیکھ رہی ہوں"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ جھوٹ بولنا شاید نہیں جانتی تھی پر جب احساس ہوا کیا بولی ہے، شرمندگی گھیر گئی۔

"سنجیدہ ہونے کے لیے عمر پڑی ہے۔ پلیز مجھ سے ایسے فارمل ہو کر گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ یہاں دیکھو شیزا"

وہ نہ دیکھتی تو شاید بدتمیزی ہو جاتی تبھی ہمت کر کے گردن گمائی، دونوں کی آنکھیں بس لمحہ بھر ملیں، وہ مسکرایا تو شیزا نے بھی بمشکل ساتھ دیا۔

"میری سابقہ گرل فرینڈز مجھ سے شاپنگ اور اوٹنگ کے لیے بہت زیادہ پیسہ بٹوراتی تھیں۔ اگر تم دو منٹ کے لیے میری گرل فرینڈ بن جاو تو مجھ سے کیا مانگو گی؟"

وہ گاڑی کو آہستہ چلاتا ہوا اچانک ہی شیزا کی طرف گھومے بولا جو اسے دیکھتے ہی پھر مسکرا دی۔

"گاڑی وہ سامنے روکیں اور اس گھر کے باہر بنے باغیچے سے کچھ پھول توڑ کر مجھے لا کر دیں"

آہل نے شیزا کے ہاتھ کے اشارے پر دیکھا پھر ہونٹوں پر رقص کرتی بے خود مسکراہٹ سمیت وہ مطلوبہ جگہ جا کر گاڑی روکتے، خود کی طرف متجسس نگاہوں کی تکتی شیزا کو دیکھنے لگا، وہ دو ایک دوسرے کو دیکھتے ہی ہنس پڑے۔

اور پھر آہل مغدام، مستقبل کے انطالیہ امیر نے کراچی کے اک خوش پوش علاقے کے وسط میں سڑک پر گاڑی روک کر اک انجان گھر کے باہر بنے باغیچے سے چند پھول توڑ کر شیزا کو گاڑی میں لا کر دیے اور اس نے شیزا بالاج کا دل ہمیشہ کے لیے خرید لیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ پھولوں کے اس گچھے کو مرمریں ہاتھوں میں تھامے انگلیوں کی پوروں سے سہلاتی شوخ اور حسین مسکرا رہی تھی اور آہل کا دل چاہا گاڑی سٹارٹ نہ

کرے ورنہ اس لڑکی کی یہ الوہی مسکراہٹ دیکھنے سے محروم ہو جائے گا پر اسے سٹارٹ کرنی پڑی۔

"تم ایک اچھی گرل فرینڈ ہو"

شیزا کے لبوں پر بکھری مسکراہٹ کسی احساس نے نوچ لی۔

"دو منٹ پورے ہوئے۔اب ہم پھر سے انجان، اجنبی اور نا محرم ہیں"

آہل نے اسکے لہجے کی سختی پر بنا برا مناتے سر خم کرتے اعتراف کیا۔

"میں تمہارے یہ سارے اعتراض ایک دن ضرور دور کروں گا۔کل رات کو میری واپسی ہے شیزا بالاج۔تمہیں دل دے کر جا رہا ہوں اور وہاں جا کر تمہارے لیے جگہ بناوں گا۔مجھے پتا ہے تم میرا انتظار کرو گی۔"

وہ اسے نہ کہہ سکا بس اسکے ہاتھوں میں موجود ان پھولوں کو دیکھ کر سوچتے مسکرایا، یہ بھی سوچا کے ان پھولوں کی قسمت اس سے اچھی ہے۔

وہ چھوٹا اور نا سمجھ ضرور تھا پر شیز اپر اسکا دل پوری سچائی سے آرکا تھا۔

فنکشن آج بھی بہت وی آئی پی اور بڑے ہال میں تھا لیکن آج آہل مغدام کے دل کے حالات پہلے سے زیادہ خراب تھے کے اس حسین ترین چہروں کے اس رنگین میلے میں خوبصورتی اور حسن بس شیز اکے چارسو دیکھائی دے رہا تھا جبکہ شیز ابھی کہاں اسکے بنا کچھ دیکھ پا رہی تھی، دل تو آہل کی کل رات دی بالیوں پر اٹکا ہوا دھڑک رہا تھا۔

فنکشن بارہ تک اینڈ ہوا اور اب کل سب دوستوں کے ساتھ کپل کی فشی ڈونا دعوت تھی جسکا آہل نے سبکو انویٹیشن دیا۔

وہ لوگ سوا بارہ تک واپسی کے لیے نکل گئے۔

شیز اواپسی میں بھی چپ رہی اور آہل کے پاس بھی اس گہری رات کی طرح جذبات تو گہرے تھے پر کہنے کو الفاظ کی کمی ہو گئی۔

وہ لوگ گھر واپس آئے اور اسی چپ چاپ کیفیت میں اپنے اپنے کمروں کا رخ کر گئے۔

بدل تو بہت کچھ گیا تھا، دونوں کے جذبات بھی اور ایک دوسرے کو چاہنے کی شدت بھی۔

.._____..

فلائیٹ کے بیچ پارس کو مشکل یہ درپیش آئی کے کسی نے مخبری کی کہ اس فلائیٹ میں ایک مافیا ڈان ہے، اور پلس پوائنٹ یہ تھا کے یہ نیوز لینڈنگ سے دس منٹ پہلے موصول ہوئی اور اسکے ساتھ ہی فلائیٹ میں خوف وہراس کی فضا پھیلی، پارس کے پاس اس وقت جو آئی ڈی تھی وہ ایک لوکل سے بزنس مین کی تھی، جبکہ اسکی اصل آئی ڈی بروقت ایف پی کے آدمی نے خود سے بدلی اور یوں فلائیٹ لینڈنگ کے بعد جہاں دو لوگوں نے پارس کو سیفلی ائیر

پورٹ سے اوٹ کروایا وہیں دو لوگ اس چکر میں ائیر پورٹ ڈیفنس سیکورٹی کے ہتھے لگ کر مارے گئے۔

پارس ان چیزوں سے کافی ڈسٹرب ہو جاتا تھا، خاص کر جب کوئی ساتھی اسکے لیے جان کی بازی ہار جاتا تھا، وہ ہدایت بابا سرکار کے بیورو پہنچ تو گیا لیکن جو کچھ ہوا اس نے پارس کو بہت تھکا دیا تھا۔

وہیں روشانے کو جب سے یہ نیوز ملی، کالز پر کالز کرے جا رہی تھی، پارس کا فون بھی اسے دو گھنٹے بعد کوریئر ہوا اور جب آن کیا تو روشانے کی کافی مس کالز تھیں۔

"پہلے تم آرام کرو، ہم اس پر صبح بات کرتے ہیں۔"

ہدایت بابا نے اسکا کندھا تھپکایا اور تھکن سے اندازہ لگاتے کمرے میں روانہ کیا، پارس نے کال پک کی تو روشانے کی جان میں جان آئی۔

"پارس۔ آپ ٹھیک ہیں؟"

فون لگتے ہی وہ سخت بیقراری سے قدم روکے بولی، پارس نے روم ڈور اوپن کیا اور جیکٹ اور کیپ اتار کر کاوچ پر اچھالی۔

"ٹھیک ہوں۔ بس دو لوگ مارے گئے میری وجہ سے"

وہ اعصاب ڈھیلے چھوڑتا کاوچ پر بیٹھا، روشانے کو اسکی تھکن اتنے دور سے بھی شدت سے محسوس ہوئی۔

"میری جان وہ لوگ آپکی حفاظت کے لیے ہی معمور تھے اور ہمہ وقت آپکے لیے جان کی بازی لگانے کو تیار رہتے ہیں۔ یہ انکا فرض ہے۔ وڈیو کال کر رہی ہوں"

نرم اور میٹھے لہجے میں جان کہہ کر وہ جان نکالنے کے بعد جب فون سکرین پر ابھر آئی، پارس عیسی مغلانی کو کوئی اداسی یا رنجیدگی چھونے کی ہمت نہ کر سکی۔

"میں سو نہیں پا رہی تھی ورنہ بہت نیند آئی تھی۔ سوچا آپکو ہدایت بابا کے پاس پہنچ جاتا دیکھ لوں پھر سکون کروں۔ پر میرے مسٹر تو تھکے لگ رہے ہیں۔ اب باخدا ساری رات سو نہیں پاوں گی"

اس لڑکی کے سکون کا پارس سے جڑنا دونوں کے لیے اک فرحت بخش احساس تھا، زیست کا حاصل تھا۔

"تم سے بات کر کے تھکا ہوا نہیں رہوں گا۔ بس جب بھی اپنے لیے کسی کو مرتا دیکھتا ہوں تو کچھ دیر اپنی تکلیف پر قادر نہیں رہ پاتا۔ صرف اس وجہ سے میں تمہارے لیے ڈرتا ہوں روشانے۔ پلیز مجھ سے دور اپنا خیال رکھنا، مجھ سے دور سونا بھی محتاط ہو کر"

وہ اسے دیکھ کر اسکی فکریں محسوس کرتی خود پر رشک کرنے لگی تھی، جبکہ اس وقت بس روشانے ہی تھی جو اپنی شرارتوں سے پارس کو اداسی بھلا سکتی تھی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"آپ کے قریب بھی محتاط ہو کر سوئی تھی۔خود بتادیں میں بے فکر ہو کر کہاں سو سکتی ہوں؟"

پارس نے جب روشانے کے ڈھکے الفاظ کا مفہوم پرکھا تو اسے روشانے کی شرارت سمجھ آئی۔

"میرے قریب محتاط کہاں تھی۔گدھے گھوڑے بیچ کر سو رہی تھی جھوٹی کہیں کی"

پارس نے فوراہی لڑنے کو پنچا لڑایا تو روشانے کو ٹوٹ کر پیار آیا۔

"وہ آپ سو رہے تھے مسٹر۔۔یہ بھی نہیں پتا آپکو کے کل میں نے آپ کے ساتھ کیا کیا کر دیا"

حیا کی لالی آنکھوں میں اور گلاب سی تروتازگی چہرے پر سجائے وہ پارس کو اپنی طرف سے ڈرا رہی تھی پر وہ تو اسکی رگ رگ جانتا تھا،اچھے سے پتا تھا اسکے معاملے میں کتنی چوہیہ ہیں یہ صاحبہ۔

"کیا کیا ہے تم نے میرے ساتھ؟"

وہ ڈرامائی انداز میں حساب مانگ اٹھا، اور، روشانے دل ہی دل میں اپنے اظہار محبت کا سوچ کر پاگل ہونے لگی، بس نہ چل رہا تھا چیخ کر بتائے کے وہ سب کہہ چکی ہے۔

"آپکی عزت لوٹ لی ہے"

روشانے نے آنکھ ماری، جبکہ پارس لب بستہ سا مسکرایا گو مسکراہٹ روکنے کی کوشش کی گئی۔

"وہ تم مجھے خبردار کیے بنا نہیں لوٹ سکتی۔"

ایسی باتیں بھلا دور رہ کر کرنے والی کہاں تھیں، اسے پارس ظالم لگا۔

"اف۔۔۔بیوی ہوں آپکی۔ کیا کیا ہو گا خود سوچیں"

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

اتنی سوچ بھلا وہ جل پری کے معاملے میں کہاں لاتا، تھکاوٹ مزید اترنے لگی۔

"جب سوچتا ہوں بیوی ہو۔ آگے کچھ سوچنے کی ہوش نہیں رہتی"

لہجے میں جذبات کا سمندر تھا اور وہ لڑکی دامن کو کم پڑتا محسوس کرنے کے بیچ بھاری پلکیں جھکا گئی پر خود کو اتنی دور بھی مستقل کمزور نہ رہنے دیا۔

"ہاااا۔۔اتنے تنگ ہیں مجھ سے"

وہ اسکا دھیان بھٹکانے لگی۔

"بتاوں گا تمہیں کے کیا ہوں۔۔بات مت بدلو۔

بتاو میری نیند کا فائدہ اٹھا کر کیا کیا تم نے میرے ساتھ"

وہ اس لڑکی کی آنکھوں کا پہلا اور آخری خواب تھا تو بھلا وہ کیا کر سکتی تھی، محبت کے اظہار کے سوا۔

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"نہیں بتاوں گی۔اس کے لیے کل ملنا پڑے گا۔"

ملنے کو تیار رہنے والی روشانے صاحبہ، قربت میں نیم جان ہو جاتی تھی پر پارس کو اسکی بہادری پر رشک آیا۔

"بزی نہ ہوا تو ضرور۔ابھی بتادو۔میں کیسے اتناویٹ کروں گا"

ایسے اصرار پر کون نہ لٹ جائے جو استحقاق بھری مسکینیت سے اٹا تھا۔

"اظہار محبت۔۔۔۔اظہار خواہش۔۔۔اظہار طلب"

آخر کو وہ ہار مان گئی، دونوں کی منفرد حسن کی ملکانیاں آنکھیں ملیں، کچھ دیر لفظ کھو گئے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"میں سن لیتا تو انجام جانتی ہو؟"

وہ اسے ڈرانے لگا، انجام کا سوچ کر وہ کالی کالی آنکھوں والی ہنس پڑی تو پارس کی پوری دنیا کو رنگ لگے۔

"ہاں۔۔۔جب اس انجام کو سہنے کی ہمت آ گئی۔

تب یہ اظہار کرنے کے لیے آپکے سونے کا انتظار نہیں کروں گی"

اسے کل کے اظہار نے بہت بہادر بنا دیا تھا، پارس نے اسکے چہرے کا ہر خطہ آنکھوں سے چھو لیا، اسے ہاتھ لگا کر دھڑکانے کی کہاں ضرورت تھی۔

"جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گی۔وارن کر رہا ہوں"

جذبات کے اثر نے پارس کے لب و لہجے کو مزید بھاری کیا۔

"پرواہ نہیں۔۔۔یہی سمجھوں گی میری اتنی ہی زندگی تھی"

آنکھوں میں مٹھاس بھر کر اس نے بتا دیا وہ محبت کی دیوی ہے، سکون کی ترسیل، نشاط کی تشکیل کے سوا کچھ نہیں کرتی۔

"تھپڑ کھاو گی جل پری دوبارہ ایسا کہا۔۔۔میں نے محاورتا جان جانے کی بات کی ہے نکمی کہیں کی۔"

وہ اسے بری طرح متذبذب ہوئے جھاڑ گیا، وہ ہنسی۔

"نکمے کہیں کے"

پارس کے بہکنے کا سوچ کر وہ جان بوجھ کر چڑا گئی اور پارس کی جیسے سانس پھولا لگ رہا تھا وہ اس لڑکی کا سحر مزید نہیں سہہ سکے گا۔

"چلو سو جاو نیند آرہی تھی تمہیں"

مزید روشانے کو دیکھتا تو اسکی ضرورت جسم و جان میں دھڑکنے لگتی تبھی بات سمیٹی پر وہ برا مناگئی۔

"اور آپکو تو نہیں آرہی؟ پلیز پارس۔ بات کریں ناں مجھ سے"

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

روشانے کا یوں تڑپ کر ریکوسٹ کرنے پر پارس کے اندر دھکڑ پکڑ ہوئی۔

"تم پلیز نہیں کیا کرو۔ تم حکم کیا کرو۔ آو سر دبادو۔۔۔ آسکتی ہو؟"

پارس نے ڈانٹنے کے ساتھ جذباتی کر دیا۔

"اگر مجھے یوں دور سے تڑپایا ایسے تو آوں گی پر گلا دبانے"

وہ بچوں کی طرح بھیگی سانس بھرے غرائی، پارس مسکرا اٹھا۔

"میری گردن تمہارے ہاتھوں میں جیسے آجائے گی ناں"

وہ تمسخرانہ انداز میں اکساتے بولا، شرٹ کے دو بند بٹن کھول دیے شاید وہ تھوڑا بے چین تھا۔

"ہاتھوں میں نہ آئے۔ دانتوں میں تو آجائے گی ناں۔"

یہ لڑکی ہر جواب رکھتی تھی، دانتوں پر دونوں ہی خطرناک وائب دیتا مسکرائے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"تم مجھ سے اپنے دانتوں کے مظاہرے دور ہی رکھنا آگے سے ورنہ میرے ہونٹوں کے مظاہرے تمہاری جان لے کر بھی تھمنے پر نہ آئیں گے"

وہ ایسے بول بولتا روشانے کے چہرے پر دھنک رنگ سمیٹ لایا جبکہ روشانے بہت مشکل سے ہونٹوں کی مسکراہٹ سنبھال سکی۔

"اداس نہیں ہونا۔ میں ہوں آپکے ساتھ۔ کل ملتی ہوں آپکو پیارا سا۔ آپکی ساری رہی سہی تھکن اتار دوں گی۔ آرام کریں"

فطری شرم آڑے آئی کے وہ چند تاکیدیں پارس کے نام کرتی رابطہ توڑ گئی پر پارس عیسی مغلانی اسی سوچ میں پڑ گیا کے تھکن تو باقی رہی ہی نہیں، تبھی تو ہونٹوں پر اک مبہوت کرتا تبسم مچل کر رہ گیا۔

..._____..

"روشانے کی کال آرہی ہے۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
zubinovels.zone.com

ہاشم اور پریسہ کا ڈنر تو ہو چکا تھا بس پریسہ کے ساتھ وہ پیلس کے قریب ہی گاڑی روکے واک کر رہے تھے جب انکا فون رنگ کیا، اتنی رات کو روشانے کی کال انھیں فکر مند کر چکی تھی، جیب سے فون نکال کر آنکھوں کے سامنے سکرین کرنے کے بیچ پریسہ کو بتایا۔

"اوکے پک کریں۔ پوچھیں کب آ رہی ہے"

پریسہ نے فورا بے تابی عیاں کرے تاکید کی، ہاشم نے کال پک کی جہاں وہ سونے ہی والی تھی پر نا جانے کیوں عجیب دل میں بیقراری کے سبب ہاشم بابا کو سب بتانے کو کال کر بیٹھی، البتہ اسکی کالی آنکھیں نیند سے اٹی تھیں۔

"میرا بچہ کیسا ہے؟ خیریت ہے ناں اس وقت کال کی؟"

ہاشم نے کال پک کرتے ہی رسمی خیر و عافیت پوچھتے ہی متفکر انداز میں سوال کیا جبکہ روشانے نے بنا ٹائم دیکھے کال کی اس پر خود کو کوسنے کا دل چاہا پر اب کیا کرتی کے کال تو پک ہو چکی تھی۔

"سوری ہاشم بابا وقت دیکھے بنا کال کر دی میں نے۔بس کچھ بے چینی تھی۔حاتب نے کسی کرمینل اور سمگلر کی لوکیشن ٹریس کروائی ہے مجھ سے کچھ دیر پہلے۔میں نے تب تو کر دی پھر یاد آیا اسکا آپریٹ ہوا ہے کہیں کسی پنگے میں خود کو تکلیف نہ دے بیٹھے۔آپ اسکے پیچھے رہیں یا ابراہیم کو لگائیں۔مجھے پارس سے جڑے ہر فرد کی خود بخود ہی فکر ہوتی ہے حالانکہ آپکا وہ بیٹا زہر لگتا ہے مجھے"

یہ سب روشانے نے اپنا فرض اس لیے بھی سمجھا کے حاتب سے اسکی بہن کی خوشی جڑی تھی اور وہ بابا کے امانتوں کی بہترین محافظ تھی،اختتام تک وہ ناچاہتے ہوئے بھی تلخ ہوئی۔

یہ سب ہاشم مغدام کو بری طرح پریشان کر گیا پر انہوں نے شو نہ کیا کیونکہ پری یہ سننا بھی سہہ نہ سکتی تھیں۔

"ٹھیک ہے تم نے مجھے بتا کر بہت اچھا کیا میری جان۔لو پری سے بات کرو"

ہاشم نے غیر واضح انداز میں اسکی تشفی کروا کر فون پری کو پکڑایا خود گاڑی کی طرف بڑھے اور جا کر پریسہ کا فون نکال کر کوئی کال ملانے لگے۔

جبکہ پریسہ، روشانے کی آواز سن کر کھل اٹھیں۔

"میں بالکل فٹ۔ آپ ٹھیک ہیں نیلی آنکھوں والی حسینہ۔ میں کل آجاوں گی۔ واپس آپکی مہمان بننے"

پری کے لیے وہ مہمان تھوڑی تھی، وہ تو عجیب دل کا حصہ بن گئی تھی، ماں بھلے بے خبر ہو، اپنی اولاد سے جڑی چیزوں کو فورا پہچان جاتی ہے۔

"مہمان تھوڑی ہو۔ تم تو میری دوسری بیٹی ہو۔ جب تک چاہو مغدام پیلس تمہارا گھر بنا رہے گا۔ آئی مین جب تک شادی نہ کر لو"

اول شوخ شفقت لٹائی تو آخری جملہ کہتے پری افسردہ ہوئیں جبکہ روشانے کو اس دن کا شدت سے انتظار تھا جب وہ اس ماں کا انتظار ختم کرواتی اور انکو نیلی آنکھوں والے بیٹے، جگر کے ٹکڑے سے ملواتی۔

"ان شاء اللہ۔ چلیں پھر میں کل ملتی ہوں۔ہاشم بابا سے تھوڑا کام تھا تبھی آپ لوگوں کا سپیشل ٹائم لیا۔انجوائے کریں"

وہ اب پر سکون تھی تبھی سونا چاہتی تھی جبکہ پری نے بھی ہنس کر اجازت دی۔

"اوکے میری جان۔ خیر سے آو"

پری نے جب تک بائے کہا،ہاشم ایک اہم کال کرے نمر ڈائل لسٹ سے ڈیلیٹ کر چکے تھے۔

"سب خیریت ہے ہاشم"

پری کی حساسیت نے فورا بھانپ لیا کے معاملہ گڑبڑ ہے۔

"یس۔ چلو پیلس چلتے ہیں۔مجھے ایک ضروری کام سے نکلنا ہے۔روشانے کا کوئی کام ہے۔ آجاو"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

ہاشم نے وقتی سہی بہلا تو لیا پر جانتے تھے جب تک وہ واپس نہیں آتے پری فکر مند رہے گی لیکن اس وقت ہاشم مغدام کے لیے حاتب سے اہم کوئی نہ تھا۔

..._____..

"کس چیز کا انتظار کر رہے ہو تم صبح سے نکمو۔مار ڈالو سالوں کو۔"

مصباح منصور کے آدمی کو اسکی طرف سے دھمکی موصول ہوئی تو وہ لوگ حرکت میں آ گئے، اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی، سارہ اور عمائمہ دونوں ہی آج نیٹفلکس پر سیزن دیکھ رہی تھیں تبھی ابھی تک جاگ رہی تھیں، فائرنگ پر وہ ڈر کر بی جان کے سینے میں چھپی، خود سارہ کے چہرے پر کئی خوف وہراس کے رنگ گزرے۔

"ب۔۔بی جان یہ فائرنگ کیوں ہو رہی ہے؟"

وہ سینے میں منہ دیے ہی گھبرا کر پوچھنے لگی جبکہ سارہ نے سامنے میز پر رکھا اپنا فون اٹھا کر حاتب کا نمبر ملایا۔

"کچھ نہیں میری جان۔ جاو تم اپنے کمرے میں۔ ڈور لاک کر لینا۔ جو بھی فائرنگ کر رہا ہے حاتب اسے خود دیکھ لے گا"

سارہ نے اسکا ڈر زائل کیا مگر وہ اکیلی کمرے میں جانے پر راضی نہ تھی، وہ انکے سینے سے جدا ہوئی تو بچوں کی طرح پلکیں بگھوئے سارہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"بی جان آپ بھی چلیں ناں"

سارہ نے فون کی طرف سے توجہ ہٹا کر عمائمہ پر ڈالی جسکی آنکھیں بھیگنے کو تیار تھیں، فوراً اسے اپنے سینے لگایا اور اس کا ماتھا چومتے بلکتے تڑپتے دل کو تقویت دینے کی کوشش کی، فائرنگ کی آواز قریب سے قریب ہو رہی تھی۔

"آتی ہوں۔ تم جاو۔ جیسا کہا ہے ویسا ہی کرو"

عمائمہ نے سارہ کی طرف سے حوصلہ ملنے پر اپنے آنسو رگڑے اور سر ہلایا اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اپنے روم کی طرف چلی گئی، حاتب جو اپنے لوگوں کے ساتھ مصباح منصور کی لوکیشن پر روانہ تھا، سارہ کی کال پر اسکا دل کانپا۔

"جی سارہ"

حاتب نے فوراکال پک کی۔

"فائرنگ ہو رہی ہے گھر کے باہر۔ پلیز اپنی عمائمہ کو بچالو حاتب، میں بہت کمزور ہوں اب اس امانت کی حفاظت کے لیے"

سارہ کا بس وہ یہی جملہ سن سکا اور انکا فون کٹ گیا کیونکہ مین ڈور دھکے سے کھولتے مصباح لے لوگ وحشیوں کی طرح اندر گھس چکے تھے، سارہ کے ہاتھ سے فون چھوٹ کر فرش پر جا گرا اور اک چیخ ابھر کر فلک بوس کی دیواروں سے ہیبت ناکی سے ٹکرائی۔

Zubiinovelszone.com
SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMRWAMIRZANOVELS.COM

حاتب نے اپنے ان لوگوں سے رابطہ کرنے کی کوشش کی جو سارہ اور عمائمہ کی نگرانی پر فائز تھے پر کسی کا فون نہ لگا کیونکہ سب مر چکے تھے تبھی وہ کچھ لوگوں کو مصباح منصور کی لوکیشن کی طرف روانہ کیے خود گاڑی لیے مڑ گیا لیکن جب حاتب عمائمہ کے گھر پہنچا تو فرش پر سارہ گری پڑی تھیں، حاتب مغدام نے انکی آخری سانسوں کی آہٹ سن کر اپنے من وزنی قدموں کو اٹھا کر انکے پاس لایا تو اپنے سینے میں درد کی لہر اٹھتی اور پورے وجود میں پھیلتی محسوس کی۔

ابتدائی رستے میں خون کے دھبے تھے جیسے کسی کو گھسیٹ کر لے جایا گیا ہو۔

وہ دوڑ کر سارہ کے پاس دوزانو بیٹھا اور انکو پلٹا کر سیدھا کیا تو انکے سینے پر وہ خبیث فائر کر گئے تھے۔

"ا۔۔اسے بچالو حاتب۔۔۔"

سارہ نے اپنا خون سے لتھڑا ہاتھ اٹھا کر حواس کھو بیٹھتے حاتب میں گویا اک جان جگائی۔

"سارہ میں اسے کچھ نہیں ہونے دوں گا۔ آپ چلیں ہو سپٹل۔۔۔پلیز۔"

حاتب کی آواز ٹوٹ گئی کیونکہ جان گیا تھا سارہ کو کھونے والا ہے، اک مہربان سے محروم ہونے والا ہے۔

"ن۔ نہیں بہت دیر ہو گئی حاتب۔۔۔اسکی ماں نے ا۔۔اسے میرے سپرد کیا تھا اور میں اسے تمہارے س۔۔ سپرد کر کے جا رہی ہوں۔۔۔۔۔اسے اگر تم نے بچا لیا سمجھ لینا تم دو کی سارہ بھی زندہ ہے۔۔۔۔میرا وقت پورا ہوا۔۔۔۔جاو حاتب۔۔۔۔ج۔۔۔"

مزید وہ کچھ بول نہ سکیں اور انکی مہربان آنکھیں ساکت ہوئیں، حاتب نے آنکھ سے ٹپک آتے آنسو کو بے دردی سے رگڑے جھک کر سارہ کا ماتھا چوما، انکی ٹھہری آنکھیں بند کرتا وہ اٹھا، پورے وجود میں مانو آگ لگ گئی۔

"قسم کھاتا ہوں سارہ آپکی قربانی ضائع نہیں جانے دوں گا۔ مصباح منصور تو اپنے پیدا ہونے پر پچھتائے گا"

اپنی گن لوڈ کرے حاتب وہاں سے بپھری موج بنا نکلا، اسکے جسم کو آگ لگی تھی تو دل دھواں چھوڑ رہا تھا، ہاشم مغدام بھی اپنے کچھ لوگوں کے ساتھ روانہ ہو چکے تھے، نا جانے کونسی قیامت آنے والی تھی۔

..._____..

"زندگی کا گندہ ترین پاستہ بنایا تم نے"

سہانہ پچھلے آدھے گھنٹے سے اسکے پاستہ میں کیڑے نکال رہی تھی جبکہ ابراہیم مسلسل سگنلز کیچ کرنے میں ہلکان ہو رہا تھا۔

"تمہیں پاستہ کی پڑی ہے۔ یہاں سگنل نہیں آرہے۔ مجھے حاتب سر کی فکر ہو رہی ہے"

باقاعدہ بدتہذیبی کے سنگ ڈانٹا، ہاتھ اونچا کرے وہ پہاڑی چٹان پر چڑھا سگنلز کیچ کرنے کی کوشش میں چڑ گیا۔

"اتنی فکر تھی تو نہ آتے۔چلے جاوابھی بھی وقت ہے"

وہ سینے پر ہاتھ لپیٹے ناراضگی سے بولی۔

"تمہاری بھول ہے کہ میں یہاں سے ہلوں گا۔بس ایک بار کال پر بات ہو جائے۔اور تم جاو سو جاو یہاں کیوں کھڑی ہو۔جو ایڈونچر کرنا ہے وہ صبح کر لینا"

جب بات فرض کی ہو وہ ایسا ہی کٹھور تھا، سہانہ نے سر ہلایا اور وہاں سے چلی گئی، ابراہیم نے اسکو جاتے دیکھا اور سر جھٹک کر پھر سے فون پر سگنلز دیکھنے لگا۔

"پتا نہیں دل کیوں گھبرا رہا ہے۔زندگی میں پہلی بار انکو اکیلا چھوڑا ہے، بس تسلی ہو جائے کہ وہ ٹھیک ہیں۔"

لب و لہجے سے چھلکتی بے کلی سنبھالے وہ مزید آگے بڑھا ہی کے سہانہ کی چینخ پر ہڑبڑا کر پلٹے کیمپر وین کی طرف بھاگا، اندر پہنچا تو وہاں میٹرس پر بیٹھے سانپ کو دیکھ کر سہانہ صاحبہ آنکھیں بند کیے دونوں ہاتھ کانوں پر دبائے گلا پھاڑنے والا چلا رہی رہی تھیں۔

"بیوقوف لڑکی۔ یہ ٹری سنیک ہے۔ کھانے تھوڑا لگا ہے تمہیں۔ جیسے تم چینخ رہی ہو یہ غصے سے اینا کانڈا بن کر ڈس لے گا"

اسے پکڑ کر پرے کیے سانپ کو احتیاط سے پکڑے ساتھ ساتھ زبان چلاتے وہ وین سے نکلا اور تھوڑا دور جا کر سانپ کو چھوڑ دیا جبکہ سہانہ چینخنا تو روک چکی تھی پر اب وین میں سونے کا سوچ کر جان جا رہی تھی۔

وہ واپس آیا تو سہانہ نے ڈر کر اسکے ہاتھوں کو دیکھا، جیسے تسلی کر رہی ہو وہ ٹھیک ہے۔

"ت۔ تم نے اسے پکڑ لیا۔ ڈر نہیں لگا۔ کاٹ لیتا تو۔۔۔"

سہانہ کی آواز بھیگی، ہراساں نظروں سے وہ ابراہیم کا چہرہ تک رہی تھی جو غصہ زائل کیے آنکھوں میں نرمی اتار لایا۔

"ڈر تمہاری چینخ سے لگا۔ کے کہیں میرے اگنور کرنے پر خودکشی نہ کر لی ہو"

وہ آنچ دیتے لہجے میں یونہی شوخی بگھاڑتے بولا جسکا مقصد، سہانہ کے سابقہ ڈر زائل کرنا تھا۔

"بہت بڑی خوش فہمی میں ہو تم۔ تمہارے اگنور کرنے پر میری چپل کو بھی فرق نہیں پڑتا"

سہانہ نے آنکھیں اوپر کو گماتے خفا انداز میں منہ پھیر کر اپنے عتاب کے گراف کو بڑھاہی پیش کیا حالانکہ سانپ دوبارہ بھی آسکتا تھا۔

"ٹھیک ہے جاو پھر سو جاو اپنی کیمپر وین میں"

SUMBUL NOVELS
SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

ابراہیم نے اسکی دکھتی رگ دبائی۔

"ن۔۔ نہیں۔ تم بھی آو"

وہ جلدی سے اسکی بازو پکڑ کر منت کرے روک گئی۔

"میٹرس کا سائز دیکھا ہے؟ یہ بہت زیادہ رومنٹک کپل کے لیے ہے۔ ہم نہ تو کپل ہیں نہ رومنٹک۔ میں باہر ہی سو جاوں گا، مرنا نہیں ابھی مجھے"

اپنی بازو احتیاط برتتے سہانہ کے ہاتھوں سے چھڑواتے سلگ کر جتایا جبکہ سہانہ اس درجہ بے باکی پر کان کی لو تک سرخ ہوتی اسکا منہ تکنے لگی۔

"وہ سانپ پھر آگیا تو۔۔ دیکھو میں کسی کیڑے مکوڑے سے نہیں ڈرتی لیکن سانپوں کا فوبیا ہے مجھے۔ پلیز"

سہانہ نے اپنے آپ کو ڈرا پیش نہ کرنے کے باوجود سہم جاتے بات مکمل کی تو ابراہیم واپس پلٹا۔

"چھوٹی بچی ہو کیا جو تفصیلی سمجھاوں؟ میں یہیں ہوں آس پاس۔ نہیں آنے دوں گا کسی سانپ کو۔ جاو سو جاو۔"

سہانہ نے اسکے بازو جھٹکنے پر اک رحم طلب نظر ڈالی اور منہ پھلا کر وین میں نہ صرف گھسی بلکہ ڈور بھی دونوں بند کر لیے۔

ابراہیم نے واپس جا کر کرسی سنبھالی اور آگ کے قریب بیٹھے فون کو ہی دیکھ رہا تھا پر اب نظر گاہے بگاہے کیمپر وین میں ہوتے اندھیرے پر بھی جمی تھی، کیا اسے سہانہ کے لیے اپنی نیند بھی قربان کرنی ہو گی؟ بس سوچ کر تھکن سے بھرا مسکرا دیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

..._____...

"تجھے تو چھوا بھی نہیں پھر کیوں ایسا دردناک روئے جا رہی ہے لڑکی۔ ابے چپ کر۔ باس ہماری چٹنی بنا دیں گے"

زمین پر دہری ہو کر پڑی عمائمہ کی سسکیاں ان لوگوں کو بھی تڑپا گئیں جو اسے بے دردی سے اٹھالائے تھے، عمائمہ کے زخم سے بلڈنگ ہو رہی تھی، اسکی آنکھوں کے سامنے سارہ کو وہ لوگ گولی مار کر دروازہ توڑے اٹھا لائے تھے تو وہ کیسے نہ روتی، اسے لگ رہا تھا جیسے نئی زندگی کا تاوان بھر رہی ہے، اسے سمجھ نہیں آرہی تھی درد کہاں ہو رہا ہے اور کہاں نہیں، وہ اپنی نسیں پھٹتی محسوس کر رہی تھی، اسکی آنکھوں کے آگے اندھیرا بڑھ رہا تھا۔

"ب۔۔بی جان۔۔۔۔ت۔۔تم نے کیوں مارا میری بی جان کو ظالم۔۔میرے پاس اور تھا ہی کون"

وہ ہچکیوں کی زد میں کانپتی تڑپتی زمین کی مٹی میں ناخن مار رہی تھی، اسکا چہرہ رو رو کر سرخ تھا تو آنکھیں سوجھ گئی تھیں۔۔

"دیکھو مصباح سر کا حکم تھا کے اگر وہ روکے تو ٹھوک دیں۔رونا بند کرو ورنہ مجھے تمہارے منہ پر ٹیپ لگانی پڑے گی"

وہ آدمی بنا یہ جانے کے اس لڑکی کو کیا کیا تکلیف ہے، جھاڑ گیا، تھپڑ بھی مار دیتا اگر وہ سہم کر اپنے آنسو نہ گھوٹ لیتی۔

سیاہ قمیص کے سبب کسی کو اسکے جسم سے نکلتا خون بھی نہ دیکھائی دیا حالانکہ عمائمہ کی دھیرے دھیرے جان نکل رہی تھی۔

"ا۔۔اس سے اچھا تھا میں پہلے ہی مر جاتی۔۔۔۔کیوں بھیجا آپ نے حاتب کو میرے پاس۔اب وہ کہیں نہیں ہیں، انکو پتا ہی نہیں چلے گا اور میں یہیں مر جاوں گی۔ مجھ سے میری بی جان بھی لینا چاہتے ہیں آپ اللہ، نہیں لیں انکے بچے روئیں گے، پہلے ہی میں نے انکو انکے بچوں سے چھین لیا۔۔۔مجھے پاس بلا لیں ناں۔۔۔میری وجہ سے سب کیوں مر جاتے ہیں؟۔۔۔۔مجھے بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔۔پلیز م۔۔ مجھ سے یہ درد، یہ سانسیں۔۔۔سب لے لیں۔۔۔۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ سرگوشیوں میں سسکتی اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے تکلیف کو آخری حد تک برداشت کر رہی تھی کے اسکا پورا وجود کانپ رہا تھا، جل رہا تھا۔

اور وہ بھی تو جل رہا تھا، قسمت نے امیر حاتب مغدام کے امتحان ابھی طویل لکھے تھے۔

جب تک وہ مطلوبہ جگہ پہنچا، اسکے تمام لوگوں کو مصباح منصور نے ٹھکانے لگا دیا، حاتب نے گن کے ساتھ گاڑی سے اترتے سامنے سے آتے دو زلیلوں کو ایک ساتھ بھونا، جبکہ پیچھے سے ہوتے وار کے باوجود اس نے آخری دم تک اپنے سلے وجود کے ساتھ ان لوگوں سے مقابلہ کیا مگر جو سر پر لوہے کی سلاخ لگی اس سبب وہ بے دم ہو کر آخر گر ہی پڑا۔

جب ہوش آئی تو اپنے ہاتھوں کو لوہے کی زنجیروں میں جکڑا محسوس کیا، حاتب نے سر اٹھایا تو سامنے وہ زخموں سے نڈھال شیطان، اسکی عمائمہ کو دبوچے کھڑا تھا جو دھندلائی آنکھوں سے یہ بھی نہ پہچان پا رہی تھی کے وہ

سامنے زنجیروں میں بندھا اسکا حاتب ہے، وہ دونوں ایک دوسرے کی زندگی تھے پر آج موت بننے کے دہانے آ رکے تھے۔

وہ جس طرح تکلیف کی پھانس میں سانس بھر رہی تھی، حاتب کا کلیجہ کٹ گیا۔

وہ درد پر بے حال ہو گئی تھی، حاتب کی نظر اسکی شرٹ پر گئی جو اسکے پیٹ سے چپکی تھی، حاتب کی آنکھیں سرخ ہونے لگیں، انکی آگ بھڑک گئی۔

"تو یہ وجہ تھی جس سبب تو نے اور تیرے لوگوں نے مجھے جانوروں کی طرح پیٹا۔ میں نے پتا کروایا ہے۔ تو اسکا شوہر ہے بھئی۔ میرے جیل جاتے ہی میری چیز پر قبضہ ہو گیا۔۔۔۔۔ ویری بیڈ پر وہ کیا ہے کہ مجھے اپنی چیز واپس لینی اچھے سے آتی ہے۔"

مصباح منصور کے لوگوں نے حاتب کو مارا نہیں تھا بس سر کے پیچھے زخم تھا، اسکے باوجود حاتب سخت سر اور سٹریچز کی جگہ پھیلی بھیانک تکلیف کا شکار تھا۔

"چھوڑ دو اسے۔ وہ ٹھیک نہیں ہے۔ جو کرنا ہے میرے ساتھ کرو مصباح۔ اسے چھوڑ دو وہ تکلیف میں ہے"

حاتب نے اپنی کلائیوں کو جھٹک جھٹک کر چیخ کر مصباح کو شرافت کی زبان میں سمجھایا جس پر وہ پاگلوں کی طرح قہقہہ مارتے مزید نجس لگا۔

"اور میں۔ میری تکلیف کون دور کرے گا۔ تیری یہ حق حلال کی بیوی کرے گی۔ تجھے پتا تو چلے آخر تو نے پنگا کس چیز سے لیا ہے"

وہ حاتب کے سامنے عمائمہ کے بال نوچتا اسکا چہرہ اپنے چہرے کے قریب کرتے ہوس چھلکاتی نظروں سے کھلتی بند ہوتی آنکھوں والی اس بے جان عمائمہ کو ڈرا رہا تھا جسکے سارے ڈر مر گئے تھے۔

"اگر تم نے میری بیوی کو ہاتھ لگایا۔ میں تمہارے ہاتھ کاٹ دونگا"

وہ دونوں ہاتھوں کو زنجیروں سے چھڑواتے حلق کے بل چینخا، یہاں تک کے اسکی دھاڑ پر یہ پورا کاٹیج لرزا۔ حاتب کی کلائیوں سے کھینچا تانی کے بیچ خون کے قطرے نمودار ہو گئے۔

"میں تمہاری اس بیوی کو پچھلے پندرہ سال سے ہاتھ لگا رہا ہوں۔ تب کہاں تھے تم ایمر جنسی کے شوہر۔۔۔ہاں۔ تم کیا سمجھے اپنی چیز کو ایسے ہی چھوڑ دے گا مصباح منصور۔۔۔ تمہارے سامنے

تمہاری بیوی کی آبرو کی دھجیاں بکھیروں گا"

خباثت کے سنگ وہ سسک سسک کر نیم جان ہوتی عمائمہ کو اسکے بالوں سے پکڑ تا گھسیٹے ہنسا، حاتب مغدام کو اب بازو کٹنے کی بھی پرواہ نہ تھی۔

Zubinovels.com
SAMARWA MIRZA NOVELS

"یہ سمجھو پچھلے پندرہ سال سے تم اپنی قبر کھود رہے تھے اور میں تمہیں عبرت بنانے کی تیاری کر رہا تھا۔ تم کو ایسی موت دوں گا کہ تم اپنی موت سے زمین ہلا دو گے"

زنجیریں جھٹکوں کہ شدت پر کرچی میں بٹیں، لوہے کی نوکیلی سلاخیں حاتب کی بازووں میں گڑھ گئی ہوں پر اس نے ویسے ہی مصباح منصور کے بال کسی درندے کی طرح لپک کر دونوں ہاتھ سے نوچ کر جب اسے دیوار سے مارا، عمائمہ توازن بر قرار نہ رکھتے بری طرح زمین پر گری۔

اس سے پہلے حاتب زمین پر پٹخ کر گرتی عمائمہ کے پاس دوڑ تا اڑتی گولی نے مصباح منصور کے سینے پر فائر کیا، وہ بری طرح کو کتا گرتے بیہوش ہوا، یہی نہیں اسکے وہاں کھڑے چھ لوگ بھی اٹلی کے شیڈو کی گولیوں سے بھونے گئے۔

حاتب نے اپنے کانپتے ہاتھوں کو بڑھا کر عمائمہ کے پاس بیٹھتے اسے سہارہ دیا جسکے ماتھے سے خون کی لکیر پھوٹ کر اسکے گال سے گردن کی طرف جارہی تھی۔

خود ہاشم ہارے جواری کی طرح اپنے بچے کی طرف دوڑے جسکا سب کچھ عمائمہ کی سانسوں سے جڑا تھا۔

"تم مت مرنا عمائمہ۔۔۔ تم میری واحد نیکی ہو۔ میں تباہ ہو جاوں گا۔۔۔ میری طرف دیکھو۔ آنکھیں کھولو عمائمہ"

وہ اسکے گال پر سرکتی خون کی لکیر کو ہتھیلی سے پونچھتا جب اسے پکارا تو اس شخص کی اپنی آنکھیں لہو چھلکا رہی تھیں، شیڈو کے لوگ اس نجس مصباح کو لے کر جا چکے تھے کیونکہ اسکا حساب اب ہاشم مغدام ہی پورا کرنے والے تھے۔

"حاتب۔۔۔ہوش میں آو میرے شیر۔۔۔اسے ہو سپٹل لے کر چلنا ہو گا۔"

ہاشم نے اپنے لوگوں کو اشارہ کرتے ساتھ ہی عمائمہ کو گود میں بھر کر بیٹھے حاتب کا کندھا ہلایا جو گردن موڑ کر بابا کو دیکھتے ہی بچوں کی طرح رو پڑا، کئی سالوں بعد وہ سنہری آنکھیں یوں پھوٹ پڑیں کے باپ کا دل کند چھری سے کٹا۔

"ب۔۔بابا۔۔۔۔اسے بچالیں پلیز۔۔میں آپکو معاف کر دوں گا۔۔۔۔لیکن یہ مر گئی تو میں بھی مر جاوں گا۔اور معافی بھی میرے ساتھ جائے گی۔۔۔اسے بچالیں یہ بہت تکلیف میں ہے۔۔دیکھیں اسکا کتنا خون بہہ گیا۔۔۔۔بابا جلدی کریں۔"

وہ اپنے ہوش میں نہ تب تھا نہ ہو سپٹل پہنچ کر جب اسکی نیکی کو ان ڈاکٹروں نے زندگی اور موت کی دلدل میں جھونک دیا، وہ مر رہی تھی اور حاتب

مغدام کو سب بھول گیا جیسے لمحہ بھر اسکی یاداشت کا محور بس عمائمہ بنادی گئی ہو۔

خود حاتب کا سر زخمی تھا، اسکے سٹیچیز میں سوجن ہو چکی تھی لیکن اسکی نظریں آئی سی یو روم میں اکھڑتے سانس لیتی عمائمہ پر تھیں۔

"کچھ نہیں ہو گا اسے۔ آو تمہیں بھی ڈاکٹر ایگزامن کر لے۔ ضد نہیں کرو حاتب۔۔۔ اپنی بازو دیکھو خون ابھی بھی بہہ رہا ہے"

بابا کے گھسیٹنے پر وہ انکے ہاتھوں کو بے دردی سے جھٹک گیا، بہت غصہ تھا، وہ کہیں سے بھی آج انطالیہ کا امیر نہیں لگ رہا تھا، جبکہ ہاشم مغدام نے آج ویسی ہی تکلیف محسوس کی جیسی آلائم کو اپنی خاطر وارنے پر ہوئی تھی کیونکہ انکو لگا جیسے آج وہ حاتب کو بھی کھونے والے تھے۔

"جب تک یہ ہوش میں نہیں آتی، میرا نام نہیں لیتی۔ میں کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا۔"

حاتب کی آواز لرز گئی کیونکہ اندر سے وہ بھی عمائمہ کی حالت پر ڈرا ہوا تھا، ایک تو اتنی نازک تھی اوپر سے جیسے گری تھی، حاتب کا سوچ سوچ کر دل بند ہو رہا تھا، سانس لے رہا تھا تو سانس نہیں آ رہی تھی۔

"حاتب۔۔میرے بچے۔ تمہیں کچھ ہو گیا تو اسکے نام لینے پر کون جی کہے گا؟"

بابا کی غم سے پھٹی سرگوشی پر وہ سرخ آنکھیں پھیر کر انھیں تکنے لگا۔

"آپکو میرے پیچھے کس نے بھیجا؟ بتائیں؟"

وہ یکدم جیسے حواسوں میں لوٹا۔

"روشانے نے"

ہاشم کی آنکھیں بھیگ گئیں، حالانکہ سوکھی ہی کب تھیں۔

"یہ دونوں بہنیں مل کر مارنا چاہتی ہیں مجھے۔۔۔"

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ وہیں درد سے اٹا کر سیوں کی جانب لڑھکا اور اپنا سر ہاتھوں میں گرا لیا۔

"اسے بس فکر تھی تمہاری۔ تم نے فارس کے ساتھ جو کیا اسکے باوجود وہ لڑکی ہمارے لیے کیا کیا کر رہی ہے، ادھر میرے آلائم کی محافظ اور ادھر تمہاری اور عمائمہ کی۔ میں ایک بار پھر فارس کا احسان مند ہو گیا جو اپنے بعد بھی اپنی بیٹی کی صورت ہماری حفاظت ہر فائز ہے۔ اگر تمہیں یا عمائمہ کو کچھ ہو جاتا تو جانتے ہو کتنے لوگ تم دو کے ساتھ مر جاتے۔۔۔۔۔۔ آہ حاتب۔ تم اتنے بے درد کیوں بن گئے۔ تم نے اس مصباح والے معاملے کو میرے سپرد کیا ہوتا تو میں دیکھتا وہ کیسے چھو پاتا تم دو کو۔۔۔۔۔۔"

بابا کی کوئی بات ابھی حاتب کو سنائی نہیں دے رہی تھی، بس آنکھوں کے سامنے عمائمہ تھی، اسکا بند ہوتا سانس تھا، اسکے جسم سے چھوٹے خون کے نشان تھے جو حاتب کی شرٹ، ہاتھوں اور گردن پر جم گئے تھے، اسکی شربتی آنکھیں انگارہ ہو رہی تھیں۔

"یہ درد آپ نے بھرا ہے میرے اندر۔ مجھ سے میرا بھائی چھین کر۔ کہ میں اپنی تکلفیں خود کم کرنے کی کوشش کا عادی ہو گیا"

حاتب نے بابا کو معتوب ٹھہرا دیا اور وہ اس گناہ سے کبھی دامن نہیں چھڑوا سکتے تھے۔

"ان مردود لوگوں نے میرے بھائی کے جسم کو جگہ جگہ سے کاٹا، اسکے جسم پر موزی جانور چھوڑے، اسکے وجود پر کوڑے برسائے، پورے جسم کا خون نچوڑا، پھر واپس، ڈالا۔ موت کے قریب لا کر ہر بار وہ زندگی دی جو موت سے بدتر تھی، اور آپ دیکھتے رہے، مرے نہیں اپنے پندرہ سال کے بیٹے کی برداشت پر، وہ کیسے جیا ہو گا، اس نے کیسے سانسیں لی ہوں گی۔۔ میں وہ سب مر کر بھی نہیں بھول سکتا۔ آپ ہیں وجہ میرے اندر کی وہشت اور درندگی کی۔ دیکھیں میں کیا بن گیا آپکی بدولت ہاشم جابر مغدام۔ ایک قاتل، ایک کرمینل، ایک غنڈہ۔۔۔۔۔۔ اور میری وجہ سے آج وہ لڑکی موت کے منہ میں ہے، مصباح منصور کو مار دیتا ایک ہی بار تو یہ قیامت کی

رات نہ آتی۔ لیکن میں اسے اذیت دے کر مارنا چاہتا تھا۔ دیکھیں میری اذیت پسندی فارس کے بعد اب عمائمہ کو نگلنے کے لیے تیار کھڑی ہے"

آج وہ دونوں ہی اپنے اپنے دل کھولے بیٹھے تھے، اب بھی یہ گھٹن نہ نکلتی تو شاید انکو اندر ہی اندر دیمک کی طرح کھا جاتی۔

"آئی ایم سوری"

ہاشم سسک اٹھے، انکے ہاتھوں پیروں میں اس گناہ کی بیڑیاں نا دیکھائی دیتے ناسور بنا چکی تھیں۔

"پارس ہی آلائم ہے ناں؟"

وہ بابا کی طرف دیکھتے اپنی آنکھیں رگڑتے بولا جس پر اس شخص نے بے بسی سے بس سر ہلایا اور ان دو کو اس وقت انکا آلائم دیکھ رہا تھا، جو سویا تو تھا پر نا جانے کیوں دل میں اٹھتے درد یہاں کھینچ لائے، وہ یہاں کچھ مینٹل ریلف

Zubinovelszone.com
SAMERWA MIRZA NOVELS
SAMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMERWAMIRZANOVELS.COM

کے لیے آیا تھا، ایگل سے اپائنٹمنٹ تھی جو اسکے سر کی سرجری کے لیے ابھی بھی اسے کبھی کبھار پین ریلیو میڈیسن سجیسٹ کرتا تھا۔

لیکن اتفاق سے اسکی نظر حاتب پر گئی تو وہ رک گیا، حاتب کے ساتھ بیٹھا وہ مجرم بھی اس وقت پارس عیسی مغلانی کی آنکھوں کے سامنے تھا۔

وہ انھیں پہچانتا نہ ہو، وہ انھیں جانتا تو تھا۔

"روشانے کیا اسکے پاس گئی ہے؟"

حاتب نے اذیت بھرے لہجے میں مزید پوچھا۔

"وہ اسکی فارس کی طرح محافظ ہے۔ وہ مر گیا ہے اب روشانے کھڑی ہے اسکی جگہ"

پارس کی نیلی آنکھیں ان دو کی باتوں پر دھندلانے لگیں، وہ چھپا ہوا تھا پر بہت قریب تھا۔

"روشانے اسے ہمارے پاس واپس نہیں لا سکتی کیا؟"

پارس کا دل حاتب کے لہجے کی تڑپ پر دہل گیا تھا، وہ پچھتا رہا تھا کے آج کیوں آ گیا۔

"شاید نہیں۔ وہ ہم سبکو بھول چکا ہے۔ اور ویسے بھی اسکا ہمارے پاس آنا نہ ہمارے لیے اچھا ہے نہ اسکے لیے۔ لیکن وہ بالکل ٹھیک ہو گیا ہے۔ اللہ نے اس سے اسکی یاداشت لے لی، کیونکہ یہی اسکے حق میں بہتر تھا حاتب۔ کبھی زندگی نے موقع دیا میں اس سے اپنے ستم کی معافی ضرور مانگوں گا۔ میں اسکی تکلیف دیکھنے کے بعد جو سگریٹ پیتا تھا وہ میں اپنی تکلیف کو سگریٹ کے دھوئیں کے ساتھ نگلنے کی کوشش کرتا تھا کے مر گیا تو اپنے بیٹے کو دی تکلیف کا حساب کیسے لوں گا"

ہاشم کی آواز رندگئی تو وہ بابا کو حسرت سے تکنے لگا۔

"تو پھر لیا حساب آپ نے؟ بتائیں۔۔۔ بتائیں بابا؟"

حاتب کی آواز سخت اور تیز ہونے کے ساتھ ویسے ہی کپکپائی۔

جس پر پارس کی آنکھوں کے سامنے ڈیسوزا کے جسم کے لاتعداد ٹکڑے اور اسکی دردناک موت لہرائی۔

"لیاناں۔اسکے مجرم کو کاٹ ڈالا۔میں نے اور فارس نے اس کو دردناک موت دی تھی۔ان ہاتھوں سے میں نے ڈیسوزا کے وہ ہاتھ کاٹے تھے جن سے اس نے میرے بچے کو تکلیف دی۔ان ہاتھوں کی لکیروں میں ایک باپ کے انتقام کی جیت آج بھی بسی ہے۔"

ایک اور پچھتاوا نوکیلے کانٹے کی طرح حاتب کے سینے میں گھڑا جبکہ پارس بہت مضبوط اعصاب کا مالک سہی پر ان دو نے ان نیلی آنکھوں کو بھیگو ڈالا،وہ ساری اذیت ایک ایک کر کے پارس کو محسوس ہونے لگی اور وہ جانتا تھا اگر رکا تو یہیں گر پڑے گا تبھی بنا ایگل سے ملے ہی وہ آدھی رات واپس چلا گیا۔

"مجھے معاف کر دو حاتب"

بابا کے گڑگڑانے پر وہ اذیت سے ایسا مسکرایا کے حاتب کا اپنا دل سینے میں آبلے کی طرح دکھنے لگا۔

"میں آپکو معاف کر بھی دوں، خود کو کیسے کروں گا بابا۔ میں کیسے عمائمہ کو بتاوں گا کے میں نے اسکے باپ کو مار دیا۔ روشانے نے تو پارس اور عمائمہ کے صدقے میرا گناہ جانے دیا۔ عمائمہ تو نہیں بخشے گی۔ بابا آئی ایم سو ہیلپ لیس۔۔۔ میں عمائمہ کے ساتھ جینا چاہتا ہوں لیکن میں جیناڈیزرو نہیں کرتا"

حاتب کے پچھتاوں پر ہاشم نے کچھ اور نہ کیا بس پکڑ کر اپنے سینے لگا لیا، گیارہ سال کی عمر میں وہ آخری بار دردناک رویا تھا اور آج سترہ سال بعد بھی حاتب ویسے ہی رو پڑا، کیونکہ اسکا عمر بھر کا نقصان ہو گیا تھا۔

پارس واپس ہدایت بابا سرکار کی دنیا پہنچ تو گیا پر اندر جانے کی ہمت نہ ہوئی تو لان میں ہی جا بیٹھا، ایگل کی کال پر فون اٹھا کر سپیکر پر ڈالا۔

"تم ہو سپٹل آئے تھے میرے بچے۔ مجھ سے ملے بنا نکل لیے۔ خیریت ہے ناں"

ایگل کا دل تب سے بیٹھا تھا جب سے سنا تھا کے پارس بنا ملے گیا ہے۔

"سب ٹھیک ہے ایگل۔ موہنی کا بتاو۔ ٹھیک ہے؟ آنٹی کے ساتھ گھلی ملی؟"

ایگل اسکے بھاری لب و لہجے پر سمجھ گیا کے وہ ابھی بات کے موڈ میں نہیں۔

"ہاں وہ بالکل ٹھیک ہے۔ ماما اسکا بہت خیال رکھ رہی ہیں۔ اسے آج بلڈ لگا ہے تو زیادہ سوئی ہی رہی پورا دن۔ میں بھی گھر نہیں جا سکا پھر بزی تھا۔ پارس! کوئی بات ہے تو ڈسکس ود می"

ایگل کی آخری گزارش پر پارس نے اپنی درد کرتی آنکھیں مسلتے خود کو گہرا سانس کھینچتے کمپوز کیا۔

"سب ٹھیک ہے ایگل۔ موہنی کا خیال رکھنے کے لیے تھینکیو سو مچ۔ جب تک اسکی زندگی ہے اب وہ سکون سے جیے گی مجھے پورا یقین ہے۔ اور ہاں دل مت لگا بیٹھنا اس کے ساتھ۔ کیونکہ جب میرا ہی مسیحا بیمار پڑ گیا تو میں بھی کمزور ہو جاوں گا۔"

پارس نے بس کہہ کر کال کاٹ دی جبکہ آبیل اسحاق بند کال پر اذیت سے مسکرایا، پارس سخت تکلیف میں ہے وہ جان چکا تھا تبھی تو روشانے کے جلدی واپس آنے کی دعا کی تھی اس نے۔

جبکہ روشانے سوئی تو تھی پر کروٹیں بدلتی رہی، اندر بے سکونی تھی، اسکے دل کے دو حصے تکلیف میں تھے تو کیسے نہ اس پر اثر ہوتا۔

وہ تہجد گزار نہیں تھی پر اسکی آنکھ تہجد کے وقت تھک ہار کر کھلی، بہت دل چاہا پارس سے بات کرے پر انھیں بے آرام کر دینے کا سوچ کر رک گئی

لیکن تہیہہ کیا کے فجر کے بعد کال کر کے تسلی کرے گی، عمائمہ کو بھی کال کرنے کا ارادہ کرے وہ وضو کرنے بڑھ گئی۔

ساری رات حاتب تکلیف، دکھ اور پچھتاوے کی بھٹی میں جلتا رہا پر آج اسکے پاس بابا تھے، حاتب کی تھوڑی سہی پر اس شخص نے معافی پالی تھی۔

.._____..

وہ سارہ صاحبہ کی تدفین میں شرکت کرنے کے بعد فجر کے وقت واپس ہوسپٹل لوٹا تو ہاشم مغدام کے مجبور کرنے پر اپنے زخموں کا ڈاکٹرز کو جائزہ لینے دیا، دونوں کلائیوں کی ڈریسنگ کے ساتھ سر کی چوٹ زیادہ گہری نہ تھی، ڈاکٹر حمدان نے اسکے زخم کا خود جائزہ لے کر پٹی بدل دی تھی اور اپنی زندگی کے یہ دو پہلے پیشنٹس تھے جنہوں نے ڈاکٹر حمدان کی ناک میں دم کر رکھا تھا، بار بار تکلیف بڑھا کر آجاتے تھے۔

سارہ صاحبہ کے بچے انکے جنازے سے پہلے انطالیہ پہنچ آئے تھے، ان سب کا بہت بڑا نقصان ہوا تھا کیونکہ اب ہی تو انھیں عمائمہ کی رخصتی کے بعد ماں ملنے والی تھی پر انکو پتا تھا سارہ فرض کی راہ میں قربان ہوئیں ہیں تبھی تو کسی نے بھی حاتب سے نہ شکوہ کیا نہ انکی موت کا عمائمہ کو مورد الزام ٹھہرایا، جانے اس دنیا میں سارے لوگ ایسے اچھے کیوں نہیں ہوتے۔

حاتب کو چند دنوں میں سارہ سے جو انسیت ہو گئی وہ انکی موت کے سبب جان و ذہن، تھکا اور دکھا رہی تھی، وہ پور پور درد میں تھا، جسمانی، ذہنی اور دل کے نادیدہ آبلے،

جسم کے درد، روح کے درد تلے دفن تھے پر تکلیف سبکی ایک سی تھی۔

ہاشم گھر گئے کیونکہ پری ساری رات سو نہیں پائی تھیں اور بہت زیادہ پریشان تھیں تبھی ہاشم فون کے بجائے انکو خود تسلی دینا چاہ رہے تھے۔

حاتب کو ڈرپ لگی تھی، وہ غیر مرئی نقطے پر نگاہیں جمائے بیٹھا تھا، دل کی ہر دھڑکن اور جسم کی ہر سانس عمائمہ کے لیے دعا گو تھی۔

"آپکی عمائمہ اب خطرے سے باہر ہے"

روم کے ڈور پر دستک دے کر اندر آتی نرس نے آکر حاتب کے سن وجود میں یہ کہہ کر جنبیش بیدار کی، وہ غیر ارادہ اپنی درپ کی نیڈل کھینچ کر پیر زمین پر اتار گیا، نرس نے برہمی کے سنگ قریب آتے سائیڈ ٹیبل پر رکھے ٹشو باکس سے دو ٹشو کھینچ کر حاتب کے ہاتھ کی پشت پر رکھے اور افسوس سے سر اوپر سے نیچے ہلایا۔

"کیا وہ ہوش میں آگئی ہے؟"

حاتب کی بے قراری پر، نرس نے اثبات میں سر ہلایا، ٹشو بن میں تھرو کیے، وہ اسکے چہرے کو تکے مزید جواب کا طلب گار تھا۔

"مکمل نہیں لیکن کافی حد تک۔ڈاکٹر حمدان نے کہا ہے آپ اس سے مل سکتے ہیں لیکن ایسی حرکتوں سے باز رہیں حاتب سر۔ آئیں میں لے چلتی ہوں"

نرس اپنا فرض نبھا کر پلٹتی آگے بڑھی تو حاتب نے اسکے قدموں کا تعاقب کرتے اپنے درد کرتے وجود کی راحت تب محسوس کی جب عمائمہ پر ایگزیمینیشن روم میں داخل ہوتے نظر گئی،وہ آنکھیں کھولے سر ترچھا کر کے لیٹی تھی، آج عمائمہ کی نظریں خالی دیوار پر تھیں،حاتب کا دل چاہا کاش وہ کوئی تصویر پھر لے آئے۔

"وہ ابھی تک مس سارہ کو لگتی گولی کے صدمے سے نہیں نکلی تبھی اسے مکمل ہوش نہیں دلایا گیا۔ہوپ سو آپ اسکی تکلیف میں کمی کر پائیں۔دس منٹ سے زیادہ اسکو مت تھکایئے گا"

نرس اپنے نرم شفیق لہجے میں بات مکمل کرے وہاں سے چلی گئی جبکہ حاتب قدم اٹھاتا اسکے پاس بیٹھا، جسکے ماتھے پر ایک بینڈیج بھی تھا، چہرے سے

خون کے داغ ڈاکٹرز نے کلئین کر دیے تھے پر عمائمہ کی آنکھوں کے گرد سرخی اور سوجن برقرار تھی۔

وہ محسوس کر رہی تھی حاتب کو پر اس میں اتنی قوت نہ تھی کے وہ چہرہ پھیر کر اسے دیکھ پاتی بس اس نے سسکی سی بھرتے حاتب کا ہاتھ پکڑنا چاہا تھا، حاتب نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دیتے اسکا چہرہ اپنی طرف پھیرا، وہ سوئی جاگی کیفیت میں تھی پھر بھی حاتب کو دیکھتے اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، حاتب کو ایسے آنسو پسند نہیں تھے، نفرت تھی پر جب آنسو عمائمہ کی آنکھوں میں آتے، وہ پتھر سے موم ہونے لگتا تھا۔

"ب۔۔بی جان۔۔۔۔"

اسکی زبان سے بکھرتا ہوا لفظ نکلا، اور اسکی آنکھوں میں سارہ کے لیے حسرت تھی، بالکل ویسے جیسے پہلی بار فارس سلطان کے لیے ابھری تھی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"وہ تمہیں میرے حوالے کر کے اچھی دنیا میں چلی گئی ہیں۔ بہت اچھی جہاں انکو تمہاری یا اپنی تکلیف نہیں دیکھنی پڑے گی۔ آئی نو وہ تمہارا سب کچھ تھیں لیکن ہم دنیا میں مقرر سانسیں لے کر آتے ہیں۔ جیسے تم وقت سے پہلے مر نہیں پائی تھی ویسے وہ مزید جی نہیں سکتی تھیں۔ بس اس پر صبر کر لو عمائمہ۔ میں کوشش کروں گا مزید تمہیں کوئی دکھ نہ سہنا پڑے"

وہ جانتا تھا یہ صرف اک دلاسا ہے، ابھی تو عمائمہ کو بابا کی موت سہنی تھی، حاتب کے سچ جاننے تھے، لیکن پھر بھی وہ اتنی تکلیف میں تھی کے حاتب اسے جھوٹی تسلی دینے پر بھی راضی تھا، اس مضبوط شخص کا سارا درد عمائمہ سے جڑھ گیا تھا، تڑپ، تکلیف کے بعد سکھ اور سکون کی کڑیاں بھی اس نازک ننھے وجود سے وابستہ ہو گئی تھی۔

عمائمہ نے اپنی آنکھیں جیسے بند ہوتے سانس پر اذیت سے بند کیں، ویسے ہی اپنا ہاتھ بھی زور سے دبایا، حاتب نے اسکے ہاتھ کو پکڑتے اپنے ہونٹوں کے پاس لاتے چوما، وہ فورا آنکھیں کھول کر حاتب کو آس سے دیکھنے

لگی، اسکے حواس مکمل بیدار ہونے لگے کہ اس آغوش میں اسے بس سکون ملتا تھا۔

"ا۔۔ن کے بچوں کو لگے گا میں نے چھین لیا سارہ کو۔ میں سارہ کو کھا گئی۔ جیسے مما کو نگل گئی۔ ا۔۔اب پتا نہیں کس کی باری ہو۔ آپ اپنی کڈنی واپس ل۔۔لے لیں۔ یہی بہتر تھا کہ میں مر جاتی۔۔۔۔ میری آپیا، آپ اور بابا۔۔اب میں کسی ایک کو بھی نہیں کھونا چاہتی۔۔۔۔ میں نہیں دیکھ سکتی۔۔۔ آپ لے لیں و۔۔واپس اپنی کڈنی۔۔۔۔ میں مر جاوں گی تو پھر کوئی نہیں مرے گا"

وہ اس وقت یہ سب بول رہی تھی اور ناقابل برداشت ہونے کے باوجود حاتب اسے سن رہا تھا صرف اس لیے کے اسکی گھٹن نکلے پر آخری جملہ جیسے وہ اکھڑتے سانسوں کے سنگ بولی وہ حاتب سے نہ برداشت ہوا، وہ اسکے آنسو پونچھ گیا، ان انگلیوں کی پوروں سے جن سے اس نے کبھی اپنا درد بھی نہ چنا تھا۔

"تم مر گئی تو میں بھی مر جاوں گا۔ تم چاہتی ہو میں مر جاوں؟"

یہ ایسی تکلیف تھی جس سبب وہ لرز اٹھی، فورا سے اپنا بھاری سر اٹھاتے اٹھ بیٹھنے کے چکر میں بری طرح کراہ اٹھی، اسکے سٹیچیز کچھ دوبارہ لگائے گئے تھے تبھی درد تھا جبکہ سر گرنے کی وجہ سے من وزنی تھا، حاتب نے آگے سرک کر بیٹھے اسکی چیخ پر فورا اسے اپنی بازووں کے نرم ہالے اور بے حد آسودہ حصار میں لیے اپنے سینے لگاتے ایک ہاتھ اسکے سر کے پیچھے رکھا جس سبب وہ کچھ دیر میں سہارہ ملتے پر سکون ہو گئی۔

"م۔۔میں نہیں چاہتی آپ مریں۔۔۔"

اس لڑکی کی آنسوؤں کی آمیزیش اور درد کی گہرائی میں ڈوبی سرگوشی، حاتب کا دل چھلنی کر گئی، وہ اسے اسکے بابا کی موت پر کیسے تسلی دے گا یہ سوچنا سوہان روح ہوا۔

SAMARWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMARWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovels.com

"تو سنبھالو خود کو۔ اب میں تمہیں اپنے پاس لے جاوں گا۔ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھوں گا۔ سارہ کی قربانی ضائع نہیں جانے دیں گے۔ اس مصباح منصور کو زندہ قبر میں گاڑوں گا یہ وعدہ ہے میرا تم سے عمائمہ۔"

وہ اپنی اخیر اذیت بھری ساعتوں میں حاتب سے ملی تھی تبھی وہ اسکے دل کے بہت پاس دھڑکنے لگا تھا اور اسی شخص کے کہے میں عمائمہ کے لیے ڈھارس رکھی گئی تھی۔

"بی جان کو ب۔۔ بہت درد ہوا ہو گا۔ میں نہیں بھول پا رہی۔ ساری زندگی انکے مقدر میں میرے سبب درد کیوں لکھا گیا۔ مما کے بجائے ہمیشہ انہوں نے مجھے اپنے دل سے لگایا۔ میری وجہ سے وہ۔۔۔۔۔۔"

وہ پھر سے رو پڑی تو حاتب نے اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے اسے اپنے سامنے لایا، وہ سخت ذہنی دباو میں تھی، پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی، اسکے جسم پر مسلسل آہ وزاری اک کپکپاہٹ اتار لائی۔

"تمہاری وجہ سے کچھ نہیں ہوا۔ میری وجہ سے ہوا۔ مصباح منصور کو خود سزا دینا چاہتا تھا تبھی جیل سے نکلوایا اسے سارہ کو کہوا کر ایف آئی آر بھی واپس لی۔ میری غلطی نے سارہ کی جان لی اور میں اسکی تلافی کروں گا۔ اس خبیث کو آسان موت نہیں ملے گی۔ تم مجھے اس پر جو سزا دو منظور ہے۔ بس خود کو سنبھالو عمائمہ۔"

وہ اس سے چاہ کر بھی روٹھ نہ سکی کیونکہ حاتب کی نیت نے عمائمہ کا معصوم دل موہ لیا۔

"آپ کی۔۔ کیوں سزا دینا چاہتے تھے اسے؟"

وہ نم آنکھوں سمیت حاتب کو دیکھتے بولی، سنہری آنکھوں والا وہ شخص جو بھیڑیا کہلاتا تھا، آج بکھرا ہوا چھوٹے بچے سا عمائمہ کی تکلیف دور کرنے کے جتن کر رہا تھا، سچ ہے کہ محبت، بادشاہوں کو بھی فقیر کر دیتی ہے۔

"کیونکہ اس نے پندرہ سال تک تمہیں جو تکلیف دی"

وہ یہ جان کر خوش ہونا چاہتی تھی پر رو پڑی کیونکہ ابھی دل بہت زیادہ کمزور تھا، وہ اسے اپنے سینے لگاتا تھپکنے لگا، وہ کچھ دیر تک پھر سنبھلی، پھر زرا پیچھے ہو کر وہ موہنا چہرہ آنکھوں سے دل میں اتارنے لگی۔

"پ۔۔پر تب تو آپ مجھے جانتے ہی نہیں تھے۔"

وہ سچ میں بہت بھولی سی تھی، اسے زمانے کی ہوا چھو کر بھی نہ گئی تھی، حاتب نے اسکا پیارا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے محبت سے دیکھا، حاتب مغدام کا صرف دیکھنا ہی بہت مضبوط بنانے جیسا تھا۔

"اب تو جانتا ہوں۔ اور ایسا جانا ہوں کے اور کسی سے تعلق ہی نہیں رہا جیسے۔ میں تمہیں اپنے ساتھ رکھوں گا۔ کبھی اپنی آنکھوں سے دور نہیں کروں گا۔ تم جاؤ گی میرے ساتھ میرے گھر؟"

حاتب کے ساتھ کا آسراہ ابھی خوشی سے زیادہ تسلی تھی جسے وہ مر کر بھی جھٹلا نہیں سکتی تھی۔

"م۔۔میں اچھی نہیں ہوں"

سارہ کی موت کا سوچے وہ پھر رو پڑی، خود سے ناراض سی تھی، اسکے اس جملے میں جی بھر کر بے بسی کا عنصر شامل تھا۔

"میرا نام لے کر یہ جملہ دوبارہ کہو"

وہ رونا بھولے حیرت سے حاتب کا چہرہ تکنے لگی۔

"میں اچھی نہیں ہوں حاتب"

اب کی بار عمائمہ کی آواز دکھ سے رند گئی، حاتب نے اسکی دونوں تپتی گالوں کو رغبت سے چومتے ساتھ ماتھے سے ماتھا ٹیکا، اپنی سانسوں سے اسکی تھکی ماندہ سانسیں سہلائیں۔

"پھر کہو"

وہ اسکے دوبارہ اکسانے کے لیے کہنے پر گھبرا کر سر نفی میں ہلا گئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"بلکل ایسے ہی ڈرا کر وہ جملہ کہتے ہوئے۔ دوبارہ ایسا کہو گی تو۔۔۔۔"

حاتب کی نظروں کا محور عمائمہ کے بھرے بھرے خوبصورت ہونٹ تھے جنھیں جب وہ بھینچ گئی تو وہ بات بھی روک گیا۔

"بلکل۔ وہی کروں گا جو تم سمجھی ہو اور بہت خطرناک طریقے سے۔ تب تک نہیں چھوڑوں گا جب تک دونوں کی اوپر کی فلائیٹ نہ کٹ جائے۔ سمجھ گئی؟"

وہ حاتب کی پیار بھری دھمکی پر آنسو تو کیا سانس بھی روک گئی۔

"اب تب ہی رونا جب میں مر گیا۔ سمجھی"

حاتب نے اسکے بکھرے بال سمیٹ کر جب چہرہ ہاتھوں میں بھرتے اسکا ماتھا چوما تو وہ اپنے اندر سکون اترتا محسوس کرے جذب سے درد کرتی آنکھیں موند گئی۔

Zubiinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

جب وہ روبرو ہوا تو ان آنکھوں میں جھلمل کرتی نمی تھی.

"آپ نہ مرنا حاتب۔۔۔"

اپنا ہاتھ بڑھا کر اس نے حاتب کی گردن سے ٹھنڈی

انگلیوں کی پوریں لگائیں تو اسے سکون ملا.

"جب تمہیں درد میں دیکھوں گا۔ تھوڑا سا مر جاوں گا"

اسکی ٹھنڈی ہتھیلی کو اپنے مضبوط ہاتھ میں لے کر اپنے رخسار سے جوڑتے

حاتب کی آواز ٹوٹ گئی۔

"کل جب مجھے جب لگا تھا میں مزید درد نہیں سہہ سکوں گی۔ آپ یاد

آ گئے۔ پھر میری برداشت بڑھ گئی"

وہ بھیگی سانس بھرتی بہت مشکل سے جملہ پورا کر سکی۔ عمائمہ کے

ہونٹ، حلق یہاں تک کے سانسیں بھی خشک تھیں۔

"کس قدر خراب آدمی ہوں۔بس درد میں یاد آتا ہوں"

حاتب نے خود پر غصہ کیا، نظر عمائمہ کے سوکھے ہونٹوں اور سوجھی آنکھوں پر بے بسی سے جمی تھی۔

"آپ ک۔۔کو درد۔۔"

اس سے پہلے وہ اسکے بارے پوچھتی، حاتب نے اسکے خشک ہونٹوں پر جھکتے نرم استحقاق رکھتے روکا جو ایسے قوی، اچانک قربت کی طرح روح فرسا بنتے لمس پر کانپ کر سانس روک گئی اور جب حاتب نے اپنے سینے لگا لیا تب وہ اسکے وجود کی پناہ میں چھپ کر روکا سانس کھینچ گئی۔

"جب ہم ساتھ ہوں۔خبر دار تمہیں میرے درد کا خیال بھی آیا۔تمہارے ساتھ میں صرف ٹھیک ہی ہوتا ہوں۔کہیں لکھ کر رکھ لو یہ جملہ۔میرے دل سے لگ کر سارا رو لو عمائمہ آج ہی۔میرے اندر تمہیں بار بار تڑپتا دیکھنے کی ہمت نہیں"

وہ اسے اب کھلی اجازت دے رہا تھا پر عمائمہ کے آنسوؤں میں اب جرت ہی کہاں بچی تھی کے وہ حاتب کے چھوئے رخساروں پر رینگتے، یا کسی سسکی اور آہ میں یہ تاب ہی کہاں رہی تھی کے حاتب مغدام کی ملکیت میں آئے ہونٹوں کو چھو پاتی، وہ پر سکون تھی تبھی حاتب بھی کچھ قرار میں لگا۔

.._____..

"رات سانپ پھر تو نہیں آیا؟"

کچھ چہل قدمی کرنے اور سگنلز کو کیچ کرنے ابراہیم آس پاس گھومنے نکلا تھا، واپس آیا تو سہانہ بیچ کے کنارے جلی بھنی کھڑی کافی پی رہی تھی، سادہ سی جینز اور کھلی شرٹ کے ساتھ اسکارف کو شانوں پر لپیٹے، پیروں میں فلیٹ چپل ڈالے، اسکی آنکھیں یہاں آتے ہی ابراہیم کو پیاری لگنے لگی تھیں۔

"شٹ آپ"

وہ سخت چڑی تھی، ابراہیم جان بوجھ کر ہنستا ہوا پاس سے گزرا جب سہانہ نے رخ موڑا جس سبب وہ قدم واپس موڑے سہانہ کی راہ میں مکمل آرکا۔

"کتنی بے مروت ہو تم، یہ تک نہیں پوچھا کے ساری رات ٹھنڈ میں کیسے گزاری۔"

لہجے میں دانستہ مسکینت بھرے وہ جتا گیا تو سہانہ نے کچھ فاصلے پر رکھی چیئر پر پڑا بلینکٹ دیکھتے اسکا منہ اس طرف ہاتھ سے پھیرا، اف اس لڑکی کی گرم انگلیوں کا لمس، ابراہیم کو گال نہیں دل پر نمودار ہوتا محسوس ہوا، ابراہیم صاحب مدہوش ہوتے ہوتے رہ گئے۔

"یہ بلینکٹ تمہارے اچھے نہیں کروا کے گئے تھے۔ میں دے کر گئی تھی"

ابراہیم اسکے ہاتھ کو پکڑ کر رسان سے ہٹا کر سہانہ کی آنکھوں میں جھانکے مسکرایا، وہ متذبذب ہوئی۔

"میری اچھی تو بس تم ہو۔ تمہیں میری فکر ہوئی رات؟"

اس بار لہجہ تپش چھوڑ رہا تھا، وہ بوکھلاہٹ کا شکار ہوئے پہلو بدلنے لگی جب ابراہیم اسکی راہ میں حائل ہوا۔

"ہاں کے کہیں تمہیں کنگ کانگ نہ اٹھا لے جائے"

گھبراہٹ ہٹائے وہ اٹھلا کر بولی، ابراہیم کے لبوں پر مسکراہٹ ہمکی۔

"وہ صرف لڑکیوں کا عاشق ہوتا ہے۔ مجھ میں ایسا کیا ہے عاشق ہونے والا"

سراسر چرانے کی کوشش کی۔

"تمہاری جان لیوا حرکتیں۔۔۔۔راستہ چھوڑو"

جان چھڑوا کر وہ بھاگنے لگی اور ابراہیم اسے جانے نہ دینا چاہتا تھا مگر عقب سے بہت سے لوگوں کی ہوٹنگ پر وہ دونوں کرنٹ لگے انسان کی طرح ایک دوسرے سے دور ہوئے۔

عقب کی جانب انہی کی یونی فرینڈز کا ٹولا کیمپنگ کے اوٹ فٹس میں ملبوس چمکتی پر اسرار چھیڑتی آنکھوں سے دیکھتا ملا۔

"یہ منحوس کہاں سے آ گئے"

ابراہیم نے بڑبڑاتے کوفت عیاں کی تو سہانہ بھی خفیف سا ہنسی مگر وہ لوگ کافی ماہ بعد مل رہے تھے تبھی سہانہ تو ساری سہیلیوں سے جا کر ملی، میل فرینڈز سے بس زبانی مسکرا کر ہیلو ہائے ہوا۔

"تم لوگ یہاں کیسے؟"

دو لڑکے ابراہیم کو بھی آ کر کندھوں سے جھول گئے۔

"ہمیں خبر ملی تم اینگری برڈز یہاں آئے ہو سوچا جا کر کباب کی ہڈیاں بن جائیں۔"

یہ بتاتے وہ لڑکا ابراہیم کو دوست ہونے کے باوجود ایک آنکھ نہ بھایا۔

"تمہیں پتا نہیں یہ کباب جلے ہوئے ہیں۔انھیں کسی نے نہیں کھانا تو ہڈیاں بالکل ڈسٹرب نہیں کریں گے۔اچھا کیا تم سب آ گئے۔خوب مستی کریں گے"

وہ جو کل تک دکھ درد کی ملکہ بنی تھی آج اسکی باچھیں کھلنا، ابراہیم سے کچھ ہضم نہ ہوا۔

سب ٹولے باز دانت دیکھا کر ہنس پڑے۔

"کوئی کنواری ہے تم میں سے ابھی تک؟"

سہانہ کو اسکے لیول کا جواب دینے کو ابراہیم نے ہانک لگائی تو جہاں دو لڑکیاں خوشی خوشی ہاتھ اٹھا کر ابراہیم کی طرف لپکیں وہیں سہانہ نے لہو آشام نگاہ ابراہیم آفندی پر ڈالی۔

"لو ادھر ایک کی تلاش تھی، دو مل گئیں۔ میں تم دونوں سے شادی کروں گا۔ ایڈجسمنٹ کر لینا بس۔ اب اگر کسی ایک کا بھی دل ٹوٹا تو مجھے اچھا نہیں لگے گا۔"

ابراہیم نے چونچال پن کے سنگ اپنے بڑے دل کی جھلک پیش کی جبکہ سہانہ کا غصے سے پارہ اوپر چڑھ رہا تھا، وہ سب لوگ بھی یہیں کیمپنگ پر آئے تھے پر ان لوگوں کے پاس کیمپر وین نہیں بلکہ خیمے تھے، اور یہاں قریب ہی سٹی ہال میں تین روز افیئر تھا جہاں بہت سارے ملکوں کے لوگ اپنے اپنے کلچرل فیشن کو ریپریزنٹ کرنے والے تھے، وہ سب لوگ دراصل اسی ایونٹ میں شرکت کرنے آئے تھے اور اب ان دو کو بھی ساتھ لے کر جانے والے تھے۔

ابراہیم ان دو فی میل لڑکیوں کے ہاتھوں کو پکڑے جان بوجھ کر رقص کر رہا تھا اور سہانہ ان دو لڑکیوں کے ہاتھ دوست ہونے کے باوجود کاٹ دینا چاہتی تھی۔

.._____..

ہاشم نے پریسہ کو بس سارہ کی موت کا اور اس سبب خراب ہوتی عمائمہ کی طبعیت کا بتا دیا کیونکہ پری کے سامنے وہ اپنی پریشانی چھپا نہ سکے تبھی وہ انکے ساتھ ضد کرے ہوسپٹل گئیں، جبکہ روشانے نے فجر کے بعد پارس کو کال کی پر اسکا نمبر بند تھا۔

پھر ہدایت بابا سرکار کا نمبر ڈائیل کیا مگر انکا فون نہ لگا، اسکی چونکہ آج واپسی کی فلائیٹ تھی تبھی وہ جانے سے پہلے موہنی سے ملنے چلی گئی، ایگل کا ایڈریس اس نے پارس سے ہوسپٹل میں ہی لیا تھا۔

وہ جب پہنچی تو آسیہ نامی بہت خوبصورت اور مہمان نواز خاتون نے اسکو ریسو کیا، وہ انکے ہمراہ سیدھی موہنی کے کمرے میں آئی جو اسے دیکھتے ہی نقاہت کے باوجود اٹھ بیٹھی۔

"پارس نہیں آئے روشانے آپو؟"

وہ روشانے کے پاس بیٹھتے ہی بے تابی سے بولی جبکہ روشانے نے اسکے بالوں کو سہلاتے اسکا نیل والا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پیار سے لیا۔

"نہیں وہ واپس چلے گئے۔ پر مجھے کہہ کر گئے تھے موہنی کو پیار دینا۔ تم ایگل اور اسکی مما کے ساتھ پر سکون اور محفوظ رہو گی۔ اور اس طرح پارس کو بھی سکون رہے گا کے انکے پیارے دوست کی بیٹی بالکل ٹھیک ہے۔ پھر بھی کوئی پریشانی ہو یا گھبراہٹ ہو تم پارس کے ساتھ ساتھ مجھے بھی کال کر لینا"

روشانے کی ڈھارس پر وہ فوراً سے اسکے گلے لگی، آسیہ بھی دونوں کو محبت سے تکتے مسکرا دیں۔

"تھینکیو روشانے آپو۔ آپ بہت اچھی ہیں۔ میرے پارس آپ جیسی وائف ہی ڈیزرو کرتے تھے۔"

وہ نم آنکھیں کیے روشانے کو بھی جذباتی کر گئی۔

"بس تم بے فکر رہنا۔ چلو آرام کرو۔ میں ایک دو ہفتے تک واپس آجاوں گی۔ پھر ہم اوٹنگ پر چلیں گے۔"

روشانے نے اسکے آرام میں مزید حلل نہ ڈالتے اجازت لی اور آسیہ آنٹی کے ہمراہ ہی وہ موہنی کے روم سے باہر آئی۔

"موہنی میری بیٹی ہے اب سے روشانے۔ تم یا پارس اسکی بالکل فکر مت کرو اور اپنے فرض نبھاو میرا بچہ۔"

آسیہ صاحبہ کا یہ کہہ دینا بہت بڑا حوصلہ تھا، روشانے نے ان سے بھی گلے مل کر مسکرا کر اجازت لی اور مطمئین ہو کر وہاں سے چلی گئی۔

واپس ایف پی لوٹی کیونکہ چینج کرنا تھا اور اپنا سامان لینا تھا، اب وہ پارس سے انطالیہ جا کر ہی بات کرنے کا سوچ چکی تھی۔

وہ سب سٹاف سے ملنے کے بعد فریدون کے آفس آئی، دستک دے کر اجازت طلب کی تو فریدون فوری اپنی نشست چھوڑ تا احترام میں اٹھ کر

روشانے کو اندر بلائے اک فاصلے پر جا رکا، وہ فل بلیک میں اسکارف گرل بنی اپنے وقار کے سنگ جچ رہی تھی، پارس عیسی مغلانی کی بیوی کو اتنا ہی سوبر اور شاندار ہونا چاہیے تھا۔

"جیسے ہی پارس واپس ایکٹیو ہوں گے۔ میں بھی کیلبریا آجاوں گی مسٹر فریدون۔ آپ سبکا ساتھ، آپ سبکی حوصلہ افزائی اور رہنمائی مجھے بہت اچھی لگی۔ میں بابا کی اس دنیا کا حصہ بن کر فخر محسوس کر رہی ہوں"

وہ یہ جتنا وقت رہی اس نے جو محسوس کیا صاف کہا اور مشکور نہیں تھی بس فریدون کی حوصلہ افزائی کا بدلا لوٹا رہی تھی جبکہ فریدون کی نظروں میں پھیلی الفت وہ دنیادار لڑکی بخوبی بھانپ رہی تھی۔

"خوشی ہوئی سن کر۔ بس ایک چھوٹا سا مشورہ دینا چاہوں گا اگر آپ تحمل سے سنیں۔ اور سب سے اہم پریکٹیکل ہو کر"

فریدون کی تمہید پر روشانے کا دماغ الرٹ ہوا، ایسا لگا جیسے یہ آدمی ضرور کچھ خون کھولا دینے والی بات کرنے لگا ہے۔

"اچھا ایسا کونسا مشورہ ہے جو دینے سے پہلے آپکو اتنی سنجیدہ تمہید باندھنی پڑی۔ دیکھیں مسٹر فریدون میں ایک منہ پھٹ لڑکی ہوں۔ اگر آپکا مشورہ مجھے ناگوار گزرا تو میں آپکی عمر اور رتبے کا دھیان نہیں کروں گی جواب دیتے ہوئے"

وہ سخت لہجے میں بولی، وارن کیا جبکہ فریدون کے چہرے ہر مقابل کے سپاٹ تاثرات پیلاہٹ سی لے آئے۔

"رہنے دیتے ہیں"

وہ ہکلا سا گیا پر تب گھبرایا جب روشانے اسی کے آفس روم میں اسی کی رولنگ چیئر پر جا بیٹھی، مطلب بنا مشورہ لیے تو وہ اب ہلنے والی نہ تھی۔

"بتائیں۔ میرے منہ پھٹ ہونے سے اب اتنا بھی نہ ڈریں مسٹر فریدون"

وہ سر اسر زچ کرنے کی کوشش میں تھی، فریدون کی باڈی لینگوئج بگھڑنے لگی، مطلب وہ شدید بوکھلاہٹ کا شکار نظر آیا، روشانے نے اپنی سیاہ آنکھیں دیکھا کر اسے اکسایا اور ڈرایا۔

"اوکے۔ پلیز غصہ مت کیجئے گا۔ دیکھیں پیار محبت کی بات ٹھیک ہے کہ آپ دو بچپن میں ساتھ بوڈنگ گئے۔ اٹس اوکے محبت ڈیولیپ ہو جاتی ہے۔ لیکن جس پارس سے اب آپ ملی ہیں وہ کہیں سے بھی ایک نارمل انسان نہیں ہے اور وہ آپکو ایک نارمل میرڈ لائف بھی نہیں دے سکتا، اسکے ساتھ جو کچھ ہوا وہ اگر یاد آگیا تو اگین اسکے دماغ کی نسیں پھٹ سکتی ہیں، اسکے سر کی چار سرجریاں ہو چکی ہیں، وہ یاداشت سے محروم ہے، ہی از کلر مافیہ باس۔۔۔۔۔ اسکے سر میں اتنے بال نہیں ہوں گے جتنے لوگوں کو جہنم واصل کر چکا ہے

۔مے بی آیز آ ہسبنڈ آپکا انکے ساتھ ایکسپر ئنس بھیانک ہو۔ محبت اپنی جگہ لیکن میر ڈلا ئف کی کچھ نیڈز ہوتی ہیں۔ہی از ٹو ٹلی ان سین،ان کنٹر ول ایبل مین"

اک اک لفظ روشانے کے چہرے کے زاویے مزید بدتر کر تا گیا،وہ ہاتھ ہوا میں بلند کرتی فریدون کو مزید بکواس سے روک گئی۔

"بابا نے ایسا آدمی کیسے ہائیر کر لیا جو میرے اور انکے پارس کے لیے اتنا گھٹیا سوچتا ہے؟"

وہ اٹھ کر فریدون کے مقابل آ رکی،بس نہ چل رہا تھا اسکا خوبصورت چہرہ نوچ ڈالے۔

"اس میں گھٹیا کچھ نہیں روشانے میم،یہ سب سچائی ہے۔"

وہ اپنی بات پر اب بھی بے شرمی سے ڈٹا تھا،روشانے یکلخت تمسخرانہ ہنسی۔

"اچھا تم کیا چاہتے ہو اپنی نینڈز کے لیے مجھے کیا کرنا چاہیے۔اب گر چکے ہو تو پورے گر جاو"

وہ سفاکیت سے اسے دیکھتی بولی، لہجے سے دھواں اٹھا۔

"میری می۔ آپ پارس سے دوستی برقرار رکھ لینا میں اعتراض نہیں کروں گا۔فارس سر کی بیٹی سے بنا دیکھے محبت ہے مجھے۔وہ کوئی بھی ہوتی۔میں آپکو سر کا تاج بنا کر رکھوں گا۔ آپ بہت سمجھدار ہیں، بچگانہ بیہیو مت کریں پارس سے جڑھ کر۔زندگی محبت پر نہیں کٹتی۔میں اچھے سے جانتا ہوں ایک لڑکی کے لیے اسکے خوابوں کا شہزادہ کیسا ہوتا ہے"

وہ روشانے کو بہت غلط سمجھا تھا، وہ اسکی باتیں سن کر یوں ہنسی جیسے وہ اپنے دل کے جذبات نہیں لطیفے سنا رہا ہو۔

وہ ہنس ہنس کر اسے تکتی کتنی دیر اسکی جرت پر حیرت زدہ رہی یہاں تک کے فریدون کی آنکھوں میں عجیب غصہ سلگا۔

"تم سبیل کو بتاو کے اسکے خوابوں کا شہزادہ کیسا ہے، میرے سامنے اپنی غیرت کے مظاہرے کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر نہیں تو ویٹ کرو۔ فارس سلطان کی بیٹی کا نہ سہی شاید تمہیں انکی نواسی کا رشتہ مل جائے، پارس اور روشانے کی بیٹی کا۔ یونواتج ڈیفرنس ہیرو ہیروئن۔۔۔۔ناولز والا حساب ہو گا(طنزیہ ہنسی) اگر یہ بھی نہیں ہوتا تو گیو می یور گن۔ مار دیتی ہوں ابھی تمہیں تمہارے دماغی خناس سمیت۔ کیونکہ اگر پارس کو بھنک بھی لگی کے تم نے انکی جل پری پر میلی نگاہ ڈالی ہے، وہ تمہیں اصل میں ان سین، ان کنٹرول ایبل اور قاتل بن کر دیکھائیں گے۔ سو اسے میری پہلی اور آخری وارننگ سمجھیے گا مسٹر فریدون۔ سی یو"

اس نے تھپڑوں کی برسات نہ کی تھی پر الفاظ کے تماچوں سے وہ فریدون کو اسکی اوقات اور ویلیو ضرور سمجھا گئی جبکہ مارے حسد کے فریدون یوں تھا جیسے اپنا ہی کلیجہ بھون ڈالے گا۔

روشانے غصے سے ڈیپارٹمنٹ سے نکلی، باہر پہنچ کر آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں، ڈیپارٹمنٹ کی ہی گاڑی اسے ائیر پورٹ چھوڑنے والی تھی مگر وہ کچھ فاصلے پر کھڑی گہرے سانس بھر کر اپنی گردن یوں مسل رہی تھی جیسے دم گھٹ رہا ہو۔

"اسکی جرت کیسے ہوئی پارس کے لیے اتنا سب بولنے کی۔ کاش میں تمہیں مار سکتی فریدون۔ لیکن اسکا بدلا تم سے ایک دن ضرور لوں گی۔ آخر کیا ہوا ہے پارس کے ساتھ، اتنی سرجریز کیوں ہوئیں۔ مجھے وہ وڈیوز دیکھنی پڑیں گی۔ تاکہ میں پارس کے لیے غلط بولنے والے کا منہ ہمیشہ کے لیے بند کرنے لائق ہو سکوں۔ بدبخت، ابلیس کی اولاد، مردود فریدون۔۔۔۔ کیڑے پڑیں تمہیں بھی اور تمہاری محبت کو بھی۔ بابا نے کیسے آستین کا سانپ پال لیا، اور بیچاری سبیل۔۔ کس ناگ کی محبت میں پڑ گئی جو خود کسی کی بیوی پر نظر ڈالے بیٹھا ہے۔۔ پارس کو یہ سب نہیں بتا سکتی۔ مجھے یہ معاملہ تحمل سے خود حل کرنا ہو گا"

روشانے نے خود ہی تمام لائحہ عمل ترتیب دیا اور خود کو کمپوز کرے وہ گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی جبکہ دوسری طرف پارس کی طبعیت کچھ ڈاون تھی تبھی فون بند کیے وہ سو رہا تھا۔

پہلے تو ہدایت بابا نے سٹاف میں سے دو بار اسے جگانے کا پیغام بھیجا مگر جب دن ڈھل گیا تو وہ خود آئے، وہ بے سدھ پڑا تھا، وہ قریب آئے اور اسکے عقب میں بیٹھ کر پارس کا ماتھا چھوا، انکا ہاتھ جلنے لگا کے وہ اتنے زیادہ ٹمپریچر میں تھا۔

"یا میرے اللہ۔ پارس۔۔۔ میرے بچے"

وہ بوکھلا گئے، اسکے گال کو تھپکایا تو پارس نے بمشکل اپنی آنکھیں کھول کر خود کے لیے ہلکان ہوتے ہدایت بابا کو دیکھا۔

"بہت سخت بخار ہو رہا ہے تمہیں۔ اٹھو شاباش۔ کچھ کھالو میرے بچے تاکہ دوا دے سکوں۔"

وہ خود بھی اب تک بہت توانا تھے تب بھی پارس کو سہارہ دے کر بٹھاتے ہانپ گئے، جو بالکل جاگی سوئی کیفیت میں بے جان ہو رہا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔پریشان مت ہوں۔"

وہ شرمندہ ہوتے انکو تسلی دینے لگا جو سائیڈ ڈرا سے کچھ میڈیسن تلاش رہے تھے۔

"تم میرے پاس فارس کی امانت ہو میرے شیر۔جب اللہ مقدر میں فرض بڑے لکھ دے تو دل چھوٹا نہیں کرتے۔کچھ نہیں ہوا ایسا جو پارس عیسی مغلانی کی برداشت سے بڑا ہو۔وہ جو مرے ہیں وہ اسی موت کے متلاشی تھے۔محافظ تھے وہ تمہارے"

وہ اسے سمجھا رہے تھے پر پارس کے اندر تو بہت ذاتی جنگ چھڑی تھی۔

"ابھی تمہاری روشانے آتی ہو گی۔اسکی فلائیٹ لینڈ کر چکی ہے۔کہہ رہی تھی سیدھا یہیں آوں گی۔ایسے تمہیں دیکھے گی تو اور تھک جائے گی

ناں۔ چلو میں کھانا بھیجوا رہا ہوں۔ کھا کے یہ والی ٹیبلٹ لینا۔ کہو تو کسی فزیکل تھراپسٹ کو بلواوں؟"

وہ چھوٹے بچے کی طرح پارس کو ٹریٹ کر رہے تھے، وہ آخری سوال پر تھکا سا مسکرایا تو وہ بھی ویسا ہی مسکائے۔

"شرمندہ مت کریں پلیز"

پارس نے سر پیچھے ٹیکتے شکوہ کیا۔

"بس پھر سدھر جاو۔ میں کھانا بھیجواتا ہوں"

وہ اٹھے اور پارس کی گال تھپکا کر روم سے نکل گئے جبکہ پارس نے ہاتھ میں پکڑی ٹیبلٹ سائیڈ رکھی اور واپس اوندھے منہ تکیے میں منہ دیے لیٹ گیا۔

.._____..

فشی ڈونا آج شام پورا ہی صرف آہل اور اسکے دوستوں کے لیے بکڈ تھا، آج وہ یہ دعوت دینے کے بعد رات کی فلائیٹ سے واپس انطالیہ جانے والا تھا، شیز اکاونٹر پر تھی جبکہ مینیو میں آہل نے جتنے کھانے، سی فوڈ اور فشی میل کی فرمائش کی تھی سب بن رہا تھا، چونکہ وہ لوگ مستی اور ہلا گلا کرنے والے تھے تبھی پورا فشی ڈونا آج بس آہل اور اسکے دوستوں کا تھا، آہل کی واپسی کا سوچ کر شیز اادا س تھی، کیونکہ کسی کا بھی جانا اسے تکلیف دیتا تھا، پہلے روشانے باجی کا جانا اور اب آہل مغدام جو اسکی زندگی میں چند روز کے لیے آیا اور تاعمر کے لیے اسکے دل میں ٹھہر گیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ گاہے بگاہے نظریں اٹھا کر آہل مغدام کو دیکھ رہی تھی، جب وہ اسکی طرف دیکھتا تو شیز ابالاج اپنے گھنگریالے بالوں کو سمیٹنے لگتی، کسی سے بات کرنے لگتی یا اپنے لیپ ٹاپ پر نظریں جما لیتی۔

شام سج چکی تھی، آہل کے دوستوں کا ٹولا پہنچ چکا تھا اور وہ لوگ خوب مستی، اور شرارتیں کر رہے تھے، شیز انے ساری ذمہ داری ریحان بھائی کو دی جبکہ خود وہ اونلائن آرڈز کا کام کرتی رہی، پھر جب وہ لوگ کھانا کھا چکے تھے تبھی شیز اکچھ سوچتے سٹاف ٹوئلٹ میں گئی، وہاں جا کر سنک کے سامنے رکتی اپنی آنکھوں کی ویرانگی پرکھنے کے ساتھ اس نے اپنے ائیر سٹڈ اتار کر رکھے اور اپنے بیگ سے وہی بالیاں نکال کر دونوں کانوں میں سجالیں۔

یہ شیز ابالاج کی اسکے لیے ہاں تھی، بالوں کو ڈھیلی سی پونی میں ٹائے کرے شیز انے ہتھیلیوں کو گیلا کرتے اپنی رخساروں سے لگایا جو خوا مخواہ آگ چھوڑ رہے تھے، آئینے میں دیکھائی دیتے باورے عکس سے نظریں چرائے وہ لیڈیز سٹاف ٹائلٹ سے نکل کر پر اعتماد چال چلتی واپس کاونٹر پر آئی تبھی دلہا دلہن نے اسے پکارا، شیز انے گھبرا کر سامنے دیکھا جو فشی ڈونا کی اونر کو مل کر ایک چھوٹا سا گفٹ دینا چاہتے تھے۔

آہل جو یونہی مسکرا رہا تھا، جب اسکی آنکھیں بے ارادہ شیزا کے کانوں میں سجی بالیوں پر گئی، اسکا ہاتھ بے اختیار دل پر جا جما، دل سینے میں اچھلنے لگا، جیسے سینہ پھاڑ کر جا کر شیزا ابالاج سے لپٹ جائے گا۔

"فشی ڈونا کی رئیل اونر تو یہاں نہیں لیکن آپ نے ہمیں یہاں ہر بار بہت موج کروائی شیزا ابالاج، یہ میرے اور رضا کی طرف سے آپکے لیے چھوٹا سا گفٹ"

برائیڈ نے بہت خوبصورت سے باسکٹ شیزا کی طرف بڑھائی جس میں ملٹی پرپز چیزیں تھیں، سب لیڈیز ایسیریز ہی تھیں، شیزا نے تکلف برتنا چاہا پر ان دونے برتتنے نہ دیا، وہ سب ہی فشی ڈونا کے ایک سی فین بن چکے تھے، شیزا سب سے ستائش وصول کرتی وہ گفٹ باسٹک واپس کاونٹر پر رکھتے جیسے ہی پلٹی، آہل کو دیکھتے اسکا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔

جبکہ آہل مغدام کے دل و دماغ پر اس لڑکی کی بھاری سانسیں سرور طاری کر گئی پر یہ نہایت مختصر کیفیت تھی۔

"بہت اچھے ائیر رنگز پہنے ہیں۔ کسی نے گفٹ کیے کیا؟"

اب اگر براہ راست پوچھتا تو بہت کچھ اور اظہار کے نام پر کر بیٹھتا تبھی یہی احتیاط اسے مناسب لگی، شیز انے نظریں زیرک کرتے ایک ہاتھ سے اپنے کان کی بالی کو چھوا۔

"ہاں۔ کسی بہت سپیشل نے۔ میرے تکیے تلے رکھ دیے اس نے۔"

شیز ابظاہر سنجیدہ تھی پر اسکی آنکھیں بہت کچھ کہہ رہی تھیں۔

"بہت ہی بزدل عاشق تھا یعنی"

وہ دبا دبا پر خمار مسکرایا۔

"عاشق کی کوئی ویلیو نہیں ہوتی۔ صرف شوہر کی ہوتی ہے"

وہ اپنی بات کہہ کر جانے لگی مگر آہل نے کاونٹر کی صلیب پر ہاتھ رکھے بازو کو اسکی راہ کی دیوار بنا کر روکا۔

"آئی پرامس میں واپس آوں گا شیز ابالاج۔کب نہیں جانتا۔لیکن تمہاری زندگی میں یہی شوہر والی اہمیت پانے کی خواہش پال کر جارہا ہوں۔تم بس تب تک کسی کو شوہر کی جگہ مت دینا۔ایون سوچنا بھی مت ایسا۔اتنا وعدہ تم بھی کر سکتی ہو کیا؟"

اسی ہاتھ کو شیز اکے سامنے پھیلائے وہ ہنوز اسکی آنکھوں میں جھانکا، جہاں جذبات کا مچلتا شور دھندلکا سمیٹ لایا۔

"نامحرم کے ہاتھ پکڑنا بھی گناہ ہے"

شیز انے اسکے ہاتھ کو حسرت سے دیکھتے واپس آنکھیں نہارتے سہولت سے انکار کیا۔

"تم بنا ہاتھ پکڑے وعدہ کرو میں یقین کرلوں گا۔بس وعدہ کرو اہم یہ ہے"

آہل نے ہاتھ پیچھے کر لیا، وہ کچھ دیر خاموش رہی۔

"اگر میرے پیرنٹس نے کوئی شخص میرے لیے چنا میں انکار نہیں کروں گی۔ کیونکہ میں نے آپ سے ایسی کوئی خواہش اور امید نہیں باندھی۔ ہاں خواب دیکھنے کی چاہت ہر آنکھ میں ہوتی ہے پر میں جانتی ہوں خواب بس نیند کی حدود تک کا سفر ہے۔ خیریت سے جائیں۔ اپنے پہنچنے کی ہو سکے تو خبر امی بابا کو دے دیجئے گا۔"

وہ اسکی ہٹائی بازو کے سبب وہاں سے چلی گئی جبکہ آہل نے آخری بار اسے جی بھر کر دیکھا اور پھر کچھ دیر تک اپنے دوستوں سے بھی رخصت ہوئے وہ گھر نکلنے کے لیے فشی ڈونا کے لان میں آیا تو شیزا، چڑیوں اور طوطوں کے برتنوں میں پانی اور دانے کے ساتھ روٹی ڈال رہی تھی۔

"میرے ساتھ گھر تو چلو۔"

شیزا عقب سے آہل کی پکار پر بس پھیکا سا مسکرائی۔

"امی بابا گھر ہی ہیں۔ میں آج دیر سے گھر نکلوں گی۔ کچھ وی آئی پی کسٹمرز کی ڈنر ریزرویشن ہے۔ انتظامات دیکھنے ہیں"

وہ اپنے کام میں مگن ہی اتنی تھی کے آہل کو سخت غصہ آیا، پکڑ کر اسے جھٹکے سے اپنے سامنے کیا تو شیز اکے لہراتے بال آہل کے چہرے سے ٹکرائے تھے، خود وہ اس اچانک افتاد پر بوکھلا سی گئی۔

گو بات کرنا مشکل ہو گیا تھا وہ دونوں بہت سمجھدار واقع ہوئے کہ بروقت اپنے آپ کو کمپوز کر لیا۔

"تمہارا اسٹاف ہی سارا کام کرتا ہے تم نے کیا کرنا ہوتا ہے سوائے کاونٹر سنبھالنے کے، اور وہ وی آئی پی گیسٹ تمہارے نہیں ہیں جو تم انکا خود استقبال کرو گی۔ سٹاف کرے، آئی فیل جیلس۔۔۔ بہانہ تو ڈھنگ کا بناو۔ تم میری شکل دیکھنا نہیں چاہتی۔ صرف اس لیے کہ ہمارے بیچ کوئی رشتہ نہیں۔ تم ان آنکھوں کو بھی اپنے جیسی بد تمیزی اور بد سلوکی سیکھا دو جو مجھے

بتا چکی ہیں کے تم مجھے اپنا سب مان چکی ہو۔ کہہ دو گی تو تمہارے وقار میں کمی نہیں آجائے گی شیز ابالاج"

ایسا بد لحاظ تو وہ کبھی نہ تھا تبھی تو شیز اکے لیے بھی یہ نا قابل برداشت رویہ ثابت ہوا۔

"ہاں میرا وقار گر جائے گا اگر میں نے کسی نامحرم کو یہ کہا ہے وہ محبت ہے میری۔ سنا آپ نے۔ اور میں گڈ بائے میں بالکل اچھی نہیں سو یہیں سے اللہ حافظ"

اپنے بازو کو چھڑوانے کی کوشش کرتی وہ جب آنکھوں میں آنسو بھر لائی تب آہل نے اپنا ہاتھ اسکے رخسار سے لگایا، وہ لمحہ بھر دم سادھ کر آنکھیں جھکا گئی، اسی ہاتھ سے آہل نے اسکی ٹھوڑی پکڑ کر چہرہ اوپر کیا، وہ آنکھیں چھلکنے کو بیتاب سی آہل کو بھلی نہ لگیں۔

"تمہارے منہ سے محبت کا اظہار سننے کے لیے میں تمہیں اپنی بیوی ضرور بناوں گا۔میرا انتظار کرنا بس شیز ابالاج۔دیر ہو سکتی ہے پر اس بار میرے جذبات عام نہیں ہیں یہ یاد رکھنا،اور نہ میں تمہیں بیچ رستے چھوڑ کر بھاگوں گا۔گڈ بائے میں آپن بھی بہت برا ہے اس لیے یہیں سے اللہ حافظ "

محبت سے چور لہجے میں کہے وہ ہاتھ ہٹاتے ہی پلٹ گیا اور شیز انے اسے بلڈنگ سے نکلتا دیکھے بے ارادہ دوڑ کر فشی ڈونا کے باہر جا کے اسے آخری بار دیکھا تھا۔

وہ گاڑی کے پاس جا کر اسکا ڈور کھولتے کھولتے پلٹا تو شیز انے گھبرا کر آنکھیں پھیرتے پلٹنا چاہا پر پھر نہ کر سکی،دونوں مسکرائے تھے،لگ نہیں رہا تھا کے وہ گڈ بائے میں برے ہیں۔

"میں آپکو بہت مس کروں گی آہل"

وہ بھلے نہ بولی ہو پر آج یہ بولنے کا فریضہ آنکھوں کے سپرد تھا۔

"میں بھی تمہیں ہر پل یاد کروں گا گھنگریالے بالوں والی میزبان۔"

اک الودع مسکراہٹ دیے آہل گاڑی میں سوار ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے گاڑی اسکی نظروں سے اوجھل ہوئی جبکہ شیزا کی آنکھ سے اک آنسو ٹوٹ کر رخسار پر رینگا۔

آہل نے گھر پہنچ کر پہلے تو بالاج سکندر کو کرولا کی چابی دی، وہ ہرگز لینے پر آمادہ نہ تھے پر آہل نے انکو بیٹے کی مانند قائل کیا یہ کہہ کر کے یہ اسکی خوشی ہے جبکہ عائشہ صاحبہ کے لیے اس نے بہت پیارا گولڈ کا بریسلٹ گفٹ لیا تھا۔

وہ زندگی میں ہمیشہ ہی نئے لوگوں سے ملتا رہا تھا پر یہ تین لوگ اسکی زندگی کے مہربان میزبانوں کی فہرست میں درج تھے، بالاج سکندر اسے خود ائیر پورٹ ڈراپ کرنے گئے تھے۔

وہیں سہانہ اور ابراہیم رات میں اس سپیشل فیئر میں انوائٹڈ تھے، بظاہر تو وہ بہت خوبصورت رات ہونے والی تھی پر سہانہ کچھ خوش نہیں تھی، ابراہیم کے ساتھ دو دو لڑکیاں دیکھ کر وہ اندر ہی اندر گھٹ رہی تھی، وہ بھی مزے سے یونی دور والا نٹ گھٹ فلرٹی ابراہیم بنا مستی موڈ پر لگا تھا، سہانہ نے اک الگ تھلک کرسی چنی اور بیٹھ گئی، اسکے ہاتھ میں اسٹابری ملک شیک کا گلاس تھا جبکہ میز پر کچھ ترکش سنیکس بھی تھے جو ایز آڈنر کھائے جاتے تھے، ان میں فروٹس، وتیج اور میٹ فلیورز تھے۔

"جنھیں محبت ہو، وہ ایسے ہر ایری غیری کے ساتھ ناچتے ہیں بھلا؟ دو دو سے شادی کروگے تم ابراہیم آفندی۔ شرم سے مر جاو"

شیک کا سیپ بھرے وہ اس رنگ بھرنگی، شور وغل سے اٹی ایوننگ کے باوجود اندر ہی اندر جل بھن گئی، مگر جب ان دو میں سے ایک لڑکی نے ابراہیم کی شرٹ کے اوپری بٹن کو کھولنے کی غرض سے چھوا تو سہانہ بنا ارادہ اٹھی اور گلاس پٹخ کر میز پر رکھے تند آندھی کی طرح ان دو کی طرف بڑھی

اور اس لڑکی کا ابراہیم کی گردن کو چھوتا ہاتھ پکڑ کر اسے پیچھے کو دھکا دیا جس سبب وہ پول میں جا گری۔

"تم پاگل ہو گئی ہو؟"

ابراہیم نے لپک کر پول کی طرف جاتے چلا کر کہا ہی کے سہانہ نے اسے بھی پیچھے سے دھکا دے دیا۔

اک پل تو اتنی ٹھنڈ میں پول میں دھکیلے جانے پر ابراہیم بھی ٹھٹھر گیا، جبکہ وہ لڑکی تو باقاعدہ چلانے لگی۔

"باہر تم دو کو موقع نہیں مل رہا تھا ٹھیک سے ایک دوسرے کو چھونے کا۔ اب ٹھنڈ بھی ہے۔ چپک جاو ایک دوسرے کے ساتھ پانی میں۔ باقی سبکو بھی دیکھنے کو مفت کی فلم ملے گی۔ کرو کرو کھلے عام رومینس کرو ابراہیم۔ تمہیں کسی نے کونسا پوچھنا ہے۔ کرو ناں"

کنارے پر کھڑی وہ چیخ نہیں رہی تھی پر انکے سب دوستوں کو سہانہ کی دماغی حالت دیکھ کر پریشانی ہوئی، ایو ننگ اپنی شان سے بر قرار تھی کیونکہ یہ سب ان سب کے لیے معمولی تھا۔

ابراہیم نے اپنے بالوں کو ماتھے سے پیچھے ہاتھ مار کر بٹھانے کے بیچ ٹھنڈ سے کانپتی اس لڑکی کو اٹھا کر پول کنارے بٹھایا جسے باقی دوست ٹاول لپیٹ کر ٹھنڈ سے بچانے لگے جبکہ خود وہ ہنوز ٹھنڈے پانی میں ہی تھا جہاں اور بھی کئی ترکش اور برٹیش لڑکیاں سوئمنگ کر رہی تھیں۔

"ابراہیم سٹاپ"

ابراہیم کو ایک سنہرے بالوں والی کی طرف بڑھتا دیکھتے سہانہ حلق کے بل چلائی۔

"تم نے میرا کھلے عام رومینس دیکھنا ہے ناں۔تو دیکھاتا ہوں سہانہ مغدام۔"

وہ سنہرے بالوں والی بھی فورا متوجہ ہوئے ابراہیم کی طرف پلٹی جس نے پہن بھی زرا سا سوئمنگ سوٹ رکھا تھا، سہانہ نے مٹھیاں کسے بے بس سی نظر ابراہیم پر ڈالی جو اس لڑکی کو کمر میں ہاتھ ڈالے اپنے بھیگے سینے کی طرف کھینچ چکا تھا۔

"ابراہیم۔۔۔۔۔۔"

وہ پست سا چلائی، آواز گلے میں درد کی زیادتی پر گھٹی۔

"یولو می۔۔۔ بھول گئے ہو کیا؟"

وہ لپک کر دوسرے کنارے کے پاس آئی، سنہرے بالوں والی لڑکی ابراہیم کو لپٹنے کی کوشش میں تھی۔

"بٹ یو ہیٹ می۔ سو میں جو مرضی کروں"

Zohinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

ابراہیم اس سے پہلے مزید اس لڑکی کے قریب ہوتا، سہانہ نے اپنا شوز اتارا اور سیدھا اس لڑکی کے سر پر برسا دیا جو بس ابراہیم کو نگلنے کو تیار ہوس سے بھری تھی، شوز سر پر لگتے ہی وہ کوئی بدیسی زبان میں گالی دیتی ابراہیم سے دور چلی گئی جبکہ سہانہ کا پاس ہی کشتی کی طرح تیرتا شوز دیکھ کر ابراہیم نے ہنس کر کنارے کھڑی سہانہ کو دیکھا جسکا بس نہ چلا ابراہیم کو مار ڈالے۔

"تم اسے کس کر دیتے؟"

سہانہ نے دوسرا شوز بھی اتارا، ابراہیم کو لگ یہی رہا تھا اگر ہاں کی تو اسے ہی پڑے گا۔

"نہیں میں بس چیک کر رہا تھا یہ گوری دانت صاف کر کے آئی ہے یا نہیں"

ابراہیم پر اس سے پہلے شوز پڑتا، وہ فوراً ڈبکی مارتا پول کے اندر چلا گیا جبکہ سہانہ ننگے پیر پلٹ کر ٹیبل سے گلاس اٹھا کر پول میں دے مارتی روتی ہوئی وہاں سے بھاگ گئی، سب دوستوں نے بھی روکا جبکہ ابراہیم اسکے بھاگتے ہی

فوراسے پول سے نکلا،سب دوستوں نے بھی خوب کان کھینچے پر وہ بس سہانہ کے پیچھے دوڑا،جب تک وین تک پہنچاوہ اندر جا کر لاک کر چکی تھی اور لائیٹ بھی آف تھی۔

"سہانہ۔۔۔۔وہ بس مزاق تھا"

ابراہیم نے شیشے پر دستک دیتے بھیگی شرٹ اپنے تن سے اتار کر علیحدہ کی،ویسٹ بھی اتاری تو خوبصورت جسم روبرو ہوا،وہ فضا کی ٹھنڈ کے سبب کچھ پریشان تھا کیونکہ اسکے کپڑے بھی وین کے اندر تھے۔

"اچھا مت بولو۔پر میری ایک جینز اور شرٹ تو پاس کرادو۔ٹھنڈ لگ رہی ہے۔"

بچارگی سے دوبارہ درخواست کی پر سہانہ اندر میٹرس پر الٹی لیٹی بری طرح رو رہی تھی،ابراہیم کی آواز پر وہ رونا شدت پکڑ رہا تھا۔

"اسے جتنا تو نے ہرٹ کیا ہے۔تجھے وہ پاس کرا ہی دے گی پر کسی کھائی میں۔یہ پکڑ میرے کپڑے۔اور آجانا ہمارے کیمپ میں اگر باہر ٹھنڈ زیادہ ہوئی۔خبیث"

عقب سے دوست کی آواز پر ابراہیم پلٹا تو وہاں شایان کھڑا تھا جو برہم تو تھا پر اپنے کپڑے دے کر ابراہیم کو کچھ تسلی دے گیا۔

ابراہیم نے کپڑے تھام لیے جبکہ اک نظر وین کے اندر چھائے اندھیرے کو دیکھ کر ٹھنڈی سانس بھری،پچھتاوے کا احساس رگوں کو نوچنے سا لگا۔

جبکہ تیسری جانب عمائمہ کے پاس پری کافی دیر سے تھیں،وہ اسے سارہ کی موت پر تسلی دیتی رہیں۔

خود حاتب کو اطمینان رہا کے ماں اسکی عمائمہ کے ساتھ ہیں۔

"میں آج پارس اور ہدایت بابا کے ہی پاس رکوں گی ہاشم انکل۔بس پہنچنے والی ہوں وہاں۔کل ملتی ہوں ان شاءاللہ۔پریسہ آنٹی کو کہہ دیجئے گا فلائیٹ لیٹ ہو گئی۔میں نے بھی ان سے یہی کہا"

ہاشم بھی پریسہ کو گھر لے کر جانے والے تھے تبھی روشانے کا پیغام موصول ہوا،وہ اسی وقت ہدایت بابا کی دنیا میں انٹر ہوئی۔

"بے فکر رہو۔پارس کو میری طرف سے بھی پیار دینا

چپکے سے بنا اسے بتائے"

ہاشم کی آنکھیں یہ پیغام لکھتے نم ہوئیں پر وہ حاتب اور پریسہ کی آواز پر اپنی سوچوں سے نکلے۔

"اب آپ دو گھر جائیں۔میں صبح عمائمہ کو لے کر پیلس آجاوں گا۔"

حاتب آج عمائمہ کے ساتھ ہی رکنے والا تھا۔

"خیر سے آو دونوں۔ تم نے کچھ کھانا ہے تو بجھواوں؟ اسکے لیے تو میں ایک گھنٹے تک سوپ بنا کر بھیج دوں گی ڈرائیور کے ہاتھ۔ میری یہ جان بھی مرجھائی ہے ناں"

پریسہ کا تو حاتب کی بجھی صورت دیکھ کر ابھی بھی جان نکلی ہوئی تھی، ہاشم مغدام مسکرائے جب حاتب نے پریسہ کو اپنی بازو میں لیتے قریب کرے جبین چومی، وہ ماں کھل اٹھی۔

"عمائمہ کے لیے آسانی کی دعا مانگیں پری۔ آپ سے اس وقت بس یہی چاہتا ہوں"

وہ افسردہ تھا، اسکی خواہش نے ہاشم اور پری کو بھی رنجیدہ کیا۔

"ان شاء اللہ کیوں نہیں۔ میری ہر دعا میرے جگر کے ٹکروں کے لیے ہے۔ صبح تک آہل اور روشانے بھی آجائیں گے۔ تم اسے لے آنا۔ سب مل

کر عمائمہ کی تکلیف بانٹ لیں گے۔اور میری جان خود بھی کچھ دیر سو لینا۔ چلیں ہاشم مجھے جا کر سوپ بنانا ہے عمائمہ کے لیے"

پری نے شفقت بھری نظر حاتب پر ڈالی اور بیگ اٹھا کر چل پڑیں جبکہ ہاشم نے بھی پلٹ کر اپنے کچھ کچھ مان جاتے بچے کو آہستگی سے اپنے گلے لگایا۔

"میرا شیر"

وہ اسکا گال تھپکا کر پری کے پیچھے ہی چلے گئے جبکہ حاتب واپس روم میں آیا تو عمائمہ کو نرس انجکشن لگا رہی تھی جبکہ عمائمہ نے جس طرح اس نرس کے بھاری ہاتھ کی وجہ سے میٹرس کی شیٹ دبوچی، حاتب دوڑ کر قریب آیا اور عمائمہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے پاس ہی بیٹھا۔

"میرا ہاتھ تھوڑا بھاری ہے۔ شکر ہے اسے درد تو محسوس ہوئے۔ یہ اس میں زندگی کے دھڑکنے کی علامت ہے۔ اسکے ساتھ اپنا بھی خیال رکھیں۔"

نرس نے اول جملہ امید افزائی کے سنگ کہے تاکید کی اور کمرے سے چلی گئی، عمائمہ نے اب تک حاتب کا ہاتھ مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔

"تم میں نرس کے بقول زندگی دھڑک رہی ہے۔اس زندگی کا نام کیا ہے عمائمہ؟"

حاتب اسکے سر تلے ہاتھ رکھتا چہرے پر جھکا، وہ اسکی سنہری آنکھیں سرور سے تکتی مسکرا کر آنکھیں موند گئی۔

"حاتب مغدام"

بند آنکھوں سے عمائمہ کے ہونٹ سرسرائے۔

"آنکھیں کھول کر کہو"

Zubinovels Zone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب نے اسکی ناک سے ناک مس کی تو وہ سانس روک گئی پر آنکھیں نہ کھولیں، کب آسان تھا اب اس سنہری آنکھوں والے کو ہمت کے ساتھ دیکھنا۔

"نہیں دیکھ سکتی۔ پلیز"

لب ایک دوسرے میں پیوست کرتے گھٹی گھٹی آواز اور اٹکتی سانسوں کے بیچ منٹ کی کیوں کہ اسے حاتب کی گرم سانسیں اپنے ہونٹوں کی اور سرکتی اور جان نکالتی محسوس ہو رہی تھیں، وہ اپنے بے قابو جذبات پر فوری بند ھ باندھ گیا، اسے ایسا سخی بس اس محبت میں دیکھا گیا تھا۔

"کچھ کھاو گی؟"

وہ اسکے یکدم ہی خمار سے خالی ہوتے سوال پر جھٹ سے آنکھیں کھول گئی، دونوں اب بھی قریب تھے۔

"لالی پاپ"

حاتب اسکے بچوں کی طرح بولنے پر اتنے قریب جیسے ہنسا، عمائمہ نے گھبرا کر آنکھیں ہٹائیں کیونکہ وہ نظر لگنے کی حد تک حسین ہنسا تھا، اور وہ حاتب سے کم از کم بچھڑنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

"مجھے لگا کہو گی کہ آپکو کھاوں گی۔۔۔نان رومنٹک عمائمہ۔ آرام کرو۔لے کر آتا ہوں۔ کسی نے پوچھا کہہ دوں گا کہ بچی نما بیوی گودلی ہے اسکے لیے چاہیے۔پر جو بھی ہے میرے اندر بھی زندگی کی طرح دھڑک رہی ہے یہ چھوٹی لڑکی"

اپنے بھاری لب و لہجے میں ہی وہ عمائمہ کی گردن پر جھک کر ہونٹوں کی جاندار مہر لگاتا واپس اٹھا، پھر دیوانگی کی حد تک جھکتے جھکتے عمائمہ کی حالت پر رحم کھائے رکا، اٹھا اور اس لڑکی سے دامن چھڑوائے روم سے نکل گیا جبکہ عمائمہ نے درد کرتی آنکھیں گہرا سانس لیتے موندیں۔

جبکہ وہیں ایگل، کل پارس سے پہلے ہی واپس انطالیہ آ گیا تھا لیکن مام سے وہ موہنی کی طبعیت ہر گھنٹے پوچھ رہا تھا، وہ نا صرف پارس کا پرسنل سائکیٹرسٹ تھا بلکہ انطالیہ کا بہت فیمس نیورولجسٹ بھی تھا، اپنے کلینک کے ساتھ وہ انطالیہ میں ہی بہت بڑے ہوسپٹل میں جاب بھی کر رہا تھا۔

.._____..

"مجھے خدشہ تھا وہ اپ سیٹ ہوں گے۔ بھلے اٹلی کے پیراسائیٹ ہوں۔ دل تو چڑیا جیسا ہے انکا۔ اچھا کیا میں نے ہاشم بابا کو بتا کر کے کہ میں آج یہیں رکوں گی۔ ایسی حالت میں میرا انکے پاس ہونا بہت ضروری ہے"

وہ آتے ہی پارس کی طبعیت کا سنے پریشان ہوئی، ہدایت بابا نے اسے اپنے ہاتھ کی سپیشل کافی پلائی کیونکہ پارس کو کھانا کھلا کر میڈیسن دیے وہ سونے کا کہہ آئے تھے تبھی روشانے، ابھی کمرے میں نہیں گئی تھی، ہدایت بابا کے

بازو سے لگ کر بیٹھی چائے پی رہی تھی، بھوک تو روشانے کی پارس کافیور جان کر ہی اڑ گئی پھر بھی ڈنر میں کافی کچھ بن رہا تھا۔

"بہت زیادہ ضروری ہے۔ اسکا یہ چڑیا جیسا دل تمہارے لیے ہے بس۔ مجھے جو محسوس ہوا میری جان وہ یہی ہے کہ اسے محبت نے نڈھال کر دیا ہے۔ تم اسے یقین دلاو کے کہ تم اسکی کمزوری نہیں۔ طاقت ہو۔"

ہدایت بابا کی بات سے وہ سو فیصد متفق تھی، ساتھ انکے ہاتھ کی مزیدار کافی پر وہ رغبت سے مسکرائی، آدھا گھنٹہ وہ انکے ساتھ بیٹھی رہی پھر پارس کو دیکھنے کو بے چینی بڑھی تو ہدایت بابا نے اسے خود پارس کے پاس جانے کا کہا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ جلدی سے روم میں آئی، دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تو نظر شرٹ لیس لحاف آدھے جسم تک اوڑھے سینے کے بل لیٹے پارس پر گئی تو ٹھہر

گئی،وہ اسکی چوڑی کسرتی کمر پہلی بار دیکھ رہی تھی،شاید فیور کی حدت کے سبب وہ شرٹ اتار کر سو رہا تھا۔

روشانے بے بیگ رکھتے اپنا حجاب ان پن کیے ڈھیلا کیا اور فون بھی ڈریسنگ میز پر رکھے پارس کے پاس جا بیٹھی،ہاتھ اٹھا کر اسکے برہنہ کندھے کو چھونا ہی چاہا پر خوامخواہ ہی اسکی پیشانی عرق آلود ہونے لگی،روشانے نے کبھی کسی مرد کو ایسا پرکشش امیجن نہیں کیا تھا جیسا پارس تھا،اسکے جسم پر اک سلوٹ،داغ یا بال نہ تھا،جبکہ ویز ابھری تھیں،سخت بازو،چوڑے کندھے اور جسم کی جلد بنا چھوئے جان میں لگتی دیکھی جا سکتی تھی۔

بس یہیں روشانے کے پسینے چھوٹنے لگے۔

"پلٹنا مت خدا کے بندے"

پارس کے کسمسانے پر وہ خوف سے بڑبڑائی پر وہ نیند کے باوجود سخت بے چین تھا تبھی کروٹ سیدھی کر کے جب سامنے ہوا،اسکے مسلز،ابھرا سینہ

سینا، اندر کو گھسا پلیٹوں والا پیٹ، اور کسرت کے عادی انگ انگ کو دیکھتے روشانے حلق تر کرتی نظریں پھیر کر اپنی گردن پر ہتھیلی پھیرنے لگی۔

"اس آدمی کو مجھ سے زیادہ پردے کی ضرورت ہے"

جب کچھ سمجھ نہ آیا تو اپنا اسکارف اتار کر فوری پارس کے سینے پر پھیلانے لگی اور اسی بیچ پارس نے آنکھیں کھولیں، روشانے کے ہاتھ تھمے، پارس نے جب روشانے کو یوں اسکارف سے اسے ڈھانپتے دیکھا تو سر تا پیر گھوما، پتا نہیں یہ لڑکی کس دیس سے آئی تھی۔

"میں لڑکی نہیں ہوں"

پارس کی نقاہت بھری آواز ابھری، روشانے نے مسکینت بھری سمائیل پاس کی۔

"لڑکی سے زیادہ پردے کی ضرورت آپکو۔ شرٹ اتار کے کیوں سو رہے ہیں۔ کسی مچھر مکھی کی نیت بگھڑ جاتی تو۔۔۔۔"

وہ پارس کے ہاتھ پکڑنے پر اسکے اوپر جھکائی گئی اور تبھی منہ سے مارے قربت اول فول نکلا۔

"میری جل پری کی نیت سلامت ہونی چاہیے۔باقی خیر ہے"

پارس نے اپنی مضبوط بازو روشانے کے اطراف لپیٹے اسکی ٹانگیں بھی اوپر کرواتے خود پر منتقل کیا،روشانے نے پیروں سے ہی اپنی ہیلز اتار کر پیر آزاد کیے،لپٹا ہوا میسی بن کھلا تو اسکے بال جب پارس کے سینے پر بکھرے تبھی پارس نے بیچ سے اسکارف نکال کر سائیڈ کر دیا۔

وہ آگ کی طرح تپ رہا تھا یہ روشانے کو اسکے سینے لگتے ہی محسوس ہوا۔

"الحمد اللہ۔نہیں بگھڑی۔بخار کیوں ہو رہا ہے۔اتنا ذہنی دباو لے لیا کیا مسٹر پارس"

وہ اسکی گردن تلے بازو لے جا کر ہاتھوں کا پیالا سر تلے بناتی ٹھیک سے پارس پر جھکی۔

"بس موسمی اثر۔ آج میرے پاس رک جاو"

وہ ابھی کچھ بتا نہ سکا پر اسکی خواہش پر روشانے جی جان سے نثار ہوئی۔

"نارکوں تو؟"

وہ اٹھلا کر بولی۔

"میں مزید جلنے لگوں گا"

پارس کے جواب پر وہ اپنے ہونٹوں کو اسکے ماتھے پر رکھ گئی۔

"اللہ نہ کرے۔"

وہ ڈر جاتی تھی، پارس کے جلنے سے۔

"آئی مس یو"

روشانے کی سانسیں اپنے اندر اتارنے کے بیچ وہ بے خود سا بولا، پھر اسکے ہونٹوں کو نازِ گرفت بخشتے کچھ دیر اسکے وجود کو اپنی بازوؤں کے حصار میں

بھر لیتے اس پر اپنا آپ نچھاور کرتا رہا، روشانے سانسوں میں گھلتی حرارت کی زیادتی پر گھبرا کر دور ہوئی، یوں جیسے کسی نے اسکے اندر تک دھواں بھر دیا ہو، وہ اس قدر تیز فیور میں بھی بھرپور بیدار تھا۔

"آئی مس یو ٹو۔ یو لوو می لائک ہسبنڈ۔۔۔۔ناٹ لائک لوور۔ آپکا فیور تو پھر بہت اچھا ہے۔"

وہ اسکے سینے لگی، اب تک پارس کی سانسوں کی باس، اسکا ذائقہ روشانے کی زبان پر گھلا تھا اور وہ اسے تادیر ہونٹوں پر رکھ کر مسکرانا چاہتی تھی۔

"جب اندر باہر آگ لگی ہو پھر ٹھنڈک کی طلب بڑھ جاتی ہے جیسے میرے اندر اس وقت تمہاری طلب اتنی ہی جتنی اندھیرے کو خاموشی کی۔ تم اس وقت اس جلتے شخص کے لیے آئس کیوب کا کام کر رہی ہو تبھی"

وہ سہولت سے اپنے لٹ جانے کی وضاحت دیتا پیارا لگا۔

"پارس۔۔۔۔کہنے دیں"

وہ جذبات کی رو میں بہکنے لگی۔

"میں چاہتا ہوں اک جل رہا ہے تو دوسرا ٹھنڈک بنا رہے۔ وہ کہہ دو گی تو آگ برابر لگ جائے گی۔"

پارس نے اسکی کالی کالی آنکھیں تکتے سمجھانے کی کوشش کی۔

"جب جب پیار کرنے سے روکتے ہیں۔ میں ہرٹ ہوتی ہوں"

آواز میں نمی اتری۔

"پیار کرنے کی اجازت ہے۔ پیار کیوں آرہا ہے اس وجہ کو تمہیں ہونٹوں پر لانے کی ابھی اجازت نہیں۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس نے بات ہی سمیٹ دی، وہ اسکی گردن کی اور گھستا پھر سے بائیٹ کرتے کرتے ارادہ بدل کر بس پیار لٹانے لگا تو وہ تھک جاتا مسکرائی۔

"جب سے تم ملی ہو۔ میں تھکنے لگا ہوں۔

مجھے معاف کر دو۔ میں تمہارا دل دکھا رہا ہوں"

ماتھا چومتے وہ یوں سرگوشی میں بولا جیسے وہ آخری آواز کا ٹوٹا حصہ ہو۔ لہجہ ایسا کے وہ بس ہارنے والا ہے، وہ ماتھے پر شان سے براجمان

لمس کی حرارت سے دھیان ہٹا سکی تو کالی کالی آنکھیں ان سمندری اسودی آنکھوں میں ڈال لیں، ہائے اسکا استحقاق لٹاتے نہارنا۔

"اللہ تھکن تب دیتا ہے۔۔جب تھکن اتارنے کا درماں بخشتا ہے۔ میں ہوں ناں پارس۔ ہمیشہ آپکی ہر تکلیف، ہر تھکن اور اداسی کی شریک۔ آپکی شریک حیات، ذات، سانس اور وجود۔۔۔۔"

کس نے کہا تھا وہ جل پری ہے، کون کہہ سکتا تھا وہ جنگلی پھول ہے۔ وہ تو پارس عیسی مغلانی کی زندگی کا اچھا موسم تھی جسکی امید اسکے چار سو مر چکی تھی، وہ اس موسم کی تلاش میں سرفراز روشانے کو اپنے دل سے لگا کر

مسکرایا،وہ مسکراہٹ آخری حسین مسکراہٹوں میں شامل تھی،جو کرہ ارض پر باقی رہ جانے والی تھیں۔

"ایک دن میں سترہ ٹیبلٹس لیتا ہوں میں۔ایسے انسان کے ساتھ جی لو گی؟"

پارس نے اسکو اپنے اوپر سے نیچے میٹرس پر منتقل کرتے سر تلے گزارتے بازو دی اور لحاف اس پر کرواتے گھسیٹ کر اپنے سینے سے لگایا،روشانے کا لہو سا پارس کے ساتھ آ لگنے پر چہرے پر چھلکا پر اس نے ہمت نہ ہاری،وہ گھبرانے اور ڈرنے والی چیز نہیں اسکا بھرپور اظہار کیا۔

"ایک دن میں سو بار موڈ بدلتا ہے۔ایسی والی ابنارمل بیوی چلے گی؟"

وہ دگنی بڑی مصیبت اپنی ذات میں نکال لائی،پارس کو اسے سینے سے لگا کر الگ ہی سکون ملا اوپر سے اس موڈی گرل کی نہ ہارنے،نہ جھکنے کی جان لیوا ادائیں۔

"میں اپنی مرضی سے سو نہیں سکتا۔ اسکا علاج ہے تمہارے پاس"

وہ یونہی یہ کیفیت بانٹ گیا، اندازہ نہیں تھا روشانے اتنا گہرائی سے اسکی تکلیف کو محسوس کرے گی۔

"ہاں۔ میری بازووں کا ہار اگر آپکا قرار نہ بنے تو ایسی بازووں کو کٹ جانا چاہیے۔ میرا وجود آپکا سکون نہ لوٹا سکا تو مجھے بیچ کر پتیسہ لے لینا آپ"

والہانہ نگاہیں چار ہوئیں، چہرے بس زرا سے فاصلے پر تھے اور آنکھیں ایک دوسرے کی آنکھوں کے ستارے چھو رہی تھیں۔

"تم بیچ کر جو پتیسہ ملے گا، وہ ایکسٹرا ایمی ہو گا۔ آفر تو بہت اچھی ہے"

وہ استحقاق بھرے بھاری لہجے میں شرارت گھولے بولا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس کی نیلی آنکھیں بہک رہی تھیں، نظر بھٹک کر ان کالی کالی آنکھوں، کبھی گداز ہونٹوں، کبھی قرمزی رخسار تو کبھی سرخ نشان سے سجی اسکی سپید گردن پر جا ٹھہرتیں۔

"آپ کو لگتا ہے میں آپکا سکون نہیں بن سکتی؟ ایسا سوچا بھی کیسے؟"

ناراضگی کے سنگ پارس کی جرت پر سیخ پا ہونے کی کوشش میں چہرہ پرے کیا مگر پارس آج جانے کس رو میں تھا کے دونوں بازووں میں حائل اسکے وجود کو کھینچ کر اپنے بہت پاس کر گیا۔

"میری سوچیں تھوڑی خراب ہیں جل پری"

مقابل کی بے تاب سانسوں کا اپنی سانسوں سے ہوتا ملاپ محسوس کرنے کے بعد وہ پارس کے کہے جملے پر ہولے سے مسکرا دی، پھر اپنی دھڑکنیں سنبھالنے اور سانسیں استوار کرنے کے بیچ دور ہوئی تو پارس نے اسکی کمر میں

حائل بازو پر اس بار سوچ سے زیادہ دباو دیا، وہ پارس کی ایسی حرکتوں پر کمزور پڑ رہی تھی۔

"کیا مجھے اپنی باڈی کے اندر پریس کرنے کا ارادہ ہے پارس۔ ہو کیا گیا ہے کیوں اتنا ظالم کھینچ رہے ہیں۔ ایسا لگ رہا ہے میرے دل کے پاس آگ کی طرح جلتا دل دھڑک رہا ہے۔"

وہ دیکھتے دیکھتے تھکی کہ ان نیلی دہکتی آنکھوں میں آج کچھ من مرضی کے رنگ تھے۔

"آئی لو ویو"

وہ نیلی آنکھیں، روشانے کے چہرے پر رقم سرخی و جھنجھلاہٹ پر مسکرائیں، ہونٹ اسکی گال پر رینگتے سرگوشی میں بولے۔

"آئی لوو۔۔۔۔۔"

SAMARWA MIRZA NOVELS
WWW.SMARWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovels.com

پارس کی بھاری انگلیوں کی کمر سے گردن کی پچھلی طرف حرکت کی سنگینی پر وہ جملہ مکمل نہ کر سکتی کراہتی گھوری کیونکہ پارس کا ہاتھ اسکی گردن جکڑ چکا تھا اور تبھی روشانے کا حلق تنگ سا محسوس ہوا اور وہ جملہ مکمل نہ کر سکی، بنا لحاظ پارس کی ٹھوری پر دانت گاڑے، وہ اسے ستا کر جیسے ہنسا، لگا ہی نہیں کے اسکے اندر کتنی ساری تکلیفوں کا جہاں آباد ہے۔

"اسکا انتقام لوں گی۔ ستا لیں جتنا ستا سکتے ہیں۔"

روٹھے لہجے میں اپنی انتقامی کاروائی سے ڈرانا چاہا، جبکہ پارس کا سرور تھا کے رتی برابر کم نہ ہوا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ابھی ستاو۔ میں تمہیں کھلی اجازت دیتا ہوں"

روشانے کی آنکھوں میں غالب آتے سیاہ خمار کے بادلوں پر نظریں جمائے وہ سرگوشی سے بھی مدھم آواز میں بولا۔

"ابھی نہیں۔ابھی آپکا بہت خیال ہے مجھے۔اوکے یہ بتائیں یہ پوری باڈی ویکس کرنا مجبوری ہے یا شوق"

روشانے نے اپنا ہاتھ پارس کی گردن کے گرد لپیٹے ساتھ ہی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سوال کیا تو پارس نے نرم نگاہ روشانے کے چہرے پر ڈالی اور گردن اسکی طرف پھیری۔

"کچھ سرجریز کی وجہ سے لیزر ٹریٹمنٹ کروانا پڑا جس سے میری سکن کا ہر بال جڑ سے نکل گیا۔"

پارس نے سیدھا سبھاو بتایا، بھلے سرجریز پر اسکا دل بیٹھا ہو پر وہ اس وقت بس پارس کو ہیپی رکھنا چاہتی تھی۔

"اوہ اٹس کول ناں۔روز روز کی مشقت سے جان چھوٹی"

وہ اسکی گال کھینچتے نفی میں گردن ہلاتے مسکرایا۔

"اٹس ناٹ کول، ہماری سکن پر جو یہ چھوٹے چھوٹے بال ہوتے ہیں وہ ہمیں موسمی شدت سے بچاتے ہیں۔ لیکن میرے کیس میں ایسا نہیں ہے۔ اسکی وجہ سے کئی طرح کے سکن ایشوز فیس کر رہا ہوں۔ سات ٹیبلٹس جو میں روز لیتا ہوں وہ صرف سکن کیئر کی ہیں جو مجھے ساری زندگی لینی ہیں۔ ادر وائز میری باڈی کی سکن اتنی نازک ہے کہ یہ زرا شدت پر کریک ہونے لگتی ہے"

وہ پارس کی تکلیف کو زرا سا محسوس کر کے ہی دکھ گئی، جیسے کسی نے اسکے جسم پر چیونٹیاں چھوڑ دی ہوں اور وہ رینگ کر کاٹ بھی رہی تھیں۔

"اور باقی ٹیبلٹس؟"

وہ اداس ہو گئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"کچھ برین ہیمرج سے بچانے کے لیے ہیں، میری کچھ بونز بھی ٹوٹی تھیں، ایک دوانکے لیے ہے جو جڑ گئیں پر ویسی ہلتھی نہیں ہیں۔ یہ سب تمہیں اداس کرنے کے لیے نہیں بتا رہا، ایسے مت دیکھو"

اپنی سرسری تکلیف کا قصہ سمیٹے پارس نے ہاتھ بڑھا کر روشانے کا رخسار چھوا، اسکی گردن میں ہاتھ لپیٹے دوسری بازو کمر میں حائل کی، وہ اسکے سینے میں چہرہ چھپا گئی۔

"ڈیسوزا کے علاوہ کسی آدمی کو پہچانتے ہیں، جو آپکو ٹارچر کرنے میں شامل تھا؟ بس اتنا سا فیور کر دیں"

وہ چہرہ سامنے کرتی پارس پر واپس جھک آئی، پارس اسکے لہجے کی تڑپ پر فکر مند اور برہم سا تھ ہوا۔

"تاکہ تم اسکی نسل مٹا آو۔"

پارس نے آئبرو اچکائے۔

"نہیں، اسکی قبر کھود کر بیچ چوراہے لٹکاوں گی ہر اس فرد کو جس نے آپکو تکلیف دی۔ اگر آپ یہ ساری ٹیبلٹس چھوڑ دیں تو کیا ہو گا پارس؟"

وہ کمزور پڑتی آواز کو گہرا سانس کھینچ کر مضبوط کر رہی تھی۔

"مجھ سے ڈر کر بھاگ جاو گی۔"

وہ مسکرایا پر اسکی مسکراہٹ تیر کی طرح روشانے کے کلیجے میں کھب گئی۔

"ایک بات اپنے دماغ میں بٹھالیں پارس عیسی مغلانی، کچھ بھی ہو جائے میں آپکو اکیلا چھوڑ کر کہیں نہیں جانے والی۔ آپ مجھے خود سے اتار کر پھینکیں گے تو واپس چپک جاوں گی۔ پالتو بلی کی طرح جسے جتنا دور جا کر پھینک آو وہ مالک کے جسم کی خوشبو سونگتی واپس آجاتی ہے۔ میں بے شک محافظ بھی اچھی نہ بن سکی۔ بیوی ضرور بنوں گی۔ آپ میرا یقین کریں گے ناں پارس۔ آپکے دل، دماغ اور جسم کی ہر تکلیف میری ہے۔ میں لاوں گی اسکا مرہم ڈھونڈ کر۔ میں آپکے لیے زندگی اتنی آسان کر دوں گی کہ آپکو کبھی

سر درد کی ٹیبلٹ بھی نہیں لینی پڑے گی۔ مجھے پتا ہے آپکو لگ رہا ہو گا کہ میں بس جذبات میں بہہ کر کہہ رہی ہوں۔ نہیں۔ میں نے اللہ سے کبھی امید نہیں لگائی، میں اس پر ہمیشہ یقین کرتی آئی ہوں۔ اور یہی یقین مجھے آپکی شفاء کے پاس لے کر جائے گا۔ اتنا سا بھی درد نہیں ہو گا۔ مجھ پر یقین کریں گے ؟"

اس شخص کی لال انگارہ نیلی آنکھوں میں درد کے ساتھ اک شفاء تو بس روشانے کے ساتھ نے ہی سمیٹ لائی تھی، وہ بتا نہیں سکتا تھا کے اسے اپنے دل سے لگا کر وہ کتنے درد و کرب کو دھول چٹا رہا ہے، وہ تڑپ رہی تھی، پارس کی تکلیف اسے نمک کی طرح گھول رہی تھی۔

"مجھے تمہاری پاورز پر یقین ہے۔ میں تم پر پچھلے پندرہ سال سے نظر رکھے ہوئے ہوں، ہر لمحہ تم سے محبت بڑھتی محسوس کی۔ ابتدائی دو سال نظر نہیں رکھ سکا اسکے لیے معاف کر دینا اور مجھے پتا ہے تم انہی دو سال بہت زیادہ روئی ہو اپنے بچپن میں میرے لیے"

وہ نہ نظر رکھ کے بھی سب جانتا تھا، یہ سچ تھا جب پارس گیا تھا تب سے دو سال تک وہ بہت بیمار رہی تھی، ڈاکٹرز کو سمجھ نہیں آتا تھا کے فارس سلطان کی بیٹی کو کیا ہو گیا، وہ ہر وقت روتی تھی، اپنے ہاتھوں کو حسرت سے تکتی رہتی تھی جہاں ہر روز پارس کے ہاتھوں کا لمس مدھم ہوتا جا رہا تھا۔

"جب نظر نہیں رکھی تو کیسے پتا؟"

آواز میں نمی سے سلوٹ اتری، پارس نے اسکے بھیگے گال کو شدت سے چوما۔

"فارس سلطان جب پہلی بار پندرہ سال پہلے مجھے ریکوری کے بعد ملے تھے تو بس تمہاری باتیں کی تھیں۔ کہ انکی روشانے کا آدھا حصہ ساتھ لے آئے ہو۔ اپنے اور اسکے روشن ماتھے کی حفاظت کرنا۔"

وہ وقت یاد کرے پارس کا بھی دل کمزور پڑا۔

"پھر آپ نے وہ آدھا حصہ سنبھالا؟"

وہ اس وقت آنسو روکے ہوئے تھی کہ کہیں پارس کو اسکی تکلیف درد نہ دے۔

"دل سے لگا کر رکھا ہے۔"

پارس نے اسکا سر اپنے سینے سے لگاتے بازو جکڑ لیے اور روشانے کی آنکھیں مزید صبر نہ کر سکیں۔

"مجھے واپس مت کریے گا۔ میں بقیہ آدھا بھی آپ پر وار دوں گی۔"

روشانے نے اسکے برہنہ کندھے کو چومتے چہرہ اوپر اٹھایا، وہ اسے ہی دیکھنے اور چھونے میں مصروف تھا۔

"روشانے۔"

پارس کی تنبیہہ سنے وہ جلدی سے اس پر سے اٹھ بیٹھی، پیر نیچے فرش پر اتارے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"کیوں جا رہی ہو مجھ سے دور؟"

اسکی بازو پکڑ کر خود پر جھکاتے غصے سے پوچھا۔

"ہاتھ دیں"

روشانے نے اسکا ہاتھ پکڑ کر پارس کی ہتھیلی اپنی گردن سے جوڑی، پھر گال سے، وہ روشانے کی حرکات و سکنات پر حیرت زدہ ہوا۔

"ایسا لگ رہا ہے مجھے بھی فیور ہو گیا ہے۔"

وہ چھونے سے واقعی محسوس نہ کر پایا مگر روشانے کے بتانے پر پارس نے اپنا ہاتھ اسکی گردن سے دباتے ہنس کر واپس روشانے کو اپنے اوپر گرایا۔

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"اوہ تو یہ وجہ ہے بھاگنے کی؟"

پر اسرار نگاہیں روشانے کے گھبرائے چہرے پر ٹکا کر استفسار کرنے کے بیچ اسکے ہاتھ گستاخیاں کر کے اپنے ہونے کا بھرپور پتا دے رہے تھے۔

"نہیں۔بنا اظہار کے بھی آگ لگ رہی ہے ادھر بھی سمجھا کریں"

گردن جھکا کر اپنے گلابی لب پارس کی شہہ رگ پر رکھتے بے بسی بھرے لہجے میں آگاہ کیا۔

"نہیں سمجھ رہا، تفصیلی سمجھاو مجھے"

لہجے سے باغیانہ پن چھلکا۔

وہ اپنے ہونٹوں کو اسکی گال سے جوڑتی آنکھیں موند گئی۔

"آپ کو خود سے بچا رہی ہوں ناں۔ آپکے محبت نامی فلسفے کی قدر کر رہی ہوں۔ورنہ جب جسم کا آدھا حصہ تکلیف میں ہو، دوسرا حصہ اسکی یا تو مکمل تکلیف مٹا دینا چاہتا ہے یا خود بھی اس آدھے وجود کی طرح جلنے کی خواہش کرتا ہے"

وہ اوپر اٹھی، پھر سے پارس کے ماتھے کو چوما، کافی دیر وہیں اپنی ہونٹوں کو رکھے آنکھیں بند کیے اس شخص کے وجود سے اٹھتی آسودگی خود میں جذب کرتی رہی اور پھر دھیرے سے واپس سیدھی ہو گئی۔

"میں کبھی نہ چاہوں کہ تم جلو۔ ٹھنڈی اور میٹھی رہو"

اسکے اپنے سینے کی اور جھولتے بالوں سے کھلیتے پارس نے مضبوط اور خوبصورت ہاتھ کی انگلیاں اسکے کانوں کے پیچھے مس کرے چند لٹوں کو روشانے کے کان کے پیچھے اڑسنے کی ناکام کوشش کرنے کے بیچ جذب و انس کی کیفیت میں دعا دی۔

"ٹھنڈی اور میٹھی؟۔۔۔ہیں۔۔یہ دعا ہے یا بد دعا"

آنکھیں بڑی کیے پارس کو ڈپٹا، وہ مفہوم سمجھ کر ہنسا۔

"یہ میری خواہش"

SAMARWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس نے ہنوز اسکے ہونٹوں کو دیکھتے کہا جو فوراہی مسکرانے کی صورت پھیلے۔

"پارس پلیز شرٹ پہن لیں مجھے شرم آرہی ہے"

نگاہ پارس کی گردن سے سینے کی طرف بھٹکی تو وہ منت کرا ٹھی، پارس اسکا ہاتھ پکڑے اٹھ بیٹھا۔

"پہلے کنفرم کرو شرم ہی ہے یہ؟ اور شرٹ لیس میں ہوں۔ شرم تمہیں آئے جارہی ہے۔ مطلب یہ چکر میری ناقص سمجھ سے بالاتر ہے"

روشانے بھی اٹھ کر کھڑی ہوئی تو پارس نے سر اٹھا کر محترمہ کو نہارتے ہوئے سوال کیا، وہ ہوش میں ہوتی تو جواب دیتی، پارس اٹھ کر جب کھڑا ہوا تو اس چھ فٹ دو انچ کے آدمی نے رہی سہی بھی روشانے کی ساری حسیں سلب کر لیں۔

"ہے۔۔۔ ایسے کیوں تاڑ رہی ہو۔ اب تو شرم مجھے بھی آرہی ہے"

نقاہت میں ملا جلا سرور، پارس کی آواز کو مزید بھاری کر گیا، وہ دو قدم پارس کے قریب ہوئی اور اپنے ہاتھوں کو ہچکچاتے ہوئے پارس کے سینے پر رکھا، اور رکھتے ہی وہ بلش کرتی آنکھیں میچ گئی، اور یہ سب کرتے وہ کسی اچھے بھلے شخص کی دنیا ہلا گئی۔

روشانے کے ہاتھ پارس کے سینے سے نیچے کو سرکتے اسکے پیٹ پر رکے، اس بیچ دونوں کی آنکھیں ملیں، وہ بنا ہیلز کے اسکے کندھوں تک بمشکل پہنچ رہی تھی، تبھی تو اور پیاری لگ رہی تھی کبھی حیران کبھی مسکراتی کبھی پارس کو یوں پورے حق سے چھو کر اترانے لگتی، جبکہ روشانے نے پلکیں اٹھا کر واپس پارس کو دیکھتے اپنے ہاتھ اسکی کمر کے دائیں بائیں حرکت کرتے عقب میں جارو کے جس سبب وہ پارس کے سینے سے آ لگی تھی۔

"کیا کر رہی ہو؟"

وہ اسکی خاموشی کو سننے کے بعد آخر بول پڑا جو ایڑیوں کے بل اٹھتی اسے کان میں سرگوشی کرنا چاہتی تھی، پارس نے اسے دونوں بازووں میں بھر کر زمین سے اوپر اٹھایا، وہ کھلکھلا کر ہنسی، پارس کے کان میں کچھ کہنا ہیلز کے آسان جو ہو گیا تھا۔

"میں آپکو فزیکلی فیل کر رہی ہوں۔ آپکی محبت کے فلسفے کا احترام اپنی جگہ مسٹر پارس لیکن ایک بیوی کے لیے اسکے شوہر کا جتنا دل، دماغ اور سکون پیارا ہوتا ہے اتنا جسم بھی محبوب ہوتا ہے۔ میں اس دن کا شدت سے انتظار کر رہی ہوں جب یہ جسم اپنی دردناک ماضی کی یادوں سے آزاد ہو کر میرا ہو گا"

وہ نظریں اسکے سینے پر ٹکا کر بولی پھر اختتام تک لرزتی پلکوں کے بیچ پارس کو دیکھا۔

"تم نے جیسے آج چھوا ہے۔ ہو گیا تمہارا"

پارس نے اسے اپنے سینے میں بھر لیتے خود پر مکمل ملکیت سونپی تو وہ اس شرف پر آنکھوں کو بھیگنے سے روک نہ سکی۔

"اچھا واقعی۔۔۔۔"

ہاتھ فورا سے پارس کی گردن میں لپیٹے وہ اسکے چہرے سے اک انچ تک قریب آئی، پارس نے اسے فورا سے آزاد کرتے زمین پر اتار کر اپنی پہنچ سے دور کیا۔

"ڈر گئے مسٹر پارس۔۔۔ہنہ آئے بڑے اٹلی کے پیراسائیٹ"

وہ گالوں کو غبارے سا پھیلا گئی۔

"سنو۔ مجھ سے دو فٹ دور ہو جاو۔ میرا بلڈ پریشر شوٹ کرنے والا ہے"

ZUBIINOVELSZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس نے جلدی سے کہہ کر اپنی شرٹ جھک کر اٹھائی، روشانے نے دل ہی دل میں اپنی بچت پر شکر ادا کیا ورنہ شوہر کو بہکانے کی قیمت اسکی ننھی جان سہہ نہ سکتی۔

"میرا ابھی سر پھٹ رہا ہے آپکو حد میں رہ کر پیار کر کے"

وہ بھی منہ پھیر کر جا کر آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بال ٹھیک کرنے لگی، گالوں تک بکھری لالی کو چھپانے کے جتن کرتے کان کی لو تک مزید سرخ پڑی۔

"ہنہ! اب تم جتاؤ گی کہ اک بیمار کی تیمارداری کی"

پارس نے شرٹ پہنی پر بٹنز کھلے چھوڑتا وہ آئینے کے سامنے کھڑی ثبوت مٹاتی روشانے کے پیچھے آ رکتے بڑبڑایا۔

"ہاں میں پانی بھی پلاوں گی تو دس بار جتاوں گی۔ یہ تو پھر بھی میں نے آپکی عزت پر ہوتا حملہ روکا ہے"

پلٹ کر دبی دبی چڑونا راضگی سمیت سارے احسان جتا دیے پر جب احساس ہوا کیا بولی ہے دل چاہا زمین پھٹے اور دھنس جائے، پر زمین بھی تو پھٹنے کا رواج بھول چکی تھی۔

روشانے نے پارس کی آنکھوں میں جمع خمار سے گھبرا کر اپنا پیر فرش پر یوں مسکین بنے مارا جیسے یوں کرنے سے وہ واقعی پھٹ جائے گا، پارس نے مسکراہٹ بڑی مشکل سے ہونٹوں میں دبائی۔

"وہ روکنے کے لیے میری بازووں میں بہت دم ہے تمہاری ضرورت نہیں۔ تم بس حملہ کرنے والی بنو اوکے"

پارس نے اسکی کمر میں بازو ڈالے اپنی طرف کھینچا تو وہ جو پہلے ہی ہلکان تھی، ہانپ اٹھی۔

"کتنا شوق ہے آپکو حملے کا۔"

وہ دبے بنا منہ بسورتے بولی۔

"شوق ذوق نہیں ایسا۔ لیکن آج کچھ ڈاون تھا تو کریونگ سی ہو رہی تھی۔ تم نے موقع گنوا دیا۔ میری شرٹ کے بٹن بند کر دیں گی مسیز پارس؟ اب یہ بند ہی رہیں گے۔ تمہیں شرم نہ آئے تاکہ"

پارس نے زرا پیچھے ہٹتے روشانے کے ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے پر رکھتے کہا۔

"اب یہ کب کھلیں گے؟"

وہ دبا سا بولی کے پارس کو بھی سننے کے لیے مشکل سے گزرنا پڑا، جناب کو ہنسی آنے لگی جسے بڑی دقت سے حلق میں انڈیلا۔

"جب نیکسٹ ڈاون فیل کروں گا۔ اور تم تو بالکل نہیں چاہو گی کہ میں دوبارہ کبھی یوں بستر سے لگوں، ڈاون فیل کروں۔ ہے ناں"

وہ جان بوجھ کر روشانے کو چھیڑ رہا تھا، بٹن بند کرتی وہ واپس ہاتھ گریبان تک لائی اور کولر کے دونوں کنارے پکڑ کر پارس کا سر اپنی طرف جھکایا۔

"اپنی یہ چالاکیاں اپنے تک رکھیں مجھے چھیڑنے کی تمنا آپکے دل میں تمنا ہی بن کر پھڑک کر مر جائے گی۔ میں آپ پر پورا حق رکھتی ہوں۔ پوچھوں گی نہیں جب چاہوں گی آپ سے آپکو چھین لوں گی۔ آپکی کریونگ کی ایسی کی تیسی"

آنکھوں میں آنکھیں گاڑے وہ اس وقت پارس کو سراسر سیڈوس کر رہی تھی، جان لیوا لگ رہی تھی یوں حق جماتی، ڈانٹتی، گریبان پکڑ کر اپنے لیے جھکا لیتی۔

"گریبان پکڑو یا گردن۔ تمہیں میرا سر اپنے لیے ہمیشہ محبت سے جھکا ملے گا۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

روشانے نے اسکے گریبان پر جمے ہاتھ اچانک چھوڑے تو پارس نے اسکے دونوں ہاتھ اپنے کھردرے گرم ہاتھوں میں بھر لیے، انکی حلاوت کا اثر دونوں کی آنکھوں میں پھیلے خمار بن گیا۔

"اور میرا حق؟"

وہ اس قدر قربت میں بولی بھی تو آواز گھٹ گئی۔

"اسکی اجازت ہاں کی صورت میرے ہونٹوں پر رکھی ہے۔جب چاہو لے کر سارے حق وصول کر لو۔سب تمہارا ہی تو ہے روشانے۔میرا اقرار، فرار اور قرار۔۔۔۔سب کچھ"

وہ اس شخص کی خود سپردگی پر فدا ہو گئی، پہلی بار لگا وہ ہاتھوں میں پوری کائنات پکڑ بیٹھی ہے، اور روشانے کے ارمان، پارس کے محبت بھرے اک لمس پر ہی پورے ہوتے نظر آئے۔

"چلیں ورنہ وہ کہہ دوں گی"

وہ جذباتی ہوتی اسکی گردن میں چہرہ گھسا گئی، پارس نے اسے ویسے ہی بازوؤں میں بھرا اور ڈریسنگ ٹیبل پر ٹانگیں لٹکاتے بٹھایا، پیچھے پلٹ کر گیا اور بیڈ کے پاس پڑی روشانے کی ہیلز اٹھا کر نیچے بیٹھتے اسکا پیر اپنے گھٹنے پر رکھ کر ہیل

پہنائی، دوسری بھی یونہی پر دوسرے پیر کو ہاتھ میں لیتے پارس نے مسکرا کر نظر اٹھائی، وہ آنکھوں میں آنسو بھر لائی جب پاس نے اسکے پاوں کی اوپری جگہ اپنے ہونٹوں کو رکھا۔

"پ۔۔پارس"

وہ رحم طلب ہوتی اپنا پیر کھینچنے لگی پر پارس نے مضبوطی سے پکڑ جماتے ہیل پہنائی اور اٹھ کر تھکن سے بھری آنکھوں سے روشانے کی آنکھوں کے آنسو دیکھے۔

"میں آپکو اپنے قدموں میں بیٹھا برداشت نہیں کر سکتی اور آپ میرے پیر۔۔۔۔"

وہ مزید نہ بول سکی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"تم اتنی پیاری ہو مجھے۔ کہ میں تمہارے قدموں میں بیٹھنا شرف جانتا ہوں۔ اور زرا اپنے حسین پیروں کو دیکھو۔۔ تمہاری شکل سے زیادہ پیارے تو تمہارے پیر ہیں"

وہ جان بوجھ کر اسے اس عجیب سی کیفیت سے نکال لایا تو وہ روتی روتی ہنس پڑتی پارس کے سینے سے جا لپٹی۔

"ٹھیک ہے پھر شکل نہیں دیکھاوں گی آپکو اب"

وہ لاڈ بھرا منمنائی تو پارس نے اسے اٹھا کر نیچے اتارا۔

"نہ دیکھانا پر یہ ٹھوڑی تو جان ہے میری۔ خاص کر یہ کالی کالی آنکھیں میری کمزوری اوپر سے انکی پلکیں آفت۔ بھنوئیں قہر۔ یہ جبین جیسے میری آرام گاہ۔ چھوٹی سی ناک بس ہر ادے، گورے گال فدا کر دیں۔ یہ ہونٹ بہکا دیں اور سپیشلی یہ شکل کے ساتھ اٹیچ مورنی جیسی گردن۔۔۔۔ یہ تو کام تمام

کر دیتی ہے۔۔۔اس کے علاوہ بالکل اچھی نہیں ہے تمہاری شکل مت دیکھانا"

وہ اک اک نقش کو رغبت سے اکھین کی آنچ دیتے سانسوں کی روداد دیتے چھوتا،روشانے کو خود میں سمٹنے پر مجبور کر گیا،اسکے گال دھواں چھوڑنے لگے،جان سی وجود سے سرکنے لگی اور دھڑکنیں سینے سے لپٹنے لگیں۔

"پارس۔۔۔۔"

وہ سانسیں استوار کرنے کے بیچ اسے روک بیٹھی۔

"آئی لوو۔۔"

وہ اسکی بات مکمل کرنے سے پہلے ہی اسے روک گیا،ہاتھ رکھ کر کیونکہ روشانے کے ہونٹوں کی رنگت پہلے ہی بہت بدل چکا تھا۔

Zubimovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"پھر کبھی جل پری۔ آجاو۔ کچھ دیر ٹھنڈ میں واک کرنا چاہتا ہوں تمہارے ساتھ۔ آئی نیڈ یو۔"

پارس نے اسکی آنکھوں میں اپنی چاہت اور رضا بھر دی تو وہ خود کو جلد سنبھال گئ.

"اسکارف لے لوں ویٹ"

پارس سے ہاتھ چھڑوائے وہ پلٹی ہی کہ اچانک سے پورے بیوریو کے الارم بج اٹھے، یہاں بھی روم میں لگے آلارم سے سائرن بجنے لگا، پارس نے فورا سے سائیڈ میز پر پڑی اپنی گن اٹھائی، خود روشانے نے بھی گھبرانے کے بجائے اپنے بیگ کی طرف بڑھتے اپنی گن نکالی اور لوڈ کی۔

"کوئی گڑبڑ ہوئی ہے باہر۔ میرے پیچھے رہنا روشانے"

پارس اسے سختی سے تاکید کرتا خود روم کا دروازہ آہستگی سے کھول کر باہر نکلا، باہر کوریڈور میں چھائے سناٹے پر پارس کی چھٹی حس نے کچھ غلط ہونے

کا احساس دیا، وہ تقریبا دونوں دوڑنے کے انداز میں ہدایت بابا کے بیورو آفس کی طرف گئے لیکن آگے کا منظر دیکھ کر پارس اور روشانے کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔

ہدایت بابا سرکار کچھ خبشی گارڈز کی گرفت میں تھے اور انکے کچھ لوگ مارے گئے جبکہ کچھ انہی کی حراست میں تھے جبکہ پارس اور روشانے کو دیکھ کر وہ نسوانی وجود پلٹا تو پارس کی بھنوئیں ناگواری سے سکڑیں۔

سئیرا مارک نا صرف یہاں آچکی تھی بلکہ آتے ہی پارس عیسی مغلانی کے ڈیفینس میں پوری تیاری سے گھسی تھی۔

سئیرا کی نظریں اسکارف گرل پر گئیں تو ہٹنا بھول گئیں۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا سئیرا۔؟"

پارس کی دبنگ دھاڑ پر وہ اپنے سیاہ فارم لوگوں کو اشارہ کرتی مسکرائی جو بیہوش ہدایت بابا کو اٹھا کر نکل گئے، پارس پیچھے جانے کو لپکا پر سئیرا کے گارڈز نے پارس پر گنز تان کر روک دیا۔

"بہت قیمتی ہے تمہارے لیے یہ بڈھا۔ تو تاوان چکانا پڑے گا پیراسائیٹ۔ جس نے تمہیں اتنا طاقتور بنایا تم نے سانپ کی طرح اسے ہی ڈس لیا۔ تمہارے اس دو ٹکے کے باڈی گاڈ نجف نے مجھے زخمی کیا۔ میرے ڈیڈ کی آنکھ نکال دی تمہارے اس سر پھرے اندھے ایگل نامی آدمی نے۔ میں تمہیں یہ سب بخش دوں گی۔ تمہارے لیے اپنے ناکارہ باپ کو مار کر تمہیں Ndrangheta کا چیئر پرسن اور اٹلی کا مکمل مالک بنا دوں گی۔ جسٹ میری می"

وہ چلتی ہوئی پارس کے سامنے آرکی، اس نے قریب آکر پارس کے ہاتھ سے اسکی گن لے کر پرے پھینکی اور اپنی گن پارس کی ٹھوڑی اور گردن کے بیچ

نالی کے سنگ جوڑے پارس کا چہرہ اوپر کیا، اس سے پہلے روشانے کی برداشت کا پیمانہ لبریز ہوتا، پارس نے اسکی بازو پکڑے روکی۔

سئیرا نے جب پارس کے ہاتھ میں اسکارف گرل نفرت سے گھورتی لڑکی کا ہاتھ دیکھا تو محظوظ نگاہوں سے دونوں کو نہارتی پیچھے ہٹی۔

"یہ پیاری سی لڑکی کون ہے پارس؟"

سئیرا کا شر دبار لہجہ روشانے کو جبڑے بھینچنے پر مجبور کر گیا، جبکہ روشانے اچھے سے بابا کے سیکھائے ہر داو پیچ کو دماغ میں فارمولاز کی صورت دہرانے لگی۔

"پارس۔ آپ پیچھے ہٹیں۔ میں اسے بتاتی ہوں کے کون ہوں"

روشانے نے پارس کو باقاعدہ پکڑ کر پیچھے کیا اور ٹھیک سئیرا کے آگے تن گئی، پارس نے ہدایت بابا کے تمام لوگوں کو آنکھوں کے اشارے سے چوکنا ہونے کا کہا۔

"تم نے ابھی آخری جملہ کیا کہا تھا پارس کو سئیرا؟"

روشانے کے چہرے پر سنگلاخ چٹان سی سختی تھی جبکہ سئیرا نے جب زخمی ہونے کا بتاتے اپنی بازو کی طرف اشارہ کیا، روشانے کی نظریں سئیرا کی اس بازو پر فوکسڈ تھیں۔

"میری می۔ کیونکہ یہ صرف میرا ہے"

سئیرا کی آنکھوں میں ملکیت کا خمار دیکھ کر روشانے کی سٹی گم گئی، یہ جانتے ہوئے کہ یہاں سئیرا کے لوگ بہت تعداد میں ہیں، روشانے نے اس شدت سے سئیرا کی دائیں گال پر جھانپڑ مارا کہ سئیرا کو کچھ لمحے کچھ سنائی دینا بند ہو گیا، خود پارس کو کان میں انگلی مار کر خود کو ہوش دلانی پڑی کیونکہ تھپڑ کی آواز پورے ڈیپارٹمنٹ میں نگارے سی گونجی تھی۔

ایک ہی جھٹکے سے روشانے نے اس ڈائن کو سنبھلنے کا موقع دیے بنا اسکی زخمی بازو پکڑ کر کمر کی طرف مڑورتے دوسرے ہاتھ سے اسکی گن نیچے پھینکوا دی

اور اسی کے لوگوں کی طرف سئیر اکا تھپڑ سے سوجے گال والا منہ کر کے پھنکاری، پارس نے بنا گن جب ان کالے چہروں والے گارڈز کی طرف دیکھا تو سبکے ہاتھ لرزے، ہدایت بابا کے بچے ہوئے سٹاف نے بھی داو ڈالتے سب سیاہ فامیوں کو قابو کیا جبکہ جو ان گارڈز کا لیڈر تھا جب پارس اسکی طرف اپنی شرٹ کے کفس فولڈ کرتا بڑھا تو اسکی ٹانگیں نہ صرف کپکپائیں بلکے خوف سے پینٹ گیلی ہو گئی، پارس سمیت سب سٹاف نے ساتھ چھی کیا، جبکہ اسے پارس گھسیٹتا باہر لیے نکلا تا کہ ہدایت بابا کو کہاں لے جایا گیا یہ جان سکے۔

"میں وہ ہوں جسکا پارس عیسی مغلانی پر سایہ ہے۔ سو انکا نام لیتی ہر عورت پہلے ایسے ہی حواس خمسہ مفلوج کرتا تھپڑ کھائے گی پھر میری لاتیں۔ کمینی۔۔۔ تمہارے یہ ہونٹ اکھاڑ دوں گی اگر ان سے تم نے دوبارہ پارس عیسی مغلانی پکارا۔"

روشانے نے سئیرا کے بالوں سے پکڑے اسے اپنی طرف پلٹایا، ایک ہاتھ سے اسکی زخمی بازو دباتے دوسرا ہاتھ اسکی گردن کے گرد لپیٹا، سئیرا درد سے کراہنے لگی۔

"مہنگا پڑے گا تمہیں یہ سب"

سئیرا نے بمشکل سانس بھرتے وارن کیا، روشانے کا ہاتھ مزید جکڑا تو سئیرا مارک کی سانسیں اٹکنے لگیں۔

"سستے نشے ہم کرتے بھی نہیں بے بی ڈال۔۔۔اب تم پر میں خود نظر رکھوں گی۔"

روشانے زہریلا ہنس کر بولی کیونکہ بس نہ چل رہا تھا اس لڑکی کا منہ نوچ لیتی۔

"ت۔تم ہو کون؟"

سئیرا سسکتی منمنائی، درد سے اسکا پورا جسم کانپا۔

"میں پارس عیسی مغلانی تک پہنچتی بلاوں کے آگے کی ڈھال ہوں۔یاقوت کہتے ہیں مجھے۔نام تو یاد رہے گا۔یا پھر اپنے نام کا ایک ٹیٹو تمہارے دوسرے گال پر چپکا دوں؟"

آواز میں اک سختی چھلکی، سئیرا کے لیے ابھی جان بچانا اہم تھا تبھی منت سماجت پر اتر آئی۔

"پ۔۔پلیز۔لیومی۔۔"

سئیرا نے درد سے نجات کو گڑگڑاتے کہا تو روشانے نے اسے دھکیل کر زمین پر پٹخا اور خود اپنے ہیل والا پیر سئیرا کی گردن پر رکھا پر دباو نہ دیا۔

تبھی ایک بیورو کا سٹاف میمبر اندر دوڑا۔

"ہدایت بابا سرکار کو وہ لوگ جہاں لے کر جا رہے ہیں پتا چل گیا ہے یاقوت میم۔پارس سر خود روانہ ہوئے ہیں۔"

روشانے نے سر ہلایا اور کراہتی سئیرا کو اسکی شرٹ کے کالر سے پکڑ کر کھڑا کیا، اپنا ہاتھ سٹاف ممبر کی طرف بڑھایا جو ہتھ کڑی پکڑا رہا تھا۔

"یاقوت کی جہنم میں اسکے پارس کی پہلی عاشق کا ویلکم کرو دوست۔۔۔۔۔"

ہتھ کڑی سئیرا کی کلائیوں میں ڈالے روشانے نے گردن اکڑاتے اسے دھکیل کر سٹاف ممبرز کی طرف دھکا دیا جو اسکے چیخنے چلانے کے باوجود اسے گھسیٹ کر لے گئے، چار لوگ جو مارے گئے انکو دیکھ کر روشانے نے دل پر ہاتھ رکھے ان چار کی قربانی کو سر خم کرے خراج دیا اور اس بیچ اسکی آنکھیں بھیگ گئیں۔

.._____..

حاتب کب سے گیا تھا پر لوٹ کر نہ آیا، ایون نرس نے اسے سوپ بھی پلا دیا اور نیند لینے کی ہدایت کرے چلی بھی گئی، رات بھی کافی ہو گئی تھی، حاتب نے مصباح منصور کے بچنے کا یقین کرنے کو بابا کے لوگوں کو کال کی جو ابھی تک اسکے آئی یو روم میں ہی ہونے کا بتا رہے تھے۔

پھر اس نے لالی پاپ کے لیے ہوسپٹل کا کیفے ٹیریا وزٹ کیا تو وہاں کھڑا اونر بھی مسکرا دیا کہ وہ ختم ہو گئے۔

اب اتنی رات تھوڑے پین کے ساتھ اسے ہوسپٹل سے باہر جاتے بھی موت آئی لیکن جب عمائمہ کا لالی پاپ مانگنے کا انداز یاد آیا تو وہ ساری تھکاوٹ پرے کیے گاڑی لے کر نکلا، شاپ پر پہنچ کر سب فلیورز کے دو دو اچھے والے پاپس لیے اور انکو ایک بکٹ کی صورت شاپ کیپر سے ارینج کروایا، اور تبھی اس پیج اسے تھوڑا ٹائم لگا۔

عمائمہ کو نیند آرہی تھی پر وہ حاتب کے اتنی دیر سے غائب ہونے پر پریشان بھی تھی۔

دروازہ کھلنے پر اس نے گردن گمائی جہاں وہ ڈور بند کرتا ہاتھوں میں فلاور لالی پاپ بکٹ پکڑے قریب آیا۔

"آپ کہاں رہ گئے تھے؟"

حاتب نے ترچھی نظر گھبرائے چہرے والی عمائمہ پر ڈالی اور بکٹ اسکے سامنے کیا، وہ بچوں کی طرح مسکراتی اسے تھامنے لگی پر حاتب نے چالاکی سے ہاتھ پیچھے کھینچا۔

"تمہاری فرمائش پر ہوسپٹل سے کافی دور جانا پڑا۔ ایسے ہی یہ تھوڑا ملے گا۔ پہلے میرا منہ میٹھا کرو"

حاتب کی شرارت کا مفہوم سمجھتے وہ سانس روک کر اسکی آنکھوں میں تکنے لگی۔

ZUBIN NOVELS ZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"پر میرے پاس تو کچھ میٹھا نہیں ہے۔ سوپ کے بعد سیرپ تھا میٹھا وہ تو پی لیا"

دکھی ہوتے اپنے سائیڈ ٹیبل پر پڑے باول کی طرف اشارہ کرتی وہ سچ میں حاتب کی مراد نہ جان سکی تھی اس پر انطالیہ کے امیر کو سراسر شک تھا۔

"تم نہیں جانتی میرا منہ میٹھا کیا کرے گا؟ چھوٹی بچی ہو کیا؟"

حاتب نے اس بکٹ سے اپنی پسند کا ایپل فلیور لالی پاپ نکال کر باقی بکٹ سائیڈ رکھا اور اسے کھول کر خفا سا اپنے منہ میں ڈال گیا، عمائمہ نے مایوسی سے اسکے ہونٹوں کو دیکھا۔

"ہو گیا میٹھا۔ اب مجھے بھی ایک دے دیں۔ میری زبان کڑوی ہو رہی ہے"

اس سے پہلے وہ سائیڈ میز کی طرف جھکتی، حاتب نے اسے جھکنے سے بچاتے روکا، وہ بے اختیار اسے تکنے لگی جسکے منہ سے لالی پاپ کی سٹک نکلی دیکھائی دی تو عمائمہ مسکرا دی۔

"یہی کھاو۔"

حاتب نے فوراسے اپنالالی پاپ نکال کر پیش کیا، عمائمہ نے منہ بسورا۔

"اسکے ساتھ آپکا تھوک لگا۔م۔۔میں نہیں کھارہی۔۔۔"

وہ منہ پھلا کر واپس کمر بیڈ کراون سے لگا گئی، انطالیہ کا امیر صدمے میں جا چکا تھا، مطلب یہ لڑکی اک لمحے میں بچارے امیر صاحب کو غریب کر گئی، واپس منہ میں لالی پاپ ڈالے حاتب نے گردن گمالی، کوئی لفظ جو نہیں بچا تھا، فلاور بنالالی پاپ بکٹ اٹھا کر بنا دیکھے عمائمہ کی طرف بڑھایا تو اس نے فوراجھپٹ لیا، امیر صاحب کا دل کیا خون کے آنسو روئے اس لڑکی کے ایسے ظلم پر۔

"اس میں ایپل تو ایک ہی تھا حاتب۔۔۔۔مجھے وہ بہت پسند"

عمائمہ نے دوسرا ایپل والا جلدی سے اپنے نیچے چھپا کر منہ لٹکا کر حاتب کو دیکھا، اب وہ تو اچھے سے جانتا تھا کے اس نے سب دو فلیور خود ایڈ کروائے، گردن فورا موڑی۔

"پر یہ تو میرے تھوک والا ہو گیا۔"

حاتب نے خشمگیں نظریں ڈالے گھوری دی۔

"دھو دیں ناں"

عمائمہ کا دل نہ کانپا، امیر صاحب تپ گئے۔

"رومینس کا ر بھی نہیں آتا اسے۔سب مجھے ہی سیکھانا پڑے گا"

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب نے اٹھ کر اک خفا نظر ڈالی اور قریب آتے جگ سے گلاس میں پانی بھرا اور عمائمہ کی طرف آکر لالی پاپ کو اندر ڈبکی لگوائی، قریب آکر عمائمہ کے پاس رکتے اسکی طرف جھکتے بڑھایا جس نے جھٹ سے پکڑ لیا۔

"تمہاری اس حرکت سے میری زبان کڑوی ہو گئی اب اسکا علاج کرنے دو مجھے"

وہ اسکے تکیے پر ہاتھ رکھے جھک کر عمائمہ کا لالی پاپ والا ہاتھ پرے کیے اپنی مٹھاس وصولتے تب حیران ہوا جب وہ گلاب کی پنکھڑیاں اسے بہت مدھم سہی پر سکون بڑھانے میں ساتھ دیتی محسوس ہوئیں۔

وہ جھٹکے سے فاصلہ بنائے عمائمہ کو حیرت و خمار سے دیکھنے لگا، جس نے فورا نظریں لرز کر جھکا لیں۔

"لالی پاپ دھلوانے کا کیا فائدہ ہوا؟ بائے داوے جو اپنے نیچے چھپایا ہے وہ بھی ایپل فلیور تھا۔ سو جانا اسے کھا کر۔ صبح ملوں گا۔ نیند آ رہی ہے۔ ساتھ والے روم میں سو رہا ہوں۔ ڈر لگے تو آواز دینا آ جاوں گا"

اسکی دہکتی گال کو چومے حاتب نے عمائمہ کی ملائم خوشبو ان ہیل کی اور اسے دھڑکتا چھوڑے نہ صرف اوپر اٹھا بلکہ دیکھتے ہی دیکھتے روم سے نکل گیا جبکہ

عمائمہ نے اسکو اوجھل ہوتا دیکھے حلق سے جیسے تھوک نگلا، وہ کافی بچگانہ انداز تھا، پھر اک پیار بھری نظر لالی پاپ پر ڈالے منہ میں ڈال کر آنکھیں موند گئی، بہت کچھ محسوس کرنے کا من کر رہا تھا، حاتب کو، اسکی خوشبو کو۔۔۔اسکے زائقے کو۔۔۔۔۔

۔۔_____۔۔

پیراسائیٹ کے ایکٹیو سٹیٹس پر جارج کی تنظیم نے ہوائی جیٹ روانہ کیے تاکہ اسکی لوکیشن ٹریس کی جائے مگر نجف جو پارس کے ساتھ ہی انطالیہ واپس آچکا تھا، ہادی کے تھروان جیٹس کو گمراہ کیا اور اس بیچ پارس نے ہدایت بابا کو جس جگہ سے بازیاب کروایا وہ اک نئی کہانی کھول گئی۔

جسکی ابتدا جیکب مارک کے اقتدار کے حاتمے کے ساتھ اک نئے پارٹنر کا منظر عام پر آنا تھا۔

اسمال شیرازی، جیکب مارک کی جگہ Ndrangheta کی بھاگ دوڑ سنبھالنے آرہاہے، یہ خبر بھی پارس کو سئیرا کے گارڈز کو پیٹنے کے بیچ پتا چلی۔

ہدایت بابا کی دائیں بازو پر کسی چیز کا کٹ تھا اور سر بھی کسی پتھریلی چیز سے لگنے کی سبب زخمی تھا، واپس بیوروانھیں پہنچا کر پارس نے مرنے والے ساتھیوں کی تدفین کا انتظام کروایا جبکہ روشانے نے خود ہدایت بابا کے زخموں کی مرہم پٹی کی تھی، سر کے زخم پر دو سٹیچیز لگے لیکن وہ اس عمر میں بھی جیکب مارک کے کئی لوگوں کو پچھاڑ آئے تھے۔

صبح ہونے والی تھی، سئیرا مارک، اب یہیں زندان میں قید تھی لیکن یہ خونخوار جنگ نہ ختم ہونے کا سلسلہ رکھتی تھی، جبکہ جارج کے جیٹس کو گمراہ کرنے کے بعد نجف بھی پہنچ آیا تھا اور اس وقت مرنے والے افراد کی نماز جنازہ اور باقی امور دیکھنے میں پارس کی مدد کر رہا تھا۔

"زیادہ درد تو نہیں؟"

وہ بہت احتیاط سے ہدایت بابا کی بازو کا زخم جانچ رہی تھی، وہ دھیما سا مسکرائے۔

"اتنے پیارے اور میٹھے ہاتھ بھلا درد دینے کے لیے تھوڑے بنے ہیں میری جان۔ میں ٹھیک ہوں۔ افسوس بس اس بات کا ہے کہ جیکب مارک ابھی زخمی شیر ہی بنا ہے کہ اک نیا منحوس گیم میں آرہا ہے۔ اسمال شیر ازی۔۔۔ ڈیسوزا کا سب سے قریبی ساتھی تھا۔ کچھ وقت کے لیے وہ رشیہ کے بڑے کرمنل شہروں کی بھاگ دوڑ بھی سنبھال چکا ہے۔ اور بھلے وہ Ndrangheta کا خیر خواہ بن کر آرہا ہو لیکن ڈیسوزا کا ساتھی کسی صورت پارس کے حق میں بہتر نہیں ہے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

یہ سب واقعی تشویشناک تھا، کیونکہ بظاہر اسمال ایک خیر خواہ ہو لیکن وہ اتنے سالوں بعد بس اٹلی تبھی آرہا تھا کیونکہ اسے ڈیسوزا کی موت سے جڑے کچھ پکے ثبوت ملے تھے۔ اور اسکے ہاتھ بھی کئی ملکوں کے مافیہ میں تھے۔ اگر وہ ڈیسوزا کی موت کا راز سامنے لاتا ہے تو اسے پتا چل جائے گا کہ ڈیسوزا کو کس

کی حاظر اور کس نے مارا، لہذا ہدایت بابا سرکار دور اندیشی کا مظاہرہ کرے ابھی سے اسمال شیزاری کو اپنے حق میں بہتر نہیں سمجھ رہے تھے۔

"ہو سکتا ہے ڈیسوزا کے ساتھ یہ اسمال بھی پارس کو ٹارچر کرنے میں شریک ہو۔ ایک تو مر گیا۔ ممکن ہے دوسرے کو مار کر میرے ہاتھوں کی گرمی زائل ہو سکے"

وہ گہرے خیالات میں ڈوبی خود بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ کتنی ٹھیک جگہ پہنچ چکی ہے، اسکے روشن ماتھے نے اپنے جلووے دیکھانے شروع کر دیے تھے، وائلڈ فلاور کا حقیقی معنوں میں سفر شروع ہو چکا تھا۔

"کیا سوچ رہا ہے میرا بچہ؟"

روشانے کے ہاتھوں کی مدھم حرکت ہدایت بابا سرکار نے فوری محسوس کرتے روشانے کو متفکر ہوتے مخاطب کیا۔

"کچھ خاص نہیں بابا سرکار۔ بس آپکے ساتھیوں کی شہادت پر دل افسردہ ہوا۔ آپ کو بھی تکلیف سہنی پڑی۔ خیال رکھیے گا میرا دھیان آپکی طرف رہے گا۔"

وہ پٹی کرنے کے بعد انکی طرف نمدیدہ نگاہوں سے دیکھتی بولی۔

"راہ حق کے مسافروں کو ان معمولی چوٹوں سے فرق نہیں پڑتا۔ تم نے جو بہادری کل دیکھائی۔ لگتا نہیں ہے فارس سلطان کہیں گیا ہے۔ ہمیشہ یونہی مضبوط اور محفوظ رہو"

بابا کے خود سے لگانے پر وہ بھی بھول گئی جیسے یتیم ہے، آنکھیں بھر سی آئیں۔

کچھ دیر تک صبح ہوئی اور اسکے بعد تدفین کا سلسلہ مکمل ہوا، دعائے مغفرت کے بعد روشانے نے بھی اجازت طلب کی۔

"پارس۔ آپ نے پھر سے پیسے بھیجے ہیں مجھے۔؟"

وہ اسے خود سی آف کرنے جا رہا تھا جب میسج نوٹیفکیشن پر وہ رک کر اس شاندار مرد کے روبرو آئی۔

"ہاں ایٹ تھاوزنڈ لیرا۔۔۔"

وہ مسکرا کر اپنی وائلڈ فلاور کو دیکھتے بولا۔

"لیکن مجھے ضرورت نہیں تھی پارس۔ آپ نے دیے تھے ناں"

وہ تھوڑی بے چین تھی کیونکہ اسے مافیا کا پیسہ حلال نہیں لگتا تھا۔

"وہ تمہارے کھانے پینے کے لیے تھے۔ اور یہ شاپنگ کے لیے۔ کوئی پرابلم ہے؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس کو وہ پریشان لگی تو اپنے حصار میں بھر کر قریب کرتے نرمی سے نہارتے ہوئے پوچھا۔

"آپکو نہیں لگتا مافیا کا پیسہ حرام ہے۔ اور یہ نسلوں کو تباہ کرے گا۔؟"

وہ یہ بولتے بلکل نہ ہچکچائی، پارس نے مسکرا کر اسے اپنے سینے لگا لیا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے حرام حلال کی تمیز نہیں رکھتا؟ میں نے آج تک اس سب گندے دھندے سے آیا اک پیسہ بھی اپنے لیے یوز نہیں کیا۔ میرے دو لیگل پلازے ہیں انطالیہ میں، ایک گالف آکیڈمی ہے کیبلریا میں۔ یہ پیسہ وہیں سے آتا ہے۔ انویسٹ کیا تھا میں نے اور فارس سر نے، اب مزے ہی مزے۔"

وہ خوشی خوشی مسکراتی روبرو ہوئی، کتنا سکون ملا ہے بتا نہیں سکتی تھی۔

"اف دل سے بوجھ ہٹ گیا۔ اب میں خوشی خوشی شاپنگ کروں گی۔ اپنے شوہر اور بابا کے حق حلال کے پیسوں سے۔ اور ہاں زندان کی طرف جانے کی ضرورت نہیں۔ اس گندی چڑیل سے دو فٹ دور رہیے گا۔ اسے ڈوز میں خود دیتی رہوں گی۔ عشق کا سارا بخار اترے گا"

پارس اسے پیار سے تکتا اسکی تاکیدوں پر سر خم کر رہا تھا جبکہ روشانے اب پھر سے دور جا رہی تھی تبھی دل پارس سے لپٹنے کو مچل رہا تھا۔

"تم نے جو اسے تھپڑ مارا۔ میری بہت بڑی حسرت تھی ایسا تھپڑ اسے ماروں پر بس لحاظ میں نہیں مار سکا کہ عورت ہے۔ تھینکیو تم نے مجھے اتنی بڑی تسکین عطا کی۔ میں تمہارے ساتھ کچھ سپیشل ٹائم گزارنا چاہتا تھا کل رات پر شاید ابھی یہ ہمارے حق میں بہتر نہیں۔"

وہ سر ہلا گئی کیونکہ رات واقعی بہت تھکا دینے والی اور خوفناک رہی تھی۔

"اٹس اوکے پارس۔ میں پھر آجاوں گی آپکا سپیشل ٹائم لینے۔ بس اپنا خیال رکھیے گا فیور اب کافی کم ہے لیکن مکمل آرام آنے تک ریسٹ کریں۔ نئے دشمن کے آنے کی خبریں آرہی ہیں۔ اب آپکے ساتھ یہ جنگلی پھول ہے اس لیے گھبرانا نہیں"

روشانے نے پارس نے دونوں ہاتھوں کو پکڑتے اپنے ہونے کا سکون پہنچایا تو روم روم میں بسی تھکاوٹ کا جیسے توڑ ہو گیا۔

"مجھے لگتا تھا تم اس زندگی کے ساتھ ایڈجسٹ ہونے میں وقت لو گی یا شاید گھبرا جاو گی۔ تم نے مجھے کل بتا دیا ہے کہ مجھے نہ تو تمہارے لیے اب ڈرنا چاہیے نہ تمہیں اپنی کمزوری سمجھنا چاہیے۔"

ایسے اعتراف کی روشانے کو بہت ضرورت تھی، وہ پارس کے اطراف بازو باندھے سینے سے لگی تو پارس کے سنجیدہ ہونٹوں کے کنارے مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔

"میں آپکی مضبوطی ہوں۔ میں آپکو بے غم کر کے چھوڑوں گی۔ اور آپکی بیگم ہونا ڈیزرو کرتی تھی یہ بھی ثابت کروں گی۔ باقی پیسوں کی مجھے ضرورت تھی بہت۔ عمائمہ کے لیے کچھ گفٹس سوچے تھے"

اختتام تک وہ جیسے دبا دبا مسکرائی، پارس کا دل مسرور ہوا کہ وہ اس قابل ہے کہ بنا کہے روشانے کی خواہش سمجھ جاتا ہے۔

"نیکسٹ آو گی تو تمہیں بھی تمہارا ویڈنگ گفٹ دوں گا۔ تھوڑا لیٹ ہو گیا۔ انجوائے کرو عمائمہ کے ساتھ۔"

پارس کے ایسے روکھے پھیکے بائے پر وہ پھر سے اسکے گریبان پر مٹھی کی نرم پکڑ بنائے روک گئی۔

"میری گڈ بائے کس کہاں ہے؟"

پارس اسکے شکوے پر ہنسا۔

"مجھے بس ویلکم کس کرنی پسند ہے۔ سوری مسیز پارس۔۔۔"

وہ فوری ہری جھنڈی دیکھا گیا، روشانے اسکی کمر پر رکھے ہاتھ سے چٹکی کاٹی، پارس نے بس دانت دیکھاتے انداز میں درد فیل کیا۔

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"اتنا سخت لونڈا ہے میرے والا کے میں اسے چٹکی بھی نہیں کاٹ سکتی۔ جسم کی جلد ہی ہاتھ میں نہیں آتی۔ مکا بھی نہیں مار سکتی۔ اپنا ہاتھ کریک ہو جانا ہے۔"

وہ مایوس ہو کر دہائی دینے لگی۔

پارس نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے اپنے گال سے جوڑا۔

"تھپڑ مار لو"

ایسی آفر پر وہ سر توڑ دیتی پارس کا پر اس سے بہتر آپشن بھی تھا تو در گزر کر گئی۔

"پاری نہ کر لوں۔۔۔۔ تھپڑ کے کچھ لگتے"

اپنا ہاتھ ہٹا کر بازو ہار کی طرح پارس کے گلے میں پروتے اسکی گال پر زور سے پیار دیتے زرا پیچھے ہٹی ہی کہ پارس نے بازو جکڑ لیے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubiawelszone.com

"گڈ بائے کس اب اتنی بری بھی نہیں ہے"

روشانے نے بس آنکھیں موندتے محبت بھری جسارت پر روح کے دریچوں تک بہار اترتی محسوس کی۔

اپنے ہونٹوں کو اسکی گال تک لاتے رگڑتا وہ دور ہو گیا۔

"بہکے انسان"

وہ شوخ ہنستی دور ہوئی، ہونٹوں پر زبان پھیری جو پیراسائٹی قربت کی دہشت سے بہت جلد خشک پڑ گئے۔

پارس نے اسے پکڑ کر گماتے باہر کی طرف رخ کروایا۔

"اب جاو۔ کچھ دن دور رہنا۔ ورنہ اپنے ہی فلسفوں کی دھجیاں بکھیر بیٹھوں گا۔ سی یو۔ خیال رکھنا اپنا"

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

اسکی گردن کی خوشبو ان ہیل کرے پارس واپس اندر گیا جبکہ ارد گرد پارس کی بکھری خوشبو محسوس کرے وہ دیوانی بھی واپسی کے راستے چل پڑی۔

..._____...

"یہ جاسیہ الماس کی وصیت ہے جو ہمیں سارہ صاحبہ کے پرسنل سامان سے ملی۔اس نے عمائمہ کے نام پر اپنی ساری پراپرٹی کر دی تھی۔اسکے علاوہ یہ اس گھر کی چابی اور ڈاکومنٹس ہیں جہاں عمائمہ، مس سارہ کے ساتھ رہ رہی تھیں۔یہ گھر جاسیہ نے سارہ صاحبہ کے نام کیا تھا کیونکہ وہ انکی بیٹی کی کیئر ٹیکر تھیں۔کچھ دن پہلے ہی سارہ صاحبہ نے یہ گھر آپکے اور عمائمہ کے نام کر دیا ہے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وکیل صبح صبح ہوسپٹل آیا تھا کیونکہ اس نے کال کر کے حاتب سے ارجنٹ ملنے کی ریکوسٹ کی تبھی حاتب نے پھر انکے اصرار پر انھیں ہوسپٹل بلا لیا،سارہ کی محبت اور انکے تحفے کی جو محبت بھری قیمت تھی اس پر حاتب کا

دل بہت دکھا، وہ سب کچھ وکیل سے موصول کرتے حاتب نے سب ڈاکومنٹس اور وصیت اپنے بینک جا کر اک الگ عمائمہ کے نام پر اکاونٹ اور لاکر کھولے وہاں محفوظ کیا، پھر وہ واپس ہوسپٹل آیا، نرس کے بقول عمائمہ رات بہت پر سکون ہو کر سوئی رہی ہے جبکہ حاتب من ہی من میں اس سکون کی وجہ خود کو جان کر اور تر و تازہ ہو گیا۔

عمائمہ کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا بس نرس اسے اسکے کپڑے پہننے میں مدد کرنے کا کہہ رہی تھی جب حاتب روم میں آیا۔

"آپ جائیں۔ میں کر لوں گا"

نرس نے فوری سر ہلاتے عمائمہ کے تہہ لگے کپڑے میٹرس پر رکھے اور کمرے سے نکل گئی، عمائمہ جو بمشکل کھڑی تھی، لڑکھڑا کر بیٹھنے لگی پر حاتب نے اسکے بے جان پڑتے وجود کو بازو میں بھرتے سنبھالا، دونوں کی آنکھیں ملیں۔

"اداس کیوں ہو؟میرے ساتھ میرے گھر جانا مشکل ہے کیا؟"

رات سکون سے سونے کے باوجود عمائمہ کی آنکھوں کے گوشے تر، حاتب سے برداشت نہ ہوئے۔

"نہیں تو۔ب۔۔بس بی جان کی یاد آگئی۔میں ان کے ساتھ بہت پر سکون رہتی تھی۔ان سے اپنے سب کام بنا ہچکچائے کرواتی تھی،وہ میرے بال بھی واش کرتی تھیں،میرے بال بھی بناتی تھیں کیونکہ مجھے تو نہیں آتے،۔ابھی نرس نے کہا وہ میری ہلپ کرے گی تو مجھے بی جان ب۔۔بہت یاد آگئیں۔وہ ہوتیں تو مجھے کسی کی مدد نہ لینی پڑتی۔میں آپکے گھر جاک۔۔کر آپکی مما پر یا آپ پر بوجھ نہیں بننا چاہتی۔دیکھیں مجھ سے کھڑا بھی نہیں ہوا جارہا"

پھوٹ پھوٹ کر روتی وہ ہچکیوں کی زد میں چلی آئی اور حاتب اسے آہستگی سے اپنے وجود میں بسا گیا،اسکا سر چوما۔

"سب سے پہلی بات جو تمہارا کام میں کر سکتا ہوں اسکے لیے ممی کو بھی نہیں کہوں گا۔ اور بہت زیادہ پرسنل مدد کے لیے تمہاری روشانے بھی ہو گی ادھر۔ تو ایسے رو کر میری جان پر مشکل مت بناو۔ تمہارے بال واش کرنا اور بنانا تو مجھے بہت پسند آئے گا، یہ بہت رومنٹک ہے ناں۔"

وہ اب بھی سخت تکلیف میں نفی میں سر ہلا رہی تھی۔

"آپ خود پیشنٹ ہیں۔ م۔۔ میں کیوں کراوں گی بھلا آپ سے کام"

ناک کھینچتے بھیگی سانس بھرنے کے بیچ بولی تو حاتب کو اس پر پیار سا آیا۔

"ایسے ہمیں بہت سا پیار کرنے کا موقع ملے گا۔"

وہ اسے زرا سامنے لایا، سارا صدمہ بھول کر وہ ہونق ہو گئی، گالوں میں سوچ کر ہی گلاب اتر آئے۔

"مجھ سے کھڑا نہیں ہوا جا رہا"

خود سمیت حاتب کو واپس کھینچ لائے وہ آنسوؤں میں گم سر گوشی کرے جناب کو ہوش میں لائی۔

"اٹھا نہیں سکتا تمہیں۔ ورنہ حمدان نامی ڈاکٹر کو چیوٹیاں کاٹیں گی۔ ویسے بھی اپنی شادی پر ناچنا ہے مجھے، جو حال میرا ہے ایک ہی لچکتے سٹپ پر ڈھیر ہو جاوں گا۔ کیا عزت رہ جائے گی انطالیہ کے امیر کی۔ تو تھوڑا برداشت کرو۔ بڑی ہو گئی ہو"

بھلے وہ حاتب کے سہارے کھڑی ہو پر کل پورا دن تو جسم سن تھا لیکن آج جب اسکا اثر زائل ہوا تو وہ درد کی شدت محسوس کر رہی تھی۔

"اب میرے ساتھ کبھی کچھ ایسا مت ہونے دیجئے گا حاتب کہ میں پھر سے درد کے احساس کو بھول جاوں۔ میں نے جسم کے درد کو بہت مس کیا ہے"

وہ یہ سب کہہ کر حاتب مغدام کی جان لمحوں میں مٹھی میں بھر گئی، آنکھیں سنہری سے لال پڑنے لگیں، وہ کچھ نہ بولا بس اسے اپنے سینے لگالیا، یہ ڈرامر بیل کی طرح دونوں کے جسموں سے لپٹے تھے۔

"مطلب تم اپنے درد انجوائے کر رہی ہو۔ مجھ سے بڑی پاگل ہو"

اپنی آواز میں اترتی سلوٹ چاہ کر بھی وہ چھپا نہ سکا، اسے عمائمہ کی ملائم ہتھیلوں کا سرکتا لمس اپنی پشت پر محسوس ہوا تو کرب پر سرور حاوی ہونے لگا۔

"درد انجوائے کر رہی ہوں۔ ڈر بے چین کر رہے ہیں"

اک جگر پاش سی سرگوشی حاتب کے وجود میں گم ہوئی، وہ اسے سنبھالتا اپنے سامنے کرے اسکے چہرے پر بکھرے بالوں کو ہاتھوں سے سمیٹتے اسکے چہرے کا ڈر دیکھ کر خود بھی کہیں اندر سے ڈرا۔

"ہمارے ڈر شدید پر مختلف نوعیت کے ہیں عمائمہ۔ جن تکلیفوں کا تمہارے پارس حل نہیں، میں انکا مرہم ہتھیلی میں لیے پھرتا ہوں۔ میرے جو مرض لاعلاج ہیں، انکی شفاء تمہارا وجود ہے"

اپنے سینے لگائے وہ عمائمہ کو اپنے دل کے سکون سے ملوا رہا تھا، لمحہ بھر وہ رونا بھول گئی۔

"میں آپکو کھونے سے ڈر رہی ہوں"

اسکی آواز بھیگی سسکی میں بدلی۔

"اتنا اچھا نہیں ہوں کہ میرے نام پر تمہاری آزمائش لی جائے عمائمہ۔ ایسا لمحہ جب میں تم سے دور ہو گیا۔ میری زندگی کا دوسرا بڑا ویک پوائنٹ ہو گا۔ تمہارا غم میرے بھائی کے غم سے ہزار گنا بڑا ٹھہرے گا اور میں پناہ مانگتا ہوں تم سے جدا ہونے پر"

اپنی بھاری آواز سنبھالنے کے باوجود وہ کمزور پڑنے سے خود کو روک نہ سکا۔

"آپ بھی اپنے بھائی سے دور ہوئے ہیں۔؟"

وہ پریشان ہو گئی، کسی اپنے کا خسارہ بہت قہر ناک جو ہوتا ہے۔

"ہاں۔ لمبی کہانی ہے پھر کبھی سناوں گا۔ تم چینج کرنے کی خود کوشش کرو گی یا میں مدد کروں؟"

ابھی ان لوگوں کو گھر نکلنا تھا تبھی حاتب نے یہ موضوع سمیت کر عمائمہ کی کنڈیشن کے پیش نظر جاننا چاہا۔

"کروں گی۔"

وہ اچانک سے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے بنا سہارے سنبھل کر کھڑی ہوتی دور ہوئی، حاتب نے پلٹ کر اسکی شرٹ اور ٹروازر جو تہہ تھا، اٹھا کر عمائمہ کو تھمایا۔

"یہ ہوتی ہے ہمت۔ چلو جاو۔ آواز دینا اگر مدد چاہیے ہوئی"

وہ عمائمہ کو سراہ کر اسے اور مضبوط کر گیا تبھی وہ چھوٹے چھوٹے پانڈے کی طرح قدم اٹھاتی جب پاس سے گزر کے گئی، حاتب نے مسکرا کر سر جھٹکا اور اپنا فون نکال کر اہم نوٹیفکیشن دیکھنے لگا، عمائمہ نے باقی سب تو کر لیا لیکن شرٹ کی زیپ بند کرنے کے لیے جب وہ ہاتھ اٹھا رہی تھی، اسکے پیٹ اور بیلی کٹ پر کھنچاو بہت بھیانک محسوس ہو رہا تھا، دو بار کوشش کرنے کے چکر میں اس نے اپنا چہرہ ضبط سے سرخ کر لیا تھا۔

"ہاں سب مشکل والا کر لیا اور آسان پر بس ہو گئی تمہاری نکمی۔ کچھ دیکھائی تو نہیں دے رہا ناں۔۔ اف برداشت عمائمہ برداشت"

اپنے بالوں کو پھیلا کر وہ اپنا ہوسپٹل گاون وہیں ہینگ کرے پیچھے ہو کر تسلی کرتی واپس باہر آئی تو حاتب نے فوری نظر اٹھائی اور اسکے آگے کو جھکے کندھوں سے اٹھے شرٹ کے گلے کو دیکھ کر وہ عمائمہ کی جھکی پلکوں کا ملاپ جان کر سمجھ گیا کہ مدد درکار ہے۔

"ادھر آو"

حاتب نے ہاتھ پھیلانے کے ساتھ فون سائیڈ ٹیبل پر جھکتے رکھا، آنسو عمائمہ کی آنکھوں سے چھلکنے کو بیقرار ہوئے۔

"آ۔۔آپ آجائیں مجھے درد ہو رہا ہے"

رونے کے بیچ ہچکی بھری، حاتب مسکرا کر پاس خود آیا، اب عمائمہ اسے واقعی نارمل لگی۔

"اس سے زیادہ بھی مدد مانگ سکتی تھی۔میں تو خوشی خوشی ویٹ میں تھا۔نان رومنٹک ہوناں۔ثابت تو کرو گی"

اب عمائمہ کیا بتاتی کے اتنے درد میں رومینس کیا ہوتا یہ بھی بھول چکی ہے، بس اک فطری شرم تھی جو گالوں کو دہکا رہی تھی۔

حاتب نے اسکے بال اسکی کمر سے ہٹائے اور آنکھوں کو اسکی بالائی کمر سے زیریں تک لمحہ بھر بھٹکنے دیا، وہ خاموش مورت بنی روبرو سہمی کھڑی تھی۔

"اندر سے تو زیادہ پیاری ہو تم"

جان بوجھ کر عمائمہ کے کاندھے پر جھک کر پیار دیے وہ اسے لرزنے کے ساتھ بوکھلانے پر مجبور کر گیا۔

"یہ اندرک۔۔ کیا ہوتا ہے۔ ایسے نہیں باتیں کریں"

پھر سے رونا درد کے سبب نہیں حاتب کے ہونٹوں کی نہ سہی جاتی شدت پر آیا جو اسکے بالائی کمر تک سرکتی پھر واپس گردن سے گال تک رینگنی محسوس ہو رہی تھی، وہ بھلے کلین شیور رکھتا تھا پر آجکل دیو داس کی طرح گالوں پر بالوں کا رواں ظہور پذیر تھا جو چبھنے سے زیادہ گدگدا گیا پھر اسکے ہونٹوں کی حلاوت خیز گرم شدتیں بہت بڑی توپ چیز تھیں۔۔

"میرا مطلب تھا دل سے پیاری ہو۔ غلط سمجھی تم"

شرارت سے اپنے جذبات کی شدت کو زرا سی حد تھمائے وہ اسکی زیپ بند کرے اسی احتیاط سے عمائمہ کو اپنے سامنے لایا، روئی روئی، چھوئی موئی سی وہ کچھ زیادہ گلابی گلابی لگ رہی تھی، اسکی کم سنی روئی جیسے خدوخال رکھتی تھی، بائیس سال ابھی اسکی عمر اک بند خول میں قید حسن کے طوفان سی تھی۔

"مجھ سے گاڑی تک نہیں چل کر جایا جائے گا۔ میرے پیر درد کر رہے ہیں"

پھر سے بھیگی سرگوشی کی گئی۔

حاتب نے کچھ سوچا اور پکڑ کر اسے بٹھایا، کچھ دیر اسکے دونوں پیر ہاتھوں میں بھر کر دبائے تو وہ ساری جھجھک بھولے بس کن اکھیوں سے حاتب کو دیکھتی رہی۔

"میں تمہیں اٹھا نہیں سکتا لیکن ہوپ سو یہ تمہیں گاڑی تک چلنے میں مدد دے۔ تھوڑی سی ہمت کرو۔ ایک بار میرے روم میں پہنچ جاو۔ پھر آرام ہی آرام"

روم کا سنے عمائمہ کے چہرے پر رنگ سے لہرائے۔

"ر۔۔ر خصتی سے پہلے ہی"

وہ ہچکچاتے بولی۔

"یہ رخصتی ہی ہے۔ ہوسپٹل سے میرے گھر۔ چلو آجاو"

سہارہ دے کر حاتب نے اسے کھڑا کروایا تو وہ پیروں میں آتے آرام پر بہت آسانی سے حاتب کا سہارہ لیے پارکنگ تک پہنچی، پریسہ اور ہاشم بھی دونوں کے منتظر تھے، حاتب کے سٹے ہاوس کو تھوڑا سا پریسہ نے سجوا دیا تھا، بس کچھ گہرے سرخ گلابوں کے بکٹ اور حاتب کے روم کا پھیکا پن دور کرے میٹرس پر ویسی ہی خونی ریڈ بیڈ شیٹ ڈالوئی، یہ تو حاتب کو دیکھ کر ہارٹ اٹیک

آنا باقی تھا جس نے سیاہ سفید اور سنہری کے سوا آج تک کسی رنگ کو کمرے اور اپنے پورے سٹے ہاوس میں گھسنے نہیں دیا تھا۔

..._____..

فضا میں گھلی بارش جیسی نمی پر اپنی جیکٹ ہی خود پر کر کے سوئے ابراہیم کے حواس بیدار ہوئے، اٹھ کر بیٹھا تو سحر کے بعد صبح بھی ہو چکی تھی، اور آسمان گہرے سیاہ بادلوں سے اٹا نمی خارج کر رہا تھا۔

ابراہیم بیٹھا تو پورا جسم رات یونہی کھردری زمین پر سونے کے سبب اکڑا محسوس ہوا، پھر آنکھیں بھاری اور ناک میں بھی کھنچاو محسوس ہو رہا تھا جو یہ بتانے کے لیے کافی تھا کہ تھوڑی بہت ٹھنڈ لگ گئی ہے۔

بیٹھے بیٹھے جمائی روکتے اک نظر بجھ چکی لکڑیوں کی خاک پر ڈالے وہیں سے نظر کیمپر وین تک لے گیا، رات سہانہ کی حالت سوچتے ہی وہ جلدی سے

اٹھا،اور کیمپر وین کی طرف بھاگا،پاس جاکر محسوس ہوا وہ خالی ہے تبھی گھبرا کر یقین کرنے کو دروازہ کھولنا چاہا تو وہ بھی کھل گیا۔

"سہانہ۔۔۔"

اسے پکارتے اندر گھسا پر وہ تو کہیں نہیں تھی بس میٹرس پر اک سفید کاغذ پڑا تھا،ابراہیم کا دل سینے میں ڈوب کر رہ گیا،ہاتھ بڑھا کر وہ کاغذ اٹھایا اور درد کرتی آنکھوں کے سامنے کیا۔

"یکطرفہ محبت بھی فتنے اور آزمائش سے کم نہیں۔میرا بھی دل کرتا ہے فارس کی قبر ہی مل جائے اور میں انکے ساتھ دفن ہو جاوں۔جیسے تم میری جیتے جی اپنے ساتھ قبر لیے پھرتے ہو۔پتا نہیں میں ساری رات کس دکھ پر روئی لیکن میں تم پر کوئی خوشی اور راحت حرام بھی نہیں دیکھ سکتی۔تم بھی مرد ہو،دل میرے قبضے میں ہو گا پر جسم نہیں۔اسکی تو خواہش رد نہیں ہو گی تم سے سمجھ سکتی ہوں۔تو تم اب آزاد ہو۔راتیں رنگین کرو یا دن۔کھلے عام

رو مینس کرو یا چھپ کر۔ میں آس پاس نہیں دیکھائی دوں گی تو شاید میرے اور تمہارے لیے آگے بڑھنا آسان ہو جائے۔ میں جا رہی ہوں بہت دور۔ ہر اس انسان سے جو مجھے جانتا ہے۔ لیکن ایک بات کہنا چاہتی ہوں۔ میری موت کی خبر کا ویٹ کر لینا پھر تم پر ہر لڑکی میری طرف سے حلال ہے۔۔۔۔ بائے"

ابراہیم کی آنکھیں تکلیف سے سرخ ہوئیں پھر گوشے بھیگ گئے، وہ ابراہیم آفندی کے جذبات کو کتنی آسانی سے ہوس بنا گئی تھی، وہ جب آس پاس زرا دیر دیکھائی نہیں دیتی تھی تو ابراہیم کا جسم ٹوٹنے لگتا تھا، دل ادھڑنے لگتا تھا، وہ ایسے شخص پر دنیا کی عورتوں کو حلال کرنے کا سوچ بھی کیسے سکتی تھی۔

وہ اس لیٹر کو کئی ٹکرے کر کے وہیں پھینکتا دم گھٹنے پر کیمپر وین سے باہر نکلا، موسم کی دلکشی حلق کا پھندا محسوس ہوئی۔

وہ اسے کہاں ڈھونڈے کہ وہ کھوئی نہیں، شاید جدا ہو گئی تھی، لیکن وہ جانتی تھی پھر بھی وہ اسکو ڈھونڈنے کے لیے کونیالٹی ٹاون کا چپہ چپہ اکھاڑ دے گا۔

ایک ویران پہاڑی پر بیٹھے پولیس سٹیشن میں کال کرے وہ پتھرائی ہوئی تھی۔

"مجھے ابراہیم آفندی نام کے آدمی سے خطرہ ہے۔ پلیز آپ اسے کچھ دیر کے لیے تھانے روک کر رکھ سکتے ہیں تاکہ میں یہاں سے کہیں دور جا سکوں؟"

دوسری طرف پولیس اسٹیشن میں کچھ سر پھرا آدمی بیٹھا تھا جس نے ابراہیم آفندی پر سیدھا کڈنیپنگ کا پرچہ کاٹ کر اپنی ٹیم اریسٹ کرنے بھیج دی، ابراہیم پاگلوں کی طرح سہانہ کو ارد گرد ڈھونڈ رہا تھا جبکہ اسکے دوستوں کا ٹولا بھی سہانہ کے کھونے پر ابراہیم پر ہی الزام تراشی کر رہا تھا۔

گیارہ بجے کے قریب ہی ابراہیم کو کونیالٹی ٹاون کے کاپس کڈنیپنگ کے کیس میں اٹھوالے گئے جبکہ سہانہ کو بس ابراہیم کی خود کے لیے تلاش روکنی تھی، وہ جانے سے پہلے واپس اسی لوکیشن آئی تاکہ چھپ کر دیکھ سکے کہ کیا صورت حال ہے مگر وہاں سناٹا چھایا تھا۔

وہ واپس مڑنے لگی تبھی اسکے کان میں انہی دوستوں میں سے ایک کی آواز پڑی جو اپنے کیمپ سے نکل کر فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔

"واٹ۔۔۔۔وہ سہانہ کو کیوں کڈنیپ کرے گا۔ خود پاگلوں کی طرح دو گھنٹوں سے ڈھونڈ رہا تھا اسے۔ اوکے میں پہنچتا ہوں تھانے"

سہانہ نے اپنا سر پیٹ لیا، اس نے کیا شکائیت کی اور ان منحوس تھانے والوں نے سیدھا اس پر کڈنیپنگ کا کیس ٹھوک دیا، ایک دل تو سہانہ کا چاہا رات کی سزا میں ابراہیم کو کچھ دن سڑنے دے پر پھر پتا نہیں کس احساس کے تحت

وہ بھی اپنا سامان واپس کیمپر وین میں رکھے پیچھے ہی پولیس اسٹیشن روانہ ہوئی جہاں تین چار انکے دوست ابراہیم کی ضمانت کے لیے موجود تھے۔

سہانہ نے سیدھا آفس کی طرف ہی قدم بڑھائے۔

"سر یہ لیڈی زبردستی گھس رہی ہیں"

انسپکٹر کو میٹنگ میں بے آرام کرتے سٹاف نے سہانہ کے جارحانہ تیوروں کی احتجاج کی صورت شکائیت لگائی تو وہ چالیس سالا انسپکٹر اسے اشارہ کرے متوجہ ہوا۔

"میں نے کیا کمپلیین کی اور آپ نے کیا کیا انسپکٹر؟ وہ میرا کڈنیپکر نہیں ہے۔پرسنل چھوٹا سا ایشو تھا، غلطی کی آپ سے مدد مانگی"

سہانہ کا پارہ چڑھا تھا اور انسپکٹر بھی لگتا تھا اخیر حالات کا ستایا ہے۔

"تو پرسنل ایشوز تھانوں میں لانے کے بجائے ٹیبل ٹاک کر کے سالو وکیا کریں۔اب اگر آپ کہیں گی خطرہ ہے تو ہم کڈنیپنگ کے علاوہ کیا پکنک کا کیس ڈالیں گے۔جا کر اپنا بیان ریکارڈ کروا کر ضمانت کے پیپرز پر سائن کریں۔اور آگے سے ہمارا ٹائم ویسٹ نہ کریں تو مہربانی ہو گی۔"

سہانہ اس سے پہلے غصے سے اس آدمی کا سر توڑتی، عقب سے آتے شایان نے بڑی مشکل سے سہانہ کو انسپکٹر کا قتل کرنے سے روکا جو خود بچارا ایسے حملے سے سہم گیا۔

"سہانہ۔۔۔کیا مڈر اٹیمٹ کے کیس میں اندر جانے کا پلین ہے۔لیو ہیم۔۔۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

شایان نے بروقت معاملہ سنبھالا اور اس بلا کو قابو کرے آفس سے نکلا جبکہ ڈرے انسپکٹر کو اب یاد آیا غصہ کرنا ہے ورنہ سہانہ کے تیور اک پل کو واقعی اسکی ہوا ٹائیٹ کر گئے، آخر کو یہ انڈیپنڈٹ عورتوں کا ملک تھا۔

"ابراہیم کو کسی نے ہاتھ تو نہیں لگایا؟"

سہانہ نے خود کے غصے کو قابو کیا اور شایان کے ہمراہ جا کر ضمانت کا پراسیس فائنلز کرنے بڑھی۔

"نہیں۔بس ہتھ کڑی پہنانے والے آدمی کے"

شایان نے دانت دیکھاتے انفارمیشن دی، سہانہ نے تمام سگنیچرز کر کے فائیل پر اسیسنگ کے لیے سبمنٹ کروائی اور خود سیل روم کی طرف بڑھی جہاں ابراہیم کو سیل میں بھیجنے سے پہلے ویٹنگ پر رکھا گیا تھا۔

"یہیں رکیں آپ۔۔صرف یہی مل سکتی ہیں"

شایان کو کاپ نے باہر ہی بازو پکڑے روکا اور سہانہ کے ساتھ ہی روم تک گیا۔

"آپکو اغوا کرنے کا الزام ہے اس پر"

ZUBIMOVIESZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

دروازہ کھول کر اندر آتی سہانہ، عقب سے سنائی دیتی آواز سے پہلے انتقامانہ متفق لگی پر جب ابراہیم پر نظر پڑی تو سارا غصہ کہیں دور جا بسا۔

وہ آدمی واپس جا چکا تھا جبکہ سہانہ کا دل حرکت کرتے کرتے تھما جب اس نے ابراہیم کے پیچھے کو جکڑے ہاتھوں میں ہتھ کڑی دیکھی۔

وہ بھی ٹہلتے ٹہلتے بے قرار نشنہ نگاہوں سے اسے دیکھتے رکا۔

"میرے فرار کو ناکام کر دیاناں۔یہ اغواء کرے گا مجھے۔جسکا اپنا سب کچھ لٹ چکا ہے۔جو محبت کرنے کا تاوان پچھلے کئی سالوں سے بھر رہا ہے۔"

آج اس نے کچھ نہیں سوچا کے وہ زندگی کے کس دوراہے پر ہے بس جا کر اسکے سینے لپٹ گئی،اور

ابراہیم کے گناہوں میں اک اور گناہ کا اضافہ کر دیا۔

ابراہیم نے آنکھیں بند کرتے سینے لگتے اک آتش فشان کی حرارت برداشت کی تھی، اسکے ضبط کا خدا گواہ تھا۔

ہاتھ بندھے تھے، دل کو باندھنے کا اختیار تو ابراہیم کے پاس کبھی تھا ہی نہیں۔

"شرم نہیں آئی تمہیں یہ سب کرتے؟"

ابراہیم کی آواز غصے اور اذیت سے بھاری پڑی، وہ بہت دیر بعد اس سے دور ہوئی۔

"مر گئی ہر کیفیت۔ میں نے جو لکھا اس پر قائم ہوں۔ جا رہی ہوں ابراہیم۔ بس مجھے ڈھونڈنا مت یہ گلے تبھی لگی تا کہ تمہارے دل کو اک پل کا سہی محبوب سے گلے لگنے کا سکھ میسر ہو۔ میں نہیں چاہتی تم میرے پیچھے مزید خواری سہو۔ تمہیں حاتب اور اپنے فرض سے میرا عشق دور کر رہا ہے۔ اب نہیں کرے گا۔ ممی بابا کو اپنے جانے کے بارے لیٹر پوسٹ کر دیا

ہے تاکہ کوئی تم پر الزام نہ دھرے۔ میں اپنا خیال رکھوں گی۔ آخری شرط بدل رہی ہوں۔ میری موت سے پہلے ہی تم پر ساری عورتیں حلال ہیں۔ گھر بسالینا"

ابراہیم کا دل سینے میں پھٹ سا گیا، وہ نفی میں سر ہلاتے اسے روکنے کو آگے بڑھا پر اسکے ہاتھ تو روکنے سے اس وقت محروم تھے۔

"سہانہ میرے ساتھ یہ مت کرنا۔ پلیز"

وہ بہت ضبط کے مقام پر کھڑا تھا، پورا وجود درد میں مبتلا تھا۔

"میں کر چکی ہوں ابراہیم۔ میری کچھ دیر میں فلائیٹ ہے۔ اگر تم نے اپنے دل کے ساتھ کچھ کیا۔ میں اپنی نس کاٹ لوں گی۔ اس لیے مجھ جیسی ناشکری، اور منحوس لڑکی کے لیے اک آنسو مت بہانا۔ میں بہت مس کروں گی یہ ہگ۔ جو پورا بھی نہیں ہوا تمہارے بندھے ہاتھوں کے سبب۔ لیکن اب تمہارا دل آزاد ہے۔ بائے"

وہ دور ہو گئی اور دروازے کی طرف بڑھی جبکہ ابراہیم کی آنکھوں نے اسے بہت جکڑنے کی کوشش کی پر وہ ظالم بن چکی تھی۔

"سہانہ۔میں تمہیں دیکھ کر جیتا ہوں۔"

وہ رویا نہیں تھا پر اپنی بے بسی پر بکھر گیا۔

"اب اپنے جینے کی وجہ کسی ڈیزرونگ چیز کو بنانا۔مجھ سے ویسٹیج کو نہیں۔"

مزید ابراہیم کو کچھ کہنے کا موقع دیے بنا وہ وہاں سے بھاگ گئی اور ابراہیم میں اتنی ہمت بھی نہ بچی کہ وہ اپنی طاقت تک ہی سہی اسکا پیچھا کر پاتا،اس شخص کی دنیا آج دائمی اندھیر ہو گئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

.._____..

"جس انداز سے تم نے کال کاٹی تھی مجھے سمجھ جانا چاہیے تھا۔"

آہل کی واپسی تو ہوئی پر جب سے وہ آیا تھا پریسہ کا دماغ کھا گیا تھا، وہ صبح سے اس سے سر کھپا کھپا کر باولی ہونے پر آچکی تھیں۔

"مما آپ کیوں نہیں سمجھ رہیں میں اسکے بغیر نہیں رہ سکتا۔ چند گھنٹے ہوئے ہیں واپس لوٹے اور ایسا لگ رہا ہے میرا سب کچھ وہیں رہ گیا۔ مجھے دے دیں شیزا۔ میں اپنی سٹڈیز پر فوکس کیسے کروں گا۔ پلیز ممی آخر برائی کیا ہے۔ وہ بہت اچھی ہے۔ پیور ہے۔ میں پیار کرنے لگا ہوں۔ سچا پیار۔ ٹائم پاس والا نہیں۔ کیوں نہیں سمجھ رہیں؟"

پریسہ نے حاتب کے روم سے اٹیچ لاونج کی ڈسٹنگ کروانے کے بیچ آہل کی سب باتیں سنیں جو انکے دوپٹے کا پلو پکڑے پیچھے ہی سائے کی طرح چل رہا تھا، ہاشم یونہی پریسہ کو ڈھونڈتے اس طرف نکلے تو اندر آتے آتے دونوں کی آوازوں پر مصلحتا وہیں رک گئے۔

"بس آہل میری ننھی جان۔ایک ہی چیز کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہو۔تمہارے بابا نے کہا ہے جب تک ڈگری نہیں لو گے اس بارے سوچنا بھی مت۔وہ کہیں بھاگی نہیں جا رہی۔اسکی دو دن کی محبت، ہماری سالوں کی محبت سے بڑھ نہیں سکتی۔میری جان خود کو ہلکان کیوں کر رہے ہو۔جاو چینج کرو۔جا کر اپنے دوستوں سے ملو۔اس ٹاپک کو ابھی کلوز کر دو۔عمائمہ اور حاتب آتے ہوں گے مجھے یہ ڈسٹ کا کام کروا لینے دو"

ماں سمجھنے کا نام نہیں لے رہی تھیں اور ستم کہ وہ سمجھا بھی نہ پا رہا تھا، جبکہ ہاشم مغدام کسی گہری سوچ میں ڈوبے بنا پریسہ کو بائے کہے واپس پلٹے ور آفس کے لیے روانہ ہوئے۔

"ختم ہو گئے میرے سارے انٹرسٹ اسکے سوا۔آپ ہی بابا کو منائیں گی ممی ورنہ میں نیوزی لینڈ بزنس ایڈمنسٹریشن کے لیے نہیں جانے والا"

آہل نے سختی سے اپنا فیصلہ سنایا اور فائنلی ماں کا پلو اور جان دونوں چھوڑ دیے جبکہ پریسہ کا دل سخت پریشان تھا کیونکہ آہل بالکل ضدی نہیں تھا اور اب جب وہ ضد پر اڑا تھا تو یہ کسی کے حق میں بہتر نہ تھا۔

"تم آ گئے شوخیوں کے سردار۔۔۔ کیسا رہا ٹرپ؟"

آہل کو اپنے سٹے ہاوس سے نکلتا دیکھتے حاتب نے جان بوجھ کر چھیڑ خانی کی، اگر ساتھ عمائمہ نہ ہوتی تو آہل اس پر بھی چڑھ دوڑتا۔

"اچھا تھا۔ کیسی ہیں عمائمہ بھابھی؟"

آہل نے رسماسی سمائیل دی جس پر عمائمہ نے فوری مسکرا کر سر ہلایا جبکہ حاتب تب حیران ہوا جب آہل بنا تپے ہی پاس سے گزر گیا۔

"اسے پتا نہیں کون کاٹ گیا ہے۔۔ آجاو۔۔۔ دھیان سے"

حاتب اور عمائمہ کی آمد نے وقتی سہی پر پریسہ کو اس الجھن سے نکالا، وہ لپک کر عمائمہ کی طرف بڑھیں جو حاتب کے سہارے حاتب کے ہی ریسٹ ہاوس کی طرف انٹر ہوئی تھی اور پریسہ نے باقی ڈسٹنگ رکوادی۔

"میرا بچہ آگیا۔ آجاو"

پریسہ نے لپک کر اپنا سہارہ دیا تو حاتب نے اپنے مین بیڈ روم کا ڈور اوپن کرے جب بستر پر سرخ بیڈ شئٹ دیکھی تو جبڑے بھینچ گیا۔

"پری۔ اس رنگ سے مجھے آجکل کتنی نفرت ہے پھر بھی آپ نے بچھادی یہ گندی بیڈ شیٹ۔۔ ابھی ہٹوائیں۔ بیٹھنا مت عمائمہ"

حاتب نے بدلحاظ ہو کر فوری حکم صادر کیا جبکہ پری اسکا ہلکا سا کان کھینچے فورا دوسری بیڈ شیٹ لینے نکلیں اور اس بیچ حاتب نے جب عمائمہ کو دیکھا تو وہ دھیما دھیما مسکرا رہی تھی، پل میں حاتب کی چڑ سرور میں بدلی۔

"تمہیں پتا ہے مجھے تمہارے ساتھ کب بہت زیادہ سکھ اور سکون ملتا ہے؟"

انس بھری سنہری آنکھیں عمائمہ پر ٹکائے پر اسرار سوال کرے وہ اسے دھڑکا گیا، وہ پلکیں اٹھا کر اسے دیکھ بیٹھی۔

"کب؟"

پہلے بے صبری کی حد کی پر پھر مقابل خماری پر چھینپا سا مسکائی۔

"جب میں تمہاری کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنے قریب کھینچتا ہوں۔ لگتا ہے ہاتھوں سے نکلی ہر قیمتی چیز واپس پالی ہے"

وہ صرف کہنے کا عادی کہاں تھا، اس نے ہاتھ اسکی کمر میں لپیٹے کہنے کے ساتھ ہی اسے اپنے مضبوط سینے کی جانب یکلخت کھینچ لیا، وہ تھوڑا درد پر کراہی، پھر حاتب کے اعتراف کی سنگینی ہر درد پر مرہم رکھ گئی۔

"پریسہ آنٹی آرہی ہیں"

عمائمہ نے جلدی سے حاتب کی بازو اپنی کمر سے ہٹائی، حاتب نے گردن گمائی جہاں پریسہ دوسری بلیک بیڈ شیٹ لیے آ رہی تھیں۔

"میری نخریلی جان۔"

پریسہ نے شرارت سے دونوں کو دیکھتے بیڈ شیٹ بدلی اور تکیے کے کوورز میں چینج کیے، تب جا کر عمائمہ کو بیٹھنا نصیب ہوا۔

"عمائمہ۔۔۔میری جان"

ابھی عمائمہ کو حاتب نے بٹھایا ہی کہ روم میں انٹر ہوتی روشانے کی آواز سنتے ہی عمائمہ کی آنکھیں بھریں، خود حاتب نے فورا پیچھے ہٹتے روشانے کو جگہ دی جو بیگ وہیں رکھے آ کر عمائمہ کے پاس بیٹھتے ہی اسے اپنے سینے لگا گئی، آتے ہوئے وہ ہاشم بابا کو کال کرنے کے بیچ سب جان چکی تھی تبھی تو یہاں پہنچنے تک وہ ہلکان ہو گئی۔

"آ۔۔آپیا۔۔۔بی جان چلی گئیں"

سارہ کی موت پر وہ پھر سے رو پڑی، روشانے نے اسے کتنی دیر اپنے سینے لگا کر تھپکی اور تسلی دی۔

"میری جان۔ صبر کرو۔ اللہ کی یہی مرضی تھی۔ مت روٹھیک نہیں ہو ناں۔ بس بس روتے نہیں ہیں۔ آپیا اپنی جان کے پاس ہیں۔"

حاتب کو بہنوں کے بیچ رہنا کچھ مناسب نہ لگا تبھی وہ ممی کو لیے روم سے نکل گیا۔

"آپیا۔۔۔ آپ کو بہت مس کیا"

وہ بھیگتی آنکھیں اٹھا کر روشانے کو تکتی منمنائی۔

"میں نے بھی۔ کیوں تم نے مجھے نہیں بتایا اس منحوس کے بارے میں۔ یہ تو ہاشم بابا سے پتا چلا ساری حقیقت کا۔ تم پندرہ سال تک اس آدمی سے ہراس ہوتی رہی۔ کسی کو کیوں نہیں بتایا عمائمہ؟"

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پھر سے وہ سب دہرایا گیا جو عمائمہ اور روشانے کو بہت بار رلا گیا، تکلیف دے گیا۔

وہ سب کچھ بتاتی رہی کہ وہ کیسے مجبور تھی اور روشانے کی آنکھوں میں آگ جلتی رہی۔ وہ پورا دن عمائمہ کے پاس رہی، اسے واش روم لے کر جانا اور یہاں تک کھانا کھلانا اور پانی بھی خود پلاتی رہی۔ وہ عمائمہ کے دل کی ہر تکلیف آج بانٹتی رہی، شام میں دونوں نے ڈنر بھی روم میں ہی کیا اور پھر روشانے نے اسے سلایا بھی۔

..._____..

"موہنی۔ آبیل کی کال ہے تمہارے لیے"

آسیہ صاحبہ نے لان میں کٹن سے کھیلتی موہنی کو پکارا تو وہ جلدی سے اسے زمین پر اتارے بھاگ کر آسیہ صاحبہ کی طرف آئی اور فوراً ان کا موبائیل لیا، آسیہ اسکے بال سہلاتیں واپس گھر کی طرف چلی گئیں۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovels.com

"موہنا! کہاں چلے گئے مجھے یہاں چھوڑ کر۔ آپ بھی پارس کی طرح دور والے فرینڈ ہیں مجھے لگا تھا میرے پاس رہیں گے۔ میں آپکے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔"

فون پکڑتے ہی وہ لان میں لگی کرسی پر بیٹھتے ہی شکوے شروع ہوئی، اسکی آواز بھی بھیگ گئی، اپنے کلینک میں آرام سے کرسی سے ٹیک لگا کر بیٹھے ایگل کے لب مسکرا دیے، زندگی میں یہ الگ سی اہمیت پہلی بار جو ملی تھی۔

"میری یہاں انطالیہ میں جاب ہے موہنی۔ مام اور کٹن کے ہوتے ہوئے بھی بور ہو رہی ہو ناٹ فیئر۔ میں ہر ویک کیبلر یا آتا ہوں۔ ویک اینڈ ہم ساتھ گزاریں گے آئی پرامسس۔ اس ویک کچھ اہم کام ہے تو شاید نہ آسکوں لیکن اگلے ہفتے پورے دو دن تمہارے ساتھ رہوں گا۔ ڈھیڑ ساری مستی کریں گے"

بہلا تو وہ چکا تھا پر در حقیت وہ موہنی سے خود اٹیچ ہونے سے ڈر رہا تھا ورنہ اسکے لیے ہر دوسرے دن بھی انطالیہ سے کیلبر یا آنا مشکل نہیں تھا، اسے موہنی کے ہاتھوں کو چھو کر جو الوہا احساس ملا تھا وہ آبیل اسحاق کو سر تا پیر جکڑنا شروع تھا جو خطرے کی علامت تھی۔

"پرامس می۔؟"

وہ مان سے وعدہ مانگنے لگی اور ایگل مسکرا کر وعدہ دینے کے سوا کچھ نہ سوچ سکا۔

"پرامس۔بتاو طبعیت کیسی ہے۔بلڈ سر کولیشن نارمل ہوئی۔بھوک ٹھیک لگ رہی ہے؟"

وہ اسکو بیمار بھی نہیں دیکھ سکتا تھا اور پارس کے پیچھے ہی وہ چلا گیا ورنہ پہلے سوچا تھا دو دن موہنی کے ساتھ رہ کر مام سے اسکی اٹیچمنٹ کروا کے جائے گا پر آسیہ صاحبہ تو موہنی کو ملتے ہی اپنے سینے لگا کر بیٹی بنا چکی تھیں۔

"جی موہنا۔زیادہ لگ رہی ہے اور آج میں تھکی بھی نہیں ہوں۔بس آپ جلدی آنا۔"

اسکی آواز اختتام تک پھر بھیگی تو ایگل کا دل سا گھٹتا محسوس ہوا۔

"ڈونٹ وری۔میں ہمیشہ تمہارے پاس ہوں۔اپنا دھیان رکھنا۔مجھے کچھ ہیشنٹس کو دیکھنا ہے۔پھر کروں گا کال۔"

وہ اس سے زیادہ دیر بات نہ کرتے رسان سے اجازت لیے بولا تو موہنی نے خوشی خوشی بائے کہہ کر کال کاٹی کیونکہ ایگل کی آواز سن کر وہ کافی فریش ہو گئی تھی۔

لیکن اس صدیوں کی تھکن کا کیا جو کال کٹنے کے بعد آبیل اسحاق پر اتر آئی تھی۔

وہ محبت سے دور بھاگتا آیا تھا کہ اسکے پاس ٹھیک سے چہرے دیکھنے کی اہلیت نہ تھی پر بھول گیا تھا کہ محبت تو آنکھوں سے وابستہ شے ہی نہیں ہے۔

پارس کے طبیب کا دل اپنے مرکز سے ہلا تھا یہ صاف دیکھائی دے رہا تھا، خدا خیر کرے۔

..._____..

ابراہیم کے واپس مغدام پیلس آنے سے پہلے ہی سہانہ کا لیٹر اہل خانہ کو موصول ہو گیا تھا جس میں اس نے کچھ وقت کے لیے کہیں جانے کا لکھا تھا اور یہ بھی کہ اس سارے عرصے کے بیچ اسے ڈھونڈنے کی کوشش نہ کی جائے۔

ابراہیم کی آنکھیں سوجھی دیکھ کر کسی نے بھی اس سے فی الحال سوال جواب نہ کیا اور وہ بھی سارا دن گزار کر شام کو لوٹا اور سیدھا کمرے میں چلا گیا۔

حاتب نے سوچا تھا سہانہ کو معاف کر دے گا پر آج کی حرکت کے بعد اسکا دل اپنی بہن کے لیے مزید سخت ہو گیا۔

"آپ دونوں اور بھیجیں اسے کیمپنگ پر۔ اسے سائکیٹرسٹ کی ضرورت تھی اور آپ لوگوں کو لگا ابراہیم ہینڈل کرے گا جس سے اپنا دل نہیں سنبھالا جاتا۔ اب پلیز ابراہیم کو مزید اس سب میں سوال جواب کر کے آپ دوڈسٹرب مت کیجئے گا۔ آپ لوگ نہیں جانتے اسکے ہارٹ کی اس وقت کیا کنڈیشن ہے۔ سہانہ کہاں گئی ہے کل تک پتا لگ جائے گا لیکن ابھی اسے وہیں رہنے دیں جہاں وہ گئی ہیں۔ جب دو دن باہر کے دھکے کھائیں گی تو ساری عقل ٹھکانے آجائے گی۔"

وہ بدلحاظ نہیں تھا پر اس سچویشن میں چڑ گیا، ایک آہل کی عجیب سی چپ بھی چبھ رہی تھی کیونکہ وہ ہمیشہ سے آہل کے چلبلے انداز کا عادی تھا اور ابھی یہ سب حاتب کے علم میں آنا باقی تھا کے موصوف کراچی شادی اٹینڈ کرنے نہیں، دھواں دار عشق کرنے گئے تھے، پھر تو حاتب سے آہل کو بچانا ناممکن ہو جاتا۔

پریسہ پریشان تھیں پر حاتب کی بات بھی ٹھیک تھی، وہ دونوں کو وہیں لاونج میں چھوڑے خود اب بہنوں کو دی پرائیویسی ختم کرنے چل پڑا۔

پورا دن اسکی عمائمہ کو اسکی زرا یاد نہیں آئی تھی کیونکہ بہن جو ملی تھی، خود روشانے کا دل ہی نہ چاہا وہ عمائمہ کے پہلو سے ہلے بھی۔

"سو گئی"

حاتب کی آواز پر روشانے نے عمائمہ کے بال سہلانے روکے اور جھک کر اسکا ماتھا چومتی لحاف کرواتے اٹھ کر حاتب کے روبرو رکی جو جتنا بڑا ہو جاتا، روشانے کو اپنی بہن کے حق میں اب بہترین لگ رہا تھا۔

"ہاں۔ مجھ سے وعدہ کرو حاتب مغدام۔ اسے تکلیف دینے والے اس شخص کو زندہ قبر میں گاڑو گے۔ اگر تم نہ کر سکے تو اس شخص کو میرے حوالے کرنا"

حاتب نے سر ہلایا، وہ روشانے سے وعدہ لینے میں سوچنا ہی نہیں چاہتا تھا۔

"ہاں پتا ہے بہت خونخوار اور پہنچی چیز ہو پر میں خود اس آدمی کے ٹکرے کروں گا"

وہ آج اسکے طنز کرنے پر برا نہ منا سکی، بس عمائمہ کے ساتھ حاتب کو بھی ٹھیک دیکھ کر دل کو تسلی ملی۔

"تم نے کہا تھا مجھ سے پنگے نہیں لو گے"

وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر آبرو اچکا کر گھوری تو حاتب شرارت سے نظریں پھیر تا پیار الگا۔

"کیا کروں عادت سے مجبور ہوں۔ اور سنو یہ جو تم نے بابا کو میرے پیچھے لگا کر احسان کیا ہے، فکر نہ کرنا چکا دوں گا۔ کیونکہ مجھے تم سے دبنا ہر گز منظور نہیں ہے"

رسی جل گئی تھی پر ابھی بھی سلامت بل دیکھ کر وہ خوش تھی کہ حاتب کو اپنے وقار کی حفاظت مجرم ہو کر بھی خوب کرنی آتی ہے۔

"میں تم جیسے سر پھرے کو دبانا بھی نہیں چاہتی۔بس عمائمہ کو کوئی تکلیف مت ہونے دینا۔شاید آگے چل کر میرا دل تمہارے لیے نرم ہو جائے"

اپنی بات مکمل کیے روشانے پلٹنے لگی پر حاتب نے بیقراری سے اسکی راہ میں حائل ہوتے روکا اور جب لگا روشانے اسکے اندر کی تکلیف بھانپ نہ لے، فورا اپنے چہرے کے تاثرات سے تڑپ کو مائنس کر دیا۔

"سنو۔تم اس سے ملی۔؟"

حاتب کی سنہری آنکھیں عجیب سے کرب کا مسکن بنیں،روشانے کو اسکی حسرت پر دکھ نے گھیرا۔

"ہاں۔"

وہ ہنوز اداس لگی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"وہ تمہیں گلے لگاتا ہے؟ آئی نو اٹس ٹو مچ پرسنل لیکن بچپن میں میں اسے کسی کو ہگ کرنے نہیں دیتا تھا۔ بہت جلتا تھا جب آلائم کسی کو پیار کرتا تھا۔ ایون ممی بابا کو بھی اسکے ہگ مجھ سے نہیں ہضم ہوتے تھے۔ کیا اسے میں۔۔۔۔ آئی مین میں زرا بھی یاد نہیں۔ وہ میرے لیے بڑے بھائی سے زیادہ باپ جیسا رہا ہے ہمیشہ۔۔۔"

یہ سب کہتے حاتب کی آواز کا اتار چڑھاو بہت دردناک تھا، وہ بابا کے مجرم کے لیے بہت سخت دل بھی بن جاتی پر ایسی حسرتیں اسکے نازک دل سے برداشت نہ تھیں۔

"مجھ سے جلوگے تو تھپڑ ماروں گی۔ میں انکی وائف ہوں، محبت بھی، اور اب تم سے زیادہ میں انکے پیار کی حق دار ہوں سمجھے۔۔(پورے حق سے رعب جمایا تو وہ تھکا سا مسکرایا)۔ تم سب انکو یاد نہ ہو کر بھی یاد ہو حاتب۔ لیکن ابھی وہ کمزور پڑنا افورڈ نہیں کر سکتے تم سبکو یاد کر کے۔ شاید وہ وقت دور نہیں جب تم سبکو وہ ویسے ہی واپس ملیں جیسے کھوئے تھے۔"

وہ امید نہیں توڑتی تھی یہ اسکے مہربان ہونے کی دلیل تھی، جبکہ حاتب تو شاید جی ہی آلائم سے واپس ملنے کے لیے رہا تھا۔

"ٹھیک کہا تم نے۔ یہ بتاو اسکو کوئی تکلیف یا درد تو نہیں ہوتا؟ بابا نے بتایا وہ یاداشت کھو چکا ہے۔ لیکن اسکے ساتھ جو کچھ کیا گیا۔ وہ یاداشت جانے سے بھی فراموش نہیں ہو سکتا روشانے، وہ ہیلتھی ہے ناں؟ اسکی ڈائٹ ٹھیک ہے۔ کوئی ایشو۔ کوئی چھوٹی سی تسلی یا دلاسا دے دو مجھے۔ تمہارے احسان میں کاونٹ کر دوں گا"

حاتب کی آواز پھر گھٹ گئی، روشانے کی اپنی آنکھوں میں سترہ ٹیبلٹس کا سوچ کر نمی سی گھلنے لگی پر وہ ضبط کر گئی۔

"فی الحال تو وہ جسمانی کسی تکلیف کا شکار نہیں ہیں، ایسا سمجھو کچھ ریگولر ٹریٹمنٹ چل رہا ہے۔ وہ بہت ہیلتھی زندگی جی رہے ہیں۔ ڈائٹ کم ہے پر اچھی ہے۔ نیند کا تھوڑا ایشو ہے انکو پر میں ہوں ناں۔۔۔۔۔"

اختتام تک وہ جیسے رشک سے چہکی، حاتب کو اپنا احساس جرم مزید کاٹنے لگا۔

"روشانے تم اسے کبھی اکیلا مت چھوڑنا۔"

حلق میں دباوسا لیے حاتب نے گھٹ جاتی سرگوشی کی تھی۔

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔میں تم سے بابا کے معاملے میں شاید کبھی راضی نہ ہو سکوں حاتب کیونکہ اس معاملے میں تمہیں معاف کرنا میرے لیے بہت مشکل ہے پر میں عمائمہ اور پارس سے جڑی تمہاری سچی محبت کی دل سے قدر کرتی ہوں۔اسکا خیال رکھنا یہ بابا کی آخری نشانی ہے میرے پاس"

آنسوؤں کو اب کی بار وہ روک نہ سکی اور جیسے اسے خیال رکھنے کا کہہ کر گئی، حاتب کی سنہری آنکھیں بھی نم کر گئی۔

کچھ پچھتاوے بہت برے ہوتے ہیں، دیمک کی طرح اندر کو چاٹ دینے والے، حاتب کا چہرہ یوں تھا جیسے خزن و غم کی بہت صبر آزما گھڑی ہو۔

"آ۔۔ آپ رو رہے ہیں؟"

عمائمہ کی نیند پتا نہیں دل میں اٹھتی ٹیس پر ٹوٹی تو اسے گہرے سانس لے کر آنکھیں رگڑتا حاتب دیکھائی دیا، وہ فورا اسکی طرف آیا اور پاس ہی اسکے ملائم ہاتھ کو ہاتھوں میں بھر گیا۔

"میں کیوں رونے لگا عمائمہ؟"

وہ اسے جھوٹی تسلی دے کر بہلانے لگا۔

"پر آپکی آنکھیں گیلی ہو رہی ہیں۔ مجھے نہیں بتائیں گے؟"

حاتب کے چہرے کا کرب عمائمہ کی جان پر بن رہا تھا۔

"بس ویسے ہی تمہارے لیے اب سیٹ ہوں۔ کب وہ دن آئیں گے جب میں تمہیں اس گھر میں بھاگتا دوڑتا اور ہنستا دیکھوں گا۔ جلدی ٹھیک ہو جاو بس۔"

وہ بہل بھی گئی اور بھیگی آنکھوں سے مسکرائی بھی۔

"سٹیچیز کھلنے تک رہوں گی بس یوں بیمار۔ پھر ٹھیک ہو جاوں گی۔ آپ اپ سیٹ نہ ہوں حاتب۔ مجھے رونا آجائے گا"

رو تو وہ پہلے ہی رہی تھی، حاتب اسکے ان پیار بھرے لفظوں کا دیوانہ ہوتا جا رہا تھا۔

"رونا نہیں ہے۔ میں تمہارے پاس ہوں۔ روشانے آپیا بھی ہے۔ بس تم نے اب میڈیسن ٹائم سے لے کر پراپر ریسٹ کر کے جلدی ریکور ہو کر میری دلہن بننا ہے۔ میں تمہیں اپنی دلہن بنتا دیکھنے کے لیے لمحے گن رہا ہوں"

وہ جھینپے انداز میں حاتب کی آنکھوں سے چھلکتے انس پر بلش کی، دلہن بننے کا ارمان مانو دل میں پہلی بار اس خوبصورتی سے دھڑکا کہ خود ہی صبر مشکل محسوس ہوا۔

"آپ بہت اچھے ہیں حاتب"

لجائے سے لب و لہجے میں اس نے حاتب کے تڑپتے دل کو مانو تقویت دی۔

"ہمیشہ اچھا لگوں گا تمہیں؟"

وہ پل پل یقین مانگنے کا عادی ہو رہا تھا، خاص کر عمائمہ کو لے کر، عمائمہ نے اپنا ہاتھ ہتھیلی کے سنگ حاتب کے چہرے سے لگایا، کتنا سکون دیتی تھی وہ یوں کر کے حاتب لفظوں میں بیان نہ کر سکتا تھا۔

"م۔۔مجھے بہت پیارے بھی لگتے ہیں آپ۔وہ والے پیارے جو ہمیشہ کے لیے محبوب ہو جاتے ہیں"

عمائمہ نے اسی ہاتھ پر حاتب کے ہاتھ کے دباو پر صاف صاف جان لے لی، بنا وارننگ کے۔

"مجھے بھی بہت پیاری ہو تم۔۔۔۔جان سے پیاری"

حاتب نے اسکی کمر میں بازو حائل کرتے اسے بٹھاتے ہی اپنے گلے لگایا کہ وہ ٹوٹی شاخ، اپنے سب سے راس حصار میں آکر مزید سکون پا گئی، اپنے ہاتھ کو بے ارادہ وہ حاتب کے بالوں میں الجھا گئی، وہ سمجھ نہ پاتا تھا عمائمہ کے ہاتھ کی پوروں کا لمس کس قسم کے سکون کی ترسیل والے پیمانے سمجھے۔

"اب سو جاو۔ ورنہ میں کل کی طرح حیران ہونے کی ضد پکڑ بیٹھوں گا۔ تمہارے اس کیوٹ ری ایکشن نے کل مجھے پاگل سا کر دیا تھا جو تم نے دے کر میری ساری زندگی کی کڑواہٹ کو چھین لیا تھا۔"

حاتب نے اسکو واپس ٹیک لگوائی اور شرمانے پر مجبور بھی کیا۔

"و۔۔ وہ خود ہوا۔۔۔"

عمائمہ نے نظریں نیچی کرتے اعتراف کیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"خود ہوا تبھی تو ایکسٹرا ایمی تھا۔ تمہیں پتا ہی نہیں تم کتنی میٹھی اور راس ہو۔ چلو سو جاو۔ روشانے ابھی سلا کر نکلی تھی تمہیں۔ بے چین روح فوراً اٹھ گئی"

وہ دبا دبا شرمیلا مسکرائی پر پھر حاتب کا ہاتھ زور سے پکڑ لیا۔

"آپ نہیں سوئیں گے میرے پاس؟"

عمائمہ کو وہ بھی تھکا لگا تبھی اپنے پہلو میں جگہ بنانے کو زرا پرے سرکی۔

"تمہاری ریکوری سے پہلے میں تمہارے ساتھ بیڈ شئیر نہیں کروں گا۔ یہ تمہاری سیفٹی کے لیے ہے، مرد جیسا بھی صابر ہو خود پر شادی کے بعد قابو نہیں رکھ سکتا یہ ایک فیکٹ ہے اور تم میرے لیے کچھ زیادہ دل اور جان والی چیز بنتی جا رہی ہو جسے میں اتنا سا بھی ہرٹ نہیں کرنا چاہتا۔ ساتھ ہی میرا روم ہے وہاں سو جاوں گا پر تمہارے سکون سے سونے کے بعد"

وہ اسکے اصولوں پر تمام تر حیا کے لٹ گئی جو پوری شان سے وہ فالو کرتا تھا، پھر چاہے گردن ہی کیوں نہ کٹ جائے۔

"ایک روم میں نہیں رہ سکتے؟"

وہ حاتب کی موجودگی چاہتی ہے یہ اسکے سوال سے چھلکا، اف حاتب پر اس سوال نے سرور طاری کیا۔

"یہاں صرف بیڈ کے علاوہ وہ کاوچ ہے اور کاوچ پر سوتا ہوں تو شان میں کمی کمی فیل ہوتی ہے۔ یونو ایگو پرابلم۔ ایک روم میں تبھی رہیں گے جب ایک بیڈ شئیر کریں گے۔ ڈرو نہیں یہ ساتھ ہی اٹیچ روم ہے۔ اور ہاں یہ میرا پورا ایریا گھر سے الگ ہے تو یہاں نہ ملازم آتے ہیں بے وجہ نہ کوئی گھر کا میمبر زیادہ آکر ڈسٹرب کرتا ہے۔ تم مزے سے یہاں پرائیویسی کے ساتھ رہ سکتی ہو"

وہ اسکی ہر بات پر آمین کہہ رہی تھی، وہ بولتا چہکتا کھل کر باتیں کرتا بہت زیادہ پیارا جو لگ رہا تھا۔

"میں آپکے پاس ہوں۔ اصل خوشی یہ ہے۔ اب میں سو رہی ہوں۔ مجھے نیند آگئی پھر"

اعتراف کے جواب میں جانتی تھی وہ کیا کیا کرے گا تبھی جھٹ سے آنکھیں بند کر لیں، حاتب اسکی چالاکی پر دبا دبا مسکرایا اور جھک کر اس شرارتی لڑکی کا ماتھا چوما، وہ آنکھیں بند کیے بھی جان لیوا مسکرائی جبکہ حاتب اسکے سونے کے بعد زرا ابراہیم کی حالت زار پر کھنے اٹھا۔

اپنے روم میں وہ جب سے آیا تھا بند تھا، یکدم جیسے مغدام پیلس جمود کا شکار ہو گیا ہو۔

حاتب نے دروازے پر دستک دے کر کھولا تو اک لمحہ اندر بھرے سگریٹ کے دھوئیں پر وہ کھانس اٹھا۔

"دماغ خراب ہے۔ہارٹ پیشنٹ ہو کر یہ زہر پھونک رہے ہو۔ادھر دو"

حاتب نے ہاتھ سے دھوئیں کا غبار پرے کرنے کی ناکام کوشش کرتے اس دیو داس کے ہاتھ سے سلگتی دھواں چھوڑتی سگریٹ لے کر فرش پر مارتے ہی اپنے شوز سے مسل دی، ابراہیم اس سے پہلے مجسمے کی طرح دوسری نکالتا، حاتب نے پاس ہی بیٹھے پورا پیک چھین کر سامنے دے مارا۔

"وہ میری بہن ہیں اچھے سے جانتا ہوں ایسے پاگل پن کے دورے انھیں پڑتے رہتے ہیں۔ جہاں بھی گئی ہیں۔ لکھوالو ایک دو ہفتے کے اندر واپس آئیں گی۔ تمہیں اگر میں نے دوبارہ سگریٹ پھونکتے دیکھا تو بہت پیٹوں گا"

وہ اس وقت اذیت کی بھٹی میں جل رہا تھا اور حاتب کی تسلی محض اک بہلاوا لگی۔

"نہیں حاتب سر۔واپس آنے والے اس جیسے نہیں ہوتے۔وہ نہیں آئے گی اب"

ابراہیم کا یقین، پل بھر حاتب کو تشویش میں مبتلا کر گیا۔

"ڈھونڈ لیں گے جہاں بھی گئی ہیں۔ تم جانتے ہو ابراہیم وہ ذہنی ابتری کا شکار ہے۔ مے بی یہ دور جانا اسکے اندر مثبت اثر لے آئے۔ چلو بند کرو یہ ماتم۔ نیند لو ایک پر سکون سی اور صبح مجھے ایکٹیو ابراہیم آفندی بن کر ملو۔ بہت سے کام کرنے ہیں اگلے دو ہفتے۔"

حاتب مغدام کا حکم سر آنکھوں پر اور ابراہیم نے سر بھی ہلا کر اسے مطمئین کیا لیکن حاتب کے جاتے ہی وہ وہیں میٹرس پر پیچھے کو گر گیا، اپنا ہاتھ اپنے جلتے انگارے کی طرح سینے میں پڑے دل پر رکھا۔

"میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا سہانہ۔ تم نے میرے دل کو بہت بری طرح مارا ہے۔ ممکن ہے یہ اب تمہارے لیے کبھی نہ دھڑکے"

آنکھیں بند کیے ابراہیم نے اپنی بھاری سانسیں بھی گھوٹ لیں۔

.._____..

رات روشانے نے سونے سے پہلے پارس کی طبعیت پوچھی تو کافی بہتر تھا اور ہدایت بابا کے ساتھ تھا تبھی اس نے کال لمبی نہ کی، خود بھی تھک گئی تھی تو سو گئی، آہل کی خبر بھی کل لینے کا سوچا کیونکہ آجکا پورا دن تو اسکی بہن کے نام چلا گیا تھا۔

آہل بھی دن میں دوستوں کی طرف نکلا تو رات گئے لوٹا اور سیدھا کمرے میں جا کر بند ہو گیا، اسکی تکلیف کوئی سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کر رہا تھا۔

اک نئی صبح عالم جہاں پر نمودار ہو چکی تھی، کراچی کی صبح آج کچھ زیادہ تیکھی اور شفاف تھی۔

"یہ کس کی کال ہے۔انٹرنیشنل نمبر ہے۔شاید اپنی روشانے ہو"

شیزا نے ناشتہ بنایا تھا پر خود وہ پرسوں سے ہی کہیں کھوئی کھوئی تھی تبھی بس چائے پی رہی تھی، بالاج سکندر صبح صبح کسی کال پر متوجہ ہوئے اور فون لے کر باہر چلے گئے۔

عائشہ نے اپنی ہلکان بچی کو دیکھتے پھیکی سی سمائیل دی۔

"آہل تجھے جلدی لے جائے گا پاس۔نہ اداس ہو میرا بچہ۔پراٹھا بھی کھا۔کل رات بھی تو نے ٹھیک سے کھانا نہیں کھایا"

ماں کی تاکید پر وہ جبراً ہی سہی پر ناشتہ کرنے لگی جبکہ باہر آکر کال پک کر کے فون کان سے لگاتے بالاج متفکر اور منتظر تھے تبھی دوسری جانب سے اپنے صحن میں کافی مگ لے کر ٹہلتے ہاشم مغدام منظر عام پر آئے۔

"میں آہل کا والد ہاشم مغدام۔میرے بیٹے کی اتنی اچھی مہمان نوازی کی تم نے بالاج۔بہت شکریہ"

آہل کے والد کا حوالہ سنتے ہی بالاج کی آنکھیں خوشی سے چمکیں کے اتنے بڑے آدمی نے انکو کال کی۔

"روشانے کی خاص تاکید تھی ہاشم صاحب۔کیسے نہ کرتے،شکریہ کہہ کر شرمندہ مت کریں۔میسج کیا تھا اس نے کل اپنی خیریت کا۔"

بالاج صاحب کے لب و لہجے سے احترام چھلکا۔

"ہمم۔ میں نے شکریہ کے ساتھ کچھ اہم بات کرنے کے لیے بھی کال کی تھی بالاج۔ دیکھو سیدھا مدعے پر بات کا عادی ہوں۔ اس لیے گماوں گا نہیں۔ میں جانتا ہوں شیزا کی پرورش تم میاں بیوی نے بہت اچھی کی ہے پر وہ تم دو کا خون نہیں ہے۔ آہل نے آتے ہی گھر میں شیزا سے شادی کا وبال مچا رکھا ہے اور میں اور اسکی ماں ہرگز بھی آہل کے اس فیصلے کے حق میں نہیں۔ شیزا کے لیے ایک بہت بڑا رشتہ بھجوا رہا ہوں۔ لڑکا بینک مینجر ہے۔ اس تک شیزا کی حقیقت بھی پہنچنے نہ دوں گا۔ بس چاہتا ہوں ایک ہفتے کے اندر اندر تم اپنی بیٹی کو رخصت کرو۔"

بالاج سکندر کی آنکھیں ایسی سفاکیت پر بھیگیں۔

"اگر آہل کو میری بیٹی پسند ہے تو اسکے ہماری بیٹی ہونے نہ ہونے سے کیا فرق پڑتا ہے ہاشم صاحب۔ پیدا کرنے والے سے زیادہ پالنے والے کا حق

ہوتا ہے۔وہ خدانخواستہ کوئی ناجائز خون نہیں کہ آپ اسے اپنی بہو نہیں بنا سکتے۔کیا معلوم کس طرح وہ کچرے تک پہنچی ہو گی۔خدا کا خوف کریں۔اور بھی کئی وجوہات ہوتی ہیں اولاد کو کچرے پر پھینکنے کی۔میری بیٹی کل سے اداس ہے۔شاید وہ بھی آہل کو پسند کرنے لگی ہے۔ایسا مت کریں۔ان دو کو ساتھ ہونے دیں۔اللہ اجر دے گا آپکو"

بالاج سکندر کی کسی بات کو ہاشم سمجھنے کو اس وقت تیار نہ تھے۔

"اور اگر سچ میں کل کو پتا چلا وہ کسی کا گند اخون ہی تھی تو کیا میں پھر آہل سے اور اپنے مغرز خاندان سے اسے الگ کر سکوں گا۔میں اس الجھن میں پڑنا ہی نہیں چاہتا بالاج سمجھنے کی کوشش کرو۔بہت اچھا رشتہ ہے میرے جاننے والے سمجھو۔شیزا کو اس گھر میں بہت سکھ ملے گا۔"

بالاج صاحب کی برداشت دم توڑ گئی، آخر وہ ہوتے کون تھے انکی بیٹی کی خوشیوں کا سودا کرنے والے۔

"اور اگر میں آپکی بات ماننے سے انکار کر دوں تو؟"

بالاج سکندر کے لہجے میں باغی پن چھلکا۔

"تو میں آہل کی جلدی شادی کرنے پر مجبور ہو جاوں گا۔ تاکہ وہ دو دن کے اس خمار کو بھی باقی گرل فرینڈز کی طرح بھول جائے، اور اسے ہائیر سٹڈیز کے لیے ویسے بھی یہاں سے جلد جانا ہے، شیزا کون تھی یاد ہی نہیں رہے گا اسے۔ میں جانتا ہوں آہل کو۔ اسے تو روز نیا پیار ہو جاتا ہے۔ اور ویسے بھی میری مرضی کے بنا وہ کچھ نہیں کر سکتا۔ تم سوچ لو کل تک۔ پھر میں ان لوگوں کو بھیجواتا ہوں۔ انکار کر کے اپنی منہ بولی بیٹی کا بستا گھر نہ اجاڑ دینا بالاج۔۔۔۔ کل کروں گا کال"

ظلم و بربریت کی انتہا کرے ہاشم نے رابطہ توڑا جبکہ بالاج سکندر کا دل سخت کرب میں مبتلا محسوس ہوا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ظالم انسان۔یااللہ بس شیزا کے دل میں آہل کے لیے جذبات نہ ہوں۔میرا وہم ہو۔ایسے ظالم لوگوں سے رشتہ جوڑنے کی ضرورت بھی نہیں نہ ہی مجھے تمہارے بھیک کی طرح دیے رشتے کی ضرورت ہے ہاشم مغدام۔میں اپنی شیزا کی شادی اپنی مرضی سے کروں گا جہاں وہ واقعی خوش رہے"

پدرانہ جذبات کے سنگ بالاج صاحب نے فیصلہ لیا اور واپس اندر بڑھے جہاں شیزا کمرے میں ریڈی ہونے جا چکی تھی،وہ آکر عائشہ کے روبرو بیٹھے۔

"شیزا کے دل میں آہل کے لیے کیا ہے یہ مجھے آج پتا کر کے دو عائشہ۔سمجھی؟"

عائشہ خود ایسے اچانک بالاج کے پریشان ہونے پر گھبرا گئیں۔

"پتا کیا کرنا ہے۔وہ یقینا سوچتی ہے۔دیکھا نہیں کل سے وہ بولائی بولائی ہے"

عائشہ کے جواب پر بالاج تپے۔

"مفروضے نہیں مانگے عائشہ۔سولڈ سچائی۔۔۔۔جتنی چادر ہو اتنے پیر پھیلانے چاہیں، تم نے جو اسکے دل میں ترکی کے خواب سجائے بہت غلطی کی۔میں شیز اکو اتنی دور نہیں بھیج سکتا۔ویسے بھی وہ آہل جیسا بھی ہو ابھی لاپرواہ سانوجوان ہے، دو تین سال چھوٹا بھی ہے۔شیز اکو ہم دونے اس لیے اتنے پیار سے نہیں پالا تھا کہ ایک کم عقل کو تھمادیں جو ابھی خود باپ بھائی کا محتاج ہے۔رضوان کا بھائی شیز ارکب سے اپنے بیٹے کے لیے شیز اکا رشتہ مانگ رہا ہے۔تم شیز اکا دل ٹٹولو تا کہ میں ہاں کروں۔بیٹیاں جتنی جلدی اپنے گھر کی ہو جائیں اچھا ہے۔"

عائشہ کی رنگت پیلی پڑی، بالاج صاحب اپنے حکم صادر کرے یہ جاوہ جا اور عائشہ نے اپنا سر تھام لیا۔

.._____..

"اسمال شیز اری ملنا چاہتا ہے مجھ سے، اسکا کہنا ہے ان ہونے سے پہلے اٹلی پہنچتے ہی اس سے پہلی ملاقات کروں۔ انہی دو ہفتوں کے بیچ جیکب مارک کو سلو پائزن دے کر مار دے گا یہ بھی کہا ہے"

ناشتہ کرنے کے بعد وہ یونہی لان میں ہدایت بابا سرکار کے ساتھ ٹہل رہا تھا، رات ہی ڈراک ویب کے تھرو انوائیٹ ملاقات کا سگنل موصول ہوا تھا، جسکے بارے پارس نے رات ڈسکس کرنا مناسب نہ سمجھا۔

فریدون اور ایف پی ڈیپارٹمنٹ بھی اسی میں مصروف تھا لیکن اس سب کے باوجود فریدون کچھ غیر معمولی سرگرمیوں میں بھی مصروف تھا جنکا پردہ ہٹنا جلد یا بدیر باقی تھا۔

"جیکب مارک کی موت ہمارا فائدہ نہیں۔ اسے یہاں لاو اپنی زمین پر۔ بہت کچھ نکلوا سکتے ہیں ہم اسکے پیٹ سے۔ اسمال بنا مطلب کسی کی طرف دیکھتا بھی

نہیں۔ Ndrangheta پر حکمرانی کے خواب لے کر آیا ہے۔مجھے نہیں لگتا وہ بھی جیکب مارک کی طرح قابل اعتبار ہے۔جیکب مارک کی موت سے زیادہ اسے دبوچنا ہمارے لیے اہم ہے۔اسکی بیٹی ہمارے قبضے میں ہے۔بہت کچھ کر سکتے ہیں۔وہ زخمی شیر ہو کر بھی بہت مہنگا ہے۔اسکا شمار ٹاپ مافیا بزنس آئی کن میں ہے۔"

یہ سب سنے پارس رکا،خوشگوار انداز میں نظر ہدایت بابا پر ڈالی۔

"فارس سر کو آپ کہاں ملے تھے؟"

یہ سوال بے حد خوبصورت نہ بھی ہوتا،پارس نے شرارت بھرے انداز نے اسے دلکشی بخش دی۔

"یہ کہو مجھے وہ کہاں ملا۔سیاست چھوڑنے کے بعد جب اس نے اس سیاہی کی دنیا میں قدم رکھا تو سمجھو اللہ نے مجھے اسکے راستے کی مشعل کا فرض سونپ دیا۔مشعل بدلتی رہے گی لیکن سیدھا راستہ نہیں۔بظاہر مافیا کی دنیا کا حکمران

پیراسائیٹ اٹلی کی کتنی بڑی بقا اور حفاظت کر رہا ہے۔ تم دیکھنا یہ تمہارے بعد آنے والی نسلیں کتابوں میں پڑھیں گی"

یہ سراسر اسے مبالغہ آرائی لگی، کتابوں والی بات پر پارس بے حد خوبصورت مسکرایا۔

"اگر کتابوں میں ہم ہوئے تو نئی نسل کا اللہ ہی مالک ہے۔ دو ہفتے کچھ پلاننگ پر اسیس پر سنگاپور میں ورک کیا جائے گا۔ اس بار پیراسائیٹ کی واپسی Dempyo کا حاتمہ بننے والی ہے۔ راگنی سے کچھ ایسی انفارمیشن ملی ہے جو جارج کو دبوچنے کے لیے کافی ہے۔ ویسے بھی Ndrangheta کے سامنے کوئی تنظیم زیادہ دیر ٹکے یہ پیراسائیٹ کی توھین ہے"

وہ نئے مشن کے لیے بہت پر عزم تھا، ہدایت بابا نے اسکا کندھا جاندار انداز میں تھپکایا۔

"مطلب دو ہفتے باقی ہیں دوبارہ سے تباہی کے آغاز میں۔؟"

ہدایت بابا کی آنکھیں چمکیلی ہوئیں، سر فخر سے تن گیا۔

"بالکل۔ فارس سلطان کے بغیر یہ میری پہلی جنگ ہو گی اور روشانے کا بڑا امتحان بھی کہ وہ واقعی جنگلی پھول ہے یا نہیں۔ بائے داوے شی از ویری ڈینجرس"

اپنے کڑک لہجے میں کہتے ہی وہ آخر تک جیسے روشانے کے ذکر پر الگ ہی مسرور ہوا، یہ ہدایت بابا کی سخن ور آنکھوں سے مخفی نہ رہ سکا۔

"فارس سلطان اپنی ٹکر کی جانباز چھوڑ کر گیا ہے۔ تم اس سے ضرور ڈرو لیکن میری صلاح ہے کہ اسکے لیے اب ڈرنا چھوڑ دو میرے بچے۔ اسے حفاظت کے میدان میں کھل کر اڑنے دو۔ وہ قید پرندہ نہیں رہی۔"

اب کی بار پارس نے سینے پر ہاتھ رکھے سر خم کیا، روشانے کا ذکر اسکا خیال ہی پارس عیسی مغلانی کی روح تک سے تھکن نکال دیتا تھا۔

وہ دو اپنی واک جاری رکھے پھر سے گفتگو میں مشغول ہوئے پر اب چہرے کچھ زیادہ سنجیدہ تھے۔

..._____..

ناشتہ روشانے نے عمائمہ، پریسہ اور ہاشم انکل کے ساتھ ہی کیا، آج وہ گھر ہی تھے جبکہ حاتب اور ابراہیم کسی میٹنگ کی وجہ سے ناشتے سے پہلے چلے گئے تھے۔

ہاشم ایک اہم کال کے لیے لیڈیز کو پرائیویسی دیے ٹیبل سے اٹھ گئے، عمائمہ بہت خوش تھی، یہاں آکر رہنے پر جو اجنبیت کا احساس تھا وہ آپیا کے سبب محسوس نہ ہوا۔

ناشتے کے بعد روشانے نے عمائمہ کو حاتب کے سٹے ہاوس تک واک کروائی اور اسے روم میں لے جا کر میڈیسن کھلائے سونے کا کہا اور خود واپس آئی تو پریسہ اپنے لیے خود کافی بنا رہی تھیں۔

"تم پیو گی؟"

پریسہ نے مسکراتے آفر کی تو وہ فورا نفی میں سر ہلا گئی، کافی سے محترمہ کی بنتی جو نہ تھی۔

"پریسہ ممی یہ آہل کہاں ہے۔ کل بھی دیکھائی نہیں دیا۔ طبعیت ٹھیک ہے اسکی؟"

روشانے کو اپنے چھوٹے بھائی کی یاد آئی۔

"روم میں ہے۔ موصوف کراچی سے عشق کا بخار لائے ہیں۔ تم ہی سمجھاو اسے کہ یہ سب بالکل ٹھیک نہیں۔ اگلے ماہ وہ نیوزی لینڈ جا رہا ہے۔ ضد پکڑ رکھی باپ بیٹے نے۔"

پریسہ کی بات روشانے سمجھ نہ سکی تبھی انکے ساتھ صلیب پر ہاتھ رکھے پاس آ رکی۔

"کیا مطلب؟ وہ شیز امیں انٹرسٹڈ ہے یا کوئی اور پسند آگئی۔ اور ضد کیسی؟"

پریسہ اسکی الجھن پر روبرو ہوئیں۔

"ہاں وہی شیز ا۔ لیکن ہاشم کہہ رہے ہیں وہ انکی اپنی بیٹی نہیں ہے کچرے سے ملی اور یہ مشکوک ہیں اس بچی کو لے کر تبھی آہل کو اجازت نہیں دے رہے۔ آہل بہت کول بیٹا ہے میرا۔ نہ ضد کی کبھی نہ تنگ کیا۔ پریشان ہو گئی ہوں کہ کیا کروں۔ ہاشم کو مناوں یا آہل کو کہ وہ ضد چھوڑ دے"

یہ کچرے والی بات روشانے جانتی تھی تبھی حیران نہ ہوئی لیکن ہاشم بابا کی سوچ پر دکھ ضرور ہوا، پریسہ کی الجھن پر دل دکھا جبکہ آہل کی ضد بلکل حق ڈیمانڈ لگی۔

"آہل سچ میں بہت پیارا ہے۔ میں ہاشم انکل سے بات کرتی ہوں۔ دیکھتی ہوں کیا پتا منالوں۔ اگر نہ منا سکی تو پھر ہم مل کر آہل کو سمجھا دیں گے۔"

روشانے کی تجویز سب سے بہترین تھی۔

"جاو میری جان۔وہ آج گھر ہی ہیں۔بات کرو پھر مجھے بتاو۔"

پریسہ کو تھوڑی امید ملی جبکہ روشانے رسماسا مسکرا کر کچن سے نکلی،وہ باہر پول کے کنارے بیٹھے کسی سے فون پر بزی تھے،دن نکل چکا تھا پر انطالیہ میں ہوتی ٹھنڈ اب دھوپ میں بیٹھنا مزیدار کرنے لگی تھی۔

روشانے کو دیکھتے ہی ہاشم نے کال سمیٹ کر اجازت لی،وہ ترچھے پاس ہی پڑے کاوچ پر انکو خفا خفا دیکھے آ بیٹھی۔

"کیا بات ہے۔ناراض ہے میرا بچہ؟"

ہاشم کو تشویش ہوئی،وہ پہلے دن والی خونخوار روشانے بھولے تھوڑی تھے۔

"جی۔آہل کو شیزا کیوں نہیں دے رہے ہیں آپ؟۔دونوں سمجھدار بچے ہیں۔جب ایک ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو کسی کو کوئی پرابلم نہیں ہونا چاہیے۔مجھے پتا ہے یہ عجیب ساونڈ کرے گا پر اس عمر کی محبت کبھی نہیں بھولتی۔شیزا بہت پیاری ہے،نفیس۔سمجھدار سگھڑ۔اچھی بیوی اور بہو بننے

کی ہر اہلیت ہے اس میں۔مجھے لگتا ہے آپکو آہل کے نیوزی لینڈ جانے سے پہلے دونوں کو ہر اعتراض ختم کر کے ایک کر دینا چاہیے۔"

وہ اس وقت حق جما کر بات کر رہی تھی، جیسے بیٹی کرتی ہے۔اسکی ہاشم مغدام کو خوشی تھی پر وہ اپنے موقف پر ابھی تک پہاڑ سے ڈٹے تھے۔

"یہ نہیں ہو سکتا روشانے۔بہو کا انتخاب اسکے ماں باپ کی شرافت اور نیک نامی دیکھ کر کیا جاتا ہے۔سوچو اگر وہ کسی کا ناجائز خون نکلی تو۔۔۔میں ایسے معاملات میں بہت احتیاط کا قائل ہوں۔بعد میں اگر ایسا ہوا تو تب بھی آہل اور اسے الگ ہونا ہو گا سو میں دونوں بچوں کو بروقت بڑی تکلیف سے بچا رہا ہوں۔تم ابھی آئی ہو نہیں جانتی آہل کا مزاج۔۔۔اسے یہ ویسی ہی محبت ہوئی ہے جو تیرا چودہ سے پہلے بھی ہو چکی ہے۔تم سمجھاو آہل کو کہ یہ بکواسیات چھوڑے اور جانے کی تیاری کرے۔"

روشانے پہلے تو تحمل دیکھاتی رہی پھر ناراضگی سے گال پھلا کر منہ پھیر گئی۔

"کھڑوس شیڈو۔اب سے میں آپکو ہاشم بابا کے بجائے کھڑوس شیڈو کہوں گی۔شیزا کو بہونہ بنا کر آپ پچھتائیں گے وہ اتنی پیاری ہے۔آجکل ایسی لڑکیاں نہیں ملتیں جو عزت دینا اور لینا بہت اچھے سے جانتی ہوں اور حیا کے تقاضوں پر بھی پورا اترتی ہوں۔۔۔اپنی حدود جانتی ہوں،اپنے ماں باپ کی عزت کو اپنی خوشی سے اول جانتی ہوں۔میں اور عمائمہ تو آپکو خاندانی مل گئیں۔سوچیں اگر آہل کسی بھنگن،مسلن یا شرابن کو اٹھالایا۔۔۔پھر کرتے رہیے گا احتیاط"

بہت دکھ ہو رہا تھا اسے،ہاشم اسکی چڑ اور جھنجھلاہٹ پر جب ہنسے تو وہ اور برہم ہو کر گھوری بھی اور ناراضگی جتاتے اٹھ بھی گئی۔

"آہل کو جوتوں سے گنجانہ کر دوں اگر وہ یہ سوچے بھی۔ناراض مت ہو روشانے۔میری مجبوری سمجھو۔آہل کو سمجھاو ضد چھوڑ دے"

وہ تاسف سے اسے روکنے لگے پر وہ اب سخت برے موڈ میں تھی، تکلیف آہل کے ساتھ ساتھ شیز اکی ٹوٹتی امیدوں کا سوچ کر بڑھ گئی۔

"میں آہل کے کان بھرتی ہوں کے اپنی ضد نہ چھوڑے اور شیڈو کو نانی یاد دلائے۔۔ہنہ"

منہ پھلاتی وہ پلٹ کر چلی گئی اور ہاشم کتنی دیر مسکراتے رہ گئے۔

روشانے اندر آئی اور سیدھا آہل کے کمرے کا رخ کیا۔

وہ اپنے سٹوڈیو میں بیٹھا اداس سا گٹار لے کر تھوڑی تھوڑی دیر میں اک دھن چھیڑ رہا تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

روشانے نے ڈھیلا سا اسکارف لے رکھا تھا اور لوز شرٹ اور پاجامے کے ساتھ فلیٹ جوتی پیروں پر ارسائی تھی، چہرہ میک آپ سے بے نیاز بھی دمک رہا تھا۔

"آہل۔کیاہوااداس ہو؟"

روشانے کی آواز سنے آہل نے ہشاش بشاش ہونے کی ناکام کوشش کی پر چہرہ فوری مرجھایا۔

"آئیں آپکو نئی ٹیون سناتا ہوں"

آہل نے بات ٹالی تبھی روشانے سامنے ہی بلوون کاوچ پر بیٹھے اس سے گٹار کھینچ گئی۔

"ٹیون ویون پسند نہیں۔جو پوچھا ہے وہ بتاو۔کیا سن رہی ہوں۔شیز اسے دل لگا آئے ہو؟یہ واقعی پیار ہے یا وہی گرل فرینڈ والا سین؟"

وہ بڑی بہن کی طرح کرید کر حقیقت جاننے کی کوشش میں تھی۔

"آئی لو وہر۔اجنبی سے سیدھی محبوبہ۔لائک والی سٹیج بھی نہیں آئی۔لیکن ممی میری بات سننے کو تیار نہیں آپو۔"

آہل کی آواز یہ بتاتے رندگئی،روشانے دھیماسا مسکرائی۔

"بات سنو۔وہ کہیں نہیں جارہی۔تم پر سکون رہو۔میں کوشش کروں گی ہاشم بابا کو منانے کی۔یہ ماتم چھوڑواور چل کرو۔سناہے تم نیوزی لینڈ جارہے ہو۔بہت خوبصورت ملک ہے۔تمہیں پتاہے مجھے وہاں جانے کا بہت کریز ہے۔تم پہنچو پھر میں تم سے وہاں ملنے آوں گی"

لمحے میں ہی روشانے نے آہل کی اداسی دور بھگائی۔

"ڈن ہو گیا۔دو تین ہفتے ہیں۔ایڈمیشن ہو چکا ہے وہاں میرا Victoria University of Wellington میں۔ایک منتھ تک کلاسیز شروع ہوں گی"

آہل نے پرجوش ہوتے بتایا۔

"زبردست میرے چھٹکے۔وہاں سے ایک ٹاپر بزنس آئی کن نکلے گا مجھے پوری امید ہے۔اور ہاں اگر ہاشم بابا نے مزید ضد جاری رکھی تو شیزا کو لے

کر وہیں آوں گی اور خود تم دو کو ایک کر دوں گی بس تم اداس ہو کر اس گھر کی رونق ماند مت کرو۔ اگر سچ میں تم شیزا کے لیے سنجیدہ ہو تو مجھے اپنے ساتھ سمجھو"

روشانے نے تسلی تو دی اور آہل کو بہت دلاسا بھی ملا لیکن بالاج سکندر کی ضد ان سب کی ضد سے بھاری تھی، وہ بنا عائشہ سے کچھ پوچھے ہی رشتے کی سرسری ہاں کرے شام کو لڑکے والوں کو گھر مدعو کر چکے تھے۔

..._____..

"اوہ سئیرا۔ تمہیں یہاں کے ایف پی ڈیپارٹمنٹ میں گھسنے کا کہا تھا اور تم اس پیراسائیٹ کی گھپا میں جا گھسی۔۔۔ کیا اسے مار دیا گیا ہے ایمبرو؟"

ابھی جیکب مارک ڈسچارج نہیں ہوا تھا، تکلیف ویسی ہی ڈر میں ملی جلی حواسوں پر طاری تھی کہ سئیرا کا انطالیہ میں جا کر پارس کے ڈیفینس بیورو پھنس جانے کا سنے وہ بن پانی کی مچھلی پھڑ پھڑا اٹھا۔

"مارنے کی نہیں قید کرنے کی خبر موصول ہوئی ہے۔ وہ ہمارے لیے چھوٹا خطرہ جبکہ اسمال شیز اری بڑا خطرہ بننے والا ہے۔ آپ زخمی کیا ہوئے، اٹیلئین، جرمن اور رشئین مافیا انٹرنیشنل ایسوسی ایشن ڈیپارٹمنٹ نے نئے اونر کو ہماری تنظیم جوائنگ کی کمانڈ دے دی"

جیکب کے چہرے پر زردی کھنڈی، وہ جانتا تھا غلطی کرنے والوں کی یہاں بہت بڑی سزائیں ہیں، جیسے اٹلی کے شیڈو کو دی گئی تھی، اور جیسے ڈیسوزا کا انت کیا گیا اور اب Ndrangheta اور پیراسائیٹ پر کئی سال حکومت کرنے والے جیکب مارک کی باری تھی۔

وہ اپنے بال مٹھیوں میں نوچتا کراہ اٹھا۔

ایک طرف بیٹی، پیراسائیٹ کے ہتھے لگی تھی دوسری طرف عہدہ ہاتھ سے نکل رہا تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovels.com

"میں اتنی آسانی سے اپنی جگہ اسمال شیز اری کو ہڑپنے نہیں دوں گا۔اس سے پہلے سئیر اہماری کمزوری بن کر استعمال کی جائے۔جا کر حاتمہ کر دو اسکا۔میں اس وقت اس بیوقوف کی وجہ سے مشکل میں پھنسنا نہیں چاہتا۔جب اولاد کمزوری بنے تو اسے یا قربان کر دو یا مار دو یہی ہمارا اصول ہے"

ایمبر و نامی اس ٹیٹو بوائے نے حکم بجالاتے سر ہلایا اور ہوسپٹل کے اس وی آئی پی لگژری روم سے نکل گیا، جیکب مارک کے چہرے پر ویسی ہی شکست تھی جیسی جنگ کے میدان میں دشمن کے ٹھڈے اور لاتیں کھانے والوں کے چہروں پر رقم ہوتی ہے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

.._____..

شیز اکافشی ڈونا میں دن نارمل ہی گزرا پر شام وہ گھر پہنچی تو امی بابا کے علاوہ بھی چار پانچ لوگ مہمان تھے، ایک رضوان صاحب اور انکی زوجہ تھیں جبکہ

دوسرا اسکا بھائی شیز از اپنی بیوی اور بیٹے کے ساتھ رات کے کھانے پر مدعو تھے۔

شیز انے بیگ ابتدائی لاونج میں رکھتے جا کر ان سب کو رسمی انداز میں سلام کرتے ان سبکی آنکھوں کی رغبت نہ سہہ پاتے کچن کا رخ کیا، صلیب پر ہاتھ رکھے وہ گہرے سانس بھر رہی تھی جب عقب سے عائشہ نے اسے تھاما، وہ ڈر کر پلٹی، شیز اکا پورا چہرہ سپید پڑا دیکھے عائشہ نے فوری اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرا۔

"لڑکا بہت اچھا ہے۔ فیملی بھی دوستوں کی ہے۔ بس اتنا کہوں گی پتر کہ جو میں نے تیرے دل میں آہل کے خیال ڈالے انکے لیے معاف کر دے۔ زیادہ تفصیل تو نہیں جانتی پر آہل کے والد تیرے اور اسکے رشتے کے لیے رضامند نہیں اور بہت غلط طریقے سے انہوں نے تیرے بابا کی بے عزتی کی اور اب بات انا کی ہے کہ وہ چاہتے ہیں تیرا رشتہ فورا پکا ہو۔ ویسے بھی چند دن کسی کو جاننے کے لیے کافی نہیں ہوتے۔ چھڈ آہل کو۔ اپنے دل

کو منان کے لیے راضی کر۔ بہت ہی پیارا بچہ لگا مجھے تو۔ مجھے پتا ہے تو ہماری سمجھدار بیٹی ہے، ہماری عزت رکھے گی۔ کھانا میں نے بنا دیا ہے تو لگا دے اور جا کر تیار ہو جا۔ یہ لوگ منگنی کر کے جائیں گے "

بنا شیز اکی آنکھوں کی دھندلی پڑتی لکیروں پر رحم کھائے، عائشہ نے اپنا فرض نبھایا اور ویسے ہی چلی گئیں جیسے آئی تھیں۔

شیز اکی سانسیں پہلے سے بھاری ہو گئی تھیں پر وہ فوراً اپنی آنکھوں کے آنسو رگڑ گئی، فون ریک سے اٹھایا اور روشانے آپیا کا نمبر ملانا چاہا لیکن پھر کال نہ ملائی اور فون ہی بند کرتے وہیں زمین پر بیٹھتے ہی چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر رو پڑی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

چھوڑنا ہی تو آسان نہیں تھا، شوق اور پسند کے چکر میں وہ آہل کو واقعی دل میں بسا بیٹھی تھی اور اب سمجھ سے باہر تھا کس سے مدد مانگے جبکہ آہل اور روشانے کو تو اگلے دو ہفتے تک بھی علم نہ ہو سکا کہ نا صرف شیز اکی منگنی ہو

چکی ہے بلکے ایک ہفتے مزید بعد اسکی شادی ہے اور سب تیاریاں بھی مکمل ہو چکی ہیں۔

شیز انے اپنا فون بند کر دیا تھا جس سبب روشانے نے دو ہفتے جیسے بھی اور جہاں بھی کال کر کے شیز اسے بات کرنے کی کوشش کی وہ کوئی نہ کوئی بہانہ کر کے ٹالتی رہی۔

ان دو ہفتوں میں روشانے کا زیادہ وقت عمائمہ کی کیئر میں گزرا کیونکہ پارس کی بھی دو ہفتوں سے روٹین ٹف تھی، وہ بھی سنگاہ پور گیا دس بارہ دن رہ کر آیا تھا کچھ کاموں کو نمٹانے۔

عمائمہ دو ہفتوں میں چلنے پھرنے لگی تھی اور اسکا زخم بہتر ہوتے ہی پریسہ نے آہستہ آہستہ حاتب اور عمائمہ کی شادی کی تیاریاں بھی شروع کروادی تھیں۔

ان دو ہفتوں میں سہانہ کا اتا پتا صرف حاتب کے پاس تھا، وہ وہاں اپنا ٹرئٹمنٹ کروانے کے ساتھ فارس سلطان کی قبر کی تلاش میں بھی تھی، شاید وہ قبر ہی سہانہ کی الجھنوں کو حل کر سکتی تھی۔

جیکب مارک بھی اسمال شیز اری نامی دھکے کے تھرو ایکٹیو ہو چکا تھا جبکہ سئیرا کو ابھی تک ہدایت بابا سرکار کے زندان سے رہائی نہیں ملی تھی لیکن آج کل میں وہ اسے اک بڑے چارے کی صورت کسی کے آگے ڈالنے والے تھے بس پارس کی واپسی کا انتظار تھا۔

ایگل بھی دو ہفتے اپنے کام میں مصروف تھا لیکن چونکہ موہنی سے وعدہ کیا تھا تبھی دو ہفتوں کے فرار کے بعد وہ صبح کی فلائیٹ سے کیلیفورنیا پہنچا۔

آسیہ نے ہی اسے ائیر پورٹ سے ریسو کیا، سارا رستہ وہ مما کے منہ سے بس موہنی کی باتیں سنتا رہا اور خوش بھی تھا کہ موہنی اب صحیح معنوں میں محفوظ ہے۔

"کل بلڈ لگا تھا۔ لیکن آج جب میں نے آتے ہوئے بتایا کہ آبیل کو لینے جا رہی ہوں۔ خوشی سے اٹھ بیٹھی کے میڈ کے ساتھ مل کر تمہارے لیے کیک بیک کرنے کی کوشش کرے گی۔ تم اول تو کسی لڑکی کے قریب نہیں بھٹکے آبیل اور اب اک سولہ سترہ سال کی لڑکی کو اتنے پیارے ہو گئے ہو۔ میں اسے بیٹی نہیں بہو کی نظر سے دیکھتی ہوں۔ تمہارے ساتھ لگتی بھی بہت پیاری ہے۔ شادی کر لو"

مما کا یہ فیورٹ ٹاپک تھا، وہ ایسے کئی پرپوزل رد کر چکا تھا لیکن نجانے موہنی سے جڑا ہر معاملہ الگ کیوں محسوس ہوتا تھا، وہ بھلے کئی دن بعد آ رہا تھا لیکن ایسا تھا جیسے موہنی کا خیال پل پل محبوبیت کی سند پا رہا ہو۔

"مما میں دیکھ نہیں سکتا اور وہ مجھ سے آدھی عمر کی ہے۔ ویسے بھی شادی بہت چیزوں کو خراب کرتی ہے، جو ہمارا رشتہ ہے وہ سب سے پیارا ہے۔ ڈیڈ آپکو اور مجھے کتنی جلدی چھوڑ کر دنیا سے چلے گئے، موہنی چلی گئی تو آپکو اک اور میل ورژن آسیہ دیکھنی پڑی گی۔"

وہ ہمیشہ کی طرح ڈیڈ کی موت کو شادی ٹالنے کی وجہ بنا کر بچ جاتا تھا، آسیہ نے ڈرائیونگ کرنے کے بیچ گردن گما کر اداس نگاہ اپنے بیٹے پر ڈالی جو انکی زندگی کا غرور اور آنکھوں کا واحد نور ہو کر اندھیرے جیسی زندگی گزار رہا تھا۔

"تمہارے ڈیڈ نے جتنا ساتھ دیا۔ تمہاری صورت جینے کی وجہ دی وہ انکے جانے کے غم پر بہت بھاری ہے آبیل۔ کیا پتا موہنی جاتے جاتے تمہیں بھی کوئی ایسی جینے کی وجہ دے جائے۔ میں جانتی ہوں تھلیسیمیا پیشنٹ اک نہ اک دن ہار جاتے ہیں۔ لیکن مقدر میں انکے لیے بھی جو اچھا لکھا ہو، وہ ہو کر رہتا ہے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ چپ چاپ سن رہا تھا، یہ سب وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔

"پلیز مام۔مجھے اسکے لیے ور غلانے کی کوشش بند کریں۔وہ بچی ہے۔اور اگر ہماری شادی ہو بھی جاتی ہے۔کیا گارنٹی ہے کہ ہماری اولاد اس مرض کا شکار نہیں ہو گی؟یہ سب سوچنا بیکار اور دردناک ہے۔۔۔۔۔"

آبیل نے اس بار زرا برہمی سے روکا تو آسیہ کو چپ ہونا ہی پڑا۔

"تم میرا کلز پر یقین نہیں رکھتے۔میں رکھتی ہوں آبیل۔جس لیزر گن فائیر سے چہرے جھلس جاتے ہیں۔تمہاری آنکھوں کی بس بینائی گئی۔کبھی کبھی خدا ہمیں یونہی اپنے ہونے کا پتا دیتا ہے کہ وہ ہم سمیت ہمارے پیاروں کا کتنا بڑا نگہبان ہے۔خیر میں کچھ نہیں کہہ رہی۔اسکے ساتھ رہو شاید خود ہی تمہارا دل بغاوت کر جائے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

آسیہ صاحبہ اسکے بعد گھر پہنچنے تک خاموش رہیں اور آبیل کا دل سخت شور مچاتا رہا۔

گاڑی گھر کے پارکنگ یارڈ میں روکتے آسیہ باہر نکلیں تو وہ بھی ارد گرد نظریں گما کر پھیکے سیاہ سفید سائیوں میں اک نادیدہ رنگ ڈھونڈتا نظر آیا۔

"آجاو"

آسیہ نے اپنا ہاتھ آبیل کی طرف سہارے کو بڑھایا، وہ سمجھ گیا مما آجاو کے ساتھ ہاتھ بھی پھیلاتی ہیں۔

"سہارے پسند نہیں۔ لیکن آپکے سہارے کی بات الگ ہے۔"

اپنا ہاتھ تھما کر وہ خود تو مزاق میں بات اڑا گیا تھا لیکن آسیہ کی آنکھیں نم سی ہوئیں۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ لوگ گھر میں پہنچے تو کچن سے کھٹ پھٹ کی آوازیں سنے آسیہ کے ساتھ وہ بھی مسکرایا، موہنی کی میٹھی خوشبو چند ہفتوں میں ہی آبیل اسحاق کے گھر کا مکین بن گئی۔

"موہنا۔۔۔"

یہاں آبیل کے ہاتھ سے آسیہ کا ہاتھ چھوٹا وہیں وہ کچن سے بھاگتی سیدھی آبیل سے آلپٹی، اک پل تو آسیہ صاحبہ بھی پتھر اسا گئیں، آبیل کے چہرے پر لکھی گھبراہٹ دیکھ کر وہ ماں شرما کر کچن کا رخ کر گئی۔

"آتے ہی توپ کے گولے سا کون ملتا ہے موہنی۔۔۔۔کل تمہیں بلڈ لگا ہے۔اگر مجھ پہاڑ سے ٹپک کر یہیں ریزہ ریزہ ہو جاتی تو میں آنکھوں کا آندھا تمہیں اکھٹا بھی نہ کر سکتا"

اپنے ساتھ لگی موہنی کے ہاتھ بڑھا کر بال سہلاتے وہ جو بولا، وہ سمجھی تو نہیں پر اسکے بہت پاس ٹھہر کر ہنسی۔

"موہنا۔میں موہنی ہوں۔ہار نہیں جو گرتے ہی موتیوں میں بٹ جاوں گی۔آپ نے نیو بالوں کا ہیئر کٹ رکھا۔یہ چھوٹی سی پونی دیکھ کر مجھے میرا بچپن یاد آگیا جب بابا میرے چھوٹے چھوٹے بال ایسے قابو کر دیتے تھے"

موہنی اسکے کاندھوں تک آرہی تھی اور جیسے اسکے بالوں کو گردن میں بازو لے جاکر چھورہی تھی،وہ ہرگز کمفرٹیبل نہیں تھا، عجیب پورے جسم میں کرنٹ دوڑرہے تھے اور ایسی سچویشن کا سامنا اسے زندگی میں پہلی بار کرنا پڑا۔

"موہنی۔ تھوڑاتھکاہوں۔فریش ہولوں؟"

آبیل نے اسکے گردن سے لپٹے ہاتھ پکڑ کر ہٹاتے فاصلہ قائم کیا جس پر موہنی فوراسے خود پیچھے ہٹ گئی، تھوڑی شرمندہ بھی تھی۔

"میں کیک بیک کررہی ہوں۔ آپکو بریک فاسٹ میں وہی کھانا پڑے گا۔جائیں فریش ہوسکتے ہیں اب آپ"

وہ خود ہی کہہ کر پلٹی اور پھر اداس ہوکر اپنے ہاتھوں کو آنکھوں کے سامنے کیے دیکھنے لگی۔

"شاید انکو میرا اتنا فری ہونا پسند نہیں آیا۔ موہنی آگے سے انکے بالوں کو نہیں چھوئے گی۔ وہ ناراض ہو گئے تو میں کہاں جاوں گی۔ میں نہیں تنگ کروں گی یہ والا"

وہ کچن میں جاتے جاتے اتنا سب سوچ بیٹھی اور وہ وہیں کھڑا کچھ سوچنے سمجھنے کے قابل ہی نہ تھا بس ایسا لگ رہا تھا وہ جا کر بھی گلے کا ہار بنی رہ گئی۔

.._____..

"آہل۔۔۔ تمہاری شیز اسے بات ہوئی؟"

بلیک جینز پر بلیک ہی ہڈی پہنے سر پر ہیٹ کیپ کے اوپر ہڈی کیپ چڑھائے، شوز پہنے، روشانے جیم جانے سے پہلے آہل کے پاس آئی جو اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ آج روانگی کے لیے اہم شاپنگ کرنے جانے والا تھا۔

"نہیں۔ میرے پاس اس سے کہنے کو کچھ نہیں ہے ابھی اس لیے کال ہی نہیں کی۔ اور اسکے پاس میرا نمبر نہیں ہے"

آہل کے جواب پر وہ پھر سے شیز اکا نمبر ملانے لگی، آہل نے بھی جیکٹ پہنے پاس رکتے بے تابی سے نظریں روشانے پر جمائیں۔

"دو ہفتے ہو گئے وہ بات ہی نہیں کر رہی۔ جب کال کروں کہیں نا کہیں گئی ہوتی ہے۔ بالاج بابا اور عائشہ امی سے بھی دو بار بات ہوئی دونوں بار وہ سنجیدہ لگے۔ جیسے ناراض سے ہوں۔ تمہیں کیا لگتا ہے ایک چکر کراچی لگا آوں؟ شیز اکو تسلی بھی دے آوں گی کے گھبرائے مت۔ ممی کی قبر سے بھی ہو آوں گی۔ آئی مس ہر"

دو ہفتے انتظار کو بہت تھے تبھی روشانے اب جا کر ہی تسلی کرنا چاہتی تھی۔

"جیسا آپکو ٹھیک لگے۔ لیکن آپ نے ابھی تک بابا کو نہیں منایا۔ وہ ابھی بھی ویسے ہی گھورتے رہتے ہیں جیسے میں نے پیار نہیں گناہ کیا ہے۔ آپو میں نے دو ہفتے اس سے صرف اس لیے بات نہیں کی کیونکہ پھر میرا دل اسکے پاس واپس جانے کو چاہتا، ہمارا رشتہ باتوں کا محتاج نہیں۔ وہ ہر وقت میرے خیال

میں رہتی ہے۔ ہر وقت مجھے اپنے پاس محسوس ہوتی ہے۔ میں اس سے وعدہ کر کے آیا تھا کہ اسکے لیے یہاں جگہ بناوں گا۔ پر بابا کی بلاوجہ کی ضد مجھے بہت تکلیف دے رہی ہے۔ انکو کیا لگتا ہے شیز امجھے ان سب سے چھین لے گی۔ یار وہ ایسی نہیں ہے۔ آپ تو اسکے ساتھ رہی ہیں۔ جانتی ہیں"

آہل کے معصوم سے شکووں پر روشانے کا بہت دل چاہا اسے ساری سچائی بتائے پر ڈر رہی تھی کہیں آہل کو مزید ہرٹ نہ کر دے۔

"چلو تم جا کر اپنی تیاری مکمل کرو۔ میں دیکھتی ہوں اجکل میں پلین بنتا ہے تو۔ ابھی تین چار دن ہیں تمہاری روانگی کو۔ دیکھنا جب اللہ نے کن کہنا ہے سب ایک منٹ میں سیٹل ہو گا۔ چلو میں جیم کے لیے نکل رہی ہوں۔ تم ہو آو پھر مل کر ناشتہ کریں گے"

روشانے نے دو دن پہلے ہی جیم جوائن کی تھی کیونکہ پریسہ آنٹی کے بنائے کھانے کھا کھا کر اور عمائمہ کو کمپنی دے کر وہ بیٹھی رہتی تھی تبھی اپنا ننھا منھا

ویٹ بڑھتا فیل ہوا بس تبھی وہ یہ پنگاہ لے چکی تھی اور اسکی پارس کو خبر نہیں تھی کیونکہ وہ موصوف تو پچھلے دس دن سے روشانے کو دیکھنے کو بھی نہ ملے۔

"میری ہیلتھ کانشیز آپو۔۔۔ چلیں میں دو گھنٹے تک ملتا ہوں"

دونوں ساتھ ہی ہائے فائے کرتے نکلے، روشانے گاڑی میں آکر بیٹھنے ہی لگی جب پارس کی کال پر جنابہ دکھی ہو گئیں، پارس کا نام دیکھ کر ہی اتنے دن کی جدائی کا دکھ تازہ ہو گیا۔

"آپ بس دشمنوں کو نمٹانے کی پلاننگ میں ہی بزی رہیں۔ بیوی کو منہ نہ لگایئے گا گناہ ہو جائے گا۔ ہنہ۔۔ کیوں کال کی دس دن بعد؟"

جانتا تھا محترمہ کو شدید کمی ہو رہی ہے تبھی تو ہدایت بابا کے پاس ہی بیٹھا، جو اسکے لیے ناشتے کا کہلوا رہے تھے، پانچ منٹ پہلے ہی اسکی واپسی ہوئی تھی اور اب دو دن بعد پیر اسائیٹ واپس ان ہونے والا تھا۔

"یہ بتانے کے لیے کہ واپس آچکا ہوں۔ کسی کو میری یاد آرہی ہے تو آسکتا ہے ملنے۔ بائے داوے کہاں ہو تم؟"

پارس نے شرارت سے استفسار کیا۔

"میں جیم جارہی ہوں۔ یعنی آپ سے کہیں امپارٹنٹ کام"

روشانے نے منہ پھلا کر علم میں اضافہ کیا۔

"واٹ۔۔۔ اتنی سخت چپیڑیں مارنے والی کو جیم کی کیا ضرورت۔ یہاں آو خبردار تم نے الٹے سیدھے پنگے لیے۔ جو ہاتھوں کی گرمی نکالنی ہے آکر سئیر اپر نکالو وہ کل یہاں سے بھیجی جانے والی ہے۔"

پارس کا رعب جمانا اس وقت اسکی لیڈی کسی کھاتے میں نہ رکھنے کے موڈ میں تھی۔

"جی نہیں۔مجھے آپکی طرح سکس پیک،ڈولے شولے بنانے ہیں۔میں بہت بزی ہوں"

روشانے نے جان بوجھ کر چڑایا،خود ہدایت بابا انکی تکرار پر اپنے کام لگے مسکرا رہے تھے،انکے زخم مندمل ہو چکے تھے۔

"اوئے لیڈی پیراسائیٹ!دماغی توزان درست ہے تمہارا۔یہ کونسا نیا بھوت چڑھ گیا۔مار کھاو گی"

اس بار پارس نے سختی دیکھائی پر روشانے کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔

"اب لیڈی پیراسائیٹ ہوں تو تھوڑے مسلز تو بنانے پڑیں گے۔لوگ کیا کہیں گے ایسے تگڑے شیر کی اتنی سوکھی سڑی شیرنی"

وہ ہر جواب جیب میں لیے پھرتی چلتی پھرتی زچ کرتی مشین تھی۔

"تم میری جان ہو"

وہ اٹھ کر زرا ہدایت بابا سے دور جا رکا اور آواز بھی معنی خیزی سے دھیمی کرے روشانے کو بلش کروایا۔

"ہنہ"

وہ بگھڑی، پر دل میں لڈو پھوٹا اس اہمیت پر۔

"تم بہت سٹرونگ ہو مسیز پارس عیسی مغلانی۔ تگڑی ہو۔ یقین نہیں آتا تو آو مقابلہ کرتے ہیں۔ کہ کس میں کتنا دم ہے"

فون کے پار سے بھی پارس کے الفاظ کا مفہوم پہلے مسکراہٹ، پھر ایکسائٹمنٹ اور پھر لاج دلاتا محسوس ہوا، وہ بلش کی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"میں روشانے پارس عیسی مغلانی ہوں۔ ایسے بلانے پر

نہیں آوں گی۔ ٹھیک سے آفر کریں"

وہ پراسرار آپسراہ مغرور ہوئی۔

"میں سنگاہ پور سے کچھ نیارو مینس سیکھ کر آیا ہوں"

پارس نے مسکراہٹ کو لبوں میں دبا لیتے چنگاڑی بھڑکائی۔

"اب اتنے اچھے سے آفر کرنے کا بھی نہیں کہا تھا خدا کے بندے"

روشانے کی گھبرائی منمنائی آواز پر پارس کا قہقہہ چھوٹا اور اگر وہ اس قہقہے کے سحر میں کھو جاتی تو اتنے دور سے بھی پارس کی ہنسی کو نظر لگا بیٹھی تبھی خود کو فوری ہوش دلایا۔

"زیادہ ہنس کر مجھے پھنسانے کی ضرورت نہیں۔ آپکی ممی کے ہاتھ کے مزیدار کھانے ٹھوس ٹھوس کر میرے بیلی بٹن کے آس پاس فیٹ آگیا تھا۔ مجھے صدمہ ہو گیا تبھی دو دن پہلے ہی جوائن کی۔ پلیز یہ میرا شوق ہے ناں پارس۔ میں ویسے تو بہت بزی ہوں اپنی جان جیسی بہن کے ساتھ پر اگر ٹائم ملا تو رات کو اپنے حق پر ڈاکہ ڈالنے آجاوں گی"

پارس نے اس ڈکیٹ کی پلاننگ سنے بہت مشکل سے اپنے ہونٹوں کو حصارتی مسکراہٹ سنبھالی۔

"ڈاکے کی کچھ لگتی۔اپنے ہی حق پر ڈاکہ ڈالتے شرم نہیں آئے گی۔؟"

وہ بھی اسی کے رنگ میں رنگا تو جیسے اتنے سارے بورننگ دنوں کی تھکاوٹ زائل ہوتی محسوس ہوئی۔

"ناں جی۔۔یہ والی شرم جب بٹ رہی تھی تب میں اللہ سے آپ پر ملکیت کا حق لینے گئی تھی۔اکلوتی مالک ہوں مجھ سے ڈر کر رہا کریں۔ابھی آپ نے جیم کی بات پر مجھے ڈانٹا"

ایک لمحے میں مگر مچھ سے آنسو ادھار لیے وہ ناٹک کی سردارنی جھوٹا موٹا رویا شکوہ کر گئی۔

"اوہ خدا کو مانو میری مالک"

وہ بچارا ایسے الزام پر احتجاج کرتے منمنا اٹھا اور وہ اٹلی کے پیراسائیٹ کو بوکھلانے والی پہلی عورت بن کر جی جان سے اترائی تھی۔

"ہاہا۔۔۔مانتی ہوں ناں۔اٹوٹ یقین کے ساتھ۔ تبھی تو آپ سا کھویا اثاثہ واپس ملا۔ چلیں آج ایکسٹرا جیم لگاوں گی تاکہ اچھے سے آپکے سامنے سمارٹمس کے جلووے بکھیر سکوں۔بائے بے مروت ہسبنڈ۔دس دن بیوی کو منہ نہ لگانے والے اللہ اس کا آپ سے الگ حساب لے گا۔"

بنا سنے وہ اپنی ہی دبا کر کال کاٹ چکی تھی اور کتنی ہی دیر وہ گلاس وال کے پاس کھڑا ہنستا جانے کتنے گزر چکے اور آنے والے موسموں کو مبہوت کرتا رہا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب اور ابراہیم بھی دو ہفتے بزی ہی رہے تھے، ابراہیم قدرے نارمل نظر آنے لگا تھا پر اسکا دل قبر بن چکا ہے اس سے ہر کوئی واقف تھا۔

حاتب کی زندگی، بزنس۔ڈیلنگز مصباح منصور کے کومے سے واپسی کے انتظار کے ساتھ عمائمہ کے ساتھ گزر رہی تھی اور وہ بدل رہا تھا بالکل موسم میں آتی شدید تبدیلوں کی طرح۔۔۔

..._____..

"آپ کہاں جا رہے ہیں؟"

عمائمہ کی نیند گیارہ بجے ٹوٹی تو حاتب کو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے پہاڑ کی طرح جما کھڑا پرفیوم خود پر سپرے کرتا دیکھے وہ مندی مندی آنکھیں کھولے اٹھ بیٹھی۔

وہ پلٹا اور اپنے سحر ناک سراپے سمیت جب عمائمہ کی طرف بڑھا تو سوکھا حلق اور بنجر محسوس ہوا، جب وہ پاس بیٹھا تو عمائمہ کو ہوش تھامے رکھنے کے لیے پلکیں جھپکنی پڑیں، وہ اس قدر پرکشش اور ہینڈسم لگ رہا تھا، وائیٹ ٹی

شرٹ کے ساتھ بلیک جینز اور بلیک سی جیکٹ پہنے، گلے میں لٹکی ایک خطرناک سائن والی چین جبکہ پیر لوفرز میں مقید، وہ سنہری آنکھیں بنا پوچھے اگلے کا انکاونٹر کر دیا کرتی تھیں۔

"میرے آج سٹیچیز کھلنے ہیں۔پہلے ہوسپٹل پھر میری گلوما میں ایک میٹنگ ہے۔اسکے بعد مصباح منصور کو دیکھنے جاوں گا۔ڈاکٹر نے کہا ہے اسکے کومہ سے نکلنے کے چانس بڑھ رہے ہیں۔پھر ٹائم ملا تو اپنی گرل فرینڈ سے ملنے جاوں گا"

عمائمہ کی سوئی سوئی آنکھیں، اسکے جسم کی مدہوش خوشبو سبھی حاتب کو سنجیدگی سے نکالے آخری شرارت پر اکسا گئے۔

"گ۔۔گرل فرینڈ۔؟"

وہ اٹکتے ہوئے بولی، جیسے اسکی دنیا اس حوالے پر ڈول گئی ہو۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ہاں۔تم تو مجھے اتنی لفٹ نہیں کرواتی۔مجھے کمی ہو جاتی ہے تو ملنا پڑتا ہے لڑکیوں سے"

حاتب کی گہری آنکھوں کے طلسم سے بے نیاز وہ بس صدمے میں گری تھی، میٹھی براون آنکھیں بھیگنے لگیں۔

"تم ڈانٹو گی نہیں؟لڑو گی نہیں اس پر؟"

عمائمہ کو چپ چاپ دیکھتے حاتب کے اندر پھدکتے کیڑے نے ادھم مچایا۔

"آپ نے خود کہا کمی ہو جاتی ہے۔میں کیا کہوں اب"

درد بھرے لہجے میں جیسے بولی،حاتب کو جھٹکا دے گئی۔

"تم یہ نہیں کہہ سکتی تھی کہ میں کمی پوری کر دوں گی؟تم مجھے کھلی اجازت دے دو گی لڑکیوں کے پاس جانے کی؟عمائمہ تم سچ میں ایسا کرو گی"

حاتب کی آواز صدمے سے دبی اور ہاتھ عمائمہ کی کمر کے گرد لپٹ کر اسے اپنے چہرے کے پاس لے آیا۔

"میں ا۔۔اچھی نہیں ہوں ناں"

وہ یہ جملہ بول تو گئی پر حاتب نے جب اسکی سانسوں کے ساتھ سنبھلنے کے اختیار پر بھی شدید قبضہ جمایا تو اسکے جسم کی رگوں میں اپنی جنونیت اور غصے سے خون جما دیا، وہ جب پھڑ پھڑائی تب حاتب نے اسے انچ دور ہونے کی اجازت دی، وہ ہانپتی آنکھیں پھیلائے حاتب کو دیکھنے لگی۔

"تم اچھی نہیں ہو؟ تم اتنی اچھی ہو کہ پچھلے دو ہفتے میں مجھے ایسا لگا کہ میں سچ میں نئی زندگی جی رہا ہوں۔ صبح اٹھ کر تمہیں دیکھنا، رات سوتے وقت تمہارا یہ چہرہ نہارنا۔ تمہیں جب بھی دل اداس یا کمزور پڑے اپنے گلے لگا لینا۔ جب جذبات طلب بن کر جسم میں آگ بھرنے لگیں تو تمہارے جسم کی خوشبو محسوس کر کے تمہیں کس کرنا۔ یہ سب یہ اتنی عیاشیاں گناہ گاروں

جہنمیوں کو نہیں ملتیں۔مجھے لگتا ہے میں دنیا میں جنت پا گیا اور تمہیں فرق ہی نہیں پڑے گا میرے ادھر ادھر منہ مارنے پر۔غصہ آ گیا ہے مجھے"

وہ اب تک سانس بحال نہ کر سکی، حاتب کے الفاظ اسے بھی آگ کا شعلہ بنا گئے، فسوں خیزی دل و حواس پر بھاری پڑنے لگی۔

"پ۔۔پڑے گا۔آپ کسی اور کی طرف جا کر دیکھیں میں اسی وقت مر جاوں گی"

یہ سن کر حاتب کا غصہ بڑھا ہو پر دل میں اک کمینی سی راحت بھی اتری۔

"اور میں جیسے تمہیں مرنے دوں گا ناں۔۔بیوقوف لڑکی۔۔اپنی چھوٹی سی عقل میں بس میرے خیال رہنے دو۔سمجھی۔جا رہا ہوں"

زرا فاصلہ سمیٹے وہ اٹھ گیا، پر عمائمہ نے اسکا خوبصورت ہاتھ اپنے ملائم گرم ہاتھ میں شدت سے دبوچ لیا۔

"مس کروں گی آپکو"

عمائمہ کی سانسیں بحال دیکھ کر حاتب کا دل پھر سے سلگا اور اس لڑکی کی جان نکالنے کی سوچ آئی لیکن وہ خود کو جیسے سنبھالتا تھا، بچارے کا دگنا خون جل جاتا، وہ اتنا اٹیچ ہو چکا تھا کہ اگر وہ دیکھائی نہ دیتی تو حاتب کا جسم، دل دھواں چھوڑنے لگتا۔

اگر یہ کہا جائے کہ عمائمہ کو اب تک حاتب سے اسکے زخم اور خود حاتب کی احتیاط نے بچا رکھا تھا تو یہ غلط نہ ہو گا۔

"ایم والے پیار سے زیادہ اگر تم مجھے کے والا پیار کرو میں جلدی پگھل سکتا ہوں۔۔۔بائے"

جناب گردن اکڑا کر حکم صادر کیے اپنے جلوے اور خوشبو سمیٹ کر نکل گئے اور عمائمہ پر اتنی نیند لینے کے باوجود بھی خماری از سر نو چھا گئی۔

اف غضبناک تھا عمائمہ کا لاج کھاتے، چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر ہنس پڑنا۔

.._____..

جیم سے نکل کر روشانے واپس گاڑی میں آکر بیٹھی تو فون دیکھا جہاں شیز اکی ایک مس کال تھی، ورک اوٹ اور زومبا کلاس کے بیچ اس نے فون کو سائلنٹ کیا تھا تبھی دیکھ نہ سکی۔

فوراسے کال بیک کی، شیز اجو فشی ڈونا بس ابھی پہنچ کر تمام مچھلیوں کو کھانا دے رہی تھی، ریک پر رکھے فون کی رنگنگ پر پلٹی اور فون تک آئی۔

"شیز ا!میری جان کہاں ہو۔کیوں تم سے بات نہیں ہو پا رہی۔ابھی سچی میں کراچی آنے کا سوچنے پر مجبور تھی اگر تم اب بھی کال نہ کرتی"

ناچاہتے ہوئے بھی روشانے کی آواز سن کر اسکا ضبط سا بکھرنے لگا، شیز انے بہت کوشش کی پر آنکھیں بھیگ سی گئیں۔

"باجی گھر کے ساتھ فشی ڈونا میں بھی کام بہت بڑھ گیا تھا بس وہیں بزی رہی۔ میں خود آپکو بہت مس کر رہی تھی۔ کیسی ہیں آپ؟ آپکی شادی کب تک ہو رہی ہے۔؟"

بہت مضبوط لہجے میں بھلے شیز انے جواب دیا ہو پر روشانے، اسکی آواز کی نمی بنا غور بھانپ گئی۔

"میں مل کر بتاوں گی تمہیں اپنی شادی کے بارے میں۔ ہو چکی ہے لیکن حاتب سے نہیں۔ یہ سب فون پر بنانے والا نہیں۔ دوسری بات تم اداس کیوں لگ رہی ہو؟ کوئی مسئلہ ہے۔ عائشہ امی اور بالاج بابا سے بھی دو بار بات ہوئی وہ ٹنس نظر آئے۔ گھر میں سب ٹھیک ہے؟ کسی چیز کی ضرورت ہے تو بتاو۔ فشی ڈونا سے تم لوگوں کے گھر کا نظام ٹھیک چل رہا ہے۔ کوئی فائینشلی پرابلم تو نہیں،"

اپنے اندازے کے مطابق روشانے ہر طرح تسلی چاہتی تھی۔

"فشی ڈونا سے بہت اچھی اماونٹ آرہی ہے۔ان فیکٹ بابا آپکے نام پر اکاونٹ کھول چکے ہیں۔اضافی اماونٹ آپکی امانت کی صورت روز کی روز سیو ہو رہی ہے۔آپ پریشان نہ ہوں باجی"

روشانے مسکرائی،دل کو بہت سکون ملا یہ جان کر کہ اسکی چھوٹی سی دنیا اسکے اپنوں کے لیے فائدہ مند ہے۔

"الحمد اللہ۔پھر میرا بچہ کیوں اداس ہے۔آہل کے جانے کی وجہ سے؟"

روشانے وہی ذکر چھیڑ بیٹھی جو شیز اکی آنکھوں میں آنسوؤں کو واپس گھسیٹ لایا۔

"کون آہل۔میں تو بھول گئی۔آپیا اگلے ہفتے میری شادی ہے۔منان شیزار سے۔بابا کے دوست کا بھتیجا ہے۔اسی سلسلے میں مصروفیت چل رہی ہے"

روشانے کے چہرے پر سفیدی چھائی،اصل تکلیف دہ شیز اکا نارمل بتانے کا انداز تھا۔

ZubiniWebZone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"واٹ؟تم شادی کر رہی ہو۔مجھے بتایا تک نہیں"

روشانے گاڑی کا دوڑ کھولے باہر نکل آئی، سخت ذہنی تکلیف ہوئی یہ سن کر، شیزا مسکرادی۔

"آپ نے بھی تو نہیں بتایا۔ سمجھ لیں مجھے بھی یہ سب فون پر بتانا مناسب نہیں لگا۔ آپیا کسٹمر آیا ہے میں زرا دیکھ لوں۔ پھر بات ہو گی"

شیزا نے جلدی سے کہہ کر رابطہ توڑا جبکہ روشانے کی آنکھوں میں جمع تیر گی تو کم تکلیف کی عکاس تھی، اس طرف تو شیزا بالاج کا سانس بھاری ہو گیا تھا۔

"شیزا کی شادی۔۔۔۔آہل کیسے برداشت کرے گا۔اوہ میرے خدا۔مجھے ہاشم انکل سے بات کرنی ہو گی"

وہ جلدی سے گاڑی میں بیٹھی، اسکی اگلی منزل ہاشم مغدام کا ریزاٹ آفس تھا، وہ تیزی سے گاڑی پارک کرتی اندر بڑھی، اسے انکی تلاش میں زیادہ تردد نہ کرنا پڑا، اسے ہاشم بابا کے آفس تک جلد پہنچا دیا گیا۔

"آپ جانتے ہیں شیز اکی شادی ہو رہی ہے اگلے ہفتے۔ پلیز کچھ کریں۔ آہل بہت پیار کرتا ہے اس سے اور شیز ابھی مجھے تکلیف میں محسوس ہوئی۔ پلیز ہاشم بابا انکے لیے کچھ کریں ورنہ آپکو انکی آہ نہ لگ جائے۔ پلیز"

وہ جو کچھ فائلز کی ورک گردانی میں مصروف تھے، توجہ بھرپور انداز میں میز کے پاس آرکتی روشانے پر دی جو ہاتھ میز پر رکھے انکی طرف جھکتی سخت کرب کا شکار تھی۔

"شیز اکی شادی اگر طے ہو چکی ہے تو تمہیں سمجھ جانا چاہیے روشانے کہ وہ آہل سے پیار نہیں کرتی۔ کچھ تو کرتی وہ بھی اگر اسے آہل پسند ہوتا۔ سو اب آہل کے جذبات یکطرفہ ہوئے۔ میں اپنے بیٹے کو ایسے جذبات کے لیے کسی دلدل میں نہیں دھنسا سکتا۔ تم مجھ سے جان بھی مانگ سکتی ہو پر یہ نہیں۔ یہ واحد معاملہ ہے جس میں نہ تمہاری سنی جائے گی نہ پری کی۔ جا کر آہل کو بتاو اور سمجھاو کے اس خناس کے سحر سے نکلے۔ پرسوں اسکی نیوزی لینڈ روانگی ہے"

وہ شیڈو کے بے رحم دل سے واقف تھی پر اتنا پتھر ہو گا اسکا اندازہ نہ تھا، روشانے نے ہاتھ ہٹائے اور اٹھ کھڑی ہوئی، آنکھوں میں ٹوٹے مان کی کرچیاں تھیں۔

"اگر پارس آپکو کہیں پھر بھی نہیں سنیں گے؟"

اک آخری موہوم آس لیے روشانے نے سوال کیا جو ہاشم کی آنکھوں میں سرخی اتار لایا۔

"نہیں"

وہ منہ پھیر گئے۔

"اب سمجھی اپنے بیٹے کو قربان کرنے کی اہلیت کیسے آئی آپ میں، آپ تو بہت مضبوط دل کے ہیں شیڈو۔ آہل کے معصوم جذبات آپ اک چھوٹی سی ضد کی بھینٹ چڑھا کر اسکے کسی سکھ کو دیکھنے کی امید بھی مت رکھیے گا۔ وہ بہت پیور اور معصوم روح ہے۔ بکھر جائے گا۔ خیر جیسے آپکی مرضی۔ میں

آہل کو بتادوں گی کہ اسکی آپو اسے دیے وعدے اور یقین میں بری طرح فیل ہو گئی۔ تھینکیو ہاشم مغدام میری آنکھیں کھولنے کے لیے"

سخت مایوس ہوتی وہ یہ سب کہے بنا جواب سنے وہاں سے چلی گئی جبکہ ہاشم کا سکون بھی تباہ کر گئی، وہ باہر آئی تو اعصاب پر بے شمار تھکن محسوس ہوئی۔

"آہ آہل۔۔ میرے پیارے بھائی۔ مجھے معاف کر دینا"

خود کلامی میں ڈھیر سی اذیت لیے وہ گاڑی میں سوار ہوئی۔

جب تک پیلس پہنچی، پریسہ نے اسکا، عمائمہ اور آہل تینوں کا ناشتہ لگوا دیا تھا، عمائمہ بھی لیٹ اٹھی تھی، روشانے کو ابھی فریش ہونا تھا پھر ہی وہ ناشتہ کرتی تھی۔

"میری جان۔۔ بہت فریش لگ رہی ہے"

ناشتے کی میز پر بیٹھی عمائمہ کو دیکھتے ہی روشانے نے عقب سے اسکے حصار کر گال چومی، عمائمہ کی آنکھیں مزید چمکیں۔

"جی آپیا۔اب درد نہیں ہے تو مجھے اچھالگ رہا ہے۔ آپ نے میرے ایڈمیشن کا کچھ سوچا؟"

روشانے اس کے ساتھ ہی کرسی سنبھالے بیٹھی۔

"جی میری جان۔ تمہارے ایک ویک تک سٹیچیز کھل جائیں گے۔ پھر میں تمہارا ایڈمیشن فارم لے آوں گی۔ ابھی کچھ دن مزید بس ریسٹ کرو۔لاڈ اٹھواو اور پینٹنگ کرو بس۔حاتب کی بھی پرمیشن لے لو۔کیونکہ وہ تمہارا ہسبنڈ سو تم سے جڑی ہر چیز اسکے علم میں ہونی چاہیے"

وہ آپیا کی تاکید پر فرمابرداری اور مسرت سمیت مسکائی، حاتب کے سٹیچیز آج کھلنے والے تھے کیونکہ اسکا زخم ریکوور ہو چکا تھا مگر عمائمہ کے دوبارہ لگائے گئے سٹیچیز کی وجہ سے ڈاکٹر حمدان نے ایک ویک مزید دیا تھا۔

"ٹھیک ہے آپیا"

روشانے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر چومتی مسکرائی۔

"چلو میں فریش ہو کر آتی پھر کرتے ہیں ناشتہ۔"

روشانے نے اجازت لی اور اپنا فون اٹھاتی اٹھ کر اپنے روم کی طرف بڑھی، جاتے جاتے نظر آہل پر گئی جو تھوڑی دیر پہلے ہی آیا تھا اور میٹرس پر بیٹھا اپنا نیا لیپ ٹاپ چیک کر رہا تھا جب روشانے اسکے روم کا ادھ کھلا دروازہ مکمل کھولتی اندر جھانکی۔

"آہل"

وہ فوراً سے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر روشانے کو دیکھنے لگا جو اداس سی اندر چلی آئی۔

"شیزا تمہیں نہیں دے سکتی۔ آئی ایم سوری۔ اسکی شادی ہو رہی ہے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovels2018.com

آہل نے لیپ ٹاپ کسی فالتو چیز کی طرح میٹرس کی سطح پر پھینکا اور اٹھ کر روشانے کے روبرو آرکا۔

"ویٹ۔۔۔۔کیا کہا آپ نے؟اسکی شادی ہو رہی ہے۔لیکن وہ تو میرے ساتھ ہونی تھی۔اس کی شادی کیسے ہو سکتی ہے آپو۔وہ میری محبت ہے تو بیوی کسی اور۔۔۔۔نو میں ابھی پوچھتا ہوں کہ یہ کس قسم کا بیہودہ مزاق ہے"

آہل کے ایسے بدحواس ردعمل کی روشانے کو امید تھی پر وہ اس قدر تکلیف میں مبتلا ہو گا اسکا اندازہ نہ تھا،روشانے نے اسکے ہاتھ سے اسکا فون جھپٹ لیا۔

"تمہیں سمجھ نہیں آرہا۔اسکی شادی فکسڈ ہو گئی ہے۔اب کال کرنے کا کیا فائدہ ہے؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

روشانے کی آواز میں افسوس تھا، آہل نے روشانے کی بازو دبوچ کر بے دردی سے اسکے ہاتھ سے اپنا فون واپس کھینچا۔

"شادی ٹوٹ بھی سکتی ہے۔مجھے اس سے بات کرنی ہو گی"

روشانے تو اسکے وحشی انداز پر تھم گئی جو فون لیے شیز اکا نمبر ملاتا فون کان سے لگائے، دوسرے ہاتھ کی انگلیاں سر میں گھسائے بے قراری سے یہاں وہاں ٹہلنے لگا جیسے رکی سانس بس شیز اکی آواز سن کر بحال ہو گی۔

وہ جو رو رو کر دل ہلکا کر کے واپس ڈھیٹ بنی کسٹمرز کے ساتھ مسکرا رہی تھی، ہاتھ میں پکڑے فون پر آہل نام دیکھ کر اسکے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

وہ جلدی سے پلٹ کر واپس کاونٹر پر آئی اور فون سامنے رکھا، آہل کالز پر کالز کر رہا تھا۔

روشانے مزید یہ سب نہ دیکھ سکی اور کمرے سے چلی گئی پر آہل کی اذیت میں کمی نہ ہوئی۔

"مجھے انکی ایک کال لے لینی چاہیے تاکہ وہ معاملہ جو شروع ہی نہیں ہوا تھا، جڑ سے ختم ہو جائے"

زندگی بھر کی ہمت جمع کیے شیزا نے کال ریسو کر لی اور وہیں بیک سائیڈ بنے سٹنگ کاوچ ایریا کی طرف جا بیٹھی کیونکہ در حقیقت ٹانگیں کانپ رہی تھیں۔

"جی آہل مغدام۔کیسے کال کی آپ نے؟"

فون اٹھا کر وہ اجنبیت بھرے سرد لہجے میں بولی، آہل کو سانس آیا۔

"تم نے وعدہ کیا تھا میرا انتظار کرو گی شیزا؟"

آہل کی آواز میں ہوک، نمی، خزن اور آتش ساتھ اتر آئی۔

"میں نے یہ بھی کہا تھا، میرے والدین کا مجھ پر سب سے زیادہ حق ہے۔ایک ہفتے بعد شادی ہے میری۔اب آپکو آنے کی ضرورت نہیں"

Zubiinovels.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ ستم گر بن گئی، ایسے الفاظ جو اسے کہتے کرب گھیر رہا تھا، سوچا ہی نہیں کہ آہل پر کیسے قہر توڑیں گے۔

"میں برباد کر دوں گا تمہاری ازواجی زندگی"

وہ غصے سے پھٹ پڑا، وہ پھیکا سا ہنسی۔

"میں آپکے اس فیصلے کی تہہ دل سے عزت کروں گی، برباد لڑکی کا آباد گھر ویسے بھی اسے کچھ سوٹ نہیں کرے گا"

وہ آنکھیں بھیگو لیتی کال کاٹنے لگی پر دل کے ہاتھوں رک گئی کہ آہل کا جواب سن لے۔

"شیزا۔ میرے ساتھ ایسا مت کرو۔ میں آج ہی بابا کو منالوں گا۔ ان سے وجہ پوچھوں گا کیوں وہ ضد پر اڑے ہیں، میں کہوں گا مجھ سے سب لے لیں۔ نیوزی لینڈ جانے کا خواب تک بس مجھے میری شیزا دے دیں۔ تم مجھے بس ایک دن دے دو۔ اس آدمی کے بارے سوچنا مت۔ تم میری بیوی بننے

کے لیے دنیا میں آئی ہو۔ میں برداشت نہیں کر سکتا تمہیں کسی اور کے ساتھ"

وہ پچھتا رہی تھی کیوں اسکا جواب سننے کی خواہش کی، وہ تو پیروں اور دل تک زنجیر ڈالنے پر اتر آیا تھا۔

"آپکے بابا نے میرے بابا کی پتا نہیں کیوں انسلٹ کی ہے۔ یہ مجھ سے بھی برداشت نہیں ہوا۔ میں بابا کو ہرٹ نہیں کر سکتی آہل۔ انکی زبان کا پاس رکھنا میرا اولین فرض ہے۔ آپ اپنے بابا کو تنگ نہ کریں مجھے اچھا نہیں لگے گا کہ میرے لیے آپ کسی کی منت کریں، کسی کے آگے جھکیں۔ جا کر اپنے خواب پورے کریں۔ مجھ سے بہت اچھی اور بہتر مل جائے گی آپکو"

وہ اسے سمجھانے لگی کیونکہ شیز انے تو حالات سے سمجھوتا کر لیا تھا لیکن آہل میں ایسا صبر ہونا ناممکن تھا۔

"میرا اب سب سے بڑا خواب تم ہو۔ شیز ا ایک دن دے دو پلیز۔ میں تمہارے لیے جھکنے پر راضی ہوں۔ تم کسی اور کی ہو گئی تو میرا سر ویسے بھی کبھی نہیں اٹھ سکے گا۔"

وہ اسکی تکلیف پر پگھل سی گئی، امید ملی جیسے وہ سب ٹھیک کر دے گا۔

"اور اگر آپ بھی نہ منا سکے؟"

بہت آس سے وہ سرگوشی کی طرح بولی۔

"تو سمجھ جانا آہل مر گیا"

آہل کی آواز بھاری پڑی تو شیز ا کا دل۔

"پلیز آہل"

وہ سخت کرب کے سنگ بولی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"مجھے نہیں تھا پتا یوں فون پر کہوں گا۔ بہت خوبصورت طریقے سے تمہیں پرپوز کرنا چاہتا تھا، ممی بابا کی اجازت کے بعد تاکہ تمہاری ہاں ملنے ہی تمہیں لمحہ لگائے بنا اپنا بنالیتا لیکن سب سپائیل ہو گیا شیزا۔ آئی لو ویو سو مچ۔ پلیز کسی کی مت ہونا۔"

شیزا کی آنکھوں سے ویسے ہی آنسو بہہ رہے تھے پر یوں آہل کے اظہار نے اسے پھوٹ پھوٹ کر رلا دیا، وہ خود بھی تو بچوں کی طرح تڑپ رہا تھا۔

"ک۔۔ کل آپکی کال کا ویٹ کروں؟"

بہت دیر بعد وہ کچھ بول سکی۔

"ہاں۔۔۔"

وہ بھی بس یہی کہہ سکا۔

"اور۔۔۔ اگر آپکے بابا نہ مانے؟"

Zubinovels.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ ابھی بھی ڈری ہوئی تھی۔

"تو تم سمجھ جانا آہل مغدام، اپنی محبت سمیت کسی قبر میں دفن ہو گیا ہے۔۔ تم بھی ہو جانا بابا کی عزت پر قربان۔"

وہ مایوسی سے کال بند کرنے لگا جب شیزا کی بھاری ہچکی پر اسکا ہاتھ تھما۔

"آئی لو ویو ٹو آہل"

وہ جلدی سے بول کر کال کاٹ گئی اور آہل نے فون کان سے ہٹائے پھیکی سی سمائیل دی۔

"یہ سمجھتی ہے مجھے پتا نہیں ہے۔ تمہاری محبت سے ہی تو مجھے محبت ہوئی ہے شیزا اور تم پر میرے سوا کسی کا کوئی حق نہیں۔ مجھے بابا سے ابھی بات کرنی ہو گی کہ کیوں وہ مجھے شیزا نہیں دے رہے۔۔۔۔"

سارے کام پس پشت ڈال کر اس وقت آہل کے لیے بس یہی معاملہ زندگی اور موت کا مسئلہ بن چکا تھا۔

.._____..

ناشتے کے وقت موہنی کو کچھ ابڈامنل سویلنگ پین ہو گیا تو آسیہ نے اسے میڈیسن دے کر ریسٹ کرنے کہا جبکہ ناشتے میں خود آبیل کو کمپنی دی۔

کیک موہنی نے بنایا تو اچھا تھا پر اسکی تکلیف محسوس کرتے آبیل نے ایک بائیٹ لے کر ہاتھ پیچھے کر دیا۔

"دوبارہ مت کہیے گا کہ اس سے شادی کر لوں مما کیونکہ وہ تکلیف کے بنا بس جی لے یہی کافی ہے اسکے لیے۔وہ اٹھے تو بتائیے گا اس سے اوٹنگ کا پرامسس کیا تھا۔میں بھی ریسٹ کرنا چاہتا ہوں۔"

ناشتے کے نام پر بلیک کافی کا مگ لیے وہ اٹھا اور اپنے کمرے میں چلا گیا، آسیہ نے بھی میڈ کو کہہ کر برتن سمیٹوائے اور موہنی کو دیکھنے بڑھیں پر وہ درد کم ہوتے ہی چینج کر کے کمرے سے اسی وقت باہر نکل رہی تھی۔

"تم کیوں اٹھی میرا بچہ۔ریسٹ کرو آجاو"

آسیہ نے اسکو حصار میں لیے واپس روم میں جاتے کہا پر وہ بے چین تھی۔

"آسیہ مما۔انہوں نے کیک کھایا؟"

موہنی نے بے تابی سے چہرہ گما کر پوچھا۔

"ہاں ٹیسٹ کیا۔کچھ دیر سو جاو۔اٹھو گی پھر اسکے ساتھ گھومنے جانا۔وہ بھی سونے گیا ہے"

آسیہ نے اسکی تشفی کروائی پر ٹیسٹ پر موہنی کا گلاب چہرہ مرجھا گیا۔

"بس ٹیسٹ؟ کیا انکو پسند نہیں آیا؟"

آسیہ نے اسے میٹرس پر آرام سے بٹھایا پر وہ بہت زیادہ اداس تھی۔

"آیا ہے۔ورنہ ٹیسٹ کیا بائیٹ بھی منہ سے باہر نکال دیتا۔درد کم ہوا کچھ ؟"

وہ مسکرا کر پاس ہی بیٹھیں اسکے پیٹ پر ہلکا سا ہاتھ رکھ کر فکر مندی سے پوچھنے لگیں۔

"جی بہت کم ہے۔میں انکے پاس جا سکتی ہوں۔ان سے باتیں کر لوں تھوڑی سی؟"

موہنی کی حسرت تکتے آسیہ کا دل دکھا، عجیب سی کشمکش میں جو تھیں۔

"پر وہ تو سونے گیا ہے موہنی"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

آسیہ نے اسکے بالوں کو پیار سے سہلاتے اپنے بیٹے کی آسانی چاہی جو موہنی سے فرار کی ضد پر ہی بہتر تھا۔

"پر میں ان سے باتیں کرنا چاہتی ہوں۔وہ میرے فرینڈ ہیں اور مجھے میرے فرینڈ کی ضرورت ہے۔میں بس تھوڑی سی دیر بات کروں گی۔یا ایسا کرتی ہوں میں انکے پاس جا کر ہی سو جاتی ہوں ناں"

وہ یکدم ہی اٹھی تو آسیہ کے چہرے کی رنگت بدلی،وہ موہنی کو نا سمجھ نہیں سمجھی تھیں۔

"موہنی۔تم اسکے پاس نہیں سو سکتی بچے۔میں سو جاتی ہوں تمہارے پاس"

آسیہ نے اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرے پیار سے سمجھایا۔

"آپ غلط سمجھ رہی ہیں آسیہ مما۔میں اور وہ اچھے فرینڈز ہیں۔میں انکو لے کر کبھی ایسا ویسا نہیں سوچ سکتی۔میں نے توبہ کر لی ہے۔وہ بھی مجھے صرف موہنی ہی سمجھتے ہیں۔اپنی دوست"

موہنی نے آسیہ کا گریز محسوس کیا تو فوراً صفائی دی مگر آسیہ اچھے سے آبیل کی کنڈیشن بھانپ چکی تھیں بھلے پھر وہ جتنا جھٹلائے۔

"اوکے میرا بچہ۔جاو"

آسیہ اس وقت نہ اسے سمجھ پائیں نہ اپنے خدشے سمجھا پائیں اور وہ اجازت ملتے ہی واپس گلاب سی کھل اٹھتے کمرے سے چلی گئی۔

کافی ویسے ہی سائیڈ ٹیبل رکھے وہ چہرے پر تکیہ دبائے آکر سونے لیٹ گیا پر بند آنکھوں کے پار اسکی دنیا بیدار تھی،اب تو کھلی آنکھوں کے سامنے بھی خواہشیں ناچتی محسوس ہو رہی تھیں۔

"موہنا"

دروازہ کھلنے کے ساتھ موہنی کی آواز کانوں میں پڑی تو آبیل نے تکیہ منہ سے ہٹا کر آواز کے تعاقب میں نظر جمائی جہاں وہ دروازے کے ساتھ سیاہ سائے کی مانند کھڑی دیکھائی دی۔

"تمہارا درد ٹھیک ہو گیا جو ایسے چل پھر رہی۔آرام کیوں نہیں ہے تمہاری جان کو؟"

وہ برہم ہوا تو موہنی اسکے کمرے کو دیکھتی مسکرا کر اسکے پاس آ رکی جہاں وہ کنارے سے تھوڑا ہٹ کر لیٹا تھا۔

"میں کیک کا ریویو لینے آئی تھی۔ آپ کتنے تیز ہیں۔ کھا بھی لیا اور ایک لفظ کہے بنا آ گئے ادھر۔ چلیں بتائیں کیسا تھا؟"

موہنی نے لاڈ سے شکوہ کرتے اسی کنارے چھوڑی جگہ آبیل کے پاس ہی بیٹھ جاتے اس بار بھی آبیل کو بس سرسری دیکھا، اسے یاد تھا آبیل نے اسے سختی سے اسکے چہرے کی طرف دیکھ کر بات کرنے سے منع کیا تھا۔

ایگل نے زرا تکیہ سر کے پیچھے رکھتے سر اونچا کرے مسکرا کر اپنی غلطی تسلیم کرتے تائید کی۔

"اچھا تھا۔ میں کیک لوور نہیں تو ریویو یہی کہ آئیندہ بناو تو تھوڑا کم بنانا۔ لائک کپ کیک"

وہ شرارت سے بولا تو موہنی ہنس دی، کیونکہ آبیل اسے ان ڈائریکٹ کیک نہ بنانے کی ہدایت کر رہا تھا۔

"اوکے۔ کوئی خاص فلیور پسند ہے تو بتا دیں۔ اگلی بار وہ بنالوں گی"

موہنی اس بار اسے دیکھنے سے خود کو روک نہ سکی۔

"لیمن۔ لیکن بیکنگ خطرناک ہے۔ احتیاط نہ کرو تو ہاتھ بھی جل سکتا ہے"

وہ اسے نرمی سے اکیلے ایسے کام کرنے سے روکتے بولا۔

"نہیں جلتا۔ بابا اور پارس نے مجھے بیکنگ کا طریقہ بتایا ہوا کہ کیسے احتیاط برتنی ہے۔ کل میں پکا لیمن فلیور کپ کیک بناوں گی آپکے لیے"

موہنی کی زندگی اپنی ترجیحات سمیت بدل گئی تھی ورنہ جو اٹھ کر پانی نہ پیتی ہو وہ اتنا سب کرنے کا کبھی نہ سوچتی۔

"ٹھیک ہے۔اب جا کر ریسٹ کرو۔شام میں گھومنے چلتے ہیں۔ڈنر بھی باہر کراوں گا تمہیں"

آبیل مزید اسکا پاس بیٹھا دونوں کے لیے سیو نہیں سمجھ رہا تھا پر موہنی کو اس سے باتیں کر کے بہت اچھا لگ رہا تھا اور وہ اپنے اکیلے اداس کمرے میں بھی نہیں جانا چاہتی تھی۔

"میں آپکے پاس سو جاوں موہنا؟۔پکا پرامس تنگ نہیں کروں گی آپکو"

اسکی آواز کے ساتھ وہ اسکے لہجے کے اصرار کو محسوس کرتا ابھی سر ہلا ہی پایا تھا کہ وہ اسکے پاس ہی بیٹھے سے فورا لیٹی، پھر گھبراہٹ پر کروٹ آبیل کی طرف بدلی، وہ اسے ایسے ہی دیکھتا تھا جیسے کوئی چیز محسوس کی جاتی ہے۔

"میں تھوڑا تنگ کر لوں۔اچھے والا۔"

موہنی کے دوبارہ سوال پر آبیل اسحاق نہ سمجھی کی کیفیت میں ابھی سر ہلانے ہی لگا کہ وہ سر تکیے سے اٹھا کر اسکے سینے پر رکھ گئی، وہ دل دھڑکا جسے

دھڑکنا بھول گیا تھا، اور صرف سر اسکے سینے پر نہ رکھا بلکہ اپنا ہاتھ آبیل کے اطراف بے تکلفی سے لپیٹ گئی۔

"آپ کو دیکھ کر اور سوچ کر مجھے اچھے خیال آتے ہیں۔ موہنا میں آپکو کبھی بھی دور نہیں جانے دوں گی"

ملائم سرگوشی کرے وہ خود تو آنکھیں موند گئی پر آبیل اسحاق کی دنیا نیند سے جاگ گئی، وہ اسکے ہاتھ کو ہٹانے کے لیے اسکے ہاتھ کو اپنی کمر سے پکڑ کر پرے کرنے لگا مگر وہ مزید زور سے لپٹ گئی، اف موہنی ناسمجھ لڑکی۔

"موہنی۔ تم ایسے نہیں کر سکتی گڑیا۔ یہ اچھی بات نہیں۔ دیکھو میں انکمفرٹیبل ہو رہا ہوں"

وہ مزید نہ چپ رہتے اسکے ہاتھ کو پکڑ کر موہنی سے زرا دور ہوا تو وہ چہرہ اٹھا کر آبیل کے چہرے کی الجھن اور پریشانی دیکھتے خود ہی اپنا سر اسکے سینے سے واپس اٹھا کر جلدی سے اٹھ بیٹھی۔

"نہیں آپ کمفرٹیبل نہیں تو میں جا رہی ہوں موہنا پلیز آپ ایسے گندے منہ نہ بنائیں اریٹیشن والے۔ مجھے خیال کرنا چاہیے کہ آپ تھکے ہوں گے۔ آپ سو کر اٹھ جائیں پھر ہم باہر چلتے ہیں۔ میں تب تک اپنی کلاسیز لے لیتی ہوں۔"

جلدی سے اٹھ کر اپنے سلیپرز پہنے وہ وضاحت دینے لگی اور اس بیچ آبیل کو نہ دیکھا۔

"ادھر آو موہنی"

آبیل نے اٹھ بیٹھتے پیر نیچے اتارتے ہوئے اسے دیکھتے اپنا ہاتھ بڑھایا تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی اسکے پاس آ رکی اور اپنا ہاتھ آبیل کے ہاتھ میں دیا جسے آبیل نے دباتے ہی اپنے ساتھ لا بیٹھایا۔

"دیکھو موہنی۔ فرینڈز کے بیچ کچھ حدود ہونی چاہیں۔ تم چھوٹی بچی تو ہو نہیں۔ اچھی سمجھدار سولہ سترہ سال کی لڑکی ہو۔ میں کبھی نہیں چاہتا

تمہارے مجھے لے کر یہ معصوم اور پیارے خیالات اپنا کوئی رخ بدلیں۔نہ میں یہ اپنے لیے چاہتا ہوں۔ تمہیں یہ سب سمجھانے کی ضرورت نہیں کیونکہ تم اچھے سے انسانی ضروریات کو سمجھتی بھی ہو اور پرکھ بھی چکی ہو۔وہ سب بہت مشکل سے چھوٹا ہے پیچھے تو اب تمہیں اپنا خیال رکھنا ہے۔ مجھ سے بھی ایسے کلوز نہیں ہونا جو کسی بھی قسم کا ان سیو خیال مائینڈ میں لانے کا سبب بنے۔ تم سمجھ گئی"

وہ اسکے ہاتھ کو دباتا اسے سب بہت اوپن طریقے سے کہہ رہا تھا اور موہنی نے فوراسے سر ہلاتے مسکرا کر جب آبیل کو دیکھا،وہ آنکھیں اس پر سے ہٹا کر موہنی کے ہاتھ پر ڈال گیا۔

"اگر کبھی میرے یا آپکے خیالات بدلتے ہیں تو آپ مجھ سے میرج کر لینا۔اس میں کیا ہے موہنا؟"

وہ اسے واپس دیکھنے پر مجبور ہوا، بہت شدت سے آج وہ چہرہ دیکھنے کی تمنا دل میں سلگی۔

"میرج بہت بڑی چیز ہے۔ تم ناسمجھ ہو ابھی۔ میں چاہتا ہوں تم جب تک جیو بے فکر اور آزاد رہ کر جیو"

آبیل نے اس بار نظریں سامنے غیر مرئی نقطے پر جما کر سپاٹ لہجہ اپنایا۔

"ہم وہ سب گند انہیں کریں گے ناں۔ ہم اچھی والی کس ہگ والی میرج کر لیں گے۔ جیسے فینٹسی لو وسٹوریز میں دیکھاتے ہیں"

موہنی کے ایسے جواب پر آبیل کا دماغ سا چکرایا، دل تو اسے سخت ڈانٹنے کا کیا پر اسکی کنڈیشن پر رحم آگیا۔

"تم اپنی ہی بات سے پھر رہی ہو۔ انسان میں اک وقار ہونا چاہیے اپنے کہے پر قائم رہنے کی ہمت ہونی چاہیے۔ ویری بیڈ موہنی"

وہ اسکے ناراض ہونے پر فوراسے آبیل کا پھیرا چہرہ اپنی طرف گما گئی۔

"میں نے صرف آپکے کہیں کھو جانے کے ڈر سے کہا ایسا۔مجھے گندا نہیں سمجھیں موہنا"

وہ روہانسی ہو کر یقین دلانے لگی، آبیل نے اسکا چہرے سے جڑا ملائم ہاتھ ہٹا دیا۔

"تم گندی نہیں ہو موہنی۔دوبارہ ایسا کہا تو تھپڑ ماروں گا۔"

بازو اسکے اطراف لپیٹ کر اپنے سینے لگایا تو وہ روسی پڑی۔

"موہنا۔میں اس بار سچ بول رہی ہوں۔میں بس سب سے دور کر دی جاتی ہوں تو ڈر گئی۔اتنا اچھا تو بابا کے پاس بھی نہیں لگا جتنا آپکے پاس لگتا ہے۔میں ہر وقت آپکی آنکھوں کے لیے گاڈ سے پرے کرتی رہتی ہوں۔میں نے آپکو بہت یاد کیا۔کچھ ایسا کر دیں کے میں آپکے ساتھ ہمیشہ رہ سکوں۔جب تک زندہ ہوں۔مجھے اپنی ساری حدیں اب پتا ہیں۔میں اب

اس گندے فیز سے نکل آئی ہوں۔ آئی پرامسس اپنی اس بات پر آخری سانس تک قائم رہوں گی۔ مجھ سے میرج کرلیں لیکن ویسی نہیں جیسی پارس نے کی۔ جھوٹی۔ رئیل والی۔ تاکہ جب جب آپ کیلبر یا واپس آئیں۔ ہم بنا کسی ڈر کے ایک دوسرے کے ساتھ بہت ساری مستی کریں۔ ٹائم گزاریں۔ آپ نے دوسری والی میرج تو نہیں کرنی، آپکی مما نے بتایا آپ نے کسی کو لفٹ نہیں کرائی آج تک۔ تو یہ سپیشل میرج ہی سہی۔ کیوٹ والی۔ ہم کس کو بھی نکال دیں گے وہ بھی اچھی نہیں ہوتی۔ ہم بس ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر ایک دوسرے کا ساتھ دینے والے ہسبنڈ وائف بن جاتے ہیں۔ بتائیں مجھے کیا اس کے بعد بھی موہنی کا وقار گرا ہوا ہے"

آبیل کے دماغ میں اس وقت موہنی کی گفتگو دھماکے کر رہی تھی، وہ سمجھ نہ پایا یہ اسکی لائف میں ہو کیا رہا ہے، کیوں کائنات کا ہر زرہ اسے برباد کرنے کی ٹھان چکا ہے۔

"موہنی۔ ہم اس پر پھر بات کریں گے۔ ابھی تم جاو۔"

آبیل کے سرد لہجے پر وہ سچ میں ڈری تو کوئی اعتراض نہ کیے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اوکے۔جارہی ہوں۔مجھے آپکے آنسر کا انتظار ہے۔"

وہ سرگوشی سے بھی مدھم آواز میں بولی اور جلدی سے اسکے روم سے نکل گئی، آبیل نے اسکے اوجھل ہوتے ہی نظر دروازے پر ڈالی اور وہیں سر پیچھے کو گراتے گرااور آنکھیں موندتے ہی واپس تکیہ کھینچ کر چہرے پر کر لیا کیونکہ ابھی وہ سخت غصے اور اذیت میں تھا کہ خود کو نارمل کرنے کی شدید ضرورت محسوس ہو رہی تھی اور ستم کہ آبیل اسحاق کو اس وقت اپنا آپ قابل ترس اور نفرت ایک ساتھ محسوس ہو رہا تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

..._____...

ایس مروہ مرزا کے مزید ناولز پڑھنے کے لیے ویب سائیٹ ضرور وزٹ کریں۔

www.smerwamirzanovels.com

آہل کے گھر سے چلے جانے کی وجہ سے عمائمہ اور روشانے نے ہی ناشتہ کیا، حالانکہ روشانے کے حلق سے نوالا اترنا مشکل تھا، پر اس نے عمائمہ کو کمپنی دی۔ ناشتے کے بعد پریسہ، عمائمہ کو لے کر ہوسپٹل نکلیں کیونکہ اسکا ریگولر چیک آپ تھا اور حاتب ممی یا روشانے کی ہی ذمہ داری لگا کر گیا تھا کیونکہ اسکا دن آج ایکسٹرا بزی تھا۔

ناشتے کے بعد روشانے نے روم میں آکر پین کلر لی اور سونے لیٹی کیونکہ سر شدید درد میں تھا۔

حاتب کے سٹیچیز اوپن ہو گئے پر ڈاکٹر حمدان نے اسے ابھی بھی وزن اٹھانے یا بہت زیادہ جھکنے سے منع کیا۔

ابراہیم اسکے ساتھ ہی تھا اور اپنی ذمہ داریوں والی لائف میں بھلے واپس آ گیا ہو پر اسکی رہی سہی مسکراہٹ بھی اجڑ گئی تھی۔

"یہ ڈاکٹر چاہتا ہی نہیں میں کھل کر رو مینس کر پاوں۔۔۔۔"

حاتب نے ہوسپٹل سے نکلنے کے بیچ جان بوجھ کر یہ جملہ کہا کہ شاید ابراہیم اسے چھیڑے پر وہ تو ہوائی مخلوق بنا اب بس ہاں یاناں والی مشین بن چکا تھا، حاتب پلٹا اور ہلکی سی چپیڑ ابراہیم کے سر کے پیچھے ماری، ابراہیم نے منہ بسورتے حاتب کو دیکھا۔

"یہ کیوں ماری؟"

ابراہیم نے اسکے ہتھورے ہاتھ کی ہلکی چپت پر بھی کراہتے اپنا سر سہلا کر اس ظلم کی وجہ جاننی چاہی۔

"اس لیے کہ تمہیں اب ہوش میں آجانا چاہیے۔ میں کیا دو ہفتے سے کسی دیوار میں چُنا ہوں جو تم بولتے نہیں۔ تمہارے ساتھ مجھے چُنوائی ہوئی انار کلی

والی فیل آرہی ہے۔اب بس کرو ابراہیم آفندی۔کیا ساری زندگی سہانہ کے کیے کا ماتم منانے کا پلین ہے۔ایسے تمہاری صلاحیتوں کو زنگ لگ جانا ہے جو آگے ہی گنی چُنی ہیں"

حاتب کی چڑبر حق تھی تبھی تو ابراہیم کو شرمندگی سی گھیر گئی۔

"مجھے ایک بار بتادیں وہ کہاں ہے حاتب سر۔صرف ایک پانچ منٹ کی ملاقات۔اسے بتانا چاہتا ہوں کہ اب وہ مرے یا جیے مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔"

ابراہیم کے اندر کی گھٹن نکلی پر حاتب اسکی خام خیالی پر محظوظ کن ہنستا گاڑی میں سوار ہوا،ابراہیم نے بھی برا سا مناتے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔

"تمہارا یقین کون کرے گا؟"

حاتب نے تمسخرانہ لہجے میں گردن گما کر گاڑی سٹارٹ کرتے ابراہیم کو چنگاری لگائی۔

"کرے گی یقین۔اسکے اچھے بھی کریں گے"

وہ سخت غصے سے بولا۔

"تو پہلے اسکے اچھوں کو کروادو یقین پھر اُس کو یقین دلانے کا سوچنا،یعنی مجھے۔۔وہ ایک اچھے سائکیٹرسٹ سے ٹریٹمنٹ لے رہی ہے۔اسکے سیشن چل رہے ہیں۔ٹائم دو اسے بھی اور خود کو بھی۔اپنے کیے کی تلافی کرے گی اور نارمل ہو کر واپس آئے گی"

حاتب نے آخر راز افشاں کر ہی دیا،ابراہیم کو الگ ہی جلن نے گھیرا۔

"کیا نام ہے اسکے سائکیٹرسٹ کا؟کم از کم یہ تو بتا دیں سر؟"

ابراہیم کی منت سماجت پر انطالیہ کے امیر کو ترس سا آیا۔

"آبیل اسحاق۔یہاں کا فیمس نیورولجسٹ ہونے کے ساتھ سائکیٹرسٹ بھی ہے۔میں ملا نہیں لیکن اسکے سیکرٹری سے پبلک پیشنٹس ڈیٹیل نکلوائی

تھی۔ جن میں سہانہ مغدام بھی شامل ہے۔ میں خود یہی چاہتا تھا کہ وہ اپنی الجھنیں سمجھ کر انکا پہلے علاج کروائے۔ اب تم اگر آبیل اسحاق سے ملنے نکلے یا مجھے پتا چلا تم نے اسکے کلینک کا چکر لگایا ہے۔ میری گن ہو گی اور تمہارا سینہ"

حاتب نے بتایا تو لیکن اختتام دھمکی پر کیا اور ابراہیم کو آگ لگی تھی کہ سہانہ کسی میل کے پاس گئی تو کیوں۔

"اچھا۔ تو آپ ٹیپیکل سالے بننے کی کوشش کریں گے اب؟"

ابراہیم کی چپڑ چپڑ اب خود ہی حاتب کا دماغ شارٹ کر گئی، دل چاہا واپس اس کو دیوار بناڈالے ایک ہی جھانپڑ سے۔

"ابراہیم۔ میں ٹیپیکل سالا بناناں تو پہلے تو اپنی بہن پر تمہاری جو یہ بچپن سے غلط نظر ہے اس پر تمہیں الٹالٹکاوں گا۔ سمجھے؟"

ابراہیم نے فوراسے شرمندہ ہوتے رحم طلب نگاہ ڈالی کیونکہ امیر صاحب آج بات بات پر کاٹنے والے ناگ بنے تھے۔

"سمجھ گیا سر۔پر وہ غلط نظر ہر گز نہیں ہے"

ابراہیم کو اب عافیت چپ ہونے میں ہی لگی، جبکہ ابراہیم کو سہما دیکھ کر حاتب جیسے دبادبا مسکرایا، یہ کمینی شرانگیز خوشی اسکے چہرے پر کچھ سوٹ بھی ظالم حد تک پیاری کرتی تھی۔

.._____..

"سب سے پہلے تو تم یہ یاد رکھو کہ میں تمہارا باپ ہوں اس لیے اپنی آواز بلند کرنے کا سوچنا بھی مت میرے آگے"

وہ تند آندھی بنا بابا کے ریزاٹ آفس آیا اور جہاں جہاں سے پھنکارتا گزرا، سٹاف کے ممبرز تک چہہ میگوئیاں کر رہے تھے کہ جانے کیا بات ہو کہ اتنا پیارا اور ناٹی سا آہل آج اس طرح وحشی بن کر آفس آیا ہے۔

بابا کی تنبیہہ پر وہ انکے سامنے آرکا، اسکے روم روم میں اذیت ہلکورر ہی تھی۔

"اور آپ جو بلاوجہ اپنی ویلیو میرے آگے کم کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ مسئلہ کیا ہے۔ جب خود لو و میرج کی ہو انسان نے تو اتنی ہمت ہونی چاہیے بابا کہ اولاد کو بھی اسکی کھلے دل سے اجازت دیں۔ آپ جانتے ہیں میں بدتمیز نہیں ہوں۔ میں بس یہاں آپ سے وہ وجہ پوچھنے آیا ہوں جس سبب آپ میری اور شیزا کی شادی کے خلاف ہیں"

وہ بہت تمیز و تحمل سے بابا کی آنکھوں میں دیکھتا بولا پر بارہا نظریں جھکائیں جب جب ادب ملحوظ خاطر رکھنے کی کوشش کی، جیسے خود بھی یوں سوال کرنے پر بُرا محسوس کررہا ہو۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

ہاشم اپنی جگہ سے اٹھ کر میز کرسی کے بیچ سے سرکتے باہر آئے اور آہل کے سامنے آکر تن گئے، چہرے پر سنگلاخ چٹان سی سختی چھائی۔

انھیں بنا غور آہل کے اندر کی شدت نظر دیکھائی دی جیسے وہ شیزا کے لیے کسی سے بھی لڑ جائے گا۔

"کیا اتنی وجہ کافی نہیں کہ میں روک رہا ہوں۔ میں نے کبھی تمہیں کسی چیز سے روکا آہل۔ تم پارٹی کرو یا دوستوں کے ساتھ مستی۔ گرل فرینڈز بناو یا کلبنگ۔ نہیں روکا ناں۔۔۔۔"

وہ بابا کی تمہید پر انکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں بھر گیا، اک آخری بار انکو اپنی کیفیت کا ادراک کروانا چاہا کہ وہ شیزا کے لیے کس قدر سنجیدہ ہے۔

"یہی تو۔ آپ نے ان سب بُری چیزوں سے جب منع نہیں کیا تو میرے ایک اچھے فیصلے کو کیوں رد کر رہے ہیں؟ شادی تو بہت ذمہ دارانہ فیصلہ ہے۔ میں یہ سب بُری چیزیں بھی چھوڑ دوں گا۔ میں شیزا کو اپنے ساتھ نیوزی لینڈ لے جاوں گا۔ ہم ساتھ خوشی سے رہیں گے۔ میں اپنے خواب پورے کروں گا جو آپکی بھی بہت بڑی وش ہے۔ بابا وہ عام لڑکیوں جیسی

نہیں ہے۔اسے میرے بینک بیلنس میرے سٹیٹس تک کی کوئی لالچ نہیں۔وہ چند بے جان پھولوں پر خوش ہونے والی لڑکی مجھے دوبارہ کبھی نہیں ملے گی۔اسکی شادی فکسڈ ہو گئی بابا۔پلیز مجھے اجازت دیں میں جاوں،اسے اس سب سے بچا کر اپنے ساتھ لے آوں۔وہ بھی مجھ سے پیار کرتی ہے۔اس نے یہ کہا۔اس نے ایک دن دیا ہے۔بابا یہ ایک دن اگر ضائع ہو گیا تو میری پوری زندگی کو نگل لے گا۔"

اپنے سامنے اپنے بیٹے کی یہ دلسوز حالت شیڈو کی روح لرز رہی تھی پر ستم وہ کسی صورت بھی خود کو ہاں پر آمادہ نہیں کر پا رہے تھے۔

"آہل۔یہ سب وقتی ہے میرے بیٹے۔ہوش میں آو۔وہ تمہارے لیے بہتر نہیں ہے نہ وہ ہمارے مغدام خاندان کے تقدس کے لیے بہتر چوائز ہے"

ہاشم کی ایک سی رٹ پر آہل نے بابا کے ہاتھ چھوڑ دیے اور دو قدم دور ہوا،اسکا دل پھٹ سا رہا تھا پر باپ دیکھنے سے قاصر تھا۔

"اوکے۔تو مجھے ایک سولڈ وجہ دیں۔قسم کھاتا ہوں پرسوں کے بجائے آج ہی نیوزی لینڈ چلا جاوں گا۔ایک وجہ دے دیں جس سے لگے وہ میرے یا میرے اس مغرز خاندان کے لیے ان سیو ہے۔ٹیل می بابا۔۔۔پلیز"

آہل کی آواز تیز ہوئی،ڈوبی اور آخر تک رند گئی۔

"وہ کسی کا ناجائز خون ہے۔عائشہ اور بالاج کی بیٹی نہیں ہے۔کچرے پر ملا اک گناہ ہے جسے ان دونے تو پال لیا بے اولادی کے سبب لیکن مجھے ایسی کوئی مجبوری نہیں کہ اسے انطالیہ کے مستقل کے امیر کے لیے چنوں،اپنے معزز خاندان کی بہو بنالوں۔اب تیاری کرو۔آج ہی نیوزی لینڈ جاو یہی بہتر ہے۔تمہاری آج شام کی فلائیٹ کنفرم کرواتا ہوں"

اپنی بات جھوٹ،بربریت اور سفاکیت کی تہہ میں لپیٹے کہہ کر ہاشم نے اسے پرے دھکیلا اور اپنے آفس روم سے فون لیے نکل گئے جبکہ آہل پر اک لمحے میں کیسی کیسی قیامت گزر گئی،یہ بس وہی جانتا تھا۔

"میری محبت بننے کے باوجود وہ آپکے لیے ناجائز کیسے ہو سکتی ہے بابا، شیزا مجھے معاف کر دینا"

آہل نے شوز مارتے سنگل کاوچ الٹا، پھر غصے سے وہاں آفس کے مڈ پر رکھے ٹیبل پر پڑا مہنگا واس ہاتھ مار کر فرش بوس کیا، بابا کی چیئر کے عقب میں جاتے ہینگ پینٹنگ اتار کر سامنے میز پر دے مارتے وہ شیشے کا میز کرچیوں میں بانٹنے کے بعد، اپنا ہاتھ زخمی کرنے کے باوجود اسکے غصے میں کمی نہ آئی تو اپنی درد کرتی آنکھیں رگڑتا آفس سے نکل گیا، اسے دیکھ کر لگ رہا تھا وہ آج سب تباہ و برباد کر دے گا، ہر چیز کو آگ لگا دے گا۔

..._____...

"سنا ہے آپ اپنے مقصد کے بہت قریب پہنچ گئے۔ کب آرہے ہیں پھر۔ اف بہت مزہ آنے والا ہے"

فریدون کے چہرے پر خوشی اور سرور درج تھا جبکہ سامنے کمپوٹر سکرین پر ایک سیاہ ہڈی لوگو تھا جسکے پیچھے یقینا اسمال شیز اری بیٹھا تھا کیونکہ اسکا نام فریدون کی کمپوٹر سکرین پر صاف دیکھا جا سکتا تھا۔

"زیادہ ایکسائٹڈ ہونے کی ضرورت نہیں ہماری جنگ کسی عام آدمی سے نہیں بلکہ اب ہمارا مقابلہ اٹلی کے مالک، اٹلی کے خونخوار محافظ پیر اسائیٹ سے ہے جسکے پاس Ndrangheta کی مکمل پاور آچکی ہے اب کوئی بھی آئے وہ ماتحت ہی ہو گا، جیسے میں۔ تمہارے والا کام اب مجھے کرنا ہے پہلے۔ پیر اسائیٹ کو یہ یقین دلانا ہے کہ میں اسکے حق میں ڈیسوزایا جیکب جیسا نہیں۔ میں حقیقی اچھا سا تھی ہوں"

اسمال شیز اری کی صرف دبنگ آواز تھی جو فریدون کے کانوں میں سنائی دی تھی۔

"اگر ڈیسوزا انکل کو واقعی پیر اسائیٹ نے مارا ہوا تو آپ سوچ لیں پھر کہ سخت سیکورٹی کی ضرورت ہو گی آپکو۔ آپکا یہ جانباز آپکے لیے راستے آسان کرنے کے لیے ہی ایف پی کا حصہ بنا ہے۔ پھر بھی مجھے آپکی فکر ہے ڈیڈ"

یہ آخری حرف کہتے ہی فریدون جذباتی ہوا، وہ اسے ڈیڈ کہہ رہا تھا، یعنی اسمال شیزاری کا بیٹا تھا وہ، اور وہ بھی اکلوتا۔

"مائی سن۔ ڈیسوزا کو اس نے مارا ہوا تو یہ طے ہو جائے گا کہ پیر اسائیٹ کی یاداشت جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوا ہمیں۔ ڈیسوزا تو صرف حکم دیتا تھا۔ اسکے حکم پر تعمیل میں نے کی۔ کیا کریں اسے نرم دل سے پتھر دل بنانا ہماری مجبوری جو تھی۔ لیکن آئی نو وہ سب بہت زیادہ تھا۔ پارس دو سال کے شدید ٹارچر کے بعد بھی بچ گیا اور ڈیسوزا نے اسے Ndrangheta کی حاکمیت دی حالانکہ وہ خود ڈیزرونگ تھا۔ میں تھا اسکے پاس۔ بس تب مجھے لگا ڈیسوزا کو مرنا ہو گا لیکن وہ پارس اپنے ہی گناہ گار کو ڈیفینڈ کرتا رہا، وہ اسے باپ مانتا تھا۔ اور پھر جب میں ڈیسوزا کو مارنے کے قریب پہنچا تو پتا نہیں کس

نے پہلے ہی میرا شکار دبوچ لیا۔ یہ ساری الجھنیں مجھے کئی سال سے پاگل کیے ہوئے ہیں۔ کہ کہانی میں یہ باقی لوگ کون ہیں۔ بس اب حتمی فیصلہ ہو گا بیٹے۔ Ndrangheta اور اٹلی پر یا اسمال شیزار کی ملکیت ہو گی یا پیراسائیٹ کی۔ اب بیچ کی کوئی راہ نہیں بچی۔ میں پارس کو یقین دلاوں گا۔ اسکے لیے میں نے سئیر اجیکب کی ڈیمانڈ کی۔ سئیرا کے تھرو پہلے جیکب کا حاتمہ ضروری ہے تاکہ میدان میں بس دو تلواریں رہ جائیں"

اسمال کی بھیانک منصوبہ بندی سنے فریدون کھل کر مسکرایا۔

"آپ ہی ڈیزرونگ ہیں ڈیڈ۔ لیکن مجھے آپ سے ایک فیور چاہیے۔ اس ساری جنگ کے بیچ یاقوت کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔ پارس کے اینڈ کے بعد وہ آپکو مجھے میری قابلیت کے انعام پر دینی ہو گی"

فریدون کی ڈیمانڈ سن کر اب کی بار سکرین کے پار سے مست قہقہہ بلند ہوا۔

"اوہ۔۔ سبیل کا کیا ہو گا میرے بچے۔؟"

اسمال شیزاری کے لہجے میں شرارت تھی۔

"اسے کسی طرح مروادوں گا۔جان چھوٹے گی اس مصیبت سے۔ویسے بھی پہلے فارس کم تھا کہ اب اسکی وہ مسلط کی زبردستی کی منگیتر برداشت کروں۔آئی نیڈ یاقوت۔۔آئی نیڈ روشانے فارس۔پرامس می"

وہ بیتابی کی حد کرے باپ سے یقین چاہتا تھا۔

"اوکے مائی چائلڈ۔آئی پرامس۔سی یو۔ابڈیٹ دیتے رہنا"

دوسری طرف سے رابطہ کٹا تو دستک پر فریدون نے جلدی سے کال ڈیٹا ریموو کرے رولنگ چیئر گما کر یس کہا، سیبل نے اندر جھانک کر مسکرا کر فریدون کو دیکھا جس پر وہ بھی زبردستی مسکراتا۔

"کافی دیر سے آپ نظر نہیں آئے سوچا دیکھ آوں۔"

سیبل اندر نہ آئی، کیونکہ وہ کام کرتے فریدون کو کبھی تنگ نہیں کرتی تھی۔

"بس کام کام کام۔۔ڈونٹ وری آئی ایم اوکے۔اپنے ہاتھ کی ایک سٹرونگ کافی بھیج دینا"

فریدون نے کہہ کر جان چھڑوائی اور واپس کرسی گما گیا جبکہ سبیل اسکے ایسے سرد اور اکتائے رویے کی عادی تھی تو اب برا بھی نہیں لگتا تھا۔

وہ مرجھائے چہرے کے سنگ واپس آئی اور کچن میں کافی مگ لیے کافی بیٹ کی پر اسکا دھیان کہیں اور تھا۔

"مجھے بھی کافی ملے گی؟"

عقب سے انسپکٹر ہادی کی نرم پکار پر وہ فوراً سے مسکرا کر پلٹی اور سر ہلایا۔

"شگر مت ڈالنا"

ہادی کہہ کر واپس پلٹنے لگا جب سبیل حیرت کے سنگ اسے گھور کر پکاری۔

"پر تم تو ایکسٹرا میٹھی کافی پیتے ہو جہاں تک مجھے یاد ہے۔ڈائٹنگ شائٹنگ چل رہی ہے کیا ہنڈسم انسپیکٹر ہادی؟"

سبیل نے یونہی اس کو چھیڑ ڈالا، ہادی نے انسیت بھری نظر سبیل کی آنکھوں پر ڈالی، کیا بتاتا جب وہ پاس ہوتی ہے کوئی کڑواہٹ، کڑواہٹ نہیں رہتی۔

"نہیں۔ آج کافی تم بنا رہی ہو اس لیے شگر کی ضرورت نہیں۔ آفس میں بھجوا دینا"

ہادی تو کہہ کر چلا گیا پر سبیل کے ہاتھ تھم گئے، دل رک گیا، پورے جسم میں اک درد کی لہر اٹھی، کتنا ارمان تھا اسے کہ ایسا سب فریدون اسے کہتا لیکن اس شخص نے تو کبھی خود حال تک نہ پوچھا، آج ہادی کا یہ چھوٹا سا عمل اسے دہلا گیا اور دل چاہا کاش وہ فریدون جیسے بے حس کے بجائے کسی ہادی کا

ساتھ چن لیتی، افسوس تھا جو سبیل کو گھیر گیا اور افسوس علامت تھی اس چیز کی کہ اللہ اسے غلط انسان سے بچانا چاہتا ہے۔

.._____..

سر درد کے سبب وہ کچھ لمبا سو بیٹھی تھی، آنکھ کھلی تو انطالیہ میں شام کے چھ بج چکے تھے۔

وہ جلدی سے ہڑبڑا کر اٹھی، سر درد ٹھیک تھا پر آنکھیں بھاری ہو گئیں۔

فون کو اٹھا کر دیکھا تو پارس کی تین مس کالز تھیں، فوراً سے کال بیک کی جو اس وقت اپنے کچھ سٹاف کے ساتھ کھڑا سئیر امارک کے حوالے سے بریف کر رہا تھا، اسے اسمال شیز اری کے آگے ہی چارے کی صورت ڈالنے کی ڈیل ہوئی تھی کیونکہ سئیر اکے تھرو ہی وہ جیکب مارک سے نمٹنے والا تھا کیونکہ اسے سلو پائزن دینے کا پلین فلاپ ہو چکا تھا اور اس ڈیل سے درحقیقت اسمال شیز اری، پارس کو یہ بتانے کی کوشش میں تھا کہ وہ پارس کے ساتھ اتنا

بڑا راز تبھی شئیر کر رہا ہے کیونکہ وہ اسکا خیر خواہ اور ساتھی ہے لیکن پارس اب کسی کے ساتھ مل کر کام کرنے کے بالکل موڈ میں نہیں تھا۔

"باقی بریفنگ دس منٹ بعد"

پارس نے اپنے سٹاف سے معذرت کی اور فون لیے زرا کانفرنس روم سے باہر آیا اور کال ریسو کی۔

"صبح کے بعد کتنے گھنٹوں سے لاپتہ ہو۔ فکر ہو رہی ہے تمہاری۔ یہاں آجاو کچھ ضروری معاملات ہیں۔ مس بھی کر رہا ہوں"

وہ اٹھ کر بیٹھی، دھیما سا اہمیت پر مسکرائی پر پھر اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑی اپنے عکس کو تکنے لگی۔

"سوری پارس۔ میں شاید آج نہ آسکوں۔ کل ملوں گی۔ کچھ ضروری معاملات ہیں جنکو نمٹانا ہے یہاں"

روشانے کے انکار اسے اچھا نہ لگا۔

"کل میں واپس جا رہا ہوں بتایا ہے۔ اسکے باوجود تم نہیں آو گی؟"

پارس کی آواز سرد ہوئی جسکا روشانے کو بخوبی احساس تھا۔

"جی میں کل مارننگ میں آجاوں گی۔ شام تک آپکے ساتھ رہوں گی۔ آپ بھول رہے ہیں کہ میری بھی آپکے پیچھے ہی اٹلی روانگی ہے"

وہ ابھی بھی افسردہ تھی مگر پارس کو تو اسکا انکار کھائے جا رہا تھا۔

"ابھی آو"

وہ حکم دیتے بولا۔

"پلیز پارس ضد نہیں کریں۔ آپکی فیملی کے کچھ معاملات سلجھانے ہیں"

وہ فون پر ٹھیک سے سمجھا نہ سکی جبکہ پارس کا غصہ شدت پکڑ گیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"وہ فیملی تمہاری میرے سبب بنی ہے اور تم انہی کے لیے مجھے انکار کر رہی ہو۔ان لوگوں کے لیے مجھے ہرٹ کر رہی ہو۔ٹھیک ہے وہیں رہو۔میرے پیچھے اٹلی آنے کی بھی ضرورت نہیں۔"

پارس کی ایسی ٹون پر وہ گھبرا کر پلٹی۔

"پارس۔ سمجھنے کی کوشش کریں۔فون پر نہیں بتا سکتی تفصیل"

روشانے کی تھکاوٹ جیسے بڑھنے لگی،وہ ابھی ہر چیز سے اکتاہٹ محسوس کر رہی تھی اوپر سے پارس کا سرپرائزنگ ناراض ہونا بھی وبال تھا۔

"اوکے۔دس بارہ دنوں سے دور رہتے ہسبنڈ سے ملنے کی تمہیں کوئی خواہش نہیں کیونکہ تمہیں اسکی اس فیملی کے مسائل حل کرنے ہیں جو تمہارے ہسبنڈ کو یاد بھی نہیں۔۔برا اوو۔۔۔مجھے بھی تم سے نہیں ملنا اور تمہارے آنے سے پہلے چلا جاوں گا۔تم مزے سے انکے مسائل حل کرو۔بھول جاو کہ کوئی تمہارا پاگلوں کی طرح انتظار کر رہا ہے"

وہ حیرت سے پارس کے الفاظ سن رہی تھی جو آج سچ میں اسے پاگل ہی لگا،اک لمحہ اسے پارس کے ایسے رویے سے خوف آیا۔

"پارس۔۔۔۔کیا ہو گیا ہے آپکو۔میں آپ سے ملنے کی خواہش نہ کروں ایسا ممکن ہے کیا۔دوسری کوئی خواہش میرے دل میں دیکھائی دی تو جان لے لیجئے گا۔میں کوشش کرتی ہوں آنے کی"

وہ ناچاہتے ہوئے بھی جذباتی ہو گئی،دل آہل اور شیزا کے لیے ویسے ہی رو رہا تھا اوپر سے پارس کا ایسا سوچنا اسے بہت زیادہ رنجیدہ کر گیا۔

"مجھے تمہاری کوشش کبھی نہیں چاہیے۔کل آجانا۔اٹس اوکے"

وہ اجنبیت پر اترا تو اسکے اجازت دینے پر وہ دگنی ہرٹ ہوئی۔

"آپ میرے آنے سے پہلے چلے جائیں گے؟"

روشانے کی آواز نمی میں دب گئی، پارس کا دل بھی ڈوبا اسکی آواز کی ٹوٹ پھوٹ پر۔

"نہیں۔اٹس ناٹ ہاسیبل۔۔۔جو کر نہیں سکتا آگے سے کہوں گا بھی نہیں۔تم آرام سے کل جب بھی ایزی ہو آجانا۔تھوڑا بزی ہوں۔ٹیک کیئر"

پارس نے بات سمیٹ کر کچھ سنے بنا کال کاٹی وہ کہتی کہتی رہ گئی کہ کتنا مس کر رہی ہے، کہہ بھی دیتی تو آواز کہیں بیچ معلق رہ جاتی۔

"وہ ہرٹ ہو گئے۔اف کیا ہو گیا ہے میرے موڈ کو۔اتنا گندا کیوں ہو رہا ہے۔میں شیزا اور آہل کے لیے کچھ نہیں کر پائی۔اٹس ہرٹنگ۔۔یہی چیز مجھے تکلیف دے رہی ہے۔آخر کیا کروں گی اب میں"

وہ خود بھی پارس کو انکار کر کے پریشان تھی اور جب کمرے سے باہر آئی تو لاونج میں بیٹھی روتیں پریسہ کو دیکھ کر اسکا دل اور تھم گیا، ہاشم مغدام بھی

موجود تھے اور حاتب بھی جو بالوں میں ہاتھ پھیرے ایسے تھا جیسے ابھی غرا کے چپ ہوا ہو۔

روشانے کے قدم ابتدائی کنارے تھے۔

"اس گھر میں کچھ بھی ہوتا ہے مجھے خبر کیوں نہیں کی جاتی بروقت۔ اہل کیسے بنا ملے چلا گیا؟ اسے میں نے کوئی گڈ لک وش بھی نہیں کیا۔ ایسی کونسی غیر انسانی ڈیمانڈ کر دی اس نے کہ آپ نے یہ ایک بار پھر انا کا مسئلہ بنالیا اور ایسی کیا تکلیف تھی اسے وہ دو دن پہلے چلا گیا"

روشانے نے لڑکھڑا کر دروازے کو تھاما، آہل کے جانے کا سن کر وہ سچ میں تڑپ اٹھی۔

"وہ شیزا سے شادی کرنا چاہتا تھا اور مسٹر ہاشم نے صرف اس لیے ضد باندھ لی کہ شیزا، بالاج بابا اور عائشہ امی کی سگی بیٹی نہیں بلکہ کچرے سے ملی تھی۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے پیار کرنے لگے تھے۔ آہل ٹھیک نہیں

ہو گا۔نہ ہی شیزا۔کیا تم آہل کے پیچھے جاو گے ؟میں شیزا کے پاس جاتی ہوں۔۔۔۔۔"

روشانے نے اندر آتے بس حاتب کو امید بھری نظروں سے دیکھا جسکے لیے یہ دگنا جھٹکا تھا۔

"واٹ۔۔۔پری۔۔۔بابا۔۔۔کیا روشانے ٹھیک کہہ رہی ہے ؟"

حاتب کی مستفسر و برہم نظر پریسہ سے ہاشم مغدام تک سر کی جو غصے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"کوئی کہیں نہیں جارہا سمجھ آگئی۔یہ چیٹر کلوز ہو چکا ہے۔آہل کو جتنی جلدی عقل آجائے یہی بہتر ہے۔اسکا یہاں سے جانا بالکل ٹھیک تھا اور وہ میرے لوگوں کی نگرانی میں ہے اور بالکل ٹھیک ہے۔تم دو اپنے اپنے معاملات دیکھو۔ان دو کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دو۔دوبارہ اس ٹاپک پر کوئی بات نہ سننا چاہتا ہوں نہ کرنا چاہتا ہوں"

وہ قطعیت بھرے لہجے میں اپنی ناگواریت دیکھاتے وہاں سے واک آوٹ کر گئے، پری نے بھی اپنی آنکھیں رگڑ لیں اور اس سے پہلے ہاشم کے پیچھے جاتیں، حاتب نے لپک کر ممی کی بازو پکڑ کر اپنی طرف پلٹایا۔

"آپ کو اس شخص کے سامنے اپنی اولاد کیوں نظر نہیں آتی پری۔ مجھے بتایا تو ہوتا کہ آہل کو یہ مسائل ہیں۔"

حاتب کو سخت تکلیف تھی پری کے اب آنسو بہانے پر۔

"میں کیا کرتی وہ کچھ سننے پر تیار نہیں ہیں حاتب۔ ورنہ اپنی اولاد کس ماں کو نہیں دیکھائی دیتی۔ ماوں کو تو بچوں کے جسم میں چھپے دکھتے دل بھی دیکھائی دیتے ہیں۔ آہل میرا سمجھدار بیٹا ہے۔ وہ سنبھال لے گا خود کو۔"

پری کی باتیں حاتب کو اور غضبناک کر گئیں، جبکہ حاتب انکا منہ ہی تکتا رہ گیا اور وہ وہاں سے چلی گئیں جبکہ روشانے اس سے پہلے رو پڑتی، حاتب پلٹا تو روشانے کو دیکھتے ہی اسکی طرف لپکا۔

"ہے۔۔۔ت۔۔ تم کیوں دو سال کی بچی بننے لگی ہو۔ بھول گئی۔ پارس جیسے کمینے کی بیوی ہو لڑکی"

وہ روتے روتے بھی کمینے پر حاتب کے گال پر ہلکا سا تھپڑ مار گئی، بچارا سن پڑا۔

"خبر دار انکو ایسا کہا۔ اگلی بار میرا تھپڑ تمہارے یہ دانت ہلا دے گا۔ تمیز سے نام لینا آئیندہ"

روشانے کا تھپڑ وہ آج بس اس لیے سہہ گیا کیونکہ وہ اسکے محسنوں میں شمار تھی۔

"اس نے میرا کڑوروں کا اسلحہ صرف اس لیے ہتھیا لیا کہ میں نے تمہیں تنگ کرنے کی کوشش کی تھی اور ابھی تک اس کا اثر بھگت رہا ہوں، گنگلا کر دیا تھا اس نے مجھے اک لمحہ۔ ایسا سر پھرا آدمی میری جان ہونے کے ساتھ اپنی جگہ بہت سارا کمینہ بھی ہے اور مجھ سے اسے یہ کہنے کا حق تم نہیں چھین سکتی مسز آلائم مغدام"

تھپڑ کا غصہ حاتب نے سچ اگل کر نکالا اور روشانے حیرت کا مجسمہ بنی حاتب کا منہ تک رہی تھی۔

"ت۔۔تم سچ کہہ رہے ہو؟"

وہ ہکلا سی گئی تو حاتب نے جبڑے کس لیے۔

"پہلے تھپڑ کے لیے سوری کہو"

حاتب نے گردن اکڑا کر ڈیمانڈ کی اور ناحق چیز کے لیے وہ فورا جھکنے پر تیار رہنے والی لڑکی تھی پھر بھی پارس کے لیے کمینہ اسے ہرگز قبول نہ تھا۔

"نہیں۔میرا تھپڑ اٹومیٹک ہے اس پر۔۔۔اسکی کوئی سوری نہیں"

وہ ڈھیٹ پن سے انکار کر گئی تو حاتب نے سر ہلاتے اسے گھورتے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو تم بھی ویسی ہی ہو۔

"ڈھیٹ ہڈی۔اوکے بات سنو۔میں آہل سے جلد ملوں گا تم اپ سیٹ نہیں ہو۔"

حاتب نے اسے تسلی دی۔

"لیکن اگلے ہفتے شیزا کی شادی ہے حاتب"

روشانے کو رونا سا آیا۔

"میری ڈھیٹ قسم کی بھابھی۔تم بس مجھے شیزا کے ہونے والے ہسبنڈ کا نمبر دو باقی کام میرا وہ شوخیوں کا سردار آہل مغدام خود کرے گا۔اسے بس میں یہاں بیٹھ کر گائیڈ کروں گا اور مجھے اپنے ٹیلنٹ پر بھرپور بھروسہ ہے۔۔نمبر آج یا کل میں مل جائے زیادہ بہتر۔۔اور ہاں کبھی میری عمائمہ کی جان چھوڑ کر پارس کے پلے بھی پڑا کرو۔۔۔۔۔۔اس بچارے کو بھی پتا چلے کتنی بڑی ٹارچر مشین سے پالا پڑا اسکا۔۔۔۔گناہوں کی سزا تو پھر ملتی ہے"

حاتب کی یہ ساری بک بک سنے اس سے پہلے وہ اسکا سر توڑنے کے لیے کچھ اٹھاتئ، وہ گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہوا اور روشانے، غصے سے سرخ بھبھول ہو گئ۔

"سر پھاڑ دوں گی فالتو کے امیر تمہارا۔۔۔ ہنہ۔۔۔ خود بھی تو عمائمہ کے سر پر سوار جن ہو تم۔۔۔ آیا بڑا مجھے یہاں سے بھیجنے والا۔۔۔۔۔ ویسے نمبر کا کیا کریں گے یہ مغدام مینٹل برادرز۔۔۔ اف مجھے کیا۔ چل روشانے۔۔ شیزا سے یا بالاج بابا سے نمبر بٹورنے کا کام ہے تیرا باقی یہ جانیں۔ میں تو کل چلی جاوں گی"

روشانے نے کوفت سے کوستے کوستے آخر میں دھمیا بول کر سوچتے ہی قدم واپس کمرے کی طرف بڑھائے، مغدام برادرز میں کوئی نہ کوئی مینٹل فالٹ تھا اسکا تو اب روشانے کو یقین ہو گیا۔

روشانے نے کال بالاج بابا کو ہی ملائی۔

"مجھے منان کا نمبر دیں بالاج بابا، میں اسے بتانا چاہتی ہوں کہ اگر اس نے کبھی بھی میری شیزا کو تنگ کیا تو جل پری کی آہ لگے گی اسے"

یہی طریقہ روشانے کو سوجھا اور یہ کامیاب بھی رہا، ہنستے مسکراتے ہی بالاج سکندر نے اسے منان کا نمبر بھیج دیا۔

"شیزا اور وہ ساتھ بہت خوش رہیں گے۔ تو آئے گی ناں پتر"

بالاج بابا کی آس پر وہ مسکرا دی ساتھ منان شیراز کا نمبر بھی حاتب کو بھیجا۔

"کوشش کروں گی۔ نہ بھی آ سکی تو اپنی ڈھیر سی دعائیں اور محبت بھیج دوں گی شیزا کے لیے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

روشانے نے کال کاٹی اور یہ سب کرنے کے بعد اسے حاتب سے رزلٹ کی ڈیمانڈ تھی جس سے پہلے وہ کہیں جانے کے موڈ میں نہیں تھی۔

.._____..

موہنی نے بہت انجوائے کیا، وہ رات نو بجے تک ڈنر کر کے لوٹے تو آسیہ دونوں کے ہشاش بشاش چہرے دیکھ کر ٹی وی سے نظریں ہٹا کر دونوں کو پیار سے تکنے لگیں، اک طرف آبیل آ بیٹھا اور دوسری طرف موہنی۔

آبیل کا آج اور کل کا دن تھا اور پرسوں اسکی واپس انطالیہ روانگی تھی۔

"آپ دونوں کریمی کافی پیئیں گے؟ میں بنانے جا رہی ہوں اپنے لیے"

موہنی نے اٹھ کر دونوں کو آفر کی، آبیل نے تو نفی میں سر ہلایا پر آسیہ نے سر کو جنبیش دی تو وہ خوشی خوشی کچن کی طرف بھاگ گئی۔

"وہ تمہارے ساتھ بہت خوش ہے آبیل۔ کاش تم اسکی ہنستی صورت تک سکتے اور اس پر میری بھی کہ کوئی ہے تمہیں اتنی محبت سے دیکھنے والی"

وہ مما کے کاندھے پر سر رکھ گیا تو آسیہ کا دل سا کانپا۔

"وہ چاہتی ہے ہم کیوٹ میرج کر لیں۔ ہمیشہ ساتھ رہنے والی۔ اسے میرا آنسر چاہیے۔ اب آپ بتائیں کیوٹ میرج میرے لیے سیو ہے کیا؟۔ آپ تو مما ہیں۔ آپکو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں"

آبیل کے سوال میں چھپی بے بسی پر آسیہ نے اسکی گال لاڈ سے تھپکی۔

"تم کونسی میرج چاہتے ہو؟"

آسیہ نے اسکی دکھتی رگ دبوچی، آبیل نے آنکھیں بند کرتے گہرا سانس بھرا۔

"میں جو چاہتا ہوں وہ کم از کم کیوٹ نہیں۔ آئی فیل سو ایمبیرسڈ مام۔ میں نے پتا نہیں کیوں اسکی پارس سے ذمہ داری لے لی۔ پلیز ہلپ می مام۔ زندگی میں پہلی بار خود سے گھن آرہی ہے مجھے۔ یہ سب میرے ساتھ ایسے اچانک۔۔۔۔"

آخر کو چند گھنٹے ہی آبیل کو سیدھا کر گئے، اس وقت اگر وہ آسیہ کی معنی خیز شرارتی مسکراہٹ دیکھتا تو شرطیہ روٹھ جاتا کہ ماں کیسے بے بسی پر خوش ہو رہی ہے۔

"میری دعائیں رنگ لائیں۔ اٹس مام پاور مائی بے بی۔ چلو اسے آنسر دے دو۔ کل تم دو کی ویڈنگ سرمنی ہے۔ اف آئی ایم سپر ایکسائٹڈ۔ بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی۔ تھوڑی تم اسکی کیوٹنس والی بات مان لینا، تھوڑی اپنی مرضی چلا لینا۔ اتنا تو چلتا ہے میرے بچے"

آسیہ کو وہ دیکھ نہ سکا تب بھی اتنی شرم فیل ہوئی کہ منہ پھیر گیا، دل چاہ رہا تھا زمین پھٹے اور اندر سما جائے۔

"مما۔ آپ بہت ظالم ہیں۔ خود ہی جواب دیں اسے میں سونے جا رہا ہوں"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ جیسے بوکھلائے اٹھ کر بھاگا، آسیہ کتنی دیر اپنے بچے کی کیفیت پر ہنستی رہیں، یہ تو موہنی کافی بنالائی تو انکو اپنی خوشی چھپانی پڑی، وہ انکے ساتھ ہی آبیٹھی۔ بہت خوش اور فریش لگ رہی تھی۔

"سونے چلے گئے کیا آسیہ مما؟"

موہنی نے اسکی کمی محسوس کی۔

"ہاں۔ کل تمہاری اور آبیل کی شادی ہے۔ منالیا میں نے اسے۔ تم وعدہ کرو اسے کبھی نہیں چھوڑ کر جاو گی۔ اسکے لیے تمہیں اپنی ہیلتھ کا ایکسٹرا خیال رکھنا ہو گا۔ کیونکہ وہ تمہیں بیمار، کمزور یا مرتا نہیں دیکھ سکتا۔ ہی فیل فار یو۔ اور یہ ہم دو کا سیکرٹ ہے۔"

وہ بس ایک جملہ سن سکی کہ اسکا موہنا اسکے لیے فیل کر رہا ہے، یہ سچ میں زندگی کی بہت بڑی خوشی تھی۔

"ہی لووز می؟ رومیو جولیٹ والا لوو؟"

موہنی کے ذہن میں اب چاہ کر بھی صرف دلکشی آئی، موہنا سے جڑے اسکے احساسات بہت خاص تھے۔

"یس مائی ڈارلنگ۔ہی از لٹل بٹ شائے۔۔۔۔۔لیکن میں بہت خوش ہوں"

آسیہ کی ایکسائٹمنٹ پر وہ بھی کافی مگ سامنے رکھے ان سے زور سے لپٹ گئی۔

"میں بھی۔۔۔وہ میرے ہسبنڈ ہوں گے۔میں انکی آنکھیں بن جاوں گی مما۔آئی پرامس"

وہ نہ صرف خود جذباتی ہوئی بلکہ اس آخری بات سے اس ماں کو بھی تڑپا کر رکھ گئی۔

ZUBIINOVELSZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ٹھیک ہے میرا بچہ۔ایسا ہی کرنا۔۔۔اسکی زندگی کے سارے اندھیرے ختم کر دینا۔ چلو کافی ختم کرو اور جا کر سو جاو۔ صبح بہت بزی ڈے ہے۔سب سے اہم تمہارا ڈریس لینا ہے۔۔۔اف جاو میرا بچہ"

وہ خوشی خوشی چہکتی ہوئی بات مانے فورا سے اپنے کمرے میں بھاگی اور آسیہ اس وقت خدا کی شکر گزار لگیں۔

جہاں آبیل کی حالت عجیب تھی اور وہ کروٹیں بدلتا سخت بے چین تھا وہیں موہنی کو تو جیسے قارون کا خزانہ مل گیا تھا۔

..._____..

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"وہ تو سب ٹھیک ہے منان۔پر اس وقت کچھ غیر مناسب نہیں ہو گا۔تم کل دن میں آکر اسے لے جانا"

منان شیز ار دیکھنے میں تو کافی ہنڈسم تھا لیکن آنکھوں سے کافی تیز اور شاطر قسم کا لگ رہا تھا، اوپر سے شام میں آکر شیز ا کو ساتھ لے جانے کی اسکی اجازت چاہنا عائشہ کو تو سرے سے نہ بھایا، خود بالاج بے سکون نظر آئے۔

"انکل آپ جانتے ہیں میری جاب کتنی ٹف ہے۔ میرے پاس یہی ٹائم ہے۔ مما نے کہا تھا یاد سے شیز ا کو لے جاوں ویڈنگ ڈریس کے لیے۔ میں نے سوچا ڈنر پر چلے جائیں گے تو تھوڑی بات چیت ہو جائے گی۔ جس طرح سب جلدی جلدی میں میرے لیے ہوا، شیز ا کی بھی یہی کنڈیشن ہو گی۔ آپ بھروسہ رکھیں۔ ایسا ویسا لڑکا نہیں ہوں نہ اپنی ہی دلہن کو بھگا لے جاوں گا"

بظاہر منان نے لہجہ مٹھاس سے بھرا رکھا ہو پر اسکی یہ عجیب سی ٹون عائشہ اور بالاج سمیت اپنے روم کے ڈور میں کھڑی شیز ا کو بھی ناگوار گزری۔

"پلیز آہل۔ سیو می فرام دس مین۔"

وہ پھر سے کمرے میں جا کر چھپ گئی جیسے وہ آدمی اسے نگل لے گا۔

"ٹھیک ہے لیکن جلدی آجانا۔ فکر رہے گی۔ جاو عائشہ شیزا کو کہو ریڈی ہو جائے"

بالاج کو عائشہ نے آنکھیں بھی نکالیں پر ابھی کچھ کہہ نہ پائیں تو اٹھ کر شیزا کو کہنے گئیں جو دروازے کی آہٹ پر جلدی سے اپنی صورت پر چھایا خزن ہٹا گئی۔

"منان تمہیں شاپنگ اور ڈنر پر لے کر جانا چاہتا ہے۔ تیار ہو جاو"

عائشہ کو تکتی وہ اٹھی اور آکر ڈبڈبائی اکھیوں میں رحم کی طلب بھرے امی کے ہاتھ تھام گئی۔

"امی مجھے نہیں جانا۔ انھیں کہیں خود ہی کر لیں شاپنگ۔ پلیز میرے سر میں درد ہے"

وہ فوری کہتے ہی آواز کپکپانے پر اپنی نظر جھکا گئی اور عائشہ کو اپنی بیٹی کہیں سے بھی سکون میں مبتلا نہ نظر آئی۔

"تھوڑی دیر کے لیے چلی جاناں پتر۔رسم ورواج ہیں انھیں ماننا ہو گا۔ایسا نہ ہو شادی سے پہلے ہی منان تیرے لیے بدزن ہو جائے۔ہم نے کہا ہے وہ تجھے جلدی واپس لے آئے گا"

وہ ماں کو بس بے بس نگاہ سے دیکھ ہی پائی،ناچاہتے ہوئے بھی وہ اس انسان کے ساتھ روانہ ہو گئی جسکی موجودگی شیز اکا دم گھوٹ رہی تھی۔

منان نے اسکے لیے کار ڈور اوپن کیا جس پر شیز انے دوپٹے سے سر کو اچھے سے ڈھانپتے ہچکچا کر بیٹھتے ہی گردن گریز کے سنگ ونڈو سائیڈ گمالی۔

منان بھی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالے بیٹھا اور اک بہکی سی نگاہ دوپٹے میں چھپی شیز اپر ڈالی جسکے ہاتھ کی لرزش بتا رہی تھی وہ کس قدر خود کو غیر محفوظ سمجھ رہی ہے،منان کے لب ناگواریت سے بھینچ گئے۔

"شادی کے بعد میرے سامنے یہ دوپٹہ نہیں لو گی تم۔کتنا اولڈ فیشن لگتا ہے بلکہ ابھی اتار دو اس تنبو کو یہاں میرے سوا کوئی نہیں۔اور کانپ کیوں رہی ہو ابھی تو میں نے ٹھیک سے دیکھا بھی نہیں تمہیں۔"

شیز انے گردن گما کر حیرت سے اس بظاہر نفیس مگر اتنی گری سوچ والے شخص کو دیکھا۔

"نامحرم ہیں آپ میرے لیے سمجھے"

شیز اکی ٹون سخت ہوئی، منان نے اسکی کلائی پکڑتے نہ صرف اپنی طرف کھینچا بلکہ شیز اکی کمر میں اپنا سخت ہاتھ بھی لپیٹا، وہ جی جان سے کانپ اٹھی۔

"نامحرم کے ساتھ گاڑی تک آگئی ہو یار۔ابھی بھی ایٹیٹوڈ دیکھا رہی ہو۔تم جانتی بھی نہیں ابھی تمہارے ساتھ چند لمحوں میں کیا کیا ہو سکتا ہے۔ہفتے بعد شادی ہے ہماری، کیا شکل کا اتنا خوفناک ہوں کے تم وائبریشن موڈ پر لگ

گئی۔ دیکھو ایسی لڑکیاں مجھے پسند نہیں۔ ایک ہفتے میں خود کو بولڈ کرو ورنہ۔۔۔۔۔"

منان کا ہاتھ اپنی کمر سے ہٹانے کے جتن کرے وہ رو پڑی اوپر سے اس شخص کی قربت شیزا کے لیے کسی عذاب سے کم نہ تھی اور وہ مبہوت ہوا۔

"ورنہ میں ایک رات میں ہی کر دوں گا تمہیں بولڈ۔ بائے داوے بالاج انکل کی بیٹی اتنی حسین ہو گی سوچا نہیں تھا۔ روتے میں تو قیامت لگ رہی ہو"

منان کی شکل شیزا کے آنسوؤں میں دھندلانے لگی، وہ تمسخرانہ سا اسکی طرف جھک گیا۔

"م۔۔مجھے چھوڑو۔۔۔۔"

شیزا چیخنے لگی تب تو منان کی گرفت اور مضبوط ہوئی اور اس سے پہلے وہ اسکے لرزتے ہونٹوں کو فوکسڈ کرتے جھکتا، گاڑی کے شیشے پر ہوتی دستک پر

یکدم ہی شیز ا کو آزاد کرے بوکھلا کر باہر دیکھنے لگا، شیز انے اپنا بیگ زور سے منان کے منہ پر مارا اور گاڑی کا ڈور کھول کر باہر بھاگی، اس سے پہلے منان بھی ناک رگڑتا پیچھے جا کر اسے روکتا، کسی ہاتھ کی گرفت نے منان کی گردن دبوچی اور اسے پوری قوت سے اسی کی گاڑی کے بونٹ پر دے مارا۔

منان کی دلخراش دھاڑ پر شیز اجو اپنے گھر کے گیٹ میں گھس چکی تھی، زرا دروازہ کھول کر اندھیرے میں دیکھنے کی کوشش کرنے لگی کہ آخر وہ کون ہے، وہ کوئی بھاری بھر کم آدمی تھا جسکے اچھے بھلے مسلز تھے، اسکا چہرہ ہڈی میں چھپا تھا۔

"اگر تو نے دوبارہ شیز ا کو بنا کسی حق کے چھونے کی کوشش کی میں تجھے بھرے چوک میں ننگا کر کے لٹکاوں گا۔ پورا کراچی تیرے نین نقش اور انگ انگ کو دیکھ کر نظارے لے گا۔ تیرے اندر جو گرمی بھری ہے وہ اس سزا کے بعد انٹارکٹکا کی ٹھنڈ میں بدل جائے گی۔ تو بالاج سکندر کے جاننے والوں میں سے ہے بس تبھی بخش رہا ہوں"

وہ آواز شیز انے بھی سنی جبکہ منان کے تورونگٹے کھڑے تھے۔

"توکون ہے ابے۔۔۔اسکا عاشق؟"

منان کی دبی وحشی دھاڑ بلند ہوئی تو اسی چھپے آدمی نے منان کو گردن سے دبوچ کر اپنے روبرو کیا۔

"جو بھی ہوں۔تجھے وارننگ سے سروکار رکھنا چاہیے"

وہ اب بھی بس آواز سناتے بولا، منان نے قہقہہ لگاتے ایک ہی جھٹکے سے اس آدمی سے خود کو چھڑوایا۔

"اب تو وہ میری ضد بن گئی۔ہفتے بعد کے بجائے کل ہی بارات لاوں گا۔دیکھتا ہوں منان شیزار کو کون ننگا کرتا ہے"

منان نے انگلی اٹھا کر اس ہڈی مین کو وارننگ دی اور قہر برساتی نظریں ڈالتا وہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھا جبکہ شیز افورا سے پہلے واپس باہر آئی۔

"آہل۔۔۔"

شیزا کے لب اس آدمی کی پشت دیکھ کر پھڑ پھڑائے مگر اس شخص نے اپنی مٹھیاں ضبط سے بھینچ لیں اور دیکھتے ہی دیکھتے وہاں سے بھاگ گیا، شیزا اسے کچھ دور تک جا کر پکارتی رہی لیکن وہ آدمی شاید اندھیرے کا مسافر تھا اور اندھیرے میں ہی جا کر دفن ہو گیا۔

وہ واپس گھر میں آئی اور کتنی ہی دیر گیڈ کے پاس بیٹھے ہچکیوں کے ساتھ روتی رہی، فون نکال کر دیکھا پر آہل کی نا تو مس کال تھی نہ میسج۔

وہ سمجھ رہی تھی وہ آہل ہے لیکن وہ آہل نہیں تھا، وہ جو بھی تھا اب آہل کے بارے ضرور جاننے کا طلب گار تھا جسکا نام شیزا کے ہونٹوں پر اس درد بھرے لمحے آیا تھا۔

ایک گھنٹہ وہیں بیٹھنے کے بعد وہ اٹھی اور گھر میں داخل ہوئی، بالاج اور عائشہ کو لاونج میں پریشانی سے بیٹھا دیکھے شیزا نے اپنی تکلیف چھپالی۔

"شیزا۔کچھ ہوا ہے۔ابھی کال آئی ہے شیزار کی۔وہ لوگ کل کی بارات لا رہے ہیں۔سب ٹھیک ہے میرے بچے؟"

کل بارات کا سنے وہ اذیت سے مسکرائی،ایک ہفتے بعد مرنا کچھ مشکل لگ رہا تھا پر اب جیسے کل کا دن اسے اپنی رہائی لگا۔

"مسٹر منان کو میں کچھ زیادہ پسند آگئی ہوں۔اور وہ مجھے ویڈنگ ڈریس کے بجائے کفن میں بھی لے جانے کو تیار ہیں۔تیاری مکمل کر لیں آپ لوگ۔۔۔۔"

وہ جو بت بنی کہہ کر گئی،عائشہ اور بالاج کا سر چکرا گیا۔

"ی۔۔یہ کیا کہہ کر گئی ہے عائشہ؟"

بالاج کا دل پھٹنے لگا،آواز بکھری۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"ابھی بھی سمجھ جائیں بالاج۔ ہماری بیٹی خوش نہیں ہے۔ خدا جانے کیا ہوا کہ وہ لوگ یوں اچانک کل بارات لا رہے ہیں"

عائشہ نے بھیگی آنکھوں میں رحم طلبی بھرتے درخواست کی۔

"نہیں۔ اپنی زبان سے نہیں پھر سکتا عائشہ۔ اسے خیر وعافیت سے اپنے گھر کا ہونے دو۔ یہی ہم سبکی بھلائی ہے۔ آجاو آرام کرو۔ کل بڑا دن ہے"

بالاج نے عائشہ کی کوئی درخواست نہ سنی اور اسے حصار کر روم کی طرف بڑھے جبکہ شیزا کے ہاتھ آہل کا نمبر ملا ملا کر درد کرنے لگے، اسے کیا پتا تھا وہ بائیس تئیس گھنٹوں کی مسلسل فلائیٹ میں ہے، ابھی چاہ کر بھی اسے میسر نہیں آسکتا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

.._____..

"میں نے آہل کو بریف کر دیا ہے۔ اسکی فلائیٹ جیسے ہی لینڈ کرے گی وہ میرا پیغام پڑھ لے گا۔ اب تم بھی رئلکس رہو"

حاتب نے ساری سچویشن جو اک راز ہی تھی سمیٹ کر روشانے کو گیارہ بجے کے قریب بتایا جو بس اچھی خبر کی منتظر تھی تاکہ پارس کے پاس جا سکے۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا؟"

روشانے کو یقین دلانا مشکل ہے یہ حاتب جانتا تھا پر ابھی وہ اس جتنا فکر مند تھا تو سمجھ سکتا تھا وہ کس کنڈیشن میں ہے۔

"بالکل۔ اب تم بھی سو جاو جا کر۔ کل سب کچھ بدل چکا ہو گا۔ مجھے بھی نیند آ رہی ہے۔"

حاتب نے اجازت لی پر روشانے نے اسے پکار کر روکا، وہ فوری فکر مند سا پلٹا۔

"میں ایک دو ہفتے کے لیے جا رہی ہوں دوبارہ۔ عمائمہ کا خیال رکھنا۔ اس نے پوچھا تو کہہ دینا کچھ اہم کام تھا۔ کوئی بھی بہانہ بنا دینا۔ اگلے ہفتے اسکے سٹیچیز

کھل جائیں گے پھر بھی اسے اچھلنے کودنے مت دینا۔ میں اب تم دو سے تمہاری شادی پر ملوں گی۔"

اسکے جانے کا سن کر حاتب زرا دو قدم مزید قریب آیا، وہ اسکے بھائی کے پاس ہی جا رہی ہو گی جانتا تھا۔

"اسکا خیال میں دل و جان سے رکھتا ہوں۔ تمہیں یقین کیسے آ سکتا ہے۔ میں تمہارے لیے قابل اعتبار نہیں ہو سکتا۔ رہی بات تمہارے جانے کی۔ اس آدمی کی محافظ ہو جو ہم سبکا بچاو کرنے کے چکر میں قربان ہوا۔ تمہاری اہمیت اس گھر میں ایگزیسٹ کرنے لگی ہے روشانے۔ میں تم سے لڑنا مس کروں گا۔ عمائمہ کی فکر مت کرنا۔ اسکے لیے میں ہوں۔ ہمارے بیچ کی کباب کی ہڈی نکلے گی اس پر میں اور عمائمہ پارٹی کریں گے"

وہ زیادہ سنجیدہ اور جذباتی رہتا نہیں تھا، اختتامیہ جیسے شرارے سے کیا، وہ بھی ہنس پڑی۔

"تم لوگ پارٹی کر ہی نہ لو۔۔۔۔ جیسے میں جانتی نہیں تم دو کو۔ پارس کے ساتھ جا رہی ہوں۔ بیچ میں انطالیہ آتی رہوں گی۔ وہ سو گئی ہو گی ورنہ میں اسے مل کر جاتی۔ آہل کا معاملہ میں تمہارے سپرد کر رہی ہوں حاتب۔ مجھے مایوس مت کرنا۔ شیز اکسی اور کی ہو گئی تو اسکا حساب میں اب تم سے لوں گی۔ اور ہاں مجھے سہانہ کی بہت فکر ہے۔ اگر وہ گھر آ گئیں تو مجھے لازمی انفارم کر دینا۔ چلتی ہوں"

اتنی تاکیدیں تو کبھی حاتب پر اسکے والدین نے نہیں تھوپیں تھیں اور ستم کہ روشانے کی ہر تاکید اسے اپنی ذمہ داری لگی۔ وہ پارس سے جڑ کر اسکے لیے ویسی ہی عزیز ہو گئی تھی۔

کیونکہ روشانے فارس پردہ رکھنے کی ماہر تھی، اللہ اپنی یہ محبوب خوبی بہت گنے چنوں کو عطا کرتا ہے۔

"اپنا خیال رکھنا۔ اور اسکا بھی جسے مدت سے میرا کوئی خیال نہیں"

حاتب کی یہ حسرت تو شائد تب تک اسکے سینے میں الاو کی طرح جلنے والی تھی جب تک اس سینے سے بھائی نہ لگ جاتا۔

روشانے اسے جاتے دیکھ کر سمائیل کی اور خود بھی پارس کے پاس جانے کے لیے ریڈی ہونے چلی گئی۔

حاتب روم میں آیا تو اتنی لیٹ عمائمہ کو جاگا دیکھ کر اداسی دور بھاگی، ویسے اس وقت تک وہ میڈیسن کے اثر کے سبب سو چکی ہوتی تھی پر آج اسکے ہاتھ رنگ بکھیرنے میں مصروف تھے۔

"آہاں۔۔ آج تو رات کے وقت مصورہ جاگی ہوئی۔ کیا بنا رہی ہو؟"

وہ ڈور بند کرتا چلتا ہوا پاس ہی آیا اور جب بیٹھا، عمائمہ کی سانسیں سی منتشر ہوئیں، البتہ حاتب کی نظر کینوس پر تھم چکی تھی، اس نے حاتب کا آدھا چہرہ بنایا تھا، اور آدھے چہرے کی جگہ دنیا کے سارے رنگ چھڑک دیے تھے۔

"اوہ مائی گارڈ۔۔۔ واٹ از دس عمائمہ؟"

اسکی آواز حیرت سے بھاری پڑی، عمائمہ مسکرا کر اسکی طرف ہو کر بیٹھی۔

"یہ میری امیجینیشن ہے۔ آپکے اس چہرے کے پیچھے دراصل مجھے یہ سب رنگ دیکھائی دیتے ہیں۔ ایسے جو دنیا میں تسخیر بھی نہیں ہوئے۔ اور آپکے یہ سارے رنگ آپ چھپا کر رکھتے ہیں"

اپنی پینٹنگ کی وضاحت کرے وہ جواب جاننے کو بے چین ہوئی، وہ اسکی توجہ کینوس سے ہٹاتا عمائمہ کو پکڑ کر اپنے پاس کھینچ گیا۔

"یہ پینٹنگ بنا کر تم نے میرا راز افشاں کر دیا۔ سزا ملے گی"

وہ اسکے تر و تازہ مخملی خدوخال دیکھتے ہی بے قابو ہو جاتا جو زبان پر بوسوں کی زرا سی آتس و حرارت سے گھلتے محسوس ہوتے تھے۔

"آپ نے مجھے کسیز کرنی ہیں تو یونہی کر لیں۔ انکو سزا مت کہا کریں۔"

وہ اتنی سمجھدار ہے اس پر حاتب کو مسکراہٹ کی طلب ہوئی، اور حاتب مغدام کی مسکراہٹ کے ساتھ اسکی دنیا جہاں کی قاتلانہ آنکھیں بھی ہزاروں مطلبوں کے سنگ مسکاتی تھیں تو لگتا تھا جسم سے جان کھینچ لیں گی۔

"آج دل چاہ رہا ہے تمہارے ساتھ سو جاوں"

اسکے بالوں کی مہک حاتب کو مدہوش کر رہی تھی تو اس لڑکی کی روز پرفیوم فسوں برپا کر رہی تھی پھر عمائمہ کا حاتب کی دسترس میں نرماہتوں اور تمام تر حدتوں کے سنگ اپنی رضا سے ٹھہرا ہوا ہونا صبر و برداشت پر کاری وار تھا۔

"آپ سو جائیں۔ میں پھر اٹھ کر باہر چلی جاوں گی"

اپنا ہاتھ حاتب کے سینے پر رکھتے سادگی کا نمونہ پیش کرے حاتب کو تنگ کیا، وہ بھی بھول گیا کہ خفا تھا، زخم جیسے تازہ سا ہو گیا۔

"کیوں جاو گی۔ اتنی ہمت۔۔"

گرفت کے ساتھ شدت بھی بڑھی تو عمائمہ کو تھوڑا درد سا محسوس ہوا۔

"کیونکہ آپکے رولز مجھے بہت پیارے ہیں ناں۔ سچی بتاوں میں آپکے ساتھ جب ہوتی ہوں تو اگر زیادہ دیر ہو جائے میرا دل ڈوبنے لگتا ہے۔ گہرے گہرے سانس لینے پڑتے ہیں کیونکہ یہاں دباو محسوس ہوتا ہے"

وہ ڈر کر اپنی گردن پر ہاتھ پھیرے ویسے ہی حاتب کو بن پیے بہکا رہی تھی۔

"کہاں؟"

حاتب نے جان بوجھ کر پوچھا تو وہ گھبرا کر واپس گردن پر ہاتھ رکھ گئی۔

"یہاں۔۔۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب نے اسکا ہاتھ ہٹاتے اسکی گردن میں چہرہ گھساتے جو شدید قسم کے وار کرتے سرگوشی کی، عمائمہ کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔

"گہرے گہرے سانس بھی لیتی ہو ناں۔۔۔"

حاتب کی گرفت وشدت اب اسکی دھڑکنیں اور سانسیں مدھم کرنے لگی پر وہ بروقت اسکے سینے میں جا چھپی۔

"ابھی دل کو بھی دیکھنے دو۔ یہاں آو تمہارے دل کو تمیز سکھاوں کے خبر دار میری موجودگی میں تم نے ڈوبنے کی کوشش کی"

حاتب اسکی گردن کے گرد بندھی بازو کھول کر اسکو اپنے سامنے کرتا عمائمہ کی شرٹ کے مدھم سے ڈیپ گلے پر سے نظریں بہت مشکل سے سرکا سکا جو اپنے بنا دوپٹے کے وجود کا احساس کرتے ہی اسکے حصار سے نکل کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کہاں بھاگ رہی ہو؟"

حاتب نے بدمزہ ہوتے گردن گمائی، ماتھے پر تیوریاں نمایاں ہوئیں۔

"وہ مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

شال لپیٹ کر درحقیت بوکھلا کر خود کو چھپایا گیا۔

"مجھ جیسے آدمی کے پاس تمہیں ٹھنڈ لگ رہی تھی۔مجھے ابھی نیند نہ آرہی ہوتی تو میں اسکا حساب ابھی لے کر جاتا"

حاتب نے بھی آنکھیں ماتھے پر رکھتے باہر کی راہ لی جس پر وہ جلدی سے اسکی راہ میں آئی۔

"آپیا میرا ایڈمیشن کروادیں؟"

حاتب اسکے اشتیاق سے سینے کے پاس رکنے پر ساری خفگی بھلا گیا۔

"تمہیں پڑھنا ہے؟"

حاتب نے اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرا،وہ سر ہلاتی مسکائی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"روشانے کچھ ارجنٹ کام کی وجہ سے ایک دو ہفتے کے لیے اوٹ آف کنٹری گئی ہے۔ میں کروادوں گا ایڈمیشن بس اپنا خیال رکھو۔ اور مجھے بھی پڑھنے کی کوشش کرو۔"

اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے حاتب نے آخری جملے پر جو زور دیا وہ عمائمہ کی پلکوں کو لرزا گیا۔

"آپ میرے فیورٹ سبجیکٹ ہوں گے پھر۔ گڈ نائیٹ"

حاتب گہرا سانس اس گڈ نائیٹ پر کھینچ گیا جو زچ کرنے میں اہم کردار ادا کر چکا تھا۔

"ہنہ۔ یہ بھاگنا نہیں بھولوں گا تمہارا۔ بائے"

ناراضگی وہ بھی میٹھی والی دیکھا کر وہ چلا گیا اور عمائمہ نے دروازہ جلدی سے بند کرتے شکر کی سانس لی اور شال اتار کر واش روم جا گھسی۔

Zubiniwelt.zone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

.._____..

روشانے لیٹ ہی پہنچی پر آگے آکر ہدایت بابا سرکار کی دنیا کو بیدار اور روشن پایا، وہ سب لوگ کسی نہ کسی کام میں بزی تھے۔

روشانے نے اپنا تھوڑا سا سامان روم میں رکھا اور اپنا سوئٹر اتار کر بس اسکارف ہی لیتی وہ ہدایت بابا کے پاس گئی، انہی کے ساتھ باتیں کرے مین آفس میں آئی تو پارس کو مصروف دیکھتے منہ پھلایا ساتھ میں پارس نے جیسے دیکھ کر ناراضگی سے منہ پھیر اوہ روشانے کی جان پر بننے جیسا تھا۔

وہ اسکی طرف ہی آئی، پاس رکنے کے باوجود پارس نے لیپ ٹاپ سے نظر نہ ہٹائی حالانکہ اتنے دن بعد اسے دیکھ کر بس دل گلے لگانے پر اکسا رہا تھا، کسی کی پرواہ کیے بنا۔

"ہیلو ہنڈسم"

وہ سٹاف کی طرف اک نظر گما کر پارس کے پاس ہی آرکی۔

"ہمم۔۔ہیلو"

پارس کے پھیکے جواب پر روشانے کا منہ بنا۔

"میں آئی ہوں مسٹر؟"

وہ اسکے کندھے کو ٹھوکا مارے اس بار زرا اسکے کان میں گھس کر بولی۔

"تو کیا پھول برساوں؟"

وہ کوئلے جیسی زبان کیے بیٹھا تھا،پتا نہیں رونے کے بجائے روشانے کو ہنسی کیوں آئی،یہ تو بروقت ضبط کرلی ورنہ موئے موئے ہو جاتا۔

"پیار برسادیں۔اس سوکھی بنجر زمین پر"

وہ اب بھی باز نہ آئی انگلیوں کی پوریں اسکی گردن پر سہلانے کے بیچ بولی پر پارس نے اسکا ہاتھ پکڑ کر ہٹایا جس سبب وہ لہرا کر ساتھ ہی کرسی پر آ بیٹھی۔

"فیور ٹھیک ہے؟"

ہاتھ پھر سے پارس کے بالوں میں پھنساتے گال تک ہتھیلی سرکائی، پارس نے اسکے ہاتھ کو پکڑے پرے ہٹائے نظریں لیپ ٹاپ پر رکھیں۔

"ٹھیک ہے"

پارس کی بے اعتنائی بڑھ رہی تھی اور ستم کے یوں سٹاف کے بیچ بیٹھے پارس کا وہ گریبان بھی نہیں پکڑ سکتی تھی۔

"روم میں چلیں پارس؟"

وہ اسکی بازو سے جڑتے کان کے قریب بولی، پارس نے اپنی بازو بھی چھڑوالی اور منہ مزید سائیڈ کر کے لیپ ٹاپ بھی آگے سرکالیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"مجھے کام ہے۔ تم جا کر سو جاو"

روشانے کی بس ہو گئی تبھی پارس کی کمر میں زور سے چٹکی کاٹی، وہ بس سرسری سا اسے گھورا۔

"کیا تکلیف ہے؟"

پارس نے گردن اسکی طرف گمائے بدلحاظی سے استفسار کیا، ستم کہ اس وقت یہ کمبخت آنسو بھی نہیں آرہے تھے وہ اس جلاد کا دل پگھلاتی۔

"سب کے سامنے آپکی گود میں آکر بیٹھ جاوں گی بتا رہی ہوں۔ سیدھے سے مان جائیں"

اک آخری بار تھکنے سے پہلے دھمکی دی، پارس اٹھا اور دوسرے آفس روم میں چلا گیا، روشانے نے پھر سے کوشش کی رونے کی پر آج اسے آنسوؤں نے دغا دے دیا۔

وہ مسکرا کر سبکو دیکھتی اٹھی اور آفس روم میں چپکے سے گھسی جہاں وہ پھر سے رولنگ چیئر سنبھالے کچھ ہم کام کرنے لگا تھا، روشانے نے شکر کیا کہ یہاں اور کوئی نہیں۔

"پارس۔ مجھے دیکھیں گے بھی نہیں؟ کتنے دن ہو گئے ہمیں ملے"

وہ میز کے پاس پارس سے کچھ فاصلے پر آر کی جو فائلز ڈھونڈنے کا کام روکے آئبرو اچکائے برہمی سے سر پر کھڑی روشانے کو دیکھنے لگا۔

"تم جاو اور میری فیملی کے مسائل حل کرو۔ پلیز ڈونٹ ڈسٹرب می"

وہ اب بھی نہ پگھلا تو روشانے نے مزید منتیں کرنے کے بجائے اسکی گود میں بیٹھتے ہی دونوں بازو پارس کی گردن میں لپیٹ لیں، وہ منہ پھیرنے لگا پر وہ پھر سے سامنے ہوئی تو جناب کا فرار ناکام ہو گیا۔

"آپ نے مجھ سے شادی کر کے بہت بڑی ڈسٹربنس تو پال لی۔ اب بچنے کا چانس نہیں۔ ادھر دیکھیں۔ خبردار جو آپ نے آنکھوں کو ادھر ادھر کیا"

روشانے کا حکم سر آنکھوں نہ ہوتا تو وہ اسے دیکھتا بھی نہ پر وہ ایسے کہہ کر دل مٹھی میں بھر گئی۔

"روشانے۔۔۔"

وہ اسے منع کرنا چاہتا تھا پر وہ اسکی پھولی گال پر اپنے ہونٹوں کو رکھ گئی، اسکی بیرڈ چبھی پر روشانے کو تب بھی قبول تھا بس پارس کی ناراضگی دور کرنی تھی۔

"کیا روشانے۔۔آگے بھی بولیں"

شرارت سے کہے وہ اسکی دوسری گال چومنے لگی، پارس نے گہرا سانس بھرتے ہار ماننے کا آغاز کیا۔

"دور ہو جاوا بھی۔ غصہ ہوں"

وہ اسے بازو کھول کر پرے کرنے لگا تو گرنے کے ڈر سے اسکی گردن کے اطراف دونوں ہاتھ پھر سے لپیٹ گئی، دونوں کی سانسیں اک دوسرے میں جذب ہوئے آگ دہکانے لگیں۔

"غصے میں مجھے گرا دیں گے؟ چلیں آج میں آپکی اس گندی ناک کو بھی کس کر دیتی ہوں۔شائد اسے مجھ ہر ترس آئے اور یہ ٹیڑھی سے سیدھی ہو جائے"

کہنے کے ساتھ ہی وہ اسکی ناک پر پیار دیے تھوڑا تھوڑا پارس کو منانے میں کامیاب تھی کیونکہ پارس نے اسکو اطراف سے ہولڈ کر لیا۔

"روشانے۔۔۔"

پارس کی آواز پھر برہم ہوئی،روشانے اسکے ہونٹوں پر سرسری نظر ڈالے توبہ کرتی نیچے سر کی اور اسکی ٹھوڑی پر پیار کرے گردن میں گھسنے ہی لگی جب پارس نے دونوں بازووں سے پکڑ کر اسے پیچھے کیا۔

"تمہیں سمجھ نہیں آرہی؟"

وہ نیلی آنکھوں کو کھول کھول کر گھورا پر اسے کیا پتا تھا وہ ان آنکھوں کی شیدائی ان سے ڈر نہیں سکتی۔

"مجھے کیا سمجھنا چاہیے۔ٹیل می۔"

وہ اپنے ہونٹوں کو اسکی گردن کی دائیں طرف لے جاتی اپنی ننھی منھی شدتیں نچاور کرتی آج سیج میں شرارہ لگ رہی تھی، پارس کے ہاتھوں کا اسکی کمر کے گرد گھیرا تنگ ہوا جسے محسوس کیے وہ فائنلی سامنے ہو کر شرمانے کی کوشش میں مسکائی۔

"یہی کہ سٹاپ۔۔"

پارس کو اسکے چہرے سے نظریں ہٹا کر جواب دینا پڑا۔

"مجھے دیکھ کر کہیں کہ آپکو مزہ نہیں آرہا۔پیسے واپس کر دوں گی"

وہ اسکے سوال پر چکرا ہی تو گیا۔

"واٹ؟"

پارس کا دل صدمے سے دہل اٹھا کہ یہ لڑکی کیا چیز ہے۔

"ہاں ناں۔ اتنی ساری پاریاں کی ہیں۔ پھر بھی منہ سوجھا رکھا۔ کوئی مجھے اتنی پاریاں کرے میں تو اسکو دل ہاتھ میں دے دوں"

روشانے کی منتق جان کر پارس کو تھوڑا دلاسا ملا ورنہ وہ تو اس لڑکی کے مزے والی بات پر ابھی تک سن تھا۔

"میں نہیں دے رہا دل۔ کچل کر رکھ دیا تم نے پہلے ہی۔ جاو نکلو۔ کام کرنے دو مجھے"

وہ اسے پکڑ کر اپنے تھائی سے اٹھائے چلتا کرتے ساری نرمی ترک کر گیا، وہ دھکیلے جانے کے باوجود واپس پلٹی۔

"آپ سچ میں اتنی پیاری روشانے کو بھیج رہے ہیں۔"

وہ اپنا اسکارف ہٹا کر فوری بال کھولے پارس کے حواس جکڑ گئی، جانتی تھی بال کھول کر اس پیرا سائیٹ کو زنجیروں سے جکڑ لے گی۔

Zubiinovels.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"اسکارف لو۔۔کوئی تمہارے بال دیکھ لے گا"

پارس نے ٹیبل پر رکھا اسکارف اسے واپس تھماتے غصے سے کہا جس پر وہ پلٹی اور جا کر ڈور لاک کرے بال بکھیرتی آنکھوں میں مستی بھری شیطانی لیے واپس اسکے پاس آرکی۔

"اب تو یہ بال صرف آپ دیکھ سکتے ہیں۔تو کیا واقعی چلی جاوں؟۔میں کہہ رہی ہوں سوچ لیں"

پارس نے اس ڈرامہ کوئین کی ساری ڈرامہ بازی فلاپ کرنی تھی پر ابھی وہ اسے اپنے پاس چاہتا تھا تبھی اسکی کلائی پکڑے اپنے پاس کھینچا۔

"تم اتنی ڈرامے باز کیوں ہو"

وہ اسکے ساتھ لگ گئی پر وہ بیٹھا تھا اور روشانے کھڑی تھی،پارس نے اسکے اطراف ہاتھ لپیٹے اپنا چہرہ اسکے سٹمک میں چھپایا۔

"کیونکہ مجھے آپ جیسا ڈرامہ ملنا تھا۔ ادھر دیکھیں۔ میرے سٹمک میں اڑتی تتلیوں سے ملاقات بعد میں پہلے مجھ سے تو مل لیں۔"

روشانے نے اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھر کر اوپر اٹھایا، وہ اسی طرح اسے حصارے اپنی جگہ کھڑا ہوا، روشانے کی آنکھوں میں میٹھی سی خماری اتری۔

"تم بہت بری ہو"

پارس نے ایک ہی جھٹکے سے اسے اٹھا کر ٹیبل پر بٹھائا، وہ پارس کو پاس آتے ہی گردن بازو میں لپیٹ کر حصار گئ۔

"جانتی ہوں۔ آپکو منانا بہت مشکل ہے پارس۔ آپ بھی برے ہیں"

اپنی اتنی محنت پر اب غلط وقت پر رونا آیا۔

"پرفیکٹ کپل ہیں یعنی ہم۔۔۔۔"

اسکے چہرے کو اوپر کرتے پارس اسکے ہونٹوں کی خوشبو کی اور کسی نشہ آور شے کی طرح لپکا، وہ اسکے لمس پر پر سکون ہوتی آنکھیں موند گئی، پارس نے اسے ویسے ہی اٹھا کر وہیں سٹنگ ایریا کی طرف بڑھتے کاوچ پر لیٹاتے ہی اسکی نڈھال حالت پر رحم کرتے واپس جھکنے سے واپس اٹھ کر اپنی شرٹ جب کھولنی شروع کی، روشانے کی آنکھوں کے آگے اپنی موت سی لہرائی، کرنٹ لگے انسان کی طرح وہ صوفے پر اٹھ بیٹھی چھلانگ مارے نیچے اتری اور پارس کے ہاتھوں کو تھاما۔

"آپ سیریس ہی ہو گئے پارس جی۔ میں تو مزاق کر رہی تھی۔ پلیز شرٹ مت اتاریں۔ ایسے آپ دیکھیں کتنے گریس فل اور ڈیسنٹ لگ رہے ہیں۔ پھر آپ گندے بچے لگیں گے۔ ننگو کہیں کے۔ آپکو شرم نہیں آئے گی پر میں شرم سے مر جاوں گی۔ کیا آپ کے اندر میرے قل کروانے کی ہمت ہے؟"

آنکھیں پٹپٹاتے یہ ساری تقریر کر کے وہ دم سادھ گئی اور دل ہی دل میں بہکے شوہر سے بچنے کو جتنی دعائیں ازبر تھیں ساری جلدی سے پڑھ لیں، پارس نے اسے کچھ دیر آنکھیں چھوٹی کیے نہارا اور پھر اسکے ہاتھ ہٹاتا اپنی شرٹ پھر کھولنے لگا۔

"گرمی لگ رہی ہے تو میں اے سی چلا دیتی ہوں جی۔اس سے بھی فرق نہ آئے تو پنکھا جھل دوں گی۔۔۔یہ دیکھیں۔یو فیل بیٹر"

گھبرا کر جلدی سے ٹیبل پر پڑی فائیل اٹھا کر وہ پارس کو ہوا دینے لگی، وہ ظالم آدمی دیکھ بھی ایسے اسکی حرکتیں رہا تھا جیسے خون پی لے گا۔

پارس نے جلاد بنے اس سے فائیل لے کر پرے پھینکی اور پھر بٹن کھولنے لگا اور اب تو بچارا ایک بٹن اٹکا رہ گیا اور روشانے اسکے سینے پر نگاہ پڑتے اپنی خیر مانگنے لگی جو آج نظر آنی بند ہو رہی تھی۔

"پ۔۔پارس۔آپکی شیم شیم ہو رہی ہے"

وہ ایک آنکھ بند کرے دوسری زرا کھولے پارس کو دیکھنے لگی جو خود شیم شیم پر بوکھلائے اپنے آپ کو دیکھنے لگا کہ واقعی شرٹ اتار رہا ہے یا کچھ اور، یہ لڑکی جان نکال کر خود ایک ترچھی آنکھ سے تاڑ بھی رہی تھی اور مسکرا بھی رہی تھی۔

"کہاں سے ہو رہی ہے شیم شیم؟"

پارس نے شرٹ خود سے علیحدہ کرے پرے پھینکی جبکہ روشانے نے آیک ہاتھ آنکھوں پر رکھے دوسرے کی انگلیاں اسکے سینے پر دائیں سے بائیں پھیرتے جس طرح شیم شیم کا مقام بتایا، پارس کا سارا غصہ نگل گئی، وہ مسکراتا دیکھائی دیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"تم کب سدھرو گی؟"

وہ جلدی سے ہاتھ آنکھوں سے ہٹا گئی پر پارس کو ایسے صرف پینٹ میں دیکھ کر اسے بخار سا محسوس ہوا، وہ سچ میں ایک تراشا ہوا آدمی تھا جسے یوں دیکھ

کر چیخیں نکل آئیں، پر وہ تو روشانے تھی، بس ہلکی پھلکی بوکھلانے پر ہی اکتفا کر لیتی تھی۔

"میرے سدھرنے کی عمر چلی گئی۔ آپ یہ ننگو بن کر کیا مجھے شیشے میں اتارنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سچ وہ تو میں پہلے ہی ہوں۔ بائے داوے یو آر پروہاٹ۔ شرٹ پہن لیں ناں۔ اپنی عزت پیاری کیوں نہیں تجھے ریشمہ۔ زمانہ کتنا خراب ہے کچھ ہوش کر میری رانی"

وہ اسکی حرکتوں پر مزید پگھلتا گیا خاص کر وہ جو ڈرامائی انداز میں اپنے بالوں سے اسکے سینے کو ڈھانپ کر ایکٹنگ کے جوہر دیکھاتے فلم اسٹار شبنم بن گئی تھی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"تمہیں پتا ہے تم میری جان ہو"

پارس نے اسے اپنے سینے سے لگایا، وہ تائید کرتی جھٹ سے آنکھیں پارس کی آنکھوں میں ڈال گئی۔

"جی تبھی آپکے اندر رہتی ہوں۔پارس مجھ سے دوبارہ ناراض مت ہوئیے گا۔"

وہ اسکے چہرے کو ہاتھوں کی نرم گرفت میں لیتی التجاء کرنے لگی۔

"ہوں گا۔ تبھی تو مجھے تمہارے یہ رنگ دیکھائی دیں گے۔چلبلے اور جان فرسا۔میں تم سے ناراض نہیں لیکن سزا دوں گا۔ تمہیں ساری رات مجھے ایسے ہی شرٹ لیس برداشت کرنا ہو گا"

پارس کی سزا بھی اسکی طرح ہی تھی، جان لینے والی۔

"میں پھر ہر دو منٹ بعد کہوں گی شیم شیم"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ خود ہی کہہ کر ہنسی تو اس بار پارس بھی ہنسا۔

"تم بولو تو میں تمہارے ہونٹ ہی سلائی کر دوں گا"

پارس کی ایسی دھمکی پر وہ سوچ کر ہی کراہ اٹھی کہ یہ آدمی کتنا سفاک مزاق کرتا ہے۔

"آپ میرے ہونٹ سلائی کریں میں کانوں سے بول لوں گی۔ میرے ٹیلنٹ کو اندر اسٹیمیٹ نہ کرنا"

پارس نے قہقہہ لگاتے روشانے کے بال جان بوجھ کر اسکے منہ پر بکھرے کہ وہ ناک اور منہ میں گھسنے پر بری طرح چڑی۔

"کانوں میں پگھلا سیسہ انڈیل دوں گا"

سہی لگ رہا تھا کہ وہ خونخوار پیراسائیٹ ہے۔

"آپ بہت زیادہ ظالم ہیں۔ آئی ہیٹ یو"

روشانے کو سوچ کر ہی درد ہوا تبھی تو رونا بھی نکلا، پارس نے اسے مزید اپنے گرم سینے میں بسایا۔

"آئی لو ویو"

پارس نے اسکو مزید کچھ کہنے کی مہلت نہ دیتے اسکی سانسیں چھین لینے کی سازش کی، وہ اسکی برہنہ کمر میں ناخن گاڑنے پر مجبور ہوئی، اسکے بال کھینچے، اسکی ویسٹ میں مکے مارے تب کہیں پارس نے اسے خود سے دور جانے کی اجازت نہ دی۔

"تم نے مجھے پنچ مارا، میری بیک زخمی کی اور بال بھی کھینچے۔ تم کیسے بخشی جاو گی؟"

آخر اسے بازووں سے نکلنے کی اجازت دی پر روشانے نے صوفے کے تینوں کشن باری باری اس ہاتھی پر برسائے جو تینوں ہی اسے لگے تھے۔

"آپ نے جو کیا وہ بتایا تو شرم سے منہ چھپالیں گے۔ ہٹیں میری حالت بگھاڑ دی آپ نے۔ اب یہاں میک آپ کہاں سے لاوں جو کھا گئے آپ"

پھولی سانسیں بحال کرے وہ بیچ سے نکل کر بھاگی پر پارس نے اسکی کلائی پر گرفت جماتے واپس اپنے سینے سے جوڑنے کے لیے کھینچا، نیلی آنکھوں کے کنارے خمار اور سیاہ نین کٹوروں میں رحم کی التجا ہلکورا اٹھی۔

"کیوں دور دور جا رہی ہو۔ اتنے دن کی آزادی کم تھی کیا۔ میں نے ابھی دور جانے نہیں دینا"

پارس کے پاس رکے وہ اسکی آنکھوں میں تیرتی طلب پر ہنسی اور جناب من کا بے تکلفی سے ڈیمانڈ کرنا، وہ جل پری خوش ہوتی تھی تو اضافی چمکتی تھی۔

"پر یہاں تو کوئی کچھ وقت پہلے کہہ رہا تھا پیار بس روح اور دل کا ہوتا ہے۔ وہی کریں ناں روحانی پیار۔ اسکے لیے میرا ہونا کونسا ضروری ہے"

روشانے نے جان بوجھ کر بچارے کے جذبات جھنجھوڑے تاکہ کسی صورت اسے سانس لینے کی مہلت ملے جو وہ دینے کے موڈ میں نہ تھا۔

"تم کیوں آئی پھر میرے قریب بولو۔ دور تھی تو سترہ سال رہ لیاناں آگے بھی رہ لیتا، اب کیا تم میرے ہر بار بے قابو ہونے پر طنز مار کر شرمندہ کرو گی۔ سارا تمہارا قصور ہے۔ مجھ پر الزام مت لگاو کیونکہ تم میرے حق میں ایسی ہی ظالم ہو۔ میں بہت شریف ہوں ابھی بھی اور بہت معصوم"

پارس نے کمال اعتماد دیکھاتے سارا ملبہ جس چالاکی اور دریادلی سے روشانے پر ڈالا وہ منہ کھولے اس بندے کو تکتی رہ گئی۔

"ہاا۔۔شریف۔۔۔بیوی کو دیکھتے ہی ہیرو کی طرح شرٹ نکال کر اپنے جلووے دیکھانے والا چلاکو آدمی۔ کہاں سے شریف اور معصوم ہے۔ بیوی بھی وہ جو سر سے پیر اس پر لٹو ہے"

روشانے نے اپنا فیورٹ کام کیا منہ چلانے کے ساتھ کیا اور گریبان کے بجائے پارس کی گردن دبوچ کر اسکا چہرہ اپنی طرف جھکائے بے باک لہجہ

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

اپنایا، ان نیلی آنکھوں میں متبسم خمار کسی کو بھی لمحہ بھر سوچنے سمجھنے سے مکمل پیرالائز کر سکتا تھا۔

"کیا واقعی اتنی زیادہ لٹو ہو مجھ پر؟"

پارس کے ہاتھ ایک بار پھر روشانے کو گھیر گئے تو وہ خفیف سا جواب دینے سے پہلے بلش کی۔

"ہاں تو کیا کروں فرض ہے میرا۔ اب اللہ نے بیوی بنایا ہے تو اسکے تقاضے بھی تو پورے کرنے ہوں گے۔"

مسکاتی ہوئی، تھوڑی چڑ کر بولتی وہ پارس کو کسی قابل کہاں چھوڑ رہی تھی، وہ اسکی الفت میں مٹ جانے ہر تیار تھا۔

"اتنی پیاری بیوی مجھے کس نیکی پر مل گئی؟"

اب کی بار پارس نے اسکی پیار سے گال چھوتے گھنبیر لہجہ اپنائے روشانے میں اک برق لہر سی دوڑائی جو ریڑھ کی ہڈی تک سنسناہٹ بیدار کرتی مدھم ہو کر روشانے کے جسم میں کہیں گم گئی۔

"بہت نیکیوں والے ہیں آپ سرکار۔ گناہ گار تو ہم ہیں سرتاج۔"

وہ پھر سے اداکار بنے جوہر جھاڑ گئی، پارس نے آبرو اچکا کر اسکو سرد گھورا، دل پھر چاہا اس لڑکی سے خوامخواہ روٹھے۔

"مطلب تم کہنا چاہتی ہو میں تمہارے گناہ کی سزا ہوں؟"

روشانے کے چہرے کی رنگت پارس کی جذباتیت پر بدلی۔

"پارس نہیں۔"

وہ سہم کر اسکے گلے جا لگی، پارس نے کمینگی سے مسکرا کر انگ انگ میں اترتے سرور پر اسے خود میں بھینچ لیا، وہ سمجھ گئی اسے پھانسا گیا ہے۔

"مزاق کیا ہے۔ تم تو میرے جال میں پھنس گئی۔ اب تمہیں یہاں سے کون نکلنے دے گا"

اس روح سہلاتی گرفت میں وہ خود پر سکون تھی کہ نکلنے کا آپشن سرے سے اس نے سوچا ہی نہ تھا۔

"مجھے نہیں نکلنا۔ لیکن آپکی یہ ہانٹس پرو میکس خوبصورتی میرا درجہ حرارت شوٹ کر دے گی پھر مجھے الزام مت دیجئے گا"

وہ اسے گھبرا کر آزاد کرے سامنے لایا پر وہ آفت کی پرکالہ جیسے سامنے آتے دل نشین ہنسی، پارس کو بیوقوف بننے پر غضب چڑھا لیکن جناب بے بس جو ٹھہرے، جبڑے بھینچ لیتے سہہ گئے۔

"اس سے پہلے یہاں دھواں اٹھنے لگے، اپنے مسلز چھپا لیں ایسا نہ ہو یہ بھوکی انکوڈنز سمجھ کر چٹ کر جائے۔ پکڑیں شرٹ۔ تھوڑی شرم کر لیں"

وہ پلٹ کر کاوچ پر لٹی مٹیار کی طرح پڑی شرٹ اٹھا کر پارس کے پاس آئی جو شرٹ لینے کے بیچ جان لیوا تاڑ تا ہوا ملا۔

"ڈنر نہیں کیا تم نے بھوکی؟ کیا کھانا ہے بتاو"

پارس نے شرٹ پہنی اور پلٹ کر فون تک گیا تا کہ روشانے کے لیے کچھ منگوا سکے۔

"آئی وانٹ پیزا۔ ود ریڈ بل"

وہ عقب سے پارس سے بازووں کو حصار کر آ لگی، وہ ریسور اٹھاتے زرا پیچھے ہوئے گھورا۔

"تم وہ کھانسی کے سیرپ جیسا انرجی ڈرنک پیو گی؟ تم تو ملک شیک پیتی تھی"

پارس کو تو کسی بچگانہ جوس کی امید تھی، یہ کیا مانگ لیا تھا روشانے نے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"ہاں میں اب پیرا سائیٹ کی وائف ہوں تو ڈرنک بھی فینسی پیوں گی۔ جتنا آپ نے مجھے اپنے ڈولے شولے دیکھا کر تپایا ہے اور میری انرجی کھائی ہے اسکے بعد یہی مجھے چاہیے۔"

پارس نے اسکے اپنے اطراف لپٹے ہاتھ پر چٹکی کاٹی جس سبب وہ منہ پھلائے اسے آزاد کر کے پیچھے ہٹ گئی، پارس نے ریسور اٹھا کر ماہرانی کے لیے فیورٹ پیزا اور ڈرنک آرڈر کی اور اپنے تمام بٹنز بند کرتا پلٹا جہاں وہ بچوں کی طرح منہ لٹکائے اپنا الٹا ہاتھ دیکھا رہی تھی جہاں پارس کی ماری چٹکی سے ریڈنس ہو گئی۔

"اوہ روشانے۔۔۔۔یا تو تمہاری نازکی مجھے لے ڈوبے گی یا میری شدت پسندی تمہارا انکاونٹر کر دے گی۔ اتنی نازک ہوتے تمہیں خدا کا خوف نہیں آتا۔"

اسکا ہاتھ پکڑ کر اس ریڈنس کی جگہ چومے وہ صدمے میں بڑبڑاتا ہوا آنکھیں اٹھائے روشانے کے لبوں پر مسکراہٹ کو رقصاں کر گیا۔

"مجھے بہت آتا ہے خدا کا خوف۔ آپکو نہیں آیا آج میرے ساتھ ہسبنڈ والی حرکتیں کرتے ہوئے"

وہ پھر سے ہاتھ چھڑواتی پارس کی گردن میں رسان سے ہار سی بازو پرو کر میٹھی سی شکائیت کرتے بوکھلایا سا مسکائی۔

"کیوں آئے۔ میں تمہارا ہسبنڈ ہی ہوں۔"

پارس کا صبر جیسے اس لڑکی کے قریب فوراڈاون ہونے لگتا تھا، اسکو کمر کی اطراف سے ہولڈ کرے آنکھیں اسکے پیارے چہرے پر بھٹکائیں۔

"آئی لوو۔۔"

وہ پھر ہار کر بولنے لگی پر پارس نے اسکی گال پر بناوار ننگ بائیٹ کر دیا تو وہ سسکی سی بھرے خاموش ہوئی۔

"آہ۔۔ظالم۔۔۔کہنے کیوں نہیں دیتے مجھے"

وہ اپنی گال رگڑتی غصے سے بولی۔

"میری مرضی۔اب اگر تم نے کہنے کی کوشش کی دوبارہ۔میں تمہیں بھرپور ہسبنڈ بن کر دیکھاوں گا یاد رکھنا"

پارس کی تنبیہہ کا سرور ہی الگ تھا،وہ بہکنے سی لگتی تھی، تجسس جان لینے لگتا تھا کہ آخر اس کے بعد وہ اس شخص کا کیسا روپ دیکھے گی۔

"ہنہ۔۔لالچ دے رہے ہیں یاد دھمکی۔کنفرم کریں پہلے۔"

وہ روانی میں بول تو بیٹھی پر جیسے پارس نے جوابا معنی خیزی سے سر سے پیر تک دیکھا،بچاری کا ننھا دل پارس کی نظروں کے ایسے بے ادب جائزے پر

سینے میں مچل کر رہ گیا، فوراسے پلٹ کر کانپتے ہاتھوں سے اپنے کھلے بال لپیٹنے لگی اور جا کر لاک کھول دیا۔

"لالچ تھا"

پارس نے ٹیبل سے لیپ ٹاپ اٹھایا اور کاوچ پر نوابی انداز میں بیٹھتے ہی سامنے رکھتے لقمہ دیا، وہ بنا پلٹے لبوں میں دبا دبا مسکرائی۔

"لالچ بری بلا ہے۔ چلیں کوئی مووی بھی دیکھتے ہیں۔"

وہ بنا نظریں ملاتی اپنا اسکارف سر پر لیتی پارس کے پاس ہی آ بیٹھی۔

"رومینٹک؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس نے موویز ایپ آن کرتے گردن گمائی، روشانے اس کی سمندری آنکھوں سے نظر نہ ہٹا پا رہی تھی، اور جل پری کا ٹکٹکی باندھ کر دیکھا کہاں پارس کے حق میں اچھا تھا۔

"اٹس ویری ڈینجرس۔۔۔"

روشانے کا ڈرا اسکی آواز میں اترا، پارس نے مسکرا کر سامنے ہی دیکھائی دیتی پہلی کارٹون مووی پلے کر دی جس پر دونوں ہی مسکرا دیے۔

"اف۔۔کتنا خیال ہے آپکو میرا۔"

روشانے فورا اسکی بازو سے لگی۔

"مجھے اپنا بچاو کرنا ہے۔ تمہارا کوئی خیال نہیں کر رہا۔۔۔۔مجھے اپنے چارج سیلز کو لوو کرنا ہے وہ زیادہ ضروری ہے۔ چلو میرے پاس آو۔ دل سے لگو۔"

سامنے لیپ ٹاپ سیٹ کرے وہ پیچھے ہو کر بیٹھا اور بازو کھول کر روشانے کو اپنے پاس سرکایا، دونوں کی آنکھیں پھر آن ملیں۔

"آپ سچ میں ڈریم ہسبنڈ ہیں پارس"

وہ اسکے پیارے چہرے میں کھو گئی، آواز بھی جذبات سے مدھم پڑی۔

"بھرپور ہسبنڈ بنوں گا پھر یہ کہنے کے بارے سوچنے کے لیے بھی ہزار بار سوچو گی۔ یہ لکھ کر دیتا ہوں"

سراسر روشانے کو ڈرانے کی کوشش کرے وہ سنسنی خیز لہجے میں اسکی ناک دباتا بولا۔

"کب بنیں گے؟"

وہ اٹھ کر بیٹھی اسکے کان میں بولی، پارس کے چارج سیل لوو سے ایک دم ایکسٹرافل کی طرف واپس گئے، بچارے کو اپنے جذبات پھر سے قابو کرنا مشکل لگا۔

"روشانے۔ تم پنگے لے رہی ہو اب۔۔۔ باز آجاو۔۔۔۔"

پارس کی دھمکی پر وہ مسرور سا روبرو ہوتے ہنسی اور پارس کی دونوں گال پکڑ کر کھینچنے لگی۔

Zubiniveszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"آپ سے نہیں لوں گی تو کس سے لوں گی۔۔"

ہنستے ہوئے بولی، ہنستی ہوئی وہ کالی آنکھوں والی لمحوں کا سانس پھلا سکتی تھی۔

"تو چلیں روم میں؟"

اس بار پارس نے اسکے کان میں جھک کر کہا، روشانے نے نچلا لب دانت تلے دیتے خود میں اترتی سرد لہر کا مدہوش اثر بہت گہرائی سے دل کی دھڑکنوں سے چھیڑ خانی کرتا محسوس کیا۔

"ڈر نہیں لگتا آپکو مجھ سے؟"

وہ روبرو ہوئے کالی آنکھوں کے مدہوش وار کرتے سوالیہ انداز میں بھنوئیں مٹکاتی مسکرائی۔

"تم جیسی چوہی سے میں ڈروں گا؟"

وہ اسکی ناک سے ناک ملاتا چھیڑتے ہنسا تو وہ تپی۔

SAMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"اوئے۔۔۔"

غصے سے منہ سے نکلتا اوئے بے ساختہ تھا اور اسی طرح بے حد پیارا۔

"جل پری۔ اتنا پیارا ہونے پر تم پر کوئی خطرناک دفعہ بھی لگ سکتی ہے۔ احتیاط برتا کرو۔ میرے روبرو تو تمہیں اتنا پیارا لگنے کی بلکل اجازت نہیں۔ میں تمہارے دل اور روح کے ساتھ اب جسم میں بھی دلچسپی محسوس کرنے لگا ہوں اور اس پر مجھے کوئی شرمندگی یا ندامت نہیں۔ تو یہ تلوار تم پر لٹک رہی ہے محتاط رہو۔ چلو موو ی دیکھو۔ میرے دل کی دھڑکنوں کو مدھم ہونے دو۔ کافی تیز ہیں"

اس طرز کی گفتگو کے بعد وہ کچھ دیر کچھ بول سکنے کے قابل ہی نہ تھی، پارس نے اسے ایسی چپ لگا دی جو اب وقت لے کر ہی ٹوٹنی تھی۔

پیزا اور انرجی ڈرنک آئی تو دونوں نے بس ہلکی پھلکی مسکراہٹ کا تبادلہ ہی کیے مووی دیکھی، اینڈ قریب ہی تھا جب پارس کا فون ایگل کے نام سے وائبریٹ کیا۔

"آپ کریں بات۔مجھے بہت نیند آرہی ہے۔گڈ نائیٹ۔۔۔۔کل بھی سفر ہے تو میں ایکسٹرا تھکنا نہیں چاہتی"

وہ سچ میں سیلپی ہو رہی تھی، پارس نے اسکے کھڑے ہوتے ہی ہاتھ پکڑ کر انگلیوں کو چوما اور مسکرا کر اجازت دی جس پر وہ فلائنگ کس کرتی آفس سے نکل گئی۔

پارس نے لیپ ٹاپ کی سکرین گرائی اور پیچھے ہو کر بیٹھے کال پک کی۔

"ہاں میرے الو۔۔اس وقت تک جاگ رہے ہو وہ بھی سنگل ہو کر۔خیریت ہے؟"

پارس کے سوال پر وہ کروٹ پر لیٹا تھا، جبڑے بھینچ گیا ایسی ٹھنڈی جگت پر۔

"پارس۔میں موہنی سے شادی کر رہا ہوں کل"

پارس کے چہرے سے شرارت یکدم جیسے اس خبر نے نگل لی۔

"واٹ؟شادی۔۔۔دماغ سیٹ ہے تمہارا. تمہیں پتا ہے ایگل وہ تھلیسیمیا پیشنٹ ہے۔"

پارس کی آواز میں خفگی اتری۔

"مجھے سب پتا ہے۔پھر بھی آئی وانٹ دس پارس۔اس نے اک معصومانہ خواہش کی مجھ سے ہمیشہ ساتھ رہنے کی لیکن میں نے اس کے کمزور وجود سے ایک لمحے میں بہت سی امیدیں باندھ لیں اور مجھے خبر بھی نہیں ہوئی۔میں خود سے شرمندہ ہوں لیکن کوئی ایسا چاہیے تھا جسے میں یہ بتا سکوں کہ میں اسے پاگلوں کی طرح چاہنے لگا ہوں۔"

پارس کی خفگی کم ہونے لگی پر پھر بھی وہ افسردہ تھا۔

"یہ سب اپنی جگہ ٹھیک ہے ایگل پر وہ فزیکلی یہ تعلق نہیں ہینڈل کر سکتی۔فیوچر میں اگر تم دو کا یہ رشتہ سنجیدہ ہوتا ہے تو پریگنسی اسکے لیے مہلک ہے۔اسکی ایج بھی کم ہے۔تم یہ سب کرنے سے پہلے اس بات کو سوچ لینا کہ وہ آرٹیفیشل بلڈ پر سانسیں بھرتا اک کمزور وجود ہے جسکی جڑ اکھڑی ہوئی ہے"

پارس نے اسے سمجھانا چاہا۔

"میں سنجیدہ ہوں پارس۔میں اسکے ساتھ فیملی اور ہمیشہ کا ساتھ خواہش کر رہا ہوں۔تم دعا کرو گے میرے لیے؟۔ہر چیز ایک طرف، تمہاری دعا کا آسراہ ایک طرف۔میں اسے مرنے نہیں دوں گا، میں آخری دم تک اسکو بچانے کی کوشش کروں گا"

پارس کی ساری فکر، ایگل کے جذبے تلے دب گئی۔

"میں دعا کروں گا۔تو کیا مجھے اپنی شادی پر نہیں بلاو گے؟"

پارس کے یقین دلانے کے بعد سوال پر آبیل کا دل پنکھ ہوا۔

"نہ بلا کر کہاں جاوں گا۔شام میں فنکشن ہے تو تمہاری شرکت بہت ضروری ہے۔"

پارس اسکی کیفیت پر سمجھ نہ سکا پریشان ہو یا مسکرائے۔

"ہنہ۔اب تو مروت نبھانے کو پوچھ لیا۔آجاوں گا۔پر سنو۔کس مومنٹ سکپ کروادینا مجھے شرم آئے گی"

پارس کی چھیڑ خانی پر آبیل مسکرایا۔

"بے شرم آدمی نہیں ہوں۔بکواس نہیں کرو میرے بچے۔تم سے زیادہ حیا والا ہوں۔چلو اب بند کرو کال اور وقت سے پہنچ جانا"

آبیل کو سچ میں شرم آگئی تو کال کاٹ کر بھاگ گیا لیکن پارس کے چہرے کی مسکراہٹ وقتی تھی،رابطہ کٹا تو وہ پریشان بھی ویسے ہی ہو گیا۔

"موہنی کے حق میں جو بہترین ہے وہ کریں۔ کل کو مجھے نائل کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ وہ جیسی بھی ہے۔ وہ بہت زیادہ سہہ چکی ہے۔ ایگل کی محبت اسکی سلامتی بنے نہ کہ خطرہ۔"

پارس کی دعا تو ہونٹوں سے نکل چکی تھی، اب دیکھنا یہ تھا قبولیت کی مسند اسے کب ملتی ہے۔

..._____..

اک نیا دن کراچی میں اتر آیا تھا۔

"میں نے پتا کروایا سر۔ آہل کے بارے میں یہی پتا چلا کہ وہ بالاج سکندر کی منہ بولی بیٹی روشانے کا مہمان تھا اور انطالیہ سے آیا تھا، کچھ دن رہا اور واپس چلا گیا"

اندھیرے کمرے میں اک نفوس کرسی پر براجمان تھا اور دوسرا اس کے پاس مودب ہو کر کھڑا تھا۔

"ہمم۔اور وہ لڑکا۔۔منان شیز ار۔۔۔؟"

وہ بھاری سرد آواز پھر ابھری۔

"سر آج اسکی اور شیز اکی شادی ہے"

اس اطلاع پر وہ شخص جبڑے بھینچ گیا،سیاہ آنکھوں میں ناگواریت کا غبار امڈا۔

"ایسے آدمی سے۔؟بالاج سکندر اور عائشہ کو شیز انے رات کے بارے نہیں بتایا کیا؟"

وہ غصے میں تھا۔

"شاید آپکو غلط فہمی ہوئی ہو سر۔شادی طے تھی۔ ممکن ہے وہ منان بہک گیا ہو۔۔۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

ساتھی نے بھلا مشورہ دیا، وہ اپنے گھنے بالوں میں اضطراب سے ہاتھ پھیرنے لگا۔

"پر اسکی زبان پر آہل تھا"

وہ بھاری آواز بکھری۔

"آہل اس شہر یا ملک کا ہوتا تو بات اور تھی۔ پردیسوں کا کوئی بھروسہ نہیں یہ آپ سے بہتر کون جان سکتا ہے"

ساتھی نے دل میں پنپتے نرم گوشے میں احتیاط کا اندراج کیا۔

"ٹھیک ہے۔ منان پر نظر رکھو۔ اس نے شیزا کو تکلیف دی تو وہاں گولی مارنا جہاں سے گولی نکلنے میں کافی وقت لے۔ ایک اپنے بھروسے کی ملازمہ منان شیزار کے گھر لگواو۔ شیزا کے بارے ہر چھوٹی بڑی بات میرے علم میں ہونی چاہیے"

حکم صادر کیا گیا اور ساتھی نے سر خم کرتے تائید کی اور اکیلا چھوڑتے وہاں سے چلا گیا، پچھتاوے اور شکست کے غلبے نے وہ خوبصورت سیاہ آنکھیں سرخ کر دیں۔

ناجانے وہ شیز اکا کیا لگتا تھا۔

رات کٹ چکی تھی، وہ ساری رات ہچکیوں کے ساتھ روتی رہی، آہل کو پکارتی رہی لیکن اسکی آواز بیٹھ گئی مگر کوئی بچانے نہ آیا، گھر میں بارات آنے کی تیاریاں شروع تھیں۔ بظاہر شادی تھی پر لگ رہا تھا ماتم ہو رہا ہے۔

شیز انے اپنا فون بند کر کے ڈرا میں رکھ دیا اور اپنی بربادی کے جشن کے لیے وہ سرخ لہنگا پہننے لگی جو تمام تر دلکشی کے اسے اپنے گلے کا پھندا اور آہل مغدام سے ہمیشہ کی جدائی کا پیغام لگ رہا تھا۔

.._____..

سئیر اجیکب مارک کو روانگی کے لیے تیار کر دیا گیا تھا، پارس، نجف اور روشانے کے ہمراہ دو گن مینز مزید اس وقت سیل روم میں موجود تھے، ایمبریونام کا آدمی رات ہدایت بابا سرکار کی دنیا میں داخل ہونے کی کوشش میں موقعے پر مارا گیا، اس کی تلاشی کے بیچ ایک سیم کارڈ ملا جسکا ڈیٹا ہیک کرنے سے یہ بات واضح ہوئی کہ اسے جیکب مارک نے بھیجا تھا۔

سئیر امارک کی آنکھوں میں اک آلاو جل رہا تھا، وہ اگر آزاد ہوتی تو سب سے پہلے پارس اور روشانے کو مارتی۔

"تمہیں تمہارے باپ نے مروانے کے لیے دو ہفتے سے ایک آدمی بھیجا ہوا ہے۔ گڈ نیوز کے وہ مر گیا۔ تمہاری زندگی بڑھ گئی سئیرا۔ اگر تم ایک بک رائٹر ہی رہتی بھلے کرنج ہی سہی، یہ دن نہ دیکھنا پڑتا تمہیں۔ لیکن تم نے ضد کی۔ اور پیراسائیٹ یہاں اکلوتا ضدی ہی سجتا ہے۔ اسمال شیر ازی تمہارے ساتھ کیا کرے گا مجھے پرواہ نہیں لیکن وہ کچھ اچھا نہیں کر سکتا۔ ہوپ سو تم اب مجھے پانے کی دوبارہ خواہش نہیں کرو گی"

پارس اسکے سامنے کھڑا اسکی انتقام میں سرخ ہوتی آنکھوں میں جھانک کر تمسخرانہ مسکرایا اور سئیرا جو اس وقت ہر کسی زنجیر سے آزاد تھی، جب پارس کی طرف جھپٹی تو روشانے نے آگے بڑھ کر اپنا شوز والا پیر ایسے رکھا کہ وہ لڑکھڑا کر گرتی سیدھی پارس کے پیروں میں جا گری۔

پارس نے متاثر ہوتے اپنی شیرنی کو دیکھا جو آگے سے دگنا خطرناک مسکرائی، سئیرا نے منہ کے آگے ہاتھ رکھے بروقت ورنہ جس بری طرح وہ گری، منہ کے نقش بگھڑ جاتے۔

"میں تم دو کو اس سب کا بدلا دیے بنا نہیں مروں گی پارس۔"

اہانت و سبکی کے باوجود وہ اٹھی اور اپنی نفرت کو اپنے اندر ہی دبا لیتے دھمکایا۔

"ویٹ کریں گے۔ بدلا لیے بنا کوئی کمینہ دشمن مر جائے تو مزہ تھوڑی آتا ہے"

روشانے نے اسکے الجھے گرد آلود بال بکھرتے مست و بے خود لہجے میں کہا تو وہ آنکھیں اس پر جب ڈال گئی تو ان میں نفرت کی دل دہلاتی شدت تھی۔

"تم یاد رکھنا وہ تھپڑ"

سئیرا کے گال اس تھپڑ کا سوچ کر دہکے تو گرمی و خارش سی لیڈی پیرا سائیٹ کو بھی ہتھیلیوں میں جگتی محسوس ہوئی۔

"مجھے اپنے مارے تھپڑ از بر ہیں۔ چچ چچ افسوس تمہیں پارس سیکنے کے لیے بھی نہ مل سکا۔ چلو میرے جوانو لے کر جاو اسے۔ اسکی دربدری کا وقت شروع"

روشانے کی کمانڈ ملتے ہی پھنکارتی مخدوش حال تک آئی سئیرا کے ہاتھوں میں ہتھ کڑی پہنا کر اسے دو گارڈز گھسیٹے ہوئے لے گئے۔

سب کی آنکھوں میں تپش تھی۔

کچھ دیر میں پارس کی روانگی تھی اور اسکے پیچھے اسکی محافظ ایک بار پھر اٹلی میں داخل ہونے والی تھی۔

چونکہ پارس عیسی مغلانی کی واپسی Dempyo کے لیے زندگی اور موت والا کھیل تھی تبھی ایک طرف تمام ائیر پورٹس پر ہائی سیکورٹی نافذ کر دی گئی تھی تو دوسری طرف خود اسمال شیرازی بیک سٹیج کھلاڑی کا عہدہ سنبھال کر اپنی بیس اور اپنے اداروں کو ایکٹیو کر چکا تھا لیکن اس کی تیسری طرف روشانے کی حکمت عملی کچھ الگ تھی، اس نے ہادی اور رہبر کو اس آپریشن میں سیکرٹلی انوواو کیا تھا اور آجکا خفاظت آپریشن یاقوت کے حکم کے مطابق فریدون سے چھپایا جانے والا تھا کیونکہ روشانے، کم از کم پارس کے معاملے میں اب فریدون پر بھروسہ کرنے کی غلطی نہیں کرنا چاہتی تھی۔

اور یہی تھی جنگلی پھول کی وہ حکمت عملی جو پارس عیسی مغلانی کو اس سال بھی بحفاظت Ndrangheta میں ان کروانے والی تھی۔

.._____..

اک قیامت کا دن ظہور پذیز ہو کر ڈھلنے پر اتر آیا تھا، آہل نے پورا دن گزرنے کے باوجود کوئی رابطہ نہ کیا حالا کہ وہ ویلنگٹن نیوزی لینڈ پہنچ چکا تھا، اس نے ہوٹل سائن ان کیے جا کر پہلے شاور لیا اور پھر فون آن کرے وہ میٹرس پر تھکے انداز میں بیٹھا۔

فون آن ہوتے ہی اسے اک ای میل موصول ہوئی جس میں کچھ ایسا تھا جسے پڑھ کر آہل کی آنکھوں میں لہو اترا۔

"لالہ آپ مجھے کیسا مشورہ دے رہے ہیں۔ کل کو شیزا کو میری حرکت کا پتا چلا تو تھوکے گی بھی نہیں مجھ پر"

ای میل کاری پلائے کرے آہل شدت سے جواب کا منتظر تھا، حاتب اس وقت شام میں مصباح منصور کو ملنے آیا تھا جو شیڈو ہی کی حراست میں اک

پرائیوٹ کلینک میں زیر علاج تھا، حاتب اسے اتنی آسان موت نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔

آہل کے ای میل میسج پر وہ زرا روم سے باہر نکلا۔

"تھوکنا چاہیے بھی نہیں بلکہ تجھے دل سے لگانا چاہیے اسے جو اتنی سی عمر میں اتنی پیور محبت کر بیٹھا ہے اس سے۔ دیکھ آہل میں تجھے بہترین مشورہ دے رہا ہوں۔ بنا خون خرابے شیزا کو تو اس منان سے بس یونہی بچا سکتا ہے۔ کل کو اگر یہ معاملہ کھلتا ہے تو اسے میں جواب دہ ہوں گا"

حاتب نے جواب بھیجا تو آہل کو پڑھ کر مزید اذیت ہوئی۔

نجانے ایسا کیا تھا جو سوچ کر ہی آہل کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

"آپ میرا ساتھ دیں گے پھر؟ وعدہ کریں۔ آپ نے کبھی مجھ سے پیار نہیں کیا لالہ۔"

آہل کے اس آخری جملے پر حاتب کا دل بری طرح تڑپ اٹھا،وہ سرد مہر تھا لیکن وہ آہل سے بہت پیار کرتا تھا۔

"کیا تیری چمیاں لیتا کہ تجھے یقین آتا پیار کرتا ہوں۔میرے سے پٹ مت جانا۔آج ہی یہ معاملہ نمٹا میرے شوخے۔سمجھ گیا"

حاتب کی غصیلی تاکید آہل کی سرخ آنکھوں میں لمحہ بھر نمی جگا گئی۔

"اگر یہ پلین کامیاب ہو گیا میں آپ کو گرل فرینڈ والی کس کروں گا"

آہل نے اس بار آنکھیں رگڑ دیں،حاتب ہنس کر سر ہلاتا پیار الگا۔

"نہیں مہربانی۔وہ تو اپنے مال کو کرنا یعنی شیز اجب تیرے ہاتھ لگ گئ۔اب پلین پر عمل کر اور پھر دیکھتے ہیں کیا رزلٹ آتا ہے"

حاتب نے بات سمیٹ دی جبکہ آہل نے سب سے پہلے وہ فیک ڈاکومنٹس سیو کیے اور انکی فائیل بنائی پھر منان شیز ار کا نمبر سیو کیا۔

دوسری طرف شیزا کی بارات آچکی تھی اور وہ کسی مردے کی طرح سجی سنوری بھی اجڑی لگ رہی تھی۔

اسکا اور منان کا نکاح ہو چکا تھا اور کچھ دیر میں رخصتی تھی لیکن شیزا یوں تھی جیسے اسکے جسم سے سارا لہو نچڑ گیا ہو۔

آہل نے ایک میسج منان کے فون پر بھیجا اور خود بس اب انتظار کر رہا تھا جبکہ منان، شیزا کے ساتھ بیٹھا فتمخدانہ مسکرا رہا تھا۔

"اب تم نہیں بچو گی شیزا"

منان کی آواز صور کی مانند شیزا کو کان میں اترتے لاوے سی محسوس ہوئی، سٹیج پر سبکی نظریں ان پر تھیں۔

"میں بچ سکتی بھی نہیں۔ میں نے کل تمہاری حرکت بابا اور امی کو نہیں بتائی کیونکہ میں انکے گھر رہ کر قاتلہ نہیں بننا چاہتی تھی۔ لیکن اب اگر تم نے مجھے چھوا، میں خوشی خوشی تمہاری گردن کاٹوں گی اور سب کہیں کہ منان شیزار

کی بیوی قاتلہ ہے۔میری پرورش کا یہی حق تھا جو میں نے ادا کیا اپنے ماں کے گھر سے عزت سے نکل رہی ہوں"

اس لڑکی کی بدزبانی پر منان نے اسکا اپنے ہاتھ میں لیا ہاتھ انگلیوں میں لے کر اس بری طرح دبایا کہ شیزا کی آنکھوں میں تکلیف سے نمی اتر آئی۔

"تمہاری اکڑ تورات میں ٹوٹے گی۔تم جانتی نہیں تم نے یہ بکواس کر کے اپنے ساتھ کیا کر لیا"

وہ اسکے ہاتھ کو آزاد کرتا غصے سے اٹھا تو شیزا نے اپنی سرخ ہوتی درد کرتی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ سے دباتے بہت مشکل سے سسکی روکی۔

منان نے رخصتی بھی جلدی کروالی،اس بارات میں وہ انجان مسلزمین بھی تھا جسکی صرف آنکھیں دیکھائی دیں،ان آنکھوں میں ویسے ہی آنسو تھے جیسے ایک باپ کی آنکھوں میں بیٹی کو رخصت کرتے ہوتے ہیں،وہ آدمی وہاں سے پھر اچانک غائب ہو گیا۔

شیز اسارارستہ اپنی ہچکیوں پر بندھ باندھتی رہی، گاڑی ڈرائیور چلا رہا تھا جبکہ شیز اکو اپنے پہلو میں بیٹھا وہ درندہ اس وقت پھانسی گھاٹ کا جلاد لگ رہا تھا۔

"تیز گاڑی چلاو۔۔۔۔"

منان دھاڑا، جس پر دلہن بنی شیز انے اسے گردن گما کر دیکھا جبکہ ڈرائیور کے ہاتھ پھولے۔

"ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟"

منان نے اسکی بازو دبوچ کر اپنے قریب کیا پر شیز انے درد پر آہ بھی نہ کی۔

"دیکھ رہی ہوں کتنے بد قسمت ہو۔ایک اجڑی لڑکی کو اجاڑنے کے پلین بنا رہے ہو۔صبر نہیں ہو رہا ناں۔ تمہیں سرپرائز دیتی ہوں اک۔میں کسی اور سے پیار کرتی ہوں۔تم میرا یہ جسم ادھیڑنے لے کر جا رہے ہو ناں۔مجھے کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔میرا دل اور اس دل میں بسا میرا محبوب ہمیشہ تمہارے شر سے بچے رہیں۔یہی میری زندگی کا اب مقصد ہے"

منان کی آنکھوں سے یہ سب سنے شعلے اترے،وہ اسکی گردن دبوچ گیا پر دم گھٹنے کے باوجود وہ مسکرا کر منان کو دیکھ رہی تھی۔

"ص۔۔صاحب جی ہم پہنچ گئے"

ڈرائیور کے ہراساں ہو کر بتانے کی دیر تھی کہ منان نے اسکے بال آزاد کیے اور گاڑی سے نکلا،دوسری طرف آکر اس نے شیزا کی بازو دبوچ کر باہر نکالا،شام گہری ہو گئی تھی۔

"میں تمہیں پا چکا ہوں۔اب کسی محبوب کی کوئی ویلیو نہیں۔"

منان نے اسے لمحہ لگاتے بازوؤں میں بھرا تو شیزا کی ضبط سے آنکھیں چھلکیں۔

"یہ۔۔صرف تمہاری سوچ ہے۔میں تو مر چکی ہوں۔میری قبر بنانے کے بجائے تم مجھے پھولوں کی سیج پر لے کر جا رہے ہو۔کوڑھ مغز کہیں کے"

وہ پھر سے کرب سے ہنسی۔

"بکواس بند کرو"

منان کی دھیمی دھاڑ پر وہ باز نہ آئی، ہنسنے لگی۔

وہ لوگ باقی فیملی سے پہلے پہنچ آئے تھے سو گھر میں اکا دکا ملازمین کے سوا کوئی نہ تھا، منان اسے اٹھائے ہی اپنے روم میں داخل ہوا اور اسے بازووں سے گرایا، شیز اگرنے کے باوجود وہیں فرش پر بیٹھ کر منان کی پشت گھورنے لگی جو جا کر دروازہ بند کرتے پلٹ کر جب اپنا بلیزر اتار کر شرٹ کے بٹن کھولنے لگا تب شیز انے مٹھیوں میں زمین پر بکھرے پھول دبوچ کر اپنے سینے میں اک ٹیس محسوس کی۔

"تمہارا عاشق اب تمہارے مسلے وجود پر صرف ماتم کرے گا"

منان نے اسے بے دردی سے پکڑ کر اٹھایا اور شیز اکا بھاری کامداری آنچل کھینچ کر اسکے وجود سے الگ کر دیا۔

"محبت کرنے والا محبوب کے مسلے وجود پر کبھی ماتم نہیں کرتا۔ بلکہ اسے سینے سے لگاتا ہے۔ لو اجاڑ دو اس مری شیزا کو اور گاڑ دو اپنی ملکیت کا جھنڈا۔ لیکن تمہارے ہاتھ کچھ نہیں لگے گا منان شیزار"

وہ اسکے سامنے کھڑی تھی بے خوف، جبکہ منان نے اپنی شرٹ اتار کر پھینکتے شیزا کی گردن دبوچی ہی کہ فون کی وابریشن پر وہ اسے میٹرس پر دھکیلتا خود فون کی طرف جھکا تو وہاں آلارم لگا تھا اور تبھی وہ جبڑے بھینچتا اس سے پہلے فون پھینک کر شیزا کی طرف بڑھتا، کچھ تھا جسے دیکھ کر اسکی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔

منان کی آنکھوں سے نفرت کے شعلے ٹپکے، فون وہیں رکھے وہ شیزا کے قریب آیا اور اسے کلائی سے پکڑ کر واپس کھڑا کیا، وہ اب رو رہی تھی، برداشت ختم ہو گئی تھی۔

"میں تم جیسے گند کو اپنے پورے ہوش و حواس میں طلاق دیتا ہوں۔ میں تمہیں طلاق دیتا ہوں۔ شیز امیں تمہیں طلاق دیتا ہوں"

وہ پھٹی آنکھوں سے منان کا چہرہ تک رہی تھی جو اس سے اچھوت کی طرح دور ہٹ گیا، شیز اکو لگا جیسے کسی نے موت کی آخری ہچکی سے پہلے اسے زندگی دے دی ہو۔

"ط۔۔ طلاق۔۔۔۔پ۔۔ پر اتنی جلدی؟"

وہ اس بدحواسی میں بھی طلاق کو سن کر حیرت زدہ تھی، ایک آدمی جو اسے چیڑ پھاڑ دینے والا تھا وہ اک فون دیکھ کر اسے اچھوت کی طرح خود سے دور کر گیا۔

"دفع ہو جاو۔ ڈرائیور کو کہو تمہیں گھر ڈراپ کرے۔ طلاق کے پیپرز کل ہی مل جائیں گے۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

منان کہہ کر اپنی شرٹ اٹھاتا کمرے سے نکلا تو شیز اپاگلوں کی طرح ہنستی زمین پر گر پڑی، آنکھوں سے آنسو بھی رواں تھے اور وہ قہقہے لگا رہی تھی۔

"ی۔۔یہ کیا ہوا ہے میرے ساتھ۔۔۔۔۔م۔۔میں زندہ ہوں یا مر گئی؟ مجھے جانا ہو گا۔۔۔۔"

وہ اٹھ کر یونہی دوپٹے سے بے نیاز ہو کر باہر دوڑی، تب تک شیراز صاحب انکی وائف اور باقی خاندان کے لوگ بھی آ گئے، شیز اکو گیٹ کی طرف بھاگتا دیکھے شیراز صاحب اس سے پہلے اسے روکتے، منان ٹیرس سے دھاڑا۔

"کوئی اس گند کو نہ چھوئے۔میں نے اسے طلاق دے دی۔چیٹر کلوز۔۔۔۔۔"

ہر فرد ہر جیسے قہر اترا، شیز اکے لیے ڈرائیور نے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولا تو وہ بنا کسی کو دیکھے جلدی سے گاڑی میں بیٹھ گئی، وہ اس جہنم سے رسوا ہو کر نکلی ہے اسکی اسے پرواہ نہ تھی بس اس سب سے دور جاتے ہی اسکی سانسیں

چلنے لگیں،وہ ونڈو سے تھک ہار کر سر ٹیک کر سسکیاں بھر رہی تھی، سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ آباد ہوئی ہے یا تا عمر کے لیے اجڑ گئی ہے۔

.._____..

"تم مجھے کیوں چھوڑ رہے ہو؟ یہ جانتے بوجھتے کہ Dempyo تم لوگوں کی Ndrangheta کے سامنے اس وقت بڑی ٹکر کی تنظیم ہے؟ کیا چاہیے تمہیں مجھ پر کیے اس احسان کے بدلے؟"

راگنی اس وقت فریدون کے لوگوں کے ساتھ ایف پی ڈیپارٹمنٹ سے باہر آچکی تھی، اسے آزادی کی نہیں بلکہ موت کی توقع تھی، تبھی جب اسے فریدون نے جانے کی اجازت دی تو اسکا شعور اس بات پر قائل نہ ہوا کہ ایک دشمن تنظیم اسے بنا کسی معاوضے کے چھوڑ رہی ہے۔

"سمجھدار ہو"

فریدون کی تمسخرانہ مسکراہٹ پر راگنی نے جبڑے بھینچے۔

"بتاو۔ بھلے دشمن ہو لیکن پھر بھی ہم احسان فراموشی نہیں کرتے۔ بتاو کیا چاہیے تمہیں؟"

راگنی فوراسے دو قدم قریب آئی۔

"ایک چھوٹا سا ڈرامہ۔ Dempyo کے خاتمے کا۔ آج پیراسائیٹ کو یہ لگنا چاہیے کہ تم لوگ ختم ہو گئے"

راگنی کے جبڑے بھینچ گئے، لمحہ لگاتے اس نے فریدون کا گریبان دبوچا۔

"میں اپنے جیسی ہزار قربان کر دوں گی پر Dempyo کو ختم ہونے نہیں دوں گی نہ ایسا تم سوچنا کہ یہ مزاق میں بھی ہو گا۔ اگر تمہارے پاس کوئی ڈھنگ کی آفر نہیں تو شوٹ می۔"

راگنی کے غصے کو دیکھتے فریدون نے اسکے ہاتھ جھٹکے سے اپنے گریبان سے ہٹائے۔

"پیر اسائیٹ کا خاتمہ اور Ndrangheta پر حکومت۔ یہ تمہارا بھی فائدہ ہے اور میرا بھی راگنی۔ تم جارج کو قائل کرو۔ ہم مل کر پیر اسائیٹ کا خاتمہ کریں گے لیکن ابھی وقت مناسب نہیں، اسے مارنے کے لیے ہمیں رشیہ کی بڑی طاقتوں کی مدد لینی ہو گی اور وہ لوگ مدد کے لیے تیار ہیں۔ اس کے بدلے دنیا میں ایک نہیں دو انڈر ولڈ مافیا طاقتوں کا راج ہو گا۔ برابر حاکمیت۔ اور ناں کی صورت آج پیر اسائیٹ، جارج کو ختم کر دے گا۔ تم میری ایک گولی کی مار ہو۔ فیصلہ تمہارے ہاتھ ہے۔ ائیر پورٹ پر موجود جارج اور اپنے لوگوں کو جلد انفارم کرو ہمارے پلین کے بارے۔۔۔۔لو"

راگنی نے اسکے چہرے پر لکھی سچائی پر کچھ سوچنے کے بعد اس سے فون پکڑا اور جارج سے رابطہ کیا، پارس کی فلائیٹ بس دس منٹ میں لینڈ کرنے والی تھی اور ٹھیک چالیس منٹ پہلے والی فلائیٹ میں روشانے اور نجف موجود

تھے جو لینڈ ہو چکی تھی، یہ بھی پارس کے علم میں لائے بنا ہوا کہ وہ پیچھے جانے کے بجائے پہلے گئی۔

پارس جب ہدایت بابا کی طرف سے نکلنے لگا تب روشانے اور نجف کسی پر اسرار کام کا کہے پہلے نکل گئے۔

جارج اور اسکے لوگ ائیر پورٹ کے چاروں طرف موجود تھے، کچھ مزید لوگ بھی وہاں دیکھے جا سکتے تھے پر انکی ابھی پہچان نہیں ہوئی تھی۔

"کون؟"

جارج کی آواز سپیکر سے بلند ہوئی۔

"میں راگنی۔۔۔۔کچھ اہم معاملہ ہے"

جارج کو امید نہیں تھی وہ راگنی کی آواز سن سکے گا مگر ساری تفصیل جاننے کے بعد اس نے اپنے لوگوں کو لوکیشن چھوڑنے کا سگنل بھیجا۔

"میری باڈی کاپی تیار ہے۔ تم پر یقین ہو۔ فریدون ہمیں دھوکہ تو نہیں دے گا؟"

جارج کو ابھی بھی تشویش تھی، بہت مشکل سے وہ لوگ آج کے اس دن تک پہنچے تھے۔

"مجھے نہیں لگتا جارج کیونکہ یہ بھی آستین کا سانپ ہے ادھر"

راگنی نے جب فریدون کو دیکھ کر کہا تو وہ آگے سے جبڑے بھینچ کر یہ آہانت سہہ گیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اپنی ٹیم کو واپس روانہ کر رہا ہوں۔ ایک نقلی آپریشن ترتیب دیا جائے گا جس میں پارس کے ہاتھوں میری باڈی کاپی مرے گی اور یوں اسے فرار ہونے کا اور واپس ان ہونے کا موقع دیا جائے گا۔ تم پہنچو فورا راگنی"

راگنی نے سر ہلایا جبکہ فون واپس بند کرے فریدون کو تھما کر وہ سر اکڑا کر زہریلا مسکرائی۔

"میں جا سکتی ہوں ناں؟"

راگنی نے پر اعتماد ہوتے کہا۔

"کیوں نہیں۔ پر سیدھا جہنم میں"

فریدون نے مسکرا کر کہے راگنی کو سنبھلنے کی مہلت دیے بنا اسکے ماتھے پر گن رکھ کر گولی اندر گاڑ دی، اک ہچکی بھرتے راگنی بری طرح زمین پر جا گری اور فریدون جب ہنسا تبھی درخت کے پار چھپ کر کھڑی روشانے اور نجف نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"مطلب یہ خبیث، کتے کی اولاد۔ یہ حرام خور غدار تھا۔ میم کیا یہ پارس سر جانتے ہیں؟"

روشانے نے نجف کی سرگوشی پر اسکی طرف پلٹتے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں۔مجھے اس پر صرف شک تھا لیکن دیکھو نجف ہمارا پہلے آنے کا پلین کتنا ٹھیک تھا۔ورنہ ہم اس کمینے کی یہ پلاننگ کیسے جان پاتے۔یہ لوگ نقلی جارج کو سامنے لائیں گے۔فریدون، جارج کو مروا کر خود Dempyo کا خاتمہ کرنا چاہتا ہے تاکہ اسکی راہ آسان ہو۔مجھے تو یہ بھی شک ہے کہ اسکے پیچھے کوئی بڑا کتا بھی ضرور ہو گا جو کہانی کا اصل ماسٹر ہے"

روشانے کی ذہانت کا نجف قائل تھا پر آج تو گرویدہ ہوا، اس لڑکی کی پلاننگ نے آج پارس عیسی مغلانی کو بڑے نقصان سے بچا لیا تھا۔

"مجھے بھی یہی لگ رہا ہے۔تو پھر ہمیں ائیر پورٹ نکلنا ہو گا۔ہادی اور رہبر ہماری ٹیمز کو لے کر پہلے ہی ائیر پورٹ کو ہر طرف سے گھیر چکے ہیں۔آپ کا کام فریدون کی اصلیت پارس سر کو بتانا ہے۔۔۔آپ نکلیں۔میں اس اصل

جارج کی لوکیشن ہیک کرتا ہوں۔اور سنیں روشانے میم۔پلیز اپنا خیال رکھیے گا"

نجف نے لائحہ عمل ترتیب دیا تو روشانے نے اپنی گن لوڈ کرتے سر اثبات میں ہلایا اور فریدون کے پیچھے ہی لپکی جو خود بھی ائیر پورٹ نکلا تھا تاکہ پارس کو خود سیکورٹی دے کر ثابت کرے کہ وہ کتنا بڑا خیر خواہ ہے اور اسکے اس نے سبیل کو بھی ساتھ آنے کا کہا۔

نجف نے ہادی کے بھیجے سگنل کو کچھ کی ورڈز کے ذریعے بریک کیا، اور اسی کے تھرو جارج کی لوکیشن اسکے پرسنل ایپل واچ ڈیٹکٹر سے نکالی، اسکی لوکیشن بھی ائیر پورٹ کے پاس ہی موجود ہوٹل میں شو ہو رہی تھی۔

پارس عیسی مغلانی کی فلائیٹ بیس منٹ کچھ ٹیکنیکی مسئلے کے سبب لیٹ ہو گئی لیکن اس میں یہ ہوا کہ روشانے، فریدون کا پیچھا کرتی ائیر پورٹ پہنچ آئی، جبکہ نجف اپنے دو لوگوں کے ساتھ ہوٹل نکلا، پورے ہوٹل کی

سیکورٹی فریز کرنے کا اسکے پاس لیگلی وارنٹ تھا جو ایف پی ڈیپارٹمنٹ نے ایشو کیا اور اس پر اونر کے سگنیچر تھے یعنی یاقوت کے۔

سو نجف کے کام میں ہوٹل کے کسی سٹاف نے مداخلت نہ کی اور ان ماسک مینز کو اپنا مطلوبہ شکار اچکنے کی اجازت دی۔

.._____..

شیزا کو نڈھال سا گیڈ پر چوکیدار چھوڑ کر جا چکا تھا اور اس بیچ شیراز اور رضوان دونوں نے کالز کر کے بالاج سکندر کے پیروں سے زمین سرکائی، وہ دوڑتے گرتے دروازے تک آئے اور کھولا تو آگے بنا دوپٹے کے رو رو کر آدھی ہو کر کھڑی شیزا کی آنکھوں کے سوال اور تکلیف، بالاج اور عائشہ کی آنکھوں سے آنسو بہا گئے۔

وہ گرنے لگی جب بالاج نے آگے بڑھ کر اپنی ناز سے پالی بیٹی کو اپنی مضبوط بازوؤں میں بھرا، عائشہ بھی راستے سے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی دلخراش سسکی

روکتے ہٹیں،وہ لوگ شیزا کو اندر لائے پر وہ یوں تھی جیسے کسی نے اسکے پورے جسم سے جان کھینچ لی ہو۔

عائشہ اور بالاج پچھتاوے کی مورتیں بنے آنسوؤں سے تر آنکھیں لیے شیزا کو دیکھ رہے تھے جو بالاج صاحب کے سینے لگی ٹھیک سے سانس نہ بھر پا رہی تھی۔

"ش۔۔شیزا۔۔۔رو نہیں میری جان۔میں منان کو اسکی بہت سخت سزا دوں گا۔تم نے ہمارے فیصلے کے آگے احتجاج کیا ہوتا تا کہ ہمیں ہوش آتی۔معاف کر دو مجھے میری بیٹی"

وہ اسکا سر چومتے بچوں کی طرح رو پڑے جبکہ اسکا ہاتھ بھی چوما جو سخت جل رہا تھا۔

"ب۔۔بابا میں گندی ہوں کیا؟"

شیز اکی سسکی بھری سرگوشی پر جہاں عائشہ پھوٹ پھوٹ کر روئیں وہیں شیز اکا بدحواس سوال اس باپ کی آنکھوں میں بھی تیرگی بھر لایا۔

"نہیں تو۔ میری شیز اتو بہت پیاری ہے۔ ہم دونوں گندے ہیں جو تیری آنکھوں کی خاموش التجاء نہ سمجھ سکے۔"

پچھتاوے کی آگ میں جلتے بالاج اسکا ماتھا چومتے یقین دلانے لگے پر وہ ابھی بھی اتنے ہوش میں ضرور تھی کہ جو کچھ ہوا اسکے بارے سوال کر سکتی۔

"نہیں بتائیں ناں مجھے۔ وہ مجھے گندا کیوں کہہ رہا تھا بابا۔ امی۔۔۔۔ اس نے مجھے گند کیوں کہا۔ کیا میں گندی ہوں بابا؟"

وہ پھر سے رو پڑی، بالاج نے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا۔

"کسی نے منان کو میسجز بھیجے۔ یہ کہ تو ہماری بیٹی نہیں کسی کا ناجائز خون ہے۔ فیک ڈاکومنٹس بھی بھیجے۔ اسی لیے اس نے تجھے ط۔۔۔ طلاق

دی۔۔اور کل رات اسے کسی نے تیری وجہ سے پیٹا تبھی وہ ضد میں آج بارات لایا تھا۔۔۔۔کل کیا ہوا تھا شیز اپتر ؟"

شیز انے انکا حصار جھٹکا اور اپنی آنکھیں رگڑ کر بابا کا منہ تکنے لگی۔

"میں آپکی اور امی کی بیٹی ہوں؟ پہلے مجھے یہ بتائیں؟"

وہ رونے کو بیتاب آنکھیں سنبھالتے بولی اور عائشہ نے رحم طلب نظروں سے بالاج کو دیکھا جیسے کہہ رہی ہوں ابھی اس پر سچ کا ظلم نہ ڈھائیں۔

"ہاں۔تو میری اور عائشہ کی بیٹی ہے۔ہمارے دل کا ٹکڑا ہے۔جس نے بھی یہ سب گھٹیا کام کیا ہے میں اسے جانتا ہوں اس لیے تو بے فکر ہو جا۔جس نے تیرا گھر اجاڑا ہے میں اسے اسکی سزا ضرور دوں گا"

شیز اکو سمجھ نہ آئی بابا کیا کہہ رہے ہیں،وہ اس آدمی کی احسان مند تھی جس نے وہ میسج اور ڈاکومنٹس بھیجے پر اسکے بابا اس شخص کو سزا دینے کی خواہش کر رہے تھے۔

ابھی وہ مکمل طور پر بات سمجھنے کی پوزیشن میں نہ تھی۔

"ک۔۔کس نے کیا؟"

وہ جلدی سے بولی۔

"یہ تیرا سر درد نہیں میری جان۔تو بس سب بھول جا۔منان کو بھی تیری بے عزتی کا بدلا چکانا ہو گا کیونکہ تیرے بابا زندہ ہیں۔عائشہ اسکو لے جا۔تاکہ میری پتری ان پھندے جیسی چیزوں سے آزاد ہو۔تجھے بالکل کچھ نہیں سوچنا۔تو میری بیٹی ہے۔ہر کسی کو سزا دوں گا بس تو ٹھیک رہ"

عائشہ کچھ حوصلے میں آئیں تو شیزا کو لے گئیں،وہ بری طرح رو رہی تھی،عائشہ نے بہت مشکل سے اسے چینج کروایا اور پھر دو نیند کی گولیاں دے کر کچھ دیر اسکے سرہانے اسکے سکون میں آنے کا انتظار کرتی رہیں،اور اس بیچ بالاج سکندر نفرت سے اٹ گئے۔

"ہاشم مغدام۔ تمہارے سوا یہ گھٹیا حرکت کوئی نہیں کر سکتا۔ میری بیٹی کی حقیقت صرف تمہیں پتا تھی۔"

بالاج اپنے سر کے بال مٹھیوں میں بھرے حبس بھرے نفرت خیز لہجے میں بڑبڑائے تبھی عائشہ انکے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ساتھ ہی بیٹھیں۔

"مجھے نہیں لگتا یہ ہاشم صاحب کی حرکت ہے۔ وہ بھلا ایسا کیوں کریں گے۔ وہ تو خود چاہتے تھے کہ شیزا کی شادی ہو اور انکے آہل کی جان چھوٹے"

عائشہ کی بات سنے بالاج اسے حیرت سے تکنے لگے کیونکہ بات میں دم تھا۔

"مطلب آہل۔ یہ سب آہل نے کیا؟"

بالاج صاحب کا دماغ ابل اٹھا جبکہ عائشہ کچھ نہ بولیں بس اذیت سے آنسو ضبط کیے اپنا سر بالاج کے کاندھے پر ٹکا دیا۔

"میں نے آپکو کہا تھا بالاج۔ ہماری بیٹی خوش نہیں۔ ایک ہی دن میں بس کر اجڑ گئی۔ اب کون بیاہے گا اسے؟"

عائشہ کی ہچکی بندھ گئی، بالاج صاحب نے اسکا ہاتھ پکڑے سہلایا۔

"آہل مغدام۔۔۔ اور یہی ہاشم سے میرا وہ بدلا بھی ہو گا جو اس نے میری بیٹی کے بارے بکواس کی۔"

بالاج کی آنکھوں سے لہو ٹپکا، غصے سے آواز دبنے لگی۔

"بالاج۔۔"

عائشہ نے سر اٹھا کر سسک اٹھتے رحم کی درخواست کی۔

"ہاں عائشہ۔ آہل نے اگر یہ کیا ہے تو اسے میری بیٹی کو اب ہر صورت اپنا بنانا ہو گا۔"

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

بالاج کی ضد پہاڑ سی تھی اور اسکے بعد بس ان دو کی آنکھوں میں فقط آنسو بچے اور اپنی معصوم سی بیٹی کی تکلیف، نگلنے لگی۔

..._____..

پورا دن حاتب گھر نہیں آیا تھا، بھلے اس نے ایک گند اپلین اچھی نیت سے بنایا ہو پر کچھ غلط کر بیٹھنے کا کھٹکا پہلی بار زندگی میں کسی طرف چین لینے نہ دے رہا تھا، عمائمہ کا دن آج بس پریسہ کے ساتھ شادی کی شاپنگ میں گیا کیونکہ وہ اسے ساتھ لے کر گئی تھیں، تو وہ چار بجے کی سوئی ہوئی تھی۔

آہل کو کال ملاتے ہی حاتب گاڑی پورچ میں روکتے اترا، وہ اس سے جاننا چاہتا تھا کہ کیا شیز انے رابطہ کیا۔

آہل نے کال پک کی۔

"شیز اسے رابطہ ہوا؟"

حاتب نے کال لگتے ہی پوچھا۔

"نہیں لالہ۔اسکا فون جب سے آیا ہوں بند ہے۔اسکی ہفتے بعد ہی شادی تھی ناں؟"

آہل کے آخری سوال پر حاتب نے یقین سے سر ہلایا۔

"روشانے نے یہی کہا تھا۔میں نے ابراہیم کو کراچی روانہ کیا ہے۔وہ جا کر خود شیز اسے ملے گا۔مجھ سے انتظار نہیں ہوا تو سوچا تم سے پوچھ لوں۔اور یہ بھی کہ بالاج سکندر کا نمبر نہیں ہے کیا؟"

حاتب اس معاملے میں بہت زیادہ گھس چکا تھا کیونکہ شیز اکی آج رخصتی تھی اس بارے تو کسی کے وہم و گماں میں بھی نہ تھا۔

"تھا لالہ لیکن وہ سم گھر ہی رہ گئی۔میں نے فون چینج کیا تو وہ وہیں ڈریسنگ پر پڑی رہ گئی"

آہل نے افسوس سے بتایا۔

"اف۔۔۔نکمے انسان۔اوکے ابراہیم پہنچتے ہی مجھے انفارم کرے گا۔میں بھی سم آن کر کے بالاج سکندر سے رابطے کی کوشش کرتا ہوں۔تم ٹنشن مت لو"

حاتب نے اسکی تسلی کروائی اور خود آہل کے روم کی طرف بڑھا، آہل کا دل اس وقت غائبانہ ہی شیزا کی اذیت پر دکھ رہا تھا۔

"ل۔لالہ۔اسے کچھ ہو گا تو نہیں۔اگر اسے پتا چلا کہ کسی نے اسے اسکے اس منحوس ہونے والے شوہر کے آگے ناجائز ثابت کرایا ہے فیک ڈاکومنٹس کے تھرو۔وہ بہت ہرٹ ہو گی۔میں بہت ڈر رہا ہوں۔وہ اتنی سٹرونگ نہیں ہے"

حاتب نے روم میں پہنچ کر پہلے تو وہ سم جا کر اٹھائی پھر اپنے چھوٹے سے دیوانے کی بات پر پھیکا سا مسکرایا۔

"وہ تیری محبت ہے۔ سٹرونگ ہونا ہو گا ورنہ جی نہیں سکے گی کیونکہ تو خود بہت بڑا صدمہ ہے اسکی زندگی کا۔ دیکھ آہل میرے بچے۔ پہلی بات کہ تجھے یوں ہرٹ یا جذباتی ہو کر نہیں جانا چاہیے تھا۔ بابا جو بھی کہتے۔ تجھے پتا ہونا چاہیے تیرا ایک بھائی ہے جو باپ سے ہمیشہ الٹ چلنے والی کھوپڑی ہے۔ افسوس کہ تو نے سب چھوڑ چھاڑ کر جانا مسئلے کا حل سوچا۔ شیز ا اس ناجائز والے قصے پر تو شاید بخش دے گی اگر ہمارا پلین کامیاب ہوا اور وہ منحوس آدمی شادی سے پیچھے ہٹ گیا لیکن شیز اتجھے بھاگنے پر معاف نہیں کرے گی اور میں اس معاملے میں تیرے نہیں اسکے ساتھ ہوں۔ مغدام خاندان کے وارث یا تو محبت کرتے نہیں، کریں تو قبر تک نبھاتے ہیں۔ کوئی ہماری ملکیت کو چھیننا تو دور، چھیڑے بھی تو ہم سزا کا اثر سات نسلوں تک پہنچانا نہیں بھولتے۔ اور تو نے بھاگ کر یہ ثابت کیا کہ تو نبھانے میں ابھی عمر کی طرح ہی کم سن ہے"

آہل شرمندہ تھا، آنکھوں سے آنسو تک ٹپک آیا کیونکہ یہ سچ تھا وہ سب کچھ ہار کر یہاں آیا تھا۔

"ل۔۔لالہ میں کیا کرتا۔بابا نے میرا دل جھلسا کر رکھ دیا تھا"

آہل نے بھونڈا سا جواز دیتے خود کو معصوم ثابت کرنے کی کوشش کی پر حاتب کے نزدیک وہ اک بہانے کے سوا کچھ نہ تھا۔

"ہمارا دل بھلے ضبط و جبر سے جھلس جائے۔پر محبوب لوگوں پر اسکی تپش کا سایہ نہیں پڑنا چاہیے جو ہوں بھی بے قصور۔میں ہمیشہ نفرت دے کر جلتا رہا اور خود سے جڑوں کو اپنے ظالم رویے سے جلاتا رہا لیکن کیا فائدہ ہوا۔میرے ہاتھ تو تسکین کا ٹکڑا تب لگا جب میں نے مہربانی کا آغاز کیا۔میں نے اللہ کی عطا کو سنبھالا۔تم نہیں سنبھال پائے تبھی وہ تم سے چھیننے والی ہے۔شاید اگر تم نیوزی لینڈ کے بجائے کراچی جاتے تو آج وہ تمہاری ہوتی"

آہل کا احساس ندامت بڑھ گیا تھا اور حاتب اسے یہی احساس دلانا چاہتا تھا۔

"ل۔۔لالہ۔"

وہ بچوں کی طرح رو پڑا۔

"مغدام خاندان کے وارث روتے نہیں، رلاتے ہیں۔ بزدل بگوڑا کہیں کا۔ چل چپ کر۔ اور میری کال کا ویٹ کر۔ آیا بڑا دیو داس کی اولاد"

حاتب کو اسکے ٹسووں پر دگنا غضب چڑھا، کال کاٹے حاتب نے وہیں رک کر اپنے فون میں آہل کی سم ڈالی اور فون آن کرتے باہر نکلا تبھی کانوں میں ممی بابا کی آواز پڑی تو وہ نکلتے نکلتے رکا۔

"آہل کو شیز ادے دیں ناں ہاشم۔ میں اپنے بچوں کے سامنے پھر بری بن جاوں گی۔ آپکا ساتھ دینا مجھے ہمیشہ مہنگا پڑتا ہے۔ مدتوں حاتب کی تکلیف وہ تاوان تھی ہاشم جو میں نے آلائم کو آپ کی حاظر قربان کرنے کے بدلے سہا۔ اور اب تو میرے سارے بچے مجھ سے دور اور خفا ہیں۔"

وہ پری کی سسکیاں سن کر برداشت نہ کر پاتا تھا، اگر اس وقت بابا پر غصہ نہ ہوتا تو جا کر ماں کے آنسو پونچھ کر ضرور کہتا کہ کم از کم وہ ان سے دور نہیں ہو سکتا۔

"وہ ایک مشکوک لڑکی ہے۔ ایسی عورت سے مغدام خاندان کا وارث۔۔۔ کچھ تو ہوش کرو پریسہ"

بابا کی بات پر حاتب کو شدید تپ چڑھی، مٹھی بھینچ گئا ورنہ کسی چیز پر پنچ مار کر ٹکرے کر دیتا۔

"شادی ہو نہیں رہی۔ ٹھیک سے وہ زمین سے دونوں اگے نہیں اور انکو بس وارث کی فکریں کھا رہیں ہیں"

منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے حاتب نے وہاں سے جانا ہی مناسب سمجھا اور دوسری طرف بچاری پریسہ بھی خاموش ہو گئیں۔

حاتب نے سم کی کانٹیکٹ لسٹ اوپن کی اور بالاج سکندر کا نمبر ملایا اور اس بیچ مغدام پیلس سے نکل کر وہ اپنے ریسٹ ہاوس چل دیا۔

بالاج اور عائشہ دونوں ہی شیزا کے سرہانے بیٹھے غم کی مورتیں بنے تھے اور فون باہر لاونج میں وائبریٹ ہو رہا تھا، آہل نام لکھا آرہا تھا پر بالاج صاحب صبح تک تو کم از کم کوئی جواب نہیں دینے والے تھے۔

حاتب نے گہرا سانس بھرا اور اپنے روم میں آیا، نظر مطمئین نیند سوئی عمائمہ پر گئی، پھر وہاں سے سرک کر کاوچ پر جہاں اسکی شادی کا جوڑا پورے جہازی سائز کاوچ پر بکھرا تھا جیسے وہ پہن کر دیکھ چکی ہو۔

"تو تمہارا ویڈنگ ڈریس آگیا۔ قیامت لگو گی اسے پہن کر۔ بس ڈوب نہ جاو اس کے اندر۔"

حاتب نے کاوچ کی بازو پر رکھی لہنگے کی شرٹ اٹھائی تو خوشبو پر اسے سونگنے لگا، اس سے عمائمہ کے جسم کی خوشبو چھلک رہی تھی۔

"جس لڑکی کی مہک اتنی دیوانہ خیز ہے۔وہ خود کیا کیا ثابت ہو گی میرے لیے۔ کبھی کبھی لگتا ہے یہ اتنا بڑا کرم مجھ پر یونہی نہیں ہوا۔اسکی کوئی قیمت ہو گی جو مجھے دینی پڑے گی۔وہ قیمت تم سے دوری ہوئی تو میں تو مر جاوں گا عمائمہ"

وہ اسکے لہنگے کو سمیٹ کر وہیں رکھتا خود میٹرس کی طرف بڑھا،وہ نرم بستر اور لحاف میں دبک کر سوتی، آرام حاتب مغدام کو دے رہی تھی۔

"اوہ میری سلیپنگ بیوٹی۔ہر وقت ٹن۔اور اسے کوئی کام نہیں۔اچھا ہے اسکا ایڈمیشن ہو تا کہ یہ ہر وقت سو تو نہ سکے۔پڑھائی کی ٹنشن میں ہمیشہ جاگتی ملے گی اور اسکی ٹنشن میں اپنے طریقے سے دور کر دیا کروں گا۔۔۔"

اپنی جان لیوا پلاننگ کرے وہ اسکے پہلو میں بیٹھا،ہاتھ بڑھا کر اسکے زرا سے کھلے ہونٹوں کو آپس میں جوڑتے جھک کر گال چوما جو بالکل بچوں جیسا نازک اور نرم تھا۔

"ایسی پیاری ننھی جان کو میں کہاں تک چھپاوں گا۔اسے تو میں سردی کی دھوپ بھی نہ لگنے دوں۔اور یہ ہمیشہ سستی کاہلی اور نیند کو چپکی رہتی ہے۔کیا کر دیا ہے میرے ساتھ اللہ آپ نے۔اس زرا سی لڑکی کے ساتھ میری، حاتب مغدام کی سانسیں جوڑ دیں۔"

وہ اس سے نظریں ہٹا گیا کیونکہ عمائمہ کی بے خبری، اسکے ہوش والے عالم سے کہیں درجہ اعصاب شکن بن رہی تھی۔

"چل حاتب۔دفع ہو جا ورنہ کچھ ایسا ہو جائے گا کہ یہ بچاری تجھے کمرے سے دھکے دینے پر مجبور ہو جائے گی۔ابھی میر انصیب بھی اسکی طرح سلیپنگ بیوٹی بنا میر اخون جلانا چاہتا ہے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب نے اٹھ کر بنا نظر پھیرے ہی باہر کا رخ کیا اور دروازہ بند ہوتے ہی عمائمہ نے آنکھیں بعد میں کھولیں، اسکے لب پہلے مدھر مسکان میں ڈھلے۔

"ح۔۔حاتب۔وہ مجھ سے کتنا پیار کرنے لگے ہیں۔سارہ کاش آپ ہوتیں میرے پاس تو کتنا خوش ہوتیں۔بابا بھی ہوتے تو میں انکو بتاتی میں کتنی خوش ہوں۔آپ جلدی آجائیں بابا میرے پاس۔میں اپنی زندگی کی اتنی بڑی خوشی آپکے بنا منانا نہیں چاہتی۔مجھے بھی آپ بہت سارے چاہیں۔جتنے روشانے آپیا کو ملے۔"

دل پر اب بس بابا کے ملنے کی امید کی روشنی اور ہوتی تاخیر پر دل میں بڑھتا بوجھ باقی تھا،وہ کیسے جان پاتی کہ حاتب کی محبت اسے بہت سے خساروں کے بعد ہی تو ملی ہے، نعم البدل کی صورت لیکن ابھی وہ سمجھتی،ایسا وقت نہیں آیا تھا،آج کی یہ رات کچھ زیادہ ہی طویل تر ہوتی جا رہی تھی۔

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

.._____..

موہنی اور آبیل کی شادی کا وینیو سج چکا تھا لیکن رات ہونے کے باوجود وہ باشندے ابھی پہنچے نہیں تھے اور آبیل کا کہنا تھا کہ وہ ان دو کی شرکت کے بنا

کوئی میرج نہیں کرے گا، سو مزید ایک گھنٹے کا انتظار ہو رہا تھا لیکن موہنی کو اب ویٹ کر کر کے نیند آ رہی تھی اوپر سے اسکا وائیٹ ویڈنگ فراک زیادہ ہیوی تو نہیں تھا لیکن وہ کبھی بھی ایسے کپڑے نہ پہننے کے سبب تھک رہی تھی۔

"پارس کو دیر ہے۔ پاردی صاحب کو تھوڑی جلدی ہے آبیل۔ اگر آج پارس نہیں آ رہا تو ہم کل پر رکھ لیتے ہیں؟"

آسیہ صاحبہ نے آخر رات کے سبب آبیل سے بات کی کیونکہ مہمان بھی اب بے چین ہو رہے تھے۔

"کل صبح پانچ بجے واپسی کی فلائیٹ ہے میری مما"

وہ آگے سے اپنی مجبوری کھول بیٹھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"تو کر لیں ناں میرج موہنا۔ اب تو میں بھی تھک گئی۔ ہم پارس اور روشانے آپا کے آنے تک یونہی تیار رہیں گے پکا۔ اور رنگز بھی انکے سامنے پہنیں گے"

آخر کو موہنی بھی ان دو کے پاس آ رکی، پورا دن آبیل اس سے بھاگ رہا تھا پر اب فرار ممکن نہ تھا کیونکہ وہ اسکی ہونے والی تھی۔ آبیل ہرگز رضامند نہ تھا مگر پریسٹ کی اجلت، اور گیسٹس کے آرام کے سبب آبیل مان گیا۔

انکی شادی چرچ کے بجائے گھر ہی کے خوبصورت لان میں ہوئی، رات کی گہرائی، ٹھنڈ اور خوبصورتی کے بیچ و بیچ۔

"اب سے آپ دونوں ہسبنڈ اینڈ وائف ہیں۔ ایک دوسرے کو کس کر لیں"

بلیک اینڈ وائیٹ سوٹ میں آبیل بالکل بدلا اور جینٹل مین لگ رہا تھا جبکہ ونگ والے برائڈ ہیر کلپ کے ساتھ لائیٹ ساتیار موہنی بالکل سنو وائیٹ لگ رہی تھی۔

آبیل نے موہنی کے زرا قریب ہوتے اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرا تو وہ گھبرائی مگر جب اس نے موہنی کے ماتھے پر جھکتے لمس رکھا تو وہ آبیل کے ہاتھوں کو ہولڈ کرے مسکرائی اور موہنا کے دور ہونے سے پہلے ہی ہنستی ہوئی اس سے لپٹ گئی، آسیہ صاحبہ کی آنکھیں نم تھیں تو باقی پادری اور مہمان اس منظر پر خوش دیکھائی دیے۔

"یاھوو۔۔موہنا آپ میرے ہسبنڈ بن گئے۔ آئی ایم سو وو ہیپی۔ موہنا یو لک سو ہنڈسم۔ کاش آپ دیکھ سکتے ہم دو دنیا کا بیسٹ کپل لگ رہے ہیں۔ بیسٹ کیوٹ کپل"

وہ اسے سنتے اسکے ساتھ مسکرایا تو دلکشی میں اضافہ ہوا، لیکن آج آبیل کے ہوش و حواس تو بنا کچھ دیکھے بھی جگہ پر دیکھائی نہیں دے رہے تھے، پراپر ویڈنگ پارٹی شروع تھی اور اب یہ پارس اور روشانے کے آنے تک ایسے ہی رہنے والی تھی۔

جبکہ دوسری طرف ائیر پورٹ میں طوفان سے پہلے والی خاموشی تھی۔

"فریدون۔۔۔ تم جانتے ہی نہیں کہ تم نے کس سے پنگاہ لیا تھا۔ فارس سلطان کی بیٹی اور پارس عیسی مغلانی کی محافظ ہوں۔ آج تمہارے مزید اچھے پن کے دکھاوے کے دن ختم"

روشانے کی نظر فریدون پر تھی جو پارس کو پک کرنے آیا تھا، ہڈی میں چہرہ چھپائے جبکہ اصل جارج کو نجف نے ہوٹل کے ساونڈ پروف روم میں اسکے بالوں سے گھسیٹا اور واش روم میں بند کیا، پارس عیسی مغلانی کے آنے تک وہ وہیں قید تھا جبکہ ائیر پورٹ کی حدود سے پارس اور فریدون اپنے کچھ لوگوں

کے ہمراہ نکل چکا تھا، ہادی اور رہبر کی ڈیوٹی روشانے کی حفاظت تھی کیونکہ فریدون کے ساتھ سبیل تھی جو بچاری فریدون کی اصلیت سے بے خبر واقعی میں پارس وہ لینے آئی تھی۔

جیسے ہی وہ لوگ ائیر پورٹ سے کچھ دور آئے، آس پاس سے فائرنگ کی یلغار پر پارس گاڑی سے نکلا، فریدون بھی بظاہر اسکی طرف سے باہر کودا جبکہ سامنے جارج اور اسکے لوگ کھڑے تھے، پارس نے حملہ کیا فریدون نے پارس کے ساتھ ہی حملے میں حصہ لیا، پارس راہ میں آتے جارج کے لوگوں کا بھرتا بنائے جارج کی طرف بڑھ رہا تھا اور فریدون تب تک ساتھ تھا جب تک وہ نقلی جارج مر نہ جاتا۔

"کس قدر گھٹیا چیز ہے یہ۔ میرے پارس کو دھوکہ دے گا تو۔ تیری تو۔۔۔۔ کونسی گاڑی اڑاوں۔۔۔ پارس کی گاڑی سمجھو میری اپنی ملکیت۔۔۔ سو یہ بیسٹ ہے۔۔ سوری جانیز اٹس ٹائم فار بینگ بینگ"

روشانے نے اپنی گاڑی روکی اور دوربین وہیں رکھے رات کے سبب سٹریٹس لائٹس کی روشنی میں ہی واچ کے تھروہادی اور رہبر کو آگے آنے کا سگنل بھیجا تبھی روشانے نے عقب سے آتے ہوئے پارس کی گاڑی میں گھس کر وہاں پیٹرول چھڑکنے کے ساتھ گاڑی کا اپنا فیول بھی لیک کر دیا جبکہ خود وہ گاڑی سے نکل کر پیچھے دوڑی، اپنی گاڑی کے پیچھے چھپتے اس نے ہادی سے فائر گن لی اور ٹھیک پارس کی گاڑی کا نشانہ بنایا، وہ فائر لگتے ہی گاڑی آگ پکڑتی اوپر کو اچھلتے ہی ریزہ ریزہ ہو کر پھٹی جس سبب پارس اور فریدون بھی اس دھماکے دار جھٹکے سے گر پڑے جبکہ نقلی جارج جلدی سے سنبھل کر اٹھا اور بھاگ نکلا اور جب نقلی جارج بھاگا تبھی فریدون نے سامنے دیکھا، پارس اٹھ کر اسکی طرف ہاتھ بڑھا رہا تھا۔

فریدون نے ہاتھ دینے کے لیے بازو اوپر کی۔

"میں ٹیم لے کر نکلتا ہوں۔ اب آپ سنبھال لیں پارس"

اسکے فرار پر پارس نے مشکوک سا ہوتے سر ہلایا اور سبیل اور باقی لوگوں کے ہمراہ اپنی گاڑی میں سوار ہوتے بھاگ نکلا اور تبھی اس نے نقلی جارج کو کال ملائی لیکن وہ بھاگ کر نجف کے ہتھے لگ گیا۔

"تم بھاگ کیوں گئے منحوس باڈی کاپی۔ تمہیں مرنا تھا آج۔۔ تاکہ پارس کو لگے Dempyo کا خاتمہ ہوا، واپس جاو۔ سارا پلین چوپٹ کر دو گے۔۔۔ جلدی کرو"

وہاں گاڑی میں فریدون بولا وہیں پارس کو اپنے پیچھے سے نجف دیکھائی دیا جس نے نقلی جارج کو گردن سے دبوچ کر پکڑا تھا اور اسکا فون سپیکر پر موجود تھا جس میں فریدون دھاڑتا ہوا اپنا راز خود فاش کر گیا، روشانے نے سر پر لگتی ہلکی سی خراش پر ہاتھ رکھا، مڑ کر دیکھا تو ہادی ہاتھ بڑھا کر رہبر کو اٹھنے میں مدد کر رہا تھا کیونکہ دھماکے کی دمک سے اور دھوئیں کے پھٹے غبار سے وہ تینوں بھی گر پڑے۔

"نجف۔۔۔۔"

پارس نے چمکتی نظروں سے نجف کو سراہا جبکہ نجف نے تائید کی۔

"تم یہاں کیسے ؟روشانے اور تم مجھ سے بعد میں آنے والے تھے"

پارس نے آگے بڑھ کر نجف کو مستفسر نگاہوں میں لیا تبھی اپنے کپڑے جھاڑتی روشانے عقب سے ہادی اور رہبر کے ساتھ آتی دیکھائی دی۔

"جی سر لیکن یاقوت میم کے آرڈز کچھ مختلف تھے"

پارس پلٹا تو روشانے کے ماتھے سے خون نکلتا دیکھے اسکی طرف بڑھا۔

"ت۔۔۔تمہیں چوٹ کیسے لگی روشانے"

وہ بے قراری سے روشانے کا چہرہ ہاتھوں میں بھرے بولا،روشانے نے آنکھیں نکالتے اسے بتانے کی کوشش کی کہ خدارا کس مت کر دینا خوامخواہ سب کے بیچ شرمندہ ہو جائے گی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"گاڑی اڑانے، اور آج فریدون کی اصلیت کے ساتھ ساتھ اصلی جارج تک ہماری پہنچ، ہر کریڈٹ انھیں جاتا ہے۔ دی گریٹ فارس سلطان کی جونئیر کو"

ہادی کی آواز آج پارس کے سامنے نکلی کیونکہ آج انھیں ایک بڑی جیت ملی تھی، Dempyo کے خاتمے کے ساتھ غدار کی نشاندہی۔

پارس نے سرد نظروں سے ہادی کو گھورا اور پھر اپنے سامنے کھڑی اس بد دماغ کو جو دانت دیکھا رہی تھی، دھوئیں سے منہ کالا کیے، ماتھا زخمی کروائے خوش ہو رہی تھی۔

"تم نے یہ سب کیوں کیا روشانے؟"

غصے سے پارس عیسی مغلانی کی نرم آواز بھی دھاڑ بن گئی، اس لڑکی کی جان جا سکتی تھی جس طرح وہ اس سب میں گھسی تھی۔

"میں جو بتا نہیں سکتی وہ میں کر کے دیکھاتی ہوں۔ آپکو اسکی اصلیت بنانے کے لیے ہی میں تب غائب ہوئی کیونکہ میری اور نجف کی آپ سے پہلے روانگی تھی۔۔ آپکی گاڑی کو آگ لگائی کیونکہ مجھے کسی طرح اس نقلی جارج کو وہاں سے فرار کروانا تھا اور نجف اسے پکڑنے کے لیے آگے ہی تھا پر فریدون کے لیے نقلی جارج کا مرنا ضروری تھا اور مجھے پتا تھا وہ بھاگے گا، کوئی تو غلطی کرے گا سو اس نے نقلی جارج کو کال کی۔ ہوں تو آپکی ہیروئین لیکن کام ولن والا کر دیا آپکی گاڑی اڑا کر حالانکہ میں اس منحوس فریدون کی بھی اڑا سکتی تھی پر پھر سوچا ایف پی کے بجائے اپنے شوہر کا نقصان زیادہ سیو ہے۔ کیا مجھے معافی ملے گی پیراسائیٹ؟ جی"

معصومیت کے سنگ آنکھیں پیٹپٹاتے وہ اس طرز کی معافی مانگ کر پارس کے دماغ کی چولیں ہلا گئی، ایک ہی جھٹکے سے پارس نے اسے کمر میں ہاتھ لیٹے اپنی طرف کھینچ کر قہر آلود نگاہوں سے گھورنا چاہا پر اف یہ بھی کر نہ سکا۔

"تم۔۔۔۔"

پارس اس سے پہلے سخت ڈانٹتا، نجف کی پکار پر وہ سب بیک وقت پلٹے۔

"سر۔اسکی روداد بھی سن لیں"

سبکو بیک وقت پکارا،جب نجف نے اس آدمی کی زرا گردن دبائی تو وہ نقلی جارج دلخراش کوکتے فرفر بولا۔

"فریدون نامی یہ آدمی۔۔۔یہ غدار ہے۔یہ آج ہی اصلی جارج سے ملا ہے۔میں اصلی جارج نہیں ہوں۔میں باڈی کاپی ہوں۔پیر اسائیٹ مجھے معاف کر دو۔میں تمہارے قہر سے بہت خوفزدہ ہوں"

نقلی جارج معافی کے لیے گڑگڑایا جبکہ پارس نے مٹھیاں بھینچتے لپک کر اس فوٹو کاپی کی گردن دبوچتے لہرایا۔

"پیر اسائیٹ نے تمہیں بخش دیا تو اٹلی میں یہ بات مشہور ہو جائے گی کہ میں رحم کھانا شروع ہو گیا ہوں۔سوری بڈی۔یو نیڈ ہیل۔۔"

پارس نے ایک ہی جھٹکے سے اس آدمی کی گردن مڑور دی جبکہ روشانے نے ڈر کر جب آنکھوں پر ہاتھ رکھا تو سب جہاں دھیما دھیما روشانے کی چینخ پر مسکرائے وہیں پارس کا خون کھول گیا، خاص کر روشانے کے زخمی ماتھے کو دیکھ کر دل پھر کانپا۔

"اتنا سب کرتے تمہیں کچھ نہیں ہوا اب زرا سا کسی کا قتل دیکھ کر تمہاری چینخیں نکل رہی ہیں مس یاقوت"

پارس نے جبڑے کس کر سڑک کے بیچ و بیچ گاڑی کے ملبے کی طرف اشارہ کرتے یاقوت کی اوور ایکنگ سے تنگ آتے ڈانٹا جہاں سب مسکرائے، روشانے بھی پس لب محظوظ ہوتی دیکھائی دی۔

"زرا سا قتل۔۔ گائیز سچی بتاو یہ زرا سا قتل تھا؟۔ اسکی اتنی پیاری گردن ایک سیکنڈ میں توڑ دی پیر اسائیٹ جی نے۔ اف کتنی گندی آواز ہوتی ہے ہڈی ٹوٹنے کی"

ڈرامائی انداز میں وہ سب کی ہاں نکلوا گئی جبکہ پارس نے اسے تو اس وقت زخمی ہونے کے سبب کچھ نہ کہا لیکن باقی ٹیم پر اک خون آشام نگاہ ضرور ڈالی۔

"فریدون کو اریسٹ کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ ایف پی ڈیپارٹمنٹ میں غدار کی کیا سزا ہوتی ہے تم سب کو علم ہے۔ اسے بھی یہی دی جائے گی اور پورے پروٹوکول کے سنگ۔ ہمیں نکلنا ہو گا۔ تمہارے زخم کی جانچ بھی ضروری ہے روشانے۔ لٹس گو"

واپسی کے لیے انکے ہیلی کاپٹرز آ چکے تھے جبکہ ٹیم کی ایف پی روانگی کے بعد یہاں کا سارا ملبہ ہٹانا اور سیکورٹی اداروں کا منہ بند کرنے کا کام پارس کے ہونہار لوگوں نے ہی سنبھالنا تھا۔

سب سے پہلے ہادی اور رہبر روانہ ہوئے جبکہ نجف، پارس اور روشانے کے ساتھ پیچھے نکلا روشانے کا زخم پارس کو کچھ زیادہ ڈیپ لگ رہا تھا تبھی ڈاکٹر یحیی کو پہلے ہی ایف پی پہنچنے کے بارے انفارم کر دیا۔

جب وہ لوگ روانہ تھے تبھی پارس کو ایگل کی کال موصول ہوئی، ویڈنگ پارٹی میں وہ اسے مس کر رہا تھا لیکن جب پارس نے ساری صورتحال بتائی تو آبیل نے اسے رعایت دے دی۔

"کیا تو تم نے دشمن والا کام ہے میری شادی اٹینڈ نہ کر کے پر جاو معاف کیا۔ روشانے بھابھی کو زیادہ لگ گئی کیا؟"

آبیل نے پہلے شکوہ کیا مگر پھر فکر مند بھی تھا، اپنے کچھ لوگوں کو آپریشن کی جگہ روانہ کر چکا تھا کیونکہ انکی ڈائریکٹ اٹلی کے قانونی اداروں سے ڈیلنگ تھی اور ایگل ہی یہ لیگل کام سنبھالتا تھا کہ اٹلی کی پولیس یا کسی انویسٹیگیشن ادارے میں یہ جرت نہ تھی کہ وہ پیراسائیٹ کے خلاف کوئی کاروائی کر سکتے بلکہ وہ تو اس کے نام سے کانپتے تھے، کیلبریا پورا پارس کی ملکیت تھا تو یہاں کے سارے ادارے بھی اسی کے انڈر تھے۔

"ڈیپ کٹ ہے۔اسے آرام کی ضرورت ہو گی اس لیے ہم تمہارے اگلی بار آنے پر بینڈنگ ویڈنگ پارٹی کریں گے۔ آج تم موہنی کے ساتھ انجوائے کرو۔بائے داوے شی ازہیپی آرناٹ؟"

پارس نے کندھے سے لگ کر بیٹھی روشانے کو دیکھتے فکر سے بتایا جو پارس کی آغوش ملتے ہی نیند میں جا چکی تھی۔

"دیکھ سکتا تو ضرور بتاتا۔۔۔وہ ڈانس کر رہی ہے مما کے ساتھ یہی سنائی دے رہا ہے"

ایگل کے جملے میں اک خلش امڈی جبکہ ممی کے ساتھ ڈانس کرتی موہنی نے بے ارادہ جب اسی کی طرف دیکھتے آبیل کو دیکھا تو لمحہ بھر تھم گئی۔

"کون کہتا ہے آبیل اسحاق دیکھ نہیں سکتے۔انکو دیکھ کر لگ رہا ہے آج بس انکو میں ہی دیکھائی اور سنائی دے رہی ہوں"

وہ سچ میں حیران تھی کہ وہ اسے کیسے دیکھ رہا ہے حالانکہ آبیل کو سیاہ ہیولوں کے سوا بس باقی سب سفید دیکھائی دے رہا تھا۔

"کسی کے جسم کی خوشبو سے اسکا چہرہ بنانا اتنا آسان کب تھا۔اس اندھے نابینا کو تمہاری روشنی محسوس ہو رہی ہے۔بس کافی ہے۔اور ویسے بھی نابینا آنکھیں ہوتی ہیں دل نہیں۔"

وہ بھی جیسے موہنی سے دل سے ہمکلام تھا کہ پارس کی آواز اسے ہوش میں گھسیٹ لائی۔

"اسے تھوڑا ٹائم دینا ایگل اس رشتے میں"

پارس کی نرم سرگوشی پر ایگل کے ہونٹوں پر عجیب لٹی پٹی مسکراہٹ رینگی۔

"نہ دے سکا تو؟"

SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMRWAMIRZANOVELS.COM
zubinovelszone.com

آبیل کے چہرے پر اک اضطراب تھا۔

"تم اتنے بے صبر اور ظالم نہیں ہو یاد رکھنا"

پارس نے اسے زرا خفگی سے ہوش دلائی۔

"ہو گیا ہوں۔ خود کو ہینڈل کرنا مشکل ہے۔ وہ میری ہے۔ اسے اب بتاوں بھی نہ کہ میرا ہونا کیا ہوتا ہے؟"

پارس کو اپنا ہی ڈاکٹر آج دماغی ہلا لگا۔

"بتا دے میرے باپ۔ لیکن بعد میں میرے آگے روئے تو میں دو چپیڑیں اور ماروں گا"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس نے ظلم و بربریت کی حد کر ڈالی۔

"ہاں تم سے چراثیم سے یہی امید ہے"

آبیل منہ پھلاتا ہوا بولا تو پارس کو مسکرانا پڑا۔

"میں چراثیم ہوں؟"

پارس نے ڈرامائی غصہ دیکھایا اور اس بیچ غنودگی میں ڈوبی روشانے کی جبین چومی جسکا زخم دیکھ کر پارس کو ہول اٹھ رہے تھے۔

"ہاں۔ جس سے چپکتے ہو اسے اپنے جیسا کر دیتے ہو۔ اچھا بھلا ڈاکٹر تھا میں، تم نے خونی درندہ بنا دیا۔ روشانے اچھی بھلی فشی ڈونا چلانے والی جل پری تھی اور اسے دماغ چپانے والی شارک بنا دیا"

اس بار پارس کی مسکراہٹ واقعی جان لیوا تھی۔

"کال بند کرو منحوس آدمی۔ اور جا کر موہنی کا سر کھاو"

پارس نے دفعان کرتے کال ہی کاٹ دی جبکہ آبیل ہنستا ہوا سر ہلائے ارد گرد کے تمام منظروں کے ساتھ موہنی کو بھی مبہوت کر گیا۔

"آپ میرے ساتھ ڈانس کریں گے؟"

موہنی نے قریب آکر رکتے آبیل کے سینے کے پاس ہوتے سرگوشی کی،وہ فوراسے اسے دھیان سے دیکھنے لگا۔

"میں کیسے کر سکتا ہوں۔؟"

آبیل نے افسردہ ہوتے کہاہی کہ ایک آبیل کاہی دوست اپنی وائف کے ساتھ ان کے پاس آرکا۔

"میری وائف کوڈانس پسند نہیں اور آبیل کر نہیں سکتا۔تو کیا خیال ہے مسیز آبیل، آپ میرے ساتھ ڈانس کریں گی؟"

وہ آدمی کافی ہنڈسم تھااور اسکی بیوی کو جیسے یہ بات پسند نہ آئی ویسے آبیل کے چہرے میں بھی ویسا کھنچاو آیا جیسے ناگوار چیز کو محسوس کرکے آتا ہو،وہ موہنی کے جواب کا منتظر تھا جس نے اک نظر اس آدمی کے پھیلے ہاتھ کو دیکھااور پھر آبیل کو اور اسکے ہاتھ سے منہ موڑتی آبیل کے سینے سے جا

لگی، دونوں ہاتھ بہت زور سے اسکے اطراف لپیٹے، اس آدمی نے آہانت پر اپنا ہاتھ سا بھینچا۔

"نوو۔ میں موہنا کو سیکھادوں گی ڈانس لیکن کسی اور میل کے ہاتھ کو زرا سا ٹچ بھی نہیں کروں گی۔ میں صرف آبیل اسحاق کی ہوں اور صرف انہی کو پہنچانتی اور جانتی ہوں"

آبیل کے دل سے لگی وہ اسے یہ سب کہے معتبر تو کر رہی تھی پر وہ اس لمحہ اس خود سے سولہ سال چھوٹی لڑکی سے بہت بری طرح متاثر ہوا۔

وہ کپل بھی مل کر مسکرایا کیونکہ موہنی کی اٹیچمنٹ اس آدمی کو بھی خوشگوار حیرت میں ڈبو گئی، وہ لوگ وہاں سے گئے پر موہنی یونہی آبیل سے لگی مسکرا کر آنکھیں بند کیے کھڑی تھی، آسیہ بھی یہ سب دیکھ چکی تھیں اور انکو واقعی آج لگا جیسے یہ نڈھال سی بچی آج واقعی انکے آبیل اسحاق کی آنکھیں بن گئی۔

"موہنی یہ تم نے کیا کیا؟"

آبیل کی بھاری آواز پر وہ جلدی سے اس سے دور ہوئی پر دونوں ہاتھ اب بھی آبیل کی کمر کے دائیں بائیں ٹکا رکھے تھے۔

"آپکو برا لگا کہ اس نے مجھے ڈانس کی آفر کی؟"

وہ پریشانی سے آبیل کا چہرہ تکتے بولی۔

"مجھے اچھا لگا کہ تم نے وہ آفر جھٹلا دی۔ تھینکیو"

آبیل کی نرم جوابی کاروائی موہنی کے گالوں میں گلاب اتار لائی، وہ ہائی ہیلز پہنے آبیل کے برابر تو نہیں پر اسکے کندھے تک بآسانی آ رہی تھی۔

"وائف صرف ہسبنڈ کو جانتی ہے اور اسی سے لائل رہے تبھی بیسٹ ہے۔اس لیے۔ویسے بھی آپ کے اور پارس کے سوا اب مجھے پوری دنیا کے میلز گندے لگتے ہیں۔وہ اچھے نہیں ہوتے۔بس پارس اچھے ہیں جو میری ساری غلطیاں معاف کر کے مجھے ہمیشہ سپورٹ کرتے آئے ہیں۔اور اب آپ اچھے ہیں جو مجھے نہ دیکھ کر بھی دیکھ سکنے کی پاور رکھتے ہیں۔ویسے آج

آپ بجلیاں گرا رہے ہیں۔ یہاں کی ہر فی میل آپکو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی ہے موہنا"

وہ معصوم دل رکھتی ہے پر وہ اتنی حساس تھی کہ آبیل حیران رہ گیا، پر کہیں ڈر بھی رہا تھا کہ اس لڑکی کے معصوم سے پیار میں اپنے جذبات اور خواہش کی من مانیاں گھسیٹ لایا تو کیا ہو گا۔

"تمہیں بھی سب دیکھ رہے ہیں ایسے ہی؟"

آبیل کے سوال پر وہ پہلے ہنسی اور پھر گردن گما کر ارد گرد دیکھا کیونکہ اس نے پورے ایونٹ کے بیچ بس آبیل کو دیکھا تھا تبھی پتا ہی نہ تھا کہ وہ کیسے دیکھی جا رہی ہے۔

"میرا نہیں خیال ایک حلقوں والی، کمزور اور عام سی دلہن کو کوئی دیکھ رہا ہے۔ سب ہمارے کپل کو دیکھ رہے ہیں شاید"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

موہنی کے لہجے کی تکلیف پر آبیل نے اسکا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا۔

"تمہیں میں جو دیکھ رہا ہوں"

آبیل کی آنکھوں سے آنکھیں ملائے وہ سچ میں جذباتی ہوئی، آنکھیں دھندلا سی گئیں۔

"س۔۔سچ میں۔"

وہ کمزور ٹوٹی آواز میں بولی۔

"تم اب سے میرے چہرے کو دیکھ کر ہی بات کرنا۔اجازت ہے۔تم مجھے نظر نہ بھی آو، میں تمہیں بہت ڈیپلی فیل کر سکتا ہوں۔تو کبھی اس بات پر افسردہ مت ہونا"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

آبیل نے اسکے خوبصورت ملائم بالوں میں انگلیاں پھیرتے یہ جومان بخشا،وہ موہنی کی آنکھوں کے آنسو نگل گیا۔

"نہیں ہوتی افسردہ"

وہ اسکے سینے سے لگے اسکا دل بھی سکون سے بھر گئی اور خود بھی فائنلی اک صحیح سمت پا بیٹھی،اپنی منزل کے راستے کی جانب جاتی اسکی ملکیت میں آئی سمت۔

..._____..

ہادی اور رہبر اپنی اٹھائیس رکنی ٹیم کے سنگ ایف پی ڈیپارٹمنٹ پہنچے تو فریدون پہلے ہی موجود تھا،فریدون کے انڈر کام کرتے تمام لوگوں کو اریسٹ کر لیا گیا اور جب ہادی نے ہتھ کڑی لیے فریدون کی طرف قدم بڑھائے تو سبیل بیچ کی دیوار بن گئی۔

"تم ہوش میں ہو ہادی۔ یہ ہمارے باس ہیں۔ ہوا کیا ہے؟ تم اور رہبر انکے لوگوں کو اریسٹ کرنے کے بعد انکو کیوں پکڑ رہے ہو؟"

سبیل کا دل ٹوٹنے والا ہے یہ سوچ کر ہادی کو دکھ تو تھا لیکن اسکی خوشی بھی تھی کہ وہ اسکی محبت اک غدار کے چنگل میں پھنسنے سے نکل گئی۔

"ہمارے باس فارس سلطان تھے اور انکے بعد یہ عہدہ یاقوت میم کا ہے۔ تم جس کی ڈھال بن رہی ہو سبیل، یہ غدار ہے۔ تمہیں رہبر ہر ثبوت دیکھادی گی اس لیے بیچ میں سے ہٹ جاو"

ہادی کے لہجے کی نفرت پر خود فریدون تلملا اٹھا، سبیل کو پکڑ کر دائیں طرف دھکا دیتے ایک ہی جھٹکے سے ہادی کا گریبان اپنی سخت مٹھی میں مقید کیا، دونوں کی آنکھوں سے انگارے نکل رہے تھے، دھکے کے سبب سبیل گر جاتی اگر بروقت رہبر اسے نہ سنبھالتی۔

"تمہیں پتا ہے تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ میں غدار نہیں ہوں۔ میں نے اپنی زندگی کے بہت سارے سال اس ڈیپارٹمنٹ کو دیے ہیں۔ تمہاری جرت کیسے ہوئی مجھ پر یہ بھیانک الزام لگانے کی؟"

ہادی کو پہلے تو فریدون قبول تھا کیونکہ وہ انکا بڑا تھا لیکن غدار بنتے ہی وہ اسے رقیب کی طرح چبھنے بھی لگا اور ہادی اسکی جرت پر غضبناک ہوا کہ اس نے گریبان پر ہاتھ ڈالا۔

"بہت سارے سال دے کر تم نا جانے کتنی ہماری انفارمیشن بیچی ہو گی۔ دوبارہ میرے گریبان کو چھونے کی بھی کوشش مت کرنا کیونکہ اب مجھے تمہارے ہاتھ توڑنے سے کوئی نہیں روکے گا"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

ہادی نے ایک ہی جھٹکے سے فریدون کے ہاتھ کو پکڑ کر خود سے دور کیا جبکہ رہبر نے وہی ریکارڈ کال جب سنائی تو جہاں فریدون کے رونگٹے کھڑے

ہوئے وہیں سبیل نے بہت مشکل سے اپنا رونا روکے منہ پر ہاتھ رکھا، پر ضبط کسی کام نہ آسکا اور وہ رو دی۔

ہادی نے فریدون کے ہاتھوں میں ہتھ کڑی پہنائے اب اسکے گریبان سے دبوچا۔

"تمہیں میرے سپرد کیا گیا ہے فریدون۔ جتنی جلدی اپنے مالک کا نام بتاو گے اتنی جلدی زندگی سے نجات پاوگے۔۔ چلو"

ہادی نے اسے گھسیٹ کر اسکی عقل میں یہ سخت بات ڈالی مگر سبیل کی آواز پر وہ رکا، وہ فریدون کے سامنے آئی تو ہادی نے سائیڈ ہوتے اس صبر وہمت کی پیکر لڑکی کو جگہ دی۔

"یولووی؟"

سبیل کی آنکھوں میں اٹکے آنسو اور اسکا سوال حسرت سے بھرا تھا، فریدون اسکے چہرے کی طرف جھکا اور جب اس نے سبیل کی گال چومی تو ہادی نے

آگے بڑھ کر فریدون کی گردن دبوچنی چاہی پر رہبر نے اسکی بازو پکڑ کر بروقت روکا۔

"نو۔۔ آئی ہیٹ یو۔۔۔ تم فارس کا مجھ پر مسلط کیا عذاب ہو سبیل۔"

یکدم ہی فریدون کے منہ سے فارس سر کی جگہ انکے نام کو لیتے جب جلن اور غصہ ٹپکا تو سبیل نے کھینچ کر فریدون کی گال پر تھپڑ دے مارا، جسکی گونج پورے بیورو میں نگارے سی اٹھی۔

"یو ٹو۔ فارس سر زندہ ہوتے تو تمہیں یہاں کھڑا ہو کر ایسی بکواس کرنے کی مہلت نہ دیتے۔ کیڑے پڑیں تمہیں کمینے انسان۔ غدار۔ خدا غارت کرے تمہیں۔"

وہ روتی تڑپتی اس پر مکوں کی برسات کرتی چلائی تبھی ہادی نے اسے پکڑ کر اس جانور کی پھنکاروں اور نظروں سے تھوڑا دور مضبوطی سے خود سے لگا کر

کالم ڈاون کیا جبکہ رہبر اور باقی ٹیم کو اشارہ کیا جو گالیاں بکتے فریدون کو کسی کمین کی طرح دبوچتے وہاں سے لے گئے۔

سبیل کی آہیں، اسکی درد بھری گھوٹی سسکیاں ہادی سن کر سہہ رہا تھا کیونکہ جانتا تھا دل ٹوٹے تو دھواں ایسے ہی چھوٹتا ہے، وہ اپنی گال بے دردی سے رگڑتی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی، تبھی ہادی نے اسے پکڑ کر اپنے سامنے کیا، وہ ایسے غدار سے محبت کرنے کے جرم میں اندر ہی اندر جھلس گئی۔

"رو مت۔ تمہارا کوئی نقصان نہیں ہوا سبیل"

ہادی نے اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھر کر اوپر اٹھاتے بھاری کمزور سی آواز میں یقین دلانا چاہا تو وہ روتی آنکھوں کے سنگ ہادی کو تکنے لگی۔

"ہ۔۔ہوا ناں۔ میرا دل اس غدار کے پاس ہے ہادی"

وہ سخت کرب سے بولی۔

"اچھا۔اور دل کے بغیر والی یہ سبیل کس کے پاس ہے؟"

ہادی کی آنکھوں کی نرمی یکدم ہی سبیل کے آنسوؤں کو روک گئی،ڈھارس بن گئی۔

"دل کے بغیر والی لڑکی کسی کو اچھی نہیں لگتی۔"

وہ مایوس تھی اور وہ ابھی کچھ کہہ کر سبیل کے ٹوٹے دل کا فائدہ نہیں اٹھانا چاہتا تھا۔

"ڈونٹ وری۔تمہارے لیے کوئی ایسا ڈھونڈ لیں گے جسے تم دل کے بنا بھی قبول ہوئی۔"

وہ اسکو دیکھ کر دھیما سا مسکرائی تو ہادی کی دنیا جو تھمی تھی واپس گردش کرنے لگی۔

"ہمم۔۔ بہلاوہ مت۔ اب مجھے کسی سے کوئی رشتہ نہیں بنانا۔ تم اس فریدون کو رکھ رکھ کر چپیڑیں مارنا میرے حصے کی۔ منحوس کہیں کا۔"

وہ اسکی تمہید پر خود بھی مسکرایا۔

"میں اسے رکھ رکھ کر پنچ اور لاتیں بھی مارنا چاہتا ہوں۔ اجازت ہے ناں؟"

ہادی کی اجازت سچ میں کیوٹ تھی، وہ اسکے ہاتھ کو اپنی کمر پر محسوس کرے بے چین ہوئی تو ہادی نے فوراً اسے بے آرام فیل کرتے آزاد کر کے زرا فاصلہ بنایا، اور ہادی کا یہ چھوٹا سا عمل سبیل کے اندر اک نرم تاثر اتارنے کا موجب بنا۔

"دل و جان سے اجازت ہے۔۔ چلو میں بھی دیکھوں گی"

وہ ساتھ جانے لگی جب ہادی نے اسکے آگے بازو پھیلاتے روکا۔

SAMARWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMARWAMIRZANOVELS.COM

"اپنی آنکھوں کو ریسٹ دو۔ایسے زہریلے نظارے آج کے لیے میرے حصے چھوڑ دو۔"

ہادی کو اسکی زرا دیر رو کر سوجھ جاتی آنکھوں کی فکر تھی۔

"میں کمزور لڑکی نہیں ہوں انسپکٹر ہادی"

وہ خود کو سنبھال گئی تو ہادی نے متاثر کن انداز میں بھنوئیں اوپر کو اٹھاتے اپنی بازو ہٹالی۔

"وہ تو مجھے سب سے بہتر پتا ہے۔تو آجاو پھر مل کر اس زہر سے نمٹتے ہیں۔تم بھی جی بھر کر بھڑاس نکال سکتی ہو۔کیا یاد کرو گی کس قسم کے سخی اور مہربان انسپکٹر ہادی سے واسطہ پڑا تھا"

وہ شوخ انداز میں اترا کر سبیل کے بگھڑے افسردہ موڈ کو فوری بحال کر گیا۔

"یہ واسطہ ہم سبکا ساری عمر رہنے والا ہے۔۔لٹس گو"

بھلے یہ عام سی بات تھی لیکن سبیل کے کہہ کر جانے کے کتنی دیر بعد تک بھی ہادی پر اسکے کہے کا بے خود سرور طاری رہا۔

..._____..

روشانے کے ماتھے پر دو سٹیچیز لگنے والے تھے کیونکہ وہ جب گری تو وہ کوئی نوکیلی چیز تھی جو اسکے ماتھے پر کھب گئی تھی، ہادی اور سبیل اپنے من پسند کام لگ چکے تھے جبکہ نجف اور رہبر ادھر ہی تھے، ڈاکٹر نے بناسن کیے روشانے کو سٹیچیز لگانے کا آغاز کیا تو پارس نے ڈاکٹر یحیی کی بازو پکڑ کر روکا۔

"ایسے اسے درد ہو گا مسٹر یحیی"

روشانے نے سر اٹھا کر پارس کو دیکھا جو اسکے زرا سے زخم پر بے حد پریشان تھا۔

"ہماری یاقوت بہت بہادر ہیں۔ڈونٹ وری"

روشانے نے بظاہر تو بہادری کا میڈل لینے کو دانت دیکھا دیے پر جیسے ہی وہ نیڈل جلد کے اندر گئی، روشانے نے ہلکی سی چیخ ماری، پارس نے اسکا پکڑا ہاتھ مضبوطئ سے دبالیا، بس اسکے بعد وہ پر سکون ہو گئی کیونکہ درد بس شروع میں ہی ہوا۔

"بس چار پین کلرز اور یہ دو ہیلنگ ٹبلٹس ہیں۔ آرام آجائے گا"

رہبر نے خود پر سکیپشن لیا اور ڈاکٹر یحیی کو ایف پی سے باہر تک چھوڑنے گئی، نجف بھی فکر مند تھا۔

"آئیندہ اگر تم دونوں نے میرے علم میں لائے بنا کچھ کیا تو بہت برا پیش آوں گا۔"

پارس نے گردن گما کر نجف اور پھر بیڈ کراون سے مزے سے ٹیک لگا کر مسکاتی روشانے کو ڈانٹا۔

"اوکے سر۔ بٹ آپ بھول رہے ہیں یہ بھی ہماری باس ہیں"

نجف کی زبان پر کھجلی ہوئی، پارس نے سانڈ سی سرد گھوری سے نجف کی ننھی جان دہلائی۔

"باس کے کچھ لگتے۔۔۔"

اس سے پہلے پارس اٹھ کر اسکی دھلائی کرتا، جناب فوراسے بھاگ نکلے اور روشانے نے پارس کی بازو پکڑ کر اپنے پاس لا بٹھایا جسکی جان ابھی بھی نکلی ہوئی تھی۔

"چل کریں مسٹر ہسبنڈ۔ کیا ننھے بچوں کی اب جان لیں گے۔ اتنے پریشان تب ہوئیے گا جب میں مر۔۔۔"

وہ اسکے موڈ کو بہتر کرنے کی کوشش میں جو بک بک کر گئی، پارس کی سرد نگاہ پر خود ہی ہوش تھامے چپ ہوئی۔

"تمہیں سوئی بھی چبھے تو برداشت نہیں ہو گی مجھ سے۔ تمہیں تکلیف ہوئی۔ میری وجہ سے۔ اوپر سے ایسی باتیں کرو گی تو سر گھوم جائے گا"

خفا انداز میں اسے پکڑ کر اپنے قریب کرتے پارس نے اسکے ماتھے کا جائزہ لیا، اسکا اسکارف ہٹا کر روشانے کے بال سہلاتے اسکا ماتھا چوما جو سچ میں درد کر رہا تھا۔

"آہ مسٹر پارس۔ آپکا فار ہیڈ کس کرنا مجھے تڑپا کر رکھ دیتا ہے۔ بائے داوے آپ کا سر گھومے تو آپ کیا کرتے ہیں۔ آپکی زوجہ صاحبہ جاننے کو مر رہی ہیں"

اسکے ہونٹوں کی جاندار شدت کے بدلے روشانے نے مخملی نرماہتوں کے سنگ اپنی ٹھنڈی ہتھیلی پارس کی گردن کے اطراف جوڑی۔

"پھر مرنے کی بات؟"

وہ آئبرو اچکائے گھورا۔

"کتنے پیارے لگتے ہیں چڑ کر۔ چڑ چڑو پارس"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

دوسرا ہاتھ بھی پارس کی گردن کی دوسری طرف جمائے اسکی ناک سے ناک ملاتے سرگوشی کی۔

"ٹھیک ہو؟ درد تو نہیں"

وہ پھر سے اسکے ماتھے کے زخم پر فکر مند ہوا۔

"لکھ کر دوں کہ درد نہیں؟"

روشانے نے مسکراہٹ دباتے پوچھا تو وہ پھر برہمی سے گھورا۔

"ہاں لکھ کر دو"

پارس نے اسکی گال چھوتے فوراسے ارادہ بدلا۔

"کہاں؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

روشانے نے نچلا لپ دانت میں لیتے پوچھا تو پارس نے اپنے ہونٹوں کو پاوٹ کی شکل دیتے گہری نظروں سے دیکھا، روشانے کی گالوں پر دفعتا پارس کو ایسے دیکھ کر سرخی اتری۔

وہ ہنس کر اسکی گردن میں شرماتی منہ چھپا گئی۔

"آپکی یہ نوٹ بک کچھ خطرناک ہے پارس۔ میرے پاس بیٹر آپشن ہے لکھنے کے لیے"

روشانے کی سرگوشی، پارس میں سرور اتار گئی اور پھر روشانے نے اسکی گردن کا میسر حصہ اپنے ہونٹوں سے داغ ڈالا، میٹھے سے درد پر پارس نے اسکو سامنے ہوتا دیکھ کر بہکی مسکراہٹ دی۔

"میں آپکی گردن کے پاس کس کرنے جاتی ہوں پر آپکی خوشبو سونگنے کی دیر ہوتی ہے کہ میری کس، پلے بائیٹ بن جاتی ہے۔"

وہ شرارتی موڈ میں بہت پیاری لگتی تھی، پارس کا دل اسکی دسترس میں مچلنے لگتا تھا۔

"تمہیں پتا ہے تم ہنستی ہوئی بہت خطرناک لگتی ہو؟"

پارس نے اسکے نچلے لپ پر انگوٹھے کی پوررب کرتے اسکے پاس سرکتے سرکتے رک کر پیچھے ہٹ کر روشانے کی کالی آنکھیں اور مسکراتے ہونٹوں کے ملاپ میں ملے ہنسی کے لمس کو سراہا۔

"آپ بھی میری ہنسی کے بعد میرے قریب آتے ہوئے یہی لگتے ہیں"

روشانے نے اسکی شرٹ کو مٹھی میں بھینچا کیونکہ پارس کی خواہش کو محسوس کرنے سے پہلے جب وہ دیکھ رہی تھی تو اسکا سانس پھول رہا تھا۔

"تم نے ثابت کیا ہے کہ تم میری بہترین محافظ ہو۔ آج کے بعد میں تمہارے لیے کبھی نہیں ڈروں گا۔ لیکن تم سے ڈرنا میری خوبصورت عادتوں میں شمار رہے گا"

وہ کھکھلا کر ہنسی تو کالے نین بھیگ گئے،لب پھیل گئے جن کو پارس کے بخشے جاتے لمس سمٹنے پر مجبور کر گئے،وہ دونوں ہاتھ سرکا کر پارس کی گردن میں حائل کرے اس شخص کی روح سہلاتی گرفت میں دم ہارنے لگی،وہ روشانے کے ہونٹوں سے ہٹتا،اسکے رخسار سے لب جوڑتا اسے خود میں بے اختیار سا ہوئے بھینچ گیا۔

"ا۔۔ایسے کریں گے تو منہ سے کچھ پھسل جائے گا پارس۔۔۔آپکی کسیز اور یہ ہگز مجھے کسی پاسے کا نہیں چھوڑنا چاہتے"

پارس نے ہونٹ ہٹا کر اپنی گال روشانے کی گال سے جوڑی پر ویسے ہی اسے اپنے سینے لگایا ہوا تھا۔

"تم سب پاسے چھوڑ دو۔تم بس میری سائیڈ رہو۔اور یونہی میرے قریب رہو کچھ دیر۔"

وہ سر خم کر گئی کیونکہ یوں اسے بھی تو قرار کی دولت مل رہی تھی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"آبیل اور موہنی کی شادی؟"

روشانے نے اسے یاد دلایا تو وہ زرا پیچھے ہو کر روشانے کی نیند اور تھکن کے خمار میں ڈوبی آنکھیں تکنے لگا، بھلے وہ بہت چست اور ایکٹیو تھی پر پھر بھی فلائیٹ اور آج کے دن کے دنگے کے بعد لگتی چوٹ پر اخیر تھکی لگ رہی تھی۔

"ہو گئی۔ ہم جلد ان دو کی شادی کی پارٹی ارینج کروا دیں گے۔ اب تم سو جاو کچھ دیر"

پارس نے اسکی تشفی کروائی لیکن وہ پارس کی شرٹ کاندھے سے مٹھی میں بھرے دوسرا ہاتھ پارس کی گردن میں لپیٹ کر اپنے نزدیک کھینچ گئی۔

"میرے پاس لیٹیں"

روشانے کی کھلتی بند ہوتی آنکھیں ایک حسین منظر تھا۔

"کچھ ہو جائے گا"

وہ اسکے کان کی اور سرکتا اسے ڈراتے بولا تو روشانے میں سنسنی خیز لہر جاگی۔

"میں آپکے ساتھ سونا چاہتی ہوں۔ میٹھی نیند آرہی ہے۔اپنا آپ تھوڑا سا دے دیں مجھے۔ خطرناک والا نہیں، سیو والا"

وہ پھر سے لاڈ بھری سرگوشی میں بولی تو پارس نے اسکی درد کرتی آنکھیں باری باری چومیں۔

"لمحہ بہ لمحہ کچھ ایسا ہو رہا ہے کہ سیو کچھ بھی نہیں رہا۔ سمجھی؟۔ تمہیں اکیلے سونا ہو گا جب تک مجھ سے بچنا چاہتی ہو۔ چلو لیٹو۔ اٹھو گی پھر ڈنر کر لیں گے ادھر وائز صبح جاگتی ہو تو زیادہ بہتر ہے۔۔۔ فریش ہو جاو گی"

پارس نے اسکا تکیہ ٹھیک کرے آہستگی سے لٹایا جو ڈری ڈری بھی مدہوش کر رہی تھی۔

"میرا ڈنر ہو گیا ہے۔مجھے نہیں جاگنا صبح تک۔"

وہ لیٹتے ہی آنکھیں بند کر گئی، پارس نے جھک کر اسکی دھیمی مسکراہٹ چومتے کان کی لو تک سرکتے اسکے ہاتھ میں اپنے بھاری ہاتھ کو انگلیوں سمیت جکڑا تو روشانے کے پورے وجود میں کپکپاہٹ کا فطری احساس جاگا کیونکہ وہ پارس کے دھڑکتے سینے کی آہٹیں اپنے دل سے لگی، جسم میں اترتی محسوس کر رہی تھی۔

"یہ میرے حق میں زیادہ بہتر ہے۔گڈ نائیٹ۔"

پارس نے اسکی گال پر ہلکی سی بائیٹ والی کس کی اور روشانے کی پھر سے بند آنکھوں والی سمائیل دیکھتا اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھا۔

"پارس"

روشانے کی پکار پر وہ دروازے کے پاس رکے پلٹا۔

"آپ دنیا کے بیسٹ ہسبنڈ ہیں"

ایسی تعریف پر وہ آج اترایا۔

"وہ وقت دور نہیں جب اپنے کہے پر پچھتاو گی۔ سو جاو۔ میرا ایمان خراب مت کرو ان بہکی کالی آنکھوں سے۔ بائے"

وہ بھاگ گیا تو روشانے کا دل بھی بھاگتی ہوئی سپیڈ پکڑ کر بچاری کو لرزہ براندام کر کے رکھ گیا۔

..._____..

فائنلی رات گیارہ تک پارٹی سمیٹ کر مہمانوں کو سی آف کر دیا گیا، آسیہ خود اتنی تھک گئی تھیں پھر موہنی تو ویسے ہی ان معاملات میں کافی ویک تھی، وہ بھی کٹن کو گود میں لے کر بیٹھی تب مسکرائی جب آبیل اور آسیہ مما کو مہمانوں کو بائے کہہ کر اندر آتا دیکھا۔

"اب تم دونوں بھی ریسٹ کرو میرے دل کے ٹکرو۔لاو کٹن کو مجھے دو اسے بھی اسکے گھر گھساوں۔بہت مستی ہو گئی"

آسیہ نے موہنی کی گال سہلائی تو اس نے فورا کٹن مما کے سپرد کی اور اٹھ کر کھڑی ہوئی، ایسے لگ رہا تھا تھکن سے گر پڑے گی۔

"گڈ نائیٹ لیڈیز"

آبیل بھی کہہ کر جانے لگا جب موہنی نے بھاگ کر اسکا ہاتھ پکڑا۔

"میں آپکے ساتھ چل رہی ہوں۔گڈ نائیٹ مما"

موہنی کے حق جمانے کا یہ سوئیٹ مومنٹ آج کے دن سے زیادہ بھاری تھا، آبیل نے اسکے ہاتھ کی حدت محسوس کرتے بے اختیار اسے ہاتھ میں دبایا اور پر اعتمادی کے سنگ مما کی اجازت ملتے ہی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"تم چینج کر لو"

روم میں داخل ہوئے آبیل نے اسکا ہاتھ آزاد کیا تو وہ سر ہلاتی فورا سے چینج کرنے چلی گئی، ویسے بھی بہت تنگ پڑی تھی، اسکے لیے آسیہ نے سونے والی شرٹس اور پاجامے ڈریسنگ روم میں ہینگ کروا دیے تھے جنھیں دیکھ کر وہ دگنی ریلکس ہوئی، اپنا میک آپ ریموو کیے اس نے کپڑے بدلے، اور بال ویسے ہی ڈھیلے باندھے باہر آئی تو آبیل کاوچ پر بیٹھا اپنے ماتھے اور کنپٹیوں کو انگلیوں سے سہلا رہا تھا۔

"تھک گئے شاید"

وہ چلتی ہوئی پاس آئی اور آکر آبیل کے ساتھ بیٹھی، وہ جو سر کاوچ پر ٹیکے تھا فورا سے سیدھا ہوا۔

"آپ بھی چینج کر لیں۔ سوٹ میں ٹائیٹ فیلنگ آتی ہے ناں تو سویا نہیں جائے گا"

موہنی نے دھیرے سے آبیل کے ہاتھ کی انگلیوں کو چھوتے فکر جتائی تو وہ گھبرا کر اسکے پاس سے جیسے اٹھا، موہنی کو تھوڑا عجیب لگا پر وہ اگنور کرے خود بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

وہ ڈریسنگ روم میں انٹر ہوئے کبرڈ سے شرٹ نکالنے کے لیے ہاتھ بڑھا رہا تھا اور موہنی نے جلدی سے اسکے پاس روم میں آکر بلیک شرٹ نکال کر آبیل کے ہاتھ میں پکڑائی۔

"میں خود کرلوں گا موہنی"

وہ اسکے ہاتھ سے ہاتھ ٹچ پر جلدی سے پلٹا تو موہنی اسکے یوں کرنٹ کھاتے انداز پر دھیما سا مسکرائی، وہ واش روم میں جا بند ہوا تو موہنی نے بھی اپنی ڈھیلی سی پونی اتار کر کندھوں تک جھولتے بال کھولے اور نائیٹ سوٹ کی شرٹ کی بازو زرا فولڈ کرے جا کر آبیل کے میٹرس پر بیٹھی اور اسکے لحاف میں گھس کر تکیے پر سر رکھا۔

"موہنا اب صرف میرے ہیں۔ اوہ فائنلی میں انکے ساتھ سووں گی۔"

کروٹ بدلے وہ نظریں اٹیچ واش روم کے دروازے پر لگائے اسکا انتظار کرنے لگی، جو اتنا وقت لگا چکا تھا کہ موہنی کو نیند آنے لگی۔

"اف۔۔۔پتا نہیں اندر کیا کر رہے ہیں"

وہ تھک گئی تو کروٹ واپس بدلی تبھی ہاتھ میٹرس پر پھیرتے اسے کوئی چیز چبھی تو فوراً اٹھائی، وہ آبیل کا شرٹ سٹڈ تھا۔

موہنی نے دھیان سے سائیڈ ٹیبل پر رکھا جہاں دوسرا پیس پہلے ہی پڑا تھا اور ساتھ اسکے ائیر بڈز بھی پڑے تھے۔

"موہنا ان چھوٹی چھوٹی چیزوں کو کیسے بنا دیکھے مینج کرتے ہوں گے؟ میں تو بنا مرر کے چینج بھی نہیں کر پاتی۔ اف۔۔پلیز گارڈ میرے موہنا کی آنکھیں واپس کر دیں۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovels Zone.com

نیند آنکھوں میں لیے ہی وہ سوچنے لگی تبھی آہٹ پر گردن گمائی، وہ بلیک ٹراوز اور بلیک شرٹ میں سنپل اور آرام دہ خلیے میں موہنی کو کچھ زیادہ پیارا لگا، اسکے مسلز شرٹ کی ٹائٹنس کے سبب جھلک رہے تھے، ابھی موہنی اسے سر سے پیر استحقاق بھری نظروں سے دیکھ ہی رہی تھی کہ آبیل نے یکدم ہی روم کی مین لائیٹ آف کی تو موہنی ڈر کر اٹھ بیٹھی۔

"موہنا بڑی لائیٹ بند کیوں کر دی؟"

وہ بے تابی سے اسے نیم سی روشنی میں دیکھتے بولی جو اپنا فون سائیڈ میز پر رکھتے ہی موہنی کے پاس ہی دوسری طرف اکر بیٹھا اور پھر ٹانگیں لحاف میں کیے اوپر ہو کر بیٹھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"کیوں کہ رات ہو گئی ہے۔ یہ سونے کا ٹائم ہے۔ میری بھی صبح پانچ بجے فلائیٹ ہے سو نیند لینا ضروری ہے۔ تم بھی سو جاو اب"

وہ تکیے ٹھیک کرتا مدھم روشنی کے باوجود موہنی کو دیکھائی دے رہا تھا پر وہ پھر بھی سرک کر اسکے ساتھ آ لگی۔

"کیا ہم باتیں نہیں کریں گے موہنا تھوڑی دیر بھی؟ آپ مجھے یہاں نہیں سلائیں گے؟"

وہ اسکے مضبوط سینے پر ہاتھ پھیرے آبیل کو سخت مشکل سے دوچار کر گئی اوپر سے اسکا آبیل پر جھکاو اور وہ دھڑکتی لڑکی اس وقت سر سے پیر تک آبیل کے حواسوں پر طاری تھی۔

"آج سونے دو۔ اگلی بار آوں گا پھر بہت باتیں کریں گے اور تم یہاں بھی سو جانا"

وہ موہنی سے گریز برتتا زرا کروٹ دوسری طرف بدل گیا پر موہنی کی نیند تو ابھی آنکھوں سے واپس کوسوں دور چلی گئی کیونکہ وہ آبیل کے جسم کی

کشش،اس پر موجود ملکیت کے اثر اور آبیل کی نزدیکی سب سے بری طرح سے دبی ہوئی تھی۔

"موہنا۔مجھے نیند نہیں آرہی۔میرے بالوں میں انگلیاں پھیریں پھر جلدی سو جاوں گی۔اور میری طرف ہو کر سوئیں۔آئی پرامس میں آپکے فیس کو نہیں دیکھ رہی"

موہنی کی نقاہت بھری آواز پر وہ واپس سیدھا ہوا اور موہنی کی طرف کروٹ بدل کر اپنی بازو اسکی طرف کی تو وہ فوراسے اسکے قریب سرکی، آبیل نے دوسرا ہاتھ اسکے چہرے سے سرکاتے بالوں میں لے جاتے انگلیاں پھیرنی شروع کیں تو وہ آنکھیں موند گئی۔

"موہنا۔۔۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ پھر سے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھنے لگی، وہ اتنے قریب تھا کہ اسکے چہرے کی خوبصورتی اور گہرائی وہ نیم سی روشنی میں دیکھ کر مدہوش مسکرائی کیونکہ بالوں میں حرکت کرتی انگلیاں اس پر سرور طاری کر رہی تھیں۔

"سو جاو موہنی"

وہ بند آنکھوں اسے ٹوکتے بولا، موہنی نے اپنا ہاتھ اسکے رخسار سے جوڑا، جو آبیل کو ہرگز پسند نہ آیا کیونکہ موہنی کا لمس اسکے اندر لپکتی خواہشات کو ہوا دینے کا موجب تھا، وہ بھی نادان نہیں تھی کہ موہنا کی کیفیت نہ سمجھتی، اسے اچھے سے پتا تھا ان دو کے بیچ بہت کچھ ہو سکتا ہے، وہ ایک دوسرے کے تھے، موہنی نے خود کو روکا لیکن وہ مسلسل آبیل کے چہرے کو اندیشہ خیز انسیت سے تکنے لگتی، اور آبیل کی صرف آنکھیں محسوس

کرنے کی حس سے محروم تھیں، دل، دماغ اور جسم تو ہر لایعنی چیز محسوس کر سکتا تھا۔

"موہنا میں نے لیمن کپ کیک بیک کیے تھے۔ وہ تو مجھے یاد ہی نہیں رہے۔ میں لے کر آوں؟"

کسی بھی طرح نیند اسکی آنکھوں میں آنے سے گریزاں تھی، آبیل نے پھر سے اسکے بالوں کو سہلا کر اپنے سینے کی طرف سرکاتے نفی میں سر ہلایا۔

"صبح موہنی۔ سونے کی کوشش کرو۔ کافی رات ہو گئی ہے"

وہ اسے زبردستی سلانے کی کوشش میں تھا کہیں موصوف کے جذبات جاگ جاتے تو انکو سلانا پھر بہت مشکل تھا لیکن کچھ جذبات اسکے قریب موہنی کے اندر بھی انگڑائیاں لے رہے تھے۔

"مجھے نیند نہیں آرہی ناں۔ مجھ سے باتیں کریں۔اب تو آپ کمفرٹیبل ہیں۔مجھے بتائیں آپکو اور کیا کیا پسند ہے۔میں کس طرح آپکی آنکھیں بن سکتی ہوں؟"

آخری جملے پر آبیل زرا فاصلہ سمیٹے پیچھے ہوا اور کروٹ سیدھی کرلی،وہ اسکے موڑے چہرے کو آس سے تکتی جواب کی منتظر تھی۔

"میں کمفرٹیبل نہیں ہوں۔ تبھی کہہ رہا ہوں سو جاو۔بلکہ میں کاوچ پر سو جاتا ہوں۔مجھے عادت نہیں ہے بیڈ شئیر کرنے کی۔ہو سکتا ہے تمہیں بھی تبھی نیند نہ آرہی ہو"

آبیل نے اسکے سر سے بازو نکال کر جب دور جانے کا کہا وہ بھی اٹھ بیٹھی،میٹرس سے اتر کر جا کر آبیل کے سامنے آرکی جسکا بیہویر صاف صاف موہنی کو تپا گیا۔

"آبیل۔"

موہنی نے اسکا مضبوط ہاتھ اپنے کمزور مگر نرم سے ہاتھوں میں لیا تو آبیل اسحاق کے چہرے پر گھبراہٹ، بے چینی اور اضطراب کے ہزاروں رنگ لہرائے۔

"ڈونٹ کال می لائک ڈیٹ۔ موہنی سمجھنے کی کوشش کرو۔ میں ابھی سپیس چاہتا ہوں۔"

اپنے ہاتھ کو موہنی کے ہاتھ سے چھڑواتے وہ جانے لگا پر موہنی اسکے آہستگی سے سینے جا لگی، وہ اسے پریشان ہو کر پریشان جو کر رہا تھا۔

"اور میں آپکو۔ مجھے بتائیں تو ہوا کیا ہے آپکو۔ کیوں ناراض ہو رہے ہیں موہنا۔ میں تو بس آپکے ساتھ باتیں کرنا چاہتی ہوں۔ ہگ کر کے سونا چاہتی ہوں۔"

وہ اپنی شرٹ میں گھلے موہنی کے آنسوؤں پر بے ساختہ اپنے ہاتھ اس کے اطراف لپیٹ گیا جو لڑکی بنا نظر آئے بھی آبیل کو کمزور کرنے پر تلی تھی۔

"لیکن میں یہ سب نہیں چاہتا"

آبیل کے انکار پر وہ جلدی سے رونا روکے زرا سا منے ہوئی۔

"پھر آپ کیا چاہتے ہیں؟"

وہ اسی طرح آبیل کو دیکھنے لگی جس سے اس شخص نے منع کیا تھا کبھی لیکن اب اسے اجازت تھی آبیل کے چہرے کے ہر خطے کو تادیر دیکھنے کی۔

"تمہیں۔ آئی وانٹ یو"

یہ ایک چھوٹا سا جملہ تھا لیکن موہنی کے اندر تک کپکپاہٹ اتار گیا، اسے اپنی کمر پر آبیل کی بھاری گرفت محسوس ہوئی تو سسکی بھر گئی، اندھیرا اتنا نہیں تھا جتنا موہنی کی آنکھوں کے سامنے چھانے لگا۔

"م۔۔ موہنا۔۔۔۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ اسکے حصار سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی تو آبیل نے ایک ہاتھ سے اسکے چہرے کو تھام کر اسے کچھ کہنا چاہا ہی جب آبیل کے ہاتھ کی انگلیاں موہنی کے زیریں لب سے جا مس ہوئیں، اک برقی لہر تھی جو اس لمحے دونوں کے اندر اتری۔

وہ اسے دیکھ نہیں سکتا تھا لیکن جب اسکے ہاتھ کی پورنے موہنی کے ہونٹ کو چھوا تو آبیل اسحاق پر ان ہونٹوں کی کشش اک عجیب سا جنون سوار کر گئی، اسے روکنے اور اپنے آپ کو حد میں قید کرنے کی نیت کرے جب آبیل نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا تب موہنی نے جلدی سے اسکے پیچھے سرکتے ہاتھ کی پوریں واپس اپنے ہونٹوں سے لگائیں۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

شاید موہنی کو اسکا یوں چھونا پاگل کر گیا تھا۔

"تم۔۔۔"

وہ اسکے نچلے ہونٹ پر انگوٹھے کی پور سے دباو ڈالتے انکی نرمی محسوس کرے بدحواس سی کیفیت میں بس اتنا ہی کہہ سکا اور پھر آبیل پر جنون سا سوار ہوا کہ اسکے ہونٹوں کی طرف جانا اس پر ضروری ہے۔

آبیل نے اسے مزید قریب کرتے اسکی سانسوں پر دیوانگی کے سنگ گرفت بنا کر موہنی کو اک لمحے میں اسکے رہے سہے بچپن سے کھینچ کر اپنے ہم قدم بہکتے لمحوں کے وسط میں لا کھڑا کیا، وہ اپنی سانسوں سے ہوتی آبیل کی سانسوں کے ملاپ پر پہلے جتنا سہمی، پھر جیسے اگلے ہی پل اسے یہ زندگی کا نیا رشتہ اپنی رضا کا حصہ لگنے لگا۔

جس میں جی بھر کر تسکین تھی، لذت تھی، جس میں آرام تھا، موہنی کو اسکی نرماہٹیں بے حد کمفرٹ بخش رہی تھیں، آبیل نے یکدم ہی خود کو روکتے اپنا چہرہ پیچھے کر لیا۔

"تم سمجھی ہو موہنی۔۔۔۔۔۔یہ سب نہیں رک سکتا۔یہ سب روکا نہیں جا سکتا"

وہ سانسیں بحال ہونے پر آبیل کے ساتھ لگائی گئی جس نے اسکے کمزور نازک سے وجود کو اپنے سینے بسا کر اپنی ہار تسلیم کی تھی۔

"آئی نیڈ سپیس موہنی۔"

وہ اس سے دور ہونے لگا پر موہنی نے اسے ہونے نہ دیا،وہ اسکے سینے لگی گہرے سانس بھرتی اسے کہیں کا نہ چھوڑ رہی تھی۔

"ن۔۔نو موہنا۔دور مت ہوں مجھ سے۔۔"

وہ سب بھول گئی،یاد رہا تو آبیل اسحاق کا اپنے لیے اتنا بیقرار ہونا،وہ اسے خود سے باندھ گئی جو پہلے ہی آگ جیسی بے بسی میں جل رہا تھا۔

"میں قریب رہا تو سب خراب ہو جائے گا۔موہنی بات سمجھو"

وہ اسے خود سے بچانے کی کوشش میں پکر کر میٹرس پر بٹھانے لگا تو وہ پھر سے آبیل کے سینے سے لپٹ گئی۔

"کچھ خراب نہیں ہو گا موہنا۔"

اسکے سینے میں منہ دیے ہی وہ اسے دونوں ہاتھوں سے جکڑے ہوئے کانپ رہی تھی، اسکے جسم کی لرزش اس وقت آبیل پر کسی شر کی طرح سوار تھی۔

"موہنی۔ میرے ساتھ فزیکل رشتہ تمہارے لیے صرف تکلیف لائے گا۔ تم تو میری اچھی گڑیا ہو۔ بات سمجھو۔۔۔۔ ہم ساتھ ہیں لیکن ہم ساتھ نہیں سوئیں گے بس یہ رول ہو گا ہمارے رشتے کا"

آبیل نے اسکے چہرے کو اوپر اٹھا کر اسکا ماتھا چوما پر وہ اپنے آپ کو آبیل سے دور کرنے میں ناکام ہو رہی تھی۔

"آ۔۔ آج مت جائیں مجھ سے دور۔۔۔۔ پلیز"

موہنی سے نظر اٹھانی دوبھر تھی بس وہ اس وقت آبیل کے سوا کچھ سوچنے لائق نہ بچی تھی۔

"مجھے معاف کر دو میں نے ہمارے بیچ کی حد توڑی۔ ابھی مجھے جانا ہو گا"

وہ اسے پکڑ کر خود سے دور کرتا اٹھا پر موہنی نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا، شدت ایسی تھی کہ آبیل کو لگا وہ کبھی یہ ہاتھ نہیں چھڑوا سکے گا۔

"میں اتنی بری ہوں کیا؟۔ دیکھائی نہیں دے رہی پر کیا محسوس بھی نہیں ہوئی۔ اگر یونہی جانا تھا تو وائے یو کس می؟۔ میں نے کہا تھا ناں کیوٹ میرج میں وہ نہیں ہوتی، پارس نے کہا تھا وہ فساد کی جڑ ہے۔ اب فساد ڈال کر آپ بھاگ رہے ہیں؟ ناراض ہو گئی آپ سے۔ آپ میرے موہنا نہیں ہیں۔"

وہ پہلی بار اس کے سامنے آپے سے باہر آتے اس قدر اونچی بولی کہ آبیل کے سر میں ٹیس جاگ اٹھی۔

"میں بہک گیا تھا مجھے معاف کر دو"

اسکی بازو پکڑ کر اپنے سینے لگاتے اس چھوٹی سی لڑکی کو سمجھانے کی سعی کی۔

"مجھے بھی بہکنا ہے"

وہ موہنی کی آواز میں گھلی بے خودی پر اپنے غصے کو سنبھالنے میں ناکام ہوا۔

"تم کیوں مجھے پاگل کرنا چاہتی ہو؟ تم یہ سب نہیں سہہ سکتی، یہ رشتہ اور اس رشتے کے تقاضے۔۔ پلیز"

آبیل اسحاق زندگی میں کبھی اتنا بے بس نہیں ہوا تھا جتنا اس سولہ سترہ سال کی لڑکی کے آگے ہو گیا تھا۔

"مطلب بہت بری ہوں کہ آپ چھو کر ایسے پچھتا رہے ہیں، اوکے سٹے اوئے فرام می"

وہ اسکی آنکھیں بننا چاہتی تھی اور وہ شخص اسے قریب آنے کی اجازت ہی نہیں دے رہا تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ رو دی کیونکہ وہ آبیل سے دور جانا نہیں چاہتی تھی، ممکن ہی نہ رہا تھا۔

آنسو رگڑتے وہ جا کر میٹرس پر الٹی گری ہچکیاں بھرنے لگی، وہ ہچکیاں آبیل کا دماغ سن کر گئیں۔

آبیل نے جا کر روم کا ڈور لاک کیا اور میٹرس پر موجود اس سائے کے پاس جا رکا، انگ انگ میں عجیب قسم کی اذیت دوڑ رہی تھی۔

"آئی ایم سوری موہنی۔ لیکن دوست دور نہیں رہتے"

وہ اسکی آواز میں گھلی رضا محسوس کرنے کے باوجود آزردگی سے روتی رہی۔

"نہیں لے رہی سوری۔ اور ہم دوست نہیں ہیں۔ میں اپنے روم میں جا رہی ہوں۔ مت بننے دیں آپ مجھے اپنی آنکھیں۔ موہنی تو گندی ہے بہت گندی"

جلدی سے وہ اٹھی اور آنسو رگڑ کر دروازے کی طرف بڑھی مگر آبیل نے بروقت اس تک پہنچے اسکے ہاتھ کو ڈور ناب سے ہٹائے پکڑ کر اپنی طرف پلٹایا۔

"کیسے مانو گی موہنی۔۔۔؟"

آبیل کی آواز سنتے ہی وہ ڈبڈبائی آنکھیں اٹھا کر آبیل کو دیکھنے لگی، وہ نظریں پھیرے روبرو کھڑا تھا۔

"نہیں مان رہی۔"

وہ اس سے پہلے اسکی گرفت جھٹک کر بھاگتی، اسے بھی اندازہ نہ تھا آبیل اسکی کلائی پکڑے روک کر اپنی طرف کھینچ لے گا، وہ اسکے سینے سے ٹکرائے بے اختیار آبیل کو دیکھ بیٹھی۔

"تم نے کہا تھا ہم کیوٹ میرج کریں گے۔ پھر یہ سب کیا ہے موہنی؟"

وہ اسے اپنے سینے لگائے کھڑا افسوس میں مبتلا تھا۔

"آپ نے کیوٹنس والا وعدہ توڑا ہے۔ میں نے نہیں۔"

وہ آواز سے بہت ناراض لگی۔

"میں پھر معافی مانگتا ہوں"

وہ اسکی معافی پر اور تپ گئی۔

"ٹھیک ہے معاف کیا پر اب میں اپنا کیا کروں؟ آپ کو زرا اندازہ نہیں کہ اس وقت میں کیا فیل کر رہی ہوں۔ کتنی مشکل سے میں نے خود کو ٹھیک کیا تھا۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

موہنی نے ویسے ہی اسکے سینے دبے بے بسی سے کہا۔

"کیا ہوا ہے؟ بتاو مجھے؟"

وہ اسے روبرو لائے دیکھنے لگا اور اک پل موہنی کو واقعی لگا وہ اسے دیکھ رہا ہے پر پھر جب وہ اسکی کیفیت نہ سمجھ سکا تو موہنی کا دل چاہا کاش آبیل دیکھ پاتا۔

"لگ رہا ہے کہ اب آپکو ہگ بھی نہیں کر سکوں گی۔ وہ بھی ان سیو ہو گیا۔"

وہ اسے سینے سے دور ہو گئی، آبیل کا دل بیٹھنے لگا۔

"سزا دے لو"

وہ سچ میں بہت پریشان ہوا اور موہنی نے واپس اسکے حصار میں آتے اپنے ہونٹ آبیل کی گال سے جوڑ لیے، اسکا کانچ سا پرخمار لمس آبیل میں ہلچل مچا گیا۔

"میں سب سمجھتی ہوں کہ ہم جتنے بھی اچھے ہو جائیں ہمارے جسم کی نیڈز مکمل اچھی نہیں ہو سکتیں۔ آپ کو پتا ہے میں نے سولہ سال سے بہت زیادہ زندگی جی ہے۔ بری اچھی کافی چیزوں سے نکل آئی۔ پر آئی سوئیر آپ کے لیے میرے خیالات اب بھی بہت پیارے ہیں۔ مجھے آپکے چھونے نے وہ

سیٹسفیکشن دی جو مجھے آج تک نہیں ملی۔ موہنا پلیز مجھ سے پیار کریں۔ وہ سب جو آپ چاہتے ہیں۔ وہ سب جو ہوتا ہے۔۔"

موہنی کی صاف گوئی اسکے پیور دل کی علامت تھی کہ اسے جو سکون دے رہا تھا وہ اسکا اظہار بھی کر رہی تھی۔

آبیل اسحاق پر مشکل وقت تھا، کیسے خود کو اور موہنی کو سنبھالے۔

"میں ہرٹ کر دوں تو خود سے دور کر دینا کیونکہ میں تمہیں دیکھ نہیں سکتا۔ پرامس؟"

موہنا نے اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے اسکے ہونٹوں کے پاس رکتے سرگوشی کی جس پر اس نے آبیل کو دیکھتے سر ہلایا، اور آبیل نے پلٹ کر مین لائیٹ آف کی اور موہنی کا ہاتھ پکڑ کر میٹرس کی طرف بڑھا۔

آبیل نے اسے بٹھایا اور خود بھی بیٹھا، وہ سرک کر پھر سے اسکے سینے میں چھپ گئی۔

"موہنی"

آبیل نے اسکی پشت سہلاتے پکارا لیکن پھر بھی اس میں اتنی ہمت و سکت نہ تھی کہ وہ سر اٹھا پاتی، مزید اس میں سمٹ گئی۔

"ایسے ہی سو جائیں؟"

آبیل نے اسے یونہی دبکا دیکھ کر خفیف سی شرارت سے چھیڑا تو موہنی نے فوراً سے گھبراہٹ ترک کی اور خود کو تسلی دی کہ وہ اسے نہیں دیکھ سکتا، وہ ابھی بھی اسے خود سے بچانے کا خواہش مند تھا مگر موہنی خود کے بدلتے خیالات پر حیران تھی۔

"س۔۔سونا نہیں ہے مجھے۔"

وہ خود پہل کرے قریب سرکی تو آبیل نے اسکے نرم لمس اور سانسوں میں گھلتی مہک پر خود پر جیسے قابو کی آخری گرفت بھی ٹوٹتی محسوس کی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"میں تمہیں خود سے بچانا چاہتا تھا موہنی لیکن تم نے اب یہ سب خود شروع کیا ہے۔ تم ہی اسے روکو گی ورنہ میں نہیں روک سکتا۔ پلیز میری آنکھیں ہو یہ ثابت کرنا۔ تکلیف مت سہنا"

وہ ابھی سے مرنے والی لگ رہی تھی، عجیب سی حرارت جسم کے انگ انگ میں دھواں بن کر اٹھنے لگی اور عجیب حواسوں پر دھند چھا گئی۔

تکلیف کا تو علم نہیں لیکن موہنی نے اسے جب جب روکا، وہ خود کو نہ روک سکا اور وہ آنکھیں بننے کے باوجود آبیل اسحاق کے منظر ترتیب دینے میں ناکام ہو کر اپنا سب کچھ اس پر وار گئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

روشانے کی نیند اسکے فون پر لگے فجر آلارم پر ٹوٹی، آنکھیں مسل کر وہ جمائی روکتی سر میں ہوتے درد اور بھاری پن کے باوجود آنکھیں کھول گئی اور تبھی

جب نظر صوفے پر روشانے کا اسکارف بازووں میں دبا کر سینے سے لگائے پارس پر گئی جو نیند میں تھا تو روشانے کو جسم کے درد بھول گئے۔

وہ لحاف پرے کر کے اٹھتی ٹانگیں زمین پر اتار کر پارس کو دیکھنے لگی، ٹوٹ کر پیار آیا۔

"میرے ساتھ لیٹنے میں اعتراض تھا اور اب یوں صوفے پر بیٹھے بیٹھے ہی حسرت زدہ ہو کر میرے ہی اسکارف کو جپھی دے کر سو رہے ہیں۔ ہک ہاہ! مجھ سے اچھا تو میرا اسکارف ہے"

شدید جل بھن کر وہ اٹھی، قریب آ کر پارس کے بازووں سے اپنا اسکارف نکال کر صوفے کا نرم کشن تھما دیا اور اسکارف لیتی دو قدم پیچھے ہوئی۔

"اب شاید تھوڑی اصلی فیل آئے کہ مجھے خود سے چپکا رکھا ہے۔ کیونکہ میں بھی سوفٹی ہوں۔"

شرارت سے ہنسے وہ جھک کر پارس کے ماتھے پر ہاتھ پھیرے بال ہٹاتی اپنے ہونٹوں کی مہر لگاتے واپس سیدھی ہوئی اور وضو کرنے بڑھی، پہلے قضا عشاء ادا کی اور پھر دو نفل اضافی پڑھنے کے بعد اس نے فجر ادا کی، دعا مانگ کر مسکرائی، ہاتھ منہ پر ہتھیلیوں کی صورت پھیرے اور اٹھ کر جائے نماز تہہ کر کے رکھے بیڈ پر جانے کے بجائے، اسکارف اتار کر رکھتی آ کر پارس کی گود میں بیٹھے وہ کشن بھی چھین کر پرے پھینکا۔

"آئی لو ویو"

اسکی نیند کا احساس کرے وہ اسکو دیکھتے سرشار ہوئے بولی، لیکن پارس کی ہلتی پلکوں پر جلدی سے اپنا سر اسکے ساتھ لگا دیا، پارس نے اپنے ہاتھ روشانے کے اطراف باندھ لیے یوں وہ پارس کا حصہ سا بن گئی۔

"تم جاگ گئی۔؟"

پارس ہنوز نیند میں تھا پر حواس قدرے جاگے تھے۔

"میرے پاس آجاتے ناں۔ یہاں کیوں سو رہے تھے"

وہ سر اٹھا کر پارس کو دیکھتے شکوہ کرتے بولی۔

"تم سوتے میں قیامت لگ رہی تھی جو میرے سے افورڈ نہ ہوتی۔ ابھی بھی کسی چھوٹے موٹے قہر سے کم نہیں لگ رہی"

پارس کی آنکھیں ہنوز بند تھیں پر زبان سارے فائرز کرنے میں لگی تھی۔

"آنکھیں تو کھولیں"

روشانے کی ضد پر وہ نفی میں گردن گما گیا۔

"ناں۔"

پارس کے زچ کرنے پر وہ اس سے پہلے اسکے ہونٹوں کی طرف سرکتی، پارس نے منہ پھیر لیا۔

"نووو۔۔مارننگ کس دانت صاف کرنے کے بعد"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

وہ مزید ناراض ہوئی۔

"کر کے آئی ہوں"

غصہ دیکھایا گیا جس پر پارس نے اپنی نیلی آنکھوں کے طوفانی اثر سے روشانے کے رخسار دہکائے۔

"میں نے نہیں کیے"

پارس کی آنچ دیتی نگاہوں کا شور بہت تیز تھا۔

"اٹس اوکے"

وہ پھر قریب آنے لگی تو پارس نے اسکی ٹھوڑی پکڑ کر دور کیا۔

"جتنی ٹیبلٹس کھا کر میں سویا تھا، اس وقت قریب آو گی تو تھوڑا تھوڑا سبکا اثر تم پر بھی ہو جائے گا۔ اٹس ناٹ سیو۔۔۔"

SAMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس کی بات پر وہ افسردہ ہوئی، اپنے ہونٹوں کو پارس کی گال پر رکھتے بازو اسکی گردن میں پرو لیں۔

"ایسا بیہو مت کریں کہ آپ سچ میں کوئی پیراسائیٹ ہیں۔ اٹس ہرٹنگ"

وہ عجیب بے بسی پر رو پڑی، پارس نے گھبرا کر اسکی بھاری سانس کھینچنے پر اسکو اپنے سامنے کیا۔

"آئی ایم سوری۔ ہٹو میں فریش ہو کر آتا ہوں"

پارس نے ہار مان لی کیونکہ وہ روشانے کے آنسوؤں سے کانپ اٹھا تھا۔

"نوو۔۔ میرا موڈ بدل گیا ہے"

وہ روٹھ گئی، اور پارس کے ہاتھ جھٹک کر اٹھی اور جا کر میٹرس پر بیٹھتے ہی نا صرف لیٹی بلکہ لحاف خود پر اوڑھ لیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس نے کچھ دیر اسے دیکھا پھر مسکرا کر اٹیچ واش روم گھسا، باہر آیا تو نہ صرف فریش ہوا تھا بلکہ باوضو بھی تھا، روشانے اگلے دس منٹ ویسی ہی دبکی رہی اور پھر پارس کے نماز پڑھنے کے بعد ساتھ آکر لیٹنے پر دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔

پارس نے اسکی کمر میں ہاتھ گھساتے ایک ہی جھٹکے سے روٹھی زوجہ کو کھینچ کر اپنی بازو کا سہارہ دیتے اپنے سامنے لا ٹھہرایا جو آنکھیں کھول کر اسے دیکھتی گال پھلا گئی۔

"موڈ بدل گیا تھا تمہارا ورنہ میں تمہیں دوبارہ میٹھی نیند ضرور سلاتا"

جان بوجھ کر مہکتی سانسیں روشانے کے چہرے پر چھوڑتے اسے مائل کرنے کی کوشش کی تو وہ آگے سے خونخوار گھوری۔

"س۔۔سلائیں مجھے"

وہ اسکی گردن میں ہاتھ لپیٹے غرائی۔

"موڈ تو میرا تمہیں جگائے رکھنے کا ہے"

پارس کی معنی خیز نظریں روشانے کے حلق میں کانٹے چبھونے لگیں۔

وہ پیر سے پارس کے پیر کو دبانے لگی اور یہ اسکی گھبراہٹ کی نشانی تھی۔

"اتنی سی قربت پر تمہارے پسینے چھوٹنے لگے ہیں۔اپنی ننھی جان کے حساب سے موڈ بنایا کرو ورنہ میرا موڈ بنا تو تمہاری نزاکت نہیں دیکھے گا۔ چلو یہاں آؤ اور سو جاو"

پارس نے اسے پکڑ کر مزید اپنی طرف کھینچا تو روشانے نے روکا سانس پارس کی گردن میں گھستے کراہتے ہوئے لیا۔

"کون سو سکتا ہے آپ کے اتنے پاس۔کیا آپ تھوڑے کم ہاٹ نہیں ہو سکتے میرے لیے؟"

روشانے کے سوال پر وہ ہنسا۔

"تمہارے لیے زیادہ ہو سکتا ہوں کم نہیں"

ایک بار میں موصوف مان لیتے تو انھیں پارس عیسی مغلانی کون کہتا۔

"ڈھیٹ"

وہ دانت پیس گئی لیکن من ہی من میں پیار لٹانے پر مائل بھی لگ رہی تھی۔

"سرٹیفائیڈ"

اترا کر داد وصول کی گئی۔

"اف۔۔"

وہ مزید اسکے اتنے قریب ہونے کو برداشت نہ کرتی کروٹ بدلنے لگی جب پارس نے بازو جکڑتے ایک بار پھر روشانے کو اپنے بے حد نزدیک کھینچا، دونوں کے خوبصورت ہونٹوں کے بیچ کا سمٹتا فاصلہ بتا رہا تھا ان کی سانسیں ایک دوسرے کی سانسوں کے لیے بیتاب ہیں۔

Zubinovelszone.com
SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMRWAMIRZANOVELS.COM

"کل اک ٹریلر تھا۔ بہت مشکلات آنے والی ہیں۔ تم ہینڈل کر لو گی روشانے؟"

بہت بڑی قیامت تھی جسکا سائرن ابھی سے پیراسائیٹ کو سنائی دے رہا تھا۔

"ہمم۔ کروں گی۔ ڈونٹ وری۔ آپ صرف مجھ پر توجہ دیں"

روشانے اسکی مہکتی قربت میں ہوش و حواس سے بیگانی لگ رہی تھی اور اس سے پہلے پارس بیچ کے فاصلے کو مٹاتا، اسکے فون بجنے پر روشانے خود دور ہو گئی۔

"اٹھالوں؟"

پارس نے گھنبیر سی سرگوشی کی۔

"آفکورس۔ پیراسائیٹ کے لیے اسکا کام بہت امپارٹنٹ ہے۔ ہٹیں"

وہ اسکی بازو کھولتی خفگی سے پاس سے اٹھ گئی کیونکہ اب نیند نہیں آرہی تھی تبھی چینج کر کے باہر جانے کا سوچا تاکہ فریدون کی حالت دیکھ سکے۔

پارس نے مسکرا کر سائیڈ ٹیبل پر رکھے فون تک اپنی وینز والی مضبوط بازو بڑھا کر فون اٹھایا تو نجف کی کال تھی۔

"بولو نجف"

پارس اٹھ بیٹھا۔

"سر بات آپکو غصہ دلانے والی ہے لیکن ضروری بھی ہے۔ فریدون نے ایک انکشاف کیا ہے۔ کہ وہ روشانے میم سے محبت کرتا ہے اور انھیں پرپوز بھی کر چکا ہے"

یہ سننے کی دیر تھی کہ پارس کی آنکھوں سے لہو چھلکا، کال بند کیے اٹھ کر پیروں میں سافٹ وئیرز چڑھاتے اپنی شرٹ کی سلوٹیں بٹھائے وہ مطلوبہ ٹارچر ایریا کی طرف بڑھا، ہادی اور سبیل نے فریدون کی شکل بگاڑ دی تھی پر

وہ آگے سے خبیث ہنس رہا تھا، پارس کو ٹارچر روم میں آتا دیکھے سب انسپکٹرز کو سانپ تو سونگھا ہی خود فریدون کے چہرے پر خوف ناچا۔

"آگیا میرا رقیب۔۔۔۔ہاہا۔مجھے مار دو پیرا سائیٹ ورنہ میں تمہاری جل پری ہتھیالوں گا۔ تمہیں خبر بھی نہ ہو گی"

فریدون شاید بہت اچھے سے ٹرینڈ تھا کہ پھنسنے کی صورت میں کیسے بے خوف رہنا ہے۔

"اچھا اتنا کانفیڈنس۔۔۔پیرا سائیٹ کا عہدہ ہو یا اسکی ملکیت میں آتا کوئی سانس لیتا وجود۔ سبکی تم جیسے لچوں سے حفاظت کرنا جانتا ہوں۔ماروں گا نہیں تمہیں جب تک اسکا نام نہیں بتاتے جسکے کتے ہو"

پارس نے اسکے سر کے بال مٹھی میں بھرے اور شدت ایسی تھی کہ فریدون کے منہ سے دلخراش چیخ نکلی، پارس نے اسکے بال جڑ سے اکھاڑے اور

بالوں کے ساتھ جیسے اسکے سر کی جلد نکلی اسے دیکھ کر ہادی اور سبیل کے رونگٹے الگ کھڑے ہوئے جبکہ نجف تو ان سبکا عادی تھا۔

فریدون کی دھاڑیں تب تھمی جب پارس میں مٹھی میں لیے بال اسکی سرخ بہتی آنکھوں سے سامنے کیے۔

"یہ ابھی صرف سزا کا آغاز ہے۔انسپکٹر ہادی اگر یہ سچ نہ بتائے تو اسکا باقی سر بھی کچل دینا۔"

پارس نے اسکے بال اچھوت کی طرح ڈسٹ بن میں پھینکے اور اپنے ہاتھ دھوتا ہوا ہادی کو حکم صادر کیے ویسے ہی وہاں سے نکلا لیکن روشانے نے اس سے یہ سب چھپایا اسکا غصہ ابھی باقی تھا۔

وہ براون شرٹ کے ساتھ ہاف وائیٹ پلازو پہنے ڈریسنک کے سامنے ننگے پیر کھڑی اپنے ماتھے کے زخم کو دیکھتی ساتھ بالوں میں برش کر رہی تھی

جب دمک کے ساتھ روم کا دروازہ کھلا، پارس کا غصے سے اٹا چہرہ دیکھتے روشانے کے ہاتھ سے برش چھوٹ کر نیچے جا گرا۔

"اتنی بڑی بات مجھ سے کیسے چھپائی تم نے؟"

پارس اسکی طرف بڑھا تو وہ ڈریسنگ سے دور ہوتی دو قدم پیچھے ہوئی۔

"ک۔۔کونسی بات پارس۔میں آپ سے کیوں کچھ چھپاوں گی؟"

روشانے کے چہرے پر زردی سی چھائی۔

"تم نے کیا سمجھ رکھا ہے مجھے؟"

پل پل پارس کے اسکی طرف بڑھتے بے باک قدم، روشانے کو دیوار سے لگنے پر مجبور کر گئے۔

"پارا سا پارس۔کیوں جان کیا ہو گیا؟"

اپنے چہرے کے عین روبرو رکتے پارس کو دیکھتے، اسکے غصے سے پناہ مانگتے بیچارگی اپنائی۔

"اس وقت مجھے جان کہنے کی جرت مت کرنا۔ اس وقت مجھے تم پر غصہ ہے"

انگلی اٹھا کر اسکی دائیں گال سے جوڑے، آنکھوں

میں نیلی آنکھیں تیوروں سمیت گاڑے سرد

تنبیہہ کی گئی۔

"کیوں اس وقت آپ میں جن آئے ہیں"

آنکھیں پیٹپٹاتے سمے اس لڑکی کو پیراسائیٹ

سے پناہ چاہنے کی کوئی خواہش نہ تھی۔

"روشانے!"

اسکا منہ جبڑے سے دبوچتے گالوں کو اندر گھساتے

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

خاصے چڑچڑے انداز میں پارس نے اسے پکارا۔

"ایسے نام لیں گے تو پیار ہو جائے گا"

روشانے کی شرارت اب بھی عروج پر تھی۔وہ اس وقت اسے مبہوت جو کر رہا تھا۔

"آگے پیار نہیں ہے کیا؟"

وہ جو روشانے کے منہ سے اظہار محبت سے ڈرتا تھا، آج اپنے دل کی حالت ٹھیک کرنے کو اسی اظہار کی طلب ہوئی۔

"ہے ناں۔آئی لو ویو"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

اس بار وہ پارس کا چہرہ ہاتھوں میں بھرے گھبرا کر کہہ اٹھی،اف پارس عیسی مغلانی کا تھم جاتا دل۔گویا جسم کی رگوں میں لہو جم گیا ہو۔

ایسے اظہار پر وہ اسے سو خون معاف کر سکتا ہے۔

تبھی ہمیشہ اسے یہ کہنے سے روکتا تھا۔

"اوپس۔۔یہ میں نے کیا کہہ دیا۔پلیز بے ہوش مت ہوئیے گا"

روشانے کرنٹ لگے انسان کی طرح سامنے کا منظر دیکھ رہی تھی جہاں پارس ایک سٹیچو بنا لگ رہا تھا،روشانے سر تا پیر خوف میں مبتلا تھی کہ پتا نہیں اب کونسی قیامت آنے والی ہے۔

جبکہ پارس نے آنکھیں بند کیں اور اسکی طرف جھکا جبکہ روشانے کا دم پارس کے خود پر آگرنے پر گھٹا،بڑی مشکل سے اسے سنبھالتی وہ میٹرس تک لائی اور پکڑ کر دھکیلا تو پارس سیدھا میٹرس پر جا گرا،روشانے نے گہرا سانس لیا اور فورا سے اا کے پاس ہی بیٹھی،وہ سچ میں بے ہوش تھا یا ایکٹنگ کر رہا تھا وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔

"پ۔پارس۔۔کیاہو گیا۔میرے منہ میں خاک۔۔۔یہ میں نے کیا کر دیا۔میں دوبارہ نہیں کہوں گی۔تنگ کرنے کے لیے چھیڑوں گی بھی نہیں۔پارس آپ ک۔۔کی تو سانس بھی نہیں چل رہی۔۔۔۔۔"

وہ آدمی اپنی سانس روکنے میں ماہر تھا لیکن جو روشانے نے بین ڈالا اس پر پارس کی خفیف سی آنکھیں جب مسکرائیں،روشانے نے فورا پکڑا تبھی دل چاہا اسکا ناک چبا جائے۔

"آپ تو چلے گئے۔۔اب مجھ سی حسین ان چھوئی لڑکی کا کیا ہو گا۔۔۔اف۔۔۔۔اتنی جلدی چلے گئے میرے پارس۔۔"

جان بوجھ کر جب وہ ایسے انتقاما ہوئے بولی،پارس نہ صرف اٹھا بلکہ وہ بھی بدک کر اٹھتی دور ہو کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اتنی جلدی جائیں میرے دشمن۔چڑیل۔۔۔۔بھوتنی کہیں کی"

پارس کے تلملا اٹھنے پر روشانے نے اسکے قدموں میں ہی بیٹھے گھٹنوں کے بل اٹھے اسکی گردن میں ہاتھ لپیٹ کر اسکا چہرہ جھکائے اسکی ناک پر زور سے بائیٹ کیا، یہی نہیں بقیہ غصہ اسکی گال اور گردن پر نکالا اور دور ہونے لگی جب پارس نے اسکو اٹھا کر گود میں منتقل کیا اور اسکی گال چومنے لگا جب وہ ناراضگی سے روتی اسے جھٹک گئی۔

"چڑیل۔ مجھے اپنے قریب آنے دو"

پارس کی خواہش کو اس نے سرے سے ہی رد کیا۔

"تو یہ جو گرنے کی گندی اداکاری کی۔ سانس بھی روکا۔ اس پر کیا آپکو حور ملے۔ چڑیل ہی قبول کریں۔ میری جان نکال دی بد تمیز"

وہ اسکے سینے پر مکے برساتی ساتھ ساتھ جیسے آنکھیں نم کر ڈری ڈری جتا رہی تھی، پارس نے دل میں تسکین اترتی محسوس کی۔

"تم نے پہل کی تھی۔ سے اٹ اگین۔"

پارس کی بے خودی بڑھی۔

"نوو۔ترس جائیں گے اب آپ"

وہ بھیگی سانس کھینچ گئی۔

"ترسیں میرے دشمن"

بہکی بہکی نظروں سے مسکرا کر پارس نے روشانے کو پکڑ کر اپنے سینے بھینچ کر اپنا پھیلایا سارا میس سمیٹ دیا۔

"کہوناں روشانے"

گلے لگائے ہی شدید خواہش کے ہاتھوں اسے پھر سے کہنے کو کہا۔

"پ۔۔پر آپ کی تو جان جانے کا خطرہ ہے اس سے۔پھر کوئی گندی حرکت کر کے میری جان نکالیں گے۔میں اب کبھی نہیں کہوں گی۔دیکھیے گا آپ"

وہ ہچکیوں کے ساتھ روتی ضد پر اتری۔

SAMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"تم اب ہمیشہ کہو گی۔ میں یہ سننے کے لیے بہت بہادر ہو چکا ہوں۔ مزاق کے لیے سوری۔ اپنی ڈرامہ کوئین کے ساتھ اتنا ڈرامہ تو میرا حق تھا"

وہ اسکے ہونٹوں کی خوشبو ان ہیل کرے پھر سے گہری قربت اختیار کرنا چاہتا تھا۔

"نوو۔۔یو ہرٹ می۔ آپ نے مجھ پر غصہ کیا"

وہ روہانسی ہوئی۔

"ہاں کیونکہ فریدون نے تمہیں پرپوز کیا یہ تم نے مجھ سے چھپایا۔ وجہ جو بھی ہو۔ مجھے بھی ہرٹ ہوا۔ سو ابھی اس بکواس موضوع کو سائیڈ کرتے ہیں۔ ابھی تمہارے اظہار کو سیلبریٹ کرتے ہیں"

پارس کو پتا چل گیا یہ روشانے کے لیے برقی جھٹکا تھا، اوپر سے پارس کی سیلبریشن کیسی ہو گی یہ الگ کپکپاہٹ کا موجب بنا۔

"ک۔۔کیسی سیلبریشن؟"

وہ منمنائی۔

"سمتھنگ سپیشل۔ تمہیں پتا ہے ناں ہمارے پاس ون نائیٹ سٹے پاس ہے۔"

پارس کے یاد دلانے پر روشانے نے شکر کا سانس لیا کیونکہ رات میں بہت وقت تھا۔

"ہاں لیکن ابھی مارننگ ہے۔نو سیلبریشن آلاوڈ۔ٹاک ٹو می پلیز۔میں آپکو وہ سب بکواس، کچھ ریزنز کی وجہ سے نہیں بتا سکی پارس۔لیکن ابھی بتا سکتی ہوں"

پارس ابھی کسی اور چیز کے بارے میں سننے میں انٹرسٹڈ نہیں تھا۔

"اوکے ٹیل می۔"

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس نے بہت آسانی سے مان جاتے اسے بولنے کی اجازت دی۔

"اس نے آپکے بارے بہت بری باتیں کہیں۔یہ کہ پارس ایک اچھے ہسبنڈ نہیں۔یہ تک کہا کہ وہ میری نیڈز پوری نہیں کر سکتے۔کہا کہ وہ پاگل ہیں۔میں نے بہت انسلٹ کی تھی اسکی لیکن یہ سب مجھے بہت ہرٹ کر گیا۔اور تبھی آپکو نہیں بتا سکی کیونکہ آپ بھی ہرٹ ہوتے"

روشانے کی باتیں پارس کو کچھ خاص پسند نہ آئیں خاص کر صرف انسلٹ۔

"تھپڑ کیوں نہیں مارے تم نے اسے؟"

پارس کے لہجے میں سرد مہری اڈی۔

"تھپڑ اتنا زلیل نہ کرتے جتنی میری زبان نے کیا۔ویسے بھی اسکے گندے منہ سے میرا ہاتھ ٹچ کرتا یہ میرے لیے بہت بری فیلنگ تھی۔"

پارس کی سرد مہری لمحے میں مسکراہٹ بنی۔

Zubinovels.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"میں واقعی پاگل ہوں اور شاید اچھا ہسبنڈ بھی نہ بن سکوں۔ لیکن تمہیں تکلیف دینے والی ہر چیز کو صفحہ ہستی سے مٹانے میں دیر نہیں کروں گا کبھی۔ تم میری دائمی چاہت ہو۔ لیکن اگر کبھی تمہیں لگا تم میرے ساتھ سروائو نہیں کر سکتی۔ مجھے کہہ دینا جل پری۔ مجبورا مجھ سے سائیکو کے ساتھ بندھی مت رہنا"

پارس نے اسے آزاد کیا، روشانے نے پارس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر چوما۔

"ادھر دیکھیں"

روشانے نے اسکا چہرہ اپنے روبرو کیا اور آگے سرک کر اسکی ٹھوڑی چومے مسکرائی، ان نیلی آنکھوں میں جھانکی۔

"میں آپ کے ساتھ اس لمحے بھی پر سکون ہوتی ہوں جب آپکو لگتا ہے آپ نے مجھے ہرٹ کیا۔ اتنا کافی ہے یا پاری بھی دوں"

وہ پارس کی کھوئی چمک لوٹا گئی، لمحے میں اسے اٹھا کر تھائی پر بٹھائے اسکی آنکھیں نہاریں۔

"اتنا کافی نہیں"

پارس کی خواہش پر وہ فورا سے اسکے ہونٹوں کو تکتی مسکرائی، مخملی سا پیار نچھاور کیا اور دور ہوئی۔

"دور مت ہو"

پارس نے اسکا دور ہونا برداشت نہ کیا تو وہ اسکے ہونٹوں پر فورا ہتھیلی جما گئی۔

"سیلبریشن رات کو ہو گی۔ ابھی بس اتنی سوئٹنس کافی ہے۔ فریدون کو تھوڑے مکے اب مجھے بھی مارنے ہیں۔ آپکو اداس کیا اس کمینے نے۔ اور مجھے ایک اہم کال بھی کرنی ہے پارس"

Zubiinovelszone.com
S.MERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ حاتب سے بات کر کے تسلی چاہتی تھی اور پارس نے مجبوراً ہی سہی سر ہلا دیا حالانکہ وہ اسے آنچ بھی دور نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"اوکے جاو۔"

وہ اٹھ گئی اور پھر جھکی۔

"اوکے جاو نہیں۔۔۔ہو کے آو روشانے۔"

وہ آنکھ ونگ کرتی مسکرائی اور پارس کا ماتھا چومتے ہی جا کر واپس اپنے بال ٹھیک کرتے اپنے چہرے کی سرخیوں پر شرما سا گئی جبکہ پارس نے واپس تکیہ کھینچ کر لیٹ جاتے گہری پر تپش نگاہوں میں سجتی سنورتی روشانے کو بسا لیا۔

ZUBIAWANSZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

.._____..

اندھیرا اب بھی اسکے چار سو تھا پر وہ اتنی ہمت نہیں کر پا رہی تھی کہ گردن تک ہلا کر کھڑکی کے پٹ سے اندر آتی سحر کو دیکھ سکتی۔

موہنی کے آنسو اسکے تکیے میں جذب ہو کر خشک ہو گئے اور اب اسکی آنکھیں سرخ انگارہ تھیں، جو کچھ ہوا اس میں موہنی کی ضد شامل تھی اور موہنی کو اب آبیل کی کہی ہر بات سچ محسوس ہو رہی تھی۔

آبیل نے چینج کر لیا تھا، تیس منٹ میں اسکی انطالیہ کی فلائیٹ تھی، وہ روم میں انٹر ہوا تو کمرے میں چھائی خاموشی اور میٹرس کی جانب موجود اس سائے کو دیکھتے آبیل نے اپنی گردن مسلی تھی، شوز پہننے کے بجائے وہ اپنے قدموں کو ہمت دیتا موہنی کے پاس جا رکا اور پھر لحاف پرے کیے اسکے ساتھ ہی لیٹا، وہ اب بھی بے حس بنی پڑی تھی، جیسے اسکا پورا وجود سن ہو۔

"موہنی"

اپنے پیٹ پر سرکتے آبیل کے بھاری ٹھنڈے ہاتھ پر وہ جلدی سے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھ گئی، لیکن پلٹ نہ سکی، حالانکہ آبیل کے دل کی دھڑکن اسکے اندر اتر رہی تھی، اسے سکون بخش رہی تھی، اسکی تکلیف کا مداوا کر رہی تھی۔

"م۔موہنا آپ رکے کیوں نہیں۔۔۔؟"

وہ اسکی سرگوشی میں سسکی بنی پکار پر اسے مزید نرمی سے گھسیٹ کر اپنے سینے میں بسا کر اسکے بالوں میں چہرہ چھپا گیا، آنکھیں تو آبیل کی بھی تھوڑی متورم تھیں کیونکہ اس لڑکی سے جتنا سکون پایا دگنا اسے بے سکون کر چکا تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"رکتا تو تمہاری طلب میرا دم گھوٹ دیتی۔ معاف کر دو۔ میں گندا ہوں۔ میں چلا جاوں گا تم سے دور۔"

وہ اسکی آواز میں تیرتی تکلیف پر اپنے پیٹ پر جکڑا آبیل کا ہاتھ نفی میں گردن گما کر سہلانے لگی۔

"آپ گندے نہیں ہیں۔ میں آپکے بڑے ہونے کی وجہ سے آپکو تھپڑ نہیں مار سکتی لیکن گلا گھونٹ دوں گی آپکا۔ مجھ سے دور مت جایئے گا موہنا۔ جو بھی تھا گزر گیا۔ ویسے بھی وہ سب میری ضد اور بیوقوفی کا سبب ہے۔ آپ نے تو آخری دم تک مجھ سے سر پھوڑنے کی کوشش کی۔۔۔۔ موہنا۔۔"

اپنی غلطی تسلیم کرتے ہی وہ اسکا نام سانس کی طرح خارج سسکی کے ساتھ لیتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی کیونکہ سمجھ نہیں آرہی تھی جسم کے کس حصے میں درد ہے اور کہاں تکلیف، آبیل اسکے رونے کو سنے اسے مزید نرمی سے اپنے ساتھ لگاتا اپنی بازوؤں کی حرارت دینے لگا پر وہ آنسو آبیل پر بہت بھاری تھے۔

"میں تمہیں اپنا چہرہ نہیں دیکھا سکتا۔ ابھی مجھے جانے دو پلیز۔"

وہ اسکی طرف پلٹنے لگی پر آبیل نے اسکو پلٹنے تو کیا ہلنے میں بھی ناکام کر دیا۔

"میں یہ چہرہ دیکھ دیکھ کر سانس بھرنا چاہتی ہوں اور آپ ی۔۔یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ موہنا مجھے چھوڑیں۔پلٹنے دیں پلیز"

وہ منت کرتے سسک اٹھی تو آبیل نے اسکے برہنہ کندھے کو آزردگی سے چوما۔

"تمہیں جتنی تکلیف دی خدا اس سے دگنی مجھے دے۔"

وہ اب کی بار سہہ نہ پائی اور اسکے ہاتھ کھولنے کی کوشش میں کامیاب ہو کر پلٹی ہی کہ وہ کروٹ بدل کر منہ پھیر گیا، موہنی نے ہاتھ بڑھا کر جب آبیل کا چہرہ اپنی طرف کیا تو وہ آنکھیں بند کر لیتا اسے وہ روتا محسوس ہوا، موہنی کا دل دہل گیا جب اس نے آبیل کی آنکھ سے بہتا آنسو دیکھا۔

وہ اٹھ کر اسکے چہرے پر جھکی اور اسکے چہرے کے نقش نقش کو چومتے پیار سے ان بند آنکھوں سے نکلا آنسو پونچھ گئی، اسکے اک اک لمس میں بے حد پیار اور چاہت تھی۔

"مو۔۔ موہنا۔ میں آپکو روتا نہیں دیکھ سکتی۔ یہ آنکھیں میری ہیں۔ پلیز ایسا مت کریں۔ آپ ایسے ہرٹ نہ ہوں۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔ مجھے کوئی تکلیف نہیں ہو رہی آئی پرامس۔ دیکھیں میں سمائل کر رہی ہوں"

وہ اسکی کسی بات کو نہ مانتے ہاتھ بڑھا کر موہنی کا گال چھوئے کرب سے اٹ گیا کیونکہ وہاں آنسوؤں کی نمی تھی۔۔

"تم نہیں مسکرا رہی۔"

وہ پھر سے رونے پر بہت مشکل سے بند باندھ سکی اور آبیل کے ماتھے سے ماتھا ٹیک بس اک ہچکی بھری۔

"م۔۔ مسکراوں گی آئی پرامس۔۔۔"

موہنی کی تپتی جبین اور پورا دہکتا جسم ہی آبیل کو شرمندہ کر رہا تھا، اسکی ابھی تک سانس ہموار نہیں ہو سکی تھی، وہ بہت تکلیف میں تھی کہ آنسو خود ہی آنکھوں میں آ رہے تھے۔

"کب؟"

وہ اسکے درد کرتے وجود کو اپنے سینے کی راحت دینے کے باوجود ابھی اسکی تکلیف میں رتی برابر کمی نہیں کر سکتا تھا۔

"جب آپ مسکرائیں گے۔"

وہ سیدھا سودا کر گزری، آبیل کا دل چاہا کاش وہ اسے دیکھ پاتا، محسوس کرنا کم پڑ گیا۔

"آئی ایم سوری موہنی۔ میں دوبارہ تمہیں ایسی تکلیف دینے سے پہلے مرنا پسند کروں گا۔ بس کل کے لیے مجھے معاف کر دو"

ZUBIINOVELSZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ اسکے آگے بچوں کی طرح تڑپ رہا تھا اور موہنی کو تو اسکے چھوتے ہی آبیل سے پیار ہو گیا، وہ پیار جو اسے خود سے بھی پیار کرنے پر مجبور کر رہا تھا۔

"پکا پرامس؟"

وہ خود بہت زیادہ ڈری تھی۔

"ایک دم۔ کل کی رات بھول جاو۔۔۔۔۔"

وہ بہت زیادہ تکلیف میں تھا، اور موہنی کو اسکی تکلیف نے دگنا تڑپا دیا۔

"بھول گئی۔ اب رونا نہیں۔ وعدہ کریں"

وہ اسکی آنکھ کے کنارے پیار کرے گلوگیر آواز میں بولی تو وہ اسے اپنے سینے میں بھینچ گیا۔

"پین کلر نے کچھ اثر کیا؟"

Zubiawebszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ اسکے ماتھے کو چومتا لاڈ سے بولا۔

"آپکے رونے نے کر دیا ہے۔۔۔۔"

وہ اسکے سینے سر رکھ کر بازو لپیٹ گئی۔

"مرد بہت بری چیز ہے۔اس بات نے تکلیف دی۔میں خود کو ایسا سفاک نہیں سمجھتا تھا۔کچھ دیر سو جاو۔میری فلائیٹ ہے آدھے گھنٹے تک۔پلیز اپنا خیال رکھنا میرے پیچھے۔"

وہ جانتی تھی اسے جانا ہے پر ابھی دل نہ کیا وہ زرا ابھی دور ہو۔

"پھر کب آئیں گے موہنا؟"

وہ آس سے بولی۔

"دو ہفتے بعد تین چار دنوں کے لیے آوں گا۔مجھے اپنی کنڈیشن ہر گھنٹے بتانا۔بتاو گی؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
ZubiNovelsZone.com

وہ اب بھی اسی گلٹ میں مبتلا لگا، اسکے بالوں کو سہلاتے اسکے چہرے کے غائبانہ نقش ترتیب دیے دیکھنے لگا اور موہنی جانتی تھی گزشتہ شب وہ موہنی کا چہرہ تو کیا پورے وجود کی ساخت اتنی سچی ترتیب دے چکا ہے کہ اب اسے موہنی کو دیکھنے کے لیے آنکھوں کی ضرورت نہ رہی تھی۔۔

"ہر منٹ بتا سکتی ہوں؟"

وہ اسکی سرگوشی پر بے اختیار اسے اپنے قریب کرتا اسکی سانسوں کو چھونے اور اپنے آپ کے ساتھ موہنی کو بھی سکون دینے کے بعد روبرو ہوا۔

"اجازت ہے۔ چلو سو جاو۔ مما کو میری شکائیت مت لگانا"

وہ اسکی بات پر ہنس دی۔

"میں ایسی لگتی ہوں کہ آپکے مجھ پر کیے اتنے پرسنل تشدد کی کسی کو ہوا بھی لگنے دوں گی"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubiawelzone.com

وہ اسے پھر شرمندہ کر بیٹھی پر جلد احساس ہوا تو آبیل کی گال چومتی مسکرا بھی دی۔

"وہ تشدد نہیں تھا۔"

وہ آبیل کے جتانے پر افسردہ ہوئی۔

"آئی نو۔ مزاق کر رہی تھی۔"

فورا سے ہارمانی۔

"میں تمہیں بہت مس کروں گا۔ اب سو جاو تاکہ میں جا سکوں"

وہ اسکو محسوس کرتے نرمی سے بولا۔

"مجھے شاور لینا ہے موہنا۔ آئی نینڈ یور ہیلپ۔ آپ مجھے دیکھ نہیں سکتے۔ آپ سے ایسی ہلپ لیتے مجھے کوئی ہچکچاہٹ نہیں۔ میں اس پر خوش ہو لوں؟ آپکو برا تو نہیں لگے گا۔۔۔ یہ تو نہیں لگے گا میں آپکا مزاق اڑا رہی ہوں۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ بے بسی کے سنگ اسکے کان میں بولی تو آبیل اسحاق نے اسکو ویسے ہی لحاف میں چھپے ہی اپنی بازووں میں بھر اتو وہ فوراسے اسکے گلے میں بازو لپیٹے ساتھ چپک گئی۔

"تمہاری اس واحد خوشی پر میں بہت خوش ہوں۔مجھے کچھ نہیں لگے گا تم کمفرٹیبل رہو۔مجھے اپنے پل پل کی خبر دیتی رہنا"

وہ اسکی تاکیدوں پر پیار سے آبیل کو تکتی رہی، جس نے بہت آرام سے موہنی کی ہیلپ کی، وہ یہی سوچتی رہی کہ آبیل اسے نہ دیکھ کر بھی اسے کتنے اچھے سے سنبھال سکتا ہے، وہ شاور آن کرے گرم اور ٹھنڈے پانی کو ایڈجسٹ بھی خود کر رہا تھا، اور موہنی کی ہلپ کرنے کے چکر میں خود آبیل پورا بھیگ گیا جس پر وہ تمام درد کے جب شرارت بھرا اسکے چہرے کے پاس ہنسی، بس وہ اک لمحہ تھا کہ آبیل کو کچھ تسلی میسر آئی۔

"ایسے تو سارہ یا مما نے بھی کبھی ہیلپ نہیں کی۔ اتنی پرفیکٹ۔ موہنا۔ آپکو میری صورت بہت بڑی ذمہ داری مل گئی ناں۔ لیکن میں آپکو کبھی تھکنے نہیں دوں گی اپنے بوجھ سے"

آبیل کو دیکھ دیکھ کر وہ اسکا چہرہ، اسکے ہر تاثر کو ازبر کر چکی تھی، اور اس لمحے میں اسے باتھروب میں ملبوس کروائے وہ ہینڈی ٹاول سے اسکے بال ڈرائے کرتا کرتا تھما۔

"تم بوجھ نہیں ہو۔ تم بہار ہو میری زندگی کی۔"

آبیل کے ہلتے ہونٹوں سے نکلتے اس سادہ سے اظہار پر موہنی کی آنکھیں دھندلا گئیں کیونکہ پیٹ میں بہت سخت درد اٹھا تھا۔

اسکی کمر میں بھی ٹیس اٹھ رہی تھی، اور اسکے پیر تھوڑے سوجھ گئے تھے پر وہ تب بھی حوصلے میں تھی کیونکہ آبیل کے آنسو اسے بہت سخت ڈرا گئے تھے۔

موہنی کو روم میں لا کر میٹرس پر بٹھائے خود بھی وہ دوبارہ چینج کر کے آیا تو موہنی نے ہتھیلی کھول کر پاس آ کر رکتے آبیل کا ہاتھ پکڑا اور ہتھیلی تک لایا جہاں اسکی شرٹ کے سٹڈ تھے۔

"عادتیں بگھاڑ رہی ہو"

آبیل نے سٹڈ لیتے دوسرے ہاتھ سے اسکی گرم ہتھیلی چومی، شاور لینے کے باوجود وہ ہیٹ آپ تھی۔

"پین کلر لیتی رہنا جو سجیسٹ کی ہے میں نے۔ وہ تمہارے یہ سارے درد کم ہونے تک ریلیف دے گی تمہیں۔ اور زیادہ بھاگنا دوڑنا نہیں۔ ریسٹ کرنا۔ مما کو بھی کہہ دیا ہے تمہارا بہت زیادہ خیال رکھیں۔ اور پھر کہہ رہا ہوں درد برداشت سے بڑھے تو فورا مما کو انفارم کرنا۔ اگر تم رات کی طرح سہتی رہی میں تم سے بہت دور چلا جاوں گا اسے وارننگ سمجھنا"

آخری بار اسے اٹھا کر کھڑا کیے اپنے گلے لگا کر تاکید کرتے سر چوما جواب تو درد کم ہونے پر دل کی طرح اس سینے میں چھپی دھڑک رہی تھی۔

"آبیل۔"

وہ اسکی پکار پر خاموش ہوا۔

"جی"

اسکے چہرے کو چھوتے بے تابی سے پوچھا اور وہ آبیل اسحاق کے جی پر وقت سے پہلے مر مٹی۔

"مجھے آپ سے پیار ہو گیا ہے"

وہ ایڑیوں کے بل اٹھی اور اس نے آبیل کے کان میں مدھم سی سرگوشی کی۔

"معصوم والا؟"

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ شرارت سے مسکرایا تو موہنی کی جان میں جان آئی ورنہ آبیل کو روتا دیکھ کر وہ خود بہت سخت پریشان ہو گئی تھی۔

"نو۔۔۔ڈینجرس والا"

وہ پھر کان میں کہہ کر شرمائی۔

"ہاں پتا چل گیا رات۔۔۔تمہاری برداشت دیکھ کر۔ چلو لیٹو اور آرام کرو۔ میں پہنچ کر کال کرتا ہوں تمہیں"

اسکے وجود کو سہلا کر سکون دیتے وہ ماتھے پر جھکا اور اندازے سے پلٹ کر ڈریسنگ پر ہاتھ پھیرتے اپنا فون اٹھایا۔

"اپنا خیال رکھیے گا موہنا"

وہ پاس آئی اور آبیل کی بازو سے لگ کر اسکی کلین شیوڈ گال پر پیار کرے تاکید کی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"تمہارے لیے رکھنا پڑے گا"

اسکی گال جوابا چومتے وہ کہہ کر جانے لگا مگر موہنی نے اسکا ہاتھ پکڑے واپس اپنی طرف کھینچا۔

"موہنا۔ آپکو نہیں ہوا مجھ سے پیار؟"

وہ اسکے چہرے سے گال جوڑتی سرگوشی سے بھی دھیما بولی۔

"اگلی بار بتاوں گا۔ مجھ سے اپنی تکلیف اب کبھی مت چھپانا۔ اگین وارن کر رہا ہوں۔ اگر تم اب میری وجہ سے روئی۔ میں نہیں جانتا خود کے ساتھ کیا کر بیٹھوں۔ مجھے تمہارے ساتھ کی ہمیشہ ضرورت ہے۔ سو پلیز اپنا خیال رکھنا"

اک الوداعی تڑپتا ہوا لمس موہنی کو بخشے وہ

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

کمرے سے نکل گیا اور موہنی نے درد کی شدید ٹیس پر کراہتے اپنا پیٹ پکڑا اور بمشکل میٹرس تک پہنچتے بیٹھی، تکلیف کی زیادتی ایسی تھی کے وہ وہیں دہری ہو گئی، گہرے گہرے سانس بھرے، یہ سچ تھا وہ بالکل ٹھیک نہیں تھی لیکن اس نے اپنی تکلیف آبیل سے صرف اس لیے چھپالی کے اسے وہ شرمندہ ہر گز قبول نہ تھا۔

"پل۔۔ پلیز گارڈ۔۔۔۔ ہیلپ می۔ موہنا کو میرا درد مت بنائیں۔۔۔۔ مجھے بس اس میٹر میں تھوڑی سی ہمت دے دیں۔ پلیز۔ میں آپ سے ا۔۔ اور کچھ نہیں مانگوں گی۔ موہنا کی آنکھیں بھی نہیں"

وہ ہچکیوں کی زد میں رو رو کر بولی اور یوں تھا جیسے سچ میں کسی نے اسکے سارے درد پر ہاتھ رکھ دیا ہو، اسکی نم آنکھیں بحال ہونے کے ساتھ سانس بھی استوار ہوا تو وہ کچھ دیر وہیں نیند میں چلی گئی، خدا اس پر مہربان ہو گیا کیونکہ وہ سچ میں اب بہت معصوم ہو چکی تھی۔

اسکے گناہ ویسے ہی اسکی تکلیفوں نے دھو دیے تھے۔

.._____..

"منان شیراز کو اٹھا کر لاو۔ اسے بتاوں کہ جسے گند سمجھ کر زندگی سے نکال چکا ہے وہ کس کی بیٹی ہے۔ باپ کے ہوتے میری شیزا اذیت کی بھٹی میں جل رہی ہے۔ نہیں میں اسکے سامنے نہیں جا سکتا لیکن میں اسکے مجرم کو کسی کے آگے منہ دیکھانے لائق نہیں چھوڑوں گا"

شاہ تاج عالمگیر پر صبح ہوتے ہی قیامت ٹوٹی جب منان کے گھر انہی کی ہائیر کی ملازمہ نے صبح آکر ساری روداد سنائی۔

منان شیراز کو ہنگامی بنیاد پر اٹھوانے کا حکم صادر کرے خود وہ سیاہ بخت شخص، اندھیروں میں لوٹ گیا۔

زیادہ لمبی کہانی نہیں تھی اس بیالس سالہ رئیس زادے کی، بس اپنے گھر کام کرتی ملازمہ کی سترہ سال کی لڑکی پر اکیس سال کی عمر میں دل ہار بیٹھا تھا، وہ

صبح بنارس سی کانچ کی گڑیا، عالمگیر خاندان کے سب سے لائق فطین بیٹے کو بھا گئی، پھر کیا تھا، اس سے چھپ کر نکاح کیا اور کئی راتیں رنگین کیں پھر ہمیشہ کے لیے پاکستان سے ہائیر سٹڈیز کے لیے چلا گیا، نہ اس نکاح کوئی گواہ رہا نہ اس سترہ سال کی منہاس کی کوکھ میں پلتے جائز خون کا پرسان حال بچا۔

اسکی ماں کو جب اپنی بیٹی کے بھاری پیر کا پتا چلا تو سینہ پیٹ اٹھی، بہت کوشش کی شاہ تاج تک اسکے بچے کی خبر پہنچانے کی مگر قسمت نے جیسے ہر در بند کر دیا، زلیخا نے کئی ماہ تک اپنی جیتے جی مر جاتی بچی کو چھپا لیا تا کہ وہ اس بچے کو جنم دے۔

اور پھر اک اندھیری رات میں منہاس نے اک بہت کومل پری کو جنم دیا اور زلیخا زمانے کے ڈر سے کہ بن بیاہی بچی کی اولاد کو کیسے دنیا سے بچائے گی، پہلے ہی دل پتھر کر کے کچرے کے ڈھیر پر پھینک آئی اور ٹھیک چار ماہ بعد منہاس کی شادی کر کے شہر سے ہی بھیج دیا، نہ پھر منہاس لوٹی نہ اس کچرے کے ڈھیر پر پڑی بچی کی خبر آئی جسے وہ بے اولاد جوڑا پھینکے جانے کے

چند گھنٹوں میں ہی اٹھا کر لے گیا، نانی واپس آئی، دل پگھلا پر وہاں وہ بچی نہ ملی۔

شاہ تاج عالمگیر اگلے بیس سال تک کوئیت رہا، اسے اسکے گھر والوں نے واپس لوٹنے نہ دیا، اور پھر عالمگیر کے باپ کی وفات پر اسے کچھ ماہ پہلے واپس کراچی آنا پڑا، تب وہ زلیخا سے ملا اور منہاس کی خیر خبر پوچھی، تو معلوم ہوا کہ وہ شادی کے پہلے سال ہی زچگی کے پیچ مر گئی، شاہ تاج ان سے لڑ پڑا کہ وہ اسکے نکاح میں تھی اور تبھی زلیخا نے رو رو کر اپنی سفاکیت کی داستان سنائی، تب شاہ تاج پر کھلا کہ جیتے جی مرنا کسے کہتے ہیں، وہ مخص بیالس سال کا جوان مضبوط مرد تھا پر یہ دکھ اسے لمحے میں کمزور کر گیا۔

کچھ دن سوگ زدہ رہنے کے بعد وہ اپنے اثر ورسوخ کو بروئے کار لائے چھان بین کرنے لگا اور جس جگہ وہ کچرے کا ڈھیر تھا وہاں تک اک گھر میں لگے کمیرے سے وہاں تک رسائی ہوئی اور اس میں شاہ تاج نے عائشہ اور بالاج کو

دیکھا، پھر اسے دیکھنے فشی ڈونا پہنچا، وہ خوبرو سی گھنگھریالے بالوں والی اپنی ماں کی ہمشکل تھی۔

لیکن جب شاہ تاج نے دیکھا کہ وہ بہت خوش ہے تو اس بچی کو اسکے لے پالک ماں باپ کے پاس ہی ہمیشہ چھوڑنے کا فیصلہ کیا کیونکہ وہ خود کو شیزا کا مستحق نہیں سمجھتا تھا۔

لیکن اب وہ اپنی بیٹی کی تکلیف برداشت نہیں کر پا رہا تھا، اسے اپنے سینے لگا کر اس سے اور اسکی ماں سے کی ناانصافی کی معافی مانگنا چاہتا تھا۔

پر وقت سب پر مہربان نہیں ہوا کرتا، وہ کسی کی تسلی سے نہیں بہلنے والی تھی سوائے آہل مغدام کے۔

عائشہ نے صبح سارا ناشتہ خود بنایا، شیزا کے کپڑے پریس کیے، بالاج کو کام پر بھیجا اور شیزا کو جگایا جو تب بھی بے حس بنی تھی، آنکھوں سے ناچاہتے آنسو ٹوٹ کر گر رہے تھے۔

"میرا بچہ۔ناشتہ کر اور فشی ڈونا جا۔کچھ نہیں ہوا پتر۔ سنبھال خود کو۔ آجا تیرا فیورٹ ناشتہ بنایا ہے۔"

عائشہ کی اپنی آواز شیز اکی سوجھی آنکھیں دیکھ کر لرز اٹھی،وہ سر ہلا گئی تو عائشہ کمرے سے نکلیں تبھی کوریئر والے نے گیٹ پر دستک دی،اسکے ڈائورس پیپرز تھے جنھیں عائشہ نے بڑے صبر سے ریسو کیا۔

شیز انے نہا کر کپڑے بدلے اور آئینے کے سامنے رک کر اپنی سرخ آنکھیں دیکھتے پھر رو دی۔

پھر جیسے یکدم ہی ڈرا اوپن کرے اپنا فون نکال کر آن کیا،صرف اس امید پر کہ آہل کا نام دیکھائی دے جائے تو شاید سانس لینے میں آسانی ہو۔

جیسے ہی شیز انے فون آن کیا،بہت ساری مس کالز کا نوٹیفکیشن موصول ہوا جو آدھی روشانے کی تھیں اور باقی آہل کی۔

ایک میسج بھی تھا آہل کا۔

وہ وہیں گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھی۔

"ایسے مجھ پر ہر راستہ بند مت کرو شیزا، تم صرف میری ہو۔اس پر یقین رکھو۔میری محبت تمہیں ہر شر سے بچائے گی۔میں نے آج تک اپنے لیے بھی کبھی دعا نہیں مانگی لیکن میں تمہارے لیے آہل مغدام کو مانگ رہا ہوں۔ہر لمحہ۔یعنی یہ میری پہلی دعا ہے دیکھنا ضرور قبول ہو گی۔پلیز یہ میسج ملتے ہی کال بیک کرو۔تم کہو گی میں اسی وقت تمہارے پاس آجاوں گا میری جان۔پلیز مجھ سے رابطہ کرو"

یہ میسج وہ کر گیا جو رات بھر سکون کی دوا اور ماں باپ کے پیار نے نہ کیا، وہ فون کو سینے سے لگائے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی کیونکہ اسے لگ رہا تھا اب وہ آہل کو بلکل کھو چکی ہے۔

"جب آپکے بابا پہلے مجھے قبول کرنے سے انکاری تھے تو اب۔۔۔اب تو میں بھی نہیں چاہوں گی آپکو مجھ جیسی لڑکی ملے۔آئی ایم سوری آہل۔میں آپکو

کبھی نہیں پکاروں گی۔ پکار ہی نہیں سکتی۔ میں اب صرف اک بوجھ ہوں۔۔۔۔۔"

فون واپس سوئچ آف کرے وہ غیر مرئی نقطوں پر نظر جمائے اپنے لیے سارے فیصلے لے چکی تھی پر اک فیصلہ اللہ نے بھی اسکے لیے لیا تھا۔

۔۔_____۔۔

صبح بالاج صاحب نے آہل کے نمبر پر دو تین بار کال کی پر حاتب گہری نیند میں تھا تبھی کال مس ہو گئی، ابراہیم کراچی نہ صرف پہنچ چکا تھا بلکہ پہلے اس نے پورٹ پر جا کر مچھیروں کے مین آفس میں بالاج سکندر سے ملاقات کی۔

ابراہیم کے پیروں سے صحیح معنوں میں زمین سرکی، شیزا کی کل رات بربادی سے لے کر بالاج سکندر کی ڈیمانڈ، ہر چیز اسکا دماغ سن کر گئی۔

وہ وہاں سے نکلا تو کراچی میں اچھا خاصا دن نکل آیا تھا، گاڑی میں بیٹھتے ہی حاتب کا نمبر ڈائل کیا۔

عمائمہ جو ریڈی ہو کر روم سے نکلی، سٹنگ لاونج اور وہیں اوپن ایریا کے میٹرس پر سوئے حاتب کو دیکھ کر رات والی کیفیت میں مسکائی اور اسکے بجتے فون تک احتیاط سے پہنچی۔

حاتب شرٹ لیس، سینے کے بل لیٹا تھا حالانکہ اس طرح سونے سے حاتب کو ڈاکٹر حمدان نے سختی سے منع کیا تھا۔

"ابراہیم بھائی کال کر رہے ہیں اور انکے کان پر جوں بھی نہیں رینگ رہی۔ اٹھا دیتی ہوں پھر ناشتے کے لیے جاوں گی"

پیلے کلر کی شارٹ کرتی کے ساتھ تنگ وائیٹ پاجامہ پہنے، بال کھولے، سلیپرز پہنے وہ کافی فریش لگ رہی تھی۔

"حا۔۔"

عمائمہ کے منہ میں ہی نام رہ گیا کیونکہ حاتب کروٹ بدل کر سیدھا ہوا اور اسکے مسلز اور باڈی کے بجائے عمائمہ کی نظر کڈنی آپریٹ کے اس نشان پر

جا کر دھندلائی جواب کافی مدھم اور ڈرائے لگ رہا تھا پر پھر بھی اک لمبا نشان تھا۔

"اتنے پیارے جسم پر میری وجہ سے کتنا بدصورت نشان آ گیا۔ میں کتنی بڑی زحمت ہوں انکی زندگی کی"

عمائمہ نے دکھی ہو کر ہاتھ اس نشان پر پھیرا، اسی بیچ بج بج کر بند ہوتا فون پھر گونج اٹھا تو حاتب کی نیند دفعتاً ٹوٹی، یکدم ہی پکڑ کر عمائمہ کو اپنے اوپر گرایا جو اس اچانک افتاد پر کانپ سی گئی۔

"تم مجھے چھپ چھپ کر تاڑ رہی تھی۔؟"

حاتب کے سوال پر عمائمہ نے ڈر کر نفی میں گردن گمائی

،اور اشارے سے بجتے فون کی طرف دھیان ڈلوایا۔

"بجنے دو۔ پہلے میں تم سے تو حساب لے لوں"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovels.com

عمائمہ کو یوں کمفرٹیبل نہ دیکھتے حاتب نے گرفت نرم کی تو اس لڑکی کی جان میں جان آئی۔

"و۔۔وہ آپکے پیٹ کا یہ نشان۔م۔۔مجھے اداس کر رہا تھا۔بس اور کچھ نہیں دیکھا اس کے آگے۔میں آپکی زندگی کی زحمت ہوں یہ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی"

عمائمہ نے سچ سچ بتایا کیونکہ واقعی ایسا تھا،حاتب کی سنہری جام پرور آنکھیں پر خمار مسکرائیں۔

"تم زحمت کہاں سے ہو؟پور پور رحمت ہو۔کیوں ایسا سوچتی ہوں۔تم نے مجھے ان نظروں سے کیوں نہیں دیکھا؟"

حاتب کے سوال پر وہ اس سے زرا دور سرکنے لگی پر حاتب کو مجبوراً گرفت سخت کرنی پڑی جس سبب وہ واپس اسکی دسترس میں آ ٹھہری۔

"ک۔کونسی نظریں؟"

وہ جناب کی معنی خیز نگاہوں کے اثر کے آگے ہکلا گئی۔

"وہی جن سے شرٹ لیس اتنے ہاٹ اینڈ چارمنگ ہسبنڈ کو اسکی بیوی دیکھتی ہے"

حاتب کو جیلسی ہوئی اس زخم کے نشان سے جسکو عمائمہ نے دیکھا اور باقی پورا حاتب چھوڑ دیا۔

"م۔۔مجھے کیا پتا کیسے دیکھتی ہے؟"

عمائمہ نے آنکھیں جھپکتے جلدی سے کہا مبادا اتنی نزدیکی میں وہ آفت کا پرکالہ کوئی بھی ایڈوانٹج لے سکتا تھا۔

"تم ایک ہاٹ اینڈ ہنڈسم شوہر کی بیوی نہیں ہو کیا؟"

حاتب کی نظریں اسکے صندلی لبوں سے نشیلی آنکھوں تک بے باکی سے سفر کر رہی تھیں۔

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ہ۔۔ہوں۔۔"

جلدی سے دوبارہ تصدیق کی، اف اس ٹھنڈ کے کیا کہنے جو حاتب کے سینے میں اتری، پسلیوں سے جھولنے لگی۔

"تو دیکھوناں۔ایسی نظر سے جس سے تم کسی اور کو کبھی نہ دیکھنا چاہو"

فون ایک بار پھر بجا پر حاتب مغدام کو ابراہیم کی تڑپ سے زیادہ اپنی عشق معشوقی زیادہ عزیز تھی۔

"دیکھ تو رہی ہوں حاتب"

روہانسی ہوتے درد بھری نگاہ ڈالتے جتایا، وہ سخت بدمزہ ہوا۔

"پیار سے دیکھو۔ میٹھی نظریں ڈالو"

درحقیت وہ کہنا چاہتا تھا گندی نظریں ڈالو پر اب اپنا امیج خراب کرنا تو انطالیہ کے امیر کی شان کے خلاف ہو جاتا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"کیا آنکھوں میں شہد گھول لوں؟"

وہ تپا ہوا بولی، حاتب نے اسکی بے خودی میں گال چوم لی، وہ اسکے لمس کی بے اختیاری اور شدت پر کانوں کی لو تک لال ہوئی۔

"وہ تمہارے ہونٹوں اور گالوں میں آل ریڈی وافر مقدار میں ہے۔ آنکھوں میں بس تھوڑی شدت لاو۔"

حاتب اسے پھر سے زچ کرنے لگا کیونکہ عمائمہ کو لگا دماغ دہی سے سیدھا لسی بن گیا۔

"وہ کیسے؟"

وہ الجھ کر بولی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"اف عمائمہ۔ کتنی نان رومنٹک ہو۔ ہٹو میرے اوپر سے۔ اور کھاو پری کے ہاتھ کے کھانے۔ ہو گئی ناں بھاری۔۔ پیچھے ہو جاو کال دیکھنے دو کس کو مرچ لگی ہے"

حاتب نے اپنے ارمان پر روپیٹ کر اسے پیچھے کرنا چاہا تو عمائمہ نے غصے سے فون حاتب کے ہاتھ سے جھپٹا۔

"آپ نے مجھے وزنی کہا؟"

وہ اٹھ بیٹھتے تیوروں بھری آنکھوں سے گھورتے بولی، حاتب کی چڑ کو سرور میں بدلتے لمحہ لگا۔

"ہاں تو دو سو چھ ہڈیاں لے کر پھرو گی تو وزن تو ہو گا۔ مجھے فون دو عمائمہ ضروری کال آرہی ہے"

حاتب نے اٹھ کر ہاتھ آگے کرتے فون تک پہنچ بناتے کہا تو وہ مزید فون دور کر گئی۔

"نہ دوں تو کیا کریں گے؟"

وہ رعب سے بولی تو حاتب نے ایک ہی جھٹکے سے اسے میٹرس پر لام لیٹ کیا مگر اپنا زراوزن اس چھوئی موئی پر نہ ڈالا۔

"تو میں تمہیں کھا جاوں گا"

حاتب نے شیر کی غراہٹ دیتے دھمکایا، لمحے کے ہزارویں حصے عمائمہ خوفزدہ ہوتی فورا فون تھما کر اپنے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر ڈھال کی طرح جما گئی، فون پر ابراہیم لکھا دیکھ کر حاتب نے خود کو کنٹرول کر لیا ورنہ آج ڈاکٹر حمدان کی احتیاطوں کی وہ شو خا ضرور دھجیاں بکھیرتا۔

"اب بھاگ جاو عمائمہ کیونکہ تمہارے فون دینے کے باوجود کھانے والا پلین جوں کا توں رہے گا۔ چلو جاو اور ناشتہ کر کے اور وزنی ہو جاو تاکہ ویڈنگ نائیٹ پر تم انطالیہ کے امیر کو پیس کر رکھ دو"

اس آدمی کی زبان کے آگے خندق تھی، عمائمہ کان کی لو تک سرخ پڑتی دبا دبا مسکراتے اسے پرے دھکیلے جیسے اٹھ کر دوڑی، حاتب نے پر خمار مستی بھری نگاہ سے محترمہ کو کمرے سے باہر تک سی آف کیا اور پھر فائنلی ابراہیم کی سترہ مس کالز کے بعد اسکی کال اٹھالی گئی جو اخیر قسم کا تپا ہوا کسی کا قتل کرنے والا لگ رہا تھا۔

"کیا فون فلیش کر دیا تھا جو اٹھا نہیں رہے تھے آپ؟"

ابراہیم کی تپ کر پوچھی بات پر حاتب خفیف سا مسکرایا۔

"اوئے تمیز سے"

حاتب نے میٹھا میٹھا جھاڑ دیا۔

"ہنہ۔ میں یہاں کالز کر کر پھاوا ہو گیا۔ اتنی بھی مُردوں والی نیند نہ ہو۔ آپکے یہ سوئے حواس میں جگاتا ہوں بچو صبر کریں۔ کل شیزا کی شادی ہوئی اور شام میں طلاق بھی ہو گئی جناب"

جلتے بھڑکتے سچ میں ابراہیم نے یہ انکشاف کرے، یہ خبر سنا کر حاتب کے پیروں سے زمین کھینچ لی۔

"واٹ؟ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ اسکی شادی تو ہفتے بعد تھی ابراہیم۔"

حاتب کے چہرے کی رنگت میں زردی کھنڈی، لحاف پرے دے مارتے وہ اٹھ کر کھڑا ہوا۔

"بالاج سکندر نے زیادہ منہ نہیں لگایا۔ بس اپنی ڈیمانڈ بتائی کہ ہفتے کے اندر اندر اگر آہل اسے بیاہ کر نہ لے کر گیا تو وہ ہاشم مغدام کے پورے خاندان سے چین کی نیند چھین لیں گے۔ اب یہ سب آہل کو کیسے بتانا ہے آپ سوچ لیں۔"

ابراہیم کا لہجہ سنجیدہ تھا جبکہ حاتب نے انگلیوں کی پوروں سے کنپٹی سہلاتے روم کے وسط میں ہی اضطرابی انداز میں چکر کاٹنے شروع کر دیے۔

"ٹھیک ہے میں روشانے سے مشورہ کرلوں پھر آہل کو بتاتا ہوں۔ تم ابھی وہیں رہو۔ دیکھتے ہیں کیا مناسب ہے"

حاتب نے کہہ کر رابطہ توڑا اور پہلے فریش ہونے بڑھا تاکہ اسکے بعد آرام سے اس معاملے کو سلجھا سکے۔

..._____..

آبیل واپس انطالیہ آتو گیا تھا پر دھیان موہنی پر اٹکا تھا، وہ آسیہ سے مسلسل رابطے میں تھا جنہوں نے موہنی کو ناشتہ کروا کے میڈیسن دے دی تھی اور وہ تب کی سو رہی تھی۔

خود وہ ابھی سہانہ کے سیشن سے فری ہوا تھا، جو ابھی اسکے آفس سے باہر نکلی تھی جبکہ اب وہ پارس سے کال پر تھا، روشانے باقی ٹیم کے ہمراہ فریدون کے کڈنیپ کی خبر کچھ سیکرٹ ویبز پر دینے میں بزی تھی تاکہ فریدون کے پیچھے جسکا بھی ہاتھ ہے اس تک خبر پہنچے۔

"مجھے تم سے ایسی بے رحمی کی امید نہ تھی ایگل"

پارس کو اسکے تمام معاملات کا علم خود آبیل نے دیا کیونکہ وہ پارس سے کم از کم اس میٹر میں کچھ چھپانا نہیں چاہتا تھا۔

"اگر یہ بے رحمی ہوتی تو خدا ہمارا ساتھ لکھتا ہی کیوں پارس۔ موہنی میری ذمہ داری ہے سو تم بے فکر رہو"

آبیل کے پر اعتماد جواب پر پارس دھیما سا مسکرایا۔

"ہاں دیکھائی دے رہا ہے۔ وہ ابھی سترہ کی بھی نہیں ہوئی آبیل۔"

پارس نے اسکی پھر ٹانگ کھینچی۔

"اگلے ماہ ہو جائے گی۔ تم میرے بچے اپنی لو ولائف سنبھالو جو مافیا کے بیچ ہی پس رہی ہے۔ اچھا سنو سہانہ میں کافی پازیٹو چینج آیا ہے۔ پر وہ ایک بار فارس کی قبر دیکھنا چاہتی ہے۔"

یہ آخری دو جملے پارس کے چہرے پر فکر کی پرچھائیاں لے آئے۔

"وہ کہتی ہے اسے ابراہیم کو تکلیف دے کر برا لگتا ہے۔ وہ اسے کسی کے ساتھ برداشت بھی نہیں کر سکتی، بائے داوے ابراہیم اسے بچپن سے چاہتا ہے اور بہت دیوانگی والی محبت کرتا ہے۔ خود سے منافقت کی بو آتی ہے سہانہ کو کیونکہ اسے لگتا ہے اس نے وہ محبت کر لی ہے جو ایک بار ہوتی ہے پھر بھی دل ابراہیم کے لیے بہت بے چین رہتا ہے۔ لیکن میرے نزدیک سہانہ نے فارس سے کبھی محبت نہیں کی۔ وہ انھیں ایڈمائر کرتی تھی۔ پسند کرتی تھی، آئیڈلائز کرتی تھی۔ وہ جیسے لڑکیاں اکثر کسی اچھے اوصاف والے شخص کو چاہنے لگتی ہیں۔ اور تمہیں پتا ہے وہ میرے خیالات سے ایگری بھی کر رہی ہے۔ تو اگر تم اجازت دو میں اسے اگلے سیشن میں ہدایت بابا سرکار کے پاس لے کر جانا چاہتا ہوں۔ فارس سلطان کی قبر کے پاس"

آبیل نے تمام مدعا بیان کرنے کے بعد حسب منشاء خاموشی اختیار کی۔

"تمہاری ہیشنٹ ہے تم جانو"

پارس کی لاتعلقی پر آبیل مایوس ہوا۔

"وہ بڑی بہن ہے تمہاری"

آبیل نے اسے یاد دلایا، پارس نے جبڑے بھینچ لیے۔

"میں ان لوگوں کو بہت پہلے بھلا چکا ہوں آبیل۔ تمہیں جو بہتر لگتا ہے کرو۔ مجھے ان لوگوں کی یاد مت دلایا کرو۔ میں ان سب سے کبھی نہیں مل سکتا، سمجھا کرو"

پارس کے لہجے میں یاسیت چھلکی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ہمم اوکے۔ جیسا تم چاہو"

آبیل اسکا مسیحا تھا تبھی اسکی کیفیت سب سے پہلے سمجھ جاتا تھا۔

"موہنی کو پہلے ہی دن چھوڑ کر کیوں آئے۔بے شرم انسان کوئی اپنی نئ نویلی دلہن کو ایسی کنڈیشن میں چھوڑ کر آتا ہے"

پارس نے واپس ڈانٹنے کا عہدہ سنبھالا۔

"بس اس کو تھوڑا ٹھیک ہونے کا وقت دیا،اور شاید خود کو بھی۔میری کلاس لینا بند کرو وائرس کہیں کے۔شرمندہ ہو رہا ہوں"

آبیل کے ہچکچانے پر پارس کیسے پیچھے رہتا۔

"اگر موہنی کو تمہارے بے قابو جذبات راس نہ آئے تو چپڑیں اور مکے مارتے یہ بھول جاوں گا کہ تم میرے کیا لگتے ہو۔یہ بات اپنی کھوپڑی میں بٹھالینا ترسے عاشق۔بائے"

گن گن کر اس سستے سالے نے آبیل کی مٹی پلید کی پر کال بند کرتے سمے دونوں کے چہرے شریر مسکراہٹ سے منور تھے اور پھر پارس کی مسکراہٹ آفس کی طرف آتی اپنی شیرنی کو دیکھ کر کئی گنا بڑھ گئی،اسمال شیر ازی تک

اب فریدون کے یرغمال ہونے کی خبر پہنچنے کی دیر تھی، اصل فساد تو تب مچنا تھا، پارس کے ہاتھ بڑھانے پر وہ ادا سے مسکراتی پارس کا ہاتھ پکڑتی اسکے پہلو میں ہی آ بیٹھی۔

"ایک غدار جو Ndrangheta کے خلاف بڑی سازش رچنے میں شامل تھا اسے پیراسائیٹ نے پکڑ لیا ہے۔ یہ وہ نیوز ہے جو میں نے اور ہادی نے انڈر ولڈ میں بریک کی ہے۔ اب بارہ گھنٹوں کے اندر اندر ہمیں رزلٹ ملے گا"

روشانے نے بیٹھتے ہی اپنے کام کے متعلق پارس کو بتایا جو روشانے کے اتنی جلدی یہ سب کام سیکھ جانے پر کافی امپریس لگ رہا تھا۔

"میں جانتا ہوں جل پری کہ وہ کون ہے"

پارس کے لاپرواہ سے لہجے میں کیا انکشاف روشانے کی آنکھیں حدود سے زیادہ پھیلانے کا موجب بنا۔

"واٹ؟ کون ہے۔بتائیں مجھے تا کہ ہم اس کے ایکٹیو ہونے سے پہلے ہی اسے گردن سے دبوچ لیں"

وہ جلدی سے رخ پارس کی طرف موڑ کر بیٹھے اسکا خوبصورت و پر کشش ہاتھ دونوں ہاتھوں میں لیے غدار کا نام جاننے کو اخیر بیقرار تھی۔

"اسمال شیر ازی۔ سئیر اجیکب کے بازو پر جو زخم تھا اسی میں مرہم پھٹی کے دوران ہم نے ایک آڈیو ڈیٹیکٹیو چپ لگائی تھی اسکی آڈیو کچھ دیر پہلے ہی نجف نے ریسو کی، فریدون اسکا اکلوتا بیٹا ہے۔اور لیسٹ نیوز یہ ہے میری جل پری کہ سئیر اوہاں پہنچ گئی ہے اور اسمال نے اسے دو آپشن دیے تھے، یا اپنے باپ کا ساتھ دے کر کئی مشنز میں یونہی یوز کی جائے یا اسمال شیر ازی کا دائیاں بازو بن جائے۔ سو سئیر انے میری توقع کے مطابق اسمال شیر ازی کا ساتھ چنا ہے۔"

روشانے کی آنکھیں مزید پھیلیں، یعنی اپنے ہی ڈیپارٹمنٹ کا انچارج ہی اسکے پارس کا دشمن تھا، اور یقینا اسکا مقصد صاف تھا کہ وہ پیراسائیٹ کی جگہ لینا چاہتا ہے۔

"اف۔۔کتنے گندے اور لالچی لوگ بھرے ہیں یہاں۔یہ جانتے بوجھتے کہ مافیا کی دنیا میں صرف بربادی ہے، لوگ مرے جارہے ہیں یہاں گھسنے کے لیے۔پارس آپ اجازت دیں اس اسمال کے ٹکرے کر آوں۔گندا انسان اس گندی چڑیل کو بھی ساتھ ملالیا۔بیٹا اسکا ہمارے پاس ہے پر وہ ناگن عورت جو پہلے ہی انتقام سے بھری ہے اسکے ساتھ ہے اور عورت کا انتقام ایسا بھیانک ہوتا ہے کہ سات نسلیں اسکی تباہ کاریاں سہتی ہیں"

روشانے کی فکریں بجا تھیں اور پارس اگر اتنا مطمئین تھا تو سب کچھ سولڈ پلین کر کے ہی بیٹھا تھا۔

"اٹلی کے پریذیڈنٹ پر دو دن بعد سیمینار کے بیچ قاتلانہ حملے کی نیوز ملی ہے۔پہلے اس سے نمٹنا ہے اسکے بعد اسمال شیز اری کی بہت اچھے سے Ndrangheta میں مہمان نوازی کی جائے گی۔پریذیڈنٹ سالون صاحب Ndrangheta کے علاوہ باقی تمام مافیا گروپس کو سرکاری معاملات سے اوٹ کرنے کا ایک بل پاس کرنے والے ہیں اور یہ باقی سیاہ طاقتیں ایسا نہیں چاہتیں۔خبر ہے کہ اسی سیمینار کے بیچ انھیں ختم کر دیا جائے گا،اور یہی نہیں اس سیمینار میں رشیہ کے پریذیڈنٹ بھی مدعو ہیں۔ایک نئ میگا مافیا پارٹنر شپ کے ساتھ۔سو ہمیں دو دن بعد اس حملے کو روک کر دونوں پریذیڈنٹس کو بحفاظت وہاں سے نکالنا ہے"

روشانے کے رونگٹے سے کھڑے ہوئے کیونکہ وہ جتنی بھی بہادر ہوتی،اس مشن کو لے کر فطری خوف نس نس میں ہلکورا اٹھا۔

"یہ سننے میں ہی بہت خطرناک ہے۔لیکن میں آپکے ساتھ ہوں سو ڈرنا نہیں"

خود ڈر سے جان نکل رہی تھی اور تسلی وہ پیراسائیٹ کو دے رہی تھی، ایسی لڑکی پر اس شخص کو کیوں نہ پیار آتا۔

"لیکن رونگٹے تو تمہارے کھڑے ہیں"

پارس نے محظوظ نگاہ ڈالتے اسکی کلائی پکڑ کر چومتے ان اٹھی پوروں پر چوٹ کی تو روشانے آنکھیں چراتی مسکرائی۔

" کبھی ایسا بڑے لیول کا مشن نہیں کیا۔ ہمیشہ موویز میں دیکھا تبھی تھوڑا گھبرا رہی ہوں بس"

وہ اپنے آپ کا دفاع کرتی پیاری لگی۔

"میں ہوں تمہارے ساتھ پھر گھبرائیں تمہارے دشمن"

اسکی ٹھوڑی پکڑ کر چہرہ اٹھاتے استحقاق بھری ڈھارس بندھائی اور روشانے کے لب مدھر مسکان میں گھلے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"اوکے باس۔اچھا سنیں وہ رات والا پلین سیریس ہے۔آئی مین آپ مزاق تو نہیں کر رہے تھے؟"

روشانے کی رات سے بہت سی خواہشات جڑی محسوس کرے پارس نے اسکے اطراف بازو حصار کر اپنے سینے سے لا جوڑا،وہ چہرہ اٹھا کر پارس عیسی مغلانی کی خوبصورت نیلی آنکھوں میں گم ہو گئی۔

"اتنے خطرناک مشن سے پہلے کیا ہمیں ایک دوسرے کا نہیں ہو جانا چاہیے؟"

پارس کے بے باک اور کھلے سوال پر وہ بہت مشکل سے شرمیلی مسکراہٹ ہونٹوں میں چھپا سکی۔

"مطلب وہ والا؟"

روشانے کو ابھی بھی بے یقین دیکھے پارس دھیما سا مسکرایا۔

"اب میں کیسے سمجھوں کہ تم کونسا کہہ رہی ہو؟"

پارس نے اسے چھیڑا، اب اتنا معصوم تو آجکل بچہ بھی نہیں ہوتا جتنا یہ پہلوان ہٹا کٹا چھ فٹ سے بھی لمبا آدمی بن رہا تھا۔

"آج پیدا ہوئے ہیں کیا؟"

روشانے نے آئیبرو اچکائے۔

"ہاں آج ہی ہوا ہوں۔ کیونکہ آج ہی تو تمہارے اظہار نے نئی زندگی دی۔ سے اٹ اگین؟"

وہ پارس کی خوشی دیکھ کر مسرور ہوئی، اور حیران بھی کہ ابھی کل تک یہ آدمی اسکے منہ سے اظہار سننے پر کانپ جاتا تھا اور اب خود فرمائش کر اٹھا ہے۔

"پہلے میرے سوال کا جواب دیں یار۔ سو تیاریاں ہوتی ہیں"

جلدی میں کہہ کر وہ فوراً اپنی زبان کے سلپ ہونے پر چہرہ جھکا گئی البتہ پارس ہنس دیا، ایک تو یہ ظالم ہنستا بڑا قہر تھا۔

"ایک دوسرے کا ہونے کے لیے دل تیار ہونے چاہئیں بس"

وہ پارس کے جواب پر ہمت کرتی واپس چہرہ اٹھا کر اسے دیکھنے لگی۔

"خود تو ہمیشہ کے لیے ہاٹنس خریدی ہوئی اپنی پوری باڈی ازل سے ابد تک ویکسڈ۔ اب انکو کون بتائے کہ میری تو ٹانگوں پر بھی چھانگا مانگا کا جنگل اگ آتا ہے دس دن بعد۔ اور تو اور یہ اگر میری مونچھیں دیکھ لیں۔۔ ڈر کر بھاگ جائیں کہ روشانے کے بجائے بھائی روشانہ کدھر سے آگیا"

بچاری من ہی من میں سوچ ہی سکی کیونکہ زبان آگے ہی قہر ڈھا چکی تھی تو اس بار روشانے نے رسک نہ لیا۔

"میری سیٹسفیکشن کے لیے بتادیں۔ آپکا کونسا بل آجائے گا"

وہ تھوڑی ضدی لگی تو پارس نے بھی مستی ترک کی۔

"ہمم۔یس وہ والا"

پارس نے آنکھ ونگ کرتے روشانے کے گال دہکا دیے۔

"مطلب یہ میرے ساتھ نائیٹ سپینڈ کرنا چاہتے ہیں۔اف لگتا ہے میرا آئی لوویو کام خراب کر گیا میرے پارس کا۔۔۔میں یہاں سے جلدی فری ہو کر چپکے سے پارلر نکل جاوں گی۔بتانا تو پڑے گا کہ روشانے کسی سے کم ہاٹ نہیں ہے۔۔۔لیکن یہ جو ہلکا ہلکا بیک پین ہے اس نے کوئی فلم ڈال دی تو میرے پارس کا تو موئے موئے ہو جائے گا"

ساری پلاننگ خود ہی کیے وہ زرا اختتام تک کچھ تسلی میں تھی کہ شاید اسے پارس سے کوئی انہونی بچا لے۔

"کیا سوچنے لگ جاتی ہو۔"

پارس کی چڑ پر وہ دبا دبا مسکرا دی کیونکہ اپنی سوچ بتا کر پارس کو ڈرانے کا اسکا ہر گز کوئی پلین نہ تھا، روشانے کے فون رنگ کرنے پر دونوں نے بیک وقت فون سکرین پر دیکھا جہاں حاتب تمبوڑی لکھا تھا۔

روشانے نے مسکین سی سمائیل دیتے فون چھپایا جبکہ پارس نے اس سے فورا فون چھپٹا۔

"یہ بھیڑیے والی آنکھوں والا تمہیں کیوں کال کر رہا ہے۔ اور واٹ از تمبوڑی؟"

پارس نے سلگ کر پوچھا جس پر آخری ورڈ پر روشانے اسکے حصار سے نکل کر بیٹھی۔

"وہ بھیڑیے والی آنکھیں آج تک صرف آپ کے لیے بھیگی ہیں میری جان۔ بھائی ہے وہ آپکا"

روشانے نے پارس کے لہجے کی تلخی کو اسکے رخسار کو ہتھیلی سے لگائے کم کرنے کی کوشش کی۔

"ہمم۔۔تمبوڑی کیا ہے؟"

پارس نے اسکا ہاتھ ہٹاتے موضوع ہی بدل دیا۔

"وہ جو پیلے رنگ کی مکھی ہوتی ہے ناں جب کاٹے تو انسان آسمان کی حدود تک سوجھ جاتا ہے۔آپ کو نہیں پتا ہو گا۔"

روشانے کی تفصیل پر پارس مسکرایا۔

"ہاں میں تو مریخی باشندہ ہوں۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس کے دانت پیسنے پر وہ دبا دبا مسکائی۔

"دراصل آپکے اس بھائی کی آنکھیں دیکھ کر وہی یاد آتی زہریلی تو بس رکھ دیا نام۔مجھے اسکی کال اٹھانے دیں کیونکہ اہم بات بتانے کے لیے کال کر رہا

ہو گا۔یہ وہی معاملہ ہے جسکی وجہ سے میں آنہیں رہی تھی تب آپکے آپ ہدایت بابا کی طرف تھے جب ہم۔۔دراصل آہل۔۔۔۔۔"

اس سے پہلے روشانے کی وضاحت میں کال بند ہوتی پارس نے انگلی اسکے منہ پر رکھ کر چپ کروایا۔

"پہلے کال لو۔وہ ویٹ کرنے والی چیز نہیں ہے۔"

پارس نے نرمی سے کہااور وہاں سے جیسے اٹھ کر گیا،روشانے کو اسکے لہجے میں حاتب کے لیے فکر محسوس ہوئی تو بہت اچھا لگا۔

"ہاں حاتب۔بتاو"

کال لگتے ہی روشانے نے بے تابی سے پوچھا جو مغدام پیلس میں سج دھج کر انٹر ہوا تھااور ناشتے کی میز کی طرف اسے ممی اور عمائمہ کے ہنسنے کی آواز آ رہی تھی تو خود بھی اسی طرف بڑھا۔

"میری کال جلدی اٹھایا کرو۔ صرف لیٹ اٹھانے کی پرمیشن تب ہے جب تمہارے ساتھ وہ کمینہ۔۔۔میرا مطلب وہ وائرس ہو"

حاتب نے کمینے پر جیسے منہ سنبھالا،روشانے خفا خفا مسکرادی۔

"حاتب۔۔۔ایک تھپڑ پینڈنگ ہو گیا ہے یاد رکھنا۔اور زور والا۔بتاو کیوں کال کی۔کوئی ابڈیٹ؟"

روشانے نے فوراہی دھمکی لگا کر مدعے کی طرف گھسیٹا۔

"پہلے بتاو۔اس کو پیار کیا میری طرف سے؟"

روشانے اسکے سوال پر افسردہ ہو گئی،دونوں بھائیوں کی محبت اب بھی ویسی ہی جاوداں تھی بس انائیں روکے ہوئے تھیں اور کچھ مجبوریاں۔

"ہاں بہت سارا کیا۔اب بتادو حاتب, آہل اور شیزا کے لیے کیا کر رہے ہو تم؟"

اول جملے سے حاتب کو ڈھیر تسکین ملی اور اسکے ساتھ اس نے ڈائنگ ہال انٹر ہوتے ہی پریسہ کا جھک کر سر چوما اور تبھی عمائمہ کے پاس آیا اور وہ جو ایپل پائی کی سپون بھر کر منہ میں ڈالنے لگی تھی، جھک کر اسکی بائیٹ اپنے منہ میں لیے ممی کے سامنے عمائمہ کی گال پر کس کرے دونوں کو ہاتھ ہلا کر بائے کہے وہاں سے نکلا تو کتنی دیر بچاری عمائمہ ہل نہ سکی، دل چاہا زمین پھٹے اور اندر دب جائے۔

خود پریسہ کے گال اپنی اولاد کی بے شرم حرکت پر گلابی ہو گئے، انھیں اپنی جوانی یاد آئی اور خیر سے حاتب تو بابا سے بھی دس ہاتھ آگے تھا۔

"پریسہ مما میرا پیٹ بھر گیا میں کچھ دیر ٹی وی دیکھ لیتی ہوں"

عمائمہ جلدی سے اٹھ کر بھاگ گئی پر اپنا ہاتھ گال سے جوڑے وہ بلش کرتی نظر آئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب نے باہر پورچ میں اپنی رکی گاڑی تک پہنچتے ہوئے پوری تفصیل روشانے کو بتادی جسے سننے کے بعد وہ صدمے کی سی کیفیت میں کچھ دیر کچھ بول نہ سکی۔

"او میرے خدا۔اتنا سب ہو گیا میری ننھی جان کے ساتھ۔وہ تو بہت تکلیف میں ہو گی حاتب۔اب ہم کیا کریں؟"

روشانے کی آواز اب بھی لرز گئی حالانکہ وہ کافی دیر بعد بول سکی تھی۔

"تم بتاو۔میں تو ابھی آہل کو کال کروں گا۔ساری تفصیل دوں گا اور کہوں گا کہ فورا کراچی پہنچ کر اپنی شیز اسے نکاح کرے اور ساتھ ہی نیوزی لینڈ لے جائے۔کسی کی کوئی اجازت نہ مانگے۔بڑے جب خود سردی پر اتریں تو بچوں کو ایسے ہی سٹیپ لینے پڑتے ہیں۔اس سارے میس میں جتنے بابا قصوروار ہیں اتنے بالاج سکندر بھی ہیں۔"

حاتب کا فیصلہ درست تھا پر روشانے کچھ الجھی لگی۔

"لیکن حاتب شریعت کے کچھ اصول ہیں۔اگر شیزا کے اسکے ہسبنڈ کے ساتھ ازواجی تعلقات بن گئے ہوئے تو عدت آجائے گی بیچ میں۔تم مجھے آدھا گھنٹہ دو میں عائشہ امی سے اس بارے کنفرم کر کے تمہیں بتاتی ہوں۔تب تک آہل کو کال مت کرنا"

روشانے کی تمہید پر حاتب متاثر کن مسکرایا۔

"واہ۔تم تو بڑی سمجھدار ہو"

حاتب نے سچی تعریف کی ورنہ وہ اتنی باریکی سے کہاں سوچ سکتا تھا۔

"میں نہیں چاہتی آہل اور شیزا کو مزید کوئی تکلیف سہنی پڑے۔میری کال کا ویٹ کرو"

روشانے نے اسے سمجھایا اور کال بند کیے فوری عائشہ امی کو کال کی،پہلے تو جو کچھ ہوا اس پر دونوں کے بیچ کافی دلسوز باتیں ہوئیں،عائشہ سے شیزا کی

حالت دیکھنی مشکل تھی یہ بتا کر وہ رو رہی تھیں اور روشانے انکو حوصلہ دیتے خود بھی افسردہ ہو گئی۔

لیکن اس نے عائشہ امی سے وہ بات پوچھی اور تبھی انہوں نے شیز اسے باتوں باتوں میں جانا جس نے یہی بتایا کہ وہ اسے چیڑ پھاڑ ضرور ڈالتا اگر فون پر وہ میسج نہ ملتے۔

اب یہ میسج والی بات روشانے کو مزید الجھا گئی، شیز ا اسکے بعد فشی ڈونا چلی گئی تبھی روشانے کی بات نہ ہو سکی نہ ہی شیز ا کسی سے بات کرنے کی حالت میں تھی۔

عائشہ امی کو بائے کہے اس نے واپس حاتب کو کال کی جو ڈرائیو کر رہا تھا، آج اس نے عمائمہ کا ایڈمیشن فارم لانا تھا اسکے علاوہ کچھ اگین شیپمنٹس کی تیاری دیکھنی تھی۔

"شیزا کے ہسبنڈ نے اسے نہیں چھوا۔یعنی اب اگر آہل اور شیزا کا نکاح ہوتا ہے تو شیزا پر کوئی عدت واجب نہیں اور انکا نکاح جائز ہو گا"

حاتب کو یہ سن کر بہت ساری تسلی ملی۔

"او تھینگ گارڈ ہاجن صاحبہ۔آپ نے جانچ پڑتال کر کے ہمارے خاندان پر جو احسان کیا اسے ہم مرتے دم تک نہیں اتار سکتے"

حاتب کی مستی بھری طنزیہ گفتگو پر وہ آگے سے تپ گئی۔

"ہو گیا تمہارا؟"

وہ منہ پھلاتے بولی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"اچھا اب چڑو مت۔میں عمائمہ کا ایڈمیشن کروادوں گا۔وہیں جا رہا ہوں اب جان چھوڑو۔آہل کو تم بتاو گی یا میں بتاوں؟"

حاتب کے آخری سوال پر روشانے کا دل سا دکھا۔

"تم ہی بتاو لیکن آرام سے۔ چھوٹا معصوم سا دل ہے آہل کا۔ اسے تسلی دینا کہ تم اور میں اس فیصلے میں اسکے ساتھ ہیں۔ جائے اور شیزا کو اس ٹروما سے نکال کر اپنے ساتھ لے آئے۔ اگر مجھے پتا چلا تم نے اسے ڈانٹا ہے میں تمہیں گنجا کر دوں گی دو روپے کے امیر"

حاتب کو روشانے کی اتنی فکر پر مسرت ہوئی کہ کیسے وہ اک آلائم سے جڑھ کر اسکے پورے گھر کو سنبھال رہی ہے، وہ بلاشبہ اسے دنیا کی بیسٹ بھابھی مان چکا تھا، پر زبان اقرار کرنے سے قاصر تھی۔

"تھینکیو روشانے۔ ہر چیز کے لیے۔ میں تمہیں اب آہل اور شیزا کے نکاح کے بعد کال کرتا ہوں۔ خود بھی جاوں گا کراچی جیسے ہی آہل کی روانگی کنفرم ہوتی ہے، ابراہیم آل ریڈی کراچی ہے۔ بے فکر رہو اور اس آدمی کو کہنا آئی مس ہیم"

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب نے کہہ کر کال کاٹ دی پر روشانے کو محسوس ہوا جیسے حاتب نے اسکے کندھے کا ہر بوجھ برابر بانٹ لیا ہو۔

وہ اٹھی اور واپس آفس ایریا کی طرف گئی جہاں پارس، باقی ٹیم کے ساتھ ہی کھڑا دو دن کے بعد مشن کی بریفنگ دے رہا تھا جو پہلے روشانے کو دی۔

روشانے نے پاس آکر رکتے سب ٹیم کے بیچ ہی پارس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔

"پارس۔ کچھ بات کرنی ہے۔ آپکے دس منٹ ملیں گے؟"

سب انسپکٹرز کی آنکھیں مٹھاس سے بھریں، وہ لڑکی پارس کو پکارنے میں یوں سب کے بیچ زرا بھی نہ ہچکچائی تھی۔

"شیور۔ ہم ابھی آئے"

Zohinovels.com
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس نے بھی اسکا سب کے بیچ مان رکھا، وہ دونوں ڈیپارٹمنٹ سے باہر کھلے گراونڈ کی طرف آئے جس بیچ روشانے نے اسے آہل والا پورا مسئلہ تفصیلی بتایا۔

"مطلب سب بیٹے ہی ہاشم مغدام کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔"

پارس کے لب و لہجے میں اک اذیت تھی۔

"لیکن صرف محبت میں۔ ورنہ آپ تینوں میں سے کوئی بھی ان جتنا بے رحم نہیں۔ قصور انکا نہیں ہے پارس۔ وہ اک عمر تک آپکی اس جگہ آپ سے کئی گنا کامیاب شیڈو رہے ہیں۔ انکے نام سے مافیا کی دنیا کانپتی تھی۔ آپکو اس دنیا میں جھونکنے پر بھی انھیں مجبور کیا گیا تھا"

وہ پارس کے دل میں اب دھیرے دھیرے اسکے اپنوں کی محبت اور کشش جگانا چاہتی تھی۔

"ہاشم مغدام نے مجھے بیچا تھا۔ کئی بلین ڈالرز میں۔ وہ اماونٹ جو انکو مافیا چھوڑنے اور اٹلی سے دربدر ہونے پر ملی وہ میری قیمت تھی روشانے۔ اسی قیمت سے انطالیہ میں وہ کئی کروڑ کی مالیت کا مغدام پیلس کھڑا ہے۔ وہ انطالیہ کی سب سے مہنگی پراپرٹی میں دوسرے نمبر پر ہے۔ مجھے بیچنے کے بعد وہ میرے لیے جتنے تڑپے ہوں گے وہ الگ قصہ ہے۔ لیکن اس شخص نے اپنے اہل و عیال سمیت پچھلے سترہ سال سے رئیسوں والی زندگی جی ہے۔ اور میں ہر پل اپنی لی سانس کا تاوان چکاتا رہا۔ میں ایسے لوگوں میں سانس نہیں لے سکتا۔ خاص کر اس مغدام پیلس میں جو مجھے میری بے وقعتی کا احساس دلانے کو انطالیہ میرے اپنے ڈیفینس سٹی کے سینے پر شان سے کھڑا ہے۔ وہ میرے مسیحاوں کا شہر ہے لیکن بیک وقت وہ میرے قاتل کا بھی مسکن ہے"

وہ جانتا تھا روشانے اسے کیوں اسے اپنوں کے لیے نرم کر رہی ہے تبھی آج پارس نے اسے اس کوشش دے آخر مکمل روک دیا۔

"اور ان سبکی محبت کا کیا پارس۔ ان سبکی سترہ سال کی تڑپ۔ وہ الگ معاملہ بھی تو دیکھیں۔ حاتب آپ کو بہت مس کرتا ہے۔ وہ پاگل ہے آپکے لیے۔ کیا آپ اسے کبھی نہیں ملیں گے۔ گلے نہیں لگائیں گے؟ وہ نیلی آنکھوں والی ماں جو آپ کو مردہ سمجھ کر جی رہی ہے۔ انکے دل کے چار میں سے تین ٹکرے آباد اور ایک کیا یونہی اجڑا رہے گا؟ آپکے وہی آپکے مجرم بابا بھی تو آپکے کہیں نہ کہیں مسیحا ہیں۔ انہوں نے سترہ سال بابا کے بحاف پر میری یعنی آپکی روشانے کی حفاظت کی۔ آپکو اذیت دینے والے ڈیسوزا کو بابا اور ہاشم مغدام نے عبرتناک موت دی۔"

وہ یہ سب کہہ کر پارس کو پریشان کر رہی تھی، وہ یہ سن کر تکلیف کی شدت بڑھتی محسوس کر رہا تھا اوپر سے یہ آخری چند انکشافات بھی تو دماغی دباو کا سبب بنے۔

"پلیز روشانے چپ ہو جاو"

وہ اپنا سر ہاتھوں میں لیے جیسے منت کر اٹھے وہیں لگی کرسی پر بیٹھا، روشانے کو لگا کسی نے اسکا دل کند چھری سے چیڑ دیا ہو۔

"پ۔۔پارس۔ آئی ایم سوری۔ پلیز مجھے معاف کر دیں۔ سٹریس مت لیں۔ کسی کا نام نہیں لوں گی دوبارہ"

وہ اسکے پاس سرکتی اسکے ہاتھوں کو اسکے سر سے ہٹا کر اپنے اطراف لپیٹے اسے خود سے لگا گئی، وہ عجیب پینک کر رہا تھا، روشانے نے اسکی یہ حالت پہلی بار دیکھی تو لگا پارس کی ایسی حالت اسکی جان لے لے گی۔

"پارس۔۔۔۔بہت نکمی ہوں۔ بولنے سے پہلے زرا نہیں سوچتی۔ پلیز پارس کام ڈاون۔ میں آپکو دوبارہ فورس کروں تو آپ میری گردن دبا دینا۔ آئی ایم رئیلی سوری۔ مجھے پتا ہے میں آپکی تکلیف چاہ کر بھی فیل نہیں کر سکتی لیکن میں بس ٹوٹی پھوٹی کوشش کر رہی تھی آپکو پر سکون کرنے کی۔ نو۔۔۔ آپکی آنکھوں میں آنسو آیا تو میں خود کے ساتھ کچھ کر بیٹھوں گی"

پارس نے اسکی طرف چہرہ اٹھا کر اسکو جذباتی کیفیت سے نکالنے کو پکڑ پر کھینچتے اپنے تھائی پر لا بٹھایا جسکی کالی کالی آنکھیں رونے کو مچل رہی تھیں۔

"میں حاتب سے جلد ملوں گا۔ ممی کو ایک پل کی ملاقات دے کر واپس انکے لیے پھر سے مرنا مشکل ہو گا سو میں ان سے ملنے کی برداشت نہیں رکھتا۔ اور بابا شاید سہہ نہ سکیں تمام سفاکیت کے باوجود کہ جسکی قیمت لی تھی وہ سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔یونو شرمندگی، زلت سے بھاری چیز ہے۔ جبکہ سہانہ اور آہل کو اپنے پر ابلمز سے فرصت نہیں انھیں میں کہاں یاد ہو سکتا ہوں۔ ان دو سے ملاقات سرے سے کینسل"

اس وقت روشانے چیخ کر کہنا چاہتی تھی کہ کھڑوس کہیں کے پر بس اس آدمی کے کرب سوچ کر رک گئی ورنہ پارس کے اندر بھی ایک جلاد بیٹھا تھا یہ سچ تھا، وہ بہت سوں کے لیے جذبات سے عاری بت بن چکا تھا۔

"سہانہ اور آہل دونوں کے پرابلمز جلد حل ہو جائیں گے ان شاءاللہ،۔ آپ فی الحال سب بھول جائیں۔ آپ دوبارہ مجھے پلیز مت کہے گا۔ میرا دل دیکھیں ابھی بھی کانپ رہا ہے"

روشانے نے اسکا ہاتھ پکڑ کر دل پر رکھا تو دھڑکن سچ میں اپنی حدود سے بہت آگے تھی۔

"نہیں کہوں گا۔ میری انرجی کافی ڈاون ہو گئی ہے۔ سے اٹ اگین پھر لنچ کرتے ہیں"

پارس کی مسلسل فرمائشوں پر اب کی بار روشانے رد نہ کر سکی۔

"واٹ؟"

وہ جان بوجھ کر بھولی بنی۔

"روشانے!"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zoiinovelszone.com

وہ آئیبرو اچکاتے گھورا، تو روشانے کے دل کی دھڑکن زرا توازن پکڑ سکی۔

"آئی لو ویو"

فوری اسکی گال چومتے لاڈ اور محبت سے تین لفظ کہے، حالانکہ ان دو کا رشتہ ان کا محتاج نہ تھا پر وہ کہتے ہیں ناں محبت کے اعتراف کی لت بڑی بری چیز ہے، اچھے بھلے آدمی کو بچہ بنا دیتی ہے۔

"آئی لو ویو ٹو"

پارس نے اسکے ہونٹوں کی نرمی چھکتے اس امرتی زائقے سے لطف اندوز ہوتے زرا دوری اختیار کی تا کہ وہ سانس لے سکے۔

"اب آپ ٹھیک ہیں؟"

وہ آنکھوں میں حیا کی فطری لکریں لیے پارس کو دیکھنے لگی، اسکی آنکھوں کا جائزہ لینے لگی۔

ZUBIAWELSZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"کافی بہتر ہوں۔ باقی رات کو ہو جاوں گا۔ چلو اندر چلتے ہیں۔"

پارس نے اسے اٹھایا اور خود بھی اٹھا جس پر روشانے کو اس بار بھی جسم سے سرد سی لہریں اٹھتی محسوس ہوئیں، یہ آدمی رات سے پہلے رات کے حوالے دے دے کر مارنے والا لگ رہا تھا۔

..._____..

حاتب نے ایڈمیشن فارم پر اسپیکٹس لیا اور یونی سے تمام ڈیٹیلز لینے کے بعد وہ گلوما آیا، آفس آکر بلیڈر اتار کر چیئر پر ہینگ کرے ایک ہاٹ کافی منگوائی اور آہل کا نمبر ڈائل کیے گلاس وال کے پاس جاتے شرٹ کے دو اوپری بٹن کھول دیے، آہل اس وقت یونیورسٹی کے بزنس ڈیپارٹمنٹ میں موجود ایک ویلکم سیمینار میں بزی تھا، اسکی کلاسیز کچھ وجوہات کی بنا پر ایک ویک مزید ڈیلے ہو گئی تھیں اور اس سیمینار میں وہی ڈیٹیل دی جا رہی تھی۔

حاتب کی کال پر وہ اجازت لے کر کلاس سے باہر نکلا، وہاں کافی ملکوں کے برائیٹ اور ہونہار سٹوڈنس تھے جو اس یونیورسٹی میں اس بیچ کے ہولڈر تھے، آہل نے ڈیپارٹمنٹ سے باہر آتے کال ریسو کی، وہ سکائے بلو شرٹ اور بلیک پینٹ میں سٹوڈنس لک لیے کافی انوسینٹ اور کلاسی لک دے رہا تھا پر آنکھیں اب تک شیز اسے رابطہ نہ ہونے پر اداسی کا جہاں بنی تھیں۔

"لالہ۔ میں صبح سے آپ کی کال کا انتظار کر رہا تھا۔ بتائیں مجھے شیز اٹھیک ہے؟ ابراہیم بھائی نے پتا کروایا؟"

آہل کی بے چینی دیکھتے حاتب افسردہ ہوا کیونکہ جانتا تھا شیز اکے ساتھ جو ہوا وہ سن کر ایک بار تو آہل کا دل لرز اٹھے گا۔

" تحمل سے میری بات سنو۔ کل شیز اکا نکاح ہو گیا تھا لیکن جو تم نے میلز اور میسیجز بھیجے اسے دیکھتے ہی اس کمینے نے رات سے پہلے ہی شیز اکو ڈائورس دے کر گھر سے نکال دیا۔ جبکہ بالاج سکندر نے دھمکی دی ہے کہ اگر ایک

ہفتے میں آہل نے آکر شیز اسے نکاح نہ کیا تو وہ ہماری فیملی کے لیے بہت برا کر گزریں گے۔ اور ہاں تمہاری شیز اکو اس خبیث نے ذہنی ٹارچر دیا بس۔ چھوا نہیں سو عدت کا کوئی سین نہیں۔ کراچی پہنچو اور اپنی شیز اکو اپنا بناو۔ سمجھے ؟"

حاتب جیسا ظالم شاید ہی دنیا میں ہو، سب سے اہم بات اینڈ میں بتا کر بچارے آہل کی جان لینے میں کوئی کسر نہ چھوڑی، کتنے ہی لمحے آہل سے کچھ بولا ہی نہ گیا، شیز اکے لیے محبت، پیار، تڑپ بڑھی تو اس آدمی کے لیے جی بھر کر نفرت امڈی اور براون آنکھیں لہو ہوئیں۔

"میں ابھی نکل رہا ہوں کراچی۔ ایک ویک کلاسیز ڈیلے ہو گئی ہیں۔ یہ ویک میرا شیز اکے لیے ہی ہے۔ تھینکو لالہ آپ کے پلین نے میری شیز اکو اس جانور سے بچا لیا۔ میں آپکا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا"

حاتب نے اسکے بھیگے لہجے کو محسوس کر لیا تبھی اب اپنے چھٹکے شوخے کو ہنسانا واجب ہوا۔

"بھولنے دوں گا بھی نہیں بیٹا۔روز تمہیں میرے حسن کے قصدیے پڑھنے ہوں گے میرے سامنے۔اور ہاں وہ جو آئی فون کے پیسے والی آفر کی تھی وہ بھی چاہیے مجھے۔نیو آئی فون چاہیے مجھے وہ بھی تیرے پیسوں سے۔آخر کو نیوزی لینڈ کی اتنی فینسی یونیورسٹی کا سٹوڈنٹ اب خود بھی تو بیوی کے خرچے اٹھانے کو جاب واب کرے گا۔بس اس میں سے میرا کمیشن سود سمیت ہر مہینے پکا"

بڑا بھائی ہو کر حاتب کے کمینے پن پر آہل کو آیا تو مکا پر بچارگی سے مسکرا دیا کیونکہ جانتا تھا یہ بھائی جان دینے سے بھی دریغ نہ کرنے والی چیز ہے۔

"آپ جان بھی لے لیں وہ بھی کم ہے لالہ"

آہل نے مشکور ہوتے کہا تو حاتب کو ڈھیڑ پیار آیا اور انطالیہ کے امیر کو اپنے سوا کسی پر پیار کم و بیش ہی آتا تھا۔

"میرا شوخا۔ میں نے تیرے اکاونٹ میں اپنا تھوڑا بھائی نامہ بھیجا ہے۔ اور فکر مت کر۔ میں بھی صبح تجھے کراچی ملوں گا۔ تیری شادی میں کراوں گا۔ دیکھتا ہوں کس میں جرت ہے اب اعتراض کرنے کی۔ چل بھاگ شاباش پڑھائیاں ہوتی رہیں گی۔ جب دل ہی برباد تو کیا ویلیو ان دنیاوی ڈگریوں کی"

حاتب کی سوچ اتنی بدل گئی کہ آہل کو چھوٹا سا ہارٹ اٹیک آیا۔

"عمائمہ بھابھی نے آپکو تیر کی طرح سیدھا کر دیا لالہ"

آہل کی شرارت بھانپے حاتب کو تسلی ہوئی کہ اسکا نکا ٹھیک ہے۔

"ایسا نہ ہو میں تجھے بھی تیر بنا کر کمان میں قید کر دوں۔ باتیں مت کر اور جا نکل کراچی اپنی معشوقہ کے پاس۔"

SAMARWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERAMIRZANOVELS.COM

حاتب نے دبی دبی ڈانٹ دیتے کال کاٹی تو اعصاب سے مانو بہت سا بوجھ ہٹ گیا۔

جبکہ آہل کے لیے اب زندگی اور موت اک طرف اور شیز ابالاج اک طرف محسوس ہو رہی تھی۔

حاتب نے فون پر آتے میسج پر مسکراہٹ روکتے وہ پیغام اوپن کیا، وہ سہانہ کا نیو نمبر تھا۔

"آپ زندہ ہیں؟"

حاتب نے واپس میسج ہی کیا، وہ اجکل ایک ہومی ہوٹل میں رہ رہی تھی، خود سے ملاقات اسکی گھٹن زدہ شخصیت میں کافی بدلاو لا رہی تھی۔

"جتنے گناہ کیے ہیں۔ انکی معافی پائے بنا مرنا آسان نہیں حاتب۔ تم بھی تو معاف نہیں کرتے مجھے۔"

وہ روئے ایموجی کے ساتھ میسج کرتی حاتب کو خفیف سا برہم کر گئی۔

"دور جا کر بھی رونے ڈالنے تھے تو قریب ہی روپیٹ لیتیں۔ میری معافی کی پرواہ ہوتی تو ڈٹ کر مقابلہ کرتیں۔ یوں بھاگ نہ جاتیں"

وہ بھی کرسی پر بیٹھتا جواباً شکوہ کر گیا، وہ جو لان میں ہلکی سی دھوپ میں ٹہل رہی تھی، مسکرا دی، کافی فریش اور نکھری لگ رہی تھی۔

"میں ابراہیم سے بھاگی تھی۔ اس سے پہلے وہ کہتا کہ سہانہ منافق ہے۔ مجھے اپنا آپ اوجھل کرنا ٹھیک لگا۔ میرا کردار مسخ ہو کر رہ گیا ہے اسکے سامنے۔ ان فیکٹ تم سبکے سامنے۔"

وہ کال بیک کرے اس بار دگنا برہم لگا، سہانہ نے کال ریسو کی۔

"تو غلط کیا ہے اس میں۔ آپ فارس سلطان سے محبت کی دعوے دار ہیں۔ محبت کا دوسرا مطلب میرے نزدیک فل سٹاپ ہے سہانہ۔ دنیا عورت کی محبت کی مثالیں دیتی ہے کہ وہ جس درخت کو ہمسفر چنتی ہے اسی کی

جڑوں میں دفن ہوتی ہے۔ ابراہیم کو امید دلائی ہے تبھی تو وہ آج تک آپکے معاملے میں ڈٹا ہے۔ ورنہ اب تک دو بار چاچو بنا چکا ہوتا جس قدر وہ ڈیمانڈنگ آدمی ہے مارکٹ میں"

حاتب کے آخری جملے پر سہانہ بھی مسکرائی، ہائے بہت دن بعد وہ مسکراہٹ، منظروں کو نصیب ہوئی۔

"کونسی مارکٹ؟"

سہانہ کی مسکراتی آواز حاتب کو کافی پر سکون کر گئی۔

"بہت لڑکیاں مرتی ہیں اس پر۔ گلوما کے سٹاف میں دو تین کا کرش ہے ابراہیم۔"

حاتب نے زرا اکسایا۔

"تو ہوتا رہے مجھے کیا۔"

ZUBINOVELSZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

سہانہ کے کندھے اچکائے تو حاتب کو اب زرا اپنی بہن تھوڑے وقار میں محسوس ہوئی۔

"یہ چیز۔ عورت کو غیر محرم کے لیے ایسا ہی ہونا چاہیے۔ہاں اگر کبھی وہ آپکے پلے پڑ گیا پھر جتنا اسکا سر کچلنا ہوا کچل لیجئے گا۔ پری کو آپکی فکر ہے سہانہ۔وہ آپکا گھر آباد دیکھنا چاہتی ہیں اور مجھے صرف پری کی چاہت سے سروکار ہے ورنہ آپ پر بہت غصہ ہوں اب بھی۔اس سارے فارس نامی میس سے نکل کر واپس آئیں اور ابراہیم کے بارے میں کوئی فیصلہ لیں۔یا تو اسے اس انتظار کی سولی سے مکمل نجات دیں یا اس کے ساتھ شادی کر کے ایک خوشگوار میرڈ لائف انجوائے کریں۔اب بیچ کا آپشن نہیں۔خود کو بھی کسی ایک کا کرنے کی کوشش کریں کیونکہ دو کشتیوں کا مسافر ہمیشہ غرق ہوا ہے۔اپنا کیریر بنائیں۔ آپ انطالیہ کی بہت قابل گائناکالوجیسٹ ہیں۔ گرو آپ لیڈی"

حاتب کی کھری، کھردری مگر حق ہر بات سہانہ کو بہت شدت سے سچی لگی، اور وہ شرمندہ بھی تھی۔

"میں جلدی آوں گی واپس گھر اور تمہاری کہی ہر بات پر عمل کرنے کی کوشش بھی کروں گی۔ تم مجھے معاف کر دو پلیز۔ کیونکہ میرے دل پر اس کے سوا بھی ابھی بہت بوجھ ہیں حاتب"

وہ آپیا کی آواز میں پھیلی دھندلکی کیفیت پر آزردہ ہوا۔

"اوکے میں بھی کوشش کر رہا ہوں آپکو معاف کرنے کی سہانہ۔ اپنا خیال رکھیے گا"

حاتب نے اس بار نرم تسلی دی جو سہانہ کو ہیل کرنے کے لیے درکار تھی۔

"ٹھیک ہے میری جان۔ تم بھی۔ سی یو"

Zubinovels.com
SUNDAS MIRZA NOVELS
WWW.SUNDASMIRZANOVELS.COM

سہانہ نے اجازت لی تو حاتب نے گہرا سانس کھینچتے سر کرسی سے لگاتے آنکھیں بند کرے سمائیل دی، کافی کچھ اسکی زندگی میں پر سکون تھا لیکن قسمت میں ابھی بہت بڑی قیامت باقی تھی۔ حاتب مغدام کی یہ مسکراہٹ اجڑنے والی تھی۔

..._____..

منان شیراز کو اسکے گھر سے شاہ تاج عالمگیر کے لوگوں نے اٹھوایا اور گھر والوں کی طرف گنز کرے انکی سانسیں الگ خشک کرے ہوائی فائرز کرنے کے ساتھ سختی سے پولیس سے رابطہ نہ کرنے کی تلقین کی کہ کچھ گھنٹوں کی خاموشی ہی انکے اور انکے خبیث بیٹے کے حق میں بہتر ہے پھر بھی شیراز صاحب نے تھانے خبر پہنچائی لیکن آگے سے انسپکٹر بھی شاہ تاج کا دوست

نکلا جس نے سرے سے ہی کوئی ایف آئی آر نہ کاٹتے رضوان اور شیراز صاحب کو جھوٹ موٹ کی تسلی کا لالی پاپ تھما کر چلتا کر دیا۔

جبکہ منان شیراز کو ایسی ایسی جگہ لاتیں اور ٹھڈے پڑے تھے کہ وہ ہلتا بھی تو حلق سے دلخراش چیخیں نکلتیں۔

"تجھے وارن کیا تھا؟ پر تُو نے شیزا کو جلتی بھٹی سے گزارا۔ بہت گرمی بھری ہے۔ تیری جرت کیسے ہوئی کہ تو نے شیزا کو ناجائز کہا۔ تیری زبان اور یہ انگلیاں کٹیں گی تبھی میرے سینے کو سکون پہنچے گا"

خود شاہ تاج بھی اس اندھیرے کمرے میں داخل ہوئے اور کراہتے منان کو اسکے سر کے بالوں سے دبوچ کر اسکا چہرہ اوپر اٹھایا۔

"ناجائز تو وہ ہے ہی۔ بدکردار بھی ہے۔ اتنی عاشقی ابل رہی تھی تو کرتا شادی اس سے۔ اپنے عاشقوں کو چھوڑ رکھا ہے اس خرافہ نے جگہ جگہ کہ

شریف لوگوں کو یوں زروکوب کرے۔ طلاق دے دی۔ جان چھوڑ دے میری منحوس"

منان کی بکواس پر شاہ تاج نے کھینچ کر منان کے منہ پر ایسا ستھرا ہاتھ مارا کہ لمحہ بھر اس آدمی کو کچھ سنائی دینا بند ہو گیا۔

"بیٹی ہے وہ میری۔ اکلوتی اور جائز۔ لیکن تُو نے جو کیا ہے اسکی تجھے بھاری قیمت چکانی پڑے گی"

منان کے لیے یہ جھٹکا تھپڑ سے قدرے بڑا تھا۔

"و۔۔واٹ۔۔۔پروہ ڈاکومنٹس۔وہ میسیجیز۔"

منان نے بڑبڑاتے اک اور راز افشاں کیا جس پر شاہ تاج نے اسکے حلق سے ساری بات نہ صرف نکلوائی بلکہ اسکا فون بھی اپنے قبضے میں کیا۔

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"اسے اسکے گھر پھینک آو۔بیٹا تیرا کیریئر اور تیری زندگی اب تباہ ہونے والی ہے"

منان گڑگڑاتا رہا پر شاہ تاج نے اسکا فون لیا اور اپنے لوگوں کو حکم صادر کرتے باہر نکلے۔

"اس نمبر کی ساری ڈیٹیل چاہیے مجھے دو دن کے اندر اندر۔جس نے بھی یہ فیک ڈاکومنٹس اور میسجیز ای میل کیے اگلا قیدی وہ چاہیے مجھے اپنے زندان میں۔ سمجھ گئے؟"

سرد لہجے میں شاہ تاج نے اپنے آدمی کو فون تھمایا اور وہاں سے اس کے تابعدار اشارے پر واک آوٹ کر گئے۔

.._____..

"سب سے پہلے ہمیں جیکب مارک سے چھٹکارا پانا ہو گا۔ آئی نو وہ تمہارا باپ ہے لیکن مافیا کی اس دنیا میں کوئی کسی کا سگا نہیں۔اس نے تمہیں مروانا

چاہا۔ تم جوان ہو۔ خوبصورت ہو۔ جوشیلی ہو۔ ہم مل کر Ndrangheta پر حکومت کر سکتے ہیں۔ فریدون کو پیراسائیٹ کے چنگل سے نکالنا آسان نہیں تبھی پہلے جیکب مارک کو راستے سے ہٹانا ہو گا۔ انکار کی صورت میں موت جبکہ اقرار کی صورت میں تمہیں اسمال شیرازی کی حفاظت ملے گی۔ سوچ لو اچھے سے"

سئیرا کی سوچیں اس وقت سگے پر اٹکی تھیں، ڈیڈ جیسے بھی تھے پر ان سے محبت کرتی تھی لیکن دوسری طرف وہ پارس اور یاقوت نامی اس لڑکی کا حشر بگاڑنا چاہتی تھی جو اسمال شیرازی کی مدد کے بنا ممکن نہ تھا، لہذا آگے کھائی اور پیچھے کنواں والا حساب تھا کیونکہ دونوں طرف تکلیف کا اک لامتناہی سلسلہ تھا۔

"سوچ لیا۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ ڈیڈ تمہارے ہاتھ نہ بھی مرے تو انکو کوئی نہ کوئی مافیا سے اٹھ کر مار ہی دے گا۔ انکا اقتدار ختم ہو چکا ہے اور ایسے لوگ Ndrangheta میں کچرے سے بھی نچلے درجے کی ویلیو رکھتے

ہیں۔میں تم سے نہیں پارس سے ڈیڈ کی موت کا انتقام لوں گی۔انکو درد مت دینا اسمال شیر ازی۔آفٹر آل وہ میرے ڈیڈ ہیں"

سئیرا کے فیصلے پر اسمال کی آنکھیں چمکیں،اسکے آگے پاستہ پلیٹ رکھے وہ بھی ساتھ ہی بیٹھا،وائن بوتل سے اپنا اور سئیرا کا گلاس فل کیا۔

"تمہیں فکر کی ضرورت نہیں۔اگر تم میرے ساتھ وفادار رہی تو مے بی تم مجھے پسند آجاو"

اسمال نے بہکی سی نگاہ سئیرا پر ڈالی جو اسکی نظروں کا مفہوم اچھے سے سمجھ رہی تھی۔

"پارس میرا جنون ہے۔میری نفرت اور محبت سب اسی سے جڑا ہے۔اگر تمہیں میری وفاداری بہت پسند آگئی تو پارس کا اختیار مجھے دے دینا کیونکہ مجھے Ndrangheta میں رتی برابر دلچسپی نہیں۔سنپل۔تمہیں لڑکیوں کی کمی نہیں اسمال۔پلیز مجھ پر ایسی ویسی امید مت رکھو"

سئیرا کے اکتائے لہجے پر اسمال نے مسکرا کر وائن گلاس سئیرا کی طرف بڑھایا۔

"لٹس سی۔پہلے تو تمہیں سٹرونگ ہونا ہے آج کیونکہ میرے لوگ جیکب مارک کو ختم کرنے نکل چکے ہیں۔ویسے بھی ایک آنکھ سے کافی مشکل ہوتی ہو گی اسے دیکھنے میں۔ہاہا۔چیئرز"

اسمال کا مست قہقہہ دیکھے وہ بھی ساتھ دینے کو مسکرائی پر خود اسمال شیرازی اسکے اندر اٹھتے زہریلے پن سے ناواقف تھا۔

..._____..

"تم نے دیکھا وہ کتنے لووی ڈووی ہیں،ایک کپل کو ایسا ہی ہونا چاہیے"

ہادی جو اس وقت اپنی شرٹ پریس کر رہا تھا،کاوچ پر بیٹھی سبیل سے مخاطب ہوا، نجف کی ڈیوٹی آج سارے ہوم ڈیپارٹمنٹ کی صفائی کروانا تھا جبکہ رہبر بھی اسی کے ساتھ بزی تھی۔

"کن کی بات کر رہے ہو؟"

سبیل نے غائب دماغی سے گردن سیدھی کرتے ہادی کو دیکھا۔

"روشانے میم اور پارس سر کی"

ہادی نے بنا پلٹے ہی کولر کو پریس کرنے کی ناکام کوشش کے بیچ بتایا، سبیل کی توجہ اسکی بات سے زیادہ ہاتھوں کی حرکت پر تھی۔

"وہ تو ہیرے ہیں۔ ایک دوسرے کے لیے صرف مٹھاس۔ تم خود کیوں پریس کر رہے ہو۔ کسی سرونٹ کو کہہ دو۔"

سبیل فون وہیں میز پر رکھے اٹھ کر قریب آئی۔

"اس ڈیمی کے بچے نے کل بھی میری شرٹ جلادی، یہ تو ہے بھی نانی کا گفٹ۔ جلی تو وہ میری محبوبہ روٹھ جائیں گی سو احتیاط، علاج سے بہتر ہے"

سبیل کے لب مسکرائے کیونکہ ہادی کے بتانے کا انداز ہی بہت کیوٹ تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"اچھالاو میں کر دیتی ہوں۔ ویسے ممی بابا کہاں ہیں تمہارے ہادی؟"

سبیل کی آفر اتنی پیاری تھی کہ ہادی کو تکلف برتنے کا ہوش نہ رہا، فوراً اپنی جگہ سبیل کے لیے چھوڑ کر زرا دیوار کی طرف جا کھڑا سبیل کو دیکھنے لگا جسکے ہاتھوں نے پہلی بار اسکی کسی چیز کو چھوا، من پاگل سا ہونے لگا۔

"بابا کی بچپن میں ڈیتھ ہو گئی تھی تو ممی پھر مجھے نانی کے سپرد کیے خود دوسری شادی کر کے چلی گئیں۔ ہمیشہ کے لیے تھائی لینڈ۔ ایک ماموں ہیں جنکے دو بچے ہیں دونوں میرڈ ہیں، ماموں ممانی نانی کا دھیان رکھتے ہیں اور میں چیئر آپ کرتا ہوں اور وہ مجھے دیکھ کر جیتی ہیں"

سبیل نے گاہے بگاہے نظریں ہادی پر ڈالنے کے بیچ اسکی شرٹ کافی حد تک پریس کر دی۔

"ممی یاد نہیں آتیں؟"

سبیل کے لہجے کی اداسی، لمحے میں ہادی تک منتقل ہوئی۔

"نہیں۔لاپرواہ لوگوں کی میری زندگی میں جگہ نہیں رہتی۔تم بتاو۔فیملی میں کون کون ہے؟"

ہادی نے فوراہی معاملہ سمیت کر سوال کیا جس پر سبیل تھکن خیز مسکائی۔

"میں یتیم خانے پلی ہوں،گریجویشن کے بعد فارس سلطان نے مجھے ایڈاپٹ کر لیا ایز آسا فٹویئر میکر ایکسپرٹ اور باقی سٹڈیز میں نے ایف پی کی یونی کے زیر نگرانی ہی پوری کی۔"

سبیل نے اسکی شرٹ مکمل پریس کرنے کے ساتھ بات بھی مکمل کی جبکہ ہادی نے اسکے ہاتھ سے اپنی بلیک شرٹ لیتے سبیل کی آنکھوں میں پھیلی حسرت شدت سے محسوس کی۔

"اس بار ویکیشن پر تمہیں اپنی نانی سے ملواوں؟وہ بہت کول گرینی ہیں۔"

ہادی کی پیشکش سنے سبیل گلاب کی طرح مہکتا مسکائی۔

"آفکورس۔"

وہ چہکی، جبکہ ہادی کے اندر لڈو پھوٹے کہ فائنلی وہ نانی سے اپنی محبت کو ملوانے کے راستے نکل پڑا۔

"ڈن۔ تھینکیو"

ہادی نے شرٹ پر اک بھی سلوٹ نہ پائے مشکور ہونے کی رسم نبھائی۔

"اینی ٹائم"

وہ مسکرا کر پلٹی اور واپس کاوچ پر جا بیٹھی جبکہ ڈورانٹرنس پر جاسوسوں کی طرح کھڑے نجف اور رہبر مشکوک مسکرائے۔

"کافی وقت ہو گیا ایف پی میں کسی کو مہندی نہیں لگی۔ کیا خیال ہے رہبر۔ اپنی سبیل کے ہاتھوں پر ہادی کے نام کا رنگ سجے گا؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

نجف نے اپنی حسینہ کے کان میں گھستے دریافت کیا جو آگے سے دگنا شرارتی ہنسی۔

"آپکو یہاں کس نے بھرتی کیا۔ آپ تو میرج بیورو والا مال ہیں"

رہبر کی پیشن گوئی پر نجف نے معنی خیز نگاہوں سے رہبر کے گال دہکائے۔

"جی نہیں۔ ہم پیور بیوی والا مال ہیں۔ کہو تو ثابت کروں"

نجف نے اسکی طرف جھکتے فسوں خیز بہکے لہجے میں پوچھا جس پر رہبر کو خطرے کی گھنٹی سنائی دی۔

"خدا کے لیے۔ ہرگز نہیں۔ ابھی چھ کمرے باقی ہیں صفائی کے لیے۔۔ اگر آپ نے اس کے بیچ رومینس موڈ آن کیا تو سیدھا پارس سر کے پاس جاوں گی آپکی شکائیت لے کر"

رہبر کرنٹ لگے انسان سی دوڑی جب نجف نے پیچھے ہی سائے کی مانند لپکتے اسکی پیچھے سے شرٹ دبوچ کر جھٹکے سے روکا۔

"شکائیت والے جملے کی ورڈنگ کیا ہو گی۔ دھیان رکھنا کیونکہ اب پیراسائیٹ بھی رنگین مزاج ہسبنڈ بن چکے ہیں۔ ایسا نہ ہو شکائیت لگانے جاو اور الٹا خود ہی پھنس جاو۔"

نجف نے اسکے کان کی طرف جھکتے سرگوشی کی جس پر رہبر نے پلٹ کر شرمگیں نگاہوں سے نجف کو دیکھا اور اسکی گال زور سے کھینچتے ہی دم دبا کر بھاگ نکلی جبکہ نجف ٹھنڈی آہ ہی بھر تا رہ گیا۔

"لگتا ہے پارس سر سے لڑکی قابو کرنے کی ٹپس لینی ہی پڑیں گی مجھ مسکین کو ورنہ یہ تو مجھے ابا بننے نہیں دے گی نکمی کہیں کی"

نجف نے ٹپس بھی اس بندے سے لینے کا ارادہ کیا جسکے اپنے ابا بننے کے دور دور تک امکان نہ تھے پر وہ کہتے ہیں ناں، دل کی تسلی کو غالب خیال اچھا ہے۔

روشانے چار بجے تک سب کاموں سے فری ہوتے ہی پالر نکل گئی تھی، پارس کو بھی نہیں بتایا تھا بس یہی کہا کہ وہ ایف پی سے باہر تھوڑی واک کرنے جا رہی ہے جبکہ پارس تو ویسے ہی کچھ اہم معاملات میں بزی تھا۔

روشانے نے سیلون میں آکر وہ سب کروایا جو ایک نیولی میرڈ برائیڈ کرواتی ہے، ایون آئی بروز بھی ان شیپڈ تھیں جس پر روشانے توجہ نہ دے سکی تھی، بالوں کو بھی تھوڑا لیر کٹنگ دے کر شائن ٹرئٹمنٹ لیا۔

"آپکی شادی ہو رہی ہے؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

اسکو نیل آرٹ بلکل پسند نہ تھا مگر اس پیکج میں وہ بھی ایڈ تھا، اسکارات والا ڈریس بلیک تھا مگر سیلون والی لڑکی نے سی ویڈ نیل پینٹ سلیکٹ کیا، وہ انگلش میں ہی بات کر رہی تھی۔

"ایسا ہی سمجھیں"

روشانے نے خفیف سا مسکراتے جواب دیا۔

"آپکی سکن بہت گلوئنگ ہے پر آپ کیئر نہیں کرتیں۔"

وہ اسکے نیل پینٹ کو لگاتے بتانے لگی۔

"ٹائم نہیں ملتا۔ہائے داوے کیا میں تھوڑی چینج ہوئی ہوں یا پہلے جیسی بورئنگ لگ رہی ہوں"

روشانے نے اپنے بالوں کو سہلاتے مرر میں اپنا عکس دیکھتے پوچھا تو وہ لڑکی ہنسی۔

"آپ بہت چارمنگ لیڈی لگ رہی ہیں، آپکے مسٹر یقینا آج نہیں بچنے والے"

روشانے نے اسکی بات پر منہ بسورا، اب اتنا بھی اس لڑکی کو فری ہونے کی کیا ضرورت تھی۔

"ہنہ۔اس نے ابھی میرا مسٹر نہیں دیکھا ورنہ چینخیں تو اسکی ساری آج ہی نکل جاتیں۔"

روشانے نے من ہی من میں گھورتے سوچا پھر نیل پینٹ ہونے کے بعد روشانے بلکل ریڈی تھی۔

پیمنٹ کیے وہ سر پر اسکارف لیے وہاں سے نکل کر گاڑی تک آئی اور اندر بیٹھی۔

ZUBIMOVELSZONE.COM
SAMARWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMARWAMIRZANOVELS.COM

"پہلے پارس کے لیے کوئی گفٹ خریدنے جاتی ہوں پھر شیز اکو کال کروں گی۔خود تو کنجوس مسٹر نے پیسوں کے سوا اب تک کوئی گفٹ نہیں دیا۔میں ہی پہل کر دیتی ہوں"

روشانے نے ساری پلاننگ ترتیب دی اور سب سے پہلے شیز اکو کال کی،وہ آج پورا دن فشی ڈونا میں بولائی بولائی گم صم ہی گھومتی رہی تھی،جبکہ شاہ تاج نے آج مسلسل دو گھنٹے فشی ڈونا کی ایک ٹیبل گھیر کر لیپ ٹاپ بہانے کو سامنے رکھ کر بیٹھے بیٹھے نو کافی کے کپ پی لیے تھے،پر وہ اپنی بیٹی کو دیکھنے سے اب بھی نہ تھکا تھا،آج تو اسکے مجرم کو اچھی نانی بھی یاد دلا رکھی تھی۔

آخر سٹاف نے نووی کافی کے بعد اس بندے کی شیز اکو شکائیت لگائی جس سبب وہ خود شاہ تاج عالمگیر والے ٹیبل تک آئی۔

شاہ تاج نے خالی مگ میز کی سطح پر رکھتے آنکھیں اٹھائیں جہاں شیز ا اسکے سامنے آکر کھڑی تھی۔

"اسلام و علیکم! دسویں کافی آپکو یہاں نہیں ملے گی سر۔ پلیز یہ آپکے لیے بلکل سیو نہیں۔ میں تو فورسے اوپر کی پر میشن نہ دیتی مگر میرے سٹاف نے مجھے بتایا ہی ابھی ہے"

شیزا کی فکر پر وہ اپنی جگہ سے اٹھے، انکی براون آنکھوں میں نرمی اور شفقت تھی، وہ بہت ہنڈسم تھے، کافی ہیوی مسلز والی جسامت کے ساتھ چہرہ بھی بہت خوبصورت تھا اور شیزا کو یہ خوبصورتی ماں باپ کے حسین ہونے نے ہی عطا کی تھی۔

"میں بیس بھی پی لیتا ہوں۔ کام کا سٹریس فیل نہیں ہوتا۔ دسویں کافی کی پر میشن اگر تم نہیں دے رہی تو اپنے ریسٹورنٹ کی بیسٹ فش ڈش سرو کرو مجھے۔ کافی نام سنا ہے یہاں کا"

وہ نرمی سے مان گئے تو شیزا کو تسلی ہوئی۔

"شیور۔ ریحان بھائی آپکو مینو دیکھا دیتے ہیں"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

شیزا کہہ کر جانے لگی جب وہ گلا کھنکا کر روک بیٹھے۔

"تم دیکھا دو۔ میری بیٹی تمہاری عمر کی ہے اس لیے گھبرانے کی ضرورت نہیں"

شیزا اور پاس کھڑے ریحان دونوں کے منہ کھل گئے کیونکہ شاہ تاج ابھی خود اتنا ینگ تھا کہ اسکی بچی کا سوچنا واقعی حیرت زدہ کرنے کا موجب بنا جبکہ شاہ تاج بھی دونوں کی حیرت پر محظوظ ہوئے۔

"سچ میں آپکی بیٹی میرے جتنی ہے؟"

شیزا نے معصومیت سے یقین چاہا، اس شخص کے دل میں اس سادگی کو دیکھتے ٹیس سی جگی۔

"ہاں۔ کیوں لگتا نہیں کیا؟"

وہ زرا شوخے ہوئے۔

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"نہیں کیونکہ آپ کافی ینگ لگتے ہیں۔ خیر یہ رہا مینو۔ آپ دیکھ لیں۔ جو اچھا لگے ریحان بھائی کو بتا دیجئے گا"

شیز انے اب بھی زیادہ بات نہ کی اور ریحان سے مینو کارڈ لے کر شاہ تاج کی طرف بڑھایا جسے انہوں نے فوری تھاما۔

"تھینکیو فار کمپلیمنٹ۔ ویسے میرے ساتھ کمپنی بھی دے دو۔ ایکچولی میں اپنی بیٹی کے بناڈنر کرتا نہیں ہوں اور آج وہ میرے پاس نہیں۔ مجھے اسکی کمی فیل نہ ہو بس اس لیے میرے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاو گی؟"

شیز انے فوری انکار کرنا چاہا مگر نا جانے کیوں شاہ تاج کی آنکھوں میں پھیلے اصرار پر اسکا انکار ماند پڑا۔

"اوکے"

شیز انے فوراسر ہلایااور سامنے ہی بیٹھی،ریحان نے مطلوبہ آرڈر لیااور کچن حال کی طرف چلا گیاجبکہ شاہ تاج نے اس دس منٹ کے بیچ بس شیز اکی آنکھوں کی ویرانی محسوس کی۔

وہ بس ساتھ دینے کو کھا رہی تھی لیکن شاہ تاج عالمگیر کو لگاوہ زندگی میں پہلی بار زائقوں سے ملے ہیں،محبت اور اپنے پن کا یہ زائقہ انکی زندگی سے برسوں تک خارج تھا۔

"تھینکیو۔میں پھر آسکتاہوں۔جب کبھی میری بیٹی میرے پاس نہ ہوئی؟"

جانے سے پہلے انہوں نے شیز اکوایک چاکلیٹ دی،وہ دھیماسا مسکرا کر وہ چاکلیٹ لیے سر ہلا گئی۔

"شیور۔فشی ڈوناسب کے لیے ہمیشہ کھلا رہتاہے۔ہیو آگڈ ایوننگ"

وہ انھیں کہہ کر وہاں سے گئی اور شاہ تاج کا دل مانو پیٹ سے زیادہ سیر ہوا،کاونٹر پر آکر شیز انے وہ چاکلیٹ کچھ سوچتے ہوئے اپنے بیگ میں رکھی

تبھی روشانے کی کال پر اس نے فوراسے فون نکال کر کال پک کی، روشانے نے پارس کے لیے گفٹ لے لیا تھااور وہ ابھی بھی مال میں ہی گھوم رہی تھی۔

"میری ننھی جان۔"

فون لگتے ہی روشانے کی آواز بھری اور شیز اکا دل۔

"اب سخت جان ہوں باجی۔ ننھی نہیں"

وہ اخیر حد تک تلخ تھی۔

"سخت جان مت بنو۔بس مضبوط رہو شیزا۔خوشی کے کسی در کو خود پر بند مت کرنا۔ آہل بہت جلد تمہاری ساری اداسی کو ختم کر دے گا۔بس اسے موقع دینا۔ٹھیک ہے ناں؟"

روشانے کی تمہید پر شیز اپھیکا سا مسکائی۔

"آہل بہت اچھے ہیں۔ لیکن میں اچھی نہیں اب۔ آپکے فشی ڈونا کی ذمہ داری نہ ہوتی تو میں کہیں دور چلی جاتی اپنا بد نما وجود لے کر۔ باجی میرے سامنے آہل کا نام مت لیجئے گا دوبارہ۔ اب میں خود تک کو بھول جانا چاہتی ہوں"

روشانے تو اسکی ناامیدی پر پریشان ہو گئی۔

"فضول سوچنے اور بولنے کی ضرورت نہیں۔ بڑی بہن صرف لاڈ نہیں کرتی، ڈانٹتی بھی ہے اور ضرورت پڑے تو مارتی بھی ہے۔ کچھ نہیں ہوا جو تم ایسے اداس آتما بنی ہوئی ہو۔ سب ویسا ہی ہے۔ بلکہ اب بہت خوبصورت ہونے والا ہے۔ میرا بھروسہ ہے ناں تمہیں؟"

روشانے کے آخری سوال پر وہ کرب زدہ ہوئی، آنکھیں بھرنے سی لگیں۔

"ج۔جی باجی"

اسکی آواز لرزی۔

"رو مت میری جان۔ بس کل سب بدل جائے گا آئی پرامس۔ آہل ہے ناں تمہارے پاس۔ تمہیں جتنی تکلیف سہنی پڑی یقین کرو وہ آخری سانس تک مداوا کرے گا۔ وہ تم سے بہت پیار کرتا ہے۔"

روشانے نے اسے امید کی کرن دیکھائی جسکی بینائی اجڑی تھی تو آنکھیں بین زدہ۔

"میں بھی بہت کرتی ہوں لیکن پیار سے کچھ نہیں ہوتا باجی۔ خیر چھوڑیں۔ آپ ٹھیک ہیں؟ خوش ہیں۔ کب ملنے آئیں گی مجھ سے"

شیزا اس سب کے بارے بات کرنے پر رضامند نہ تھی تو روشانے نے بھی اصرار نہ کیا۔

"میں ٹھیک بھی ہوں اور خوش بھی۔ ہم جلد ملنے والے ہیں۔ بس کچھ دن میری جان۔ اپنا خیال رکھو۔ اور خبردار اگر تم اس منحوس آدمی کے سبب

روئی۔ بھاڑ میں جائے وہ خبیث۔ کسی کی کسی بات پر سوچنے کی ضرورت نہیں۔ اللہ پر یقین رکھو"

روشانے کی ڈھارس پر شیز اکچھ بہتر ہوئی پر ابھی بھی اندر سے شکستہ تھی۔

"جی باجی۔ بہت یقین ہے۔ میں آپکو بہت مس کر رہی ہوں۔ پلین بنائیں آنے کا۔ کسی سے گلے لگ کر بہت رونا ہے۔ ہے مجھے۔ وہ بس آپ ہو سکتی ہیں۔ پلیز ایک دن کے لیے ہی سہی یہاں آجائیں۔"

شیز انے جس تکلیف کے سنگ التجاء کی وہ روشانے کو تڑپا گئی۔

"روئیں تمہارے دشمن۔ سمجھی۔ اور بہت جلد تمہیں ایسا گلے لگنا نصیب ہو گا جو تمہاری تکلیف اور ساری تھکاوٹ تم سے چھین لے گا۔ بس خود کو سنبھالو"

روشانے کی تاکید پر وہ سنبھل گئی پر بس کہنے کو جبکہ اس سے بات کرنے کے کتنی دیر بعد تک روشانے کافی افسردہ رہی۔

.._____..

آہل، ویلنگٹن سے کراچی نکل چکا تھا۔ سولہ گھنٹے کی فلائیٹ تھی اور ائیر پورٹ انٹر ہوتے ہی اس نے حاتب کو انفارم کر دیا تھا، حاتب کا پورا دن بزی رہا کیونکہ ابراہیم کے یہاں نہ ہونے کے سبب اسکے حصے کے بھی سارے کام خود کرنے پڑے، پھر کچھ دیر جیم کرنے کے بعد شاور وہیں لیتے ہی مغدام پیلس کے لیے نکلا، اپنے سٹے ہاوس کے بجائے جناب مین بلڈنگ کی طرف متلاشی نگاہوں سے بڑھے، عمائمہ ابھی بھی کچن میں پریسہ کے ساتھ کھانا بنانا سیکھ رہی تھی جبکہ ہاشم مغدام لاونج میں ہی اپنے دو مہمانوں کو ڈیل کر رہے تھے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب نے بابا کو بزی دیکھتے اس طرف منہ کرنا بھی مناسب نہ سمجھا اور سیدھا کچن کی طرف لپکا، پری نیوڈنر سیٹ ملازمہ کے ساتھ نکلوانے ہی نکل رہی تھیں تبھی اپنے بے شرم بچے کو دیکھتے ہی ملازمہ کو آگے جانے کا کہا اور خود

فوراسے حاتب کا کان دبوچا، انطالیہ کا امیر، ممی کے ہاتھ سے کان چھڑواتا بھی آفت لگ رہا تھا۔

"اب اس ظلم کی وجہ پری؟"

حاتب نے معصومیت کے اگلے پچھلے ریکارڈ توڑے حالانکہ پریسہ کا یہ بچہ معصوم لفظ کا میم بھی نہ جانتا تھا۔

"وہ جو میرے سامنے عمائمہ کی گال پر کس کی، میری نازک جان، بے شرم جان کب سے بن گئی یہ بتاو"

پری کا خفا ہونا اور لگنا مختلف باتیں تھیں جبکہ اس وقت وہ خود بھی مسکراتی نظر آرہی تھیں تو بچے نے کیا خاک شرم کھانی تھی۔

"پیدا ہی بے شرم ہوا تھا پریسہ مغدام۔ رہی بات عمائمہ کی تو پری آپ بھول رہی ہیں وہ میری بیوی ہے۔ اب اس پر پیار آئے تو کیا میں اسے پہلے الگ لے کر جاوں پھر پیار کروں۔ ایسے تو آپکے نخریلے بیٹے کا موڈ بدل جائے

گا۔اور سن لیں، یہ تکلف مجھ سے نہ ہو گا۔ جہاں مجھے اس پر پیار آئے گا وہیں اسکا اظہار کروں گا۔ آپ لوگ اپنی آنکھیں پھیرنے یا بند کرنے کی عادت ڈال لیں براہ مہربانی"

حاتب کا کان چھوڑ کر پریسہ کا دل چاہا اسکے منہ پر ہاتھ رکھ دیں، بچاری ماں شرما کر چہرہ چرا گئی پر انطالیہ کے امیر کو حیانہ آئی۔

"یا اللہ۔ کیسی اولاد پیدا کر دی میں نے۔"

پری جلدی سے جان چھڑواتے بڑبڑا کر بھاگیں تو وہ پیچھے سے قہقہہ مارے ہنسا۔

"انٹیک اولاد۔۔۔ویل ڈن ممی۔۔ گڈ جاب"

ماں کو شاباشی دیتے وہ اس وقت ایک ہنستی مسکراتی سنہری آفت ہی لگ رہا تھا جبکہ پری بھی ہنستی دیکھائی دیں۔

جناب اندر گھسے تو وہ چولہے پر چڑھے پاٹ میں لگے دم کو اتارتی ایکسائٹمنٹ سے پیچھے ہوتی حاتب کی بازووں میں جا قید ہوئی، فوراسے گردن موڑی۔

"کیا بنا رہی ہو۔ چھوڑو اسے"

حاتب نے اسکے ہاتھ سے پاٹ کا کیپ لے کر واپس لگایا اور عمائمہ کو پکڑ کر اپنی طرف پلٹایا۔

"وہ۔۔ میں نے پریسہ مما سے بریانی سیکھی ہے۔ اسی کا دم ہٹا رہی تھی۔ ٹیسٹ کرنے دیں مجھے"

وہ حاتب کی گرفت میں مچلی، اف جان کو آتی تھی یوں۔

"مجھے صبح سے ٹیسٹ نہیں کروایا تم نے"

حاتب کے غصیل ہونے پر وہ دم سادھ گئی۔

"ک۔۔ کیا۔؟"

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ گھبرائی۔

"اپنا زائقہ"

حاتب نے اسکے گلابی ہونٹوں پر ڈائریکٹ نظر ڈالتے اپنے نچلے لپ کو جیسے دبایا، اسکی حرکت پر عمائمہ کی آنکھیں ساکن ہوئیں، جبکہ دل کی دھڑکن کانوں میں اتر آئی۔

"ح۔۔حاتب پیچھے ہٹیں۔ سیم ہوں ویسی ہی۔ مجھے دم ہٹانے دیں"

وہ جلدی سے اسکا حصار جھٹک کر پلٹی، حاتب نے اب اسے عقب سے اپنے شدت بھرے حصار میں لیا۔

"ہاں میرا بے شک دم نکل جائے"

حاتب نے اسکی گردن سے لگتے سرگوشی کی جبکہ وہ مسکائی حاتب کے ہونٹوں کی گردن کی جلد پر کی گئی نرم گستاخی پر تھی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"اللہ نہ کرے۔"

وہ زرا پیچھے کو پلٹی، حاتب نے آگے کو جھکنا چاہا ہی جب عمائمہ نے چہرہ پیچھے کر لیا۔

"رخصتی تک اب صبر کریں۔ صبح بھی آپ نے مجھے ممی کے سامنے ریڈ کر دیا۔ ابھی کچھ کیا تو پریسہ ممی کے سامنے پھر ریڈ ہو جاوں گی ناں۔ یہ بہت امبیریسنگ ہے"

وہ اپنی مشکل بتانے لگی، حاتب نے اسکو پکڑ کر اپنے روبرو کیا اور اسکی دونوں گالوں پر زور والی کس کی، ایون دانتوں کا ہلکا سا یوز بھی بھرپور کیا۔

"یہ امبیریسنگ نہیں ہونا چاہیے عمائمہ۔ میں ہرٹ ہو سکتا ہوں اگر دوبارہ تم نے ایسا کیا"

حاتب کے لہجے کی ناراض لہر پر وہ جلدی سے اسکے سینے میں چھپ گئی، ایسے تو جان لے تب بھی معافی پا جائے۔

"نہیں کروں گی۔"

وہ سرگوشی میں بولی تو حاتب نے بازو مزید جکڑ لیے۔

"چلو اب چیک کرواو۔۔۔(عمائمہ ڈر کر اسکے سینے سے جدا ہوئے صدمے سے دیکھنے لگی)اپنا نہیں بریانی کا زائقہ۔اسکے بعد چلو تمہارا ایڈمیشن فارم آچکا ہے۔اسے آج ہی فل کرنا ہو گا اور وہ بھی میری باہوں میں"

حاتب اسکی آخری حوالے سے پھر جان لبوں پر لے آیا جبکہ عمائمہ کے گال تو اب بھی سرخ ہو چکے تھے۔

"آپکی باہوں میں ایڈمیشن فارم کیسے فل ہو گا؟"

وہ حصار سے نکل کر ڈرے ڈرے لہجے میں پوچھتی دم ہٹانے لگی۔

Zubinovelszone.com
SAMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"میں ہوں ناں۔نا ممکن کو ممکن کرنا آتا ہے۔اپنی گالوں کو سنبھالو کیچپ ہو رہی ہیں۔پھر پری میرا دوسرا کان بھی مڑور دیں گی مفت میں۔حالانکہ میں نے کچھ کیا بھی نہیں۔میں معصوم بچارا"

جناب تاکیدیں کرتے بڑبڑاتے تاڑتے، حسرت بھری آہیں لیتے کچن سے نکل لیے جبکہ عمائمہ ہنس کر اپنا کام واپس کرنے لگی،ہاں اسے حاتب لمحہ بہ لمحہ جان سے پیارا ہو رہا تھا اس میں کوئی شک نہ رہا تھا۔

..._____..

"بس بھی کریں مام۔کیا بچے کی جان لیں گی۔کیا بتاوں آخر آپکو اب؟"

کافی بیٹ کرتے آبیل نے سراسر گھبراتے ہوئے آسیہ کے بمبارگن سے سوالوں کے آگے ہار مان لی، آسیہ سب جان چکی تھیں پر اک بار آبیل کی خوشی جانبے کو بیقرار تھیں۔

"یہی کہ تم نے اپنی زندگی کے ساتھ کیا کر لیا ہے؟"

آسیہ کی آواز اس بار مدھم پڑی۔

"خوبصورت کیا ہے۔وہی میرا سکون تھی جسے میں نے کبھی ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کی۔پلیز مما یہ سب فکریں چھوڑیں اسکا بہت خیال رکھیے گا۔کیا کر رہی ہے وہ؟"

آبیل نے کافی بنائی اور لاونج میں آکر بیٹھا،یہ چھوٹا سا اسکا ذاتی گھر تھا جو ہوسپٹل اور کلینک کے بہت قریب تھا۔

"اپنی جان سے بڑھ کر خیال رکھ رہی ہوں۔تھوڑی ڈاون رہی ہے پر شی از سٹرونگ گرل،ابھی لان میں اپنی کٹن کے ساتھ واک کر رہی ہے"

موہنی کے نارمل ہونے کی خبر آبیل کو تسلی دے گئی اور خوشی بھی کہ شاید وہ اسکے لیے بہتر ثابت ہو رہا ہے۔

"آئی رئیلی مس ہر۔"

آبیل نے کاوچ پر نیم دراز ہوتے جذبات سے بھری سرگوشی کرے آسیہ کو متبسم کیفیت میں مبتلا کیا۔

"وہ بھی یقینا تمہیں مس کر رہی ہے۔اچھا سنو تمہارے ڈیڈ کے ایک دوست نے سویڈن میں ایک ماہر آئی سپیشلسٹ کا کارڈ بھیجا ہے مجھے۔وہ کہہ رہے تھے اگر آبیل ایک بار ان سے کنسلٹ کر لے تو شاید اسکی آنکھوں کی کنڈیشن بحال کرنے کی کوئی صورت نکل آئے۔میں نے وہ کارڈ تمہیں واٹس ایپ کیا ہے تم اس کا نمبر آڈیو سافٹ ویئر سے نکال لو"

آبیل نے سر ہلاتے ممی کی بات سنی،وہ ایسا کئی بار کر چکی تھیں مگر آبیل کچھ خاص توجہ نہ دیتا تھا لیکن اس بار دل چاہا کچھ سنجیدہ لے ہی لے۔

"اوکے میں چیک کر لوں گا۔موہنی کو فون دیں۔اسکی آواز سننا چاہتا ہوں"

آسیہ نے فورا سے موہنی کو پاس بلانے کا اشارہ کیا،وہ کٹن کو لان میں اتارتی ممی کے پاس آ رکی۔

"تمہارا موہنا"

آسیہ نے اسے فون دیا اور خود بھاگ کر آتی کٹن کو لیے اندر چلی گئیں کیونکہ باہر اب اندھیرا پھیل رہا تھا، موہنی وہیں کرسی پر ٹک گئی۔

"آپ کو پورے دن میں زیادہ میسج نہیں کر سکی موہنا کیونکہ میں زیادہ ٹائم سوئی رہی۔ لیکن جب سے جاگی ہوں آپ آنکھوں کے سامنے سے ہٹ ہی نہیں رہے"

اپنی بے بسی بتائے وہ رو دیتی جب آبیل کے مسکراتے ہوں نے موہنی کے آنسو چھین لیے۔

"آنکھوں کے سامنے جو میری آرہی ہے وہ اچھی کنڈیشن ہے ناں؟"

موہنی اسکے سوال پر رونا بھولے ہنس دی۔

"ہاہاجی موہنا"

Zubiinovels Zone.com
SUNRWA MIRZA NOVELS
WWW.SUNRWAMIRZANOVELS.COM

وہ بلش کی، وہ بھی کیا۔

"تھینک گارڈ۔ میں ڈر گیا تھا"

وہ شرارت پر آمادہ تھا، موہنی کا دو باتوں سے ہی دل مہکا گیا۔

"پین کم ہوا؟"

وہ سنجیدہ اور فکر مند تھا۔

"ہمم۔ کافی بہتر ہے۔ میں نے صبح یہ تو پوچھا ہی نہیں کہ آپکو تو پین نہیں کوئی۔ پیٹ میں۔ پیروں میں۔

وہ آپکے رونے کو میں پتا نہیں کس کس بات سے ریلیٹ کرتی رہی۔ مجھے لگتا ہے میرے پاس سوچنے کو بس آپ رہ گئے ہیں اب"

موہنی کی فکروں پر وہ کیونکر نہ مسکراتا، گویا یہ کیفیت، یہ فیلنگ بہت پیاری تھی کہ وہ صرف اسکا سوچ رہی ہے۔

"مجھے کوئی درد نہیں موہنی۔مجھے سوچ سکتی ہو۔تمہارا حق ہے"

وہ اسے کھلی اجازت دے گیا۔

"کتنا پیارا حق ہے ناں"

وہ دل و جان سے مسکائی۔

"آپ بہت پیارے ہیں موہنا"

وہ اسے چپ محسوس کیے بولی تو جناب کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔

"یاد نہیں۔عرصہ بیتا خود کو دیکھے"

وہ اس فسوں کو توڑنے کی غرض سے بولا پر موہنی پھر بھی مسکرا دی۔

"میں آنکھیں ہوں ناں۔تو مان لیں جب میں نے کہہ دیا"

وہ استحقاق بھرا لہجہ لیے آبیل کا دل مٹھی میں بھر گئی۔

"مان لیا۔"

سر خم کر دیا گیا، محبت کا سہی آغاز تو اس نقطے سے ہوا وہ بھی دونوں طرف۔

"بس اس سے زیادہ بات نہیں ہو گی۔ پھر میرا دل کرے گا آپ کہیں سے آجائیں۔ اس لیے میں کال بند کر دوں؟"

اسکی اجازت طلبی میں اک درد تھا، جو آبیل کو بڑی شدت سے محسوس ہوا۔

"کر دو میری گڑیا"

آبیل نے پھر سے اجازت دی۔

"جان کہیں"

وہ فرمائش کرنے میں بے باک ثابت ہوئی، وہ ہلکا سا مسکرایا۔

"میری جان"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

موہنی کے مرجھائے چہرے کو جیسے پھر سے جان مل گئی تھی ان دو لفظوں سے۔

"تھینکیو موہنا۔بائے"

آہستگی سے کہہ کر کال کاٹ دی جبکہ آبیل اسحاق جانتا تھا اگلی کال تک اسکے دل کی دھڑکن توازن نہ پکڑ سکے گی۔

..._____..

"جب سے آئی ہوں کوئی نوٹس ہی نہیں لیا۔ہنہ۔بندہ یہی کہہ دے او روشانے یو لک چارمنگ۔اس سیلون والی آنٹی کو کونسا چارم دیکھائی دیا جو اس بندے کو نہیں دیکھائی دے رہا۔آٹھ بجنے والے ہیں۔ایسی ہوتی ہے گولڈن نائیٹ۔ابھی تک سر فائلوں میں گھسا کے بیٹھے ہیں مسٹر پارس"

سبھی سٹاف اب ڈنر کے پلین بنا رہا تھا اور روشانے، آفس میں باہر سے جھانکتی پارس کی بے توجہی پر جل سلگ رہی تھی، جبکہ پارس عیسی مغلانی اس

لڑکی میں آتے زرا برا بر بدلاو کو فیل کرنے والا ایسا تھوڑی تھا کہ اسکی تیاری محسوس نہ کر پاتا۔

اگر کہا جائے وہ خود ہی نروس ہو رہا تھا تو غلط نہ ہو گا، لیکن یہ نرو سنینس زیادہ طویل چلنے والی نہ تھی۔

"پارس۔ڈنر کا کیا پلین ہے۔یہیں کرنا ہے یا باہر؟"

اپنا کام سمیٹے کچھ دیر باہر ٹہلنے کے بعد وہ دل کے ہاتھوں مجبور اسکے آفس میں دروازہ زرا سا کھول کر جھانکی۔

"گاڑی میں ویٹ کرو۔میں آرہا ہوں"

مصروف انداز میں جواب دیا گیا، روشانے کی نظر اسکے بڑے سے گلاس میز پر پڑے ڈائس شیپ ڈیکوریشن پیس پر تھی، کہ اسے اٹھا کر اپنے سر پر دے مارے۔

Zubiniovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"آر یو شیور؟"

روشانے کی بگھڑی ٹون پر پارس نے اپنا فون اور گاڑی کی چابی اٹھائی اور اٹھ کر روشانے کی طرف آیا، سی ویڈ کلر کی شرٹ اور بلیک سلم فٹ جینز میں ملبوس رولنگ چیئر کی بیک پر لٹکی اپنی بلیک جیکٹ اٹھاتے وہ سادہ سے حلیے میں بھی چلتی پھرتی قیامت لگ رہا تھا۔

"یہ کیسا سوال ہے؟"

پارس کی نظریں روشانے کے چہرے کی کچھ خاص نفاست اور نرماہٹ پر تجسس سے دوڑیں۔

"آپکو پتا ہونا چاہیے"

ہاتھ سینے پر لپیٹ کر جتایا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"ہمارا ڈنر ارینجنڈ ہے جل پری۔ اور بہت سپیشل ہے۔ ہم وہ نائیٹ سٹے گفٹ پاس یوز نہیں کر رہے۔ میں ہماری اتنی سپیشل نائیٹ کسی پبلک پلیس پر نہیں چاہتا"

روشانے کے بازو کھولتے پارس نے اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے، وہ پلکیں جھپکاتی لبوں پر بکھری مسکراہٹ کے سنگ اسے تکنے لگی۔

"پ۔۔ پھر؟"

ایکسائٹمنٹ سے روشانے کی جان جا رہی تھی۔

"پھر یہ کہ تمہیں خود چل کر دیکھنا ہو گا۔ تم آل ریڈی بہت کیوٹ ہو۔ یہ سب کرنے کی کیا ضرورت تھی؟"

پارس نے اسکی شیپڈ بھنویں جب نوٹس کرے اپنی انگلی پھیری تو وہ چھینپ سی گئی۔

"کیوٹ نہیں لگنا تھا اس لیے (انکو کون بتائے میں ہاٹ لگنا چاہتی ہوں)"

روشانے نے ادھر ادھر نظریں گماتے بتایا اور آدھی بات منہ میں دبا لی، پارس نے اسکی ٹھوڑی پر ہاتھ کی گرفت بناتے اسکا چہرہ اوپر کرے اپنے چہرے تک لایا، اف ان دو کی نزدیکی نشہ آور تھی۔

"جو لگنا چاہتی تھی وہی لگ رہی ہو"

بھاری لہجے میں کہتے ہی پارس اسکی خوبصورت اسکارف سے باہر چھلکتی جبین چومتے جیسے مسکرایا، بس پارس کی اتنی سی بہکی مسکراہٹ ہی روشانے کا کام تمام کر گئی۔

"پارس"

مبہوت لہجے میں وہ پارس کے اپنی ٹھوڑی پر جمے ہاتھ کو پکڑے پکاری۔

"یقین نہیں آرہا؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس اسکی آنکھوں میں تیرتے شوق سے مسمرائز ہوا، بھاری آواز مدھم پڑی۔

"آپکی آنکھوں کی خماری دیکھ کر تھوڑا تھوڑا یقین آرہا ہے"

آدھی چہرے اور اک گال والی شرارتی مسکراہٹ لبوں پر بکھیرے پارس کے سحر کے زیر اثر جواب دینے کی کوشش کی۔

"تو چلیں، آجاو"

ہاتھ ہٹایا، ایک ہی ہاتھ میں جیکٹ، فون اور چابی لیے دوسری مہکتی مضبوط ہتھیلی روشانے کے سامنے پھیلائی، ہچکچاتی ہوئی روشانے کے اپنا ایکسائٹمنٹ سے لرزتا ہاتھ پارس کے ہاتھ میں رکھنے کی دیر تھی کہ پارس کے گرم ہاتھ نے اسکی کپکاہٹ اپنی مضبوط گرفت میں لے کر کم کی اور ہاتھ کی پشت اٹھا کر اپنے ہونٹوں تک لانے کے بیچ روشانے سے انچ بھی نظر نہ ہٹا سکا۔

روشانے کو لگا جتنی وہ خماری میں ہے، اسکا ہاتھ چبا جائے گا، جیسے جیسے اسکا ہاتھ پارس کے ہونٹوں تک جا رہا تھا، روشانے کا حلق سوکھ رہا تھا کیونکہ پارس کی آنکھوں میں جنونیت ہلکور رہی تھی۔

پارس نے اسکے ہاتھ کی پشت کو ہونٹوں سے لگاتے پہلے اپنی زبان ٹچ کی پھر جیسے اسکے ہاتھ کی جلد سک کی، روشانے کا دوسرا ہاتھ گھبراہٹ کے سنگ اپنی گردن کے اطراف جا جما، فوراً اپنا ہاتھ پارس کے ہاتھ سے کھینچ کر تیزی سے آفس سے نکل گئی جبکہ پارس اسکے بھاگنے پر بہت مشکل سے اپنا قہقہہ روک سکا، اور دبا دبا مسکراتا، نیلی آنکھوں کا خمار زرا کم کیے اپنے پر وقار انداز میں آفس سے نکلا، وہ لڑکی شاید باہر دوڑ چکی تھی۔

اپنے ہاتھ کو دیکھ کر اسکی جان ہوا ہو رہی تھی اوپر سے پارس کی یہ حرکت دل کو بری طرح دھڑکا چکی تھی، روشانے جو بہت آگے تک کا سوچ چکی تھی، پارس کی بس اتنی حرکت پر اب جسم سے جان نکل گئی۔

"ایسے کون کس کرتا ہے بھلا۔ضرور یہ سنگاہ پور سے سیکھ کر جو آئے وہ رومینس ہے۔چیچپا رومینس۔اللہ جی میری ہوا ٹائیٹ کیوں ہو رہی ہے۔ایسے لگ رہا ہے اگر اس بلش منہ کے ساتھ میں نے انکو دیکھا تو صدمے سے گر پڑوں گی۔اور اگر انہوں نے میرا مزاق اڑایا۔۔۔۔نہیں پلیز۔اف روشانے بچوں کی طرح بیہیو مت کرو۔۔۔۔اٹس جسٹ آہینڈ کس۔۔۔"

روشانے نے گاڑی میں بیٹھتے خود کو کافی ملامت کرے فضول کی گھبراہٹ سے نکالا پر پارس کے ساتھ آکر بیٹھنے پر بچاری کی ساری محنت پھس ہو گئی۔

"تم بھاگ کیوں آئی۔؟"

پارس نے جیکٹ پیچھے پھینکتے جب اپنی شرٹ کی ٹائیٹ آستینوں کے کف چڑھاتے زرا اوپر کھینچ کر سٹیرنگ سنبھالتے پوچھا تو روشانے کی نظر اسکی بازو پر ٹک گئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ویسے ہی آگئی۔بھاگنا اچھا ہوتا ہے صحت کے لیے"

پارس نے اسکی گھبراہٹ سے جی بھر کر محظوظ ہوتے جب اپنی شرٹ کے دو بٹن کھولے،روشانے نے حلق تر کرنے کو حواس باختہ ہوتے تھوک نگلا۔

"تمہاری صحت آل ریڈی اچھی ہے روشانے۔گیو می یور ہینڈ"

پارس نے گاڑی اسٹارٹ کرنے کے ساتھ ایک ہاتھ جب پھر روشانے کے سامنے پھیلایا تو وہ دونوں ہاتھوں کو جلدی سے سینے پر باندھ گئی۔

"ک۔۔کیوں چاہیے ہاتھ؟"

وہ پر اعتماد ہونے کی کوشش میں ہکلا سی گئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ہولڈ کرنے کے لیے۔اور کیا میں تمہارا ہاتھ کرائے پر دے دوں گا؟ہائے داوے تم نیلی پیلی کیوں ہو رہی ہو۔آر یو اوکے۔تمہارے ماتھے پر اتنی ٹھنڈ میں پسینہ۔رکو گاڑی روکتا ہوں"

پارس شرارتی سے اندر ہی اندر مسکرائے اوپر سے فکر جتاتے گاڑی روکنے ہی لگا جب وہ جلدی سے اسکی بازو پکڑے ساتھ جا لگی۔

"گاڑی مت روکیں۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔ بھوک لگ رہی ہے۔ بھوک لگے تو میرا یہ حال ہو جاتا ہے پارس۔"

وہ جیسے اسے یقین دلاتی قریب سرک آئی، پارس سے ڈرائیونگ پر دھیان دینا زرا دیر نا ممکن ہوا پر جناب نے فوری اپنے بھٹکتے احساسات کو سنبھال لیا۔

"جب تک ہم ڈنر وینو تک پہنچتے ہیں۔ ایٹ می"

پارس نے اسکی گال سے گال رب کرے نشیلے انداز میں آفر کی، روشانے نے جبرا اسی سمائیل دی پر اس سمائیل کے سارے رنگ اڑے تھے۔

"آ۔۔ آپکو کھاوں۔۔ پر آپ تو ڈرائیونگ کر رہے ہیں"

روشانے نے بچارگی کے سنگ جواب دیا، گو بچاری کا خون خشک کرنے میں یہ آدمی زرا پیچھے نہ ہٹ رہا تھا۔

"روک دیتا ہوں گاڑی۔"

پارس نے جان بوجھ کر لپ لاک کرنے کی کوشش کی پر روشانے پہنچ سے دور سر کی کیونکہ اس وقت اس کے اندر ایک جاسوس انویسٹیگیٹر جاگا تھا پارس کی خماریوں پر ریسرچ کر رہا تھا۔

"ضرور یہ سنگاہ پور سے کوئی کار رومینس بھی سیکھ کر آئے ہیں تبھی بار بار گاڑی روکنے کا کہہ رہے ہیں۔ انکی نیلی لووی ڈوئی آنکھیں اتنی ڈراونی لگ رہی ہیں اللہ جی جیسے مجھے اٹھا کر ایک ہی بار نگل لیں گے۔ کنٹرول روشانے۔ کیونکہ یہ آدمی آج واقعی تجھے کھالے گا۔۔۔۔ اوئی ماں۔۔ اور پھدک روشانے کی بچی۔ اور جا کر باڈی ویکس کروا۔ بال سٹریٹ کر۔۔۔۔ اوپر سے آج تو میرے ہاتھ بھی شیدے قصائی سے حور پری والے

ہو گئے ہیں میں کیسے بچوں گی۔اب تو بس تم سے امید ہے میرے بیک پین۔۔کہ تم ہی مجھے اس آدمی سے بچالو۔۔۔۔۔۔"

من ہی من میں ڈرتی، خود کو کوستی وہ جلدی سے پارس کی گال پر پیار کرے کرائے کا ہنسی جیسے کہہ رہی ہو۔۔پارس جی گاڑی مت روکیں، میں نے آپکو کھالیا اور میرا پیٹ پھٹنے والا ہو گیا۔

لیکن باخدا پارس عیسی مغلانی اس لڑکی کے چہرے کا اک اک گھبرایا تاثر جی رہا تھا، اندر سے زندہ ہو رہا تھا۔

"بائیٹ می ہیئر"

پارس نے اپنی گردن پر انگلی رکھتے روشانے کی طرف بہکی نگاہ ڈال کر دیکھتے واپس سامنے دیکھا، روشانے نے سر ہلایا اور مرتی کیا نہ کرتی کہ مترادف اسکی گردن میں گھستی ہلکے سے اپنے دانت گاڑے، پارس کا اسکی اطراف جما

ہاتھ بھی کسا اور گاڑی بھی رکی، روشانے نے سہم کر چہرہ اٹھایا تو وہ بہکا آدمی اسے ہی دل و جان سے دیکھنے میں مصروف تھا۔

روشانے کے پورے جسم کی جان جیسے آنکھوں میں اتر آئی۔

"پ۔۔پارس مجھے ناں کار رومینس کچھ پسند نہیں ہے۔ایسا لگتا ہے انسان چوک میں بیٹھا کوئی گناہ کر رہا ہے۔"

روشانے اسکے ارادے سمجھتی جلدی سے گرفت میں مچل کر سمجھانے لگی پر پارس نے اسکی جبین چوم کر جیسے پر سکون کر دیا۔

"می ٹو۔اس لیے رومینس کے لیے بھی آج سپیشل جگہ اریخ کی ہے جہاں گناہ بھی ثواب لگے (اس بیچ پارس نے جیسے مستی سے آنکھ دبائی، روشانے کا دل اچھل کر حلق میں آگیا)۔ابھی تو ہم ڈنر وینو پر آئے ہیں۔"

پارس کی پہلی باتیں جو چراغوں سے روشنی گل کر گئیں وہ آخری تسلی نے واپس جاوداں کی، جلدی سے پارس کا ہاتھ کمر سے ہٹائے وہ باہر جانے کو دوڑی کہ گھبراہٹ کے مارے بناڈور کھولے ہی جا کر شیشے سے سر دے مارا۔

"آہہہ"

پارس نے گردن گمائی تو وہ کراہتی اپنا ماتھا ملنے لگی جو آل ریڈی زخمی تھا، پارس نے جلدی سے باہر نکلتے اسکی طرف آکر روشانے کی طرف کا گیڈ کھولا اور مسکراتی فکر سمیت اسکے دونوں بازو پکڑ کر باہر نکلا جو منہ ٹیڑھا کیے آنکھیں بھیگو چکی تھی، بچت ہو گئی تھی ورنہ اگر زخم پر لگتی تو پارس کی جان پر بن جاتی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ہو کیا گیا ہے روشانے؟ بناڈور کھولے تو چھوٹے بچے بھی گاڑی سے اس سپیڈ سے نہیں نکلتے۔ اگر سٹیچیز پر لگ جاتی۔ کیئر کرتے ہیں اپنی۔ تم اچھی

محافظ ہو۔خود ٹکراتی پھر رہی ہو۔آج پتا نہیں تم مجھے ہوش میں نہیں لگ رہی"

پارس نے اسکے دونوں بازو چھوڑ کر اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرے ماتھے کا اک بار تسلی کے لیے جائزہ لیا جبکہ روشا نے کیا بتاتی وہ اسکی قربت آج چاہ کر بھی ہینڈل نہیں کر پا رہی۔

"اگر تمہیں ہماری نائیٹ کو لے کر۔۔۔۔"

پارس کے بات مکمل کرنے سے پہلے ہی وہ جلدی سے مسکرا کر ہاتھ سے نفی کر گئی۔

"ارے وہ بھی کوئی ڈرنے والی بات ہے پارس۔۔ہم کونسا پہلی بار ساتھ ہوں گے۔اور میں ناں وہ چھوئی موئی ہیروئن نہیں ہوں فلم کی جو ہیرو کے چھونے ہر آدھا گھنٹہ آہیں بھرے گی پھر کانپے گی۔آئی ایم سپر کانفیڈنٹ لیڈی۔"

Zubiinovelszone.com
SANAWA MIRZA NOVELS
WWW.SANAWAMIRZANOVELS.COM

ڈر اور گھبراہٹ سے بھلے جان لبوں پر ہو پر پارس کے سامنے ٹارزن کی فسٹ اولاد نہ بنتی تو اسے روشانے کون کہتا، پارس نے فوری اثبات میں سر ہلائے یوں آمادہ نگاہوں سے دیکھا جیسے سچ میں اسکے بہلاوے میں آ گیا ہو، اندر تو اپنے سحر سے روشانے کی بتی گل کر کے لڈو پھوٹ اور پٹاکے چھوٹ رہے تھے۔

"یس۔یو آر مائی سپر لیڈی۔تو پھر چہرہ ٹھیک کرو۔یہاں میں عیسی کے نام سے جانا جاتا ہوں۔تم بھی مجھے یہی کہنا۔"

پارس نے اسکی گالوں کو ہتھیلوں سے تھپکایا اور زرا پیچھے ہٹا اور اپنا ہاتھ پھر سامنے کیا جبکہ روشانے نے جلدی سے ہاتھ تھما دیا کیونکہ وہ اپنے اندر اٹھتی قیامت کا اعلان نہیں چاہتی تھی۔

وہ لوگ ساتھ ہی پھولوں کی راہداری کراس کرتے اندر گئے جہاں عیسی کو دیکھتے ہی کئی اسکے اسکی عمر سے دگنے دوست احباب جی اٹھتے مسکرائے، وہ

ایک خوبصورت نائیٹ دیسی ریسٹورنٹ تھا جہاں کے وہ سارے اولڈ انکلز نے آج عیسی اور اسکی وائف روشانے کے لیے مزید ارڈنر ارینج کیا تھا۔

کھانے کی تمام وارئٹی خاص طور پر حلال رکھی گئی ورنہ ان سب میں سے زیادہ تر غیر مذہب اور کچھ بھی کھا لینے والے تھے۔

روشانے کی گھبراہٹ تب مسکراہٹ بنی جب ان سب انکلز اور ماڈرن آنٹیز نے ان دو کو دیکھے ہوٹنگ کی، روشانے نے مسکرا کر پارس کی طرف گردن گمائی۔

"یہ سب؟"

روشانے کی حیرت فطری تھی کہ پیراسائیٹ جس سے اٹلی پورا ڈرتا ہے، اسکی اک مسکراتی اولڈ دنیا بھی ہے۔

"یہ سب آبیل کے دوست ہیں۔ ہم دونوں پہلی بار پندرہ سال پہلے یہاں آئے تھے، اس نے مجھے ان سے ملوایا اور مجھ بت نما انسان کو بتایا کہ دوستی کیا

ہے۔میں یہاں آکر اس دو سال کے ٹارچر کے بعد پہلی بار مسکرایا تھا کیونکہ یہ لوگ بات بعد میں کرتے ہیں اگلے کو ہنساتے پہلے ہیں۔ آبیل کو یہ لوگ اسحاق کے نام سے جانتے ہیں اور مجھے عیسی۔ان سبکو علم نہیں ہم دونوں کون ہیں۔یہ دونوں مجھے اور آبیل کو بھائی سمجھتے ہیں۔جب سے پتا چلا کہ آبیل اور میری شادی ہو گئی۔یہ سب پیچھے پڑے تھے۔ آبیل تو بھاگ نکلا لیکن مجھے انکی ڈنر کی دعوت قبول کرنی پڑی۔"

وہ لوگ چل کر ان سبکی طرف بڑھ رہے تھے اور اس بیچ روشانے نے تعارف بھی پایا، جبکہ پرائیویسی نام کی کوئی چیز نہ ہونے پر تھوڑی برہم ہوئی پر جب یہ سوچا کہ پارس کی مسکراہٹ اس جگہ واپس لوٹی تو اسے ان لکڑی کی دیواروں اور شہ تیروں سے انس محسوس ہوا۔

"خوش آمدید۔عیسی۔تم نے تو کوہ نور چرا لیا۔وہ اسحاق کہہ رہا تھا اسکی والی زیادہ پیاری ہے۔اب ہم کیسے اندازہ لگائیں بچے کہ تم قسمت کے تیز نکلے یا وہ۔بھاگ نکلا وہ ہمارے ہاتھ لگنے سے۔۔ آو آو۔خوش آمدید میرے بچے"

دو تین انکلز لپکے آئے تو انکی آنٹیاں بھی باری باری روشانے سے گلے لگیں، وہ سب اتنے پیارے اور کول تھے کہ سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ اور آنکھوں میں چمک تھی۔

"اسکے والی تو واقعی پیاری ہے ڈیوڈ انکل۔ لیکن میرے والی آفت ہے"

پارس نے مسکراتے پاس ہی بازو کندھے پر حمائل کر کے کھڑے ڈیوڈ کے کان میں اتنا اونچا تو کہا ہی کہ روشانے تک آواز جاتی جبکہ وہ اتنا بلش نہ کرتی جتنا ان آنٹیوں نے اوئے ہوئے کرتے کروا دیا۔

"یہ تمہیں آفت کہہ رہا ہے"

دوسرے کبیر صاحب جھٹ سے بولے تو روشانے ہنسی جبکہ پارس نے انکو گھور کر آنکھیں دیکھائیں۔

"تو لیڈیز۔ میں آفت سے کم ہوں کیا۔ زرا بتائیں؟"

روشانے نے بھی پلٹ کر چھ عدد پیاری گولو مولو آنٹیز کو آنکھ دبائی تو سب ہی ہو ٹنگ میں نو نو کرتی ہنسیں۔

وہ لوگ مل کر ڈنر ٹیبل کی طرف لپکے جو خاصی بڑی تھی، پارس اور روشانے کو دو آنٹیوں نے پکڑ کر ساتھ بٹھایا اور خود بھی سب اپنی اپنی جگہ بیٹھے۔

کھانا دیکھنے میں اتنا خوبصورت تھا کہ روشانے کا دل چاہا بس شروع ہی ہو جائے، طرح طرح کے میٹ کے بنے کھانے، یہاں تک کہ کچھ اٹیلئین پاستہ ورائٹی کے ساتھ میٹھے میں کئی ایسے فروٹس ٹریفل جو شاید روشانے نے کبھی نہ کھائے، اسکے علاوہ فاسٹ فوڈ کی بھی وارئٹی تھی۔ پھر سب سے پیارا چاکلئیٹ لاوا کیک جس کی سخت شیل پلیٹ پر ہیپی میرج لکھا تھا و رومنٹک کپل پوز۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ لوگ جلد ہی دونوں کو پرائیویسی دے کر ادھر ادھر ہوئے تو روشانے جو پاستہ کے ساتھ وائیٹ گریوی چیزی ساس انجوائے کر رہی تھی، خاموشی پر یکدم ہی سر اٹھایا۔

پارس اسکے سامنے ہی ٹیبل کے کنارے بیٹھا تھا جبکہ وہ پہلی چیئر پر اور پارس فرصت سے جوس کا گلاس میز پر رکھ کر ہولڈ کیے روشانے کو دیکھ رہا تھا۔

"آپ بھی کھائیں۔۔۔اٹس یمی"

روشانے پر سے جب پارس نے مسلسل نظر نہ ہٹائی تو اس نے فورا سے پاستہ سپون میں اک ایزی بائیٹ ہولڈ کرے پارس کے ہونٹوں کے قریب لے جاتے نیچے بچوں کی طرح ہاتھ رکھا۔

"مجھے لگا تم پرائیویسی نہ ملنے پر جیلس ہو گی، پر تم تو کافی کول لگ رہی ہو۔میں تو سمجھا تم مجھ سے لڑو گی کہ یہ کیسا سرپرائز تھا، اتنے لوگ ہمارے بیچ"

پارس نے پوری بائیٹ منہ میں لے جاتے،لی بس ہاف بائیٹ جبکہ روشانے نے سپون کو دیکھتے دوسری نگاہ پارس کے ہلتے ہونٹوں پر ڈالتے بڑی مشکل سے آنکھوں تک لائی۔

"وہ سب بہت پیارے تھے۔آپ یہاں انکی وجہ سے پندرہ سال پہلے مسکرائے۔تو مجھے لگا میرا لڑنا نہیں بنتا۔"

روشانے نے بڑے جذبات کے سنگ بتاتے سپون نیچے پلیٹ میں رکھنی چاہی جب پارس نے اسکا ہاتھ پکڑے اسکے منہ کی طرف بڑھایا۔

"کھاو اسے"

حکم دیتے ہی دباو دیا جس سبب روشانے نے فوراسے وہ ہاف بائیٹ لے لی پر دل اس قدر تیز دھڑک رہا تھا کہ لگا یہ چنی بائیٹ بھی حلق میں پھنس جائے گی۔

SAMARWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMERWAMIRZANOVELS.COM

"یہ بندہ آج ہر مومنٹ میں رو مینس کر رہا ہے۔ میں تو آج گئی۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا آرہا ہے ابھی سے، روشانے سمائیل کرو ورنہ پارس ہرٹ ہو گئے تو مناتی رہنا پھر اس کھڑوس کو"

بائیٹ نگلنے میں مشکل کر رہی تھی تبھی فوراً جوس کا گلاس لے کر لبوں سے لگایا، پارس اسکی حرکات و سکنات بڑی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔

"تم ٹھیک ہو؟"

پارس نے اسکے ہونٹوں کے قریب ہاتھ لے جاتے نچلے لپ پر نمودار جوس کے قطرے کو جیسے انگوٹھے کی پور کو دباو دے کر مٹایا، وہ لڑکی سانس تک روک گئی، آج تو پارس کے لب و لہجے سے بھی روشانے کو ٹھنڈے پسینے آرہے تھے۔

"ایکچولی آئی ایم فل پارس"

ہاتھ روکتے اپنے بیگ کو تلاشنا چاہا، پارس نے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا جس سبب وہ بھٹکی نگاہیں واپس پارس پر جما گئی۔

"تو اصل سرپرائز کے لیے ریڈی ہو؟"

پارس کا سرسراتا لہجہ، روشانے کے گرد نادیدہ حرارت جگا گیا، روشانے کے بازو کی پوریں ایسے کھڑی تھیں جیسے وہ جنگ کے میدان میں تن تنہا کھڑی ہو۔

"آئی تھنک"

بولی تو زور سے تھی پر پارس کو بمشکل اسکی من من سنائی دی پر وہ چڑنے کے بجائے مزید بے خود ہوا۔

"تو چلتے ہیں۔"

Zuhinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس نے نیپکن سے اپنے لپ کو ٹیپ کیا اور کرسی پیچھے کیے اٹھا جبکہ روشانے نے بھی اپنا بیگ اور گلاس میز کی سطح پر رکھا فون اچک لیا۔

وہ لوگ ان سب کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرے جب تک وہاں سے نکلے، ساڑھے نو بج گئے تھے۔

کیلیبریا کی سڑکیں جاگ چکی تھی، جگہ جگہ بنے کلبز رنگ برنگی روشنیوں سے اٹ گئے تھے، گویا یہ شہر دن کی بنسبت رات کے وقت زیادہ جاگا لگتا تھا، روشانے کی نظر دائیں طرف سڑک کے کنارے کسی شاپ کی دیوار سے لگی لڑکی پر گئی جس پر کوئی لڑکا بری طرح حاوی اسے کس کر رہا تھا۔

"اسکی تو میں۔۔۔۔"

اس سے پہلے روشانے اس لڑکے کا جا کر کچومر نکالتی، پارس نے اسکو بازو سے پکڑ کر گھسیٹ کر واپس کھینچا۔

"کہاں جا رہی ہو؟"

پارس کے پوچھنے پر روشانے نے اشارے سے نگاہ اس کپل پر ڈالی۔

"وہ دیکھیں پارس وہ لڑکا اس لڑکی کو کتنا پریشان کر رہا ہے۔ چھوڑیں۔۔"

روشانے کے اندر کی ہمدردی اس لیے جاگی کہ لڑکی اسے پیچھے دھکیل رہی تھی لیکن روشانے نے یہ نوٹ نہ کیا کہ وہ اس لڑکے کو واپس بھی خود کھینچ رہی تھی۔

"میری جان۔ وہ پریشان نہیں ہو رہی۔ انجوائے کر رہی ہے۔"

پارس نے اسکے کان میں جھک کر کہتے ہی کار انلاک کی جبکہ روشانے نے دوبارہ جب کن اکھیوں سے سچویشن دیکھی تو توبہ توبہ کرتی بھاگ کر گاڑی میں جا بیٹھی، رومینس وہ گلی کے آوارہ کر رہے تھے جبکہ گالیں روشانے کی دھواں چھوڑا اٹھی تھیں۔

"انکو بڑا پتا ہے وہ انجوائے کر رہی ہے۔ ہنہ وہ نہ ہوں تو۔ روشانے باقیوں کی فکر چھوڑو بیٹا اپنی خیر مناو۔ اب اللہ جانے اگلا سرپرائز کیا ہو۔۔۔۔۔پہلے وہ

ہینڈ کس پھر وہ پاستہ بائیٹ۔ انکے منہ والی۔۔۔۔ اگین وہ والا چیچپا رو مینس۔۔۔۔ مجھے بخار ہو رہا ہے سوچ سوچ کر۔۔۔ اللہ جی اپنی اس بندی پر آج تھوڑا ترس کھالیں"

منہ شیشے کی طرف کر کے اپنے خیالات کا پٹارہ کھولا ہی کہ گال پر پارس کی سانس پھیلتی محسوس ہوئی اور خود پارس کے سینے کا روشانے کی بازو سے جڑنا اس میں کرنٹ دوڑا گیا۔

"ہے۔۔۔ سیٹ بیلڈ فکسڈ کر رہا ہوں۔ ہو کیا گیا ہے تمہیں آج؟۔ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہی ہو جیسے میرے دو سینگ نکل آئے ہوں"

پارس نے اسکا سیٹ بیلڈ لگایا، پر وہ جو آنکھیں چھپکنا اور سانس لینا بھول چکی تھی اس پر پارس کو تشویش ہوئی۔

"ن۔۔ نہیں تو۔ آپ تو میرے ہنڈسم پارس ہیں۔ سینگ نکلیں آپکے دشمنوں کے۔ آپ تھک گئے ہیں۔ سلیپی لگ رہے ہیں۔ میں کہہ رہی تھی ہم واپس ایف پی چل کر پہلے تھوڑا سو نہ لیں؟"

پارس کے سینے پر دونوں ہتھیلوں کو رکھ کر خود سے دور کیے آنکھیں چھپکنے اور سانس لینے کے ساتھ اپنی مفلوج ہوئی زبان بھی چلائی اور ایسی چلائی کہ پارس کے ماتھے پر بل آئے۔

"آج میں سولہ ٹیبلٹس لوں گا۔ نیند والی نہیں لینی کیونکہ آج بلکل نہ خود سونے والا ہوں نہ تمہیں اسکی اجازت دوں گا۔ یہ بہانے ابھی اس شرم ڈر کے ساتھ گاڑی سے باہر روانہ کرو ورنہ تمہیں کار رومینس پہلے پسند نہیں تھا، اب ایسا ہو گا کہ زندگی بھر کار میں میرے ساتھ بیٹھنے سے کانپو گی۔ سمجھ گئی؟"

اپنی انگلی اسکی ابھرتی بیٹھتی گردن کی رگ پر پھیرتے شدت اختیار کرتے لہجے میں تنبیہہ کی جبکہ روشانے پہلے ہونق ہوئی پھر ڈراڈرامسکائی،نہ مسکراتی تو سانس پھر رک جاتا۔

"میں تو مزاق کر رہی تھی میری جان۔۔۔"

فوراسے پارس کی گردن میں بازوہار سے پرو کر اسی ڈری کیفیت میں بھونڈا سا ہنسی،پارس کے دل میں اس لڑکی کی یہ ڈری ادائیں اک نشاط ولذت سرائیت کر رہی تھیں۔

"تمہاری یہ جان آج مزاق کے موڈ میں نہیں۔اس لیے میرا موڈ خراب مت کرنا مجھ سے دور بھاگ کر۔کیونکہ بری طرح آج میرے سر پر پیروں سمیت سوار ہو تم چڑیل۔چلو ہٹو کیونکہ تمہیں کار رومینس سوٹ نہیں کرے گا۔نہ مجھے"

پارس کا حرف حرف روشانے کے اندر سارا سفر خوف و ہراس پھیلاتا رہا، وہ سمجھ نہ پا رہی تھی کہ یکدم اسکے ساتھ کیا ہو گیا ہے۔

"Oh God, He is extreme hot"

وہ ڈرائیونگ اپنے دھیان میں کر رہا تھا جبکہ اسکی گردن، اسکی بازو، اسکے کشادہ کاندھے، اسکا چہرہ، اسکے وہ گلابی مائل بڑے بڑے ہونٹ جنکو دیکھتے ہی روشانے کا دماغ چکرانے لگا، وہ خود کو اسے دیکھنے سے روکتی پر آج روشانے کی ساری بہادری و بے باکی نچڑ کر جیسے آنکھوں میں آ گئی ہو، آنکھیں پھر پارس پر جا جمیں، وہ ایک ہاتھ جب اپنے گھنے بالوں میں انگلیوں سمیت گزار رہا تھا، روشانے کی پلکیں لرز سی گئیں، سانس پھول گیا، ویسے تو وہ اسکی ہاٹنس شرٹ لیس برداشت نہ کر سکتی تھی لیکن آج وہ ایسے ہی حواسوں پر چھا رہا تھا۔

"اللہ اللہ کرنے کا وقت آ گیا روشانے۔ تو اس آدمی پر سر سے پیر لٹ چکی ہے۔ اللہ جی یہی ہائٹنس کی پنڈر کھی تھی آپ نے میرے حصے جسے دیکھ بھی بندہ لے تو پسینے چھوٹ جائیں۔ میری ٹانگیں بھی ک۔۔ کپکپا رہی ہیں۔ چھی۔۔ کیا میں بھی وہ وائبریشن والی ہیروئن بننے والی ہوں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ سب بن جاوں پر وہ نہیں۔ پلیز اللہ جی آج بچا لیں مجھے۔"

اللہ اللہ کرتے ہی فائنلی مزید آدھے گھنٹے کا راستہ کٹا، جبکہ پارس کی گاڑی ایک بہت ہی خوبصورت بلیک ماربل سے سجے گھر میں انٹر ہوئی، مین گیٹ آٹو میٹک تھا جسے پارس کی گاڑی میں فٹ لاک سے ہی کھولا جا سکتا تھا، جیسے ہی گاڑی کا فرنٹ گیٹ کے پاس آیا، وہ ریموٹ کنٹرول گیٹ پارس کے فنگر پرنٹ پر اکسیس ملتے ہی کھلا اور گاڑی کے انٹر ہوتے ہی واپس بند ہو گیا۔

"آجاو باہر"

پارس خود باہر نکلا اور پھر روشانے کی طرف آیا، ایک بار پھر پارس کے ہاتھ میں ہاتھ دیتے اسے وہ مومنٹ یاد آیا تو وہ جھرجھری سی لیتی جلدی سے اسے ہاتھ تھما کر باہر نکلی۔

"پارس۔ یہ کونسی جگہ ہے۔ یہ لان۔ اوہ مائی گارڈ۔ ٹیلی سکوپ بھی ہے۔ میں دیکھ لوں"

روشانے کی نظریں اس پر سے گارڈن کے کنارے رکھی ٹیلی سکوپ پر گئیں تو وہ خوشی سے اچھل کر چیخی۔

"نوو۔۔ صبح۔ ابھی تم میرے سوا کسی کو نہیں دیکھو گی"

پارس اسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچے ایک بار پھر فنگر پرنٹ لگاتے گھر کے مین انٹرنس میں داخل ہوا، ان دو کے اندر داخل ہوتے ہی ڈور واپس لاکڈ ہو گیا۔

روشانے نے سامنے دیکھتے اپنے ہونٹوں سے نکلتی چیخ روکنے کو منہ پر ہاتھ رکھا کیونکہ وہ اسکی زندگی میں دیکھے جانے والا سب سے حسین گھر تھا، اور

سارا بہت خاص قسم کے پھولوں سے سجا تھا، وہاں دیوار کے ساتھ لگے فش ایکویریم میں کئی رنگ برنگی مچھلیاں تھیں، دور روم تو دیکھے جاسکتے تھے، سٹنگ ایریا بلیک وائیٹ اور براون کی تھیم میں دمک رہا تھا، کچن اور پھر گلاب کے پھولوں سے سجی سیڑھیاں۔

"پ۔۔پارس وہ دیکھیں مچھلیاں"

روشانے اس سے پہلے بھاگتی، پارس نے اسکا ہاتھ کھینچ کر روکا۔

"ابھی کچھ نہیں دیکھو گی تم۔ابھی صرف مجھے دیکھو"

وہ اس وقت سچ میں باہر کی ہر خوبصورتی پر بھاری تھا پر روشانے کیا کرتی آج وہ پاگل ہو رہی تھی۔

"ا۔اوکے پر اتنا تو بتائیں یہ گھر کس کا ہے۔یہ میرے خوابوں کے گھر جیسا گھر کس لکی انسان کا ہے"

وہ تڑپ سا اٹھی،لب و لہجے سے شکستگی چھلکی۔

"یہ گھر میرا اور تمہارا ہے۔یہ گھر ہمارا ہے جل پری"

پارس نے اسکی گلابی گال رغبت سے چوم لی،روشانے نے جذباتی ہوتے اپنے آنسوؤں کو لگام لگاتے اک نظر گھر کے چاروں طرف دوڑائی اور پھر پارس کی گردن میں بازو حائل کرے قریب ہوئی۔

"م۔۔مجھے لگا تھا آپ کنجوس ہیں۔کوئی گفٹ نہیں دیا۔لیکن یو نو واٹ پارس۔یہ میری زندگی کا سب سے پیارا گفٹ رہے گا ہمیشہ۔کیونکہ یہاں آپکی وائلڈ فلاور کے مطلب کا سب کچھ ہے آپ سمیت"

وہ دل و جان سے کھل اٹھی تھی،اسے ایسا ہی گھر چاہیے تھا پارس کے ساتھ۔

پارس نے اسکے اطراف حائل بازو جکڑے تو وہ اسکی سانسوں سے آملی۔

"مجھے جیولری یا لیڈیز شاپنگ کا بلکل آئیڈیا نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی ویڈنگ گفٹ ضرور دوں گا اور تمہیں بہت پسند آئے گا اسے بننے میں تھوڑا ٹائم ہے۔ رہی بات اس گھر کی مجھے جب بھی تمہارے سائے میں چند پل سکون کے درکار ہوں گے میں تمہیں لے کر یہاں آوں گا روشانے۔"

وہ اسکے ہاتھوں کی گرفت میں دم سادھے، آنسو سنبھالے رشک میں مبتلا کھڑی تھی، پھر پارس نے دھیرے سے اسکو ہوش دلاتے گہری سی گستاخی کرنے کی کوشش کی پر روشانے نے جلدی سے یہ مومنٹ بریک کرتے گہرا سانس پارس کی گردن کے پاس بھرا۔

"تم نروس کیوں ہو رہی ہو؟"

پارس کو اسکی فکر ہوئی، جو ٹوٹی شاخ ابھی سے بن گئی تھی۔

"خدا کے بندے خود کو اور خود کی روح جھنجھوڑتی حرکتیں دیکھیں پھر سوال کریں"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovels.com

اس بار وہ چپ نہ رہ سکی، پارس ہنسا، روشانے کا دل چاہا اپنا دل تھام لے۔

"اوکے میں سوال والا آپشن ختم کر دیتا ہوں۔ میں نے ہمارے روم کو ایکسٹرا سپیشل لک دی ہے۔ لٹس گو"

ابھی دل سنبھال ہی پائی کہ روم کا شوشہ چھوڑے وہ روشانے کو سر تا پیر دہلا گیا اور ستم کہ وہ اسکے ساتھ کھینچتی چلی گئی۔

"اب روم میں اگر میٹرس پر وہ کسی کرتے رومال والے ہنس کا جوڑا ہوا اور دل بنی گلاب کی پتیاں۔۔ میں نے فوت ہو جانا ہے۔"

روشانے نے کمرے کی طرف بڑھتے بڑھتے سوچا، بچاری کا رنگ فق اور دھڑکنیں سن جبکہ حسیں مفلوج تھیں۔

روم آچکا تھا، پارس نے اسکے لیے دروازہ کھولا جبکہ خود اپنا فون نکال کر اندر روم میں موجود الگزا کو کمانڈ دی اور جیسے ہی وہ دو روم میں انٹر ہوئے، الگزا نے "زرا زرا" سانگ پلے کر دیا۔

"ہم دونوں تنہا ہوں،

نہ کوئی بھی رہے اس گھر میں۔

زرا زرا مہکتا ہے،

بہکتا ہے، آج تو میرا تن بدن۔۔۔

میں پیاسا ہوں،

مجھے بھر لے اپنی ان باہوں میں۔۔"

ایک تو میٹرس پر پڑا روشانے کے لیے بلیک نائیٹ اوٹ فٹ جو کہ بہت رویلولنگ تھا جبکہ اوپر سے یہ سانگ، روم میں جگہ جگہ رکھے ریڈ روزز، پرفیومڈ کینڈلز، دم لائیٹ۔۔۔بس اگر پارس کا لحاظ نہ ہوتا تو بچاری صدمے سے فرش پر لام لیٹ ہو چکی ہوتی۔

"ہم یہاں کیا کرنے آئے ہیں پارس؟"

سب کچھ جانتے بھی عقل کو ایسے پتھر پڑے کہ وہ ہوش حواس کھو کر بڑبڑائی۔

"وہ سامنے سرخ گلابوں سے سجا میٹرس دیکھائی دیا۔اس پر بیٹھ کر تاش کھیلنے آئے ہیں"

پارس نے زچ کرنے کو اس بونگی کی حالت کے پیش نظر الٹا جواب دے کر ماحول کو اور آگ لگائی۔

"پر مجھے تو کچھ اور لگ رہا ہے۔۔خطرناک سا"

روشانے نے گھٹی ہوئی سرگوشی کرتے اس نائیٹ ویئر کو آنکھوں میں لیا جسکی بے باکیت اور ناز کی دیکھ کر ویسے ہی روشانے کا کلیجہ منہ کو آرہا تھا۔

"تمہیں جو لگ رہا ہے وہ بھی بالکل ٹھیک ہے"

خمار آلود آواز اور پارس کا اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر بازو حائل کر کے اپنی طرف کھینچنا روشانے کی آنکھوں کے آگے اندھیرا لایا، وہ رحم طلب نگاہوں سے پارس کو تک رہی تھی جو آج کسی رحم کے موڈ میں نہ تھا۔

"پ۔۔پارس۔۔۔"

وہ سسکتے لاڈ بھرے انداز میں منمنائی، بس نہ چلا ہاتھ جوڑ کر کہہ دیتی مجھ سے تھوڑا دور ہو جائیں۔

"ایسے ابھی مت پکارو۔یو لک سو ٹمٹنگ۔ایسے سہمی چڑیا بن کر مجھے میرا نیوٹریشیز ڈنر لگ رہی ہو۔میں نے تبھی اپنی بھوک بچالی تھی۔"

پارس نے ہاتھ ہٹائے اور اسکے اسکارف کو آہستگی سے اس سے دور کرے صوفے پر اچھالا اور ایک ہی جھٹکے سے روشانے کا بن کھول دیا، وہ لمبے سیاہ گھنے بال آبشار کی مانند روشانے کی کمر پر جھول آئے۔

"تم بہت خوبصورت ہو ان بالوں سمیت۔ اس گردن سمیت۔ ان ہونٹوں سمیت۔ اس پورے وجود سمیت"

پارس نے اسکی گردن پر شدید مظاہرہ کرے ہونٹوں کا نرم انداز میں محاصرہ کرے اسکی اٹکتی سانسوں کے سبب اس سے زرا فاصلہ بنایا، جسکی سانس کی آواز اب ہانپ بن چکی تھی۔

"پ۔۔پارس۔۔۔"

وہ اسے اپنی کیفیت سمجھانے لگی پر پارس نے اسے شدت سے اپنے گلے لگا لیا، یہ گلے لگنا بھی عام نہ تھا، سارے سوئے جذبات کو جگانے کو چنگاری لگائی گئی۔

"جا کر چینج کرو۔ یہ اوپر والا گاون مت پہننا"

پارس نے اس سے دور ہوتے وہ سلک شرٹ جو تھی تو پوری لیکن اسے کاندھوں پر اٹکانے کو بس دو باریک سٹرپس ہی تھیں، ویسے وہ گھٹنوں سے

نیچے تک تھی، پکڑائی جبکہ اوپر والا گاون پارس نے اٹھا کر غیر ضروری چیز کی طرح کاوچ پر دے مارا۔

"پ۔۔پارس اٹس ٹو ریلولنگ۔بازو کہاں ہیں؟اور یہ دو سٹر یپس کیسے سنبھال سکیں گے اس شرٹ کو۔"

روشانے نے اس شرٹ کو ڈبڈبائی آنکھوں سے دیکھتے اسکے فالٹ بتانے کے بعد آنکھیں اٹھائیں تو دل چاہا زمین میں دھنس جائے کیونکہ پارس کی معنی خیز نگاہیں قتل کرنے والی تھیں۔

"تمہیں اور تمہاری شرٹ کو سنبھالنے کی ذمہ داری آج میری ہے۔تم چینج تو کرو۔"

پارس نے بڑے پیار سے بچاری کی جان لبوں پر لائی۔

"ی۔۔یا اللہ مجھے بچالیں اس بہکے شوہر سے۔یہ آدمی آج جھنڈے گاڑ کے رہے گا۔اف۔۔۔روشانے بھاگ جاورنہ یہیں چینج کرنا پڑ سکتا ہے۔"

اپنی جان کے لالے پڑے تو فوراوہ شرٹ لیے ہی بھاگی جبکہ اسکے ساتھ کے لوازمات وہیں چھوڑ گئی، پارس نے ہنس کر واش روم کے بند دروازے کو دیکھا اور اس شرٹ کے باقی حصے جا کر روشانے کو دینے کو ڈور ناک کیا۔

وہ جو شرٹ سینے سے لگائے دروازے سے جڑی تھی، بدک کر دور ہوئی۔

"کچھ رہ گیا ہے میری جان"

پارس نے مسکراہٹ دباتے وہ بیگ روشانے کے ڈور زرا کھولنے پر پکڑایا اور اسکے دروازہ بند کرنے پر خود بھی واپس پلٹ کر اپنی شرٹ اتار کر وہ بھی بے کار مال کی طرح سائیڈ پھینکی۔

جبکہ روشانے نے وہ بیگ سرسری سا دیکھتے شرٹ بھی اٹھا کر سنک کے ساتھ بنے ماربل صلیب پر رکھی اور اپنا سر تھامے وہیں فرش پر بیٹھ گئی، باہر قیامت تھی تو اندر وہ خود قیامت جیسی کیفیت سے قبل از وقت نمٹ رہی تھی، اور اب روشانے کو فرار کا کوئی راستہ دیکھائی نہ دے رہا تھا۔

.._____..

ایس مروہ مرزا کے مزید ناولز پڑھنے کے لیے ویب سائیٹ ضرور وزٹ کریں۔

www.smerwamirzanovels.com

"دیکھو جو کچھ آہل کو کہا میں نے اس میں مصلحت تھی۔تم کیوں خوامخواہ مجھ سے خفا بیٹھے ہو۔؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

ڈنر ٹیبل پر چاروں براجمان تھے جبکہ حاتب ممی اور عمائمہ سے باتیں کر رہا تھا لیکن ہاشم مغدام کو سرے سے اگنور کیا جس سبب وہ کھانے کے بیچ ہاتھ روک کر بلبلا اٹھے۔

"مصلحت تھی؟ آپ سن رہی ہیں پری۔ آپکے ہاشم صاحب ایک بار پھر مصلحت کا پرچار کرنے لگے ہیں"

وہ سخت ترین تلخ ہوا، جبکہ اسکا لہجہ ہی ایسا سرد تھا کہ ہاشم کا منہ بنا الٹا پری نے بھی حاتب کو آنکھیں نکالیں، البتہ عمائمہ بس چپ چاپ سبکو دیکھ اور سن رہی تھی۔

"وہ لڑکی مشکوک تھی"

ہاشم ایک بار پھر اپنے موقف کو دہرا کر سمجھانے لگے پر حاتب نے انکی طرف دیکھ کر مزید بولنے سے روک دیا۔

"اب وہی لڑکی مغدام خاندان کی چھوٹی بہو بنے گی اور کل ہی۔ اس لیے آپ اپنے دماغ کو تیار کر لیں بابا"

حاتب نے سب پر بمب چھوڑا۔

ZubiNovelsZone.com
SUNRWA MIRZA NOVELS
WWW.SUNRWAMIRZANOVELS.COM

"واٹ؟تم اپنی یہ خود سری مجھ تک رکھو سمجھے۔آہل کے لیے فیصلے لینے والے تم ہوتے کون ہو؟اسکا باپ زندہ ہے ابھی سمجھے"

ہاشم اٹھ کر غرا اٹھے،جبکہ پریسہ اور عمائمہ ان دو کی تلخ کلامی پر افسردہ دیکھائی دیں۔

"بڑا بھائی بھی باپ کی جگہ ہوتا ہے۔جب آپ نے اپنے بیٹے کے دل کی حالت نہیں سمجھی تو کیسے بابا ہیں آپ۔اگر اسے شیزانہ ملی تو سمجھیں وہ ساری عمر کے لیے ادھورا رہ جائے گا۔جب زندگی میں لطف اور محبت ہی ختم ہو جائے تو آدمی مشین بن جاتا ہے۔میں نہیں چاہتا وہ بچہ ابھی سے دل و دماغ تک خالی ہو جائے۔اور فکر مت کریں۔شیزا آپکے اس محل میں نہیں آئے گی۔وہ آہل کی ذمہ داری ہے اور آہل بہتر جانتا ہے اپنی ذمہ داریوں کو نبھانا"

حتمی انداز میں حاتب نے کل کے بڑے فیصلے کے لیے بابا اور ممی کو مینٹلی تیار کیا اور وہاں سے مزید کوئی بیزار کرتی تقریر سنے چلا گیا، عمائمہ نے جب پری اور ہاشم انکل کو سخت پریشان دیکھا تو خود بھی اٹھی اور ڈرے ڈرے انداز میں حاتب کے پیچھے ہی چلی گئی۔

پری نے اٹھ کر ہاشم کو تھامنا چاہا مگر وہ ہاتھ کے اشارے سے پری کو خود سے دور ہی روک گئے۔

"ہاشم۔ پلیز کالم ڈاون۔ آپکا بی پی بڑھ جائے گا۔ ٹھیک کہہ رہا ہے حاتب۔ آہل کی شوخیاں، اسکی شرارتیں ہی کھو گئیں تو ہم اسے بھی کھو بیٹھیں گے۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پری نے ہاشم کے غصے کے باوجود انکا چہرہ ہاتھوں میں لے کر سمجھانے کی کوشش کی کیونکہ جانتی تھیں وہ پری کے لیے بہت نرم ہیں۔

"تو کیا اس کے لیے ایک ناجائز خون کو خاندان میں گھسا لیں۔ ایک بات یاد رکھنا پری۔ میں اس شیزا کو نہ تو اس گھر میں گھسنے کی اجازت دوں گا نہ ہمارے خاندان میں۔ اپنی اس ننھی چھوٹی جان کو میرا پیغام دے دینا کہ اگر اس نے شیزا سے شادی کی تو خود بھی اس مغدام خاندان سے خارج سمجھے خود کو"

سنگلاخ الفاظ میں عتاب بھرے ہاشم نے اپنا فیصلہ سنایا اور گرجتے برستے وہاں سے واک اوٹ کر گئے، پری وہیں کرسی پر اپنا سر تھامے لڑھکیں کیونکہ وہ ہاشم کی ضد کے آگے کبھی جیت نہیں پائی تھیں اور اب انکا دل پھر خدشوں کی زد میں کانپ اٹھا تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب اپنے سٹے ایریا میں واپس آیا اور باہر ہی لاونج ایریا کی جانب کاوچ پر بیٹھا اور سامنے میز پر پڑی فائیل اٹھائی ہی کہ ڈور اوپن کرے عمائمہ بھی اندر انٹر ہوئی۔

"آو ایڈمیشن فارم فل کرو"

وہ سرد اور غصیل ہوا کیونکہ موڈ خراب تھا، عمائمہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی دو قدموں کے فاصلے پر رک گئی اور حاتب کے خوبصورت چہرے پر بیٹھے غصے کی شدت کا جائزہ لینے لگی، وہ بلیک شرٹ اور بلیک ہی گھٹنوں سے کافی حد تک پھٹی جینز پہنے ٹانگیں پھیلا کر بیٹھا تھا، سر کے بال بے ترتیب تھے، لب بھینچے تھے تو اسکے خوبصورت ماتھے پر پڑی لکیریں عمائمہ کو اتنی شدید پیاری لگیں کہ دل چاہا آگے بڑھ کر اسکے چہرے کے اک اک درد چھلکاتے نقش کو چوم لے۔

"غصہ نہ ہوں"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

دھیرے سے اپنے دونوں ہاتھ حاتب کے کاندھے پر رکھ کر اس پر جھکی جس سبب حاتب پیچھے کاوچ بیک سے جالگا، یہاں عمائمہ کے ملائم ہونٹوں نے ان سلوٹوں والے صبیح ماتھے کو چوما، وہیں حاتب نے اسکو کمر میں بازو حائل

کرے خود پر گرا لیا، غصہ اور موڈ کی خرابی، ان ہونٹوں کی نرمی میں دب گئی، وہ خود بھی یہ کر کے کانپ گئی کیونکہ حاتب کے قریب خود اسکا جانا اسکی رضا و مرضی کی اک مضبوط کڑی تھی۔

"نہیں ہوں۔ بس اپ سیٹ ہوں۔ کس می آگین۔"

اسکے جملے کا جواب دیے حاتب نے اس بار اپنی گال سامنے کی، عمائمہ نے مسکرا کر اپنے لب رکھتے سنبھلنے کو اسکی گردن میں ہاتھ لپیٹے، حاتب نے اسکے ہونٹوں کی نرمی محسوس کرتے آسودگی سے لمحہ بھر آنکھیں موندیں۔

"آپ سیٹ بھی نہ ہوں۔ آپ مسکراتے اچھے لگتے ہیں"

بنا حاتب کے کہے اس نے اسکی دوسری گال چومی، گویا اس تتلی جیسے بن مانگے لمس پر حاتب کے اندر ہوتی ہلچل کو قرار بخشا، حاتب کی گرفت مضبوط ہوئی تو لگا اسکے اندر عمائمہ نامی تشنگی سلگ اٹھی ہو، وہ اسے جن بے تاب نگاہوں سے دیکھ رہا تھا، عمائمہ کو اپنا سب کچھ حاتب کے لیے مائل ہوتا

محسوس ہوا، دھیان، نگاہیں، دل، دماغ اور پورا جسم جو اس وقت تھا بھی حاتب کی دسترس کے شافی حصار میں۔

"تم جب سے ملی ہو تبھی سے مسکرا رہا ہوں ورنہ یہ جذبہ میری لائف سے اوٹ ہو چکا تھا۔" حاتب کو اسکے لب ورخسار نے کھینچا کہ وہ بہکتے بہکتے بس چند پل کے چھونے کا تکلف برت کر دور ہو گیا پر دونوں کے دل کی دھڑکن ایک تو بہت تیز ہو گئی دوسرا اک دوسرے کے وجود میں اتر کر اک دوسرے کا راز بھی فاش کر گئی۔

"یہ میرے لیے خوش قسمتی ہے حاتب۔ میری یہ زندگی مجھے آپکے لیے ملی ہے۔ ورنہ میں تو محبت کے زائقوں سے محروم ہی مر جاتی۔ اس احساس سے کوسوں دور رہتی کہ جب ہسبنڈ پیار کرے تو کتنی راحت ملتی ہے۔ ہسبنڈ بھی آپ جیسا۔ میرے فیورٹ ہیں آپ۔ اداس نہ ہوا کریں"

وہ اپنی طرف سے حاتب کا دل بحال کر رہی تھی پر باخدا حاتب اسے دیکھ کر اپنے دور رہنے کے اصولوں پر اس وقت فاتحہ پڑھ رہا تھا۔

"عمائمہ۔۔۔۔یو آر آلسومائی فیورٹ۔میں کل کراچی جارہاہوں۔ایک دو دن لگ جائیں گے۔تم مجھے مس کرو گی؟"

اسکے کھلے بالوں میں ہاتھ پھنساتے حاتب نے اسکی گردن اوپر کرتے ابھری رگوں پر جانثاری سے جھکتے وہاں کی دلکشی لبوں سے محسوس کرتے بڑھا دی، پھر روبرو ہوا، وہ مانو حاتب کے لمس نچھاور کرنے پر آج مدہوش سی ہو گئی تھی۔

"یس میں مس کروں گی"

عمائمہ زرا پیچھے ہٹی، یہ پہلا اعتراف تھا جو اس نے ہچکچائے بنا کیا، حاتب کی سنہری آنکھوں میں سرور اترنے لگا، وہ اپنے آپ پر پہلی بار کنٹرول کھو رہا تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"کیوں کرو گی؟"

بات ختم ہونے کے باوجود حاتب کے بے تاب سوال پر عمائمہ نے آنکھیں اٹھا کر پھر سے حاتب پر ڈالیں۔

"کیونکہ آپ میرے ہسبنڈ ہیں۔میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں"

حیا کی لالی آنکھوں میں لیے، عمائمہ نے جواب دیتے ہی پلکیں جھکائیں۔

"اسکے بعد کچھ کرتے بھی ہیں"

پھیکے اظہار میں تھوڑی مٹھاس کے لیے حاتب نے اسکے ہونٹوں پر نگاہ دوڑاتے، اپنے جملے کا مفہوم آنکھیں چار کیے سمجھایا۔

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ایڈمیشن فارم فل۔ چلیں کریں"

وہ جلدی سے حاتب کو سنبھلنے کا موقع دیے بنا گرفت سے نکل کر اٹھی اور میز پر پڑی فائیل کے پاس ہی نیچے جا بیٹھی، حاتب نے گہرا سانس لیتے ہوئے

ٹیک چھوڑی اور سائیڈ میز پر رکھا پین اٹھا کر عمائمہ کی طرف بڑھایا، عمائمہ نے ان جادوئی آنکھوں کی برقی کشش سے گھبرا کر جلدی سے پین لیا اور فارم فل کرنے لگی، اس میں عمائمہ کی ڈاکومنٹس ڈیٹیل بھی تھیں جو وہ فل کر رہی تھی، پندرہ منٹ میں کام مکمل کیے وہ جمائی لیتی وہ پیپر ایک بار دیکھانے کے لیے حاتب کی طرف بڑھا گئی۔

"دونوں بہنیں جتنی معصوم ہیں اتنی چالاک ہیں۔"

ایڈمیشن فارم لے کر سرسری سی نگاہ دوڑاتے دل ہی دل میں دھیان سارا عمائمہ پر ڈالتے سوچا جو اٹھ کر سر پر کھڑی تھی، اور حاتب چاہتا تھا اسے دبوچ لے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"اب میں سو جاوں۔ کیا اس میں کوئی مسٹیک تو نہیں حاتب؟"

نہایت فکر سے جاتے جاتے پوچھا۔

"نو"

اک لفظی سرد جواب دیے وہ اٹھ کر پلٹا ہی کہ وہ جلدی سے سامنے آئی، دونوں کی نظریں ملیں، ارد گرد اک حدت جاگ اٹھی جبکہ حاتب نے ایڈمیشن فارم وہیں میز پر پھینکتے عمائمہ کی کمر میں ہاتھ باندھے اپنے سینے سے لگایا، وہ اچانک اس افتاد پر سہم کر حاتب کو دیکھنے لگی جسکی آنکھوں سے شدید قسم کی بے چینی ٹپک رہی تھی۔

"عمائمہ میں۔۔"

اس سے پہلے وہ کچھ کہتا، عمائمہ نے ایڑیوں کے بل اٹھے اپنے بازو اسکے مضبوط شانوں کے گرد حصار کر خود کو اسکی دسترس میں اپنی مرضی سے لا ٹھہرایا لیکن عمائمہ کی یہ گلاب سی نرمی اور استحقاق لٹاتی مرضی بہت سنگین ثابت ہوئی کیونکہ حاتب نے اسے بازوؤں میں بھر کر ویسے ہی محسوس کرتا اٹھائے اسکی سانسوں پر گرفت سخت سے سخت کرتے لے جا کر میٹرس پر لیٹاتے خود کو اس سے انچ بھی دور نہ ہونے دیا، وہ کچھ ہی دیر میں مزاحمت پر مجبور ہوئی، اسکی سانس پھول چکی تھی۔

"ح۔۔حاتب بس۔۔۔پلیز"

آنکھوں میں نمی لیے اس نے حاتب کے جذبات جگائے رحم کی درخواست کی۔

"زیادہ ہرٹ نہیں کروں گا میری جان۔ آئی ایم گڈ ہسبنڈ"

حاتب نے اسکے مزاحمت کو اپنے سینے جمے ہاتھوں کو پکڑ کر میٹرس سے لگاتے اس بار بھی اپنا وزن اس پر مسلط کرنے کے بجائے عمائمہ کو پکڑ کر خود پر منتقل کیا جو خفیف سے درد پر کراہی۔

"مجھے پتا ہے یہ بہت غیر مناسب حرکت ہے میری لیکن میں تمہارے لیے ایسا ہی پاگل ہوں۔"

عمائمہ نے خوفزدہ ہوتے ہچکی لی جبکہ اسکا دماغ تو حاتب کی اگلی حرکت نے معاوف کیا جب عمائمہ کو اپنی شرٹ کاندھے سے سرکتی محسوس ہوئی، وہ یوں تھی کہ بولنا چاہتی تھی پر نہ تو ہمت باقی رہی نہ ہی حاتب نے اسے اس

بے وقت نزدکیوں کے لیے وارن کیا تھا، کہ وہ سمجھ پاتی کہ اسکے ساتھ کیا ہو گیا ہے۔

..._____..

"روشانے؟ اٹس ٹو روڈ گرل۔ ایم ویٹنگ"

وہ جو کتنی دیر سے صدمے میں تھی، دستک کے ساتھ پارس کی آواز پر جلدی سے ہڑبڑا کر اٹھی۔

"آ آ رہی ہوں پارس"

سن حلق کو گلا پھاڑ کر کام لاتے جواب دیا جس پر پارس نے سر ہلاتے خود کو بہلا لیا، وہ ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑا آئینے کو اپنی وجاہت سے آگ لگانے کی کوشش میں تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

روشانے نے جلدی سے چینج کرنا شروع کیا، شرٹ اتار کر جب اس دو سٹر یپس والی شرٹ کو اپنے سامنے کیا تو خود سے شرم آئی کہ یہ پہن کر وہ کیا چھپا پائے گی بھلا، رخسار الگ آگ کی طرح تپ رہے تھے۔

روشانے نے وہ بیگ کھولا تو اندر اسی شرٹ کے ساتھ کے سلک انر پارٹس تھے، دل چاہا بیٹھ کر روئے۔

خیر وہ جیسے تیسے وہ شرٹ پہن کر ریڈی ہوئی، بالوں کو ان سٹر یپس پر پھیلائے خود کو کوور کرنے کی کامیاب کوشش کی ہی کہ اچانک پیٹ میں ہوتے شدید درد پر وہ صلیب کے ساتھ جا لگی، دل میں اک امید جاگی کہ شاید بیک پین نے اثر کر دیا ہو۔

"پلیز اللہ جی مجھے ایسے نہیں مرنا۔ آئی ایم ناٹ ریڈی۔ میں جانتی ہوں یہ بہت بری بات ہے لیکن کیا کروں آپ خود دیکھیں میری پوری باڈی کانپ رہی ہے۔ ایسے میں ان کے سامنے کیسے جاوں؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

آئینے کی طرف پلٹ کر خود کے پیلے پڑتے چہرے کو دیکھا تبھی اسے درد جب بڑھتا محسوس ہوا تو اس نے اس درد کی وجہ کا جائزہ لیا اور سیج میں بیک پین کے این وقت پر کام دیکھانے پر روشانے نے خوشی سے چینخ دے ماری۔

پارس جو اپنی بازو مڑور مڑور کر اپنے مسلز دیکھ رہا تھا، گھبرا کر ڈور تک آیا۔

"ہے۔۔ آر یو اوکے۔۔۔ تم چینخی کیوں؟"

پارس نے ڈور پر ہلکی سی دستک دی تو روشانے جو اندر لڈی ڈال رہی تھی، خوشی جھٹک کر ہوش میں آئی۔

"ی۔۔ یس یس آئی ایم سپر اوکے۔۔۔ دراصل اک کاکروچ دیکھ لیا۔ پر میں نے اسے بھگا دیا۔ بس آرہی ہوں"

پارس کو تسلی دیے وہ جلدی سے اسی ڈریسنگ کے ڈراز کھول کر کچھ ڈھونڈنے لگی، پتا نہیں کیوں اسے امید تھی جیسے پارس نے یہاں لیڈیز کی ضرورت کی ہر چیز ضرور رکھی ہو گی۔

واش روم کی دائیں طرف ڈریسنگ روم تھا، روشانے جلدی سے وہاں بھاگی تو وہاں اسی بلیک جیسے کچھ ڈریس تھے جبکہ باقی روشانے کے لیے دوسرے کیجول وئیرز کے ساتھ گرم شرٹس اور پاجامے بھی تھے۔

اسی امید پر اس نے نیچے کے ڈراز کھولے تو وہاں رکھی ہر لیڈیز چیز دیکھ کر روشانے کے گال خوشی سے تمتما گئے۔

جلدی سے مطلوبہ چیزیں اٹھائیں اور وہ بلیک نائٹی اتارنے کے ساتھ اپنے آپ کو کمفرٹیبل کرے اس نے ایک سافٹ پاجامہ اور ڈھیلی سی شرٹ پک کی اور پہنا، بالوں کو زرا لپیٹ کر میسی بن بنا کر واپس باہر آئی۔

اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے آئینے میں فتنخدانہ نگاہ ڈالتے ایک بار پھر ہنسی، لیکن پھر پارس کی ایکسائٹمنٹ کا سوچے اداس ہو گئی۔

"آئی نو آپ کا موئے موئے ہو گیا لیکن میں اس کمینی خوشی کا کیا کروں جو مجھے یہ سات دن کی عیاشی اور ہسبنڈ ٹائپ پریشر سے آزادی پر ہو رہی ہے۔۔۔۔اف اف۔بس کر روشانے۔جا کر کیسے بتائے گی یہ سوچ"

خود تو ریلکس ہو گئی لیکن اب پارس کی فکر ستا رہی تھی، خیر دو منٹ مزید خود کو باہر جانے کے لیے ریڈی کیے وہ زرا پیچھے ہو کر خود کو دیکھنے لگی، بلیک پاجامہ ٹائیٹ تھا جبکہ بلیک شرٹ پر ہلکے ہلکے پیلے اور گلابی پھول بہت کیوٹ لگ رہے تھے، روشانے نے لپ گلوز اٹھا کر ہلکا سا اپنے لپس پر لگائے، وہیں رکھی لیڈیز پرفیوم کا بس اک سپرے کیا اور گہرا سانس بھرے وہ ڈور کی طرف بڑھی، ڈور ناب گما کر دروازہ کھول کر باہر نکلنے کی دیر تھی کہ شرٹ لیس پارس کو سٹریچ بازو کر کے ونڈو کی طرف کھڑا دیکھے روشانے اسکی بیک، تھائی مسلز پر ہی تھم گئی، بے ارادہ ہاتھ گردن پر جا سہلایا۔

وہ پلٹا تو روشانے کو اپنے دیے ڈریس میں نہ دیکھتے لمحہ لگا ماتھے پر تیوریاں آئیں اوپر سے روشانے کے بندھے بال بھی پارس کا عتاب جگا گئے۔

وہ چلتا ہوا روشانے کی طرف آیا اور اس بیچ وہ جہاں کھڑی تھی وہیں دھنسی محسوس ہو رہی تھی۔

روشانے کے شائنی لپس سے نگاہ بھٹکائے پارس نے اسکی ٹھہری کالی آنکھوں میں تیر نظر گاڑی۔

"تم نے وہ ڈریس کیوں نہیں پہنا؟"

پارس کے ہاتھ نے اسکی پیٹ سے شرٹ مٹھی میں بھرتے اسے اپنی طرف کھینچ کر سپاٹ ہوتے سوال کیا۔

"و۔۔وہ ڈریس میں سیون ڈیز بعد پہنوں گی۔ابھی پاسیبل نہیں ہے"

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

روشانے نے اسکے چہرے سے بمشکل نگاہ چراتے زیرک کی جہاں پارس کی گردن سے نیچے سینے تک آتے آنکھیں سختی سے میچ لیں، پارس نے سیون ڈیز پر اسکی ٹھوڑی پکڑ کر اوپر کی۔

"سیون ڈیز کس لیے؟"

پارس کے استفسار پر روشانے کے چہرے پر ہزاروں رنگ رینگے۔

"اٹس لیڈیز سیکرٹ ہو لیڈیز۔"

روشانے نے ہچکچاتے ہوئے جب یہ بتایا تب بھی پارس سمجھ نہ سکا تبھی وہ اپنی ٹھوڑی سے اسکا ہاتھ ہٹائے جلدی سے بازو اسکی گردن میں حمائل کرے کان میں جھک کر اپنا مسئلہ کہہ گئی، پارس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگی، دونوں بازو اسکے اطراف باندھ لیے۔

"اٹس گڈ فار یو۔ ورنہ تمہاری حالت دیکھ کر مجھے تشویش ہو رہی تھی۔ کچھ چاہیے میری جان؟"

پارس نے اسکی زیریں کمر پر جیسے ہاتھ پھیرا، روشانے اسکے گلے لگی دھیما سا مسکرا دی۔

"نو سب ایو یلیبل تھا۔ تھینکیو"

وہ دبا شرمیلا سا بولی۔

"کچھ کھاو گی؟ پین ہے؟ بتاو مجھے میں ابھی لا کر دیتا ہوں۔"

اسکے سر کو سہلائے پارس نے اسے زرا سا منے لایا جو نظریں اٹھانے کو محال جاننے کے باوجود پارس کو دیکھ رہی تھی کہ بس چلے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر اسے تھما دے۔

"مجھے کچھ نہیں چاہیے۔ آر یو او کے ود ڈیٹ پارس؟۔۔۔۔ آئی نو آپ کی چاہت بہت سٹرونگ تھی آج لیکن سچ کہوں مجھے ریلیکیسیشن ملی ہے۔ میں واقعی بہت زیادہ نروس تھی"

ہنوز ٹھہر ٹھہر کر گھبراتے سوال کیا جبکہ پارس نے اسکی ہتھیلی پکڑ کر اس بار بس نرمی سے چومی۔

"آئی ایم اوکے، ڈونٹ وری"

پارس نے اسکی گال چومتے بے فکر کیا اور خود کاوچ کی طرف بڑھ کر اپنی شرٹ اٹھائی۔

"اسکے بنا رہ سکتے ہیں آپ میرے پاس۔"

پارس کے ہاتھ سے اسکی شرٹ لے کر واپس رکھتے وہ اس کے حصار میں آگئی۔

"لیکن تم بہک گئی تو؟"

پارس نے آنکھ ونگ کرتے اپنے حسن سے ڈرایا۔

"آئی ایم سپر کانفیڈنٹ لیڈی۔"

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

سر اکڑا کر روشانے نے اپنے آپ کی تعریف کی جبکہ پارس اچھے سے سمجھ رہا تھا یہ سہمی چڑیا میں بہادری اچانک کیسے آ گئی۔

"Do you like my physical appearance?"

روشانے اسکے سوال پر فوراً سے سر ہلا گئی۔

"I love this"

اپنے ہاتھ پارس کے چوڑے کاندھے پر پھیرے وہ سینے تک لائی، پارس نے اسکے ہاتھ پکڑ کر ہٹائے اور اپنے سر کے پیچھے باندھے۔

"But I love u"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس کی بڑھتی گرفت اور قربت پر روشانے نے کوئی اعتراض نہ کیا، وہ ہر طرح کے چھونے میں جیسے سیو قسم کا ردوبدل لے آیا، روشانے کو اس پر جی بھر کر پیار آیا، وہ اتنا سیو خود کو اور خود کے جذبات کو کر چکا تھا کہ روشانے

ساری رات اسکی باہوں میں رہتی تب بھی دونوں کے بہکنے کا کوئی چانس نہ تھا۔

"I love You Too Paras"

روشانے اسکی سانسوں میں سانس بھرتی مسکائی، پارس نے اسکے ماتھے کو چوما اور بازووں میں بھرے جا کر میڈم کو آہستگی سے میٹرس پر لیٹاتے اسکا سر تکیے پر رکھا اور خود بھی ساتھ ہی لحاف سائیڈ کرے لیٹا، روشانے نے اسکے لیٹتے ہی آگے سرک کر اسکی بازو پر سر رکھا اور ہاتھ پارس کے پیٹ پر پھیرتی شرارت سے بھرا ہنسی۔

"آپ سچ میں ڈریم ہسبنڈ ہیں پارس۔ میں آپکے ہر روپ کی دیوانی ہو گئی، آپ نے میڈیسن لے لی"

وہ آخری سوال پر زرا اٹھ کر اس پر جھکی۔

"ہاں پوری سیون ٹین۔ کیونکہ مجھے آل ریڈی خود سے تمہارے لیے ڈرلگ رہا تھا۔ تم مجھے کہہ سکتی ہو۔ ہمیشہ۔ جب تک خود مجھے قریب نہ چاہو، آنے مت دینا۔ یہ میں ہی تمہیں کہہ رہا ہوں۔ اوکے ؟"

پارس کے اسکے چہرے کو تک کر سمجھانے پر وہ روہانسی ہوئی، اب دکھ ہوا کہ کاش وہ پارس کو مل جاتی۔

"اوکے۔"

بہت مشکل سے بول سکی، آواز آنسوؤں کی آمیزش میں ڈوبی۔

"اب میرے بیلی بٹن سے کھیلنا بند کرو تا کہ تمہیں بھی نیند آئے اور مجھے بھی۔"

پارس نے اسکا ہاتھ اپنے پیٹ پر سے ہٹا کر اپنے چہرے سے لگایا، جبکہ روشانے خفیف سا ہنس کر سر ہلاتی اپنا ہاتھ اسکی گردن تک سرکا کر چہرہ پارس کی گردن میں چھپا گئی۔

"مجھے کسی نیکی پر ہی آپ ملے ہیں پارس۔ میں آپکو ہر جہاں کے لیے اللہ سے مانگتی رہوں گی۔"

گردن سے کان تک اس نے اپنے ہونٹوں کی نرمی بکھیری جبکہ پارس نے گردن اسکی طرف گما کر مسکرا کر دیکھا۔

"میں بھی۔ تم میں اتنے رنگ ہیں جتنے ابھی تک دنیا میں تسخیر بھی نہیں ہوئے۔ آج میں نے تمہاری بگھڑی کیفیت بہت انجوائے کی ہے۔ تم سچ سنور کے اتنی ہاٹ شاید نہ لگو جتنی یوں میری قربت سے گھبرا کر لگی۔ اوہ مائی گارڈ، یو آر ایوری تھنگ فار می گرل۔۔۔ میں تمہارے ساتھ کو جیتا ہوں۔ میں تمہیں جیتا ہوں۔ میں خود کو دھیرے دھیرے رفو ہوتا محسوس کرتا ہوں۔ تم عام لڑکی نہیں ہو۔ تم میں نشاط کا پورا جہاں قید ہے۔ اور یہ صرف میرے لیے عیاں ہوتا ہے، اپنے دروازے کھولتا ہے۔"

اک اک حرف میں تشنگی کے ساتھ ساتھ اک قرار تھا جو پارس اسکے اندر اتار رہا تھا، وہ خود کو بہت لکی محسوس کر رہی تھی، کیونکہ پارس اسکی نیڈز نہ صرف سمجھتا تھا بلکہ اسکی سوچ سے بڑھ کر پوری کرتا تھا۔

"جب تم بولنا، سانس لینا اور ہلنا بھی بھول گئی تھی میرے قریب۔ میں خود کو بھول گیا۔ وہ لمحہ ایسا تھا کہ دل چاہا تمہیں اپنی نس نس میں اتار لوں۔ تم میرے لیے ہمیشہ ایسی ہی رہنا روشا نے بھلے اس کے لیے تم کبھی مجھے قریب آنے نہ دو۔ میں نے تمہیں حاصل کر لینے کی خوشی سے بہت بڑھ کر دور رہ کر ہی آج فیل کی، یہ قوت ہر عورت میں نہیں ہوتی۔ یو آر سو سپیشل۔"

وہ اس لمحہ کچھ بولنے کی کوشش کرتی تو یقیناً رو پڑتی کیونکہ پارس نے اسکے دل کا ہر جذبہ ابھار دیا تھا، اس وقت وہ اس پر جان تک فدا تھی، اسکے دل میں راحت سرائیت کر رہی تھی۔

"بس کریں پ۔۔ پارس۔ میں رو دوں گی"

آنکھیں خوشی کی زیادتی سے نم تھیں، آواز نکلی تو کپکپاتی ہوئی۔

"یہ سچ ہے روشانے"

پارس نے اسکی گال تک سرکتی آنسو کی لکیر کو انگوٹھے کی پور رب کرے مٹایا۔

"آئی نو۔۔۔"

جلدی سے مسکرانے کی کوشش کی، پارس نے اسے کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنے قریب کیا اور اسکے ہونٹوں کی سلوٹیں خمار آلود نگاہوں سے دیکھیں، وہ اسکی نظروں کے مفہوم پر بلش کی۔

"آنکھیں بند کرو ورنہ برداشت کرتے کرتے میرا دل بند ہو جائے گا۔ یو لک سو کیوٹ رائیٹ ناو۔"

پارس کے بوکھلانے پر وہ ہنس کر جلدی سے آنکھیں میچ گئی، پارس نے اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرتے خود بھی آنکھیں بند کر لیں، اور یہ سچ تھا اس لڑکی کی قربت میں آیا آرام اسے انسومیہ سے نجات دینے میں معاون ثابت ہونے لگا تھا۔

..._____..

بے وقت عمائمہ کو اپنے جسم و روح کا ہمراز بنائے، اسے اپنی روح کے رفوگر کا مرتبہ بخشے وہ منہ اندھیرے اسکے پہلو سے آزاد ہوئے، اسے اپنی قربت، مہک اور گرفت سے رہائی دے کر جا چکا تھا، کیونکہ بڑے بھائی کا فرض، محبوب کے چہرے پر کاملیت اور وصل کی راعنائیوں کو دیکھنے سے قدرے اہم محسوس ہو رہا تھا، کیونکہ حاتب مغدام کے نزدیک مہکتے تڑپتے اصول ٹوٹ جائیں برا نہیں لیکن مقرر فرض قضا ہو جائیں تو تلافی نہیں ہوا کرتی۔

نیند کا گداز دامن جھٹکے وہ جسم و جان میں اترتے نشاط سے باہر نکلی تو دھیرے دھیرے سوئے حواس جاگنے لگے، اسے اب تک اپنا آپ حاتب میں جذب محسوس ہوا، یہ ان کی نزدیکیوں کی سنگینی کے نتائج تھے، وہ بے وقت بہکا تھا اور عمائمہ نے اسے خود کی جانب آنے سے ہر گز نہ روکا۔

"وہ میرے آس پاس نہ ہوں ابھی۔۔۔پلیز اللہ جی"

وہ آنکھیں کھولنے پر ڈر رہی تھی، دھیرے سے آنکھیں کھولیں تو مرمریں ہاتھ اپنے پاس میٹرس کی دھیمی سلوٹوں پر پھیرنے پر نرم گلابوں کا بکے اور ساتھ اک شاپنگ بیگ محسوس ہوا تھا، سوئی آنکھیں جلدی سے کھلیں۔

کمرے میں حاتب کی پرفیوم تو بکھری تھی پر وہ کہیں نہیں تھا، صد شکر ورنہ عمائمہ کے اس روپ کا شیدائی ہو جاتا جو منظروں میں اپنی ملائمت و خوبصورتی سے امرت گھول رہی تھی، وہ گلابی پھول لگ رہی تھی جسے اسکے باغبان نے جی بھر کر خراج تحسین پیش کیا تھا۔

عمائمہ نے پھول اٹھا کر انکی روح معطر کرتی خوشبو سونگی، رگ رگ میں گھلی حاتب کی خوشبو گلاب کے پھولوں میں گھلنے لگی تو جسم و جان پر سرور طاری ہونے لگا۔

پھر اس کے ساتھ لگا کارڈ اٹھا کر اپنی نیند و قربت کے خمار سے اٹی براون آنکھوں کے سامنے کیا۔

"کل کی رات! اوہ عمائمہ۔۔مجھے شک ہے میں کسی پریستان سے پری سمیت چرا لایا تھا۔ یہ رات میرے وجود میں عرصہ دراز سے پھیلی رات کو منور کرنے آئی تھی، جلتی آگ کو بجھانے آئی تھی۔ مجھے پورا کرنے آئی تھی۔ میں تمہیں اب کبھی خود سے دور کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ بائے داوے میری شرٹ تم پر بہت سوٹ کر رہی تھی۔ میری فلائیٹ تھی، تمہیں جگایا اس لیے نہیں کہ تم جاگ جاتی تو میں تم سے دور نہ جا پاتا۔ آہل کو میری ضرورت تھی۔ یہ پھول تمہاری ہر اس کوشش کے نام جو

تم نے مجھے سکون پہنچانے کی خاطر کی۔ میں واپس آکر سب سے پہلے تمہیں دیکھنا چاہوں گا۔ اس ڈریس میں جو پھولوں کے ساتھ میٹرس پر پڑا ہے"

پہلے وہ خود جان لیوا بنا اب اپنے پیچھے اپنی طرح اپنے دھڑکتے لفظ چھوڑ گیا، عمائمہ کے دل کی دھڑکنیں اپنی ڈگر بھلانے لگیں۔

"آئی لو ویو۔"

آخر پر روح سہلاتی سطر تھی جو عمائمہ کو مسکراہٹ بخش گئی، وہ اٹھ بیٹھی، حاتب کی بلیک شرٹ میں مکمل ڈوبی ہوئی، اس کارڈ کو اپنے ہونٹوں سے چوما۔

"آئی لو ویو ٹو۔"

پھر ان پھولوں کو واپس اٹھا کر سونگا، وہ کوئی مارکٹ سے لایا بکے نہیں تھا بلکہ حاتب نے اپنے لان ایریا میں اپنے ہاتھوں جو پیور گلاب لگایا تھا یہ سب گلاب کی ٹہنیاں وہیں سے توڑ کر رکھ گیا تھا، اور یہ گلاب دوسرے پھولوں جیسے

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

پاور پل نہیں ہوتے، انکی کلیاں ہوا کے تھپڑوں سے بھی بکھرنے لگتی ہیں، عمائمہ نے ان ٹوٹی کلیوں کو سنبھالا اور بکے اپنے سائیڈ رکھے پھر سے کروٹ بدل کر لیٹی، اسے ان پھولوں کی مہک ویسی ہی راس آئی جیسے کل حاتب مغدام آیا۔

ابھی عمائمہ کے پاس سوچنے کو بہت کچھ تھا لیکن اس نے بس حاتب کو مزید فیل کرنا چنا اور پھر سے سونے کو مسرور ہوتے آنکھیں میچ لیں۔

..._____..

وہ اداس اور افسردہ رہنے لگی تھی، آہل ویسے تو کافی دیر پہلے کراچی پہنچ چکا تھا پر اسے شیزا کے فشی ڈونا جانے کا ویٹ تھا تاکہ وہ اسے گھر کے بجائے وہیں جا کر ملے۔

عائشہ اور بالاج کے لیے شیزا کی چپ کسی روح چھلنی کرتے نشتر سی تھی پر وہ لوگ بے بس تھے کیونکہ اب شیزا کی خوشیاں اسکے مقدر سے جڑی تھیں اور مقدر کی خبر ان دو کو نہیں تھی۔

وہ فشی ڈونا آچکی تھی، میرون کلر کی شارٹ کرتی پلازو کے ساتھ ویسا ہی دوپٹہ اپنے بائیں کندھے پر پھیلائے، ہیلز پہنے، کرل بالوں کو پونی میں مقید سا فت میک آپ لک کے سنگ آج کے آن لائن آرڈرز دیکھ رہی تھی۔

تبھی ریحان اسے باہر سے اندر آتا دیکھائی دیا۔

"آپ سے ملنے کوئی آیا ہے شیزا آپی"

شیزا کے لیپ ٹاپ کی پیڈ پر چلتے ہاتھ تھمے، دل کی دھڑکن شور بن کر کانوں میں سنائی دی۔

کون آیا ہے؟(آہل نہیں ہو سکتے مجھے یقین ہے)"

بے کلی لیے وہ آنے والے کے بارے متجسس، آخری جملہ گھٹن بنا کر دل میں گھوٹ گئی، ریحان کی مسکراہٹ گہری اور دلچسپ ہوئی۔۔

"بلیک پینٹ، وائیٹ شرٹ میں نک سک تیار ہاتھ میں بڑا سا پھول لے کر کوئی ہنڈسم ترکی پلٹ لونڈا آیا ہے۔ کہہ رہا ہے پھولوں کے دیس کی اک رانی رہتی ہے ادھر۔ شیز ابالاج، اسے سچ میں دل دینے آیا ہوں"

سماعت میں یہ سنتے ہی خوشبو سنائی دی اور اس لڑکی کے پورے درد کرتے وجود میں اک مرہم اترتا چلا گیا۔ تو کیا وہ سچ میں آگیا تھا، اسے بتانے کہ وہ طلاق کے باوجود بھی اک خوشنما محبوب ہے۔

شیز انے لیپ ٹاپ وہیں چھوڑا اور باہر دوڑی، آج وہ بہت جلدی آگئی تھی تو ابھی نہ بھرپور صبح کراچی میں پھوٹی تھی نہ ہی فشی ڈونا میں کوئی کسٹمر تھا۔

وہ تیزی سے دروازہ کھولتی جب باہر نکلی تو آہل نے پھول کی ٹہنی پکڑے دو قدم اسکی طرف بڑھ کر شیزا کو دیکھا ہی یوں کہ اس لڑکی کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

"تم نے نہیں پکارا لیکن پھر بھی آ گیا میں۔ سب وہیں سے سٹارٹ ہو گا جہاں ختم ہوا۔ یہیں الگ ہوئے تھے، وہ گڈ بائے یاد ہے مجھے۔ اب تمہاری زندگی میں کوئی ایسا دن نہیں آئے گا جب تمہیں آہل مغدام کو گڈ بائے کہنا پڑے شیزا"

وہ دو زینے چڑھ کر کھڑی تھی اور وہ اسکے سامنے سر جھکاتا پھر سے سر اٹھا کر اسے دیکھتے اپنا ہاتھ آگے بڑھا گیا کیونکہ جانتا تھا وہ پھول لینے سے منع نہیں کرے گی۔

"ت۔۔ تھینکیو"

شیز انے کپکپاتے ہاتھ سے اس ٹہنی کو تھاما، نا جانے وہ پھول کا شکریہ کہہ رہی تھی یا آہل کے آنے کے لیے۔

"ویلکم۔۔۔میں سب پہلے جیسا کر دوں گا"

وہ مسکرا کر دونوں زینے پھلانگ کر اسکے روبرو آیا تو وہ پھول سے نگاہیں ہٹا کر آہل کو تاسف سے تکنے لگی، وہ اسے اپنی طرح پریشان محسوس ہوا، آہل کی آنکھیں کئی گھنٹوں کی فلائیٹ کے سبب اور زرا نیند نہ لینے پر گلابی مائل تھیں۔

"اب کچھ پہلے جیسا نہیں رہا اہل مغدام۔یہ معصوم، نازک اور بھولی شیز ا نہیں بلکہ محبت میں مری ہوئی اک طلاق یافتہ منحوس عورت بن چکی ہے۔جو اپنے ماں باپ کے دل کا ناسور اور آپکی تا عمر کی اذیت ہے۔اب واپس لوٹ جائیں کیونکہ میری زندگی کا مقصد اب اپنے جائز یا ناجائز ہونے کا پتا ڈھونڈنا رہ گیا ہے"

اس لڑکی کا اک اک حرف آہل کے سینے میں دبے دل کو ٹکروں میں بانٹتا گیا لیکن وہ جانتا تھا کیا کرنا ہے۔

"میری بیوی بن جاو۔ ہم مل کر یہ معاملہ حل کریں گے۔ میں تمہیں پھر سے معصوم، نازک اور بھولی نہ بنادوں تو گردن کاٹ دینا۔ رہی بات جائز یا ناجائز ہونے کی۔ میرے نزدیک میری یہ محبت جائز ترین ہے"

آہل نے اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرا، وہ آنکھیں عجیب لٹی ہوئی دلسوز مسکراہٹ کے سنگ بھیگیں، وہ ایسے مہربان لمس کی امید چھوڑ چکی تھی۔

"آ۔۔ آہل"

وہ اسکے ہاتھ ہٹانا چاہتی تھی، نہ ہٹا سکی تو گالوں پر آنسو اتر آئے۔

"ابھی نہیں رو۔ میری می۔ دین جتنا رونا ہے رولینا میرے گلے لگ کر۔ پلیز شیزا۔ انکار مت کرنا۔ میں مر جاوں گا۔ میں تمہیں کسی کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑوں گا۔ میں تمہیں ایسے کسی گھر میں نہیں لے کر جاوں گا جہاں تم

بے سکون رہو۔ میں تمہیں اپنے ساتھ نیوزی لینڈ لے جاوں گا۔ مجھے تمہارے سوا اب کچھ نہیں چاہیے۔ پلیز شیز امیں تمہارا انکار برداشت نہیں کر سکتا۔ کہو کہ تم میری ہونے پر تیار ہو"

شیز انے انکار کرنا چاہا لیکن دل کا کیا کرتی جو آہل کے اب دوریا او جھل ہونے پر بند ہوتی کیفیت میں ڈوب رہا تھا۔

"آ۔۔ آپکے بابا؟"

وہ منمنائی۔

"ابھی تم صرف میرا خیال کرلو۔ مرجھا گئی ہو بالکل شیز ا۔ میں تمہیں کھلا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں ابھی۔ سے یس۔"

شیز انے اسکے اصرار پر کچھ نہ کہا بس آنکھیں جھکا کر رو پڑی۔

"رومت۔ سے یس"

وہ اسکے آنسوؤں کو پونچھتا بس ایک ہی جواب کا طلب گار تھا۔

"ی۔۔یس"

وہ سرگوشی میں بولی پر آواز ٹوٹ گئی۔

"فائنلی۔۔۔۔۔آج ہی تمہیں اپنا بناؤں گا۔آئی پرامسس۔"

وہ اس کی خوشی پر گھبرائی کہیں بے قابو ہو کر کچھ کر نہ بیٹھے تبھی جلدی سے اسکی گرفت میں مچلی تو آہل نے اسے آزاد کیا۔

"کچھ کھایا آپ نے؟"

وہ بھیگی آنکھیں رگڑتی آہل کی طرف دیکھتے بولی جس نے معصومیت سے نفی میں گردن گما کر خود کو مسکین عاشق ثابت کیا، شیز اخفیف سا مسکرائی۔

"آجائیں۔آپکے لیے ناشتہ لگاتی ہوں"

وہ بھاگنے لگی تبھی آہل نے اسکا پیچھے ہی لپکتے ہاتھ پکڑ کر روکا، شیز انے گھبرا کر ارد گرد دیکھا۔

"آئی۔۔۔۔"

آہل کے ہونٹوں پر شیز انے جلدی سے ہتھیلی جمائی۔

"ابھی نہیں۔تب جب مجھے واقعی فیل ہو کہ یولووی۔ابھی نہیں۔۔۔"

شیز انے منت کرتے روکا اور جلدی سے اپنا ہاتھ ہٹاتی اندر بھاگی اور آہل اسکا دل چاہا یہیں گر پڑے، محبوب کی اتنی سی ادا بھی عاشق کا قتل کرنے کے لیے کافی ہوا کرتی ہے، زہے نصیب۔۔

.._____..

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

کیلیبر یا میں صبح کے سات بج چکے تھے، پارس نے اسے نیند سے نہ جگایا کیونکہ وہ اسکے سبب خود بھی رات کافی گھنٹے سو کر فریش ہو گیا تھا، بریک فاسٹ بنانے کے لیے وہ کچن میں گیا تھا، روشانے کی نیند ٹوٹی تو ہاتھ میٹرس پر پھیر کر بند آنکھوں ہی پارس کو ڈھونڈنا چاہا۔

آنکھیں جھٹ سے کھلیں۔

سر اٹھا کر پورے کمرے میں نگاہ دوڑائی، پھر لحاف پرے کیے جمائی روکتی وہ اٹھ کر پہلے واش روم جا گھسی، فریش ہو کر نکلی تو لبوں پر دھیمی مسکراہٹ تھی، فون دیکھا تو حاتب کا میسج دیکھ کر اسکے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑی۔

بال کھول کر اپنے ارد گرد پھیلائے وہ کمرے سے نکل کر باہر آئی، چیز آمیلیٹ کی خوشبو سونگھتے کچن کے دروازے میں رکی تو پارس ایپرن پہنے شیف بنا کافی بنا رہا تھا، روشانے نے پیچھے سے چپکے سے آکر دونوں بازو اطراف سے لے جاتے پارس کے سینے باندھے اور ساتھ جا لگی۔

"اٹھ گئی نشئی"

پارس کی مسکراہٹ گہری ہوئی،وہ نیند والا اونہوں کرتے آنکھیں بند کیے مسکرائی۔

"بہت بہت بہت اچھی نیند آئی مجھے۔"

مدہوش کن لہجے میں بتاتی وہ پارس کا امتحان بن رہی تھی تبھی پارس نے اسکو کلائی سے پکڑا اور دوسرے ہاتھ میں اسکی بازو دبوچے اپنے روبرو لا ٹھہرایا۔

"اور وجہ کیا تھی؟"

وہ پراسرار ہوا۔

"آپکی موجودگی"

متوقع جواب سے بھی کئی درجے حسین اعتراف کرتی وہ لڑکی پارس کے دل کی اکلوتی بہار تھی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"جو ہمیشہ تمہاری ملکیت رہنے والی ہے۔ تم ابھی بھی بہت کیوٹ لگ رہی ہو۔"

پارس نے اسے جان بوجھ کر کیوٹ کہے چھیڑا، ابھی وہ اول جملے کا قرار محسوس بھی نہ کر سکی کہ تنگ کر دیا۔

"کیوٹ کیوں لگ رہی ہوں۔ مجھے نہیں لگنا کیوٹ"

وہ پارس کے سینے میں چھپتی بچوں کی طرح ضد میں مچلی۔

"ایکچولی تم سیون ڈیز تک کیوٹ نہ بھی لگی تو میں یہی کہنے والا ہوں۔ خود کو تسلی دے رہا ہوں یہ کہہ کر سمجھا کرو"

پارس نے اسکی پشت سہلائی، وہ سینے سے جدا ہوئی، وہ نیلی آنکھیں نہارتے احساس نہ ہوا کب ہنس پڑی ہے۔

"اچھا مطلب کیوٹ روشانے آپکو نہیں بہکا سکتی؟"

وہ متجسس تھی، دلچسپی سے سوال کیا۔

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"

پارس نے سر اٹھائے پورے وثوق سے چیلنج کر دیا اور چیلنج تو اس کانفیڈنٹ لیڈی کی کمزوری تھے۔

"آر یو شیور؟"

آنکھوں میں مستانی سی چمک لیے اس نے جال پھینکنے سے پہلے اک بار پھر تسلی کے لیے پوچھا۔

"یس۔۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس کی ٹون میں تھوڑی گھبراہٹ شامل ہو کر روشانے کو اش اش کرا گئی۔

"او کے کیوٹ روشانے کے جلوے دیکھیں زرا پھر"

دونوں ہاتھ پارس کی گردن میں لپیٹ کر وہ ایڑیوں کے بل اٹھی، پارس نے پر شوق نگاہوں سے اس کی ہمت سراہی۔

"تم نہیں بہکا سکتی مجھے"

وہ مسکرا کر مزید اکسانے لگا تبھی روشانے نے چہرہ دائیں کرتے پارس کے کان کے اوپری حصے کو منہ میں لیتے ہلکا سا بائیٹ کیا اور پھر سرک کر اسکی جا لائن پر پیار کیا، پارس نے لب بھینچتے یہ وار سہا لیکن پگھلا نہیں۔

روشانے روبرو ہو کر پارس کے چہرے کو دیکھنے لگی کہ آیا وہ بہکی نگاہوں والا ہوا یا نہیں پر اسے مسکراتا دیکھے روشانے کا چہرہ مرجھا گیا۔

"ون مور ٹرائے"

روشانے کہاں ہار ماننے والی تھی، نئے ولولے کے سنگ وہ پارس کی شہہ رگ چومتی اسکی چن کے نیچے گردن کے حصے تک پہنچی اور اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو اس بیچ پارس کے سر کے بالوں میں پھنسایا، روشانے نے جیسے ہی

گردن کی جلد سک کرنے کی کوشش کی، پارس نے اسکا چہرہ جبڑے سے پکڑ کر سامنے کیا۔

پارس کی آنکھوں میں غالب آتے خمار کے خطرناک بادل گویا روشانے کو اپنی جیت لگے۔

"تم خود بہک جاو گی روشانے۔مجھے تمہاری فکر ہے یقین کرو۔ڈونٹ ڈو دس"

پارس کے آنکھیں چرانے پر وہ دبا دبا مسکرائی۔

"اچھا کوور کیا میری پالی جان نے۔لیکن اب اگر آپ نے مجھے کیوٹ کہا تو میں آپکو کھا جاوں گی۔"

وہ زرا دور ہٹی کیونکہ جانتی تھی وہ اتنی قریب آکر پارس کو خطرہ بنا چکی ہے۔

"اپنی جان دیکھو پہلے پھر مجھ ہاتھی کو کھانے کا خیال لانا دماغ میں۔میری ایک بازو جتنی ہو تم۔اور باتیں سن لو اسکی۔مجھے کھائے گی"

پارس نے بچاری کو سیریس نہ لیتے اپنا بریک فاسٹ کمپلیٹ کیا،روشانے نے جب اپنی بازو پارس کی بازو سے جوڑ کر دیکھی تو واقعی بچاری کے ارادے جھاگ بن گئے۔

"میں آپکی ایک بازو تو ہی کھا سکتی ہوں ناں دیکھیں۔"

پارس اسکی یہ ناپ لینے کی حرکت اور نتائج پر ہنسا،فورک سے آمیلیٹ کا چھوٹا سا پیس کٹ کرے ساتھ ہی کھڑی روشانے کے لپس سے لگایا،روشانے نے فورا منہ کھولے بائیٹ لی۔

"یمی۔۔"

وہ زائقے سے لطف لیتی مسکرائی تو پارس نے شکریہ وصولی کی۔

"آپکو پتا ہے پارس آج آہل اور شیز ا کا نکاح ہے۔"

پارس نے گردن گما کر روشانے کے چہرے کو دیکھا۔

"میری وجہ سے تم یہاں بندھی ہو۔چاہو تو جا کر شرکت کر لو روشانے۔ آفٹر آل دونوں تمہارے لیے بہت پیارے ہیں"

پارس کی آفر سنے وہ اسکی بازو سے لگ کر اسے دیکھنے لگی۔

"آپ سے کم ہی پیارے ہیں۔اور آپ کی وجہ سے نہ میں باونڈ ہوں نہ بندھی ہوں۔ آہل میری شیز ا کو اب سنبھال لے گا۔حاتب بھی کراچی نکلا ہے۔مجھے کوئی فکر نہیں"

وہ سہولت سے اسے اسکی اہمیت بتائے مسرور کر گئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"گڈ۔ پھر بھی کبھی ان سب سے ملنے کا دل چاہے تو تم جا سکتی ہو۔ مل کر کبھی بھی آ سکتی ہو۔ مجھے اپنی زندگی کی مشکل کبھی مت بنانا۔ میں تمہاری سب سے بڑی آسانی ہوں"

پارس نے اسے حصار کر اسکے بالوں کی خوشبو ان ہیل کی، پھر اسکی دائیں رخسار پر پیار دیتے بائیں پر بھی ہونٹوں کو نرمی سے رکھا۔

"آپ میری سب سے بڑی خوشی بھی ہیں پارس۔ ڈونٹ وری میں آپ کے سامنے کبھی بھی کچھ نہیں چھپا سکتی۔"

وہ مطمئین ہوا۔

"اچھا سنو۔ شیز اتو آہل کے ساتھ جائے گی تو تمہارا فشی ڈونا کون دیکھے گا؟"

پارس کو وہ خوبصورت دنیا کیسے نہ یاد آتی کہ اس سے آتی خوشبو بہت پیاری تھی۔

Zubinovelszone.com
SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMRWAMIRZANOVELS.COM

"عائشہ امی۔"

وہ آنکھیں پٹپٹاتے بولی۔

"اف تمہارے یہ کیوٹ مگر کام کے رشتہ دار۔۔۔۔"

وہ ہنسا تو روشانے نے منہ پھلایا۔

"آپ کے منہ سے کیوٹ بلکل اچھا نہیں لگتا"

وہ اسکے گال کھینچتی فوری جتا گئی۔

"تمہارے لیے تھوڑا کہا ہے"

پارس نے احتجاج کرنا چاہا تو وہ انگلی اسکے ہونٹوں پر رکھ گئی۔

"کسی کے لیے مت کہیں۔ کیونکہ آپکے لپس بلکل کیوٹ نہیں ہیں تو یہ ورڈ ان پر سوٹ نہیں کرتا"

روشانے کی باتیں انکا بریک فاسٹ ٹھنڈا کرنے پر تلی تھیں۔

"تو پھر کیا ہیں میرے لپس؟"

پارس شوخ ہوتے معنی خیزی سے مسکرایا۔

"چیز آمیلیٹ"

وہ بے خود سا بڑبڑائی، پارس نے آئبرو اچکائے۔

"واٹ۔۔۔۔"

پارس کو کسی میٹھی چیز کا حوالہ چاہیے تھا، چیز آمیلیٹ پارس کو زہر لگتا تھا پھر بھی اس نے روشانے کے لیے بنایا۔

"میرا مطلب تھا چیز آمیلٹ ٹھنڈا ہو رہا ہے"

وہ جلدی سے حصار سے نکلی۔

"تم نے تو مجھ سے بھی دو ہاتھ آگے کا کوور کیا ہے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

پارس نے کافی مگز میں ڈالتے شکوہ سا کیا، وہ ہونٹوں پر بکھری مسکراہٹ سمیت پلیٹس اٹھا کر ڈائنگ پر رکھنے لگی۔

"کیا کروں آپ پر جو چلی گئی"

کرسی پر بیٹھے اپنی لوز شرٹ کی بازو چڑھائیں جیسے آمیلیٹ نہیں زندہ مرغ کو حلال کرنے لگی ہے، پارس نے فروٹس پلیٹر بھی رکھا جبکہ بریڈ، اور میش پٹاٹو کے علاوہ اپنے لیے ڈائیٹ سیریل باول جس میں بلوبیری، ریڈ بیری کے علاوہ اوٹس اور تھوڑے ڈرائے فروٹس تھے۔

روشانے کی نظریں پارس کے یمی لگتے باول پر تھیں، اتنی رنگ برنگی اور ٹیسٹی ڈائیٹ ریسپی کے مقابلے میں اپنا آملیٹ و دلکی بریڈ بور لگا۔

پارس نے رئیل ہنی جب باول پر بہایا تو روشانے کے منہ میں پانی آگیا۔

"یہ میرا۔۔۔۔۔بائے"

بنا پارس کو سنبھلنے کا موقع دیے روشانے نے اسکا اوٹس اور فروٹس والا باول اٹھایا اور گدھے کے سر سے سینگ کی طرح کچن سے بھاگ گئی۔

"کیا چیز ہے یہ لڑکی؟"

پارس ہنستا ہوا اپنا اور اسکا کافی مگ اٹھائے خود بھی پیچھے باہر نکلا جہاں وہ لاونج میں صوفے پر چوڑی ہو کر بیٹھی مزے سے ٹی وی دیکھنے کے ساتھ ہٹھیایا ہوا ناشتہ ٹھوس رہی تھی۔

پارس کو دیکھتے ہی باول کو سائیڈ کرے منہ بھی پھیر لیا۔

پارس نے مسکرا کر اسکا کریمی کافی مگ میز پر رکھا۔

"نہیں لیتا بھوکی۔ لیکن یہ کھا کے مجھے بھی بنا کر دو۔ ورنہ تم تو نہیں میں تمہیں ضرور کھالوں گا۔ اور اس آملیٹ کو کون کھائے گا جو میں نے ناک بند کر کے بنایا تمہارے لیے؟"

Zubiniovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس اسکی ہی پھیلی ٹانگوں کی طرف آکر بیٹھا، روشانے ایسے کھا رہی تھی جیسے کوئی پیچھے پڑا ہو یا یہ خطرہ ہو کہ ہتھیا یا مال واپس چھین لیا جائے گا۔

"آپ کھائیں گے"

دانت دیکھاتے حل پیش کیا۔

پارس نے کشن اٹھا کر سیدھا روشانے کے منہ پر دے مارا جس سے وہ جو سپون میں کریمی بلوبیری لیے کھانے والی تھی، وہ تو کھالی پر اسکی کریم اسکے ہونٹوں اور گال پر لگ گئی، بقیہ سپون پر لگی ملکی کریم اسکی بلیک شرٹ پر لگ گئی جس پر روشانے نے گھور کر پارس کو ڈرایا۔

"میں آگ نہ لگادوں دنیا کے ہر آملیٹ کو۔ میں ایگ سے الرجک ہوں۔ جا کر وہ بھی ٹھوسو۔ خبر دار جو کھانا ضائع کیا۔"

پارس نے مزید ڈانٹا تو وہ ٹانگیں نیچے اتارتی ساتھ بیٹھے باول اسکی گود میں رکھ کر ناراض ہو کر جانے لگی، پارس نے باول سامنے رکھا اور پکڑ کر اس نخریلی کو اپنے تھائے پر لا بٹھایا۔

"مجھے ڈانٹا آپ نے"

اداکاری شروع تھی، وہ بھی اعلی پائے کی۔

"ہاں کیونکہ رزق کا ضیاع، برکت کو ختم کر دیتا ہے۔اس معاملے میں بہت سخت ہوں۔"

وہ اسکے بالوں کو گال سے ہٹاتے بولا، جو گال اور ہونٹوں پر لگی کریم سے لگ رہے تھے۔

"پھر آپ روٹی کے کنارے کیوں اتارتے ہیں۔وہ بھی تو ضیاع ہوا ناں؟"

روشانے نے جلدی سے عقل استعمال کی۔

Zohinovelzone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"جب سے تم نے پرندوں کو ڈالا میں بھی اب وہی کرتا ہوں۔"

وہ پارس کے جواب پر کھل اٹھی۔

"سچی؟"

وہ چہکی۔

"مچی۔۔۔مے آئی؟"

پارس کی آنکھوں میں اسکی گال اور لپ کھٹکا تو بے خود ہوتے اجازت لی۔

"نو۔۔۔"

وہ شوخی ہوئی پر جانتی تھی پارس نے کرنی تو اپنی مرضی ہے، پارس نے قریب ہوتے اسکا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑا اور پہلے اسکی گال پر لگے اوٹ کے اس زرے کو گال کی جلد کو ہونٹوں اور زبان سے چھوتے مٹایا اور اس سے

پہلے اسکے ہونٹوں کی طرف جاتا،روشانے نے گھبرا کر جلدی سے اپنا نچلا لپ خود ہی منہ میں دباتے کلئین کر لیا۔

پارس اسکی حرکت پر آئیبرو اچکاتے گھورا جبکہ وہ شرارت بھرا مسکائی۔

"تھینکیو۔ورنہ میں بہک جاتا"

پارس نے چہرہ پیچھے سرکاتے ثابت کیا کہ روشانے اسے چھیڑ بھی نہیں سکتی کیونکہ اس بندے کے پاس ہر جواب ہوتا ہے۔

"جا کر فریش ہوتی ہوں۔پھر ایف پی نکلتے ہیں۔یہ آپ کھالیں میرا پیٹ بھر گیا"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

روشانے گھبرا کر اسکی گود سے اٹھ کر بھاگی ہی جب پارس نے کلائی پکڑے روکا۔

"میرا ابھی بھر گیا ہے۔"

وہ اسکی گال والی حرکت کی طرف اشارہ کرتے آنکھ دبا کر روشانے کو ہنسا گیا۔

"اف پارس۔زیادہ فلمی نہ بنیں۔یہ کھائیں اور میرے والی کافی پئیں آج۔خبر دار یہ مراثی کافی پی آپ نے،میں اسے گرانے جا رہی ہوں"

روشانے صاحبہ کمانڈ دے کر جا چکی تھیں اور اب پارس عیسی مغلانی کی مجال جو اسکا حکم ٹالتا۔

..._____..

پارس اور روشانے کا باقی کا دن بزی تھا کیونکہ ایف پی میں کل کے مشن کی تمام تیاری آج کی جا رہی تھی۔

حاتب بھی ساڑھے آٹھ گھنٹے کی فلائیٹ لیے دن تک کراچی پہنچ گیا،ابراہیم نے ہی اسے ائیر پورٹ سے پک کیا،ابراہیم کو دیکھ کر وہ ہشاش بشاش سا امیر جیسے مسکرایا،ابراہیم مشکوک ہوا۔

"یہ دانت زیادہ صاف کیے لگتے ہیں آج جو اندر ہی نہیں گھس رہے۔مجھے زندہ لاشوں کی طرح یہاں پہلے ہی بھیج دیا، قسم سے بور ہو کر رہ گیا ہوں سر"

ابراہیم ڈرائیونگ کے بیچ دہائی دے اٹھا جبکہ حاتب بھلے یہاں ہو، دل و دماغ پر سرور تو انطالیہ والی کا اب بھی حاوی تھا۔

"بس ختم ہو جائے گی بوریئت۔میں آگیاناں۔ویسے بھی آج خوب بنگھڑے ڈالتے ہیں۔دیکھنا کیسے بوریئت دور ہوتی ہے۔بالاج صاحب کی طرف لے کر چلو۔چٹ منگنی پٹ نکاح کرنا ہے۔مزید دو پیار کرنے والے مجھ سے دور نہیں دیکھے جائیں گے"

حاتب نے باہر کی ہلکی دھوپ کی تمازت میں مزید چمکتے جب یہ آخری جملہ کہا تو ابراہیم نے سانڈ کی طرح گردن گما کر گھورا۔

"یہ آخری اصول میری دفعہ کو مہ یافتہ ہو جاتا ہے ناں؟ مجھے تو آپ چسکے لے لے کر اکیلا اور تڑپتا دیکھتے ہیں۔"

ابراہیم کے اندر اس وقت روتی آتما بسی تھی، حاتب نے قہقہہ روکتی نگاہوں سے گردن گما کر اس جلے بھنے عاشق کو دیکھا۔

"ہاں ابراہیم آفندی۔ کیا کروں تم اکیلے اور تڑپتے لگتے ہی بہت پیارے ہو"

جلوں پر نمک چھڑکنا تو حاتب کی ہابی تھی، ابراہیم دانت نکوس کر رہ گیا۔

"اللہ کرے عمائمہ آپکو ترسا ترسا کے مارے۔ پاس نہ آنے دے"

ابراہیم کے دکھتے دل سے آہ نکلی، اب حاتب کا گھورنا سامنے آیا۔

"زیادہ پرسنل ہونے کی کوشش نہ کرو تم ترسے عاشق۔ ہو جائے گی تمہاری تنہائی اور تڑپ بھی ختم۔ حوصلہ رکھو۔۔۔ محنت کرو حسد نہیں"

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب نے کمینگی کی حدیں پار کیں، ادب ملحوظ خاطر رکھ لیتا تھا ورنہ حاتب کو اسکا دل بھی مکا ٹھوکنے کا کیا۔

"ہاں یہ کمرہ امتحان ہے ناں کہ محنت کروں۔ ہنہ۔ بس آپ سے ناراض ہو گیا ہوں۔ اتریں آ گیا ہے گھر"

وہ روٹھا اور ٹوٹا اتنا کیوٹ لگا کہ حاتب کا دل ہی نہ چاہا اسے منائے، بے شرمی سے سر ہلائے موصوف کار سے دفع ہو گئے پر جاتے جاتے ہنس کر ابراہیم کے جلے دل پر پٹرول پھینکنے کی پنچ حرکت کرنا نہ بھولا۔

"انکو دل سے آہ بھی نہیں لگا سکتا کیونکہ جانتا ہوں یہ کبھی اداس ہوئے، میں نے ہی آدھا ہو جانا ہے۔ میری قسمت ہی خراب ہے۔ دونوں بہن بھائی بس خون نچوڑتے ہیں میرا۔ میرے حالات ایسے ہیں کہ میں کچھ کر نہیں سکتا"

آخری دو جملے گنگنا کر خود بھی اپنا گندا موڈ بحال کیے وہ گاڑی سے باہر کودا، شیزا کو آہل نے پہلے ہی منا لیا تھا جبکہ حاتب نے آ کر مزید بڑے ہونے کا فرض نبھا کر خود عائشہ آنٹی اور بالاج سے شیزا کا رشتہ مانگا۔

سب خیر وعافیت سے ہوا اور رات ہی نکاح کی تیاری ہو گئی، آہل کو پرائیوسی ملی تو سیدھا آکر حاتب کے گلے لگا، ابراہیم بھی وہیں تھا جبکہ شیزا کو عائشہ تیار کرنے لے کر گئی تھیں اور بالاج صاحب باقی تیاریوں میں مصروف ہو چکے تھے۔

"تھینکیو لالہ! مجھے پہلی بار یہ احساس دلانے کے لیے کہ میرا بڑا بھائی بھی ہے۔"

آہل کی آواز رندی، جبکہ حاتب کا دل کہ اس نے کتنے سال اک درد کی آبرو بچانے کے پیچھے کتنے دل اداس و ناامید کر دیے ہیں۔

"اب یہ احساس تمہیں ملتا رہے گا جب تک بابا کو تمہارے فیصلے پر اطمینان نہیں مل جاتا۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا، تمہاری سٹڈی اس سبب متاثر نہ ہو۔ وی نیڈ آپرو فیشنل بزنس آئی کون لائک یو، شیزا کو بھی اپنی زندگی میں ریلیف دینا کیونکہ بہر حال تم دونوں ہی ابھی چھوٹے ہو۔ باقی میں اور

روشانے تم دو کے ہمیشہ ساتھ ہیں۔اس سب کو ممکن کرنے کے پیچھے وہی ہے۔اسکو تھینکیو لازمی کہنا۔"

حاتب نے اسے سب سمجھانے کے بعد روبرو کرتے تاکید کی،وہ مسکرا کر سر ہلاتا واپس چپک گیا جبکہ حاتب نے جب منہ سا بنایا تو ابراہیم کو بڑا مزہ آیا۔

"وہ تو جانم آپو ہیں میری۔میں ضرور تھینکیو کہوں گا۔لالہ جو آپ نے میرے اکاونٹ میں اماونٹ بھیجی اس کے لیے۔۔"

آہل کی بات مکمل نہ ہونے دیے وہ گھورا۔

"اس کے لیے تھینکیو بولا تو منہ توڑ دوں گا۔یار ابھی تمہارا لالہ تھوڑا غریب چل رہا ہے لہذا یہ کم تھے۔بس خوش رہنا مجھے اور کچھ نہیں چاہیے"

حاتب کی موجودگی آہل کی بہت بڑی ہمت تھی۔

جبکہ دوسری طرف شاہ تاج ایک اہم میٹنگ کی وجہ سے دبئی گیا تھا تبھی اسکے لوگ خبر تو لے چکے تھے پر شاہ تاج تک پہنچانے میں اتنی دیر ہو گئی کہ آہل اور شیز انکاح کے بندھن میں بندھ گئے۔

بالاج اور عائشہ کے دل کو سہی معنوں میں قرار آیا کیونکہ اپنی غلطی سدھار کر بہت ریلیف ملتا ہے۔

شیز انہ تو دلہن بنی نہ زیادہ ہار سنگار کیا، بس وائیٹ کلر کا سنپل ساڈریس پہنا جسکے ساتھ ہیلز ڈال لیں اور وائیٹ نیٹ کے دوپٹے کے اندر گولڈن لائنز کی صورت شائنی لیرز تھیں، وہ سادہ بھی واپس سہاگن بنے بہت پیاری لگ رہی تھی اور ستم کہ آج اس نے بال بھی سٹریٹ نہ کیے بلکہ گھنگریالے ہی رہنے دیے جو اس پر آہل کے بقول زیادہ سوٹ کرتے تھے۔

ڈنر تک کے لیے عائشہ اور بالاج نے ابراہیم اور حاتب کو روکا مگر ان دو کو وہاں رہنا مناسب نہ لگا تبھی کام کا بہانہ کیے معذرت کرتے نکل گئے، اور کل

شیز ااور آہل کو دونوں نے ہی سرپرائز ڈنر کا بھی بتایا جو انکی طرف سے نکاح کا گفٹ تھا۔

جبکہ آہل اب شیز ا کے ساتھ جانے کے بندوبست تک یہیں تھا کیونکہ تھوڑے پیپر ورک میں وقت لگنا تھا کیونکہ ابھی شیز اوزٹ یا سٹوڈنٹ ویزے پر ہی جا سکتی تھی تبھی آہل کو یہی مناسب لگا، بعد میں وہ وہیں جا کر اسکے پیپرز کے لیے اپلائے کرنے کا سوچ چکا تھا۔

"شیز ااب تمہاری ذمہ داری ہے آہل۔ایک سچ ہم تمہیں بتانا چاہتے ہیں۔ شیز اواقعی ہماری بیٹی نہیں ہے لیکن وہ ناجائز نہیں ہمارا دل کہتا ہے۔ سو ہمیں سکون اس دن آئے گا جب تم شیز ا کی اپنے گھر جگہ بناو گے اور اپنی فیملی میں لے کر جاو گے۔ کیونکہ وہ ہمارے لیے جان سے بڑھ کر ہے۔"

یہ انکشاف جتنا کربناک آہل کے لیے تھا اتنا ہی اپنے روم کے دروازے میں کھڑی شیزا کے لیے تھا کیونکہ دل میں اسکے شک پہلے ہی آگیا تھا، وہ آنکھ سے ٹپکتا آنسو پونچھے جا کر کاوچ پر بیٹھی۔

"میں شیزا کی شناخت ضرور سامنے لاوں گا۔ وہ ناجائز نہیں یہ میرا بھی دل کہتا ہے۔ آپ دونوں فکر مند نہ ہوں۔ میں اسے سنبھال لوں گا۔ کیا میں اسکے پاس رہ سکتا ہوں۔ ایک کمرے میں؟"

آہل نے تسلی تو دی اختتامی سوال سے ان دو کو مسکراہٹ بھی بخشی۔

"اب وہ تمہاری ہے۔ تم یہاں مہمان نہیں بلکہ داماد ہو میرے بچے۔ جاو آرام کرو تھکے لگ رہے ہو۔"

خود عائشہ اور بالاج بھی آج سکون کی نیند سونا چاہتے تھے، آہل کو تو جیسے نجانے کونسا خزانہ مل گیا اس اجازت کی صورت۔

وہ دونوں کو شب بخیر کہے گہرا سانس بھرتا شیز اکے روم میں انٹر ہوا، مگر اسے روتا دیکھے وہ دروازہ بند کیے تیزی سے جا کر اپنی جیکٹ اتار کر بیڈ ہر اچھالتا آکر قدموں میں بیٹھا، وہ جو ہچکیوں سے رو رہی تھی، اپنے قدموں میں آہل کو دیکھے رونا روک گئی۔

"ابھی بھی گلے نہیں لگایا میں نے تمہیں۔ابھی مت رو۔ہے۔۔تم روتی اتنا پیارا کیوں ہو؟"

وہ اسکے چہرے کو چھوئے شرارت سے اسے مسکراہٹ دینے کی کوشش کرنے لگا پر وہ اور سسک اٹھی، آہل گھبرا کر اٹھا اور اسکے ساتھ بیٹھے دھیرے سے اس ہلکان لڑکی کو پکڑ کر اپنے گلے لگا لیا، اسکے سر سے دوپٹہ ڈھلکا، آہل نے اسکے بال چھوئے، پہلی بار شیز اکو اتنے قریب محسوس کر کے لگا جیسے ہتھیلی میں کائنات آگئی ہو۔

"م۔۔میں نے سن لیا کہ میں عائشہ امی اور بالاج بابا کی سگی بیٹی نہیں آہل۔م۔۔میں واقعی ناجائز ہوئی تو۔۔۔"

وہ اسے مزید اپنے سینے لگاتا اس خوف،اس ہراس سے نکالنے کی کوشش کرنے لگا۔

"تم میری جائز ترین محبت ہو۔جتنی بار کہو گی کہنے کو تیار ہوں۔تم جیسی بھی ہو میری ہو۔تم چڑیل بھی ہوتی تب بھی اتنی ہی پیاری ہوتی مجھے"

وہ آہل کی باتوں پر اور دکھی ہو کر رو دی۔

"آ۔آہل۔۔پلیز"

وہ اسکا حصار منت کیے جھٹک گئی تو وہ سہولت سے زرا دور ہوا۔

Zubinovels.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"رومت۔میرا دل رو رہا ہے تمہارے آنسو دیکھ کر۔ہم ایک دوسرے کے ہو گئے شیزا۔اتنی بڑی خوشی ہر تکلیف پر بھاری ہونی چاہیے۔میں کس قدر تڑپا ہوں وہ چند گھنٹے تم سوچ بھی نہیں سکتی۔"

ابھی شیزا کو اس سکون کا احساس دلانا ضروری تھا جو ان دو کے ایک ہونے سے جڑا تھا ورنہ وہ رو رو کر آدھی ہو جاتی۔

"م۔۔میں بھی آہل"

وہ بے اختیار ہاتھ اسکی شرٹ کے گریبان پر رکھ بیٹھی لیکن جب احساس ہوا کیا کیا تو پیچھے کرنے لگی پر آہل نے اسکا ہاتھ پکڑے واپس وہیں رکھتے جھک کر شیزا کی جبین چومی اور یہ سادہ سا لمس بھی شیزا کی جان کھینچنے کو کافی تھا۔

"بس ختم ہو گئی تکلیف"

آہل نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے قریب کیا جو فار ہیڈ کس پر ہی جان ہار گئی، یہ جھٹکا تو اس کے لیے نا قابل برداشت تھا۔

"ایک ڈیل کریں؟"

آہل کے ہاتھ کا بے باک لمس محسوس کرے شیزا کی زبان سوال کے سنگ لڑکھڑائی۔

"ہاں۔بتاو۔کیا چاہتی ہو؟"

آہل نے بے قرار ہوتے اسکی خوشی جاننی چاہی،اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ کی حرارت دی۔

"جب تک میرے اصل امی بابا نہیں مل جاتے۔ہم ایک دوسرے کے بس دوست بن کر رہیں گے،ہسبنڈ وائف نہیں"

وہ یہ بولتے ڈر رہی تھی لیکن وہ مسکرایا تو شیزا کے ڈر زائل ہوئے،اسکا ہاتھ دبانے کے ساتھ کلائی تھامی اور پھر اسے اپنے ہونٹوں تلک لاتے چوما۔

"اسکی وجہ بھی بتاو"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubiawelszone.com

آنکھوں میں جھانکتے جواز مانگا۔

"اگر میں ناجائز نکلی تو آپکو چھوڑ کر چلی جاوں گی۔"

وہ اسکی بات پر کرب زدہ ہوا پھر بھی مسکرایا۔

اس ٹاپک پر وہ ابھی کچھ کہنا نہیں چاہتا تھا۔

"اور اس کے بدلے مجھے کیا ملے گا؟" آہل کا دماغ ڈیل نامی لفظ پر اٹکا۔

"میں آپکو روز گلے لگاوں گی" وہ معصومیت سے شرط باندھ گئی۔

"یہ تو میں خود بھی کر سکتا ہوں شیزا"

شرارت آنکھوں میں ناچی، اب وہ ڈیل پر اتنے کم پر ماننے والا تھوڑی تھا۔

"میں آپکو اپنے پاس رکھوں گی" حیا نشین آنکھیں بمشکل آہل پر ٹکائیں۔

"ہاں اب ڈیل منظور کی جا سکتی ہے" آہل نے اسکے سکون چھلکاتے چہرے کا صدقہ اتار لیا۔

"آہل۔۔۔ آپ یہاں سوئیں گے ؟"

وہ پھر سے گھبرا کر اسے دیکھنے لگی، آہل نے میٹرس کی طرف نظر گمائی جو دو ان جیسے سلم فٹ لوگوں کے لیے بے شمار تھا۔

"ہاں۔ اپنے پاس رکھو گی ابھی کہا تم نے"

آہل کی شوخ نگاہوں کے آگے وہ آنکھیں شرم سے جھکا گئی۔

"ہسبنڈ کی طرح تھوڑی ڈسکشن کر لوں ؟۔ پھر ہم واپس دوست بن جائیں گے۔؟"

اندر سے آواز آئی اور ستم کہ اس بونگے نے سیدھا سبھاو کہہ بھی دیا، شیزا جلدی سے پاس سے اٹھ گئی۔

"اوکے اوکے نہیں کر رہا یار۔ ڈرو تو مت۔۔۔۔"

وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"م۔۔مجھے نیند آرہی ہے"

وہ جلدی سے اپنی گھبراہٹ چھپاتے کمرے سے اٹیچ روم میں بھاگ گئی، آہل نے کن پٹی پر انگوٹھا پھیرتے دانت نکالے، رگ رگ میں خوشی جھوم رہی تھی اور اسکا اظہار اسکی قاتلانہ براون آنکھیں کر رہی تھیں۔

۔۔_____۔۔

"کیا انکی قبر یہیں ہے؟"

سہانہ اور آبیل اس وقت ہوسپٹل کے لان میں واک کر رہے تھے، سہانہ کے بس دو سیشن باقی تھے، آبیل نے جب اس سے ڈسکس کیا تو وہ رک کر روبرو آئی اور آبیل کو دیکھ کر سوال کیا۔

"یس۔ دیکھو سہانہ مجھے لگتا ہے جب ہم محبوب لوگوں کی قبر کو وزٹ کرتے ہیں تو ہمارے اندر بہت اچھے بدلاو آتے ہیں۔ تمہارے اندر جو بھی گلٹ

ہے وہ تم ان سے کہہ دینا۔باقی وہ جانے سے پہلے تمہیں اور حاتب کو معاف کر گئے ہیں۔ہی واز رئیل جینٹل مین۔"

آبیل کے لہجے میں بھی فارس سلطان کے لیے وہی محبت تھی جو ایک باپ کے لیے بیٹے کے دل میں ہوتی ہے۔

"آپ مجھے کب لے کر جائیں گے؟"

سہانہ کے اندر جیسے کوئی کرلایا تھا،یہ سفر اسکی زندگی کا بہت مشکل تھا۔

"جب تم جانا چاہو۔"

آبیل نے سہولت دی۔

"ٹھیک ہے جیسے ہی میں خود کو سٹرونگ فیل کروں گی آپکو بتاتی ہوں۔ تھینکیو فار ایوری تھنگ۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

اجازت طلب نگاہوں سے اس نے آبیل کو دیکھتے لان کی راہداری کراس کی اور چلی گئی، آبیل نے مسکرا کر واپس قدم بڑھائے، تبھی فون رنگ پر وہ واپس رکا اور وہیں کرسی سنبھالے بیٹھا۔

"تم نے کال کی تھی آبیل؟"

آسیہ کال لگتے ہی بیقراری سے بولیں۔

"یس۔ لیکن وہ کہہ رہے ہیں مجھے دو ہفتے کے لیے سویڈن آنا ہو گا۔ ٹریٹمنٹ سے پہلے تین چار ٹیسٹ ہیں۔ مما میری کس قدر ٹف روٹین ہے آپ جانتی ہیں۔ کس مصیبت میں ڈال رہی ہیں مجھے؟"

اس وقت جب اسکی موجودگی پارس کے اطراف ضروری تھی وہ سب چھوڑ چھاڑ کر سویڈن جانا ہرگز محفوظ نہ جان رہا تھا۔

"یہ مصیبت نہیں ہے آبیل۔ تم اسے دیکھ سکو گے جو تمہاری آنکھیں بننے کی خواہش لے کر تمہارے گھر تمہارے نام لگ کر بیٹھی ہے۔ تم نے پورا دن

اسے کال نہیں کی۔ شی از ویری سینسیٹیو۔رو رہی تھی،جب کہا کہ کال کر لو تو کہتی ہے موہنا بزی ہوں گے مما ورنہ مجھے کبھی نہ بھولتے۔تم یہاں کیلبریا میں بھی جاب کر سکتے ہو پھر انطالیہ کی منتق مجھے سمجھ نہیں آتی۔بس خفا ہوں"

وہ مما کے لگتار خفگی بھرے جملوں پر بوکھلا گیا، جسم و جان پر عجیب سی بے کلی سوار محسوس ہوئی۔

"میں سمجھا نہیں سکتا۔یہاں میرے ہوسٹل اور کلینک کے علاوہ بھی بہت کام ہیں۔فون دیں اسے"

آبیل نے اپنی غلطی مانی پر وہ سچ میں پارس کے کچھ کاموں سے بزی تھا۔

"سو گئی ہے"

آسیہ کی برہمی ہنوز قائم تھی۔

"اف۔اوکے سویڈن جانے سے پہلے میں آتا ہوں گھر۔اسے جگا دیں پلیز۔میں اسے بتاتا ہوں کتنا بزی تھا۔"

آبیل کی ضد پر وہ چار ناچار موہنی کے روم میں آئیں جو بکس میٹرس پر پھیلائے کنارے پر لیٹی سر سیدھا کیے چھت گھور رہی تھی۔

آسیہ مما کو دیکھتے ہی سیدھی ہو کر بیٹھی۔

"خبر دار اسے لاڈ کیے۔بولو ناراض ہوں اور فورا آئے واپس۔"

آسیہ نے جلدی سے اپنی بہو کو اکسایا،وہ مرجھائی تھی پر فورا مما کی تاکید پر مسکرائی اور فون لے لیا۔

"موہنا میں ناراض ہوں اوکے ناں؟"

آسیہ نے شاباش دیتے موہنی کا ہاتھ چوما اور کمرے سے چلی گئیں،موہنی نے جلدی سے آنکھوں میں آنسو اتار لیے۔

"موہنی ملٹیپل ورک تھا۔ فون دیکھا بھی نہیں۔ لیکن ایسا نہیں ہے کہ میں تمہیں بھول جاوں۔ آئی ایم سوری، کہو تو کان پکڑ لوں"

پورے دن کی تلافی اس پیارے موہنا کے دو جملوں سے ہو گئی۔

"مجھے پکڑ لیں آ کے"

وہ تکیے پر سر گراتی واپس لیٹی، اسکی ٹھہری ہوئی پکار نے آبیل کا دل ٹھہرا دیا۔

"سیڈ ہے میری گڑیا۔؟"

وہ سر جھٹک کر نرمی سے بولا۔

"موہنا میں سارا دن آرام کر کر کے تھک جاتی ہوں۔ مما ہر وقت مجھے کمپنی نہیں دے سکتیں۔ میں ہر وقت کٹن کے ساتھ ٹائم سپینڈ نہیں کر سکتی۔ فون

تو دیکھتی بھی نہیں ہوں۔ٹی وی بھی اچھا نہیں لگ رہا۔پڑھائی بھی نہیں ہو سکتی ہر ٹائم"

اسکے اتنے سارے شکووں کا عنوان بس یہ تھا کہ وہ اسے مس کر رہی ہے، آبیل کو سمجھ نہ آئی اب کیا کہے۔

"تو کیا چاہیے تمہیں بتاو؟"

آبیل نے پھر سے پیار کے سنگ پوچھا۔

"آپ۔۔۔م۔۔میں اگر آپ کے دور ہوتے ہی پیچھے سے م۔۔مر گئی تو؟"

وہ لمحے میں رو پڑی جبکہ کرب تو آبیل کے چہرے پر بھی پھیلا۔

"موہنی۔میں مرنے دوں گا کیا تمہیں؟"

آواز میں شکن تو تھی پر مان بھی تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"اچانک موت ہو جاتی ہے موہنا آپکو کیسے بتاوں۔میرے بابا کی بھی پلک جھپکتے جان چلی گئی تھی۔تب میں نہیں ڈری تھی۔رو کر سنبھل گئی تھی پر مج۔۔مجھے اب مرنے کے نام سے بھی ڈر لگنے لگا ہے۔

مجھے پتا ہے میں زیادہ نہیں جیوں گی لیکن جتنا بھی جینا ہے آپ چ۔۔چاہیں میرے پاس۔"

وہ اس لڑکی کے لہجے کا ڈر،خوف اور بے بسی محسوس کیے دھیما سا مسکرایا۔

"تھوڑے دن دے دو۔پھر تمہیں اپنے پاس لے آوں گا۔میں تمہارے پاس ہوں موہنی فیل می"

وہ ضد میں نفی میں مچلی۔

"نووو۔۔ٹچ والا پاس"

ZUBIIWEBZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ اپنی بات سمجھانے میں ہلکان ہوئی، آبیل اسحاق ہنسا، وہ سمجھانے میں کافی اچھی جو تھی۔

"اوکے یور ہائی نیس۔۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ اب ہنس کر دیکھاو"

وہ اسکے مان جانے پر حیران مسکرائی۔

"مسکرانے کا کیوں نہیں کہا؟"

وہ لاڈ میں مبتلا تھی۔

"کیونکہ تمہاری مسکراہٹ میں صرف پاس سے فیل کر سکتا ہوں۔ اتنے دور بیٹھ کر تمہاری ہنسی ہی درکار ہے۔ مسکراہٹ محسوس نہیں کر سکتا۔ میرا تم سے آنکھوں کا نہیں، چھونے، محسوس کرنے اور سننے کا تعلق ہے"

موہنا کی تفصیل کافی رومانوی تھی، وہ محسوس کر سکتی تھی دل کا ابنارمل ہو کر دھڑکن اٹھنا۔

"اتنے پیارے ہیں تبھی تو آپکو ابھی سے مس کر کر کے تھک گئ ہوں۔اف"

وہ ہلکان ہوتی اختتام تک ہانپی تو آبیل کے دل کو بھی حرارت سی پہنچنے لگی۔

"کال بند کر دوں؟ورنہ دل چاہے گا تمہارے پاس ابھی اڑ کر آجاوں"

کل وہ گھبرا گئی اور آج آبیل۔

"کر دیں موہنا۔آپ بھی میری جان ہیں اوکے ناں"

وہ ایک دم کھلے پھول سی ہو گئی جیسے سچ میں آبیل اسکی شفا ہو۔

"اوکے۔رونا مت۔خود کال کر لینا۔کبھی بھی۔"

آبیل نے چند پیار بھری تاکیدیں کیں اور رابطہ توڑا،جبکہ موہنی پر سکون ہو کر مسکراتی اپنی بکس اٹھا کر بزی ہوئی لیکن آبیل یوں بیٹھا غیر مرئی نقطوں

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پر نگاہیں جمائے ہوئے تھا جیسے فرصتیں لے کر بیٹھا ہے، موہنی کو سوچنے کے لیے۔

.._____..

جب تک شیز اچینج کر کے روم میں آئی، آہل اسی کے میٹرس پر پھیل کر سینے کے بل سویا ملا، تھکن، نیند کی کمی کے بعد شیز املنے کی ایسی خوشی اور آسودگی ملی کے لیٹنے کی دیر تھی وہ سو گیا۔

شیز اکو اسکے سو جانے نے تسلی، اطمینان اور سکون اک ساتھ فراہم کیا، وہ اسکے سرہانے آکر بیٹھی، تکیے میں چہرہ دیے اک بازو تکیے کے نیچے دبا رکھی تھی، جبکہ پیروں میں ساکس بھی ہنوز تھے، شیز انے اٹھ کر اسکے پیروں کی طرف آتے آہستگی سے اسکے پیروں سے ساکس اتار کر اسکے شوز میں رکھیں۔

پائنتی کی جانب رکھے فولڈ بلیکنٹ کو اسکے پیروں سے نکال کر آہل کی کمر تک اوڑھایا کیونکہ ہلکی ہلکی رات میں ٹھنڈ محسوس ہوتی تھی، اوپر سے اے سی بھی کولنگ کر رہا تھا۔

پھر سے وہ سرہانے آکر بیٹھی اور ہاتھ کی انگلیاں پیار سے آہل کے بالوں میں داخل کیں۔

"آپ جیسے ساتھ دینے والے مرد کے ملنے پر میں دنیا کو بتاوں گی کہ چاہنے والے انسان کو کیسے چاہا جاتا ہے، میں بھلے اپنی جائز یا ناجائز ہونے کی جنگ ہار جاوں۔ آپکا ساتھ میرے لیے میری واحد جیت رہے گا آہل"

شیز انے جھک کر اسکی کن پٹی نرمی سے چومی، وہ اسے بہت عزیز تھا لیکن ابھی جب سچائی کل کھلتی تب نجانے وہ کیا فیصلہ لیتی کیونکہ شاہ تاج کے لوگ منان کے فون سے اس ای میل اور میسیجیز بنانے اور ان فائیلز کو کریٹ کرنے والے تک پہنچ چکے تھے۔

وہ نیند کی وادیوں میں گم بھی شیز اکے قریب آنے کا سکون محسوس کر رہا تھا، اسکی سوئے میں دھمی آسودہ مسکراہٹ نے شیز اکی دھڑکنیں تیز کیں۔

"اٹھ ہی نہ جائیں یہ"

احتیاط بر قرار رکھے وہ آہل کے پہلو سے اٹھنے لگی جب اس نے شیز اکی کلائی پکڑے واپس نہ صرف بٹھایا بلکہ اسے خود پر جھکالیا، دونوں ہاتھ آہل کے سینے ٹکائے وہ سہارہ سا لیے جھک سکی ورنہ اس پر ڈھیر ہو جاتی، شیز اکا دل پہلے ہی متوازن رفتار میں نہ تھا، ایسی افتاد تو دھڑکنوں کو اسکی ڈگر بھلا گئی۔

"مجھے ایسا کیوں لگا کہ تم نے کچھ کہا ہے مجھ سے، تمہارا خمار سر پر چڑھا ہے یہ میرا وہم بھی ہو سکتا ہے کہ خوانخواہ سنائی دیا ہو پر تم میرا شک دور کر دو"

سوچا تو شیز انے دل میں تھا تبھی ایسے الزام پر اسکی سانسیں لڑکھڑائیں، جو آہل نے نیند کے خمار میں ڈوبی آنکھوں سے دیکھتے اور بھاری سرگوشیانہ آواز میں بولتے اس پر لگایا۔

"م۔۔میں نے کچھ نہیں کہا۔بس دیکھ رہی تھی آپکو"

اک ہاتھ اسکے سینے پر سے ہٹا کر اپنے بالوں کو کان کے پیچھے اڑسانے کی ناکام کوشش کے بیچ صفائی دی اور اس دوران آہل کو دیکھنے سے گریز برتا، پھر سے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھے۔

"مجھے یقین نہیں آرہا"

آہل اسے پُرمائل نگاہوں سے نہارتا پریشان کر رہا تھا، جن آنکھوں سے چھو رہا تھا وہ عام نہیں تھیں۔

"کیا مطلب؟"

Zubinovels.com
SAMARWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMARWAMIRZANOVELS.COM

وہ الجھ کر اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی، وہ اس پر بیٹھے بیٹھے جھکی تھی اور آہل مغدام کا دل اس لڑکی کو ضرورت سے اضافی چاہنے لگا، یہ لمحہ آہل کو خود پر حاوی شر لگا۔

"یہی کے میں نے تمہاری انگلیوں کو بالوں میں فیل کیا ہے اور۔۔۔۔"

سانسیں بے ترتیب ہوئیں، وہ مزید سن نہ سکی اور آہل کا اپنے کندھے پر جما ہاتھ ہٹائے رخ موڑے بیٹھی۔

"آپ پیارے لگ رہے تھے سوتے ہوئے۔ یہ بس لاڈ تھا۔ سو جائیں آپکی نیند خراب کر دی میں نے۔"

وہ ہاتھوں کو آپس میں مڑورتی بوکھلاہٹ پر بھرپور قابو پائے معذرت کرنے لگی۔

"ادھر آو لاڈ کی بچی"

آہل نے اسے پکڑ کر اپنے ساتھ ہی میٹرس پر لا گرایا، گرنے کے سبب شیزا کا سر آہل کی بازو پر اور بال، آہل کے چہرے اور سینے تک بکھرے جبکہ وہ اپنی پوزیشن پر سہمی ہوئی چھت گھورنے لگی، ٹانگیں ٹھیک سے اوپر کیں، آہل نے اپنے چہرے اور سینے پر پھیلے بال آہستگی سے سمیٹ کر شیزا کے سر کے نیچے کیے، وہ اس کے مقابلے میں آدھی تھی، چھوئی موئی، چھوٹو سی۔ وہ اب تک چھت کو دیکھ رہی تھی کیونکہ لگ رہا تھا ہل نہیں سکے گی۔

"چھت میں کونسے ہیرے موتی جڑھے ہیں جو تم اسے گھور رہی ہو؟"

آہل کے کان کے پاس تلملاتا ہوا شکوہ سنے وہ سختی سے آنکھیں بند کر گئی، ثابت بھرپور کیا کہ فرمانبردار ہے۔

"آپکو اس طرح نہیں دیکھ سکتی۔ ہماری ڈیل ہوئی ہے آہل"

بند آنکھوں ہی بیٹھی سی آواز میں منت کی۔

"تم نے کہا تھا یو لو می"

برہمی کے سنگ ہنوز کان میں سرگوشی کی جو سراسر شیزا بالاج کو اکسانے کی جرت کی گئی۔۔

"تو کب انکار کیا ہے؟"

وہ بے اختیار گردن موڑ بیٹھی لیکن جب آہل کی مسکراتی آنکھیں دیکھیں تو دل چاہا کہیں خود کو گم کر لے اور ستم وہ نظریں پھیر بھی نہ پائی، وہ اتنا پیارا تھا اسے۔

"اقرار بھی نہیں کیا۔"

آہل نے اسکی رخسار تک ہاتھ لے جاتے گال کی نرماہتوں کو محسوس کیے انگلیوں کی پوریں سہلائیں، البتہ آنکھوں میں شکوہ ہنوز سر سر اا ٹھا۔

"اتنے قریب اقرار کے نقصان جانتی ہوں میں۔ اگر بیچ میں میرے ساتھ یہ حادثے نہ ہوئے ہوتے تو شیزا آپکو خود سے زیادہ بے قرار ملتی آہل لیکن

ابھی میں ٹھیک نہیں ہوں۔ میں چاہ کر بھی وہ نہیں کہہ پا رہی جو آپکے لیے میرے دل میں ہے۔"

گھبرانے یا ڈرنے کے بجائے اس نے سچ سچ آہل کو وہ سب بتایا جو وہ اس وقت محسوس کر رہی تھی، آہل مغدام کو اسکی کیفیت کی خبر تھی۔

"اٹس اوکے۔ تمہارے دل میں آہل ہے یہ کافی ہے میرے لیے"

آہل کے رخسار سے جڑے ہاتھ کو مٹھی میں جکڑتی وہ کروٹ اسکی طرف بدل کر لیٹی، دونوں کی آنکھیں خزن زدہ ہو کر مسکرائیں۔

"مجھے اس انسان کا پتا چاہیے جس نے وہ سارے میسیجز بھیجے، کس قدر عجیب محسن ہے وہ میرا، مجھے بچایا اور پہلے ہی دن طلاق بھی دلوا دی۔ آپکو پتا ہے اگر وہ سب میرے ناجائز ہونے والے مسیجز اور ای میل اس وحشی انسان کی نظروں میں نہ آتے تو وہ کیا کرتا میرے ساتھ آہل۔ وہ مار دیتا مجھے۔ وہ اپنی شرٹ اتار چکا تھا۔ میرا دوپٹہ کھینچ چکا تھا"

آہل کی آنکھیں یہ سنے لال پڑنے لگیں، سمجھ نہ آیا کیا کرے، اپنا سچ بتادے یا یہ سچائی چھپالے۔

"تو کیا وہ محسن تمہیں مجھ سے زیادہ عزیز ہے؟"

آہل کو عجیب سی جلن ہوئی، حالانکہ وہ خود تھا شیز اکا محسن۔

"جی۔ میں آپکو اتنی آسانی سے کبھی نہ ملتی ورنہ۔"

شیز انے بناخوف کہا، آہل کو نجانے کیوں قرار نہ ملا، بے چینی بڑھ گئی۔

"وہ محسن تمہارے سامنے آئے تو کیا کرو گی"

آہل نے پھر سے ہمت کیے پوچھا۔

"تھپڑ ماروں گی۔"

آہل نے حیرت سے ان آنکھوں کا غصہ دیکھا۔

"ک۔ کیوں؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

آہل کو اپنے گال کی فکر پڑی۔

"مجھے ناجائز کہنے کی جرت کیسے کی اس نے۔ آپکو پتا ہے نکاح سے ایک دن پہلے اس منان نے مجھ سے زبردستی کی کوشش کی اور کسی نے اسے بہت پیٹا۔ تبھی تو ضد میں آکر اس نے اگلے ہی دن بارات لائی۔ میں پہلے سمجھی آپ ہیں۔ پر وہ آپ نہیں تھے۔ آہل وہ کون ہے؟"

آہل کا دماغ جھنجلاہٹ میں ابلنے لگا۔

میسیجز تو اس نے بھیجے پر یہ منان شیراز کو پیٹا کس نے یہ سوچ سوچ کر آہل کا خون ابلنے لگا۔

"شاید ایک اور محسن۔ تم اپنے محسنوں کے بیچ مجھے بھول جاو گی شیزا"

وہ یکدم ہی دکھی ہوا، شیزا نے اپنا ملائم ہاتھ آہل کے گال سے جوڑے اسکا پھیرا چہرہ اپنے سامنے واپس لایا۔

SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMRWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovels Zone.com

"میری الجھنیں سلجھانے میں میرا ساتھ دیں آہل تاکہ میں اس تکلیف سے نکلوں۔باقی خود کو تو بھول سکتی ہوں، آپکو اب کبھی نہیں۔"

وہ مان سے اس سے ساتھ مانگ رہی تھی، آہل نے واپس کروٹ بدلی۔

"میں تمہارے ساتھ ہوں"

آہل نے اسکو بازووں میں حصار کر خود کے نزدیک کھینچا تو شیزا کے چہرے پر اضطرابی سے رنگ چھلکے، بیچ میں فاصلہ بہت کم تھا۔

"یہ والا سا۔۔ساتھ نہیں"

شیزا کی زبان اسکی معنی خیز نگاہوں پر اٹک اٹک کر چلی، وہ شرارت سے لبریز مسکرایا۔

"میرے لیے تم اس وقت خزانہ ہو شیزا، سمجھ نہیں آرہا خوشی کے مارے کیا کیا کروں تمہارے ساتھ"

شیزا اسکی بے تکلفی پر سرخ ہونے لگی، وہ سراسر بگھڑے موڈ میں تھا، خطرے کی گھنٹیاں شیزا کو چاروں اور سنائی دے رہی تھیں۔

"آ۔۔ آہل۔ سو جائیں ناں"

وہ ڈانٹنے کے انداز میں پکاری۔

"ایک شرط پر، اپنا ہاتھ میرے بالوں میں سے ساری رات مت نکالنا۔"

اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے بالوں میں پھنسائے سادہ سی خواہش کر کے وہ شخص شیزا کے اندر سالم دل بنا دھڑک سا گیا۔

"منظور ہے۔ آنکھیں بند کریں فورا"

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرتے اصرار کرے بولی تو آہل نے فورا آنکھیں بند کر لیں، شیزا کی توجہ اسکے مسکراتے ہونٹوں نے کھینچی تو مسکراہٹ خود بھی ہونٹوں میں دبائے وہ نظر آہل سے سنبھال کر ہٹا گئی کہ ابھی ایسے دیکھنا

اسے مناسب نہ لگا لیکن اپنے ہاتھ کی پوروں سے وہ آہل کے سر میں لمس بکھرتی رہی، تب تک جب تک وہ خود سو نہ گئی۔

..._____..

"ہم اس مشن میں ایف پی ڈیپارٹمنٹ کا ساتھ دیں گے۔ کیونکہ دونوں پریذیڈنٹس کی موت Ndrangheta کے لیے اک ڈیزاسٹر جیسی ہے۔ کل کو اس پر ہماری ملکیت ہو گی۔ لہذا کبھی کبھی دشمنوں کو بھی حفاظت دینی پڑتی ہے۔ لیکن اسکے ساتھ ہمارا دوسرا مشن یہ ہو گا کہ جب ایف پی ڈیپارٹمنٹ کے لوگ اور خود پیراسائیٹ مشن میں بزی ہو گا، ہم ایف پی میں گھسیں گے اور فریدون کو نکلوائیں گے۔ پارس اور اسکے ہونہار انسپکٹرز کے ہوتے ہمارا ایف پی میں گھسنا ناممکن ہے۔۔۔۔ گاٹ اٹ؟"

اپنے ستائیس رکنی فوج کو بریف کرتے اسمال شیرازی نے خاموش ہونے پر سب کی طرف سے یس سر ملتے مسرور مسکراہٹ دی، سئیرا اک طرف

بیٹھی وائن گلاس ہاتھ میں پکڑے گہری سوچ میں گم تھی، گزشتہ شب جیکب مارک کو مارنے کا پلین بدل دیا گیا کیونکہ اسمال شیرازی کے لوگوں کو جیکب مارک کی حفاظت پر کچھ خفیہ لوگ متعئین دیکھائی دیے جس سبب اسمال نے پھر اپنا ارادہ بدل دیا۔

اب سوچنے کی بات یہ تھی کہ جیکب مارک کو حفاظت کون دے رہا تھا، کیا پارس کے ساتھ کوئی اور بھی غداری کر رہا تھا؟ ابھی کچھ کہنا نا ممکن تھا۔

"تم کیا کرو گی کل۔؟"

سئیرا نے اپنی طرف آتے اسمال کے سوال پر نا سمجھی عیاں کی۔

"آئی مین نکلو باہر۔ گھومو پھرو۔ کچھ چاہیے تمہیں؟"

اسمال کی آفر پر اسے ہنسی آئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"آئی وانٹ ٹو میٹ پارس۔ ملاقات کروا سکتے ہو میری اس سے ؟۔ لیکن اس بار وہ بے بس ہو اور میں بے اختیار۔ بھلے دو تین منٹ ہی سہی۔ ہی از آبگ بوائے۔ آئی تھنک اتنے منٹ میں کام ہو جائے گا۔۔ بدلے میں جیکب مارک کو خود ماروں گی۔۔۔ ڈیل سمجھ لو"

سئیرا کی بات کا مفہوم سمجھے اسمال تک اسکی بے باکیت پر حیرت کا مجسمہ بنا۔

"تم پارس کے ساتھ۔۔۔۔"

سئیرا اسکے سوال پر زیر یلا مسکرائی۔

"یس وہی۔ جیکب مارک کو اس نامعلوم سیکورٹی کے بیچ تم کل نہیں مار سکے۔ شاید آگے بھی نہ مار سکو۔ میں گھس سکتی ہوں اس سیکورٹی کے باوجود۔ بس میری ڈیمانڈ پانچ منٹ کے لیے پارس سے ملاقات ہے۔"

سئیرا نے گلاس میز پر رکھے اٹھ کر اسمال کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑیں۔

"ہو جائے گا۔ لیکن اسکی باڈی گارڈ بہت خطرناک ہے۔ یاقوت۔ شی از ہز وائف"

سئیرا کے دماغ پر مانو ہتھوڑا برسا۔

"وائف۔۔۔ اوہ تو جو موہنی کے ساتھ کیا، اسکی اصل حقدار یہ یاقوت تھی۔"

سئیرا کے اندر نفرت کا ابال اٹھا۔

"کیا کیا تھا؟"

اسمال کو اسکی نفرت والی تڑپ دیکھے اخیر تجسس ہوا۔

"لمبی کہانی ہے اسمال۔ فرصت سے سناوں گی۔ تم دیکھو کب پارس کو ایویلیبل کر سکتے ہو میرے لیے۔ اسی وقت جیکب مارک کو ختم کر دوں گی۔ سونے جا رہی ہوں"

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

سئیر انے بے رحمی سے اپنی ڈیمانڈ بتائی اور وہاں سے اسمال کو گہری سوچوں میں ڈبو کر چلی گئی۔

جبکہ دوسری طرف ایف پی ڈیپارٹمنٹ بھی کل کے مشن کے لیے بلکل بریف اور تیار تھا۔

پارس اس وقت بریفنگ روم میں تمام انسپکٹرز اور اپنی ٹیم سٹاف کو کل کے بارے بریف کر رہا تھا۔

بلیک ٹراور کے ساتھ ٹینک ٹاپ پہنے، سر پر ہیٹ، پیروں میں بھاری شوز پہنے وہ اس وقت سہی معنوں میں ہاٹ ٹریز لگ رہا تھا، روشانے اسے سن تو رہی تھی پر نظریں اسکی شرٹ کے لارج آرم ہولز سے چھلکتی بازوؤں پر تھیں۔

"مجھے کیوں لگ رہا ہے یہ آدمی اپنی بازوؤں کے عشق میں ڈال دے گا مجھے"

جیسے وہ ہاتھ ہلا کر، اک ہاتھ میں بورڈ مار کر پکڑے پیچھے لگے وائیٹ بورڈ پر سچویشنز بنا کر سبکو سمجھا رہا تھا، روشانے کے ارد گرد ایویں دھویں اٹھ رہے تھے۔

"ہمارے پاس تین پلین ہوں گے۔ جبکہ اٹلی اور رشیہ کی گورنمنٹ کے نجی ڈیفینس ادارے کل مشن کے پیچ ہم پر نظر رکھیں گے، ہمارے کام میں مداخلت کیے بنا ہمیں مدد دیں گے۔ سب سے اہم بات ایف پی کے ٹارزنز! کسی رہائشی کی جان نہ جائے۔ اگر کسی صورت کل بگھڑ مچ بھی جائے تو عام رہائشی لوگوں کو سیو سائیڈ رکھنا ہے۔ آگ لگنے یا ایمرجنسی کی صورت نجف اور رہبر کی ٹیم یہ معاملات سنبھالے گی، یاقوت میرے ساتھ رہے گی کیونکہ مین ورک ہمارا ہے، دونوں پریذیڈنٹس کو وائیٹ ہاوس کے لان تک پہنچانا اور انکی کیلبریا سے فساد مدھم ہونے سے غیر موجودگی یقینی بنانی ہے۔ کسی کے زخمی ہونے کی صورت اسے ریسکیو کرنا پہلی ترجیح ہو گی۔"

پارس نے سبکو انکی ڈیوٹیز دے دیں، بس ہادی اور سبیل بچ گئے۔

"ہادی اور سبیل۔چونکہ ہمارے پاس اسمال شیر ازی کی بڑی کمزوری ایف پی میں ہے تو تم دونوں یہیں رہو گے اپنی ٹیم کے ساتھ۔اسمال شیر انی دوست نما دشمن آدمی ممکن ہے کل کوئی کمینی حرکت کرے۔ہمیں محتاط رہنا ہو گا وہ بھی ہر طرف سے۔کسی کا کوئی سوال؟"

پارس نے اپنی بیس رکنی ہونہار جانبازوں کی ٹیم سے ایک ساتھ سوال کیا،سب کلئیر تھے تبھی پارس نے یاقوت صاحبہ کو پوائنٹ آوٹ کیا،وہ جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"گاڑی زیادہ سے زیادہ کتنی سپیڈ پر چلا سکتی ہیں آپ یاقوت؟"

چونکہ ابھی وہ پروفیشنلز تھے تبھی پارس کا انداز بھی ویسا ہی باس اور جونئیر والا تھا،سب کی نظریں روشانے پر اشتیاق سے جمی تھیں،جبکہ وہ پارس کے ایسے فارمل ہونے پر سلگ کر رہ گئی،اب کیا کرتی بیوی والے چراثیم کیسے مارتی۔

"جتنی سپیڈ سے آپکا دل مجھے دیکھ کر دھڑکتا ہے اس سے کہیں زیادہ فاسٹ سر"

بنا ہچکچائے روشانے نے کہہ تو دیا، پارس کا دل چاہا کھینچ کر لگائے اس غالب کی اولاد کو، باقی سب بھی دھیما دھیما شوخ مسکراتے نظر آئے اور پارس کا دل چاہا زمین میں دھنس جائے۔

"آپکو شاعرانہ مقابلے میں نہیں جانا۔یہ ایک خطرناک مشن ہے۔بی سیریس"

زرار عب سے سوال دہرایا، سٹاف نے بھی اپنے اپنے منہ شریف کی مسکراہٹ غائب کی۔

"ون ٹو نٹی کلومیٹر پر ہار۔۔۔اینڈ آئی ایم سکسیسفلی ایکسپیرینسڈ سر"

سب ہی اس ہولناک سپیڈ کا سن کر روشانے کو رشک سے تکنے لگے۔

"گڈ۔ بلٹ نکال سکتی ہیں بنا سر جیکل انوائرمنٹ؟"

اگلے سوال پر روشانے کی سٹی گم ہوئی۔

"ک۔ کیا؟"

وہ ہکلائی، اسے یاد تھا بابا نے اسے بازو پر شوٹ کیا تھا اور اس نے اپنی بلٹ جیسے چیختے روتے نکالی تھی، دو پورے دن نہ بابا سے بات کی نہ کچھ کھا سکی تھی۔

"ا۔۔ اپنی نکال لی تھی پر مارنے والے کی زندگی کی گارنٹی نہیں اس بار، تب سامنے فارس سلطان تھے، اب جو ہوا کاٹ ڈالوں گی اسے"

پارس خفیف سا مسکرایا، وہ جیسے جذباتی ملکہ بنی بولی شدید پیار آیا اس کھٹی میٹھی لڑکی پر۔

ZOBIA NOVELS ZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"یہ دونوں کام آپ سے لیے جاسکتے ہیں کل یاقوت۔بی پریپیئر۔۔۔باقی ٹیم اپنی اپنی تیاری مکمل کرلیں۔ آج سبکا ڈنر میری طرف سے۔انجوائے کریں۔یاقوت آپ یہیں رکیں"

کمانڈ ملتے ہی تمام ٹیم روم خالی کر کے آپسی گفتگو میں مگن باہر نکلی تو روشانے پاس آکر پارس کو معصومیت سے تکنے لگی۔

"مجھے بھی بھوک لگی ہے پارس جی"

اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے مسکینی کی انتہا کی گئی۔

"پہلے تھوڑے پش آپس کرو پھر ٹھوسنا کھانا۔ چلو چلو۔پھر تم نے کھا پی کر جا کر زندہ لاش کی طرح بیڈ کو پیارا ہو جانا ہے۔"

پارس نے بے رحمی کی حد کی اور بازو سے پکڑ تا آفس سے نکلا، ایف پی کے فٹنس ایریا اور جیم ہال میں اس وقت اور کوئی آفیسر نہیں تھا، روشانے نے

اتنا بڑا ہال دیکھے بمشکل اپنی چیخ روکی، وہاں دنیا جہاں کی کئی ایکسر سائز مشینز فٹ تھیں۔

"اوہ مائی گارڈ۔ پرسنل جیم۔ اب سمجھی آپکی موٹی تازی ہاٹ بازوؤں کا راز۔ پر پارس ان میں سے میں تو بس ایک دو ہی ہینڈل کر سکتی ہوں۔ مجھ ننھی بھوکی جان پر ترس نہیں آئے گا پش آپ کرواتے، وہ تو بڑے مشکل ہوتے ہیں"

اتنی ساری عجیب عجیب ایکسر سائز مشینز سے روشانے ڈری اوپر سے پش آپس پر تو جان بھی نکلی۔

"تمہیں ترس آیا جب سب کے بیچ میرے دل کی سپیڈ بتا رہی تھی۔؟"

اپنے مضبوط ہاتھ کی گرفت سے اسکی پتلی بازو پکڑی پر اپنی طرف گھسیٹتے نرمی اختیار کی کیونکہ وہ اسکے سامنے نہ ہو کر بھی چھوٹی اور نازک لگتی تھی۔

"شولی۔۔۔"

ہونٹوں کو باہر نکالتے دو سال کی چنی کا کی بن کر وہ چیپڑ کھانے والا کام کر رہی تھی۔

"کوئی سوری نہیں۔ شروع ہو جاو شاباش۔ ابھی سٹارٹ ہے اس لیے تھرٹی پش آپس لگاو۔"

اس وقت وہ اڑیل گھوڑے کی طرح کچھ سننے کے موڈ میں نہیں تھا، روشانے نے زور سے پارس کے شوز پر شوز مارا پر اس اونٹ کو تو فرق ہی نہ پڑا الٹا اپنا پیر زرا ہل گیا۔

"اللہ جی ہسبنڈ مانگا تھا، یہ آپ نے ہٹلر دے دیا مجھے"

آنکھیں اوپر اٹھائے مظلومیت کی انتہا کرے اداکاری کا سکسر مارا، خود پارس سے مزید سنجیدہ رہنا مشکل تھا اس عجوبی کی حرکتوں پر۔

"اچھا سنیں اگر میں سیریس والی پاری کروں تو پش آپس کی تعداد فائیو ہو سکتی ہے؟"

جلدی سے مکھن لگانے کو اپنی لمبی ترنگی بازو پارس کی گردن کا ہار بنا کر بے باکیت سے آفر کی کیونکہ پش آپ سیدھی سیدھی موت لگ رہی تھی وہ بھی اس ٹائٹ جینز میں، پارس نے ہاتھ اسکی کمر پر رکھتے سہلایا، وہ تو اب پش آپ معاف بھی کر دیتا اتنی پیاری آفر کر بیٹھی تھی۔

"زیرو بھی ہو سکتی ہے"

پارس نے اسکے مسکراتے چہرے کو بہکی طرح نگاہوں کا فوکس بناتے اپنے پر اسرار لب و لہجے سے سنسنی پھیلائی پر ڈرتی تھی روشانے صاحبہ کی بلا۔

"واٹ۔۔ سچی۔ کیا کرنا ہو گا؟"

فوراسے خوشی سے چلائی، پارس نے اسکی چینختی ایکسائٹمنٹ پر غصے سے دانت پیسے۔

"تم بھوکی اتنی اریٹیٹنگ ہوتی ہو مجھے نہیں پتا تھا۔ معاف کر دو۔ جاو کھالو کھانا۔"

پارس نے اسکی گردن میں امر بیل سی لپٹی بازو ہٹا کر پناہ مانگی پر روشانے نے جلدی بہت سیریس والی بے تکلفی زائقے کی صورت ہونٹوں کی طرف نچھاور کرے پارس کو اپنے ارادے پر نظر ثانی کرنے پر مجبور کر دیا، وہ جو بازو ہٹا چکا تھا، واپس اپنی گردن کے اطراف لپیٹ کر روشانے کو کمر کے اطراف بازو حائل کرتے اٹھایا، وہ مسکراتی، گہرا سانس لیتی دور ہوئی، اسکے بھیگے ہونٹوں کی رسیلی مسکراہٹ نے پارس کی سماعت لمحہ بھر سن کر دی۔

"اور بھوک میں میری پہلی ترجیح چیز آمیلٹ ہوتا ہے"

گلاب گال تھے پر لبوں کو میٹھی مسکان سے لبریز کیے وہ پارس کو ہوش دلانے کو اسکے کان میں بولی، پارس نے بازو مزید بھینچے، اس خمار سے اب وہ بچارا ساری رات کیسے نکلے گا سمجھ سے باہر تھا۔

"اب تمہارا صبح والا کوور معاملہ خراب ہو گیا۔۔ اوھو"

پارس نے اسے بازووں میں سموتے اسے گہرائی سے فیل کرنے کے بیچ شرارت کی۔

"اب مجھے کوور کرنے کی ضرورت ہے بھی نہیں۔میری جھجھک ختم ہو گئی آج کے حملے کے بعد۔اپنی خیر منالیں"

وہ اتنی پر اعتماد پارس کے روبرو آفت مچا رہی تھی،وہ روبرو ہوا۔

"تم مجھے دھمکا رہی ہو انسپکٹر یا قوت؟"

وہ آئبرو اچکا کر گھورا پر اف اس خمار کے بادل کا کیا کرتا جو روشانے نے آج ہوش اڑا کر آنکھوں میں مستقل کر دیا تھا۔

"دھمکا سکتی ہوں۔آفٹر آل آئی ایم یور سپر کانفیڈنٹ لیڈی"

وہ اترائی،جان سے بھی قیمتی تھا اسکا یہ رشک۔

"کچھ ڈیز بعد دیکھیں گے ہم مل کر اس سپر کانفیڈنٹ لیڈی کا بھیگی بلی والا کپکپاتا ڈانس۔۔ہاہا"

پارس کے مزاق اڑانے پر روشانے غبارے کی طرح گال پھلائے، بات تو سچ تھی مگر بات تھی رسوائی کی پر اب روشانے کوئی دھمکی لگائے بنا جاتی تو موئے موئے ہوتا اور اب تو عزت کا سوال تھا بھئی۔

"آپ کو نہ کروایا اس بار ڈانس تو میرا نام بدل دیجئے گا۔ہنہ۔جا رہی ہوں کھانا ٹھوسنے۔آپکے حصے کا بھی سب کھا جاوں گی اور سونے سے پہلے گڈ نائٹ کسی بھی نہیں دوں گی۔بائے"

منہ پھلائے ہی ناک جھٹک کر جھوٹ موٹ کا غصہ دیکھائے محترمہ نکل لیں، پارس کا قہقہہ بیچاری کی ٹانگیں کپکپا گیا۔

"تمہارا نام بدل کر میں خر گوش رکھ دوں گا۔سن لو پہلے ہی۔آئی بڑی بہادروں کی سردار۔مجھے چاہیے بھی نہیں تمہاری گڈ نائیٹ کسی۔جتنا ہوش

اڑا چکی ہو آج کی ڈوز کافی ہے۔ جاو جان چھوڑو اور پلیز میرے آنے سے پہلے سو جانا مردوں والی نیند"

وہ کیا بچی تھی، پارس خود اچھا بھلا سینسیبل آدمی چھوٹے بچے کو بھی پیچھے چھوڑ گیا، وہ پلٹ کر دانت پیسے گھوری اور گز بھر لمبی زبان نکال کر چراتی بھاگ گئی اور پارس عیسی مغلانی نے اسکی دوڑنے والی سپیڈ پر ہنس ہنس کر اپنا پیٹ پکڑ لیا۔

جب محبوب دل کی دنیا ہو تو ایسے ہی لاڈ اٹھانے واجب ہو جاتے ہیں۔

..._____...

مغدام پیلس میں ڈنر ٹیبل پر آہل کے نکاح کی خبر پر خاموشی چھائی تھی، عمائمہ کا دن آدھا سو کر گزرا تھا باقی حاتب کو مس کر کے مگر اس وقت وہ بھی پری کی طرح ہاشم مغدام کی سناٹے کی مانند ڈراتی چپ پر پریشان تھی۔

"کرلی حاتب نے اپنی مرضی۔ ساری زندگی اس لڑکے نے میری نافرمانی کو ثواب سمجھا۔ آہل نے بھی ثابت کر دیا ہے وہ خوبخو حاتب کے نقش قدم پر چل رہا ہے۔ لیکن میں ان دونوں کا باپ ہوں۔ اس گھر میں نہ تو اب آہل داخل ہو گا نہ حاتب"

دونوں خواتین کی پریشانی کو تکلیف بننے لمحہ لگا، ہاشم سچ میں جابر بن چکے تھے۔

"حاتب تو پہلے ہی اس مغدام پیلس سے نفرت کرتا ہے، صرف میری خواہش پر اس نے یہیں اپنا سٹے ہاوس بنوایا ورنہ آپ جانتے ہیں وہ بہت پہلے یہاں سے چلا جاتا۔ میں اب مزید کسی بچے کی دوری نہیں سہنا چاہتی۔ پلیز ہاشم، رحم کریں۔ یہ گھر میرے بچوں سے ہی آباد ہے۔ خالی وہشت اگلتی دیواریں پاگل کر دیں گی مجھے"

پری کی آنکھوں میں اپنے شوہر کی ضد اور جذباتیت آنسو لائی تو عمائمہ نے انکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں دبایا، ہاشم اس وقت پتھر بنے اپنے موقف پر ڈٹے تھے۔

"تھوڑا سا پاگل ہونے کے لیے تیار ہو جاو تم بھی پری۔ کیونکہ میں سب برداشت کر سکتا ہوں، اولاد کی بے حسی، بدتمیزی یہاں تک لاتعلقی بھی۔ اولاد کی نافرمانی نہیں سہی جائے گی۔"

شاید وہ اپنی جگہ ٹھیک تھے کیونکہ ایک باپ کو اپنی اولاد سے فرمانبردار ہونے کی بہت زیادہ امید ہوتی ہے، ماضی میں جو ہوا اس میں بھلے ہاشم قصور وار ہوں پر اتنے نہیں کہ ایسا سلوک ڈیزرو کرتے، حاتب تو عرصہ دارز انھیں تکلیف دیتا آیا تھا لیکن آہل کی جانب سے وہ دکھی تھے، ناراض تھے، اور شاید اپنے خاندان کی ساکھ کے لیے کبھی کبھی ہمارے بڑے ایسے ہی بچے بن کر ضد پر اٹک جاتے ہیں اور یہ فطری چیز ہے۔

"آپ مان جاتے تو وہاں ہم سے دور نہیں، یہاں آہل کی خوشی منائی جاتی۔ آپ نے ضد کی اور آپ بھول گئے کہ آپکی اولاد آپ سے زیادہ ضدی ہے۔ میں بتا رہی ہوں ہاشم۔ اگر اس گھر میں حاتب اور آہل نہیں آسکتے تو میں بھی نہیں رہ سکوں گی۔ بلکہ ابھی جا رہی ہوں میں۔ چلو عمائمہ"

پریسہ نے آخر دم توڑتی برداشت پر خود ہی سٹیپ لیا، عمائمہ خود بوکھلائی جبکہ ہاشم نے زخمی نگاہوں سے پری کو دیکھا، ہمیشہ ساتھ کھڑی عورت آج بچوں کے لیے انکو چھوڑنے کی بات کر گئی تھی۔

"تم کہیں نہیں جا رہی۔"

وہ اٹھ کر سخت آواز میں غرائے، عمائمہ خود ڈر گئی۔

"اب تو بتانا پڑے گا کہ میں آپ اور آپکی اولاد سے دو ہاتھ آگے کی ضدی ہوں۔ چلو عمائمہ۔ میں تمہارے اور حاتب کے ساتھ رہوں گی۔ رہنے دو انکو اکیلے۔ دیکھتی ہوں کتنے گھنٹے سروائو کر سکتے ہیں یہ"

پریسہ نے دل پر پتھر رکھا اور ہاشم کی طرف دیکھے بنا وہ عمائمہ کے ساتھ چلی گئیں، دیکھ لیتیں تو پگھل جاتیں کیونکہ بہر حال وہ شخص انھیں جان سے پیارا تھا۔

ہاشم انھیں جاتا دیکھتے رہے، دل پھٹ رہا تھا، پری سفاک لگی لیکن در حقیت وہ بے رحم بنے تھے۔

عمائمہ انکو ساتھ لائی پر وہ کاوچ پر بیٹھتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو دیں، ہاشم نے انکو روکا ہی نہیں۔

"پ۔۔پریسہ مما مت روئیں۔مجھے بھی رونا آرہا ہے۔وہ آپ کو اتنا پریشان کر رہے ہیں کب سے تو آپ بھی کریں ناں حق بنتا ہے، بس لڑکی ہی کیوں سہے۔انکو احساس ہو کہ وہ تھوڑے غلط ہیں۔مت روئیں پلیز میں ہوں ناں آپکے پاس۔دیکھیے گا وہ ابھی آکر آپ سے سوری کریں گے۔کان پکڑیں گے"

عمائمہ انکے پاس بیٹھی اپنی استطاعت کے مطابق انکے رونے کو روکنے کے جتن کرتی نڈھال ہوئی تو پریسہ نے اپنے آنسو پونچھتے پیار بھری نظر عمائمہ پر ڈالی۔

"وہ اپنی جگہ ہرٹ ہیں عمائمہ آئی نو پر میں بھی کیا کروں۔ خالی وہ سونے کا پنجرہ مجھے کئی دن سے نوچ کر کھا رہا ہے۔ اللہ نے اتنے بچے دیے، اور دیکھو آج ایک بھی پاس نہیں۔ اوپر سے ہاشم کی الٹی سیدھی باتیں۔ اگر حاتب کو پتا چلا کہ ہاشم نے یہ کہا ہے وہ اس سٹے ہاوس کا بھی رخ نہیں کرے گا۔ وہ یہاں صرف میری وجہ سے رہتا ہے۔ تم مت بنانا اسے۔ مجھے یقین ہے میری دوری ہاشم کو اس بے رحم فیصلے پر نظر ثانی پر مجبور کر دے گی۔ میں تمہاری اور حاتب کی پرائیویسی بالکل ڈسٹرب نہیں کروں گی۔۔۔"

عمائمہ نے سر ہلاتے انکے رخساروں سے دونوں ہتھیلوں کو لگایا۔

"ان شاء اللہ۔ میں حاتب کو نہیں بتاوں گی۔ میں کبھی نہیں چاہوں گی وہ آپ سے دور ہوں۔ رہی بات بچوں کی تو میں اور آپیا بھی تو آپکی بیٹیاں ہیں اب۔ اس لیے آپ خود کو اکیلا فیل نہ کریں۔ آپ ہمارے ساتھ رہیں گی تو مجھے اور حاتب دونوں کو اچھا لگے گا۔ میری مانیں تو خوب چڑائیں ہاشم بابا کو ہمارے پاس رہ کر۔ میری اتنی بیوٹی فل پری مما کو رلا دیا۔ گندے ہیں وہ۔"

عمائمہ کی معصومیت ہٹی تو اندر سے اک سمجھدار بیٹی نکلتا دیکھے خود پریسہ خوشگوار حیرت میں لپٹی اسے پکڑ کر اپنے گلے لگا گئیں۔

"میری معصوم جان۔ تم دونوں بہنیں ہی اس گھر کی جان ہو میرا بچہ۔"

پریسہ کا لاڈ پائے اسے سارہ یاد آ گئیں، سارہ کا گلے لگانا یاد آیا پر وہ آنسو سنبھال گئی۔

"تو بس پھر آپ نہ روئیں۔ ہم مل کر موووی دیکھتے ہیں مزے کی۔ اور خوب باتیں بھی کرتے ہیں۔ کل تو ویسے بھی ہمارا شاپنگ ڈے ہے ناں مما۔ بہت مزہ آئے گا"

عمائمہ کی کمپنی میں پری بہل گئیں پر خدا گواہ تھا کہ دھیان اس ظالم محبوب پر اٹکا تھا۔

"جی میری جان۔ کیونکہ تمہاری اور حاتب کی پراپر شادی ایونٹ کو بس چند دن رہ گئے۔ چلو موووی لگاو مزے کی۔ میں تب تک پاپ کارن بناتی ہوں"

عمائمہ نے فوری مسکرا کر اپنا کام شروع کیا جبکہ پریسہ بھی حاتب کے خوبصورت سے اوپن کچن کی طرف بڑھیں جو حاتب بس کافی بنانے کے لیے یوز کرتا تھا لیکن پھر بھی ہر چیز موجود تھی، ایون یہ سٹے ہاوس ایک پورا فرنیشد اور حسین گھر تھا۔

عمائمہ نے ایل سی ڈی پر ایک مزے کی فنی مووی سلیکٹ کی، آنکھیں بھریں کیونکہ وہ ایسے سارہ کے ساتھ ہر روز مووی دیکھا کرتی تھی۔

"آئی مس یو بی جان۔ میں آپکو اور آپکے پیار کو کبھی نہیں بھولوں گی۔ کیونکہ میری لائف میں آپکی جگہ کوئی نہیں لے سکتا"

جانے والے جب بہت قیمتی ہوں تو مسکراتے مسکراتے یاد آکر اکثر رلا جاتے ہیں۔

.._____..

"آہل مغدام۔ یہ وہی ہے ناں جسکا نام میری بیٹی نے لیا تھا۔ کل ملنا چاہوں گا میں اپنے داماد سے۔ اس نے یہ جو گھناؤنی حرکت کی ہے شیزا کی زندگی اور فیلنگز کے ساتھ اس پر میری طرف سے پہلے سزا پائے گا پھر میری بیٹی ملے گی اسے"

رات دس بجے ائیر پورٹ پر لینڈنگ کے فوری بعد اس کے لوگوں نے تمام صورت حال سے آگاہ کیا تو شاہ تاج کا غصہ سوا نیزے پر گیا، کل کے لیے آرڈرز دیے وہ آگے گزر گیا، جبکہ آہل نے تو یہ سب حاتب کے کہنے پر کیا تھا اس لیے کل جتنا غضب آہل کے حصے آنے والا تھا اس میں حاتب کو بھی شریک ہونا ہی تھا۔

ابراہیم اور وہ نزدیک ہی فائیو سٹار ہوٹل میں آ چکے تھے، آہل کی خوشی اسے دے کر حاتب کو بہت اچھا محسوس ہو رہا تھا، اعصاب ہلکے اور ہر بوجھ سے آزاد لگ رہے تھے۔

"کل واپسی ہے ناں؟"

کافی مگ حاتب کی طرف بڑھائے اسکے تھامتے ہی ابراہیم اپنا مگ لیے سامنے ہی آ بیٹھا، ہوٹل کے لان میں وہ دونوں ہی ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا میں بیٹھے

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelsone.com

تھے، حاتب نے کافی کا سیپ لیا، کھانا دونوں ریسٹورنٹ میں ہی کھا آئے تھے۔

"جانے کی جلدی مجھے ہونی چاہیے، تمہاری کیا بیوی راہ تک رہی ہے۔ صبر کرو۔ کل بھی دیکھتے ہیں دونوں کو زرا اسپیشل فیل تو کروانے دو۔ آہل کو کسی مدد کی ضرورت ہو سکتی ہے"

ابھی پچھلا زخم ہرا تھا کہ امیر صاحب نے نیا طنز سینے میں گاڑا، ابراہیم آفندی جن نگاہوں سے حاتب کو تک رہا تھا وہ سراسر شرم و غیرت دلانے والی تھیں۔

"آپکی بیوی بھی کتنی راہ تک رہی ہو گی اچھے سے پتا ہے۔ ڈرتی ہے عمائمہ آپ جیسے جن سے، شکر منا رہی ہو گی آپ سے جان چھوٹی۔ طنز نہ ماریں مجھ کنوارے پر"

روٹھے لہجے میں برابری کا مقابلہ کیا گیا تبھی حاتب کا فون عمائمہ کے نام سے رنگ کیا۔

حاتب نے قہقہہ مارے اپنا فون سامنے کیے ابراہیم کا مزید خون جلایا۔

"یا اللہ مجھے صبر دے"

ابراہیم نے لہو آشام نگاہوں سے گھورتے دعا کو ہاتھ اٹھائے، حاتب ہنستا ہوا اٹھا اور ابراہیم کی طرف جھکا۔

"آمین"

زچ کرتے جناب اپنا فون لیے وہاں سے نکل لیے جبکہ ابراہیم سچ میں اس وقت معصومیت اور مظلومیت کا جہاں بنا تھا۔

"حاتب! کل کی نائیٹ کے بارے کچھ کہنے کی کوشش بھی مت کریے گا اوکے ناں وہ معاملہ ہم مل کر ڈسکس کریں گے۔ مما یہاں ہیں۔ میرا فیس

ریڈ ہوا تو میں انکو ہنسا نہیں سکوں گی۔ شی از سیڈ۔ شی از ود می۔ آپکے بابا نے تھوڑا ڈانٹا تو وہ روٹھ کر میرے ساتھ آ گئیں"

فون لگتے ہی عمائمہ کی گھبرائی تمہیدوں پر وہ پہلے جتنا مسکرایا، پری کے سیڈ ہونے پر دگنی تکلیف میں اتر گیا خاص کر بابا کے ڈانٹنے والی خبر پر۔

"پری کافی سینسیٹیو ہیں بابا کے لیے۔ آئی ایم گلیڈ کے انکو روٹھنا تو آیا۔ جب تک بابا آ کر ان سے سوری نہ کریں، مما کو جانے مت دینا اٹس مائی آرڈر۔ تم وہاں میرے بحاف پر حاتب مغدام کی جگہ پر ہو۔"

حاتب نے عمائمہ کا مان نہ توڑا، کیونکہ خود بھی کل کی رات کو یوں فون پر ڈسکس کرنا اس خوبصورتی میں کمی کا باعث بنتا، وہ بھی مدعے پر آیا۔

"میں پریسہ مما کو کول ڈاون کرنے کی کوشش کر رہی ہوں آپ کی پری میرے لیے بہت امپارٹنٹ ہیں۔ ہم ابھی مووی دیکھیں گے۔ وہ پاپ کارن

بنا رہی ہیں کیر میل اور سالٹ فلیور دونوں والے۔ آپکو پتا ہے بی جان بھی ہمیشہ بنا کر دیتی تھیں۔ پر یسہ مما نے مجھے بی جان جیسا ہگ بھی کیا۔ میٹھے والا"

اپنی چھوٹی چھوٹی راحتیں بتاتی وہ کتنا سکون بخش رہی تھی اس شخص کو وہ کبھی بتا نہ پاتا، بس انطالیہ کے امیر کی دنیا اس لڑکی کے آگے تھم چکی تھی۔

"سارہ کہیں نہیں گئیں۔ تمہارے دل میں ہمیشہ دھڑکیں گی۔ اداس مت ہونا انھیں یاد کر کے۔ پھر وہ بھی ادھر دوسرے جہاں اداس ہو جائیں گی اور تم ایسا ہر گز نہیں چاہو گی۔ ممی کے ساتھ اچھے سے ٹائم گزارو۔ وہ جیسے میری مما ہیں، اتنی تمہاری ہیں۔ بلکہ میرا جو کچھ ہے وہ اب برابر تمہارا ہے عمائمہ"

اختتام تک جیسے حاتب کی آواز میں محبت کی شدت اتری، یوں ہی عمائمہ کے چہرے میں خوشی اک گلال اتار لائی۔

"آئی نو۔ اور آپ پورے میرے ہیں۔ اپنے سائے سمیت"

وہ استحقاق لٹاتی دھیرے سے بولی اور حاتب کو لگا سچ میں کان کے ساتھ لگ کر سرگوشی کر گئی ہے۔

"آفکورس۔ تم ٹھیک ہو عمائمہ۔۔۔ آئی مین؟"

حاتب یہ پوچھتے زرا ہچکچایا، جبکہ عمائمہ کل کی رات کا خیال بھی دماغ میں لانے سے پرہیز کر رہی تھی پر حاتب کو آج پورا دن جب جب یاد کیا، پوری غیر متوقع شب زفاف آنکھوں کے آگے ناچ اٹھی تھی۔

"یہ سب آکر پوچھیے گا۔ ایسے دور سے نہیں بتا رہی۔"

عمائمہ کی سرگوشی میں بے خودی مچلی، وہ بھی مسکرا دیا۔

"اچھے سے پوچھوں گا آکر۔ چلو انجوائے کرو"

بے باک انداز سے پہلی دھمکی دیتے اختتام نرماہٹ و پیار پر کیا۔

"اپنا خیال رکھیے گا"

دگنی نرمی سے اک پھول سی فکر جتاتی تاکید کرتے کال بند کی اور حاتب مغدام کو یہ رات، اس میں گھلی شبنمی مہک شدت سے کل کے لمحوں میں کھینچ کر لے گئی۔ اف وہ جانتا تھا یہ سب بھولنا آسان نہیں پر اسے اندازہ نہیں تھا یہ راز کی رات کے لمحے حواسوں کو کسی بھی پل بیکار کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

اور سونے پر سہاگہ اسے عمائمہ بہت خوش لگ رہی تھی، یعنی وہ اسے پا کر اترا رہی تھی، یہ کیفیت حاتب کو کسی مدہوشی کے ناتسخیر ہوئے جہاں میں لے گئی۔

..._____..

پارس کو کام وغیرہ سمیٹنے میں رات کا ایک بج گیا، ڈنر اس نے ہادی کے ساتھ کیا کیونکہ وہ بھی کچھ کام میں بزی تھا تو جناب نے پیر اسائیٹ کا ڈراک طرف

کیے خود پارس کے لیے شیف بن کر ٹیبل سجائی اور پھر سٹرونگ سی بلیک کافی بھی بنا کر پلائی۔۔

کھانے کے بعد اسے بھی آرام کی تاکید کیے پارس روم میں آیا، روم کے دروازے سے انٹر ہوتے ہی آنکھیں نرم میٹرس پر لحاف میں آدھی دبکی سچ میں گہری نیند سوئی روشانے پر جا کر اور نیلی ہو گئیں، ہلکا سا آسودہ مسکرایا کیونکہ روشانے کی نیند اسے بے حد سکون دیتی تھی۔

اندر انٹر ہوئے ڈور آگے کر کے بند کیا اور اپنی ٹینک ٹاپ اتار کر وارڈرب کی طرف بڑھے بلیک ہاف سلیوٹی شرٹ نکال کر پہنے آ کر واپس روشانے کے پاس اسے دیکھتے بیٹھا اور مضبوط کشادہ ہاتھ بڑھا کر اسکے چہرے پر بکھرے بال سمیٹ کر جھکتے رغبت سے گال چومی۔

SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"جب پورا اٹلی کہتا ہے کہ پیر اسائیٹ بہت بہادر ہے، تب یقین نہیں آتا مجھے۔ اب آ گیا۔ کیونکہ تمہارا ہسبنڈ ہونا سچ میں بہادری کا کام ہے روشانے۔"

وہ سوئی ہوئی، سکون میں مبتلا، اپنی توبہ شکن حرکتوں کی یوں بھی یاد دہانی کروا کر پارس کو ان لمحوں سے منسلک کر رہی تھی جب وہ خود اسکے قریب آئی، اپنی خوشی سے۔

"دن بدن تمہارے مجھ پر کھلتے یہ حسین رنگ، مجھے تمہارے علاوہ سب کچھ بھلا دینے پر آمادہ ہیں۔ کیا ہو گا میرا تمہارے آگے۔ میری جان"

یہ ایسی منہ زور کیفیت تھی کہ وہ پہروں اسے دیکھ سکتا تھا، اسکے تیکھے مگر خوبصورت نین نقش نہار سکتا تھا، اسکی خوشبو میں سانس بھر سکتا تھا، لیکن بس زرا دیر خود کو مبتلائے جبر کیے وہ اسکے برابر تکیہ رکھے لام لیٹ تو ہوا پر

اسے ٹچ کرنے کی غلطی نہ کی، پارس کی بند آنکھیں پیٹ پر آکر گرتی روشانے کی ٹانگ پر پوری کھلیں۔

"یہ لڑکی۔ سوتے میں اب پتا نہیں کرنا چاہتی ہے میرے ساتھ"

منہ میں بڑبڑاتے تمام ارادوں کو پس پشت ڈالے پارس نے آگے کھسک کر اسکا سر اپنی بازو پر رکھا، ٹانگ ویسے ہی خود پر رہنے دی اور گھسیٹ کر اپنے سینے کی اور کرے لحاف ٹھیک کیا، دور یہ لڑکی جیکی چین بن کر پاسے کریک کرتی تبھی پارس کو عافیت اسی میں لگی کہ اس بے قابو چڑیل کو زرا قید کر کے ہی سوئے تو بچ سکتا ہے۔

ہاں دور اسکی ٹانگیں پڑنے کا خطرہ اور قریب! اف قریب کے خطرات کی تو لمبی فہرست تھی، وہ آنکھیں سختی سے بند کر گیا مانو خود کو یقین دلا رہا ہو کہ پہلو میں پتھر پڑا ہے روشانے نہیں۔

اف پارس کی برداشت پر اک الگ سے کتاب ہونی بنتی ہے۔

.._____..

اک نئی صبح انطالیہ، کیلبریا اور کراچی تینوں میں آگے پیچھے رینگتی ہوئی وارد ہو چکی تھی۔

ایف پی میں مشن کی تیاریاں اختتامی مراحل سے گزر چکی تھیں اور اب ایکشن کا وقت تھا۔

ہاشم ساری رات سو نہ سکے تھے تو صبح ہوتے ہی انکا بس نہ چلا جا کر پری کو اٹھا کر لے آئیں لیکن عمائمہ کے انکے ساتھ ہونے کی وجہ سے جھجک رہے تھے اور آج آفس سے بھی چھٹی کر کے بس ان لڑکیوں کے جاگنے کا انتظار کر رہے تھے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

جب کوئی ہلچل نہ محسوس ہوئی تو خود ہی حاتب کے سٹے ہاوس کی طرف گئے۔

اندر داخل ہوئے تو کچن سے ناشتے کی خوشبو آرہی تھی جبکہ عمائمہ ابھی تک اٹھی نہیں تھی تبھی روم میں تھی، ہاشم نے بنا آہٹ کیے کچن کی طرف قدم بڑھائے، پریسہ کے اداس چہرے کو دیکھ کر ہاشم کو اپنی سنگدلی سخت چبھی۔

"چلو میرے ساتھ پری"

وہ انکے پکارنے پر چونک کر پلٹیں، لمحہ بھر دل چاہا انکی طرف بڑھیں پر پھر خود کو اپنے بچوں کے لیے تھوڑا سخت کرے منہ پھیرا اور اپنی کافی کا مگ لیے پاس سے گزر کر باہر جانے لگیں، ہاشم نے انکی بازو پکڑ کر روکا۔

مگ چھین کر کچن کی صلیب پر پٹخا اور دونوں ہاتھوں سے پری کی بازوؤں کو دبوچا۔

وہ ایسی سخت پکڑ یا ناراض نظروں کی کہاں عادی تھیں۔

"تم میرے ساتھ یہ کیسے کر سکتی ہو پری؟ میں کہاں غلط ہوں۔ ہمارے خاندان کا ایک مقدس مقام، نام اور مرتبہ ہے۔ آہل کا یوں ہمارے بنا نکاح

کرنا بہت تکلیف دہ ہے میرے لیے اور یہ سب وہ حاتب کی شہہ پر کرنے کا مرتکب ہوا۔ جب بچے غلط ہوں تو والدین کو سختی کرنی پڑتی ہے۔ میں انکو سزا دینے میں حق بجانب ہوں لیکن تم مجھے ایسے سزا نہیں دے سکتی۔ میں ساری رات نہیں سو سکا۔ چلو میرے ساتھ"

سب باتیں تحمل سے سنتیں پری، آخری تقاضے پر مزاحمت کرتے مچلیں پر وہ گرفت کوئی عام نہ تھی کہ اتنی آسانی سے چھٹکارہ پا لیتیں۔

"میرے بچے جیسی بھی غلطی کریں، میں ماں ہوں انکی سزا پر کبھی راضی نہیں ہو سکتی۔ حاتب یہاں سے گیا تو سمجھیں وہ ہم سے کھو جائے گا۔ اتنا سا دل ہے اسکا۔ اور آہل، کبھی اس نے پہلے کوئی فیصلہ ہمارے بنا کیا؟ نہیں ناں۔ ایون اسے کیا پڑھنا ہے اور کیا بننا ہے یہ تک آپ نے ڈیسائڈ کیا تو کم از کم ہمسفر چننے میں تو اسے آزادی دیں۔ مجھے میری تربیت پر بھروسہ ہے، میرے بیٹے ہیں وہ، غلط ہو کر بھی غلط نہیں ہو سکتے۔ شیزا کے ماضی سے

ہمیں کیا لینا دینا۔ وہ میرے آہل کے دل میں بس گئی، بس کافی ہے۔ مجھے نہیں چاہیے مزید کچھ اور"

پری کی تان اسی پر ٹوٹی جس سے ہاشم کو غضب چڑھا۔

"یہ باتیں بعد کی ہیں، تم کس خوشی میں مجھے چھوڑ کر آئی؟"

ہاشم کا لہجہ آزردہ ہوا۔

"انہی بعد کی باتوں کے لیے۔ چھوڑیں مجھے۔"

وہ ضد میں واقعی ان سے بھی بری نکل رہی تھیں۔

"عمائمہ کیا سوچے گی کتنا برا ہسبنڈ ہوں"

ہاشم کی شرمندگی دیکھتے پری پگھلتی محسوس ہوئیں پر اب بھی پگھل جاتیں تو ہاشم کو کبھی انکی ضد سے پیچھے نہ ہٹا پاتیں۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"پوری دنیا یہ سوچے مجھے کیا۔ جب تک آپ حاتب اور آہل کو معاف نہیں کرتے۔ پری کو بھول جائیں۔ دیکھنے کو بھی نہیں ملے گی۔"

پریسہ نے ستم کے سارے ریکارڈ توڑ ڈالے۔

"میں معاف نہیں کر سکتا بنا سزا دیے یہ میری فطرت ہے۔ تم مجھے بنا کسی جرم کے خود سے دوری کی یہ سزا دو گی تو بھی قبول کر لوں گا۔ سمجھوں گا یہ تم نے مجھ سے آلائم والا بدلہ لیا ہے۔ تم سے تمہاری سب سے محبوب اولاد چھینی تھی اور تم نے اف بھی نہ کی تھی تب۔۔۔"

آلائم کے حوالے پر اس ماں کا کلیجہ کٹ گیا، اوپر سے ہاشم کی ایسی ظالم باتیں۔

"لیکن اب اگر آپ نے مجھ سے میری کوئی مزید اولاد چھینی تو صبر نہیں کر پاوں گی۔ آلائم پر میرا کیا جاتا صبر، میری پوری زندگی کے لیے کافی ہے۔ مزید سٹیمنا نہیں۔ جائیں یہاں سے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پری نے انکے ہاتھ جھٹک کر منہ پھیر لیا۔

"پری۔ تم تو اپنی اولاد سے بڑھ کر مجھے چاہا کرتی تھی"

وہ عقب سے دکھ میں ڈوبے بولے۔

"آلائم قربان کرنے تک تھی وہ اندھی چاہت۔ اب جتنے آپ عزیز ہیں اتنے مجھے میرے بچے بھی ہیں۔ اپنی ضد چھوڑیں ورنہ مجھے بھول جائیں۔ میں اپنے بیٹے اور بہو پر ہرگز بوجھ نہیں ہوں"

پریسہ نے گویا حتمی فیصلہ کر رکھا تھا، جبکہ ہاشم نے سر کو اثبات میں جب ہلایا تو انکے چہرے پر سنگلاخ چٹانوں سی سختی تھی، عمائمہ بھی اٹھ کر روم سے نکلی تو ہاشم بابا کو دیکھے وہیں رک گئی۔

"دیکھتا ہوں تم کتنے دن دور رہ سکتی ہو مجھ سے۔ اولاد پر صبر والا سٹیمنانہ سہی، شوہر پر صبر کی ہمت بہت آچکی ہے تم میں۔ دیکھائی بھی دے رہی ہے۔ ایزیو وش پری۔ رہو تم سکون سے۔ میرے فیصلے اور انکی سختی سہنے کے

لیے ہاشم جابر مغدام ابھی زندہ ہے۔ لیکن تمہاری دوری نے مجھے کچھ کر دیا تو پھر یہ مت کہنا آکر کہ تمہیں میں اولاد سے پیار اہوں۔ میرے دل پر نقش ہو گیا ہے کہ آئی ایم ایکول ایمپارٹنٹ ناو"

عمائمہ حیران پریشان تھی کہ اتنے میچور ہو کر ہاشم بابا اس وقت ایک ٹین ایج لڑکے کی طرح بیہیو کر رہے تھے، کہیں دل میں یہ احساس خوشی بھی لایا کہ ان دو کا رشتہ کتنا یونیک اور پر کشش ہے۔

پری تو مانو تڑپ اٹھیں، پلٹیں مگر ہاشم نے زخمی نگاہ میں بھرا اور واک آوٹ کر گئے، اس سے پہلے پریسہ ہمت ٹوٹنے پر پیچھے لپکتیں، عمائمہ نے دوڑ کر انکو پیچھے جانے سے روکا اور فوری گلے لگایا، وہ پھر رو پڑی تھیں۔

"مما یہ سب میلز کا کوئی میلو ڈرامہ ہو گا، سیریس نہ لیں۔ وہ آپکو بلیک میل کر کے گئے۔ اور آپ ہو بھی گئیں"

عمائمہ نے پیار سے سمجھایا۔

"مجھے جانے دو ع۔۔ عمائمہ۔ میں ان پر آنچ بھی نہیں سہہ سکتی۔"

پریسہ کا پگھلتا دل دیکھے عمائمہ نے انکو پکڑ کر کاوچ پر بٹھایا، جنکے سارے رنگ وہ آدمی دھکا کر ساتھ لپٹا کر لے گیا تھا۔

"جب تک وہ سوری نہیں کرتے اور کان نہیں پکڑتے، میں آپکو جانے نہیں دوں گی"

عمائمہ بھی شوہر نامدار کے حکم پر پہاڑ سی ڈٹی تھی جبکہ پری نے آخر عمائمہ کے آگے ہتھیار ڈال دیے کیونکہ ابھی اگر پری جاتیں تو ہاشم صاحب اور دلیر ہو کر بچاری پریسہ کو ایموشنل بلیک میل کرتے، مما کی فرمابرداری پر وہ چہکتا ہوا ہنس کر ساتھ جا لپٹی پر پری، ان سے تو جبرا بھی مسکرایا نہ گیا۔

.._____..

رات آہل اور شیزا کو بہت اچھی نیند آئی، وہ جب جاگا تو شیز اروم میں نہیں تھی۔

نیند اچھے سے لینے کے ساتھ رات شیزا کی مہربانیوں کا سوچے ہونٹوں کو تر و تازہ مسکان نے چھو کر غضب ڈھایا۔

وہ اٹھا، فریش ہوئے جب روم سے نکلا تو بالاج صاحب تو کام پر نکل چکے تھے البتہ شیزا اور عائشہ کچن میں ناشتے کے ساتھ بزی تھیں۔

"یمی۔ خوشبو تو آلو والے پراٹھوں کی آرہی ہے۔ مجھے بھی ملے گا ناں؟"

آہل کے کچن ڈور سے اندر جھانک کر فرمائش کرنے پر عائشہ نے فورا لاڈ بھری ہامی بھری البتہ شیزا کے تاثرات کچھ شرمیلے سے تھے۔

"یہ لیں۔ ساتھ اچار لیں گے؟"

شیزا نے آہل کے بیٹھتے ہی اسکو پراٹھا سرو کیے نرمی سے مزید پوچھا، عائشہ کی تو آنکھیں چمکیں جس طرح آہل نے جواباً شیزا کو محبت سے دیکھا۔

"شیور"

آہل نے خوشی خوشی فرمائش کی، شیز انے اسکے لیے آم اور لیموں کا اچار سرو کیا، جبکہ آہل نے سبز مرچ کا بھی اشارہ کیا تو وہ مزید ڈالنے لگی، اسکے کھلے بالوں کی خوشبو آہل کو جکڑ رہی تھی۔

اسی بیچ ڈور بیل پر تینوں چونکے، آہل اٹھنے ہی لگا جب عائشہ نے اسے بیٹھے رہنے کا اشارہ کیا اور خود ڈور کھولنے گئیں۔

"یولک سو بیوٹی فل" بلیک کلر کے جوڑے میں لائیٹ میک آپ کیے کرل بال کھولے، وہ دھڑکنوں سے براہ راست چھیڑ خانی کر رہی تھی۔

وہ محبت پاش لہجے میں کہہ کر اسے پکارا۔

، آہل کی بے خود تعریف نے اس لڑکی کے اندر اک نادیدہ حرارت بھر دی۔

ZubiniWelt.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"آپ بھی پیارے لگ جاتے "جواباً گھبراہٹ مٹانے کو اسکے الجھے بالوں پر چوٹ کی۔

"تمہیں ہر حال میں لگتا ہوں آئی نو۔" آنچ دیتا جان لیوا لہجہ۔۔اف

"کچھ اور چاہیے؟" تائید میں دھیما مسکرائے فکر سے سوال کیا، آہل نے اسکی

کلائی پکڑ کر کھینچا تو وہ اسکے کندھے پر ہاتھ بمشکل ٹکائے اس کے چہرے

پر جھک آئی، ان دو کی آنکھیں اک دوسرے کو دیکھے دھڑکنے لگیں۔

"آہل۔ آپ بھولیں مت دوست ایسے نہیں کرتے "وہ قربت کی تپش پر گھبرانے لگی، آواز ڈانٹے پر بھاری ہوئی، پر آہل پر حد درجہ خمار چڑھنے لگا۔

"ہاں۔ لیکن ہسبنڈ بھی صرف اتنے پر صبر نہیں کرتے سو سمجھ لو ہم بیچ کی کوئی نامعلوم کیٹگری ہیں" اسکا ذو معنی اشارہ صرف جھکانے کی طرف

تھا،ورنہ وہ قادر تو شیزا کو مزید قریب لانے کے بھی تھا۔وہ اسکے مفہوم پر ناچاہتے بلش کی،قدموں کی آہٹ پر جلدی سے خود کو آہل سے چھڑوائے بھاگ کر صلیب کی طرف پلٹ گئی۔

عائشہ اندر آئیں تو تھوڑی فکر مند لگیں۔

"باہر کوئی تمہارا پوچھ رہا ہے،شاید تمہارا کوئی دوست ہو۔دیکھ لو"

عائشہ نے اطلاع دی جس پر آہل نے سر ہلایا اور دونوں کو آنے کا کہے وہ وہاں سے گیٹ کی طرف گیا۔

باہر نکلا تو سامنے سوٹڈ سا آدمی کھڑا تھا۔

"تم آہل مغدام ہو؟"

سامنے والا کا سوال سپاٹ تھا،آہل بھی سنجیدگی سے دروازہ بند کیے باہر نکل آیا۔

ZUBIMOVIESZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ہاں لیکن میں آپکو نہیں جانتا"

آہل نے اجنبیت کا برملا اظہار کیا، تبھی اس آدمی نے بنا موقع دیے آہل کو گردن سے دبوچ کر کچھ انجکٹ کیا کہ آہل اس آدمی پر ڈھے سا گیا، وہ آدمی بمشکل آہل کے وزن کو سنبھال سکا، تبھی ایک کالی گاڑی پاس رکی۔

اندر سے دوسرا آدمی بھی نکلا اور دونوں نے بیہوش آہل کو اندر ڈالا اور کچھ سیکنڈز میں گاڑی بھگا لے گئے۔

پانچ منٹ تک بھی جب آہل واپس نہ آیا تو شیزا کو گھبراہٹ ہوئی، امی کو بھیجا پر عائشہ کے بقول گیٹ پر کوئی نہیں۔

"پریشان مت ہو۔ کسی دوست کے ساتھ نکل گیا ہو گا۔ اسکے سارے دوست یہیں کے ہیں ناں"

شیزا کی پریشانی تکتے عائشہ نے اسے تسلی دی۔

"لیکن بتائے بنا ایسے وہ نہیں جاتے امی۔ خیر میں فشی ڈونا جا رہی ہوں وہ آئیں تو ناشتہ گرم کر دیجئے گا انھیں"

شیز انے ہاتھ دھوئے اور امی کی طرف پلٹی۔

"اب سے میں جاوں گی فشی ڈونا۔ تو گھر رہ جب تک ساتھ ہو۔ وہ آئے تو خود ناشتہ دینا۔ میں نکلتی ہوں۔ کال کر کے بتا دینا مجھے جب وہ آ گیا گھر"

عائشہ کی تاکید پر شیز انے اعتراض نہ کیا کیونکہ خود کا دھیان آہل کی طرف تھا۔

..._____..

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

وہ روم سے نکلنے کے لیے ریڈی تو ہو چکی تھی پر پارس جو کاوچ پر بیٹھا تھا اسے دیکھنے والی بھی لفٹ نہ کرائی، بالوں پر ربڑ کیپ چڑھا کر ہیٹ پہننے سے پہلے وہ بالوں کا اچھے سے ٹائیٹ بن بنا رہی تھی، پارس نے اسکی ناراضگی اتنی

سیریس نہ لی تھی تبھی چھیڑا نہیں پر اب وہ مزید چپ رہتی تو اس شخص کے دل کی دنیا میں سب خراب ضرور ہو جاتا۔

وہ اٹھا، شرٹ کی سلوٹیں جھاڑیں، فون جھک کر میز کی گلاس سطح پر رکھا، واپس اٹھے نیلی آنکھوں کا محور وہ یونیفارم گرل، یعنی مشن کے لیے ریڈی آرگنائزیا قوت بنائی، جو بال ٹائیٹ کرے اب چھوٹی چھوٹی پنز لگا رہی تھی۔

پارس اسکے پیچھے آکر رکا اور روشانے کی پینز ہاتھ میں کر کر ایک ہاتھ سے حصار کر دوسری مضبوط کشادہ ہتھیلی سامنے پھیلائی، اک تو اس آدمی کے انگ انگ سے چھوٹتی خوشبو ایسی مسحور کن تھی کہ روشانے کا دل چاہتا بس لپٹ جائے اس شخص سے۔

SMERWAMIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

روشانے نے ناراضگی کا اظہار کرنے کو اپنا کندھا پارس کی بازو کے حصار سے جھٹکا اور پن بھی پارس کے ہاتھ سے لینے کے بجائے نیچے ڈریسنگ ٹیبل کی سطح پر سے اٹھی۔

"اتنی ناراضگی بنتی نہیں تھی۔بس اک نائیٹ کسی ہی نہیں ملی۔ابھی کر دیتا ہوں لیکن اپنی اس چپ کو ختم کرو۔آج اپنی محافظ خود سے ناراض افورڈ نہیں کر سکتا"

پارس نے پیز واپس پھینک کر اسکے دونوں بازوؤں پر پیار سے ہاتھ اوپر سے نیچے سہلائے،وہ آئینے سے پارس کی نیلی آنکھیں گھوری۔

"ویسے کر سکتے ہیں؟"

وہ بنا پلٹے ہی نروٹھے انداز میں بولی۔

"کبھی نہیں۔تم میری جان ہو"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس نے کہتے ہی اسکی ٹھوڑی اپنی طرف گماتے گال چومی، وہ اسکے پیار بھرے لمس پر مدہوش ہوئی، لیکن پھر سے چہرے کے تاثرات میں خفگی سموئی۔

"میری چپ آپکو تکلیف دیتی ہے؟"

روشانے اسکے روبرو ہوئی، ان کالے نینوں کے آگے پارس تھم جاتا تھا، وہ آنکھیں مزید گہری ہو کر پارس پر جمی تھیں۔

"مجھے کہیں کا نہیں چھوڑتی۔ تم پٹر پٹر کرتی، نان سٹاپ بولتی۔ مجھ سے لڑتی، غصہ کرتی۔ کتنی حسین لگ رہی تھی تمہیں پتا ہی نہیں۔ میں قربان ہو گیا تمہارے اس روپ پر۔ میری دل ٹھیک دھڑکتا ہی تمہیں دیکھ کر ہے جل پری"

رغبت و جان نثاری سے جب پارس نے اسکی ٹھوڑی سے چہرہ اٹھائے دوسری گال پر اپنے ہونٹوں کی مہر ثبت کی تو روشانے کی آنکھیں مان گئیں، اب بس تھوڑا اور لاڈ درکار تھا پورا پارس پر از سر نو لٹنے کو۔

"میں آپکو ایسے ہی ستاوں گی ہمیشہ"

اپنے نیک ارادوں سے باخبر کیا کیا کہ پارس نے لپک کر کی اسکی گردن کی دائیں اور اپنے ہونٹوں کو رکھا، روشانے کے ہونٹ اور ناک بھی مان گئے، لب مسکرائے اور ناک کا کھینچاو رخصت ہوا۔

"ہمیشہ ستالینا۔ لیکن کبھی چپ مت رہنا۔ ناراض ہو جاو تب تم پر فرض ہے پہلے سے زیادہ پٹر پٹر کر کے میرا دماغ کھاو۔ تم میری زندگی کی مٹھاس ہو۔ بے رنگ زائقے بھی راحت دے سکتے ہیں یہ مجھے تم سے مل کر پتا چلا"

پارس کے آخری جملے پر وہ اسے گھوری، وہ اسکے ہونٹوں پر نظریں جمائے قریب ہوا پر روشانے نے سینے پر ہاتھ رکھے دور کیا۔

"مطلب میں بے رنگ زائقہ ہوں؟"

پارس نے جلدی سے نفی میں سر ہلایا۔

"دیکھو ہماری سکن کا کوئی خاص ٹیسٹ نہیں ہوتا۔ لیکن جب ہم اپنے کسی محبوب کو کس کرتے ہیں، کہیں بھی تو ہمیں سکن کا ٹیسٹ نہیں آتا بلکہ زائقوں کا طوفان ہمارے اندر اتر جاتا ہے۔ بہت راحت دیتا ہے یہ قربت کا انداز"

ایسی وضاحت پر وہ لٹ گئی ورنہ ابھی ناراض ہونے کا سوچ رہی تھی۔

"پھر ٹھیک ہے۔ میں سمجھی مجھے ٹیسٹ لیس کہا۔"

وہ جلدی سے بہل گئی اور پارس نے اک بار پھر سابقہ روک دیتا سرور وصول بھی کیا اور اچھے سے روشانے تک بھی ارسال کیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
ZubiNovelsZone.com

"تم ٹیسٹ لیس کہیں سے نہیں ہو۔ تم زائقوں کا بوسٹر ہو۔ ناراضگی مٹ گئی ناں؟"

پارس نے ان جھکی جھکی آنکھوں پر نگاہیں دوڑائیں اور سوال میں یقین دہانی ملائی، تبھی پارس کا فون بھی بج اٹھا۔

"جی مٹ گئی۔ میں جا کر دیکھتی ہوں روانگی کی تیاری کہاں تک پہنچی اور باقی انتظامات، آپ آبیل کی کال سن لیں"

روشانے نے اپنے بالوں ہر ربڑ کیپ چڑھا کر ہیٹ پہنی اور زرا اٹھے پارس کا چہرہ ہاتھوں میں بھرے اسکی ناک پر ہلکا سا بائیٹ کرتی مسکرا کر کمرے سے نکلی، پارس نے گہرا سانس مسرور انداز میں لیا اور آبیل کی کال پک کی جس نے کچھ ایسا کہا کہ پارس خوشگوار حیرت کا شکار نظر آیا۔

"یہ بدلاوا تنی جلدی مسیحا صاحب؟ خدا خیر کرے"

پارس کی شرارتی رگ پھڑکی۔

"ہاں مما پیچھے پڑی ہیں۔رات بارہ بجے کی فلائیٹ ہے Hagastaden سویڈن کی لیکن میں موہنی سے مل کر جانا چاہتا ہوں سو پہلے وہاں آوں گا تمہارے پاس۔میری بات سنو پارس،میری ٹیم مدد کے لیے ہمہ وقت تیار رہے گی۔گورنمنٹ سے نجی معاملات میں ڈیل ہو گئی ہے۔اپنا خیال رکھنا آج کا دن خطرناک ہے"

اپنے کلینک وہ آج صرف سہانہ کے لیے آیا تھا جو تھوڑی دیر میں آبیل کے آفس آنے والی تھی،پارس بھی اٹھ چکا تھا اور آبیل کے اپنے لیے سنجیدہ ہونے پر خوش بھی تھا۔

"شکر ہے تم نے خود کے لیے بھی سوچا۔میں دعا کروں گا تمہاری بے نور آنکھوں کو رنگ راس آجائیں۔اور مجھے پتا ہے تم جہاں بھی رہو،میرے ساتھ ہوتے ہو۔تم سیدھا موہنی کے پاس آو۔آج مشن میں خود ہینڈل کروں گا۔اسے ٹائم دے دینا میرے حصے کا بھی"

پارس نے گلاس وال کے پاس کھڑے خوبصورت سی صبح کا جائزہ لیتے فراغ دلی سے اپنا وقت موہنی کے لیے قربان کیا۔

"پارس۔مجھے کچھ خفیہ انفارمیشن ملی ہے۔جیکب مارک کو کوئی نامعلوم طاقت حفاظت دے رہی ہے۔اور وہ کوئی ایسا بھی ہو سکتا ہے جو غدار ہے۔ تمہیں اپنے آس پاس نظر رکھنی ہو گی"

پارس نے آبیل کے محتاط لہجے پر سنجیدگی اختیار کی، آبیل کی انفارمیشن ہمیشہ سالڈ ہوتی تھی۔

"جیکب مارک اس وقت صرف ایک انسان کو کچھ عزیز ہو سکتا ہے اور وہ ہے اسکی فسادن بیٹی۔ ممکن ہے سئیرا خود ہی اسمال کے ساتھ ڈبل گیم کھیل رہی ہو۔میرے آس پاس غدار ہوتا تو چھپ نہ سکتا کیونکہ پہلے میں یہاں نہیں تھا۔ سئیرا کو ہم نے اسمال کو اسی ڈیل پر دیا تھا کہ اس نے کہا تھا سئیرا کے تھروجیکب مارک کو مروائے گا۔ سئیرا اپنے باپ کو حفاظت بھی دے سکتی

ہے اور مار بھی سکتی ہے لیکن مفت نہیں کرے گی کچھ سو آج کا کام سمیٹ لیں پھر اس اسمال کے حلق سے اس سئیرا کو نکلوا کر واپس ایف پی لانا میرا کام ہے"

پارس کی منصوبہ بندی ہمیشہ کی طرح آبیل کو مسکراہٹ دے گئی کہ وہ واقعی کئی قدم آگے چلنے پر ہی اٹلی کا پیراسائیٹ کہلاتا ہے۔

"ٹھیک ہے پھر بیسٹ آف لک۔ میں بھی تھوڑی دیر میں نکل رہا ہوں"

آبیل نے اجازت لی اور اسی بیچ سہانہ نے دروازے پر دستک دے کر آنے کی اجازت طلب کی۔

"کم ان۔"

اجازت ملتے ہی سہانہ اندر چلی آئی۔

ZUBINOVEL.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"سہانہ یہ اس جگہ کا ایڈریس ہے جہاں تمہیں فارس سلطان کی قبر ملے گی، تم جیسے ہی کمفرٹیبل فیل کرو۔ اس پتے پر چلی جانا۔ وہاں جا کر کہنا تمہیں ہدایت بابا سے ملنا ہے۔ وہی فارس سلطان کے منہ بولے بابا ہیں اور انہی کی اراضی میں فارس سلطان مدفون ہیں۔"

سہانہ نے جلدی سے وہ کاغذ لیا، وہ امید میں تھی کہ آبیل ساتھ چلے گا تبھی پریشان ہوئی۔

"آپ نہیں چلیں گے میرے ساتھ؟"

سہانہ نے آس سے پوچھا۔

"مجھے دو ویک کے لیے سویڈن جانا پڑ گیا ہے سہانہ، بقیہ دو فائنل سیشن ہم واپسی پر کریں گے۔ اور گھبرا بے کی ضرورت نہیں۔ فارس سلطان سے جو بھی کہنا ہے کہہ لینا اور اپنے مائینڈ کو پر سکون رکھنا۔ میں آ کر دیکھتا ہوں میری مسیحائی نے کتنا اثر کیا۔ اوکے؟"

Zubiinovels.com
SAMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMERWAMIRZANOVELS.COM

سہانہ اس سے کافی سیشن لے چکی تھی پر ابھی بھی یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ دیکھ نہیں سکتا، اور آبیل اپنی یہ کمزوری بہت مہارت سے چھپا کر رکھنے کا عادی چہروں کو ایسے ہی گلاسیز سے دیکھتا کہ سامنے والے کو کبھی عجیب لگتا ہی نہ تھا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بہت اچھے مسیحا ہیں ڈاکٹر آبیل۔ میرے سب سے اچھے مددگار۔ ہیو آسیو اینڈ ہیپی جرنی۔ اور اس ایڈریس کے لیے تھینکیو سو مچ۔"

وہ تکلف برت رہی تھی اور آبیل نے اسے اس سے مسکرا کر روکا۔

سہانہ اجازت لے کر نکلی تو خود آبیل بھی پیچھے ہی نکل گیا کیونکہ پہلے کیلیبریا کی فلائیٹ تھی۔

.._____..

"کون ہو تم لوگ اور کیا چاہتے ہو مجھ سے۔ کہاں ہوں میں۔ دیکھو تم لوگ مجھے جانتے نہیں۔ کھولو میرے ہاتھ"

آہل کو مطلوبہ جگہ لے جاتے ہی ہوش آیا تو اس نے خود کو کرسی پر بندھا پایا، حواس جیسے ہی بیدار ہوئے اس نے چلانا شروع کر دیا۔

"تمہیں جاننا ہی تو چاہتا ہوں تبھی اس قدر گندے طریقے سے یہاں اٹھوا کر لایا۔ سوری معافی ملے گی بچے؟ اوپس۔۔بچے نہیں۔ عقل کے کچے"

اپنے لوگوں کو آہل کے دور رہنے کا اشارہ کیے خود شاہ تاج اس ڈارک سی روشنی والے روم میں آئے اور کرسی کھینچ کر ٹھیک آہل کے سامنے رکھ کر براجمان ہوئے، لہجہ مستی بھرا ابھی تھا اور نرم بھی۔

"ہو کون تم؟"

آہل نے اس اچھے بھلے ہنڈسم مسلزمین کو گھورنے کے بیچ ہی سوال کیا۔

"تعارف کو مارو گولی برخوردار! شیزا کے شوہر کو وہ سارے میسجیز اور ای میل بھیجنے کے علاوہ کوئی طریقہ نہیں آیا تمہیں اسکی شادی روکنے یا خراب کرنے

کا؟اس تکلیف کا مدوا کیسے کرو گے جو اس نے ان چند گھنٹوں سہی؟۔اتنے سے ہوا بھی۔اتنا دماغ لائے کہاں سے تھے؟"

شاہ تاج کی باتوں،اسکی ٹون سے آہل کو شک ہوا جیسے یہی وہ مسیحاولن ہو سکتا ہے جس نے منان کی درگت بنائی پر ہے کون یہ سوچ سوچ کر اسکا سر پھٹ رہا تھا۔

"میرے پاس اور کوئی چوائز نہیں تھی۔شیز اب میری ہے۔میں اسے وہ چند گھنٹے بالکل ایسے بھلادوں گا جیسے اسکی زندگی میں کبھی وہ آئے ہی نہ ہوں۔تم جو بھی ہو۔مجھ سے اور میری بیوی سے دور رہو۔کھولو مجھے۔"

آہل نے جھٹک جھٹک کر اپنے بازوز خمی کر لینے تھے اسی ڈر سے شاہ تاج نے اپنے آدمی کو اشارہ کیا جس نے اسکے ہاتھوں کی رسی کھول دی اور اس سے پہلے آہل اٹھتا،شاہ تاج نے ایک ہی دھکا دے کر صاحبزادے کو واپس کرسی پر ڈھیڑ کیا۔

"شیز اسے سچ میں پیار کرتے ہو؟"

شاہ تاج اسکی طرف جھکے تو آہل کو ان گہری آنکھوں سے تھوڑا ڈر سا لگا۔

"اپنی جان سے بھی بڑھ کر۔ اپنے اور اسکے بیچ کسی ولن یا تم جیسے ایس وائے زی میسحا تک کو گھسنے نہ دوں گا۔ اب بتاو کون ہو تم۔ میری بیوی ہے وہ، اسکا نام یوں لینے کی میں کسی کو اجازت نہیں دوں گا"

آہل کا لہو سلگا، بس نہ چل رہا تھا اس آدمی کا منہ نوچ لے۔

"اسکے باپ کو بھی اجازت نہیں دو گے؟"

شاہ تاج عالم کی شاطر آنکھیں لمحہ لگاتے دکھ خانہ بنیں جبکہ آہل جہاں کا تہاں رہ گیا، گویا حواسوں پر مانو پتھر برس گئے ہوں۔

"ب۔۔باپ؟"

آہل کی زبان لڑکھڑائی۔

"ہاں۔وہ میری اکلوتی اور جائز بیٹی ہے۔اور تم سے مل کر تمہارے لہجے سے ٹپکتی اسکی محبت دیکھ کر میں تمہیں اسے دیا یہ درد معاف کر رہا ہوں۔ لیکن اس شرط پر کہ تم اسے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھ کر ہر دکھ درد سے بچاو گے"

شاہ تاج کی کوئی بات آہل کے پلے نہ پڑی کیونکہ وہ اک لمحہ ذہنی مفلوج ہونے کی کیفیت میں جا چکا تھا۔

"ویٹ آمنٹ۔اگر آپ اسکے بائیولوجیکل فادر ہیں تو اب تک دور کیوں ہیں۔وہ جو اپنے جائز ناجائز ہونے کے معاملے میں تڑپ رہی ہے اسے گلے لگا کر کہا کیوں نہیں کہ اسکے باپ ہیں۔ چلیں میرے ساتھ۔اسے بتائیں تا کہ وہ اس تکلیف سے نکلے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

آہل باولا ہو گیا، اٹھا اور شاہ تاج کی بھی بازو کھینچی، وہ دانت پیستے اسے پکڑ کر واپس بٹھا گئے اور تب تک اس جذباتی داماد کو ہلنے نہ دیا جب تک پوری کہانی گوش گزار نہ کی۔

آہل پر یکے بعد دیگرے دھماکے ہوئے، آنکھیں پتھرا گئیں اور دل، کرب سے ٹھٹھر گیا۔

"میں نے جو اسکی ماں کے ساتھ کیا آہل۔ میں کبھی اس سے معافی مانگنے کے قابل نہیں بن سکوں گا۔ میں شیزا کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت نہیں دیکھ سکتا اس لیے اسکے سامنے نہیں آسکتا۔ تم مجھے یقین دلاو کہ اسے ہمیشہ سنبھال کر رکھو گے۔ میں واپس چلا جاوں گا۔ بس وہ سکون میں آجائے اک بار"

شاہ تاج کی کوتاہیاں بڑی تھیں پر آہل کے لیے اس وقت یہ آدمی نہیں، شیزا اہم تھی۔

"چلے جایئے گا پر اسے یہ بتانے کہ بعد کہ وہ جائز خون ہے آپکا کیونکہ شیزا کو ساری زندگی تڑپتا نہیں دیکھ سکتا، چند لمحے ہی اسے گھول کر رکھ گئے ہیں، پھر

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ جو فیصلہ کرے گی آپ قبول کریں گے یہی آپکا مقدر ہے۔ میں اسے سنبھالنے کے لیے ہمیشہ اسکے پاس ہوں۔"

آہل نے بھی اپنا فیصلہ سنا دیا اور اس بیچ اس شخص کے چہرے کے شکست خوردہ تاثرات کو رتی برابر اہمیت نہ دی۔

"ٹھیک ہے مجھے ایک دو دن دو۔ اسکے سامنے آنے کے لیے ابھی بھی ہمت نہیں مجھ میں"

شاہ تاج نے سر گرا کر ندامت سے درخواست کی، آہل اٹھا اور گہرا افسوس بھرا سانس کھینچتے ہی آمادہ نگاہوں سے اس باپ کو دیکھا اور وہاں سے چلا گیا جبکہ شاہ تاج کے لیے شیز اکا ایز آفا در سامنا واقعی جان جوکھم کا کام تھا۔

شاہ تاج کے لوگوں نے آہل کو واپس گیڈ تک ایک گھنٹے میں ڈراپ کر دیا۔

وہ جیسے ہی اندر آ کر شیز اپکارا، تب تھم کر رہ گیا جب وہ بھاگ کر آئی اور اس سے لپٹ گئی، آہل کا دماغ اس کے لیے بلکل تیار نہ تھا۔

"کہاں چلے گئے تھے ؟م۔۔میں ڈر گئی تھی۔ آپ ٹھیک ہیں۔مجھے لگا اس منان نے نہ کر دیا ہو کچھ۔"

سہمی ہوئی وہ دور ہوئی، آیل جو صدمے کی کیفیت میں تھا، اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھر کر اک اک نقش کا جائزہ لیا، اب وہ لڑکی بھلے منہ سے نہ کہتی پیار ہے، اسکے یوں گلے لگنے نے آج اعلان کر دیا تھا اور آہل کا دل صدمے سے سیدھا جشن گاہ بن گیا۔

"منان کی ایسی کی تیسی۔جاتے جاتے اک ڈوز تو اسے میں لازمی دے کر جاوں گا تمہارا دوپٹہ کھینچنے پر۔میں ٹھیک ہوں لیکن اگر دوبارہ تم بنا بتائے ایسے میرے گلے لگی شیزا، نہ میں ٹھیک رہوں گا نہ تمہیں رہنے دوں گا۔گرل اٹس ویری ڈینجرس۔وہ بھی ایسے ہسبنڈ کے معاملے میں جو پہلے ہی ترسا تڑپا ہوا ہو وائف کو دبوچ کر نگلنے کے لیے"

وہ جو پریشان تھی، اس بندے کی باتیں کان کی لو تک سرخ کر گئیں۔

"اف آہل۔ آئیں ناشتہ گرم کر کے دوں۔"

وہ بھاگنے لگی جب آہل نے اسکے پیٹ پر ہاتھ رکھے اپنے سینے سے جوڑا، وہ دم سادھ گئی۔

"ایسے ہی لگنا ہمیشہ گلے۔ میری جان"

آہل اس سے پہلے اسکی گردن کی طرف بہکتا، شیز انے جلدی سے اسکا حصار توڑا اور بھاگ گئی اور آہل کسی مست و بے خود دیوانے کی طرح ٹھنڈی آہ بھرے پیچھے ہی شکاری کی طرح لپکا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

جب تک وہ کچن میں آیا، پراٹھے گرم کرنے کے لیے شیز انے توا برنر پر چڑھایا، کیونکہ مائیکرو ویو میں پراٹھے گرم کرنے سے اسکے بقول انکا کرنچ ختم ہو جاتا ہے۔

آہل نے گہری پرستائش نگاہوں سے سیاہ کپڑوں والی حسینہ کو لتاڑا، اور کرسی کھینچ کر براجمان ہوا پر وہ بے باک نگاہیں شیزا کے بالوں سے ہٹنے پر تیار نہ تھیں۔

"یہاں آو"

شیزا کے ہاتھ تھمے، وہ بہت پیار سے پکارا۔

"کام کر رہی ہوں آہل"

اسی پیار سے منع کیا۔

"کام کر کے آو"

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

لہجہ بہت کچھ جتانے والا شریر تھا، شیزا نے پر اٹھا گرم کیا اور لا کر اسکے سامنے پلیٹ میں رکھا، اچار کی کوورڈش بھی آگے سرکائی جبکہ چائے وہ نیو بنانے کے لیے واپس پلٹی۔

"میں چائے نہیں پیوں گا۔بس تم یہاں آجاو"

کرسی سمیت سرک کر شیز اتک پہنچے اسکا ہاتھ کھینچا اور اپنے سامنے لا بٹھایا، آہل کی دیوانی حرکتیں کیونکر نہ شیز اکا دل بوجھل کرتیں کہ وہ جوابا ویسی گرم جوشی عیاں چاہ کر بھی نہ کر پا رہی تھی۔

"کھلا بھی دو"

نوابی انداز میں دونوں ہاتھ گلاس میز پر ٹکائے نئی فرمائش کی اور شیز انے بالکل اعتراض نہ کرتے جلدی سے پراٹھے کا نوالہ توڑا اور اسے گول کرتی آہل کے ہونٹوں تک ہاتھ لائی۔

"مجھے لگتا تھا ایسے نخرے بس ماں اٹھاتی ہے، بیوی سے لاڈ اٹھوانے کا مزہ تو الگ ہی ہے۔ آئی ایم لکی"

نوالہ منہ میں لے کر شیز اکا وہی ہاتھ پکڑ کر چومتے اس کے لب ورخسار پر اپنے جسارتی لہجے سے گلال اتار کر آہل کو ڈھیروں راحت ملی۔

"آ۔۔ آہل۔"

وہ کہنا یہی چاہتی تھی کہ دوست ایسا نہیں کرتے پر نجانے کیوں یہ کہنا اسے آہل سے ناانصافی لگی۔

"اچھا کیا تم نے یہ نہیں کہا کہ دوست ایسا نہیں کرتے۔ وی آر ناٹ اونلی فرینڈز۔ ایک بات کہوں یقین کرو گی میرا؟"

وہ شیزا کے لیے جتنا اسکے جائز ہونے پر خوش تھا اتنا افسردہ بھی اس تکلیف کے لیے تھا جو شیزا باپ سے مل کر سہنے والی تھی۔

"پوری دنیا میں اس وقت میرے لیے قابل یقین بس آپ ہیں آہل"

آواز میں جی بھر کر نمی گھلی، آہل نے اسکے ہاتھ کی پشت چومتے واپس نظر شیزا پر ڈالی۔

"اگر میں یہ کہوں کے تم ناجائز نہیں ہو۔ بنا ثبوت میرا یقین کرو گی؟"

آہل کے سوال پر شیزا کے چہرے کے تاثرات کچھ غمزدہ ہو گئے، آنکھوں میں رحم طلبی اتری۔

"کرلوں گی پر اس وقت اس سچویشن میں ہوں کہ دائمی قرار بس ثبوت دے سکتا ہے۔"

وہ دل نہ توڑ کر ثابت کر گئی کہ آہل کے لیے وہ محبت میں بڑی جلدی بہت آگے نکل گئی ہے۔

"ہو سکتا ہے دو دن تک تمہیں ثبوت بھی مل جائے۔ تمہارے میرے ساتھ جانے کا بھی بندوبست ہو جائے گا۔ تب تک تم اور میں کراچی گھومتے ہیں۔ کیا خیال ہے؟ گھر میں یوں اکیلے رہے تو تم بھی بھول جاو گی ہم دوست ٹائپ چیزیں ہیں ابھی۔ یو نو واٹ آئی مین؟"

وہ جو سمجھا رہا تھا اس کی تپش نے شیزا کی پلکیں آنکھوں پر سایہ بنا دیں، شرم سے گال تپنے لگے۔

"یس"

بنا نظر ملائے ہاں ملائی۔

"آئی لو ویو"

وہ گھبرا کر جب تک ہتھیلی اسکے ہونٹوں پر رکھتی، آہل نے جملہ پورا کر لیا تھا، آہل اسکی ہتھیلی چومتے آنچ دیتا مسکرایا تو شیز انے ہاتھ جلدی سے کھینچ کر لبوں کو مسکراہٹ سے منور کیے ہی دوسرا نوالہ توڑا اور آہل کو بنا دیکھتے ہی وہ باقی کا ناشتہ اسے کھلا رہی تھی جبکہ آہل کی بھٹکتی نگاہیں کچھ کروانے پر صاف صاف آمادہ تھیں، ہائے یہ لڑکا۔ چونکہ گھر رہنا خطرناک تھا تبھی ناشتے کے بعد وہ گھومنے نکل گئے، وہاں سے حاتب نے دونوں کو ڈنر کے بجائے لنچ کی دعوت کا پیغام بھیج دیا، آہل نے جو کچھ ہوا وہ سب معاملہ حاتب سے پہلے ہی ڈسکس کر لیا تھا تبھی حاتب ان دو کو لنچ کروانے کے بعد ہی ابراہیم کے ساتھ فلائیٹ پکڑ کر واپس انطالیہ روانہ ہو گیا جبکہ آہل اور شیز اکو وہ بہت

زیادہ تسلی دے کر گیا کہ کچھ بھی ہو وہ دونوں اسے جب بھی پکاریں گے وہ سر کے بل مدد کے لیے آئے گا۔

..._____..

"اپنی آنکھیں کھلی رکھنا دونوں۔"

فائنلی مشن کے لیے اٹلی کا پیراسائیٹ اپنی تیس رکنی قابل ٹیم کے ساتھ تیار تھا، سب بلیک پینٹ شرٹس اور جیکٹس پہنے، ہیٹس اور ماسک چڑھائے، پیروں میں بلیک ہی شوز پہنے آج کا دن اٹلی کی تاریخ میں اک بڑی حفاظت کے نام پر لکھنے کے لیے تیار تھے۔

یاقوت بھی حفاظت کے لیے تیار تھی، اس نے پارس پر جتنی حفظ آیات تھیں سب پھونک لیں پر دل پھر بھی سوکھے پتے کی طرح پھڑ پھڑا رہا تھا، پارس نے سبکو بلٹ پروف جیکٹس دی تھیں سوائے اپنے اور اس معاملے میں اس نے روشانے کی بھی نہ سنی تھی تبھی وہ زیادہ فکر مند تھی۔

ہادی اور سبیل کو ایک بار پھر پارس نے محتاط رہنے کی ہدایت کی جو ایف پی رہ کر فریدون تک پہنچتے اسکے سگوں کو پچھاڑنے کی پوری تیاری کر چکے تھے۔

ٹیم روانہ ہوئی تو سبیل نے مسکرا کر ہادی کی طرف دیکھا۔

"مسکرا رہی ہو؟"

ہادی کا سوال اور اسکے سوال کی کیوٹنس پر سبیل کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔

"ہاں۔اس بات پر کہ مشن کے بعد ہماری ہولڈ یز ہیں اور میں تمہاری نانی سے ملوں گی۔"

سبیل سے ایسے جواب کی ہادی کو توقع نہ تھی، میکانی طور پر وہ سبیل کی طرف کھینچا آیا، بے حد کم فاصلے پر آ کر رکا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

پھر کچھ سوچ کر اس نے اپنا ہاتھ میں سبیل کے پہلو میں گرے ہاتھ کو لیا، سبیل نے گھبرا کر ہادی کے ہاتھ سے نگاہ اسکی آنکھوں تک لائی۔

"نانی کچھ الٹا سیدھا کہیں تو سیریس مت لینا۔ یہ بات ابھی یاد آئی تو سوچا بتا دوں، بعد میں بھول نہ جاوں"

وہ ہادی کے ہاتھوں کی زبان اور اسکی آنکھوں کی کہانی میں گم تھی تبھی جو وہ بولا بس اک چھل لگا۔

"یہ عام سی بات تھی، تمہارا بتانے کا طریقہ پھر اتنا خاص کیوں ہے ہادی؟"

وہ اسکا دھیان آنکھوں اور ہادی کے ہاتھ پر دلوا کر دھڑکنوں سے کھیل گئی۔

"کیونکہ جسے بتا رہا ہوں وہ ممکن ہے بہت خاص ہو"

ہادی نے اب بھی کچھ واضح نہ کیا، شاید وہ سبیل کے تازہ تازہ ٹوٹے دل کی کرچیوں سے اب بھی خوفزدہ تھا۔

"تمہارے لیے؟"

سبیل نے حیرانگی اور آس کی ملی جلی کیفیت میں استفسار کیا، وہ کچھ بول نہ سکا، اسے دیکھتا رہا، وہ جواب پا چکی تھی تبھی ان پر اسرار حد تک مبہوت نگاہوں سے آنکھیں چرا گئی۔

"کافی پیو گے"

ہاتھ چھڑوا کر جلدی سے اس فسوں کو جھٹکا، ایسے ہی بنا سوچے پوچھ بیٹھی جس نے سبیل کے دیکھتے ہی اپنے ہاتھ سے نگاہ ہٹا کر ہاتھ کو مٹھی بنا لیا۔

"بنا شگر یاد ہے ناں؟"

ہادی کی آنکھوں میں اسکے محبوب ہونے کا رنگ تھا، وہ گھبرا گئی۔

"اچھے سے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

ان نگاہوں سے کترا کر وہ مسکرائی، جلدی سے پلٹی اور اس سے دور چلی گئی پر دور جاتے وہ محسوس کر رہی تھی آس پاس کسی کی اتنی سی توجہ پر پھول کھل اٹھے ہوں۔

.._____..

Ndrangheta

مافیا ولڈ وائلڈ آرگنائزیشن کے حق میں پاس بل کے لیے رشیہ اور اٹلی کے پریذیڈنٹ اپنے ہیلی کاپٹرز کے تھرو وینو پر پہنچ چکے تھے، بہت وی آئی پی اور سیکورٹی سے اٹا کانفرنس ہال کئی دن کی جانچ پرتال کے بعد سلیکٹ کیا گیا تھا، پارس بھی اپنی ٹیم کے ساتھ کانفرنس ہال میں موجود تھا اور پارس کی ٹیم پورے ہال میں جگہ جگہ بکھری تھی، روشانے سیکورٹی ٹیم کے ساتھ ہی تھی لیکن وہ پارس کے آس پاس گھوم رہی تھی۔

انڈرولڈ نے جس قاتل اور شارپ شوٹر کو پریذیڈنٹش کو شوٹ کرنے بھیجا تھا وہ ایک ویٹر بن کر آیا تھا، جبکہ روشانے کیٹرنگ کے ساتھ تھی اور اسی نے اس مشکوک آدمی کا پیچھا کیا۔

پارس کے ساتھ وہ کنکٹ تھی، اس ویٹر نے کچن پہنچ کر ارد گرد دیکھنے کے بعد کنارے جا کر دیوار پش کی تو وہ کھل گئی، روشانے جلدی سے شیلف کے پیچھے چھپی، اس ویٹر نے اس اندر ہوئے کمرے کے فرش میں بنی جگہ کھولی تو اندر سنائپر گن بیگ تھا، روشانے نے جلدی سے اس آدمی کی پک اپنی گلے میں موجود نیکلس میں فٹ کیمرے سے لے کر پوری ٹیم کو ارسال کی اور خود اس ویٹر کے اسی روم سے اٹیچ سیڑھیاں چڑھنے پر پیچھے ہی لپکی، اپنی گن نکال لی۔

وہ آدمی سیکنڈ فلور پر جا کر وہیں سے دونوں پریذیڈنٹس کو شوٹ کرنے والا تھا، روشانے نے اسکا پیچھا جاری رکھا جبکہ اس آدمی نے ٹھیک کانفرنس ہال

کے سیٹج کا نشانہ بناتے اپنی سنائپر فٹ کی، ساتھ ہی اس نے ائیر پاڈز بھی لگا رکھے تھے۔

پارس نے نیچے ہال سے اوپر روشانے کو سنگل دیا، جیسے ہی اس آدمی نے گن فوکس کی، اسکے سامنے روشانے آئی، اس آدمی نے سنائپر گن سے ہٹے دوسری گن نکالی ہی کہ روشانے نے ایک ہی جھٹکے سے اس آدمی کی کلائی مڑوری، لیکن اس سے پہلے وہ اسے قابو کرتی، کسی اڑتی گولی نے اس سنائپر مین کی کن پٹی چیڑ دی، مزید دو گولیاں چلیں اور سٹیج پر موجود دونوں پریذیڈنٹس جو کہ دراصل کاپی باڈی تھے، وہیں ڈھیر ہوئے، ایک آدمی ہال سے جب بھاگا تو پارس نے روشانے کو نیچے آنے کا اشارہ کرے خود اپنی ٹیم کے سپرد یہاں کا کام دیا اور باہر دوڑا، دونوں کاپی پیسٹ کے مرنے پر عوام چینخنے کرلانے لگی لیکن جب نجف اور رہبر اندر سے دونوں پریذیڈنٹس جو بلٹ پروف جیکٹس میں تھے لائے تو بھگدڑ میں جیسے کمی آئی، فوراسے دونوں اصلی پریذیڈنٹس کو ہال سے نکلوایا گیا۔

جبکہ دوسری طرف جب تک پارس اس آدمی کے پیچھے دوڑا، چھت سے دیواریں پھلانگتی روشانے بھی پوری سپیڈ سے دوڑے مین روڈ پہنچی، وہ بھاگنے والا آدمی جس طرف گیا وہاں اور بھی کئی گاڑیاں تھیں۔

"یاقوت۔۔۔میرے دل کی سپیڈ سے ہزار گنا تیز چلانا گاڑی۔لٹس گو"

پارس نے گن اور سیٹ سنبھالی جبکہ روشانے نے مسکرا کر جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ، اور پھر گاڑی فراٹے بھرتی کیلبریا کے خوش پوش ایریا میں اس بگھورے کا پیچھا کرنے لگی، وہ لوگ مسلسل پیچھے کو فائرنگ کرتے گاڑیاں بھگا رہے تھے، پارس نے بھی لگتار فائرنگ کر کے منہ توڑ جواب دیا تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

اور پھر پارس کی گن سے چلتی گولی اس بھاگنے والے آدمی کے ساتھ اسی والی گاڑی کے ڈرائیور کا کام تمام کر گئی، وہ گاڑی توازن کھو کر سیدھی فیول ٹینکر کے ساتھ ٹکراتے ہی بری طرح دھماکے سے پھٹی، جبکہ دوسری گاڑی بھی

ٹنکر سٹینڈ سے لگ کر ہچکولے کھاتی تباہ ہوئی لیکن اس سب دھماکے سے بچ روشانے اور پارس کی گاڑی بھی نہ سکی، کسی بھاری ٹینکر کا حصہ گاڑی کے بونٹ پر آکر گرا جس سبب گاڑی کا فرنٹ مرر بھی ٹوٹ گیا اور گاڑی بھی دھواں چھوڑنے لگی، اوپر سے انکی گاڑی کے پیچھے لگتی اک نامعلوم گاڑی نے روشانے کو اس حالت میں بھی گاڑی بھگانے پر مجبور کر دیا، وہ لوگ بھی فائرنگ کر رہے تھے اور روشانے کو ایسا لگا جیسے پیچھے سے گولی آکر اسکے آس پاس کہیں دھنسی ہے، اس نے پارس کو دیکھا جو مسلسل پیچھے آتی گاڑی کو فائرنگ سے روکنے کی کوشش میں تھا، روشانے کے دل میں عجیب ٹیس جگی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

.._____..

آبیل کو آسیہ نے آج پک نہ کیا بلکہ ڈرائیور کو بھیجا کیونکہ وہ اسکا فیورٹ لزانیہ بیک کرنے میں بزی تھیں، جبکہ موہنی بھی انکے ساتھ کچن میں ہلپ

کے لیے موجود تھی پر آسیہ نے اسے ابھی یہ نہیں بتایا تھا کہ یہ سب وہ آبیل کے لیے بنا رہی ہیں۔

"للکنگ یمی"

اوون میں رکھنے کے پہلے چیز ڈالنے میں موہنی نے بھی بھرپور حصہ ڈالا، آسیہ نے اسکی گال تھپکی اور مسکرا کر وہ ریکٹینگل گلاس ٹرے اوون میں رکھا، تبھی ہارن کی آواز پر موہنی چونکی۔

"کیا کسی نے آنا تھا مما؟"

موہنی نے بے چینی سے پوچھا۔

"تمہارے موہنا نے"

Zubinovels.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

آسیہ کہہ کر کچن سے نکلیں تو موہنی جو لمحہ بھر صدمے سے رک گئی تھی جلدی سے پیچھے ہی لپکی، آبیل گھر میں انٹر ہوا تو آسیہ نے اسکے پاس جاتے اسکا ہاتھ پکڑے چوما۔

"آگیا میرا مفرور بچہ۔"

مما کے شکوے پر جناب شرمندہ ہونے کی ایکٹنگ کرتے نظر آئے جبکہ موہنی کے قدم کچن کے دروازے میں ہی تھم گئے، آبیل نے براون ٹی شرٹ کے ساتھ ہاف وائیٹ جینز پہن رکھی تھی، پیروں میں اچھے سٹائلش شوز جبکہ گلاسز اسکی آنکھوں پر زیادہ تر رہتی تھیں، وہ مما کے ساتھ لاونج کی طرف جارہا تھا اور موہنی میں آج پہلے کی طرح بھاگ کر اس سے لپٹ جانے کی ہمت کا فقدان تھا۔

"میں جاوں یا نہیں۔ کیا ہو رہا ہے مجھے؟"

اپنا پیر اٹھا کر آگے کیا پر پھر پیچھے لے گئی، در حقیت وہ موہنا کے ساتھ بدلتے اپنے ہر رشتے کے لیے فطری ہچکچائے پن کا شکار تھی۔

"میرے کافی جار کا دشمن آگیا ہے اور کافی ختم ہے۔ میں مارکٹ جا رہی ہوں کچھ موہنی کی چیزیں بھی لینی ہیں۔ تم تب تک فریش ہو جانا پھر ساتھ کھانا کھاتے ہیں۔ میں موہنی کو بھیجتی ہوں"

آسیہ نے اسکا حال احوال دریافت کرنے کے ساتھ موہنی کی جب جھجھک بھانپی تو انھیں اس سے بہتر پرائویسی سمجھ نہ آئی، مما کو مسکرا کر اوکے کیے وہ یکدم کٹن کے گود میں آبیٹھنے پر ہنسا، خود آسیہ نے جھک کر اس چھوٹے سے ریشین ڈاگ کو آبیل سے لاڈ کرنے پر سر پر سہلایا اور چلی گئیں، موہنی اب تک کچن کے ڈور سے جھانک رہی تھی، ممی کو دیکھتے ہی اندر ہو کر پلٹ گئی۔

"آج جا کر نہیں لپٹنا میرے بچے نے؟۔ جاو کمپنی دو میں تم دو سے شام میں ملوں گی۔ میرا کچھ اور بھی کام ہے۔ بھوک لگی تو کھانا کھالینا تم دونوں۔ اور

لزانیہ خود مت نکالنا۔ آبیل کو کہہ دیا ہے وہ نکال لے گا اوون سے بیک ہوتے ہی"

آسیہ قریب آئیں اور موہنی کے گلابی ہوتے گالوں کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرا، وہ مما کو دیکھتی آنکھوں میں آنسو سمیٹ لائی۔

"م۔۔مجھے ان سے پتا نہیں کیوں شرم آ رہی ہے۔ بھلے وہ نہیں دیکھ سکتے مجھے"

موہنی نے متذبذب ہوتے اپنی الجھن بتائی۔

"نئ نئ دلہن ہو ناں۔ تمہاری جگہ جب میں تھی آبیل کے بابا سے ایسے ہی شرماتی پھرتی تھی۔ اٹس نارمل۔۔ چلو میں نکل رہی ہوں۔ ساتھ ٹائم گزارو"

آسیہ نے اسکی فطری شرم اچھے سے مٹاتے ماتھا چوما جس پر موہنی نے مما کو ڈور تک سی آف کیا اور بند کرے واپس لاونج کی طرف جب جا رہی تھی تو پیروں میں مانو جان کم پڑ رہی تھی۔

وہ کٹن سے کھیل رہا تھا، یہ دیکھتے گھبراہٹ کو جلن بننے میں لمحہ لگا۔

"موہنا"

وہ پاس آکر رکی، آبیل اسکی آواز سنے تعاقب میں نظریں اٹھا کر اپنا ہاتھ بڑھا گیا۔

"کہاں چھپی تھی؟ گلے کیوں نہیں لگی پہلے کی طرح"

موہنی نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دیا، آبیل نے شکوہ کرتے اسے اپنے پاس بٹھایا۔

"آپ دیکھ پاتے تو کہتے موہنی شرما رہی ہے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

اسکی ڈوبی سی سرگوشی، آبیل کو ہنسا گئی۔

"موہنی کیوں شرما رہی ہے؟"

وہ اسی کے لہجے میں چھیڑتے بولا، موہنی نے اسکے چہرے کو اتنے قریب سے دیکھ کر گہری آسودہ سانس لی جیسے کہہ رہی ہو تھینک گارڈ آپ اتنے پاس پھر دیکھائی دیے۔

"کیونکہ موہنی کو پیار آرہا ہے آپ پر"

اس نے آبیل کے ہاتھ کو پکڑ کر چوما، اسکے معصوم سے لمس نے آبیل کی ساری تھکاوٹ دور کی، وہ کچھ نہ بولا۔

"اب مجھ سے دور نہیں جانا آبیل۔ زرا بھی نہیں"

موہنی کے لہجے کی دھیمی سی یاس پر آبیل

نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں اچھے سے لے کر دبایا۔

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"بہت مس کیا ہے مجھے ؟"

دل چاہتا تھا وہ بولتی رہے، اور وہ سنتا رہے۔ کٹن نامی ڈاگ اب بھی آبیل کی گود میں تھا۔

لیکن موہنی کو اس وقت آبیل کے ساتھ وہ بھی برداشت نہ ہو رہا تھا۔

"میں بتا نہیں سکتی۔ آپ سمجھ جائیں"

نظر آبیل کے کٹن کے بالوں میں پھنسے ہاتھ پر ڈالے موہنی نے آہستگی سے اسکے بازو سے سر ٹکایا۔

"مجھے لگ رہا ہے تم جیلس ہو رہی ہو؟"

وہ اسے دیکھ نہ سکتا ہو، وہ اسے محسوس اچھے سے کر سکتا تھا، موہنی نے سر اٹھایا۔

"میں مر رہی ہوں آپکے ہاتھ کے کسی اور کو چھونے پر۔ جلنا معمولی چیز ہے"

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

موہنی کے الفاظ کی حدت تھی یا تمازت کہ آبیل اسحاق لمحہ بھر ہل نہ سکا۔

"یہ مس کر رہا تھا مجھے۔لاڈ چاہیں اسے"

آبیل نے جلدی سے بولنے کی کوشش کے بیچ کٹن کے بالوں میں پھنسا ہاتھ نکالا۔

"ہاں میرے سوا اسکو کر لیں لاڈ"

آنکھیں آبیل کے پاس ہونے پر بھی اسے کوسوں دور محسوس کیے بھیگیں۔

دفعتا آبیل نے اپنا دوسرا بازو موہنی کے اطراف لپیٹ کر اسے خود سے لگایا۔

"کیا چاہیے؟"

آبیل کی سرگوشی جیسے ہی موہنی کے کان میں اتری، اسے لگا کسی نے رونے کا حق چھین لیا ہو۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"آپ۔۔پوری توجہ کے ساتھ"

اپنے ہونٹوں کو چہرہ اوپر اٹھا کر آبیل کے کان

سے جوڑتے وہ ہاتھ بے اختیار آبیل کی شرٹ کے

کالر کے گرد جکڑ گئی۔

"مجھے بھی۔پوری توجہ کے ساتھ تم"

کٹن کو اپنی گود سے اتار کر بھگائے وہ دوسرے ہاتھ کو بھی موہنی کے

اطراف لپیٹے اپنے سینے سے لگا گیا۔

موہنی کے ہر درد کو قرار مل گیا۔

"آپکے ہوتے مجھے اور کچھ نظر نہیں آرہا۔میرے ساتھ یہ کیا ہو رہا ہے

موہنا"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

اسکی شدت آبیل کو رشک دلانے کو کافی تھی جس سنگ وہ اس کے گلے لگی تھی۔

"جو بھی ہو رہا ہے جان کر کیا کرو گی۔"

آبیل نے بھی اسکو جی بھر کر محسوس کیا۔

وہ جلدی سے اسکا حصار توڑے روبرو آئی اور دونوں ہاتھوں میں آبیل کا چہرہ بھرا۔

"اب آپ میرے پاس رہیں گے ناں، پلیز"

آبیل نے اسکے ہاتھوں کو پکڑتے اسکے ماتھے کو چوما، وہ اتنے آسودہ لمس پر بھی تڑپ گئی۔

"نہیں۔ دو ویک بعد ملوں گا۔ کچھ کام ہے سوئڈن میں۔ اسکے بعد میں تمہیں انطالیہ لے جاوں گا ساتھ۔"

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

آبیل نے اسے ماتھے سے ماتھا جوڑے اتنی لمبی جدائی کا بتا کر جان ہی لے لی۔

"د۔۔دو ویک۔میں سچ میں مر جاوں گی"

اسکی گھٹی سسکی سنتے آبیل نے اسکے ہونٹوں کو چھوا، بے حد پیار سے، شکوہ، شکائیت اور بولنے کے لیے استعمال ہوتا حرف حرف یاداشت سے اس پیار بھرے اقدام پر نکل گیا۔

"تمہیں علم نہیں شاید لیکن محبوب لوگ جب یوں مرنے کی بات کرتے ہیں تو اپنے چاہنے والوں کو خود سے پہلے مار دیتے ہیں۔میں آجاوں گا موہنی۔تم سے دور تو نہیں ہو رہا۔ایسے تکلیف میں رہو گی تو میں کیسے جا سکوں گا"

آبیل سے اس لڑکی کی حالت سنبھالنی اور محسوس کرنی مشکل تھی، وہ سچ میں اس حال پر آچکی تھی کہ اسے آبیل کے بنا سانس آنا مشکل لگ رہا تھا۔

"ہمم۔ ٹھیک ہے میں کچھ نہیں کہہ رہی۔ آپ کو فلائیٹ سے پہلے سونا ہو گا ناں۔"

موہنی نے جلدی سے آنسو صاف کیے اور آبیل کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔

"ہاں دو گھنٹے سونا چاہتا ہوں۔ لیکن تم کہو تو میں نہیں سوتا"

آبیل کی نیند پوری نہ ہوتی تو موہنی دگنی پریشان رہتی۔

"اتنی ظالم نہیں ہوں۔ آجائیں۔"

وہ اٹھی اور آبیل کا ہاتھ پکڑے کھینچا جس سبب وہ بھی اٹھا، لیکن پھر مما کی ذمہ داری پر پہلے وہ کچن گئے، اس نے موہنی کی ہدایت پر بیک لزانیہ پہلے اوون سے نکالا، اسے کوور کیا۔

آبیل کو کمرے میں لائے اسے میٹرس پر بٹھائے وہ جا کر مین لائیٹ آف کر آئی، آبیل نے تکیہ درست کیا اور اپنا ہاتھ پھیلایا، موہنی جو روم سے جانے یا

یہیں ٹھہرنے کا فیصلہ کرنے میں لگی تھی، بھاگ کر آئی اور اپنا ہاتھ آبیل کے ہاتھ پر رکھا۔

اسے پکڑ کر اپنے سینے پر گرائے لیٹتے آبیل نے پھر سے اسکے سنبھلتے ہی شدت سے ماتھا چوما۔

"میرے ساتھ رہو۔ تاکہ میں تمہاری خوشبو اتنی چرالوں کے اپنے ساتھ لے کر جاوں۔ جاتے ہوئے تم نے اک سوال پوچھا تھا موہنی؟"

وہ جو اسکے سینے کے تحت پر گڑیا کی طرح سکون کی دولت پائے پڑی تھی، جلدی سے سر اٹھا کر نیم سی روشنی میں آبیل کے خوبصورت چہرے کو دیکھنے لگی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پھر ہاتھ کی انگلیاں اس نے آبیل کے چہرے سے مس کیے پھیریں، انگوٹھے کی پور سے آبیل نے نچلے لپ کو چھوا۔

"یہ کہ آپکو مجھ سے محبت ہوئی یا نہیں"

موہنی اس کو دیکھ کر خود کو روکنا کٹھن جان رہی تھی، وہ اسے سکون دے رہا تھا، راحت دے رہا تھا۔

"مجھے محبت کا نہیں پتا لیکن میری حالت تم سے مختلف نہیں۔ بہت یاد آئی۔ ہر لمحہ۔ میں سو نہیں سکا۔"

محبت کے اظہار میں بھی جب وہ نیند لے آیا تو موہنی جو اسکے ہونٹوں کو ہونٹوں سے چھونے کی خواہش کر رہی تھی، خود کو روک لیا۔

"ٹھیک ہے اب دو گھنٹے سو لیں۔ شاید یہ شکوہ دھل جائے کہ میں سونے نہیں دیتی"

وہ چہرہ جھکا گئی، آبیل نے اسکے اطراف لپیٹا ہاتھ جکڑا تو موہنی پھر سے نظر اٹھا کر آبیل کو دیکھنے لگی۔

"فائن۔ میں واقعی سو رہا ہوں۔"

آبیل کے آنکھیں بند کرنے پر موہنی کے ہونٹ مسکرائے، دو تین منٹ وہ آبیل کی بند آنکھیں تکتی رہی اور پھر زرا اسکے چہرے پر جھکتے اپنے ہونٹ اسکی گال پر رکھے، آبیل نے دونوں بازووں میں اسکے نازک سے وجود کو بھینچا پر آنکھیں بند رکھیں جس سے موہنی کو آبیل کی مکمل اجازت ملی۔

موہنی نے ویسا ہی بھرا پیار بھرا لمس آبیل کے ہونٹوں کے پاس رکھ کر اس شخص میں تڑپ جگا دی۔

"موہنی میں جاگ رہا ہوں" آبیل نے اسکے محبت بھرے اقدامات اور نرماہٹیں نچھاور کرنے پر زرا احتیاط برتنے کی تاکید میں سمجھایا۔

"میں سلا رہی ہوں آپکو"

وہ اب بھی ویسی ہی اسکے چہرے کو اپنے من پسند خطوں تک چھو رہی تھی، آبیل نے ہاتھ اسکے بالوں میں پھیرتے اسکا چہرہ خود پر جھکا کر کروٹ

بدلی اور اچھے سے بتایا کہ وہ کم از کم اس کے پہلو میں سونے والی چیز نہیں ہے۔

"ی۔۔یو نو واٹ آبیل۔جب جب آپکے بغیر میں آرام کے لیے لیٹتی ہوں اب۔مجھے آرام نہیں ملتا۔لیکن ابھی لگ رہا ہے وہ سب کھویا ہوا سکون واپس مل گیا۔مجھے پتا کیا لگتا ہے؟"

وہ اس کی گال سے چہرہ لگائے اس پر آدھا وزن ڈالے اسکی بازووں کو اپنی گردن میں لپیٹ گیا تبھی موہنی کے سوال پر متوجہ ہوا۔

"کیا؟"

آبیل نے اسکی گردن کی جلد شدت سے چومی کہ وہ کراہ سی اٹھی،اسکے ہاتھ کی گرفت نے آبیل کی شرٹ مٹھی کی صورت بھینچی۔

"ی۔۔یہی کہ بلڈ کی کمی سے زیادہ ڈینجرس اب میرے لیے آپکی کمی ہے۔"

وہ اپنی ہر راحت بتانے میں بے باک تھی، آبیل کو ڈر لگا کہیں یہ ساری راحتیں مختصر نہ ہوں، وہ خود موہنی سے عجیب طرح کی شدت سے جڑھ چکا تھا۔

"میں یہ دونوں کمیاں کبھی نہیں ہونے دوں گا تم میں۔ بس تم یہ یاد رکھو کہ تم نے میرے لیے ہمیشہ موجود رہنا ہے۔ دو ویک بعد شاید میں تمہارے لیے کچھ سپیشل کروں آکر۔ پیچھے سے نہ رونا ہے نہ تڑپنا ہے۔ کہو تو میں دو ویک کا سارا پیار کر دیتا ہوں؟"

وہ اسکے الفاظ سن رہی تھی، موہنا کے دل کی دھڑکن، اسکے ہاتھوں کا چھونا، بھٹکنا سب جی رہی تھی کہ اسکے آخری جملے پر سہم گئی۔

"ک۔۔ کیسے کریں گے۔ دو ویک کا سارا پیار تو میں دو دن میں ڈائجسٹ کر لوں گی۔"

وہ کبھی بھر ہی نہیں سکتی تھی، اف آبیل کا اسکے بالوں میں چھپ کر بلش مسکرانا۔

"زیادہ کروں گا"

وہ بڑبڑایا۔

"کتنا زیادہ" وہ مچلی۔

"بہت زیادہ"

وہ بہکنے لگا تھا۔

"سوئیں شاباش۔ میں نے آپکے پیچھے آپکو یاد کرنے کے لیے زندہ رہنا ہے موہنا۔ درد پر ہائے ہائے کر کے مرنے کا کوئی موڈ نہیں"

وہ جیسے ڈانٹ گئی، آبیل کے سرور کو پر لگے۔

"مجھے بھی پیار ہو گیا تم سے تو کیا کرو گی؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

پیار سے اب بات بڑھ گئی پر اف اس آدمی کی سادگی۔

"پھر ہائے ہائے کر کے مرنے کی عادت ڈال لوں گی"

موہنی نے اسکے کان میں سرگوشی کی، وہ اسکے پہلو میں بہت سکون میں تھا، اپنے بہترین روپ میں تھا۔

"بدتمیز۔ بس مرنے کی بات آتی ہے تمہیں۔ سو رہا ہوں وہ بھی دکھی ہو کر"

آبیل نے اپنا وزن ہٹایا اور کروٹ بھی سیدھی کی، موہنی نے جلدی سے اس پر چڑھ کر حاوی ہو کر بازو آبیل کے سینے سے لپیٹی۔

"آپ مجھ سے میرے مرنے سے پہلے پیار کر لیں بس۔ میں اور کچھ نہیں چاہتی۔ گارڈ نے میرے اندر پورا آپکو اتار دیا موہنا۔ اب مجھے خود میں بھی آپ نظر آتے ہیں۔"

موہنی نے اسکے گال کو چومتے آنکھیں موندلیں پر جو کہہ بیٹھی تھی اس پر آبیل اب چاہ کر بھی نہیں سو سکتا تھا۔

..._____..

دونوں پریذیڈنٹس کو بحفاظت نکلوا کر محفوظ جگہ پہنچا دیا گیا پر جو روشانے کی گاڑی کا حال ہوا تھا وہ لوگ مزید آگے نہ جا سکے، گاڑی اک نجی سی ڈسپنسری مارکٹ کے باہر روکے وہ خود بھی نکلی اور دوسری طرف سے آکر پارس کی طرف کا گیٹ بھی بوٹ مار کر توڑتے علیحدہ کیا۔

پارس اس سے پہلے نکلتا، کندھے پر محسوس ہوتے درد پر باہر نکلتے کراہا، روشانے نے جب ہاتھ اسکے کندھے پر رکھ کر اپنے سامنے ہتھیلی کی تو وہ خون سے تر ہو گئی۔

"آپکو گولی لگی ہے اور نکے انسان آپکو پتا ہی نہیں؟"

روشانے کی جان سی لبوں پر آئی۔

"پتا نہیں کب لگی؟"

پارس نے بھی اب یکدم درد کی بھیانک لہر پر ہاتھ خون پھوٹتے کاندھے پر رکھا جبکہ روشانے نے بہت مشکل سے اپنی آنکھوں میں اتر آتی تکلیف چھپائی، کیا اسکے پارس کا جسم تکلیف کو دماغ میں پہنچانے میں ناکارہ تھا، یہ سوچنا اس لڑکی کے پیروں سے جان نکالنے جیسا تھا۔

"ڈونٹ وری۔ یہ کوئی ڈسپنسری لگ رہی ہے۔ آئیں"

روشانے نے گاڑی میں رکھے بیگ کو لیا اور پارس کا ہاتھ پکڑتی اندر داخل ہوئی۔

پارس کو گردن اور کندھے کے بہت قریب گولی لگی تھی اور اب اسے بہت بری طرح تکلیف ہو رہی تھی۔

روشانے نے اندر جاتے ارد گرد نگاہ دوڑائی مگر وہاں کوئی بیٹھنے کو چیئر نہ تھی تبھی بوٹ مارتے ٹیبل کو گرایا اور پارس کو احتیاط سے اس ٹیبل کی سطح سے

ٹیک لگوائے پہلے تو پاس بیٹھ کر اسکی شرٹ اتاری، پارس کا ہاتھ خون سے اٹ چکا تھا۔

"بلٹ پروف جیکٹ پہن لیتے۔ کتنا کہا تھا پر نہیں آپ تو پیر اسائیٹ ہیں بھئی۔ ہنہ"

تکلیف غصہ بنی کیونکہ شرٹ پیچھے کرنے کی دیر تھی کہ پارس کے مضبوط شانے میں دھنسی بلٹ اور ارد گرد سے رستے خون نے روشانے کی روح لرزا دی۔

"گولی نکالو روشانے۔ اٹس ہرٹنگ بیڈلی"

اسے درد بھی عام لوگوں سے زیادہ ہو رہا تھا، روشانے نے اپنا غصہ ہنوز منہ پر سجایا اور شرٹ میز کے سائیڈ لٹکائے خود جا کر کچھ بلٹ کھینچنے کو ڈھونڈنے لگی، بلٹ ایکسٹریکٹر کے ساتھ کچھ مرہم پٹی کا سامان ملا تو وہ واپس اس تک آئی، روشانے نے اسکا چہرہ دیکھا جو پیلا پڑ رہا تھا۔

Zubinovels.com
SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMRWAMIRZANOVELS.COM

"یااللہ اس شخص کا ہنستے چڑاتے درد کم کر سکوں اتنی ہمت دیں۔پلیز"

روشانے نے نظر لحظہ بھر جھکائی اور بیگ سے اپنا ایک ایکسٹر ااسکارف نکالا۔

"جلدی کریں محترمہ"

اپنی کندھے پر زور سے ہاتھ رکھے خون روکنے کی ہر ممکنہ کوشش کرتے پارس نے چڑ کر اسے ہوش دلائی۔روشانے نے پہلے تو اسکارف سے پارس کے ماتھے اور چہرے کی نمی پونچھی،وہ چیخنا چاہتا تھا،اللہ پوچھے اسے،پسینہ پونجھنا ضروری تھا پہلے یا اس کی گولی نکالنا،پر وہ تو ایسے پارس کو دیکھ کر کمزور پڑ سکتی تھی۔

"محترمہ کو صرف اپنی گولی نکالنی آتی ہے۔آپ کی سکن اتنی ٹائیٹ ہے۔ڈر ہے غبارے کی طرح پھٹ نہ جائے"

ZUBIWEBSZONE.COM
SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMRWAMIRZANOVELS.COM

اس وقت بھی اس لڑکی کو دماغ کا دہی کرنا تھا، پارس نے لہو آشام گھوری دی، وہ پارس کا دھیان بھٹکانے کی کوشش کر رہی تھی، بلٹ اوپر دیکھائی دے رہی تھی۔

"اف!"

پھونک مارتے اپنے مقدر کو پیٹا گیا۔

"کیا ہوا۔ درد ہو رہا ہے؟"

پارس نے اچنبھے سے گردن موڑ کر خشمگیں نگاہوں سے اس لڑکی کو دیکھا۔ آنکھیں پٹپٹائے، بلٹ ایکسٹریکٹر تھامے معصومیت کے اگلے پچھلے ریکارڈ توڑ رہی تھی۔

"نہیں تو۔ اپنا اتنا خون نکلتا دیکھنا بہت ریلیکسیشن دے رہا ہے"

ZUBIANWELTSZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس کا لہجہ دھواں ہوا، روشانے نے اسکے اس طرح غصے میں آنے پر جھٹکے سے وہ کندھے کی جلد میں دھنسی گولی کھینچ لی۔

پارس اس درجہ وحشی جھٹکے پر چلایا، روشانے نے جلدی سے گولی سامنے لہرائی جیسے وہ گولی نہیں ایوارڈ ہو۔ پارس کا پارہ اسکی مسکراہٹ پر چڑھا۔

"آخر تم چیز کیا ہو؟ بندہ وارن ہی کر دیتا ہے"

ہانپتے، درد کی وجود میں اتری لہر برداشت کرتے اس قصائی نما بیوی کو کوسا۔ جسکے دانت اب بھی باہر تھے، خون مانو فوارے کی طرح پھوٹا جس پر پارس نے اپنی ہتھیلی دبائی۔

"آپکی زندگی میں بناوارننگ آئی تھی جان۔ سو اب جو ہو گا آگے مرنے تک وہ بناوارن ہو گا۔ بہادر بنیں"

نکالی گولی اسی ایکسٹریکٹر سے پرے کرتی وہ نڈھال پیر اسائیٹ کا کندھا تھپکا کر تسلی دیتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

لیکن خدا گواہ تھا، یہ تسلی نہیں تھی۔ آج رونگٹے پارس کے کھڑے تھے۔اس لیڈی پیراسائیٹ کے خوف سے۔

"تم جان لے لو گی میری۔ خون کو روکو۔ بینڈ یج لگاو نکمی۔"

پارس اسے ایکشن مار کر کھڑا دیکھے پھر چلایا، وہ جلدی سے مسکین مسکراہٹ لیے واپس بیٹھی اور اسکے کندھے کے بلٹ زخم کو اس بار نرمی سے صاف کیے بینڈ یج لگایا، اور جیسے ہی روشانے نے نظر اٹھائی، وہ نیلی آنکھیں اپنی تمام تر دلکشی سے اسے تک رہی تھی، وہ نڈھال ہو گیا تھا لیکن اس نے روشانے کی تکلیف، اسکی آنکھوں کے گوشوں کا گلابی پن ہوش آتے ہی دیکھ لیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں"

پلکیں آنکھوں کے دکھ کا پردہ بنانے کو زیرک ہو گئیں تو پارس نے ہاتھ بڑھا کر اسکی ٹھوڑی پکڑ کر چہرہ اوپر کیا۔

"میں جانتا ہوں تم میرے معاملے میں وہی چھوٹی سی روشانے ہو اب تک"

اپنے آنسوؤں کو ایسے شخص کے آگے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے جو آپکو خود سے زیادہ جانتا ہو۔

"ہاں تو کیا ہوا۔ بڑی نہیں ہونے والی میں سن لیں"

آواز دھیمی سی کپکپاہٹ کا شکار تھی لیکن روشانے نے ضدی انداز کی بھرپور ملاوٹ کی۔

"میرے دماغ کو درد کا سگنل تھوڑا لیٹ جاتا ہے، عجیب ہوں ناں میں؟"

پارس کے کمزور سے لہجے پر وہ کچھ لمحے چپ رہی جیسے کوئی پر اثر لفظ ڈھونڈ رہی ہو۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"ناں"

وہ دونوں ہتھیلوں کو پارس کے رخساروں سے لگا کر یقین دلاتے بولی۔

"عجیب میں ہوں جس نے اب تک وہ وڈیوز نہیں دیکھیں اور غریب بھی کہ آپ نے بھی اپنا ہر درد ابھی مجھ سے پورا نہیں بانٹا۔ اگر پتا ہوتا تو فورا نکال دیتی گولی، آپکو درد محسوس ہونے نہ دیتی۔ یو نو واٹ پارس؟ آئی ایم سوری"

روشانے کی ندامت سے جھلکی پلکیں اور اس چہرے پر پھیلتے کرب پر پارس نے اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔

"ہے۔۔ تم نے پیراسائیٹ کی گولی نکالی ہے۔ اور تم رو رہی ہو۔ پورا اٹلی تمہارا شکر گزار ہے۔ ہاں جیسے نکالی ہے اسکا الگ سے ذاتی حساب ہو گا۔ شش بند کرو رونا۔ ابھی تو تم چڑیل اور ڈائن بنی تھی، ویسی ہی رہو اچھی لگ رہی تھی"

باری باری ہاتھ چومتے اسکی گالوں پر پیار کرے آنسو مٹائے پر اس لڑکی کا دل ابھی بھی بہت خوفزدہ تھا۔

"ہمم۔۔پلیز جب تک اتنی تکلیف میں نہ سہہ لوں حساب پورا مت ہونے دیجئے گا۔یہاں سے نکلنے کا راستہ ڈھونڈتی ہوں پہلے"

روشانے نے سائیڈ پڑی شرٹ اٹھائی اور پارس جو الٹے بڑے ٹیبل سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا،زرا اسکی طرف ہوا جس سبب روشانے نے اسکے شانوں پر شرٹ چڑھائی اور زخمی کندھے کو احتیاط سے تھاما۔

"مجھے لگا تھا تم رو رو کر آدھی ہو جاو گی۔تم سے نہیں ہو سکے گا۔میں زندگی میں بہت کم حیران ہوا ہوں۔آج بھی وہ دن ہے،یہاں آو"

پارس کی شرٹ اسے پہناتے وہ آخری دو لفظوں پر تڑپ سی گئی۔

"رو رہی تھی ناں۔۔آپکے کہنے پر چپ ہوئی ہوں"

وہ آنکھوں میں امڈتے آنسوؤں کو ضدی لہجے کے سنگ دبا حوصلہ مندی عیاں کرتی نظر چرا گئی، اسکی شرٹ کے بٹنز بند کیے اور اٹھ کر پارس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔

"آج اپنے نام لگوا لیے ہیں تم نے میرے سارے اختیارات"

ہاتھ دیے وہ اٹھا اپنی قوت سے تھا ورنہ روشانے میم اوپر ڈھیر ہو جاتیں اتنی تھک چکی تھیں۔

وہ لوگ اس سنسنان اور بند پڑی ڈسپنسری سے نکلنے ہی لگے کہ آگے سے چھ عدد آدمی اندر گھسے، روشانے نے گھبرا کر پارس کو دیکھا جسکا کندھا زخمی تھا۔

وہ لوگ وحشیوں کی طرح روشانے اور پارس کی طرف لپکے، روشانے نے میز پر پڑی لوہے کی راڈ اٹھا کر اپنی طرف آتے آدمی کے جبڑے پر دے ماری اور چھلانگ مار کر شیلف پر رکھی اپنی گن اٹھا کر پارس کی طرف اچھالی

جو اپنی طرف آتے ایک آدمی کی گردن دبوچ کر اسی کھڑے میز کے کنارے بری طرح مار کر اسکا منہ سوجھا چکا تھا۔

پارس کی گن گاڑی میں رہ گئی تھی، وہ چھ کے چھ ٹرینڈ فائٹرز تھے، پارس کو کندھے کی وجہ سے تھوڑی مشکل تھی پر روشانے کے ساتھ دینے کے سبب ان دونے چھ کے چھ لوگوں کو ڈھیڑ کیا، روشانے کے ہاتھ میں لوہے کی راڈ دیکھ کر پارس نے قاتلانہ سمائیل دی۔

"زبان اور گن کے ساتھ ڈنڈے بھی چلا لیتی ہو؟ آج تم مجھے حیران پر حیران کر کے مارو گی"

روشانے اچھے سے جانتی تھی وہ کتنے درد میں ہے تبھی اسکے چھیڑنے پر مسکرا بھی نہ سکی الٹا دل چیخنے کا کیا۔

"ایسی کوئی چیز جو آپکو مارنے کا سبب بنے، میں اسے ہمیشہ کے لیے بند کر دوں گی۔ بھلے پھر وہ میری سانس ہی کیوں نہ ہو پارس عیسی مغلانی"

وہ قریب رکتے یہ جو زخمی الفاظ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہہ گئی اس نے پارس کے چہرے کی رنگت بدل دی، بے ارادہ اس شخص نے روشانے کی بازو پر ہاتھ کی سخت گرفت بناتے اپنی طرف کھینچا، وہ ڈرنے والی نہ تھی پر آج ان نیلی آنکھوں کی دہشت اسکا رواں رواں لرز اگئی۔

"بک بک کرو گی تو ہاتھ اٹھ جائے گا میرا"

وہ ڈرنے کے بجائے آبدیدہ ہو گئی۔

"تو تم ہاتھ لگ ہی گئے پیر اسائیٹ"

اس بار آنے والے آدمی بارہ تھے، پارس نے گن لیتے تین کو تو سامنے سے اڑایا جبکہ روشانے نے راڈ کی مدد سے دو کے ہاتھ سے گن گروائی، یہ لوگ اتنے پروفیشنل نہ تھے تبھی جلدی نمٹے، پارس کو آخری والا آدمی کندھے پر بری طرح ہٹ کرتے جب پیچھے ہوا تو روشانے نے لوہے کی سلاخ اسکے سر پر دے ماری، لیکن اس گرے آدمی نے واپس اٹھ کر وہ نوکیلی سلاخ پارس

کی ویسٹ میں پیچھے کی طرف ٹھیک وہاں گاڑی جہاں پہلے ہی گولی کا زخم تھا،روشانے کے لیے یہ لمحہ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے محروم کر دینے سا تھا۔

پارس نے اپنا ہاتھ کندھے پر جکڑا جہاں سے خون مزید پھوٹ پڑا،روشانے تیزی سے پارس کی طرف آئی،وہ آدمی سلاخ نکالتا لڑکھڑایا جس پر روشانے نے وہ پاس پڑا ٹوٹا سٹول اٹھا کر اس آدمی کے منہ پر مارے گرایا اور خود کراہتے پارس کو سہارہ دیتی اس تک پہنچی،خون تو شاید اسکے پورے وجود کا نچڑ گیا تھا پر اب پارس سے کھڑا رہنا دوبھر تھا۔

"پ۔۔پارس۔۔۔کچھ نہیں ہونے دوں گی۔آ۔۔آپ کی یہ گندی محافظ بچا لے گی۔او میرے خدا اتنا خون"

اس وقت روشانے کو سمجھ نہ آ رہی تھی کیا کرے، اپنا اسکارف جو پہلے ہی پارس کے خون سے بھرا تھا سمجھ نہ آئی کس جانب دبائے کیونکہ خون اب گردن کی پچھلی طرف سے بھی نکل رہا تھا۔

"خ۔ خبر دار اگر تم نے میری محافظ کو کچھ کہا۔ یہ بہت پیاری ہے مجھے۔ یہ تکلیف کچھ بھی نہیں ہے روشانے۔ پینک مت کرو۔ رئلکس۔ میں برداشت کر سکتا ہوں"

پارس نے اسکے آنسو پونچھے تو گالوں پر اپنے خون کے نشان لگا بیٹھا، روشانے نے ہچکی سی بھرے آنکھیں رگڑیں اور سارے آنسو اس شخص کے لیے پی گئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا پارس، بہت خون بہہ رہا ہے۔ گن دیں۔"

روشانے نے اسکے ہاتھ سے گرتی گن بروقت پکڑی اور محتاط ہوتی وہ پارس کو سہارہ دیے وہاں سے نکلی، پورا علاقہ خالی کروادیا گیا تھا تبھی اس وقت کوئی گاڑی بھی نہ تھی۔

"یاقوت میم"

امید کی کرن نجف کی آواز کی صورت سنائی دی، پارس کے ہاتھ رکھنے کے باوجود بے قابو خون پر نجف فوری گاڑی سے نکلا، رہبر اسکے ہمراہ تھی، نجف نے جلدی سے آگے بڑھ کر پارس کو سہارہ دیا اور گاڑی میں بیک طرف بٹھایا، گاڑی فوراً ایف پی کی طرف گامزن تھی پر اسکارف دبا کر رکھنے کے باوجود پارس کا خون ضائع ہو رہا تھا۔

اور روشانے کو ایسا لگ رہا تھا جیسے اسکی ہر آتی سانس آخری ہے۔

"نجف! پلیز گاڑی جلدی چلاو۔ یہ مسکرا رہے ہیں"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ پارس کی ٹھوڑی پکڑ کر چہرہ اپنی طرف کرتی آگے بیٹھے نجف سے مخاطب ہوئی، پارس کی مسکراہٹ روشانے کے اس وقت پاس ہونے پر عجیب سی گہری ہوئی، وہ نیم جان سی حالت میں تھا، اس سے بیٹھنا، آنکھیں کھولنا اور سانس لینا سب مشکل تھا پھر بھی وہ مسکرا رہا تھا۔

"مسکرا رہے ہیں؟ تو اسکا مطلب یہی ہے یاقوت میم کہ ہمارے مسٹر پیراسائیٹ بلکل فٹ ہیں" نجف کی تسلی دیتے آواز دبتی سب نے محسوس کی۔

"نہیں۔ یہ وہ مسکراہٹ نہیں ہے"

روشانے کے چہرے سے یہ بولتے ہوئے ہر رنگ نچڑ گیا۔

"پ۔پارس۔مجھے دیکھیں آنکھیں بند مت کریں۔

ایسا نہ ہو آپ سے پہلے مجھے کچھ ہو جائے۔بی بریو"

Zubinovels.com
SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMRWAMIRZANOVELS.COM

اس نے بھیگی آواز میں اس دل میں دھڑکتے شخص کی نیم جان حالت پر رحم مانگا۔

"تمہاری موجودگی،۔میرا دل اور سانس روک نہیں سکتی جل پری"

یہ واحد جملہ تھا جو پارس بول سکا،لگ رہا تھا سب ہی تھم گیا ہے،وہ اسکی ویسٹ پر روشانے نے ہاتھ دبا رکھا تھا،جس طرح اس آدمی نے وہ راڈ پارس کے جسم میں اتاری،وہ منظر روشانے کی آنکھوں سے ہٹ نہیں رہا تھا۔

رہبر کی اپنی آنکھیں سرخ تھیں جسکا ہاتھ نجف سے اپنے ہاتھ میں لیے موہوم سی تسلی دی تو وہ کچھ سنبھلی۔

"میرا حلق سوکھ رہا ہے روشانے"

پارس نے کھلتی بند ہوتی آنکھوں سے روشانے کے کندھے پر سر گرا کر ٹکاتے سرگوشی کی جسکی ایک بازو پارس کے اطراف لپٹی تھی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"نہیں میم۔ابھی پانی مت دیں انکو۔بس دو تین منٹ پہنچ گئے ہم"

روشانے اس سے پہلے پیچھے سے پانی کی بوتل لیتی، نجف کے روکنے پر اسے گھوری۔

"تمہیں کوئی پیاس کے وقت پانی نہ دے تب پوچھوں گی۔ظالم لوگ۔"

وہ خفگی سے بڑبڑائی، پارس نے آنکھیں اٹھائے پھر مسکرا کر دیکھا، نجف بھی پھیکا سا رہبر کو دیکھتے مسکرایا۔

"کس کر دوں؟"

روشانے نے پریشان ہوتے پارس کے بہت پاس بہت مدھم سی سرگوشی کی، اتنی کہ وہ بھی مشکل سے سن سکا۔

"تمہاری نرماہٹیں ابھی حلق تک اتریں۔ممکن نہیں۔پر تمہاری آفر پر پیار آگیا مجھے۔"

روشانے اسکی ہمت اور برداشت پر رشک میں تھی لیکن دکھی بھی ہوئی، اتنے درد تو وہ کبھی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

"پ۔۔پارس درد ہے؟"

وہ روئی سی منمنائی، نرمی سے پارس کے ڈرائے ہونٹوں کو چھوا۔

"بہت ہے"

پارس سے جھوٹ بولا ہی نہ گیا، بولتا بھی تو وہ یقین نہیں کر سکتی تھی، ایف پی آچکا تھا تبھی پارس کو تھوڑے مزید درد سے گزر کر ڈاکٹر تک لے جایا گیا جبکہ اسکی کنڈیشن دیکھ کر میڈیکل کے سٹاف کے رونگٹے کھڑے ہو چکے تھے۔

اسمال شیرازی نے اپنے لوگوں کو آج ایف پی بھیجنے کی غلطی نہ کی کیونکہ وہ پیراسائیٹ کی ہر طرف دھوم مچی دیکھ اور سن کر ویسے ہی سکتے میں آچکا تھا۔

.._____..

"کیسی ہیں ڈاکٹر خضرا؟"

موہنی اسکے پہلو میں خود سو گئی جیسے نا جانے کب سے ایسے سکون کی متلاشی تھی، اسی بیچ آبیل نے موہنی کی ڈاکٹر خضرا کو کال کی۔

"میں ٹھیک ہوں مسٹر آبیل۔ موہنی ٹھیک ہے؟ خیریت سے کال کی؟"

وہ فکر مند ہوئیں، ڈاکٹر خضرا کو موہنی کی شادی کا ابھی تک علم نہیں تھا بس یہ پتا تھا اب وہ آسیہ صاحبہ اور آبیل کے ساتھ رہتی ہے۔

"جی بہتر ہے۔ کچھ پوچھنا تھا۔ موہنی کے بارے میں۔ اسکی زندگی کے بارے میں۔ کیا یہ بہت زیادہ واقعی نہیں جی سکے گی؟"

آبیل کا انداز بہت فکر و محبت سے بھرا تھا، خضرا دھیما سا مسکرائیں۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"یہ تو میں نہیں بتا سکتی مسٹر آبیل کیونکہ تھیلیسیما پیشنٹس زیادہ تر لمبا نہیں جی پاتے، ہمارا جسم بہت کم ایسے چانسز ہیں کہ دوسرے خون پر تادیر اپنی صحت مند حالت میں رہ سکے۔ لیکن میں نے تھیلیسیما پیشنٹس کو پچاس سال تک بھی جیتے دیکھا ہے۔ اس لیے موہنی کے لیے بھی میں اپنے باقی پیشنٹس کی طرح پر امید ہوں"

پچاس سال سنے آبیل اسحاق کے چہرے پر سکون کی جو لہر آئی وہ نا قابل بیان تھی۔

"موہنی کی زندگی کے لیے جو ممکن ہے مجھے بتائیں، اسکی ہیلتھ ہمیشہ ٹھیک کیسے رہ سکتی ہے۔ اسے کن چیزوں، کن کھانوں اور کس ماحول سے دور رکھنا ہو گا کہ وہ تکلیف سے دور رہے۔ اسکے خوش رہنے سے کیا اسکی زندگی بڑھ سکتی ہے۔ اسے اگر بہت سی توجہ اور پیار دیا جائے، اسکی سانسیں بڑھ سکتی ہیں؟ ٹیل می ایوری تھنگ"

آبیل کے لب و لہجے سے ٹپکتی تڑپ کسی کو بھی موہنی کے لیے رشک محسوس کرواسکتی تھی،ڈاکٹر خضرا کی بھی یہی کیفیت تھی۔

"موہنی تھیلیسیمیا مائنر کا شکار ہے،سب سے پہلے اسکے کھانے میں آئرن کی مقدار پر نظر رکھیں اور آئرن سے بھرپور غذا،جیسے گوشت اور مچھلی کو محدود کریں۔ متنوع غذا کھانا،بشمول سبزیوں اور پھلوں کی کافی مقدار اور فیٹ کی کم مقدار، تھیلیسیمیا مائنر والے شخص کو اپنی حالت کو سنبھالنے میں مدد کر سکتی ہے۔اسکے علاوہ ابھی وہ چھوٹی ہے تبھی ہم دو ہفتے بعد اسکو بلڈ لگاتے ہیں، جیسے جیسے اسکی ایج بڑھے گی یہ دورانیہ مہینے پر چلا جائے گا۔ تھیلیسیمیا میں ٹرانسفیوژن تھراپی کا مقصد خون کی کمی کو دور کرنا اور غیر موثر اریتھروپائیسس کو کم کرنا ہے۔ ہیموگلوبن کی سطح کو 9.5 سے 10.5 جی/ڈی ایل کی حد میں برقرار رکھنا ہمارا ٹارگٹ ہے۔رہی بات اسکی خوشی کی تو اس طرح کے پیشنٹس میں سکون،اطمینان اور خوشی کی کمی

اضافی رہتی ہے۔اگر ہم ایسے پیشنٹس کو توجہ دیں تو وہ اپنے ذہنی دباو سے نکل کر اپنی قوت مدافعت بڑھا کر اپنی صحت کو مزید بہتر کر سکتے ہیں"

وہ ڈاکٹر خضرا کی ہر بات توجہ سے سن رہا تھا، موہنی اسکے سینے پر سر رکھے جیسے بھاری سانس لے رہی تھی اس سے لگ رہا تھا وہ پر سکون نیند میں ہے۔

"تھینکیو سو مچ"

وہ مشکور ہوا۔

"موہنی لکی ہے کہ ہمیشہ اسکے پاس کیئر کے لیے اپنے موجود رہے ہیں۔دعا ہے وہ اچھی صحت میں رہے۔مجھے خوشی ہے مسٹر آبیل کے آپ نے اسکے لیے اتنا سوچا۔ٹیک کیئر"

ڈاکٹر خضرا کو کیا پتا یہ آدمی تو اب سانس بھی انکی اس پیشنٹ کے لیے لے رہا تھا۔

فون آف کیے سائیڈ رکھتے آبیل نے موہنی کے بالوں کو سہلاتے اسکی جبین چومی، وہ کسمسائی، پھر جیسے نیند اچانک آنکھوں سے آبیل کو جاگا دیکھے غائب ہوئی۔

"آپ سوئے نہیں؟"

وہ جلدی سے اٹھ کر اس پر جھکی۔

"سلانے والی خود گدھے بیچ کر نکل گئی تھی نیند کے جہاں۔ میں کیسے سوتا؟"

آبیل اسے دیکھ رہا تھا، سیاہ چہرے کا ہیولہ دیکھائی دے رہا تھا لیکن موہنی واحد تھی جو اسے اس طرح دیکھنی بھی قبول تھی جبکہ موہنی اسکی آنکھوں کو دیکھ رہی تھی، وہ بہت رئیر براون کلر کی تھیں۔

"مجھے جگا دیتے۔ میں پیار کر لیتی۔ موہنا آپ کی آنکھیں مجھے ابھی دیکھ نہیں سکتیں پھر بھی بہت خطرناک لگتی ہیں۔ اگر کبھی گارڈنے آپکو آئیز دے دیں تو میں ان میں اس طرح کبھی نہیں دیکھ سکوں گی۔"

وہ یکدم ہی اداس ہوئی، آبیل نے اسکا چہرہ خود پر جھکایا تو وہ اسکے ماتھے سے ماتھا ٹیک کر آنکھیں موند گئی۔

"اگر کبھی میری آئی سائیڈ بحال ہو گئی میں تمہیں نظریں چرانے نہیں دوں گا یہ چیلنج ہے۔"

وہ اداسی یکدم گدگداہٹ بنی۔

"آپ مجھے ڈرا رہے ہیں آبیل"

وہ زرا جبین علیحدہ کرے منمنائی۔

"ہسبنڈ والی لڑکیوں کو تھوڑا ڈرنا چاہیے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ اسکی ناک سے ناک لگا تا شرارت سے بولا، وہ کھلکھلا دی۔

"آپ بہت اچھے ہیں، میں چاہ کر بھی آپ سے نہیں ڈری۔ تب بھی نہیں"

لاڈ آگیا تو آبیل کے کان کے پاس سرگوشی کی۔

"کبھی مت ڈرنا۔"

اسکی ملائم گال چومتے تاکید کی۔

"اوکے۔کب نکلنا ہے آپکو؟"

وہ اسی لاڈ سے بولی۔

"بس آدھے گھنٹے تک۔پہلے کچھ کام ہے پھر ائیر پورٹ جاوں گا۔"

آبیل کا نجف سے رابطہ تھا سو پہلے وہ پارس سے جا کر ملنا چاہتا تھا ورنہ جا کر دھیان پیچھے ہی رہتا۔

"میں بلکل اداس نہیں ہوں گی۔آپ بس جلدی آجانا۔اور موہنا مجھے آپ سے ایک سیکرٹ بات بھی کرنی تھی"

آبیل کے دل سا تھما،اب پتا نہیں یہ لڑکی کیا کہنے لگی تھی۔

"ہاں کہو۔"

آبیل نے فکر عیاں کی جس پر وہ اسکے کان کے پاس پھر جھکی۔

"آپ کو جب بہت زیادہ پیار آئے مجھ پر تو آپ وہ والا پاس آسکتے ہیں۔ میں نے گارڈ سے پرے کی کہ آپکو میری تکلیف نہ بنائیں۔ تو میرے درد چلے گئے تھے سارے۔"

موہنی کی نیم جان حالت جو آبیل نے محسوس کی وہ مر کے بھی بھلا نہیں سکتا تھا، پھر موہنی جو مرضی کہتی۔

"وہ اتنا ضروری بھی نہیں موہنی۔ تم میرے پاس ہو، میں تمہیں وہی پیار کروں گا جو تمہیں ہرٹ نہ کرے۔ مجھے بہت پیاری ہو تم۔ اس لیے ایسی اجازتیں اپنے پاس رکھو، ہسبنڈز کو ایسی آفرز نہیں کرتے بھلے وہ کتنا بھی اچھا ہو"

آبیل نے اسے جو سمجھایا، موہنی نے مسکراتے ہوئے آبیل کے چہرے کو دیکھا، جو ڈانٹتا ہوا بھی گھبرا رہا تھا۔

"اچھاناں سوری۔ مت کریے گا پر میری طرف سے منع نہیں بس یہ بتانا چاہتی ہوں۔ آپ کے چہرے کا وہ سکون بہت خاص تھا تبھی کہا"

موہنی نے سادگی سے وجہ تو کہہ دی پر آبیل کا دل چاہا خود کو اس لڑکی سے کہیں چھپا دے جو سچ میں آنکھیں کیا جان بھی بن رہی تھی۔

"چلو اب اٹھتا ہوں۔ مما کے ساتھ بیٹھتے ہیں تھوڑی دیر۔ ہلکا پھلکا سا کھانا کھاوں گا بس پھر نکلوں گا۔ تم اپنا بہت خیال رکھنا۔ بس یہ دو ویک دے دو پھر ہم ساتھ رہیں گے"

آبیل نے گھبراہٹ چھپاتے اٹھنے کا ارادہ کیا تو موہنی نے اسکو خود سے رہائی دی اور آبیل کے اٹھ بیٹھنے پر خود بھی اٹھی اور جلدی سے موہنا کی گود میں بیٹھے بازو اسکی گرد لپیٹ کر ساتھ جا لپٹی۔

"میں بہت مس کروں گی آپکو۔ آبیل آپ سے دور ہونے کا دل نہیں چاہتا میرا، آپ بھی پیارے ہیں مجھے۔ مجھے ہمیشہ خیال رکھنے کا کہا تو آج میں بھی

کہہ رہی ہو۔ ٹیک کیئر۔ آئی لو ویو سو مچ۔ پارس اور بابا سے بھی بہت بہت بہت بہت زیادہ والا پیار ہے مجھے آپ سے"

موہنی نے زرا پیچھے ہوتے آبیل کے چہرے کو یوں دیکھا جیسے آنکھوں میں بسا رہی ہو، وہ بے بس ہو گیا اس لڑکی کی محبت کے آگے۔

"میں بھی بہت مس کروں گا۔"

آبیل نے اسکو دونوں بازووں میں حصار رکھا تھا، وہ مسکرائی جیسے دل میں آسودگی کا جہاں اترا ہو اور پھر آبیل کے زیریں ہونٹ پر نرم گیں سا استحقاق لٹائے پیچھے ہٹی، گالوں میں خفیف سی سرخی گھلی۔

"یہ کرنے کے بعد اپنا فیس دیکھ کر بتاو کیسا لگ رہا ہے؟"

آبیل کے سوال پر وہ بیٹھے بیٹھے ہی ڈرا آئینے کی طرف پلٹی، اپنا چہرہ دھنک سے بھی رنگین دیکھ کر حیرتوں کے سمندر میں غرق ہوئی، اپنی پشت پر سرکتے آبیل کے ہاتھ نے اسے ہوش دلائی۔

"آنکھیں سمائیل کر رہی ہیں، فیس ریڈ ہو رہا ہے اور میں پوری بدل گئی ہوں"

اپنے آپ کا زندگی میں پہلی بار جائزہ لیتی وہ گردن واپس موڑ کر ان بے نور آنکھوں کی طرف متوجہ ہوئی۔

"یعنی میں کہہ سکتا ہوں تم پیاری لگ رہی ہو"

آبیل کے ہاتھ کی انگلیوں نے اسکی گال پر سفر کرتے رہی سہی ہوش بھی دلا دی۔

"نہیں! میں آپکی لگ رہی ہوں"

ان ملائم لبوں نے آبیل کے ماتھے کو خوشی کی شدید کیفیت میں جو اباً چوما بھی اپنا اسیر بھی کیا۔

"تم ہو تو لگنی بھی چاہیے ہو۔ چلو ختم کرو یہ لاڈ"

وہ چاہتا تھا وہ اب اس سے دور ہو، موہنی کا دل چاہا ضد میں مچل جائے۔

"جائیں کیا یاد کریں گے۔ آپکے لیے شاور لینا بہت ایزی ہوتا ہے واقعی ہی؟"

وہ اٹھی تو آبیل چینج کی نیت سے وارڈرب کی طرف بڑھا اور جو ہاتھ آئی شرٹ نکال کر باہر کھینچی، موہنی نے قریب رکتے فکر مندی سے پوچھا۔

"دینا بھی"

اسکی گال کھینچتے وہ جیسے دو لفظی چھیڑ خانی کر کے گیا، موہنی نے ہنس کر دونوں ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپا لیا، وہ شرم جو آبیل کے پاس وفات پا گئی تھی اب پورے وجود کو لپیٹ کر رکھ چکی تھی۔

جب تک موہنی اور آبیل باہر آئے، آسیہ نہ صرف آچکی تھیں بلکہ دونوں کو دیکھتے ہی فی میل میڈ کو کھانا لگوانے کا کہا، آبیل اور موہنی کو ساتھ دیکھ کر آسیہ کا پیٹ اور دل ویسے ہی بھر گیا تھا، بس اب وہ آبیل کی آنکھوں کے

لیے دعا گو تھیں تا کہ مرنے سے پہلے اپنے بیٹے کو بھرپور سکون میں دیکھ سکیں۔

..._____..

"کیا یار میں اتنے اچھے موڈ میں تھا، آتے ہی منحوس خبر سنا دی۔ ویٹ آئی ایم کمنگ"

ائیر پورٹ پہنچتے ہی ہوسپٹل سے آتی کال پر حاتب بدمزہ ہوا، مصباح منصور کے بارے آدمی نے کوئی بکواس خبر ہی سنائی تھی۔

"کیا ہوا ہے سر؟"

ابراہیم نے گاڑی کا ڈور کھولنے کے بیچ استفسار کیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubiamalikzone.com

"بابا نے مصباح منصور کو اپنے لوگوں کی حراست سے نکال کر پبلک ہوسپٹل ٹرانسفر کروادیا۔ بدلہ چیک کروانکا۔ اگر وہ اس وقت کومہ میں نہ ہوتا تو بھاگ جاتا۔ ابراہیم آفندی کیا باپ ایسا بھی ہوتا ہے؟"

حاتب نے گردن گمائے اپنے غصے و عتاب کو اپنے اندر ہی چھپائے جب سوال کیا تو ابراہیم کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

"ایک طرف انہوں نے بے جا ضد کرے آہل کو اپ سیٹ کیا جسکی شیزا خیر سے جائز بھی نکل آئی، اوپر سے پری کے ناک میں دم کر رکھا۔ یہاں تک بات ہضم کرنے والی تھی لیکن یہ جو انہوں نے میرے سر سے ہاتھ اٹھایا اب اس پر تم گواہ رہنا وہ آدمی معافی لائق نہیں رہا۔ بہت اچھا کرتا تھا میں ہاشم مغدام کا خون جلا کر۔ انھیں لگا حاتب کی معافی مل گئی تو واپس شیر ہو جاتا ہوں لیکن وہ بھول گئے کہ انکی حاکمیت کا سکہ آلائم مغدام کے قربان ہوتے ہی اپنی موت مر گیا تھا"

جسم میں لہو سلگا وہ الگ پر جو دل کو ٹھیس پہنچی اس نے حاتب کو پاگل سا کر دیا۔

"وہ غصے میں ہوں گے تبھی کیا۔ آپ بلاوجہ۔"

ابراہیم نے نرمی سے سمجھانے کی کوشش کی پر حاتب نے پھنکار اٹھتے ابراہیم کے بازو پر رکھا ہاتھ جھٹکا۔

"غصے میں کیا اولاد کے پیچھے موذی جانوروں کو چھوڑ دیا جاتا ہے، تمہیں پتا ہے ناں وہ مصباح منصور مجھ سے زیادہ عمائمہ کے لیے خطرہ ہے کیونکہ وہ واحد گواہ ہے اپنی ماں کی موت کی۔ وہ جانتے ہیں عمائمہ میرے لیے کیا ہے، مجھے تو لگ رہا ہے وہ مجھے سزا دینے کے چکروں میں کہیں عمائمہ ہی مجھ سے چھین نہ لیں"

حاتب اس قدر حساس ہو کر سوچ رہا تھا کہ ابراہیم بھی پریشان ہو گیا۔

"آپ سے عمائمہ کوئی نہیں چھین رہا، آپ گھر جائیں میں ہوسٹل جاتا ہوں۔اور پلیز ابھی بابا سے بات کرنے سے پرہیز کریں اوکے"

ابراہیم نے مصلحت کے تحت اس وقت جو ضروری سمجھا اسی بارے ریکویسٹ کی، حاتب خود بھی شاید ابھی اس منحوس کو دیکھنے کا روادار نہ تھا تبھی فورا مان گیا۔

ابراہیم نے وئیر ہاوس سے اپنے کچھ لوگوں کو ساتھ لیا اور ہوسپٹل پہنچا، اس وقت مصباح کسی قسم کی سیکورٹی کے بنا موجود تھا، آج پہلی بار ابراہیم کو بھی ہاشم مغدام بے حس اور ظالم لگے۔

حاتب واپس آیا تو پورچ میں گاڑی روکتے ہی نظر اپنے سٹے ہاوس کے لان میں واک کرتیں ممی اور عمائمہ پر پڑی، غصہ، تھکاوٹ اور تکلیف میں بتدریج کمی محسوس کیے وہ میکانی طور پر وہیں لپکا۔

"میری جان۔ مس کیا تمہیں"

حاتب پر نگاہ پڑتے ہی پریسہ اسکے پاس آئیں اور گلے لگایا جبکہ اس بیچ حاتب کی نگاہوں نے پرپل کلر کے بہت پیارے ڈریس میں چھوئی موئی سی اس گڑیا نما آفت کو دیکھا جو حاتب کو دیکھتے ہی ادھر ادھر نگاہیں گما کر یہ آنکھوں آنکھوں والا فرار کر گئی۔

"میں نے بھی۔سنا ہے آپ اب سے پوری میری ہیں؟"

وہ روبرو ہوئے شرارت سے پری کی گال سہلاتے بولا، انکا چہرہ اترا۔

"ہمیشہ سے تھی"

ماں کا دل کرلا اٹھا۔

"ناں۔ہمیشہ سے نہیں تھیں۔عمائمہ نے خیال رکھا آپکا؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovels.com

اول جملہ بولتے وہ سپاٹ تھا لیکن جب محسوس ہوا اسکی تلخی وہ دو پھول سے دل رکھنے والی خواتین نہ سہہ سکیں گی تو لہجہ بھی امرتی بنا کر پری کو بازو میں حصارے عمائمہ کے پاس رکا جسکے رخساروں پر گلال اتر آیا تھا۔

"یہ تو میری جان ہے"

پری نے عمائمہ کا ہاتھ پکڑ کر چوما۔

"سوری یہ میری پراپرٹی ہے۔ آپکی جان ہاشم صاحب ہیں پری"

وہ صاف صاف جیلس ہوا، پری سمیت اس بار عمائمہ بھی مسکرائی۔

"ہنہ۔ سڑی جان۔ خیر تم دو باتیں کرو میں زرا یہ کال سن لوں۔۔ آج میں نے اور عمائمہ نے تمہارے فیورٹ میٹ بالز بنائے ہیں، ساتھ وتج مش روم رائس جو تمہارے فیورٹ ہیں۔ فریش ہو جاو پھر کھانا کھاتے ہیں"

پری کو آتی انکی دوست کی کال پر وہ لان کے دوسرے کنارے چلی گئیں، جبکہ حاتب کی بھرپور توجہ سے عمائمہ اک بار پھر مہکنے لگی، وہ اس درجہ گہری سنہری آنکھیں عمائمہ کو بیتاب کرنے لگیں، اسکے ہاتھ پیر پھولنے لگے۔

"ہے۔۔ کیسی ہو"

وہ عمائمہ کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے اسے اپنی طرف کھینچے اسکی گال اپنی گال سے جوڑے بولا، عمائمہ کا دل شدید بری طرح دھڑک کر تھمتا محسوس ہوا۔

"ہم لان میں ہیں۔"

وہ جواب دینے کے بجائے بے چین ہوئی۔

"یہ کیسا جواب ہے؟"

Zubinovels.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب نے چہرہ پیچھے کرے نزدیکی کے سحر سے ڈری سہمی عمائمہ کو سرد نگاہوں سے گھوراہی کہ وہ جلدی سے اسکاہاتھ پکڑتی گھر کی طرف کھینچ کر لے گئی، اندر جاتے ہی ڈور آگے کیااور جلدی سے حاتب سے لپٹ گئی، قرار اک طرفہ ہوتا ایسا کیسے ممکن تھا بھلا، حاتب کے ہاتھ خود بخود اس لڑکی کے اطراف بندھے۔

"اب جواب ٹھیک ہے؟"

گلے لگے ہی وہ مسرور سا منمنائی، حاتب نے اک ہاتھ اسکی کھلے بالوں میں پھنسائے گردن کی پچھلی طرف ہاتھ کی نرم پکڑ بنائے عمائمہ کا چہرہ اپنی سمت اٹھایا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"گزارے لائق"

حاتب کی معنی خیز لفظی جسارت بتاگئی کہ وہ اس سے کس سکھ کا طلبگار ہے۔

"مجھے ایسی بہکی نظروں سے نہ دیکھیں"

مقابل کی سنہری آنکھیں سہنا اب بھی مشکل لگا تو وہ شکوہ کر گئی۔

"میرے اتنے قریب آکر نظروں کا شکوہ کرو گی تو یہ اور خراب ہوں گی"

کھلے لفظوں میں مزید خرابی کا عندیہ تھمائے وہ اسکے چہرے پر جھکا، کئی گھنٹے دوری کی تلافی نہیں کی بس اسے روح تک سرسراتی شدت سے چکھا، زائقے اب کچھ مرہمی ہو چکے تھے۔

"آپکی نیت کی طرح؟"

ہوش سنبھلتے ہی مقابل کا خمار جھٹکنے کی جسارت، شرارت سے کی۔

"ہاں بیوی کے لیے اکثر خراب ہو جاتی ہے۔بیوی بھی اگر تم سی ہو"

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

شرارت سے کچھ کام نہ بنا الٹا عمائمہ گھبرا گئی۔

"مجھ سی۔۔؟مطلب"

آواز لڑکھڑائی۔

"قیامت، آفت، شر، شرارہ اور آگ"

آنکھوں میں دھیرے سے سرور و خوشی جگانا تو حاتب کو خوب آتا تھا۔

"میں اتنی بری ہوں کیا حاتب؟"

معصومیت سے آنکھیں ان سنہری آنکھوں میں ڈال کر پوچھا گیا۔

"ایسے سب خطرات ایک پیس میں مشکل ہیں۔

اب خود بتاو بری ہو یا جان لیوا"

سماعت میں اترے حاتب کا ہر ہر لفظ عطر ساز تھا جسکا کنکشن سیدھا عمائمہ کے دل سے تھا۔

"آپکے لیے جان لیوا لیکن ویسے معصوم اور اچھی"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

عمائمہ نے معصومیت دیکھانے کی ناکام کوشش کی، پر بے فائدہ، اب وہ اک چھوٹی سی لڑکی سے ڈھل کر ایک ہوش ربا لڑکی بن چکی تھی جسکے پاس حاتب سے جڑے سب اختیارات تھے۔

"میرے لیے دوبارہ جان لیوا پھر کب بنو گی؟

معصومیت اور اچھائی سے میرا لینا دینا نہیں"

خمار تھا کہ چھٹنے پر نہ آرہا تھا، اپنی صورتیں بدل بدل کر حاتب کو عمائمہ کے لیے خطرہ بنا رہا تھا۔

"جب آپ پہلی بار کے خمار سے نکلیں گے"

شرم سے پلکیں ٹپٹپائے، گہری مسکان ہونٹوں پر سجائے فیصلہ سنایا۔

"وہ تو نہیں نکل سکتا، بیٹھے بیٹھے بنا بات کچھ سوچ کر اکیلا مسکرانے والا یہ آدمی خود بتاو کیسے نکل پائے گا اس سحر سے۔؟"

مشورہ تو بر حق مانگا گیا پر عمائمہ بس کتنی دیر اسے ہی دیکھتی رہ گئی۔

"مت نکلیں۔ میں رحم دل ہوں"

اسے منظور ہی نہ تھا کہ وہ اس کی قید سے آزادی پا سکے۔

"ہاں وہ تو دیکھ کر گیا تھا، میرے زرا قریب آنے کی دیر تھی تم تو رحم دل دیوی بن گئی تھی۔ تم جیسی رحم دل دو چار اور ہوئیں نہ دنیا میں، تباہی مچ جائے گی"

حاتب کے چھیڑنے کے باوجود وہ مسکراتی رہی، خوشی سے بھرپور۔

"ہاہا۔۔ حاتب آپ مجھے ابھی تنگ نہ کریں۔۔۔ اچھا یہ بتائیں میں کیسی لگ رہی ہوں۔ آج ممانے مجھے یہ ڈریس دلوایا اور ایسے بہت سے تاکہ مجھ سے دلہن والی وائبز آئیں۔"

ہنس کر جلدی سے روبرو ہو کر گھومے وہ اپنے ڈریس کو دیکھانے لگی، عمائمہ نے پہلی بار زرا ایمبرائڈری والا ڈریس پہنا تھا تبھی لگ بھی بڑی بڑی رہی تھی۔

حاتب نے اس کو سر سے پیر دیکھا، حاتب کی نظروں میں یوں سراپا دمک کر وہ اترائی۔

پھر اس نے اپنے ہاتھ پھیلا یے جن میں وہ ادا سے ہاتھ دیے قریب واپس آئی۔

"ایسی کہ دنیا میں میرے لیے کیا اچھا اور خوبصورت پایا جاتا ہے، کیسی کیسی راحتوں سے یہ کرہ ارض بھرا ہے میرے لیے۔ کس قدر خوشی اور سکون کا وجود ممکن ہے میرے واسطے۔ کس قدر میرا قرار رکھا ہے، میں سب غیر اہم کیے تمہارے سامنے بھول گیا"

وہ امید کر رہی تھی کہ اچھی لگ رہی ہو جیسا کوئی روائتی جملہ ہو گا پر بھول گئی تھی وہ انطالیہ کے امیر کے دل کی دھڑکنوں پر راج کرتی واحد اکلوتی آپسرا ہ ہے، جسے وہ اظہار اور پیار سب منفرد دیتا ہے۔

"تھینکیو"

وہ جذباتی سا مسکرائی۔

"مجھے اب میرے بابا بھی دے دیں حاتب، پھر میں آپ سے آپکے پیار کے سوا زندگی بھر کبھی کچھ نہیں مانگوں گی"

حاتب کی مسکراہٹ اک لمحے میں اسکے وجود کے قرار تک نوچ لی گئی، اس مطالبے نے اس شخص کی روشن چمکدار آنکھوں کو تاریک کر دیا۔

"ضرور۔ بہت جلد۔ فریش ہو لوں"

حاتب نے اسکی اک گال سے ہاتھ جوڑتے دوسرے پر پیار کیا اور بے جان مری ہوئی ڈھارس دے کر وہاں سے چلا گیا، عمائمہ کی آس اسکے ضرور سے اب بھی بندھی تھی تبھی اس کے باوجود وہ مایوس نہ نظر آئی لیکن حاتب مغدام کی کیفیت اس وقت ہر سکھ سے خارج ضرور ہو گئی تھی۔

شرٹ اتارے بنا ہی وہ جا کر شاور تلے کھڑا دیوار پر دونوں ہاتھ ٹیکا کر بھیگنے لگا، ٹھٹھرتے سرد پانی نے اسے چھو کر ایسا اثر کیا جیسے تپتی زمین پر گرے اور حبس کا سامان کر رہی ہو۔

"میں سچ سے نہیں بھاگ سکتا، اس کربناک وہم سے بھی نہیں کہ اک دن یہ لڑکی مجھ سے چھن جائے گی"

حاتب مغدام پر اک بار پھر کڑا وقت تھا، نجانے قسمت اسکے لیے کیا فیصلہ لینے کو تھی۔

.._____..

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"پلین کیوں کینسل کیا تم نے"

ہر نیوز چینل آج صرف اٹلی کے پیراسائیٹ کی نیوز کوور کر رہا تھا، دونوں ملکوں کی دوستی ہی نہیں، بہت سے دلوں کی دھڑکن بند ہونے سے بچائی گئی اور کیلبریا تو پیراسائیٹ کا گھر تھا اور گھر کی خوشی تو جاوداں تھی ہی مگر پورے اٹلی میں اس بڑی کامیابی پر اٹلی کے محافظ کو بریکنگ نیوز بنا دیا گیا، چھوٹی موٹی مافیا ایجنسیوں کو سانپ سونگھ چکا تھا، پہلے صرف حکومت اور عدلیہ کی سپورٹ تھی لیکن پیراسائیٹ کی حاکمیت کا سکہ اب اٹلی کے میڈیا پر بھی آ چکا تھا جو اس سے پہلے تک صرف اسے تنقید میں لیتے تھے کہ وہ کتنا بڑا مافیا کرمنل ہے لیکن کبھی کبھی ملک کی حفاظت کے لیے اندر کے ہی کسی آدمی کو باہر کے حملوں سے بچانے کے لیے برا بننا پڑتا ہے، اسکے فیس کو بنا ریویل کیے بھی وہ پوری مافیا آرگنائزیشن میں پیراسائیٹ کے نام سے مقبول تھا۔

سئیرا نے ریموٹ سے جیسے ہی ٹی وی آن کیا، آگے بی بی سی نیوز کی کوریج پر وہ خود تھم گئی۔

"اسکے زخمی ہونے کی اطلاع موصول ہوئی تھی تبھی آج فریدون کے لیے ترتیب دیا آپریشن روکنا پڑا۔ اسکے علاوہ ایف پی میں مکمل سیکورٹی نافذ تھی۔ مجھے پارس سے ڈائریکٹ لین دین کرنی ہو گی سئیرا کیونکہ لمحہ بہ لمحہ وہ اٹلی میں وہاں بھی مقبول ہو رہا ہے جہاں سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا تھا اور سوچو جب رشیہ کا پریذیڈنٹ اپنے ملک میں یہ میڈیا مافیا کانفرنس کرے گا، Ndrangheta دگنی پاور فل ہو جائے گی۔ میں اس عہدے کو کسی صورت ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتا۔ تم اپنا وعدہ پورا کرو، میں بہت جلد تمہارا وعدہ پورا کروں گا۔ پارس کو یہاں تمہارے پاس لاوں گا"

اسمال شیرازی کی آنکھوں میں پارس کا خوف تکتے سئیرا عجیب طرز سے مسکرا کر عین اسمال کے روبرو پلٹ آئی، وہ یہ بات تو اچھے سے جانتی تھی کہ پیراسائیٹ کے مقابلے کا نہ تو اسکا باپ ہے نہ یہ اسمال شیرازی.

"میں تب وعدہ پورا کروں گی جب تم پارس کو میرے کمرے میں پہنچاو گے۔ اپنی زبان سے نہیں پھروں گی، جیکب مارک جیسے اصولی آدمی کی بیٹی ہوں جو وقت پڑنے پر اپنی اولاد کو بھی مروا سکتا ہے۔ پوری اس جیسی نہ سہی کچھ تو کوالٹیز ہوں گی۔ فی الحال میں ایف پی جا رہی ہوں، پارس کو دیکھے بنا چین نہیں آئے گا۔ اجازت ہے"

سئیر اکا دماغی توازن اسمال کو خراب لگا۔

"تم وہاں کیسے جا سکتی ہو؟ پکڑی جاو گی۔ اوریاقوت کا تھپڑ تو یاد ہو گا"

اسمال نے ہوش دلانی چاہی، طنز کرے اہانت اور سبکی کے احساسات بھی یاد دلائے۔

"میں تمہاری طرف سے تیمارداری کا پیغام لے کر جاوں گی سمجھا کرو تمہاری باندی کی صورت۔ وہ پارس میری ضد ہے لیکن میں اسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی اسمال اوریاقوت کے تھپڑوں کا بدلا ایک ہی بار چکاوں گی آج بھی

مار لے وہ جتنے چاہے۔شاید فریدون تک بھی پہنچ جاوں۔دیکھ آتی ہوں کیا حال کیا اسکا ایف پی کے درندوں نے"

سئیرا نے تحمل سے اسمال کو تمام اعتراضات کے موثر جواب دیے قائل کیا،وہ کچھ سوچنے کے بعد سر ہلا گیا۔

"ہمم۔اسے کہنا ہم اسے بہت جلد پیراسائیٹ کے چنگل سے نکال لیں گے۔میرا بیٹا مر سکتا ہے لیکن منہ نہیں کھول سکتا۔تبھی فکر مند ہوں کہ اسکا حال وہ لوگ برا کر چکے ہوں گے۔"

یہ واقعی سچ تھا کیونکہ ایف پی تک جو بھی انفارمیشن پہنچی تھی وہ سئیرا کے زخم میں فٹ چپ سے پہنچ رہی تھی اور ہادی باقاعدہ اس چپ کو ہینڈل کر رہا تھا لیکن فریدون مار کھائے جا رہا تھا لیکن اس نے اپنے ٹرینڈ ہونے کا بھرپور ثبوت دیتے ابھی منہ نہیں کھولا تھا۔

"چلیں ہو کر آتی ہوں۔مجھے تھوڑاہٹ کریں ورنہ انکو شک نہ ہو جائے کہیں کہ میں یہاں غلام نہیں آپکی ساتھی بن کر رہ رہی ہوں"

سئیرا نے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا تو اسمال مسکرایا۔

"اتنی پیاری لڑکی کو ہٹ کون کر سکتا ہے۔فریدون اور تمہارے سر سے یہ یاقوت اور پارس کا بھوت اترے تو تم دو مل کر مجھے کیوٹ سا دادا بنانے کے لیے پرفیکٹ ہو لڑکی۔میں یہ ظلم نہیں کر سکتا اپنی فیوچر بہو پر"

سئیرا اسکی بات پر ایسے ہنسی جیسے اس کا مزاق اڑا رہی ہو۔

"خواب دیکھنے صحت کے لیے اچھے ہیں۔کیری اون"

سئیرا کہہ کر چلی گئی جبکہ اسمال کا منہ بننا فطری تھا،اس وقت ذہن پر صرف پارس سوار تھا،حیرت کی بات تھی کہ وہ دشمنوں کے سر سے اترتا نہیں تھا اور دوستوں کے سر چڑھتا نہیں تھا۔

.._____..

ڈاکٹرز کی ماہر ٹیم کی زیر نگرانی پارس عیسی مغلانی کی ٹوٹتی جڑتی سانسوں کا سلسلہ بتدریج جوڑا جارہا تھا، خون بہت زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے بہت سی پیچیدہ سچویشن کھڑی ہوتی جارہی تھیں، کبھی بلڈ فلو میں ابنارملٹی آجاتی، کبھی پلس ریٹ گر جاتا اور کبھی دل کی دھڑکن اتنی سست کے اسے مشینیں دیکھانے سے قاصر ہو جاتیں۔

جب سے پارس کا ہاتھ روشانے سے علیحدہ ہوا، وہ تب سے اک جگہ ساکن بیٹھی باقی سبکو بھی تکلیف پہنچارہی تھی، نہ وہ رو رہی تھی نہ وہ ہل رہی تھی بس اپنے ہاتھوں کو دیکھے جارہی تھی جو پارس کے خون سے اتنے رنگ چکے تھے کہ رہبر نے ہینڈی ٹاول گیلا کرے جب روشانے کے گال اور ہاتھ صاف کیے تب بھی نہ اترا، روشانے کے ہاتھوں کی لکیروں میں پارس کا خون جم چکا تھا۔

کیلبریا کے تمام ہوسپٹلز کے بلڈ بینک سے ارجنٹ اسکا رئیر اے بی پازیٹو بلڈ منگوایا گیا تھا جو ڈونرز میں صرف 3-4٪ پایا جاتا ہے، کسی ہوسپٹل نے کوئی پیمنٹ نہ لی نہ خون کے بدلے خون ایکسچینج کیا کیونکہ ہر کوئی پیراسائیٹ کے لیے فکر مند تھا تو جسکا جتنا کنٹروبیوشن ہو رہا تھا وہ کم ہی سمجھ رہے تھے۔

آبیل بھی کچھ دیر پہلے ہوسپٹل پہنچا تھا، نجف نے اسے بھی ساری صورت حال کے ساتھ جب روشانے کی حالت سمجھائی تو وہ خود آکر روشانے کے پاس بیٹھا، کیونکہ وہ کسی کی بات نہیں سن رہی تھی۔

"تم جانتی ہو روشانے، اسکے سر کو ہتھوڑوں سے مارا گیا تھا۔ کیل ٹھوکے گئے تھے۔ وہ مجھے مل تو بچپن میں ہی گیا لیکن تب وہ نہ بولتا تھا نہ ہنستا تھا، اس سے میری دوستی کالج میں ہوئی۔ وہ مجھ سے اشاروں میں بات کرنے لگا، پہلے مجھے پائلٹ بننا تھا لیکن اس کی چپ نے میرے اندر اک خواہش جگائی کہ آبیل کیوں نہ تم ہی اسکے لیے اسکے پرسنل ڈاکٹر بن جاو۔ میری مما ویسے بھی مجھے ڈاکٹر ہی بنانا چاہتی تھیں۔ وہ صرف مجھے کالج کے آٹھ گھنٹے ملتا تھا اسکے بعد

اسکی سیاہ زندگی شروع ہو جاتی، وہ ایک ٹین ایج مافیا ایکسپرٹ تھا، وہ صرف بولتا اور ہنستا نہیں تھا بس۔ باقی اس میں جانوروں کی ہر خصلت تھی"

یہ آخری جملہ سنے پتھرائی روشانے سسک اٹھی۔

"ج۔۔ جانور مت کہو انکو"

وہ رو پڑی تو جیسے ہادی، رہبر، سبیل اور نجف کے دل کو ڈھارس ملی۔

"نہیں کہہ رہا۔ بتا رہا ہوں کہ وہ سترہ آٹھارہ سال کی عمر کا لڑکا کھڑے کھڑے گردنیں کاٹ دیتا تھا، ہڈیاں توڑ دیتا تھا۔ میں کالج کے بعد اپنی زندگی جیتا اور وہ اپنی قید کا تاوان بھرتا تھا۔ ہم ساتھ پلے بڑھے، یونیورسٹی تک اور تب تک پارس کے اشارے، ہلکی پھلکی ہاں ناں بن چکے تھے۔ اس نے بتایا کہ وہ بولنا بھول گیا پر مجھ سے بولنا چاہتا ہے۔ اب میں سوچ میں تھا کہ ڈاکٹر تو میں بن گیا اور اسکے دماغ کو ہینڈل کر لوں گا۔ پر اسکے دل کے لیے کہاں مارا مارا پھروں گا۔ بس اسکی تکلیفوں نے مجھے سائکیٹرسٹ بھی بنا دیا۔ کہتے ہیں

عورت کے درد سہنے کی برداشت ڈیلوری کا لیبر پین ہے لیکن مرد کے اندر جسمانی درد کی برداشت حقیقت میں عورت سے بہت کم ہے لیکن اس نے دو سال نا سہی جاتی، نا سوچی جاتی اور ناپید ہو چکی سزا جھیلی صرف اس لیے وہ رحم دل اور نرم سا آلائم مغدام تھا۔ اسے اس دنیا نے نرم دل ہونے پر بہت سزائیں دیں حتی کہ اسکے اپنے باپ نے نہ سوچا کہ رحم دل اولاد کیسے سروائیو کرے گی جہاں وہ پھینک کر جا رہا ہے۔ لیکن وہ ہر بار جی اٹھا۔ مجھ سے زیادہ شاید ہی کوئی اسکی تکلیف پر تڑپا ہو گا۔ کیونکہ اس نے دو سال کا اک اک لمحہ مجھے اپنے منہ سے بتایا ہے"

روشانے کے آنسو ہچکیوں میں بدلے پر اب تک آبیل کا کوئی حرف دل کی تکلیف کم نہ کر سکا۔

"م۔۔مجھے نہیں بتاتے وہ اپنی ت۔۔تکلیف آبیل۔مجھے دیکھنے بھی نہیں دیتے۔وہ تو چلو میرے اوجھل ہوتے قہرناک دور گزر گیا۔ لیکن آج۔۔۔میں یہ بھی برداشت نہیں کر سکی۔ کیسی مخافظ ہوں میں۔میرے

ہوتے انکے جسم کا سارا لہو نچڑ گیا۔ بابا کی امانت ہیں وہ۔۔۔ میں نہ سنبھال پائی انکو تو بابا کو کیا منہ دیکھاوں گی۔"

اس وقت روشانے کی حالت یہ تھی جیسے وہ زمین و آسمان کے بیچ کہیں معلق کر دی گئی ہے۔

"تم ساتھ تھی تبھی تو وہ زندہ چلتی سانس کے ساتھ ایف پی پہنچا روشانے، حقیقت پتا کیا ہے۔ تم فارس سر سے بھی اچھی محافظ ہو اسکی۔ سوچو اگر تم وہاں نہ ہوتی"

آبیل نے اسے جب یہ کہا وہ تڑپ اٹھی۔

"اللہ نہ کرے وہ کبھی چاہ کر بھی اکیلے پڑیں۔ میں پہلے مر بھ۔۔ بھی گئی تو اللہ سے سفارش کروں گی میرے جیسی کوئی انکے پاس بھیج دیں"

وہ آنسور گڑے بھیگی سانس سمیت بولے آبیل سمیت سبکو پارس پر رشک کرنے پر مجبور کر گئی۔

"وہ تمہارے بغیر اک لمحہ دنیا میں نہیں رہے گا۔اسے تم سے پتا کیسی محبت ہے؟جب وہ بولتا اور ہنستا نہیں تھا تب وہ اپنی نوٹ بک پر جل پری لکھ کر مسکراتا تھا۔کئی سال تو میں بھی سسپینس میں رہا کہ میرا یہ خلائی مخلوق سا دوست کہیں واقعی کسی میرمڈ سے تو عشق نہیں کر بیٹھا۔میں تو سوچ کر دہل جاتا تھا"

آبیل کے شریر قہقہے نے ایف پی پر چھائے جمود کو ایسا پاش پاش کیا کہ سب مسکرائے ساتھ وہ کالی کالی آنکھوں والی بھی مسکرا دی۔

"انکے ان سارے کربناک لمحوں میں ساتھ رہنے کے لیے تھینکیو آبیل جب انکے پاس یہ نکمی جل پری نہیں تھی۔میں بھائی کہہ لوں آپکو؟"

روشانے نے اسکے چہرے کی طرف دیکھا تو آبیل نے جواباً سر سری سا دیکھے آنکھیں جھکا لیں۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"آپ اور بھائی دونوں قبول مجھے۔بس ہمت رکھو۔وہ بہت سٹرونگ ہے۔کیونکہ اس کے پاس میں اور تم ہیں"

آبیل نے نرمی سے اپنا ہاتھ اس رو رو کر آدھی ہوتی روشانے کے سر پر رکھا تو وہ سر ہلاتی حوصلہ مند نظر آئی۔

"تھینکیو یہاں آنے کے لیے"

وہ جواباً مسکرائی تو آبیل نے چہرے پر شفقت سے لبریز سائیل لائی اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں پارس عیسی مغلانی کا سایہ ہوں اسے کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔میری ذات،میرے دل اور میرے دماغ کی تعمیر خدا نے اسکی شفاء کی ترتیب سے کی ہے روشانے۔بس تم بھی بہادر ہو جاو کیونکہ بہادر کے بازو بھی توانا ہوں تبھی توازن قائم ہوتا ہے۔اب رونا مت اور جیسے ہی وہ گدھا آنکھیں

کھولے، مجھے انفارم کرنا۔۔۔ آپ سب روشانے کا دھیان رکھیں جب تک اسکا پارس دھیان کے لیے ٹھیک نہ ہو جائے۔"

آبیل کی فلائیٹ تھی تبھی اسے جانا پڑا جبکہ وہ اپنی مسیحائی بنا آنکھوں دیکھے بھی اتنی روشن ضرور کر گیا کہ اب سب پریشان تھے لیکن مایوس نہیں، خاص کر روشانے۔

سبیل اور رہبر نے اسے بلکل اکیلا نہ چھوڑا بلکہ دونوں اسکے پاس آکر بیٹھیں، سچ تو یہ تھا کہ ان سب کو جتنا انس پارس سے تھا اب اس انسیت کی یہ لڑکی بھی برابر کی حصہ دار بن چکی تھی۔

وہ اٹھی اور اندر آکسیجن ماسک میں جکڑے پارس کو دیکھا، ہاتھ اس گلاس ڈور پر رکھے غائبانہ پارس کو چھونے کی کوشش کی پر ابھی چاہ کر بھی ایک دوسرے سے مل نہیں سکتے تھے۔

.._____..

"شروع میں تھوڑا مشکل لگے گا لیکن پھر عادت ہو جائے گی مجھے فشی ڈونا کی، آخر وہ روشانے کی بہت پیاری امانت ہے، کسی نہ کسی کو تو اسکے لگائے پودے کو پانی دینا ہو گا، ویسے بھی تمہیں رخصت کر کے مجھے اور کام ہی کیا ہو گا۔ اچھا کیا تم دونوں آج گھومے پھرے۔"

شیز ابھلے آج پورا دن آہل کے ساتھ رہ کر خوش تھی پر امی کے لیے فکر مند تھی کہ وہ کیسے سب ہینڈل کریں گی، لیکن عائشہ نے بہت تسلی دی اوپر سے وہ آہل اور شیز اکو ساتھ دیکھے خوش بھی تھیں۔

"پھر بھی خود کو تھکایئے گا مت امی۔ باقی آہل کے ساتھ بہت اچھا رہا میرا دن۔ لیکن آپکی فکر بھی رہی"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

شیز انے انکے گلے لگتے تاکید کی، آہل اور بالاج صاحب بھی دونوں کو دیکھتے دھیما سا مسکرائے۔

"اب میری اور اپنے بابا کی فکر چھڑ کے نئی زندگی کا سوچ پتر۔ میرا بچہ"

عائشہ کو آسودہ دیکھے وہ بھی خوشی سے مسکائی۔

"شیزا کے ڈاکومنٹس سبمنٹ کروائے تم نے؟"

بالاج صاحب کے استفسار پر آہل نے متوجہ ہوتے سر اثبات میں ہلایا۔

"جی بالاج انکل۔ دراصل لالہ کے کچھ جاننے والے بھی تھے تو یقین دلایا انہوں نے کہ تین چار دن تک ویزے کا کام مکمل ہو جائے گا۔ پھر ہم ویلنگٹن کے لیے نکل جائیں گے"

آہل کی تفصیل پر شیزا تو گھبرائی، آہل کے ساتھ اتنی دور اکیلے جانے کی خوشی بھی تھی پر اپنے اور اسکے رشتے کی کشش کا خوف بھی تھا۔

"ان شاءاللہ۔ خیر و عافیت سے جاو دونوں۔ لیکن شیزا کو اپنے گھر میں اسکا مقام دینا تمہاری اولین ذمہ داری ہو گی پتر۔ وقت لو لیکن یہ اہم کام ہے۔ باقی میری اور عائشہ کی دعائیں ہمیشہ تم دو کے ساتھ ہیں"

بالاج کی فکریں بجا تھیں۔

"میں متفق ہوں۔ آپ بے فکر رہیں"

آہل نے انکی تشفی کروائی۔

چونکہ آج تو عائشہ کا بھی تھکاوٹ سے بھرا دن تھا تو وہ دونوں شیز ا اور آہل کو بھی آرام کی تاکید کرے سونے چلے گئے۔

شیز او ہیں لاونج میں کاوچ پر بیٹھی ہلکی سی آواز سے ڈرامہ دیکھ رہی تھی جب عائشہ اور بالاج صاحب کے جاتے ہی وہ اٹھ کر اسکے ساتھ آ بیٹھا۔

"ترکش ڈرامہ؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ شیز اکی چوائز پر مسکرایا۔

"جی۔ مجھے یہ مرات بہت پیارا لگتا ہے"

وہ اس وقت پیار لفظوں میں کہاں بڑے شوق سے دیکھ رہی تھی، آہل زرا اور جڑھ کر بیٹھا تو شیزا کے بال اسکے چہرے کو چھوئے، اف یہ مستی بھرا اسکا مسکرانا۔

"یہ براق دنیز؟ ہنہ مجھ سے تو کم ہی پیارا ہے۔ مجھے تو یہ حیات پیاری لگتی ہے۔۔ مطلب ہاندے۔۔ میں تو ہاندے سے مل بھی چکا ہوں"

آہل نے بھی زرا جلن والا ایکسپریمنٹ کیا کہ کیا شیزا ابھی جلے گی یا نہیں۔

"و۔۔ واٹ۔ مل چکے ہیں۔ اچھی بھی لگتی ہے۔۔۔۔؟"

شیزا نے جلدی سے آہل کو دیکھتے روہانسے ہوتے پوچھا۔

"ہاں۔ ایکچولی لاسٹ ئیر ہم دوستوں نے کالج کے تھرو انطالیہ کے میل ماڈلنگ کے میگا ایونٹ میں پارٹ لیا تھا۔ وہ جج تھی۔ اور تمہارا یہ ہنڈسم آہل ونر تھا۔ بس وہ پہلے مسکرائی، اس نے ہینڈ شیک کیا، پھر چھوٹا موٹا ہگ بھی

کیا، ہائے کس رہ گئی۔۔۔اسکا دل بہت کیا ہو گا کیونکہ میں بہت ہاٹ ہوں۔اسکی مسکراہٹ ہائے۔۔۔۔۔"

آہل کی بات مکمل ہوئی ہی کہ شیز انے کشن اٹھا کر آہل کے سر پر دے مارا۔

"آہل کے بچے"

ایک کے بعد دوسرا اور تیسرا، جبکہ اتنے سارے کشن کھانے کے بعد جب آہل نے مزاحمت کی تو وہ اسکی مضبوط بازوؤں میں جکڑی گئی، سانس رکا۔

"آہل کے بچے تو تب ہوں گے جب تم دوست والی رٹ چھوڑو گی۔"

شیز اکے گال سرخیاں چھوڑ گئے، غصے میں نہ ہوتے تو صدمے سے بیہوش ہوتی۔

"آپ نے ا۔۔اسے کیوں ہگ کرنے دیا۔؟"

آنکھیں نم کیے وہ شکوے کے ساتھ بولی۔

"نہیں کیا۔ جسٹ ہینڈ شیک، وہ فیلڈ کے لوگوں کے علاوہ کافی ریزرور ہتی ہے۔ یہ میں تمہیں جلانے کے لیے بولا اگلی باتیں۔ تم نے بھی تو براق کو پیارا کہا۔ حالانکہ مجھے دیکھو اس سے کم ہوں کیا؟"

شیزا کو کچھ حوصلہ ہوا، آنکھیں جھکا کر مسکرائی۔

"براق دینز کی آنکھیں پیاری لگتی ہیں مجھے"

معصومیت سے بتایا۔

"اور میری؟"

وہ جل بھن گیا، شیزا نے آنکھیں غور سے دیکھیں اور مسکرائی۔

"حسین"

وہ شرما سا گئی تو آہل نے قہقہہ روکا ورنہ اب کی بار پھر کشن سر پر پرتا۔

"براق کے لپس دیکھے۔ کتنے پیارے ہیں۔ چھوٹے سے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ نئ طرز سے سلگا، شیز ا اس بار سچ میں شرارت میں مبتلا تھی۔

"میرے بھی پیارے ہیں، بڑے ہیں پر کیا کروں جینٹک سمجھ لو۔اب تمہارے لیے کٹوا تھوڑی سکتا ہوں۔اور خبر دار تم نے براق کے لپس کو دیکھا۔کسیز کر کر کے بڑے کر لیے اس نے، چھوٹے نہیں رہے"

شیز انے حیرت سے اتنی انفارمیشن پر آنکھیں پھیلائیں اور ہنسی بھی۔

"سچی میں نے آج تک نہیں دیکھے غور سے۔میں بس آپکو تنگ کر رہی تھی۔آپ پورے پیارے ہیں آہل"

اس سے پہلے کہ آہل سچ میں برا مناتا، وہ جلدی سے مزاق ترک کرے پیار سے بھر گئی۔

"میرے علاوہ سب کو بائے بائے کر دو۔سمجھ گئی۔کوئی فکشنل، کوئی ڈرامیٹک بندہ تمہاری پسند نہیں ہونا چاہیے۔میں جل بھن جاوں گا"

آہل نے قطعیت سے سمجھایا، وہ مسکراتی آہل کو دیکھ رہی تھی کیونکہ وہ ایسے بہت پیارا لگ رہا تھا۔

"جو آپ کہیں سر تاج"

شیز انے سر جب آہل کے کندھے پر ٹکا کر ہاتھ اسکے اطراف باندھا تو منی سا اٹیک آہل کو بھی آیا، پر بچارا کیا کر سکتا تھا، آگے بڑھتا یا بہکتا تو اب پٹ بھی سکتا تھا سو بس شیز اکے آدھے کیوٹ ہگ کو پورا کرنے میں ہی جناب نے عافیت جانی۔

"یو سمیل لائک مائی اون ہوم شیز ا۔۔ تھینکیو فار میکنگ مائی لائف لائک ہیون"

اسے اپنے سینے میں بھینچتے آہل نے جذبات سے بھری آواز میں اعتراف کیا تو شیز انے آسودگی سے آنکھیں موند کر گرفت خود بھی مضبوط کر لی۔

وہ بھی اسے اپنا گھر لگ رہا تھا، جس کی حدود تک وہ اب خود مختار تھی۔

کیونکہ وہ آہل مغدام کا پیار تھی۔

.._____..

"آپ فکر مت کریں۔ میں نے ہر طرف ہمارے لوگوں کو پھیلا دیا ہے۔ اور اچھی خبر یہ ہے کہ مصباح کی کنڈیشن کافی بہتر ہو رہی ہے۔ اک ہاں کریں سر، میں اس منحوس کے اتنے ٹکڑے کروں گا کہ گنے بھی نہ جا سکیں گے"

ابراہیم کی آواز بھاری تھی تو حاتب کا دل جو ویسے ہی ہاتھ ٹپ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا اپنے جلتے دل اور اختیار پر ماتم کر رہا تھا۔

"میں خود کروں گا۔ آجاو واپس تم بھی۔ مت تھکاو خود کو"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

ابراہیم سے حاتب کا یہ بکھرا لہجہ برداشت نہ ہوا۔

"حاتب سر"

حاتب اس سے پہلے سپیکر پر پڑے فون کو بند کرتا، ابراہیم کی پکار نے روک لیا۔

"کہو"

حاتب نے فقط اک حرف کہہ کر بات سمیٹی۔

"مجھے ہمیشہ لگتا تھا ہاشم انکل سے آپ زیادتی کرتے آئے ہیں، جب وہ آپکی بے اعتنائی پر بچوں کی طرح روتے تھے تو مجھے بہت ترس آتا تھا۔ لیکن آج پہلی بار غصہ آیا۔ سب باتیں اپنی جگہ پر یہ مت بھولیے گا وہ پھر بھی بابا ہیں آپکے۔ میں کبھی نہیں چاہتا سر کہ آپ کے اندر جو معصوم سا دل دھڑکتا ہے اس پر زرا سی بھی سیاہی لگے۔ جب کوئی بھی آپکے ساتھ نہ رہا، میں ضرور ساتھ کھڑا ملوں گا آپکو۔ سب سے بڑی تکلیف جسم کٹنے کی نہیں، دل دکھنے کی ہے۔ آپ ہمیشہ مبتلا رہے اس میں۔ پر کہتے ہیں سب راستے کھلنے سے پہلے

اک بار سب در بند ہو جاتے ہیں۔ تو اگر آپکو بے بسی محسوس ہو تو سمجھ جایئے گا یہی وہ وقت ہے جب سارے دروازے کھلنے والے ہیں۔"

ابراہیم نے یہ سب کچھ بہت احترام اور پریشانی کے سنگ کہا لیکن حاتب زخمی سا اختتام تک مسکرا دیا، وہ بھلے نہ کہے پر وہ ابراہیم کو ہمیشہ اپنا وہ دوست پاتا آیا تھا جو بھلے بہت بڑے نام والا نہ ہو، بہت اہم نہ ہو لیکن اسکی غیر موجودگی سخت بری طرح چبھتی ہے۔

"مجھے خوشی ہے کہ میرے پاس تم جیسا وفادار ساتھی ہے۔ تھینکیو"

حاتب نے حوصلہ مندانہ سانس کھینچی اور باتھ ٹب کے کنارے رکھا فون آف کر دیا، نجانے کیوں پر وہ اس وقت خود کو بہت کمزور فیل کر رہا تھا۔

پری اور عمائمہ کھانا لگا چکی تھیں پر حاتب کے ابھی تک واپس نہ آنے پر عمائمہ فکر مند ہوئی۔

"جاو بلا کر لاو اسے، کھانا ٹھنڈا ہو جائے گا"

مما کی تاکید پر وہ مسکرا کر سر ہلائے اپنے روم میں گھسی، حاتب کمرے میں نہیں تھا تبھی واش روم کی طرف گئی۔

"کتنا فریش ہونا ہے آپ نے حاتب، کھانا لگا دیا ہے ہم نے۔اب آ جائیں ناں"

نرم پکار کے سنگ دستک دیے وہ بولی تو حاتب نے ہاتھوں میں گرایا سر اٹھا کر بند دروازے کو بے تاثر نگاہوں سے دیکھا۔

"آتا ہوں عمائمہ"

مری ہوئی دبی آواز پر وہ مطمئین نہ ہوئی۔

"آپ کی آواز کو کیا ہوا؟"

دروازے سے سر ٹیکا کر پیار سے سوال کیا۔

"نہاتے ہوئے بھاری ہو جاتی ہے سبکی"

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ ہنوز وہیں بیٹھا فرصت سے سوچوں کا پنڈال کھولے بیٹھا تھا۔

"میری تو نہیں ہوتی۔ کیا آپ نے کچھ پہن رکھا ہے؟"

عمائمہ کی تسلی اب بھی نہ ہوئی، حاتب ابھی عمائمہ کا سامنا بھی نہیں چاہتا تھا،

"نہیں۔"

وہ پھر سپاٹ ہوا حالانکہ موصوف صرف شرٹ لیس گیلے فرش پر ہی گوشہ نشن ہو کر بیٹھے تھے۔

"پہن لیں تھوڑا کچھ۔ میں اندر آسکوں تاکہ"

تھوڑا کچھ پر حاتب ناچاہتے ہوئے بھی مسکرایا۔

"کیوں آنا ہے۔ جاو باہر آتا ہوں۔"

حاتب نے زرا ڈانٹا، عمائمہ کے گال پھولے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"کیونکہ آپکی آواز بھاری نہانے سے نہیں لگ رہی۔ میں آرہی ہوں اندر۔ وارننگ دے دی ہے کہ خود کو چھپالیں۔ پھر شرمندہ ہوتے پھریں گے"

عمائمہ نے تو ضد میں حاتب کو بھی پیچھے چھوڑ دیا تھا۔

"شرمندہ ہونے والا فنکشن نہیں ہے میرے اندر، بھلے سر کٹ جائے پر جھکے گا نہیں۔ لے آو تشریف۔ کرلو تسلی"

حاتب کی اجازت ملتے ہی وہ دروازے کا ہینڈل گماتی اندر سر کیے گھسی پر جب حاتب کو نیچے بیٹھا دیکھا تو جلدی سے اندر آئی اور تیزی سے آکر حاتب کے پاس ہی دوزانو بیٹھی۔

"آ۔۔ آپ نیچے کیوں بیٹھے ہیں حاتب۔۔۔ کیا ہوا ہے آپکو، آپکی آنکھوں کے کارنرز پنک ہو رہے ہیں۔ سب ٹھیک ہے"

عمائمہ کی گرم ہتھیلوں نے حاتب کو سکون بخشا، ایک ہی جھٹکے سے اس سجی سنوری لڑکی کو اپنی گود میں منتقل کرتے عمائمہ کے سارے کپڑے گیلے کر دیے۔

"ح۔۔حاتب۔۔میرا ڈریس۔۔۔"

وہ چیخی۔

"دوسرا پہن لینا"

حاتب نے اسکی گردن سے لگے بال ہٹا کر جلد سک کرتے کرتے چھوڑ دی، گال چومنے لگا۔

"یہ کیا کر رہے ہیں۔ مما ہمارے ساتھ ہیں حاتب۔ چینج کروں گی تو مما کیا کہیں گی کیا ہوا کہ یہ چینج کر آئی۔ حاتب کیا کر دیا آپ نے۔۔۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

بس رونے کے لیے سسکیاں بھرنی باقی تھیں، حاتب اسکی سنگت میں مسکرا دیا تو سمجھو جی اٹھا ہے۔

"کہہ دینا آپکے بیٹے کا موڈ بن گیا تھا اچانک"

حاتب نے اسکے مہکتے خدوخال تکتے بہک کر لاپرواہی سے کہا تو وہ ہلکا سا دباو دیتی ہتھیلی اسکے ہونٹوں پر مار گئی۔

"ایسی بات مما سے کروں گی تو شرم سے ہارٹ اٹیک آجائے گا۔"

وہ اسکی طرف گھومی، لہجہ اب بھی بھیگا تھا۔

"میرے واقعی ابھی بن جاتے موڈ پر نہیں آئے گا اٹیک؟"

حاتب کی گہری گستاخ نگاہوں پر وہ گہرے سانس لیتی اسے گھوری، کیونکہ وہ نا صرف خطرناک لگ رہا تھا بلکہ دیکھائی بھی دے رہا تھا۔

"کیا بات ہے حاتب؟ آپ موڈ کی آڑ میں کچھ چھپا رہے ہیں ناں۔"

حاتب جو اسے اور خود کو بہلا رہا تھا، ایسے سوال کی اس لڑکی سے توقع نہ تھی۔

"تمہیں کیسے پتا چلا؟"

حاتب حیران تھا، وہ بہت پاس ہونٹوں سے لگ کر مسکرائی، یا شاید اترائی تھی۔

"کیونکہ آپکی آنکھوں میں ابھی شرارت نہیں ہے، نہ کوئی وہ والا خمار ہے جو اس دن تھا۔ دکھ ہے ان گولڈن آنکھوں کے چارسو۔ میں ناسمجھ اور چھوٹی ہوں لیکن آنکھوں کے دکھ پہنچاننے کی بہت ٹریننگ ہے مجھے۔ تو پلیز بتائیں۔ کیا بات ہے۔ بابا کے رویے پر آپ سیٹ ہیں کیا؟"

حاتب نے اسکے دونوں ہاتھوں کو گالوں سے لگتے محسوس کرے پھر اسکی براون آنکھوں میں دیکھا، وہ حاتب کی تکلیف آنکھوں سے جان لیتی اس کے لیے اور پیاری ہو گئی۔

"نہیں۔ تمہارے بابا کے لیے۔ اگر میں نہ لا سکا عمائمہ۔ انھیں تمہارے لیے ڈھونڈ نہ سکا تو تم مجھے چھوڑ دو گی؟"

وہ کتنی دیر چھوڑ جانے والے سوال پر دوسرا سانس نہ لے سکی، آنکھیں دھندلا گئیں۔

"میں آپکے بنا نہیں رہ سکتی حاتب۔ سب سے پہلے تو یہ بات مان لیں میری۔ میں کیوں زندہ ہوں؟ آپکو پتا تو ہے۔ صرف آپکے لیے، اللہ کے حکم کے بعد آپکے وسیلے سے۔ تو کچھ بھی ہو چھوڑوں گی تو نہیں۔ رہی بات بابا کی تو آپ نہ ڈھونڈ سکے تو کوئی بات ن۔۔ نہیں، میں اور آپیا ڈھونڈ لیں گے۔ پلیز میری اس بے جا ڈیمانڈ پر آپ سیٹ مت ہوں۔ میں نے آپ سے اک ریکویسٹ کی تھی، حکم نہیں دیا تھا کہ ماننا لازم ہے اور نہ ماننے پر سزا ہو گی۔ میں بس اب آپ کے، آپیا کے اور بابا کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔ میرا آپ تینوں کے سوا کوئی نہیں۔ مجھے پتا ہوتا آپ کی آنکھیں اس پر ریڈ ہوں گی میں کبھی نہ کہتی۔ پلیز آئی ایم سوری۔ میں کان پکڑ۔۔۔"

اک اک اس لڑکی کے لبوں کو چھو کر نکلتا ملائم لفظ، حاتب مغدام کی ہچکولے کھاتی دنیا کو توازن دے گیا، اختتام تک جیسے وہ بچوں کی طرح کان پکڑنے لگی، بروقت حاتب نے اسکے ہاتھ پکڑے اور اسکے پیچھے لے جاتے باندھے، وہ نم آنکھوں والی، بھاری بھیگی سانسیں کھینچتی لڑکی بس حاتب کے منہ سے چند الفاظ کی متمنی تھی۔

"تم بس میرا ہاتھ پکڑ لو۔"

وہ اسکے ہونٹوں کو دیکھتے قریب ہوا، عمائمہ اسکی پیش رفت کو اپنے حوصلوں میں جذب کرے اسکے دور ہونے پر بھی بے تاب دیکھائی دی۔

"پر ابھی تو آپ نے پکڑ رکھے ہیں ہاتھ"

جلدی سے جواب دیا، حاتب کو گزشتہ پیش رفت دل و جان سے قبول کر کے بہکانے میں اس نے کوئی کثر نہ چھوڑی تھی۔

"کیونکہ مجھے تمہارے کچھ لمحے شدت سے درکار ہو چکے ہیں"

حاتب کی سلگتی معنی خیز سرگوشی پر عمائمہ کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔

"ح۔۔حاتب نہیں پلیز۔۔ مما کیا سوچیں گی"

وہ سہم کر منمنائی۔

"کچھ منٹ اور ویٹ کر سکتی ہیں وہ۔ جانتی ہیں انکی پیدا کی یہ اولاد کیسی خراب چیز ہے۔"

حاتب کی بڑھتی گرفت پر عمائمہ کا سانس تنگ پڑا پر اب وہ جتنا مچلتی، امیر صاحب اور بہکتے۔

بیس منٹس تک دونوں ریڈی ہو کر جب روم میں باہر نکلے تو بلیک ٹی شرٹ اور ٹراوز میں حاتب کے ہونٹوں پر مستی بھری مسکراہٹ تھی اور عمائمہ گرین کلر کے سنپل سے ڈریس میں گلابی گلابی ہوئے جا رہی تھی، بال دونوں اپنے ڈرائے کر آئے تھے۔

"اللہ پوچھے آپکو"

حاتب کا بازو جیسے ہی عمائمہ کی بازو سے ٹچ ہوا، وہ کرنٹ لگے انسان کی طرح حاتب سے پناہ مانگتی کمرے سے دوڑی جبکہ حاتب مرر میں اپنی کمینی سی مسکراہٹ والی بوتھی شریف دیکھے فوراً شریفانہ سنجیدہ ہوا جیسے اس سے بڑا معصوم تو دنیا میں نہیں اور سر اکڑائے باہر تشریف لے گئے جہاں پری نے بھلے عمائمہ کی یکدم بدلتی رنگینی نوٹس کر لی ہو پر زرا بھی شو نہ کیا کیونکہ انھیں اپنے ان دونوں بچوں کا ساتھ جان سے پیارا تھا۔

تینوں کھانا شروع ہی کر رہے تھے کہ ہاشم صاحب تلملاتے ہوئے اندر آئے، گویا پری اور عمائمہ تو افسردہ ہوئیں البتہ حاتب کا دل اپنے من پسند کھانے سے اچاٹ ہو گیا۔

"اوہ تو صاحبزادے آچکے ہیں۔ مل لی ہو اپنی نافرمان اولاد سے پری تو چلو میرے ساتھ"

ہاشم کا غصہ، حاتب کو دیکھتے بڑھا جبکہ اس سے پہلے وہ پری کا ہاتھ پکڑ کر اٹھا کر لے کر جاتے، حاتب کرسی پیچھے کیے اٹھا اور ایک سیکنڈ میں پریسہ کا ہاتھ، ہاشم مغدام کے ہاتھ سے چھڑوایا۔

عمائمہ اور پری کا دل سست پڑا۔

"پہلے سوری کریں۔ جب تک معافی نہیں۔ یہ آپکے ساتھ نہیں جائیں گی"

حاتب کی جرت پر ہاشم نے ایک ہی جھٹکے سے حاتب کا گریبان دبوچا۔

"تم مجھے میری بیوی سے دور کرو گے؟"

حاتب نے بابا کی جرت سہہ لی پر سوال نہ سہہ سکا۔

"آپکی بیوی کے ساتھ یہ میری ماں بھی ہیں، بات کو مت بڑھائیں۔ جو سزا دینی ہے مجھے دیں لیکن میری ماں کا صبر مت آزمائیں۔ سوری کریں اپنے رویے اور غصے کی بس تبھی یہ یہاں سے جائیں گی"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

حاتب کے چہرے پر سنگلاخ چٹان سی سختی تھی تو لہجہ بہت کچھ جتانے والا۔

"تم روک کر دیکھاو پھر دیکھنا میں کیا کرتا ہوں۔"

حاتب کو پرے جھٹکے ہاشم پھر سے پری کی طرف لپکے جو خود ہاشم کے ایسے روپ سے خوفزدہ ہوئیں عمائمہ کا ہاتھ شدت سے دبوچ گئیں۔

"مانا آپ بہت کچھ کر سکتے ہوں گے مسٹر ہاشم جابر مغدام لیکن میری ماں کو میری اجازت کے بنا آپ آج یہاں سے نہیں لے جا سکتے۔"

حاتب نے اک بار پھر مما اور عمائمہ کی ڈھال بنتے جن جگر پاش نظروں سے بابا کو دیکھ کر کہا وہ اس شخص کی روح لرزانے کو کافی تھی۔

"تمہیں یا تمہارے کسی بہن بھائی کو میں نے آج تک اپنے اور پری کے بیچ نہیں آنے دیا۔ پھر آج بھی مجھ سے یہ امید مت رکھنا۔ اگر تم اب بیچ میں آئے، انجام کے ذمہ دار خود ہو حاتب"

ہاشم مغدام اسے دھمکا رہے تھے،وہ سمجھ بھی رہا تھا لیکن اسکا دماغ اس وقت بالکل معاوف ہو گیا تھا۔

"میں بھی یہی بکواس کر رہا ہوں۔سوری کریں اور لے جائیں مسٹر ہاشم۔میرے ہاتھوں کچھ برا ہو جائے گا"

اس بار حاتب کی آواز کسی نگارے سی گونجتی محسوس ہو کر عمائمہ اور پری کی دنیا دہلا گئی پر ہاشم مغدام جس طرح طنزیہ مسکرائے،وہ مسکراہٹ حاتب کے سینے میں گڑھ گئی۔

"تمہارے ہاتھوں برا ہونا تو رسم ہے ناں میرے بچے،کسی کا بھلا کرنا تو تمہیں ہم سیکھا ہی نہیں سکے۔پتا نہیں کن گناہوں کی سزا ہو تم ہماری۔آئی ایم سک آف یو۔۔۔ہٹ جاو ورنہ میرا منہ کھل جائے گا حاتب۔میں سب سہہ سکتا ہوں۔پری کی دوری نہیں۔ایسا نہ ہو اس غلطی پر تمہیں اپنی محبت سے ہمیشہ کے لیے دور ہونا پڑ جائے"

اس وقت ہاشم سدھ بدھ بھلا چکے تھے، جبکہ اس شخص کے پگھلے سیسے جیسے الفاظ جب ان تینوں کی سماعت میں اترے تو الگ الگ اثر کر گئے، پری نے رحم طلب ہو کر ناں میں سر ہلاتے روبرو ہو کر ہاشم کی منت کی، حاتب کے پیروں سے زمین سرکی جبکہ عمائمہ کا دل تو اتنے سی بے رحمی پر کانپ اٹھا لیکن آفریں تھے ہاشم صاحب جنکو صرف پری یاد تھی، یہ خیال ہی نہ رہا کہ انکی سفاکیت کس پر کیا قہر کا پہاڑ توڑ گئی ہے۔

قیامت تو وہ تھی جو اب آنے والی تھی۔

"حاتب اس وقت تمہارے بابا کا دماغ خراب ہو چکا ہے۔مجھے جانے دو میری جان"

پری نے جب معاملہ بگھڑتا دیکھا تو ہاشم کے بجائے حاتب کی منت کرنی چاہی پر اب پانی سر سے گزر چکا تھا۔

"اب خود آلائم بھی آکر مجھے کہے کہ آپکو معاف کر دوں تب بھی نہیں کروں گا ہاشم صاحب۔ اور پری آپ اگر آج گئیں تو مجھے ہمیشہ کے لیے کھو دیں گی"

اول جملہ ہاشم کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑ کر کہنے کے بعد وہ جیسے پری سے مخاطب ہوا، مزید یہ بیٹے اور شوہر کی تکرار ان سے برداشت نہ ہو پا رہی تھی۔

"تمہیں مجھ سے کبھی محبت نہیں ہو سکتی کیونکہ تم نے پچھلے سترہ سال سے مجھے آلائم کا قاتل سمجھا لیکن باپ نہیں۔ تمہیں میری سفاکیت نظر آئی لیکن جو پچھلے کئی سال میں تمہاری اور آلائم کی تکلیف میں جلا؟ ڈھونگ تھا کیا؟"

حاتب انکی طرف دیکھنے کا بھی روادار نہ تھا تبھی ہاشم نے اسکا جبڑے سے منہ پکڑے اپنے سامنے کیا، پری اور عمائمہ دونوں کی بس ہو چکی تھی۔

"آج ثابت کیا ہے آپ نے کہ ڈھونگ سے بھی کوئی نچلی چیز تھی وہ"

حاتب کا صبر جواب دیا، آنکھوں کے کنارے لال پڑے اور اس سے پہلے ہاشم اسکے منہ پر اس بدزبانی پر تھپڑ مارتے، عمائمہ جلدی سے حاتب کی ڈھال بنی۔

"پ۔۔پلیز۔انکو مت ماریے۔میں برداشت نہیں کر سکتی ہاشم بابا۔"عمائمہ کے ہاتھ جوڑنے پر ہاشم نے وہ اٹھایا ہاتھ مٹھی کی صورت کسا۔

"وہ دن دور نہیں جب تم اسی حاتب کی شکل تک دیکھنے کی روادار نہیں رہو گی، جب تمہیں پتا چلے گا میری اس اولاد نے تم سے کیا چھینا ہے عمائمہ۔پھر شاید یہی تھپڑ میری جگہ تم مارو گی"

عمائمہ کی آنکھیں اس شخص کے اتنے کڑوے الفاظ پر چھلکیں، کوئی اتنا سخت کیسے بول سکتا ہے آخر جبکہ حاتب نے جس طرح پری کی طرف شکوہ کناں نگاہ ڈالی وہ اس ماں کو زندہ زمین میں دھنسا گئی، جیسے وہ تکلیف میں اٹی سنہری

آنکھیں چیخ چیخ کر کہہ رہی ہوں پریسہ مغدام! یہی تھا وہ شخص جسکے لیے آپ نے اپنی اولاد وار دی۔

"ک۔۔ کیا کہہ رہے ہیں۔ حاتب نے ک۔۔ کچھ نہیں چھینا۔ میں جو زندہ ہوں انکے و۔۔ سیلے سے ہوں۔ آپ اتنے ظالم کیوں بن گئے بابا۔ ایسے مت کریں۔ دل نہیں دکھانا چ۔۔ چاہیے۔ وہ اللہ کا گھر ہوتا ہے۔ انسان تاعمر اس گھر سے دربدر ہو جاتا ہے بابا۔ اگر حاتب نے آپکا دل دکھایا ہے تو میں معافی مانگ رہی ہوں۔ یہ نہیں مانگیں گے۔ پلیز آپ میری معافی لے لیں۔ انکو ک۔۔ کچھ مت کہیں میں انکی آنکھوں کی ت۔۔ تکلیف چاہ کر بھی برداشت نہیں کر سکتی۔"

عمائمہ کی سسکیاں اس وقت حاتب کے دماغ میں دھنس رہی تھیں، جبکہ وہ باپ بیٹے ایک دوسرے کو اذیت بھری نفرت سے تک رہے تھے۔

"تم جانتی ہو گناہ کی کوئی معافی نہیں ہوتی عمائمہ۔ یہ گناہ گار ہے اور رہے گا۔ تمہارا یہ حاتب مغدام بے گناہ شخص کا قاتل ہے۔ سمجھی ہو تم، قتل تو خدا نہ بخشے۔ میں باپ ہو کر کیسے بھول۔۔۔۔"

حاتب کی دھاڑ پر ہاشم چپ ہوئے۔

"بہت ہو گیا۔ اپنے اعمال کا مجھے خود حساب دینا ہے۔ اس لیے مجھ سے اور میرے گناہوں سے دور رہیں۔"

حاتب میں مزید سننے کی قوت نہ بچی، عمائمہ نے پلٹ کر حاتب کو روتی آنکھوں میں لیا جیسے کہہ رہی ہو آپ جیسا زندگی کو بچانے کا وسیلہ بننے والا سب ہو سکتا ہے قاتل نہیں۔

"خدا کے لیے ہاشم۔ ایسے سخت لفظ مت کہیں کہ کل کو آپکے پاس تلافی کی مہلت بھی نہ رہے۔ وہ بیٹا ہے ہمارا۔ ماں باپ اپ۔۔ اپنے بچوں کے عیب چھپاتے ہیں"

پری کی آواز نوحے سی ہوئی، وہ اس لمحے کو پچھتائیں جب یہاں آ گئیں، کبھی نہیں سوچا تھا انکا لاڈلا ڈلاڈ میں روٹھنا اس گھر کے سکون کو جنجھوڑ جائے گا۔

"جب میری ہی اولاد میری ہی بے سکونی بنے گی تو مجھ سے انکے عیب چھپانے کی امید مت رکھنا۔ تم چل رہی ہو میرے ساتھ یا نہیں؟"

ہاشم اس وقت اپنے ہوش میں نہیں تھے اور پری کو ڈر تھا کہیں یہ آدمی اسی پاگل پن میں عمائمہ اور حاتب کی زندگی نہ تباہ کر دے۔

پری نے سہم کر حاتب کو دیکھا، جو نفی میں سر ہلائے ماں کو اب بھی بنا کسی ڈر روک رہا تھا۔

"ہاں پری! جب انکی اولاد انکی بے سکونی بننے لگتی ہے تو یہ اولاد کو کہیں دا و پر لا آتے ہیں، یا پھینک آتے ہیں۔ آلائم بھی ان کی بے سکونی بن رہا تھا، انکی پری کو ان سے دور لے گیا تھا۔ کیونکہ آپ بہت چاہتی تھیں اس نیلی آنکھوں والے فرمابردار، صابر، اعلی اوصاف کے مالک بیٹے کو، اسکے بنا

سانس نہیں لیتی تھیں۔اور یہ شخص پری سے جنون کی حد تک پیار کرنے والا اپنی ہی اولاد کو رقیب سمجھنے لگا۔ہے ناں بابا؟اور پھر آپکی گندی پروفیشنل زندگی،قدرت بھی کیا شے ہے،انسان کی نیت دیکھ کر اسکے لیے فیصلے کرتی ہے۔یہ آلائم سے تنگ تھے اور پھر انکو اپنا آپ بچانے کے لیے آلائم کو قربان کرنے کا کہا گیا اور انہوں نے اسکے نازک دل کی پرواہ کیے بنا پھینک دیا اس جلتے دوزخ میں یہ سوچے بنا کہ وہ کل کو دوسری دنیا میں جب خود سے کی زیادتی کا حساب مانگے گا تو یہ کیا جواب دیں گے۔۔ہاں ٹھیک کہا آپ نے ہاشم جابر مغدام۔یہ بتائیں اب میرے ساتھ کیا کرنا ہے؟میں بھی آپکے اور آپکی پری کے بیچ آگیا ہوں"

حاتب کا اک اک لفظ اسکے اپنے وجود کو کھا رہا تھا تو ان تینوں پر کیسی قیامت ڈھاتا،پری منہ پر ہاتھ رکھے سسک اٹھیں،جبکہ عمائمہ کا دھیان تو حاتب سے ہٹ ہی نہیں رہا تھا،اس لڑکی نے زندگی میں بہت تکلیف جھیلی تھی پر آج جو درد حاتب کی آنکھوں میں تھا اسکے آگے اپنا ہر درد معمولی لگ رہا تھا۔

ہاشم کی آنکھیں انگارے میں بدل گئیں، آج وہ سچے ہو کر بھی جھوٹے پڑنے والے تھے کیونکہ دل دکھانے والوں کی کسی بات پر دل آمادہ نہیں ہوتا، چھوڑ دیتا ہے اسے۔

"بھاڑ میں جاو سب"

وہ دامن چھڑوا کر بھاگنے لگے پر حاتب نے انکو دونوں بازووں سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کیا، زندگی میں پہلی بار وہ حاتب کو دیکھ کر کانپ گئے۔

"زندگی میں سب سے زیادہ میں الائم سے پیار کرتا تھا، پتا کیوں۔ اس نے گیارہ سال تک میری زندگی میں سکون رائج رکھا۔ میرے بچپن کو خوبصورت میرے بھائی نے بنایا ورنہ آپ دو پر ہوتا تو مجھ جیسا پوزیسو بچہ بند کمرے میں بستر کے نیچے چھپ کر ہی مر جاتا جسکے ماں باپ کو ایک دوسرے سے ہی فرصت نہ تھی، اس بستر کے نیچے چھپے روتے بھائی کی وہ ماں بھی بنا اور باپ بھی۔ مجھے صرف ماں باپ نہیں چاہیے تھے، توجہ بھی چاہیے تھی۔ ممی

کو آلائم کے سوا کوئی نہیں دیکھائی دیتا تھا، اور آپکو اپنے کام کے۔ تبھی میں اور سہانہ زندہ ہی آلائم کے سہارے تھے، ہم دونوں آلائم سے تھوڑے جلتے تھے کیونکہ وہ ممی کا لاڈلہ تھا لیکن باخدا اس بھائی نے مجھ سے بڑا ہو کر تو میرا بڑا بن کر دیکھایا لیکن سہانہ سے چھوٹا ہو کر بھی اسے اس جلن سے بہت پیار سے نکالا۔ مجھ میں اور سہانہ میں بہت برائیاں ہیں کیونکہ وہ اپنی عادت ڈال کر کچی عمر میں ہی ہم سے کھو گیا اور یہ برائیاں ہم سے نکالنے کی اسے مہلت نہ ملی لیکن ہم دونوں کے دل ظالموں کے دل سے ہر طرح مختلف بنا گیا، سہانہ پاگل ہو گئی اور میں کیا جا رہا ہوں۔ کوئی آلائم کو بتائے اسکی آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا حال کیا جا رہا ہے۔

آپ مجھے سزا دیں ہاشم مغدام، بنا سزا کے مجھے اتنی بکواس سوٹ نہیں کرے گی۔"

پری حاتب کے ہر شکوے پر روئیں کیونکہ وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا تھا، یہ سچ تھا پری کو ہاشم خود سے دور ہونے کی اجازت ہی نہیں دیتے تھے، لیکن آلائم

پری کی مجبوری سمجھتا تھا تبھی انکو پیارا تھا لیکن سہانہ جذباتی تھی تو حاتب بے حد پاگل۔

آج اس ماں کو اپنا وہ بچہ شدت سے یاد آرہا تھا، دل چاہا کہیں سے آجائے اور اس میس کو سمیٹ دے۔

"تمہیں سزا وہ دے گی جسکا نقصان کیا ہے۔ عمائمہ"

وہ ایک بار پھر غرائے، اب کی بار عمائمہ کی سسکی ابھری تو حاتب نے گھبرا کر جب پیچھے دیکھا وہ گہرے سانس بھرتی لڑکھڑائی، مزید اس میں سکت نہ رہی اور حاتب نے جب اس کو اپنے حصار میں بھرا تو وہ اسکی بازوؤں میں جھول گئی۔

پری کی تو جان نکل گئی جبکہ خود ہاشم جیسے ہوش میں آئے، چہرے پر تکلیف چھائی۔

"ع۔۔ عمائمہ"

حاتب نے اسے اٹھا کر کاوچ پر لٹاتے اسکے پاس ہی بیٹھے ہاتھ چوما، وہ اکھڑے سانس لیے رو رہی تھی۔

"پری۔ جائیں"

حاتب کی آوازیوں تھی جیسے کسی قبر سے آئی ہو، پری نے نفی میں رو کر منت کی۔

"ن۔۔ نہیں حاتب۔۔۔"

ماں کی تڑپ اسے بہت عزیز تھی پر یہ لڑکی اسکی زندگی کی واحد سبیل تھی، حاتب کی آنکھیں ہنوز درد میں تھیں۔

"پری جائیں۔ اسے کچھ ہو گیا میں مر جاوں گا۔۔۔ اور میرے مرنے سے انکو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ پلیز"

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب نے اپنا یہ اصول بھی آج ضبط کے نا جانے کس مقام پر جا کر توڑ دیا، پری نے اک درد سے لبریز نگاہ ہاشم پر ڈالی جنکی شرمندگی سے آنکھیں جھک گئیں۔

"ڈا۔۔کٹر کو۔۔۔"

پری کی سرگوشی دبی۔

"میں کافی ہوں اسکے لیے۔یہاں سے جائیں ابھی دونوں۔میں آپکی اس شخص سے حفاظت نہیں کر سکتا مزید۔آئی ایم سوری۔خود تک میں سب تباہی سہہ سکتا ہوں۔اس کے لیے نہیں۔رحم کھائیں آپ دونوں مجھ پر۔پلیز لیو"

حاتب نے بہت بے بسی سے درخواست کی، پری مرے مرے قدموں سے ہاشم سے پہلے نکل گئیں پریوں تھیں جیسے انکی روح انکے بچے کے پاس رہ گئی ہو، اس وقت ہاشم کو بھی لگا جیسے انکے ہاتھوں کچھ بڑا ظلم ہو گیا۔

حاتب سے بولنا مشکل تھا، پری کا چپ چاپ چلے جانا اسے ضبط کے آخری مقام پر لے گیا، وہ عمائمہ کی بند آنکھیں تکتا خود کو مزید سنبھال نہ سکا، اس کی آنکھ سے چند آنسو ٹوٹے تھے، کیونکہ اندر سب کچھ ٹوٹ گیا تھا۔

"ک۔۔کچھ ب۔بھی ہو جائے۔۔۔م۔۔میں نہیں چھوڑوں گی آپکو۔ا۔۔اللہ کو کہوں گی آپکے حصے کی سزا مجھے دے دیں۔حاتب۔۔۔۔۔"

کچھ لمحے سر کے تو وہ دل سنبھلنے پر اپنی درد کرتی آنکھیں کھول کر جب حاتب کے جھکے سر کو چھوتی اسکے بالوں کو سہلاتی یہ جملہ بولی تو اپنی بھیگی آنکھیں چھپانے کو وہ گردن موڑ گیا۔

"اگر آ۔۔آپ روئے۔۔۔مجھے کچھ ہو جائے گا"

وہ اٹھنے لگی تو حاتب نے اسے موڑے چہرے سے ہی اٹھنے میں مدد کرتے اپنے آہستگی سے سینے میں چھپا لیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"تم ٹھیک ہو؟"

گلے لگائے ہی بس یہ تین لفظ اسکے حلق سے نکلے۔

"میں صرف آپکے پاس ٹھیک ہوں۔ وہ بہت ظالم ہیں آپکے بابا۔ پریشان نہ ہوں۔ اللہ ظالموں کا ساتھ نہیں دیتا حاتب۔ آپکے دل کی ہر تکلیف اب بس ختم ہونے والی ہے۔ مجھے دیکھائی دے رہا ہے وہ وقت جب آپ سے زیادہ اس دنیا میں کوئی بھی مسرور نہ ہو گا"

وہ ابھی تک بہت ڈاون تھی پر اسکی تسلیاں، اسکا حاتب کے لیے اتنا پازیٹو ہونا بھی تو اس شخص کے جسم کو نوچ رہا تھا، وہ عمائمہ کو سچ پتا چلنے سے اب پہلے سے زیادہ خوفزدہ تھا۔

اپنی سزا پر اسے اعتراض نہ تھا لیکن اگر اسکی آزمائش عمائمہ کے معاملے میں لی جاتی تو حاتب کسی کو زندہ نہ ملنے والا تھا۔

"اس وقت جب تم مجھ پر بند آنکھوں یقین کر رہی ہو، یہ مجھے دنیا کا مسرور شخص بنا رہا ہے عمائمہ"

وہ اب کی بار نہ چھپا، اس نے اپنی بھیگی آنکھیں عمائمہ پر ڈالے بتایا۔

"مسرور لوگوں کی آنکھیں اتنے درد میں نہیں ہوتیں۔ پلیز میں آپکو تکلیف میں برداشت نہیں کر سکتی حاتب۔ میری دنیا دہل گئی ہے، آپکے درد پر۔ مجھے دے دیں سارے۔ میں آپکی مسکراتی آنکھوں کے سبب جیتی ہوں آپ جانتے ہیں۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ آپ پر میں اپنا خون بھی معاف کرتی ہوں۔ اس لیے کچھ مت سوچیں۔ آپ مجھ سے کچھ بھی چھین لیں اف نہیں کروں گی۔ پر خود کو مجھ سے نہیں چھیننا پلیز۔ میرا آپ جتنا اپنا کوئی نہیں"

وہ اپنے ہاتھوں میں حاتب کا چہرہ بھرے اسکے روح تک اترے درد کا مرہم بن رہی تھی اور وہ بس بولتی سنہری آنکھیں اس پر ڈالے تک رہا تھا۔

"نہیں چھینوں گا۔ایسے دوبارہ مت لڑکھڑانا عمائمہ۔ورنہ میں سر اٹھا کر دنیا کو دیکھ نہیں پاوں گا"

حاتب کا حلق شدید درد میں تھا یہ اسکے بولنے سے وہ محسوس کر سکتی تھی، جب درد سے حلق گھٹ رہا ہو تو لفظ کہنے دور، سوچنے بھی دوبھر ہوتے ہیں۔

"آپکے اٹھے سر کی خیر ہو۔ کبھی نہ جھکے یہ۔ آپکے لیے اللہ سے اتنی دعائیں کروں گی کہ وہ آپ پر اک قتل معاف کر دے گا، ضد لگالوں گی اس سے کہ مجھے یہ چاہیے۔ آئی پرامس۔"

حاتب اسکے اتنے پیار پر نڈھال تھا، حلق میں دباو بڑھا تو اس نے جلدی سے عمائمہ کو اپنے سینے لگا کر اپنے اندر کے طوفان کو برپا ہونے سے روکا۔

"ع۔۔عمائمہ۔اس وقت میرا دل جہنم بنا ہوا ہے۔تم میرے پاس نہ ہوتی تو یہ پھٹ جاتا۔اسکی آگ مجھے جلا دیتی۔پلیز سٹے وڈمی۔"

وہ اسکی خوفزدہ سی گزارش پر بازو اسکے اطراف لپیٹ گئی۔

"ساتھ ہوں۔میں آپکو کبھی نہیں چھوڑوں گی۔"

بس یہ اک جملہ اس شخص کو بہت سے درد سے دور لے گیا۔

وہ روبرو ہوا، سنبھل چکا تھا، آنکھوں کی ہلکی ہلکی سنہری مٹھاس لوٹ آئی۔

"میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں عمائمہ"

حاتب کی طرف سے یہ اظہار عمائمہ کو پھول بنا گیا، وہ اتنی آسانی سے محبت کا اظہار کرنے والی شے نہیں تھا۔

"آپ نے پہلی بار کہا"

وہ درد کے باوجود ایسے الفت خیز احساس پر چہکی۔

"تم نے مجبور کیا۔"

سادگی سے ہتھیار ڈالے گئے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"میں بھی آپ سے بہت پیار کرتی ہوں۔ آپ میری کل دولت ہیں"

اول جملہ پیار سے کہتی اختتام تک عمائمہ کی آواز بھیگ گئی تو اس سے پہلے وہ روتی، حاتب نے اسے بازووں میں بھر کر اٹھالیا، وہ روتی ہوئی اسکی گردن میں بازو لپیٹ کر قریب ہوئی۔

"کھانا کھاو گی؟"

وہ لاڈ سے بولا، میز ویسی ہی کھانوں سے سجی حاتب کو دکھی کر گئی۔

"نو"

عمائمہ نے نفی میں سر ہلایا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"مجھے کھاو گی؟"

حاتب نے اپنی اور اسکی تکلیف زرا ثریر ہوتے دور کرنی چاہی۔

"جی"

فوری آنکھیں ڈبڈباتے سر ہلایا۔

"آپکا حکم سر آنکھوں پر مسیز حاتب مغدام پر مجھ جیسی چیز اپنے رسک پر کھایئے گا۔"

وہ اسے اٹھائے یونہی غموں اور اذیتوں کو دھول چٹائے کمرے کا رخ کر گیا اور عمائمہ اسکے سوا تا عمر کچھ اور نہیں چاہتی تھی، اس قدر پیار کرنے لگی تھی اس دل کے خوبصورت حاتب مغدام سے جسے خود سے زیادہ اپنوں کے دکھ مارتے تھے۔

..._____...

سئیرا، ایف پی کے لیے نکل چکی تھی جبکہ پارس کی کنڈیشن بھی رات تک اتنی سٹیبل ہو گئی کہ آکسیجن ماسک بھی اتر گیا اور سیریس ٹریٹمنٹ بھی روک دیا گیا، روشانے نے عشاء ادا کیے خاص پارس کی تکلیف میں کمی کی دعا کی، چینج بھی کیا اور بال میسی سے باندھے، سادھ سی کرتی شلوار میں سر پر

ڈھیلا سا اسکارف لیے وہ جب واپس میڈیکل ایریا آئی تو پارس کے ہوش میں آنے کی خبر نے اسکا اپنے اللہ سے ناطہ اور مضبوط کیا کیونکہ ابھی روشانے صبر نہیں کر سکتی تو اللہ نے اسکا پارس اسے لوٹا دیا۔

وہ جلدی سے پانی کی ایک بوتل اور روم کے باہر پڑے ٹیبل پر رکھے واس میں لگا فریش وائیٹ فلاور نکال کر اچکتی روم کی طرف پہنچی اور ڈاکٹر کو دیکھتے ہی بوتل چھپالی کیونکہ اسے ڈر تھا پھر سے پارس کو پانی دینے سے منع نہ کر دیا جائے، دروازہ کھولا ہی کہ پارس کو نیم دراز سینے پر ہاتھ رکھ کر پر سکون لیٹا دیکھے روشانے کے سارے کھوئے رنگ لوٹے، روشانے پھول والے ہاتھ سے اپنے دل کو تھامے اندر داخل ہوئی اور بڑی مشکل سے پارس تک فاصلہ سمیٹا۔

"سنیں! آپ کے لیے پھول آیا ہے"

روشانے نے پھول کی کھلی ہوئی پتیاں پارس کی گال سے لگائیں، پارس کی بند آنکھیں روشانے کی خوشبو پر فوراً کھلیں، دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا، وہ اسکے ہاتھ سے پھول لے کر مسکرایا۔

وہ پارس کا ہاتھ تھامے اسکے پاس ہی بیٹھی، ڈاکٹر نے زرا اسے تکیے سے ٹھیک لگوائی تھی کیونکہ پارس کو بیک میں مسلسل لیٹے ہونے کے سبب اچانک پین شروع ہو گیا تھا، پارس نے گہرا سانس روشانے کی خوشبو میں بھرا، اسکی ہتھیلی پکڑ کر اپنے چہرے سے لگائی، وہ لڑکی پارس کے یوں کرنے پر جان نثاری سے اس پر جھکی اور سر چوما۔

"یہ پھول میری ساری بہار اپنے اندر چھپا کر پھرتا ہے۔"

وہ ٹھیک سے سانس لیے رومانوی لہجے میں بولا پر روشانے کا دل ابھی بھی مرکز سے ہلا تھا۔

"درد ہے؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

اچانک سے پارس کی آنکھیں تکتے تسلی چاہی پر وہ دے نہ سکا کیونکہ پورا آدھا وجود درد میں محسوس ہو رہا تھا۔

"کم ہے اب۔ گلا سوکھ رہا ہے میرا"

پارس نے اپنی گردن مسلتے بے چین ہو کر بتایا تو وہ جلدی سے بغل میں چھپائی چھوٹی سی پانی کی بوتل نکال کر شریر مسکرائی۔

"پیکابو! میں آگیا ہوں۔ میرا نام ایچ ٹو او ہے اور میں پارس عیسی مغلانی کے ان بڑے بڑے لپس کو چومتا ہوا، منہ میں قلابازیاں کھاتا انکے حلق کی ڈرائے نس کی ایسی کی تیسی کرے انکے ٹمی میں چھلانگ مارنے کے لیے تیار ہوں"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

روشانے کی پانی کو لے کر ایسی شریر ڈرامائی چہک پر پارس درد کے باوجود ہنس پڑا، گویا وہ پانی نہیں کوئی قاتل حسینہ ہو جو پارس کی عزت لوٹنے آگئی ہے، وہ ہنسا تو خود روشانے کی شرارت میں کرب گھلا، وہ اسے تاعمر یونہی ہنستا دیکھنے

کی طلب گار تھی پر اب مشکل لگ رہا تھا۔وہ اسکے ہونٹوں کی مسکراہٹ اور نیلی آنکھوں کی چمک پر مر مٹی۔

"تم کیا چیز ہو روشانے؟"

ہنسی روکے وہ جب بولا تو روشانے نے بوتل کیپ کھولتے بہت احتیاط سے پارس کے ہونٹوں سے بوتل لگائی،پارس نے بس دو گھونٹ بھرے۔

"آپکی ہی چیز ہے یہ۔اور چیز بڑی ہے مست مست"

پھر سے آنکھ مارے بوتل واپس بند کرے سائیڈ ٹیبل رکھی،اور انگوٹھے کی پور سے اسکے لپس ڈرائے کیے۔

"کم ہیئر"

پارس نے بازو حصار کر اسکے اپنے سینے سے لگایا اور گلے لگنے کی دیر تھی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی،یہاں تک کہ پارس کے سلامت کندھے میں دبتی

روشانے کی ہچکیاں پارس کا سینہ کاٹ رہی تھیں۔وہ زندگی میں کبھی کسی کے لیے اتنا نہیں ڈری تھی، بابا کے لیے بھی نہیں جتنی اس شخص کے لیے۔

"ششش! سی آئی ایم اوکے۔اک کندھا زخمی ہے بس"

اسکی پشت تھپکتے حوصلہ دیا پر یہ بھی جانتا تھا وہ یہ آنسو نہ بہاتی تو گھٹ جاتی، مر جاتی۔

"روشانے بس ناں۔میں ٹھیک ہوں۔"

کسی طرح اسکے آنسو نہ تھمے، جانے کس کس تکلیف کے احساس نے روشانے کے ضبط کا شیرازہ بکھیرا تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ہمیشہ ٹ۔ٹھیک رہیں"

وہ روبرو ہوئی اور پارس کا چہرہ ہاتھوں میں پھرے اسکے ماتھے کو چوما۔

"ڈونٹ ڈو دس"

ہاتھ بڑھا کر پارس نے اسکے چہرے کو چھوا، آنسو پونچھے جو انہی لکیروں پر بے قابو ہو کر اور ٹپک رہے تھے۔

"پ۔۔پارس آپکو میری بھی زندگی لگ جائے۔ آپ پر آئی تکلیف مجھے یہ احساس دلاتی ہے کہ لمحہ بہ لمحہ میں آپ کی محبت میں پوری کی پوری گرفتار ہو رہی ہوں۔ میں بہت ڈر گئی تھی۔ ویسے تو مجھے پتا تھا میرے ہوتے آپکو کچھ نہیں ہو گا کیونکہ میں بہت اچھی محافظ ہوں پھر بھی خوف آیا مجھے
پارس۔ آپکی ویسی بند آنکھوں سے جو میری پکاروں پر نہیں کھل سکیں۔ اور آپکی وہ مسکراہٹ! پتا ہے کیسی تھی جب کسی کی دنیا ساری ختم ہو جائے اور اس کو کہا جائے مسکراو، اور وہ اپنے اجڑے منظروں کو دیکھ کر فرمابرداری سے مسکرائے۔"

وہ امید میں تھا کہ روشانے خود کو الزام دے کر تکلیف دے گی پر اسے اتنے حوصلے میں دیکھ کر پارس کو الوہی مسرت کے احساس نے چھوا۔

"تم اتنی بہادر میرے معاملے میں کیسے ہو گئی؟"

پارس کی دلچسپی پر وہ اترائی۔

"کان میں بتاوں؟"

وہ اسکے چہرے پر جھکی اور پارس کے سر ہلانے پر اسکے کان کے قریب ہونٹ لے جائے چہرہ روکا۔

"میں پیدا ہی بہادر ہوئی تھی"

اپنی ذات کی رعنائیوں سمیت وہ ہنوز ایسا مسکرائی کہ پارس کے دل کو قرار آیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"غلط۔مجھے لگتا ہے آبیل آیا تھا"

پارس کے بوجھنے پر وہ آزردہ ہوئی، آخر ایسی جرت آبیل کے سوا کس میں تھی۔

"آپکو کیسے پتا چلا؟"

روشانے کی زخمی مسکراہٹ، حیرت سے لبریز تھی۔

"اسے عادت ہے میرے زخم بھرنے اور راستے صاف کرنے کی۔ کچھ ایسا ویسا تو نہیں کہا اس نے؟"

پارس نے آخری سوال زرا گھبرا کر پوچھا۔

"نہیں بس حوصلہ دیا کہ آپکو کچھ نہیں ہو گا۔ اور میرا دل چاہا ان پر یقین کروں۔"

وہ پھر سے جھک کر اسکا سر چومے پیچھے ہوئی، پارس نے اسکا یہ دوسری بار سر چومنا شدت سے فیل کیا۔

"تم نے پہلی بار میرا سر چوما وہ بھی دو بار، کیا ہوا۔ تم تو زیادہ فار ہیڈ کس کرتی ہو؟ مشکوک ہے یہ چیز"

پارس کی باریک بینی پر کون نہ لٹ جائے، وہ واپس جھک کر اسکے ماتھے سے بال ہٹائے کتنی دیر اسکی پیشانی چومتی رہی، پارس کو بے حد راحت محسوس ہو رہی تھی۔

"فار ہیڈ ہیڈ کس ایڈوریشن (adoration) اور ایفیکشن (affection) کی علامت ہے، لیکن ہیڈ کس سے ہم دوسرے کو کمفرٹ ڈونیٹ کرتے ہیں۔ اپنا سکون بانٹتے ہیں"

وہ رسان سے دونوں کا فرق سمجھانے لگی، پارس نے اسکی ہتھیلی واپس پکڑ کر چومی۔

"یو آر سو کائنڈ"

وہ مہکتا مسکرائی۔

"یس آئی ایم۔ لیکن میرا پیار ہر چیز سے بڑا ہے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ جھکی اور اس سے پہلے پارس کے ہونٹوں پر پیار کرتی،ڈور پر ہوتی دستک پر پارس نے چہرہ موڑا تو روشانے بھی جلدی سے بلش رخسار سنبھالتی سیدھی ہوئے اٹھی۔

"یس"

روشانے کی اجازت پر رہبر اندر جھانکی۔

"بات سنیں میم"

رہبر کی تمہید پر وہ باہر نکلی جہاں رہبر نے جب سئیر اکا بتایا تو روشانے کے تن بدن میں آگ لگی۔

"تم چلو میں آتی ہوں"

روشانے اسے بھیجے واپس آئی تو پارس بھی اس طرح رہبر کے بلانے پر فکر مند تھا۔

Zubiaweiszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"اب آپ آرام کریں۔میں آپ سے صبح ملتی ہوں۔ آپکی وہ معشوقہ آئی ہے۔زرا اسے بتانے دیں کہ کہاں آنے کی غلطی کی اس نے۔مجھے مس مت کیجئے گا۔ مکمل ریسٹ اور لمبی اچھی سی نیند لیں۔ تاکہ صبح سئیر اکا یاقوت کے ہاتھوں بنا بھرتا دیکھنے کے لیے بلکل تروتازہ ہوں۔میں آپکے پاس ہوں ہمیشہ۔ آپ میری جان ہیں"

روشانے نے پاس بیٹھے تفصیل کے ساتھ تاکیدوں کا بنڈل بھی تھمایا، پارس کی شرارت لوٹی۔

"سئیر اکا جتنا بھرتا بنانا ہے بنالینا لیکن اسے کل چھوڑ دینا۔اسمال کیا پلین کر رہا ہے ابھی یہ ہمارے لیے اہم ہے۔اس چپ کا اسمال کے آس پاس ہونا اہم ہے"

پارس کو اس وقت بھی اپنے سوا ہر چیز کی فکر تھی جبکہ روشانے کو یہ ہر گز قبول نہ تھا۔

"ڈونٹ اینگری می مسٹر۔ جسٹ ریلکس۔ آپ کو شکائیت کا موقع نہیں دوں گی۔ سو جائیں۔ شیر کے اک دن کا آرام، گیدڑوں کے اگلے کئی دن بے آرام کرتا ہے۔ گڈ نائیٹ"

روشانے نے اسکے ہونٹوں کے قریب پیار کرتے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرا، پر خود کو جب ان نیلی آنکھوں کے حصار میں طلب کی طرح دیکھا تو پھر جھک کر پارس کو اسکی مرضی کا میسر آئی، وہ سہی معنوں میں روشانے کی سانسیں، اسکے ہونٹوں کی خوشبو، اسکا زائقہ محسوس کرے چین پا گیا۔

"ابھی بھی رومینس کی شدت میں کمی نہیں آئی۔ یا اللہ مجھے صبر دے"

یہ سچ تھا وہ ایسی قربت کے بعد پارس کو کچھ لمحے دیکھنا مشکل جانتی تھی اور وہ کمزور نہیں یہی باور کروائے اٹھی اور بھاگ گئی لیکن پارس کو اسکی نیند کی وجوہات ضرور دے گئی۔

روشانے کو بیورو میں آتا دیکھتے ہی سئیرا جو کرسی پر بیٹھی تھی، اٹھی اور پوری ہمت دیکھاتی روشانے کے پاس جا رکی۔

"پارس کیسا ہے؟"

سئیرا کی تڑپ پر جو آگ روشانے کو لگی وہ بیورو میں موجود ہر فرد نے دیکھی۔

"تمہاری زبان کاٹ دوں گی اگر تم نے اس سے انکا نام لیا۔ میرے ہیں وہ، انکا نام اس طرح لینے کی جس میں جرت ہوئی وہ میرے ہاتھوں مرے گی۔ اگر تمہیں اپنی زندگی عزیز ہے تو جس منہ کو اٹھا کر آگئی ہو اسی سمیت دفع ہو جاو"

وہ اس قدر اونچا چلائی کہ سئیرا تک میں سنسنی سی سرائیت کی۔

"تم میرے دل سے اسکی محبت نوچ سکتی ہو؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

سئیرا اس وقت یاقوت سے کھیلنے میں انٹرسٹڈ تھی۔

"ہاں تمہارے سینے سے دل بھی نوچ سکتی ہوں۔"

روشانے کی آنکھوں کی بے خوفی کسی کو بھی لرزا سکتی تھی، سئیرا جیکب کے اندر انتقام اور ہوس کی آگ آج اک دہکتے آلاو کے سنگ اور بھڑک گئی۔

"میں بہت جلد پارس کو تم سے چھین لوں گی۔ تمہیں اس آگ میں جلاوں گی جس میں اس تھپڑ اور تضحیک سے میں جلی۔ یہاں پارس کے لیے اسمال نے دعائیں بھیجی تھیں۔ وہی دینے آگئی۔ چلتی ہوں"

سئیرا نے یاقوت کو چھیڑا تھا، پارس کی محافظ تو یہ سہہ لیتی لیکن یہ جو پرسنل اٹیک کیا اب پر سئیرا کو گردن سے دبوچے روشانے نے پلٹایا۔

"چل کر تم خود آئی ہو۔ واپس تمہیں میرے لوگ کل اٹھا کر چھوڑیں گے۔ زحمت نہ ہو تمہیں"

روشانے کی سلگتی سرگوشی پر سئیرا نے جب اپنی گردن چھڑوائی تو روشانے نے دوسرے سے سئیرا کے بال نوچے۔

"میں روشانے پارس! پارس کی بیوی تمہیں کل تک اس لائق ہی نہیں چھوڑوں گی کہ تم کبھی دوبارہ اپنی اس گندی زبان سے انکو پکار سکو۔"

سئیرا کی آنکھوں کے آگے موت ناچی، وہ اسے جتنا خطرناک سمجھ کر آئی تھی، روشانے اس سے کئی گنا بڑھ کر تھی اور اب روشانے اسکے ساتھ کیا کرنے والی ہے یہ سئیرا کو بھی تب پتا چلتا جب روشانے کی سزا ہضم کر لیتی۔

خدا خیر کرے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ اسکے کندھے پر سر رکھے ہی سو گئی، آہل نے بھی کافی دیر تلک اسکی مدھم مدھم سانس لینے کی آواز پر اسکا ہاتھ ہر اینگل سے اپنے ہاتھ میں لے کر تاڑ

لیا تھا، کبھی اسکی ہتھیلی کو دباتا، کبھی انگلیوں میں انگلیوں کو جکڑتا، اور یہ بچگانہ اور دیوانہ پن اسے مسرور کر رہا تھا۔

"اف۔۔خود تو سو گئی۔میری ہارٹ بیٹ کے پیچھے ڈاگیز لگا گئی۔بڑھتی ہی جا رہی ہے۔"

وہ شیز اکے سر کا کندھے پر ہونا جب جذبات پر بھاری محسوس کرنے لگا تو اسے یہاں سے کمرے میں منتقل کرنے کی نیت سے با آسانی اپنی بازووں میں اٹھایا، یہ کر کے فتحمندانہ سی جو لہر وجود میں سرائیت کی اسکا نعم البدل نہ تھا۔

روم کے کھلے ڈور سے اندر داخل ہوئے آہل نے شیز اکا سر پہلے تکیے پر رکھ کر بازو نکالی پھر اسکے نیچے دوسرے ہاتھ کو نکالتا اسے لٹائے واپس اٹھا، کاوچ پر اک نگاہ ڈالی پر پھر دل نہ مانا تو سلیپرز اتارے اسکے ساتھ ہی آ کر لیٹا، وہ گہری نیند میں تھی۔

آہل نے اسکی طرف کروٹ لی اور ہاتھ بڑھا کر اپنی خوش بختی کو چھوا، وہ اسکے چہرے کے اک اک نقش کو آنکھوں میں بسا رہا تھا، ازبر کر رہا تھا۔

انگلیوں کی پوریں اسکے رخسار، گردن پھر کن پٹی تک واپس لائیں، اس پیچ آہل کو کتنی خوشی محسوس ہو رہی تھی یہ اسکے چہرے سے چھلک رہا تھا۔

"روشانے آپا کو تھینکیو تو کہا ہی نہیں۔ اف آہل کس قدر بے فیض ہے۔ کال کرتا ہوں"

آہل نے جلدی سے فون جیب سے نکالا اور احتیاط سے شیز اکے پہلو سے اٹھ بیٹھا۔

آہل نے دو تین بار کال کی پر روشانے کا فون سوئچ آف ملا۔

"سو گئی ہوں گی۔ کل مسٹ کروں گا"

SMNORWA MIRZA NOVELS
WWW.SMNORWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

آہل نے مایوس ہو کر فون سائیڈ رکھا اور واپس تکیے پر گرا، گردن موڑی تو وہ پھر آنکھوں میں آبسی، دل میں بغاوت کا خیال سر چڑھا، وہ جلدی سے شیزا کے چہرے تک قریب سرکتے جھکا مگر اسکے ہونٹوں پر نگاہ ڈالتے کچھ سوچ کر لب بھینچ لیے۔

"نو آہل۔ نو چیٹنگ۔۔۔۔ سو جاو بیٹا پہلو میں یہی سمجھو شیزا کا بس سٹیچو پڑا ہے"

آہل نے خود کو منع کیا اور کروٹ بدل کر تکیہ منہ پر دبا لیا، تب جا کر نیند آسکی۔

صبح فجر کے بعد جب شیزا کا فون سائیڈ میز پر پڑا رنگ کیا تو وہ آہل سے تکیے کی طرح لپٹی، پھر دوسری طرف ہو کر آلارم بند کیا، اور جب واپس تکیے سے لپیٹنے لگی تو آنکھیں کھلیں، آہل صاحب منہ تکیے میں دبائے سیدھے لام لیٹ تھے، وہ جیسے ایک بازو نیچے لٹکا کر کنارے پر سویا تھا، شیزا کو پیار تو آیا فکر بھی

ہوئی، جلدی سے دوسری طرف سے اتری اور آہل کے پاس آکر اسکی بیڈ کی حدود سے باہر نکلی بازو پکڑ کر اسکے سینے پر جمائی اور وہیں اسکی کمر والی سائیڈ موجود زرا جگہ پر ٹکی۔

تکیہ اسکے منہ سے ہٹا کر سائیڈ کیا، شیز اکی صبح اسے دیکھ کر اور پیاری ہوئی۔

"آپکا میرے پاس ہونا بہت خوبصورت ہے آہل۔ آپ بہت معصوم ہیں"

وہ جھکی اور پھر سے آہل کی دائیں بند آنکھ پر پیار کیا، یہ کر کے اسکے اتنا اچھا لگا کہ اس نے دوسری آنکھ بھی چومی، آہل کا اسکے سینے پر پڑا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر انگلیوں کی پشت کی جانب چوما۔

"ک۔۔ کون ہو تم یار۔ کیوں مجھے کسیز کر رہی ہو۔ آئی ایم بکڈ ناو۔ میں اب شیز اکا ہوں۔ سٹے آوئے فرام می"

ایک آنکھ کھولے سرسری سا نیند میں ہی بڑبڑا کر شیز اکی جان نکال گیا، جلدی سے ڈر کر وہ اٹھ بیٹھی۔

وہ سچ میں سو رہا ہے یا نہیں یہ دیکھنے کو وہ خوفزدہ سی جب بالوں کو گول مول سمیٹ کر اس کے چہرے پر جائزہ لینے کو جھکی تو آہل نے جب جھٹ سے آنکھیں کھولیں، شیزا کی چیخ نکلتے نکلتے بچی، منہ پر ہاتھ رکھے وہ یوں تھی جیسے آہل نہیں کوئی جن دیکھ لیا ہو جبکہ وہ شرارتی لڑکا نیند و خمار میں ڈوبا شیزا کے تاثرات دیکھے بے دم ہنس رہا تھا۔

"کتنے جھوٹے ہیں۔ایکٹنگ کے بادشاہ۔رکیں زرا"

وہیں تکیہ جو شیزا نے پیچھے کیا، اٹھانے کو جب آہل کی طرف جھکی، تکیہ لینا بھول گئی، وہ جلدی سے اٹھا اور شیزا کی کمر میں بازو حائل کرے اپنے پہلو میں لا بٹھایا، وہ ہنسنا بھول گیا اور شیزا اسے ڈانٹنا۔

"آئی لو یو شیزا"

بے حد محبت سے اس نے ششدر شیزا کی ملائم گال چومی، شیزا کی پلکیں آنکھوں پر اس بے حد پیار بھرے لمس پر پردہ بنیں۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"جواب آپکے پھپھا جی دیں گے شیز اصاحبہ؟"

وہ جو دل کو سنبھال رہی تھی، آہل کی بے صبری پر اسے جواباً خونخوار گھوری۔

"انسان میں صبر ہونا چاہیے"

وہ برا مناگئی، سارے مومنٹ کو آہل نے پھپھالا کر سپائل کر دیا تھا، حالانکہ وہ جواب دینے والی تھی۔

"نہیں ہے۔ رات خود سو گئی اور مجھے صابر بننے کی ٹریننگ پر چھوڑ دیا۔"

وہ رات سے تپا تھا جیسے، شیز اکی آنکھیں مسکرائیں۔

"میں نے کیا کیا آہل۔"

وہ اداسی سے منمنائی۔

ZUBIIWELTSZONE.COM
SMERWAMIRZANOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"آنسو میرے بہتے ہیں ناں، جب وہ ہم سے کہتے ہیں ناں۔۔۔ دوست بن کہ رہتے ہیں ناں"

آہل کے جواباً گنگنانے پر شیز انے اسکے کاندھے پر ماتھا ٹکا کر ہنسی روکی۔

"اس وقت اللہ کا نام لیں کیا میراثیوں کی طرح گا رہے ہیں۔ اٹھیں میرے ساتھ فجر پڑھیں۔"

وہ جلدی سے مچل اٹھی، آہل نے ہاتھ جکڑا جس سبب وہ واپس بیٹھی اور آہل کے قریب بھی سرک گئی۔

"تم بھی اسی میراثی کی بیوی ہو۔۔ مراثن۔ بائے داوے مجھے میراثی کا مطلب نہیں پتا"

آہل کی نالج میں اضافے کا شیز اکا کوئی موڈ نہیں تھا۔

"شکر ہے۔ چلیں اٹھ جائیں اگر آنکھ کھل گئی۔ اپنے بابا کا اپنے لیے نرم دل مانگ لیں اللہ سے۔"

آہل اسکے جملے پر پھیکا سا مسکرایا۔

"مل جائے گا؟"

وہ بے یقین تھا۔

"کیوں نہیں۔ میں بھی تو مل گئی"

وہ اٹھی اور اپنا کاوچ پر رکھا دوپٹہ اٹھا کر سر پر لیا۔

"اچھا تو میں اگر یہ مانگوں کہ شیز امجھے دوست نہیں بیوی کی طرح مل جائے تو یہ بھی قبول ہو گی"

اس بندے کی اک ہی رٹ پر شیز اہنس دی، پیار آ رہا تھا اس پر۔

"اف آہل، کوئی موقع جانے بھی دیں"

وہ ہاتھ جوڑنے پر آئی تو وہ چھلانگ مار کر اٹھتا مد مقابل آ جما۔

"ناں۔۔۔ایک چھوٹی سی کس تو کر دو۔"

آہل کی فرمائش بلکہ ٹھرک کی لہر پر وہ مسکرائی اور آہل کے گال سے زرا سے ہونٹ جوڑے بھاگ گئی جبکہ آہل نے خود کو کوسنے دیے جو منہ سے یہ چھوٹی سی نکلا تھا، سخت جلا بھنا منہ پھلائے، ناک کے نتھنے پھیلائے وہ اپنی طرف سے غصے میں تھا پر کوئی بھی اسے دیکھتا اتنے کیوٹ غصے پر پیار آ جاتا۔

نماز کے لیے وہ شیزا کے ساتھ ہی جائے نماز پھیلانا چاہتا تھا پر شیزا نے ہاتھ سے پکڑ کر دروازے تک لایا۔

"مسجد میں جا کر پڑھیں، بابا ویٹ کر رہے ہیں"

شیزا کا ہاتھ جھٹکے الٹا وہ اسے دونوں بازوؤں سے پکڑے روک گیا۔

"لیکن مجھے تمہارے ساتھ پڑھنی ہے، تمہیں دیکھ کر دعا مانگنی ہے"

وہ اسکی خواہش کی خوبصورتی پر دل تک مسکرائی۔

"امیجن کر لیجئے گا، جتنے قدم مسجد چل کے جائیں گے اتنی نیکیاں ملیں گی آہل"

وہ قائل کرتے سمجھانے لگی پر وہ ہر گز جانے پر آمادہ نہ تھا۔

"تمہارا چہرہ دیکھنے سے بھی تو ثواب ملے گا"

آہل کے اعتراضات اس کی طرح شیز اپر بھاری تھے تو وہ ہار گئی۔

"آکر دیکھ لیجئے گا آہل"

اک آخری کوشش کی اور وہ مان گیا۔

"اوکے آج لنچ فشی ڈونا کریں گے، تم سے کسی کو ملوانا بھی ہے مجھے۔"

آہل کو شاہ تاج نے آج دنکو انکے فشی ڈونا آنے کا بتایا کہ وہ شیز اکو سچائی بتانے پر آمادہ ہیں، شیز احیران ہوئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"اوکے جیسا آپ کہیں"

وہ فوراسے مان گئی اور آہل کا بس نہ چل رہا تھا اس سے زور سے لپٹ جائے۔

"جارہا ہوں۔ تم مجھے بلکل لفٹ نہیں کرواتی میں کٹی بھی ہو سکتا ہوں۔"

آہل نے دکھی دکھی ہو کر اسکے بازووں سے ہاتھ پکڑے اور جب چھوڑنے لگا تو شیز انے ٹھیک سے اسکی گال پر پیار کیا۔

"میں آپکو خفا ہونے دوں گی کیا؟"

شیز انے مان چھلکاتی نگاہوں سے دیکھا، وہ اترایا پر برہم سا اب بھی تھا۔

"ہنہ۔ مجھے یہ والی نہیں چاہیے"

آہل نے منہ پھاڑ کر کہا، جبکہ شیز انے جلدی سے اسے کمرے سے چلتا کیا اور آہل کا چہرہ دیکھے بنا اندر واپس گھس گئی، چہرہ سرخیاں چھوڑ گیا تھا۔

"اسے کرنی ہی نہیں آتی ہو گی۔ میں خود سیکھا دوں گا آج رات۔۔۔۔۔"

آہل نے شیطانی مسکراہٹ کے سنگ سوچا اور جلدی سے اپنی نیت صاف کی اور بالاج سکندر کے انکے کمرے سے نکلتے ہی سعادت مندی سے ساتھ ہو لیا۔

..._____..

"رات سے تم نے نہ مجھ سے بات کی نہ میری طرف دیکھا پری، تم مجھ پر چیخ لو لیکن اپنی چپ سے میری جان مت نکالو"

پری ساری رات جس اذیت میں تھیں، وہ انکو نڈھال کر گئی، فجر ادا کیے وہ روم سے نکلنے ہی لگیں جب نیند سے اٹھتے ہاشم بیڈ سے اترے انکے سامنے آ رکے، سو تو وہ بھی سکون سے نہ سکے تھے۔

"پریسہ"

پری کے منہ پھیرنے پر ہاشم نے انکا چہرہ ہاتھوں میں بھرا، جبکہ پری نے آنکھیں بند کر لیں لیکن ہاشم کو دیکھنا گوارا نہ کیا۔

"پری۔ پلیز مجھے معاف کر دو۔ میں تمہارا اگنور کرنا برداشت نہیں کر پا رہا۔ آئی رئیلی مس یو"

ہاشم اپنے کیے پر شرمندہ تھے، اس سے پہلے وہ پری کے چہرے پر جھکتے، پری نے انکے دونوں ہاتھ جھٹکے اور دو قدم دور ہوئیں۔

"مجھے کل پتا چلا کہ آلائم کو بورڈنگ کیوں ڈالا آپ نے، حاتب نے جو بھی کہا ہر حرف سچ تھا"

پریسہ کی آنکھوں میں شناسائی کی کوئی رمک نہ تھی الٹا جی بھر کر غصہ تھا۔

"ہاں سچ تھا۔ تم ہر وقت آلائم آلائم کرتی تھی، میں ذہنی اذیت میں تھا کہ میرے ہی سبب تمہیں ملی اولاد مجھ سے عزیز کیسے ہو سکتی ہے۔ اور ویسے بھی وہ بہت شارپ تھا اسے کسی بہترین ادارے میں ڈالنا اسکے لیے فائدہ مند ہوتا۔"

ہاشم کی سفاکیت پر پری کی آنکھیں جو رات سے متورم تھیں، پھر بھیگ گئیں۔

"کہاں ہے وہ فائدہ؟"

پری کا سوال ہاشم کے سینے میں گڑھا۔

"کہاں ہے میرا آلائم؟ آپ نے جب اسے مجھ سے لیا تھا تو کہا تھا اس پر فاتحہ پڑھ لوں۔ میں نے آپکے ہر حکم پر آمین کہا ہاشم۔ میں نے اسے مرا سمجھ لیا، لیکن میرے دل میں اسکی دھڑکن آج بھی اپنے ہونے کا پتا دیتی ہے۔ ماں کی کوکھ سے نکلنے کے بعد بھی اک غائبانہ کنکشن قائم رہتا ہے اسکی اولاد کا تو دنیا کی باتوں میں ماں نہیں آسکتی۔ میرے دل نے اس بات پر کبھی آمین نہیں کہا کہ میرا آلائم مر گیا۔ اس پر بہت مشکل سے صبر کیا میں نے لیکن آپ نے وہی تکلیف کل دوبارہ دی۔ حاتب کی آنکھوں میں کل جو اذیت تھی، میں اسکے لیے آپکو کبھی معاف نہیں کروں گی ہاشم۔ میں نے

آپکی سانس کے ساتھ سانس لی ہمیشہ لیکن آپ میری ہی اولاد کو ہمارے بیچ کی رکاوٹ سمجھتے رہے۔ یہ چار بچے ہی ہیں جنہوں نے ہمارے رشتے کو اتنا مضبوط کیا تھا۔ کل آپ نے بہت سے مان توڑ دیے ہاشم۔ اب آپ پر کوئی مان نہیں کروں گی"

پری کی ناراضگی کی سنگینی سخت تھی، ہاشم نے پھر سے قریب ہوتے انکا چہرہ ہاتھوں میں بھرا۔

"میں آلائم کو لاؤں گا تمہارے پاس۔ میں حاتب سے معافی مانگ لوں گا۔ تم مجھ سے دور مت ہونا، پری میں تمہاری دوری برداشت نہیں کر سکتا"

پری بس پہلا جملہ سن سکیں، آگے تو قوت سماعت سلب ہو گئی تھی۔

"آ۔۔ الائم ہی اب معافی دلوائے گا آپکو میری اور حاتب کی۔ جائیں ابھی لے کر آئیں اسے۔"

پری کو لگا جیسے وہ جھوٹ بول رہے ہیں تبھی چیخ کر اکسانے لگیں، ہاشم کی آنکھیں سرخ پڑنے لگیں۔

"ابھی نہیں لا سکتا"

وہ بے بسی سے بولے، آواز میں سلوٹیں پڑیں۔

"تو پھر ابھی معافی کا لفظ بھی زبان پر مت لائیے گا۔ڈونٹ ٹچ می"

پری نے انکو جھٹکا اور فیصلہ سنائے وہاں سے واک اوٹ کرے کمرے کی حدود پھلانگ گئیں جبکہ ہاشم مغدام شکست خوردہ تاثرات کے سنگ اپنا سر ہاتھوں میں گرائے بیڈ کی پائنتی کی جانب لڑھک گئے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

.._____..

آج کی صبح سہانہ کی زندگی میں بہت سے بدلاو لانے والی تھی، فضا میں یاسیت اور قنوتیت کی انتہا تھی جیسے آج موسموں پر سوگ واجب ہو گیا ہو۔

وہ صبح صبح آبیل کے دیے پتے پر آچکی تھی، دروازے پر موجود گارڈ نے سہانہ سے آبیل کا کارڈ لیا اور کچھ دیر اسے وہیں انتظار کا کہے اندر پہنچا۔

"بابا سرکار۔ آپ سے ملنے سہانہ آئی ہیں"

وہ جو اپنے آفس میں بیٹھے کچھ کام کر رہے تھے، حیرت سے سر اٹھا کر مہمت کی طرف دیکھنے لگے، پھر جب مہمت نے انکے پاس آکر آبیل کا وزٹنگ کارڈ دیکھایا تو انکے چہرے پر درد بھرا تاثر جاگا۔

"ٹھیک ہے قبرستان کی طرف لے آو اسے، آبیل نے بتایا تھا وہ فارس کی قبر پر آئے گی۔ جاو میرے بچے"

وہ دھیما پر سوز بولے تو مہمت سبیل حکم کی تعمیل میں پلٹ گئے، حکمت بابا اٹھے اور اس شہر خموشاں کا رخ کیا جہاں انکا فارس سپرد خاک تھا، انطالیہ میں ابھی بھرپور صبح بھی نہ جاگی تھی، ٹھنڈک کا غلاف منظروں پر لپٹا تھا، سورج کی کوئی کرن گرمائش دینے نہ پہنچی تھی۔

وہ پہلے پہنچ آئے اور فارس کی قبر کو دیکھے دھیما مسکرائے، اسکے کنارے بیٹھ کر قبر کی مٹی کو انسیت سے چھوا۔

"تمہاری گناہ گار آگئی ہے۔ خود تسلی دے دینا کہ معاف کر دیا کیونکہ دنیا ایسے معاملات میں بیچ سے ہٹ جایا کرتی ہے۔ یہ سرزد ہوئے گناہوں کے پچھتاوے بندہ کھا جاتے ہیں فارس"

وہ یوں تھے جیسے وہ فارس کی قبر نہیں، خود فارس ہے، دور پار داخلی گیٹ سے انھیں مہمت سبیل کے ہمراہ سہانہ آتی دیکھائی دی، سیاہ لباس میں سر پر سیاہ اسکارف لیے، سرخ آنکھوں والی۔

وہ اٹھے، وہ پاس آئی تو مہمت پلٹ گیا۔

حکمت بابا نے جب اپنی بازو کھولیں تو سہانہ کی آنکھوں میں تیرتا دکھ، چہرے پر چلا آیا۔

"کیا گلے لگوں؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubina Iqbal Zone.com

وہ حیرانی اور دکھ سے بولی۔

"بابا سمجھو مجھے"

وہ ہنوز بازو پھیلائے بولے تو سہانہ زرا ہچکچاتی ان تک آئی اور جب اپنا سر انکے سینے رکھا تو سچ میں لگا جیسے کسی دھوپ سے چھاوں میں آگئی ہے۔

"فارس نے جاتے ہوئے تمہیں معاف کر دیا تھا، جب تم نے اسکے ساتھ وہ سب کیا۔ میرے کندھے پر سر رکھ کر رویا تھا کہ میں سہانہ کو بیٹی سمجھتا ہوں لیکن اس نے میرے ساتھ یہ کر کے مجھے ہی میری نظروں میں گرا دیا۔ وہ اس سب میں تم سے زیادہ خود کو قصوروار سمجھتا رہا کیونکہ اسکے نزدیک ایسے معاملات میں مرد معصوم ہو کر بھی گناہ گار ہوتا ہے اور عورت گناہ گار ہو کر بھی معصوم۔"

سہانہ کی آنکھیں بھیگیں، فارس کا رونا دل کو کاٹ گیا، وہ روبرو ہوئی تو اسکی غم سے بھری آنکھوں میں شرمندگی کا احساس ہلکورے رہا تھا۔

"مجھے لگتا تھا ہر چاہ میں آئی چیز میری ملکیت ہے، وہ ایک پرفیکٹ انسان تھے۔ انکی ذات کی کشش نے بہکا دیا تھا۔ اب اپنے اس عمل پر شرمندہ ہوں۔ میں بھی انکی موت کی بہت بڑی وجہ ہوں، حاتب کے اندر انکے لیے نفرت کچھ میرے سبب بھری۔"

وہ آج سچ میں بکھری ہوئی تھی، حکمت بابا کو اسکی سچی تڑپ پر خوشی تھی کہ وہ اپنی غلطی سدھار رہی ہے۔

"اس نے تو حاتب کو بھی معاف کر دیا تھا اپنا خون جو بھی بہا۔ حاتب نے اسے شوٹ کیا لیکن فارس گرا پیر پھسلنے کے سبب تھا۔ گولیوں کے زخم بھر گئے تھے پر اسکی زندگی اتنی ہی تھی۔ تو نہ تم ذمہ دار ہو نہ تمہارا بھائی حاتب۔ فارس سلطان نے جب تم دو کو معاف کیا تو اللہ بھی کر چکا ہو گا کیونکہ وہ اپنے حقوق، بندوں کے حقوق سے پہلے بخش دیتا ہے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

سہانہ نے بھیگی آنکھوں سے اس شفیق بزرگ کو دیکھا جنکا اک اک لفظ ڈھارس کی طرح اسکے پھٹے دل کو سی رہا تھا۔

"س۔۔سچ میں۔مجھے اور حاتب دونوں کو اللہ بخش دے گا؟"

وہ تڑپ کر پوچھنے لگی جیسے یہاں اپنے ساتھ ساتھ حاتب کی بخشش بھی لینے آئی ہو۔

"بے شک۔میرا رب مہربان ہے۔رحیم ہے۔ہاں وہ قہار بھی ہے لیکن معصوم دلوں کے لیے نہیں،پاک روحوں کے لیے نہیں۔جو روح سچائی کی طرف کھینچے،سیدھے راستے کی طرف چلے وہ اسکے غضب کی نہیں،اسکی رحمت کی حق دار ہے۔مل لو فارس سے،شاید تمہارا دل مزید پر سکون ہو۔لیکن اسکی قبر کے سرہانے کی طرف بیٹھنا،سامنے صرف محرم اچھی لگتی ہے"

وہ اسکے سر پر ہاتھ رکھے اجازت دے کر جانے لگے پر وہ بے تابی سے انھیں پکاری۔

"بابا! آپ کا نام جان سکتی ہوں"

وہ پلٹے اور آکر دونوں جھڑیوں والے ہاتھوں میں سہانہ کا چہرہ بھرا۔

"بابا سے بڑھ کر کوئی نام ہو سکتا ہے کیا۔ میں بابا ہی ہوں سب کا۔ ناشتہ میرے ساتھ کر کے جانا میری بچی۔ اللہ تمہارے اگلے راستوں کو آسان کرے اور مزید امتحانوں سے محفوظ رہو"

وہ انکی دعا اور پیشکش دونوں کے جواب میں تائید اسر ہلائے مسکرائی تو وہ چلے گئے۔

سہانہ نے تاکید کے مطابق فارس سلطان کی قبر کی تختی کی طرف بیٹھے وہاں انکے نام پر ہاتھ پھیرا۔

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"مجھے معاف کرنے کے لیے شکریہ اور مجھے خود سے رہائی دینے پر بھی۔ میں آپکو کبھی نہیں بھولوں گی فارس۔ میں آپکے لیے ہمیشہ دعائیں مانگوں گی۔ آپکی دونوں بیٹیوں کو کبھی کسی تکلیف میں مبتلا ہونے نہیں دوں گی۔ آپ ہمیشہ اس جہاں پر سکون رہیں۔ آپ کی روح کو کوئی درد نہ ملے۔ آپ جیسا انسان صرف جنت کا مستحق ہے۔ میں یہ بات جان گئی کہ مجھے آپ سے جو محبت تھی وہ آپکی شفقت اور پاکیزہ کردار کی بدولت تھی۔ ہمیشہ وہ عقیدت بن کر میرے دل میں رہے گی۔ لیکن وہ محبت جو میں سمجھی تھی آپ سے ہے، وہ مجھے ابراہیم سے ہے جسکا درد مجھ سے برداشت نہیں ہوتا، جسکی غیر موجودگی مجھے کھا جاتی ہے اور جسکا نظر انداز کرنا مجھے مار دیتا ہے۔ آپکے معاف کرنے کے باوجود میں ہمیشہ گلٹ میں رہوں گی لیکن میں ابراہیم کو اب سہانہ دے دوں گی کیونکہ وہی ہے جو اب میری اس پھیکی سی زندگی کا وہ سانس لیتا رنگ ہے جو مجھے زندہ رکھے گا۔ میں آپ سے کبھی کبھی ملنے آوں گی۔ آپکو بتانے کہ میں خوش ہوں۔ آپ کے وہ آنسو میرے

دل پر ہمیشہ بوجھ بنے رہیں گے فارس۔۔۔مجھے انکے لیے بھی معاف کر دیں"

قبر کی مٹی پر اپنی ہتھیلی سہلائے وہ اپنے دل کا سارا بوجھ بانٹ گئی اور ارد گرد چلتی ٹھنڈی ہوا مانو جیسے فارس سلطان کی صورت اسے تھپکا کر کہہ رہی ہو کہ میں نے وہ آنسو بھی معاف کر دیے۔

وہ جب حکمت بابا سرکار کے ساتھ ایک گھنٹے تک رہی، انکی صحبت و سنگت میں زندگی کے بہت سے سبق سنے تو وہاں سے نکل کر وہ خود کو پنکھ کی طرح ہلکا محسوس کر رہی تھی۔

فوراً سے فون اپنے بیگ سے نکال کر اس نے حاتب کو کال کی، جو شاور لے کر ابھی روم میں آیا، فون رنگ کرنے پر فوراً کال اٹھائی کیونکہ عمائمہ سو رہی تھی۔

"میری مفرور بہن کو کیسے یاد آگئی میری صبح صبح"

وہ رات کی بنسبت کافی پر سکون تھا اور اسکے سکون کی دولت وہ نرم بستر اور لحاف میں دبکی عمائمہ تھی۔

"آج میرا موڈ اچھا ہے سو کچھ بھی کہہ سکتے ہو۔ میں آج واپس آ رہی ہوں۔ جیسا تم نے کہا تھا ویسی اچھی سہانہ بن کر"

حاتب کی صبح جیسے سہانہ کے سرشار، تر و تازہ لہجے سے اور نکھری۔

"ارے۔ خوش آمدید۔۔۔ اچھی خبر سنائی۔ آجائیں پھر اور حاتب مغدام کی معافی بھی لے لیں"

اب سہانہ کے لیے دل نرم کرنے میں اسے مشکل نہ ہوئی، وہ شادی مرگ کی سی کیفیت میں تھی۔

"س۔۔ سچ؟"

سہانہ کی آواز بے یقینی سے لڑکھڑائی۔

"جی آپی۔انتظار ہے آپکی واپسی کا۔"

وہ کہہ کر کال کاٹ گیا اور سہانہ خوشی خوشی آنسو پونچھے گاڑی کی طرف لپک گئی۔

حاتب نے اس مخملی وجود والی کو دیکھا اور جھک کر اسکی گال چومی، روح کے دریچوں تک سرور اترا۔

حاتب نے ابراہیم کو بلایا تھا تبھی وہ ریڈی ہو کر جلدی کمرے سے نکل گیا۔

..._____..

"تو پھر؟ کیا خیال ہے میں تمہارا دل نوچ سکتی ہوں سینے سے یا نہیں؟"

اس وقت ٹارچر روم میں سئیرا کے ہاتھ بندھے تھے اور اسے الٹا لٹکا کر روشانے بڑے مزے سے نیچے اسکے منہ کے سامنے کرسی پر بیٹھی پوچھنے لگی، رات سے روشانے نے اسے ہر آدھے گھنٹے بعد بیس منٹ کے لیے ایسے

ہی الٹا لٹکایا تھا، وہ اس وقت مرنے کے دہانے تھی، اسکے سر میں بھیانک درد تھا اور پورا جسم نابیان کی جاتی اذیت میں محسوس ہو رہا تھا۔

"ت۔۔ تم انسان نہیں ہو"

سئیرا سرخ آنکھوں سے تکتی سرگوشی میں بولی۔

"سہی سمجھی۔ پارس کے معاملے میں انسان نہ انکے لیے ہوں نہ انھیں ایڈمائر کرتی عورتوں کے لیے۔ انکی جل پری ہوں تو تم جیسیوں کے لیے شارک۔ توبہ کرلو سئیرا کہ پارس کو دوبارہ پکارنے یا سوچنے کی ہمت نہیں کرو گی۔ بس اس شرط پر تمہاری جان بخشوں گی۔ ورنہ تم اچھے سے جانتی ہو، تمہارا خون اگر سر میں جم گیا تو تم مر جاو گی۔ بڑی دردناک موت ہے یہ سئیرا جیکب"

روشانے نے ابھی بھی اسے بچ نکلنے کی آفر دی، سئیرا کے لیے اسکے آگے جھکنا بھی موت تھی مگر وہ اس لڑکی کو مارے بنا اب ہر گز مرنے پر تیار نہ تھی۔

"ٹ۔۔ٹھیک ہے۔مجھے اتارو۔میرا سر پھٹ جائے گا۔"

سئیرا کی دلخراش سسکی پر روشانے نے کچھ دیر تو اسکے تڑپنے کا تماشا دیکھا اور پھر دو ٹیم ممبرز لڑکوں کو بلا کر سئیرا کو اتروایا۔

وہ اس وقت کھڑی ہونے کی پوزیشن میں بھی نہ تھی، سئیرا کا سانس اکھڑا ہوا تھا۔

"ناشتہ واشتہ کروا کے اسے ایف پی سے پوری بے عزتی سے چلتا کرو میرے ساتھیو۔تاکہ یہ دوبارہ یہاں منہ کرتے بھی کانپے۔"

SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovel.zone.com

سئیر انے حقارت سے روشانے کو دیکھا اور پھر اسے مہلت نہ ملی کیونکہ وہ اسے دھکیلتے لے کر جا چکے تھے، روشانے باہر نکلی تو سبیل نے بنا ناشیک کا گلاس لا تھمایا۔

"اوہ سبیل اسکی بہت ضرورت تھی"

وہ شرارت سے سیپ لیتی ہنسی۔

"جی جناب آئی نو۔ بائے داوے پارس سر جاگ چکے ہیں۔"

سبیل نے آنکھ دباتے کہا اور باقیوں کو شیک سرو کرنے چلی گئی، روشانے سیدھی میڈیکل ایریا کی طرف آئی جہاں ڈاکٹر اور میل نرسیز سٹاف پارس کے ارد گرد موجود تھا۔

وہ بھی آکر دروازے میں رک گئی اور اپنا شیک انجوائے کرنے لگی۔

"آج پورا دن ریسٹ کرنا ہے"

ڈاکٹر کی سختی سے ہدایت تھی اور پارس ایک دن دور اک لمحہ مزید لیٹنے کے حق میں نہ تھا۔

"پلیز رحم کھاو۔ میں خود کو اک سٹیچو فیل کر رہا ہوں"

پارس کی تڑپتی دہائی پر شیک پیتی روشانے مسکرائی، ایسے ڈاکٹر کی منتیں کرتا وہ کیوٹ بے بی لگ رہا تھا اور وہ انجوائے کر رہی تھی۔

"بس ایک دن مسٹر پارس۔ آپکے دونوں زخم بہت گہرے ہیں۔ چلنے پھرنے اور ہلنے سے سٹیچیز کھل سکتے ہیں۔ یاقوت۔ آج آپکی ذمہ داری ہے انکو ریسٹ کروانا"

وہ جو مزے سے پارس کی منتیں انجوائے کر رہی تھی، جلدی سے تائید میں مسکرائی، پارس نے بھی اسکی طرف گردن گمائی تو روشانے نے جلدی سے فلائنگ کس کی۔

"میں انکو ہلنے بھی نہیں دوں گی ڈونٹ وری"

پارس اس لڑکی کی خوشی فہمی پر جب طنزیہ ہنسا،ڈاکٹر سٹاف نے اپنے اپنے سر تھامے جبکہ وہ بھی میدان میں کود دی۔

"چلو پھر یہ تمہارے حوالے۔"

ڈاکٹر نے اپنے کندھوں کا بوجھ روشانے پر ڈالا اور خود نکل لیے،وہ پاس آکر بیٹھی،دو سیپ شیک کے رہ گئے اور اب سمجھ نہ آئی پارس کو آفر کرے یا فورا پی جائے۔

"آپ تو نہیں پیئیں گے ناں۔؟"

وہ شرارت سے بولی،پارس نے گلاس اسکے ہاتھ سے لیا اور بقیہ شیک بنا پوچھے پی گیا۔

"بھوکے"

ZohraNovelsZone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ گلاس لے کر سائیڈ رکھتی گال پھلا کر بولی، پارس نے اسکی کمر ہولڈ کی اور بیٹھے بیٹھے روشانے کو خود پر جھکایا۔

"اب بتاو کیا کرتی رہی ہو رات بھر سئیر اکے ساتھ؟"

پارس کو فکر تھی کہیں مار وار نہ دیا ہو اس لڑکی کو۔

"اسے الٹا لٹکاتی تھی، پھر سیدھا کرتی تھی۔ پھر الٹا پھر سیدھا۔ اسے ٹارچر روم کے چاروں ڈائی مینشن کی خوب سیر کروائی۔ اور پھر سوچا راستے میں نہ مر جائے تو ناشتہ کروا کے روانہ کروں۔ بس اتنا سا کیا"

اپنے خطرناک کرتب بیان کرتی وہ سراسر آفت اور شرارہ لگ رہی تھی، پارس کی نیلی آنکھیں مسکرا رہی تھیں۔

"بہت خطرناک ہو تم"

پارس کا اس سے ڈرنا بنتا تھا۔

"آپکے لیے نہیں ہوں۔ آپ نے نیند لی ٹھیک؟"

وہ اسے کل کی نسبت فریش لگ رہا تھا، پارس نے سر تائید میں ہلایا۔

"الحمد اللہ"

وہ اسکا ماتھا چومے شکر گزار ہوئی۔

"چلو آجاو میرے پاس تم بھی سو جاو تھوڑی دیر"

پارس نے اسے دوسری طرف بازو کھولے بلایا ہی کہ روشانے کو خمار کے ساتھ جمائی سی آئی، اف یہ آفر وہ کیسے جانے دیتی، جلدی سے اسکارف اتار کر سرہانے رکھے آہستگی سے پارس کی بازو پر سر رکھے ساتھ ہی لیٹی۔

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"مجھے یہیں سونے کی کریونگ تھی، آئی لو ویو"

وہ اٹھی جھکی اور پارس کی گال چومتے ہنسی۔

"آئی لو ویو ٹو۔ تمہیں خود سے زیادہ جانتا ہوں۔ چلو سو جاو"

پارس کے کہنے کی دیر تھی کے وہ اپنا ہاتھ اسکے اطراف لپیٹے آسودگی سے آنکھیں موند گئی اور پارس اب اسے جاگنے تک یونہی دیکھتے رہنے کا طلب گار تھا۔

..._____..

عمائمہ نیند سے جاگی تو پہلو میں حاتب نہیں تھا، آنکھیں کھولتے ہی حاتب کو ڈھونڈنا چاہا، وہ اسکے لیے اک رات میں ہی بہت حساس ہو گئی تھی، جلدی سے اٹھ کر کمرے سے نکلنے ہی لگی جب کانوں میں حاتب کی آواز پڑی، وہ باہر کاوچ پر بیٹھ کر سامنے فائلز دیکھتے دیکھتے ابراہیم سے مخاطب تھا۔

"گھر زیادہ بڑا نہ ہو ابراہیم، جتنا میرا یہ سٹے ہاوس بس اتنا"

باہر سٹنگ ایریا میں حاتب کی گونجتی آواز پر عمائمہ کی آنکھیں تاریک پڑیں، تو کیا حاتب یہاں سے جانے کا فیصلہ کر چکا تھا۔

"اوکے۔ لیکن یہاں سے کیوں جا رہے ہیں حاتب سر؟"

ابراہیم کے سوال پر حاتب نے لیپ ٹاپ سامنے رکھا اور ٹراوزر کی جیبوں میں ہاتھ گھسائے پہاڑ کی طرح اٹھ کر کھڑا ہوا، ابراہیم بھی فائیل سامنے رکھے اٹھا۔

"داناپانی ختم ہوا یہاں۔اس جگہ میں صرف اس لیے آباد تھا کہ پری مجھے دیکھے بنا دن شروع نہیں کرتی تھیں، پر اب انکو دن کا آغاز ہاشم مغدام کو دیکھ کر کرنا چاہیے یہی میری صلاح ہے۔تو مجھے بیچ سے نکلنا ہو گا۔تم لگو کام پر"

حاتب کے دل کے سارے ٹوٹے ٹکروں کی ابراہیم کو خبر تھی، وہ دو قدم حاتب کے قریب آیا۔

"ان سے مت روٹھیں۔ماں دوبارہ نہیں ملتی"

ابراہیم کی آواز میں خراش تھی، خسارے کا دکھ تھا۔

"روٹھ نہیں رہا، انھیں واپس ہاشم مغدام کو دے رہا ہوں"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب کے فیصلے پر عمائمہ کو تکلیف ہوئی، پریسہ کے ڈرسچ ہو گئے تھے۔

"وہ اپنے بچوں سے جیتے جی جدا ہو نا ڈیزرو نہیں کرتیں"

ابراہیم کے لہجے سے سوز چھلکا۔

"جدا نہیں ہو رہا۔ انطالیہ میں ہی رہوں گا۔ ویسے بھی سہانہ واپس آ رہی ہے آج۔ مما کو سنبھال لے گی"

حاتب نے بات ختم کی، ابراہیم کا حلق اس لڑکی کے نام پر دبا کیونکہ کل رات ابراہیم آفندی پر بہت بھاری رات تھی جب اسے پتا چلا وہ کتنا بد قسمت ہے، یوں لگ رہا تھا وہ گزشتہ شب بہت رویا ہے، بہت رونے کے بعد جو آنکھیں خزن پاتی ہیں، جو آواز بھاری ہوتی ہے سب ابراہیم کو میسر تھا۔

"ماں کو ہر بچے کی ضرورت ہوتی ہے"

ابراہیم کی تکرار پر حاتب کو غضب چڑھا، پلٹ کر اس سے پہلے ابراہیم کو کھری سناڈالتا، اسکی آنکھوں پر غور کر بیٹھا، لفظ منہ میں دب گئے۔

"سہانہ کے نام پر تمہاری آنکھیں سرخ ہو گئیں؟ دل ٹھیک ہے تمہارا ابراہیم، سہانہ اس دل میں اپنی جگہ پر موجود ہے ناں؟۔ میں تمہیں اور اسے ایک دیکھنا چاہتا ہوں۔"

حاتب کا دل کانپ اٹھا جب ابراہیم جوابا جگر پاش مسکرایا۔

"سب ہمیشہ ٹھیک رہے یہ ممکن نہیں حاتب سر، میں اب اس سے شادی نہیں کر سکتا۔ اور منت کرتا ہوں میری جان لے لیں پر میرے فیصلے کی وجہ مت پوچھیے گا۔ میں نکلتا ہوں"

ابراہیم نے حاتب کا ذہنی دباو بڑھا دیا، وہ اسے روکتا رہا پر ابراہیم وہاں سے آنکھیں رگڑتا نکل گیا، حاتب پلٹا تو آگے کھڑی عمائمہ کو دیکھے چہرے کو ٹھیک کیا پر وہ بازو سینے پر لپیٹے غصے میں لگ رہی تھی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zohinovelszone.com

"ہم یہاں سے کیوں جا رہے ہیں؟"

وہ اسکے ہاتھ کھولے اپنے ہاتھوں میں لیے کاوچ پر بیٹھائے خود اسے قدموں میں بیٹھا، وہ اب بھی جواب کی منتظر تھی۔

"کیونکہ میرا اب یہاں دم گھٹ رہا ہے کل سے عمائمہ۔ مما جانتی ہیں مجھے، میں ایسے فیصلے بہت تکلیف کے مقام پر لیتا ہوں۔ وہ سہہ جائیں گی۔ وہ ہاشم مغدام کا یہ روپ سہہ گئیں سمجھو بہت بہادر ہو گئیں۔ تم میرا ساتھ دینا"

وہ عمائمہ سے انکار کا حق ہی چھین گیا، اور ساتھ دینے میں تو وہ جان دینے تک وفادار تھی۔

"و۔۔وہ روئیں گی حاتب۔ انکا دل آپکے لیے چھوٹا ہے"

عمائمہ کی آنکھیں یہ گزارش کرتے چھلکیں۔

"نہیں۔اب اس بڑے ہو چکے حاتب کے لیے انکا دل بھی بڑا ہو گیا۔وہ ہاشم مغدام سے خود نمٹ سکتی ہیں۔میں مزید یہاں رہا تو خود کے ساتھ کچھ کر بیٹھوں گا۔ویسے بھی یہ گھر مجھے ہمیشہ بے سکون کرتا آیا ہے۔پتا نہیں کیوں جیسے یہ در و دیوار ارمانوں کے خون سے رنگے ہوں۔میرا دل بلاوجہ نہیں کانپتا۔ہم چھوٹا سا خوبصورت گھر لیں گے جسکی دیواریں بھی سکون چھلکاتی ہوں۔تم میرے ساتھ ہو ناں؟"

حاتب کے اک اک احساس کی بہت فکر تھی عمائمہ کو،فوراسے حاتب کا ہاتھ پکڑ کر چومتے مسکرائی۔

"میں آپکے ساتھ ہوں"

وہ بہت جلدی مانی تو حاتب نے ساتھ بیٹھتے ہی اسے اپنے سینے میں جذب کر لیا۔

"تم میری اچھی عمائمہ ہو۔"

وہ گلے لگی ہی اس تعریف پر ہنسی، سامنے ہوئی تو حاتب اسکے روح افزائی خدوخال سانس بھر تا دیکھنے لگا، وہ سو کر جاگی بھی سوئی لگ رہی تھی، بے انتہا پیاری۔

"اور یہ ابراہیم بھائی کو کیا ہوا ہے؟"

یکدم ہی عمائمہ کو ابراہیم کی بات یاد آئی تو تکلیف سی حاتب کی سنہری آنکھوں میں بھی چھا گئی۔

"پتا نہیں کیا ہوا ہے اسے۔ میں اگلوالوں گا اس کمینے سے کہ کیوں دیوداس بنا ہے۔ تم رئلکس رہو۔ ناشتہ بنا کر دوں؟"

حاتب اسکے لیے ناشتہ بنائے گا یہ سوچ کر وہ چہک سی گئی پر پھر جب رات ساری حاتب کی اداسی تکلیف اور درد کا احساس ہوا تو جلدی سے اسکے گلے میں بازو ڈالے ساتھ جا لگی۔

Zubinovelszone.com
SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.MARWAMIRZANOVELS.COM

"آپ کیوں بنائیں گے۔ میں ہوں ناں۔ میرے ہوتے آپ بس مجھے پیار کر سکتے ہیں، کام نہیں۔ آپ اپنا کام کنٹینیو کریں، مجھے بی جان نے بریک فاسٹ بنانا سیکھایا ہے تو میں بناتی ہوں۔ یہ بتادیں آپ بریڈ کھالیں گے یا سیریل، پراٹھے کا موڈ ہے؟"

وہ اتنی وی آئی پی رینج پر اسے بھینچتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"زحمت مت کرو۔ میں جیم سے واپسی پر لائیٹ سا سینڈوچ اور پروٹین شیک لے لیتا ہوں۔ میرا یہی بریک فاسٹ ہے۔ تم بتاو جو کھانا ہے میں آرڈر کر دیتا ہوں۔؟"

حاتب سمجھ گیا تھا تھکی تو وہ بھی ہے تو اسے کچن میں گھسانے پر تو ہرگز تیار نہ تھا۔

"اوکے مجھے کوک کے ساتھ برگر۔ اور لالی پاپس بھی"

حاتب بے مشکوک مسکراہٹ سے ماہرانی کا چہرہ نہارا۔

Zubinaelzone.com
SAMRWA MIRZA NOVELS

"صبح صبح فاسٹ فوڈ۔۔۔اور لالی پاپس تو تمہاری انرجی ہیں ناں۔میں کیسے بھول گیا"

وہ حاتب کے میٹھے طنز پر ہنسی۔

"موڈ ہو رہا ہے تو کیا میں نہ کھاوں؟"

وہ اداسی سے منمنائی۔

"ضرور کھاو۔پر لالی پاپ کی جگہ مجھے رکھ لو۔میں بھی تو میٹھا ہوں"

حاتب کے ٹھرکی کیڑے واپس زندہ ہو چکے تھے،عمائمہ نے اسے دیکھتے شرمائی مسکراہٹ سے ہامی بھری،اف اس لڑکی کی ہر بات مان جانے کی ادا۔

"جاو فریش ہو جاو۔میں آرڈر کرتا ہوں۔"

فائنلی عمائمہ کو خود سے آزاد کیا پر وہ وہیں کھڑی رہی،حاتب نے اسکی براون آنکھوں کے کنارے لکھی تحریر پڑھی،پھر سمجھ کر اسکی کمر میں ہاتھ لپیٹ کر

اپنے قریب کیا، حاتب کی سانسوں کے سنگم پر مسکراتا سانس بھرے وہ حاتب کے ٹھیک ڈیمانڈ سمجھ جانے ہر کھکھلائی۔

"آپ بہت اچھے ہیں حاتب"

وہ بہت زیادہ خوش ہوئی، حاتب پر خمار چڑھا کر ماہرانی شرافت سے پلٹ گئیں اور امیر صاحب قطرے سے ہی اندر لگی آگ بجھانے کے جتن کرنے لگے پر پھر یکدم ابراہیم کا انکار چہرے کے تاثرات پتھریلے کر گیا۔

ابراہیم کچن میں آکر اپنے لیے گلاس میں پانی ڈالے ابھی دو سیپ ہی بھر سکا کہ اسکا فون رنگ کیا، سہانہ اپنا نمبر بدل چکی تھی تبھی نئے ان نان نمبر سے کال کر رہی تھی، ابراہیم نے کرسی پر ٹک کر بیٹھے کال ریسو کی اور دوسرے ہاتھ کی انگلیاں میز کی سطح پر رکھے گلاس کارنر پر تھیں۔

"یس۔ابراہیم آفندی سپیکنگ"

وہ سنجیدگی سے گویا تھا اور اپنے روم میں ٹہلتی سہانہ کی بے چینی ختم ہوئی، وہ کاوچ پر گہرا سانس لیے بیٹھی۔

"میں آزاد ہو گئی ابراہیم آفندی!"

کئی دنوں بعد وہ کھلے پھول کی طرح دیکھائی دی، وہ اسکی کال امید کر رہا تھا۔

"کس سے؟"

دو لفظی سپاٹ جواب۔

"فارس سلطان کی قید سے"

تفصیل دینے کا دل نہ چاہا پر دی کیونکہ وہ شخص تو سہانہ کو سب سے بہتر جانتا تھا۔

"کیا کروں میں؟"

بے اعتنائی سے دوچار لہجہ۔

Zubiinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"مجھ سے شادی"

سہانہ کی آواز سرگوشی میں ڈھلی۔

"مجھے حق دیتی کہ میں خود تمہیں ہر قید سے آزاد کرواتا توبات اور تھی۔اب تم فارس سلطان کے ساتھ ساتھ میری قید سے بھی آزاد ہو"

وہ زندگی بھر کی ہمت جمع کیے آج اس کے لیے سفاک بنا جسکے لیے ابراہیم آفندی جان بھی دے سکتا تھا، پر آخر کیوں۔

سہانہ مغدام کے اندر جاگتی زندگی اسی لمحہ مر گئی۔وہ ایسی دھتکار پا چکی تھی کہ ابراہیم سے پوچھ نہ سکی ایسا کیوں محبتوں کے امیں!

اسکی مسکراتی آنکھوں میں اب آنسو تھے، وہ سچ میں روپڑی پر محسوس ہونے نہ دیا۔

"ٹھیک ہے ابراہیم۔مجھے برا نہیں لگا"

وہ ضبط کے اخیر مقام پر تھی، وہ بھی تھا۔

"ہاں برا کیوں لگتا، تمہیں مجھ سے کونسا محبت ہے سہانہ مغدام۔ خیر سے گھر آو۔ سب بہت مس کر رہے تھے تمہیں۔ ٹیک کیئر"

وہ اجنبی بنا یہ تکلیف دہ نہیں تھا، اس نے سہانہ میں موجود آخری زندگی کی رمق بھی نوچ لی، وہ کچھ نہ بولی، بول ہی نہ سکی، ایسے ہی آن فون کاوچ پر پھینک کر اٹھی اور جا کر میٹرس پر الٹی جا گری، مٹھیوں میں بیڈ شیٹ جکڑے اسکی اہانت اور سبکی کے مارے سسکیاں بلند ہوئیں اور ابراہیم نے بے رحمی سے کال کاٹ کر فون میز پر رکھ دیا، گلاس اٹھا کر ہونٹوں سے لگائے سارا پانی حلق میں اتارا تب بھی سانس بھاری تھی، ذہن کے دریچے میں کل رات کا منظر جاگا۔

جب وہ اچانک ہارٹ پین پر ڈاکٹر کے پاس گیا تھا۔

اسکے کئی ٹیسٹ ہوئے، اسکی پوری بازو، بیک اور جیسٹ میں کل مصباح منصور کی طرف سے آتے بھیانک درد اٹھا تھا۔

"کارڈیک مسلز تک تمہارا خون جانا رک رہا ہے ابراہیم، بری خبر ہے کہ تم CVDs کا شکار ہو چکے ہو۔ کارڈیو ویسکولر ڈیزیز۔ اگر جلد از جلد تم ایڈمٹ نہ ہوئے، اور تمہارا ٹریٹمنٹ شروع نہ ہوا تو تم کسی بھی وقت مر سکتے ہو۔ تھنک آباوٹ اٹ۔ فیصلہ لو تا کہ تمہاری زندگی بچائی جا سکے"

وہ یہ سن کر حیران یا پریشان نہ تھا کل تک۔

"ٹھیک ہونے کے کتنے چانس ہیں ٹریٹمنٹ سے؟"

ابراہیم نے ڈاکٹر تیمور سے یہ سوال فوری کیا۔

"پندرہ فیصد"

وہ جھوٹی امید نہ دلا سکے، ابراہیم مسکرایا تھا، کرب سے لبریز۔

"مجھے ٹریٹمنٹ نہیں کروانا۔کتنے دن ہیں بنا علاج کے کم سے کم؟"

ابراہیم کی بات ڈاکٹر تیمور کو دکھ دے گئی پر وہ بنا ابراہیم کی مرضی کے کچھ نہیں کر سکتے تھے۔

"زیادہ سے زیادہ دو ماہ اور کم سے کم دو تین ہفتے"

یہ سن کر وہ کل رات واپس لوٹ آیا، اور پوری رات لینے کے بعد خود کو سہانہ سے دور کرنے کا فیصلہ لیا، وہ اس لڑکی کی زندگی سے نکل کر اسے اک اور قبر پر ماتم سے بچانے پر آمادہ ہوا۔

لیکن آج سہانہ کی وہ ہاری سسکیاں سنے دل چاہا جو بچی سانسیں ہے وہ اسی لڑکی کے قدموں میں وار آئے لیکن پھر اپنے آپ کو ملامت کی۔

"یوں بچھڑنا کم تکلیف دے گا۔میری ہو کر مجھے مرتا نہیں دیکھ سکو گی اس لیے مجھے معاف کر دینا اس ظلم کے لیے سہانہ۔"

گلاس ہاتھ میں پکڑے پکڑے ہی اس شخص نے ٹکرے کر دیا، دل کی طرح، بلکل جیسے اس وقت اسکا دل لہو تھا، اپنے ہاتھ کی بھی ویسی حالت عجیب سا دل چھلنی کر کے رکھ گئی۔

..._____..

"کیسی ہو اب تم؟ منع کیا تھا سئیرا مت جاو"

ڈاکٹر کچھ دیر پہلے سئیرا کی حالت دیکھ کر گیا تھا، اسکا بلڈ پریشر شوٹ کر گیا تھا غصے اور نفرت سے جبکہ سر میں بہت درد تھا، اسمال نے روم میں جھانکتے آنکھیں بند کر کے لیٹی سئیرا کو مخاطب کیا جس نے اسمال کی آواز پر سوجھی آنکھیں کھولیں اور اٹھ بیٹھی۔

"میرا وہاں جانا بہت ضروری تھا۔ ان دونوں کی زندگی برباد کر دوں گی۔ تم کب لا رہے ہو پارس کو؟"

ابھی بھی اسمال کو لگا اس لڑکی کا دماغی توازن خراب ہے جو ابھی موت کے منہ سے نکلی ہے اور پھر سے وہی خناس سر پر سوار کر لیا۔

"اسے ٹھیک ہونے دو۔ ویسے بھی کچھ دن خاموشی اختیار کرنا ہماری مجبوری ہے کیونکہ رشین اور اٹلئین حکومت خود پیراسائیٹ کو سیکورٹی دینے کا اعلان کر چکی ہے"

اسمال کا انکشاف سئیرا کے دماغ پر بمب سا گرا۔

"واٹ؟"

وہ سر پر ہاتھ رکھتی لڑکھڑا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کچھ دیر پہلے لائیو کانفرنس ہوئی ہے۔ جس میں رشین اور اٹلی کے پریذیڈنٹس نے پیراسائیٹ کو ڈارک کنگ کا اعزازی نام سونپا ہے، شکریہ ادا کیا ہے پوری دنیا کے سامنے اسکا کہ وہ جتنا نقصان دہ ہے اتنا دونوں ملکوں کے لیے فائدہ مند بھی ہے، اندر ولڈ انٹیلجنس اٹیک سے اگر آج تک اٹلی محفوظ

ہے تو صرف پارس کی وجہ سے۔اور Ndrangheta کے دو سالا پچھلے تمام کرمنل ریکارڈ بھی فلیش کر دیے گئے۔مطلب ابھی پارس پر کسی قسم کا ہاتھ ڈالنا، اپنے ہاتھ کاٹنے سا ہے۔بہت جلد وہ رشیہ مدعو کیا گیا ہے ڈارک کنگ کے اعزازی سیمینار میں اپنا ایوارڈ وصول کرنے اور رشین حکومت اسے ممکنہ بڑی آفر کرنے والی ہے،،ہم اس بیچ پلین ترتیب دیں گے۔اس لیے تب تک اپنے دماغ کو ٹھنڈا رکھو"

سئیرا کو ایسا لگ رہا تھا جیسے ہر لمحہ پارس طاقتور سے طاقتور ہو رہا ہے اور وہ انتقام کے معاملے میں بے بس ہو رہی ہے۔

"ہمم۔۔۔۔"

وہ ہنکارہ بھر گئی پر تن بدن میں مانو آگ لگ چکی تھی۔

.._____..

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

روشانے کی آنکھ دن چڑھے کھلی، خوب نیندیں پوری کیں، جب سوئے احساسات بیدار ہوئے تو سر تلے پارس کی بازو محسوس نہ کیے وہ جلدی سے اٹھ بیٹھی، روم میں دیوار پر لگا ایل سی ڈی ہلکی سی آواز سے سٹنگ لاونج کی طرف آن تھا مگر وہاں پارس نہ تھا۔

"یا اللہ یہ بے چین مخلوق کہاں چلی گئی"

جلدی سے پیر نیچے اتارتے اپنا اسکارف سر پر لیے اٹھی ہی کہ وہ واش روم سے نکلتا اک ہاتھ سینے پر رکھے تشریف لا رہا تھا۔

"پارس! مجھے کہتے ناں میں ہلپ کر دیتی، کیوں اٹھے"

وہ ناراضگی عیاں کرے پاس گئی، پارس نے ہاتھ سینے سے ہٹائے اسکے گرد حصارا۔

Zubiamalik.com
SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMRWAMIRZANOVELS.COM

"میرا کندھا زخمی ہے، خدانخواستہ ٹانگیں اور پیر نہیں جو تمہاری مدد لیتا جل پری۔ ویسے بھی تمہاری اطلاع کے لیے بتادوں، تمہارے سوتے ہی میں اٹھ گیا تھا۔ ادھر آو۔ اپنے شوہر کی تعریفیں تم بھی سنو"

منہ پھلائے وہ ساتھ توسٹنگ ایریا کی جانب لگے کاوچ پر گئی پر جب پارس نے اس سے ریمورٹ مانگا تو فوراسے جھکی اور اٹھا کر خود والیوم آن کیا، وہی رشین پریس کانفرنس ہائی لائٹس میں چل رہی تھی۔

"ارے واہ! میں کیا آپکو ملی، آپکی بیڈ ریپوٹیشن گڈ ہونے لگی اور دھو میں مچ گئیں۔ مافیا کرمنل سے مافیا پروٹیکٹ ایجنٹ بن گئے۔ مان لیں پارس عیسی مغلانی کے میں آپکے لیے بہت لکی ہوں"

ریمورٹ سامنے میز پر رکھے وہ قریب ہوئی اور پارس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں دبالیا۔

"تمہیں لگتا ہے میں نہیں مانا ہوا"

زخمی کندھے والا ہاتھ اسکی کمر میں ڈالے، دوسرے ہاتھ کو بھی گرد حصارے اپنے سینے سے لگا کر مسکراتی سنجیدہ نیلی آنکھوں کا سوال اپنی دلکشی میں بے حد انٹنس تھا۔

"تھوڑے سے۔"

وہ جان بوجھ کر چھیڑنا چاہ رہی تھی۔

"تم چلو گی میرے ساتھ نیکسٹ ویک رشیہ؟"

پارس کی آفر پر وہ سوچ میں ڈوبی۔

"کافی خطرناک ملک ہے"

وہ تھوڑا ڈری۔

"ساتھ خطرناک پیراسائیٹ کے ہوتے تمہیں جگہوں کا خطرہ معمولی لگنا چاہیے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

وہ اسکی صلاح پر ہنسی۔

"ہمارے ساتھ سیکورٹی ہو گی؟ ایکچولی میں ابھی بھی انکی گورنمنٹ پر بھروسہ نہیں کر رہی۔ پارس، وہ جیسے بھی ہوں، وہ مافیا کی دنیا میں اک نام رکھتے ہیں۔ مجھے پتا نہیں کیوں اچھی وائبز نہیں آرہیں۔ انکی بھی تو آرگنائزیشن ہے بہت مقبول۔ ایسے میں وہ Ndrangheta کے لیے جو اچانک انسیت دیکھا رہے ہیں، انکا فائدہ ضرور ہے۔ پتا نہیں مجھے ایسا لگ رہا ہے آپ کا وہاں جانا ٹھیک نہیں"

روشانے کی دور اندیشی پر پارس متاثر تھا، وہ بھی کچھ ایسا ہی محسوس کر رہا تھا اور پارس کا شک یہ تھا کہ جیکب مارک کو سیکورٹی دینے والی رشیہ کی ہی مافیا تنظیم ہے، اور سیمینار میں جانے کا مقصد بھی اس معاملے کے پیچھے کی جانچ کرنا تھا۔

"تمہیں تبھی ساتھ لے کر جانا چاہتا ہوں۔ تم کرو گی میری حفاظت"

وہ ڈرا سا مسکرائی، ہر گزرتے دن کے ساتھ اسکے لیے پارس کی حفاظت کرنا رسکی اور مشکل ہو رہا تھا۔

"وہ تو مرتے دم تک کروں گی۔ لیکن اس بار میری اک شرط ہے۔ آپ میرے ساتھ دو دن کے لیے انطالیہ چلیں اور حاتب سے ملیں۔"

روشانے کی ڈیمانڈ ناحق ہر گز نہ تھی، پارس دلسوز سا مسکرایا اور اسے اپنی باہوں سے آزاد کیے کاوچ پر احتیاط سے بیٹھا، وہ بھی جلدی سے اسکے قدموں میں آ بیٹھی کیونکہ اسکے جواب کے لیے شدید بیقرار تھی۔

"اس سے ملنا بہت مشکل ہے"

لہجہ زخمی ہوا، روشانے کو اس مشکل کی بخوبی خبر تھی۔

"ناممکن تو نہیں۔ وہ آپ سے مل کر پھر سے جی اٹھے گا۔ کم از کم آپ بھی کسی خون کے رشتے سے مل کر تھوڑا سہی سکون پا لیں گے۔ میں سب کا نہیں کہہ رہی، آپ نے کہا تھا آپ حاتب سے ملیں گے۔ مان لیں میری بات۔ وہ

آپ سے شاید مجھ سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے پارس۔ آپکا نام لیتے ہی اسکی آنکھوں میں اک الگ ہی تکلیف اتر آتی ہے، جسے بیان کرنا مشکل ہے"

وہ ہر طرح سے پارس کو قائل کر رہی تھی اور کامیاب بھی ہوئی، وہ سر ہلا کر مسکرایا۔

"اب محافظ کی ہر شرط ماننی پڑے گی، حفاظت کا معاملہ ہے"

وہ جب قائل ہوا تو روشانے کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔

"پارس۔ آپ نے کبھی مجھے مایوس نہیں کیا۔ تھینکیو سو مچ۔ حاتب نے میری بہن کے لیے جو کیا وہ احسان میں مر کر بھی نہیں اتار سکتی۔ عمائمہ کو نہ صرف اسکے وسیلے سے زندگی ملی بلکہ وہ ساری خوشیاں اسے دے رہا ہے جو اک لڑکی کی خواہش ہوتی ہیں۔ جب بھی کال پر بات ہوتی ہے، وہ بس حاتب حاتب کرتی ہے۔ سو میں اسکے لیے کچھ ویسا ہی بڑا کرنا چاہتی ہوں، اسے اسکا آلائم لوٹا کر وہ احسان اتارنا چاہتی ہوں جو اس نے مجھے عمائمہ لوٹا کر

کیا، میرے بابا کی خوشبو، انکی نشانی مجھے سونپی۔ وہ جیسا بھی برا ہو، وہ رحم دل ضرور ہے۔ اور رحم دل روحیں بہت صبر و برداشت سے گزاری جاتی ہیں لیکن اللہ کو پیاری ہوتی ہے"

وہ جانتا تھا اسے روشانے کی صورت زندگی کی تمام خوشیاں اک ساتھ دی گئیں لیکن جب وہ روشانے کا یہ مہربان روپ دیکھتا تو اسے لگتا شاید کئی دنیاوں کے اکھٹے سکھ اسکے پہلو میں آسمائے ہیں۔

"یو آر سو کائنڈ۔ میں ضرور ملوں گا حاتب سے۔ اب انکار کا سوال چاہتے ہوئے بھی باقی نہیں رہا"

وہ اسکے اسکارف سے نکلے بالوں کی لٹیں سنوارتا ان کالی کالی آنکھوں کے آگے مبہوت ہوا جو ہمیشہ نشہ طاری کرنے میں سبقت لے جاتیں۔

"جب ایسے مان جاتے ہیں، دل نکال کر آپکی ہتھیلی میں رکھنے کو جی چاہتا ہے۔"

وہ اسکے اسی ہاتھ کو ہونٹوں تک لائے ہتھیلی چومتی مسکرائی،وہ صبح سے بھی زیادہ فریش لگ رہا تھا۔

"تمہارا زخم بہتر لگ رہا ہے،میں لیٹ اور بیٹھ کر بور ہو گیا ہوں روشانے۔لنچ پر کہیں باہر چلیں۔آج میرا موڈ تمہارے ساتھ گھر پر رہنے کا بھی بن رہا ہے،ایف پی میں نہیں۔تمہارے لیے کچھ سپیشل کوکنگ کرنا چاہتا ہوں۔تھوڑا کوالٹی ٹائم"

پارس نے اسکے ماتھے پر ہلکے سے بینڈیج کو چھوئے ساتھ ہی اپنے آجکے دن کے پلین بتائے تو وہ خوشی خوشی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"جو حکم آپکا۔چلیں لنچ بعد میں پہلے تھوڑی واک کرواتی ہوں آپکو۔"

وہ جیسے ابھی بھی سوئی سوئی لگ رہی تھی،پارس کھڑا ہوتے ہنسا۔

"منہ تو دھولو۔چھ گھنٹے سو کر اٹھی ہو۔منہ میں ڈلٹوڈلٹی کینڈل لائیٹ لنچ کر رہے ہوں گے"

پارس کے شرارت سے جتانے پر وہ ہوا میں اڑا گئی۔

"شیر اں دے منہ دھلے ہوندے نے، اور ویسے بھی میں نے کونسا آپکو کس کرنی جو ہائی جین کی فکر پڑ گئی آپکو۔ تھوڑی گندی روشانے بھی کبھی کبھی برداشت کر لیا کریں"

وہ اسکا ہاتھ پکڑے روم سے نکلی، پارس نے بمشکل قہقہہ روکا۔

"مجھے یہ گندی روشانے بھی، صاف روشانے جتنی پیاری ہے۔"

وہ اسکے کندھے سے لگتی ایسی حوصلہ افزائی پر اور شیر ہوئی۔

وہ دونوں لان میں آئے تو دن کے وقت بھی سیاہ بادلوں کا غبار آسمان کی وسعتوں تک پھیلا، آنکھوں کو ٹھنڈا ٹھنڈا خمار دے گیا، وہ پارس کا ہاتھ پکڑے چل رہی تھی، ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا کے سبب اس نے اسکارف زرا ٹائیٹ کر لیا۔

"مجھے لگتا ہے تمہارے ہاتھ اور ساتھ دونوں میں شفاء ہے"

خاموشی توڑتے پارس نے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں دبایا تھا۔

"تو لوٹ لیجئے"

وہ جلدی سے آنکھیں مٹکاتی ہنسی، پارس ٹھٹکا۔

"کسے۔؟ تمہیں"

معصومیت کی انتہا لیے وہ پیراسائیٹ ہے، وہ یقین نہ کر سکی۔

"نہیں شفاء کو۔ مجھے لوٹنے سے پہلے آپکو میری نیند، چین اور میرا قرار لوٹنا ہو گا۔ ابھی آپ میں دم نہیں میرے سرتاج"

شاید یہ موسم اتنے اچھے نہ ہوتے اگر وہ ہنستی ہوئی اسے نہ دیکھتی۔ ہائے!

"تمہیں ہالیڈیز کیا ملیں، تم تو اپنی وہ پتلی حالت بھول ہی گئی لڑکی۔ اڑلو، قابو تو تمہیں کچھ دن میں آ ہی جانا ہے"

پارس کے جملے پر وہ سہم کر اسکی طرف گھوری، اف وہ یاد کر کے ہی خون سوکھنے لگا۔

"آپکے کندھے کی وجہ سے وہ ہالڈیز اب ان کاونٹ ایبل ہیں۔ چپ کر کے بیٹھیں۔ آئے بڑے مجھے ڈرانے والے۔ چلیں نکلتے ہیں لنچ کے لیے ورنہ آپ نے میری جان کھا کر ہی پیٹ بھر لینا ہے"

وہ سراسر گھبرائی جبکہ پارس کا قہقہہ اب ہر گز نہ رک سکا۔

"اوکے پہلے جا کر تھوڑی تیار ہو پھر، ایسے سوئی جاگی نشئی بیوی کو ساتھ نہیں لے کر جانے والا۔ میرے لیے تھوڑا سج لینے سے بل نہیں آئے گا تمہارا"

وہ فوراً سے گھوم کر جناب کی فرمائش پر حیرانی سے پلٹی، تھوڑی خوشی یکدم بڑھی۔

"سچ کہیں ناں کہ مجھے دیکھ کر آپکو بھی نیند آنے کا خطرہ ہے۔ اوکے میری جان میں ابھی ریڈی ہو کر آتی ہوں"

وہ جلدی سے پلٹی تو پارس نے اسکا ہاتھ پکڑے روکا۔

"منہ بھی دھو لینا"

پارس نے جان بوجھ کر کان میں سرگوشی کی۔

"پارس!"

دانت پیس کر آبرو اچکائے گھوری تو پارس نے ہنس کر اسے چلتا کیا، جاتے جاتے بھی وہ پارس کو گز بھر لمبی زبان نکال کر اپنے سینے میں ٹھنڈ ڈالنا نہ بھولی، پارس سر ہلاتے یوں مسکرایا جیسے کہہ رہا ہو یہ نمونی نہیں بدلے گی۔

..._____..

"ویسے آپ نے بتایا تو ہے نہیں کہ فشی ڈونا پر کون آرہا ہے؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

شیز اگرین کلر کے ڈریس میں بہت پیاری تیار تھی، لائنر لگانے کے بیچ ایک آنکھ ڈن کرے وہ رک کر میٹرس پر الٹا لیٹ کر گیم کھلیتے آہل سے مخاطب ہوئی جسکے گیم کھیلتے کھیلتے ہاتھ تھمے۔

"ایک سپیشل انسان ہے، سرپرائز سمجھ لو۔"

وہ سسپینس ڈالے بولا، گیم آف کی اور سیدھا ہوتے اٹھ کر فون سائیڈ رکھا، وہ سر ہلاتی دوسری آنکھ پر مسکارہ لگا رہی تھی، آہل کو شرارت سوجھی۔

آہستہ آہستہ قریب آتے کان کے قریب چیخا تو شیز اکا ہاتھ کانپنے سے پوری آنکھ پر سیاہی پھیلی۔

شیز انے گھوم کر گھورا جبکہ وہ ہنستا ہوا چراتا اپنی حرکت پر اترا رہا تھا۔

"یہ کیا حرکت ہے آہل۔ ساری آنکھ خراب کر دی، صاف کریں اسے"

ڈریسنگ ٹیبل پر پڑے ٹشو باکس سے دو ٹشو لے کر ہنستے آہل کے ہاتھ میں تھماتے وہ قریب سرک آئی، اف اسکا اتنے پاس ہو کر آنکھیں بند کرنا آہل کے دل کی دھڑکن تیز کر گیا۔

"تم ڈانٹتی بھی بہت ہو مجھے"

ٹشو کو رگڑا پر وہ لائنز اور پھیل گیا، وہ زکوٹا جنی لگ رہی تھی۔

"تو ایسے ڈراتے کیوں ہیں۔ جلدی کریں ناں"

وہ چڑ کر بولی۔

"یہ پھیل گیا ہے۔"

معصومیت سے اطلاع دی۔

"اف۔ لائیں ادھر"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

شیز انے ٹشو لیا اور اسے تھوڑا سائیڈ ٹیبل پر رکھے گلاس سے گیلا کیا اور واپس آکر اپنی آنکھ صاف کی۔

"چلو اب نہیں ڈراتا۔ لگاو"

آہل نے دونوں ہاتھ اسکے اطراف عقب سے لے جاتے پیٹ پر باندھے جبکہ ٹھوڑی شیز ا کے کندھے پر ٹکائی، وہ لمحہ بھر بدحواس ہوئی، آئینے میں آہل کو دیکھ کر گھبرائی۔

"لگاوناں"

آہل نے اکسایا تو شیز انے توجہ دیتے لائنر کی لائن لگائی۔

"پرفیکٹ"

وہ خوشی کے سنگ بولا اور آگے ہوتے رغبت سے شیز ا کی گال چومی، وہ کانپ اٹھی۔

Zuhinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"شیز اون کس پلیز"

اسے چھوا مواد یکھتے کان کے پاس ہونٹوں کو لے جاتے پھیلتے اپنی صبح والی فرمائش دہرائی۔

"کی تھی ناں صبح؟"

وہ پر اعتمادی سے بولی گویا ٹانگیں اس درجہ کھلی ڈھلی فرمائش پر کانپ گئی تھیں۔

"دوسری والی۔اور یہ میڈیسن نہیں جو صبح شام کے سوا نہیں لی جا سکتی۔ادھر پلٹو"

وہ اسکے ہاتھ سے برش لے کر سامنے رکھتا اپنے سامنے گما گیا، جسکی پلکیں لرز سی گئیں۔

"اوکے"

وہ جلدی سے اسکا چہرہ پکڑے دوسری گال پر پیار کرے پیچھے ہٹی۔

"کر دی دوسری والی۔اب نکلتے ہیں۔لنچ کے لیے دیر ہو رہی ہے"

شیز انے اسکی بازوؤں کے حصار سے مچلنے کے بیچ آنکھیں بھی چرائیں، آہل نے اسکی اک بازو چھوڑ کر اسی ہاتھ سے اسکی ٹھوڑی پکڑے جھکی آنکھیں خود پر جماتے اسکا چہرہ اوپر اٹھایا،وہ دم سادھ گئی۔

"شیز ا!پیار کرتا ہوں میں تم سے، ہسبنڈ ہوں تمہارا"

وہ سہم کر اسے دیکھنے لگی۔

"مجھے پتا ہے آہل"

وہ روہانسی ہوئی۔

"پھر تمہیں نہیں پتا کہ میں کیا چاہ رہا ہوں۔؟"

وہ بہت سنجیدہ تھا اور شیز اکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی ہوئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"آہل۔۔۔پتا ہے"

وہ سخت مشکل سے دوچار لگی۔

"دین فائن۔لٹس ڈواٹ"

وہ اسکے ہونٹوں کی طرف جھکا ہی کہ فون بجنے پر جہاں وہ جبرا پیچھے ہو گیا وہیں شیزا نے یکدم رک جاتی سانس ہانپ کر خارج کی۔

"کس کی کال آگئی یار"

وہ فون کی طرف دیکھتے ہی فوری خفگی بھلا کر مسکرایا، شیزا کے ابھی تک چہرے کے رنگ فق تھے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"روشانے آپو۔۔۔۔"

وہ فورا کال اٹھا گیا جہاں وہ ریڈی ہونے روم میں آئی تھی، فون آن کیا ہی کہ آہل کی مس کالز نوٹیفکیشن تھے۔

"آہل۔۔سب ٹھیک ہے۔۔تم نے کال کی۔کیسے ہو۔اور میری وہ ننھی جان کیسی ہے؟"

روشانے کی فون لگتے ہی فکر پر وہ نثار ہی تو ہو گیا۔

"سب ٹھیک ہے آپو۔بس آپکو تھینکیو کہنا تھا بہت سارا۔آپ اور لالہ کی وجہ سے مجھے میری شیز املی"

آہل نے جس طرح یہ اعتراف کرتے محبت پاش نگاہیں شیز اپر ڈالے اپنا ہاتھ پھیلایا،وہ سابقہ گھبراہٹ سے نکلے جلدی سے اپنا ہاتھ رکھ گئی جسے آہل نے دبا کر اپنے پاس سرکایا اور فون بھی سپیکر پر ڈالا۔

"تم دو مجھے بہت پیارے ہو،میں نے اور حاتب نے بس ادنی سی کوشش کی آہل۔اللہ نے تم دو کا ساتھ لکھا تھا تبھی تم ملے۔بس دعا ہے کبھی زندگی میں دکھ کی تپش چھو کر بھی نہ گزرے۔اسے تنگ مت کرنا شرارتی بچے،جس

فیز سے وہ گزری، اسے سپیس مسٹ دینا ورنہ دل ایسی اچانک ملتی خوشیوں پر نڈھال ہو جاتے ہیں"

جو بات شیزا، آہل کو نہ سمجھا سکی، وہ روشانے نے جب کہی تو آہل کو دل تک لگی جبکہ شیزا کی آنکھوں میں باجی کی محبت آنسو لے آئی۔

"باجی۔ سٹل آئی مس یو"

شیزا کی آواز پر روشانے بھی جذباتی ہوئی۔

"میری جان! بس کچھ کاموں میں پھنسی ہوں لیکن آئی پرامس تم دو کے نیوزی لینڈ جانے سے پہلے ملنے آوں گی۔ تمہیں کہا تھا ناں بہت جلد تمہیں مجھ سے بھی اچھا گلے لگانے والا ملے گا۔ بس آہل کو کبھی کبھی پیار کر دینا۔ معصوم سا بچہ خوش ہو جائے گا۔۔ ہے ناں آہل"

روشانے کی کال نے بہت ہی پیارا اثر کیا تھا دونوں پر، شیزا جو آج برداشت کرنے والی تھی اسکے لیے ہمت آچکی تھی اس میں۔

"جی آپو پر اسے پیار سے کرنٹ لگتا ہے"

آہل نے بھی منہ پھاڑ کر شکائیت کی، شیز انے بازو پر ٹھوکا دے مارا اس الزام پر جبکہ روشانے ہنسی۔

"نہیں لگے گا تم وولٹیج کم کر دو"

روشانے بھی کسی سے کم تھوڑا تھی، یہ دونوں بھابھی دیور مل کر شیز اکی جان پر بنے تھے، وہ جلدی سے شرماتی گھبراتی گاڑی میں ویٹ کا کہے بھاگ گئی۔

"آپو۔ تھینکیو فار ایوری تھنگ"

آہل کی آواز جذبات سے دبی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"آں ہاں! بہنو کو حکم کرتے ہیں تھینکیو نہیں۔ بس اسے اپنے ساتھ کا ہمیشہ احساس دلانا۔ میں تم دو کے لیے بہت خوش ہوں۔ پھر کروں گی کال ابھی مجھے کہیں جانا ہے۔ پھر تفصیلی بات کریں گے"

چونکہ وہ پارس کو انتظار نہیں کروانا چاہتی تھی تبھی جلد بات سمیٹی۔

"جی آپو۔ضرور۔ہم بھی لنچ کے لیے نکل رہے ہیں۔اپنا خیال رکھیے گا۔اور مجھے بہت پیاری ہیں آپ۔ہمیشہ آپکے لیے دعا کرتا رہوں گا"

روشانے نے تائید میں سر ہلایا اور اجازت لی،روح تک سکون اترا تھا ان دو کو خوش محسوس کرے،جنابہ اسکے بعد بس جلدی سے شوہر نامدار کے حکم پر ریڈی ہونے دوڑ گئیں۔

..._____..

صبح پہلے عمائمہ کے بلکل ٹھیک ہو چکے زخم سے سٹیچیز کھلوائے حاتب اسکے ہمراہ گیا،اگر ڈاکٹر حمدان کو پتا چلتا یہ دو کیا کیا کرتب کر چکے ہیں بچارے صدمے سے پھڑک جاتے،عمائمہ اب بلکل ٹھیک تھی بس یہی بچت ہو گئی کہ حاتب کی کلاس نہ لگی،لیکن پھر بھی ڈاکٹر حمدان نے چھ ماہ تک دونوں کو منتھلی چیک آپ ایڈوائز کیا اور بھاری وزن اٹھانے سے ہنوز پرہیز بتایا۔

اسکے بعد حاتب نے اپنی چھوٹی موئی کو اسکے لالی پاپس اور کچھ سنیکس دلوائے جنکی عمائمہ کو بہت کریونگ ہو رہی تھی اور پھر گھر پہنچایا۔

آج حاتب کی شپمنٹ روانگی تھی تو وہ تین گھنٹے وہاں رہا، ابراہیم سے بہت پوچھنے کی کوشش کی پر وہ آئیں بائیں کرتا رہا، چونکہ لنچ پر سہانہ آرہی تھی تبھی وہ لوگ دن تک واپس مغدام پیلس لوٹے، حاتب اور ابراہیم دونوں سہانہ کو لے جانے والے تھے پر ابراہیم نے راستے میں سر درد کا بہانہ کیا اور گاڑی سے اتر گیا۔

خیر حاتب نے فی الحال یہ بھی سہہ لیا کیونکہ اب وہ گھی ٹیڑی انگلی سے نکالنے کا سوچ چکا تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

سہانہ کو اسکے ہوٹل سے پک کرے وہ گھر روانہ ہوا اور اس بیچ کل رات کی ہلکی پھلکی روداد سنا کر سہانہ کو اپنی تکلیف سے نکال کر پریشان کر دیا۔

"اس لیے میں مغدام پیلس میں آپکو لنچ پر جوائن نہیں کروں گا۔ڈنر آپ میرے اور عمائمہ کے ساتھ کریے گا"

حاتب کے چہرے کو تکے وہ سر ہلا تو گئی پر سخت افسردہ تھی بابا کے سنگدانہ رویے پر۔

اک دل چاہا وہ حاتب کو بتائے کہ فارس اسے معاف کر گئے پر ابھی وہ سب کچھ بتا کر سپاٹ ہو گیا تبھی سہانہ کو مناسب نہ لگا۔

گاڑی مغدام پیلس کے پورچ میں روکے وہ باہر نکلا اور دوسری طرف سے آکر سہانہ کی طرف کا گیٹ کھولا۔

"تم سچ میں اندر نہیں آو گے حاتب؟"

وہ آس سے بولی جو وہیں سے کچھ میٹنگ کے لیے واپس جانے کا ارادہ کر رہا تھا، ابراہیم کو اس نے سر درد کی وجہ سے کچھ دیر سونے کی تاکید کی تاکہ وہ کچھ تازہ دم ہو اور رات حاتب اس سے اچھے سے ساری حقیقت اگلوائے۔

"نہیں سہانہ! یہ مغدام پیلس میرے لیے ممنوع ہو گیا۔ آپ جائیں۔ پری کو کہیے گا میں ان سے بالکل خفا نہیں تو وہ بھی میرے لیے پریشان نہ ہوں۔ ابراہیم کے سر میں درد ہے، سو رہا ہے۔ پوچھ لیجئے گا اس سے خیریت، عجیب حرکتیں کر رہا ہے وہ۔ شاید آپکو دیکھ کر گرم دماغ ٹھنڈا ہو جائے۔ میری میٹنگ ہے میں آپکو رات میں جوائن کرتا ہوں"

حاتب نے اجلت میں کچھ تاکیدیں کیں اور سہانہ کے سر ہلانے پر وہ واپس چلا گیا۔

سہانہ اندر آئی تو کچن میں کھانے کا انتظام دیکھتیں ممی کی آواز پر وہیں گئی اور چپکے سے انکو عقب سے لپٹی۔

"سہانہ۔۔ میری جان"

پری کی آواز ٹوٹ گئی، وہ جلدی سے روبرو ہوئی اور مما کے گلے لگی، اس ماں کو بھی جیسے اس وقت کسی بچے کو سینے لگا کر رونے کی بہت طلب تھی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"بس بس۔روئیں مت مما۔ آپکی یہ بری بیٹی اب نہ کوئی بری حرکت کرے گی نہ کہیں جائے گی۔حاتب بھی واپس ضرور ملے گا ہمیں۔ابھی وہ حق پر ہے لیکن آپ جانتی ہیں جان بستی ہے آپ میں اسکی۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔بابا سمیت"

سہانہ نے یوں دلاسا دیا تو پری کچھ امید تھام گئیں، حالانکہ ہاشم والی بات پر دل کٹ گیا۔

"ان شاءاللہ۔تم فریش ہو جاو میری جان پھر لنچ کرتے ہیں۔سب تمہارا فیورٹ بنا ہے۔ابراہیم کو بھی کہو آجائے ہمیں جوائن کرے۔سر درد کی گولی دے کر آئی تھی پتا نہیں کیا ٹنشن لی بچے نے"

سہانہ نے مما کو تو سر ہلائے مطمئین کیا پر کچن سے باہر نکلتے اس لڑکی کی آنکھیں سرخ ہو گئیں، کیا بتاتی ممی کو کہ اس شخص کی ہر اذیت کی وہی وجہ ہے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ اپنے من وزنی قدموں کو ابراہیم کے کمرے تک تو لے گئی پر ہاتھوں میں جان نہ رہی کہ دستک دے پاتے، بس تبھی بنا اجازت ہر بات بھولے وہ دروازہ کھولے اندر چلی گئی۔

سر درد واقعی شدید تھا پر دل کا درد ہر درد پر اب حاوی تھا، سہانہ کے پرفیوم کی مہک نے اس شخص کی روح جنجھوڑی، وہ اسے اپنے پاس بنا دیکھے محسوس ہوئی۔

"تم یہاں کیوں آئی۔ جاو میرے روم سے"

وہ اٹھ کر کھڑا چہرہ چرائے خفگی سے بولا، سہانہ نے اسکا ہاتھ پکڑے اپنی طرف پلٹایا تو اسکی سرخ آنکھوں پر دکھی ہوئی۔

"تمہیں کیا ہوا ہے۔ سزا دے دی مجھے۔ خوش ہو جاو۔ ایسے سیڈ رہو گے تو مجھے خوش فہمی ہو گی کہ دکھی ہو"

ابراہیم نے اسکا ہاتھ چھڑوایا اور اسے پکڑ کر خود سے دور کرے روم کے وسط کی طرف لپکا جیسے اس لڑکی کا ہونا دم گھوٹ رہا ہو۔

وہ کتنی دیر اسکی پشت گھورتی رہی، ہمت نہ رہی اس سے کوئی اور سوال کرتی۔

"تم مجھ سے ناراض ہو جانتی ہوں۔ میں نے بہت دل دکھایا تمہارا۔ لیکن اگر تم میرے بنا نہیں رہ سکتے تو مجھے کوئی اور سزا دے لینا یہ نہیں،"

وہ پھر سے بولی پر اب اسکے پاس جانے کی غلطی نہ کی، ابراہیم کی گھٹن بڑھ رہی تھی، وہ سہانہ کو آس پاس برداشت نہ کر پا رہا تھا۔

"یہی ٹھیک ہے۔ میں رہ لوں گا تمہارے بنا۔ اب جاو یہاں سے"

مضبوط لہجے میں حتمی انداز اپنائے وہ اپنی طرف سے سہانہ کا دل کرچی کر چکا تھا لیکن باخدا وہ یقین کرنے سے قاصر تھی۔

"مجھے دیکھ کر یہی جملہ کہو، میں دوبارہ تمہارے سامنے نہیں آوں گی ابراہیم۔ مجھے بس تمہاری خوشی چاہیے"

اس بار وہ نا صرف پلٹا بلکہ خود قریب آیا۔

"میری خوشی تمہیں بہت عزیز ہے، پیاری ہے تبھی یہ میں تمہیں دے چکا ہوں۔ سب دے چکا ہوں سہانہ"

وہ اسکی بات ٹوک کر روک گئی۔

"اپنے سوا سب"

ابراہیم کے ماتھے پر بل پڑے۔

"میں تم سے بعث نہیں چاہتا۔ جاو مما کو وقت دو اپنا"

ابراہیم نے جان چھڑوائی، وہ ساتھ جا کر پھر رکی، اور ٹھیک اسکے سامنے آئی۔

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"کوئی بات ہے جو تمہیں پریشان کر رہی ہے تو بتاو ناں ابراہیم۔ تم مجھے دھتکار چکے ہو، میں یقین نہیں کر پا رہی۔ تم تو محبت کرتے تھے مجھ سے۔ دیکھو میرا دل خالی ہے اب، تمہارے لیے جگہ بن گئی۔ پورا دل لے لینا۔ لیکن کوئی ایسا فیصلہ مت لو ناں جو تمہیں کھا جائے۔ تم اگر اس فیصلے سے مطمئین ہوتے تو تمہاری آنکھیں بتا دیتیں۔ میں پہلے ہی ت۔۔ تمہاری بہت تکلیف بن چکی ہوں، پلیز میری قبر تنگ مت کرو۔۔۔۔۔ا۔۔ ابراہیم لے لو مجھے۔۔۔"

وہ اختتام تک ہچکی بھرے آواز کو ہر ممکنہ ٹوٹنے سے روکتی بولی، اسکی وہ بکھرتی آواز ابراہیم کے اندر طوفان برپا کر چکی تھی۔

"میری وجہ سے تمہاری قبر کسی صورت تنگ نہیں ہو گی۔ تم اپنا کمفرٹ دیکھو، اک ناپسند انسان کے ساتھ ساری زندگی نہیں جینی پڑے گی اور کیا چاہیے۔ میں ویسے بھی اس محبت کے گلے میں موجود طوق سے تنگ آ چکا ہوں۔"

وہ ظلم و بربریت کی حدیں پار کر رہا تھا اور اپنے سامنے سہانہ کو قطرہ قطرہ مار رہا تھا، اب وہ کیسے کہتی کہ ناپسند نہیں ہے، وہ محبوب شخص ہے، شاید یہ بات سہانہ اسے مر کر بھی نہیں کہہ سکتی تھی، بڑے غرور سے ہمیشہ اسکے سامنے اس نے فارس سے محبت کا دعوی کیا تھا، خود پر خود ترس آ رہا تھا۔

"ہمم۔۔ محبت مت کرنا۔ ویسے ہی شادی کر لو"

یہ آخری بار تھا جب وہ اپنے وقار کو اک طرف کر گئی کیونکہ اسے ابراہیم کی چھپائی تکلیف کند چھری کی طرح زبح کر رہی تھی، کتنی ہی دیر ابراہیم کچھ بول نہ سکا، آنکھیں خزن کی آماجگاہ بن گئیں۔

"نو۔۔ میں تمہیں اپنی زندگی سے نکال چکا ہوں۔ تم فارس کی قید سے آزاد ہوئی اور ہم دو اک دوسرے کی۔ میرے سر میں درد ہو رہا ہے چلی جاو۔ پھٹ گیا تو تم ذمہ دار ہو گی اپنے ان آنسوؤں سمیت"

اسے تو پتا ہی نہیں تھا وہ کب کی رو رہی ہے، جلدی سے اپنی آنکھیں رگڑ کر نگاہ چرائی۔

ایسا لگ رہا تھا اگر آج اس کمرے سے نکلی تو کہیں کی نہیں رہے گی، یہ آخری امید تھی سہانہ کے پاس۔

"ک۔کوئی اور پسند آگئی ہے؟"

یہ سوال اس نے بہت ہمت کے بعد پوچھا کہ اگر اس نے ہاں کہا تو نجانے سہہ سکے گی یا نہیں۔

"نن آف یور بزنس"

وہ منہ پھیر گیا، سہانہ کی آنکھیں پھر بھیگیں۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

وہ اس سے کبھی اس طرح پیش نہیں آیا تھا، اسے ابراہیم کے منہ پھیرنے کی کہاں عادت تھی، قسمت نے بڑی گندی چال چلی تھی، جس درد میں کل ابراہیم تھا، آج وہ سہانہ کا مقدر بنادی۔

سچ کہتے ہیں، خود بھی ویسے ہی تڑپتے ہیں، تڑپانے والے۔

"میں اچھی نہیں لگتی اب تمہیں؟"

اک مرتی ہوئی حسرت تھی، آہ و بکا تھی سہانہ کے سوال میں۔

"میرا ضبط مت آزماو۔ کوئی بکواس کر بیٹھوں گا۔ تم اچھی ہو، مہان ہو۔ تم اپنے ہر درد کا خود علاج کرنے کی ماہر ہو۔ تمہیں سہاروں کی ضرورت نہیں۔ تم جس کسی پر ہاتھ رکھو گی وہ آدمی تم سے شادی سے انکار نہیں کرے گا۔ اچھی زندگی جیو گی۔ اس لیے آگے بڑھو۔ کسی زندہ انسان کو چنو، میں مر چکا ہوں۔ خود اپنے لیے بھی اور تمہارے لیے بھی۔ ویسے بھی لوگ صرف انھیں یاد رکھتے ہیں جن سے انھیں محبت ہو، انکو نہیں جو آپ

سے محبت کرتے ہوں۔ میں بھی تمہاری یاداشت سے ایسے ہی مٹ جاوں گا جیسے تھا ہی نہیں۔ یہی تھا ہمارا اینڈ۔ یک طرفہ محبت ہمیشہ ایک کا سب لوٹتی ہے، گناہ گار میں تھا تو لٹ گیا میرا سب کچھ۔ اب میرے پاس ایسا کچھ نہیں جسکے لیے مجھے ڈر ہو کہ یہ کھو جائے گا۔ نہ یہ فکر کہ میرے مرنے پر کوئی روئے گا یا کسی کی دنیا اجڑے گی۔"

وہ سب کہتا گیا، جو اسکے دل پر گھٹن بنا تھا، وہ سنتی رہی، گناہ گار تو خود کو محسوس کر رہی تھی کہ اسکے سبب اک ہنستا مسکراتا شخص اجڑ گیا، شاید وہ اب جو اپنی نظروں میں گری یہ پستی اسے کبھی اٹھنے نہ دینے والی تھی۔

وہ اسکے پیچھے کھڑی تھی، اور اسکی دنیا اجڑ رہی تھی، وہ بہت صابر تھی لیکن آج جسم میں بھیانک درد جو اتر رہے تھے وہ آنکھوں میں لہو لے آئے۔

وہ پھر سے اسکے روبرو جا رکی، دونوں کی آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھیں، وہ آخری بار کچھ کہنا چاہتی تھی۔

"تم سے پہلے میں مروں گی اتنا یاد رکھنا۔ میں کسی آدمی پر ہاتھ رکھنا دور، نظر رکھنے کے بارے میں بھی آخری سانس تک نہیں سوچ سکتی۔ تم اک پاگل سے ضد لگا رہے ہو جسکا ابھی زرا دماغ ٹھکانے آیا تھا، یہ تو سوچو وہ اب کے پاگل نہیں ہو گی، مر جائے گی۔ میں گلٹی تھی تبھی تم سے دور گئی ابراہیم۔ گلٹ اس بات کا کہ میں اک وقت پر دو لوگوں کے بارے کیسے سوچ رہی ہوں۔ مجھے خود سے گھن آ رہی تھی۔ میں نے سوچا جب تک اس الجھن سے نہ نکل جاوں، تم سے دور رہوں۔ مجھے فارس سے محبت کبھی تھی ہی نہیں۔ تبھی تو خوش تھی کہ تم۔۔۔۔۔۔"

وہ اسکی بات سفاکی سے کاٹ گیا۔

"کس سے محبت ہے پھر تمہیں؟ مجھ سے۔۔۔۔ اب گندا مزاق مت کرنا ہاں کہہ کر"

وہ اسکے تضحیکی انداز پر تڑپ اٹھی۔

"کسی سے نہیں ہے"

وہ سہولت سے جھوٹ بول گئی، ابراہیم بہت چڑچڑا ہو رہا تھا اور اسے اس بات کا اندازہ نہ تھا اسکا اک اک حرف سہانہ کی دل آزاری کر رہا ہے۔

"یہ میری محبت پر کبھی یقین نہیں کرے گا۔ میں اسے کبھی نہیں بتا سکتی"

وہ اسے دیکھ کر سوچنے لگی۔

"جب تمہیں مجھ سے محبت نہیں تو میرا سوچنے کا کوئی حق نہیں۔ جاو اپنی زندگی جیو۔ محبت کرو جس مرضی منحوس سے۔ میری جان چھوڑو"

وہ ہاتھ باندھ کر جا کر کاوچ پر بیٹھ گیا، اسکے حقارت بھرے الفاظ وہ سہہ گئی تبھی پھر اک آخری بار اسکی طرف بڑھی۔

"ابراہیم! کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ دل دکھا رہے ہو میرا"

وہ اسکے قدموں میں آ بیٹھی، بھکارن لگ رہی تھی، آنسوؤں سے اٹا چہرہ اور بوجھل سانسیں۔

ابراہیم کے دل کو دھکا لگا۔

"آئی ایم سوری سہانہ۔ تم پر چیخنے یا تم سے شکوے کرنے کا کوئی حق نہیں مجھے۔ لیکن پلیز مجھے میرے حال پر چھوڑ دو"

وہ اسکے دونوں ہاتھوں سے آنسو صاف کرے یکدم ہی شرمندہ ہوا، وہ پر امید ہوئی کہ شاید اب وہ اسکی بات سمجھ لے۔

"اس اجڑے حال پر چھوڑ دوں؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ بھیگی آزردہ سرگوشی میں بولی۔

"کیوں فکر ہو رہی ہے تمہیں میری؟"

وہ اسکے منہ سے اک بار سچ سننا چاہتا تھا تاکہ موت کچھ تو آسان ہو، خالی ہاتھوں میں کچھ تو آجائے۔

"پتا نہیں کیوں۔ دیکھو تم انا کو مت لاو بیچ میں۔ جو جو میں نے تمہارے ساتھ برا کیا تم سزا دے لینا۔ مجھ سے شادی کر لو ابراہیم۔ تم خوش ہو جاو گے اس سے، مجھے تسلی ہو گی کہ میں نے جسے اجاڑا اسے تھوڑا آباد بھی کیا۔ میرا دل احساس ندامت اور جرم میں دبا ہوا ہے۔ پلیزم۔۔ میری مشکل آسان کرو۔ میں ت۔۔ تمہارے پیر پکڑتی ہوں"

اس سے پہلے وہ اسکے پیروں کو چھوتی، ابراہیم نے اسے بازووں سے پکڑے کھڑا کروائے خود بھی کھڑا ہوا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"تم یہ کیا کر رہی تھی۔ ان ہاتھوں کی یہ جگہ نہیں سہانہ۔ کیوں مجھے ستا رہی ہو۔؟"

ابراہیم نے جب اسکے دونوں ہاتھوں کو بے دھیانی میں باری باری چوما، وہ لڑکی وہیں تھم گئی، کتنی دیر سانس نہ لے سکی، ہاتھ لگا جسم سے کٹ گئے ہیں، ابراہیم کو زرا احساس نہیں تھا کہ اس نے کیا کر دیا۔

"ش۔۔شادی کرلو ابراہیم ورنہ میں گن پوائنٹ پر تمہیں کڈنیپ کر کے شادی کرلوں گی۔ بنا کسی رشتے کے تمہارا مجھے چھونا ہم دونوں کو گناہ گار کر رہا ہے۔ پلیز۔۔۔۔۔ تم بھلے ساری زندگی مجھ سے روٹھے رہنا۔ لیکن میرے پاس تمہیں منانے کا حق آجائے گا۔"

وہ اسے ہاتھ چھوڑے دور ہوا۔

"میں نہیں ماننا چاہتا اور سوری اسکے لیے۔ یہ کسی مرئی ہوئی محبت کی کوئی جلتی بجتی چنگاری سمجھ لینا جو بے خودی سرزد ہوئی مجھ سے۔ تم جیسے گلے لگی تھی سب ختم کرنے سے پہلے، میں نے وہی رسم تمہارے ہاتھ چوم کر پوری کی۔ اب جاو اور دوبارہ میرے کمرے میں مت آنا"

وہ اپنا فیصلہ سناتے ہی وہاں سے چلا گیا، خود کو واش روم میں بند کر دیا اور سہانہ اپنی ساری کوششیں ناکام ہونے پر بے مراد ہی پلٹی اور اسکے کمرے سے نکل گئی۔

..._____..

ایس مروہ مرزا کے مزید ناولز پڑھنے کے لیے ویب سائیٹ ضرور وزٹ کریں۔

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

فشی ڈونا کی سب سے پیاری، فش ایکوریم کے پاس والی ٹیبل سپیشل آہل اور شیزا کے لیے ارینج تھی، پورے سٹاف نے پہلے تو دونوں کو نکاح پر اک ہوٹنگ ویلکم کیک کٹنگ سرپرائز دیا، وہ کیک بھی یہیں بیک ہوا تھا جس پر اک فنٹسی کپل بھی لگا تھا۔

کچھ فاصلے پر اکیلی میز چن کر بیٹھے شاہ تاج عالمگیر کی نظریں آہل اور شیزا کی مسکراہٹ پر مبہوت ہو کر جمیں تھیں، پھر دفعتاً انکی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔

اک دل چاہا وہ آج رہنے دیں، اپنی بیٹی کی مسکراہٹ کو اجاڑنا، اک باپ کے لیے آسان کہاں ہوتا ہے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

کیک کٹنگ ہوا تو سٹاف ٹیم نے خوشی خوشی آہل اور شیزا کو پرائیویسی دی۔

"یہ بہت سپیشل تھا۔ چلیں اب اس انسان سے بھی ملوا دیں جسکے بارے صبح سے سسپینس ڈال رکھا ہے"

شیزا کی چمکتی آنکھوں کے دیپ بجھنے والے ہیں یہی سوچ کر آہل بس اسے ہی دیکھتا رہا۔

"سب سے پہلے میری بات سنو"

وہ سامنے سے اٹھا اور شیزا کے ساتھ والی چیئر پر بیٹھتے ہی اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے۔

"یہ رہی میری گال۔ تھپڑ مار لو"

وہ آہل کی بات پر پریشان ہوئی۔

"ک۔۔ کیوں ماروں۔ پاگل ہو گئے ہیں"

وہ ہاتھ کھینچ کر منمنائی، لہجے میں بے بسی گھلی۔

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"نہیں۔ تم نے کہا تھا کہ جس انسان نے وہ ای میلز اور میسج بھیجے تم جب ملو گی تو تھپڑ مارو گی۔ اگر تم نے اسکے علاوہ کوئی ری ایکشن دیا تو دل دھڑکنا بند یو جائے گا میرا۔ میں تھپڑ پورے حوصلے سے کھاوں گا"

وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے رخسار سے جوڑے، یہ انکشاف اس قدر اچانک کیے شیزا کی چلتی کائنات تھما گیا۔

"آ۔۔ آپ نے بھیجے وہ سب جھوٹے ثبوت۔؟"

وہ آنسوؤں میں بھیگے لہجے سے سسکی۔

"ہاں۔ پلین لالہ کا تھا یا پر عمل میں نے کیا۔ لیکن یہ سب اس لیے کہ وہ رشتے سے ہی انکار کر دے۔ طلاق دے کر تمہیں اپنے گھر سے زلیل کر کے نکالے گا یہ تو میں نے سوچا بھی نہ تھا۔"

وہ شرمندہ تھا، جبکہ شیزا کی گال پر چند آنسو لڑھکے۔

"وہ ت۔۔تکلیف آپ نے دی مجھے ؟"

وہ پھر سسک اٹھی۔

"تھپڑ مار لوناں"

آہل نے اسکا ہاتھ اپنے رخسار سے جوڑتے بکھرے لب و لہجے میں منت کی پر وہ ہاتھ ہٹاتی جلدی سے آہل کی گردن میں بازو ڈالے ساتھ جا لپٹی۔

اسکی بھاری سانسیں بہت کچھ کہہ رہی تھیں۔

"تھینکیو۔۔۔مجھے اس جانور سے بچانے کے لیے۔لیکن اب میں ناجائز والا وہ دھبہ مر کر بھی خود سے نہیں اتار سکتی جو آپ نے مجھے بچانے کے چکر میں میری ذات پر لگا دیا"

وہ رو پڑی تھی، آہل نے اسکے وجود کو خود میں بھینچتے کچھ تسلی دی اور پھر اسے پکڑ کر روبرو لائے اسے بالوں کو سمیٹا، سارے آنسو پونچھے۔

"آج وہی دھبہ تو اتارنے آیا ہوں میں، تم جانتی ہو تم ناجائز نہیں ہو۔ تم جائز اور اکلوتی بیٹی ہو کسی کی شیزا"

ابھی وہ بہت زیادہ دکھی تھی تبھی آہل کے الفاظ محض بہلاوا لگے۔

"آ۔۔ آہل۔۔۔ یہ معاملات ثبوت مانگتے ہیں"

وہ روہانسی ہوئی۔

"آو میرے ساتھ"

وہ اسکا ہاتھ پکڑے اٹھا، شیزا کا دھیان جب سامنے ہوا تو نظر انہی انکل پر ٹھہری، اور جب آہل اسے انکے پاس لے کر گیا تو شیزا کی آنکھیں انہونی کے خوف سے بھر گئیں۔

شاہ تاج کے پاس اپنی اور شیزا کی ڈی این اے رپورٹ بھی تھی، اس روز جب شیزا نے انکے ساتھ کھانا کھایا تبھی وہ شیزا کا یوزڈ گلاس چپکے سے اپنے

ساتھ لے گئے، جانتے تھے انھیں سچائی بتانے کے ساتھ شیز اکو ثبوت بھی دیناہو گا۔

"انکل آپ؟۔۔۔ آہل"

وہ پہلے انکو پکاری پھر پہلو میں کھڑے آہل کو۔

شاہ تاج عالمگیر اپنی جگہ سے اٹھے اور میز کی سطح سے جب فائیل اٹھا کر دے رہے تھے، انکی آنکھیں آبدیدہ اور سرخ تھیں۔

شیز انے ڈرتے ڈرتے وہ فائیل لی، وہاں سب صاف صاف درج تھا کہ اسکے بائیولوجیکل فادر شاہ تاج عالمگیر ہیں اور اسکی ماں منہاس تھی، ساتھ نکاح نامہ بھی تھا۔

یہ دیکھتے ہی شیز اکی گالوں پر آنسو اترے اور فائیل چھوٹ کر نیچے گری۔

آہل کے لیے یہ لمحہ خود جذباتی کرنے ساتھا۔

"تم ناجائز نہیں، تم میری اور منہاس کی جائز اولاد ہو۔ پہلی اور آخری۔ تم میری وہی بیٹی ہو شیز اجسکا کہہ کر میں تمہارے ساتھ کھانا کھا کر گیا۔ تمہیں بہت سا پہلی بار دیکھا تھا اس دن۔ میری جان، میرے دل کی دھڑکن۔ میرا خون ہو تم"

شاہ تاج عالمگیر کے گالوں سے لگتے ہاتھوں کو اس سے پہلے وہ تڑپ کر چھوتی، اپنے کچرے پے ہونے کی سوچ اس شخص کے لیے نفرت بن گئی۔

بے دردی سے شیز انے انکے ہاتھ جھٹکے۔

"پھر میں کچرے تک کیسے گئی۔ بولیں"

وہ اس قدر اونچا چلائی کے فشی ڈونا کی اونچی دیواریں لرز گئیں۔

شاہ تاج نے اضطراری نگاہ آہل پر ڈالی جو اسے سب سچ کہنے کے لیے اشارہ کر رہا تھا اور شیز اکی آنکھوں کی نفرت بھی تو شاہ تاج کو کسی اور لائق نہ چھوڑ رہی تھی۔

اور پھر اس شخص نے اپنی اور اپنے گناہوں کی ساری داستان، کسی ہارے جواری کی طرح شیزا کو کہہ دی، جسکا دل اپنی بے وقعتی پر تو کانپا، اپنی ماں کی اذیت پر پھٹ گیا۔

"میری امی کو اتنی تکلیف دینے والا میرا باپ کہلانے لائق نہیں۔ نہ آپکو و۔۔وہ بخشیں گی۔ نہ میں نہ میرا اللہ۔ آئی ہیٹ یو۔"

وہ اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر انھیں خود سے دور جھٹکتی چیخی اور روتی ہوئی وہاں سے باہر بھاگی، آہل نے اک نظر اس ہارے سسکتے باپ کو دیکھا پر اسکی ضرورت اس وقت شیزا کو زیادہ تھی، باہر پیچھے بھاگا۔

"ہاتھ مت لگائیں مجھے۔"

اپنی دسترس و مرضی کے مالک پر شیزا کا چلانا دلخراش تھا جب وہ باہر آتے ہی اسے پکڑ کر روک بیٹھا۔

"میری بات تو سنو!"

اسکی دونوں بازو پکڑ کر اپنے سینے سے لگاتے اس لڑکی کو سنبھالا، وہ اسکی گرفت پاگلوں کی طرح چھڑوانے کو مچل رہی تھی۔

"آپ کو بھی اتنا تڑپاوں ناں؟"

وہ دلخراش ہوئی، اور وہ آزردہ!

"تمہارے معاملے میں ہر تڑپ پر راضی ہوں۔ چاہو تو جان لے لو"

وہ صرف لفظ نہیں تھے، آہل کا اسے سونپا مان تھے۔

"پر میں آپ سے پیار کرتی ہوں"

آنسوؤں سے بھیگی سانس کھینچ کر وہ ہار اور جیت سب وار گئی۔

"میں اس پیار پر تا عمر اتراوں گا۔ تم تڑپا لینا اجازت ہے۔ رو مت"

آہل نے اس لڑکی کے آنسوؤں کو پونچھے دونوں رخسار چوم کر اک تھکی سی منت کی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"مجھے میرے گندے بابا نہیں چاہیں۔مجھے کوئی نہیں چاہیے سوائے آپکے"

وہ آہل کو تاسف سے تکتی سسک اٹھی،وہ اسے سینے لگا گیا۔

"تم دیکھو تو سہی۔میں تمہیں کتنا زیادہ مل چکا ہوں۔میرے جسم،دل اور روح کے دریچوں تک دھڑکتی ہو"

بازووں میں بھینچ کر اعتراف کیا تب آہل کی وہ شہزادی کچھ سنبھل پائی۔

"آہل۔۔"

وہ نمدیدہ نگاہوں سے زرا پیچھے ہٹ کر آہل کو پکاری۔

"جی میری جان"

آہل مغدام کی جان ساری اسکی آنکھوں میں آگئی۔

"مجھے لے چلیں یہاں سے،اس شخص کے سائے سے بھی دور۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

شیزا کو پہلی بار یہ اپنی اور روشانے کی دنیا گھٹن خانہ لگ رہی تھی اور وہ یہاں سے فرار چاہتی تھی، شاہ تاج عالمگیر جانتا تھا اتنی جلدی اسے معافی نہیں ملے گی لیکن شیزا کا ردعمل اتنا دردناک ہو گا یہ بھی اس نے کب سوچا تھا۔

.._____..

سہانہ اسکے بعد کمرے میں ہی بند رہی، حاتب کی کال پر اسے چار و ناچار اٹھنا پڑا کیونکہ اسکا ڈنر عمائمہ اور حاتب کے ساتھ تھا، سب کچھ مغدام پیلس کے کک نے ہی بنایا تھا مگر حاتب کے سٹے ہاوس کے کچن میں۔

عمائمہ نے ڈنر کے بیچ ہلکی پھلکی باتیں کیے سہانہ کا موڈ بحال کیا جبکہ خود حاتب بھی اس سے جاب سے ریلٹڈ بات کرتا رہا، ابراہیم کو بھی حاتب نے زبردستی بلایا تھا اور وہ اپنی پلیٹ پر جھکے چمچ سے کھلینے کا شغف بہت سکون سے فرما رہا تھا۔

"یہ کھانا کھانے کے لیے ہے، کھلینے کے لیے نہیں۔ ابھی بھی سر درد ہے؟"

حاتب کے استفسار پر ابراہیم نے سر اٹھا کر نظر حاتب پر ڈالی پھر اپنی طرف دیکھتی پر سوز آنکھوں والی سہانہ کو۔

"نہیں ہے درد۔بس بھوک نہیں ہے سر"

ابراہیم کی آواز اسکے حلق میں دھنسی نکلی،وہ تینوں ہی اسکے لیے فکر مند ہوئے۔

"ٹھیک ہے۔آو کچھ بات کرنی ہے۔لیڈیز آپ کنٹنیو کریں"

حاتب اٹھا جیسے اب برداشت ختم ہو چکی ہو،بازو سے ابراہیم کو پکڑ کر اٹھایا اور ڈائنگ ہال سے نکلتا اپنے سٹڈی میں داخل ہوا،ابراہیم کی بازو ہنوز غصے سے جکڑے اس نے کاوچ سٹنگ ایریا کی طرف آتے ابراہیم کو لیدر سنگل کاوچ پر دھکیلا اور خود میز اسکی طرف گھسیٹ کر سامنے بیٹھ کر خشمگیں نظروں سے ابراہیم کے اترے مرجھائے چہرے کا جائزہ لینے لگا۔

"ایسا لگ رہا عزت لوٹنے لگے ہیں،میں معصوم ڈر بھی سکتا ہوں"

حاتب کا دل چاہا اس بھونڈے اور بے وقت مزاق پر رکھ کر ابراہیم کی گردن پر اک کراری لگائے۔

"کیا مسئلہ ہے تمہیں ابراہیم، دیکھو اگر اب بھی تم نے ٹالا تو الٹا لٹکا کر اگلواوں گا۔ آخر کس قسم کا ماتم پھیلایا ہوا ہے تم نے اپنے چار طرف۔ دیکھو مجھے بتاو کیا بات ہے۔ میں تمہارا باس ہی نہیں، بھائی بھی ہوں۔ شئیر ود می"

حاتب نے پوچھ گچھ کا آغاز برہمی، عتاب والجھن سے کیا پر اختتام تک اسکی بھاری آواز، منت و تاسف میں ڈھلی۔

"آپ خوامخواہ پریشان ہو رہے ہیں"

ابراہیم نے ڈھیٹائی کی حد کی اور اب حاتب کا پارہ انتہائی چڑھ چکا تھا۔

"مجھے بتادو ابراہیم۔۔ میرا دماغ سلگ رہا ہے تمہاری صبح کی اس ماتمی شکل پر۔"

حاتب کے صبر کا پیمانہ مانو لبریز ہونے کو تھا، ابراہیم کا ہاتھ یکدم اپنے سینے پر جا جما۔

"کیا ہو رہا ہے تمہیں؟"

اسکے درد بھرے تاثرات پر حاتب نے اٹھ کر اسکا چہرہ تھاما جو پیلا پڑ چکا تھا، وہ درد کی زیادتی کے سبب بولنے سے قاصر تھا۔

"ابراہیم۔۔۔او میرے خدا۔۔۔۔۔۔سہانہ"

حاتب نے حلق کے بل چلا کر جب سہانہ پکارا تو وہ سپون پلیٹ میں پٹخے دوڑ کر باہر آئی، خود عمائمہ بھی پیچھے بھاگی۔

"جلدی سے گاڑی نکالو۔اسے ہوسپٹل لے کر جانا ہو گا۔ہری اپ۔۔۔"

حاتب کی چنگارتی دھاڑ پر سہانہ ہوش میں آئی جسکی حسیں دروازے میں آ کر رکتے ابراہیم کو بے سن و ساکت دیکھ کر مفلوج پڑ گئی تھیں۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
ZUBINOVELSZONE.COM

ابھی کسی رونے دھونے کا وقت نہ تھا تبھی حاتب نے ابراہیم کو سہارا دیا اور اسے پورچ تک لایا، اسکا چیسٹ پین بہت شدید تھا، سہانہ کے ہاتھ کپکپا رہے تھے پر پھر بھی اس نے ڈرائیونگ کی جبکہ حاتب پیچھے ابراہیم کے ساتھ ہوسپٹل پہنچنے تک اسی کی طرح درد میں مبتلا رہا اور عمائمہ نے بس اللہ سے آج خیر کی دعا مانگی تھی۔

..._____..

لنچ، روشانے اور پارس نے دنکو ساتھ کیا پھر وہ کیلیریا گھومنے نکل گئے، پارس جولیٹ اور بیٹھ کر بور ہو رہا تھا، اس آفت کی پرکالہ نے تھکا مارا۔

پارس کی کچھ میڈیسن اور روشانے نے اپنے لیے کچھ سنیکس لینے تھے تو وہ لوگ کنوینیس سٹور آئے تھے۔

"تم نے جو لینا ہے لو، میں ساتھ کے ڈرگ سٹور سے میڈیسن لے کر آتا ہوں۔ اور پلیز گم مت جانا۔ اتنی سی تو ہو"

پارس نے روشانے کی لمبی لسٹ پر یہی سوچا کہ اسے آزادی دے اپنی چیزیں چوز کرنے کی، روشانے پہلی باتیں تو سن گئی پر اتنی سی پر کالی کالی آنکھوں سے گھوری۔

"میرا مطلب تھوڑی زیادہ اتنی۔"

پارس کے بیان بدلنے پر روشانے ہنسی، اپنی اہمیت جما کر دل کو چین جو ملا تھا۔

"اوکے لیکن یہ ماسک مت ہٹایئے گا۔اگر کسی لڑکی نے آپکے حسن سے آنکھیں سیک لیں تو میں اسکی ہڈیاں اور آنکھیں سہی معنوں میں سیک کر بھسم بھی کر دوں گی"

بیوی کی طرح روعب جماتے ڈانٹا تو وہ زرا قریب ہوئے جھکا۔

"لوگ اپنی بیویاں چھپاتے ہیں، تم واحد نمونہ دنیا میں آیا ہو جو اپنا شوہر چھپاتی پھرتی ہے"

پارس کے منہ بگاڑنے پر وہ ماسک کے پار سے جھانکتی ان مدہوش کرتی نیلی آنکھوں میں جھانکی۔

"ہاں تو شوہر بھی انٹیک پیس ہے۔ آپکی بازووں تک کو میں کسی کے سامنے شو نہ ہونے دوں۔ شکل تو دور کی بات ہے۔ اب نکلیں اور جلدی سے تشریف لائیں واپس۔ زیادہ ٹارزن بن کر ادھر ادھر چھلانگیں لگانے کی ضرورت نہیں، زخم ابھی تازہ ہے"

پارس نے ہنس کر اسے سر خم کیے مطمئین کیا اور وہاں سے سینے پر زرا ہاتھ رکھتے روانہ ہوا، جیسے ہی روشانے پلٹی، کسی لڑکی سے ٹکرائی۔

"اندھی ہو۔ دیکھائی نہیں دیتا۔ میرا ناک پھوڑ دیا۔"

روشانے تو حیرت سے اسکی اٹلئین میں بکواس پر دنگ رہ گئی حالانکہ ٹکرائی بھی وہی چٹی چڑیل تھی۔

"لیکن مجھے تو تمہاری آنکھیں پہلے سے پھوٹی لگ رہیں جو تمہیں اک اچھی بھلی لڑکی کھڑی نظر نہیں آئی۔اس بد تمیز ٹون میں مجھ سے بات مت کرنا،سوری کرو اور جاو یہاں سے"

روشانے بھی جواباً چڑھ دوڑی،وہ لڑکی شاید کافی لڑاکا ٹائپ تھی تبھی غصہ ہو کر پھنکاری۔

"میں سوری کروں۔مائی فٹ۔تم ہوتی کون ہو میری ٹون کو بد تمیز کہنے والی۔تمہاری غلطی تھی۔میرا فون بھی گر کر ٹوٹ گیا"

وہ لڑکی تو آج روشانے سے پٹنے کے موڈ میں تھی۔

"دیکھو تم جانتی نہیں ہو کہ میں کون ہوں"

روشانے نے جب دیکھا،وہ فون اٹھا کر دیکھا رہی ہے اور وہ سچ میں ٹوٹ گیا تو اپنا اعتماد جھاڑا،پھر یاد آیا یہاں تو اسکا کوئی رعب نہیں۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"کون ہو تم، ہنہ۔۔ ہو کون تم۔۔۔ اس ملک کی کوئی سیاسی ہستی"

وہ لڑکی اور چڑھتی غرائی، روشانے کو بھی غصہ آ گیا۔

"میرے ہسبنڈ تمہیں بتاتے ہیں کہ میں کون ہوں۔ ویٹ کرو زرا"

اب آیا تھا روشانے کو ٹھیک والا عتاب نکالنا۔

"تمہارے ہسبنڈ کی تعریف؟۔ ہے کون تمہارا ہسبنڈ نام بتاو سلی میڈ گرل!"

اب تو روشانے کا منہ بن گیا تھا، ہسبنڈ کو لے کر نو مزاق۔

"رسک ہے۔ تعریف کر دی تو صدمے سے دیواروں سے ٹکراتی پھرو گی۔۔ نام بتا دیا تو پھڑک کر مر جاو گی"

روشانے نے اسکی گال تھپکتے جس ٹھٹھراتے وحشی انداز میں کہا، وہ جھاگ کی طرح بیٹھی۔

"ک۔۔کون ہے؟"

وہ ہکلائی،روشانے نے پارس کو آتا دیکھے جلدی سے اسکا ہاتھ پکڑا اور پارس کی بازو پر ہاتھ مارے وارننگ دیتی نظروں سے اس لڑکی کو دیکھنے لگی۔

"یہ۔بازو دیکھی ہے میرے ہسبنڈ کی۔اک ہاتھ پڑا تو غائب ہو جاو گی۔اب اپنے ٹوٹے فون اور ٹوٹے ایٹیوڈ کو لو اور جاو۔"

پارس خود حیران تھا کہ یہاں کونسا معاملہ چل رہا،وہ لڑکی سچ میں پارس کی بارعب وباوقار شخصیت سے ہی دبتی اس سے پہلے بھاگتی،پارس نے اسے روکا۔

وہ ڈرتے ڈرتے پلٹی۔

"کیا یہ فون میری وائف نے توڑا ہے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس کے سوال پر وہ جلدی سے معصوم و مسکین بن کر سر ہلا گئی جبکہ روشانے نے پورا منہ کھولے اس جھوٹی مکارن کو آنکھیں دیکھتے پارس کی بازو کھینچی۔

"کتنا نقصان ہوا؟ یہ کافی ہوں گے؟"

پارس نے والٹ سے ہنڈرڈ یورو نکال کر لہرائے تو اس لڑکی نے جلدی سے چھپٹے اور سر جھکا کر شکریہ کہے بھاگ گئی، روشانے نے گال پھلاتے پارس کے سامنے رک کر سینے پر بازو لپیٹے۔

"وہ خود ٹکرائی تھی۔ آپ نے اسے کیوں دیے پیسے؟"

روشانے کا بس ناں چلا پارس کو زور زور سے جنجھوڑے۔

"تم سے ٹکرائی ناں وہ اور تم سیو ہو۔ صدقہ سمجھ لینا ان پیسوں کو۔ ورنہ اگر تمہارے ہاتھوں بچاری مر ور جاتی تو اس سے زیادہ خرچہ آجاتا اسکے کفن

دفن پر۔اٹس کالڈ کلیور موو۔اور یہ کیا میری بازو کا رعب ڈال رہی تھی۔باز آجاو۔ورنہ اسی بازو میں گھوٹ دوں گا تم جیسی چڑیا کو۔"

پارس کی وضاحت پر محترمہ کی میٹھی میٹھی ہنسی بر آمد ہوئی،پارس کے سینے سے لپٹ کر لاڈ بھری سمائیل دی۔

"گھوٹ تو میں آپکا دم دوں گی۔آج لڑائی ہو گی۔آخر اس لڑکی کو ہیلو کہہ کر پکارا تو پکارا کیوں۔اسے دیکھا تھا ماسک کے باوجود کیسے سالم نگلتی ترسی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔چلیں میں ناراض ہوں۔اب میں یہاں کی ساری گندی چیزیں خریدوں گی اس دکھ اور سوگ میں کہ میرے شوہر نے دوسری پرائی اور غیر لڑکی کو ہیلو کہہ کر پکارا"

جب کوئی صورت بگھڑنے کی نہ ملی تو ماہرانی نے ہیلو کو بھی دبوچا،پارس کا دل چاہا ساتھ ہی شیلف سے سر دے مارے،اور اسکے بعد پارس کا حوصلہ ہی تھا کہ اس نے روشانے کو کیسی کیسی چیز خریدتے صبر وہمت سے دیکھا۔

ابھی منانے کا سین تو باقی تھا میرے عزئز، وہ بھی خوامخواہ کی روٹھی جل پری کو۔

..._____..

"کیسا ہے وہ؟"

ڈاکٹر آئی سی یو روم سے باہر آئے، حاتب نے لپک کر ان تک پہنچے ابراہیم کے بارے جاننا چاہا، سہانہ بھی ہمت کرتی اٹھی۔

"کنڈیشن فی الحال سٹیبل ہو گئی لیکن ہم انھیں ایڈمٹ کر رہے ہیں، ٹریٹمنٹ شروع کرنا ضروری ہے ورنہ انکی جان جا سکتی ہے"

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

سہانہ اور حاتب دونوں کے پیروں تلے سے زمین ساتھ سرکی۔

"و۔واٹ؟ کیوں مر جائے گا وہ۔ اسے مائنر ہارٹ ایشو تھے پھر ایسا کیوں کہہ رہے ہیں مسٹر تیمور؟"

حاتب کا دل شدید خوف کا شکار تھا۔

"اب وہ ایشوز مائنر نہیں رہے، ہی از کارڈیو ویسکولر ڈیزیز پیشنٹ۔ اگر جلد از جلد اسکے بلڈ کا کارڈیک مسلز تک فلو ٹھیک نہ ہوا تو ہارٹ سٹروک سے اسکی جان چلی جائے گی یا پھر شدید ہارٹ اٹیک۔ میں نے کہا تھا اسے ایڈمٹ ہو جاو لیکن اس نے کہا اسے ٹریٹمنٹ نہیں کروانا"

سہانہ اور حاتب کی حالت اس وقت قابل رحم تھی، دونوں کو اپنا دل ٹکڑے محسوس ہو رہا تھا۔

آنکھیں حاتب کی سرخ اور سہانہ کی بھیگ گئیں۔

"ٹریٹمنٹ تو اسکے ہوتے سوتے بھی کروائیں گے۔ لسن ڈاکٹر تیمور، اسکے علاج میں کوئی کمی نہ آئے۔ مجھے ابراہیم آفندی بلکل ٹھیک چاہیے۔ اگر اسے کچھ ہوا ہو سپٹل کی اینٹ سے اینٹ بجادوں گا۔ اسے کچھ نہ ہو پلیز"

SAMARWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMARWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

حاتب کی کیفیت وہ سمجھ رہے تھے لیکن یہ سچ تھا انکے پاس بس کوشش کا اختیار تھا۔

"ہم پوری کوشش کریں گے"

ڈاکٹر تیمور نے تسلی کروائی۔

"ابھی ہوش میں ہے؟"

حاتب نے بے تابی سے پوچھا۔

"آدھے گھنٹے تک روم میں شفٹ کریں گے پھر ملیے گا ابھی انڈر آبزرویشن ہیں"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ سر ہلا گیا جس پر ڈاکٹر تیمور واپس گئے، حاتب نے گردن گمائی تو سہانہ کو روتا دیکھے جلدی سے اسے پکڑ کر خود سے لگالیا، وہ سینے میں منہ چھپاتے ہی سسک اٹھی۔

"بی بریو سہانہ! ہم اسے کچھ نہیں ہونے دیں گے۔ اسی وجہ سے وہ بکواسیات کر رہا تھا۔ شادی سے انکار بھی تبھی کیا"

حاتب کی گرفت چھڑوائے وہ آنسو بہاتی ہی روبرو ہوئی۔

"حاتب۔ اسے سہانہ دے د۔۔ دو۔ ابھی۔ پلیز۔"

سہانہ کی تاسف زدہ گزارش، حاتب کے دماغ کی چولیں ہلا گئی۔

"آپی۔ ابھی۔۔۔ کیا کہہ رہی ہیں"

وہ سخت تکلیف سے بڑبڑایا۔

"اسے ک۔۔ کچھ ہو گیا تو میں بھی مر جاوں گی۔ کم از کم میری قبر پر اسکا نام تو ہو گا۔ پ۔ پلیز"

وہ الٹا سہانہ کی اس وقت ایسی بات پر تپا۔

"خدا کے لیے مجھے اور پریشان نہ کریں۔ اسے نکاح کے لیے منائے گی کیا میری وہ پھپھی جو پیدا ہی نہیں ہوئی؟"

حاتب کا غصے، کوفت و تکلیف سے جو کب بھی مسکین سا ہوا۔

"تم بس حکم کرنا اسے۔ سمجھوناں حاتب۔ پلیز"

وہ اس سے پہلے ہاتھ جوڑتی، حاتب نے فوراً سے سہانہ کے ہاتھوں کو ہاتھوں میں لے کر دبایا اور جھک کر اس تڑپتی بہن کا سر چوما۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کے لیے ایک بار پھر ہاشم صاحب کی جلی کٹی سننے کے لیے تیار ہوں کیونکہ اس بار آپ دونوں مجھے عزیز ہو۔"

سہانہ جلدی سے اسکے گلے لگی کہ جیسے سانس میں سانس آئی ہو، پریسہ کو حاتب نے کال پر مختصر بتایا جبکہ عمائمہ تو ساتھ ہی تھی، ہاشم صاحب کو تو بتانے کا رسک ہی نہ لیا۔

آدھے گھنٹے تک نکاح خواں اور گواہان پہنچ آئے پر حاتب کے لیے اہم کام اب حکم کرنا باقی تھا۔

گہرا سانس لیے وہ یوں روم میں گھسا جیسے محاز پر جا رہا ہو۔

ابراہیم جو تکیے سے سر لگائے آنکھیں بند کیے نیم دراز بیٹھا تھا، حاتب کے گلا کھنکھانے پر جلدی سے ٹیک چھوڑے اٹھا اور اس سے پہلے اٹھتا، حاتب نے قریب آکر اسے واپس پکڑ کر بٹھایا۔

"ڈرپ لگی ہے۔ عقل تو تمہاری ویسے ہی گٹوں میں ہے آجکل"

ابراہیم نے ساتھ بیٹھتے حاتب کے طنز پر پھیکی سی سمائیل دی۔

"کیوں چھپایا تم نے مجھ سے؟"

حاتب نے کربناک سی سرگوشی کی، ابراہیم بھی سنجیدہ ہوا۔

"کل ہی پتا چلا"

وہ جلدی سے بولا۔

"فوری مجھے کیوں نہیں بتایا۔ صبح بھی پوچھا۔ شام بھی۔ میری کوئی اوقات نہیں تمہارے نزدیک؟ اور یہ ٹریٹمنٹ نہ کروانے کی بکواس کیوں کی تم نے۔ تمہیں نہیں پتا تمہاری زندگی کتنی اہم ہے ابراہیم آفندی"

حاتب کا لہجہ دکھ سے سخت ہوا تو آنکھیں پھر سرخ ہوئیں، ابراہیم شرمندہ تھا اسکے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

"ٹریٹمنٹ کے باوجود بہت کم چانس ہیں تبھی۔ ویسے بھی بہت تکلیف میں ہوں، مزید نہیں سہہ سکتا تھا"

وہ اپنے درد کہہ رہا تھا اور حاتب کو محسوس ہو رہا تھا۔

"چانس کم زیادہ ہونے اہم نہیں، چانس تو ہے ناں۔ ادھر دیکھو۔ ابھی سہانہ اور تمہارا نکاح ہے۔ اگر تم نے ناں کی تو جتنے دن بچے ہیں اک بار بھی نہیں بات کروں گا۔ سارے رشتے توڑ دوں گا۔"

وہ حاتب کے منہ اپنی طرف پھیر کر رعب جمانے پر راضئ تھا پر سہانہ سے نکاح اسکی تکلیف کو بڑھا گیا۔

"م۔۔میں نہیں چاہتا یہ۔پلیز۔میں اس سے کوئی رشتہ نہیں بنانا چاہتا۔آپ کیا چاہتے ہیں پھر سے کوئی موت اسے پاگل کر دے۔میں یہ آخری دن کہیں آپ سب سے دور جا کر گزار دوں گا۔میں آپکی بات نہیں مان سکتا سر"

ابراہیم کی ناں میں بہت بے بسی اور اذیت تھی لیکن حاتب کو سچ میں لگا جیسے سہانہ کا اسے ملنا ہی اسکی ول پاور بنے گا۔

"بات نہیں کی۔حکم کر رہا ہوں۔تم میرے ہر حکم کو ماننے کے روادار ہو۔بلا رہا ہوں نکاح خواں کو۔چوں چاں کی تو گردن دبا دوں گا آج ہی تمہاری"

حاتب نے اسکی کوئی بات نہ سنی،اور اگلے دس منٹ تک وہ سہانہ کو اپنی زوجیت میں لینے پر مجبور تھا،تمام تر تکلیف کے۔

عمائمہ اس وقت سہانہ کے ساتھ دوسرے ڈاکٹر تیمور کے روم میں ہی تھی، نکاح دونوں طرف کی رضامندی کے بعد مکمل ہو چکا تھا۔

حاتب، سہانہ اور عمائمہ کے ساتھ آفس سے نکلا تو آگے ہاشم مغدام اور پری کو دیکھ کر وہ تینوں سپاٹ ہو گئے، پری تو زبردستی آگئیں کہ کہیں یہ آدمی ہوسپٹل جا کر بھی تماشہ نہ کر دے۔

پری کو بات کرتا انہوں نے سن لیا تھا شاید۔

"یہ کیا سن رہا ہوں؟ تم نے سہانہ اور ابراہیم کا نکاح۔۔۔۔۔"

مزید بابا کو حاتب نے بولنے نہ دیا، انکے سینے کے سامنے آ کر تنا، پری نے قریب آتے سہانہ کو اپنے گلے لگایا۔

"کروا دیا۔ آپکو بتانے کا وقت نہیں ملا۔ آپکے اعتراضات برداشت کرنا میرے بس کا نہیں رہا اب۔

اگر آپ یہاں نیولی کپل کو مبارک اور نیک تمنائیں دینے آئے ہیں تو موسٹ ویلکم ورنہ میری صلاح ہے آپکو ابھی چلے جانا چاہیے کیونکہ ابراہیم کی حالت ابھی کوئی میلوڈرامہ سہنے والی نہیں۔نہ میرے زخم ابھی بھرے ہیں"

سہانہ اور عمائمہ سہمی تھیں لیکن حاتب نے بہت تحمل و تمیز کے ساتھ یہ معاملہ ہینڈل کیا، پری کو بھی کچھ حوصلہ ملا، ہاشم اس وقت پری کے دل میں مزید کڑواہٹ پھیلانا نہیں چاہتے تھے۔

"تمہیں اور سہانہ کو بعد میں دیکھ لوں گا۔کہاں ہے ابراہیم؟"

وہ غصہ چاہ کر بھی نہ کر سکے کیونکہ خود بھی حاتب کو بہت زیادہ تکلیف دینے پر اندر سے شرمندہ تھے پھر اب کچھ کرتے تو پری مغدام پیلس سے دھکے دے کر نکالتیں۔

"ابھی نہیں۔کل"

اس نے پھر سے بابا کے راستے میں رک کر زچ کیا، ابراہیم کو وہ مزید ٹنشن نہیں دینا چاہتا تھا جو ابا خضور کوئی نہ کوئی جلی کٹی سنا کر پھیلانے والے لگ رہے تھے۔

"ٹھیک کہہ رہا ہے حاتب۔ ہم صبح آئیں گے۔ ابراہیم کو پوچھنا میری طرف سے اور دعا ہے وہ اپنی محبت پا کر زندگی کی طرف لوٹ آئے۔ پریشان نہیں ہونا مما کی جان۔"

سہانہ جو رو دی تھی، مما کے پیار سے آسودگی سے ماتھا چومنے پر سنبھلی لیکن ہاشم نے کوئی دعا نہ دی کیونکہ بہر حال برہم تھے، ساری اولادیں ہی ایک سے دکھ دینے میں ماہر تھیں، کسی نے شادی کرتے بتانا یا پوچھنا گوارا نہ کیا تھا۔

حاتب کو جاتے جاتے بابا جیسے گھور کر گئے، اس نے ان سلگتی تپتی نظروں کو رتی برابر اہمیت نہ دی۔

انکے جاتے ہی اک طرف سہانہ کو اپنے سینے لگایا دوسری طرف عمائمہ کو جو سچ میں ابھی یہاں میدان جنگ لگنے تک سوچ چکی پر حاتب کی قابلیت پر اب سکون میں آگئی۔

"میں اور عمائمہ بھی جاتے ہیں۔ آپ ابراہیم کے ساتھ رکیں۔ کل فجر کے ٹائم اسکے ڈاکٹرز میٹنگ کریں گے رپورٹس آنے کے بعد، دو آپشن ہیں۔ یا تو stents پڑیں گے یا ہارٹ بائے پاس سرجری اگر کل تک ہائی انجکشنز نے کوئی کام نہ دیکھایا تو کل ہی ڈیسیزن لے لیں گے۔ پریشان نہ ہوں بس دعا کریں کے انجکشنز کام دیکھا جائیں"

حاتب نے ساری انفارمیشن لے لی تھی، اور متوقع یہی دو علاج اب تک سامنے آئے تھے اور دونوں کا نام ہی خوفناک تھا۔

"ڈراو مت مجھے حاتب"

سہانہ کا پورا جسم کپکپا سا گیا۔

"اوکے۔جائیں اسکے پاس"

سہانہ نے مشکور سی نظر حاتب پر ڈالی اور اسکا ہاتھ چومتی روم کی طرف بڑھی تو دوسرا ہاتھ عمائمہ نے چوما،وہ اتنی انٹنس سچویشن میں بھی عمائمہ کے اس مہربان عمل پر مسکرا دیا۔

"آپ اتنے پیارے ہیں،میں قربان جاوں۔حاتب میں آپ سے پیار کرنے پر اترا سکتی ہوں۔آپ کے اندر جو دل ہے اس پر میری ہر آتی جاتی سانس فدا"

وہ اسکے گلے لگی اور شدت جذبات میں آکر وہ کہا جو اس وقت حاتب ڈیزرو کرتا تھا۔

"میرا خون بڑھا دیا یہ کہہ کر"

وہ روبرو ہوئی اور ارد گرد دیکھتے زور سے آیا پیار حاتب کی گال پر کیا،وہ اسکے ہونٹوں کی اس وقت عنایت کو اک میڈیسن بھی لے سکتا تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"آپ جو باقیوں کا خون بڑھاتے رہتے ہیں، آپکا بڑھانے کا کام میرا۔ بہت پیار آرہا ہے جو آپ نے آج کیا"

وہ اسکی اس خوشی سے تروتازہ ہو گیا ورنہ ابراہیم کے لیے جان سینے میں اٹکی تھی۔

"چلو پھر گھر چلو۔ مجھے سارا چاہیے جتنا آرہا ہے"

حاتب کی اگر وہ لڑکی ایک اور بار تعریف کرتی تو چڑ جاتا تبھی الٹا اسے چھیڑے روانہ ہوا، وہ شرما کر بازو سے لگے چپ ہوئی تو حاتب نے شکر کا کملہ پڑھا، اب ہر کوئی تعریف سننے کا وقت تھوڑی ہوتا، امیر صاحب شرماتے بھی تھے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

سہانہ نے دروازہ کھولتے اندر جھانکا جہاں وہ ڈرپ ہاتھ سے اکھاڑے پیر زمین پر لٹکائے ناراض جہاں بنا بیٹھا تھا۔

"خبردار تم میرے قریب آئی"

سہانہ اندر داخل ہوئی تو ابراہیم کے اسے دیکھتے ہی غرانے پر ڈر کر اسکے پاس آنے کے بجائے اسکے سامنے کی دیوار سے جا لگی۔

"اوکے نہیں آرہی۔چینخو تو مت۔۔یہ دیکھو یہاں بیٹھ جاتی ہوں تم سے بہت دور"

وہ دیوار سے لگے سنگل کاوچ پر ڈر کر بیٹھ کر اسے ساتھ ساتھ پر سکون کرتے بولی،ابراہیم نے غصے سے اسے دیکھا جو پیار سے تک رہی تھی۔

"گن سر پر رکھنے کی کسر تھی بس،کیوں زبردستی کروائی تم نے میرے ساتھ۔دنکو بتایا تو تھا میں تمہیں زندگی سے نکال چکا ہوں"

ابراہیم کو ایسے چینختا دیکھے وہ اٹھی۔

"بیٹھو۔خبردار تم اٹھی"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ واپس ڈر کر کرسی سے جا لگی، وہ سراسر جن لگ رہا تھا ایسے گھورتا، منہ سے آگ اگلتا۔

"مجھے لگا تمہیں میری ضرورت ہے، پاس والی ضرورت۔ تم نے اپنی کنڈیشن کی وجہ سے دنکو وہ سب کہا مجھ سے۔ تم نہیں چاہتے میں تمہیں مرتا دیکھوں۔ میں نہیں دیکھوں گی۔"

وہ اسے باتوں میں لگائے صوفے سے اٹھی، وہ سہانہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے تک رہا تھا کہ اسکا اٹھ کر پاس آنا محسوس نہ کر سکا۔

"میں تمہیں اپنے ساتھ پہلے کی طرح جیتا دیکھوں گی، میں مزید تم جیسا نقصان ڈیزرو نہیں کرتی کیونکہ میں اب اچھی سہانہ ہوں۔ مجھے میرا اچھا سا یہ دوست واپس مل جائے گا ان شاء اللہ"

وہ اسکے پاس آئی، ابراہیم نے سر اٹھا کر اسے دیکھا، وہ بنا کسی تاثر کے اسے دیکھ رہا تھا۔

"مریں تمہارے دشمن"

اپنے دونوں ہاتھ اس نے ابراہیم کے رخساروں سے جوڑے جہاں ہلکے ہلکے داڑھی کے بالوں کا رواں تھا، وہ اب بھی ویسے ہی اسے دیکھ رہا تھا، سہانہ کا دل اسکی ایسی سرد مہری پر کٹ گیا۔

"اوکے میں دفع ہو جاتی ہوں"

وہ اپنے ہاتھ ہٹا کر پیچھے ہوئی تو ابراہیم نے اسکی دونوں کلائیاں مٹھیوں میں لے کر روکا تو وہ اس پر جھک سی آئی، آنکھیں بھیگنے کو تیار تھیں۔

"پاس والی ضرورت پوری کرو میری"

وہ اسکے دونوں ہاتھ پکڑ تا یونہی اسکے مقابل اٹھا، سہانہ آنکھیں چھپکنا بھول گئیں۔

"ک۔۔۔کونسی؟"

ZUBIINOVELSZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ اس شخص کے چہرے کے ملے جلے تاثرات کے آگے کنفوز تھی، ابراہیم نے اسکی کمر میں ہاتھ لپیٹے جھکٹے سے اپنے گلے لگایا، سہانہ نے بے ارادہ اپنے ہاتھ اسکی گردن سے لے جاتے کاندھوں کے اطراف باندھے، لمحہ لگا تھا سہانہ کی وہ تڑپتی آنکھیں بہنے میں، وہ اسے اس قدر شدت سے گلے لگائے کھڑا اسکے وجود میں گم تھا کہ سہانہ کو لگا وہ ابراہیم آفندی میں گھل جائے گی، بدحواسی وخوشی کا غلبہ تھا اسکی آنکھوں میں، وہ رودی تو ابراہیم کی گرفت میں تشنگی اور شدت کا اضافہ ہونے لگا۔

"آئی ایم سوری ابراہیم۔ بہت دیر سے اس دل سے لگی۔ پلیز فارگیو می۔"

وہ رودی، یہ انمول لمحہ تھا جو اسے اتنے درد میں مل کر درد سے بھر گیا۔

"نہیں کر رہا معاف۔"

وہ رحم دل اب بھی نہ ہوا، یہ تو جسم سے نکلتی ہوئی جان کی کیفیت کو کچھ دیر روکا تھا۔

"میری آنکھوں میں دیکھ کر کہو"

وہ اپنے ہاتھ اسکی گردن سے ہٹائے، اسکی بازو اور ہاتھ اپنی کمر سے کھولنے کی کوشش میں اسے روبرو لائی، جھکی ابراہیم کی نظر اٹھی، سہانہ پر گئی۔

"ابھی نہیں کرنا چاہتا کیونکہ تم بہت ظلم کر چکی ہو۔اور خبردار معافی کو زبردستی چھینا مجھ سے"

قہرناک تنبیہہ کرتے بھی وہ بہت تکلیف میں تھا، سہانہ نے اسے پکڑ کر آہستگی سے واپس بٹھایا اور اسے تکیوں سے سہولت سے ٹیک لگوائی۔

"نہیں چھینوں گی۔نرس کو بولتی ہوں تمہاری ڈرپ لگائے آکر۔دوبارہ ایسا مت کرنا پلیز"

وہ اسکے شدید سرخ ہوتے ہاتھ کو پریشانی سے دیکھتی تاکید ابولی۔

"کروں گا"

وہ ہاتھ چھڑواتے منہ پھیر گیا، سہانہ اسکے پاس ہی ٹک کر بیٹھی، ہاتھ بڑھا کر اسکا چہرہ اپنی طرف کرنا چاہا پر ابراہیم نے پھر سے اسکا ہاتھ پکڑ کر ہٹا دیا، جسم میں اٹھتے مختلف درد کے باوجود کروٹ بدلی جو اسکو کراہنے پر مجبور کر گئی۔

"ابراہیم۔۔۔ معاف مت کرو لیکن سانس تو آسان لو۔ یہاں دیکھو میری طرف۔"

وہ ابراہیم کو پکڑے سیدھا کر گئی جس میں وہ ہانپ اٹھی، وہ اسے دیکھنا بھی گوارا نہیں کر رہا تھا۔

"میری طرف دیکھو"

وہ اسکا منہ پکڑ کر گھوری، وہ بھی غصے سے جوابا گھورا، زندگی میں پہلی بار کوئی لاڈ اٹھوانے والی ہاتھ آئی تھی۔

"تنگ مت کرو۔ درد ہو رہا ہے مجھے"

Zubinovels.com
SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ بدلحاضی سے بڑبڑایا، وہ جلدی سے ہاتھ اسکے چہرے سے ہٹا گئی۔

"اوکے آرام کرو پھر۔ میں چلی جاتی ہوں"

وہ اٹھ کر چلی گئی، دروازے میں رک کر پلٹی تو ابراہیم نے پیچھے سے تکیہ نکال کر منہ پر رکھ لیا۔

وہ روم سے نکلتے ہی وہیں لگی چیئرز میں سے اک پر بیٹھی اور بہت کوشش کی نہ روئے پر دل پھٹ رہا تھا تبھی کتنی دیر روتی رہی، یہاں تک کہ پھر تھک ہار کر سر دیوار سے ٹکا لیا، کیونکہ وہ خود بھی ابھی ابراہیم کو درد میں دیکھنے کی ہمت نہیں رکھ رہی تھی، اسے بھی ڈاکٹرز نے سکون کے انجکشن اور پتا نہیں کیا کیا دے کر سلا دیا لیکن سہانہ کی تکلیف جوں کی توں تھی۔

.._____..

تمام کنوینیس سٹور کی چیزیں میز پر سجائے وہ ٹیبل کے سر پر کھڑی فخریہ مسکرائی، ٹیبل پر زرا جگہ باقی نہ تھی، چاکلیٹس، چپس، نوڈلز، سینڈوچ، طرح طرح کے بیسکٹس، ایک دو طرح کے کیکس، کچھ جیلیز، پارس تو آتے ہی فریش ہونے گیا تھا جب موصوف کچن میں جا کر کچھ بنانے کی نیت سے نیچے آئے تو روشانے الگ الگ اینگل سے اپنی سجی میز کی پکس لے رہی تھی، کبھی اس کنارے کبھی دوسرے۔

پارس نے رک کر اس لڑکی کے کرتب دیکھے، کہ یہ کیا کر رہی ہے اور جب نظر میز پر ڈالی تو ہاتھ بے ارادہ سینے پر گیا۔

"یہ گند سارا یہ کھائے گی۔ اسکا دماغی سکریو ڈھیلا ہے"

جلدی سے ارادہ کرے وہ اسکی طرف آیا، فون ہاتھ سے کھینچ کر صوفے پر دے مارا، روشانے نے پھولی گالوں کے سنگ گھور کر پارس کو دیکھا پر وہ گھوری اسکے جلووں کے آگے جھاگ کی طرح بیٹھی، وہ ڈارک براون مسلز

پر کافی اچھی سجتی شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ پہنے، بال بے ترتیب بلکہ پھیلائے اور بکھرائے، نیلی آنکھوں میں ناراضگی بھرے روشانے کو اپنے سحر میں جکڑتا آبرو اچکائے دیکھ رہا تھا۔

"تمہیں میرا تھپڑ پڑا تو دس دن جبڑا نہیں ہلے گا، یہ گند بلا لے تو لیا اب کیا کھاو گی بھی؟ او میرے خدا کس قسم کی بکواس چیزیں ہیں۔ ہٹاو اس میلے کو جو ٹیبل پر لگایا ہے۔ تم وہی کھاو گی جو میں بنانے والا ہوں"

پارس نے سختی سے ٹیبل کی طرف اشارہ کیا پر روشانے بازو کھولے ٹیبل کا دفاعی باڈی گارڈ بن کر سامنے جم گئی۔

"نو و۔ میں جن سے ناراض ہوتی ہوں انکے ہاتھ کا کچھ نہیں کھاتی۔ آپ جو بنائیں گے خود کھالیں، میں تو یہی کھاوں گی۔"

ڈھیٹائی دیکھائے وہ میز کے ساتھ ہی تسلی سے بیٹھی اور اپنی ٹاپ شرٹ کی آستیں چڑھالیں، بال پہلے ہی کھول رکھے تھے، اس سے پہلے وہ کھٹے پاور ڈر

والا لالی پاپ اس میں ڈپ کر کے کھاتی، پارس نے جھک کر چھین تو لیا پر سیدھا ہوتے بری طرح درد پر کراہ اٹھا۔

"پارس۔۔۔۔اف کس نے کہا تھا جھکیں"

وہ جلدی سے اٹھی، اسکے سینے پر ہولے سے ہتھیلی پھیرتے جائزہ لینا چاہا۔

"مجھے اپنے بچوں کی ماں ابھی سلامت چاہیے، یہ سب ٹھوس کرپتا ہے کیا کیا ہو گا تمہیں۔ دانت خراب، سر درد، پیٹ خراب۔۔ڈسکسٹنگ۔۔اس لالی پاپ کی شکل دیکھو کتنا گند الگ رہا ہے"

پارس نے درد بھلا کر لالی پاپ ٹیبل پر واپس پھینکا، روشانے ویسے تو سنجیدہ تھی پر کالی کالی آنکھوں کا کیا کرتی جو شرارت پر امڈتی دیکھائی دے رہی تھیں۔

"میں ماں بھی بنوں گی؟"

روشانے کے سوال پر پارس ٹھٹکا، اس لڑکی کے سکریو واقعی ڈھیلے تھے۔

"طبعیت تو ٹھیک ہے؟"

الٹا پارس نے اسکے ماتھے کی حرارت دیکھی، بچاری شرمندہ ہونے کے باوجود مسکرائی۔

"پتا نہیں آپ سے سخت والا لڑنے کا دل کر رہا ہے پارس، موڈ گندا سا ہو رہا جیسے خوامخواہ بہت ناراض کر دوں پھر پیچھے پیچھے پھر کر مناوں۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟ کیا مجھے پیار تو نہیں ہو گیا آپ سے"

آنکھیں پٹپٹائے وہ یہ سب گوش گزار کرے پارس کو پریشان کر گئی۔

"یہ موڈ سوئنگز ہو سکتے ہیں، پیریڈ موڈ سوئنگز۔ تم یہاں آو میرے پاس۔ کیا میں نے تمہیں اگنور کیا؟ یا میری کوئی بات بری لگی۔ بتاو پھر بھی کوئی پرابلم تو ہم لڑ لیتے ہیں۔ کس بات پر لڑیں یہ تم بتاو کیونکہ میں تو لڑنے کی بات پر بھی تم سے پیار کرنا چاہتا ہوں جل پری"

پارس نے کاوچ پر بیٹھے اسکی کلائی پکڑے اپنے پہلو میں لا بٹھایا، اف اسکے موڈ کے جھولے ابھی یہی توجہ ہی تو چاہ رہے تھے۔

پارس کی آنکھیں روشانے پر جمی تھیں، ہٹنے پر راضی نہ تھیں، وہ مزید قریب ہو کر بیٹھی۔

"مجھے ایسی والی اٹنشن دیں کچھ دیر"

پارس اسکے آنکھیں جھکا لینے پر مسکرایا، مطلب روشانے کو پارس کی کمی ہو رہی تھی۔

"کبھی اس میں کمی تو نہیں کی میں نے، شاید میرے بیہوش ہونے کے بیچ تم کو کمی ہو گئی۔ او گرل تم ایسے بتا دیا کرو میں تمہیں اٹنشن کا پورا شاپر بھر دوں گا"

وہ بھی شرارت سے ہنسا تو روشانے اسکے ہاتھ پر ہاتھ مارے ٹوکا، وہ چڑ گئی تھی۔

"پ۔۔پارس!"

وہ روہانسی ہوئی، پارس نے اسکو اپنے ساتھ لا بٹھاتے اسکا دوسرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں دبایا، وہ چہرہ اٹھائے پارس کو دیکھ رہی تھی۔

"تمہارے ساتھ رہ رہ کر میں بھی جگت باز بن رہا ہوں۔۔۔ہائے یہ دن بھی آنے تھے پیرا سائیٹ پر"

وہ ہنوز اسے چھیڑتا مسکرایا، حالانکہ وہ بلکل سنجیدہ تھی، آنکھوں میں ڈھیر سا پیار بھرے تک رہی تھی۔

"میں جگت باز ہوں؟"

فوراً سے ناراض ہونے کا بہانہ ڈھونڈ لائی۔

"نہیں تم پارس باز ہو"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

رغبت سے اسکی پھولی گال پر جھکتے شدید طرح چومتے جواب میں خمار ملایا،وہ چھوئی موئی ہوئی۔

"آئی مس یو"

وہ جلدی سے اسکے سینے پر حاوی ہوئی،پارس کاوچ کی بیک سے آرام دہ انداز میں لگ گیا۔

"ہیں!میں پاس ہوں پھر کیوں؟"

پارس نے اسکے اطراف بازو پھیلاتے ہاتھ اسکی زیریں کمر تک لے جا کر سہلاتے آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"لیو می"

وہ سمجھا نہ سکی تو اسکی گرفت جھٹک گئی،پارس نے اسکی طرف ہاتھ بڑھاتے درد کے باوجود واپس اپنے سینے سے لگایا۔

"پارس"

وہ منمنائی، پارس سب سمجھتے بھی انجان بنا، اف سرور آرہا تھا روشانے کو یوں دیکھ کر۔

"ہاں۔بولو ناں۔۔۔۔"

روشانے نے دانت پیس کر گھورا، آخر وہ کیوں سمجھ نہیں رہا تھا۔

"آپ نہیں سمجھ سکتے چھوڑیں"

وہ اسکا ہاتھ جھٹک کر اٹھنے لگی جب پارس نے ہاتھ کھینچے پھر لا بٹھایا اور اس سے پہلے وہ کچھ کہتی، ٹیک ہٹائے آگے جھکتے روشانے کی آتی جاتی سانس جو سمجھانے میں بوکھلا رہی تھی، قابو میں کرتے آسودہ کر دی۔

وہ اسکے اتنی دیر سے سمجھنے پر شکوہ نہ کر سکی کیونکہ پارس نے اسے حواسوں کو اپنی شدت سے کافی جنجھوڑ ڈالا، وہ اسکی گرفت جھٹکنے پر مجبور ہوئی اور اسکے

سلامت کندھے پر دباو ڈالتے خود کو اور اپنی چھکنے اور سانس لینے کی حس کو پارس کے شکنجے سے چھڑوا سکی۔

"یہ۔۔یہ کیا تھا؟"

وہ بے ربط سانس لیتی دور ہوتے ہی دبا سا چلائی۔

"یہ تمہارا مجھے چاہنے کا جواب تھا جل پری۔تمہارے لپس اور تمہاری ناک دونوں ریڈ ہو گئے۔ناک شاید جلن میں سرخ ہوئی ہے"

وہ اسکے بے شرمی والے جائزے پر گھوری۔

"سانس بند ہونے پر ہوئی ہے۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ اسکے سینے میں چھپتی سرگوشی میں بولی۔

"ناک سے سانس لے لیتی ناں۔اسے میں نے کونسا چھوا۔۔۔ نکمی"

پارس کے مشوروں پر روشانے گہرے گہرے سانس لیتی منہ بنا گئی۔

"آپکی خوشبو گھسی تھی اس میں، اسے سانس کو باہر نکالنے کی ہوش نہیں رہتی آپکے پاس"

وہ بھی سلگ سلگ کر جواب دے رہی تھی، پارس ہنسا۔

اسکا چہرہ اٹھا کر اوپر کیا جو اب تک ہانپتی سانسیں بھر رہی تھی۔

"اگر توجہ کا شاہر بھر گیا ہو میری جل پری کا تو کچھ کھانا بنائیں چل کر؟"

پارس نے جان بوجھ کر شرارت اپنائی کیونکہ اس شخص کی بے خودی بہت زیادہ خطرناک تھی۔

"مجھے کھا تو لیا ہے۔اب بنائیں لیکن میں کھاوں گی"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

فوری حکم دیا، پارس نے ٹیبل پر پڑے سامان کو منہ بسورتے دیکھا۔

"ہنہ۔خوش فہمی۔میرا صرف منہ ہی نہیں۔پیٹ بھی ہے،اس میں کچھ ڈالنا ضروری ہے،پیاس بجھ سکتی ہے تم سے بھوک نہیں۔اس سب کباڑ کو سمیٹو اور آو کچن میں،ہیلپ کرو میری کیونکہ کٹنگ بورڈیوز نہیں کر سکتا درد ہو گا"

پارس نے شرٹ کی سلوٹیں بٹھائیں اور کیوٹ کیوٹ غصہ کرے جیسے گیا،روشانے نے شرافت سے اپنا داج سمیٹنے میں ہی عافیت جانی پر کچھ دیر پہلے پارس کی بے قابو شدت سوچے پھر سے مانو سانس سینے میں گھٹ گیا تھا۔

..._____..

شیز اجب سے گھر آئی تھی،کمرے میں بھوکی پیاسی بند تھی،آہل نے عائشہ کو ساری صورت حال بتائی تو انکے پیروں سے بھی زمین نکل گئی،شام تک بالاج سکندر گھر لوٹے تو انکو بھی شیز اکی تکلیف نے بہت زیادہ رنج پہنچایا،اور ستم کہ وہ کسی سے اس وقت بات کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھی،آہل،ڈنر

کے بعد عائشہ اور بالاج کے ساتھ ہی لاونج میں بیٹھا تھا، تینوں کے بیچ خاموشی کا راج تھا۔

"مجھے لگا وہ میسجیز تمہارے بابا نے بھیجے، لیکن پھر عائشہ نے سمجھایا کہ انھیں طلاق دلوا کے کیا فائدہ۔ پھر میرا دماغ تمہاری طرف گیا۔ تمہاری نیت بھلے اچھی تھی لیکن طریقہ بہت غلط تھا آہل بچے۔ شیزا کی دنیا الٹ پلٹ کر رکھ دی ہم سب نے مل کر اور اب جب تمہارے سبب وہ کچھ سکون میں آئی تو آگیا اسکا نام نہاد باپ۔ میں اس کمینے کا گریبان پکڑ کر پوچھوں گا ضرور کہ ایسا ظلم کرتے شرم نہ آئی اسے۔ اب منہ اٹھا کر آگیا ہے ہم سے ہمارے دل کی ٹھنڈک چھیننے۔"

بالاج کے لب و لہجے سے شیزا کے چھن جانے کا خوف چھلکا، آہل نے اپنا ہاتھ انکے ہاتھ پر رکھے امید افزاء نظروں سے دیکھا۔

"میں نے جو کچھ کیا اسکی بھرپور تلافی کروں گا بالاج انکل۔ رہی بات شاہ تاج عالم کی، وہ شیزا کو آپ دو سے چاہ کر بھی نہیں چھین سکتے۔ ویسے تو ابھی شیزا کا معاف کرنا بلکل نہیں بنتا، کبھی اس میں ہمت آئی بھی تو وہ اس باپ کو آپ سے اہم کبھی نہیں سمجھے گی۔ بس یہ صدمات آخری تھے اسکا بھرپور یقین دلاتا ہوں۔ اب شیزا کی آنکھوں میں صرف مسکراہٹ اور خوشی نظر آئے گی آپ دو کو۔ بس مجھ پر بھروسہ کریں"

ان دو نفوس کی دنیا دہل گئی تھی، آہل کے ڈھارس بندھاتے الفاظ کچھ سکون آور محسوس ہوئے، عائشہ کو تو شیزا کی قسمت پر رشک آیا۔

"ہمیں اب صرف تم پر ہی بھروسہ ہے پتر۔"

عائشہ نے بھی مان جتایا۔

"بس پھر بے فکر ہو جائیں۔ صبح تک اسے سنبھال لوں گا پھر آپ دو اس ٹاپک پر بات کر لیجئے گا۔ اسے آپ دونوں کی بھی ویسی ہی ضرورت ہے جیسی

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

میری۔ آفٹر آل آپ دو نے اسے بہت پیار سے پالا ہے، اسکی اعلی تربیت اور بہترین پرورش کی۔ وہ آہل کے دل میں اپنی خوبصورت ذات و کردار کے سبب اتری تو کریڈٹ آپ دو کو جاتا ہے۔"

وہ دونوں ہی تھکا سا مسکرائے، یہ کریڈٹ ان دونوں کا سیروں خون بڑھا گیا۔

"خوش رہو آہل۔ تم نے بھی ثابت کیا ہے کہ ایک بہت پیاری ماں کی تربیت ہو۔ جیتے رہو۔ جاو اسکے پاس۔ شاید وہ اپنے اندر کی تکلیف تم سے بانٹنا چاہتی ہو"

بالاج سکندر نے شفقت کے سنگ آہل کو دیکھتے کہا تو وہ اٹھ گیا، عائشہ نے جلدی سے اسے روکا۔

"کھانا لے جاو اسکے لیے آہل۔ دن سے بھوکی پیاسی ہے"

عائشہ جلدی سے کچن کی طرف لپکیں تاکہ شیزا کے لیے کھانا دے سکیں۔

بالاج بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور گرم جوشی سے آہل کو اپنے سینے لگالیا، وہ بھی ایسی محبت پر بھرپور گلے لگا۔

"میں اور عائشہ بہت خوش ہیں کہ ہماری شیزا کو تم جیسا انسان ملا۔ تم ہیرا ہو۔ اپنی غلطیوں اور گناہوں کا اعتراف اک مرد کے لیے مشکل ہوتا ہے۔ یہ صرف وفادار مرد ہی کر پاتا ہے۔ ابھی تم دونوں چھوٹے چھوٹے ہو۔ لیکن میں دیکھ رہا ہوں تم لوگ بہت خوبصورت زندگی جیو گے، بڑھاپے تک۔ ان شاء اللہ"

دونوں ہی جی جان سے مسکرائے کہ یہ بڑھاپے کا حوالہ بہت کیوٹ تھا۔

"ان شاء اللہ۔"

وہ بھی روبرو ہوئے دگنا راضی تھا۔

عائشہ نے ٹرے میں کھانا رکھا اور وہیں آئیں، آہل نے جلدی سے ٹرے تھاما۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"جاو اسکے پاس، کھلا دینا۔"

عائشہ نے پیار و انسیت سے آہل کی گال سہلائی جو مطمئین و آسودہ مسکراتے دونوں کو شب بخیر کیے چلا گیا اور عائشہ کو بالاج نے جلدی سے اپنے بازو کے حصار میں لیے سینے سے لگایا جو نمدیدہ مگر خوشی کی زیادتی سے بھری آنکھوں سے اپنے ان دو بچوں کے لیے دعا گو تھیں۔

آہل روم تک پہنچا تو دروازہ بند تھا، کمر لگا کر دبایا تو وہ کھلا اور فورا پلٹے بیڈ کے کنارے گم صم بیٹھی شیزا کو دیکھے دروازہ پیر سے ہی بند کرے ٹرے میٹرس پر رکھتا اسکی طرف گھوم کر آئے پاس ہی بیٹھا، دن سے اب تک بہت روئی تھی، آنکھیں سوجھی ہوئی تھیں۔

"اب بس شیزا۔ تم نے کہا تھا تمہیں میں چاہیں ہوں۔ پھر بھی دن سے اب تک مجھ سے بھی اک لفظ نہیں کہا تم نے۔ حوصلہ کرو، کچھ ایسا نہیں رہا کہ تم

رو رہی ہو، اپنا خون جلا رہی ہو۔ میں اور تمہاری امی ابو بہت اپ سیٹ۔ اس گھر کی رونق اداس ہے"

دونوں ہاتھوں میں وہ رندا چہرہ بھرے انگلیوں کی پوروں سے آنسو صاف کرنے کے بیچ وہ بولتا گیا، وہ اسے دیکھتی پھر سے نظریں جھکا گئی۔

"ک۔۔ کیا کروں۔ اپنی اصل امی کی تکلیف کھا رہی ہے۔ انکی شادی کروا دی گئی آہل، نکاح میں ہونے کے باوجود۔ اف کیسے برداشت کیا ہو گا انہوں نے۔ میرا دل کبھی تکلیف سے نہیں نکلے گا۔ کوئی اپنی محبت کے ساتھ ایسا کرتا ہے آہل؟"

آہل نے نفی میں سر ہلائے اسے اپنے گلے لگایا، وہ شدت سے لگ گئی، بہت سہمی ہوئی تھی۔

"شاہ تاج عالمگیر کی تمہاری امی سے محبت میں بھلے کھوٹ ہو گا لیکن تم سے محبت میں وہ سچے ہیں۔ میں نے انکی آنکھوں کی تڑپ دیکھی ہے اور مرد بے

بسی کے اخیر مقام پر ہی روتا ہے۔ تم جب تک دل کی تکلیف کم نہ ہو، انھیں معاف مت کرنا۔ اور اپنی امی کے لیے تم بس دعا کر سکتی ہو"

وہ بے قرار ہوتے اسکا حصار جھٹک گئی۔

"نہیں آہل۔ میں نانی سے امی کے ساتھ کیے اس ظلم کا حساب لوں گی۔ بخشوں گی نہیں"

وہ سخت غصے میں تھی، آہل نے اسکی دونوں بازو گرتے پر سکون کیا۔

"ٹھیک ہے، لیکن ابھی خود کو ان تکلیفوں سے نکالو۔ تم نے کچھ نہیں کھایا صبح سے۔ ہونٹ دیکھو کتنے ڈرائے ہو رہے ہیں، بھوکی پیاسی رہنا کسی مسئلے کا حل نہیں۔ تھوڑا سا کھانا کھالو پھر میں تمہیں نیند کی میڈیسن دیتا ہوں۔ اچھی سی نیند لو تاکہ ان آنکھوں کو بھی کچھ دیر آنسوؤں سے نجات ملے"

آہل نے سمجھا بجھا کر ٹرے اپنی طرف کھسکا کر پہلے تو پانی کا گلاس اٹھایا اور شیزا کی طرف بڑھایا جسے اس نے فوراً ہاف پی لیا۔

"پیاسی کووی۔۔۔حد ہے شیزا۔"

وہ ناچاہتے ہوئے بھی برہم ہوا، جبکہ شیزا کا چہرہ تو پہلے ہی مرجھایا ہوا تھا۔

"چلو اب تھوڑا کھانا کھالو، بٹر چکن تمہاری امی نے بنایا۔ تمہارا فیورٹ بتا رہی تھیں"

آہل نے روٹی کا نوالہ توڑ کر گریوی میں ڈیپ کیے شیزا کے ہونٹوں تک لایا پر اسکا دل ہرگز نوالہ منہ میں لینے کا نہ تھا۔

"کچھ نہیں کھانا مجھے آہل۔ پلیز"

زندگی سے اکتایا لب و لہجہ لیے شیزا نے آہل کے ہاتھ میں پکڑا نوالا پکڑے پرے کیا۔

"اوکے ہاف لے لو"

وہ اسکے اصرار پر زبردستی آدھی بائیٹ لیے اسکا ہاتھ پیچھے کر گئی، آہل نے فتحمندانہ مسکراتے بقیہ نوالا خود ٹھوسا۔

"کہتے ہیں محبوب کا جھوٹا کھانے سے پیار بڑھتا ہے۔ میں آہل مغدام ہوں تو کچھ الگ کروں گا، محبوب ہی کھا جاوں گا، تاکہ پیار کا بڑھنا کم نہ ہو۔۔ کیسا"

وہ جو رو رو کر نڈھال تھی، آہل کو دیکھتے جب ہنسی، آہل سے دوسرا سانس نہ لیا جا سکا، اس لڑکی کا بھیگی آنکھوں سے ہنسنا سارا صبر ختم کر گیا۔

وہ ٹرے پرے کھسکاتا جیسے بیٹھے بیٹھے شیزا کی طرف جھکا وہ گھبرا کر لیٹے تکیے سے جا لگی۔

"آپ نے جو میرے ساتھ کیا، بھولی نہیں ہوں۔ کچھ غلط نہیں پلیز"

ابھی اس قربت میں جو سوجھا کہہ دیا کیونکہ زبان اس درجہ آہل کے چہرے پر جھکنے پر بے قابو اور پاگل ہو گئی۔

Zubiinovels.com
SAMARWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMERWAMIRZANOVELS.COM

"تمہارے نزدیک ہسبنڈ کا بیوی کے فیس پر کہیں کس کرنا غلط ہے؟ حد ہے۔کب بھولو گی میرا کیا؟"

وہ ناراض نہیں تھا بس ہلکا سا اداس ہوا۔

"جب آپ بزنس آئی کن بن جائیں گے"

شیز انے سرے سے ہری جھنڈی دیکھائی اور آہل نے وہیں سے پیچھے کو گرتے بیہوش ہونے کا ناٹک کیا، ایک تو سارے بھائی ہی چھوٹی چھوٹی فلمیں تھے، شیز اجلدی سے گھبرا کر اٹھ بیٹھی، وہ لام لیٹ بیہوش لگ رہا تھا۔

"آ۔آہل۔۔آہل"

شیز انے اس پر زرا جھکتے اسکی گال تھپکی، وہ سچ میں ڈرا رہا تھا یوں۔

"آہل پلیز مزاق کرنا بند کریں۔میں پہلے ہی بہت اپ سیٹ ہوں۔۔۔آہل"

شیز انے اسکے دوسرے رخسار کو بھی نرمی سے چھوا، وہ کلین شیو ہی رکھتا تھا بس جب سے یہاں آیا شیو نہیں کی تو ہلکے ہلکے بالوں کا کھردرا پن تھا، وہ میسنا ٹس سے مس نہ ہوا۔

"آ۔۔ آہل میں رو دوں گی"

وہ روہانسی ہوتی وہیں اسکی بازو کھول کر ساتھ لیٹی، کروٹ آہل کی طرف پلٹی، وہ اب بھی نہ ہلا۔

"آہل۔۔۔۔ آہل۔۔۔"

اب کی بار وہ سچ میں رونے والی تھی، آنکھوں کے آنسو سنبھالے آگے ہو کر اسکے ہونٹوں کو بس ہلکے سے چھو کر پیچھے ہوئی۔

لمحہ لگا تھا آہل کے دونوں بازو شیز ا کو قید کر گئے۔

وہ آنکھیں کھولے مسکرایا اور وہ پوری جان تک لرز گئی۔

"آئی لوو دس۔۔۔"

وہ اسکی نم آنکھیں خود پر اسے جھکا کر چومے دونوں بازووں میں شیزا کو بھینچ گیا جس نے سکون سے آہل کے سینے پر سر ٹکا لیا۔

"ایسا مزاق مت کریے گا آہل"

وہ اب تک روہانسی تھی۔

"کروں گا لیکن اگلی بار زرا ڈیپ پلیز"

اس شخص کی بے باک خواہش پر وہ اسکا حصار جھٹکے اٹھ بیٹھی اور کھانے کا ٹرے جو بیڈ کے کنارے آچکا تھا اٹھا کر میز پر رکھ دیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"میرا کنجوس محبوب۔۔۔"

آہل نے پورے بیڈ پر ٹانگیں اور ہاتھ پھیلا کر جمائی سی لیتے لقمہ دیا، وہ اسکے سر پر آرکتی ہاتھ سینے پر لپیٹے اچٹتی نگاہوں سے تک رہی تھی۔

"اب تو تم جائز ہو، اب ہم ہسبنڈ وائف کی طرح رہ سکتے ہیں۔ آجاو میرے پاس"

شیزا کو دیکھتے ہی آہل نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے ہاتھوں کے اسکے پاس جانے کا اشارہ کیا، وہ خفیف سا گھبرائی، کھلے بال کان کے پیچھے اڑسائے۔

"باجی نے کچھ سمجھایا تھا آپکو۔"

لب کاٹنے کے بعد وہ بس یہی منمنا سکی، آہل نے تکیہ کھینچ کر سر تلے رکھا، شیزا نے اسکے پیروں کی طرف بیٹھتے آہل کے پیروں سے باری باری ساکس اتار کر نیچے شوز میں رکھے۔

"جاکر پیر دھوئیں، وضو کریں۔ عشاء پڑھیں پھر آکر سوئیں۔ میرے ساتھ رہنا ہے تو نماز نہیں چھوڑنے دوں گی آہل۔"

وہ واپس اسکی طرف پلٹی، آہل اب بھی ویسے ہی پر سکون لیٹا تھا۔

"اتنی محنت کے بعد مجھے کچھ ملنا بھی چاہیے۔"

آہل نے کہنی کے بل زرا سر ٹکائے شیزا کی طرف دیکھتے سرگوشی کی جو سراسر خطرناک تھی۔

"کیا چاہیے؟"

وہ حواس باختہ ہونے لگی، آہل نے دوسرا ہاتھ اٹھائے شیزا کے گال اندر کو دبوچے۔

"ڈیپ ون"

وہ فوراً چہرہ پھیر گئی۔

"میں ٹرائے کروں گی۔اٹھیں۔"

وہ مان گئی کیونکہ دل نے کہا۔

"ایک اور شرط، میں آوں تو سارا کھانا فنش ہو۔یہ ریکوسٹ سمجھنا"

Zubiinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ زرار عب سے کہے دوسری طرف سے اٹھا اور اسکی نظریں شیز اپر ہیں یہ اشارہ کرے واش روم گھس گیا، شیز انے کھانا تو تھوڑا کھایا پر اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے، یہاں تک کہ حلق سے نوالا اتارنے کے لیے وہ پانی پیے جارہی تھی۔

وہ برتن وغیرہ کچن میں رکھنے گئی تو امی بابا کے کمرے کا زرا سا دروازہ کھولا، دونوں گہری نیند میں تھے، تھوڑا مزید سکون پائے وہ واپس کچن میں گئی اور اپنے لیے چائے بنائی، وہیں پینے کے بعد وہ جب روم میں آئی، آہل واپس میٹرس پر لیٹا فون سکرول کر رہا تھا۔

دروازہ کھلتے ہی فورا نظر شیز اپر ڈالی جو ڈور بند کرے آنکھیں چراتی اسکے پاس آکر بیٹھ گئی، آہل نے مسکرا کر فون سائیڈ رکھا اور اسکا ہاتھ پکڑے خود پر گرایا، شیز ااس جھٹکے کے لیے ہر گز تیار نہ تھی، اسکے چہرے پر آ جھکی، چہرے سے گویا خون نچڑ گیا ہو۔

"میں خود کر سکتا ہوں ناں؟ تمہیں بس خود کو مجھ سے جھٹکنا نہیں ہے۔ آئی رئیلی وانٹ دس شیزا"

وہ ڈر رہی تھی، پر پھر آہل نے اسکے ڈر نہ صرف ختم کیے بلکہ اسے مزید چہرے پر جھکاتے ہاتھ میٹرس پر پھیرے دوسرا تکیہ اٹھا کر شیزا کے سر پر رکھ دیا، جو بلکل قید ہو کر پھڑ پھڑا گئی۔

"آہ۔۔۔ہل"

تکیے تلے سے بچاری کی گھٹی آواز آئی اور پھر آہل نے اسے اسی طرح پلٹا کر میٹرس پر منتقل کیا تو تکیہ شیزا کے سر تلے آچکا تھا، آہل نے ہنس کر شیزا کی گھوریاں دیکھیں۔

"بس آہل"

وہ اسکے ارادے سمجھتی چلائی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"جو تم کہو"

نرمی سے اسکے ہونٹوں کے کنارے جھک کر پیار کرے وہ واپس اپنے تکیے پر سر رکھتے دور ہوا اور اسکے دور ہوتے ہی شیز انے تکیے سے سر اٹھا کر آہل کی بازو کھولتے اس پر اپنا سر رکھا اور ہاتھ آہل کے مضبوط سینے سے لے جاتے کمر کے اطراف باندھا۔

"آئی لو یو ٹو"

وہ گردن گمائے مسکرایا تو شیز ابھی مسکرا رہی تھی۔

"تھینکیو۔میرے پاس ہونے کے لیے آہل"

وہ اسکے سینے پر پیار کرے پھر سے اسے دیکھتے بولی،ڈھیروں سکون تھا آواز و چہرے میں۔

Zubimovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ہمیشہ ہوں۔ چلو اب سو جاو۔ اپنے سارے ڈر، فکریں اور پریشانیاں میرے تکیے تلے رکھ دو۔ میں کو قاف چھوڑ آوں گا"

وہ پھر سے ہنسی۔

"آپ جن ہیں جو کو قاف جائیں گے"

آہل اسکی ہنسی پر قربان ہوا۔

"ہاں۔ اپنی پری کے سکھ کے لیے مجھے جنوں کے نگر جانا پڑا وہ بھی کروں گا۔"

اب کی بار آہل کی آواز جذبات سے بھاری پڑی۔

"کہیں نہیں جانے دوں گی آپکو۔ خود سے چپکالوں گی"

وہ مان سے بولی، کہاں اب آہل کے بنا سانس لینا ممکن رہا تھا۔

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"منظور ہے مجھے۔اب سو جاو کیونکہ تمہارے لپس آنکھیں مار رہے ہیں مجھے مطلبی والی کہ کم ہیر"

آہل کی بے باک بڑبڑاہٹ پر وہ لجایا سا ہنس کر اسکے سینے میں چھپ گئی،اس آدمی کی مثال کان کی لو تک شیز اکے چہرے پر گلال چھڑک گئی اور تبھی اس نے جلدی سے آنکھیں بند کر لیں۔

.._____..

"یہ کیا بنایا ہے؟یہ سفید سفید کیا ہے پارس؟"

روشانے نے بہت ساری ہیلپ کروائی تھی پر بیچ میں وہ چینج کرنے گئی اور اسی بیچ پارس نے کوکونٹ ایڈ کیا اور اب وہ آکر پارس کے کوکونٹ چکن میں نقص نکال رہی تھی۔

"یہ سفید سفید میں نے بادل توڑ کر ڈالے ہیں"

ایپرن پہنے وہ بہت سنجیدگی سے بولا، روشانے نے گردن گما کر دیکھا آیا وہ مزاق کر رہا یا سیریس چوول ماری ہے۔

"پارس۔ انسانوں کی طرح بتائیں"

وہ زچ ہوئی۔

"جب کو کونٹ چکن ہے تو سفید چونا ڈالنے سے تو رہا جل پری"

اس بار وہ ہنسا جبکہ روشانے نے زور سے پیر اسکے پیر پر مارا۔

"سہی جگت باز بن گئے ہیں"

روشانے نے اس سے بڑی سپون لے کر کوکنگ پین میں مارتے جھک کر خوشبو سونگی جو کافی سارے مصالحوں سے مل کر بہت مزے کی لگ رہی تھی۔

"کیا کروں۔ تمہارا چھوٹے سے چھوٹا اثر ہو جاتا ہے مجھ پر"

SAMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

پارس بے عقب سے حصار کرا سکی گردن چومی، وہ چمچ رکھتے ہی پلٹی ہی کہ باہر لاونج ٹیبل پر پڑا روشانے کا فون رنگ کیا۔

"جلدی کریں پیٹ میں چوہے کود رہے ہیں۔ میں کال سن لوں پارس؟ عمائمہ کی ہو گی"

وہ اسکے پاس سے بنا اجازت جانا مناسب نہ سمجھے جلدی سے اجازت مانگنے لگی۔

"اوکے۔ جاو"

پارس نے اسے آزاد کیا تو وہ اسکی گال زور سے کھینچتی ہنس کر باہر بھاگی تو پارس نے اپنی گال سہلاتے منہ بسور کر اسے جاتے دیکھا۔

روشانے نے حاتب تمبوڑی پر اپنے بے قابو دانت سنبھالے اور کال پک کی، عمائمہ تھوڑا سا اسے ٹائم دیے سو چکی تھی اور حاتب کو تمام صورت حال اپنی کرائم پارٹنر کو بتانی تھی تبھی لان میں آکر ٹہلتے اسے کال ملائی۔

"کیسی ہو نک چڑھی؟"

فون لگتے ہی حاتب کی چھیڑ خانی پر وہ مسکرائی اور کشن گود میں رکھے کاوچ پر بیٹھی۔

"مزے میں۔ اپنے ان کے ساتھ۔ تم بتاو کیا ابڈیٹس ہیں؟"

ان کے حوالے پر حاتب کے چہرے پر اک اداسی چھا گئی، اسے روشانے لگی لگی۔

"بہت کچھ ہو گیا ہے۔ تفصیل کے لیے تیار ہو؟"

حاتب نے سب معاملات بتانے سے پہلے تمہید باندھی جس پر روشانے کا دل کچھ ڈرا، چونکہ آہل کا بھی حاتب سے کچھ دیر پہلے رابطہ ہوا تو وہ ابڈیٹس بھی حاتب کے پاس موجود تھیں۔

"ہاں اللہ خیر کرے۔ بتاو"

SAMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

روشانے ہمہ تن گوش ہوئی جبکہ حاتب نے مختصر کیے تمام حالات بتائے، خاص کر شیز ااور آہل سے جڑے، شاہ تاج کی حقیقت۔

یہ سب روشانے کے لیے بہت بڑے جھٹکے تھے تبھی وہ کتنی دیر کچھ بول نہ سکی، پارس نے کھانا ڈائنگ پر لگانا بھی شروع کر دیا، براون بریڈ کے ساتھ وائیٹ رائس بھی بنائے تھے کیونکہ کوکونٹ چکن جو کہ پارس کی ریسپی تھی بہت کریمی تھا۔

پارس کا روشانے کی طرف دھیان گیا تو وہ اسے پریشان لگی تبھی وہ اسکے پاس آ بیٹھا، روشانے نے اشارے سے فون پر انکے بھائی کا بتایا تو اس سے پہلے پارس اٹھتا، روشانے نے اسے روک لیا اور فون بھی سپیکر پر ڈالا، پارس نے ٹیک لگا لی۔

"ایک طرح شیز اکے لیے اچھا ہو گیا حاتب، اب آہل اسے اچھے سے ہینڈل کر لے گا۔ دوسرا میں سہانہ اور ابراہیم کے لیے بہت خوش ہوں۔ اللہ سے

دعا ہے کہ وہ ابراہیم بھائی کو صحت دے۔ باقی مجھے پتا ہے تم تو ٹھیک ہی ہو گے، تمہارے پاس میری عمائمہ جو ہے"

روشانے نے فون سپیکر پر اسی لیے ڈالا تا کہ اگر وہ آلائم کا پوچھے تو پارس اسکی آواز میں پھیلی حسرت خود فیل کرے۔

"آفکورس۔ آئی ایم گڈ۔ وہ میرے پاس ہے تبھی میں بہت سموتھلی سب ہینڈل کر پایا۔ عمائمہ کا ان حالات میں اپنے مخصوص بند خول سے کھل کر سامنے آنا، سچ آر یلکسنگ گرل۔ خیر میری چھوڑو۔ وہ سچ میں تمہارے ساتھ ہے؟"

حاتب کے پہلے جملے میں اسکا سکون بولا اور آخری پر روشانے نے مسکرا کر جب پارس کی طرف دیکھا تو ان نیلی آنکھوں میں عجیب سی تکلیف براجمان تھی۔

"کون پارس؟"

روشانے جان بوجھ کر سوال کیا، حاتب کے ہونٹوں پر پھیکی سی مسکراہٹ، انطالیہ کی رات کو افسردہ کر گئی۔

"ہاں وہی اور کون شوخی، کیسا ہے؟"

حاتب کی مضبوط آواز دبتی پارس اور روشانے دونوں نے محسوس کی۔

"تھوڑی طبعیت خراب ہوئی تھی لیکن اب فٹ ہیں۔ آج بھی تمہارا پیار دوں؟"

پارس نے طبعیت والی بات پر روشانے کو خفگی سے گھوری دی کہ کیوں بتایا۔

"اسکا خیال رکھنا، یہی میرا پیار ہو گا۔ مجھے تم پر پورا یقین ہے روشانے کہ تم اسکے پاس ہو تو اسے اور کسی کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ نہ ہی پڑے تو اچھا ہے۔ پھر کال کروں گا۔ ٹیک کیئر"

حاتب سے اس سے بات نہیں ہو پائی تو سہولت سے رابطہ توڑ دیا جبکہ روشانے نے کال آف کیے پارس کو دیکھا تو وہ چپ تھا، اداس اور سنجیدہ۔

"وہ تکلیف میں ہے، اسکی آواز سنا کر اچھا نہیں کیا تم نے مجھے۔ سونے جا رہا ہوں"

پارس یکدم ہی جیسے اٹھا، روشانے بھی اسکی بازو پکڑے اٹھ کھڑی ہوئی جیسے جان حلق میں آ گئی ہو۔

"لیکن کھانا پارس۔ آئی ایم سوری پلیز"

وہ روہانسی ہوئی۔

"روشانے بھوک نہیں رہی۔ تم کھا لو پلیز۔ فری ہو کر آ جانا میرے پاس۔ گڈ نائیٹ"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

اسکے سر کو چومتے پارس چلا گیا اور روشانے نے خود کو بہت ملامت کی، خود بھی چند نوالے لے کر وہ کھانا سمیٹے پارس کے پاس گئی، وہ سویا نہیں تھا، کیونکہ جب وہ اسکے پاس آ کر لیٹی تو پارس نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا تھا، بہت شدت سے۔

"آئی ایم سوری پارس۔ آپکو ہرٹ کر دیا۔ ایسے بھوکے مت سوئیں اللہ مجھ سے ناراض ہو جائے گا"

وہ اسکے حصار سے نکل کر نم آواز میں بولی، لہجہ بھیگ رہا تھا۔

"اسکی آواز سن کر پیٹ بھر گیا میرا، ہم جلد انطالیہ جائیں گے۔ ابھی بس میرے پاس رہو اور کچھ چاہیے ہو گا تو کہہ دوں گا پر ابھی نہیں"

وہ پارس کی حالت سمجھ رہی تھی پھر بھی مان تو گئی پر نیند آنی مشکل تھی جب تک پارس کچھ کھا نہ لیتا۔

.._____..

اک نئی سحر انطالیہ میں طلوع ہو چکی تھی۔وہ تین بجے سے ابراہیم کے پاس تھی،اسے پیاس لگتی تو وہی پانی دیتی،وہ گھورتے خفا انداز میں پانی لے کر پی لیتا پر بات نہ کرتا،وہ اسکے پاس بیٹھی اسکا ہاتھ پکڑ کر ہولے ہولے دباتی رہی،اسکی میڈیسن دی،ناشتہ بھی کروایا جو ڈاکٹر تیمور نے ہی کچھ فیٹ فری اور لو کیلریز سجسٹ کیا تھا۔کیونکہ ابھی وہ بوائل ویجیز،فروٹس اور ہول گرین بریڈ یا سیریلز ہی لے سکتا تھا یا پھر تھوڑے مقدار میں پروٹین،ایگ وائیٹ اور کچھ سی فوڈ لیکن ناشتے میں سب لائیٹ تھا۔

برتن ہوسپٹل سٹاف لے کر جا چکا تھا جبکہ ابراہیم کی زبان کا ٹیسٹ خراب تھا تبھی سہانہ نے اسکے لیے بلوبیری اوٹمیل والنٹ مفن آرڈر کیا تھا،وہ پلیٹ میں اسے نکال کر چھوٹی سی سپون کے ساتھ لیے اسکے پاس آکر بیٹھی جو اوپر ہوئی بلوبیری فلیور آئسنگ سے بہت یمی لگ رہا تھا۔

"کھاوگے؟"

وہ پیار سے بولی، ابراہیم نے منہ پھیر لیا۔

"اس سے اچھا لگے گا، تمہارا تو فیورٹ ہے مجھے یاد ہے یونیورسٹی میں تم نے انکا چیلنج بھی کیا تھا۔ اف اٹھارہ کھا گئے تھے"

وہ اسے پرانے دنوں میں لے گئی، ابراہیم اسکے یوں پاس ہونے پر بہت اچھا محسوس کر رہا تھا پر ابھی ماننے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔

"تمہارے ہاتھ سے مزید کچھ نہیں کھاوں گا۔ اور تم گھر جاو سہانہ۔ میرا دماغ خراب کر رہی ہو صبح سے"

وہ خاموشی توڑے بولا ہے سہانہ کے لیے یہی بہت تھا، چھوٹی سی سپون بھرے وہ اسکی طرف جھکی، ابراہیم نے اسکا ہاتھ پرے کر دیا۔

"کھالو ناں۔"

وہ روہانسی ہوئی۔

"ابھی اس وقت مجھے کوئی فیورٹ چیز نہیں چاہیے کیونکہ سب ایک ساز ہر ہے"

وہ اسکے جواب پر پلیٹ اسکی سائیڈ رکھے ابراہیم کا جبڑے سے منہ پکڑے سپون اندر اتار گئی اور سچ میں وہ بہت ہی کریمی تھا کہ ابراہیم کے منہ میں جاتے ہی گھلا اور کچھ کڑواہٹ میں کمی آئی۔

"بہت جلد سب ٹھیک ہو جائے گا لیکن نخرے مت کرو یہ والے، تمہارے لیے سپیشل بیکری کھلوا کر آرڈر کیے ہیں اس وقت۔ خود کھاو"

سہانہ نے پلیٹ اسکے ہاتھ میں تھمائی اور خود فرصت سے اسے تکنے لگی، ابراہیم کو وہ واقعی اچھا لگا تبھی سارا کھا گیا بس اک بائیٹ چھوڑی۔

"یہ میرے لیے چھوڑی؟"

سہانہ نے اس سے پلیٹ لیتے اشتیاق سے پوچھا۔

"نہیں چیونٹیوں کے لیے"

وہ بھی اعلی پائے کا دل جلا بنا تھا، سہانہ پھر بھی اس بائیٹ کو ٹیسٹ کرے مسکرائی اور پلیٹ سپون سمیت سائیڈ رکھی۔

"مجھ سے اچھی چیونٹیاں ہیں تمہارے نزدیک، ہنہ۔"

سہانہ نے سائیڈ سے ٹشو نکال کر جیسے ہی ابراہیم کے ہونٹوں کے پاس لگی آئسنگ صاف کرنی چاہی، ابراہیم نے اسکا ہاتھ دبوچ کر چہرے سے دور ہی روکا۔

"کیا ثابت کرنا چاہتی ہو کہ بہت مہربان ہو، میرا خیال رکھ کر تم مجھ پر کیے اپنے مظالم کی تلافی نہیں کر سکتی۔ چھونا بند کرو مجھے اپنے فسادی ہاتھوں سے۔ اور اپنی یہ آنکھیں ہٹاو فورا مجھ سے۔ مرتے ہوئے آدمی کو اور مارنے میں تو ایکسپرٹ ہو"

اپنے آپ سے دور جھٹک کر وہ خوامخواہ، بے جا، بے حس اور بے مروت بنے الزام تراشیوں کے ریکارڈ توڑ رہا تھا، وہ مسکرائی۔

"تمہیں سب کہنے کی اجازت دی ہے۔ یہ نہیں کہ خود کو مجھ سے علیحدہ سمجھو یا کہو۔ میری آنکھیں چاہتی ہیں تم مسکراو اور وہ اس مسکراہٹ

کو دیکھ کر چمک اٹھیں، یہ ہاتھ فسادی سہی، تمہیں درد تو نہیں دے رہے، اپنا یہ غصہ ہٹاو اور غور سے دیکھو۔ میں مار رہی ہوں تمہیں؟ میں مار سکتی ہوں کیا؟۔۔۔۔"

یہ سب کہہ کر اس شخص کے جہنم بنے سینے میں نشاط اتارا اور جھک کر اپنے ہونٹوں کو ابراہیم کے ماتھے پر رکھے سوال کا جواب بھی بخش دیا۔

"سہانہ۔ ڈونٹ کس می اگین"

وہ اسے خود پر سے اٹھائے قہرناکی سے بولا، سہانہ کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔

"آئی ایم سوری"

فورا آنکھیں جھکا کر معذرت کی، ابراہیم کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر دبایا، وہ آنسوؤں کو روکتی اسے دیکھنے لگی جیسے ایک بار ابراہیم نے ڈانٹا تو مر جائے گی۔

"تمہیں پیار نہیں ہے مجھ سے پھر یہ سب کیوں کر رہی ہو؟ اس لیے کہ میں پیار کرتا ہوں؟"

ابراہیم کے پاس دو مختلف سوال تھے اور سہانہ انکے جواب ابھی چاہ کر بھی نہیں دے سکتی تھی۔

"پہلے تم اس دل کی تکلیف سے نکل آو۔ ٹھیک ہو کر میرے ساتھ گھر چلو پھر بتاوں گی کہ کیوں کر رہی ہوں۔"

سہانہ نے اس بار اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا، پھر دبایا۔

"کیا فائدہ تکلیف سے نکلنے کا، تمہیں محبت ہو جائے گی کیا گھر جا کر؟"

یہ آدمی بیمار تھا پھر بھی سہانہ کی دکھتی رگ دبانے سے باز نہ آرہا تھا۔

"سب کچھ پیار نہیں ہوتا ابراہیم، ہم چھوٹے بچے نہیں ہیں۔ میچور ہیں۔ تمہیں میرا ساتھ مل گیا ہے، اور یقین جانو میں تم سے بہت وفادار ہو کر تمہاری زندگی میں آئی ہوں۔"

اس ناراض پیارے شخص کی تشفی و تسلی اپنے مرہمی لب و لہجے سے کروانے کی پوری کوشش کرنے کے ساتھ وہ دوسرا ہاتھ اسکے سر کے بالوں میں داخل کرتی انگلیوں کو پھیر رہی تھی۔

ابراہیم نے اسکا بے قابو ہاتھ پکڑ کر نیچے کیا۔

"اوہ تو پھر یہ جو محبت ٹپک رہی ہے یہ مرتے انسان کے لیے ترس ہے ناں تمہارا، تم چاہتی ہو میں مر جاوں تو تمہارا ضمیر بھاری نہ ہو۔ تم سرخرو ہو جاو کہ تم نے مرتے وقت اپنا ساتھ اور توجہ دے کر مجھے سنبھال کر تلافی کر لی اپنے مظالم کی، ہے ناں؟"

ایسی سفاکیت پر سہانہ کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔

"تم اتنا سخت کیوں بولنے لگے ہو ابراہیم، یہ تکلیف کا اثر ہے ناں۔ جن سے محبت ہو ان سے ایسے نہیں بولا کرتے۔ بتاو کیا کروں ایسا کہ تمہارا یہ غصہ کم ہو۔ تم کل سے مجھے ایسے دیکھ رہے ہو جیسے میں بہت بری ہوں"

نم سانس کھینچ کر وہ شکائیت نہیں کر رہی تھی بس یونہی برا لگا تو کہہ بیٹھی۔

"تو ہو بری، کس نے کہا اچھی ہو۔ میرے لیے کچھ مت کرو، اپنے گھر جاو۔ تمہیں دیکھ کر میں زیادہ بیمار فیل کر رہا ہوں خود کو"

تنے نقوش سمیت ابراہیم نے سابقہ پُر تپش لہجے میں کہا۔

"لیکن میں تمہیں دیکھ کر سب بھول چکی ہوں، بس تم یاد ہو۔ تم نے مجھے گلے لگایا تھا کل، گلے لگانے کے بعد پتھر دل بھی پگھل جاتے ہیں۔ تمہارا اور سخت ہو گیا۔ ادھر میری طرف دیکھو، مجھے بتاو میں تمہاری مسکراہٹ کہاں سے ڈھونڈ کر لاوں۔"

بھینچی بھینچی سانس کھینچنے کے بیچ وہ اس سے اسکی مسکراہٹ مانگ رہی تھی، ابراہیم کے لیے سہانہ کا پاس ہونا شفا تھا پر وہ جھک نہیں پا رہا تھا۔

"میری مسکراہٹ ہمیشہ کے لیے مر گئی"

وہ پھر ظلم و بربریت کرے بولا تو سہانہ نے جلدی سے جھک کر اسکے ہونٹوں کو چھوا، بہت شدت سے، اسکے ہونٹوں کی نرمی محسوس کرے اک سرشاری تھی جو ابراہیم آفندی کی رگ وپے میں سرائیت کر گئی۔

وہ دور ہوئی اور اسکے سینے پر جھکتے چہرہ چھپا گئی، ابراہیم نے بے ساختہ اسکے سینے پر بکھرے بالوں میں انگلیاں پھیرتے گہرا سانس بھرا، مسکرایا اب بھی نہیں۔

"تمہیں منع کیا تھا سہانہ۔۔"

وہ جو اپنی اس ہمت پر اب گھبرا رہی تھی، ابراہیم کے غصے سے پوچھنے پر جلدی سے واپس اٹھی۔

زرا بھی نرمی اس شخص کی آنکھوں میں ہوتی تو وہ لجا جاتی اپنی جرت پر لیکن ابراہیم کی سپاٹ نگاہوں پر مرجھا گئی۔

"تم برابر ابول رہے تھے، چپ کروانے کی کوشش کی۔ اللہ نہ کرے تمہاری مسکراہٹ کو کچھ ہو ابراہیم۔ پلیز تم مجھے جو مرضی سزا دو لیکن ایسے خود کے لیے غلط مت بولو۔"

وہ منت کر اٹھی۔

"ہمم۔ پھر گھر چلی جاو۔ میرے پاس مت رہو۔ تم یہ سب عنایات اک پتھر پر کر رہی ہو، کوئی صلہ نہیں ملنے والا اس مرتے انسان سے"

ابراہیم نے منہ پھیرا۔

"مجھے صلہ چاہیے ہی نہیں۔ ابراہیم۔۔۔"

وہ ہاتھ بڑھا کر اسکا چہرہ اپنی طرف کرے اختتام تک سسک اٹھی۔

"سہانہ! میں تمہاری موجودگی میں خود کو کمزور فیل کر رہا ہوں۔ تمہیں سمجھ نہیں آرہا؟"

اس بار اس نے سہانہ کی گردن میں ہاتھ ڈالتے کھردرے پن سے اپنی بات سمجھائی۔

"ہمم۔ آگیا۔ ٹھیک ہے چلی جاتی ہوں"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ اسکا ہاتھ گردن سے چھڑواتے اٹھی ہی کہ ابراہیم نے اسے سامنے کے بجائے اپنے ساتھ کلائی پکڑ کر بٹھایا اور بیٹھے بیٹھے اپنا سر سہانہ کے شانے پر ٹکا گیا۔

سہانہ نے جلدی سے دونوں ہاتھ ابراہیم کے اطراف لپیٹے۔

"جا کر دیکھاو"

وہ اسکی گردن میں چہرہ چھپائے ضدی سے لہجے میں بولا، ساری تکلیف، سارا درد سہانہ کے آس پاس سے بھک سے اڑا، اک ہاتھ ابراہیم کے پیچھے سے لے جا کر لپیٹے دوسرے سے اسکے بالوں کو سہلاتی مسکرائی اور اپنی ٹانگیں اوپر کرے ٹیک لگالی۔

"میں تمہارے لاڈ اٹھانے کے لیے تیار ہوں"

دھیمی سی سرگوشی اس نے ابراہیم کے بہت پاس کی، وہ اسے جکڑے چھوٹے بچوں کی طرح چمٹا تھا جیسے اسے کہیں جانے نہ دینا چاہتا ہو۔

وہ ٹانگیں اوپر کیے لیٹی تو ابراہیم نے مزید سر اسکے سینے پر رکھے اپنا کافی بوجھ سہانہ پر منتقل کیا حالانکہ آدھا وہ میٹرس پر تھا، وہ گھبرایا سا مسکرائی پر پھر جھک کر اسکا سر چومتی دونوں ہاتھوں سے اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگی۔

"تمہیں اٹھانے بھی چاہیں۔ میرا اور کوئی ہے نہیں جس سے اٹھواوں۔ مر گیا تو حسرت رہ جائے گی"

اسکی باتیں اب بھی ظالم تھیں، سہانہ سہہ گئی۔

"نہیں مروگے تم۔"

وہ پُریقین تھی، ابراہیم نے اپنا سر اٹھایا، اور نظر سہانہ پر ڈالی۔

"تم پیار کرتے ہو مجھ سے اب بھی"

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

سہانہ نے اپنے دونوں ہاتھوں میں اسکا چہرہ بھرا، وہ اسے اتنی مہربان تو کبھی بن کر نہیں ملی تھی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے؟"

وہ تجسس پھیلانے کے موڈ میں تھا۔

"جس طرح تم مجھ سے اس وقت راضی لگ رہے ہو، لگ تو رہا ہے محبت باقی ہے"

وہ اسکی بات پر زرا اٹھتے اسکے ساتھ آکر بیٹھا اور ٹیک بیڈ کراون سے لگائی۔

"میں نے بہت نوچی تمہاری محبت دل سے، پر ہو نہیں پا رہا۔ اس محبت کے ساتھ اگر میں مرتا ہوں۔ سکون نہیں آئے گا قبر میں بھی۔ کچھ ایسا کر سکتی ہو کہ میرے دل سے تمہاری محبت یکلخت نکل جائے؟"

SAMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

اس لڑکی کی آنکھوں پر لگے پہرے یکدم ٹوٹے تھے،اسکی آنکھیں شدت گریا سے سرخ پڑیں۔

"ب۔۔بس کرو ابراہیم۔خدا کے لیے میرا دل پھ۔۔پھٹ جائے گا"

اسکے سسکنے پر ابراہیم نے تڑپ کر اسے بازووں میں بھرا تو وہ شدت سے اسکے سینے لگتی بلکنے لگی،اس بار سچ میں ابراہیم نے حد پار کر دی تھی۔

"آئی ایم سوری۔"

ابراہیم کے لہجے میں کانچ تھا تو سہانہ نے مٹھیوں میں اسکی شرٹ بچوں کی طرح بھینچتے اپنے آنسووں کو سنبھالنے کے جتن کیے۔

وہ اسے پکڑ کر روبرو لایا تو وہ بھینچے جبڑوں کے ساتھ آنسو بہاتی ابراہیم کو تکنے لگی کہ اس شخص کی بے رحمی سوچ کر آنکھیں دھندلا گئیں۔

دونوں کے بیچ اعصاب شکن خاموشی تھی، جو موت جیسے سکوت میں بدل رہی تھی، پھر اس سکوت میں سہانہ کی بھاری سانسوں کی آواز نے ارتعاش برپا کیا کیونکہ وہ اسکے ہونٹوں پر اپنی رضا سے استحقاق جماتے اسے محسوس کر رہا تھا، پہلے کم، پھر زرا گہرائی سے، پھر وہ شدت بڑھتی گئی، بڑھتی گئی، سہانہ کی سانسیں تنگ کرتی گئی۔

ناجانے کتنے لمحے سرک گئے، وہ اک دوسرے سے اک نئی زائقوں، لذتوں اور راحتوں کی زبان میں بہت کچھ کہہ رہے تھے، پھر یہ سانس در سانس سکون لوٹتا مکالمہ ختم ہوا تو ٹھہری، ہانپتی، بے قرار روحوں میں کچھ نشاط اترا تھا، اب بھی بیچ میں خاموشی تھی پر معنی خیز، خوبصورت، فسوں خیز، دل کی دھڑکنیں تیز کرنے والی۔

وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرنے میں بے اختیار محسوس ہوئی، پھر ابراہیم پر جا بجا پیار نچھاور کرنے لگی جس میں وہ سکون کی ترسیل کو حاصل کرنے لگا، اسکی آنکھیں، اسکے رخساوں کو، اسکی حرارت چھوڑتی صبیح پیشانی، اسکے ہاتھ کو

پکڑ کر اپنے ہونٹوں سے چوما، یہ سب اس سے بے اختیار ہوا جیسے محبت و انسیت میں دھت عورت کے لیے اپنا محبوب انگ انگ سے مطلوب ہو جاتا ہے، ہر خطے تک پیارا لگنے لگتا ہے۔

"ایسے باولی صرف وہ عورت ہوتی ہے جسے بہت خاص پیار ہو۔ تمہیں تو مجھ سے عام بھی نہیں"

جب سہانہ کی عنایتیں جذبات کو نابرداشت ہونے کی حد تک ابھارنے لگیں تو وہ اسے زرا روکتے کریدتے بولا، ابھی کچھ دیر پہلے اس نے جو سہانہ کے قریب محسوس کیا وہ اسے حیران کرنے والا تھا۔

"تمہیں خاص و عام کی فکر چھوڑ دینی چاہیے۔"

سہانہ نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی گال سے جوڑتے مشورہ دیا، یہ پہلا لمحہ تھا کہ وہ تھوڑا سا مسکرایا۔

"تم ایسی نہیں تھی، کیا ہوا ہے؟ مجھے اسکی فکر ہے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAANGELS.COM
Zubinovels.zone.com

وہ اب تک سہانہ کی گرم جوشی پر دنگ و پریشان تھا۔

"جو ہوا ہے وہ بتا نہیں سکتی۔ تم بس چھوڑ دو یہ باتیں۔ میں کچھ دیر باہر جا رہی ہوں"

وہ اسکے حصار سے نکلی تو ابراہیم نے گھسیٹ کر واپس اپنی طرف کھینچا۔

"کیوں؟ میرے پاس دم گھٹ رہا ہے تمہارا۔"

سہانہ نے رحم طلب نظروں سے اس آدمی کو دیکھا۔

"ابراہیم۔۔۔ پلیز۔ تم نے خود فیل کیا ہے ناں سب؟"

وہ سخت دلبرداشتہ تھی، ابراہیم نے کندھے ڈھیٹائی کی اعلی مورت بنتے اچکائے، وہ پھر بھی نہ چڑی۔

"نہیں۔ میری فیل مری ہے"

وہ اڑیل گھوڑے سا تھا، سہانہ اسے مناتے تھک گئی۔

"ابراہیم۔میری طرف دیکھو"

وہ اسکا منہ اپنی طرف کرتے گزارش میں بولی۔

"نہیں تم منہ لگ جاو گی۔ نہیں دیکھ رہا"

وہ زچ کرنے کی پوری کوشش میں تھا۔

"ابراہیم"

اس بار سہانہ کے اسکے چہرے کو بہت پیار سے اپنی طرف کیا، ابراہیم نے سہانہ کو دیکھا، خود بخود آنکھوں میں بادلوں سی نرمی اتری۔

"یہ مت کہنا پیار ہو گیا ہے"

وہ اسکے ہونٹوں سے جملہ اچک گیا، وہ دانت پیس کر گھوری۔

"تم مجھے بہت تنگ کر رہے ہو، جا رہی ہوں دور"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ دم ہارتی آواز میں منمنائی تو ابراہیم نے اسے واپس اپنے ساتھ لگاتے بازووں میں بھرا، آنسو سہانہ کی آنکھوں میں اٹک گئے تو ہچکی حلق میں۔

"نہیں جاو دور۔ میں جتنا کہوں کہ دور ہو جاو اتنی میرے پاس آنا۔ تب ہو سکتا ہے معاف کر دوں"

وہ اسکی عجیب سی شرط پر بھیگی آنکھوں سمیت مسکرائی۔

"معافی کی گارنٹی دو پہلے"

وہ بھی ضد پر اتری۔

"دینا نہیں چاہتا لیکن دی تمہیں"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ آنسوؤں کو روک نہ سکی۔

"میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گی ابراہیم، کچھ بھی نہیں"

وہ جلدی سے بازووں کا ہار اسکی گردن میں پرو گئی، ابراہیم آفندی قدرے سکون میں تھا لیکن آجکا دن ٹرئیٹمنٹ کو لے کر اسکے لیے بہت دردناک ہونے والا تھا اور اللہ نے ابھی سہانہ کو تبھی قبل از وقت اسکی راحت بنا دیا تاکہ سہے جاتے درد کی تلافی ہو سکے۔

.._____..

وہ رات بھر سو نہ سکی، پارس اٹھ کر فجر ادا کر رہا تھا اور تبھی روشانے نے اسکے لیے کھانا گرم کیا اور بریڈ پر تھوڑا بٹر لگا کر ٹوس بنائے، پارس کے لیے اسکی فیورٹ کافی بھی بنائی جو وہ صبح پیتا تھا۔

وہ کچن سلیب صاف کر رہی تھی جب پارس نے چپکے سے اسکے وجود کو اپنی بازووں میں بھر لیا۔

"کیا ہو جاتا ہے آپکو پارس۔ رات بھر بھوکے پیاسے رہے ہیں۔ نہ مجھے سونے دیا اپنی تکلیف سے۔ میرے ساتھ ایسا نہ کیا کریں۔"

وہ رات سے دکھی تھی، پارس اسکے وجود کی پناہوں میں گم کیا بتاتا یہاں آکر وہ سارے درد کو مرہم دلا دیتا ہے۔

"تم میرے سینے لگی تھی، کوئی بھوک پیاس زندہ نہیں تھی روشانے۔ ادھر دیکھو! میں حاتب کے لیے بہت سینسیٹو ہو گیا تھا رات۔ اسکی آواز کی تکلیف مجھے اندر سے گھوٹ گئی۔ یہ کنڈیشن میرے اختیار میں نہیں۔ میں ان لوگوں کے حوالوں تک پر تڑپ اٹھتا ہوں۔ اسکی تو آواز سنی رات۔"

اپنے اندر کے گھٹن کا جہاں اس نے روشانے سے بانٹ لیا کیونکہ وہ اسے تکلیف دینا نہیں چاہتا تھا۔

"مجھے معاف کر دیں کہ میں نے مجبوراً سنوائی۔ پارس پلیز میں آپکو تکلیف میں برداشت نہیں کر سکتی۔ آئیں۔ میں آپکو خود ناشتہ کراوں گی اور آپ سارا میرے ہاتھ سے کھائیں گے۔ جب تک مجھے تسلی نہیں ہوتی، میں اک نوالہ نہیں لوں گی"

وہ اسے پکڑے ہی باہر لائی جہاں اس نے منی سے ڈائنگ ہال میں پارس کے لیے ناشتہ لگایا تھا، پارس اس وی آئی پی پروٹوکول کے لیے تیار تھا۔

روشانے نے اسے کرسی پیچھے کرے بیٹھایا اور آہستگی سے اسکی گود میں آبیٹھے بریڈ کا پیس توڑ کر گریوی میں ڈیپ کرے پارس کو کھلانے کو ہاتھ اسکے منہ کی طرف بڑھایا، روشانے نے دو ہلکی پھلکی روٹیاں بھی بنائی تھیں اور چھوٹے چھوٹے پراٹھے بھی۔

"تم بہت پیاری ہو"

نوالہ منہ میں لیتے اسکا وہی ہاتھ پکڑ کر چومتے پارس جب مسکرایا، تب روشانے کی جان میں جان آئی۔

"آئی نو۔۔۔ آپ سے کم"

وہ لاڈ سے اسکے ہلتے گال پر جھکتی پیار کرے دوسرا نوالہ بنانے لگی۔

"آجکا کیا پلین ہے؟"

دوسری بائیٹ لیتے پارس نے پوچھا۔

"آج آپ ریسٹ کریں گھر یا ایف پی جہاں کمفرٹیبل ہوں۔ میں تھوڑا ہادی کے ساتھ بزی ہوں۔ کچھ سیکرٹ ورک ہم دو کا۔ آپکو ڈن کرنے کے بعد بتائیں گے"

روشانے اسکے دو بائیٹ پر سامنے دودھ، جوس اور کافی تینوں کی طرف اشارہ کرے اسکی چوائز پوچھنے لگی۔

"کافی"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس نے مسکرا کر کہا تو روشانے نے مگ اٹھائے احتیاط سے اسے سیپ بھروایا۔

"مجھے اس سیکرٹ کو جاننے کا انتظار ہے۔تو مطلب آج میری جل پری مجھے منہ بھی نہیں لگائے گی۔"

اس بار روشانے نے اسے پراٹھے کے ساتھ بائیٹ کھلائی جو بریڈ سے زیادہ اچھی تھی۔

"آپکے پاس ہی ہوں ناں۔ایف پی چلیں تاکہ آپکے زخم کا بھی ڈاکٹر جائزہ لے لیں۔گھر ہم پھر آجائیں گے۔"

روشانے نے اسے دوسرا بائیٹ کھلاتے اسکے لپ کو انگوٹھے سے سہلایا جہاں گریوی لگ گئی تھی کیونکہ وہ نوالا بھر بھر کر کھلا رہی تھی،پارس نے سر ہلاتے ہامی بھری۔

"مجھے بھی کچھ کام ہے۔ریسٹ نہیں کروں گا وہاں۔بہت بورنگ ہے"

پارس بے اس بار مگ خود اٹھاتے سیپ بھرا۔

"اف۔میری بے چین روح"

روشانے کھلا اسے رہی تھی، پیٹ اپنا بھرتا محسوس کر رہی تھی۔

وہ بھی بھوک لگی تو دونوں پر اٹھے ہرپ کر گیا یونہی باتوں باتوں میں، یہ تو جب آخری بائیٹ اسے کھلاتے کھلاتے روشانے نے لی تب پارس کی نظر ٹیبل پر پڑی اپنی پلیٹ پر گئی۔

"کیا میں دو پر اٹھے کھا گیا؟"

وہ حیرت سے بڑبڑایا۔

"ہاہاہیں۔اپنے ہاتھ سے کھاو تو پیٹ بھر جاتا ہے، کوئی کھلائے تو فیل نہیں ہوتا۔میں نے تبھی باتوں میں لگایا تاکہ آپ پیٹ بھر کر کھالیں۔کیسی لگی میری چالاکی"

وہ اک نوالے سے ہی فل ہو گئی، لیکن جو بھی تھا کونٹ چکن بہت یمی بنایا تھا پارس نے، چکن بھی سمال بائیٹ پیسیز میں ایڈ کیا جو بہت ٹینڈر تھا۔

"اب یہ کیلریز کون برن کرے گا میری، کچھ دن ایکسر سائز بھی نہیں کر سکتا"

پارس کو اپنے فگر کی فکر پڑی تو روشانے نے بازو اسکی گردن میں لپیٹے۔

"واک کر کے اور کیسے"

اسکے ہونٹوں کے پاس چہرہ لا کر جلدی سے پیچھے ہوئے آنکھیں پٹپٹائے مشورہ تھمایا جو پارس کو سلگا گیا۔

"ظالم ہو تم"

وہ اسکی گود سے اٹھ کر ساتھ والی کرسی پر بیٹھی کیونکہ اب خود بھی ناشتہ کرنے والی تھی۔

"تھینکیو فار کمپلیمنٹ۔"

وہ ڈھیٹ بنی ہنسی۔

پارس نے اسکے سامنے رکھی پلیٹ اپنی طرف کی۔

"میں کھلاوں؟"

پارس نے محبت سے آفر کی۔

"میں آپ سے ڈبل بڑی بائیٹ لیتی ہوں۔کھلائیں"

جلدی سے ماہرانی نے کرسی پارس کی طرف کرتے مزے سے فرمائش کی۔

پارس نے ایک بریڈ کا ہاف پیس لیے گول مول کرے گریوی سے بھر کر

جب روشانے کے منہ کے پاس کیا تو وہ کچھ زیادہ ہی بڑے سائز پر ہنس پڑی۔

"پارس!"

وہ گھوری۔

"ہاف لے لوناں میری جان"

پارس نے حل بتایا تو روشانے نے ویسا ہی کیا اور بقیہ اسکے ہاتھ سے لے لی اور پہلی چباتے ہی دوسری لی۔

"آپ رہنے دیں۔میں بہک جاوں گی"

روشانے نے آنکھ ونگ کرتے پلیٹ اپنے سامنے کی اور ناشتہ کرنے لگی جبکہ پارس بس اسے دیکھتا ہنس دیا، پارس عیسی مغلانی کے پاس رنگوں کا جہاں تھا، روشانے کی صورت۔

..._____..

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

وہ اس وقت ڈرگ ڈیپارٹمنٹ آئی تھی، سئیرا کو یہاں آنے کے لیے پرمیشن کارڈ اسمال شیرازی کی طرف سے ملا تھا، اس نے جس ڈرگ کی ڈیمانڈ کی تھی وہ کئی دوسری ڈرگز کو ملا کر بنائی گئی تھی اور سئیرا اسی کو پک کرنے آئی تھی۔

اسے ایک چھوٹے سے باکس میں ڈال کر وہ دی گئی۔

"کیا کر سکتی ہے یہ؟"

سئیرا نے اس ڈرگ پاوڈر کو ذرا سا اپنی دو انگلیوں میں مسلا اور ناک کے قریب کیا تو اسکی مدہوش تیز خوشبو سئیرا کا سر چکرا گئی، فورا سے ہاتھ کھانس کر پیچھے کیا۔

"اگر تم یہ کسی پہلوان مضبوط آدمی کو ان ہیل کروادو یا کھلا دو تو وہ کچھ دیر بلکل سینس لیس ہو جائے گا"

اس آدمی نے سئیرا کو تفصیلا سمجھایا پر وہ مطمئین نہ ہوئی۔

"میری ڈیمانڈ کچھ اور تھی۔ کیا یہ کسی آدمی کو بہکا سکتی ہے۔ آئی مین میرا بوائے فرینڈ مجھے توجہ نہیں دیتا اور میں ماں بننا چاہتی ہوں اسکے بچے کی تا کہ اسے قابو کر لوں۔ کیا اسکے اثر سے میں اپنے بوائے فرینڈ کو اپنی طرف مائل

کر سکتی ہوں کہ وہ فزیکل انٹیمسی اختیار کرے شدید والی۔بے بس ہو جائے۔یا پھر مجھے روک نہ پائے اپنے قریب آنے سے ؟"

سئیرا کی کھل کر وضاحت پر وہ آدمی ہنسا۔

"تم تو بہت خطرناک عورت ہو۔یہ ڈرگ تمہارے بوائے فرینڈ کے ہوش اڑادے گی، تم جو چاہو کر لینا وہ تمہارا پورا ساتھ دے گا۔لیکن ایک احتیاط کرنی ہے کہ اگر اسکے اثر کے بیچ اس نے پانی پیا تو سمجھو اثر ختم، اسکا گلا سوکھے گا تم کوئی الٹرنیٹ کام کرتی رہنا اگر اس کے ساتھ دیرپا انجوائے کرنا چاہتی ہو۔اس میں کچھ ایسے کیمکل ہیں جو ہائڈروجن سے مل کر ختم ہو جائیں گے۔اور اثر ختم تو تمہاری عیاشی بھی ختم۔۔۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

سئیرا نے سر ہلائے اسکی بات سمجھتے ہی چند یوروز کی گھٹی اس کے میز پر رکھی اور وہ چھوٹا سا باکس اپنے پرس میں لیے اس ڈرگ ڈیپارٹمنٹ سے نکل آئی۔

"پارس!تم پناہ مانگو گے مجھ سے اب۔ایک عورت کا انتقام تمہاری زندگی کو جہنم بنادے گا۔اور وہ یاقوت عرف روشانے۔ تمہیں بے لباس میرے پہلو میں دیکھ کر ہی اس اذیت کو چھولے گی جو میں اسے دینا چاہتی ہوں۔پھر آگے کہانی بڑھے گی پرویسی جیسی میں لکھوں گی۔۔ہاہا"

سئیرا کی بھیانک منصوبہ بندی سنگین تھی لیکن پارس تک دور وہ اسکے سائے تک بھی کم از کم روشانے کے ہوتے تو نہیں پہنچ سکتی تھی۔

..._____..

حاتب اٹھ چکا تھا، جیم کے بعد اس نے ہوسپٹل خود جا کر مصباح منصور کے کمرے کا رخ کیا، ابراہیم نے اپنے کئی لوگ اسکے ارد گرد پھیلا رکھے تھے۔

مصباح منصور کو دیکھتے حاتب مغدام کے اندر آگ لگی، وہ لپک کر مصباح تک آیا اور ہاتھ اسکی گردن پر زرا نرم کر کے لپیٹے دبا دیا۔

مصباح منصور آنکھیں کھول چکا تھا لیکن ابھی اسکے جسم میں حرکت کرنے کی قوت نہ تھی، اسکی بند آنکھیں کھلیں تو حاتب کی جلتی آنکھیں دیکھ کر مصباح کے لب بے آواز پھڑ پھڑائے۔

"تمہارے لوگوں نے سارہ کی جان لی۔ بہت قیمتی تھیں وہ میرے لیے۔ تم نے جو عمائمہ کے ساتھ کئی سالوں کیا اس پر تو تمہارے اس پورے جسم کو بار بار نابرداشت ہوتی اذیت دوں گا پر سارہ کو چھیننے پر اس سزا میں تمہاری سوچ سے بڑھ کر شدت آچکی ہے۔ جلدی اپنے ہاتھ پیر ہلاو مصباح منصور کیونکہ میں تم سے درد دینے کے معاملے پائی پائی وصول کروں گا۔ تم جانتے نہیں انطالیہ کے امیروں کا انتقام کتنا مشہور ہے۔ لوگ اس سے کانپ اٹھتے ہیں۔ اب پورا شہر جلد تمہارا انجام دیکھے گا۔ تم نے الماس صاحبہ کی بھی جان لی۔ عمائمہ کی ماں تھی۔ بہت کچھ چھیننا ہے تم نے میری عمائمہ سے۔ تمہیں میں مرنے بھی چین سے نہیں دوں گا"

حاتب کے اندر طوفان تھا جو مصباح کو اس حالت میں بھی لرزا رہا تھا، وہ خوف کے مارے کپکپا رہا تھا۔

حاتب نے اسکے خبیث چہرے پر جمع ہوتی سرخی پر اسکی گردن، اچھوت کی طرح آزاد کر دی۔

"بہت جلد تم ٹھیک ہو جاوگے۔ پھر میں بھی ٹھیک ہو جاوں گا جب تمہارے حلق سے آہیں نکلتی سنوں گا۔ جی لو چند اچھے اور سکون والے دن۔ تمہاری عبرت ان مضبوط ہاتھوں کی لکیروں میں درج ہے۔ ویٹ اینڈ واچ"

وہ شیر کی طرح دھاڑتا یہ باور کروا رہا تھا کہ وہ اسکے اپنوں کو تکلیف دینے والوں کے لیے جلتا جہنم ہے، مصباح منصور کی آنکھوں میں واضح موت کا خوف دیکھ کر تسکین پائے وہ ہوسٹل کے اس کمرے سے نکلا، غصہ کچھ کم ہو گیا تبھی عمائمہ کو کال کی جو آج ناشتہ مغدام پیلس میں پری کے اصرار پر انکے ساتھ کر رہی تھی جبکہ ہاشم ریڈی ہو رہے تھے۔

"عمائمہ۔ہو سپٹل چلو گی یا میں اکیلا چلا جاوں؟"

عمائمہ نے کال ریسو ہوتے ہی اسکے پوچھنے پر ممی کی طرف دیکھا۔

"حاتب۔ مما اور ہاشم بابا ہو سپٹل جا رہے ہیں ابراہیم بھائی کی عیادت کو۔ میں انکے ساتھ آجاتی ہوں آپ چلے جائیں"

عمائمہ نے حاتب کی سہولت سوچی کیونکہ ہو سپٹل دس منٹ پر تھا اور مغدام پیلس چالیس منٹ کی ڈرائیو پر۔

"ٹھیک ہے۔ مما کو کہنا۔ اپنے شوہر کے تپے جذبات کو لگام ڈال کر لائیں۔ کان میں بولنا اور تمیز والے ورڈ میں بول دینا کیونکہ میں زرا بد تمیز ہوں۔ یو نو ویل"

وہ سر ہلاتی ہلاتی حاتب کی آخری بڑبڑاہٹ پر مسکرا دی۔

"اوکے جیسا آپ کہیں۔ ہم جوائن کرتے ہیں۔ آپکے لیے ناشتہ لاوں ہوسپٹل۔؟ سہانہ آپیا کے لیے لے کر جا رہے ہیں ہم"

وہ سگھڑ بیوی کے سارے فرض نبھاتی بہت حسین اور سکون کی طرح لگ رہی تھی۔

"نہیں مجھے بس ایک کس کر دیناسب کے سامنے۔باقی ناشتہ کر لیا ہے"

حاتب نے جان بوجھ کر عمائمہ کے رخساروں میں یہ کہہ کر نادیدہ آگ بھڑکا دی، پریسہ مما کے سامنے وہ لال لال ہو گئی پر شکر وہ نیوز پیپر پڑھنے میں بزی تھیں۔

"بائے حاتب۔"

وہ جلدی سے کال کاٹ کر چہرے کے رنگ سنبھالنے لگی، حاتب اپنی شر انگیز ذات سے مطمئین ہو کر مسکراتا اپنے پر وقار انداز میں گاڑی کی طرف بڑھ گیا اور اب اسکی منزل ہوسپٹل تھا۔

.._____..

پارس اور روشانے، ایف پی آ چکے تھے۔

پارس ریسٹ کے ساتھ ہی لیپ ٹاپ ساتھ لیے اپنا کام بھی کر رہا تھا جبکہ روشانے، ہادی اور رہبر کے ساتھ سیکرٹ میٹنگ روم میں تھی، سبیل بھی آ گئی تو نجف بھی پھر سبکے لیے کافی اور سینڈوچ لیے وہیں آ گیا۔

اسمال شیر ازی تھا وہ سیکرٹ پراجیکٹ جس پر ہادی ورک کر رہا تھا، سئیرا کی چپ کی کچھ انکرپٹ آڈیو فائلز ریکور کی گئیں اور اسی بیچ اسکی خفیہ پلاننگ سامنے آئی۔

روشانے کو پہلے ہی شک تھا اور اب بات کھل بھی گئی جہاں اسمال نے پارس کے رشیہ ٹور کے بیچ کچھ بڑا پلین کرنے کا کہا تھا۔

"مطلب ہمیں پارس سرکورشیہ میں ایکسٹرا سیکورٹی دینی ہو گی۔ اسمال یقینا انکو مروانا چاہتا ہے تاکہ مزاکرات کی نوبت نہ آئے۔ اور اس بیچ وہ فریدون کو بھی ایف پی سے نکلوانے کا بڑا پلین کرے گا۔"

ہادی نے ابھی ایک فائیل ریکوور کی تھی، جبکہ دوسری کر رہا تھا۔

اور اسکے ریکورر ہوتے ہی جو سچ ان سبکے سامنے آئے وہ سچ میں ہیبت ناک تھے، اسے بات کرتا سئیر انے تب چھپ کر سنا تھا اور یہ ریکارڈنگ اسی وقت کی تھی۔

"پارس عیسی مغلانی کو دو سال اصل والا ٹارچر کرنے والا ڈیسوزا نہیں۔ میں تھا۔ ڈیسوزا کی سزائیں تو بچوں والی تھیں یار، سانس گھوٹنا۔ کھانے پینے کو نہ دینا، اندھیرے کمرے میں بند کر دینا۔ یا بہت گرم یا ٹھنڈی جگہ اسے بنا کپڑوں کے چھوڑ دینا۔ اس پر کیڑے چھوڑنا، ہاتھ باندھ کر"

ان چاروں کی آنکھوں میں اسمال کی آواز سنے خون اترا، وہ اپنے کسی اہم ساتھی سے محو گفتگو تھا۔

"کتے کی اولاد ڈیسوزا۔ ٹھیک موت مر اخبیث۔ ٹکرے ٹکرے کر دیا گیا اسکے نجس جسم کو۔"

روشانے کا غصہ نکلا تو آنکھیں درد میں بھی مبتلا تھیں، دونوں سبیل اور رہبر نے اسکو تسلی دینے کو کندھے تھامے پر وہ ٹھیک ہے یہ اشارہ کرے سنبھل گئی اور ہادی کو آگے چلے کرنے کا اشارہ کرنے کے ساتھ اپنی آنکھیں رگڑیں۔

"اصل مردوں والی سزائیں جسکے بعد وہ اصل پیراسائیٹ بنا وہ میں نے دیں، اسکے ہاتھ میں کیل گاڑا، اسکے سر پر ہتھوڑے برسائے، اسکے سر کی ہڈی میں کیل گاڑا، اسے بجلی کے جھٹکے دیے، اسکے جسم کی جلد کو جگہ جگہ کٹ لگا کر وہاں نمک چھڑکا، اسکے پرائیوٹ پارٹس کو بھی گندے گندے

ٹارچر دیے، اسکو انگاروں پر چلایا، سخت حبس میں اسکے جسم پر تپتی ریت ڈالی، سخت سردی میں اسے برف میں گاڑا۔"

روشانے نے بہت مشکل سے جب سانس لیتے ہچکی لی تو ہادی نے جلدی سے وہ آڈیو روک دی کیونکہ روشانے یہ سب سن کر برداشت نہ کر پائی تھی، وہ روئی تو ان چاروں نے اسے بنا نظر ملائے حوصلہ دیا۔

"یہ بہت گ۔۔ گندی موت مرے گا، میں خود ماروں گی اسے۔ اس نے میرے پارس کو کتنی اذیت دی۔ میں اسے ایک سانس بھی نہ لینے دوں اگلا۔ اوہ میرے خدا۔ یہ مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا"

وہ رو پڑی، اسکی برداشت پارس کو لے کر بہت کم تھی۔

"یہ سنیں تاکہ آپکے اندر جو رحم ہے وہ مر جائے میم۔ کیونکہ ہم سب اس سبکو سننے کے بعد آپکی طرح ہی اس اسمال کو چیر پھاڑ دینا چاہتے ہیں۔ آپ

اکیلی اس کرب میں مبتلا نہیں ہیں روشانے۔پارس عیسی مغلانی ہم سب کی جان ہیں۔"

نجف کی آواز حوصلہ دیتے رندگئی۔

"ہمم۔۔پلیز اس سیکرٹ میشن کی خبر پارس کو اسمال کی موت سے پہلے نہ ہو۔میں پارس کو اسمال کا سامنا کرنے بھی نہیں دے سکتی اب۔اس سے پہلے وہ پارس سے ملنے کی کوشش کرے اسے ختم کریں گے مل کر۔"

روشانے کی امید وہ چاروں تھے جو اس مشن میں دل وجان سے روشانے کے ساتھ تھے۔

"مجھے یہ بتاو نجف!پارس اس سب ٹارچر کے بعد سروائیو کیسے کیے۔انکا سر۔انکے پرائیوٹ پارٹس کی تکلیف۔اتنا سہہ کر کوئی نارمل کیسے رہ سکتا ہے"

روشانے کو پتا تھا نجف پارس کے دوستوں میں ہے تبھی وہ فورا اسکی طرف ہو کر بیٹھی۔

"زیادہ تفصیل تو آپکو ایگل بتا سکتا ہے کیونکہ تب سے وہ انکے ساتھ ہے۔ میں نے کافی بعد میں انکو جوائن کیا۔ لیکن پھر بھی اتنا پتا ہے کہ کافی ہائی ٹریٹمنٹ، کچھ سرجریز کچھ لیزر ٹریٹمنٹ جس سے انکے جسم پر موجود ان گنت کٹس کے نشان ریموو کیے گئے۔ باقی سر کی کافی سرجریز ہوئیں۔ لاسٹ سرجری ایک سال پہلے ہوئی اور اسکے بعد وہ سر کے درد سے نجات پا سکے۔ کچھ پرسنل چیزیں ہیں جو آپ خود ان سے جان لیجئے گا۔ ایگل نے انکی مینٹل ہیلتھ کئی سالوں سے سٹیبل رکھی، میڈیکلی اور ایموشنلی ورنہ ہم کب کا انھیں کھو دیتے۔ لیکن اگر ابھی کا پوچھیں تو وہ بہت بہتر کنڈیشن میں ہیں، کسی قسم کا درد نہیں ہے انھیں اب۔"

روشانے نے بھیگی سانس کھینچی، ایگل سے اور انس محسوس ہوا۔

"الحمد اللہ کے کہ کوئی درد نہیں لیکن نجف وہ روز سترہ ٹیبلٹس لیتے ہیں۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے وہ اس اذیت سے بھی نجات پالیں؟ کیا دنیا کے کسی کونے میں ایسا کوئی علاج ہے؟"

ہادی، سبیل اور رہبر تو روشانے کی پارس کو لے کر تڑپ پر رشک میں تھے۔

"آپ ہیں ناں انکا علاج۔ ایکچولی آپ کے ساتھ انکا ریلیشن جیسے ہی سٹرونگ ہو گا فزیکلی وہ کئی تکلیفوں سے نجات پالیں گے۔ اور پھر آپکے ساتھ خوش رہنا۔ مسکرانا انکی مینٹل ہیلتھ کے لیے بہت ضروری اور مفید ہے۔ ڈیٹیل آپکو ایگل دے سکتے ہیں کیونکہ وہ پارس سر سے بہت قریب ہیں۔"

نجف نے یہ کہتے ہچکچانے کی کوئی کوشش نہ کی جبکہ روشانے حیرت سے اسکا منہ تک رہی تھی۔

"میں سمجھ گئی۔ تم بہت اچھے ہو۔ کافی رونگٹے کھڑے کرنے والی تفصیل دے دیتے ہو۔ رہبر! تمہارا بندہ تمہیں بہت ٹف ٹائم دیتا ہو گا۔ کھلی ڈھلی باتیں کر کے"

روشانے تھوڑا گھبرائی تو جلدی سے میٹھی میٹھی کر کے اپنی گھبراہٹ چھپائی البتہ رہبر نے جیسے کانوں کو ہاتھ لگایا، وہ سبکو مسکرانے پر مجبور کر گیا خود نجف کو بھی۔

"پوچھیں ہی مت میم۔ اللہ کی پناہ"

رہبر کی دبی دبی سرگوشی پر نجف نے اسکی کمر میں چٹکی کاٹی پر بچاری چیخ بھی نہ سکی، پر نجف کو بہت مزہ آیا۔

"ویسے ہماری سبیل بھی اب سنگل ہے، ہادی تم بکڈ ہو یا اسی کی طرح سنگل؟"

روشانے نے دوسری طرف گردن گما کر جب یہ سوال کیا، ہادی اور سبیل دونوں کے چہروں کی رنگت میں سفیدی گھلی۔

"آ۔۔ آپ کیوں پوچھ رہی ہیں؟"

دونوں بیک وقت بڑبڑائے تو روشانے سمیت نجف اور رہبر نے جب ان دو بوکھلائے نفوس کو معنی خیز نظروں سے دیکھا تو دونوں مزید گھبرا گئے۔

"بس اس لیے کہ مجھ میں رشتے کروانے والی آنٹی کا ظہور ہو رہا ہے۔ دونوں ساتھ اچھے لگتے ہو تو بکڈ ہو جاوناں۔ ویسے بھی بابا نے تمہارے لیے فریدون جیسے خبیث کو لاعملی میں چن کر جو ناچاہتے برا کیا تمہارے ساتھ میں تمہارے لیے ہادی کو چن کر اسکی تلافی کرنا چاہتی ہوں۔ یقیناً اس جہاں میرے بابا بھی یہی چاہتے ہوں گے"

روشانے کی خواہش کا وہ دونوں احترام کرتے لیکن ابھی دل دونوں کے اوٹ آف سپیڈ تھے، ہادی تو سن تھا اور سبیل کی حالت بھی مختلف کہاں تھی۔

"سبیل سے پوچھ لیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ یہ بہت اچھی ہے۔ کوئی بھی اسے اپنی زندگی میں شامل کرنے پر فوری تیار ہو گا"

ہادی نے خود ہی زرا خود کو کمپوز کرے فیصلے کا اختیار سبیل پر ڈالا لیکن پوری کوشش کی اپنے جذبات عیاں نہ کرے تاکہ سبیل اپنے دل سے فیصلہ لے نا کہ ہادی کے جذبات کے لیے ہتھیار ڈالے۔

نجف اور رہبر کو تو شک ہی نہ رہا، یقین تھا کہ دونوں سر تا پیر راضی ہیں۔

"ہادی، سبیل۔۔۔ تم دو آپس میں بات کرو۔ کل کی چھٹی دے رہی ہوں میں تم دو کو۔ جا کر لنچ وغیرہ کرو۔ گھومو۔ ایک دوسرے سے اس بارے

بات کرو اور کل ہم تینوں تم دو کا فیصلہ جاننا چاہیں گے۔بلکہ چاروں۔میرے پارس بھی اس میں شامل سمجھو"

روشانے انکی باس تھی تو وہ دونوں حکم کے پابند تھے،ہادی نے سوچ لیا تھا وہ اسے کل نانی سے ملوائے گا کیونکہ روشانے کے اس ارجنٹ مشن کی وجہ سے ہو لیڈیز تو کینسل ہو چکی تھیں۔

"جی میم"

دونوں نے ہی سر ہلایا جبکہ ایک دوسرے کو گھبرا کر ان دو کا دیکھنا بہت ہی میجیکل تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

..._____...

سہانہ باہر ممی اور عمائمہ کے ساتھ تھی جبکہ ہاشم اور حاتب اندر ابراہیم کے پاس تھے،ہاشم نے ہمیشہ ابراہیم کو اپنے بیٹے کی طرح سمجھا تبھی اس کے لیے

فکر مند تھے، ڈاکٹرز کی میٹنگ تھی تو انہوں نے ہاشم کو بلوالیا، حاتب کو بھی بلایا پر وہ کچھ دیر ابراہیم کے پاس رہنا چاہتا تھا تبھی ہاشم اکیلے ہی نکل گئے۔

"بتاو کیسا محسوس کر رہے ہو؟"

حاتب کا پاس بیٹھ کر پوچھنا ہی بہت انمول تھا کہ ابراہیم جو سہانہ کی سنگت میں نہ کر سکا وہ اب کیا، کھل کر مسکرایا۔

"بہت بہتر۔ حاتب سر آپ ٹھیک ہیں؟ گھر والی ضد قائم ہے۔ میں نے اپنے لوگوں کو لگا رکھا ہے کام پر"

ابراہیم کے سوال پر وہ سر ہلائے مسکرایا۔

"وہ ضد نہیں ہے ابراہیم۔ بہترین فیصلہ ہے۔ میری چھوڑو ابھی۔ تم ٹھیک ہو کر آجاو واپس پھر یہ شفٹنگ مل کر کریں گے۔ آج تمہارے لیے ٹریٹمنٹ ڈیسائیڈ ہو گا۔ جو بھی ہو امیں کوشش کروں گا وہی چوز ہو جو تمہاری کم سے کم تکلیف بنے۔ میں پوری جان لگا دوں گا تمہارے علاج میں۔ بس تم اپنی

ول پاور لوز مت ہونے دو اسی لیے سہانہ دے دی۔ مجھے ابھی پوری زندگی الٹے سیدھے کاموں میں تمہاری ضرورت ہے۔ سمجھے؟"

وہ بہت مضبوط دل کا مالک تھا لیکن ابراہیم جب سے یہاں ہوسپٹل میں تھا، حاتب کے دل کا اک حصہ اسکی تکلیف میں ڈوبا تھا، جبکہ ابراہیم لاجواب ہو گیا۔

"مسکرا کیوں رہے ہو بے شرم؟"

دکھ و غصے سے حاتب کی آنکھیں سرخ ہوئیں۔

"میں اہم ہوں آپکے لیے؟"

ابراہیم کے سوال میں اک شوخی تھی جو اس وقت حاتب کو اس پر بہت سوٹ محسوس ہوئی۔

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"اگر تم مر نہ رہے ہوتے تو جھوٹ بول دیتا، ٹال دیتا۔ لیکن ابھی رسک نہیں لے سکتا"

وہ ایسے اعتراف کرتے بہت خوبصورت لگتا یہ ابراہیم نے محسوس کیا۔

"مطلب ہوں اہم"

ابراہیم پر بچپنا سوار تھا، حاتب نے سرد نظروں میں لیتے ہی منہ پھیرا۔

"بکواس آدمی"

حاتب بڑبڑایا تو ابراہیم کی مسکراہٹ ہنسی بنی، حاتب نے واپس گردن گما کر اسے دیکھا جو ہمیشہ سے چمک دمک رکھتا آدمی مشینوں کی زد میں آکر مرجھا چکا تھا پر آفریں اسکی مسکراہٹ پر جواب بھی جاوداں تھی، دکھتے دل میں جان ڈالنے والی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"میں آپکو اکیلا کر کے مرنا بھی نہیں چاہتا، میرے جسم میں جس طرح خون گردش کر رہا ہے، ویسے آپ سے وفاداری بھی دوڑ رہی ہے۔ پر کبھی کبھی اہمیت جتا دینی چاہیے۔ موت کا کیا بھروسہ جناب"

حاتب نے اسے دیکھتے ہی نظر لمحہ بھر چرائی پھر ہاتھ بڑھا کر اسکا جبڑا تھپکا جس میں نرمی بھی تھی اور تھوڑا غصہ بھی۔

"بیٹا ایک بار ٹھیک ہو لو تم، پھر تمہارے اندر کی یہ ملکہ جذبات میں بذات خود ان انسٹال کروں گا۔ اور خبردار اگر تم نے اس زبان سے یہ مرنے کی منحوس بات دوبارہ نکالی۔ ہاتھ دیکھا ہے میرا؟ جسے پڑے اسے دس دن، دن میں بھی تارے نظر آتے ہیں"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

ابراہیم کی شرارت بھری مسکراہٹ نے حاتب کو اتنا زچ کیا کہ وہ اٹھ گیا جبکہ ابراہیم نے جلدی سے محبوبہ والے پوز کی طرح جاتے حاتب کا ہاتھ پکڑا۔

امیر صاحب نے ایک لہو آشام گھوری دی، ابراہیم اسکی چڑہر دل تک ٹھنڈا ہوا۔

"یہ عورتوں والے کام کرنے ضروری ہیں؟"

حاتب نے اپنا ہاتھ اس لوفر بنے ابراہیم کے ہاتھ سے جھٹکا تو ابراہیم پھر ہنسا اور شاید حاتب کا ڈرا سہما دل بھی کچھ ٹھیک ہوا۔

"آپ سے پیار ہو گیا ہے"

ابراہیم کی کمینگی لوٹ چکی تھی اور اب تو حق بنتا تھا امیر سالے کے حوصلوں کے جنازے نکالنے کا، بہت ستایا تھا تو ابراہیم کیسے پیچھے رہتا۔

"لعنت ہو تمہارے اس پیار پر۔ سہانہ کو کہتا ہوں لگام ڈالیں تمہیں۔ بیمار پڑ کر حرکتیں بھی خراب ہو رہیں تمہاری۔ بلکہ گندی۔۔۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

حاتب نے اسی ہاتھ سے اسے سر پر ہلکا سا جھانپڑ دیا پر ابراہیم کو اب بھی غیرت نہ آئی۔

"دیکھو ایسے مت دیکھو"

ابراہیم نے بے خود نظریں ڈالتے دیکھا تو حاتب نے ادھر ادھر کچھ اٹھا کر مارنے کو تلاشنا چاہا۔

"یار اک گال پر ہی سہی چمی لے لیں۔زور کی آرہی ہے"

حاتب نے کاوچ پر پڑے دونوں کشن اس خبیث کو دے مارے۔

"گو ٹو ٹائلٹ اگر زور کی آرہی ہے۔۔۔لفنگا"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب نے کمرے سے نکلتے خوب لعنتیں برسائیں جبکہ حاتب کے جاتے ہی وہ مسکرایا لیکن مسکراہٹ میں درد شامل ہوا۔

"سنو! میں چاہتا ہوں تم کمینوں کی طرح ایسے ہی ہنستے رہو اور مجھے تنگ کرتے رہو، تم جیو بس تمہارے ایسے واہیات مزاق بھی سہہ لے گا یہ امیر ۔بی بریو مین۔ڈاکٹرز سے میٹنگ ہے۔میں بتاتا ہوں تمہیں"

دروازہ واپس وا کیے جب حاتب نے ابراہیم کی اداس آنکھیں دیکھیں تو خود بھی اداس ہوا، ابراہیم نے سر ہلایا جیسے حاتب کی دی ہمت اس نے اپنی ذات سے باندھ لی ہو۔

حاتب باہر آیا تو ممی اور عمائمہ سے آنکھیں مل کر مطمئین مسکرائیں جبکہ سہانہ بے چینی سے اٹھے اسکے پاس آ رکی۔

"پریشان مت ہوں۔ابراہیم اب یہ لڑائی ضرور لڑے گا کیونکہ آپ کے ملتے ہی اسکا وہ کمینہ پن لوٹ آیا جو مسنگ تھا اور خطرے کا سائرن تھا"

حاتب کے شریر انداز پر پری اور عمائمہ ہنسیں تو سہانہ کا دل تڑپ اٹھا۔

"اف۔۔کمینہ تو مت کہو اسے"

سہانہ کا بے اختیار کہنا سبکو ہی مسرور کر گیا اور اب اس اداسی کی فضا کو حاتب نے اوئے ہوئے والی منہ سے ٹون نکال کر ختم کیا، سہانہ اسکے زور سے گلے لگی اور حاتب اس بہن کی ہر کوتاہی بھلائے اسکے درد میں شریک مسکرایا۔

جبکہ نظریں پری سے ملیں، اس ماں کی آنکھوں میں
رشک، محبت، مان، چاہت اور ڈھیر شفقت تھی، پھر اپنی اس متاں جان پر جب نگاہ گئی تو ٹھنڈی ہوئی، روح کے انگ انگ تک سرور اترا۔

اسکے دل نے اک ہارٹ بیٹ مس کی جب عمائمہ نے ہونٹوں کے اشارے سے اسے اک کیوٹ کس ارسال کی۔

اف حاتب کی آنکھوں کا انتہائی سنہرا ہو جانا۔

"اک آخری امتحان ہے بس عمائمہ۔ تمہیں اس سے پہلے سچائی کسی اور سے پتا چلے۔ میں خود تمہارے سامنے اعتراف جرم کر کے اپنا سر تمہارے

قدموں میں رکھ دوں گا۔ بھلے کاٹ دینا، بلکہ اسکا تاج بن جانا۔ یہ اختیار میں تمہیں دوں گا میری جان سے پیاری عمائمہ "

وہ عمائمہ کی لجائی مسکراہٹ دیکھے اسکے لیے بڑا فیصلہ کر رہا تھا۔

اسکے بعد حاتب بھی میٹنگ میں گیا تو عمائمہ اور پری بھی سہانہ کے ہمراہ ابراہیم کو دیکھنے گئیں جو کافی فریش لگ رہا تھا لیکن اسکے سینے پر نالیاں ککنکٹ تھیں، ڈرپ لگی تھی اور اسے زرا تکیوں سے ٹیک لگوائے بیٹھایا گیا تھا۔

"اللہ نے تمہاری صورت مجھے پانچواں بچہ دیا تھا۔ میں تمہاری بھی مما ہوں ابراہیم آفندی۔ بس ٹھیک ہو کر واپس آجاو میرے بچے۔ بالکل اپ سیٹ اور پریشان نہیں ہونا۔ ہم سب تمہارے ساتھ ہیں۔ سہانہ ہے تمہارے پاس اب۔ تمہارے بناسب خالی لگ رہا ہے مغدام پیلس میں۔ دیکھ لو کتنے اہم ہو "

پری کا یوں ممتا بھرا دلاسا اس وقت ابراہیم کے لیے مزید ٹانک کا کام کر گیا، عمائمہ نے بھی خیریت دریافت کرتے جلدی ٹھیک ہونے کی بیسٹ وشیز دیں۔

چونکہ زیادہ دیر کسی کو رکنے کی پرمیشن نہیں تھی تبھی وہ لوگ جب دروازے سے نکلے تو سہانہ بھی آخر میں روم سے باہر جانے لگی جب ابراہیم کی پکار پر تھوڑا سا ڈور کھولے پلٹی۔

"یہاں آو"

وہ اسکے پھیلے ہاتھ کو دیکھے جلدی سے اسکی طرف بھاگ کر پہنچی، ابراہیم نے اسکے مرمریں ہاتھ کو پکڑے شدت سے چوما، جو سہانہ کی آنکھوں میں تیرگی لے آئی۔

"کچھ چاہیے تمہیں؟"

وہ زرا سا اسکی طرف جھکے اسکے چہرے سے ہتھیلی جوڑے مدھم سا بولی۔

"میرے واپس لوٹنے پر تمہارا اظہار محبت"

ابراہیم نے اسکے کان میں کہا، وہ روتے روتے ہنسی اور اسے اپنے گلے لگاتے ہی پہلو میں بیٹھی۔

"ا۔۔ابراہیم محبت تو بہت پیچھے رہ گئی۔دور کہیں۔۔۔میں تمہارے دھڑکتے دل تک زندہ رہنا چاہتی ہوں، مجھ سے اب بس ایسے اعترافات ہوں گے"

وہ صاف گوئی سے بولی، اسکے پاس محبت کے علاوہ اب بہت کچھ اور بھی ایسا تھا ابراہیم کے لیے جو محبت سے بڑھ کر تھا۔

"ابھی کر دیا پاگل۔بعد میں کیا کرو گی؟"

وہ اسے پکڑے سامنے لایا، وہ جن نگاہوں سے ابراہیم کو تک رہی تھی وہ جسم کے سارے جذبات کو بے قراری بخشنے کا تسلی بخش کام کر رہی تھیں۔

"بعد کو آنے دو پہلے۔ آئی سوئیر وہ اتنا حسین ہو گا کہ تم سوچ بھی نہیں سکتے۔"

وہ اسے اک خوشگوار تجسس میں باندھ رہی تھی۔

"اب تو جینا پڑے گا"

وہ اب کھل کر مسکرایا اور سہانہ سے اس پر سے نگاہ نہ ہٹائی گئی۔

"یس۔۔۔ آرام کرو اب"

وہ اسکی رخسار چومتی اٹھنے لگی تو ابراہیم نے پھر سے خود پر جھکایا۔

"میرے پاس نہیں رہ سکتی؟"

وہ دم سادھ گئی۔

"ن۔۔ نہیں۔ پرمیشن ختم ہو گئی آج سے۔ لیکن یہیں ہو سپٹل ہوں تمہارے ساتھ ہی۔ تمہیں اب ہوش میں نہیں لایا جائے گا کچھ ٹائم۔ ہوش

میں رہے تو تکلیف ہو گی، سو میں نے سپیشل ریکوسٹ کی کہ تمہیں زیادہ درد نہ دیں۔"

وہ اسکے چہرے کو چھوتی، ہاتھوں کی پوروں سے آرام دیتی اسے بتا رہی تھی اور وہ اس درد سے نجات کو ملتی بے ہوشی پر بھی پریشان تھا کہ سہانہ دور ہو جائے گی۔

"میری ریکوسٹ بھی پہنچا دو ناں انھیں کہ تمہارا ہاتھ میرے ہاتھ میں رہنے دیں۔"

وہ اسے جانے نہیں دینا چاہتا تھا، اور سہانہ کی جان نکل رہی تھی اسکی ایسی حسرت پر۔

"ساری عمر یہ ہاتھ چاہیے ناں؟ تو کچھ دیر چھوڑنا ہو گا۔"

ابراہیم کی آنکھ سے نکلتا آنسو بہت پیار سے سہانہ نے اپنے ہاتھ میں جذب کیا، ہتھیلی پھیر کر۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zohinovelszone.com

"ساونڈ گڈ"

وہ پھیکا سا مسکرایا تو وہ اٹھی، ابراہیم کے چیسٹ پر جیسٹ ٹیوب کے پیچیز لگے تھے جبکہ اسے آئی وی فلوئڈ کی ڈرپ بھی لگنی سٹارٹ کر دی گئی تھی جو اسکے ہارٹ مسلز کو انیشیل پمپنگ دے رہی تھی، وہ زرا دو تکیوں سے ٹیک لگائے لیٹا تھا۔

وہ مان گیا تھا تو سہانہ نے جھک کر اسکے ماتھے کو بے حد پیار سے چوما۔

"ڈونٹ وری۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ ہمیشہ"

وہ روبرو ہوئی تو ابراہیم کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"ہمیشہ کا ورڈ اچھا لگا بس۔۔ ورنہ تو تم دور جا رہی ہو جھوٹی"

وہ جو ابا اداس ہوئی، بیمار پڑ کر وہ بیچ میں سہانہ کا بہت امتحان لے رہا تھا۔

"نہیں جا رہی ابراہیم۔ موڈ ٹھیک کرو۔ سکون لاو اپنے اندر"

وہ اسے قائل کرنے لگی۔

"دوناں سکون"

وہ اتنا منہ پھٹ تو تھا لیکن اس شدت میں آج اچانک اضافہ ہوا، وہ اسکی نظروں سے گھبرائی جو سہانہ پر اسکی طلب کی نوعیت سے جمی تھیں، ہونٹوں کا وحشیانہ انداز میں محاصرہ کر رہی تھیں۔

"تم بہت پھیل رہے ہو"

وہ اس پر جھک کر گھوری، ابراہیم نے اسے بازوؤں میں بھر کر بھینچتے مزید خود پر جھکا لیا، وہ خفگی جو سہانہ میں تھی، ابراہیم نے جلد ہی اسکی سانسیں قطرہ قطرہ ان ہیل کرے جسم و جان کپکپا دینے والی خوشی میں بدل دی۔

"میں نے کبھی نہیں کہا تم سے لیکن مجھے تمہارے یہ ہونٹ بہت پسند ہیں"

وہ زرا سا دور ہو کر خوشگوار حیرت سے مسکرائی، ابراہیم کی نظریں بہکی ہوئی تھیں۔

"اچھا"

وہ اچھا کو لمبا کھینچ کر تھوڑا کنفوز ہوئی۔

"اور اب لگ رہا ہے اپنی اس پسند کا صدقہ اتار لوں"

وہ اب کے ہنسی، چاشنی سے بھرا ہوا۔

"چیزی لائنیں مت مارو۔ ملکیت میں آگئی ہوں تبھی اتنا چچی ہو رہے ہو۔ جب پہلے گندی والی سہانہ تھی تب تو دیکھتے بھی کھا جاتی نظروں سے تھے کہ بس چلے تو گلا گھونٹ دو۔ ہمیشہ طنز مارتے تھے۔ پھر جو کچھ تم نے کیمپنگ پر کیے ستایا۔ خاص کر جب اس لڑکی کو کس کرنے کی کوشش کی مجھے جلانے کو۔۔۔ کبھی نہیں بھولوں گی تمہارے وہ والے ستم دیکھنا"

وہ اس پر جھکی خود بھی جیسے بچوں کی طرح شکائیت کرنے لگی، ابراہیم کے ہونٹوں پر اک مسرور بے خود مسکراہٹ تھی۔

"مجھے ٹھیک ہونے دو پھر اس ستم کا پورا حساب لے لینا مجھ سے"

ابراہیم کی آنکھوں میں خمار سا اترا، وہ ایسے بیمار زیادہ پیارا لگ رہا ہے اور یہ سوچ آتے ہی سہانہ نے لاحول پڑے خود کو ملامت کی، شاید وہ شرٹ لیس تھا اس لیے بھی ہاٹ لگ رہا تھا۔

"چھوڑوں گی نہیں، لینا ہے۔ چلو اب تم آرام کرو۔ ایسا نہ ہو ڈاکٹرز تمہیں دیکھنے کی پرمیشن بھی چھین لیں مجھ سے۔"

وہ واپس اٹھنے لگی تو ابراہیم نے پھر سے خود پر جھکایا لیکن اب سراسر شرارت تھی۔

"ابراہیم۔۔ پلیز"

وہ روہانسی ہوئی۔

"اوکے جاو۔"

اپنے بازووں کی گرفت سے رہائی دی تو وہ اٹھ بیٹھی، پھر سے جھک کر جب ابراہیم کا ماتھا چوما تو وہ سکون سے آنکھیں موند گیا اور وہ اسی طرح اسکی بند آنکھیں دیکھتی پاس سے اٹھی اور روم سے باہر آگئی اور باہر آکر اسکی ڈھارس کو عمائمہ اور ممی موجود تھے۔

.._____

آہل نے شیزا کو رات بھر اپنی توجہ دیے کم از کم اسے تکلیف کو سہنے کی بھرپور قوت عطا کی تھی، آہل اور شیزا لیٹ اٹھے تو بالاج کام سے دن تک جلدی آگئے تو شیزا کے روم سے باہر آتے ہی عائشہ اور بالاج نے اسے اپنے بیچ بٹھایا، وہ کل ان دو سے بات نہ کرنے پر شرمندہ تھی پر دونوں اسکی کل کی کنڈیشن جانتے تھے تبھی برا نہ منایا۔

"کوئی کہیں سے بھی اٹھ کر آجائے اور تم کو ہم سے چھینے لگے۔ایسا ہم دونوں نہیں ہونے دیں گے پتر۔وہی ہو گا جو تو چاہے گی۔اگر تیرا دل نہیں مانتا تو بھلے آخری سانس تک اس شاہ تاج کو معاف مت کرنا۔بس وہ کر جس سے تجھے سکون آئے میرا پتر"

وہ بابا کی طرف تکتے رسان سے سر ہلا گئی، پھر عائشہ نے اسکا ملائم ہاتھ اپنے ہاتھ میں دباتے پیار وانس سے لبریز نگاہوں میں سمویا۔

"تیرے بابا ٹھیک کہتے ہیں شیزا۔تو جسکی بھی اولاد ہو لیکن ہمارے لیے تو ہماری خالی گود کا نور تھی پتر۔ہم نے تجھے کبھی پرایا نہیں سمجھا۔شاید اللہ نے ہمیں اسی لیے اولاد نہیں دی تاکہ ہم تجھ سے ناانصافی نہ کر دیں۔تو بالاج اور میرے دل کا ٹکڑا ہے۔ہم تیری تکلیفوں میں تیرے ساتھ کھڑے ہیں"

امی کی محبت کے آگے وہ مسرور ہوتی انکے کندھے سے جا لپٹی، عائشہ نے بازووں میں اپنی بیٹی کو بھینچ لیا، اسکا سر چوما۔

"میں انکو بھی معاف کر دوں گی پر ابھی نہیں۔ آپ دونوں پریشان نہ ہوں۔ ٹھیک ہوں میں"

شیزا نے دونوں کی تشفی کروائی تو ان دو کو بھی کچھ تسلی ملی۔ جبکہ دوسری طرف حاتب نے جب آہل کو ابراہیم اور سہانہ کے بارے بتایا تو وہ جو ابھی اٹھ کر نہایا تھا اور شرٹ لیس ہی کمرے میں ٹاول باندھ کر دندناتا کوئی سوٹ کرتی شرٹ اور پینٹ گنگال رہا تھا جو شیزا کے کپڑوں میں بری طرح مکس ہوئے تھے، کال اٹھاتے ہی سکتے میں چلا گیا۔

"اتنا سب ہو گیا لالہ؟ مجھے بتایا کیوں نہیں"

حاتب ابھی ڈاکٹرز کی میٹنگ سے فری ہوا تھا اور ابراہیم کی کل ایک سرجری دیسائیڈ ہوئی تھی جو بائے پاس اور سٹنٹس سے پہلے کارڈیک مسلز تک بلڈ فلو

کی ایک آرٹیفیشل کوشش کے لیے کی جانی تھی، ہارٹ میں اک ایکسٹرا ٹیوب انسرٹ کر کے۔

"بتانے کا وقت نہیں ملا یار۔ لیکن اب سب قابو میں ہے۔ بس کل کی سرجری اگر کامیاب ہوتی ہے تو نہ بائے پاس کی ضرورت پڑے گی نہ سٹنٹس کی، بس لائف ٹائم کچھ ٹیبلٹس لگیں گی ابراہیم کو۔ جو بلڈ فلو کو تیز کریں گی۔"

حاتب نے مکمل تفصیل دیتے خود کو کرسی پر لڑھکا دیا جبکہ سہانہ کو ممی بابا کے ساتھ اس نے کچھ دیر گھر بھیجا تھا لیکن عمائمہ اسکے ساتھ ہی ہوسپٹل رکنے کی ضد کیے رک گئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ان شاءاللہ اچھی خبر ملے لالہ۔ سہانہ آپو کیسی ہیں؟ وہ ٹھیک ہیں ناں؟"

آہل کے لہجے میں فکر و پریشانی تھی۔

"ہاں وہ ٹھیک ہیں، آج کے لیے زبردستی گھر بھیجا ہے۔ پھر بھی کہہ رہی تھیں رات میں آجاوں گی۔ تم بتاو کتنا ٹائم مزید ہو کراچی۔ کب روانگی ہے تم دو کی۔ میں سوچ رہا تھا یہاں چکر لگا جاو دونوں۔ پرائیوٹ پلین کا بندوبست کروادوں گا تم دو کے ویلنگٹن سے انطالیہ آنے کے لیے۔"

حاتب کی تجویز پر آہل نے میٹرس پر بیٹھے سر پیچھے گرایا، وہ بابا سے سامنے پر کچھ خوفزدہ تھا یہ اسکی چپ سے حاتب نے بھانپ بھی لیا۔

"بابا گھسنے دیں گے مجھے گھر؟"

آہل نے سہم کر پوچھا۔

"اسکی فکر مجھ پر چھوڑو۔ تم بتاو کتنے دن مزید ہو وہاں"

حاتب کے لیے گویا کوئی مسئلے کی بات ہی نہ تھی۔

"دو تین شاید"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovels.com

آہل نے انداز ابتایا۔

"بس ٹھیک ہے انفارم می۔ چلو پھر کرتا ہوں کال۔ مما کو کال کی تم نے؟"

فون رکھتے رکھتے حاتب کو یونہی خیال آیا، جبکہ آہل کا تروتازہ چہرہ مزید مرجھا گیا۔

"یار لالہ وہ ایموشنل کوئین ہیں، انکار و نادور سے برداشت نہیں ہو گا۔ آتے ہی زور سے لپٹ جاوں گا۔ اک سیکنڈ میں مان جائیں گی وہ"

آہل کے ایسے یقین پر حاتب کی طرف سے چپیڑ بنتی تھی پر ابھی امیر صاحب نے مسکرانے پر اکتفا کیا، جھانپڑ کو قرض کر دیا۔

"نکمے انسان۔ ٹھیک ہے بائے"

ZUBIINOVELSZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب نے کال آف کی تو آہل نے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور اٹھ بیٹھا، یہ سچ تھا ابراہیم کے لیے وہ تھوڑا پریشان تھا کیونکہ آپو کی خوشیاں اس بندے سے جڑی تھیں، ویسے بھی وہ ہمیشہ سے ساتھ رہے تو ویسے بھی کافی اٹیچ تھے۔

"آہل"

دروازہ کھولتے ہی اسے پکارتی شیزا، اسے شرٹ لیس دیکھے جلدی سے دروازے میں ہی منہ پھیر کر پلٹ گئی، اف اس لڑکی میں اترتی برقی لہر، اور آہل میں انسٹال ہوتی بے شرمی کا ہائی وولٹیج کرنٹ۔

آہل کی اداسی کو شرارت بنتے لمحہ لگا۔

"میری جان اب یہ حسن کی دیگ تمہاری ذاتی پراپرٹی ہے، گھبرانے اور شرمانے کا سین طوطا مینا والے سین کے بعد مر جانا چاہیے تھا"

لمحہ لگا تھا وہ اٹھ کے شیزا کے پیچھے اسکو دبوچے جا کھڑا ہوا جو یوں لرزی جیسے آہل نہیں کوئی خون چوسنے والی بلا چپکی ہو۔

"آ۔۔ آہل کم از کم پینٹ تو پہن لیں۔ ٹاول کھل گیا تو۔۔۔ پلیز چھوڑیں"

شیز انے اسکے بازووں کی گرفت چھڑواتے مچل کر گزارش کی، وہ آفت مزید کان کے پاس منہ لائے مسکرایا۔

"اوہ میری پھولوں کے دیس کی رانی کو کچھ کچھ ہو رہا ہے۔ گدگدی ہو رہی ہے"

آہل کے چھیڑنے پر شیز البوں کو حصار نے والی مسکراہٹ سمیٹ زرا اسکے چہرے کی طرف گھومی۔

"ن۔۔ نہیں۔ شرم آرہی ہے۔ آپکو تو چھو کر بھی نہیں گزری۔ آہل پلیز چھوڑیں۔ اپنی عزت سنبھالیں، بکھرنے کے دہانے پر ہے۔"

وہ منت بھی کر رہی تھی اور مسکرا بھی رہی تھی، آہل نے اسے پکڑ کر اپنے سامنے کیا تو ڈر کے مارے شیز انے اک آنکھ بند کرے دوسری سے آہل کے

تاثرات دیکھنے کی کوشش کی جسکی آنکھیں کسی نئی شرارت کی ترجمان تھیں۔

"ایک شرط پر۔اپنی اس کبرڈ سے مجھے اچھے کمبو والی ٹی شرٹ اور پینٹ نکال کر دو۔ورنہ میں تمہارا یہ دوپٹہ پہن کر گھوموں گا۔"

آہل نے اسکے کاندھے پر موجود دوپٹے سے چھیڑ چھاڑ کرنے کے بیچ فرمائش کی تو شیز امرتی کیانہ کرتی کے مترادف دوڑتی کبرڈ کی طرف بڑھی۔

"میرا اچھوٹا اور باریک دوپٹہ اپکے اتنے کنال کے جسم کو نہ کوور کر سکتا نہ چھپا سکتا ہے۔دوبارہ اگر ٹاول باندھ کر گھومے ناں۔۔۔۔"

وہ ہاتھ جھلا کر اسے ڈانٹنے کے ساتھ اسکی شرٹ پینٹ بھی نکال لائی جب آہل نے واپس اسے عقب سے حصارا۔

"تو کیا کرے گی میری جان؟"

آہل نے اسکے کان کی زیریں نرم جلد کو اپنے ہونٹوں کے بیچ دبایا تو اسکے پورے وجود میں کرنٹ دوڑا، رحم طلبی کے سنگ آہل کی طرف مڑ کر دیکھا۔

"تو کھینچ دوں گی اور پکچر بھی لوں گی۔ یہ پکڑیں اپنے کپڑے۔ ریڈی ہوں ہم آج بھی گھومنے چل رہے ہیں اور ویزا آفس بھی جانا ہے"

شیز انے پلٹ کر اسکے ہاتھوں میں کپڑے تھمائے تو آہل ہنستا ہوا چینج کرنے جاتے جاتے رکا۔

"کھینچ کر اپنا ہی نقصان کرو گی معصوم بیوی، اگر تم نہیں چاہتی چھوٹے چھوٹے بچے ابھی سے سنبھالنا تو ڈونٹ ٹرائے دس۔ میں اچھا بچہ ہوں تبھی تمہیں ایک نیک مشورہ دے رہا ہوں"

آہل کی بے باک گفتگو پر شیز انے پلٹ کر دونوں تکیے اٹھائے۔

"آہل کے بچے۔ بے شرم انسان"

تکیوں کی پہنچ سے وہ جلدی سے بچ کر ہنستا ہوا واش روم قید ہوا اور شیز اکا چہرہ شرم وخوف کی عجیب ملی جلی کیفیت سے دہک گیا، بچاری نے کم از کم آہل سے مزاق کرنے سے تو توبہ کر ہی لی تھی آج۔۔

وہیں عمائمہ نے حاتب کے لیے اک ملک شیک اور ایک سینڈوچ لایا اور خود بھی پاس آکر بیٹھ گئی۔

"آپ سینڈوچ تو کھاتے ہیں ناں حاتب؟"

وہ اپنے سینڈوچ کی بائیٹ لیتی حاتب کی طرف دیکھے معصومیت سے پوچھنے لگی۔

"تم اپنے والا دو۔ یہ زیادہ یمی لگ رہا ہے"

حاتب نے اپنا سائیڈ رکھے عمائمہ کے ہاتھ سے بائیٹ والا اچکا، وہ بے اختیار مسکرائی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovel.zone.com

"حاتب دونوں سیم تھے"

وہ سمجھ گئی تھی تبھی تو آواز میں جذبات کا بھاری پن اترا۔

"ناں۔یہ جو تم نے ہونٹوں میں لے کر کیوٹ سی بائیٹ لی ہے اسکا مزہ دوسرے میں نہیں"

حاتب نے اک بائیٹ لیتے سینڈوچ واپس عمائمہ کا ہاتھ پکڑ کر تھمایا جو اسے بنا آنکھیں چھپکائے تک رہی تھی،اف اس لڑکی کی ٹھہری ہوئی نظروں کا ارتکاز،حاتب مغدام کی کائنات ہچکولوں میں ڈال سکتا تھا۔

"آپ نے بھی تو لی۔تو میں کیا سمجھوں اب یہ سینڈوچ من سلوی بن گیا"

تھوڑی بہت شرارت تو عمائمہ کو بھی کرنی آگئی تھی،حاتب نے ہاتھ بڑھا کر اسکی ٹھوڑی پکڑے چہرہ اوپر اٹھایا۔

"میں تو زہریلا ہوں عمائمہ۔ شفاء اور امرت تو تم ہو میرے آس پاس کی۔ میرے دل کی۔ میرے دماغ کی"

وہ سنہری آنکھیں لبالب چاہت سے بھر گئیں تو عمائمہ نے بس اسے کچھ دیر خاموشی سے دیکھا، پھر اک ہاتھ میں سینڈوچ اور دوسرے میں شیک کا گلاس تھامے ہی حاتب کی گردن میں بازو ڈالے ساتھ جا لگی، وہ اسکے یوں لپک کر سینے سے لگنے پر جلدی سے اسے بازوؤں میں بھر کر سنبھال گیا۔

"حاتب! میں نے اپنی زندگی ایسی کبھی خواب یا خیال میں بھی نہیں سوچی تھی جتنی آپ نے بنا دی۔ جب بھی کوئی مجھے بہت پیارے میرے کسی اپنے کے ساتھ آپکو چوز کرنے کی چوائز دے میں بنا سوچے آپکو چنوں گی جانتے ہیں کیوں؟۔ کیونکہ میری زندگی باقیوں کے بنا اداس اور خالی ہو جائے گی جیسے آپیا ہو گئی یا بابا لیکن آپکے بنا میری زندگی، زندگی ہی نہیں رہے گی"

اپنی توجہ حاتب کے ہاتھوں کی اپنے اطراف گرفت سے ہٹائے، وہ دبی مگر پر نشاط آواز و لہجے میں سرگوشی سے بھی مدھم بولی۔

"اس مان کے لیے تھینکیو عمائمہ۔ لیکن میرے اتنے پاس مت آو میں تمہیں کھا جاوں گا"

اس سنہری آنکھوں میں غالب آتے خمار کے بادل الگ آفت پر امیر صاحب کی پھسلتی زبان واللہ قیامت، وہ فورا سے ہاتھ پیچھے کھسکاتی دور ہوتی یوں تھی جیسے بڑی مشکل سے امڈتی ہنسی کو قابو کیا ہو۔

"آپ لیں گے"

وہ پھر سے اپنا سینڈوچ کھانے لگی، رکی، پلٹی، مہربان براون آنکھیں حاتب کے چہرے کی بیقراری پر ٹھہرائے اک بار پھر آفر کی، جو سینڈوچ کی بائیٹ کے ساتھ اسکی گال بھی ہلکی سی کھا گیا، وہ ہنستا ہوا کراہی اور اپنی گال پر ہوتے بائیٹ کے درد پر ہتھیلی سہلانے لگی۔

"غلط آدمی کو غلط آفر کرنے کا یہی انجام ہے۔تم بس یہ آفر کیا کرو۔مجھے لیں گے؟کتنا لیں گے؟کہاں کہاں سے لیں گے۔۔۔۔"

اس سے پہلے وہ مزید بولتا،وہ گھبرایا ہنسی جلدی سے ہتھیلی حاتب کے ہونٹوں جما گئی۔

"اف۔۔بس حاتب۔۔"

وہ ہنس کر ڈانٹتی تو کیا خاک اثر ہوتا حاتب نامی بلا پر لیکن اف وہ حاتب کا جبرا اس سے منہ پھیر کر اپنے سینے کو تھپکنا،منظروں،ساعتعوں کا سانس پھولا گیا،عمائمہ سمیت۔۔۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

..._____...

"آپکی کافی پارس۔میری جان آپکو ریسٹ کا کہا ہے۔بند کر دیں اب کام"

روشانے روم میں مگ کے ساتھ آئی اور پارس کے سائیڈ میز پر رکھے اسے فکر سے تاکید کی جو نظر کی گلاسیز لگائے بیٹھا لیپ ٹاپ پر نظریں گاڑے تھا

"بس تھوڑا سا روشانے"

وہ مسکین سا مسکرایا تو وہ جھکی اور اسکی گال پر پیار دیے پلٹی اور روم سے نکل گئی، پارس نے اسکی پھیلی خوشبو میں سانس بھرے ابھی توجہ واپس لیپ ٹاپ پر ڈالی ہی کہ اسکے فون پر آتی کال پر پارس متوجہ ہوا۔

لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر اس کال کو ریسو کیے فون کان سے لگایا، اس طرف جانے کیا کہا گیا کہ پارس عیسی مغلانی کی آنکھوں میں غصے کی شدت اتر آئی، کچھ دیر بات کرے وہ لیپ ٹاپ وہیں رکھتا لحاف پرے دے مارے اٹھا اور چینج کرنے بڑھ گیا، اسکی تیاری سے لگ رہا تھا وہ کہیں جا رہا ہے لیکن انداز خاصے جارحانہ اور بربریت خیز معلوم ہو رہے تھے۔

جبکہ وہ کال اسمال کی تھی جو اس نے پارس عیسی مغلانی کو کی۔

"میں لا رہا ہوں آج تمہارے پارس کو۔ یہ ہوٹل روم کی کی ہے۔ مزے کرنا"

سئیرا، لاونج میں بیٹھی ٹی وی چینلز سکرول کر رہی تھی جب شام میں اسمال نے اسکے سر پر حیرت کا پہاڑ توڑا۔

ریمورٹ وہیں رکھے وہ چابی اچک کر لیتی جلدی سے اٹھی۔

"لیکن وہ زخمی ہے اسمال۔ آئی مین اسے درد ہو گا"

سئیرا نے اختتام تک بلش ہوتے سرگوشی کی، اسمال کھل کر ہنسا۔

"تم نے جو ڈرگ لائی ہے اس سے پارس کو درد بھی فیل نہیں ہوں گے۔ دیکھو میں جیکب مارک کو جلد ہٹانا چاہتا ہوں راہ سے، پتھر بنا ہوا ہے۔ تم پر بھروسہ کر کے پہلے تمہیں پارس دے رہا ہوں۔ لیکن دھوکہ دیا تو جتنا سرور پاو گی وہ پائی پائی تمہارے اس جسم سے نوچ لوں گا یاد رکھنا۔ کیونکہ میں اسمال شیرازی ہوں"

وہ جو خوشی سے پھول رہی تھی، اختتام تک اسمال کی دھمکی پر مانو جسم سے خون نچڑ گیا ہو۔

"میں ہوٹل سے نکلتے ہی تمہارا کام کر دوں گی۔ لیکن مجھے بتاو تم پارس کو ہوٹل تک لاو گے کیسے۔ وہ روشانے تو عقاب کی نظر رکھتی ہے اپنی پارس نامی جائیداد پر"

سئیرا نے بے تاب ہو کر پوچھا تو اسمال نے خباثت سے ہنس کر کاوچ پر بیٹھتے ٹانگ سامنے میز پر رکھی۔

"میں نے پارس کو کال کی تھی۔ کہا کہ تمہاری روشانے کی کوئی پکچر وائرل ہو گئی ہے۔ کھلے بالوں کے ساتھ۔ آرہا ہے ہوٹل مجھ سے ملنے۔ اور ہم سمجھ رہے تھے وہ پارس کی طاقت ہے پر جب میں نے کھلے بال کا ذکر کیا، وہ مجھ پر چلا اٹھا۔ ہاہاوہ تو اسکی کمزوری نکلی بالوں سمیت۔ اسکے گارڈز ساتھ ہوں گے پر انکو اندر جانے کی پرمیشن نہیں ہو گی۔ چونکہ ہوٹل کی سیکورٹی میں اسلحہ

اندر انٹر نہیں ہو سکتا سو پارس کے گارڈز مطمئین ہوں گے کہ انکا پیر اسائیٹ سیو ہے۔۔ہاہا انکو کیا پتا اندر کوئی جان لینے والی قاتل نہیں، اس بچارے کی عزت لوٹنے والی ڈائن بیٹھی ہے"

اسمال کی پلاننگ سنے سئیرا بھی ہنسی، سہی کمینہ تھا یہ اسمال۔

"بہت پیارے ہیں پارس کو اسکے بال۔۔یہی جلاوں گی میں پہلے۔"

سئیرا کی نفرت دہکی جبکہ نفرت میں جلتی عورت کو کیسے استعمال کرنا ہے یہ اسمال شیر ازی اچھے سے جانتا تھا۔

"ابھی تو تم پارس کو جلا کر بھسم کرنے کی تیاریاں کرو حسینہ۔ویسے تمہیں بے لباس دیکھ کر کسی مرد کو ڈرگ کی کہاں ضرورت ہو گی۔۔۔"

اسمال نے سر تا پیر سئیرا کے دلچسپ اور راعنائیاں بکھیرتے فگر سے ہی پار کے نظارے لیتے کمینگی سے آنکھ ماری تو وہ کشن اسکے سر پر برسائے ہنستی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

"آہ سئیرا۔ مجھ میں کیا کمی تھی کہ اس پارس پر لٹنے کو تیار ہو۔۔۔ویسے ایسا ہے کیا اس آدمی میں کہ نفرت میں بھی عورت اسکو بس پانا ہی چاہتی ہے۔۔۔۔ہائے محبت میں عورت کیا کر سکتی ہو گی پھر اسکے لیے؟"

ٹھنڈی آہ بھرتے اسمال نے جب سوال کیا تو خود ہی اسکے رونگٹے کھڑے ہوئے، اسکے ضمیر نے اسے وارن کیا تھا، پارس سے محبت میں مبتلا عورت کیا کر سکتی ہے یہ جاننا اب ان گندے لوگوں کے لیے دور نہیں تھا۔

۔۔_____۔۔

"اوہ۔۔تو کل دو تک سرجری سٹارٹ ہو رہی ہے۔میری طرف سے سبکو پوچھنا۔میں دعا کرتی ابراہیم بھائی کی سرجری کامیاب ہو۔"

روشانے نے آج بس لنچ پارس کے ساتھ کیا اور اسکے بعد سے وہ بہت بزی رہی تھی اور ابھی حاتب کی کال سنتے وہ روم میں ہی جا رہی تھی تاکہ پارس کے ساتھ کچھ وقت گزارے لیکن وہ آدھا گھنٹہ پہلے بنا کسی کو انفارم کیے

اپنے ان گارڈز کے ساتھ ایف پی سے نکل گیا تھا جو پارس کے کہیں بھی باہر ٹریول پر گاڑی میں ہمیشہ پیچھے رہتے تھے۔

"ہاں بس ابھی کچھ اہم ٹیسٹس ہوئے ہیں۔رپورٹس آتے ہی اسے آپریشن تھیٹر لے جایا جائے گا۔تم بتاو وہ ٹھیک ہے۔طبعیت کا بتا رہی تھی تم۔کل تھوڑا جذباتی ہو گیا تھا تبھی کال کاٹ دی"

حاتب زرا کچھ میڈیسن لینے گیا تھا اور واپسی پر وہ زرا ہو سپٹل لان میں رک گیا۔

"کل جب تم نے کال کی،وہ سن رہے تھے تمہیں"

روشانے زرا دیر روم سے باہر لگی سیڑھیوں کی ریلینگ کے ساتھ لگ کر رات پارس کی کنڈیشن سوچتے اداس ہوئی،حاتب بھی وہیں بینچ پر بیٹھا۔

"واٹ؟چیٹر۔۔۔تم نے میری تڑپ سنوادی اسے۔جب تک وہ مجھ سے نہیں ملتا،میری تڑپ تک رسائی کا حق نہیں رکھتا۔کیوں کیا تم نے ایسا؟"

حاتب کی آواز کانپ گئی اور روشانے کا دل۔

"کیونکہ دل نے کہا۔ اور تمہیں پتا ہے وہ تمہاری آواز سن کر تمہاری طرح ہرٹ ہوئے۔ وہ تمہیں ساری رات مس کرتے رہے، میں نے محسوس کیا۔ یہ بہت بڑا سیکرٹ ہے جو تم سے بانٹ رہی ہوں۔ احسان مت سمجھنا لیکن بس دل کا کہنا مان لیتی ہوں"

حاتب کی سنہری آنکھیں سرخ پڑنے لگیں، جس ہاتھ سے فون تھاما وہ بھی کانپا۔

"ا۔۔ اسے یاد ہوں میں؟"

بہت دیر بعد وہ کچھ بولنے لائق ہوا۔

"آئی تھنک تم انھیں میری طرح یاد ہو سکتے ہو۔ کیونکہ اس دو سالہ ٹارچر نے بھی انکے دل سے تمہاری محبت مرنے نہیں دی۔ شاید کسی کی بھی نہیں۔ دماغ کی یاداشت جا سکتی ہے، دل کی نہیں۔ اور میں نے جتنے دن پارس

کے ساتھ گزارے ہیں۔ایک چیز کا یقین ضرور ملا کہ انکا دل نہ چہرے بھولتا ہے،نہ محبت،نہ زیادتیاں۔"

اس بار نمی ان کالے نین کٹوروں میں بھی بھر گئی اور حاتب کی آنکھ سے اک آنسو نکلا جسے اس نے بڑے ضبط سے آنکھ سے ٹپکتے ہی رگڑ دیا لیکن وہ اسکی آنکھیں انگارہ کر گیا۔

"اسکے ساتھ رہنا سائے کی طرح،پلیز۔۔۔۔"

بس یہی ہمیشہ کی تاکید کیے حاتب نے رابطہ توڑا لیکن دونوں کتنی دیر پارس کے لیے تڑپ سے بھرے رہے،روشانے نے خود کو کمپوز کیا اور روم کھولا ہی کہ میٹرس خالی دیکھے وہ جلدی سے واش روم بڑھی،لیکن پارس وہاں بھی نہیں تھا۔

وہ روم سے نکل کر میڈیکل ایریا آئی لیکن ڈاکٹرز نے وہاں بھی پارس کے نہ ہونے کا بتائے روشانے کو پریشان کر دیا۔

وہ فوراہادی کے پاس پہنچی۔

"ہادی۔پارس کی لوکیشن چیک کرو"

وہ کمپیوٹرائزڈروم میں آتے ہی ہادی کی چیئر پر جھکی جس نے فوراحکم کی تعمیل میں پارس کے گارڈز کی لوکیشن اوپن کی۔

"یہ یہاں کس لیے جارہے ہیں،یہ تو فائیو سٹار ریزاٹس اور ہوٹلز والی لوکیشن ہے میم"

ہادی نے جلدی سے وہ جگہ پہچان کر فکر سے اطلاع دی۔

"پارس کے گارڈز میں سے کسی کو کال ملاو۔یہ مجھے یا کسی کو بتائے بنا کہاں تشریف لے جارہے ہیں۔"

روشانے کو اخیر غصہ چڑھا،ہادی نے کال ملا کر فون روشانے کو دیا۔

"ہاں۔کہاں ہو تم لوگ۔پارس کہاں ہیں؟"

وہ جلدی سے استفسار کیے بولی۔

"پارس سر خود ڈرائیو کر رہے ہیں، ہوٹل جیوا کی طرف روانگی ہے۔ کسی اہم میٹنگ کا بتایا ہے ہمیں انہوں نے۔ ہوٹل کے اندر ہماری انٹری ممنوع ہے لیکن ہوٹل کی سیکورٹی چیک کر لی ہے۔ اسلحہ یا ایسی کوئی چیز جانا ناممکن ہے۔ پھر بھی پارس سر کی ہینڈ واچ میں لوکیشن اور ساونڈ ڈیٹکرفٹ کر دیا تھا، گڑ گڑ محسوس ہوتے ہی ہم اندر انٹر ہو جائیں گے"

گارڈ کی ساری دی تسلی پر بھی روشانے کو لگی آگ مدھم نہ ہوئی۔

"جیوا کیسا ہوٹل ہے؟"

وہ تفتیشی ہوئی۔

"میم یہ سپیشل کپلز فائیو سٹار پلیس ہے"

آگ میں اضافہ ہوا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"اس ہوٹل کونسی میٹنگ پر گئے یہ۔پارس آپکو نہیں چھوڑنا آج میں نے۔ سنو!لوکیشن بھیجو ہوٹل کی۔اس میٹنگ کی جانچ میں خود کروں گی۔خطرہ بھی ہو سکتا ہے۔ہری آپ..پارس کے آڈیو اور لوکیشن ڈیٹکٹر کی آئی ٹی پرمیشن بھی مجھے بھیجو۔۔۔"

روشانے کی کمانڈ ملتے ہی کال بند کی گئی اور اگلے ہی لمحے لوکیشن،روشانے کے فون پر آچکی تھی۔

"میں بھی چلوں میم؟"

ہادی بھی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہاں لیکن گاڑی سے تب نکلنا جب میں کہوں۔چلو"

وہ تیزی سے آفس کی طرف بڑھی جہاں اپنے اپنے کیبن میں جا کر دونوں نے اپنے اپنے بلیک یونیفام پہنے،روشانے نے ربڑ کیپ سے بال کور کرے ہیٹ پہنی،وہ لوگ ریڈی ہوئے ساتھ ہی روانہ ہوئے۔

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

.._____..

"آپ پھر آ گئیں یار۔ اچھے بھلے میں اور عمائمہ تھوڑا ہو سیٹل رو مینس انجوائے کر رہے تھے۔"

سہانہ کے شام تک واپس آنے کی کلاس حاتب نے اپنے دکھرے انداز میں لی، خود عمائمہ کا چہرہ تپ اٹھا جبکہ سہانہ دونوں کے بیچ زبردستی گھس کر بیٹھی، گویا بتا دیا ہو کہ اب اک بہن اور نند کا ٹارچر سہو۔

"تھوڑے سے رو مینس سے تمہارے دانت بھی گیلے نہ ہوں۔ جیسے میں تمہیں جانتی نہیں"

حاتب نے منہ بسورا، بہن تو راز کھول گئی تھی وہ بھی پیاری بیوی کے سامنے۔

"ہنہ۔ عمائمہ آو ہم کہیں اور چل کر چونچیں لڑاتے ہیں"

حاتب اٹھ کھڑا ہوا جبکہ سہانہ اپنا غم بھول کر حاتب کی بے باک زبان پر ششدر جبکہ عمائمہ فورا سہم کر سہانہ سے لپٹی۔

"آپیا میں انکو نہیں جانتی۔پتا نہیں کون ہیں یہ"

حاتب نے عمائمہ کی ایسی طوطا چشمی پر دل تھاما، جبکہ عمائمہ صاف صاف مسکرا رہی تھی۔

"اچھا تم مجھے نہیں جانتی؟"

حاتب نے عمائمہ کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا جسے بچاری سہانہ بھی نہ بچا سکی۔

"ج۔جانتی ہوں۔ہوسپٹل میں نہیں جانتی"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

عمائمہ نے اسکی بازو پر سہانہ سے آنکھیں چرائے اپنے ناخن مارے جو حاتب کی سزا تھے۔

"جاو پھر ہم بہن بھائی کے لیے کافی لے کر آو انجان لڑکی۔"

حاتب نے بچاری کے دل کی سن لی کیونکہ جو حاتب نے کہا اب تک عمائمہ کے گال سرخ کر رہی تھی وہ چونچوں والی بات۔

"یور ہائنس! جی جو حکم۔ کہیں تو بہت دور جا کر لے آوں۔۔۔۔ اوکے اوکے جا رہی"

اک بار اور زور سے حاتب کی بازو نوچی جو بچارا چیخا اس لیے نہیں کہ بہن کے سامنے موئے موئے ہو گا کہ بچارا انطالیہ کا امیر اپنی بیوی سے کتنا پٹ رہا۔

آنکھیں پٹپٹائے عمائمہ نے خوب انتقام لیے جاتے جاتے مسکرا کر حاتب کی بازو فخریہ دیکھے اپنے بال جھٹک کر ادا سے وہاں سے چلی گئی، سہانہ بھی مسکرا رہی تھی، حاتب واپس ساتھ ہی بیٹھا۔

"کتنی کیوٹ ہے یہ"

سہانہ نے اپنا سر حاتب کے کندھے پر ٹکایا تو دونوں کی آنکھوں میں الگ الگ طرح کا درد امڈ آیا۔

"سہانہ! آپ نے کیوں کیا وہ سب آپی۔ ایک بار بھی نہیں سوچا تھا کل کو یہ گلے کا پھندا بھی بن سکتا ہے۔ میں اسے سچائی بتادوں گا پھر اسکی یہ کیوٹنس، اسکی مسکراہٹ کہاں سے لاوں گا؟"

سہانہ اس بھائی کے مجرم ہونے کی سب سے بڑی وجہ تھی، اور شاید اب جو تکلیف اس نے حاتب کے لفظوں میں محسوس کی وہ بتا رہی تھی کہ یہی حاتب کو سچائی بتانے کا ٹھیک وقت ہے۔

"فارس مرنے سے پہلے تم پر اپنا فون معاف کر گئے ہیں، یہی نہیں مجھ جیسی ظالم کو بھی معاف کر دیا"

یہ بتاتے سہانہ کی آواز رندگئی، جبکہ حاتب نے گردن گما کر بے یقینی کے سنگ سہانہ کو دیکھا، وہ بے یقینی بے حد دلخراش تھی۔

"کیا کہہ رہی ہیں؟"

وہ مخدوش سی حالت میں مبتلا بڑبڑایا، سہانہ نے اسکا مضبوط ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔

"ہاں۔ تو اگر تم عمائمہ کو آدھا سچ بتاو تب بھی چلے گا۔ اسکے بابا نہیں ہیں بس یہ بتانا۔ اپنی اور اسکی زندگی میں کہرام مت مچانا یہ بتا کر کہ تم فارس سلطان کی موت کا باعث بنے۔ تمہارے اندر کی وہ نفرت بنی جسے اکسانے والی میں تھی اور آلائم کا ہم سے جدا ہونا وہ وجہ تھی کہ تمہارے معصوم سے دل میں نفرت کا آتش فشاں بن گیا"

وہ سہانہ کے ہاتھوں سے اپنا ہاتھ بے دردی سے جھٹک گیا۔

"میں ساری زندگی اس عذاب میں مبتلا نہیں رہنا چاہتا۔ میرے دل پر جو بوجھ ہے وہ عمائمہ کے سامنے اعتراف جرم سے ہی مدھم ہو گا لیکن اس سے پہلے میں سارہ اور الماس صاحبہ کے قاتل کو نمٹاوں گا۔

پھر آخری کام اس کے سامنے اپنے جرم کا اقرار۔ پھر اسکے ہاتھ میں ہے میری سانسوں کی ڈور"

بھلے یہ سیدھا سا فیصلہ تھا لیکن بہت زیادہ درد سے اٹا تھا اسکا لفظ لفظ، سہانہ کو ملال کسی نوکیلے کانٹے سا چبھنے لگا۔

"مت کرو"

وہ منت کرا اٹھی۔

"پلیز سہانہ۔ بہت مشکل سے آپکے لیے ہوا پتھر دل موم کر سکا ہوں۔ ایسی شکلیں بنا کر مجھے پھر سے کھو دیں گی آپ"

قہرناک تنبیہہ تھی جو حاتب نے کی، وہ افسردگی سے سر ہلا گئی۔

"ہمم۔۔ میں ابراہیم کو اک نظر دیکھ کر آتی ہوں۔ تم مجھ سے مت روٹھنا اب خدا کے لیے"

ZUBIMOVELSZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ اٹھی، اک آزردہ نگاہ حاتب پر ڈالے اسکی ٹھوڑی سے چہرہ اٹھا کر اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے التجاء کی تو حاتب نے سر ہلاتے سہانہ کا ہاتھ ہٹائے منہ پھیرا جبکہ سہانہ وہاں سے پریشان سی سپیشل کیئر روم کی طرف بڑھی لیکن حاتب کا دل دماغ اخیر بوجھ کا شکار ہو گیا۔

.._____..

آبیل اسحاق نا صرف سویڈن کے شہر Hagastaden

پہنچ چکا تھا بلکہ اسے کافی گھنٹے ہو سپٹل ایڈمٹ ہوئے گزر چکے تھے، وہ بہت بڑا آئی اوپٹیکل ہو سپٹل تھا جہاں کچھ آنکھوں کی بینائی کو لے کر نئی ٹیکنالوجی لائی گئی تھی اور ہو سپٹل کے سٹاف ophthalmologist نے خاص اس نئی بیٹا ویژن ٹیکنالوجی کو ٹیسٹ کرنے کے لیے آبیل اسحاق کو چنا کیونکہ اگر یہ تجربہ کامیاب ہوتا تو آبیل ستر فیصد اپنا ویژن واپس پا سکتا تھا، جس کے بعد اسے ہائی ریٹ آپٹیکل پرمنٹ لینز ٹرئٹمنٹ لینا تھا اور اگر یہ

ایکسپرئمنٹ ناکام ہو بھی جاتا تو کوئی نقصان نہیں تھا، آبیل کے بابا کے دوست نے ہی آبیل کو اس ٹیسٹ کے لیے ریفر کیا کیونکہ انھیں اپنے دوست کے بیٹے کی نظر واپس آنے کی خواہش تھی۔

جب سے آبیل یہاں ہوسپٹل آیا تھا اسکی آنکھوں کے کئی ویژنری ٹیسٹ ہو چکے تھے، جیسے اسکی نظر کا بظاہر ختم ہونا تو ہو چکا تھا لیکن آنکھوں کے پیچھے جہاں ہماری آنکھ کسی چیز کا عکس بناتی ہے وہاں وژن کا ہونا سامنے آیا تھا جس کی وجہ سے تمام ophthalmologists اس بڑی ایکسپرئمنٹ سرجری کے لیے بہت زیادہ پر امید تھے۔

ضروری ٹیسٹس ہونے کے بعد آج اسے اسکا فون ملا تھا ورنہ یہاں پہنچ کر اس نے بس ممی کو اطلاع دی اور پارس کی خیریت کے لیے نجف سے رابطہ کیا اور تبھی وہ فون ملتے ہی موہنی سے بات کا خواہشمند تھا، اسکا ہوسپٹل کا روم بہت ہی پیارا تھا، خود بھی موصوف کافی تروتازہ لگ رہے تھے، وہ کاوچ

پر بیٹھا اور فون آڈیو ڈیوائس کے تھرو ملاتے تھوڑا گھبرایا کیونکہ جانتا تھا وہ اتنے گھنٹوں سے یاد کر کر کے پاگل ہو چکی ہو گی۔

اور سچ میں ایسا ہی تھا، بھلے آسیہ نے اسے آبیل کے پہنچنے اور بزی ہونے کا بتایا ہو لیکن وہ اک میسج تک کو ترس گئی تھی کہ موہنا کے پاس کیا اسے میسج کرنے کا بھی وقت نہیں رہا لیکن سچ میں آبیل اس بار واقعی بے بس تھا۔

بیل جا رہی تھی اور آبیل کا دل بھی کبھی ابھر کبھی پھیل کر دھڑک رہا تھا، وہ کٹن کے بال کٹنگ کر رہی تھی، آسیہ اسے بتا رہی تھیں۔

"جاو تمہارا فون بج رہا ہے۔ آبیل ہو گا۔ میں کرتی ہوں یہ کام"

آبیل کا نام سنتے ہی وہ آنکھوں میں نمی بھر لائی، پر آسیہ کی نظروں میں آئے بنا اپنے اوپن ڈور والے کمرے میں داخل ہوئی ہی کہ نظر میٹرس پر پڑے فون پر آبیل کے نام پر گئی، آنکھ کا آنسو گال پر اتر آیا۔

"میری کوئی پرواہ نہیں ہے آپکو۔ میں آپکی کال نہیں اٹھاوں گی۔"

وہ ناراضگی سے پاس ہی بیٹھی، پر دل تڑپ رہا تھا کہ جلدی سے کال اٹھائے، دو تین بار جب کال آ کر بند ہوئی تو موہنی کی بس ہوئی۔

چوتھی کال پر جلدی سے کال ریسو کیے فون کان سے لگایا۔

"آئی نو پھر وعدہ توڑا لیکن سچ میں فون نہیں تھا میرے پاس۔ اور بری طرح پھنسا تھا۔ بہت ناراض ہو تم لیکن میں تمہاری ناراضگی آ کر دور کروں گا۔ مے بی دو ہفتے سے پہلے آ جاوں۔ کیا یہ نیوز سن کر کوئی میرے لیے اپنے پیارے سے دل کو نرم کر سکتا ہے؟"

وہ بھلے جتنی بھی دکھی ہوتی، آبیل کے آخری جملے پر جان وارنے تک پر آمادہ ہو گئی، کوئی ایسے منائے تو جان دینے کا دل چاہتا ہے۔

"دل کو کس کریں گے پھر ٹھیک ہو گا۔ ورنہ کٹی رہے گا۔ میں تب تک ناراض ہوں آپ سے۔ کوئی نہیں مان رہی"

اسکی لرزتی، مگر محبت و پیار سے بھری آواز سنے آبیل سرور سے کاوچ سے ٹیک لگاتے مسکرایا۔

"پہلی کس تمہارے دل کو ہی کروں گا، پکا۔ ٹھیک ہو موہنی؟"

وہ اسکے سوال پر جذباتی ہوئی، وہ بتانا چاہتی تھی وہ کل سے ٹھیک نہیں لیکن آبیل کو اتنے دور پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"ج۔۔جی۔ بس سر گھوم رہا ہے۔ پیٹ میں تھوڑا سا پین ہو اکل۔ لیکن مما نے مجھے میڈ سن دی تو پیٹ درد ٹھیک ہو گیا"

وہ بھرپور مطمئین کرتے بولی پر آبیل پریشان ہوئے ٹیک چھوڑ تا اٹھ بیٹھا۔

"اور سر اب بھی گھوم رہا؟"

آبیل نے بے قرار ہوتے پوچھا۔

"تھوڑا سا۔ جب ایک دم اٹھ کر کھڑی ہوتی ہوں"

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ بتاتے بتاتے لیٹی۔

"مت کھڑا ہوا کرو۔ لیٹی رہا کرو۔ میں آ کر تمہارا خود خیال رکھوں گا۔ بس تم اداس مت ہونا۔"

وہ اسکے سارے جتن بیکار کرنے پر تلی تھی۔

"اپنا ہاتھ جب تک میرے ہاتھ میں نہیں دیتے، میں اداس ہوں موہنا۔"

وہ ایسے لاڈ پر قربان ہو گیا، دل چاہا اس لڑکی کے نام اپنی آتی جاتی سانس لگا دے۔

"میں اپنا سب کچھ تمہارے ہاتھ دے چکا ہوں موہنی۔ تم صرف میرے ہاتھ کی بات کر رہی ہو۔"

وہ ایسے جان لیوا اظہار پر روح کی آخری حد تک نہال ہوئے مسکرائی، آبیل اسحاق کو دور رہ کر بھی دھڑکنوں سے چھیڑ خانی پر عبور حاصل تھا۔

"آئی مس یو آبیل۔پلیز کم بیک"

وہ نہ رونے کی بھرپور کوشش میں تھی۔

"آئی مس یو ٹو۔کمنگ سون موہنی۔بی بریو۔چلو سمائیل کرو"

وہ اسکے کہنے پر فورا مسکرادی،وہ جلد آرہاہے دلاسازندگی جیساہے۔

"کررہی ہوں موہنا"

آواز لرزی۔

"فیل نہیں ہوئی۔گلے لگاوں گا پھر فیل ہوگی۔سر زیادہ گھومے تو اپنی ڈاکٹر کے پاس ہو آنا۔ممی گھر نہ بھی ہوئیں ڈرائیور لے جائے گا تمہیں۔میرے آنے تک اپنا خیال رکھو،بعد میں یہ سارے کام میرے۔اوکے؟"

وہ اسکی آواز سنے جی اٹھی تبھی تو ہاں کے سوا کچھ کہہ نہ سکی،جبکہ اسکے سر گھومنے نے نجانے کیوں آبیل کو تشویش میں مبتلا کر دیا تھا،خدا خیر کرے۔

.._____..

پارس نے اپنے گارڈز کو ہوٹل پہنچ کر پیچھے اور باہر ہی روک دیا اور خود مغرورانہ چال چلتا ہوا ہوٹل رومز کی طرف بڑھا، وائیٹ ٹی شرٹ کے ساتھ بلیک گھٹنوں سے تھوڑی کریک جینز پہنے، پیر وائیٹ سنیکرز میں مقید، بے ترتیب بالوں کے سنگ، دائیں کلائی پر ایپل واچ پہنے وہ توانا اور پر کشش پارس عیسیٰ مغلانی، نیلی آنکھوں کے اضافی سحر سمیت چلتا پھرتا شعلہ لگ رہا تھا، پاس سے گزرتا ہوٹل اسٹاف اسے رک کر پلٹ کر دیکھنے پر مجبور تھا لیکن پارس کی توجہ مطلوبہ روم تک پہنچنے کے راستے تک تھی۔

"یہی روم بتایا تھا اس خبیث اسمال نے"

پارس ایک لگزری وی آئی پی روم کے باہر پہنچا جسکا بڑا دروازہ سنہری مائیل کتھئی رنگ کا تھا۔

روم کا ڈور ناب گمائے پارس عجیب سی گھٹن ہونے پر ٹی شرٹ سے جھانکتی مضبوط رگوں والی گردن سہلائے اندر داخل ہوا تو روم بلکل خالی دیکھتے کچھ غلط ہونے کا احساس چھٹی حس کے ساتھ پھڑکا۔

فوراً اپنی جینز کی جیب میں پھنسا آئی فون نکال کر اسمال شیرازی کا نمبر ڈائل کیا، بیل جا رہی تھی، پارس چلتا ہوا اس کپل بیڈ روم سے ملحقہ وائیٹ کاوچ سیٹ سٹنگ کارنر کی طرف بڑھا جسکی سامنے والی دیوار شیشے کی تھی اور اسکے دائیں طرف اک سنہرا واس پڑا تھا جس میں سبز پتوں والا کوئی منی پلانٹ اپنی خوبصورتی پھیلا رہا تھا۔

اسمال شیرازی اس وقت اپنے کلب میں نازیبا انداز میں آگے پیچھے جھولتی لڑکیوں کے بیچ تھا۔

SAWIRWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس کالنگ اسکے فون سکرین پر لکھا آیا تو سنہری مائل نارنجی مدہوش شربت کو ایک ہی گھونٹ بنا کر حلق میں اتارتے اسکے ترش پن سے جھرجھری لیتے فون وہیں میز پر رکھے ناچتی لڑکیوں کے ٹولے کی طرف بڑھ گیا۔

پارس نے ایک بار مزید کال ملائی لیکن جب دوسری بار بھی موصول نہ ہوئی تو پارس عیسی مغلانی کے خوبصورت چہرے کے جبڑے تنے۔

وہ پلٹا ہی کہ سامنے بہت ہی معمولی سی بلیک نائٹی میں ملبوس سئیرا نے ہاتھ میں پکڑی کسی چیز سے پارس کے چہرے، اسکے ناک اور ہونٹوں پر سپرے کر دیا، وہ یکدم ہی سمجھ نہ پاتے اس سے پہلے سخت جلن پر آنکھیں ملتے لڑکھڑاتا، سئیرا نے سپرے کا جار میٹرس پر اچھالتے پارس کے نابرداشت وزن کو سنبھالتے اسے میٹرس پر دھکیلا۔

پارس نے آنکھیں رگڑتے گرتے ہی اٹھ کر اس سامنے والی کو پہچاننے کی کوشش کی پر نہ تو وہ دیکھائی دی نہ ہی سانس لینے میں آسانی تھی۔

"ک۔کون ہو تم؟"

پارس نے اٹھ کر سئیرا کو بری طرح خود سے پرے دھکیلا کہ وہ میٹرس پر گرتی اور جیسے اچھلی وہ اسے دھکا دینے کی شدت بتا چکا تھا۔

"میری سخت جان۔اتنی سٹرونگ ڈرگ کا بھی تم پر فوری اثر نہیں ہوا۔"

وہ اس سے لپیٹنے کی کوشش میں ساتھ اپنے ہونٹوں پر کمینگی سے زبان پھیرتے مسکائی جیسے ناجانے کونسا جانور شکار سے پہلے اپنا منہ رگڑ رہا ہو۔

"دیکھو تم کون ہو۔ہٹ جاو۔۔۔۔دور رہو کتنی گندی سمیل ہے تمہاری"

پارس پر اثر ہوا پر وہ اسے پرے دھکیلے پیچھے موجود بڑے سے سنگل صوفے پر تھپ سے جا گرا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

سئیرا نے فتحمندانہ مسکرا کر اپنی نائیٹی کا گاون جھٹکے سے اتار کر پیچھے اچھالا، اسکے تن پر زیادہ کپڑا نہ بچا تھا، دودھیا وجود اور برہنہ کمر، پیٹ، کاندھے اور ٹانگیں آویزاں تھیں۔

روشانے نے آڈیو کنکشن ملتے ہی جب ائیر بڈز لگائے تو ساتھ ہی دم سادھ گئی۔

سئیرا نے خود کو سونگا، اعلی برینڈڈ پرفیوم سے نہا کر آئی تھی تبھی تو پارس کی بات دماغ گما گئی۔

"یہی سمیل تمہارے انگوں میں گھسنے والی ہے پارس جب تمہارا اور میرا جسم ایک ہو جائے گا"

وہ اسکے پاس آتی اسکے کندھوں پر دونوں ہاتھ رکھے پارس کی نیلی آنکھوں میں جھانکی جسے بس دھندلا سا چہرہ نظر آرہا تھا لیکن روشانے کے پورے وجود کو سئیرا کی بکواس پر آگ لگی۔

"منحوس سئیرا۔۔ہادی گاڑی تیز چلاو۔۔۔۔"

روشانے چلائی۔

"نہیں۔تم دور رہو مجھ سے۔۔آئی کانٹ سی یو۔۔۔ہٹو"

پارس کی ائیر بڈز سے آتی آواز پر روشانے کا غصہ کچھ کم ہوا کیونکہ وہ اسکی آواز سے سمجھ گئی کہ وہ ہوش میں نہیں ہے۔

"ضرور اس منحوس ناگن نے پارس کو کچھ دیا ہے۔۔جلدی ہادی۔"

روشانے کا بس نہ چلا اڑ کر ہوٹل پہنچ جاتی۔

"قریب آنے دو مجھے پھر دیکھنا تم مجھے سر سے پیر دیکھو گے۔دیکھتے رہو گے۔بہت پسند آوں گی میں تمہیں"

سئیر انے پارس کی گود میں بیٹھتے اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں بھر اتو پارس نے اسکے خود کو چھوتے ہاتھ کراہت محسوس کرتے جھٹکے لیکن روشانے کے اندر جتنا صبر تھا مانو ختم ہوتا جارہا تھا۔

اف پارس! ریڈ فلیگ ہونے کے باوجود عورتیں آپکو کھالینا چاہتی ہیں۔ لیکن میں بھی ڈورا ایکسپلورر کی طرح اندھی اور گرین فلیگ نہیں۔ آج یاد نیا میں آپ سا حسین خطرہ نہیں رہے گا یا آپکو چکنے کو مرتی سئیر اجیکب "روشانے کے گال غصے سے سرخ تھے، تو ناک کے نتھنے پھول گئے۔ آج وہ سچ میں اٹلی کے پیر اسائیٹ کی بیوی کم، لیڈی پیر اسائیٹ زیادہ لگ رہی تھی۔

"پارس۔۔۔ آئی وانٹ ٹو کس یو"

سئیر انے اسکے جھٹکنے پر زبردستی اسکے ہونٹوں کی طرف جھکنا چاہا جبکہ روشانے نے اپنا ہاتھ مٹھی کی صورت کسا، آنکھوں میں سرخی اتری۔

"ن۔۔نو۔۔۔پلیز دور ہو جاو ورنہ میں تم پر تھوک دوں گا۔۔۔یو سمیل لائک شٹ"

سئیرا کا چہرہ اہانت سے سرخ پڑا جبکہ روشانے کی کسی مٹھی پارس کے جواب پر بحال ہوئی تو آنکھیں اس بار بھی محبت سے سرخ ہوئیں۔

"یا اللہ میرے پارس کو اس سے بچالیں۔بس ہم پہنچنے والے ہیں"

روشانے نے بمشکل سانس کھینچا تو ہادی نے سپیڈ اور بڑھادی البتہ سئیرا نے جنون میں آکر پارس کی گردن پر زور سے دانت گاڑے،درد پر تو نہیں پر اسکے ناپسند لمس پر وہ اس جاگی سوئی کیفیت میں بھی بے چین ہوا،سئیرا کا منہ پکڑ کر پیچھے دھکیلا تو وہ جو گود میں بیٹھی تھی،منہ کے بل نیچے جا گری۔

سئیرا کی آنکھوں کے آگے تارے سے ناچے،وہ اٹھی تو پارس اسے ہی دیکھتا آنکھیں نفرت سے پھیرے سر پیچھے ٹکا گیا،سئیرا نے وحشیوں کی طرح لپک

کر پارس کے سر کے بال مٹھیوں میں جکڑے، وہ زرا بھی بال کھینچنے پر نہ کراہا۔

"آج میں تمہیں حاصل کر کے رہوں گی کیونکہ تم آج کمزور شکار ہو پارس۔"

سئیرا نے اسکی شرٹ کو اتارنے کی کوشش کی پر پارس کی بازو ہلانے تک کی اس میں قوت نہ تھی تبھی اٹھی اور میز پر رکھی فروٹ باسٹک کے ساتھ پڑی چھری اٹھا کر وہ پارس کی طرف آئی، پارس اس سے پہلے اسکی کاروائی سمجھتا، اس نے پارس کی شرٹ چھری سے چاک کر دی، کندھے کے سامنے اور ہیچھے دونوں طرف بینڈیج تھا، شرٹ کو ٹکرے ٹکرے کرے اس نے پارس سے علیحدہ کیا اور اسکے سینے کے اطراف ہاتھ لپیٹے اپنے آپ کو پارس سے جوڑ کر لپیٹ گئی، پارس نے اسے زور لگائے دور تو کیا لیکن وہ زور لگانے سے قاصر ہوتا گیا۔

"ہ۔۔ہٹو۔۔۔۔تم کیا کر رہی ہو۔۔۔۔"

وہ چیخا، اسے دور کرنے کو جبکہ روشانے نے مزید نہ برداشت کرتے ائیر سٹڈ اتارے کیونکہ وہ ہوٹل پہنچ چکے تھے، گاڑی رکتے ہی وہ اندر دوڑی، ہوٹل مینجمنٹ سے انکی پہلے ہی بات ہو چکی تھی۔

"میں تمہیں آج ہاتھ سے نکلنے نہیں دوں گی"

سئیرا نے اٹھ کر پارس کی بازو کھینچی، وہ ہلا بھی نہیں تو سئیرا کا دل چاہا زور زور کا روئے۔

"اچھا تو تم یہیں رومینس چاہتے ہو۔اوکے فائن"

سئیرا کی تیاری کو گرہن لگ گیا کیونکہ بچاری کا جب پارس نے منہ پکڑا تو میک آپ تو خراب ہو گیا اوپر سے ایک لیش بھی لٹک آئی، اوپر سے بچاری کے بال بھی خراب تھے، ہانپ وہ بنا کچھ کیے گئی تھی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

پارس نے منہ پھیرا تو وہ آگے آئی اور اسکی طرف جھک کر پارس کی جینز کا بیلڈ کھولا، پارس نے اسے بہت خود سے دور کرنے کی کوشش کی پر سئیرا نے اسے قابو کرتے بیلڈ کو پینٹ سے کھینچ کر پرے پھینکا۔

"ت۔۔ تم نہایت واہیات ہو۔ بدبودار عورت۔۔۔ تمہیں دوست ک۔۔ کہا تھا۔ سمجھا بھی تھا۔۔"

پارس نے اسکے ہاتھ خود سے لپٹتے محسوس کیے جو اذیت محسوس کی وہ اسکی نیلی آنکھوں میں نفرت بنے اتری۔

"سوری پارس۔ لیکن کیا کروں تمہیں پائے بنا میری ضد ختم نہیں ہو سکتی"

سئیرا اس پر جھکی ہاتھ پارس کے پیٹ پر پھیرتی جھکی اور اسکے بیلی بٹن کے پاس گندے طریقے سے اپنی زبان پھیری، پارس نے پوری قوت لگاتے اسے خود سے دور کیا اور کاوچ کا سہارا لیتے لڑکھڑاتا اٹھا، سئیرا زمین پر بری طرح جا کر پٹخی تھی۔

پارس کے کندھے میں بھیانک درد اٹھا جسکا مطلب تھا ڈرگ نے اس پر عام انسان کی طرح اثر نہیں کیا بس اسکی باڈی کو تھوڑا بے جان کر دیا تھا۔

پارس نے سئیرا کو اٹھنے کی مہلت دیے بنا اپنا شوز اسکی گردن پر جا رکھا، سئیرا کی دبی چینخ حلق میں رہ گئی، پارس کا سر چکرا رہا تھا، اور وہ سئیرا کی گردن دبانے پر فوکسڈ کرتے کرتے لڑکھڑایا ہی کہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہادی نے بروقت لڑکھڑاتے پارس کو سنبھالا جبکہ روشانے نے زمین پر گری سئیرا کو دیکھتے ہی لپک کر اسے اسکی دو ہلکی ہلکی سٹریپس والی چیز سے ہی پکڑے دوسرے ہاتھ سے اسکے بال دبوچے اور کھڑا کرتے ہی اس زور سے تھپڑ مارا کہ وہ چینختی جا کر میٹرس پر گری جبکہ ہادی نے پارس کو کاوچ پر بیٹھاتے اسکی گال تھپکی کیونکہ وہ سر پیچھے کو لگائے بے جان ہو گیا۔

روشانے نے یہیں بس نہ کی، میٹرس تک پہنچے سئیرا کو اسکی ٹانگ سے پکڑا اور گھسیٹ کر اسکی ٹانگ کو اسکی کمر سے لگاتے دباو ڈالا، پورے کمرے میں سئیرا کی دردناک چینخیں گونج اٹھیں۔

"تونے میرے پارس کو چھونے کی کوشش کی ہے میں تیرے اندر کا یہ ہوس والا سسٹم ہی اکھاڑ دوں گی۔"

روشانے نے نہیں دیکھا اسکا ہاتھ سئیرا کی ننگی چمڑی پر کتنی زور سے لگا، ہاں ہادی نے یہ دنگل کافی انجوائے کیا اور دروازے میں کھڑی ٹیم نے بھی۔

جب سئیرا ادھ مری ہوئی تب جا کر اس نے اسکے جسم پر اسکا گاون اٹکاتے اپنے لوگوں کی طرف دھکیلا۔

"اسے ایف پی لے جاو۔یہ اب میرے ہاتھوں پٹ کر ہی مرے گی"

روشانے نے اپنی ٹیم کو چلتا کرتے بھی جاتے جاتے سئیرا کے بکھرے بال زور سے کھینچے۔

اور انکے جاتے ہی وہ ہادی اور پارس کی طرف لپکی۔

"پارس۔۔۔میری جان آپ ٹھیک ہیں"

روشانے اسے بے جان دیکھتی پاس آئی ہی کہ وہ ٹیک چھوڑے بچوں کی طرح اس سے لپٹ گیا، وہ بہت ڈرا ہوا تھا، ہادی نے جلدی سے اپنی نظریں ان پر سے ہٹائیں۔

"ہادی۔ تم چلو میں لے کر آتی ہوں انھیں۔ ڈور کلوز کر جانا"

وہ پارس کے گلے لگنے پر خود بھی گھبرائی تبھی ہادی کو یہاں رو کنا مناسب نہ سمجھا، وہ فورا سے روم سے نکلتے ہی ڈور بند کر گیا۔

"و۔۔وہ بہت گندی ہے۔۔۔ر۔۔۔روشانے ت۔۔ تم آگئی۔۔ مجھ۔۔۔سے ک۔ کچھ کیا ہی نہیں جا رہا تھا۔۔۔ میرے ہاتھوں میں جان ہی نہیں تھی۔۔رو۔۔شانے اس کی سمیل۔۔۔بہت بری تھی۔۔۔ تمہاری خ۔۔ خوشبو کے علاوہ سب کی گن۔ گندی لگتی ہے مجھے۔۔۔۔۔"

وہ اٹکتی ہانپتی سانسوں سے بولتا ہوا اپنی کیفیت اس نیم بیہوشی میں بھی سمجھا رہا تھا اور روشانے نے اسکی گود میں بیٹھے پارس کا چہرہ ہاتھوں میں بھرا، وہ پارس کے ڈر پر رو پڑی۔

"میں آپکو کیسے اکیلا چھوڑ دیتی۔ آپ بنا بتائے دوبارہ کہیں مت جایئے گا"

وہ پارس کا ماتھا چومتی اسکے وجود کو ہاتھوں سے سہلائے جیسے اسکے توانا وجود کی کپکپاہٹ کو مدھم کرنا چاہتی تھی۔

"ت۔۔ تم میرے پاس رہو ابھی ٹھیک ہے"

وہ اسکی بات پر ٹھٹکی۔

"نہیں پارس۔ ہمیں ایف پی جانا ہے۔ چلتے ہیں اس گندی جگہ سے۔ آپکی شرٹ۔۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovels Zone.com

وہ جلدی سے اسکی گود سے اٹھی اور اس سے پہلے شرٹ کا سوچتی، پارس نے اسکی بازو پکڑے واپس اپنی ٹانگوں پر لا بٹھایا، روشانے کے چہرے کی رنگت بدلی، اس جھٹکے پر پارس کو درد نہ ہوا جسکا مطلب تھا اب اثر شروع ہو رہا تھا۔

"پ۔۔پارس۔۔"

وہ پارس کی نظروں کے فوکسڈ پر بے چین ہوئی، پر جب وہ وحشیوں کی طرح اسکے ہونٹوں پر جھپٹا تو روشانے کی خوف اور شدت سے آنکھیں پھیلیں، وہ مزاحمت کرتے اسے دور کر گئی۔

"کیا کر رہے ہیں پارس؟"

وہ اسکی گرفت جھٹک کر اٹھ کر چیخی تو وہ اٹھا، روشانے کے حلق کی ہڈی ابھر کر معدوم ہوئی، پارس اسکی طرف جن نظروں سے دیکھتے بڑھا وہ روشانے کو چیخ کر دیوار سے جا لگنے پر مجبور کر گئیں۔

"تم مجھ سے دور چلی جاو گی۔ میں تمہیں قابو کرنے لگا ہوں"

وہ بہکے بہکے انداز میں دیوار کی طرف بڑھا تو روشانے کو اپنا وجود دیوار میں دھنستا محسوس ہوا۔

"پ۔۔پارس۔۔ہوش میں آئیں۔۔میں آپکی روشانے ہوں۔۔۔"

وہ اسکے پاس آنے پر کانپتے ہاتھوں سے اسکا چہرہ چھو کر بولی،ڈر آواز میں ہلکور رہا تھا۔

"ہ۔ہاں تمہاری خوشبو سے پہچان سکتا ہوں۔لاکھوں میں۔ تبھی تو تم سے جڑنا چاہتا ہوں۔تم میری ہو ناں۔تم مجھ سے دور نہ ہو ایسے۔"

پارس نے اسکے ہاتھوں میں انگلیوں کو بری طرح پھنساتے دیوار سے پن کیا،روشانے نے اسکے وزن سے دیوار کمر میں چبتی محسوس کی پر زیادہ درد پارس کے تقاضے نے دیا۔

"پ۔۔پارس۔۔۔اٹس ہرٹنگ۔۔۔آپ ہوش میں نہیں ہیں"

وہ روشانے کی گردن پر جھکا اور جس طرح اسکی جلد سک کرتے گردن کے زائقے کو چوس رہا تھا، روشانے کے پورے وجود میں کپکپاہٹ اتری۔

"ہ۔۔ہوش۔میں تمہارے سامنے رہنا میرے مسلک میں جائز نہیں۔"

پارس نے اک ہاتھ آزاد کیا، اسکی کیپ اتارنے کے بعد جیسے ربڑ کیپ کھینچ کر اسکے بال کھولے، وہ سسکی سے بھر کر رہ گئی، پارس کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ کر مزاحمت کی پر وہ اسکی طرف اس ڈرگ کی وجہ سے بہت شدید مائل ہو رہا تھا۔

"پ۔پارس۔۔۔پلیز۔۔۔"

وہ ہچکیوں سے رونے لگی جب پارس اسکی شرٹ کے بٹن کھولتے باقاعدہ شرٹ پھاڑنے لگا، وہ جیسے ہی شدید ہچکی بھرتی وہ اسکی سانسیں گھوٹ ڈالتا۔

"پ۔۔پارس۔۔۔پلیز لیو می"

SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMRWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

آخر جب پارس کا ہاتھ اسکے پیٹ کی جلد کو چھوا تو وہ اسے پوری طاقت لگاتے خود سے پرے دھکیلے بیچ سے نکل کر اس سے پہلے بھاگتی، پارس نے کسی جلاد کی طرح اس کی بازو دبوچتے اسے میٹرس پر دھکا دیا اور اس سے پہلے وہ اپنا بچاو کرتی، وہ اس پر آ گرا، روشانے اسکے بوجھ سے اک بار تو چلا اٹھی۔

"ت۔۔ تم ڈر رہی ہو مجھ سے؟"

پارس نے اترے چہرے سے جب روشانے کے آنسو اپنے ہونٹوں سے زبان تک گھلتے محسوس کیے تب تھما، روشانے کی سانس بھی اسکے حلق میں رک گئی تھی۔

"پ۔۔ پارس خدا کے لیے دور ہو جائیں مجھ سے۔۔۔ ی۔۔ یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔ آپ ہوش میں نہیں ہیں۔ آپ میرے ساتھ یہ نہیں کر سکتے پارس۔۔"

وہ اسے اٹھ کر بیٹھتا دیکھے اپنی پھٹی شرٹ سنبھالتی اٹھنے لگی جب پاس نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھے اسے واپس لیٹا دیا۔

"میں کیوں نہیں کر سکتا؟۔۔۔پلیز کرنے دوناں"

وہ اس پر جھکے لاڈ سے اسکی گال پر دانت گاڑتے اسکے کان میں گھسا، روشانے کو اپنی موت دیکھائی دے رہی تھی، کچھ دیر تو اس نے مزید پارس کا وزن برداشت کیا پر جب وہ حدیں توڑنے کے ارادے کرتا نظر آیا تو روشانے اپنا گھٹنا اٹھا کر اسکے ویک پوائنٹ پر پورے غصے اور قوت سے دے مارا اور وہاں ہوتا درد ڈرگ کے باوجود پارس کو میٹرس پر گرا گیا۔

لمحہ لگاتے وہ بکھرے خلیے والی جل پڑی، کسی زخمی شیرنی کی طرح لام لیٹ پارس پر چڑھی جو درد پر برے برے منہ بنائے ضبط کر رہا تھا۔

"یہ جو آپ نے آج میرے ساتھ کیا ہے۔اسکا حساب آپکو ہوش میں دینا ہو گا مجھے۔دل کر رہا ہے جان لے لوں آپکی پارس۔شکر کریں صرف گھٹنا ہلکا

سا پڑا ہے نازک جگہ۔میرا اٹھڈا پڑتا تو ساری عمر کے لیے ناکارہ بن کر پھرتے آپ۔۔خدا کی پناہ!کیسا نشہ ہے یہ کہ آپکو یہ بھی بھول گیا کہ ابھی میں یہ سب۔۔۔۔۔۔اللہ پوچھے آپکو میری شرٹ بھی پھاڑ دی۔افففف بد دعا بھی نہیں دے سکتی"

وہ کوستی،ایک زور کا مکا پارس کے سلامت کندھے پر مارتی اٹھی اور سائیڈ ٹیبل پڑا پانی کا جگہ غصے سے پارس پر انڈیل کر اٹیچڈ ڈریسنگ روم گھسی جبکہ پارس نے جلدی سے تکیہ اپنی ٹانگوں میں لیتے کروٹ بدل کر واپس بڑے درد بھرے تاثرات دیے۔

"م۔۔میں نے اب ایسا بھی کیا کر دیا۔میرا سب کچھ پھوڑ گئی ہے یہ لڑکی۔۔۔۔اف۔"

بچارا پارس میٹرس پر بن پانی مچھلی پھڑ پھڑا رہا تھا اور ستم کے پانی منہ میں گیا تھا اور یقیناڈرگ کا اثر فورا زائل ہونے والا تھا۔

روشانے نے پہلے تو گہرے سانس بھرتے خود کو سنبھالا کہ آخر اسکے ساتھ کیا ہونے والا تھا پھر واڈرب کی طرف بڑھی تو خوش قسمتی سے وہاں پلین بلیک لیڈی شرٹ ملتے ہی اس نے جلدی سے چینج کی، رہ رہ کر رونا آرہا تھا۔

"مارنے میں ک۔۔کوئی کسر نہیں چھوڑی مجھے۔اف میری گردن۔۔۔میرے لپس۔۔۔۔میری پوری باڈی دکھ رہی ہے۔۔۔۔ہاتھی کہیں کے۔ضرور ایک آدھ ہڈی کریک کی ہو گی میری۔۔۔اف۔۔۔"

وہ ہر جگہ سے لال ہو رہی تھی، ہونٹ تو ایسے سرخ کے ابھی پھٹ جائیں گے، آنکھیں الگ متورم۔

وہ غصہ جھٹکے باہر نکلی تو پارس کو ٹانگوں کے بیچ تکیہ دے کر منہ دوسرے تکیے میں دھنسایا دیکھے بے اختیار مسکرا دی۔

"اتر گیا نشہ یا ایک پیچھے بھی ماروں گھٹنا"

وہ سر پر کھڑی غرائی، پارس نے منہ تکیے سے نکال کر اس ظالم کو دیکھا۔

"کیسی بیوی ہو تم۔۔۔اتنی زور کا کون مارتا ہے۔اور تم یہ سرخ سرخ کیوں ہو رہی روشانے"

اسکے زرا ٹھیک لب و لہجے پر روشانے نے وہی تکیہ اٹھایا اور برسانے لگی، پارس نے زرا تین چار تو کھائے، پانچویں پر تکیہ کھینچا تو ساتھ روشانے بھی اس پر آ گری۔

پارس نے گھبرا کر تکیہ پیچھے کرتے اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرا، گردن پر جگہ جگہ سرخ نشان تھے۔

"ر۔۔روشانے۔کیا یہ میں نے کیا؟"

وہ اپنے آنسو روکنے میں ناکام تھی اور پارس نے ہلکا سا کھانستے روشانے کے خود پر بکھرے بال سمیٹتے پوچھا، وہ ہچکیاں بھرے رونے لگی۔

"مجھے بہت بری طرح چھ۔۔چھوا"

Zubiniovelszone.com
SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMRWAMIRZANOVELS.COM

روشانے کی سانس اکھڑنے لگی۔

"اوہ میری جان۔۔ آئی ایم سوری۔۔

معاف کر دو. روشانے پتا نہیں کیا ہو گیا تھا مجھے۔۔۔ک۔۔کچھ کیا تو نہیں ناں؟ ہے لسن ٹو می۔"

وہ اسکو بازووں میں لیے ہی اپنے درد کے باوجود جھٹکے سے اٹھ بیٹھا پر وہ اسکے سینے سے لپیٹی بری طرح کرب سے آہیں بھرتے رو رہی تھی، سانس اٹک رہی تھی۔

جبکہ پارس پر سپرے ڈرگ کا اثر مکمل ختم ہوتا جا رہا تھا۔

"کر دیتے اگر آپکے ویک پوائنٹ پر اپنا گھٹنان۔۔نہ مارتی۔۔افف۔پارس یو ہرٹ می۔۔۔ مجھ پر آکر توڈے کی طرح گرے۔ظالم ہیں۔درندے۔۔۔۔وحشی۔۔۔م۔۔میں کٹی آپ سے۔۔۔۔میری سانس روک دی آپ نے۔۔۔۔"

وہ ہچکیوں کی زد میں پورا کانپتی جب یہ سب بولی، پارس کو اپنا نازک سنگین ہر درد بھول گیا۔

"خدا گواہ ہے وہ سب اس ڈرگ نے کروایا، میں تمہیں تکلیف دینے سے پہلے مرنا پسند کروں۔اس منحوس سئیر انے مجھ پر سپرے کیا۔روشانے میرے دل کا سکون۔ڈونٹ کرائے"

پارس اسکے چہرے کو ہاتھوں میں بھرے پھولی سانسوں سے اسے صفائی دیتا خود کو کوس اٹھا۔

"آئی نو۔۔۔پر میں مر جاتی تو؟"

ان کالی کالی آنکھوں کے آنسو ابھی تو پارس کو مار رہے تھے۔

"ششش!خبر دار ایسا کچھ منہ سے نکالا"

وہ اسکے سرخیوں سے بھرے ہونٹوں پر جب ہاتھ رکھ گیا تو روشانے ہونٹوں کے درد پر کراہی۔

پارس نے ہاتھ پیچھے سرکاتے بہت پیار سے اسکے نچلے ہونٹ کو سہلاتے لپک کر اس روتی روشانے کا ماتھا چوما۔ جیسے اس لڑکی کو دیے ہر درد کی بس اک لمس سے تلافی کر رہا ہو۔

"پ۔پارس"

وہ سسک اٹھی۔

اسکا ماتھا چومنا اس لڑکی کو تڑپا گیا۔

پارس نے اسے آہستگی سے اپنے سینے سے لگایا۔

"کچھ برا نہیں ہوا میری جان۔ رئلکس۔ شش۔ میرا سکون رونا بند کرے۔ ورنہ میرا دل بند ہو جائے گا جان"

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ اسکے حصار میں چھپی تھی تو جلد ہی اس لڑکی کے کپکپاتے وجود کو مانو آرام آنے لگا۔

"اف۔۔کتنا درندہ ہوں۔میرا سر ابھی بھی چکرا رہا ہے اور گندے گندے خیال آرہے ہیں"

وہ ڈر کر دور سرکی، پارس کو دھکیل کر اٹھی۔

"کیسا گندا نشہ کیا آپ نے۔۔اس ننگی چڑیل کو چھوا اور دیکھا نہیں اور میرا حال بگاڑ دیا۔شرٹ پھاڑی وحشی انسان۔۔۔میرے منہ کے ہر حصے کو بھوکے بھیڑیے کی طرح نگلنا چاہتے تھے۔میری ربڑ کیپ اتنے اتنے زور سے اتاری۔میرے کئی بال کھینچے۔برے برے طریقے سے چھوا۔آپکا کندھا زخمی نہ ہوتا تو میں سوراخ کر چکی ہوتی۔۔۔۔افف۔۔"

وہ بس نہ چلا پارس کا منہ بھی ویسے ہی چبا جائے، پارس نے لڑکھڑاتے ہوئے اٹھ کر اس بے قابو روشانے کو بمشکل پکڑا اور شدت سے اپنے سینے بسا

گیا،وہ اسکے دہکتے وجود سے لپٹی آنسو بہاتی کانپ رہی تھی،پارس نے اسکی کمر سہلاتے اسے یونہی سینے سے لگائے رکھا۔

"م۔۔میں بہت ڈر گئی تھی پارس۔۔۔۔آپ کاب۔بھیانک روپ دیکھا۔۔۔پلیز ڈونٹ ٹچ می لائک ڈیٹ۔۔۔پلیز پارس۔۔۔"

وہ بے بسی سے سسکیاں بھرتی بول رہی تھی،اسکا سانس اکھڑ رہا تھا جبکہ پارس خود کو بے قصور ہو کر بھی سخت کوس رہا تھا،وہ لڑکی جو کبھی بہت پارس کے پاس آنے ہر نہیں کانپی تھی آج پارس کے سینے لگ کر بھی سر تا پیر کپکپا رہی تھی۔

"مجھے بلکل یاد نہیں وہ۔۔۔یقین کرو میرا۔بس تمہارا پڑا گھٹنا یاد ہے،جو سارے زندگی بھر کے نشے اتار گیا۔ابھی بھی درد والا دھواں اٹھ رہا ہے"

وہ بھی بچارا سچا کراہا تو روشانے نے فوری حصار توڑا،اور تو اور جہاں مارا وہاں بچاری مرہم بھی نہ رکھ سکتی مسکین سی نظروں سے پارس کو دیکھنے لگی۔

"م۔۔میں نے روکنے کو کیا۔ہو سپٹل چلتے ہیں۔آپ دیکھا لیجئے گا"

وہ زرا نرم پڑی تو پارس کے چہرے کے تاثرات میں جو درد کی لہر تھی اس میں شرارت گھلی۔

"ہاں۔کہوں گا کیا کہ کس نے پیٹا؟وہ بھی ایسی جگہ"

وہ اسکے سوال پر شرمندہ ہونے کی بھرپور ایکٹنگ کیے مٹے مٹے آنسو کے گال پر چپساں نشان رگڑتی مسکرائی کیونکہ جو بھی ہو پارس نے جو کیا اس کے بدلے یہ کرے اچھی چس آئی تھی۔

"کہیے گا بال ہٹ کر گئی۔"

وہ نظریں جھکاتی گھبرائی۔

ZUBIMOVIESZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"نہیں۔ تمہارا دیا یہ درد میں سہوں گا تا کہ یاد رہے کتنا غلط کیا اور درد دیا۔ روشا نے تمہارے لپس اور گال اتنے پنک ہو رہے۔ انکی لالی تو کم کرو پھر ہم نکلتے ہیں اور دیکھو کوئی شرٹ اگر میرے سائز کی ملے۔۔۔۔ ایسے اپنی نمائش کرتے نہیں جا سکتا۔ ہزاروں لڑکیوں نے مر جانا ہے، اور میں تمہارا مزید غصہ نہیں سہہ سکتا"

پارس کی تپانے کی جرت روشا نے کو تلووں لگی آگ سر پر بجھی، لڑکیوں کا نام جب لیا دل چاہا گلا گھونٹ دے، بچاری ساری زندگی اس بندے کو کس کس سے بچاتی پھرے گی، سوچ کر سینے میں ہول جبکہ پیٹ میں گرہ پڑی۔

"یہ سرخیاں آپکے اسی پاپی روپ نے عنایت کی۔ وحشی درندے۔ اب ایک سال تک کوئی پاری نہیں دوں گی۔ ترسا کر ماروں گی۔۔۔ ہنہ"

وہ پیر پٹخ کر واپس اندر گھسی جبکہ پارس کو پتا نہیں سب کر کے بھی غیرت نہیں آ رہی تھی الٹا ہنسی آ رہی تھی، پھر درد یاد آیا تو جناب تکیے کا مرہم دیتے

بیٹھے، پھر یونہی روشانے کو شرٹ لے کر آتا دیکھے ہنسا، شکر ہے یہاں ہر سائز کی شرٹس تھیں۔

"ہنسیں مت۔ مونڈی مروڑ دوں گی اس وقت اتنی زہریلی ہو رہی ہوں۔"

وہ اسکے پاس شرٹ پھینکے بڑبڑائی۔

"تمہارے منہ سے وحشی درندہ سن کر سرور آگیا ویسے"

پارس نے ایک بار پھر ہنستے ہوئے شرٹ پہننے کی کوشش کی پر زخمی کندھا اب اک طرح مفلوج محسوس ہو رہا تھا اور روشانے کی مدد کس منہ سے لیتا، جو اسے ٹچ کرتے بھی اب سو بار سوچتی۔

"تھوڑی شرم کھالیں پارس۔۔"

وہ آنکھیں نکالتی گھوری، پارس کی کھسیانی ہنسی پھوڑنے کا دل چاہا۔

"آج کے کرتوتوں کے بعد میرا شرم نام کی چیز سے دل اٹھ گیا اور ترک تعلق ہو گیا۔ بے شرم پارس عیسی مغلانی کی جنت میں خوش آمدید وائفی"

ابھی بس یہ آدمی روشانے سے تکیوں کے بعد مکے کھانے کا طلب گار تھا بس، اور وہ مارنے والی بھی لگ رہی تھی، خطرناک ظالم حسینہ!

"ابھی ہوش میں نہیں تھے ورنہ دیکھتے اس سئیرا منحوس کا کیا حال کیا۔ ایسا نہ ہو ویسی سوغات آپکے انگ انگ کو بھی مل جائے اس لیے میرے سے پنگے نہ لیں ابھی پارس عیسی مغلانی"

اک اک لفظ چبا چبا کر بولتے، وہ صاف صاف سامنے والے کو ڈرا رہی تھی جسے زرا شرم نہ آئی۔

جبکہ پارس کی کوششیں وہ ڈھیٹ بنی ناکام ہوتی دیکھ کر برا سا منہ بنائے کھڑی تھی۔

"کھڑی گھور کیا رہی ہو، شرٹ تو پہنا دو۔ اتنا برا ہوں کیا میں؟"

پارس نے تکیہ سائیڈ کرے اٹھ کر شرٹ روشانے کی طرف بڑھائی۔

"مجھے دیکھ کر بتائیں کیا برے نہیں ہیں؟"

وہ ناراضگی سے بھری بیٹھی تھی، شرٹ کھینچ کر اسکا گلا پارس کے سر سے نکالتے دائیں پھر بائیں بازو پہنائے وہ تب سہمی جب پارس نے جھک کر اسکی ناک چومی، وہ ڈری اس لیے تھی کہ وہ شدید درد میں تھی، اسکا سہم جانا پارس کے لیے زمین میں دھنسنے جیسا تھا۔

"اوکے کچھ دن میں تم سے دور رہوں گا۔ لیکن مجھ سے ڈرو مت۔"

پارس کے کمزور سے سرگوشیانہ لہجے پر وہ آنکھیں اٹھائے تکان سے تکنے لگی اور پھر پلٹ کر نیچے قالین پر گرا اسکی جینز کا بلیٹ اٹھا کر پارس کے ہاتھ میں تھمایا اور خود اپنی کیپس اٹھا کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا رکی، اپنے بالوں کو کوور کیا، ہیٹ پہنے پلٹی تو پارس شرٹ کی ایکسٹرا فٹنگ پر شرٹ کو سینے سے کھینچ کر کھلی کرنے میں لگا تھا۔

"ایسے مت دیکھو"

پارس کی نظر روشانے سے ملی تو شکوہ خود بخود ہونٹوں پر امڈا۔

"چلیں۔ہادی ویٹ کر رہا ہو گا۔"

وہ برہمی جتاتی پارس کا نیچے گرا فون اٹھا کر اسے تھماتی دروازے سے باہر نکلی تو پارس نے آئینے میں خود کو دیکھتے بکھرے بالوں میں ہاتھ پھیرتے بٹھائے اور مسکراتا ہوا روم سے نکل گیا۔

صد شکر کے ہادی نے اتنا نوٹس نہ لیا اور نہ پارس نے اسکی توجہ روشانے پر جانے دی،روشانے پیچھے بیٹھی جبکہ پارس نے آگے ہادی کے ساتھ ہی جگہ سنبھالی۔

"شکر ہے آپ ٹھیک ہیں سر۔چلتے ہیں ایف پی"

ہادی نے مسکرا کر کہتے ہی گاڑی سٹارٹ کی جگہ فرنٹ مرر سے پارس کی نظر جیسے ہی پیچھے بیٹھی فون سکرول کرتی روشانے پر گئی، محترمہ نے فوراسے پہلے نظریں پھیر کر منہ ہی دوسری طرف کر لیا۔

.._____..

آہل اور شیز انے آج ویزا آفس جا کر پاسپورٹ اور ویزا کے ساتھ اگلی ممکنہ فلائیٹ کا بھی پتا کروالیا تھا، دونوں نے لنچ باہر کیا تھا پر ڈنر انکا پلین تھا کہ بالاج اور عائشہ کے ساتھ کریں۔

آج پورا دن شاہ تاج، آہل کو کالز کرتے رہے تھے پر اس نے جان بوجھ کر انکی کال اگنور کیے رکھی، تبھی جب وہ لوگ شام واپس آرہے تھے تو اچانک سے دو گاڑیوں نے انکی گاڑی کو کراس کیا، ایک پیچھے اور ایک آگے۔

آہل نے جھٹکے سے بریک لگائی۔

"آہل مت روکیں گاڑی۔ یہ ضرور چور اچکے ہیں"

شیز انے جب آگے والی گاڑی رکتی دیکھی تو چلائی، آہل نے نا سمجھی سے واپس گئیر ڈالنا ہی چاہا جب یکے بعد دیگرے اگلی گاڑی سے چار عدد گن مینز نکل کر انکی طرف آئے۔

"آ۔۔آہل"

وہ چیخی مگر وہ لوگ آکر شیشے پر اپنی گنز مارتے انھیں باہر نکلنے کا سختی سے بول رہے تھے۔

"کالم ڈاون شیز ا۔دیکھ لیتے ہیں کیا مسئلہ ہے انکو۔پینک مت کرو"

آہل نے گیڈ ان لاک کرنا چاہا جب وہ اسکی بازو پکڑے اپنی طرف کھینچ گئی۔

"آہل یہ غنڈے ہو سکتے ہیں۔آپکے ملک میں ایسا نہیں ہوتا ہو گا پر ادھر عام ہے۔پلیز مت نکلیں"

وہ خوف سے کانپتی بولی اور آہل نے اب بھی مزاق میں ٹالا اور شیزا کو تسلی دیتے اپنی بازو چھڑوائے باہر نکلا۔

"جی۔!کیا مسئلہ ہے؟"

آہل نے باہر نکلتے ہی دروازہ بند کرتے سامنے کھڑے گارڈز کو خشمگیں نظروں سے گھورا۔

"سوری لیکن آپکو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا۔بد تمیزی کے لیے معذرت"

دو گارڈز نے آہل جیسے توانا کو دبوچا جبکہ دوسرے دو نے بہت تمیز سے ڈری سہمی شیزا کو باہر نکلنے کا اشارہ کیا،وہ جلدی سے باہر نکلی کیونکہ اسے منظور نہیں تھا وہ آدمی اسے پکڑ کر نکالتے۔

"میری بیوی سے دو فٹ دور رہو"

آہل نے ان دوسرے دو گارڈز پر چیختے وارننگ دی۔

"ہمارے لیے یہ قابل عزت ہیں۔ ٹھنڈے ہو جاو داماد جی"

اس گارڈ کا یہ کہنا مانو شیز ا اور آہل کا پارہ چڑھا گیا۔

خیر وہاں تو دونوں کو مہلت نہ ملی لیکن جب گاڑی رات آٹھ تک بہت برے ولا کے تاحد نگاہ پھیلے پورچ میں رکی تب گاڑی سے باہر نکلتی شیز ا اور آہل کو ضرور ساری کہانی سمجھ آئی، رہی سہی کسر وہیں تھری پیس میں جلووے بکھرتے شاہ تاج عالم کے آنے نے پوری کی۔

آہل کی آنکھوں میں ایسے اٹھوا کر لانے پر شکائیت تھی تو شیز ا کی آنکھیں غصے اور تکلیف سے سرخ ہوئیں۔

"مجھے معاف کر دینا اس طرح اٹھوانے کے لیے لیکن میں تم دو کے ساتھ ڈنر کرنا چاہتا تھا۔ یہاں تک میں کافی برا سہی لیکن یقین رکھو میں مہمان نواز بہت اچھا ہوں میرے بچو"

وہ آگے بڑھا، اپنی حرکت پر زرا شرم نہ تھی۔

اس سے پہلے شیزا آگے لپک کر ان پر چیختی، آہل نے اسکا ہاتھ پکڑے روکا اور خود آگے بڑھ کر ٹھیک شاہ تاج عالمگیر کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے روبرو آن جما۔

"نہایت برا لگا ہمیں۔ ریکوسٹ کرنی چاہیے تھی آپکو اور آنا نہ آنا ہم پر ہونا چاہیے تھا۔ ایسی حرکتیں کر کے آپ اپنی بیٹی کے دل میں مزید کڑواہٹ بھر دیں گے مسٹر شاہ تاج عالمگیر"

وہ سنجیدہ تو غضب ڈھاتا، اسکا شیزا کے ساتھ انتہا کا سجنا، شاہ تاج کی آنکھیں خیرہ کر رہا تھا۔

"میں بس تم دو کے ساتھ وقت چاہتا تھا، ہر حال میں۔ ناں سننے کا حوصلہ نہیں تھا۔ رہی بات اسکے دل کی کڑواہٹ کی۔ ایک بار یہ میرے گلے لگی، اس نے پگھل جانا ہے۔ یہ خو بخو میرے جیسی ہے۔"

اب کی بار شاہ تاج کا ایسا استحقاق شیز اسے برداشت نہ ہوا، آندھی کی مانند لپک کر وہ آہل کے ساتھ ہی شاہ تاج کے کچھ فاصلے پر آرکی۔

"دل مہربان لوگوں کے پگھلتے ہیں، جو رحم دل ہوں۔ آپ کے اندر ایسا کچھ نہیں سو مجھے خود سے ملانے کی کوشش مت کریں شاہ تاج صاحب۔ میرا دل مر کر بھی آپ جتنا سخت نہیں ہو سکتا۔ اور مجھے آپ کے ساتھ وقت گزارنے کی کوئی طلب نہیں۔"

وہ بہت ناراض تھی، یہ ناراضگی دنوں کی تو تھی نہیں، اس نے تو سالوں پر محیط رہنا تھا۔

"مجھے تو ہے۔ تم کیا جانو میں تمہاری ماں کے لیے کتنا تڑپا ہوں۔ میرے اپنے گھر والوں نے مجھے پردیس کا وہ کتا بنا دیا تھا کہ انکو میرے وجود سے صرف پیسے کی طلب تھی کوئی ہمدردی نہیں تھی۔ وہ مجھے پاکستان لوٹنے نہیں دیتے تھے۔ کوئی نہ کوئی ایموشنل بلیک میلنگ۔ انکو ڈر تھا شاہ تاج واپس آیا تو اپنا

سب کچھ ایک غریب گھر کی بیٹی کو سونپ دے گا۔ یہ سب میرے ماں باپ اور بہن بھائیوں سے برداشت نہیں تھا۔ میں نے اپنا سب کچھ منہاس پر وار دیا تھا۔ کیا کرتا اگر قسمت ہی بدخواہ تھی؟ اوپر سے وہ لوگ اچانک غائب ہو گئے۔ ورنہ وہیں بیٹھ کر اتنی طاقت تھی کہ پاکستان گنگال سکتا اپنی منہاس کو ڈھونڈنے کے لیے"

وہ انکی کسی بات یا بہلاوے میں آنے والی نہیں تھی، کانوں پر ہاتھ رکھ کر چینخی۔

"جھوٹ۔ فریب۔۔۔ سب مجھے ورغلانے کے ہتھ کنڈے ہیں آپکے یہ، ڈھونڈنے سے تو خدا بھی مل جاتا ہے۔ امی کیسے نہ ملیں۔ آئی ہیٹ یو۔ وہ کسی اور کے نکاح میں گئیں، انکی اسی دکھ کے بیچ جسمانی موت ہوئی، ذہنی تو آپکے چھوڑتے ہی ہو گئی تھی۔ یہ سارے گناہ آپکے سر پر ہیں شاہ تاج صاحب۔"

وہ اتنا وحشی چلائی کہ آہل اور شاہ تاج دونوں کی آنکھیں اسکی تکلیف پر سرخ ہو گئیں۔

شاہ تاج عالمگیر کا سر ندامت سے جھکا۔

"میرے گلے مت لگو پر میرے اس وحشت سے بھرے گھر میں تو آجاو شیزا۔اک مجبور اور بے بس باپ پر آک احسان کر دو۔ آہل پلیز اسے اندر لاو بیٹا۔۔۔"

وہ شاید اس قابل بھی نہیں تھے کہ اسے منا سکتے،وہ اندر گئے تو شیزا آنکھیں جو آنسوؤں سے بھر گئیں،رگڑتی پلٹی۔

آہل نے اسکی بازو دبوچے روکا پر پلٹ کر شیزا نے جن نظروں سے آہل کو دیکھا وہ سینے کے آر پار ہو گئیں۔

"آہل۔ آپ تو میرے اچھے دوست ہ۔۔ہیں۔یہ جہنم خانہ ہے میرے لیے۔مجھے مت فورس کریں۔"

وہ سسک اٹھی تو آہل نے اسے بنا کچھ کہے اپنی بازوؤں میں بھینچ لیتے گلے لگایا، شاید اس لڑکی کی تکلیف کا مداوا اس وقت آہل مغدام کی یہی آسودہ باہیں کر سکتی تھیں۔

" کبھی کبھی ہم اپنے دکھ میں اتنے پاگل ہو جاتے ہیں کہ ہمیں سامنے والے کی منت کرتی، سسکتی اور التجاء میں مرتی ذات دیکھائی نہیں دیتی شیزا۔ تم ان پر کوئی رحم مت کھاو لیکن کوئی سرا تو پکڑاو انھیں اپنی زیادتیوں کا بدلہ دینے کا، ہر گناہ کی معافی اللہ نے اس دنیا میں بھیج رکھی ہے۔ پھر ہمیں بھی سخت دل بننے سے پہلے اک بار اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے۔ تھوڑی دیر ہی سہی، پھر ہم واپس چلتے ہیں۔ یہ تم میرے کہنے پر کر سکتی ہو اگر تو کرو ورنہ میں تمہیں فورس کر ہی نہیں سکتا۔ اتنی پیاری ہے مجھے تمہاری خوشی"

کچھ دیر وہ آہل کے نرم، روح سہلاتے حصار میں اسکے لفظوں سے چھوٹتے آرام میں مبتلا رہی پھر اسکی باہوں سے نکل کر آزاد ہوتے سامنے رک کر

آہل کو دیکھنے لگی، کیا اسے آہل مغدام کی صورت اپنی تمام محرومیوں کا بدلہ نہیں دے گیا تھا؟ یقیناہاں۔

"آپکے کہنے پر میں اندھا دھند کسی بھی راستے پر بھاگ سکتی ہوں آہل، شرط آپکے ہاتھ کا میرے ہاتھ میں ہونا ہے"

وہ اسکے مان کو توڑ ہی نہ سکی، آہل نے اسکا ہاتھ مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں لے کر دبایا، اس دباو پر شیز اکی پلکیں سرور سے بوجھل ہوئیں، آہل کے ہاتھ پکڑنے کی قوت، شیز اپر لافانی طرز کے شافی اثر رکھتی تھی۔

"میرے ساتھ جس بھی راستے پر چلو گی، وہ خوبصورت منزل پر ہی رکے گا۔ اتنا تو غرور ہے مجھے اپنے دیے ساتھ پر"

اف اس شخص کا خود پر اترانا، اپنے ہونے پر چہکنا، شیز اکی ساری کڑواہٹ میں مٹھاس کے زائقے اترنے لگے۔

"میں نے آپ جیسا دوست کہیں نہیں دیکھا آہل"

وہ مسکرائی، اپنی تمام تر راعنائیوں کو افسردگی کے رنگوں پر حاوی کیے۔

"تم میرے جیسا ہسبنڈ بھی کہیں نہیں دیکھو گی"

کھلے عام وہ شیزا کی طرف جھک کر سرتر چھا کیے اسکی گردن کی اور گستاخانہ خمار سے لپکا پر وہ اسکے ہونٹوں پر انگلیوں کی اک دو پوریں رکھے روک گئی۔

"میں آپکے ساتھ چل رہی ہوں۔ یہ بعد میں"

شیزا نے شرما کر نظریں جھکائیں اور آہل کے ہاتھ کو زور سے جکڑ گئی، اسکے ہاتھوں کی حلاوت آہل پر اتنی بھاری تھی کہ وہ بہکنے لگا، پھر پوری شیزا کیسی قیامت تھی، خدا کی پناہ!

"مکرنا مت بعد کے لیے، اگر تم نے مجھے میری چوائز کی نیک کس نہ کرنے دی آج میں پتھر چبانے پر مجبور ہو جاوں گا۔ اتنا دانتوں کو کچھ ہو رہا میرے"

وہ جو مسکرا رہی تھی، ہنس پڑی۔

"آہل آپ ہاٹ ہو کر بھی اتنے سارے کیوٹ کیوں ہیں"

اسکی مسکراہٹ سچ میں اچھے بھلے انسان کا دماغ خراب کر سکتی تھی۔

"کیونکہ میری شادی اک پھول سے جو ہوئی ہے، میری آگ تمہیں جلانہ دے تبھی اللہ نے مجھ میں تمہارے لیے نرمیوں کا کنٹینر الٹ دیا ہے۔"

ایسے جواب جو دنیا سے الگ ہوں، بس مغدام بردارزہی کے خرافاتی دماغوں میں جنریٹ ہو سکتے تھے۔

"اف میں واری اس کنٹینر پر۔اب چلیں یا پلین بدل لوں میں؟"

وہ جلدی سے آہل کے جذبات سے ڈر کر دھمکی لگا گئی۔

"چلو چلو۔"

وہ اسکے ساتھ ہی مسکراتا اندر داخل ہوا لیکن ایک بار پھر شاہ تاج عالمگیر سے منسوب ہوئی اس چار دیواری نے شیزا کی مسکراہٹ نوچ لی۔

وہ اندر سٹینگ لاونج میں آکر رکے تھے، گھر کسی شاہی محل سے کم نہ تھا، دونوں کو ہی شاہ تاج نے بیٹھنے کا اشارہ کیا جبکہ شیزا انکے گھر آئی اس نے خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ چھوڑا۔

شیزا سخت دکھی تھی پھر بھی آہل کی وجہ سے بیٹھ گئی۔

وہ شیزا کو دیکھ رہے تھے، وہ دیکھائی بھی منہاس اور انکے جیسی تھی، وہی آنکھیں، وہی غصے میں ناک کا کھنچاو، ماتھے پر پڑی مدھم لکیریں۔

"میں واش روم یوز کر سکتا ہوں؟"

آہل کو اپنا بیچ میں ہونا مناسب نہ لگا تو بہانہ کیے اٹھا، شاہ تاج نے فوراسے مسکرا کر اپنے گارڈ کو اشارہ کیا تو آہل جاتے جاتے شیزا کو آنکھوں آنکھوں سے تسلی دے کر گیا۔

وہ آہل کے اوجھل ہوتے ہی خود کو عجیب غیر محفوظ سمجھنے لگی، یہ اسکے ہاتھوں کی حرکت سے واضح تھا۔

"منہاس میری پہلی اور آخری محبت تھی شیزا، میں ہر تلافی کے لیے تیار ہوں۔ اپنی جان دے کر بھی اگر مجھے تمہاری نفرت میں کمی کا موقع ملے تو دریغ نہ کروں گا۔ میں تمہارے پاس آکر بیٹھ سکتا ہوں؟"

جانے کیسی حسرت تھی اس آخری جملے میں کہ شیزا سے انکار نہ ہوا، وہ اٹھے اور شیزا کے پاس آبیٹھے، کہیں سے بھی شاہ تاج اسکا باپ نہیں لگتا تھا بلکہ بڑا بھائی لگ رہا تھا، ایک تو زیادہ عمر نہیں تھی دوسرا وہ بہت ہنڈسم اور گڈ لکنگ تھا، وہ ساتھ بیٹھا تو شیزا انکے چہرے کو دیکھ کر افسردہ ہوئی۔

"امی کو کتنا پیارا ہسبنڈ ملا تھا پر مقدر اتنا ہی بدصورت"

کرب سے سوچ ہی رہی تھی جب شاہ تاج نے جھک کر شیزا کا ماتھا چوما، وہ اسکی امید نہیں کر رہی تھی، اس شخص کا یوں کرنا، سارے پتھر دل رہنے کے ارادوں کو ملیامیٹ کر گیا، وہ تڑپ اٹھی۔

"ک۔۔ کیوں کس کی؟"

وہ غصے و تکلیف سے اپنا ماتھا رگڑتی بولی، وہ دھیما سا دردناک مسکرائے اور اپنی بازو شیزا کے اطراف لپیٹے اسے اپنے سینے لگایا، اور وہ اتنی بے بس تھی کہ مزاحمت نہ کر سکی۔

"کیونکہ یہ کرنے کے لیے مر رہا تھا، شیزا تم نہیں جانتی جس سینے سے اس وقت لگی ہو یہ منہاس سے دور ہونے سے اب تک جہنم بنا ہوا ہے۔ اب لگا ہے جیسے اس جلتی آگ پر کوئی ٹھنڈا سا اثر ہوا ہے۔ مجھے معاف مت کرنا لیکن مجھے اس سے محروم بھی مت کرنا۔ میں نہیں جانتا تھا میری کوئی بیٹی بھی ہو گی۔ جب سے علم ہوا، میں تم تک پہنچنے کے لیے تڑپ رہا تھا۔ بیٹی ہونے کے باوجود کئی سال مجھے میرے اللہ نے تڑپتا رکھا کیونکہ یہی میری سزا تھی۔ ایک بات تمہاری تسلی کے لیے بتا دیتا ہوں۔ منہاس کا اسکے شوہر کے ساتھ کوئی ازواجی رشتہ نہیں بنا تھا۔ وہ ایک شرابی آدمی تھا۔ ویسے منہاس کی موت کے کیے یہی مشہور کیا اسکی ماں نے کہ وہ زچگی کے بیچ مر گئی لیکن درحقیقت وہ خود کو اس آدمی سے بچاتی بچاتی مر گئی۔"

شیز انے انکا حصار جھٹکا۔

"مطلب تو یہ والا جھوٹ کیوں مشہور کیا امی کی امی نے؟"

وہ روہانسی ہوئی۔

"کیونکہ زمانے کو جواب دینے پڑتے، جب میں ملا تو سر پیٹ پیٹ کر روئیں کہ میں نے منہاس کو اپنے ہاتھوں مار دیا۔ وہ دوسری جگہ شادی سے پہلے ہی ختم ہو چکی تھی۔ اللہ نے منہاس کو میرے یا زمانے کے رحم و کرم پر اکیلا نہیں چھوڑا اور پاس بلا لیا۔ میں مجرم ہوں اسکا سب سے بڑا لیکن میرے ماں باپ اور بہن بھائی میری راہ کے وہ پتھر تھے شیز اجنکو میں ٹھوکر بھی نہیں مار سکتا تھا۔"

وہ اب تک غمزدہ اور ناراض تھی۔

"تو اب۔۔ کہاں ہیں آپکے ماں باپ اور بہن بھائی"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

شیز انے اپنی آنکھ رگڑتے بھیگی سی سرگوشی کی تو وہ دلخراش مسکرائے۔

"جیسے ہی میں نے ہاتھ کھینچا، سب نے مجھے چھوڑ دیا۔ میں نے ان سے جھوٹ کہا کہ میرا سارا بزنس تباہ ہو گیا۔ مجھے لگتا تھا ماں باپ کم از کم نہیں بدلیں گے پر میں وہ بد قسمت جس کا یہ مان بھی ٹوٹ گیا۔ وہ سب ویل سیٹلڈ ہیں۔ اپنی اپنی دنیا میں خوش۔ سب بھائی، انکے بچے بہت اچھے بزنس کر رہے ہیں۔"

وہ سچ میں دکھی تھے شیز انے محسوس کیا۔

"ماں تو نہیں بدلتی"

وہ اب بھی کرب زدہ تھی۔

"جب زیادتیاں سنگین سرزد ہوئی ہوں پھر مکافات عمل کے بیچ مائیں بھی جیتے جی چھین لی جاتی ہیں شیز ا۔ لیکن میں اب تم پر کمپرومائز نہیں کرنا چاہتا۔ دیکھو میرے ہاتھ اتنی پاور، اتنے پیسے کے باوجود خالی ہیں"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ ان سے روٹھ کر منہ پھیر گئی، بھلا اسے کیا انکے خالی ہاتھ سے، یہ عیاں کرنے کی پوری کوشش کی۔

"شادی کر لیں تو۔ ابھی بھی ینگ ہیں۔ بچے اور مل جائیں گے۔ پھر میں بھی امی کی طرح بھول جاوں گی۔ بیٹی کی کیا ویلیو۔۔ بیٹا ہوتا ہے اصل وارث۔۔"

وہ اسکے مشورے پر مسکرا دیے، حق بنتا تھا شیز اکا یوں ستانے کا۔

"تمہاری امی کے سوا کوئی آج تک نظر نہیں آئی، بچوں کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مجھے یہ مل جائے تو بیٹی بھی دس بیٹوں جیسی ہو گی۔ اتنی ویلیو ہے تمہاری"

وہ اب بھی نہ مانی تو شاہ تاج نے بھی کوئی زبردستی نہ کرے بازو زور سے جکڑا جس سبب وہ جو منہ پھیرے انکی بازو کے حصار میں تھی واپس انکے سینے سے

لگ گئی، نجانے کیوں تکلیف کے باوجود شیز اکو انکے سینے لگنا بہت اچھا لگا، کہ آنکھوں میں آنسو اتر آئے۔

"لگتا ہے یہاں تو صلح صفائی ہو گئی"

آہل کے لیے زندگی کے خوبصورت لمحوں میں شمار تھا جب اسکی شیز اکو اسکے جائز بابا کی طرف سے یہ آسودہ محبت ملی۔

وہ دونوں ہی آہل کے سامنے آبیٹھنے پر مسکرائے، شیز انے بابا کا حصار جھٹکا اور اٹھ کر آہل کے پاس بیٹھی اسکی بازو سے لگی اور یہ بابا کو جیلس کرنے کو تھا پر وہ توجی اٹھے۔

"چلیں آہل۔ابھی بھی میں ناراض ہوں ان سے"

وہ لاڈ سے بولی۔

"نہیں پلیز۔ڈنر میرے ساتھ کرو اور آج رک جاو میرے پاس۔پلیز"

ZUBIMOVIESZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ منت پر اتر آئے، شیز انے گھبرا کر انھیں دیکھا پھر آہل کو جو اسے بات ماننے کی پیار بھری اشارتا تاکید کر رہا تھا اور جب شیز امانی تو شاہ تاج نے جن مشکور نظروں سے آہل کو دیکھا وہ بیش بہا قیمتی تھیں۔

.._____..

سہانہ ابھی تک ابراہیم کے پاس تھی، وہ صبح تک اندر ابزرویشن تھا اور بے ہوش تھا مگر وہ اسکے پاس بیٹھنا چاہتی تھی تو ڈاکٹر نے اجازت دے دی۔

جبکہ حاتب باہر ہی بیٹھا مسکرا کر اپنی بازو پر لگے عمائمہ کے ناخنوں کے نشان تک رہا تھا۔

وہ کافی کے ساتھ نوڈلز کھا آئی تھی اور آتے ہوئے کافی بھی نہ لائی۔

جب حاتب کو اکیلا بیٹھا دیکھا تو دوڑ کر پاس آکر بیٹھی۔

SUNDAS NOVELS
WWW.SUNDASNOVELS.COM

"یہ آپ کیا کہہ رہے تھے چونچیں لڑاتے ہیں۔ آپکو پتا ہے اسکا مطلب کیا ہے۔ سہانہ آپیا کیا سوچ رہی ہوں گی اف۔۔۔"

وہ یکدم ہی آکر غصے سے بولتی عمائمہ کا چہرہ تکنے لگا، وہ تپی گھبرائی، نڈھال ہو کر بولتی جان نکال رہی تھی امیر صاحب کی۔

"اسکا کوئی مطلب بھی ہوتا ہے؟ سچی میں معصوم مجھے تو نہیں پتا تھا۔۔۔بتاو ناں؟"

حاتب کی معصومیت ایسی زہریلی تھی کہ عمائمہ مشکوک نگاہوں سے گھوری۔

"اسکا مطلب ہوتا ہے کس۔ اور ہم کب کر رہے تھے ایسا حاتب۔۔۔۔بے شرم ہیں آپ"

وہ اسکے کان میں گھستی آہستہ سا بولی، خفت کے مارے اسکی آواز اوپر نیچے ہوئی۔

"اچھا۔تو تم چاہ رہی ہو ہم یہ کریں۔۔"

حاتب کی جوابی کاروائی پر وہ بدک کر دور ہوئے ایسے گھوری جیسے شبہ ہو یہ بندہ پاگل واگل ہو گیا۔

"آپکو نہ وٹامن مکے کی کمی ہو رہی ہے"

وہ پھولی گال اور پھلا کر منہ پھیر گئی۔

"مجھے وٹامن عمائمہ کی کمی ہو رہی ہے"

وہ اسکے پیچھے سے کان کی طرف جھکا، عمائمہ نے واپس رخ موڑا پر اس سے پہلے کچھ کہتی، حاتب کی بازو پر نظر پڑتے ہی اسکی بازو اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام گئی۔

"یہ تو۔۔۔۔۔"

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ روہانسی ہوئی، باقاعدہ اسکی شفاف رگوں والی بازو خراشوں سے اٹی لگ رہی تھی۔

"یہ تم نے مجھے میٹھا سا درد دیا۔ آئی لائک اٹ۔ لیکن میں ایسے نشان اور کافی جگہوں پر چاہتا ہوں۔ ملیں گے کیا"

بے شرمی کی حدیں کراس کیے وہ آنکھ دباتا ان بہنے کو تیار براون آنکھوں میں سنہری آنکھوں سمیت گھسا۔

"ح۔۔حاتب۔۔ آپ کونسی چیز ہیں؟"

وہ اپنی انگلیوں کی نرم پوریں ان لائنوں پر پھیرتی جھنجھنا اٹھی۔

"جسے تم مزے لے لے کر کھا سکتی ہو"

Zohinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ بنا خائف ایسی بے باکیاں کر جاتا کہ ماحول تھرا اٹھتا، وہ دہک اٹھتے گالوں والے چہرے اور مسکاتی آنکھوں سے حاتب کے خوبصورت چہرے پر زرا سی ڈل آنکھوں کو دیکھتے ٹھٹکی۔

"میں ایسے درد بھی نہ دوں آپکو جو میٹھے ہوں۔ آئی ایم سوری لیکن چونچیں والا زیادہ تھا۔ میرا دل کانپ گیا تھا سچی"

وہ اسکے ہاتھ میں ہاتھ کی انگلیاں پھنساتی دوسرے سے اسکی بازو اٹھا کر پیار کرتے جب اٹھی تو سنہری آنکھوں میں جھانک کر بولی، امیر حاتب مغدام لمحہ بہ لمحہ عمائمہ کے عشق میں تباہ ہوتا دیکھائی دے رہا تھا، جب بھی وہ عمائمہ کو دیکھتا، نظروں میں نہ ختم ہوتی شدت وچاہت نظر آتی۔

"سبحانہ میری رگ رگ سے واقف۔ میں شرماتا بس اپنی تعریف پر ہوں۔ رومینس پر مجھے شرم آنی ناممکن ہے سو برداشت کرو"

اپنے آپ کو اعلی اور ازلی پائے کا ڈھیٹ ثابت کرے وہ جو میٹھی مسکراہٹ عمائمہ کے ہونٹوں پر بکھیر گیا وہ سب سے خاص تھی۔

"مجھ سے پہلے کبھی کیا کسی کے ساتھ رومینس؟"

یونہی بیوی والے کیڑے نے اس سوال پر اکسایا، حاتب دلچسپ و گہری نگاہوں سے اپنی حسینہ کو نہارنے لگا، پھر بازو میں بھرے اپنے ساتھ لگاتے اسکا چہرہ مزید پیار سے دیکھا۔

"میری لائف میں رومینس تم لائی۔ پہلے تو وحشت تھی بس۔ یو آر رومینس آف لائف"

ڈھیر پیار آیا تو اس پیاری سی لڑکی کی گال چومی، بے حد رغبت و راحت کے سنگ۔

Zubiinovels.com
SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMERWAMIRZANOVELS.COM

"آپ کا رو مینس سہنے میں بھی اللہ نے خاص مزہ رکھا ہے۔اور یہ سکون،راحت اور بہت اچھا سا احساس صرف عمائمہ کی ملکیت تھا تبھی میرے لیے محفوظ ہے"

وہ چہکی،اترائی،دل کے انگ انگ میں دھڑکی۔

"سچ میں مزے لیتی ہو؟"

وہ اسکے سوال کی بے ترتیبی پر منہ پھلا گئی۔

"حد ہے۔ڈھنگ کے سوال کرنا سیکھیں"

وہ بڑبڑا اٹھی،حاتب ہنسا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"سیکھا دو ناں مجھے ڈھنگ اور سلیقے"

وہ اسکی گال سے ناک رب کرے ایویں ہی بہکنے کی کوشش میں تھا۔

"حاتب کیوں میرا پاس بیٹھنا بھی مشکل کر رہے ہیں، پیٹ میں گول گول کچھ گھومنے لگتا ہے جب آپ ایسے کرتے ہیں"

وہ شرمانے کی کوشش میں بری طرح ناکام ہوئی، اف اسے ستا کر حاتب کو ملتی تسکین۔

"وہ آسمان پر بیٹھے ہمارے بے بی کی آہیں گول گھومتیں کہ مجھے جلدی لاو یہاں ممی"

وہ جو سمجھی تھی اب یہ آدمی شرم کھائے گا، حاتب کے ریکارڈ ہی توڑ دینے پر پتھرا گئی، چہرہ دھوئیں چھوڑ گیا۔

"میں بیٹھ ہی نہیں رہی آپ کے پاس"

اپنا کان کی لو تک سرخ چہرہ چھپائے وہ اٹھ کھڑی ہوئی، ٹانگیں بری طرح کپکپا اٹھیں۔

Zubiniovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"لیٹ جاوناں"

وہ ڈر کر پلٹی جہاں وہ نشیلا امیر بنا تاڑ رہا تھا۔

"کاش میرے پاس کچھ مارنے کو ہوتا"

وہ دانت پیس گئی۔

"دو تین کسیز دے مارو میرے منہ پر، میں سہہ جاوں گا کافی بڑا دل ہے"

حاتب کی زبان کو مانو قرار نہ تھا، منہ کے آگے کھلی خندق ہی تو تھی۔

"حاتب۔!"

وہ پیروں پر چڑ کر اچھلی تو حاتب پیٹ پر ہاتھ رکھے قہقہہ مارے ہنسا۔

"تم بیٹھ جاو بس میرے پاس۔ میں تمہیں ستانے کا سرٹیفکیٹ لے کر پھرتا ہوں"

ہاتھ کھینچ کر تپی عمائمہ کو واپس اپنے پہلو میں لا بٹھایا، اور وہ جو غصہ کرنے کا سوچ رہی تھی خود بھی منہ اسکے شانے میں چھپاتی ہنس دی۔

"آئی لو یو حاتب"

عمائمہ کی مخملی سرگوشی اور گال پر پیار محسوس کیے حاتب اترایا۔

"بٹ آئی لو و دس سمائیل"

حاتب کا اعتراف ہمیشہ خوبصورت ہوتا تھا، عمائمہ نے واپس چہرہ چھپالیا کیونکہ وہ اتنی محبت پر جذباتی ہوتی تھی یہ فطری تھا۔

..._____..

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

شاور لیے وہ ایف پی آتے ہی روم میں آکر لیٹ گئی تھی، سئیرا منحوس کو آج مار ڈالتی تبھی کل پر چھوڑا، ویسے بھی جتنا وہ پٹ چکی تھی، بے ہوش تھی اور

دوسری طرف اسمال شیر ازی کو نئے کپڑے کاٹ رہے تھے سئیرا کے پکڑے جانے پر لیکن اسکے بھی بس دو تین دن رہ چکے تھے۔

پارس نے روم میں انٹر ہوتے ہی جب روشانے کو لحاف میں دبکا دیکھا تو ڈور آگے کیے اسکے پاس آرکا، وہ بھی چینج کرنے کے ساتھ دونوں زخموں کا بینڈ تیج بھی بدوا چکا تھا۔

وہ سو نہیں رہی تھی، فون آن کیے نوٹیفکیشن چیک کر رہی تھی۔

"تم ٹھیک ہو؟"

وہ اسکے عقب کی جانب بیٹھے اسکی کاندھے کی طرف جھکا تو روشانے نے فون آف کرکے سائیڈ میز پر رکھا اور کروٹ بدل کر لیٹی، پارس نے اسکے تکیے کے دائیں بائیں ہاتھ ٹکائے۔

"کوشش کر رہی ہوں۔ برا خواب بھی ہو اسے بھولنے میں وقت لگتا ہے۔ یہ تو سب رئیل تھا۔"

وہ دکھی بھی تھی اور ناراض بھی، پارس نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا، شاید وہ سپیس ڈیزرو کرتی تھی ابھی۔

"میں جانتا ہوں بہت تکلیف میں ہو تم لیکن تھوڑا رحم مجھ پر بھی کھاو، ایسے روڈلی بات کرو گی مجھ سے تو دکھی ہو جاوں گا۔ تم جانتی ہو میں کتنا پیار کرتا ہوں تم سے۔ میں ایسے پھیکے لفظ نہیں سن سکتا تمہارے۔ خود کو بہت ڈاون فیل کر رہا ہوں۔ شرمندہ بھی۔ بتاو کیسے ٹھیک ہو گی تم؟"

وہ اسے تکتی دھیما سا اختتام تک مسکرائی۔

"تھوڑا سولوں گی تو بیٹر فیل کروں گی۔ آپ کو ڈاون ہونے کی ضرورت نہیں"

وہ دونوں ہتھیلوں میں پارس کا چہرہ بسائے یقین تو دلا رہی تھی پر پارس کو نہ ہوا۔

"میری کس نہیں ٹھیک کر سکتی؟"

وہ سونے کی بات پر خوش نہ ہوا، روشانے نے جلدی سے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں پارس"

وہ پھر سے روہانسی ہوئی، پارس نے ایک ہاتھ تکیے سے اٹھائے روشانے کے دونوں ہاتھ اپنے رخساروں سے ہٹائے۔

"جیسا تم چاہو۔ سو جاو"

وہ اس پر سے اٹھ گیا۔

روشانے نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا، لیکن پارس اٹھ کھڑا ہوئے آنکھیں پھیر چکا تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ہاتھ چھوڑو میرا روشانے۔ نیند لو"

وہ اسکا ہاتھ جھٹک نہیں سکتا تھا تبھی منت کی۔

"نہیں چھوڑوں گی"

وہ ضد میں بولی۔

"دیکھو مجھ سے اتنی نزدیکی بھی خطرہ ہے سو ہاتھ پکڑنے سے بھی گریز کرو۔مجھے مزید میری نظروں میں مت گراو روشانے۔گڈ نائیٹ"

اس بار وہ ہاتھ چھڑوا کر دروازے کی طرف بڑھ گیا،روشانے نے لحاف پیچھے پھینکا اور اٹھ کر پارس کے پیچھے جاتی اسکے سامنے دروازے پر ہاتھ پھیلا کر سامنے جم گئی۔

"میں ہرٹ نہیں چھوڑ سکتی آپکو۔پہلے اچھے سے بات کریں"

وہ اپنے موقف پر ڈٹی تھی،پارس نے گہرا سانس کمرے کی فضا میں بھرا جو روشانے اور اسکی ملی جلی خوشبوؤں سے مہکی تھی۔

"تم نے کی بات اچھے سے؟"

وہ سرد نظروں سے گھورا۔

"لک ایٹ می۔ اچھے سے بات کہاں سے کروں؟"

وہ اسکے جتانے پر سلگا۔

"اس منہ سے"

وہ چڑ کر بولا۔

"دکھ رہا ہے منہ"

وہ منمنائی، پارس کی برداشت یہیں تک تھی۔

"اوکے فائن! میں دوبارہ تمہارے قریب نہیں آوں گا۔ناوہیپی۔؟"

وہ بات کو الٹا رنگ دے کر روشانے کو اور چڑچڑا کر گیا۔

"یہ کیا بات ہوئی؟"

وہ صدمے میں بڑبڑائی۔

SUNDRWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERMIRZANOVELS.COM
ZOOMNOVELSZONE.COM

"یہی بات ہی بہتر ہے اب۔ اپنے آپ کو دیکھو، کیا حال کر دیا میں نے۔ شرمندگی سے زمین میں گڑ رہا ہوں تمہارا ایسا لہجہ محسوس کر کے اور غصہ آرہا ہے خود پر۔ میں ٹھیک نہیں ہوں تمہارے لیے۔ ویری ڈینجرس۔۔۔ تم خود کو بچاو مجھ جیسے وحشی درندے سے۔ تم بہت پیاری ہو مجھے، خود کو بچاو مجھ سے۔ آرام کرو۔ مجھے کچھ کام ہے"

اسے پکڑ کر آہستگی سے سائیڈ کرے پارس نے خود اذیتی کی انتہا کی، وہ اسکے بازو سے پکڑتی مشکل سے اپنے دوبارہ سامنے کر سکی اور اسکی بازووں میں خود آکر قید ہوئی، پارس کے پہلوؤں میں گرے ہاتھ اپنے اطراف رکھتے چہرہ اٹھا کر برہم پارس کو دیکھتے ڈری سہمی لگی۔

"میں بھی بہت پیار کرتی ہوں آپ سے، آپ میرے حق میں خود مجھ سے بھی زیادہ اچھے ہیں۔ آئی سوئیر۔ میں بس تھوڑی ڈر گئی تھی کہ کچھ برا ہو جاتا تو۔۔۔ آپ سے ناراض نہیں ہوں لیکن اس وقت عجیب سی ہو رہی

ہوں۔ مجھ سے لاڈ کرنے کے بجائے آپ میرا اور خون خشک کر رہے ہیں پارس؟۔ آئی نیڈ یو۔۔۔"

وہ اسکے کمزور سے لہجے پر فورا اپنی سرد مہری ترک کرے بے چین ہوا۔

"کیا کروں تمہارے لیے؟"

وہ تڑپتے لہجے میں بولا، نظریں روشانے کے چہرے کے خوبصورت نقوش پر پیار سے سفر کر رہی تھیں۔

"مجھے سوفٹ سا گلے لگا کر سلائیں۔ میں ٹھیک ہو جاوں گی۔"

وہ پھر سے اسکے سینے جا لگی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"پرامس کرو"

وہ ابھی بھی مضطرب تھا۔

"دل و جان سے پرامسس، آپکی میرے پاس موجودگی میرا آرام بنتی ہے۔ درد نہیں۔ آپ درد نہیں ہیں میرا، آپ میرا مرہم ہیں۔ آپ میری دوا ہیں۔ آپ میری ہر کمی کو پورا کرتے ہیں۔ آپ ہر روپ میں میرے لیے سراپا پیار ہیں پارس۔ کبھی خود کو برا نہیں کہنا۔"

پارس نے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیتے سر ہلایا، جبکہ روشانے کی کھوئی ساری راحتیں بس یہیں تک کھوئی رہیں، وہ مزید اسے اداس چھوڑتا، ایسا پارس عیسی مغلانی کو زیب نہ دیتا تھا۔

.._____..

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelsone.com

ناصرف آہل اور شیز انے ڈنر کیا بلکہ بہت سی باتیں بھی ہوئیں، آہل نے بالاج انکل کو اعتماد میں لیتے جب صورت حال بتائی تو وہ اک فطری جلن کا شکار نظر آئے، ہاں اس کے برعکس کہیں دل میں یہ تسلی بھرا احساس بھی

جاگا کہ شیزا اپنے اصل سے ملی ہے، انکا اور عائشہ کا شیزا کے بنا کوئی نہ تھا تو شاہ تاج عالمگیر کی بھی آخری راحت شیزا تھی، جسکی معافی پانا، جسے خود سے راضی کرنا ہی بس اس بدنصیب شخص کی زندگی کا مقصد رہ چکا تھا۔

شیزا نے بھلے انھیں معاف نہ کیا ہو لیکن یہ سچ تھا وہ آج زندگی کے اک نئے لطف سے ملی، حالانکہ عائشہ اور بالاج نے کبھی اس ممتا یا پدرانہ محبت کی کمی نہ ہونے دی پھر بھی جو لمس سگے رشتوں کے ہیں انکی قوت بہت شدید ہوتی ہے۔

کافی دیر گپ شپ کے بعد شاہ تاج نے ان دونوں کو انکا کمرہ دیکھایا، وہ خود بھی دونوں کے آج یہاں ٹھہرنے پر مدتوں بعد خوشی اور سکھ کے وجود سے ملے تھے۔

"اب تم دونوں آرام کرو۔ مجھے میری زندگی کی اک بہترین شام دینے کے لیے شکریہ۔ جیتے رہو"

وہ مشکور و ممنون سے دونوں کو آرام کی تاکید کیے پلٹ گئے، انکے ہر موں سے راحت چھلکتی خود شیز ااور آہل نے محسوس کی۔

آہل نے ڈور اوپن کرے اپنی لیڈی کو اندر لے جانے کے لیے ہاتھ بڑھایا جسے شیز انے فوراسے تھاما اور آہل کے دروازہ بند کرتے ہی اسکا ہاتھ چھوڑتی جا کر ڈریسنگ کے سامنے رک گئی، گہرے جامنی کلر کے جوڑے میں، سیاہی مائل کرل بال کھولے، بلیک ہیلز پہنے، ہلکا سا پارٹی میک آپ کرے وہ حسن کی ملکانیوں کو مات دے رہی تھی، اسکی خوبصورت آنکھیں، معصوم مسکراتا چہرہ کسی کے دل کی دھڑکن بڑھا گیا تو قدم خود بخود شیز اکی طرف لپک گئے۔

وہ عقب سے آکر شیز اکو اپنی مضبوط گرفت میں بھر گیا اور اپنی گال شیز اکی گال سے بے خودی میں رب کی، وہ سرور بھرا کسمسائی، آہل کے ہاتھ دھیرے سے شیز اکے پیٹ پر آکر رکے۔

"میرے بابا کتنے ہینڈسم ہیں ناں آہل"

آہل کی مضبوط ہوتی گرفت مسکراہٹ کے سنگ نرم پڑی، وہ آئینے میں اسی کو مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔

"ہنہ۔ تمہارے ہسبنڈ سے کم"

وہ ہنسی، آہل نے اسکے ساتھ مسکرا کر ساتھ دیا۔

"یس۔ تھینکیو"

وہ پھر سے پکاری، آہل کے اپنے گرد لپٹے ہاتھوں پر اپنے ہاتھوں کو پھیرتی آنکھوں میں بے پناہ محبت بھرے۔

"فار واٹ"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

آہل نے جواباً شیزا کی مسکراتی آنکھیں دیکھتے حیرت عیاں کی۔

"مجھے کنوینس کرنے کے لیے کہ میں یہاں آوں"

آہل کے اپنے پیٹ پر بندھے ہاتھ کھول کر وہ اسکے سینے کے پاس ہو کر پلٹی تو آہل نے اسے بازوؤں میں بھرا۔

"کیونکہ مجھے لگا جیسے آج میرے اس پھول کی مہک بڑھنے والی ہے۔ اتنے برے بھی نہیں ہیں سسر جی"

وہ شرارت سے ہنسا، ہاں اسکے اول پیار بھرے اعتراف پر ہی شیز الٹ گئی۔

"یس۔ آئی ہیو سمتھنگ فار یو"

وہ جلدی سے بولی مبادا دل بری طرح دھڑکنے لگتا، آہل کی بھنوئیں ستائشی انداز میں پھیلیں، اس سے پہلے وہ کچھ پوچھتا، شیز انے اپنے دائیں طرف سے کرل بال سمیٹ کر سارے بائیں کیے، آہل کی مسکراہٹ لمحے میں خمار بنی۔

"آپ نیک کس کر لیں"

وہ لجائی سی بولی، پلکیں عارضوں پر گر آئیں۔

"ایک؟"

آہل نے اسکا ہاتھ اسکے بالوں سے ہٹایا جیسے کہہ رہا ہو یہ زحمت وہ خود بھی کر سکتا ہے۔

آہل کے سوال پر شیزا کے سٹمک میں گدگداہٹ ہوئی، گالوں میں گلال بکھرنے لگا۔

"جتنی آپ چاہیں"

وہ زرا سا اسکے چہرے کی طرف ہو کر سرگوشی کرے پیچھے ہٹ گئی، بلش کر رہی تھی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"میں رکنا نہیں چاہتا صبح تک"

آہل اپنے ہاتھوں کو شیزا کی گردن سے جوڑے اسکے سارے بال سمیٹ کر کمر کی اطراف جمع کرتے، گردن کے اطراف جمے ہاتھوں کے انگوٹھے کی

پوریں شیزا کی گالوں پر گماتے ویسے ہی شیزا کے قریب ہو کر سرگوشی کرے پیچھے ہٹا۔

"۔۔آہل میں نہیں چاہتی میں آپکے کیریئر کے بیچ رکاوٹ بنوں۔آپ سمجھ رہے ناں میری بات۔میں آپکے ساتھ رہوں گی لیکن تھوڑی سی وائف بن کر۔آل ریڈی آپکے بابا خفا ہیں۔میں نہیں چاہتی کل کو وہ یہ کہیں کہ شیزا نے آہل کو پڑھنے نہیں دیا۔کچھ بننے نہیں دیا۔"

وہ اسکے جذبات کی شدت پل پل بڑھتی محسوس کر رہی تھی،دن بدن آہل اسکے قریب آنے کے جتن کر رہا تھا تبھی آج اس نے یہ خدشے کہہ ڈالے۔

"تم نے بھی سٹڈی مکمل نہیں کی ناں،تم بھی ایڈمیشن لے لینا۔پھر سب یہ بھی کہیں گے آہل نے شیزا کو پڑھنے نہیں دیا۔حساب برابر"

آہل کے جواب نے شیزا کی مشکل اور بڑھا دی۔

"میں نہیں چاہتی ایسا۔ آہل ابھی ہم اس سیریس ریلیشن کے لیے بہت چھوٹے ہیں"

شیزا کے پاس بہت سی وجوہات تھیں۔

"بلکل نہیں۔ اٹھارہ تک ایک بچہ خود مختار ہو جاتا ہے۔ تم بیس کی ہو میں انیس کا۔ اب اللہ نے ہمیں جلدی ایک دوسرے کا بنا دیا ہے تو اسکا یہی مطلب ہے ہمارے نصیب میں یہ ساتھ پڑھائی کے ساتھ ہی لکھا تھا۔ تو اسے ہم پڑھنے کے ساتھ انجوائے کریں گے"

وہ اسکے ہر اعتراض کا جواب جیب میں لیے گھوم رہا تھا۔

"آ۔۔ آہل جس طرح آپ مجھے چھوتے ہیں، میرے قریب آرہے ہیں آہستہ آہستہ۔ مجھے ڈر لگتا ہے۔"

وہ ہچکچا کر بولی تو آہل مسکراتے ہی ہنس پڑا۔

"تم نے بچوں والی بات سیریس لی۔ڈونٹ وری ایسا کچھ سیریس نہیں ہو گا۔اتنی جلدی باپ بن کر میں نے ابا جی سے جوتیاں نہیں کھانی۔اور فادر بننے کے لیے بہت ذمہ دار ہونا، سنجیدہ ہونا پڑتا ہے۔اور میں ابھی بہت انجوائے کرنا چاہتا ہوں تمہارے ساتھ۔"

وہ یوں سانس بھر گئی جیسے دل سے نجانے کونسا بوجھ اتر گیا تھا۔

"آہل میں ب۔۔بہت ڈر گئی تھی اس بات کو لے کر۔"

وہ اب تک گھبرائی ہوئی تھی، آہل نے اسکا ماتھا چومتے مزید آسودگی اتاری۔

"ایسا کچھ ہو تو جیسے آج ڈسکس کیا، آگے بھی کرنا۔بائے دا مین تمہیں ایک بات بتانا بھول گیا۔جب تم اپنے بابا کے پاس سے اٹھ کر میرے ساتھ بیٹھی، اینڈ یو ہولڈ مائی آرم۔۔آئی فیل سو بلیسڈ شیزا۔اف ڈیٹ فیلنگ از اوٹ آف دا یونیورس"

اپنے دل کو بھلی لگتی شیز اکی وہ حرکت کھل کر بتانے کے بیچ وہ اتنا خوش تھا کہ شیز اکو لگا اسکی خوشی کا صدقہ اتار لے۔

"کیونکہ میں آپ کے ساتھ زیادہ پر اعتماد اور محفوظ محسوس کرتی ہوں خود کو آہل۔ مجھے نہیں پتا میں کیسی محبت کر رہی ہوں لیکن میں آپکو ہمیشہ مسکرا کر دیکھتی ہوں، مجھے اتنی خوشی ملتی ہے آپکے چہرے کو دیکھ کر۔ اور جب یہ سوچتی ہوں آپ میرے ہیں، وہ فیلنگ مجھے پچھلا سب بھولنے پر مجبور کرتی ہے"

جب اک اظہار کرے تو دوسرے کو بھی دل کے جذبات نچھاور کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے، آہل نے اسے اپنے گلے لگا کر اپنے سکھ کی گہرائی بتائی، وہ بھی جیسے اسکے حصار میں کھل اٹھی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"تم ایسے اظہار کرتی ہوئی کتنی پیاری لگتی ہو کھڑوس بیوی، ایسے لگتا ہے ابھی قربان ہو جاو گی۔۔ سنو (بازووں سے آزاد کرے اس دل کی طرح دھڑکتی لڑکی کو روبرو لایا)۔ کرتی رہا کرو۔ آئی فیل سو ہانرڈ"

ایسی بے تابیوں پر وہ کیونکر نہ ہنستی، آہل کا سب کچھ لوٹ لینے کا اعزاز لیے پھر رہی تھی وہ۔

"آپ مستحق ہیں"

وہ آہل کی گال پر اپنے ہونٹوں کو دیوانہ وار رکھ گئی، آہل کی گرفت میں تشنہ سا پن عودا، اسکے واپس بکھرے بال سمیٹ کر آہل نے اسکی گردن کی جلد اطراف سے لے کر سامنے اور عقب تک اپنے ہونٹوں کی نرم مہروں سے دہکا دی، وہ بے حد خوبصورت چھوتا تھا، بے حد نرماہٹیں لیے، جیسے زرا ابھی شدت تیز کی تو شیزا کو درد دے بیٹھے گا۔

"یور لوورنیک میک می کریزی۔ آگے سے بس ایک کس کی اجازت دینا۔ کیونکہ اب مجھ میں افراتفری مچتی محسوس ہو رہی ہے"

وہ بے اختیار پیچھے ہوا تو شیزا نے بوکھلا کر دونوں ہاتھ آہل کے گالوں سے لگائے۔

"نماز پڑھتے ہیں۔ وہ تحمل دیتی ہے"

شیزا کے دماغ میں بس یہی آسکا۔

"اسکے بعد جب میرے ساتھ سو گی، تحمل کی دھجیاں اڑ جائیں گی"

اک نیا مسئلہ۔

"تو میں کاوچ پر سو لیا کروں؟"

معصومیت سے حل دیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
ZubiNovelsZone.com

"میں تمہاری جان نہ لے لوں اگر تم مجھ سے دور سوئی۔ مزاق کر رہا ہوں یار۔ تم لڑکوں کے مسئلے نہیں سمجھ سکتی۔ اپنی فیورٹ لڑکی ہاتھ بھی پکڑ لے اندر کچھ ناچنے لگتا ہے۔ جیسے بجلی کا کرنٹ لگا بندہ ناچتا ہے۔ یہ کافی پرسنل چیزیں ہیں۔ جب ہم تھوڑے پرانے ہو جائیں گے پھر بنا ہچکچائے شئیر کروں گا"

آہل نے مہارت سے اپنے مسئلوں کا پنڈال سمیٹا تو شیز افوری فرمابرداری سے سر ہلا گئی، ایسے خطرناک پرسنلز سے وہ ویسے بھی پناہ مانگ رہی تھی۔

"میں اپنی نمازن بیوی کی صحبت میں نیک ہو جاوں گا۔ میری مما تو خوشی سے پاگل ہو جائیں گی جب سنیں گی میں نے نماز پڑھی۔ چلو بیوی نیک کام کرتے ہیں"

آہل کے فخریہ ستائشی جملوں پر وہ بھی زرا گھبرائے ٹرانس سے نکل سکی ورنہ پتا نہیں کیوں ٹھنڈے ٹھنڈے پسینے آ رہے تھے۔

خیر تحمل جتنا بھی مل جاتا، جب وہ پہلو میں آئی تو آہل سے کچھ گستاخیاں کیے بنا رہا نہ گیا، اب کیا کرتا جوان خون جو تھا، اور پہلو میں مانا، فدا اور خود پر فریفتہ محبوب۔۔اف پھر تو راضی و رضا قربتوں کے مزے ہی اور ہوتے ہیں۔

.._____..

پارس نے روشانے کے سو جانے کے بعد بھی اسکے بالوں میں انگلیاں چلانی نہ روکیں لیکن ایک پرائیوٹ وی آئی پی کال پر پارس کو ناچاہتے ہوئے روشانے کو خود سے دور کرنا پڑا، اسکا سر تکیے پر منتقل کیے ماتھا چوما اور اٹھ بیٹھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

فوراسے کال ریسو کیے فون کان سے لگایا۔

"بری خبر ہے پارس۔مجھے اطلاع ملی ہے کہ جیکب مارک تمہارے بھائی حاتب تک پہنچ گیا ہے، اسکی خاموشی کے پیچھے یہی طوفان تھا کہ وہ تمہاری

فیملی تک پہنچنے کی چپ چاپ کوششوں میں لگا تھا تاکہ تمہیں ایک بار پھر اپنے قابو میں کر سکے۔ اسکے لوگ اس وقت ہوسپٹل کے باہر موجود ہیں کیونکہ وہ ابراہیم کی سرجری کے لیے رات اپنی وائف اور سہانہ کے ساتھ وہیں رکا ہے، میں نے اپنی ٹیم روانہ کر دی ہے لیکن تمہیں جیکب سے خود نمٹنا ہو گا کیونکہ میرے لوگ پہنچنے میں لیٹ بھی ہو سکتے ہیں۔ اس پیچھے اسکا ممکن ہے کوئی اور مقصد ہو"

ہدایات بابا سرکار کی طرف سے بریفنگ ملتے ہی پارس اٹھ کھڑا ہوا، مانو حاتب کا نام سنے دل سینے میں کچلا گیا۔

"اگر جیکب نے واقعی یہ کیا ہے تو آج پیراسائیٹ کے زہر کا وہ ہر صورت شکار بنے گا۔"

پارس کی آنکھوں میں نفرت کا ابال امڈا، مٹھی کس گئی جیسے بس نہ چل رہا ہو جیکب کے ٹکرے کر دے جس نے اپنا عہد توڑنے کا بھیانک جرم کیا تھا، یہ

عہد کہ وہ پارس عیسی مغلانی کے خاندان، اسی فیملی کو کبھی ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کرے گا۔

"مجھے تم سے یہی امید ہے میرے بچے، اسمال بھی اب تک کوئی چال اس لیے نہیں چل سکا کیونکہ اسکے اندر بھی جیکب کا خوف کنڈلی مارے بیٹھا ہے۔ جیکب مارک کا اب مزید کوئی کام نہیں رہا، ویسے بھی جلد یا بدیر مارا جائے گا تو آج ہی سہی۔ جب تک وہ مرے گا نہیں، اسمال یونہی پیٹھ پیچھے پلاننگ کرتا رہ جائے گا جبکہ ہمیں اسکا کھل کر سامنے آنا درکار ہے تاکہ اسکی گردن بھی مسلی جاسکے۔ میرے لوگ تمہیں جوائن کرلیں گے ایف پی کے باہر۔ اس مشن کی روشانے کو بھی خبر مت دینا نہ اپنے ایف پی ڈیپارٹمنٹ کو۔"

وہ کمانڈر پر سر ہلائے رابطہ توڑ چکا تھا، نیلی آنکھیں جہنم کی طرح سلگ اٹھیں۔

اک نظر روشانے پر ڈالتے ہی وہ چینج کرنے بڑھا، بھلے اسکا پورا کندھا زخمی تھا، وہ خود تھکا تھا اس ڈرگ نے سر بھاری کیا تھا لیکن حاتب کو نقصان پہنچنے دینا اسکی عمر بھر کی ریاضت کو خاک کرنے کے مترداف تھا۔

وہ اپنے مخصوص سیاہ لباس میں آچکا تھا، آنکھوں کے سوا ہر سمت سیاہی، دہشت، خوف، پیراسائیٹ کے نام کا خوف اسکی ذات سے چھلکتا تھا۔

وہ ایف پی کی ہائی سیکورٹی دو منٹ میں ڈسکنکٹ کرے بنا کسی کو خبر ہوئے ایف پی سے نکلا تو آٹھ ماہر فائٹرز اور ہدایت بابا سرکار کی ملٹری بیس میں ٹرینڈ وہ جانباز ساتھ دینے کو تیار موجود تھے۔

اندھیرا ہر سو تھا لیکن ان لوگوں کی راہیں روشن تھیں جو اپنے سفر پر اندھا دھند گامزن تھے۔

جیکب مارک کا پلین یہ تھا کہ وہ پارس کی فیملی تک پہنچے اور ایک بار پھر اٹلی کے پیراسائیٹ پر ملکیت حاصل کرے لیکن وہ بھول گیا کہ اب اسکی صلاحیتوں کو زنگ لگ چکا ہے۔

اسکے بڑے سے بیس ڈیپارٹمنٹ کو اڑانا پیراسائیٹ کے لیے مشکل نہیں تھا لیکن پارس اسے خود سزا دینا چاہتا تھا۔

یہاں مقابلہ سیکورٹی ڈسکنکٹ سے ہوا کیونکہ کہیں بھی کوئی گارڈز یا لوگ موجود نہیں تھے بلکہ ایڈوانس لاکنگ، لیزر فٹ تھے جو عام آنکھ سے نہیں دیکھے جاسکتے تھے اور ایسی کوئی ٹیکنالوجی نہیں تھی جسے پارس عیسی مغلانی سے پناہ حاصل ہو۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

اپنے روم میں پر سکون مزے لیتا جیکب مارک کب جانتا تھا کہ جسے مدتوں اپنی انگلیوں پر نچایا تھا، آج وہی موت بن کر آرہا ہے۔

بقیہ ٹیم پورے بیس ڈیپارٹمنٹ میں پھیلی جبکہ پارس کے قدم جیکب مارک کے کمرے کی طرف تھے، وہیں دوسری طرف کرسی پر ہی سو جاتی عمائمہ کے سر تلے اپنی لوز سی جرسی اتار کر رکھے حاتب زرا کمر سیدھی کرنے ہوسپٹل سے باہر آچکا تھا، ہدایت بابا سرکار کے لوگ ابھی پہنچے نہیں تھے پر کچھ لوگوں کی گنز کا ٹارگٹ حاتب مغدام تھا۔

"اسے زخمی کرو بس۔اور اٹھالو۔۔۔مارنا نہیں ہے۔دوسرا پیرا سائیٹ بناوں گا اسے"

کلیبر یا میں اپنے کمرے میں ٹہلتے جیکب کا انطالیہ کے ہوسپٹل کے احاطے میں موجود آدمی سے رابطہ تھا جیسے اس وقت حاتب لان میں یونہی ٹہلتا سامنے دیکھائی دے رہا تھا۔

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"اچھا۔ تو پہلے پیر اسائیٹ میں کیا برائی دیکھائی دی آپکو جیکب مارک۔ ایگل نے تو تمہاری آنکھ پھوڑی تھی، کیا اس آنکھ کے ساتھ عقل سمجھ کی وین بھی ایفیکٹ ہو گئی"

دروازہ اپنے بوٹ اور ٹانگ کی قوت سے کھولتے اندر گھستے، جیکب کے نائٹ گاون کے گریبان سے دبوچتے اسکے ہاتھ سے فون لے کر میٹرس پر دھکیلا جبکہ ساتھ ہی فون کان سے لگایا۔

"اگر تم نے اس آدمی کا بال بھی بیکا کیا، تمہاری سات نسلیں اسکا خمیازہ بھگتیں گی۔ اس لیے اپنے لوگ لو اور دفع ہو جاو ہوسپٹل اور انطالیہ تک سے، مسیحاوں کا شہر ہے، تم جیسے زلیوں کا نہیں۔ تمہارا یہ جیکب مارک مزید تمہیں آرڈرز دینے لائق ویسے بھی نہیں رہے گا۔ سمجھ گئے"

وہ لوگ جانتے تھے پیراسائیٹ انکا سارا شجرہ نسب گھنگال سکتا ہے تبھی حکم کی تعمیل میں وہ لوگ فوراہی اپنے اپنے خفیہ ہتھیاروں سمیت ہوسپٹل سے دور ہٹ گئے۔

جبکہ پارس نے فون زور دار طریقے سے دائیں دیوار پر دے مارا، جیکب کی آنکھیں صدمے سے پتھرائی تھیں۔

"کیوں کیا تم نے یہ؟ میرے گھر والوں تک کیسے پہنچے تم۔ وعدہ خلافی کیسے کر سکتے ہو تم، جتنے بھی زلیل ہو جاو لیکن تم اپنی بات کے پکے ہوا کرتے تھے جیکب مارک۔ اک مدت تک میں نے تمہارے آرڈرز فالو کیے، تمہیں ڈیسوزا کے بعد اپنا بڑا مانا اور تم جیسے ہی ہارنے لگے، اپنی اوقات پر اتر آئے۔"

اپنی گن نکال کر پارس نے جیکب کی ایک ہاتھ سے گردن دبوچتے گن کی نلی اسکی کن پٹی سے جوڑی، جیکب وہ ہارا سپاہی تھا جس نے یہ وعدہ خلافی آخری

بارڈو بنے سے پہلے اک ابھرنے کی کوشش کی صورت کی تھی، اسکی آنکھوں میں پارس کا خوف تھا۔

"تم نے بھی تو اچھا نہیں کیا، تم نے تباہ کر دیا مجھے۔ ملکیت مجھ پر سجتی تھی اور تم نے دھوبی کا کتا بنا دیا جو نہ گھر کا ہے ناں گھاٹ کا۔ یہاں تک کہ ایسی بے بسی ہے کہ میں اپنی ہی بیٹی کو مارنا چاہتا تھا کہ کہیں وہ میرے راستے کے بیچ نہ آجائے۔ تمہارے بھائی کے ذریعے میں تم پر واپس ملکیت چاہتا تھا۔ میں ختم نہیں ہونا چاہتا"

وہ خوف سے پھڑ پھڑا رہا تھا جبکہ پارس کی نیلی آنکھوں میں اس وقت شدید دکھ تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"تمہاری بیٹی ضرور مرے گی لیکن ابھی اسکی موت کا وقت نہیں آیا۔ تم میری فیملی تک پہنچ گئے ہو سو مجھے تمہیں مارنا ہو گا۔ ان پندرہ سالوں میں آج تک جس نے میری فیملی تک پہنچنے کی کوشش کی وہ کسی کو دوبارہ نظر

نہیں آیا۔ جن لوگوں نے مجھے داو پر لگا کر زندگیاں محفوظ کیں یعنی میرے گھر والے (اذیت آنکھوں میں اتری)، اگر وہی میری خاطر خطرے میں پڑیں گے تو تف ہے میری قربانیوں پر۔ تم سے بہت کچھ سیکھا میں نے صرف اس ناطے تمہیں آسان موت دوں گا جیکب مارک۔ ورنہ جو میرے بھائی پر نظر ڈالنے کی جرت کرے گا اسے میں مار کر نہیں گاڑوں گا بلکہ گاڑ کر مارنا پسند کروں گا۔ تمہاری یہ بیس اب سے میرے انڈر ہو گی۔ تمہارے نام کا یہاں اک یادگاری بورڈ ضرور لگواوں گا۔۔ آفٹر آل تم ایک اچھے باس تھے"

پارس نے اسے سسکنے کی مہلت نہ دی اور اپنی گن اسکی کن پٹی پر رکھے ہی چھ بار چلائی کہ جیکب مارک کے سر کے چیتھڑے اڑتے محسوس ہوئے، یہ پیراسائیٹ کی طرف سے اب تک کی آسان موت ہی تھی۔

وہ جھٹکے سے میٹرس پر گرا، خون سے پورا بستر تر ہونے لگا، جبکہ پارس نے اپنی گن اسی کے کپڑوں سے صاف کرے واپس پتلون کی پچھلی طرف

گھسائی اور کمرے سے باہر نکلا، اسکی ٹیم تمام گنے چنے جیکب کے لوگوں کو ابدی نیند سلا چکی تھی۔

وہ لوگ پیراسائیٹ کی نگرانی میں تھے تبھی کسی پرندے کو بھی ابھی خبر ہونی مشکل تھی کہ اس بیس میں کیا ہوا۔

پارس وہاں سے روانہ ہوا تبھی ہدایت بابا کی دوبارہ پرائیوٹ کال موصول ہوئی۔

"ویل ڈن پارس، مجھے تم سے اسی کی امید تھی۔حاتب کے پیچھے میں نے کچھ خفیہ سیکورٹی نافذ کر دی ہے بہر حال۔میرے ہوتے ہوئے تمہیں اپنی فیملی کے لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں میرے بچے۔اب اسمال کھل کر سامنے آنے والا ہے، بڑی جنگ کے لیے تیار ہو جاو کیونکہ وہ عام لگتا شیر ازی کئی ملکوں کے مافیا پر جما بیٹھا ہے۔بیسٹ آف لک میرے شیر"

پارس کے تاثرات سپاٹ تھے کیونکہ ابھی تک اسے جیکب پر غصہ قائم تھا، ہدایت بابا کے احسانات ایسی تاثیر رکھتے تھے کہ ان تلے انسان خود کو دبا محسوس نہیں کرتا تھا۔

"حاتب اپنے دشمنوں سے اپنی حفاظت خود کرنا جانتا ہے لیکن یہ دشمن میرے ہیں سو مجھے کرنا ہی تھا یہ۔ وہ ان سے لاعلم تھا۔ آپ ہماری بہت بڑی سپورٹ ہیں۔ فارس سلطان کہیں نہیں گئے۔ آج بھی یہ احساس دلانے کے لیے شکریہ ہدایت بابا۔ میں آپ کے، آپ کے ڈیفینس ڈیپارٹمنٹ، ایف پی اور اپنی محافظ روشانے کے بنا کچھ نہیں ہوں"

ہدایات بابا شفقت بھرا مسکرائے، وہ ہمیشہ سے کریڈٹ چھوڑ دینے والوں میں تھا۔

"جب تک تم اس سیاہ دنیا کا حصہ ہو، ہم روشنیوں کا بندوبست کرتے رہیں گے۔ فارس سلطان نے تمہیں کبھی نہ بجھنے دینے کا جو عہد لیا تھا ہم اسکے الم

بردار ہیں برخوردار۔ تم مجھے ہمیشہ ساتھ پاو گے۔ اللہ کی امان تم کو میسر رہے"

دعاوں میں انہوں نے پارس کو رخصت کیا، وہ کال بند کیے گہرا سانس فضا میں بھر گیا۔

پھر یونہی خیال آیا تو موہنی کا نمبر ملایا۔

جو پڑھنے میں مگن تھی، آسیہ سونے جا چکی تھیں پر وہ دن کو سونے کے سبب جاگ رہی تھی۔

"شکر ہے میری یاد آئی آپکو"

فون اٹھاتے ہی وہ گال پھلا گئی۔

"ہمیشہ آتی ہے میرے بچے۔ بس اب فرق یہ ہے کہ تمہارے لیے مکمل بے فکر ہو گیا ہوں۔ بتاو کیسی ہو؟ خوش ہے میرا پاگل سا بچہ؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

وہ اس وقت بس اپنا گندا موڈ بہتر کرنے کا طلب گار تھا، جبکہ موہنی سے اسکی خوشی اسکے منہ سے سننا بہت خوبصورت احساس تھا کہ اس نے نائل کی امانت کو سچ میں سنبھال رکھا تھا۔

"خوشی بہت چھوٹا لفظ ہے پارس۔ آپ نے مجھے موہنا دے کر مجھے نئی زندگی دی۔ میں آپکو بتانا چاہتی تھی اپنی خوشی پھر آپ بزی ہوں گے یہ سوچ کر کال نہیں کرتی تھی۔ روشانے آپا سے آپکے بارے پوچھ لیتی تھی۔"

وہ اسکی سمجھداری پر افسردہ ہو گیا، وہ ضدی موہنی چند دنوں میں سچ میں پوری بدل گئی تھی۔

"روشانے کو بتاویا مجھے ایک ہی بات ہے موہنی۔ وہ میرا حصہ ہے۔ ایز آفی میل وہ تمہیں مجھ سے زیادہ سمجھ سکتی ہے تو کوئی بھی کیسا بھی پرابلم ہو اس سے ڈسکس کر لیا کرو۔ ویسے بھی تم بتاو نہ بتاو، مجھے پتا تھا جسکے سپرد میں نے

تمہیں کیا ہے وہ مجھ سے ہزار گنا بہترین پناہ ہے۔اب تمہارے منہ سے سن کر خوشی کا احساس گہرا ہو گیا"

موہنی نے مسکرا کر تائید کی،وہ پارس کے کال کرنے پر بے حد خوش تھی، جیسے کوئی کھویا ہوا اپنا اچانک ملے تو سمجھ نہیں آتا مسکرائیں یا رو دیں۔

"میں بہت بہت بہت بہت خوش ہوں پارس۔بابا بھی آپ سے اتنے ہی خوش ہوں گے۔"

یہ سن کر وہ بہت خوش تھا،اسکی کوششیں اللہ رد نہیں کرتا تھا۔

"ہوپ سو۔ایسے ہی خوش رہو ہمیشہ۔میں تمہیں بہت زیادہ جیتا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں۔آبیل کو زندگی میں مدتوں بعد خوشی ملی ہے،یہ کبھی ماند نہ پڑے۔اسکا بھی خیال رکھنا اور خود بھی ہر ڈر چھوڑ کر جیو۔ٹھیک ہے۔میں کال کرتا رہوں گا"

پارس نے اسے ڈھیڑ سی دعا اور تسلی دے کر کال بند کی تو موہنی جی جان سے مسکرائی، آبیل کا ابھی تک پارس سے رابطہ نہیں ہوا تھا کیونکہ فون اس سے واپس لے لیا گیا تھا۔

پارس نے ٹیم کو ویسے ہی ایف پی کے باہر سے ہی سی آف کیا اور جس طرح ڈیپارٹمنٹ سے نکلا ویسے ہی واپس چلا گیا۔ بیڈ روم میں پہنچے پہلے تو جا کر زخم بچاتے شاور لے کر چینج کیا اور روم میں آیا تو روشانے ویسے ہی سو رہی تھی جیسے وہ اسے چھوڑ کر گیا تھا۔

"تمہاری یہ نیند، تمہاری ساری تکلیف، اداسی اور تھکن اپنے ساتھ لے جائے دعا ہے میری۔ تم صبح جاگو تو مجھ سے روٹھی ہوئی نہ ملو۔ میں تمہاری ناراض آنکھیں ابھی بھی سینے میں چبھتی محسوس کر رہا ہوں۔ سانس نہیں آ رہا جیسے آنا چاہیے۔ میری زندگی کا حصہ بن گئی ہو تم میری بیوی بنے، نجانے تمہیں مزید کیا کیا سہنا پڑے گا جل پری۔ آئی ایم سوری"

وہ اسکے پاس ہی بیٹھا، اسکی نیند گہری تھی، پر آج تھکن کے سبب بہت گہری ہو گئی تھی، پارس نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے دل سے لا جوڑا۔

پھر وہیں اسکے ساتھ ہی تکیے پر سر رکھے لیٹا پر نیند تھی کہ آنکھوں سے اجڑ سی گئی ہو جیسے۔

.._____..

اک نئی صبح انطالیہ، کیلبریا اور کراچی تینوں جگہ اتر چکی تھی، صبح صبح جیکب مارک کی موت کی خبر جنگل میں لگی آگ کی طرح پھیل رہی تھی۔

وہیں اسمال شیرازی بھی سئیرا کے پکڑے جانے پر گیلی لکڑی سا سلگ رہا تھا۔

" نکمی عورت۔ اب مجھے خود ہی کچھ کرنا ہو گا۔ اس عشق میں آدمی کسی کام کا نہیں رہتا۔ اور عورت! وہ تو قابل رحم حالوں تک آجاتی ہے"

اسمال شیرازی غصے سے بڑبڑاتا کسی کو کال ملا رہا تھا، جلد ہی فون اٹھا لیا گیا۔

"سر جیکب مارک کی ڈیڈ باڈی ملی ہے، اسکے تمام لوگ بھی مرے ملے"

اسمال پر گویا اس خبر سے سکتہ چھا گیا۔

"واٹ؟ مطلب سئیرا نے اپنا کام کر دیا۔"

اسمال کی آواز صدمے سے پھٹی۔

"مے بی سر۔ ہو سکتا ہے اس نے اپنے لوگ لگا رکھے ہوں۔ اگر ایسا ہے تو ہمیں فریدون سر کے ساتھ سئیرا کو بچانا چاہیے۔ اور یہ ہمیں کل ہی کرنا ہو گا"

آدمی نے حالات کے پیش نظر مخلصانہ مشورہ دیا۔

"ٹھیک کہہ رہے ہو۔ جیکب مارک کی پر اسرار موت ہمیں کسی بڑی مصیبت میں بھی ڈال سکتی ہے۔ اپنے لوگ کرائم سین کے آس پاس چھوڑ دو تا کہ پولیس کو جو بھی ثبوت ملیں وہ ہماری نظر میں رہیں"

بریفنگ دیتے ہی اسمال نے کال کاٹی جبکہ گردن مسلتے ہوئے خفیف ساڈر تھا جو اسکی آنکھوں میں ہلکورر ہا تھا۔

"اگر جیکب کو مارنے والی سئیر انہ ہوئی تو؟"

گردن کی رگ ابھر کر معدوم ہوئی تھی اسمال کی کیونکہ اسکا شعور اسے کچھ غلط ہونے کا احساس دلا رہا تھا۔

..._____..

جیکب مارک کی پر اسرار موت کا شوشہ اور ہنگامہ ایف پی میں بھی صبح ہوتے ہی شروع تھا، پارس تو سو نہ سکا تبھی آفس بیورو ہی آگیا، روشانے ابھی جاگی نہ تھی، ہادی اور سبیل کا آج آف تھا تبھی وہ تھوڑی دیر پہلے نکل چکے تھے۔

"سر ایسے کیسے جیکب مارک مر گیا۔ آپکو عجیب نہیں لگ رہا؟"

نجف اور رہبر اس وقت پارس کے ساتھ ہی بیورو میں موجود تھے، پارس بلکل نارمل تھا جیسے اسکو بھی جیکب کی موت پر اتنی ہی حیرت ہوئی ہو۔

"دیکھو نجف اسکا کیریئر اسمال کی تعیناتی ہوتے ہی ختم ہو گیا تھا، کسی خفیہ ایجنسی نے مروادیا ہو گا۔ اچھا ہے ہمارے راہ کا کانٹا نکل گیا۔ تم دونوں کرائم سین پر جاو۔ کوئی انفارمیشن ملے تو انفارم کرو"

پارس نے لیپ ٹاپ کی سکرین گراتے اپنے سامنے بیٹھے تجسس کے مارے کپل کو ہدایت کی، رہبر تو اجازت ملتے ہی آفس سے نکل گئی پر نجف کو کچھ شکوک تھے۔

"آپ نے تو یہ رائتہ نہیں پھیلا دیارات ورات جناب؟"

نجف نے زرا پاس آتے ٹیبل پر ہاتھ رکھ کر پارس کو مشکوک نگاہوں سے نہارا۔

"تو تم سمیٹ آو اپنی حسینہ کے ساتھ جا کر۔ تم کس مرض کی دوا ہو نجف"

پارس کے سلگتے جواب پر نجف کمینگی سے مسکرایا۔

"اہمم اہمم مان لیں جناب آپکا میرے بنا کوئی خفیہ مشن مکمل نہیں ہو سکتا۔ آپ روشانے تھوڑی ہیں"

نجف نے جذبات میں آکر جو بک بک کر دی فورا منہ پر ہاتھ رکھا پر پارس نے لمحے میں اسکی گردن دبوچی۔

"اس آخری بکواس کا کیا مطلب تھا۔ کیا وہ کوئی مشن پلین کر رہی ہے مجھ سے چھپا کر؟"

نجف کے چہرے کی ہوائیاں اڑیں، پارس عیسی مغلانی اس وقت نجومی لگا۔

"میرے منہ میں خاک سر، ایسا کس کافر نے کہا"

نجف نے مسکینت سے اپنی گردن چھڑوانے کی کوشش کی تو پارس نے گھورتے ہوئے آزاد کیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zohinovelszone.com

"اگر ایسا کچھ آئیندہ بھی ہوا اور تم نے مجھ تک خبر نہ پہنچائی تو تمہارے بچے نہیں ہونے دوں گا۔ رہبر کو ایسی جگہ بھیجوں گا جدھر وہ بچاری اپنی تصویر بھی تم جیسے لفنگے کو نہ بھیج سکے۔ اور نجف صاحب اس کو صرف مزاق مت سمجھنا"

نجف نے گردن چھوٹے کر حلق تر کیا اور سہم کر دیکھتے ہی دوڑنے لگا جب پارس نے آواز دے کر روکا۔

"ڈرتے ہوئے بندر لگتے ہو۔"

نجف نے ناک چڑھا کر اپنی تعریف سنی اور منہ پھلائے ہی باہر تو نکل گیا پر اب اپنی گردن روشانے کے مشن کا سوچ کر اور دبتی محسوس ہوئی، سامنے سے روشانے کو ریڈی ہو کر آتا دیکھے نجف فورا بھاگ نکلا اور روشانے اسے پکارتی رہ گئی تبھی پریشان ہو گئی۔

"اسے کیا میری شکل میں چڑیل نظر آ گئی۔ نکما"

روشانے بڑبڑاتی ہوئی ڈور کھولے اندر داخل ہوئی ہی کہ پارس نے واپس کھولے لیپ ٹاپ کو واپس میکانکی طور پر گرایا، وہ ڈارک بلو ٹاپ کے ساتھ وائیٹ پلازو پہنے، سر پر وائیٹ اسکارف لیے سنپل مگر بہت پیاری لگ رہی تھی۔ پیروں میں ہیلز اسکے قد کو دراز کرنے میں پیش پیش تھیں جبکہ چہرے پر ہلکی سی میک آپ کی نا محسوس ہوتی تہہ بھی بھلی لگ رہی تھی۔

"آپ نے مجھے جگایا ہی نہیں۔ اتنی دیر سوئی رہی۔ گڈ مارننگ پارس"

وہ قریب آکر رک گئی پر پارس نے اسکے چہرے پر سے اپنی نیلی آنکھیں نہ ہٹائیں۔

"مجھے لگا نیند تمہاری میڈیسن ہے تو زرا کھل کر لو"

وہ اسکے دونوں ہاتھوں کو نرمی سے اپنے ہاتھوں میں لیے میز کی سلیب سے جوڑ کر کھڑا کروایے بولا، لہجے سے تھوڑی دلخراشی ٹپکی۔

"میری میڈیسن آپ ہیں"

روشانے اس سے پہلے اسکے چہرے پر جھکتی، وہ اپنا چہرہ زرا پھیر گیا، روشانے نے ہاتھ چھڑوائے اور پارس کی ٹانگوں پر جا بیٹھی جسے بیٹھتے ہی پارس کے ہاتھ اسکے اطراف لپٹ گئے۔

"واٹ از دس پارس؟"

پارس کا چہرہ ہاتھوں میں بھرے پریشان ہوئے استفسار کیا۔

"تمہیں درد ہو گا ناں ابھی بھی اس لیے"

وہ سہولت سے جواز دے گیا۔

"آئی ایم سوری میں رات اوور ہو گئی۔ یہ جانتے بوجھتے کہ آپکا کوئی قصور نہیں، میں نے روڈلی بیہو کیا۔ پر یہ تو بتائیں آپ اس ہوٹل گئے کیوں پارس؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

رات تو یہ پوچھنے کی روشانے کو ہوش نہ رہی تھی، پارس نے آدھے چہرے کی مسکراہٹ دیتے نظریں لمحہ بھر پھیریں۔

"اسمال نے ٹریپ کیا مجھے سئیرا کے لیے۔ وجہ چھوڑ دو۔ اہم یہ بات کہ سئیرا کا اسمال سے کنکشن واقعی کافی سٹرونگ ہو چکا ہے۔ اب اسکے دو لوگ ہیں ہمارے پاس۔ سئیرا اور فریدون۔ چپ نہیں بیٹھے گا وہ"

اس وقت جب روشانے اس سے بات کرنا چاہتی تھی، وہ ایسے منحوسوں کا ذکر لے بیٹھا جو روشانے کو سخت ناقابل قبول تھے۔

"آپ ناراض ہیں مجھ سے پارس؟"

روشانے نے گویا اسکی سابقہ باتیں سرے سے نظر انداز کر دیں۔

"نہیں تو۔ میں تم سے ناراض نہیں ہو سکتا"

وہ سہولت سے منع کر گیا۔

"ہوں ناں ناراض۔ اجازت ہے۔ ہوں تاکہ میں مناوں آپکو اور ہمارا کنکنشن اس عجیب سے جمود سے آزاد ہو جائے۔ آپ نے کبھی مجھے خود کے قریب آنے سے نہیں روکا۔ پھر آج کیوں؟ کیا بہت زیادہ ہرٹ کر دیا میں نے آپکو پارس؟"

وہ پارس کی سرد مہری پر مرنے والی ہو رہی تھی، جیسے سانس تھم سی گئی ہو۔

"میں ہرٹ نہیں ہوں۔ میں تمہارے لیے پریشان ہوں بس"

وہ صاف گوئی سے بولا، آنکھوں میں صرف محبت تھی۔

"مجھے جو کل آپ سے انجانے میں تکلیف ملی وہ آپکے گلے لگ کر ہی بھائی ناں۔ مطلب آپ میرا سب کچھ ہیں۔ لڑوں گی، جھگڑوں گی بھی صرف آپ سے۔ کچھ زیادہ گندا بھی بول جاوں تو اس مان میں کہ یہ بندہ میرا ہی رہنے والا ہے۔ پھر بھی آپکو دکھ پہنچا ہو میرے کسی عمل سے، میری نظروں سے، میرے وجود سے تو مجھے معاف کر دیں۔ میں آپکی زرا سی تکلیف بھی

برداشت نہیں کر سکتی، تو کیسے سہوں آپکے اداس چہرے کو جو میرے سبب مرجھایا لگ رہا ہے۔ آپ ساری رات نہیں سوئے ناں۔۔۔لک ایٹ می؟"

وہ دنیا ساری سے چھپ سکتا تھا، روشانے سے نہیں، پارس کی آنکھیں عجیب سی سرخ ہوئیں جب وہ اسکا چہرہ اپنے چہرے کے پاس ٹھہرا گئی۔

"میں تمہارے لیے ٹھیک نہیں ہوں روشانے۔"

وہ کہتے ہی نظر جھکا گیا، روشانے کی سانس تنگ پڑی تھی پارس کی جھکی نظر پر، روشانے نے گہری سانس کھینچی اور پارس کا چہرہ واپس اٹھاتی اسکے نچلے لپ پر زور سے بائیٹ کرے پیچھے ہٹی، پارس نے درد پر سوالیہ نظروں سے لپ کو انگوٹھے سے سہلاتے روشانے کو دیکھا۔

"میں نے بھی درد دے دیا تھوڑا۔ اب میں بھی کہہ دیتی ہوں کہ پارس آئی ایم ناٹ گڈ فار یو۔۔۔پلیز لیو می۔۔۔سہہ لیں گے؟"

وہ سفاکیت سے غراتا بولی، پارس نے بچوں کی طرح نفی میں گردن ہلائی۔

"تو جو خود نہیں سہہ سکتے خدا کے لیے مجھے بھی مت کہیں۔ پلیز پارس۔ کل کی شام اور رات کو ہم بھول جاتے ہیں، میں کہیں کی نہیں ہوں آپکے بنا۔ آپکے پاس یہاں جگہ درج ہے میری۔"

وہ اسکے ماتھے سے ماتھا جوڑتی اخیر تڑپے حال میں تھی، پارس نے اسے مزید تڑپنے نہ دیا، جس استحقاق کے لیے چہرہ پیچھے کیا اب اس میں پارس نے پہل کرے روشانے کی آتی جاتی سانس اپنے تصور، خوشبو اور شدت سے الجھا دی، کوئی نرمی نہ رکھتے جب وہ اپنے لطف وصول رہا تھا تو روشانے نے اسکی گردن میں بازو لپیٹ کر یہ بتایا کہ وہ اب اسکی اسی شدت پر مائل ہو چکی ہے، جو بھی کرواہٹ تھی وہ دونوں جب زرا فاصلہ بنائے دور ہوئے تو لافانی مٹھاس، مدہوشی اور باہمی سکون میں بدل گئی۔ زہے نصیب!

.._____..

ابراہیم کو آپریشن تھیٹر منتقل کر دیا گیا تھا، اس وقت وہ ادوایات کے اثر سے نکل چکا تھا، پریسہ اور ہاشم صاحب بھی صبح نو تک ہوسپٹل پہنچ چکے تھے، سرجری کافی رسکی تھی تبھی ڈاکٹرز کی تسلی کے باوجود ابھی تک ہر کوئی پریشان تھا۔

سہانہ کو پانچ منٹ کی پرمیشن ملی تھی ابراہیم کو سی آف کرنے کی کیونکہ ماں یا بیوی کا آپشن تھا کہ وہ سرجری سے پہلے پیشنٹ سے مل سکتی ہیں جبکہ باقی سب باہر ویٹنگ روم میں تھے جبکہ حاتب اس وقت ابراہیم کے ڈاکٹر سے بات کر رہا تھا جو اسے سرجری کا پراسیس، ڈیٹیلز اور ٹائمنگ کے بارے بریف کر رہے تھے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"اسے کچھ نہ ہو میرے اللہ، بس یہاں سے ہم ابراہیم کو اسکے پیروں پر چل کر جاتا دیکھیں"

پریسہ کی تو ہر آتی جاتی دعا اس وقت ابراہیم کے لیے وقف تھی، جبکہ عمائمہ بھی انکے کندھے سے لگی بیٹھی افسردہ تھی، کیونکہ جتنے دن حاتب کے ساتھ رہی، اتنا تو جان گئی تھی کہ ابراہیم بھائی حاتب کے لیے کتنے اہم ہیں۔

"آمین۔ کیا وہ ہمیشہ سے حاتب کے ساتھ ہیں مما"

عمائمہ نے اسی اداسی سے سوال کیا تو پریشہ پھیکا سا مسکرائیں۔

"ہاں ناں۔ بچپن سے۔ جب سے ابراہیم نے اپنی ماں کھوئی تب سے وہ میرے پاس رہا۔ اسکی ممی میری بہت پیاری ہیلپر تھی۔ اگر کہا جائے وہ مغدام پیلس کی ایونٹ ارگنائزر تھی تو غلط نہ ہو گا۔ وہ دونوں بہت جلد چھوڑ گئے، ابراہیم کے بابا ہاشم کے اچھے ساتھیوں میں تھے۔ زندگی اتنی بے یقین بن گئی اس چھوٹے سے بچے کہ لیے کہ مسکراہٹ ترک کر دی۔ پھر دھیرے دھیرے جب وہ اپنے دکھوں سے نکلا تو مجھ سے اٹیچ ہونا شروع ہوا، میرے بچوں سے ہوا۔ حاتب تو آنکھ سے اوجھل ہو جائے تو پریشان ہو

جاتا۔ فکر کرتا۔ یہ سکول میں پنگے کرتا اور ابراہیم بچارا مجھ تک شکائیت پہنچنے سے پہلے معافیاں تلافیاں کر کے بات ہی سلجھا آتا۔ سہانہ تو اسکے ساتھ رہی، سکول، کالج، یونیورسٹی۔ پھر کب ابراہیم ہمارے گھر کا حصہ بنا نہ اسے پتا چلا نہ ہمیں، حاتب کے لیے اپنی میڈیکل کی پڑھائی کے باوجود گلوما کو اور اسکے اوٹ ڈور بزنس میں ہیلپ کی ہمیشہ۔ اور سب سے بڑی بات وہ بہت نیک اور فرمابردار بچہ رہا۔ میرے سب بچے کہیں نہ کہیں مجھے تنگ کرتے رہے، آہل نے ہیلتھ وائز بہت کیا، لیکن ابراہیم نے ہمیشہ مجھے کہا کہ پریسہ آنٹی میں سنبھال لوں گا۔ میں ہوں ناں، آپ فکر نہ کریں"

آج جب ابراہیم زندگی کے کڑے امتحان سے گزرا تو پریسہ کو اسکی محبتیں، اسکا خلوص اور اسکا ساتھ رلا رہا تھا، کیونکہ جانتی تھیں یہ دل کا عارضہ انہی دکھوں پر لگتا ہے جو بروقت کھولے نہیں جاتے، اور وہ افسردہ تھیں ابراہیم کے ان نہ شئیر کیے جاتے دکھوں پر۔

"کتنے پیارے اور امپورٹنٹ ہیں وہ مما، حاتب مطلب بچپن سے آفت تھے؟ تبھی اب بڑی آفت ہیں"

اس بار دونوں مسکراتے پیاری لگیں۔

"اف پوچھو مت! جب چھوٹا تھا تب تو اسے سنبھالنے کی پوری ذمہ داری آلائم (پریسہ کی آنکھیں اذیت کا گھر بن گئیں) کی تھی۔ لیکن اسکے بعد جیسے اسکا تنگ کرنا مہلک ہوتا گیا۔ ابراہیم تھا اسکے ساتھ ان کئی کڑوے سالوں۔ اسکو ہنسانے والا۔ اسکو زندگی کا احساس اک ساتھی اور ہم نوا کی طرح دلانے والا ورنہ ہم تو اسکی عدالت کے سترہ سال سے مجرم ثابت ہوئے آرہے تھے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

عمائمہ نے ممی کی آنکھوں میں آلائم کی تڑپ دیکھی تو حاتب کی آنکھوں کی تڑپ یاد آئی۔

"حاتب بھی آلائم بھیا کے ذکر پر ایسے ہی ٹوٹ گئے تھے۔ آپ پریشان نہ ہوں۔ اللہ ہے ناں۔ آپکے آلائم اور میرے بابا کو جلدی بھیج دے گا ہمارے پاس"

عمائمہ کی بابا کو لے کر اس خواہش نے جہاں پریسہ کی آنکھیں لال کیں وہیں وہیں آرکتے حاتب کا کلیجہ کٹا، یکدم حاتب کی نظر مما سے ملی، اف اس نظر میں کیسی کیسی تکلیف نہ تھی۔

"نہ بھی بھیجا تو ہم اپنے دل کی محبت اور دعائیں تو انھیں ارسال کرتے رہیں گے۔ ویسے تم آدھے میرے بابا لے سکتی ہو، تھوڑے فالٹی سہی پر اتنے بھی برے نہیں"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب نے اپنی اذیت اپنے اندر گھوٹ کر جیسے ایک نشانے سے دو تیر لگائے، منظر اش اش کر اٹھے، فالٹی پر ہاشم جو سامنے والی رو میں بیٹھے تھے، دانت پیس کر رہ گئے جبکہ پری اور ہاشم کے ساتھ عمائمہ بھی جانتی تھی

کہ حاتب نے اتنے برے بھی نہیں کیوں بولا، صرف اس لیے کہ ہاشم مغدام نے سہانہ اور پری کا ساتھ دل سے نہ صرف قبول کر لیا تھا بلکہ اپنی موجودگی سے یہ بھی احساس دلا دیا کہ وہ اپنے کیے پر سچ میں شرمندہ ہیں اور ویسے بھی رہی سہی کسر یقینا آہل کی آمد پر پوری ہو جاتی جب وہ شیزا کی حقیقت جانتے۔

"ہاں عمائمہ۔ اسکا بس چلے مجھے دو حصوں میں کٹ کر دے۔ جلادی اولاد" ہاشم بھی ماحول پر چھائی حبس کم کرنے کو منہ بگھاڑ کر بولے، حاتب نے پھیکے انداز میں سر ہلا کر تائید وصول کی جبکہ پریسہ اور عمائمہ ہنس پڑیں اور اس وقت ہنسی کا یہ پھول کتنا اہم تھا، یہ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

وہیں سہانہ اس وقت ابراہیم کے پاس فل کورڈ پر کاشنز کو پورا کرتی بیٹھی تھی جو اس وقت ہوش میں تھا، ہاں سرجری حد درجہ رسکی ہونے کے سبب تھوڑا سا فکر مند تھا۔

"تمہیں پرامس یاد ہے؟"

وہ اسکے ہاتھ کو اپنے ہونٹوں سے چومے نقاہت سے بھری آواز میں بولا، فلوئیڈ کی ڈرپ ایک بار پھر لگی تھی اور آگے کا سوچ کر سہانہ کی جان جا رہی تھی۔

"ہاں۔ تمہیں تمہاری اہمیت بنانے کو مر رہی ہوں"

وہ مسکرانے کی ناکام کوشش میں آنسو چھپاتی اسکے ماتھے کو چومتے واپس اٹھی۔

"مطلب تم ظالم نہیں رہی اب"

وہ خوشگوار سی حیرت سے مسکرایا، اور وہ نم آنکھوں سے ہنسی۔

"تمہارے لیے زرا نہیں رہی۔ تم نے کوئی سٹریس نہیں لینا۔ کل سے تمہارے پاس تھی۔ تم ہوش میں نہیں تھے لیکن میں نے تمہیں جی بھر کر

دیکھا۔اور مزے کی بات جی بھرا ہی نہیں۔سو جلدی سے واپس آو اور مجھے پھر سے ملو تا کہ یہ جی بھر سکے"

وہ اسکی محبت بھری تاکید پر ہنسا، دو انگلیوں میں سہانہ کی گال لی۔

"یہ جی نہیں بھرنا چاہیے۔میں نہیں چاہتا"

آواز جذبات کے غلبے سے بھاری تھی۔

"جو تم کہو۔لیکن ملنے میں کمی نہ ہو۔جب جی بھرنے لگا میں تم سے تھوڑی دور ہو کر دوبارہ سے لیول گھٹالیا کروں گی۔ایسے ہمارے ریلیشن میں کبھی کسی کا جی نہیں بھرے گا۔کیسا لگا آئیڈیا"

وہ شوخی سے مسکرائی پر ان آنکھوں کے کنارے کا کیا کرتی جو ابراہیم کے کھو جانے کے ڈر سے ناچاہتے ہوئے بھی بھیگ رہے تھے۔

"تمہاری طرح ہے"

وہ اسے تکتا سنجیدہ ہوا۔

"مطلب ظالم"

وہ برہمی سے گھوری اور ابراہیم کی سنجیدگی غائب ہو گئی۔

"تم ظالم ہوا کرتی تھی۔اب بہت وہ ہو گئی ہو"

اف اس آدمی کی اس حالت میں بھی فتنہ خیزیاں۔

"کیا؟"

وہ تجسس سے پاگل ہوئی۔

"کیوں بتاوں؟"

وہ ڈھیٹائی سے مکرا، سہانہ مسکرائی، وہ پر امید اور سٹرونگ محسوس ہوا تو دل تک تسلی اتری۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"میں نے تمہاری بہت بے قدری کی ناں؟بس ایک موقع مل جائے مجھے۔میں بتاوں گی دنیا کو محبت کرنے والے شخص کی قدر کیسے کی جاتی ہے ابراہیم آفندی۔ایم ویٹنگ فاریو۔"

شاید یہ لمحہ بہت مشکل تھا کہ سہانہ سے آنسو سنبھالنے دوبھر تھے تو ابراہیم سے یہ کہنا کہ مت رو۔

کیونکہ اکثر اوقات کہانی اک اچھے موڑ پر بنا انجام ختم بھی ہو جاتی ہے لیکن اس کہانی کا مصنف تو اچھے انجام دینے میں ماہر تھا پھر بھلا کیسے ممکن تھا کہ کوئی ہیر پھیر ہوتا۔

"لٹس سی مسیز"

وہ تھکا سا سانس بھر گیا،سہانہ نے مسکرا کر اٹھنا چاہا جب ابراہیم نے ہاتھ دبوچ لیا،وہ اس پر دھیرے سے جھکی۔

"اس سرجری سے پہلے جب لوگوں کو سانس لینے کی ہوش نہیں ہوتی، تمہیں میری گڈ بائے کس چاہیے؟ تاریخ میں تمہارا نام سنہری حرفوں سے میں خود لکھ کر آوں گی"

سہانہ نے اسکی نرم سی سرزنش کی ہی کہ اس ضدی شخص نے اسکے گلابی موتیوں سے مسکراتے ہونٹوں کو سانسوں میں پرو لیا، حالت درد میں ایسے نشاط پرور لمس ویسا ہی سکون دیتے ہیں جیسا تپتی پیاسی زمین پر مدتوں بعد گرتی بارش کی یخ بوندیں۔

"تم سے جڑتے ہی میرا درد، میں اور میرا دل سب بے اختیار ہو گئے ہیں۔ اب جاو۔۔۔ ورنہ ڈاکٹرز کو سرجری سے پہلے میری سہاگ رات ارینج کرنی پڑے گی"

وہ جو پہلے اظہار پر مبہوت تھی، اختتام تک دل سمیت تھم گئی، پھر دونوں قاتلانہ ہنس پڑے۔

"تم۔۔تم ایک نمبر کے لُچے ہو۔(یہ بے اختیاری تھی اور پھر وہ اسکے گال کو چومتی قربان و نثار نظروں سے مسکائی)جلدی آو میرے پاس واپس تمہیں ایک کیا ہزاروں سہاگ راتیں عنایت کروں گی۔"

اور ایسے اعتراف کہ بعد ابراہیم کا دل اچھل کر چھلانگیں نہ مارتا ایسا ممکن تھوڑی تھا۔

"میں بہت ایکسائٹڈ ہو گیا ہوں ان ہزاروں راتوں کی اک ہی رات میں کسر نکالنے کو سوڈر ناشروع کر دو۔اب جاوورنہ پہلو میں چھپالوں گا"

یہ آدمی،اف اس سے دور ہونا موت سا تھا،پر یہ آخری بار کا جبر کیا اس نے اور ابراہیم سے دور ہو کر اسے ڈاکٹرز اور اللہ کے سپرد کر دیا،اور کہتے ہیں جسے ہم اللہ کے سپرد کریں،ہماری اس خوشی کی اللہ ایکسٹرا حفاظت کرتا ہے۔

.._____..

شاہ تاج نے دونوں کو بلکل ڈسٹرب نہ کیا اور اپنی ایک میٹنگ اونلائن ہی اٹینڈ کرنے لگے تاکہ ناشتہ آہل اور شیزا کے ساتھ ہی کر سکیں، کیونکہ وہ شیزا کے ساتھ کے علاوہ یہ بھی خوشی کا باعث محسوس کر رہے تھے کہ وہ انکے گھر میں موجود ہے سکون کی نیند میں ہے، اب انکو کیا پتا کہ شیزا کا سکون آہل صاحب ساری رات لوٹتے رہے اور وہ بچاری ننھی جان ہلکان ہو چکی ہے، آہل نے رات ورات فری ہو کر نہ صرف اپنے مسئلے بتائے بلکہ شیزا سے ان مسائل کا علاج بھی جی بھر کر بٹورا۔

اور ستم کہ صبح کی روشنی بہت دیر سے پھوٹ چکی تھی تب بھی آہل کا دل نہ بھرا وہ شیزا کو خود سے دور ہونے دیتا۔

"آہل۔۔کچھ ہو گا تو نہیں؟"

وہ جو اسکے کندھے میں چہرہ چھپائے مست ہو کر گدھوں کی طرح پڑا تھا، رات سے اب تک کے شیزا کے ایک سے سوال پر چہرہ اٹھائے گھورا۔

"شیزا۔پچیسویں بار پوچھا تم نے یہ سوال۔نہ کچھ ہو بھی گیا تو جیل تھوڑی ہو جائے گی ہمیں۔ تمہیں آہل کی کوالٹیز پر بھروسہ نہیں کیا؟"

وہ جو آہل کے رات حد سے بڑھنے پر زرا بھی خفا یا گھبرائی نہ تھی، آخری ڈر والا جذبہ بھی پرے کر کے مسکرائی۔

"مجھے آپکی بے صبریوں پر شک ہے"

وصل کی حدت سے گلنار چہرے کے خدوخال میں جب شیریں و بے خود شرارت گھلی تو آہل نے اسکے چہرے پر جھکتے بے صبری کا اک کڑا مظاہرہ کرتے شیزا میں پھر سے چنگاری بھڑکائی، وہ لب بستہ کر دی گئی۔

"جسکی تم جیسی گرین فلیگ وائف ہو، وہ آدمی اک لمحہ صبر نہ کرے، میں نے تو بہت دن ترس کر گزارے تھے۔اب تم میری بے صبریوں کو شک کی نظر سے دیکھو تو کیا کہہ سکتا ہوں۔یہ کرنے کے سوا"

آہل کی بے شرم وضاحت نے شیزا کے گالوں میں رنگ سے بھر دیے۔

"آپ نے یہ سب کہاں سے سیکھا؟"

شیزا نے شرماتے ہوئے سوال کیا تو آہل اسکی ٹھوڑی پر پیار کرتے ہنسا۔

"کیا؟ بیوی پٹانا؟"

وہ سراسر جان لیوا بنا ہوا تھا۔

"ارے نہیں"

وہ جھنجھلا گئی۔

"ہاہاہا اوکے سمجھ گیا۔ جب اللہ بیوی دیتا ہے تو اسے قابو کرنے کے طریقے خود آجاتے ہیں۔ جیسے میں نے تمہیں کیا۔ تھوڑا تھوڑا مل رہی تھی ناں تم مجھے کھڑوس لڑکی۔ اب دیکھو تمہارے پاس میں نے تمہارا اپنا کچھ نہیں چھوڑا۔ ڈونٹ انڈر اسٹیمیٹ دا پاور آف لوونگ ہسبنڈ۔ وہ سب سے زیادہ والے آفت ہوتے ہیں ان معاملوں میں"

اپنے آپ کے کارناموں پر فخر کرے وہ شیزا کو مسلسل ہنسا رہا تھا، کیونکہ وہ بھی آہل کی سنگت میں گلاب بنی ہوئی تھی۔

"باقیوں کا پتا نہیں، آپ آفت کے بھی ڈیڈی نکلے۔ اچھا اب مجھے جانے دیں۔ وہ مسٹر شاہ تاج سمجھیں گے میں انکے گھر پر سکون ہوں تبھی اب تک سوئی پڑی ہوئی۔ میں نے ابھی یہ شو نہیں کرنا۔ کہوں گی ساری رات نیند نہیں آئی مجھے انکے اس گھر"

وہ اپنے نیک ارادے بتاتی اٹھنے لگی جب وہ اس پر جھکتے واپس شیزا کا سر تکیے سے لگا گیا۔

"لیکن تمہاری نیند تو میں نے چھٹی رات بھر"

آہل کی معنی خیزی پر وہ خفیف سا مسکائی۔

"انکو تھوڑا کہہ سکتی سچ"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

وہ شرماتی ہوئی منمنائی تو آہل کو بے شمار پیار آیا اس لڑکی کی ہر ادا ہی دل پر وار کر ڈالتی۔

"مجھے تو کہہ دو سچ"

آہل نے اسکی گال پر سرکتے ہونٹوں سے چھو کر جسارتی لب ولہجہ اپناتے پھر سے شیزا کی دھڑکنیں تیز کر دیں۔

"کل کی رات بہت خوبصورت تھی آہل"

وہ فوری آنکھیں ملاتی مسکائی، شرم کا لبادہ اسکے چہرے کا انگ انگ اوڑھے باوقار لگا۔

"ہر رات ایسی خوبصورت کر سکتا ہوں تمہاری؟"

وہ اسکے گال سے گال رگڑے لاڈ سے بولا۔

"اللہ کو مانیں"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

اف شیز ا آہل کا ہڑبڑا اٹھنا، آہل مغدام کی ہارٹ بیٹ مس کر گیا۔

"مانتا ہوں۔ پیار بھی کرتا ہوں اس سے کہ مجھے تم جیسی راحت دی۔ بھٹکنے بہکنے کی عمر میں تم سا حلال جام تھما دیا مجھ شرابی کو۔"

وہ اسکی الفاظ کی حرارت پر سر تا پیر دہک اٹھی، ابھی کچھ پہلے ہی تو آہل کی قربت کی حدت سے نجات پائی تھی۔

"اف آہل۔ بہکے ہوئے بہت برے لگ رہے آپ"

وہ گرفت میں مچلی، آہل نے اسے بھیگے بالوں کو چوما جو تکیے کے دامن میں پھیلے مہک رہے تھے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"رات تو اس سے زیادہ گندا بہکا تھا تب تو بڑا پیار آرہا تھا مجھ پر"

آہل کی بے لگام زبان سٹارٹ ہو چکی تھی اب شیز اکا دم نکلنے لگا تھی تبھی وہ چڑیا کی طرح پھڑ پھڑائی۔

"آہ۔۔ہل۔۔۔"

وہ روہانسی ہوئی تو آہل نے رحم کھاتے گرفت نرم کی۔

"اوکے۔چلو نکلتے ہیں۔"

آہل نے بھی مستیاں ترک کیں اور فریش دونوں آل ریڈی تھے تو بس زرا مسکراتے ہوئے اپنے اپنے بکھرے بال سمیٹے اور باہر نکلے۔

شاہ تاج تب تک میٹنگ مکمل کر چکے تھے۔

شیز اکا تر و تازہ چہرہ مانو دل کا سکون بڑھا گیا جبکہ آہل شرارت سے بس شیز اکو تاڑ رہا تھا،اف اس لڑکی کے سامنے ہونے پر بھی دل کرنٹ کھائے بندے سا اچھل رہا تھا اور وہ اچھے سے جانتا تھا اب شیز اکے بنا اسکی کوئی رات پوری نہیں ہونے والی۔

بھلے شیز انے شاہ تاج کو مکمل معاف نہ کیا ہو لیکن اتنی تسلی وہ آہل کے ساتھ اتنا وقت دے کر لٹا آئی کہ شاہ تاج عالم کے جسم و دل کے رستے زخموں پر مرہم لگ گیا۔

..._____..

ہادی اور سبیل کا آج آف تھا اور آج رات تک دونوں نے ایک دوسرے کے بارے فائیل فیصلہ لے کر روشانے کو بتانا تھا، خود روشانے آج پارس کے ساتھ ہی بزی تھی کیونکہ جیکب مارک کی موت کی نیوز پر نظر رکھنا اور پھر سئیرا کے ہوش میں آنے پر اسے اگلی سزا دینا ہی آج کے دن کی روٹین میں شامل تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

ہادی آج فائنلی سبیل کو اپنی نانی سے ملوانے والا تھا جو ایک چھوٹی سی سی فوڈ پوائنٹ اونر تھیں اور انکے ہاتھ کے بنے اٹلئین شوارما یہاں کیلبریا کے چھوٹے سے علاقے میں کافی فیمس تھے۔

دونوں نے بریک فاسٹ نانی کے ساتھ ہی کرنا تھا کیونکہ آج وہ اپنے فوڈ پوائنٹ کو اپنے دوور کزز کے سپرد کرے ہادی اور سبیل کے لیے فینسی اٹلئین بریک فاسٹ بنا رہی تھیں۔

گاڑی ان چھوٹی چھوٹی سڑکوں میں جانے سے قاصر تھیں تبھی ہادی اور سبیل کو پانچ منٹ گھر تک پیدل چل کر جانا تھا اور یہاں کے گھر بھلے تنگ گلیوں کے دائیں بائیں بنے تھے پر زیبائش میں نہایت جاذب اور خوبصورت، پھر کیلبریا کی ٹھنڈ جو ابھی سے شدت پکڑتی محسوس ہو رہی تھی۔

وہ ہادی کے ساتھ ہی ان خوبصورت صاف ستھری اور ارد گرد لگے منی پلانٹس سے سجی سڑک پر ساتھ ہولی، دونوں نے ہی بلیک کلر کے اوٹ فٹس چنے تو کافی میچنگ فیلنگ دیتے وہ پیارا کپل لگ رہے تھے۔

"جب روشانے میم نے تم سے پوچھا، تم کیوں گھبرائے؟ میں تو چلو لڑکی تھی۔ رشتے کی بات پر گھبرانا فطری ہوتا ہے"

وہ اسکے ساتھ ہی واک کر رہی تھی، ہادی جو ذہن و دل کے نشاط پر ابھی سے سبیل کے ساتھ محبت بھرے لمحے سوچ رہا تھا، ٹھٹکا، پھر گردن موڑ کر اسے اک بے خود نظر میں لیا۔

"مرد بھی گھبرا سکتے ہیں۔ جب انکے دل میں چھپی بات کوئی اتنے آرام سے خواہش میں ڈھال دے"

وہ جو بولا، اسے خود اندازہ نہ تھا، سبیل کے قدم رکے اور دل بھی۔

"میں تمہاری خواہش ہوں ہادی"

وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر دبا گئی، شائد پہلی بار کسی نے ہادی کے ہاتھ کو اتنی حلاوت سے تھاما تھا، روح کی اتھاہ گہرائیوں تک نشاط اترا ان مخملی ہاتھ کی پوروں سے۔

"میں نے ایسا کہا کیا؟"

وہ گھبرا کر ہاتھ چھڑوائے جب آگے بڑھا، سبیل نے اپنے منتشر دل کو سنبھالنے کے لیے سینے پر گہرا سانس بھرتے ہاتھ رکھا، اف اس لڑکی کی وہ دلفریب و بے خود مسکراہٹ جو ہادی کی بوکھلاہٹ پر لبوں کے کناروں تک آ لپکی۔

"تمہارا جواب ہاں تبھی تھاناں۔ بتاو بھی"

وہ ہمقدم ہوتی ہانپی کیونکہ ہادی کے قدموں کی رفتار بے حد تیز ہو چکی تھی، اس بار پھر سبیل نے اسکا ہاتھ پوری قوت سے انگلیوں میں انگلیاں ڈالے جکڑا تو ہادی بیچ سڑک کے رکنے اور پلٹنے پر مجبور ہوا۔

صبح کی نرم دھوپ کو اس سٹریٹ کے بیچ لگے چھاتوں کی رنگین باڑ روکنے کی کوشش میں کامیاب تھی، دیواروں کے بیچ رنگ برنگے پھولوں کے پودے اٹکے تھے تو پیروں تلے کا فرش اینٹوں کی ساخت چھلکا رہا تھا جبکہ ہادی کی

آنکھیں سبیل پر فرصت سے جمی تھیں، ایسی فرصت جو سبیل کو جواب کے لیے ہونٹوں کے اظہار کا محتاج نہ رہنے دے سکی۔

"آئی تھنک میں جواب جان گئی۔ لٹس گو"

گھبراتے ہوئے نظریں زیرک کرنے کے بیچ ہادی کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالتے بکھرتی سی سرگوشی کی جو اس شخص کے ہاتھ نہ چھوڑنے پر مزید ٹوٹ گئی۔

"اچھا ہے تم سب کچھ آنکھوں سے جان گئی، کہنا ابھی مشکل ہے۔ کہہ دیا تو خود کو روکنا ناممکن ہو جائے گا۔ ہاں اتنا کہہ دیتا ہوں، اس دل کے بناوجود والی لڑکی میں جلد اک دل اتاروں گا میں۔ جو میرے جذبات کا جہاں ہو گا"

اک ہاتھ سے سبیل کا ہاتھ تھاما تو دوسرے سے اسکے جھکے چہرے پر جھولتی بالوں کی لٹیں ہٹائیں، وہ زیرک نظریں تڑپ کر اٹھیں، ہادی پر جا جمیں، دفعتاً ان میں نمی گھلی، شاید جس محبت اور شدت کی وہ خواہشمند

تھی، وہ مجسم ہادی کی صورت پا لینے پر اسکے جذبات بھی بے قابو ہو چکے تھے، تبھی تو آنکھیں رو کر ان جذبات کا اظہار کرنے کو بیتاب تھیں۔

"میں اس دل کے ساتھ دھڑکنے کے لیے تیار ہوں ہادی"

کرہ ارض پر چند انمول اظہار محبت کے آسمان میں ناچتے پھرتے ہیں، یہ انہی میں سے تھا، ہادی کے لیے یہ اعزاز کم نہیں تھا کہ وہ لڑکی اپنے ادھورے پن کے باوجود ہادی کی چاہت سمجھ بھی گئی اور صلہ دینے کو بے تاب بھی ہے۔

دونوں مسکراتے ہوئے نانی کے پاس پہنچے، وہ بذات خود اک حسین دنیا تھی قدوس صاحبہ کی، ہادی کی ماں، بابا، نانی دادی سب وہی تھیں اور آج تو انکی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا جب انکے ہادی، انکے بچو نگڑے کی دنیا انکے گھر چل آئی، ان کا بس نہ چلا وہ اپنی جان راہوں میں بچھا دیں۔

وہ سبیل سے ہلکی پھلکی باتوں کے بیچ ہادی کو میٹھاس بھرا اشارہ کرتے بتا چکی تھیں کہ انکو انکی نواسی بہو دل و جان سے پسند آئی ہے، اور پھر اب مرحلہ بچا تھا واپس آکر دونوں کے اپنا اپنا فیصلہ روشانے کی کورٹ میں سنانے کا۔

جب ہادی اور سبیل نے واپس آکر اپنی رضامندی دی تو روشانے تو خوش تھی، دگنا خوش پارس تھا۔

کیونکہ وہ ساتھ بہت سج رہے تھے۔

.._____..

کئی گھنٹوں کا آپریشن مکمل ہوا تو انطالیہ میں شام اتر آئی، اداس بدحواس سی شام، سب کے دل سینوں میں تھمے تھے، حاتب مغدام نے اپنے دل کو اتنا اداس مدتوں بعد محسوس کیا جب ابراہیم کی کمی آس پاس کہرام کی صورت محسوس ہوئی، سہانہ کی تو ہر آتی جاتی دھڑکن ابراہیم کی سلامتی کے لیے دعا گو تھی۔

اور پھر ان سولی پر لٹکے افراد کو آریا پار کرنے کے لیے ڈاکٹر تیمور فائنلی آپریشن تھیٹر سے باہر آئے، اک ہکٹک اور لمبی سرجری نے یقینا انکو بھی تھکا دیا تھا۔

سہانہ اور حاتب لپک کر انکی طرف بڑھے، عمائمہ، پریسہ اور ہاشم کی بھی سانس تھمی تھی۔

"ک۔۔کیسا ہے ابراہیم؟ سرجری کامیاب ہو گئی ناں ڈاکٹر؟"

سہانہ کی پوچھتے آواز بیٹھی جبکہ حاتب بھی پریشان ہوا۔

"نوے فیصد کامیاب ہو گئی لیکن اس نے اپنی ٹمپرری طور پر سونگنے اور چکھنے کی حس کھو دی۔ کورونری بلڈ ویسلز میں ابنارمل کلوٹنگ ہے جسے ڈیزالوو کرنے کے لیے اسے پانچ دن ہمیں داوں کے زیر اثر مزید رکھنا ہے ہوش دلائے بنا۔ اور ہمیں پوری امید ہے جب وہ جاگے گا، وہ ایک نارمل ہارٹ اینڈ باڈی لائف گین کر چکا ہو گا۔"

یہ بھلے تھوڑی اداسی والی خبر تھی پر ابراہیم کی جان بچ گئی، اسکا دل بچ گیا اس نے اداسی پر غلبہ پالیا۔

"مطلب پانچ دن وہ مزید ستائے گا ہمیں۔ گدھا کہیں کا؟"

حاتب کی آواز بھی بھاری پڑی، سب پھیکا مسکرائے البتہ سہانہ تو ممی سے گلے لگی رو پڑی تھی کہ پانچ دن اس کے بنا کیسے رہے گی۔

"وہ بہت سٹرونگ ہے۔ وہ سروائیو کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔ یہ میڈیکل ٹرمز ہیں۔ ہمارے جذبات اور فکروں سے بھاری ہیں۔ لیکن میں یقین دلاتا ہوں پانچ دن بعد آپ سب ابراہیم کی مسکراہٹ دیکھ پائیں گے۔ ان شاءاللہ"

بس اس امید نے بند ہوتے دلوں تقویت دی تو وہ سنبھل کر دھڑکنے لگے لیکن پانچ دن گزرنے کیسے یہ مشکل تھا، سب پر بھاری تھے، جان لیوا تھے۔

.._____..

کرائم سین پر بروقت نجف اور رہبر کے پہنچنے پر تمام صورت حال کا جائزہ انہی نے لیا، چھ کی چھ گولیاں انہوں نے کلیبر یا کی پولیس سے ہائی اتھارٹی پرمیشن کے تھروا پنے قبضے میں لیں کیونکہ ایسے کیسیز کی انویسٹیگیشن کرنا پولیس کو آلوڈ نہیں تھا۔

اور اب وہی ہوتا جو ایف پی میں مناسب تھا، آبیل کے لوگوں نے اس میں بہت ہلپ کی کیونکہ اٹلی کی پولیس اگر پیراسائیٹ یا مافیا کے کاموں میں مداخلت نہیں کرپاتی تھی تو اس میں ستر فیصد ہاتھ ایگل کمانڈی کا تھا۔

بقیہ حکومتی پرمیشنز تھیں کیونکہ یہ لوگ قانون اور حکومت کی طرح اک الگ ادارہ تھے جسکی اپنی پوزیشن اور ویلیو تھی۔

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

اسمال شیرازی کے دونوں مہرے اب اسکی نیند اڑا چکے تھے، لیکن وہ جلد بازی سے نہیں تحمل سے کام لینے والا تھا۔

"رشیہ سے پہلے انطالیہ چلتے ہیں، تمہارا وعدہ وفا ہونا بہت اہم ہے"

شام میں وہ پارس کے ساتھ واک پر نکلی کیونکہ ڈاکٹرز کی طرف واک ریکمنڈ تھی۔

"مجھے پتا تھا آپ سانس لینا بھول سکتے ہیں، مجھ سے کیا پرامسس نہیں۔ تھینکیو۔ کب چلنا ہے؟"

وہ چہکتی مسکراتی روبرو آن رکتی پارس کو بازووں سے تھام کر بولی۔

"تین چار دن تک۔ اسمال کی پلاننگ جاننے کے لیے ایک آدمی بھیجا ہے وہاں۔ وہ تین دن بعد آکر ہمیں تفصیل دے گا۔ اس کے لحاظ سے ہم لائحہ عمل ترتیب دیتے ہی انطالیہ نکلیں گے تاکہ اگر پیچھے سے اسمال، سئیر ایا فریدون کو نکلوانے کی کوشش کرے تو ایف پی کا ڈیپارٹمنٹ اس سے میرے اور تمہارے بنا بھی نمٹ لے"

پارس نے اسے تفصیل دیتے بے پناہ مسرت بخشی۔

"ساونڈ گڈ۔ آر یو ایکسائٹڈ فار بررز میٹ آپ پارس؟"

یہ سوال کرتے روشانے کی آنکھوں میں خفیف سی درد کی لہر اتری، پارس نے لمحہ بھر مشکل سا سانس کھینچے نظریں دائیں طرف سرکائیں پھر آہستگی سے روشانے کے گلے لگا، یہ ویسا گلے لگنا تھا جب کہنے کو کچھ نہ ہو اور بس کسی عمل سے اپنی ساری تکلیف بتانے کا دل چاہے۔

وہ شدت و محبت سے بازو اسکے اطراف لپیٹ گئی جیسے جانتی ہو پارس کو اس آرام کی کتنی ضرورت تھی۔

"میں اس لمحے کے لیے تڑپ رہا ہوں"

پارس عیسی مغلانی کو سچ میں وہ بھول گیا تھا آج اسکی نیلی آنکھیں دیکھ کر یقین کرنا نہ منظروں کے لیے آسان رہا نہ روشانے کے لیے۔

"میری جان! آپکے قریب کسی تڑپ کو اب کبھی نہ آنے دوں میں۔ سوری اداس کر دیا۔ بہت بری ہوں میں"

وہ حصار توڑے روبرو آکر اپنی مرمریں ہتھیلوں میں پارس کا خوبصورت چہرہ بھر کر خود پر برہم ہوئی۔

"خبر دار خود کو کچھ کہا۔ جان لے لوں گا تمہاری کل کی طرح"

پارس نے بھی زرا شوہر کی طرح اسے بھینچ ڈالتے جو دھمکی لگائی اس پر روشانے صاحبہ یوں کہ کاٹو تو لہو نہ بچا جبکہ روشانے کے ڈر کر گلے لگنے پر وہ ایسا مسکرایا کہ موسموں کے ہاتھ رنگوں سے بھر گئے، اف ظالم نیلی آنکھوں والے تیرا مسکرانا!

..._____..

پانچ دن گزر چکے تھے جیکب کی موت اور اسکی موت کے بعد ہوئے ہنگامے کو، تین دن بعد پارس کی رشیہ روانگی ڈن ہو چکی تھی مگر چونکہ اس نے روشانے سے ایک دن کے لیے انطالیہ جانے کا وعدہ کیا تھا سو کچھ دیر پہلے انکی فلائیٹ اڑ چکی تھی۔

سئیر ااور فریدون کو اسمال کی موت کیسے بنانا ہے اسکی روشانے پوری تیاری کر چکی تھی مگر سب سے پہلے جو اہم تھا وہ پارس اور حاتب کا ملنا تھا، اس میں وہ بہت بے تاب تھی۔

ایف پی میں روشانے کے سیکرٹ میشن کی تیاریاں عروج پر تھیں اور اسمال شیر ازی بھی جوابی کاروائی کے لیے کسی نہ کسی تیاری میں لگا ہوا تھا۔

وہیں دوسری طرف آج دن میں آسیہ کو کچھ گروسری کے لیے جانا تھا تو موہنی بھی انکے ساتھ نکلی تاکہ ڈاکٹر خضر اسے ملے، چونکہ موہنی نے مما کو یقین دلایا کہ یہ ریگولر بلڈ چیک آپ ہے تبھی وہ اسے ہوسپٹل ڈراپ خود خضر اسے ملتے ہی نکل گئیں۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

جبکہ خضر اموہنی کو اپنے کیبن میں لے آئیں۔

وہ کافی مرجھائی محسوس ہوئی تبھی خضر انے اسے اپنے ساتھ کاوچ پر بٹھایا۔

"اتنا مرجھایا کیوں ہے میرا بے بی؟"

خضرا کی نرم شفقت بھری سوالیہ بات پر موہنی نے خضرا کی طرف دیکھا۔

"خضرا مجھے اٹھتے بیٹھے چکر آرہے ہیں۔کیا میں مر جاوں گی؟"

آنکھوں میں دفعتا نمی بھرے اس نے گھبرا کر خضرا کا ہاتھ جکڑا،وہ خود پریشان ہوئیں۔

"ارے!ایسے نہیں کہتے۔کیوں مرو گی تم۔بہت جینا ہے۔ابھی دیکھ لیتے ہیں ان چکروں کی وجہ۔ڈائیٹ تو ٹھیک لے رہی ہو ناں؟"

خضرا نے اٹھ کر بلڈ پریشر چیک کرنے والے آلے کو پاس لا کر رکھے موہنی کی بازو پر اسے فٹ کرے سٹیتو سکوپ نبض پر رکھتے پلس ریٹ اور پریشر ایک ساتھ ایگزامن کیا،موہنی نے فوری سر اثبات میں ہلایا۔

"کوئی پریشانی ہے موہنی؟لو و پریشر ہے۔ہارٹ بیٹ بھی ابنارمل ہے۔بلڈ ٹیسٹ کرتے ہیں۔دیکھ لیتے ہیں کیوں یہ ابنارملٹی شو ہو رہی۔ڈونٹ وری ڈائٹ اوپر نیچے ہوئی ہو گی"

خضرا نے بھرپور تسلی تو دی پر جب تک بلڈ ٹیسٹ ہوا، اور ارجنٹ رپورٹ خضرا نے منگوائی تب تک موہنی کی سانس تھمی رہی تھی۔

"تھینکیو"

خضرا نے رپورٹ دے کر جاتی نرس کو شکریہ کہا اور کھولنے سے پہلے موہنی کو دیکھا جسکے چہرے کی ہوائیاں اڑی تھیں۔

مسکرا کر رپورٹ کھولی تو آگے جو نکلا اس پر خضرا کے چہرے کے تاثرات بدلے، بے اختیار انہوں نے گھبرائی موہنی کو دیکھا۔

"امپاسیبل! ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ ضرور رپورٹ میں کوئی غلطی ہو گئی۔ میں خود جاتی ہوں"

خضرا کے یکدم اٹھ کھڑا ہونے پر موہنی بھی گھبرا کر اٹھی۔

"می۔۔ میں مرنے والی ہوں ناں خضرا"

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ دفعتاً رو پڑی، خضرا نے نفی میں سر ہلاتے روتی موہنی کو قریب آتے خود سے لگایا۔

"نہیں موہنی۔ رپورٹ سراسر غلط ہے کیونکہ یہ پریگنسی شو کر رہی ہے۔ اول تو تم ان میرڈ ہو دوسرا تم نے اگر کوئی ریلیشن بنایا بھی ہے تو تمہاری پریگنسی بہت رسکی ہے"

موہنی کے آنسو اور ہچکیاں اسکے حلق میں دب گئیں، وہ جلدی سے خضرا کے حصار سے نکلی۔

"واٹ۔۔۔! پریگنسی؟ مطلب بے بی؟"

خضرا اسکی حیرت ہر اور رنجیدہ ہوئیں۔

"یس۔"

خضرا کے لہجے میں افسوس تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovels.com

"آبیل کا بے بی؟"

وہ بدحواسی سے بڑبڑائی تو خضر اکے تاثرات پتھریلے ہوئے۔

"واٹ؟ تم نے مسٹر آبیل کے ساتھ ریلشن بنایا موہنی؟"

خضر انے اسے پکڑ کر جنجھوڑا تو موہنی کی آنکھ سے اک آنسو ٹوٹ گرا۔

"ہی از مائی ہسبنڈ خضر ا۔"

موہنی کی آواز ٹوٹی تو خضر اکے صدمے کا پہاڑ۔

کچھ دیر تو وہ دونوں ہی کچھ نہ بول سکیں۔

کچھ دیر تک دونوں ہی کاوچ پر ساتھ بیٹھیں غیر مرئی نقطے پر نظریں جمائے ہوئے تھیں۔

"اٹس ٹو مچ رسکی۔ آبیل تمہارے لیے اتنا فکر مند تھا، ٹچی تھا۔ اس نے یہ کیسے کر دیا یہ جانتے ہوئے کہ تم یہ سب نہیں سہہ سکتی وہ بھی اس اپچ میں۔ اف موہنی۔ تم دونوں مجھ سے ڈسکس تو کرتے بچے"

خضر اکورہ رہ کر ہول اٹھ رہے تھے جبکہ موہنی سمجھ نہ پائی یہ خوشی کا لمحہ ہے یا تکلیف کا، وہ تو خود ابھی ناسمجھ سا بے بی تھی اور اب خود ماں بننے نکل پڑی تھی۔

"خض۔۔ خضر اہی لوز می آلوٹ۔ وہ کیا اس پر آپ کی طرح ری ایکٹ کریں گے۔ کیا خ۔۔ خوش نہیں ہوں گے؟"

اک حسرت تھی موہنی کی آنکھوں میں۔

"چند اخوش تو میں بھی ہوئی کیونکہ تھیلسیما پیشنٹس لڑکیاں پریگنسی گین کرنے کے لیے کئی سال جتن کرتی ہیں۔ تم تو لکی ہو کہ اتنی جلدی تم نے یہ خوشی پائی، ودان آویک۔ اٹس سو نیچرل اینڈ یونیک۔۔ لیکن مجھے تمہاری

جسمانی قوت کے لیے ڈر لگ رہا ہے اور یقینا آبیل اگر تم سے سچ میں پیار کرتا ہے تو میرے جیسا ہی حال ہو گا اسکا"

خضر انے پیار سے اسکے بال سہلائے جو نڈھال لگ رہی تھی۔

"میں یہ آبیل کو نہیں بتا سکتی خضر ا۔ وہ آئیں تو آپ کہہ دیں گی؟ یہ بھی کہنا کہ موہنی سٹر ونگ گرل ہے۔ مجھ سے یہ بے بی کوئی نہ چھینے۔ کریں گی آپ یہ فیور؟"

وہ بہت زیادہ ڈری ہوئی تھی، خضر انے زخمی سی مسکراہٹ کے سنگ اسے اپنے سینے سے لگایا۔

"اگر تم نے پریگنسی اتنی نیچرل پائی ہے تو میں امید کر سکتی ہوں تم اسی یونیک وے میں اسے دنیا میں لاو گی۔ میں آبیل کو بتاوں گی لیکن اب تم نے ہر دو دن بعد میرے پاس آنا ہے۔ میری سسٹر گائناکالوجسٹ ہیں، وہی تمہارا کیس دیکھیں گی"

موہنی نے انکی ہدایت پر افسردگی سے سر ہلایا۔

"چلو مسکراو۔اتنی سی ایج میں ممی بننا ازبگ تھنگ گرل۔۔۔"

خضرا ہنسیں تو مسکراہٹ موہنی کے ہونٹوں پر بھی مچلی۔

"م۔۔میں ابھی کچھ فیل نہیں کر پا رہی خضرا"

وہ بے سی سے منمنائی۔

"حیرانی و پریشانی زیادہ ہے ناں اس لیے، میں تمہارے لیے فکر مند تو ہوں پر خوش بھی ہوں۔تمہارا بے بی تھلیسیمیا مائنر سے محفوظ رہے یہی دعا بھی ہے اور ہماری کوشش بھی رہے گی۔بس تم نے سٹرونگ گرل ہی رہنا ہے۔"

وہ خضرا کی تسلی پر تھوڑا بہتر سانس بھرے مسکرائی، آبیل کاری ایکشن ابھی تو امیجن کرنا بھی دوبھر لگ رہا تھا۔

"م۔۔میں انکے سامنے کیسے جاوں گی خضرا؟"

موہنی نے گھبرا کر خضرا کو دیکھتے انھیں ہنسا ڈالا۔

"اتنا سب کر لیا، اب کیا مشکل"

خضرا کی شرارتی چھیڑ خانی پر وہ جھینپ کر رہ گئی، چہرہ بھی بلش ہوا تو پھیر لیا لیکن موہنی کی مسکراہٹ دیکھتے خضر شدت سے اس بچی کے لیے دعا گو ہوئیں، اور موہنی کو اس مشکل سفر سے بحفاظت نکالنا ہی گویا انکی زندگی کا مقصد ہو گیا تھا۔

..._____..

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

ہوٹل کے بجائے وہ انطالیہ کی بہت خوبصورت جگہ ایک چھوٹا سا گھر تھا جہاں ہدایت بابا سرکار کے بھیجے ڈرائیور نے گاڑی روکی تھی، پارس نے باہر نظر گماتے متجسس سی نظر روشانے پر ڈالی۔

"میں تو کسی ہوٹل کو ایکسپیکٹ کر رہا تھا، یہ تو گھر لگ رہا ہے"

روشانے نے جناب کی الجھن سے محظوظ ہوئے گاڑی سے نکل کر انطالیہ کی ٹھنڈی یخ شام میں سانس کھینچی۔

پارس بھی باہر نکلا تو ڈرائیور نے بھی باہر نکل کر پارس کی گاڑی کی چابی پارس کو تھما کر اجازت لی۔

"پہلے اندر تو آلیں محترم، یہیں تفصیل لینی ہے کیا؟"

وہ مزے سے ڈوران لاک کرتی گھر میں گھسی تو پارس نے بھی اسی تجسس میں زرا مسکراہٹ ملائی اور فرنٹ سیٹ سنبھالے گاڑی کو گھر کے اندر کیا، چوکیدار کے آدھے فرائض نبھاتی روشانے گیڈ بند کرنے کا فریضہ پارس پر ڈالے خود گھر کی کیز سے مین ڈوران لاک کرے اندر داخل ہوئی اور سائیڈ وال پر لگے سوئچ بورڈ سے پورے مین لاونج کی لائیٹ آن کی جو لان

کی سمت لگے وال گلاس ڈور سے ویسے بھی مدھم مدھم ملگجی روشنی میں ڈوبا تھا۔

پارس اور روشانے کی کل اسی وقت واپسی کی فلائیٹ تھی۔

پارس بھی جب تک اندر پہنچا روشانے مسکرا کر گھر کو ستائشی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"اب یہ اکیلی ہی مسکراتی رہو گی کیا جل پری، یہ پیارا گھر تمہارا تو نہیں ہو سکتا"

پارس نے بھی گھر کی خوبصورتی پر سرسری نگاہ ڈالے اپنی حسینہ کی طرف قدم بڑھائے جس نے اپنا اسکارف اتار کر کاوچ پر رکھے قریب آتے پارس کی گردن میں فوراً سے باہیں پرو لیں۔

"یہ گھر میرا ہی ہے یعنی ہمارا۔ عمائمہ کامیکہ، اس نے کہا تھا میں گھر لوں۔ یہاں وہ میرے پاس آیا کرے گی تاکہ اسکی زندگی میں یہ کمی بھی دور

ہو جائے۔ ایکچولی بابا کی جو پاکستان میں کچھ کنال زمین تھی انہوں نے جانے سے پہلے وہ سیل کروا کے میرے اور عمائمہ کے لیے ایک ریچ اماونٹ سیو کروادی تھی ہدایت بابا کے پاس۔ سو یہ گھر ہدایت بابا نے اسی امانت سے مجھے لے کر دیا کیونکہ میں یہاں نہیں تھی نہ مجھے یہاں گھر با آسانی ملتا سو کریڈٹ گوز ٹو ہیم۔ آپکو پسند آیا؟"

روشانے کی بتاتے ہوئے کالی آنکھیں اور حسین ہوئیں کیونکہ وہ عمائمہ کا نام لیتے ہی بہت مسرور ہو جاتی تھی، بابا کی امانت کو خوش دیکھ کر دگنی نہال تھی۔

"مجھے تم پسند آئی"

پارس کی ساری توجہ کا مرکز وہ میسی بن والی، سکھ کی شکل بنی روشانے تھی۔

"وہ تو بچپن سے آئی ہوئی ہوں"

اتراہٹ تو بنتی تھی، پارس نے تائید میں سر ہلایا۔

"تو پھر اپنی پیاری عمائمہ کو میکے آنے کا شرف کب دے رہی ہیں آپ روشانے؟"

وہ در حقیقت جو پوچھنے کا طلب گار تھا وہ سوال پارس عیسی مغلانی کی آنکھوں نے کہا، روشانے پہلے تو پر اسرار مسکرائی اور پھر پارس کی دائیں گال پر پیار دیتے ہی اسکے حصار سے نکل کر کاوچ پر پھینکے اپنے فون تک پہنچی۔

خود پارس نے بھی بلیذر اتارتے اپنی شرٹ کے کف فولڈ کرتے گریبان کے دو بٹن کھول کر کاوچ پر بیٹھتے نگاہیں فرصت سے کسی کو کال ملاتی روشانے پر ٹکائیں۔

حاتب شام کے اس وقت سو رہا تھا کیونکہ وہ تھوڑی دیر پہلے ہوسپٹل سے آیا تھا، نہاتے ہی سو گیا تھا جبکہ عمائمہ اپنی اور حاتب کی وارڈرب سیٹ کرنے میں بزی تھی۔

حاتب فون نہیں اٹھا رہا تھا تبھی عمائمہ روم میں جھانکی مگر حاتب کے کسمسا کر فون تک پہنچتے ہی مطمئین ہوئے واپس اٹیچ روم میں گھس گئی۔

"ہائے پارٹنر کیسے ہو؟"

روشانے کی چہکتی آواز سنے حاتب کی نیند کچھ حد تک آنکھوں سے اڑی۔

"میں فٹ۔ تمہیں اس وقت کیا تکلیف ہوئی۔ سو رہا تھا شوخی"

نیند خراب ہوئی تبھی وہ زرا برہم ہوا۔

"اور اگر میں نیند اڑادوں۔ چلو اٹھو اور عمائمہ کو لے کر اس پتے پر آو۔ تمہاری سسرال میں دعوت ہے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

روشانے کی بات نا سمجھی کی کیفیت میں سنے وہ اٹھ کر بیٹھا، آنکھیں مسلیں جیسے نیند بھگانے کی کوشش کر رہا ہو

"سسرال۔ ارے میرا سسرال کہاں سے آگیا۔ سستے نشے کر آئی ہو کیا؟"

حاتب کی بڑبڑاہٹ پر روشانے ہنستی ہوئی پارس کے پہلو میں ہی بیٹھی اسے دیکھ کر مسکائی جو تھوڑا سنجیدہ تھا۔

"دیکھو۔عمائمہ کی صرف میں ہوں سسرال کی طرف تو میرے گھر دعوت ہے۔ آجاو باقی باتیں بعد میں۔ عمائمہ کی خواہش تھی کہ اسکا میکہ ہو سو تمہاری اس ہونہار پارٹنر نے انطالیہ میں اپنا گھر لے لیا اور آج تم دو میرے مہمان ہو"

روشانے کی باتیں اب امیر صاحب کے کچھ پلے پڑیں،ہاں وہ نرم سا مسکرایا تھا،روشانے کی آواز میں جھومتی خوشی بہت کچھ باور کروا رہی تھی۔

"اچھا۔تو دعوت کر رہی ہو ہماری۔ مینیو میں دس ڈشیز ہوں تب آوں گا ادر وائز منہ پھٹ والا ناں"

اف اس آدمی کا فارم میں لوٹنا،روشانے نے اس بار سپیکر پر ڈالنے کی غلطی نہ کی۔

"اف کتنے نادیدے ہو تم۔ میں اکیلی جان دس ڈشیز کیسے بناوں گی۔ ایک دو پر گزارہ کر لینا اور یہ حکم ہے ریکوسٹ نہیں۔ چلو ایک گھنٹے تک پہنچو"

وہ سچ میں حکم کرتی ہی پیاری لگتی تھی، حاتب کے سوئے تمام احساسات بیدار ہو چکے تھے۔

"او کے احسان کر ہی دیتا ہوں تم پر۔ سنو! وہ نہیں آیا۔۔۔ تم اسے چھوڑ کر کیوں آگئی واپس؟"

حاتب کی فکریں تو بس آلائم پر اٹک جاتی تھیں، روشا نے محبت بھری نگاہ پارس پر ڈالی۔

"وہ ٹھیک تھے تو میں نے کہا میں انطالیہ گھوم آوں زرا۔ وہ کیسے آسکتے ہیں بھلا۔ ہی از ویری بزی مین"

روشا نے اسے سرپرائز دینا چاہتی تھی اور پارس بھی یہی چاہتا تھا وہ حاتب کا سرپرائزڈری ایکشن دیکھے۔

"ہاں ہاں۔اب رہنے بھی دو تم۔بس اسی کی سائیڈ لیتے لیتے بڈھی ہو جانا۔چلو آتے ہیں۔کہو تو ایک دو ڈشیز پیک کروالاوں۔وہ کیا ہے کہ مجھے غریبوں کو کھلانے کا آجکل شوق ہو رہا ہے"

اب بنا روشانے کا خون سلگائے وہ کال بند کرتا تو اسے حاتب مغدام کون کہنا پر آج روشانے بلکل مائنڈ کرنے کے موڈ میں نہ تھی۔

"ہاں سیم ٹو یو۔میں بھی عمائمہ کو اکیلے کے بجائے تمہارے ساتھ تبھی انوائیٹ کر رہی ہوں فقیر کہیں کے۔پہنچو۔باتیں کم کرو۔"

حاتب اسکی حاضر جوابی کا آج پھر فین ہوا جبکہ خوش بھی کہ عمائمہ کی خوشی روشانے سے مل کر بڑھ جائے گی۔

جبکہ کال آف کرتی روشانے نے فون میز پر رکھا اور ساری توجہ پارس کی سمت مبذول کی۔

"یو آر سو کائنڈ"

پارس کی مخصوص محبت بھری سرگوشی سنے وہ کھکھلائی۔

"یس آئی ایم۔اب بات یہ ہے کہ ایک ڈش آپکو پکڑنی ہے ایک مجھے۔سوئیٹ ڈش، کولڈ ڈرنکس اور کچھ فاسٹ فوڈ ہم آرڈر کر لیتے ہیں۔کیونکہ مجھ پر رہے ناں تو میں نے دونوں کو انسٹنٹ نوڈلز ہی کھلانے ہیں"

روشانے کو اب ایک گھنٹے میں سب تیاری کرنی تھی جبکہ پارس کو بھی اس نے ذمہ داری سونپ ڈالی۔

"جو کچھ تم میرے لیے آج کرو گی۔اسکے بعد کسی چیز کی طلب نہیں رہے گی روشانے۔آئی ایم سو لکی کہ مجھے تم جیسی عجوبی ملی، جو پریشانی اور تکلیف کا خلیہ بگاڑ کر انھیں بدحواس کر کے ایسا چلتا کرتی ہے کہ وہ تکلیفیں کبھی جسم اور دل تک لوٹ کر نہیں آتیں۔"

ایسے ہی چند لفظ سننے کی طلب میں وہ ہلکان تھی اور جب پارس کے ہونٹوں نے یہ اعتراف کر دیا تو ان بے قراری کے حامل دل و جان میں سکون سرائیت کر گیا۔

"میں آپکے لیے وہ سب کرنا چاہتی ہوں جو کبھی کسی محافظ اور بیوی نے نہ کیا ہو۔ ابھی تو پارٹی شروع ہوئی ہے۔ ابھی تو آپ نے اک عمر جینا ہے اس عجیب مخلوق کو، سو نئے نئے اعتراف اور لفظ سیکھیں کیونکہ ہر بار ایک سے جملے سننے والی چیز نہیں ہے آپکی یہ جل پری"

روشانے نے دونوں ہتھیلوں میں پارس کا چہرہ بھرے لاڈ بھرے لہجے میں اسکی رخسار سے اپنی گال جوڑتے اس شخص کو ہوش و حواس سے بیگانہ کرنے کی پوری تیاری کی۔

"میں نے آج تک کچھ دہرایا؟"

پارس کے سوال کے ساتھ اسکے ہاتھوں کی روشانے کی کمر میں بڑھتی گرفت تھی وہ معاملہ کہ روشانے خمار سے نکلی۔

"ہاں۔ جل پری"

وہ مسکرا کر دور ہٹی، پارس نے آبرو اچکائے۔

"اب تمہیں روز نیا نام دینے سے تو رہا، تمہارے لیے نام بھی تم جیسے ہونے چاہیں۔ اور ایسی روح زمین پر چند اک ہی چیزیں ہیں جن کی تمہارے لیے مثال دی جا سکے"

پارس کی باتوں سے وہ کبھی تھک ہی نہیں سکتی تھی مگر مزید وہ یوں قریب رہتے تو گھنٹہ اک لمحہ بن کر سرک جاتا تبھی وہ زرا حصار توڑتے سنبھلی۔

"آپ کیا بنائیں گے پارس؟"

روشانے نے بال کان کے پیچھے ارساتے ہوئے زرا سر گوشی میں آواز و لہجہ بدلا۔

"میں تمہیں ہیلپ لیس بنانا چاہتا ہوں۔ میری سادگی دیکھو کے کیا چاہتا ہوں"

اسکی بازو دبوچتے اپنی طرف رخ کرواتے روشانے کا چہرہ خود کے قریب اور وہ نیلی آنکھیں اسکی آنکھوں پر مرکوز کروائے لفظی جسارت سے روشانے کے گالوں میں اک نئے طرز کا گلال چھڑکا۔

روشانے نے گھبرا کر پارس کے سینے پر ہتھیلی جمائی تو لگا اس تلے دھڑکتا دل اسی کو آواز دے رہا ہو۔

"آپکا دل۔۔"

وہ حیرت سے بڑبڑائی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"کیا کہہ دیا اس نے؟"

پارس نے مصنوعی ڈر سے پوچھا تو روشانے کے ہونٹوں پر رسیلی سی مسکراہٹ نمودار ہو کر معدوم ہوئی۔

"بہت تیز دھڑک رہا ہے"

وہ آنکھیں جھکا کر مسکائی۔

"تم جب جب پاس ہوتی ہو، سب کچھ دھڑکنے لگتا ہے۔ دل، میں۔ میری پوری کائنات۔"

اس جھکی پلکوں والی کے گال پر شدت بھرا لمس بکھیرتے اک نیا اعتراف روح زمین پر دھڑکایا۔

"پازلے سکتے ہیں؟"

وہ گھبرا کر ان نیلی آنکھوں میں جھانکی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"دھڑکنے کے پراسیس میں؟"

وہ بھی مسکرایا، جب روشانے نے ڈرتے ہوئے پلکیں جنبیش سے ہلائیں تو اف وہ آفاقی حسن کی ملکہ مسکراہٹ اور گہری ہوئی۔

"تم کہتی ہو تو سانس لینے کے پراسیس میں بھی پاز لے لوں؟"

پارس کی آنکھیں شرارت ٹپکا رہی تھیں۔

"وہ کرنے کے لیے میں ہوں ناں"

آواز میں خمار لیے وہ پارس کی گرفت میں خود کو دے تو گئی پر جلد ہی اپنے فیصلے پر پچھتائی کیونکہ وہ سچ میں جذبات کی دنیا کا بھوکا شیر اسکے ٹوٹتے سانس کے ٹکرے بھی چبانے کے در پر تھا، وہ اسے ٹھہر اسنبھلا کر روبرو ہوئی، دونوں مسکرائے۔

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"آپکی وحشیانہ حرکتیں بتا رہی ہیں آپکی کپیسٹی ختم ہو چکی ہے مسٹر ہسبنڈ، بہت آزما لیا آپکو۔ اب سے آخری سانس تک میری ہر اجازت کے خود مختار مالک ہیں آپ۔ لیکن ابھی کچن پلیز۔۔۔"

اجازت ایسی جان لیوا دے کر کچن کا نام لینے کا جرم بس روشانے پر ہی معاف تھا، پارس نے آنکھیں زور سے میچتے بے بس والا کیوٹ قہقہہ مارے خود کو روشانے سے دور کیا جسے پارس کے ایکسپریشن دیکھ کر دگنا پیار آیا۔

"تمہیں اللہ پوچھے اس ظلم پر"

پارس نے اٹھ کھڑا ہوتے فرمابرداری سے کچن کا رخ کیا ہی کہ وہ اسے بیک سے اٹھتے ہی زور کا کمر پر ہاتھ مار کر تھپکتی خود بھی پیچھے ہی ہنستی لپکی۔

"ڈونٹ ٹچ میں لائک ڈیٹ کریزی لیڈی۔"

پارس نے دانت پیس کر پلٹتے گھورا پر اثر کسے تھا۔

"کیوں کچھ کچھ ہوا؟"

وہ سایہ بنی مسلسل ہاتھ ہٹ کر رہی تھی۔

"تم جانتی نہیں تم کتنی بڑی مشکل میں پھنس چکی ہو"

روشانے نے اس بار اسکے عقب سے دونوں مضبوط شولڈرز پر ہاتھوں کی گرفت بناتے سکن مٹھیوں میں لے کر دبائی تو وہ جھرجھری لیے پلٹا، روشانے ڈر کر دو قدم دور ہٹی، آنکھوں سے شرارت کا والکینو پھوٹ رہا تھا۔

"میری شرافت کا لبادہ پھٹنے کے دہانے پر ہے، اپنی شرارت کلوز کرو روشانے۔ اور کچن میں جب تک میں ہوں۔ باہر ہی رہنا۔ چلو جا کر ریڈی ہو میں سب خود دیکھ لوں گا۔"

پارس نے غصہ دیکھاتے اس بار سختی سے وارننگ دی۔

"میں تو آپ کے ساتھ چپک کر کچن میں رہنے والی ہوں پورا گھنٹہ "

پارس نے اسکی طرف قدم بڑھایا ہی کہ روشانے چینختی دو قدم دور بھاگی، پارس دبا دبا مسکرایا۔

"پھر چپکنے کے بعد کی پوری فلم بھی بنا گھبرائے دیکھ لو گی ناں۔۔۔۔"

اب پارس کی باری تھی روشانے کے کان سے دھوئیں نکلوانے کی۔

"آپ جائیں کچن میں۔ سچی میں دو فٹ دور سے بھی نہیں گزرتی۔ جائیں میری جان آپ جیتے میں ہاری۔"

روشانے نے مسکینیت کی حد کرتے ساری بہادری کو چلتا کرے جلدی سے منت سماجت کی اور اس سے پہلے بھاگتی، پارس نے اسکے پیٹ میں ہاتھ ڈال کر اپنے سینے سے لگایا اور اس بیچ خفیف سا کندھا درد ہوا پر وہ سہہ گیا جبکہ روشانے، اسکی بگ آرم صاحبہ کے شکنجے میں مانو خشک ہو جاتے لہو کا نمونہ بنی تھیں۔

"آجاو چپکتے ہیں۔اب کیا ہوا؟"

پارس نے اسکے کان میں بولتے بچاری کا تن من ویسے ہی گرما دیا۔

"آپ سے چپکنا کتنا مہنگا پڑ سکتا ہے۔یہ یاد آیا تو میں نے ناک تک فورا اچھے بچوں کی طرح توبہ کرلی۔میں کتنی اچھی ہوں ناں پارس"

گردن گما کر آنکھیں پٹپٹاتے اگلے پچھلے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتی ہوئی وہ یہ بھی چاہتی تھی پارس ہاں کر کے چھوڑ بھی دے۔

"یہ ناک تک توبہ کونسی ہوتی ہے؟"

پارس نے اسکی ناک سے ناک ملائے انفارمیشن میں اضافے کی خواہش کی۔

"جو ٹوٹنے کے پورے امکان رکھتی ہو۔پلیز دور رہیں ناں۔میری نیت بگھڑتی محسوس ہو رہی ہے آپکو دیکھ کر۔دیکھتے بھی تو اتنی ہاٹ نظروں سے ہیں، آگ بھڑک جاتی ہے آس پاس"

وہ منمنائی، کیا بتاتی کچھ کچھ ہونے والا معاملہ تو اسکی طرف ہے۔

"آس پاس آگ لگنے کا فائدہ۔۔ تمہیں لگے تو بات بنے ناں۔"

پارس کی حرکتیں یہیں گھنٹہ کروانے کے در پر تھیں، اب پارس کی بازو سے نکلنا آسان بھی نہ تھا کہ وہ جھٹکے سے آزاد ہو جاتی۔

"میں ان دو کو آنے سے منع کر دوں؟"

روشانے کی بات پر پارس نے جلدی سے اس افلاطون کو آزاد کیا۔

"یہ میرے ہاتھ دیکھو بندھے، تشریف لے کر ادھر ادھر ہو جاو۔ کچن سارا میں خود دیکھتا ہوں۔ تم خود کو اور مجھے ایک دوسرے سے بچالو بس، احسان ہو گا یہ آپکا روشانے، پارس عیسی مغلانی کی جان پر۔ بھاگو یہاں سے"

پارس نے ہڑبڑا کر اس لڑکی سے پناہ مانگی اور جیسے بھاگا، روشانے منہ پر ہاتھ رکھے ہنستی شرافت ادھار مانگے سیدھی بیڈ روم لپکی، لیکن جاتے جاتے کچن

کے ڈور میں رک کر پارس کی گھوری کی پروا کیے بنا بہکی سی فلائینگ کس ضرور کی، پارس اس سے پہلے پین سپون اٹھاتا وہ ہنستی ہوئی سیڑھیوں پر چڑھ کر دوڑ گئی جبکہ پارس نے یوں مسکرا کر سر ہلایا جیسے یقین ہو گیا ہو یہ پاگل نہیں سدھرے گی۔

وہ روم میں پہنچی تو بلیک وائیٹ اور ہلکے سے گولڈ شیڈ والا اسکا اور پارس کا ماسٹر بیڈ روم دیکھ کر اش اش کر اٹھی، وہ بہت ہی خوبصورت تھا، اور اتنا وسیع کے وہ وسط میں ماہرانیوں سار قص کر سکتی تھی۔

وہاں دو اٹیچی بھی تھے جو کراچی سے اسکا وہ سامان پارسل ہوا تھا جسے وہ حاتب کے ساتھ آتے ہوئے چھوڑ آئی تھی، وہ کسی نے کھولے نہیں تھے بس یونہی رکھ دیے۔

روشانے نے ایک بیگ کھولا تو اس میں عائشہ کے دیے بہت سے نیو ڈریس اور کافی سارے گفٹس تھے، خاص کر شیزا کی بھی دلائی گئی بہت سی چیزیں۔

سارے تو نہیں لیکن چند ڈریسز ضرور روشانے نے وارڈرب میں سیٹ کیے، باقی اسکا اور پارس کا بیگ تو نیچے تھا جو وہ ساتھ لائے مگر اسی میں سے بلیک اینڈ گولڈن ڈریس سلیکٹ کرے وہ شاور لینے چلی گئی، شارٹ سی کرتی کے ساتھ پلازو تھا جبکہ دوپٹے کے کنارے پر باریک سی گولڈ پٹی تھی، آج حجاب کے بجائے اس نے شاور کے بعد بال ڈرائے کر کے انکو ٹائیٹ بن میں ناٹ کیا اور دوپٹہ سر پر اچھے سے جمائے مسکرائی۔

اور ہیلز پہنے ایک بار پھر فون نکال کر حاتب کو کال کی جو نکمہ پھر سے سو گیا تھا۔

"ہ۔۔ہاں آرہے ہیں"

اسکی سوئی آواز پر روشانے ٹھٹکی۔

"خواب میں۔ تم ابھی تک پڑے ہو۔ مطلب حد ہو گئی۔"

روشانے کی کلاس لگانے پر اس بار وہ لحاف پرے دے مارتے سیج میں اٹھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"اٹھ گیا ہوں اب کیا دنیا سے اٹھاو گی مجھ ننھی جان کو جلا دن سالی"

وہ بھی تو کئی منہ پھٹ مرے تب جنم لے کر دھرتی پر وارد ہوا تھا۔

"ننھی جان اپنا جسازرا شیشے میں دیکھنا۔ استغفر اللہ منہ سے نہ نکلا تو میرا نام بدل دینا۔"

وہ بھی تو شرم دلانے میں ماہر تھی۔

"ہاں بطخ رکھ دوں گا تمہارا نام"

جناب اپنے شرٹ لیس جسے کوسچ میں آئینے کے سامنے آکر نہارتے کمینہ مسکرائے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"منہ توڑ دوں گی اگر ایسا واہیات نام دیا مجھے۔ اگر تم بیس منٹ تک عمائمہ کے ساتھ ریڈی ہو کر مجھے میرے فون سکرین پر سیلفی کی صورت نظر نہ آئے تو بس خلاص!"

روشانے نے ایکٹنگ کی مہارت دیکھاتے سنسنی پھیلائی تو حاتب آگے سے مزاق اڑاتے ہنسا اور کال بند، روشانے کے کان سے دھواں اٹھا۔

"ہم کیا سست ہیں، یہ تو ہم سے بھی سو ہاتھ آگے ہے انطالیہ کا نام کا امیر۔ حرکتیں اسکی نشئیوں جیسی ہیں اور شو ایسے کرتا ہے جیسے دنیا کا سب سے بیدار آدمی یہی ہے۔ چلو شکر ہے ٹائم ملا۔ اب جا کر پارس سے پنگے لیتی ہوں"

زرازرا خفا ہو کر بر ہمی جتاتی آخر تک شر انگیز ہوتی نیک ارادے بنائے کمرے سے نکل گئی لیکن پنگے تو نہیں لے سکتی تھی کیونکہ جانتی تھی پارس اس وقت زخمی شیر بنا ہوا ہے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

.._____..

"بس کرو یہ سب کام۔ ریڈی ہو جاو۔ وی آر انوائٹڈ۔ بتاو میں کیا پہنوں؟"

وارڈرب سیٹ کرتی عمائمہ اسکے چپکے سے بازووں میں بھر لینے پر خوشگوار حیرت سے مسکائی۔

"آپ پر ہر کلر سوٹ کرتا ہے۔ لیکن ہم کہاں جا رہے ہیں؟ کس نے انوائیٹ کیا حاتب"

وہ متجسس تھی، اب تو حاتب بھی تھا، روشانے کی بے چینی کچھ کچھ مشکوک کر چکی تھی۔

"تمہاری روشانے واپس آئی ہے۔ تمہارا میکہ آباد کرنے کے جتن کر رہی ہے۔ اسی کی طرف انوائٹڈ ہیں۔ بتاو کیا گفٹ لیں اسکے لیے؟ تم کچھ دن رہی اسکے ساتھ۔ اسکی پسند تھوڑی تو جان گئی ہو گی"

عمائمہ جلدی سے حاتب کی مضبوط گرفت سے نکلتی روبرو ہوئی۔

ZohaibNovelsZone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"انہوں نے پرامس پورا کر دیا۔ یاھو۔۔ انکو اسٹابری کیک پسند ہے، ایک خاص کوفی فلیور کے ساتھ۔ مجھے پتا ہے وہ کہاں سے ملتا ہے۔ ہم جب ساتھ تھے انہوں نے ہر دن منگوایا تھا۔ ہم وہ لیتے ہیں"

حاتب اسکی چہک اور خوشی پر مسکرایا۔

"تم اتنی کیوٹ کیوں ہو؟"

حاتب کی گرفت بڑھی تو عمائمہ کے گالوں کی سرخی۔

"ک۔۔ کیوں۔؟"

کیوٹ لگنا وہ بھی حاتب کو شاید بہت بڑا نقصان تھا، وہ ایسے پریشان ہوئی۔ حاتب ہنسا، کیا چیزیں تھیں یہ انوکھی بہنیں۔

"کیونکہ میں اسے گاڑی گفٹ کرنے کا سوچ رہا تھا۔ تم کیک پر اٹکی ہو"

حاتب کی چوائز سنے وہ واپس مسکرائی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"واو۔ آپیا کو گاڑی دینا چاہتے ہیں۔ چلیں فراری دیں پھر"

عمائمہ نے بھی حد مکا دی، حاتب نے آئبرو اچکائے۔

"میں گدھا گاڑی کا کہہ رہا ہوں۔ فراری۔ اسکی شکل ہے فراری والی۔۔۔"

حاتب کے مزاق اڑانے پر عمائمہ نے دونوں ہاتھوں میں حاتب کی گردن دبوچی۔

"خبردار میری آپیا کو ایسا کہا"

اف بہن کی چمچی تو دیکھیں زرا۔

"میں تو تمہیں بھی ایسا ویسا بہت کچھ کہہ سکتا ہوں، تمہاری وہ بہن کس کھیت کی مولی ہے"

حاتب میں بہکا جن آتا محسوس کیے عمائمہ نے آمادہ مسکرانے میں ہی عافیت جانی۔

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"آپ کو آپیا اچھی لگتی ہیں حاتب؟"

یکدم ہی عمائمہ کے سوال پر حاتب کی مسکراہٹ زرا تھمی کیونکہ وہ تھوڑی افسردہ ہو گئی تھی۔

"تم نہیں سمجھو گی اس سے میرا کنکشن۔ اچھی تو زرا نہیں لگتی یقین کرو۔ ایکچولی ہم جس طرح ملے اور آج جس سٹیج پر ہیں وہ بہت یونیک ہے۔ پاور فل ہے۔ اس نے بہت سے معاملات میں مجھے ہرایا ہے، اور ایسے لوگوں کو میں دوست یا پیار ارکھنے سے زیادہ محسن مانتا ہوں۔ جو ہمیں ہماری کمزوریوں سے ملوادیں، ہمیں بدل دیں۔ ہمیں دہلا دیں، جنجھوڑ دیں۔ شی از ناٹ آنارمل گرل۔ شی از کریزی۔۔۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب نے یہ سب عمائمہ کی تشفی کے لیے کہا لیکن وہ مسکرا رہی تھی تو یقینا یہ کنکشن سمجھ چکی تھی۔

"آپ انکے لیے بولتے ہوئے تھوڑا الگ مسکرائے تبھی میں تھوڑی آپیا سے جیلس ہو گئی حاتب"

عمائمہ کی سچائی پر وہ اسے بازووں میں بھرے ہی خود میں بھینچ کر رکھ گیا۔

"تم کیا جانو! میرے پاس تم سا سکون ابھی تک ہے یہ اسی کی مہربانی ہے۔ ورنہ وہ خود مختار تھی کہ سب سے پہلے مجھ سے تمہیں چھینتی۔ اسکا یہ احسان تا عمر مجھے جکڑنے کے لیے کافی ہے۔ کاش میں تمہیں بتا سکتا عمائمہ"

حاتب کی چپ میں بہت سے جذبات تھے، کچھ رشتے واقعی بے نام ہوتے ہیں لیکن انکی پاور کا مقابلہ نام والے رشتے بھی نہیں کر پاتے۔

"تم سے دنیا کی کسی عورت کا مقابلہ نہیں عمائمہ حاتب مغدام، تم اس پاگل دل کی نور نظر ہو۔ تا حیات کے لیے۔ ابد سے ازل تک کے لیے میری روح کا سکون ہو۔ سمجھی ہو؟"

وہ اسے یہ محبت بھرا اعتراف دیتے روبرو لایا، اسکی ٹھوڑی پکڑ کر چہرہ اٹھایا، معتبر کرنے کا انداز ہی جان لیوا تھا، وہ کیونکر نہ فدا ہوتی۔

"یعنی میں سپیشل ہوں ناں۔ سب سے پیاری؟"

بیوی تھی ناں، یہ کیفیت فطری تھی اور حاتب نے دوبارہ عمائمہ کی حساسیت کو اتنی سی بھی ٹھیس پہنچانے سے توبہ کی۔

"تم میری ہو۔ تمہیں سانس سانس جسم میں اتارا ہے میں نے۔ دھڑکن دھڑکن دل بنایا۔ تم سے پیار اتو مجھے اپنا وہ درد نہیں رہا۔ جسکی تا عمر آبرو نبھائی میں نے۔ جو تم ہو اس لیول کے قریب قریب بھی کسی میں بھٹکے کی قوت نہیں۔ تمہیں فیل نہیں ہوتا کہ تم کتنی سپیشل ہو عمائمہ؟"

حاتب کے منہ سے کافی دن بعد اظہار سن کر عمائمہ کے انگ انگ میں مدہوشی گھلی، یہ آدمی سب کرتا تھا، لفظی اظہار نہیں اور عمائمہ کو ان ہونٹوں سے بے اختیار پھسلتے ایسے ہی لفظوں کی شدید طلب تھی۔

وہ ایڑیوں کے بل اٹھی اور حاتب سے سانس کا تال میل جوڑا، جس نے جلد وہ مخملیں سانسیں اپنے استحقاق سے بھاری کر دیں۔

"میں مر جاواں"

وہ پیچھے ہٹی تو اسکے بھیگے ہونٹ مدہوشی سے پھیلے، حاتب کا سرور سوا نیزے لے گئے۔

"مار تو تم دیتی ہو ایسے چپا لینے والی بکری بنتی ہو جب وہ بھی بناوار ننگ۔ بے شرم عمائمہ۔"

اف امیر صاحب کی زہریلی شرمیلی جوابی کاروائی۔

"ہنہ۔ آپ ٹکر مارنے والے بکرے"

ادا سے بال جھٹکتی ماہرانی باہر نکل گئی پر ٹکر مارنے والا بکرا نجانے کیوں واقعی حاتب کو اپنے ہی قبیلے کا فرد لگا تبھی تو ہنستے امیر اس پر اور اس سے پہلے ان

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

گلاب پنکھڑیوں کی کھلی ڈلی بے باکی بھی زرا شرماتے نظر آئے، لیکن وہ شرم بھی معنی خیزی کے رنگوں سے دھلی تھی، کمینگی بھری۔اف!

.._____..

آبیل اسحاق نے اپنی ساٹھ فیصد ویژن سرجری سے واپس پالی تھی لیکن ابھی بھی اسے چیزوں کو فولس کرنے اور دیکھنے میں مشکل تھی، ویسے تو یہ سرجری اتنی کامیاب بھی ڈاکٹرز نے بلکل امید نہ کی تھی مگر پھر بھی اسکے لیے خاص لینز والے گلاسیز بن چکے تھے جن سے آبیل کو چہرے فوکس کرنے اور رنگوں کے بیچ ڈیفرنس کرنے میں بہت ہلپ مل رہی تھی، پچھلے چوبیس گھنٹوں سے اس ٹریٹمنٹ کے اثرات کے سبب اسے ہائی فیور، سخت سر درد اور آنکھوں کی جلن جیسے مسائل سے نمٹنا پڑ رہا تھا اور آبیل کی کنڈیشن آسیہ کو پل پل بتائی جا رہی تھی، موہنی کی پچھلے پانچ دن سے دوبارہ آبیل سے بات نہیں ہو سکی تھی کیونکہ اسکی سرجری کے بعد سے ہی اسے فون، ٹی وی یا ایسی ریزز سے دور رکھا گیا تھا، موہنی کی زندگی میں آتے بدلاو ابھی بس

وہ جانتی تھی یا خضرا، یہاں تک کہ آسیہ کو بھی موہنی بتانے کی بہت کوشش کے باوجود نہ بتا پائی تھی۔

مزید چوبیس گھنٹے آبیل کی آنکھوں کی ایگزیمینیشن باقی تھی اسکے بعد اسے پروٹیکٹ لینز گلاسیز کے ساتھ سورج کو فیس کرنا تھا اور یہ لاسٹ ٹیسٹ تھا، وہ موہنی کو بہت مس کر رہا تھا لیکن اسکے لیے ہی یہ سرپرائز سوچتا تو دور رہنے میں آسانی مل جاتی مگر موہنی بلکل ٹھیک نہیں تھی، اسکا اک اک لمحہ آبیل کے بنا بھاری تھا، وہ اپنے اندر نمودار ہوتے ممتا بھرے احساس کو آبیل سے جلد از جلد بانٹنے کی طلب گار اسکی واپسی کے لمحے گن رہی تھی جو بہت قریب آ چکے تھے۔

جبکہ دوسری طرف ابراہیم آفندی کو فائنلی دواوں کے اثر سے نجات دے دی گئی تھی اور اب انتظار کیا جا رہا تھا اسے اثر زائل ہوتے ہی اپنی تمام سینسیز کے ساتھ ہوش میں آنے کا۔

.._____..

پارس نے چکن مینچورئین کے ساتھ گرے سیلڈ پاستا بنایا تھا اور باقی سارا کھانا آرڈر کر دیا گیا تھا، پارس خود بھی نا صرف اپنا اور روشانے کا بیگ روم میں لے گیا بلکہ فریش ہو کر شرٹ بھی بدل لی۔

دونوں نے کھانا ڈائنگ پر مل کر لگایا، اس بیچ دونوں کی ملتی نظریں تباہی مچانے کا باعث تھیں۔

"دل کی دھڑکنیں تیز ہو رہی ہیں؟"

روشانے نے تمام ٹیبل سیٹ ہونے پر جلدی سے پارس کی طرف تکتے اشتیاق سے پوچھا۔

"ہاں کیونکہ لاسٹ ٹائم مجھ سے چیپر پڑی تھی اسے، اب ہگ کرتے کتنا عجیب لگوں گا میں"

پارس نے زرا اثر مندہ ہوتے وہ کرارہ تھپڑ یاد کرتے کن پٹی کھجائی۔

"ڈائریکٹ ہگ؟ پاری نہیں کریں گے پہلے"

روشانے نے قریب رکتے چھیڑا۔

"وہ میری گرل فرینڈ یا بیوی نہیں کہ ہگ سے پہلے اسے بوسٹ کرنا ہو گا پاری سے"

پارس نے منہ بگھاڑتے جواب دیا تو وہ ہنس کر مزید سینے سے آ لگی۔

"اچھا تو مجھے پاری، بوسٹ کے لیے کرتے ہیں؟"

اف یہ کالی آنکھوں والی آپسرا ہ، حواسوں پر دھند برسانے لگی تھی۔

"ایک تو میں پہلے ہی عجیب فیل کر رہا ہوں۔ کسر تم بہکا کر نکال دو"

پارس نے دبا سا احتجاج کیا۔

"اللہ اللہ۔ آج تو کوئی گھبرا رہا ہے"

SAMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ جان بوجھ کر اسے اور بدحواس کر رہی تھی، اس سے پہلے پارس جواب دیتا، ڈور بیل پر دونوں کے دل ساتھ تھمے۔

پھر نظروں کا تصادم دل کی تھمی دھڑکن بہت حد تک بحال کر گیا۔

"آ گیا آپکا جانی برادر"

روشانے کی آنکھیں چمکیں تو پارس عیسی مغلانی کو لگا آنکھوں میں دھند سی چھا گئی ہو۔

"روشانے باز آجاو"

گھور کر منع کیا پر اس لڑکی میں لڈو پھوٹ رہے تھے بھائیوں کی ملاقات پر تو کیسے باز آتی۔

"اوکے آگئی۔ میں لے کر آتی ہوں دونوں کو پر سنیں زیادہ زور سے وہ چمٹا آپ سے تو کان میں بتا دینا کہ آپکا کندھا ابھی بھی ایفیکٹ ہے۔ آپکا درد

میری طرح برداشت نہیں کر سکتا وہ۔ چلیں گہرے گہرے سانس لیں میں آتی ہوں"

یہ لڑکی باز آنے والے قبیلے سے تھی ہی نہیں، پارس کو سچ میں ایسا لگ رہا تھا جیسے بھائی نہیں، بچھڑا ہوا محبوب آرہا ہے۔

روشانے جلدی سے دوپٹہ سر پر سنبھالتی باہر لپکی جبکہ پارس نے عجیب سے انداز سے درد کرتی آنکھیں زور سے مسلیں۔

وہ گیٹ تک پہنچی اور مسکرا کر گیٹ کھولا تو سامنے وہ خوبصورتی کو مات دیتا کپل ایکشن مارے کھڑا تھا۔

"آپیا"

عمائمہ تو دوڑ کر روشانے کے گلے لگی، خود روشانے کا دل اسے گلے لگانے کو سخت گھبرایا تھا تو جلدی سے بھینچ لیا، اور حاتب مغدام کے لیے وہ لمحہ آج بھی اول جیسا انمول تھا۔

"میری جان۔میرا بچہ کیسا ہے۔اف کتنی پیاری لگ رہی ہو"

روشانے کے دگنے لاڈ ملنے پر حاتب نے دونوں کو چڑانے کو منہ پر ہاتھ رکھ کر جمائی لی تو دونوں ہی گھوریں۔

"میں ایک دم فٹ۔آپکو بہت مس کیا۔آپیا لان کتنا پیارا آپکے گھر کا"

عمائمہ تورات کے اس وقت بھی باہر کے چمکتے ایریا کی طرف لپکی۔

"حاتب تم چلو بھئی ہم بہنیں بھی آتی ہیں۔اور ہاں میرا ہی نہیں تمہارا بھی گھر ہے میری جان"

روشانے نے بہت مہارت سے حاتب کو اندر روانہ کیا کیونکہ جانتی تھی یہ مومنٹ بہت پرائیویٹ ہے اور وہ حاتب اور پارس کو اپنے اور عمائمہ کے سبب کوئی ہچکچاہٹ دینا نہیں چاہتی تھی۔

"آپیا میں بہت خوش ہوں۔یہ بہت پیارا ہے"

عمائمہ کی خوشی تو بتانے سے کہیں بڑھ کر محسوس کن تھی جبکہ حاتب سیدھا گھر میں ہی انٹر ہوا اور تبھی کسی کے ہونے کے احساس نے اسکو لاونج کی طرف جانے پر مجبور کیا اور پھر اس کے لیے وقت رک گیا، وہی نیلی آنکھیں آج چہرے کے سنگ سامنے تھیں، ان سنہری آنکھوں کی تلاش و تسخیر ختم ہوتی محسوس ہوئی، خود پارس کے لیے مدت بعد آلائم بننا مشکل تھا، وہ پارس تو جل پری کا تھا، وہ حاتب مغدام کے لیے تو ہمیشہ سے آلائم تھا۔

حاتب کے قدم تھم گئے تھے، دل کے دھڑکنے کی آواز کوسوں دور سے آرہی تھی، خود کو یقین دلانا آج محال تھا کہ جسکے چلے جانے نے اسے آدھا مار دیا تھا آج بنا کسی چہرے کے نقاب کے سامنے وہ مرا حصہ جگانے آپہنچا ہے۔

"ا۔۔اوہ۔تو مجھے تھپڑ مارنے والا بھی موجود ہے یہاں؟"

حاتب کی مضبوط آواز لڑکھڑائی تو پارس نے زخمی سا مسکرا کر اپنے اس ہاتھ کو اٹھا کر دیکھا، پھر سے نظر حاتب پر گئی۔

عمائمہ اور روشانے بھی آتو گئیں پر روشانے نے اسے جب بتایا کہ وہ آلائم کی بیوی ہے اور آج بھائیوں کا ملن ہے تو وہ روشانے کو گھسیٹ کر اندر لائی لیکن دروازے میں دونوں رک گئیں جیسے ان لمحے کو ان دو کی طرح جینا چاہتی ہوں۔

"تھپڑ سے زیادہ تمہاری بندوقیں چرانے کا نقصان دیا تھا۔وہ نہیں یاد؟"

پارس نے اس بھیڑیے والی آنکھوں میں غصہ دیکھنے کی تمنا کو اکسایا پر اب وہاں بس تکلیف تھی، درد تھا، شکوہ تھا۔

"میں اب بھی صرف دل کے دکھ اہم رکھتا ہوں۔تم تو اچھے سے جانتے ہو مجھے"

اک حرارت بھری لہر تھی حاتب کے جتانے میں۔

"کم ہیئر"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ اسے اپنے پاس بلانے لگا تو حاتب نے ہاتھ اٹھا کر انگلی نفی میں گمائی۔

"نہیں آوں گا۔ میں تھوڑا ناراض ہوں آپ سے۔"

حاتب نے تھوڑا پر جیسے نظر جھکائی، پارس نے خود فاصلہ سمیٹا، جب تک حاتب کی نظر اٹھی، پارس ایک بار پھر اسکے روبرو آ رکا، وہ آج بھی ایک دوسرے کا عکس لگ رہے تھے، جسمانی اور دماغی کیفیت بھی آج ایک سی تھی، فرق تھا تو بس آنکھوں کا، ہاں ان آنکھوں میں اذیت کی حدیں ایک سی تجاوز ہوتی محسوس ہو رہی تھیں۔

"اتنی تمیز لاڈلے۔ چار پانچ سال تو بڑا ہوں تم سے۔ میں کھو کیا گیا، تم نے تمیز سیکھ لی میرے پیچھے سے"

اب کی بار پارس کی کوشش رنگ لائی، روشانے اور عمائمہ مسکرائیں اور حاتب مسکراتا مسکراتا کرب سے بھر گیا، ایسے کون ہنساتا ہے بھلا ایسے

شخص کو جو مدتوں سے اک جہنم پار کرتا رہا ہو، جس میں ہنسنے کی جگہ بھی چینخیں اور وہشت بھری ہو۔

"گ۔۔۔گلے لگ سکتا ہوں؟ کہیں درد تو نہیں؟"

حاتب کا سوال ماحول تڑپا گیا، تینوں کے دل لرز گئے۔

"نہیں پر اپنے رسک پر لگنا۔ ایسا نہ ہو تمہاری ہڈیوں کا سرمہ بن جائے"

پارس کی لاڈ بھری نصیحت کسی نے کسی کھاتے میں نہ رکھی۔

"ہنہ خوش فہمی۔ میں تم سے زیادہ مضبوط ہوں"

وہ امیر بن کر اکڑا، پارس کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"ہاں دیکھائی دے رہی ہے تمہاری مضبوطی"

پارس کی توجہ تو ان سنہری بھیگی آنکھوں پر تھی اور یہ محسوس کرتے ہی حاتب نے اپنی آنکھ رگڑ دی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"میں اس مضبوطی کی بات نہیں کر رہا تھا"

حاتب کی آواز پھر دبی جبکہ پارس کا سینہ۔

"لیکن میں اسی مضبوطی کی بات کر رہا ہوں۔ تمہیں گلے لگنے کے لیے پوچھنا کیوں پڑا؟"

پارس نے اس کے لیے اپنے وہ بازو بچپن کی طرح کھولے اور ستم کہ آج بھی وہ ان بازوؤں میں جا سمٹ کر بھائی میں چھپ جانے کو بیقرار تھا۔

"کیونکہ تمہارا دل مجھ سے زیادہ تکلیف میں ہے آلائم۔"

وہ آنکھیں مزید تاریک پڑیں تو پارس نے اسکی چلنے نہ دی اور پکڑ کر اپنے سینے میں بھینچ لیا، نہ دل کا درد اہم رہنے دیا نہ جسم کے بوسیدہ تکلیف کے ٹکرے۔

"تو گلے لگ کر اس تکلیف کا توڑ کیا تمہارے ہوتے سوتے کریں گے۔ نکما"

پارس کی آنکھیں یہ کہتے اپنی جل پری سے ملیں، جو بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھتی اس شخص کے سر دپڑتے سینے پر دگنی نہال تھی جبکہ عمائمہ، اسے بھی تو حاتب کے سینے کی بجھتی آگ قرار دے رہی تھی۔ وہ بھائی واقعی نہیں تھے، وہ تو ایک دوسرے کی بہت بڑی کمی تھے یار!۔

"مجھے لگا تھا گلے لگنے والی چیز نہیں رہے ہوں گے آپ، دل پتھر ہو گیا ہو گا۔ میرے لیے بھی نہیں پگھلے گا۔ لیکن ایک بار پھر میں غلط نکلا"

بہت دیر بعد وہ روبرو ہو سکا، اس بیچ اس نے بیٹھے گلے اور تکلیف کے دباو سے اپنے حلق کو آزاد کرنے کی بہت ہی جان لیوا کوشش کی تھی۔

"میں وہ دل رکھتا ہی نہیں جو پتھر ہو جائے، ویسے بھی جو تمہارے اس دل سے لگے حاتب مغدام، اس میں تمہارے لیے اک نرمی قدرت اتار دیتی ہے یہ تم پر خصوصی کرم ہے۔ میں سمجھتا تھا میں سب کو بھول گیا لیکن میں

اپنے دل سے جڑے اس بھائی کو نہیں بھول سکا، کچھ چیزیں یاداشت سے جڑی ہوتی ہیں اور کچھ دماغ سے جیسے تم دو، تم اور روشانے ویسی ہی مخلوقات ہو جنھیں جھٹلانا مر کر بھی مشکل ہوتا ہے"

اس وقت جب خود پارس عیسی مغلانی کے لیے آلائم بن کر سانس بھرنا مشکل تھا، حاتب سے اپنے جذبات سنبھالنا دوبھر تھا، پارس کی شرارت بھری کاوش نے ان سب ڈرے سہمے دلوں کو تقویت دی کہ وہ پھیل کر دھڑک سکیں۔

"روشانے تم دیکھ رہی ہو، یہ ہماری تعریف فرمارہے ہیں وہ بھی بے عزتی والی"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

اب جب پارس نے درد و کرب کی لاج رکھی تھی تو حاتب کیسے پیچھے رہتا، ماحول پر چھائی درد کی فضا چھناکے سے ٹوٹی تھی۔

"چلو سہہ لیتے ہیں ان نیلی آنکھوں کے صدقے، کیا یاد کریں گے یہ"

وہ کالی کالی آنکھوں والی بھی میدان میں کودی، عمائمہ کی تو اب بھی آنکھوں میں نمی تھی، کیونکہ اسکا دل اس وقت ان سب سے زیادہ کمزور تھا، خاص کر کسی بچھڑے کے مل جانے کی خوشی ایسے دکھیارے دلوں کے بہت زخم چھیڑ جاتی ہے۔

"عمائمہ"

پارس کی پکار پر وہ جو بمشکل آنسو روکے تھی، جلدی سے پارس کو دیکھنے لگی، وہ شخص اسکے حاتب کے لیے جتنا قیمتی تھا، اس کا سوچتے عمائمہ خود زرا قریب آئی، مبہوت ہوتے اس بلندی پر فائز کھو چکے سرمائے کو دیکھنے لگی، جسکی کمی مغدام پیلس کی لوگ کیا، ان در و دیواروں میں زندہ دفن اس نے محسوس کی تھی۔

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"آپ ا۔۔اب کبھی دور مت جانا آلائم بھیا، آپکی ممی بھی آپکے لیے بہت تڑپتی ہیں۔وہ آپکو بہت مس کرتی ہیں۔انہوں نے بتایا مجھے کہ انکو آپکے زندہ ہونے کا پورا یقین ہے۔آپ ہم سبکے ساتھ رہیں گے ناں؟"

عمائمہ کی بھیگی سرگوشیوں نے جیسے ماحول پر پھر آزردگی طاری کی، اف اس ماں کی تڑپ کے ذکر پر پارس کا بے ارادہ اپنے سینے پر ہتھیلی رکھ کر سہلانا، جیسے بس تڑپ کا سن کر ہی دل تھم گیا ہو، وہ تڑپ دیکھ کر تو دل ہمیشہ کے لیے رک جائے گا۔

پارس نے بے بس سی نظر روشانے اور پھر حاتب پر ڈالی جیسے کہہ رہا ہو تم دو تو میرے رازدان ہو، میری مجبوریاں سمجھتے ہو، جبکہ حاتب نے خود ہی عمائمہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے قریب کیا۔

"مما کی تڑپ بھی جلد ختم ہو گی۔ڈونٹ وری عمائمہ۔پہلے ہماری تکلیف ختم ہونے کو انجوائے کرو۔اوکے؟"

شاید عمائمہ کی اس سے بہتر تشفی کوئی نہ کروا سکتا تھا، وہ فوراً سے نم آنکھوں سے مسکرائی اور دوبارہ پارس کو دیکھنے لگی، پھر روشانے کو جو پارس کے پاس ہی آ رکی تھی۔

"تھینکیو عمائمہ۔تم محسن ہو میری"

پارس نے جب مسکراتی عمائمہ کی گال ہتھیلی سے سہلائی تو اس سمیت روشانے اور حاتب بھی احسان کی نوعیت جاننے کو متجسس ہوئے۔

"ہیں؟ میں کیسے آ لائم بھیا؟"

عمائمہ کی حیرت تینوں کو مسکراہٹ دے گئی۔

"تم ان دونوں کی زندگی کی بہت اہم خوشی اور سکھ بن کر آئی، تمہارا تھینکیو بنتا ہے۔"

پارس کی توجیہہ بے حد حسین تھی جبکہ عمائمہ کو اپنا آپ سچ میں رشک کے قابل لگا۔

"میں اکیلی تھی۔ سکھ تو یہ دونوں ہیں میرا۔"

وہ تو حاتب کے ساتھ رہ رہ کر بھی کریڈٹ چھوڑنے والی بن گئی تھی۔

"چلیں باتیں تو بہت ہیں۔ پہلے ڈنر کر لیتے ہیں۔ ورنہ کھانا بچارا سلگ سلگ کر ٹھنڈا نہ پڑ جائے۔ آجائیں"

روشانے نے ہی ماحول کو زرا الگ رخ دیا، جبکہ یہ سچ میں بیٹر آئیڈیا تھا تاکہ دل تھوڑے مرکز پر لوٹ سکیں۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

.._____..

آہل اور شیزا کی سیدھا انطالیہ آمد حاتب نے ہی پلین کی تاکہ آہل اور شیزا کو لے کر ممی بابا میں جو بھی غلط فہمیاں ہیں وہ دور ہوں۔

وہ دونوں ڈنر سے دس منٹ پہلے ہی پہنچے تھے جبکہ اس وقت آہل اور شیزا، پریسہ اور ہاشم کے روبرو بیٹھے خاموش تھے۔

آہل کو کہیں نہ کہیں رگرٹ تھا کہ اس نے اپنی زندگی کے اتنے اہم فیصلے کو ان دو پیاری ہستیوں کے بنا لیا پر حالات جیسے تھے، وہ بھی سامنے تھے۔

"میں آپ دونوں کے بنا شیزا سے نکاح کبھی نہ کرتا اگر آپ دو نے میرے احساسات کو سمجھا ہوتا۔ محض آپ دو کی خوامخواہ کی ضد کے سبب یہ لڑکی کس کس اذیت سے گزری، آپکو اندازہ بھی نہیں۔ میں شاید ساری زندگی شیزا کے اس کرب کا ازالہ نہیں کر سکوں گا"

آہل کی بات ختم ہوئی ہی کہ شیزا نے اپنا ہاتھ آہل کے ہاتھ پر رکھے رحم طلب نظروں سے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو وہ ذکر بھی مت کریں۔

پریسہ کی آنکھیں تو بھیگ گئیں البتہ تھوڑے پریشان ہاشم بھی دیکھائی دیے۔

"میں نے کوئی ضد نہیں کی آہل، بس تمہارے بابا کی ضد میں ساتھ دیا۔"

پریسہ نے کمزور سی آواز میں ان دونوں کو دیکھتے کہا تو آہل اذیت سے مسکرایا۔

"آپ ہمیشہ انہی کے لیے تو سب کرتی ہیں مما، کیونکہ دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے۔ آپ ان سے جڑی محبت میں کمی پر قادر نہیں ہیں۔ ہر عورت ہی تقریباً محبت میں ایسی ہی تو ہے، محبت سے زیادہ حفاظت پر یقین کرنے والی۔ شیز انے بھی مجھے اپنا محافظ ہی چنا تھا لیکن آپ دونے میری عمر دیکھی پر میری تڑپ نہیں۔ خیر پرانی باتیں دہرانے نہیں آیا، یہ بتانے آیا ہوں کہ میں اور شیز ابھلے یہاں کبھی دوبارہ نہ آئیں، لیکن شیز ااس گھر کی بہو اور اہم حصہ ہے اب۔"

آہل نے مزید دل نہ اپنا دکھایا نہ وہ اپنے والدین کی مزید دل آزاری چاہتا تھا، شیز اکا مقام ان دو کو باور کروانے آیا تھا سو کیا۔

"تم نے ایک تو بنا بتائے شادی کی دوسرا اس لڑکی۔۔۔"

وہ بابا کی بات بہت تمیز سے کاٹ گیا۔

"اسے مسیز آہل کہیں یا شیزا۔ اسکے علاوہ اسکو پکارنے کے لیے کسی دوسرے حوالے کی میں کسی کو اجازت نہیں دوں گا۔"

آہل کے لہجے سے خفگی ٹپکی تو ہاشم غصے سے اٹھے، آہل بھی اٹھا تو شیزا ابھی ڈر کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تم جانتے ہو کون ہے اسکا اصل باپ؟ کہاں سے آئی ہے یہ؟"

ہاشم کی آواز غضبناک ہوئی تبھی آہل نے اذیت سے مسکرا کر اپنی جیکٹ کی جیب سے ایک انویلپ نکال کر بابا کے سامنے میز پر رکھا۔

"میں تو سب سے زیادہ جانتا ہوں اپنی بیوی کو، آپکو البتہ زرا غور و فکر کے ساتھ جاننے کی ضرورت ہے۔ اسکے بعد امید ہے آپکی بند آنکھیں کھل جائیں۔ اجازت چاہتے ہیں ہم"

آہل نے مزید کچھ نہ کہا اور شیز اکا ہاتھ پکڑے وہاں سے نکلا، جبکہ ہاشم نے جھک کر جب وہ انویلپ کھول کر اوپن کیا تو شیز اکی اسکے بائیولوجیکل فادر کے ساتھ ڈی این اے رپورٹ کے ساتھ شیز اکے پیرنٹس کا نکاح نامہ بھی اٹیچ تھا، خود پریسہ نے جھٹ سے وہ پیپرز ہاشم کے ہاتھ سے کھینچے۔

دونوں کی آنکھیں پتھرا گئیں۔

"آہل۔ ایسے تو مت جائیں۔ آپ نے تو کہا تھا ہم ایک گھنٹہ رکیں گے، فلائیٹ کو ابھی ٹائم ہے ناں۔ وہ آپکے پیرنٹس ہیں۔ آپکی زندگی میں آئی لڑکی کے بارے ہر طرح تسلی کرنا انکا حق ہے"

آہل کا ہاتھ پکڑ کر پورچ میں روکتی وہ جلدی سے اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھر کر سمجھانے لگی۔

"میں اسے تمہاری انسلٹ سمجھتا ہوں شیزا۔ اور یہ انسلٹ اگر میرے پیرنٹس بھی کریں گے تو میں انھیں بھی سزاوار سمجھوں گا۔ تسلی کروادی میں نے انکی۔ میرا فرض ختم۔ انکے مغرز خاندان پر کوئی داغ نہیں لگا، بھلے ان دو کے ایسے سرد رویے نے میرا دل جتنا بھی داغ دار کیا ہو، کسے پرواہ؟"

وہ حد درجہ جذباتی ہو رہا تھا، لیکن پھر جیسے ان دو کو ہی پلٹنا پڑا۔

"ہمیں ہے پرواہ۔ اپنی اس ننھی جان کے دل کے ہر داغ کی۔"

سامنے ہی پریسہ اور ہاشم کھڑے تھے، بابا کی آواز میں واضح لرزش تھی۔

"جھوٹ! پرواہ ہوتی تو آپ شیزا کو میری محبت سمجھ کر معتبر کرتے نہ کہ ان ثبوتوں کی محتاج ہوتی آپکی شفقت"

وہ غصے سے بولا، غصے سے زیادہ وہ تکلیف تھی جو یہاں سے جاتے ہوئے آہل میں لاوے کی طرح بھری تھی۔

"کیا کروں۔ میں تھوڑا تنگ نظر ہی پیدا ہوا تھا۔ وقت اور حالات نے کچھ کڑوا کیا کچھ اپنوں کے کھو جانے کا ڈر ساری عمر سینہ چباتا رہا۔ سو میں ہر قدم پھونک پھونک کر رکھنے کا عادی ہو گیا۔ مجھے لگا کہیں آگے چل کر یہ مسئلہ مسائل بن کر تمہاری اذیت بڑھا نہ دے۔ میں بس دور کی سوچ بیٹھا۔ آئی ایم سوری لیکن تم دو کے لیے شفقت ان پیپرز کی کبھی محتاج نہیں تھی، جب سے سنا کہ تم دو ایک ہو گئے۔ میرے اندر کا غصہ بظاہر حاتب پر نکلا لیکن پھر میں اندر ہی اندر گھٹنے لگا کہ میں نے ایسا سنگدلانہ رویہ کیوں اپنایا۔ ہاں بڑے بھی تو غلطیاں کر سکتے ہیں۔ یہ ٹیگ صرف چھوٹے کیوں لگائیں خود سے۔ بڑوں میں بھی تو اک چھوٹا بچہ ہوتا ہے جو اکثر پاگل پن کر دیتا ہے"

اب بھی آہل کی تکلیف مکمل کم نہ ہوئی، شیز اکا تو دل ویسے ہی موم تھا پھر وہ آہل سے جڑتے ہی مزید رحم دل بن گئی۔

پریسہ نے بھی ہاشم کے اس طرح جھکنے کی امید نہ کی تبھی انکا دل بھی جیسے کڑوے سے پھر میٹھا ہوا، کیا کرتیں، جیسا بھی تھا، وہ انکی شدید محبت جو تھا۔

"آپ نے پیدا نہ کیا ہوتا مجھے، میں کبھی چہرہ نہ دیکھتا آپکا بابا"

آہل کی آنکھیں شدید کرب زدہ تھیں، بلکہ ان سبکی۔

"اب تو کر دیا پیدا تجھ جیسے راکٹ کو۔ اب چہرہ دیکھ لیا تو آسینے سے بھی لگ جا۔ مجھے لگا تھا سب سے معصوم اولاد ہے تو میری۔ پر تو سب سے گرم نکلی"

ہاشم کے چھیڑنے پر آہل منہ پھلا گیا، ہاں وہ کیوٹ بچہ تھا انکا پر اتنا ہی اصولوں کا سخت۔

"شیزا۔ اسے کہو بچے کہ ویسا ہی سوئیٹ ہو جائے ہمارے لیے"

اب کی بار پریسہ نے ڈبڈبائی آنکھوں سے گزارش کی تھی۔

"تو کم کڑواہٹ پھیلانی تھی نہ اپنے اور میرے رشتے میں"

آہل نے ویسے ہی بسورے منہ سے شکوہ کیا تو پریسہ آکر زبردستی ہی اپنی ننھی جان سے لپٹ گئیں۔

"میری ننھی جان۔ اتنی سخت جان بن گئی۔ آئی ایم سوری، دوبارہ کبھی تمہارا دل نہیں دکھاؤں گی۔ تم میرے سب سے اچھے بیٹے ہو آہل۔ جس نے مجھے کبھی تنگ نہیں کیا۔"

ماں کا گلے لگنا آہل کی ساری برہمی کو جذب کر گیا، وہ بازو ممی کے گرد حصار کرمان جانے کے انداز میں مسکرایا تو ہاشم بھی قریب آکر شیزا کے سر پر ہاتھ رکھ گئے، اور شیزا نے گھبرا کر نمدیدہ آنکھوں سے انکو دیکھا۔

"پر آپ نے کیا تنگ۔ اپنے ہاشم کا ساتھ دے کر۔۔ ہنہ"

آہل کے شکوے پر پریسہ تو مسکرائیں، ہاشم اور شیزا بھی مسکرائے۔

"مجھے معاف کر دینا۔ تم اس گھر کی اس گدھے سے زیادہ لاڈلی بیٹی ہو شیزا۔ اور ہاں نیوزی لینڈ ہم اسے تمہارے آسرے بھیج رہے ہیں۔ نظر

رکھنا اس پر۔ اور یہ گھر، ہم سبکے دل تمہارے لیے کبھی تنگ نہیں پڑیں گے۔ تم دو ہمیشہ خوش رہو اور ساتھ رہو۔ دل لگا کر پڑھنا دونوں تا کہ ہمیں تم دونوں پر فخر ہو"

وہ شیز اکی ساری تکلیف بہت خوبصورتی سے دور کرتے اسے اپنے سینے سے لگا کر سر چومتے مسکرائے تو شیز اکا دل از سر نو احترام سے بھر گیا۔

اور اس لمحے کی خوشی کوئی آہل مغدام سے پوچھتا۔

پریسہ نے بھی آہل کے بعد شیز اکو اپنے گلے لگایا، ممتا بھرے احساسات سے بھری تھی وہ نیلی آنکھوں والی پریسہ۔

جبکہ آہل بابا کے روبرو آیا تو خفیف سا ناراض اب بھی تھا۔

"پیر پڑوں کیا لاڈلے؟ تب بو تھی شریف ٹھیک کرو گے؟ یا چپیڑ چلے گی؟"

ہاشم کے آبرو اچکانے کی دیر تھی کہ وہ بنا کچھ کہے بابا سے گلے جا لگا۔

"آپکا حکم چلے گا ہمیشہ پر برحق بابا۔بس اتنا کہوں گا کبھی کبھی اولاد کی خواہش جھٹلانے سے پہلے اتنا پرکھنا ضروری ہوتا ہے کہ وہ خواہش کر ہی کیوں رہا ہے۔مے بھی اسکی زندگی موت کا سوال ہو۔"

ہاشم نے اسے سینے میں بھینچتے آزاد کیا اور آہل کا چہرہ ہاتھوں میں بھرا۔

"میں تمہاری یہ بات سنہری حرفوں سے پر باپ کے سینے پر لکھ آوں گا۔خوش؟"

ہاشم کے چٹکلے پر اب کئ بار آہل بھی مسکرایا، جبکہ پریسہ تو بہوؤں کے معاملے میں سچ میں بہت ہی خوش قسمت تھیں کہ تینوں ہی جگر گوشوں سی پیاری تھیں۔

"بابا یار۔سیریس نہیں لیتے آپ مجھے"

آہل کا شکوہ کیوٹ تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"جب باپ بنے گا بس تبھی لوں گا سیریس۔ آجاو ڈنر کرتے ہیں۔ پھر اجازت دیں گے ہم تم دو آزاد پنچھیوں کو اڑنے کی۔ ابھی زرا ہم بڈھوں کو برداشت کرو"

گویا دلی رنجش یہاں بھی مٹی تو چاروں کو قرار سا ملا، ڈنر کرتے ہی آہل اور شیز انے دونوں سے اجازت لی، دونوں کا ارادہ تو ہو سپٹل جا کر سہانہ آپیا اور ابراہیم بھائی سے بھی ملنے کا تھا مگر چونکہ فلائیٹ نکل سکتی تھی تبھی دونوں نے فی الحال پلین کینسل کیا کیونکہ آہل کا دو ماہ بعد پھر سے انطالیہ واپس آنے کا پلین تھا۔

ائیر پورٹ پر دونوں کو ہاشم کا ڈرائیور ہی چھوڑ کر آیا۔

شیز انے آہل کا ہاتھ جکڑا اور مسکرائی، بس ان دو کی کچھ دیر میں ہی انٹری تھی۔

"آہل۔"

وہ شیز اکی پکار پر پلٹا، فلائیٹ کا ٹائم اور باقی ڈیٹیلز لے رہا تھا، شیز انے ایڑیوں کے بل زرا اٹھے آہل کی گال پر کس کی۔

"اب وجہ نہیں پوچھوں گا کہ کیوں کی کس، کیونکہ مجھ جیسے حسین کے لیے کسیز خود بے تاب رہتی ہیں تمہاری۔ ہے ناں؟"

آہل کی شوخی اسکے ٹھنڈے ہوتے دل کے سبب اور نکھر آئی۔

"جی نہیں۔ مجھے آپ دنیا جہاں سے پیارے ہیں یہ کس اس لیے کی۔ میں پوری دنیا کو بھول جاتی ہوں جب میرا ہاتھ آپکے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ آئی لو و یو سو مچ آہل۔ مجھے مرتے دم تک اب کوئی خواہش نہیں رہی۔ بس آپ ہوں میرے آس پاس۔ اور کوئی سکھ نہیں رہا میرا دنیا میں۔ آپ دنیا کے بیسٹ فرینڈ اور ہسبنڈ ہیں۔"

اس وقت جب وہ جوابا بدلے انداز والی کس بھی نہ کر سکتا تھا، شیز انے دل کی دھڑکنیں بڑھا دیں۔

"یہ سب ائیر پورٹ پر کہنے والا تھا کیا؟ یہ سب بند کمرے میں کہتے ہیں تا کہ ہسبنڈ ان ہونٹوں کو خراج تحسین پیش کرے جن سے یہ پھول جھڑے۔ نکمی۔ شوہر والی ہو گئی ہو ابھی تک تمہیں پتا نہیں چلا اس شوہر نامی مخلوق کو کب کیا کہنا ہے۔ اب میرے اندر کرنٹ دوڑ چکا ہے"

آہل کی بے تابیوں سے گھبرا کر وہ بدحواس سا ہنسی اور آہل کے سینے میں چھپ جاتی ہنسی کو بھی گھوٹ گئی۔

"ہر رات بند کمرے میں بھی یہی سب کہوں گی۔ آئی پرامس۔ اب کرنٹ کچھ کم ہوا؟"

شیزا کی سینے میں دبی سرگوشی، اف آہل پر سرور طاری کر گئی۔

"بلکل۔ اب تو ہر رات کا انتظار کرے گا یہ آدمی۔ آئی لو یو ٹو۔"

جذبات سے آہل کی آواز اور گرفت دونوں بوجھل ہوئے۔

"آپ کے ساتھ اس نئے سفر پر جانا اف۔۔میں بہت ایکسائٹڈ ہوں۔نیوزی لینڈ بہت خوبصورت ہے۔مزہ آئے گا بہت آہل"

وہ اسکے ساتھ ہر بوجھ سے آزاد ہو کر جا رہی تھی اسکی دگنی خوشی آہل کو تھی۔

"تم سے کم خوبصورت۔میں تمہاری اس ہنسی اور مسکراہٹ کو کبھی تھمنے نہ دوں گا۔چلتے ہیں۔اک خوبصورت زندگی ہماری منتظر ہے شیزا آہل مغدام"

اور پھر آہل کا ہاتھ تھامے وہ پھر چل پڑی تھی،ان دو کی زندگی کے سکھ اب طویل تر تھے،وہ ساتھ رہنے والے تھے،اپنی تاعمر والی ہیپی اینڈنگ کے ساتھ۔زہے نصیب!

.._____..

ڈنر کے بعد روشانے اور عمائمہ کچن سمیٹنے اور سب کے لیے کافی بنانے گئیں تھیں تو دونوں ہنڈسم بھائیوں کو بھی زرا اک دوسرے کے ساتھ پرائیویسی ملی۔

وہ لان میں ہلکی ہلکی ٹھنڈ میں ٹہل رہے تھے، کھانے کے بعد دونوں بیٹھنے والی چیزیں جو نہیں تھے۔

"مکمل کب ملیں گے ہمیں؟"

حاتب کے سوال پر پارس رکا۔

"پہلے تو یہ تمیز سے بات کرنا بند کرو یار، ایسا لگ رہا ہے حاتب کے سدھرے ورژن سے بات کر رہا ہوں۔ تم ایسے ہی بیسٹ ہو، تھوڑے بدلحاظ سے۔ سوٹ کرتی ہے یہ ادا تم پر"

وہ بھی رک کر سامنے آرکا، خفیف سی وہ سنہری آنکھیں مسکائیں۔

"میں تم سے دوبارہ دور نہیں ہونا چاہتا آلائم۔اٹس ویری ہارڈ فار می۔"

جیسے کوئی دم دیتا ہے ویسی تکلیف تھی حاتب کے لہجے میں،وہ سنہری آنکھیں ڈوب سی گئیں۔

"میرے لیے بھی۔لیکن میں جس دنیا کا حصہ ہو وہاں سے لوٹنا ممکن نہیں حاتب۔روشانے کو بھی اس تاریک گڑھے میں اتار بیٹھا ہوں۔میں مزید کسی کو اس دلدل میں دھنسانا نہیں چاہتا۔تم پر تو آنچ بھی نہیں سہہ سکتا۔میرے پیچھے میری اور اپنی دونوں کی جگہ سنبھالی تم نے آج تک۔تم پیچھے ہو تو میں کبھی کسی کے لیے پریشان نہیں ہو سکتا۔مجھے تسلی رہے گی کہ میرا یہ شیر موجود ہے۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب کچھ بھی سننے اور سمجھنے کو تیار ہونا ہی نہیں چاہتا تھا،وہ آلائم کے لیے سب سے زیادہ ٹچی تھا۔

"بہت سی چیزیں ہیں جو مجھے بھی تھکا چکی ہیں۔ میں کچھ تکلیفیں جو خود سے بھی بانٹ نہیں سکتا، وہ تم سے شئیر کرنا چاہتا ہوں۔ آئی نیڈ یو۔ بیڈلی نیڈ یو"

حاتب کے سارے دکھ وہ گلے لگا کر جان گیا تھا، ایک بار پھر حاتب کو اپنے سینے لگاتے بھینچ ڈالا۔

"میں اور تم اپنی اپنی ذمہ داریوں سے بھری زندگی کی جس انتہائی سٹیج پر ہیں وہاں تھکنا افورڈ نہیں کر سکتے۔ میں تمہارے ہر درد، ہر تکلیف کو جانتا ہوں حاتب۔ تمہیں مجھ سے کہنے کی ضرورت تب پیش آتی اگر میرا دل تمہیں اک لمحہ بھولا ہوتا۔ میں سب جانتا ہوں لاڈلے۔ پر میں کیا کروں۔ میں واپس تم سب کے بیچ چاہ کر بھی نہیں آ سکتا۔ میری کمی تم سب کے مقدر میں رہے گی جیسے تم سبکی میرے نصیب میں درج ہے"

وہ اسکو سمجھا رہا تھا پر حاتب کا دل اب سمجھنا چاہتا ہی نہ تھا۔

مدت بعد کوئی ایسا سینہ ملا تھا جو سکون لے ہی نہیں، سکون پہنچا بھی رہا تھا۔

"آئی مسڈ یو سو مچ آلائم۔"

حاتب کی آواز جب ٹوٹی تو پارس نے گرفت مضبوط کرتے اسکا سر تھپکا کہ اپنی آنکھیں سرخ ہو گئیں، ہاں حاتب مغدام کی آنکھیں سترہ سال بعد بنا کسی جبر کے بھیگی تھیں، دل پھٹ گیا تھا۔

"می ٹو۔ میں اس روز ہوسپٹل آیا تھا۔ جب تم مسٹر ہاشم کے ساتھ بیٹھے مجھے یاد کر رہے تھے۔ اس دن میری یاداشت لوٹ آئی۔ میں نے یہ روشانے کو بھی نہیں بتایا کہ مجھے سب یاد آچکا ہے۔ میرا دل چاہا اس دن میں تمہیں اپنے گلے لگالوں جا کر پر نہیں ہوا مجھ سے۔ تب بہت کمزور پڑ گیا تھا۔ اس قدر کمزور جیسے ہوا کا جھونکا بھی آکر بکھیر دے گا۔ میں نے اس روز تمہاری پچھلی سترہ سال کی اذیت محسوس کی، ایک لمحے میں۔ میں تم سب سے دور نہیں جانا چاہتا تھا آئی سوئیر حاتب، تم سے تو ہرگز نہیں۔ میں نے بابا کی بہت منتیں کیں مجھے مت چھوڑ کر جائیں۔ پیر پکڑے۔ ان سے لپٹ گیا۔ بٹ وہ مجھ سے بھی بڑے بے بس تھے شاید۔"

حاتب نے پھر سے حلق تنگ محسوس کیا تو اسے بازو کھولتا سامنے ہوا۔ پارس نے لحظہ بھر نظر جھکائی۔

"انہوں نے کہا ہم سب مر جائیں گے آلائم، تمہیں قربان ہونا ہو گا۔ میں چپ ہو گیا۔ میں نے اسی لمحے احتجاج روک دیا کیونکہ ایک کا مرنا، کئی لوگوں کے مرنے سے بہتر ہوتا ہے۔ میں کر ہی کیا سکتا تھا۔ اس رو کے احتجاج کے ساتھ میری زندگی بھی وہیں رک گئی تھی۔"

پارس نے جھکی نظر کھٹن سی سانس بھرتے اٹھائی، حاتب تو اسکی ہر تکلیف دیکھ چکا تھا، اسے تو دل جگر دماغ سب کند چھری سے کٹتا محسوس ہو رہا تھا۔

"میں نہیں چاہتا تمہاری زندگی مزید رکی رہے۔ تم نے جو کچھ کھویا، واپس پانا تمہارا حق ہے آلائم"

حاتب نے اسکو دونوں بازوؤں سے تھامتے یقین دلایا۔

"مل گیا ناں۔ آدھا روشانے کی صورت، آدھا تمہاری صورت"

پارس کے اعتراف پر حاتب خفیف سا مسکرایا۔

"تم مجھ سے ویسا ہی پیار کرتے ہو؟"

حاتب سے ایسے سوال کی پارس کو پوری توقع تھی۔

"بڑھ گیا ہے۔ بہت زیادہ۔ تم میری بہت بڑی ہمت نکلے لاڈلے۔ جسکو میں نے ڈر اور تکلیف سے کچھ وقت نجات دی اس نے آج میرے ڈر اور تکلیف کو لافانی موت دی۔ میں تمہارے ہمیشہ ساتھ تھا حاتب، بس زمینی فاصلے آ گئے جس نے بھائیوں کو دور کیا۔ اب بھی میں تمہارے ساتھ ہوں۔ تمہارا آدھا گم ہوا حصہ تمہارے سامنے ہے۔ کسی تکلیف میں یہ جرت نہیں ہونی چاہیے جو حاتب مغدام کو ہلا سکے"

پارس نے اس بار اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرے اسے مزید مضبوط کیا پر حاتب کی سنہری آنکھوں میں اک ہار ابھر کر معدوم ہوئی۔

"فارس سلطان! میں نے بہت تکلیف دی اس شخص کو آلائم۔ سہانہ نے کہا وہ مجھے معاف کر گئے پر میں خود کو نہیں کر پا رہا۔ روشانے تو جانتی ہے، اور مجھے معاف بھی کر چکی ہے پر میں یہ معافئ عمائمہ سے بھی پانا چاہتا ہوں۔ لیکن اسکے سامنے میری اس اعتراف کی ہمت ٹوٹ جاتی ہے۔ تم بتاو کیا کروں میں؟ میں اسے مزید دھوکے میں نہیں رکھنا چاہتا"

حاتب نے بہت کرب و تاسف سے یہ تکلیف بانٹی تھی، پارس نے گہرا سانس بھرا اور اسکی گال تھپک کر زرا پلٹ کر لان میں لگے کاوچ پر جا بیٹھا، خود حاتب بھی ساتھ ہی آ کر بیٹھا، سخت مضطرب و بے قرار تھا۔

"تم اسے بتاو مت۔ فارس سر کی قبر پر لے جاو۔ مہربان قبریں ملزموں کی سفارش کرتی ہیں۔ تم مجرم نہیں ہو اس معاملے میں حاتب۔ سب سے پہلے اس بات پر یقین دلاو خود کو۔ خود کو پہلے خود معافی دے کر اس گلٹ سے رہا کرو۔ جب تک ہم خود کے لیے مہربان نہ ہو جائیں، کوئی ہمارے لیے مہربان

نہیں ہوتا۔ جب تم خود مان لوگے کہ تم سے جو ہوا انجانے میں ہوا، پھر ہی تم عمائمہ کو اس سب کا یقین دلا سکو گے "

حاتب کی اذیت میں مانو کمی آنے لگی تھی۔

"وہ جان لٹاتی ہے مجھ پر آلائم، مجھے پتا ہے اسے یقین دلانے کی نوبت نہیں آئے گی پر کیا ساری زندگی اسکے دل میں یہ بات نہیں رہ جائے گی؟ اگر اسکی محبت میں یہ تلخ حقائق کمی لے آئے؟"

حاتب کے لہجے سے چھلکتی بے کلی پر پارس نے مسکرا کر حاتب کو دیکھا، محبت اور توجہ میں کمی وہ آج بھی برداشت کرنے والا جو نہ بن سکا تھا۔

"جس سٹیج پر اسکو لے کر تمہارا یقین ہے یہاں محبت کم یا زیادہ نہیں، بس محبت بن جاتی ہے۔ ہر پیمائش سے ماورا۔ تم ابتدا کرو۔ اللہ نیت کو دیکھتا ہے، وہ اجر بھی عمل سے زیادہ نیت کا دیتا ہے۔ ہر ڈر کو چھوڑ دو۔ وہ تمہیں دل سے لگائے گی، گارنٹی دیتا ہوں۔ تم دل سے اترنے والی چیز ہی نہیں"

پارس کا آخری شفقت وانس سے بھرا جملہ، حاتب کے دل اور روح میں جان دوڑا گیا۔

"تم میری تعریف کر رہے ہو؟ بچپن میں تو کبھی نہیں کی"

حاتب کا شکوہ اسکی طرح پیارا تھا۔

"تب ڈر تھا پھیل نہ جاو۔ اب ڈر نہیں کیونکہ یو آر آل ریڈی بگ بوائے"

حاتب کا ہنسنا، پارس کو بے حد مطلوب تھا۔

"تم سے کم"

حاتب نے شرارتی انداز میں پارس کی توانا بازو ستائشی انداز میں تھپکی تو پارس صاحب زرا مغرور ہوئے۔

"ہنہ۔ ابھی کچھ دیر پہلے تو کوئی اپنی مضبوطی کا رعب جھاڑ رہا تھا"

پارس نے آئبرو اچکاتے گھورا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"تب تم جیسے ہاتھی کے گلے نہیں لگا تھا ناں۔ تم ٹھیک ہو آلائم؟ جھوٹ مت بولنا۔ کوئی تکلیف تو نہیں؟"

یکدم ہی حاتب کا اسکے لیے فکر سے بھرنا، پارس کی نیلی آنکھوں میں سرخی بھر گیا۔

"باخدا مر بھی رہا ہوتا تو سکون پا چکا ہوتا۔ اور ایسا ہی ہے۔ میں جی اٹھا تم سے مل کر۔"

پارس کی آنکھیں سچائی سے بھری تھیں، حاتب نے اسکے ہاتھ کو اپنے مضبوط ہاتھ کی گرفت میں بچے کی صورت جکڑا۔

"کانٹکٹ میں تو رہو گے ناں؟"

حاتب کا بس نہ چل رہا تھا بھائی کو دنیا سے چرا کر چھپا لے۔

"ضرور رہوں گا۔ بے وقت کال کر کے تنگ بھی کروں گا"

پارس کی ایسی مستی بھی حاتب کے لیے سر آنکھوں پر تھی۔

"روشانے تمہارے ساتھ ہے مجھے بے حد سکون ملتا ہے یہ سوچ کر۔وہ تمہارے ہر درد کا مرہم ہے آلائم۔تم دو کی زندگی سکھ سے بھری رہے۔میں اسکا احسان مند ہوں کہ وہ تمہارے قریب رہتی ہے۔یہاں ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے بھائی"

حاتب نے جس سینے پر ہاتھ رکھا اسی تلے تو دنیا کا وہ نایاب دل دھڑکتا تھا جو سب کے دکھ میں تڑپ تڑپ کر کندن بن چکا تھا۔

"سے اگین"

پارس بے بے قراری سے کہا تو حاتب ہنس کر منہ پھیر گیا۔

"بھائی۔"

حاتب کی آنکھیں پھر سرخ پڑیں۔

"ادھر آ بھائی کی سنہری جان"

پارس کے بازو کھولتے ہی وہ مسکراتا ہوا ساتھ جا لگا، دونوں کی منفرد حسین آنکھیں راحتوں سے بھری تھیں۔

"مجھے امید تھی تم اتنے ہی ہنڈسم ہو گے۔ پر مجھ سے زیادہ ہنڈسم ہوتے شرم وہ بھی اتو وسی نہیں آئی ناں"

حاتب جیسے وجیہہ کو پارس کے سامنے اپنا حسن کم لگ رہا تھا، پر یہ بس حاتب کی شرارت تھی حالانکہ وہ بلکل ایک جیسے لگتے تھے، نہ شخصیت کے چارم میں کمی نہ وقار میں کوئی زیادتی۔

"تمہاری بو تھی تو انطالیہ کے ٹاپ میگزین میں آئے دن چھپتی ہے۔ پھر ہنڈسم تم ہوئے یا میں بچارا"

پارس کے پاس بھی ہر بات کا جواب تھا۔

"وہ تو انھیں اپنا میگزین ہٹ کروانا ہوتا ہے تبھی"

حاتب نے اب تو انتہا کر ڈالی سادگی میں۔

"سادگی میں بھی اپنی تعریف مت چھوڑنا بے شرم"

پارس کے منہ بسورنے پر حاتب نے ہنس کر سر اسکے کاندھے پر ٹکایا تو جیسے پارس کو لگا پھر سے بچپن لوٹ آیا ہو۔

"میں جانتا ہوں تم نے کیا کیا برداشت کیا لیکن تم اتنے ہی پیارے آلائم بن کر ملو گے اسکی امید نہیں تھی مجھے۔ میں بہت ڈرتا تھا کہ تم میرے بھائی نہ رہے تو میں کہاں جاوں گا۔ تمہارا کندھا وہ واحد ڈھارس ہے جو آج تک میں نے قبول کی ہے اور مجھے راس آئی۔ اپنی واحد جائے پناہ گنوانے کا دکھ سترہ سال جلاتا رہا لیکن یونو واٹ، اک لمحے میں جلن ختم ہو گئی۔ میں تمہارے لیے اب بھی ویسا ہی ہوں آلائم، میں تم پر نہ اپنی آزمائش برداشت کر سکتا

ہوں نہ تمہاری تکلیف۔ تم جب چاہے مجھ سے اپنی اذیت بانٹ سکتے ہو۔ وہ جو تم روشانے سے بھی نہ کہہ سکو۔ مجھے بتا دینا۔ تم بتاو گے ؟"

حاتب نے سر اٹھا کر پارس کی آنکھوں میں جھانک کر مان بخشا اور پارس خوش تھا، حاتب کو مان دینا اور نبھانا دونوں آ گیا ہے۔

"میں ضرور بتاوں گا۔ تم جیسا کندھا مجھے بھی تو چاہیے۔ روشانے میرے دل اور دماغ کے سارے بوجھ بانٹ چکی ہے۔ لیکن اب ان بھاری کندھوں کا بوجھ تو تم نے ہی بانٹنا ہے میرا۔ وہ محافظ، محبت اور سکون ہے لیکن میری امید، میری ہمت اور میرا اسپورٹ سسٹم تو تم ہو۔"

بہت مہارت سے پارس نے حاتب کو اسکی اہمیت دے کر اتراہٹ میں ڈالا، کہ روشانے سے زرا جیلسی نہ ہوئی بلکہ دل سکون سے بھر گیا۔

"میں تمہیں ہمیشہ سننے کے لیے سب کام چھوڑ دوں گا آلائم۔ میں ہوں تمہارے ساتھ اب سو کوئی تکلیف تم تک آنے نہیں دوں گا۔ بس تم اپنی

تکلیف اب مجھ سے یا روشانے سے چھپانا مت۔ میں بہت خوش ہوں اس وقت۔ میں تمہارے ساتھ ہوں اور سب مکمل بہت سالوں بعد محسوس ہو رہا ہے۔ جیسے بیچ کے سترہ سال آئے ہی نہ ہوں ہمارے درمیان۔"

حاتب نہ بھی بتاتا تو اسکی خوشی آنکھوں سے چھلک رہی تھی۔

"بلکل۔ مما بابا، آہل سہانہ۔ سب کا خیال رکھنا یونہی جیسے آج تک رکھتے آئے ہو۔ اور جو کہا وہ لازمی کرو عمائمہ کو لے کر۔ ٹھیک ہے؟"

پارس کی تاکید پر حاتب نے سر ہلائے جبراً اسی سمائیل دی کیونکہ یہ ابھی پہاڑ سر کرنے سا لگ رہا تھا، حاتب کا فون رنگ کیا تو اس نے کال بند کرنے کو فون نکالا پر سہانہ کا نام دیکھے پارس نے اسے کال لینے کا اشارہ کیا۔

"اوکے۔ آپ پریشان نہ ہوں میں آتا ہوں۔۔۔"

حاتب نے کال آف کی تو اسکے اٹھ کھڑا ہونے پر پارس بھی اٹھا۔

"ابراہیم ہوش میں آگیا بٹ اسکی حالت اچانک بگھڑ گئی بھائی۔ میں بلکل جانا نہیں چاہتا لیکن آپیا ادھر اکیلی رو رہی ہیں۔ سو مجھے اور عمائمہ کو جانا ہو گا۔ آپ پھر کب آئیں گے؟"

پارس نے بھی زرا فکر مندی سے سر ہلایا۔

"میں کل شام تک ہوں ادھر۔ تم سہانہ کے پاس جاو اسے ضرورت ہو گی۔ اور اب آتا رہوں گا تم سے ملنے۔"

حاتب نے جذباتی ہوتے پھر سے گلے لگتے گھوٹا اور پارس نے اسکی خوشی کا صدقہ اتار لیا۔

"میں کل پھر آوں گا ملنے اور تم دو میاں بیوی کے بیچ ہڈی بننے۔۔۔ روک سکتے ہو تو روک لینا"

حاتب کی شرارتیں لوٹ آئیں، دونوں ہی ساتھ اندر گئے تو سہانہ کی کال تو آئی کہ ابراہیم کی حالت سٹیبل پر سہانہ کی فکر کیونکہ سبکو تھی تبھی پارس نے دونوں کو جانے کی ہی تاکید کی۔

یہ سچ تھا کہ حاتب اور عمائمہ دونوں کا دل جانے پر آمادہ نہ تھا پر ایک بجے تک وہ دو اجازت لیے ہوسپٹل نکلے، پارس اور روشانے دونوں ہی انھیں گیٹ تک سی آف کرنے کے بعد ایک دوسرے کی طرف دیکھتے مسکرا کر رکے۔

"آپ نے اسے کہا ہی نہیں کہ آپکے کندھے میں درد ہے پارس"

روشانے زرا قریب رکتی پارس کے شانے پر ہتھیلی پھیرتے ان نیلی آنکھوں میں جھانکی۔

"محسوس نہیں ہوا روشانے، نہ جسم کا درد نہ روح کا۔"

پارس کی آواز میں بے پناہ جذباتیت ہلکورے رہی تھی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"آپکو کبھی کوئی سا درد محسوس نہ ہو، آپ سکون میں کتنے پیارے لگتے ہیں کوئی مجھ سے پوچھے"

روشانے کی آنکھیں ہلکی سی متورم تھیں تو یہ جملہ ادا کرتے وہ جذباتی ہوئی۔

"تم بھی سکون میں آجاو"

پارس نے اسکے کمر کے اطراف بازو حصار کر اٹھائے اسکا چہرہ اپنے سامنے کرتے آنکھیں باری باری چومیں، وہ بروقت پارس کی گردن میں بازو باندھے اس گدگداتے چھونے پر مسکائی۔

"لگ نہیں رہی؟"

وہ پارس کی بھاری لی جاتی سانسوں میں سانس بھرتے ہلکا سا بولی، پارس کے قدم گھر کے اندر داخل ہوئے اور ٹانگ سے ہی اس نے ڈور بند کیا جو آٹو میٹک لاک ہوا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"میں لاوں گا تمہیں آج سکون میں"

پارس نے اسکے نچلے لپ کو نرمی سے چھوتے اسکی گال پر شدت بھرا لمس بکھیر کر روشانے کے حوصلے کو بھی کرچیوں میں بدلا۔

"ک۔۔کیسے؟"

وہ اسے لیے سیڑھیوں کی طرف بڑھا تو روشانے کی سوال کے ساتھ سانس اٹکی، پارس نے اس بار ان دونوں ہونٹوں کی نرم نرم سرگوشیوں کو اپنے ہونٹوں کی من مانی بھری ضد و گرفت میں باری باری پرو کر اسے وقتی خاموش کر دیا۔

ایس مروہ مرزا کے مزید ناولز پڑھنے کے لیے ویب سائیٹ ضرور وزٹ کریں۔

www.smerwamirzanovels.com

"م۔۔میں آل ریڈی سکون میں ہوں۔گدگدی ہو رہی ہے سچی"

حلق میں سانس روک کر وہ جو سرگوشی کیے بولی اس میں روشانے کی ہانپتی سانس نے جی بھر کر دہائی دی تھی۔

"واٹ!گدگدی۔۔۔تمہیں پتا ہے گدگدی کیا ہوتی ہے۔بتاتا ہوں تمہیں ڈرامہ کوئین"

پارس نے ڈور کو پیر سے ہٹ کرے کھولا اور روشانے کو ڈریسنگ کی ہر چیز ہاتھ مار کر زمین بوس کرتے بٹھایا،وہ جو مسکرانے اور سانس لینے کی کوشش ساتھ کر رہی تھی،پارس نے جب اسکی کمر کے دونوں اطراف ہاتھ رکھتے زرا اوپر کو کرتے اصل والی گدگدی کی تو روشانے کی چیختی ہنسی پورے روم میں گونج اٹھی،وہ پارس کے ہاتھ ہٹانے کو مچلتی سمجھ نہ آیا رو رہی ہے یا ہنس رہی ہے۔

"پ۔۔پارس۔۔۔ نہیں کریں۔۔ سانس بند ہو جانا"

وہ دبی دبی چیخنتی منت پر اتری تب پارس نے اسے بخشا، جبکہ روشانے کی ہنسی تھمی تو وہ آنکھیں رگڑتی پارس کی شوخ نگاہوں کے اثر سے گھبرا کر نظریں جھکا گئی۔

"تھینکیو روشانے"

ان جھکی آنکھوں کو وہ جھکا برداشت نہ کر سکا تو ٹھوڑی پر ہاتھ کی گرفت بناتے چہرہ اوپر کیے اسکی کالی کالی آنکھیں گھمبیر لہجے میں سرگوشی کیے دیکھیں جن میں جذبات کی دبیز تہہ بنا غور دیکھی جا سکتی تھی۔

"تھینکیو مت کہیں پارس۔ میں نے ابھی کچھ بھی نہیں کیا آپکے لیے۔ میں ساری کمیاں جب تک آپ کے اندر سے دور نہ کر دوں، تھینکیو کی مستحق نہیں ہو سکتی۔ آپ تو میرا اپنا حصہ ہیں تو فارمیلٹی مت کیا کریں۔"

اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلوں کی ٹھنڈک اس نے پارس کے چہرے کو دی تو الفاظ کی تمازت سے جذبات کو خوب ابھارا۔

"آہ گرل! آئی ایم سو ہیپی۔ تو تمہیں کریڈٹ بھی نہ دوں کیا۔ چلو آج تمہیں تمہاری منہ دیکھائی دیتا ہوں۔ فائنلی کنجوس ہسبنڈ کی طرف سے پہلا گفٹ"

پارس نے مسکرا کر پلٹتے ڈریسنگ ڈرا کی طرف جھک کر اسے اوپن کیا اور وہاں رکھا کیس اٹھا کر وہ روشانے کی طرف آیا۔

"اف فائنلی! مجھے تو لگا بڈھے ہونے کا ویٹ کرنا پڑے گا۔ جلدی کریں اوپن"

پارس نے اسکی خوشی تکتے خود ہی وہ کیس اوپن کرے پلٹا کر اپنی جل پری کے سامنے کیا۔

روشانے نے چمکتی آنکھوں سے پہلے تو وہ Sapphire Earrings اٹھا کر دیکھے، جن میں ایک ایک نیلا قیمتی موتی تو نسب تھا اسکے ساتھ ایک ڈائمنڈ

چمک رہا تھا، یہ روشانے کے لیے بہت سپیشل تھے کیونکہ وہ بہت کیوٹ تھے جیسے وہ پہنتی تھی۔

"آاااٹس سو ایڈورایبل پارس۔کتنے کیوٹ ہیں۔۔۔"

وہ جلدی سے ہنس کر دوسرے گفت کو اچک گئی جو ایک بہت ہی یونیک گولڈ چین تھی جس میں روشانے نام کے گولڈ ایلفا بیٹس اسی چین میں بہت خوبصورتی سے بلکل چین کا حصہ معلوم ہو رہے تھے اور وہ چین اتنی لائیٹ ویٹ تھی کہ روشانے اسے نارملی آرام سے کیری کر سکتی تھی۔

"پارس۔یہ بھی بہت خوبصورت ہے۔مجھے بہت پسند آئی۔۔آاایک اور بھی ہے گفٹ"

وہ ایک تیسرے گفٹ پر مسکرائی جو Sparkly Tennis Bracelet تھا، جو ڈائمنڈز کے بجائے Swarovski crystals سے بنا اپنی منفرد ساخت کے ساتھ آنکھیں خیرہ کر رہا تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

یہ ساری جیولری اتنی لائیٹ ویٹ تھی کہ روشانے انھیں ہر وقت پہن سکتی تھی۔

"میں نے زندگی میں پہلی بار جیولری خریدی اور یہ سب سپیشل بنوائی چیزیں ہیں۔ ہلکی اور یونیک جیسی تم پہنتی ہو۔ ہوپ سو تمہیں سچ میں اچھے لگے گفٹس"

پارس نے اسکی پسندیدگی دیکھتے بتایا تو روشانے نے جلدی سے ساری جیولری کیس سے نکال کر مٹھی میں لیتے ہاتھ پارس کی طرف کرتے کھولا۔

"سب پہنا دیں ناں۔ اپنے ہاتھوں سے"

پارس نے بہکی نگاہوں والی جل پری کو دیکھتے سر ہلایا جیسے یہ بڑا ر سکی کام ہو۔

"مفت میں نہیں پہناوں گا۔ ایڈوانٹج لوں گا"

مطلبی مسکراہٹ اچھالتے نیلی آنکھوں میں خمار سنبھالتے اطلاع دی گئی۔

"پہنائیں تو پھر دیکھتے ہیں"

وہ بے صبرے پن سے بولی، پارس نے سب سے پہلے اسکی گردن میں رول ہو جاتے دوپٹے کو احتیاط سے روشانے کی گردن سے نکال کر کاوچ کی طرف اچھالا، اور سب سے پہلے روشانے کے کانوں میں چھوٹے چھوٹے ڈائمنڈز سٹڈ اتار کر Sapphire ائیر پیس فکسڈ کیے، وہ بہت ہی چھوٹے اور کیوٹ تھے۔

"ہمم۔۔ تمہارے کان کھا جاوں گا اتنے پیارے لگ رہے ہیں"

پارس نے اسکے دائیں کان میں سرگوشی کرتے ساتھ کان کی لو اپنے ہونٹوں میں دبائی تو روشانے کی ریڑھ کی ہڈی تک کرنٹ دوڑا جسکا اثر اس نے مٹھی میں پارس کے کولر کو جکڑ کر عیاں کیا۔

"پارس۔۔۔"

وہ منع کرتے انداز میں گھوری، پارس نے وہ چین اسکی ہک سے کھولی اور روشانے کی دمکتی سپید گردن میں پہناتے وہ اس پر جھکا تو وہ آئینے سے سر جوڑے ساتھ جا لگی۔

"آج تمہاری گردن چپا جاوں گا۔بتا رہا ہوں۔تم روکنے کے موڈ میں بھی نہیں ہو"

پارس نے اسکی گردن کی جلد سک کی پر کوئی مہر یا ثبوت چھوٹنے سے پہلے ہونٹوں کی نرمی سے اپنی شدت کا ازالہ کر دیا۔

"اف۔۔"

وہ بھی تو پوری طرح پارس کے شکنجے میں جکڑی جا چکی تھی، سانسیں مانو سینے میں لپٹ سی رہی تھیں۔

"روکو ناں۔"

ZubiNovelZone.com
SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMRWAMIRZANOVELS.COM

پارس نے آخری وہ بریسلٹ جو بہت ہی باریک سا تھا روشانے کی کلائی میں ڈالتے اسکی بازو اپنی گردن میں گما کر لپیٹی جس سبب وہ شیشے سے ہٹتی پارس کے قریب آگئی۔

"ن۔۔ نہیں روک پا رہی۔ کیا پھونکا ہے مجھ پر جادوگر دپارس عیسی مغلانی۔ کونسے تعویز کیے ہیں؟"

دوسری بازو بھی پارس کی گردن میں لپیٹے وہ سراسر ضدی اور بگھڑے لہجے میں حساب مانگ رہی تھی، اسکی سانسیں پارس کی قربت میں دم توڑ رہی تھیں۔

"محبوب آپکے قدموں میں۔۔۔ والا۔"

پارس نے اسکے کان میں پھر سے جھک کر سرگوشی کی تھی اور وہ زرا پیچھے ہٹے آئبرو اچکانے لگی۔

"مجھ سا محبوب قدموں میں چاہتے ہیں آپ۔؟ اللہ پوچھے گا آپکو"

لاڈ، ناراضگی اور خود کو پارس کے سحر سے بچانے کی کوششیں وہ ساتھ کرے ناکام ہو رہی تھی۔

"قدموں میں کینسل کرتے ہیں۔ روبرو آجاو"

وہ اسے بے باکی سے اکسا رہا تھا، کیونکہ پارس عیسی مغلانی کے روبرو آنے کا مطلب وہ بخوبی جانتی تھی۔

"روبرو۔۔۔ آپکے روبرو میں اتنے سب کام ایک ساتھ کیسے کروں گی؟"

وہ اسکی نڈھال سانسیں اور ان میں دبی سرگوشیوں کو بمشکل سن سکا۔

"کونسے کام؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس کے تجسس پر وہ اس کی طرف دیکھتے شوخ نگاہوں میں گستاخیوں کے رنگ بھر لائی۔

"آپکے قریب آنا، محسوس کرنا، سننا، ہاتھ لگا کر دیکھنا۔ آپکو آپ سے چرانا"

وہ لایعنی لہجے میں بہت سے پُر طلب امور سمیٹ لائی تو پارس نے اسکے مخملی وجود کو اپنے توجہ اور ستائش بخشتے ہاتھوں میں محسوس کن جکڑتے بازو باندھتے اسے اٹھا کر اپنے سامنے کیا۔

"تم آج مجھے چرانا چاہتی ہو؟"

پارس کو اپنی اور قریب تر محسوس کرتے وہ آنکھیں بند کرے اسکے سوال کی شدت میں مدہوش مسکائی اور پارس نے دم سادھ لیتے سانس کو ثانوی کیا جبکہ اس لڑکی سے ملتے سکون میں مدہوش ہونا اول ہو گیا۔

"میرے پاس اب میرا کچھ نہیں رہا پارس، مجھے چرانے دیں۔ میں خالی نہیں سج رہی۔ ہے ناں؟"

وہ آنکھیں کھول کر اسے اپنے ساتھ ملا رہی تھی اور پارس! اف اس آدمی کا جان لیوا نگاہوں سے تکتے سر ہلانا۔

"نہیں رہنے دوں گا خالی تمہیں"

پارس نے اسے اپنے سینے میں بھرتے گلے لگایا تھا، بھرنے کا آغاز تو بہت کول تھا پر انتہا بہت جان لیوا ہونے والی تھی۔

"امم۔۔ سنیں!"

وہ اسکی بازووں کو کھولے اسکے ساتھ لگی کھڑی تھی، پارس نے زرا فاصلہ سمیٹے اسے دیکھا۔

"سنائیں"

وارفتہ نگاہوں کو روشانے کے چہرے پر پھیرتے اجازت دی۔

"Be Kind Please"

گہرے سانس سمیت اپنے ڈھلتے حوصلے کو یکجا کرتے وہ رحم کی طلب گار تھی۔

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"No chance Wildflower,Its Your Man's Turn so be Strong"

اسکی تاسف خیز منت کو چنداں اہمیت نہ دیتے روشانے کے نرم گرم پڑتے وجود کو بے خود انداز میں بازووں میں بھینچ لیتے وہ اسکے پیر زمین سے اٹھائے بازووں میں بھر چکا تھا۔

"My Man is full of kindness"

وہ اب بھی ڈری ڈری مسکرائی۔

"آج کے لیے کوئی نرمی نہیں۔زیادہ ورغلانے کی ضرورت نہیں مجھے۔بہکاو ناں،یہ کیا کام پکڑے ہیں تم نے چوہیوں والے"

پارس کو رومانوی ساطیش آیا،یہ لڑکی پارس کے ارادے جو مخملی تھے انھیں خود چٹانی بنا رہی تھی۔

"آپ مجھے چوہی تو مت بولیں۔"

وہ اسکی گردن میں جھولتی ناراض ہوئی۔

"تو کچھ اچھی بنو تا کہ وہ کہوں۔ یاد رکھنا اگر تم زرا بھی ڈری یا تم نے خود سے مجھے دور کیا۔ میں واقعی روم سے چلا جاوں گا۔ ڈھونڈتی رہنا پھر"

پارس نے اسے میٹرس پر لا کر کھڑا کیا تو وہ دھڑکنوں کے بڑھتے شور پر گھبرائی، اپنی ہتھیلوں کو اپنی گالوں سے جوڑا۔

"شرٹ تو مت اتاریں۔ آگے ہی گرمائش چھوڑ رہے ہیں آپکے تیور"

روشانے اسکے ہاتھ کو شرٹ کے بٹنز تک سرکتا دیکھے دھیما سا چیخی ساتھ بیڈ پر بچوں کی طرح اچھلی۔

"یا اللہ مجھے صبر دے۔ تم یہاں جمپنگ کر لو۔ میں جا رہا ہوں دوسرے روم میں سونے"

پارس نے حتمی منہ پھلاتے رخ موڑا ہی کہ وہ جلدی سے اسکی عقب سے گردن بازووں میں بھرے روک گئی۔

"میں آپکو تنگ بھی نہ کروں اب۔ اتنی آسانی سے جل پری کو پانا چاہتے ہیں؟"

وہ اسکے کندھے پر چڑھی مخملی سرگوشیوں سے پارس کا اچھا بھلا ایمان ڈگمگا رہی تھی۔

"روشانے۔ آئی رئیلی وانٹ یو۔"

وہ زرا سا اسکی طرف گھوما، اف پارس کے لہجے کی لرزش پر روشانے کو کچھ کچھ ہونے لگا تھا، پارس کا اسکی طلب کرنا، جذبات کی دنیا میں تلاطم برپا کرنے سا تھا اور پھر اچانک ہوا کا کھلی بالکونی سے آتا جھونکا ان دونوں کو ہی مدہوشی سے نکال لایا، دفعتاً باہر بالکونی میں گرتی بارش پر روشانے کی نظریں اس طرف سرکیں۔

"پارس۔بٹ آئی وانٹ دس۔۔ودیو۔"

وہ اسکی ٹھنڈ میں بھیگنے کی خواہش پر گھورا۔

"اسکے بعد سب کچھ سنگین ہو سکتا ہے۔رسک لینا چاہتی ہو؟وہ بھی انطالیہ کی بارش میں بھیگ کر"

بارش کی تیزی خمار برپا کرنے سی تھی۔

"میں آل ریڈی آپ کو اجازت دے کر رسک لے چکی ہوں۔پلیز ناں۔میرے ساتھ بھیگیں۔بس تھوڑی دیر"

وہ اس بارش سے محروم رہنے پر تڑپ رہی تھی۔

پارس نے اسے اٹھا کر نیچے اتارا۔

"ٹھیک ہے پر لان میں۔یہاں نہیں۔"

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس کے مان جاتے ہی وہ جلدی سے اسکا ہاتھ پکڑتی کمرے سے بھاگ کر نکلی، اف بارش کی بھینی بھینی خوشبوئیں ہر سمت گھل چکی تھیں، وہ لان میں داخل ہوئے ہی کہ سرد بارش کے ایک ہی تھپیڑے نے دونوں کو لرزا سا دیا، پارس کے لیے تو یہ جھٹکا قابل برداشت تھا پر وہ جو پرجوش ہو کر آئی تھی، بھگتے ہی لگتی ٹھنڈ پر پارس سے لپٹ گئی۔

"اف۔۔یہ برف کے پانی جیسی بارش۔۔مار ڈالے گی۔۔پارس۔۔۔"

وہ لپٹ کر اونچا چلائی کیونکہ بارش کی آواز انکی سرگوشیوں کو دبا دیتی۔

"اور آگ جیسی تم جلا دو گی مجھے۔"

پارس کے جواب پر وہ چہرہ اٹھا کر اسے دیکھنے لگی، جسے سچ میں وہ جل گیا ہو، اسکے بھیگے بال چہرے سے چپکے تھے تو شفاف چہرے پر یخ پانی کی ٹھہرتی پھر گرتی بوندیں پارس پر سانس تنگ کر رہی تھیں۔

"بارش بہت ٹھنڈی ہے۔ آگ نہیں لگتی۔ بس گماں ہو گا جلنے کا"

روشانے کی خمار آلود آواز دھواں چھوڑ رہی تھی۔

"تمہیں علم نہیں یہ گماں بھی کتنا سخت ہے مجھ پر۔یا تو ختم کرو یہ فاصلے یا دور ہو جاو۔"

گلے لگ کر بھی وہ فاصلے کی بات کر تا روشانے کا دماغ اور منجمد کر گیا پر جب وہ سمجھی فاصلے کی نوعیت تو کان کی لو تک سرخیوں میں گھلنے لگی۔

"خدا کی پناہ!"

وہ ڈر کر اس سے دور ہوئی، پارس اسکی حرکت پر چہرہ پھیر کر اپنے بھیگے بالوں میں ہاتھ پھیرتے مسکرایا اور پھر اپنی شرٹ کھول کر پرے اچھال دی، وہ جو پہلے ہی بارش میں بھیگتی ہوئی ٹھنڈ، قربت اور بہکنے کے سبب نڈھال تھی، پارس کا شرٹ لیس بھیگتا سراپا چکراتے دماغ کے سبب آنکھوں کے سامنے دھندلایا نظر آیا۔

"یہ آدمی آج مار دے گا مجھے۔"

وہ آنکھیں پھیرے پلٹی تو بارش کسی قہر کی طرح لان کی گھاس میں گڑھ رہی تھی، پھر اسکے کانپتے وجود کو پارس کے سینے اور بازووں کی پناہ ملی، اسکی بھیگتی گردن سے بال ہٹائے پارس نے اسکی نم گردن چومتے اس نمی اور پانی کے متبرک ہو جاتے قطروں کو اپنے اندر اتارا۔

"مجھے نہیں بھیگنا اس بارش میں"

وہ کپکپاتی ہوئی پارس کی گرفت میں مچل کر روبرو ہوئی، سانسیں بھیگنے کے ساتھ اٹک رہی تھیں، وہ سچ میں سانس نہیں لے پا رہی تھی۔

"آر یو شیور۔؟"

وہ اسے فکر بھری گستاخی سے دیکھنے لگا۔

"یس۔۔پارس ہلپ می۔ آئی کانٹ بریتھ ان فرنٹ آف یو۔۔۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ اسکے سینے پر ہاتھ رکھے بمشکل سانس بھر سکی تھی، پارس نے ایک بار پھر اسے بازووں میں اٹھایا، بارش سوچ سے زیادہ تیز تھی۔

"سوری۔ میں ہلپ نہیں کروں گا تمہاری۔ مت لو سانس"

پارس نے ڈھیٹ بنے اسے واپس لے جاتے ہری جھنڈی دیکھائی جبکہ وہ دونوں بلکل پورے بھیگ چکے تھے۔

"پارس۔۔۔ک۔۔کتنے ظالم بن گئے"

وہ اس سے خوفزدہ ہوتی لپٹی، اس لڑکی کے وجود میں لہراتی کپکپاہٹ نے پارس کو ہر حد توڑنے پر مجبور کر دیا تھا۔

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ اسے سیدھا روم سے اٹیچ شاور روم میں لے کر گیا تھا، اسے بیسن کے پاس اتارتے پارس اس سے پہلے اسکی شرٹ کی پچھلی طرف لگی زیب کھولتا، روشانے نے اسکا ہاتھ پکڑا۔

"پ۔۔پارس۔سوچ لیں۔۔میں بہت خطرناک چڑیل ہوں"

وہ حلق تر کرے دھمکانے لگی،پارس اسکی خوش فہمی پر ہنسا۔

"تم جیسی چڑیل کی آج ایسی کی تیسی کر دوں گا میں۔اب اگر تم ایک لفظ بھی بولی۔میں تمہیں بولنے تو دور،سانس بھی لینے نہیں دوں گا۔سمجھ گئی؟"

پارس کی جنونیت سے آج بے رحمی کی باس چھلک رہی تھی لیکن یہ سب وہ صرف روشانے کو گھبراہٹ سے نکالنے کو رعب جما رہا تھا،ورنہ وہ جانتی تھی پارس کا اسکے لیے دل بھی بہت پیار سے دھڑکتا ہے۔

"پ۔۔پارس۔شیم شیم ہو جائے گی ناں۔۔۔اف میکو شمو آرہی ہے۔۔۔زور والی"

وہ لڑکی،اس لڑکی کی مزاحمتیں بھی توبہ شکن۔

پارس نے زیپ کھولتے شرٹ دائیں کندھے سے نیچے سرکاتے روشانے کے سارے بال بائیں طرف کرتے اسکے کندھے پر جھکتے بائیٹ کیا تو وہ دبا سا چینخی۔

"تم باز آو گی یا نہیں؟"

پارس نے سر اٹھا کر گھوری دی جس پر وہ دبا دبا مسکرائی، آفت خیز، آگ لگانے جیسا۔

"ساری رات ایسے ہی ستاوں گی"

وہ بھی دنیا جہاں کی ڈھیٹ تھی، اس وقت کوئی لڑکی کم از کم روشانے جیسا بیہیو تو نہیں کرتی ہو گی۔

"میں اترا نہ ستانے پر تو تمہاری آواز نکلنا بند ہو جائے گی۔ یار چیز کیا ہو تم۔؟ میں نہیں کر رہا کچھ۔"

وہ بچوں کی طرح خفا ہوتا اس سے پہلے جاتا، روشانے ہنس کر جناب کو گھیر کر لپٹی۔

پارس اب بھی منہ پھلائے ہوئے تھا۔

"کچھ نہ کریں۔ کچھ کچھ کر لیں"

آنکھیں پٹپٹاتے وہ اب خود اکسا رہی تھی، پارس نے دیوار کو حسرت سے دیکھا کہ سر مار دے زور کا۔

"دیوار میں ایسا کیا ہے جو مجھ میں نہیں، ہنہ۔ اسی کو لپٹیں اب"

روشانے نے جلدی سے حصار توڑا پر پارس نے اسکی چھوٹی بازو پکڑے خود سے واپس لپٹایا۔

"اے!"

وہ ایسے پکارے جانے پر تھم گئی۔

"جل پری بہت مشکل سے ملتی ہے۔اگر مجھے پا کر زرا بھی مجھ سے دور ہوئے تو قتل کر دوں گی آپکا۔اگر میری وش نہ ہوتی تو ابھی میں بہت دور رہتی لیکن میں آپکی یہ والی میڈیسن بھی بننا چاہتی ہوں۔ایک گارنٹی دیں۔آپ اس جل پری سے خوشی اور سکھ پائیں گے ناں؟"

ساری شرارت چھوڑے وہ پاس کے سینے لگتی گہرے سانس بھرتی بولی،پارس نے اسکو خود میں بھینچ لیا۔

"تم جب سے میری جل پری بنی ہو،تمہاری ذات میرے لیے بس سکون کا سبب بنی ہے۔ابھی میں سکھ اور خوشی پاتا ہوں یا اس سے یکسر کوئی نیا احساس،یہ صبح بتاوں گا۔ابھی کچھ کہنا نہیں چاہتا سوائے اسکے کہ مجھے مکمل قبول کرو روشانے"

وہ اسکے ماتھے کو چومتا اسکے کیے بے تاب و بے قرار ہوا تو وہ بلش کرتا چہرہ جھکا گئی۔

"آئیں قبول کروں آپکو"

روشانے کی خود سپردگی پارس کے اندر اک نشاط کا جہاں بیدار کر گئی اور جب وہ اسے سانس لینے سے روکنے لگا تو روشانے نے قبول کیا اسے پر اسکی دھڑکنیں، پارس کے سینے میں برپا حشر کی دھمک اپنے جسم میں اترتی محسوس تھمنے لگی تھیں۔

بس صبر یہیں تک تھا، دلوں کا بھی اور جسموں کا بھی۔

..._____..

گاڑی ہوسپٹل کے پارکنگ میں رکی تو بارش کی تیزی دیکھتے عمائمہ نے حاتب کا ہاتھ پکڑے باہر نکلنے سے روکا، وہ خوشگوار سی حیرت سے اسے دیکھنے لگا جو جلدی سے حاتب کی طرف سرک کر بازو اسکی گردن میں پرو کر اپنے لب حاتب کی گال سے جوڑ گئی۔

"بارش دیکھ کر پیار آرہا ہے مجھ پر؟"

حاتب نے اسکو حصار تے سر گوشی ہونٹوں کے پاس کی۔

"نہیں آپکو دیکھ کر آجاتا ہے پیار۔ آپکے بھائی آپکو ملے ہیں اور سکھ مجھے فیل ہو رہا ہے۔ حاتب میں آپکو اتنا خوش دیکھ کر پاگل ہو رہی تھی۔ میں بتا نہیں سکتی میری کیا حالت تھی"

وہ جذباتی ہوتی آنکھیں بھیگو گئی، حاتب نے اسکی نم پلکیں نمی سے انگوٹھے کی پوروں کو دباتے آزاد کیں۔

"میں اتنا خوش بہت وقت بعد ہوا ہوں۔ وہ میرا بھائی نہیں وہ سینے کا اک حصہ ہے۔ آج سکون کی وہ شکل دیکھی جو میرے نزدیک تلف ہو کر ناپید ہو چکی تھی۔ آئی ایم ہیپی کہ میرے ساتھ تم سے لے کر اب تک جو ہو رہا ہے وہ حسین ہے عمائمہ"

حاتب کی آواز بھی آج بار بار بھاری پڑ رہی تھی، عمائمہ نے اسکے چہرے کو سہلاتے پھر سے دوسری گال چومی۔

"ہمیشہ آپکی یہ خوشی سلامت رہے۔اب چلتے ہیں۔مجھے بہت پیار آرہا ہے لیکن میں کنٹرول کرلوں گی ہوسپٹل کے سبب"

وہ جلدی سے حصار سے نکلی،حاتب ہنسا،یہ لڑکی وجہ جو بن رہی تھی،ہنسنے مسکرانے کی۔

"سخت والا آرہا ہے تو گھر چلیں؟"

حاتب نے بدحواس عمائمہ کو دیکھتے ہاتھ بڑھا کر اسکی گردن کے گرد گرفت بنا کر سہلایا تو وہ مدہوش سا مسکرائی۔

"گھر کی کیا ضرورت۔یہیں کوئی ریسٹ روم پکڑ لیں،آپ کونسا بیڈ روم کے محتاج ہیں۔"

وہ بے خودی میں شرم دلاتا بڑبڑائی تو حاتب نے آنکھیں سی چراتے گردن پر گرفت سخت کرتے اپنی طرف کھینچا۔

"تم بہت زیادہ بے باک نہیں ہو گئی۔ مجھے اپنا آپ تمہارے آگے شریف شریف فیل ہو رہا ہے۔ ظلم ہے یہ عمائمہ"

حاتب کے احتجاج پر عمائمہ کی پلکیں سی آنکھوں پر ستائشی انداز میں لرزیں۔

"تو کس نے کہا تھا میری شرم وحیا کا سر عام اور ہر دن قتل کریں۔ اب مجھے شرم نہیں آتی پہلے جیسی تو کیا کروں۔ آپ سے ادھار بھی نہیں لے سکتی کیونکہ آپکے پاس تو پہلے ہی فقدان ہے"

وہ حاتب کی نزدیکی پر زرا خوفزدہ نہ تھی اور حاتب مغدام کا اپنا ایمان اس وقت ایسی فتنہ خیزیوں سے بھری لڑکی کے معاملے میں ڈگمگا رہا تھا۔

"عمائمہ! انجام کی پرواہ کیے بنا بول رہی ہو جان۔ ابھی میں نے بس نرمیاں دیکھائی ہیں تمہیں ایسا نہ ہو تمہاری بے باک گفتگو میرے اندر برقی کرنٹ دوڑا دے، انکو سہنا تمہاری ننھی جان کے لیے مشکل کیا ناممکن ہو گا"

حاتب نے بھاری انگلیوں کی پوریں جب گردن پر زرا دبائیں تو وہ حاتب کا گریبان پکڑے گھوری۔

"اللہ اللہ گردن دبائی میری؟"

وہ دہائی دے اٹھی، حاتب نے جلدی سے ہاتھ چھوڑے۔

"اف!"

انطالیہ کا امیر بوکھلا گیا تو عمائمہ نے ہنس کر حاتب کے دونوں رخسار کھینچے۔

"آپکو اف کروانے والی میں دنیا کی واحد لڑکی ہوں گی ناں؟"

وہ آنکھیں مسکان زدہ خمار سے لبریز کرتی دھڑک اٹھتا سوال کیے منتظر تھی اور حاتب سے اسکے ہونٹوں سے نظریں سرکا کر سانس بھرنا کتنا مشکل تھا یہ رات اور برستی بارش نے محسوس کیا۔

"نہیں۔ تمہارے بعد میری بیٹی کروائے گی اف۔ جب اسکی فرمائشیں سن کر پاگل ہو جاوں گا میں۔ تم نے جو اف کروائی یہ تو نارمل کیس ہے"

حاتب کے ہاتھ نہ آنے کے ساتھ عمائمہ کو بلش کروانا حسین ترین تھا۔

"میں آپکو بیٹی ضرور دوں گی۔ آئی پرامس"

عمائمہ نے محبت بھری نظریں حاتب پر ڈالے سوچا جو زرا تھم جاتی بارش پر باہر نکل کر اسکی طرف آکر اپنی جیکٹ اتارے عمائمہ کی طرف کا ڈور کھولے اسکے نکلتے ہی عمائمہ کو پہنائے ہاتھ پکڑ کر کوریڈور کی طرف تیزی سے لپکا جبکہ عمائمہ کی خواہش زیادہ دور نہیں تھی۔

ان دو کے ہوسپٹل پہنچنے تک ابراہیم کی کنڈیشن نہ صرف سٹیبل تھی بلکہ وہ ہوش میں آچکا تھا، سونگنے اور چھکنے کی حس ابھی بھی متاثر تھی لیکن ڈاکٹر تیمور اور باقی طبعی سٹاف کا کہنا تھا کہ کچھ ماہ مے بی ابراہیم کو یہ حسیں واپس

پانے میں لگیں لیکن سب سے اچھی بات تھی وہ اور اسکا دل ہر قسم کے خطرے سے باہر آچکا تھا۔

"سہانہ! یہاں آو۔ تم ٹھیک ہو؟"

وہ روم میں ابھی آئی ہی کہ ابراہیم کو ہوش میں دیکھتے ہی روتی ہوئی اسکے پاس آکر بیٹھتے ہی لپٹ گئی، یہ سچ تھا کچھ پل کے لیے اس آدمی نے پھر سے جان نکال دی تھی۔

"تم مجھے کتنا پریشان کر چکے ہو۔ میں تمہارے دھڑکتے دل کی دھڑکن ہو گئی ہوں ابراہیم۔ اس بستر کو چھوڑو ناں مجھے ہول اٹھ رہے ہیں۔ میرا دم گھٹ رہا ہے"

وہ دیوانوں کی طرح روتی بولتی گئی، اسکی ہچکی بندھی تھی۔

"یا اللہ کیا ہو گیا ہے اس لڑکی کو؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

ابراہیم جسے خود زندگی و صحت ملنے کی توقع نہ تھی، سہانہ کے ایسے شدید رد عمل پر تھرا سا اٹھا۔

"تم۔۔ تم ٹھیک ہو ناں؟"

وہ روبرو ہوتی اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرے سہمے ڈرے تھکن سے لبریز لہجے میں منمنائی۔

"میں بلکل ٹھیک ہوں۔ تم بھی ٹھیک ہو جاو۔ کیا روتی رہی ہو پانچ دن؟ سہانہ ٹیل می"

وہ لحاف پرے کرتا اپنے سینے پر ہاتھ رکھے پیر زمین پر اتارے سہانہ کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیے اسکے بکھرے بال سمیٹتے بولا پر وہ آنسو سنبھالنے کے جتن کرتی تھک جاتی ہچکیوں کو روک کر ابراہیم کے چہرے کو تکنے لگی۔

"تمہیں پتا ہے میں نے تمہارے کئی سالوں کے انتظار کی تلافی ان پانچ دنوں میں کی ابراہیم افندی، اب کچھ مت کہو، کچھ مت پوچھو بس اپنا دل دو مجھے میں اس سے لگ جاؤں"

وہ دنیا جہاں کی سب سے خوبصورت لڑکی تھی، تڑپ، طلب اور اقرار کے نشاط انگیز رنگوں سے اسے اللہ نے ابراہیم کے لیے سجا دیا تھا، وہ اسے اپنی بازوؤں میں بھر کر سینے لگاتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم سے تلافی کروائیں میرے دشمن۔ یہ دل ہمیشہ سے تمہارا ہی ہے سہانہ۔ اس دل سے لگو یا اسے روند دو، یہ اختیار بھی ہمیشہ سے میں نے تمہیں دیا تھا"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

ابراہیم کی ہر بوجھ سے آزاد سانسوں میں سہانہ کا ہر سکھ پنہاں تھا، وہ اپنے پیروں پر کھڑا تھا، اسکے دل میں درد کی جگہ اب آسانیاں اور آرام تھا، وہ واہس اسکے ابھی بھی زرا دکھتے سینے میں جا بسی۔

"ویلکم ہوم"

وہ سینے میں سمٹ کر سرگوشی میں ڈھلی آواز میں بھی خوشی کی فتنہ خیز چمک چھپا نہ سکی، اسکے بازووں اور ہاتھوں میں آخر کار اپنی دنیا سمیت لینے کا ہنر آگیا تھا۔ زہے نصیب۔

"شاباش! ہمیں پریشان کر کے خود یہ دونوں لووبرڈز ہو سپٹل کے رولز کی دھجیاں اڑا رہے ہیں طوطا مینا بن کر۔ نا کوئی حیا ہوتی ہے ابراہیم آفندی۔ پر تمہیں کیا پتا وہ کیا ہوتی ہے"

حاتب نے انٹری تو مار دی پر آگے سہانہ اور ابراہیم کو گلے لگا دیکھے شرمندہ بھی ہوا کہ ناک کر لیتا لیکن پھر امیر صاحب ہوں اور سچویشن کو ورنہ کریں، ایسے تو حالات نہ تھے۔

عمائمہ بھی پیچھے ہی اندر جھانکی، سہانہ جلدی سے ابراہیم سے دور ہوتی مسکرائی جبکہ ابراہیم نے منہ بگھاڑ کر حاتب کو دیکھا۔

"مجھے پتا ہے حیا کیا ہوتی ہے، سپیلنگ بھی آتے ہیں سر"

ابراہیم نے آگے بڑھنا ہی چاہا جب حاتب نے خود بیچ کا فاصلہ کاٹے مسکرا کر ابراہیم کو بنا کچھ کہے اپنے سینے لگایا تھا، بھینچ ڈالا، یہ منظر شاید مدت بعد آیا تھا کہ حاتب نے گلے لگنا الائم کے بچھڑتے ہی ترک کر دیا لیکن آج حاتب کے ٹھنڈے سینے میں ابراہیم کے لیے بھی بہت جگہ تھی۔

"آپ نے مجھے گلے لگایا؟"

ابراہیم تو صدمے میں تھا۔

"نہیں میں نے تمہارے کھو جانے کے خوف سے کانپتے دل کو تمہیں گلے لگا کر تسلی دی کہ دیکھو دل یہ کمینہ زندہ سلامت ہے"

حاتب کی جوابی کاروائی فائر تھی، عمائمہ نے لپک کر نم آنکھوں سے سہانہ آپیا کو گلے لگایا جو آج بہت دن بعد زرا سکون میں لوٹی تھی۔

"یہ دل اتنا ٹھنڈا ہے۔وجہ عمائمہ نہیں ہو سکتی سر۔بتائیں ناں؟"

ابراہیم کی کان میں سرگوشی بے حد دوستانہ تھی،اف حاتب کا گہرا سانس بھرے بس مسکراتی نگاہوں سے ابراہیم کو دیکھنا کافی تھا۔

"ابھی اچھلنے کی ضرورت نہیں۔میرے ٹھنڈے دل کا سبب اس وقت تمہاری واپسی ہے گدھے۔"

حاتب نے اس اتاولے بے صبرے ابراہیم کو پکڑ کر واپس بٹھاتے جان چھڑوائی پر یہ ابراہیم بھی جونک تھے،جب تک حاتب کی خوشی کا سبب نہ جان لیتا تھمنے والا کہاں تھا۔

پریسہ اور ہاشم نے بھی وڈیو کال کی تھی کیونکہ بارش کے سبب اتنی رات آنا پاسیبل نہ تھا۔

خیر صبح تک ابراہیم کو ڈسچارج کر دیا جانا تھا تبھی عمائمہ اور حاتب نے آج بھی دونوں کے لیے ہوسپٹل رکنے کا ہی فیصلہ کیا تھا

.._____..

اک نئی روشن صبح انطالیہ کے دامن سے پھوٹ گئی تھی، پارس فریش ہو کر اپنی کوئی پہننے کے لیے ٹی شرٹ ڈھونڈنے کے ساتھ کان سے فون لگائے پلٹا تو اسکی پشت پر ہوتی ریڈ نس رات چڑیل کے تشدد کا راز فاش کر رہی تھی، یہاں تک کہ پارس کے شولڈر پر بھی ویسے ہی نیلز کے نشان تھے پر وہ جناب بے نیاز بنے شرٹ نکال کر زراسٹنگ ایریا کی طرف بنے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آ رکے۔

"ٹھیک ہے۔ میں پہنچ رہا ہوں۔ دھیان رکھنا وہ وہاں اکیلی ہوں"

پارس نے پراسراری کے سنگ فون پر کسی کو باخبر کیا جبکہ خود اپنے پروقار کسرتی وجود پر شرٹ چڑھائی، پھر میسی بالوں میں ہاتھ پھیرے گردن گمائی تو گرم لحاف میں مکمل ڈوبی روشانے تکیے سے لپٹی نیند لینے میں گم تھی، فجر کے وقت وہ تھوڑا فیور محسوس کر رہی تھی تبھی پارس نے اسے نماز کے بعد فیور

اور سر درد کی ٹیبلٹ بھی دی اور اسکے بعد سے وہ اسکے قریب نہ گیا کیونکہ ڈر تھا اسکے پاس رہا تو حدیں پھر ٹوٹ جائیں گی۔

وہ نیند لے رہی تھی اور پارس کو اک اہم فریضہ نبھانے جانا تھا۔

روشانے کی طرف سائیڈ ٹیبل پر اسکے ائیر رنگز، چین اور بریلسٹ پڑے تھے ساتھ ہی تازہ لان میں رات کی بارش سے بچ چکے کچھ فریش روزیز واس میں مہک رہے تھے۔

"روشانے! میں ایک گھنٹے تک آتا ہوں۔ پلیز ریسٹ کرنا۔ اوکے؟"

روشانے اسکے پاس بیٹھنے پر کسمسائی تو پارس نے اسکے ابھی تک نم نم بالوں میں انگلیاں پھیرتے گال سہلاتے مدھم سی آواز میں کہا تاکہ اگر وہ سو رہی ہے تو بے آرام نہ ہو۔

"ک۔۔ کہاں جا رہے ہیں مجھے توڑ پھوڑ کر، وہ بھی اتنے سج سنور کر؟"

مندی مندی آنکھیں جو نیند سے بھری تھیں، واکیے وہ پارس کی گریبان سی شرٹ مٹھی میں دبوچے خود پر جھکا کر گھوری۔

"جوڑ بھی دیں گے میرے لاڈ لیکن ابھی نیند پوری کرو۔ واپس آکر بتاتا ہوں۔ کچھ سپیشل کھائے گا میرے دل کا ٹکرا؟"

پارس کو اس پر سچ میں پیار آرہا تھا جبکہ روشانے کے انگ انگ میں دوڑتی خماری، نیند اور میٹھی سی چبھن اس سے ہلنا مشکل کر رہی تھی، حالانکہ وہ بہت بڑا مرتبہ پا چکی تھی، لیکن نکمی نشئی بن کر اور پارس کو بہکا رہی تھی۔

"دل کے ٹکرے کے ساتھ کوئی ایسے کرتا ہے؟"

وہ ڈرامائی آنکھیں بھرتی بولی تو پارس نے جھک کر اسکی درد کرتی کن پٹی چومی، اس لڑکی کا وجود تھک گیا تھا پر ڈرامے نہیں ختم ہوئے۔

"کیا کر دیا ایسا بتاو؟"

پارس نے اسکا چہرہ جبڑے سے نرم سا دبوچا تا کہ وہ کھلتی بند ہوتی آنکھیں کھول سکے۔

"دل میں گدگدی کی آپ نے، پیٹ میں بھی۔ ٹانگوں میں بھی۔ اور ہر جگہ "

وہ سوں کر کے ناک رگڑتی بولی اور در حقیقت یہ زیادہ ٹچی فیور سے ہو رہی تھی جو رات بارش میں بھیگنے کا انعام تھا۔

"ہر جگہ کو بھی ایکسپلین کرو۔ اچھا لگ رہا ہے سن کر۔ مزہ آرہا ہے"

اب تھوڑی بے شرمی پارس پر فرض تھی تا کہ روشانے کا ہوش واپس آتا، وہ فوری بلش چہرہ موڑے کروٹ بدل گئی۔

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"بے شرم پارس"

وہ دبا سا بولی۔

"میری حیاوالی جل پری۔ سو جاو۔ آکر بریک فاسٹ بناوں گا بٹری سا۔لائک یو۔"

پارس نے جھک کر اسکی گال چومی اور ہاتھ لحاف میں گھسا کر روشانے کے پیٹ کی سائیڈ جان بوجھ کر گدگدی کی، اور اس سے پہلے وہ تکیہ برساتی، پارس ہنستا ہوا روم سے بھاگ گیا لیکن روشانے کو خالی کمرے سے بھی شرم آئی تو شرما کر جلدی سے لحاف منہ پر کر لیا۔

پارس نے گھر کو لاک کیا جبکہ گاڑی نکال کر مین گیٹ بھی آٹو میٹک لاک کیا اور روانہ ہوا۔

اسکی منزل پتا ہے کون تھی؟ پریسہ مغدام۔

نیلی آنکھوں والی ماں۔۔۔تڑپتی ہوئی ممتا۔ترستی ہوئی ماں کی باہیں۔۔۔۔۔۔وہ پیاری عزیز ہستی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubina Novels Store.com

اسمال شیر ازی ایف پی پر حملے کے پلین کر رہا ہے اور یہ خبر صبح ہی ایگل کمانڈی کے لوگوں تک پہنچ چکی تھی تبھی وہ اپنا ٹیسٹ ارلی مارننگ میں ہی دیے فلائیٹ لے کر کلیبر یا جا چکا تھا، ایف پی کے لوگوں خاص کر نجف کو بھی الرٹ کر دیا اور اپنے لوگوں کو بھی کسی بھی قسم کے حملے کی صورت وہاں سچویشن سنبھالنے کی خبر دی جبکہ پارس کو بتانے سے اس نے سبکو منع کیا تھا کیونکہ انطالیہ میں وہ پارس کو ٹنشن نہیں دینا چاہتا تھا کیونکہ اسے امید تھی پارس اور روشانے کی واپسی تک وہ سچویشن ہینڈل کر سکتا ہے۔

دن تک وہ کیلبر یا پہنچ گیا تو ایف پی کا وزٹ کرتے ہی وہ گھر کے لیے نکلا۔

آج چونکہ آسیہ کو اسکے آنے کا پتا نہیں تھا تبھی وہ کچھ ضروری کام سے اپنے یتیم خانے کے بچوں سے ملنے چلی گئی تھیں جہاں کی وہ اونر تھیں جبکہ آبیل نے انھیں میسج کر دیا تھا اور سیدھا موہنی سے ملنے کا ارادہ کیا جو گھر ہی تھی۔

دوسری طرف ہوسپٹل سے پہلے پری کسی این جی او کے کام کے لیے ایک ریسٹورنٹ آئی تھیں اور پارس نے ہدایت بابا سرکار کے بیورو کے ہی ایک آدمی کو ارد گرد نظر رکھنے کا کہا تھا۔

پارس ریسٹورنٹ پہنچا تو اس آدمی نے پریسہ کے اندر ہونے کا بتایا اور خود چلا گیا۔

"پارس عیسی مغلانی! آلائم مغدام بننے کا وقت آگیا"

وہ جتنی ہمت لے کر آیا، لگا ٹوٹ گئی ہے۔

لیکن اسے ماں سے ملنا تھا۔

خیر وہ مطلوبہ ٹیبل تک پہنچا، پریسہ اپنی فرینڈز کو بائے کہے جیسے ہی جانے کو نکلنے لگیں، آگے کھڑے پارس کو دیکھتے وہ رکیں پھر انکی آنکھیں ان نیلی آنکھوں سے جا ملیں۔ بے اختیار پریسہ کا ہاتھ اپنے سینے پر جما۔

Zubinovels.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس کی آنکھیں دھندلائیں تو وہ لپک کر اس لمبے چوڑے طاقتور سے شخص کی طرف آئیں۔

ماں کی آنکھیں تھیں، کیسے دھوکہ کھاتیں۔

"تم۔۔۔تم کون ہو بچے۔یہ آنکھیں تو میری ہیں۔"

پریسہ کی آواز کانپی تو وہ مزید قریب ہوا۔

"میں بھی آپکا ہی ہوں مما۔آپکا آلائم مغدام۔"

پریسہ نے ہچکی سی بھرے سانس لی اور اپنے دونوں ہاتھوں میں پارس کا چہرہ بھرا، آنسو انکی آنکھوں سے بہنے لگے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"میں پچھلے سترہ سال سے ہر چہرے میں تمہاری آنکھیں ڈھونڈتی آئی ہوں۔سترہ سال آلائم۔یہ کم ہیں کیا؟۔بہت بری خطا کی تھی ناں۔دیکھو میری طویل سزا"

پریسہ مغدام کی آواز میں پارس عیسی مغلانی کی پوری دنیا تڑپ رہی تھی۔

"اک آپ واحد ہی تو میری گناہ گار نہیں ہیں۔ایسے مت کہیں۔میں تو خود آپکی آنکھیں تلاش کرتا رہا ہوں۔میں نے تو کوئی خطاء نہیں کی تھی مما! پھر مجھے کس چیز کی سزا ملی؟ سزا ہے ہی نہیں یہ۔یہ تو ہماری آزمائش تھی۔جیسی ہر حد سے بڑھ جاتی محبت کی لی جاتی ہے"

اسے مان نبھانے آتے تھے، اسے سترہ سال بعد بھی

پریسہ کا دل ٹھنڈا کرنا آتا تھا۔

"میں بہت پیار کرتی ہوں تم سے آلائم۔ہاشم سے بھی زیادہ"

پریسہ کا صفائی دینا اتنا جان لیوا تھا کہ پارس نے انکو اپنے گلے لگا لیا۔

"میں نے تو پیار سیکھا ہی آپ سے تھا۔اب ہاشم صاحب والی صفائی نہ بھی دیں تب بھی چلے گا حسینہ! اب میں بڑا ہو گیا ہوں"

اف اس آدمی کا محبتوں میں جان لیوا ہونا، وہ مسکرایا تو ماں بھی مسکرائی۔

اسے اپنے سینے میں گھوٹ لیا، جیسے خدشہ ہو پھر کوئی ان سے آلائم چھین لے گا۔

"میرے دل کا جو خلاء تھا وہ تمہیں گلے لگا کر بھر گیا آلائم۔ تم کتنے ہنڈسم ہو گئے ہو۔ میں اتنے پیارے آدمی کی کیوٹ مما ہو کر اترا رہی ہوں"

وہ روبرو ہوئیں تو پارس ایسے کمپلیمنٹ پر تمام خواہش کے مسکرایا۔

"آپ کی اور مسٹر ہاشم کی ملی بھگت کا نتیجہ جو ہوں۔ ہنڈسم تو ہونا ہی تھا۔ کچھ دیر میرے ساتھ گھر چلیں گی۔ کڈنیپ تو آپکو آل ریڈی کر ہی لیا ہے"

پارس نے جس طرح خواہش کی، پریسہ نے اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرے ماتھا چوما۔

"خوشی خوشی جاوں گی۔ ویسے میں یہ این جی او کی میٹنگ کے بعد ہو سپٹل جانے والی تھی۔ اب تم مل گئے تو سب بھول گئے مجھے۔ شادی کی تم نے؟"

وہ اسکے ساتھ ہی ریسٹورنٹ سے نکلیں، بازو میں بازو الجھائے وہ ماں کم، پارس کی گرل فرینڈ زیادہ لگ رہی تھیں۔

"آپ میری وائف سے مل کر خوشی سے پھول گئیں تو؟"

پارس نے ہاں کیے بنا تجسس و خوشی سمیت پوچھا۔

"ہاا۔ کیا اتنی پیاری پری مل گئی تمہیں؟"

پریسہ کو خوشگوار حیرت نے گھیرا۔

"جل پری۔ وہ اس دنیا میں جیتی جاگتی سانس لیتی اکلوتی جل پری ہے۔ آپ خود چل کر دیکھیں"

پارس نے تو ماں کو اخیر بے قرار کر دیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"اوھو! دیکھنا اور ملنا پڑے گا اب تو"

پری بچوں کی طرح مسکائیں۔

"اوکے بیٹھیں میں زرا اسے جگالوں۔جب آیا تھا سو رہی تھی۔"

پارس نے ممی کو فرنٹ سیٹ پر بٹھاتے مسکرا کر باہر نکلتے روشانے کو کال کی جبکہ پری نے بھی اس بیچ ہاشم کو زرا میٹنگ میں لیٹ ہو جانے کا میسج کر دیا۔

"ابھی تک بڑی ناشتہ نہیں ملا مسٹر ہسبنڈ۔اور خود آ کر پاری کرنے کے بجائے کال کر رہے ہیں۔"

وہ سوئی سوئی فون پک کرے بولی تو پارس کو اندازہ ہو گیا کہ میڈم ابھی تک ٹن پڑی ہیں۔

"میں کسی سپیشل کو لا رہا ہوں گھر۔اٹھ جاو۔باقی نیند فلائیٹ میں لے لینا میری جان۔ناشتہ بھی لے کر آ رہا ہوں بس زرا اپنی نیک چھپا لینا۔ سمجھ

گئی۔اور لپ سٹک بھی تھوڑی ڈارک لگانا تاکہ ان پر ہوا تشدد نہ دیکھائی دے"

پارس کی دبی دبی تاکیدیں سنے وہ شرارت سے مسکراتی اٹھ کر بیٹھی۔

"یہ تو تشدد کرنے سے پہلے سوچتے کہ جل پری نے منہ بھی دیکھانا ہو گا۔ چلیں کیا یاد کریں گے آپکے لیے یہ بھی کرلوں گی پر بتائیں تو ایسا کون آرہا ہے"

وہ اس سپیشل مہمان کے لیے تھوڑی حیران تھی۔

"کوئی بہت سپیشل۔ سرپرائز سمجھ لو۔اب جلدی سے ریڈی ہو جاو ہم پہنچنے والے ہیں۔"

پارس نے زرا گردن گما کر گاڑی کی طرف دیکھتے آواز مزید مدھم کی۔

Zubiinovels Zone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"اوکے مائی ہنڈسم۔میں ریڈی ہونے لگی ہوں آپ بے فکر ہو کر آئیں۔ آئی لوویو پارس"

جو سامنے نہ کہہ سکی وہ یوں کہہ کر سرور ملا۔

"آئی لوویو ٹو روشانے۔ تھینکیو بناضد کہنا مان لینے پر۔پیار آیا مجھے رات والا"

پارس کے چھیڑنے پر وہ ہانپ اٹھی۔

"اف پارس۔بند کریں کال۔۔"

بوکھلا کر کال کاٹ گئی تو پارس کو فکر تھی مما سے چہرے کے شرارت و خمار بھرے رنگ کیسے چھپائے، خیر جناب زرا سنجیدہ ہوتے واپس ڈرائیونگ سیٹ سنبھالے بیٹھے، مما سے نظر ملی تو دل کو سکون ملا، جلدی سے انکا ہاتھ تھامے چوما۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"اب بھی ویسی ہی خوبصورت ہیں آپ۔ہاشم صاحب نے بہت پیار سے سنبھالا ہے آپکو۔"

پری کا دل پارس کے لہجے پر زرا دہلا۔

"بابا کبھی نہیں کہو گے انکو۔؟اور باقیوں سے کب ملو گے آلائم؟"

یہ سوال مشکل تھے۔

"حاتب سے مل لیا ہے۔آپ سے مل رہا ہوں۔اس بار کے لیے کافی ہے مما۔شام میں میری واپسی ہے۔میرا آپ اور حاتب سے ملنا بھی سیو نہیں تھا لیکن میں خود کو روک نہیں سکا۔اپنی طرف سے بہت احتیاط کی ہے،اپنے تمام رابطے انطالیہ انٹر ہوتے ہی آف کر دیے تھے۔کہ کوئی پیراسائیٹ کو ان چند گھنٹوں ٹریس نہ کر سکے۔مجھے انکو بابا کہنے کے لیے ابھی بہت وقت چاہیے۔رہی بات سہانہ اور آہل سے ملنے کی وہ بھی ان شاءاللہ اگلی بار۔ابھی ان دو کو اپنی خوشیوں میں گم رہنے دیں۔یہ خوشی پھر سہی"

پارس کے فیصلے کا پریسہ نے دل سے احترام کیا، وہ اسکی مشکل زندگی کے لیے افسردہ تھیں۔

"تم زندہ سلامت ہو۔ تم اس دنیا میں ہو۔ میرے لیے یہی بہت ہے۔ بس جہاں رہو گے میری دعاوں کا حصار تمہارے چار سو رہے گا۔ میری سب سے پیاری جان!"

مما کا جذباتی ہو کر دیکھنا پارس کو بھی دکھی کر گیا۔

"مسکراتی اچھی لگتی ہیں آپ۔ روتی نہیں۔ میری جل پری سے ملنا چاہتی ہیں ناں۔ تو سمائیل کریں پہلے"

بہت مشکل تھا پریسہ کے لیے اک بار پھر آلائم سے دور ہونا پر وہ بہت پر سکون ہو چکی تھیں تبھی فورا مسکرائیں۔

"میں بیقرار ہوں تمہاری خوشی سے ملنے کو"

ZUBIINOVELSZONE.COM
SAMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس نے انکی شفقت بھری مسکراہٹ وصولتے گاڑی اسٹارٹ کی، وہ لوگ جب تک گھر پہنچے، روشانے ریڈی بھی ہوئی، اپنا حال بھی درست کیا اور کمرے کی رات جو حالت بگھڑی وہ بھی سنواری، گیلے کپڑے آٹو میٹک واشنگ مشین میں ڈالے جبکہ ڈریس کا میچنگ دوپٹہ سر پر لیے وہ پیاری سی سہاگن بنے روم سے نکل آئی۔

کچن میں آئی تو فریش اورنج جوس آل ریڈی پارس نکال کر گیا تھا جبکہ ساتھ کچھ فروٹس بھی تھے۔

بھوک چونکہ بہت زور کی لگی تھی تبھی جوس کے ساتھ روشانے نے ایک ایپل کھایا تو زرا پیٹ کے چوہے سکون آئے، گلاس دھو کر رکھتی وہ ڈور بیل پر گلاس ریک پر ہینگ کرے باہر آئی اور گھر کا اندر والا گیڈ اوپن ہی کیا کہ سامنے پارس اور اسکے ساتھ پریسہ کو دیکھے وہ جلدی سے منہ پر ہاتھ رکھے اپنی ایکسائٹڈ چیخ روک سکی۔

پری کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا کہ کبھی وہ پارس کو دیکھ رہی تھیں کبھی روشانے کو۔

"ی۔۔یہ ہے تمہاری وائف۔روشانے۔اوہ میں آج صدمے سے گر پڑوں گی۔دوسرا شاک۔لڑکی تم کتنی چھپی رستم نکلی۔ادھر آو زرا کان کھینچوں"

روشانے خود ہنس کر اندر بھاگی جبکہ پریسہ جیسے اندر داخل ہوئیں پارس بھی مسکراتا ہوا سا بہو کے ایسے کنکشن پر مسرور ہوئے ڈور بند کرے خود بھی انکی طرف بڑھا۔

"مما۔کیا کرتی انھوں نے منع کیا تھا مجھے سچی"

وہ پریسہ کے گلے لگتی معصومیت سے سارا الزام پارس پر ڈال گئی۔

"اسکی ایسی کی تیسی۔میں جی اٹھی ہوں سچ میں تمہیں بہو بنانے کی شدید خواہش تھی میری روشانے۔ادھر آو تم بھی۔دونوں گلے لگو میرے"

پریسہ کی خوشی کے آگے وہ دونوں نہال تھے اور جب دونوں گلے لگے تب روبرو ہوتے روشانے نے جن محبت بھری نظروں سے پارس کو دیکھا وہ سکون پہنچانے والی تھیں۔

"یہ آپ سے ملنے گئے اور مجھے بتایا بھی نہیں۔کان کھینچیں انکے"

روشانے نے فوری منہ بسورا۔

"ناں۔میں نہ اسکے کان کھینچ سکتی ہوں نہ تمہارے میری جان۔یہ میری زندگی کا سب سے پیارا لمحہ ہے۔تم دونوں کتنے سج رہے ہو ساتھ۔نظر نہ لگے تم دونوں کو۔میں دادی بھی تو نہیں بنی ہوئی؟یہ بھی بتادو"

اف پریسہ کا دادی کہنے پر روشانے کا رکتا سانس پارس نے مزے کے کر انجوائے کیا جو من ہی من میں پریسہ مما کی جلدیوں پر ہول اٹھی تھی۔

"جلدی بن جائیں گی آئی پرامس"

پارس نے معنی خیزی سے روشانے تپے گالوں میں اور گلال اتارا جبکہ وہ سخت گھبراتی ماں بیٹے کی ٹیم میں پس سی رہی تھی۔

"ان شاء اللہ۔بس جب بھی دادی بنوں سب سے پہلے یہ نیوز مجھے دینا دونوں۔میری دنیا مکمل ہو گئی۔میں اللہ کی شکر گزار ہوں۔روشانے!میرے آلائم کو اب بہت سنبھال کر رکھنا۔"

پریسہ کا بس نہ چل رہا تھا دونوں کو دنیا کی نظروں سے چرا کر دل میں رکھ لیں۔

"اسی نے سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔پہلے اسکی یادوں نے بعد میں خود اس نے کیونکہ یہ بچپن کی محبت ہیں محترمہ میری۔خیر آپ دونوں گرلز والی ٹاک کریں میں ناشتہ لگاتا ہوں"

پارس نے کریڈٹ روشانے کو دیا اور ناشتہ لگانے بڑھا جو وہ آتے ہوئے لے آئے، پریسہ نے پھر سے روشانے کو اپنے گلے لگایا، اتنا پیار آرہا تھا کہ بتا نہیں سکتی تھیں۔

"تم دونوں بہنیں اور پھر تمہاری وہ پیاری سی شنزا۔ مجھے تو بہوؤں کی صورت قارون کا خزانہ مل گیا۔ آلائم ٹھیک ہے ناں روشانے؟ تم اسکے بہت قریب ہو۔ مجھے بتاو؟"

پریسہ کی فکریں بھی روشانے نے بہت پیار سے ہٹائیں کیونکہ وہ جانتی تھی اب جب تک وہ پارس کے ساتھ ہے، وہ صرف سکون پانے والا ہے۔

ناشتہ جب تک کیا تب تک حاتب بھی ممی کی لوکیشن ٹریس کیے پہنچا تو آگے ماں بیٹے کے ملن کی خوشی دگنا شادماں کر گئی۔

"ابراہیم اور سہانہ کو بابا اور عمائمہ کے ساتھ روانہ کیا گھر، میں تھوڑا مشکوک ہوا اور دیکھیں میرے شک کا لیول۔۔ ادھر پری صاحبہ اپنے جگر گوشے سے چمٹی ہوئی ہیں۔ اب میں جیلس نہ ہوں تو کیا کروں پارٹنر؟"

پری اس وقت بھی پارس سے لگ کر بیٹھیں لاڈ کر رہی تھیں جبکہ بچارے حاتب کو دکھرے سنانے کو روشانے ہی ملی جو اس آدمی کے ڈراموں پر آگے سے مسکرا رہی تھی۔

"تم بھی چمٹ جاو۔ پریسہ مما تو تم دو کی برابر ہیں"

روشانے نے صلح جو ہوتے مسئلہ ہی نمٹا دیا۔

"گڈ آئیڈیا۔ میں تو تمہیں نکمی سمجھتا تھا"

حاتب نے جلدی سے پری کے دوسری طرف بیٹھتے آدھا قبصہ پری پر جمایا اور روشانے نے آج بھی برا نہ منائے ان تینوں کی ایک بہت ہی کیوٹ پکچر اپنے فون پر لی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"میرے بندے کی بازو دیکھی ہے ناں انطالیہ کے دو روپے کے امیر۔ تو پنگے سوچ کر لو"

روشانے نے تین چار پکچرز لیں اور پھر خود میں میدان میں اتری، حاتب ہنسا۔

"یہ میرا جانم بھائی مجھے تمہارے کہنے میں آکر ٹچ بھی نہ کرے۔ ہنہ"

حاتب کا غرور قاتلانہ جبکہ پری تو پارس کی طرح یہ لمحے جی رہی تھیں۔

"پارس! کیا آپ اسے ایک ہلکی سی ماریں گے؟"

روشانے نے بھی اپنی پاور دیکھانی چاہی جبکہ پارس نے سچ میں حاتب کے سر کے پیچھے ہلکی سی چپیڑ مار دی، جس پر حاتب نے سو تنوں والی گھوری روشانے کو دی جبکہ پریسہ کی ہنسی بے قابو ہو چکی تھی۔

"جانو بھائی آپ زن مرید بھی ہوں گے۔ سوچا نہ تھا"

حاتب بھی فل شرارت پر اترا تھا، جیسے ان سب کے ساتھ اسکی دبی اور گھٹی ذات بھی کھل اٹھی ہو۔

"کیا کروں۔ بابا کے ہم سب میں چراثیم جو ہیں"

اس بار پارس نے ممی کو جب مسکراتے چھیڑا اور جب حاتب بھی قہقہہ مارے ہنسا تو پری نے دونوں کے کان دبوچے۔

"ٹھہر جاو تم دونوں۔ خبر دار کسی نے میرے ہاشم کو کچھ کہا۔ پیٹوں گی"

اف پری کا یہاں بھی ہاشم کی ڈھال بننا ان سبکو ہی کسی اور ٹرانس میں لے گیا۔

پر یہ جو کچھ دیر وہ سب ہنسے، یہ لمحے ہیرے موتیوں سے قیمتی تھے۔

وہ لوگ کئی گھنٹے بیٹھ کر گپیں ہانکتے رہے اور وہ ماں اپنے دو جگر گوشوں کی مکمل ہنسی جیتی رہی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
ZUBINOVELSZONE.COM

"اس سے پہلے آپکے ہاشم صاحب بھی شیڈو بن کر ہم ماں بیٹے کی کھوج میں لگیں۔نکلنا چاہیے۔ان دو کے بیچ بھی کافی ہڈی بن لیے ہم۔"

حاتب کے لیے آج بھی جانا مشکل تھا پر کہتے ہیں ناں ہر بچھڑنا،اک نئ ملاقات کی امید لاتا ہے۔

خود پری کا دل دو گھنٹوں میں کہاں بھرا تھا پر انھیں ہاشم کی بھی فکر تھی۔

"مت جائیں ابھی۔میرے پاس رہ جائیں مما"

پارس مما کے اٹھتے ہی انکو گھیر گیا تو وہ پیار سے اسکی گال چوم گئیں۔

"مجھ سے فون پر کنکٹ رہنا آلائم۔میں ہمیشہ سے تمہارے پاس ہوں اور آخری دم تک رہوں گی۔مجھے میری زندگی کا اتنا پیارا سرپرائز دیا۔بس اگلی بار آو تو بہت زیادہ ملنا۔پرامس"

وہ مما کے گلے لگا،اب تو بچھڑنا ممکن ہی نہ تھا۔

"پرامس۔"

وہ بس اتنا ہی بول سکا اور روشانے اسکی گھٹی آواز سے سمجھ گئی وہ ماں سے پھر بچھڑنے کے اسی لمحے سے اتنے سالوں سے خوفزدہ تھا۔

"میری جان۔میرا بچہ۔خوش رہو"

پریسہ نے خود سے پھر لپٹایا جبکہ حاتب نے بھی گلے لگاتے بھینچا۔

"آئی مس یو سو مچ بھائی۔اپنا خیال رکھیے گا۔"

حاتب نے بھی جان نثار ہوتے تاکید کی جبکہ پارس اور روشانے دونوں کو خود باہر تک سی آف کرنے آئے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پریسہ جاتے جاتے پھر سے پارس سے لپٹیں۔اور پھر خوشی خوشی دل کے سارے زخموں کا مرہم لیے چلی گئیں۔

روشانے نے پارس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر دبایا تو وہ اسکی طرف پلٹا۔

"سکون ملا میری جان کو؟"

وہ پارس سے زیادہ تڑپی تھی، کیونکہ وہ پارس کے ہر درد کو محسوس کر سکتی تھی۔

"بہت۔ مجھے سب یاد آ چکا ہے روشانے۔ کچھ دن پہلے۔ تبھی مما سے ملے بنا جانا مار دیتا مجھے۔ تم ناراض تو نہیں کہ میں نے میمری واپس آنے کا نہیں بتایا؟"

وہ اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں بھرے بے قراری سے بولا تو وہ مسکرائی۔

"میں کیوں ناراض ہوں گی۔ آپکو سب یاد آ گیا یہ تکلیف دہ ہو گا ناں۔ ادھر آئیں۔ سب ٹھیک ہو جائے گا"

وہ ہاتھ چھڑوائے بازو کھول گئی تو پارس نے اسے پوری شدت سے اپنے گلے لگایا، جیسے وہ پارس میں اترتی سانس جیسی ہو۔

"سب ٹھیک ہو گیا ہے میری جل پری۔ جس جگہ تم ہو وہاں کئی میلوں تک کچھ خراب نہیں ہو سکتا۔ جسکی تم ہو وہ مرتے دم تک اداس نہیں ہو سکتا۔"

وہ اظہار میں آج بھی منفرد ہے یہ سوچے وہ گلے لگی بلش کی۔

"مجھے باتیں کر کر کے پھر بھوک لگ گئی پارس۔"

وہ اسکے روتو سے شکوے پر مسکراتا خود سے آزاد کرے زرا دور ہوا۔

"تو میں ہوں ناں آپکا غلام میری جان۔ حکم کریں کیا کھائیں گی مسیز پارس عیسی مغلانی؟"

وہ سر خم کر رہا تھا اور روشانے کی پوری دنیا اس کے آگے جھک رہی تھی۔

"آپکو"

وہ رازداری سے قریب آئی، پارس نے اسکے گہرے شیڈ کی لپ سٹک میں چھپے ہونٹوں کو دیکھتے انگوٹھے کی پور سے وہ سرخی مٹا دی، روشانے کی

آنکھیں گھبراتے انداز میں بند ہو کر کھلیں جب پارس نے انکو نرم سی گرفت میں لیتے جلد ہی اسکی گردن کی طرف سفر کرے کمر میں بازو ڈالے اٹھایا تو روشانے نے بازو اسکی گردن میں لپیٹے پیر بھی پارس کی کمر کے اطراف باندھے۔

"فلائیٹ کا ٹائم ہونے تک تم مجھے جی بھر کر کھا سکتی ہو"

وہ اسے یونہی اٹھائے گھر میں داخل ہوا تو اندر داخل ہوتے ہی روشانے کی ہنسی اس دوپہر کی نرم کرنوں کی ملائمت میں گم گئی۔

..._____...

آبیل گھر پہنچا تو کٹن اکیلا ہی لان میں کھیل رہا تھا جبکہ گاڑی کا ہارن سنے موہنی باہر آنے کے بجائے روم میں ہی چھپ کر بیٹھی تھی، دل بہت بری طرح کانپ رہا تھا، آبیل نے نیچے ہر جگہ موہنی کو دیکھا مگر وہ جب کہیں نہ ملی تو بلیذر وہیں اتارے شرٹ کے کف فولڈ کرتا وہ روم میں ہی چلا آیا۔

ڈور اوپن کیا تو وہ لڑکی آج رنگوں اور دیدار کے سنگ آئینے کے سامنے کھڑی دیکھائی دی، آبیل کی دھڑکن بھی بڑھی۔

وہ ڈور بند کیے اندر آیا اور سائیڈ ٹیبل پر جھک کر فون رکھے موہنی کی طرف بڑھا۔

"کوئی چھپ رہا ہے مجھ سے؟"

وہ اسکے عقب میں رکا تو موہنی کی آنکھیں اسکے مانوس سے لمس پر بھیگیں کیونکہ آبیل نے اسے بازوؤں میں دیوانگی سے بھرا۔

"ن۔۔ نہیں تو"

وہ بولتے سمے ہکلا سی گئی، آبیل نے اسکا جھکا چہرہ آئینے میں دیکھا تو اسکے معصوم سے حسن پر تھم سا گیا، وہ بہت خوبصورت تھی، اپنی موجودگی جیسی دلربا، آبیل نے اسکی گال شدت سے زرا آگے جھکتے چومی تو موہنی کے پورے وجود میں حرارت جاگ گئی، کپکپا اٹھی، وہ اسکی گردن بھی اسی

شدت سے چومتا جب پھر سے آئینے میں جھانکا، وہ اب بھی خود میں سمٹی تھی۔

"تم مجھے دیکھ کیوں نہیں رہی موہنی؟"

آبیل کے بے ساختہ جملے پر وہ آئینے میں نظر آتے آبیل اسحاق کو دیکھنے لگی، دل بری طرح دھڑک رہا تھا تو جس طرح وہ اسے عقب سے بازوؤں میں تھامے کھڑا تھا، وہ بوکھلاہٹ کا شکار تھی۔

"آپکو کیسے پتا میں آپکو نہیں دیکھ رہی تھی؟"

موہنی کی آواز کانپی۔

وہ اسے کیسے بتائے کہ اسکی آنکھیں لوٹ آئی ہیں، سمجھ نہ آیا، یہ سرپرائز اچانک دینا خطرناک بھی ہو سکتا تھا۔

Zubinovels.zone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"کیونکہ تمہیں اور تمہاری کیفیت محسوس کرنے کے لیے میرا دل کافی ہے، آنکھیں کبھی لوٹ بھی آئیں تو انھیں سائیڈر رکھ دوں گا۔ ٹیل می۔ کیوں گھبرا رہی ہو مجھ سے؟"

وہ تو اپنے اندر نمودار ہوتے آبیل کے حصے پر بدحواس تھی پر اب کی بار آبیل کے گھبراہٹ بھانپ

لینے پر تڑپ اٹھی، وہ اسکی گھبراہٹ کیسے بھانپ سکتا تھا بھلا؟

"آپ مجھے دیکھ رہے ہیں آبیل؟"

وہ اسکی بازوؤں میں پلٹی تو آبیل مسکرایا۔

"ہاں! تم آنکھیں بن گئی ہو میری"

موہنی کو لگا اسکی کائنات تھم گئی ہے، کچھ لمحے وہ کچھ بول نہ سکی، آنکھیں آبیل سے ہٹا کر جھکائے وہ روتی ہوئی اسکے گلے لگی تھی۔

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ایسے جھوٹ نہ بولیں جنکے جھوٹ ہونے پر دل بند ہو جائے میرا، آپ تو پہلے بھی ایسے ہی دیکھتے تھے مجھے۔ میں نظر نہیں آرہی ناں موہنا۔پ۔۔ پلیز سچ بولیں۔ میں سچ برداشت کرنا سیکھ چکی ہوں۔ میں بڑی ہو گئی ہوں۔ میں آپکی آنکھیں ہوں پر میں آپکو خوابوں کی دنیا دیکھا سکتی ہوں بس۔ یہ رئیل ورلڈ نہیں"

اسکی بھیگی سانسوں کے ساتھ کی جاتی سرگوشیوں دلسوز تھیں، انکا سوز اختتام تک بڑھتا چلا گیا، اس شخص کے سینے پر رکھی سل کا بوجھ بھی بڑھنے لگا، آبیل اس وقت بہت عجیب سی خوشی محسوس کر رہا تھا، وہ رو رہی تھی، آبیل اسے دیکھ نہ لے اس پر ڈر رہی تھی اور وہ اسے نہیں دیکھ سکتا اس پر بھی تکلیف میں تھی۔

"مجھے تمہاری دیکھائی جاتی خوابوں کی دنیا ہی پیاری ہے۔ رئیل دنیا دیکھنے کی خواہش نہیں ہے"

بازووں میں بھرے ہی وہ اسکی اور جھکا، اپنے آپ کو دیکھنا وہ بھی موہنی کے ساتھ، آبیل اسحاق کے لیے خوبصورت منظر تھا۔

"تو پھر آپ میری وہ گھبراہٹ کیسے جان گئے جو میں نے چھپائی ہوئی تھی؟"

موہنی نے پھر سے سینے میں چھپے ہوئے ہی ڈھلتی اور ٹوٹتی آواز میں اسے پکارا۔

"ہسبنڈ ہوں تمہارا۔ سب سمجھ جاتا ہوں"

وہ اسکی تسلی کے لیے سرپرائز کو اک طرف کر گیا۔

وہ جلدی سے اسکی بازووں سے نکلی۔

"سچی۔ تو پھر کچھ اور بھی ہے جو میں نے چھپا رکھا ہے۔ اسکا پتا لگوائیں۔ پھر مانو گی کہ آپ مجھے دیکھ نہیں سکتے"

وہ تھوڑا پر اعتماد ہوئی، آنسو پونچھے، جبکہ آبیل اسحاق اب برا پھنس گیا۔

Zubiniovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"موہنی۔ اتنے دن بعد آیا ہوں۔ مجھے بس تم چاہیے ہو۔ ابھی سوالوں جوابوں کو چھوڑ دو۔"

وہ اسکے لہجے کی اداسی پر دگنی اداس ہوئی۔

"تو میں چپکی ہوئی کھڑی تو ہوں آپکے ساتھ۔ جواب دیں ناں آبیل۔ مجھے کچھ عجیب لگ رہی ہیں آپکی نظریں۔ مطلب آپ آنکھیں چرا نہیں رہے۔ بلکل میری آنکھوں میں دیکھ رہے ہیں۔ آپکو یقین نہیں آرہا تو اسکے اثر سے میرا تیز تیز دھڑکتا دل دیکھیں، ہاتھ دیں"

وہ مچل کر اسکے حصار سے نکلی، آبیل کا مضبوط ہاتھ اپنے دل پر رکھتے اسے اپنی ڈوبتی کیفیت محسوس کروائی، آبیل نے خفیف سی نگاہ چرائی لیکن باخدا وہ محال تھی تبھی واپس اسے دیکھنے لگا۔

"موہنی۔ تم کتنی ضدی ہو"

وہ تھوڑا بے بس ہوا۔

"بوجھیں ناں کیا چھپا رہی ہوں۔ سچی پھر کبھی آپکی آنکھوں پر شک نہیں کروں گی"

اف آج تو آبیل اسحاق کی محبت و بصارت کا امتحان تھا۔

"تم جیت گئی اور میں ہار گیا، میں سویڈن آئیبرٹرنمنٹ کے لیے گیا تھا، سیونٹی پرسنٹ وژن واپس پا چکا ہوں۔ میں تمہیں سچ میں دیکھ سکتا ہوں۔ اور تم سے نظر ہٹانا بہت مشکل ہو گیا ہے"

مزید آبیل چھپا نہ سکا، ویسے بھی وہ پکڑا جا چکا تھا۔

موہنی کتنی دیر کچھ بول نہ سکی، اپنے مانو حواس کھو بیٹھی ہو، آنکھ میں جمع آنسو رخساروں پر ڈھلے تو آبیل نے وہ نمی ہاتھوں کے پوروں میں جذب کی۔

"س۔۔سچ۔۔ آپ مجھے دیکھ سکتے ہیں؟ کس کلر کا ڈریس پہنا ہے میں نے؟"

وہ خوشی و تکلیف کی ملی جلی کیفیت میں رہا سہا بھی یقین کامل چاہتی تھی، آبیل نے اسکے ڈریس کو تو جب سے آیا دیکھا ہی کب تھا، تبھی اب نگاہ سرکائی۔

"بلیک۔"

وہ آبیل کے جواب پر بھیگی آنکھوں سے ہنسی۔

"یس یہ بلیک ہی ہے۔ آپ۔۔ آپ کو میں بھی نظر آرہی ہوں سچ میں؟"

ہنستی آنکھوں میں آنسو جمع تھے۔

"موہنی! کیا جان لوگی اب میری۔ کیسے یقین دلاوں تمہیں۔ مجھے تم دیکھائی دے رہی ہو۔ ان آنکھوں کی ہر تڑپ کے ساتھ۔ ان ہونٹوں کی نرمی اور خوبصورتی سمیت جنھیں بس فیل کیا تھا اور آج دیکھ کر اپنا بہکنا برحق لگا۔ تم مجھ سے کبھی اوجھل نہیں تھی، میں نے ہر حس کے ساتھ تمہیں مکمل جیا ہے۔ آج یہ دیدار کی کمی بھی پوری ہو گئی ہے"

وہ اسکے چہرے کو ہاتھوں میں بھرے اس بار اٹوٹ یقین دلانے میں کامیاب تھا، اور موہنی جسے لگتا تھا وہ آبیل کی دیکھتی آنکھوں کے آگے قائم نہ رہ سکے گی، نگاہ سرکانے پر اب آمادہ نہ تھی۔

اف یہ بے ایمانی کتنی جان لیوا تھی۔

"م۔۔ مطلب اب مجھے آپ سے چھپنا پڑے گا؟"

آبیل اسکی کان میں کی سرگوشی پر ہنسا، وہ بھی بھیگی آنکھوں سمیت مسکرائی۔

"تم چھپ سکتی ہو؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

آبیل کا جواب دگنا آفت تھا۔

"نہیں۔ میں نے آپکی آنکھوں کے لیے بہت پرے کی آبیل۔ آئی ایم سو ہیپی۔ آپ کو میں نظر آئی اس لیے بہت خوش ہوں"

اب یقین کا رنگ موہنی کے لہجے میں تھا۔

"آئی رئیلی مس یو موہنی"

آبیل نے اسکے زیریں لب پر گرفت بھرتے اسے واپس اپنے سینے لگایا تھا،وہ دگنی مدہوش مسکراتی اسکا ساتھ نبھائے اپنی گھبراہٹ اک طرف کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"آئی مس یو ٹو۔"

وہ روبرو ہوئی تو اسکے چہرے کی سرخیوں کو پہلی بار آبیل کی آنکھوں نے چھوا،دل ہاتھ سے پھسل گیا اور تبھی آبیل نے پھر سے اسکی سانسوں پر قبضہ جماتے اسے بازوؤں میں بھرا،موہنی اسکے ارادوں سے خوفزدہ ہوتی لرز سی گئی۔

"ک۔۔کیا کر رہے ہیں موہنا۔آپ نے ویسا قریب نہیں آنا ناں۔۔۔"

وہ اسے میٹرس پر لا کر لٹائے اپنی شرٹ اتارنے لگا تو وہ اٹھ بیٹھی منمنائی۔

"لیکن بعد میں کسی نے کہا تھا میں جب چاہوں آسکتا ہوں قریب"

وہ شرٹ کے بٹنز کھولنا چھوڑے اسکے پاس ہی جتاتے بیٹھا تو موہنی کے چہرے پر ہزاروں رنگ لہرائے۔

"آبیل۔۔۔کچھ بتانا ہے آپکو۔میں نے نہیں خضر انے۔تو آپ پہلے انکو کال کریں۔"

وہ اسکی کھلی شرٹ سے جھانکتے سینے پر ہتھیلی رکھتے جھکی نظروں اور دبی سانسوں سے بولی۔

"سب ٹھیک ہے؟ادھر دیکھو۔کچھ ہوا ہے موہنی؟"

ZUBIINOVELSZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

آبیل کی پریشانی دیکھتے موہنی کی آنکھوں میں نمی چھلکی،وہ جب سے بے بی کا پتا چلا بہت زیادہ کمزور فیل کر رہی تھی، آنسو بس آنکھوں کا حصہ سا بن گئے ہوں جیسے۔

"آپ۔۔آپ انکو کال کریں پلیز۔۔۔"

وہ پھر سے روتی سینے میں چھپی، آبیل کا دل اسکے ایسے رویے پر گھبرا گیا۔

"اوکے میں کرتا ہوں۔ابھی کرتا ہوں۔پلیز رونا بند کرو۔ شش۔۔۔میں اب کبھی تم سے دور نہیں جاوں گا۔تو خوش ہونے کے بجائے ایسے رو گی تو لگے گا میرا پاس رہنا پریشان کر رہا ہے تمہیں"

وہ جلدی سے سامنے ہوتی نفی میں گردن گما گئی،بولنا پتا نہیں کیوں مشکل ہو گیا۔

"جاو منہ دھو کر فریش ہو۔میں کال کرتا ہوں۔جاو موہنی"

وہ رو رو کر آدھی ہو گئی تبھی آبیل نے اسے بھیجا، ویسے بھی وہ خضرا اور آبیل کی بات کے وقت یہاں رہ بھی نہ سکتی تھی تبھی فوراً اٹھ کر گئی، آبیل نے اسی پریشانی کے عالم میں سائیڈ میز پر رکھا فون اٹھا کر خضرا کو کال کی، دل عجیب سے ڈر میں ڈوب رہا تھا۔

کال فوری اٹھالی گئی۔

"کیسی ہیں خضرا۔ میں آبیل اسحاق۔"

خضرا نے نمبر پہلے ہی سیو کر رکھا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں آبیل۔ آپ کیسے ہیں۔ اور موہنی؟"

خضرا نے نرم فکر سے جواب دیا۔

Zuhinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"میں ٹھیک ہوں پر موہنی تھوڑا عجیب ری ایکٹ کر رہی ہے۔ کہہ رہی ہے آپ نے کچھ بتانا ہے۔ اسکی کنڈیشن ٹھیک ہے؟ کوئی مسئلہ تو نہیں۔ مجھ سے کچھ بھی مت چھپایئے گا"

آبیل کے لہجے میں تیرتی پریشانی پر خضرا کو موہنی کی قسمت پر رشک آیا۔

"اسکا عجیب ری ایکٹ کرنا بنتا ہے کیونکہ وہ ایک بے بی کو دنیا میں لانے والی ہے۔ یس مسٹر آبیل وہ ایکسپیکٹ کر رہی ہے"

اب حرکت کرتی کائنات تھمنے کی باری آبیل اسحاق کی تھی۔

"واٹ؟۔۔۔"

بے اختیار ہی آبیل کے ہونٹوں سے پھسلا، وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"اگر آپ اسکے پاس آئے ہیں تو دونوں آکر مجھ سے ملیں کچھ ڈسکشن کرنی ہے۔ اسکی پریگنسی بہت رسکی ہے یہ آپکو جاننا ہو گا۔ باقی جس اپچ میں ہے

وہ، جس بلڈ ڈس آرڈر کنڈیشن سے دوچار ہے، آپکا ہر وقت ساتھ درکار ہے اسے۔ شی از سو ویک۔ ہوپ سو آپ اسکا درد سمجھ سکیں۔ وہ کہہ رہی تھی آبیل مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں۔ دوسرا وہ بے بی کو لے کر بہت حساس ہے۔ اسکا خیال رکھیں۔ اور جلد ملیں مجھ سے"

خضرا کی بات مکمل ہوئی پر آبیل کی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔

" تھینکیو خضرا۔ میں جلد ملتا ہوں آپ سے"

آبیل نے فون بند کرتے میٹرس پر پھینکا اور واش روم کے ڈور تک بڑھا۔

"موہنی!"

آبیل کی پکار پر وہ اندر آئینے میں اپنے آنسو تکتی سسکی بھر گئی۔

"م۔۔ مجھ سے بے بی مت لینا آپ موہنا"

وہ لرزتی آواز میں بولی، آبیل بمشکل اسکی ٹوٹتی آواز سن سکا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovels.com

"باہر آو میرے پاس"

وہ ڈور ناب گماتے بولا پر وہ لاکڈ تھا۔

"پ۔پہلے بتائیں خوش ہوں گے ناں۔۔۔؟"

وہ آنسو رگڑتی ڈور کے پاس آ رکی۔

"موہنی، اوپن داڈور"

وہ سختی سے بولا، دل پھٹ چکا تھا۔

"م۔۔موہنا غصہ نہیں کریں۔میں نہیں کھولوں گی ڈور ایسے۔۔۔۔مجھے پتا ہے بے بی میری جان لے سکتا ہے پ۔۔پر میں پھر بھی نہیں دوں گی اسے۔پ۔۔پر امس کریں مجھ سے۔پر امس می آبیل"

آبیل نے سر ڈور سے ٹکا کر گہری سانس لی، خود کو کوسا کہ کیا کر بیٹھا ہے اوپر سے اس لڑکی کی سسکیاں دم گھوٹ رہی تھیں۔

"تم دروازہ کھول رہی ہو یا توڑ دوں میں؟"

آبیل اسحاق اپنی برداشت کی آخری حد پر کھڑا تھا۔

"غصہ ک۔۔کر رہے ہیں۔"

وہ ہچکی بھرتی منمنائی اور اس سے پہلے وہ واقعی دروازہ توڑتا، موہنی نے جلدی سے لاک کھول دیا۔

آبیل نے ڈور اوپن کیا اور جھکی نظروں والی موہنی کا ہاتھ پکڑ کر باہر روم میں کھینچ کر لایا۔

وہ اسے دیکھے بنا اسکے سینے سے لپٹ گئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"آبیل۔۔۔یہ ہم دو کا بے بی ہے۔کتنا کیوٹ ہو گا۔میں اسے اتنا سا بھی ہرٹ نہیں ہونے دوں گی۔میں خود کا بہت خیال رکھوں گی۔مجھ سے کوئی نہ لے اسکو۔ورنہ میں خود کو مار دوں گی سن لیں"

وہ اسکی آخری بک بک کر پکڑ کر روبرو کھینچ لایا۔

"مجھ سے بھی زیادہ اہم ہو گیا ہے یہ تمہارے لیے؟"

آبیل کی آنکھیں اب بھی سرخ تھیں۔

"ہاں"

وہ بچگانہ انداز میں سر ہلاتی اسے دیکھنے لگی۔

"تمہیں وقت سے پہلے کھا جائے گا یہ۔۔۔میں کیا کروں گا اگر تمہیں کچھ ہو گیا۔ بولو۔ تم جانتی ہو یہ تمہارے بلڈ پر پلے گا۔ نو موہنی۔ یہ مجھ سے نہیں ہو گا۔ تمہیں اس سے الگ ہونا ہو گا"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ سراسر اسے دہلا گیا تھا۔

"میں خضر اکو کہوں گی مجھے زیادہ بلڈ لگا دیں۔ بے بی کے حصے کا بھی۔ موہنا ایسے مت کریں پلیز۔"

وہ اسکے رد عمل پر بہت ڈر گئی، رو کر منت کرے اسکے ہاتھ تھامنے کی کوشش کرتی سمجھانے لگی۔

"کیسے کر سکتا ہوں میں تمہارے ساتھ یہ، اتنا ظالم کیسے بن گیا۔"

وہ اسکے ہاتھ چھڑواتا جا کر میٹرس پر بیٹھا، موہنی کا دل بھی مانو بیٹھ سا گیا۔

"مجھے اگر آپ نے اس سے الگ کیا، میں آپ سے الگ ہو جاوں گی آبیل۔"

وہ اسکے قدموں میں آ بیٹھی اپنا بھی فیصلہ صادر کر گئی، وہ جو ہاتھوں میں سر گرائے بیٹھا تھا، سرخ آنکھوں میں تکلیف بھرے موہنی کو دیکھنے لگا۔

"تمہاری اتنی جرت"

آبیل نے اسے بازو سے پکڑے اٹھا کر تھائے پر منتقل کیا جسکی آنکھیں پھر سے چھلکنے کو بے قرار تھیں۔

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"جی ہاں۔بہت جرت آگئی ہے مجھ میں۔ظالم بن جائے گی موہنی اگر کسی نے میرے بے بی کو مجھ سے دور کرنے کی کوشش کی"

وہ آنسو سنبھالنے کے جتن کرتی دھمکا بھی رہی تھی اور آبیل نے اپنا ہاتھ دھیرے سے موہنی کی شرٹ کے اندر داخل کرتے پیٹ پر رکھا،اف اس تڑپ کا کوئی نام نہ تھا جو آبیل کی آنکھوں میں اتر آئی۔

"یہ کیا کر دیا تم نے موہنی؟"

وہ بہت تکلیف میں تھا۔

"ہم نے مل کر کیا ہے موہنا۔۔میرے پر نہ ڈالیں"

وہ آنکھیں جھکاتی شرمگیں ورنجیدہ سی بولی تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا۔

"لک ایٹ می؟"

آبیل نے اسکی ٹھوڑی سے چہرہ اوپر اٹھایا۔

"آئی وانٹ دس بے بی آبیل۔۔۔"

وہ بہت کرب سے بولی، جیسے زندگی اور موت کا سوال ہو۔

"ٹھیک ہے لیکن اگر تمہیں کچھ ہوا، بے بی کا منہ نہیں دیکھوں گا یاد رکھنا"

وہ ہتھیار ڈال گیا تو وہ منہ پھلا گئی۔

"گندے بابا ہیں آپ"

وہ سخت برا منا گئی، آبیل نے اسے پکڑ کر میٹرس پر گراتے ساتھ ہی نیم دراز ہوئے اس پر جھک کر وہ خفگی گھبراہٹ میں بدلی تو موہنی نے بازو خود پر جھکے آبیل کی گردن میں پرو لیے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا موہنی۔ڈرنا مت۔اوکے؟"

وہ بہت دیر بعد دل سے مسکرائی، بہت قوت بھری تھی آبیل کے اس جملے نے۔

"میں نہیں ڈروں گی۔ آپ بھی مت ڈرنا۔ آئی لو ویو سو مچ آبیل۔ مجھے یہ گفٹ بہت اچھا لگا"

وہ اسے اپنا مرید کر چکی تھی، درد کا ساتھی چن چکی تھی آبیل کو۔

"آئی لو ویو ٹو۔۔۔مجھے بھی موہنی بہت پسند آئی۔ بے بی والی موہنی"

وہ اسے یونہی خود پر منتقل کرتا کروٹ سیدھی کر گیا تو موہنی اسکے اظہار پر کھلکھلائی، یہ سچ میں بہت خوبصورت تھا۔

"اب تو وہ والا قریب آنے کی ضرورت نہیں ہو گی ناں آبیل؟"

وہ اسکے ڈر پر مسکرایا۔

"ابھی ہی تو ضرورت ہے۔ بس تم ڈرنا مت۔۔۔۔یہ نہ ہو تمہیں تمہارے چہیتے بے بی سمیت کھا جاوں"

ZUBIIOVELSZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ اسکی شرارت بھری جوابی کاروائی پر شرماتی چہرہ آبیل کی گردن میں چھپا گئی۔

"آئی آلسو وانٹ یو"

موہنی کی خواہش سرور آگیں تھی۔

"اہمم اہمم"

جبکہ آبیل کا موہنی کی ڈیمانڈ پر بلش کرنا آفاقی حسین۔ہائے۔۔۔قیامت۔۔

۔۔_____۔۔

"اب تم دونوں آرام کرو۔میں دیکھتا ہوں یہ پری اور حاتب کہاں ہیں۔؟"

ابراہیم کو چونکہ ابھی بھی ریسٹ کی ضرورت تھی تبھی سہانہ کی ذمہ داری لگائے خود جب تک ہاشم باہر آئے، پری کو باہر لاونج میں عمائمہ کے ساتھ بیٹھا دیکھے لپک کر قریب چلے آئے، انکے اتنی دیر سے غائب ہونے کی وجہ

وہ عمائمہ کو رازداری سے بتا رہی تھیں جو انکے آلائم کے ملنے پر بہت خوش تھی۔

حاتب انھیں چھوڑ کر اپنے سٹے ایریا میں جا چکا تھا کیونکہ اسے ایک اہم کال آئی تھی۔

"تم کہاں تھی پری؟"

ہاشم کی مشکوک انداز میں پکار پر وہ بیٹھے بیٹھے گردن گما کر پلٹیں، عمائمہ نے بھی چہرے پر سے مسکراہٹ کو غائب کیا۔

"بس ایک پرانی دوست مل گئی تو اس نے مجھے اور حاتب کو اپنے گھر روک لیا۔"

پری نے خفیف سا نظریں چراتے بہانہ تراشا پر ہاشم بنا شک مان گئے کہ پری کو کیا ضرورت جھوٹ بولنے کی حالانکہ شیڈو سے غلط بیانی کرنا مشکل ہی نہیں ناممکن تھا۔

"ٹھیک ہے۔عمائمہ ایک کام کرنا ہے تمہیں میرے بچے"

ہاشم خود بھی دونوں کے سامنے ہی تمہید باندھ کر عمائمہ کو متجسس کیے آ بیٹھے اور موضوع خود ہی بدل دیا۔

"جی ہاشم انکل کہیے"

عمائمہ نے فورا فرمابرداری سے جواب جاننا چاہا۔

"حاتب کو کہو ڈنر ہمارے ساتھ کرے، بہت دن بعد ہم سب اکھٹے ہیں تو ساتھ کھانا کھائیں گے مل کر۔وہ میرے سابقہ رویے پر ناراض ہے۔تمہاری سفارش چاہیے بچے"

جس طرح ہاشم نے بڑے ہونے کے باوجود اپنی انا اک طرف کیے سفارش مانگی، عمائمہ کا دل تھوڑا کیا بہت افسردہ ہوا، یہی کیفیت پریسہ کی تھی جو ہاشم سے آلائم سے ملنے کے بارے چھپانے پر تھوڑی گلٹی ہوئیں کیونکہ جو بھی

ہو، ہاشم کی آلائم کے لیے محبت میں کوئی کھوٹ نہیں تھا، سترہ سال پہلے شاید وہ مقدر کا فیصلہ ہی بے رحم تھا۔

"میں انکو لے کر آوں گی پکا۔ پلیز آپ سفارش کا کہہ کر شرمندہ مت کریں۔ غلطیاں کسی سے بھی ہو سکتی ہیں۔ اہم یہ کہ ہمیں بروقت انکا احساس ہو جائے۔ وہ آپ دو کا حصہ ہیں۔ میں انکو آپ دو سے کبھی الگ ہونے نہیں دوں گی"

عمائمہ نے اتنے بڑے پن کا مظاہرہ کرے ان دونوں کو جذباتی کیا، پری تو آج یوں تھیں کہ بس بات ملے رونے کو، عمائمہ نے فورا انکے گلے لگتے سنبھال لیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

جبکہ ہاشم مغدام کی آنکھوں میں ڈھیڑ تشکر امڈ آیا تھا۔

وہیں ابراہیم نے شاور لیا تھا، سہانہ اسکے روم میں اسکے لیے کپڑے نکالتی اپنی یکدم بدلتی زندگی پر بھینا بھینا مسکرا رہی تھی، اسے وہ ہر ڈارک کلر کی شرٹ

میں اچھا لگتا ہے یہ آج خیال آیا تو ڈارک براون ٹی شرٹ نکال کر کبرڈ بند کی اور اسکی شرٹ کی خوشبو یونہی فیل کرنے کو اسے ناک سے جوڑا، ابراہیم کی نظر بے ساختہ اپنی شرٹ سے التفات برتتی سہانہ پر گئی تو بہکے انداز میں گہری ہوئی۔

"وہ دھلی شرٹ ہے۔اس میں میری خوشبو نہیں ہے سہانہ۔وہ میرے پاس ملے گی تمہیں۔"

ابرہیم کے آنچ دیتے جملے پر وہ ہڑبڑا کر پلٹی تو گھبراہٹ کے مارے شرٹ ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گری جبکہ ابراہیم کی آنکھیں سہانہ کی بدحواسی پر خمار سے بھر گئیں، وہ پلیٹڈ پینٹ کے ساتھ بلیک ویسٹ پہنے ٹاول سے بال ہلکے سے ڈرائے کرے گہری نگاہوں سے سہانہ کو دیکھ رہا تھا جس نے جلدی سے گری شرٹ کو اٹھایا اور گھبراہٹ کے مارے چہرے پر جھولتے بال کان کے پیچھے سمیٹنے لگی، یوں اسکے روم میں وہ کبھی آئی نہ تھی تو فطری سی گھبراہٹ ہر موسے چھلکتی محسوس ہو رہی تھی۔

"تمہارے لیے شاور لینا سیو تھا کیا؟۔ڈاکٹر سے پوچھ لیتے ناں۔یہ تمہاری شرٹ"

وہ جلدی سے موضوع بدلنے کی کوشش میں اسکے پاس رکے شرٹ دیتے رسانیت و فکر سے بولی۔

"تھینکیو۔۔ویسے اچھی بیویاں بیمار ہسبنڈ کو شرٹ خود پہناتی ہیں"

ٹاول گردن کی حدود سے نکال کر سہانہ کو دیے وہ معنی خیز نگاہوں سے سہانہ کو دیکھتے شرٹ پہننے لگا تو سہانہ نے ٹاول میٹرس کے کنارے رکھے آگے بڑھ کر ابراہیم کی شرٹ پہننے میں مدد کی۔

"نو۔اچھی بیویاں بس ہسبنڈ کی شرٹ اتارتی ہیں۔"

وہ قریب آئی تو گھبراہٹ کو شرارت میں بدلتے لمحہ لگا،ابراہیم کو بھی ہنسی آئی جسے بہت مشکل سے حلق میں گھوٹا۔

"بتاتی میں پہنتا ہی نہ شرٹ۔ تمہیں اچھی بیوی بننے کا پورا موقع دیتا"

سہانہ کو اسکا ہاتھ کمر پر رینگتا محسوس ہوا ہی کہ ابراہیم نے بنا سنبھلنے کا موقع دیے اسے سینے کے پاس لا ٹھہرایا، سہانہ کی پلکیں لرز کر ابراہیم کی جانب اٹھیں۔

"تم بس ٹھیک ہو جاو۔ میں سارے موقعے خود ہتھیالوں گی۔"

آواز میں بے پناہ چاہت اور بے تکلفی لہرا رہی تھی جو ابراہیم کے جذبات کو ابھارنے میں معاون ثابت ہوئی۔

"اب میں واپس آ گیا ہوں۔ سچ سچ بتاو سہانہ کیوں تھی میرے ساتھ اتنے دن سے۔ جس سہانہ سے میں ان پچھلے کچھ دن ملا ہوں وہ میری محبت تو نہیں تھی۔ میں نے جس سہانہ کو چاہا وہ تو بہت ظالم تھی۔ تم نے کہا تھا تمہیں مجھ سے محبت نہیں۔ پھر کیوں ہو میرے پاس، کیوں میری بن گئی ہو۔ میں سب کچھ تفصیل سے جاننا چاہتا ہوں"

وہ اسے بازووں کے حصار میں لیے کھڑا سنجیدہ تھا، اس لڑکی کے تڑپتے دل سے بے خبر، محبت میں مر چکی اس عورت کے درد بے نیاز وہ بس اپنی الجھنوں سے رہائی کا طلب گار تھا، آہ ظالم کہیں کا۔

اب بھی اسے لگ رہا تھا وہ محبت نہیں کرتی، اس پر اذیت سے مسکراتا اک چھوٹا سا لمحہ سہانہ کے لبوں پر آ ٹھہرا۔

"میں نے یہ بھی کہا تھا ابراہیم کہ باخدا اگر میں کر پاتی تو تم سے دیوانگی والی محبت کرتی۔ اگر مر سکتی تو تمہارے غم میں مر جاتی"

سہانہ نے اپنی دونوں ہتھیلیوں میں ابراہیم کا چہرہ بھرا، وہ سہانہ کے کہے ان جملوں کو کیسے بھول سکتا تھا بھلا جو لہو پی کر کئی دن اسکے اندر سانس لیتے رہے تھے۔

"ہاں کہا تھا"

وہ کمزور لہجے مگر مضبوط آواز میں بولا۔

"تب ہاتھ خالی تھے میرے۔ بلکہ نہیں۔ میں نے خود ہی سمجھ لیا تھا کہ خالی ہیں ہاتھ۔ پر پھر اچانک خالی دل میں تم دھڑکتے سنائی دیے تو قدرت نے میرے وہی خالی ہاتھ تمہاری پرواہ اور محبت کی ڈھیر سی لیکروں سے بھر دیے۔ میں نے فارس سلطان کو پسند کیا تھا، لیکن قید میں اس گناہ کے اثر میں تھی جو میں نے انکے ساتھ کر کے کمایا۔ مجھے سب دیکھائی دینا بند کر دیا گیا کیونکہ میں گناہ گار تھی اس شخص کی جس نے بیٹی کے سوا کوئی دوسری نگاہ نہ ڈالی تھی مجھ پر۔ اللہ اپنے حق تو معاف کر دیتا ہے، اپنے بندوں کے نہیں۔ وہ ہمیں خود معاف کروانے پڑتے ہیں ابراہیم۔ بس جیسے ہی مجھے انکی معافی ملی، مجھ سے جو شعور اور وقار چھینا گیا تھا، واپس مل گیا۔ یہ شعور کہ میں تو بس تمہاری ہوں، یہ وقار کہ مجھے صرف ایک شخص سے محبت ہے۔ اور وہ ابراہیم آفندی ہے"

دنیا جہاں کی سچائی اس وقت سہانہ کی آنکھوں میں تھی، اور جس لڑکی کی بے اعتنائی، دھتکار اور لاپرواہی نے ابراہیم کے دل کو نڈھال کیے رکھا آج سچ میں محبت سے سرشار دھڑکتی روح دل میں اتار دی۔

"کیا سچ میں میری محبت یکطرفہ نہیں تھی؟"

ابراہیم کو اب بھی واہموں کا شکار دیکھتے سہانہ کے دل میں ٹیس جگی، یہ سراسر فطری تھا۔

وہ اسکے سینے سے لگتی اسے اپنے دل سے لگا گئی۔

"تمہیں لگتا ہے نہیں تھی تو یقین کیوں نہیں کرتے؟"

وہ بہت کوشش کے اپنے آنسو سنبھال نہ سکی، ابراہیم کے ہاتھوں کی سہانہ کے اطراف بنتی گرفت بے حد سکون آور تھی۔

"پلیز یقین دلاو۔"

Zuhinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ اسکی گردن میں چہرہ چھپائے بند آنکھیں کیے ہی گم بولا، آواز میں تھکن بھری کرچیاں عود آئیں۔

"میں نے اپنی گناہ والی ذات، اپنی الجھنوں والی ہستی، اپنی کانٹوں جیسی تکلیف سے چھپ کر تم سے محبت کی ناں۔ دبی رہی وہ میری خود اذیتی کے پہاڑ تلے لیکن جب وہ پہاڑ کے بوجھ سے آزاد ہوئی تو تمہاری محبت سے بھی کہیں درجے مضبوط ہو چکی تھی۔ مجھے حیران کر گئی۔ تمہیں تو پریشان کر دے گی"

اختتام تک سہانہ کے لہجے کا سوگ، سرور و مدہوشی میں بدلنے لگا، اسے جسم کے خطے خطے میں ابراہیم کی موجودگی کا احساس اپنے اختیار سے باہر نکال رہا تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"میں سچ میں پریشان ہو گیا ہوں۔ سامنے آنا زرا"

وہ جب اسے خود سے دور کرنے لگا تو وہ اسکے سینے سے بچوں کی طرح مزید شدید لپٹی۔

"کیا کرو گے سامنے لا کر؟"

وہ اسکی گردن میں منہ چھپائے ہی منمنائی، آواز میں اترا خمار بنا غور کے محسوس ہو رہا تھا۔

"تمہاری آنکھوں سے اک آخری یقین دہانی چاہتا ہوں۔ پھر ممکن ہے تم سی ظالم پر دوبارہ بھروسہ کرنے کا حوصلہ مل جائے"

وہ اسکے جواب پر بے تابی سے دور ہوئی، وہ آنکھیں ثبوت دیتی گواہ بنی تھیں، ان میں تڑپ سلگ رہی تھی، ان کا کرب بے حد قوی تھا۔

"میں تمہارے لیے زرا بھی ظالم نہیں ہوں ابراہیم۔"

وہ نمی آنکھوں کی سنبھالے دل کے بوجھ سنبھال رہی تھی جسے ابراہیم اب بانٹ لینا چاہتا تھا۔

"دل کہہ رہا ہے یہ بات مان لوں"

وہ پتھر دل کہاں تھا کہ سہانہ کو خوامخواہ رلاتا۔

"پلیز مان لو۔"

وہ بے تاب تڑپتی لڑکی محبت کے واقعی بہت پیور لیول پر براجمان ہو چکی تھی۔

"مان لی۔ان ہونٹوں سے کہو ناں؟"

وہ اسکے خوبصورت ہونٹوں پر عاشقانہ نگاہیں جمائے بہکے سے لہجے میں بولا تو سہانہ کی ریڑھ کی ہڈی تک کرنٹ دوڑا۔

"ک۔۔کیا؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ ہکلا گئی، ابراہیم کی بھٹکتی نظریں قیامت سے بھی ظالم تھیں۔

"وہی جو مانا ابھی میں نے۔"

ابراہیم اسکے وجود سے کچھ شدید سکھ چاہتا تھا۔

"یہی کہ پیار کرتی ہوں تم۔۔۔۔۔"

اس سے پہلے وہ مزید بولتی، ابراہیم نے اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھتے خاموش کروایا۔

"بس آگے میں خود اگلوا سکتا ہوں میری جان"

وہ جو ابراہیم کے بہکنے سے ڈر رہی تھی، آج جس طرح اس شخص نے اس لڑکی کی آتی جاتی سانس کی روح قبض کی، لگتا نہیں تھا سہانہ دوبارہ اظہار کرنے لائق بچنے والی تھی۔

"ا۔۔ابراہیم۔سنبھالو خود کو"

نجانے کتنے لمحوں کی بے باک خاموش فسوں خیز گفتگو کے لمحے سرکنے کے بعد وہ منجمد لہو والی سہانہ اسے خود سے دور کرنے لگی۔

Zubiinovels.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"میں کیسے سنبھالوں سہانہ۔ میں بہت خراب آدمی ہوں۔ پوری نہیں مل سکتی ناں ابھی ایفیکٹڈ سینے والے اس آدمی کو پر تقریبا پوری جیسی تو میں تمہیں پا ہی لوں گا۔ میں بہت ٹیلنٹڈ ہوں۔"

سہانہ جو اپنے دل اور جسم کی آپسی جنگ میں پھنسی تھی، اس بندے کے سالم نگلنے کے ارادوں پر اسکے حصار میں مچلنے لگی۔

"ا۔۔ابراہیم۔۔۔۔تم خراب نہیں تم ترسے آدمی ہو"

وہ حصار میں مچل کر بھی منہ چلانا نہ بھولی۔

"تم نے ترسایا بھی تو حدیں توڑ کر ہے۔ یو نو واٹ جب تم میرا ہاتھ پکڑتی تھی میرا پورا باڈی سسٹم ہیک ہو جاتا تھا۔ کیسے روکتا تھا خود کو تمہیں کھا جانے سے۔ سوچ بھی نہیں سکتی تم"

وہ مزاحمت ترک کرے مسکراتی آنکھوں میں اداسی بھر لائی۔

"تم اتنے وہ تھے کیا؟"

سہانہ نے شرم دلائی۔

"ہاں تمہارے سائے تک کو لے کر جنونی تھا پر تمہیں احساس نہ ہونے دینے کے جتن مجھے اندر سے نوچ گئے۔جب تم ان لپس پر کوئی ساپنک شیڈ لگا کر جلی بھنی بن کر میرے سامنے منڈلاتی تھی، میرا دل جلاتی تھی، میرا بوائلنگ پوائنٹ شوٹ کرنے لگتا تھا۔"

وہ آج سارے راز کھولنے پر تلا تھا، اور سہانہ بنا آنکھیں چھپکائے اسے تکتی جا رہی تھی۔

"اف۔۔آئی ایم سوری۔اب نہیں منڈلاوں گی۔"

وہ جلدی سے تسلی دینے لگی تو ابراہیم کمینگی سے ہنسا، سہانہ کا منہ بنا۔

ZUBIN NOVELS ZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"اب تم پر کسی بھی وقت چھپٹ پڑنے کا قانونی لائسنس ہے میرے پاس، اب خود کو جلانے جبر اروکنے کے دن گئے سہانہ ڈارلنگ۔ اب تم میری دیوانگی، میری محبت اور میرا ہر طرح کا پاگل پن بنااف کیے سہو گی۔ اور وہ بھی آخری سانس تک ہر پل بڑھتی شدت سمیت"

سہانہ کو لگا یہ سب سن کر حلق بنجر صحرا ہو گیا ہو، اس آدمی کے ارادے سچ میں پیاس کا احساس جگا گئے۔

"میں ڈر رہی ہوں"

وہ سہمی سی منمنائی۔

"ڈروناں۔ مزہ آرہا ہے مجھے"

ابراہیم نے اسے زور سے اپنے گلے لگاتے بھینچا تو وہ سینے سے لپٹے مسکرائی۔

"تم مزے لے لو۔ میری خیر ہے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

سہانہ نے بازو باندھے نروٹھے پن سے کہا۔

"وہ تولوں گا۔ سوچ ہے تمہاری۔"

ابراہیم کی اصل شرارت لوٹ آئی تھی اس لیے سہانہ اب مرنے پر بھی تیار تھی، ابراہیم نے گرفت میں بے پناہ سرور ملایا اور روبرو ہوتے ہی جب سہانہ کی آنکھوں میں بے شمار محبت دیکھی تو جان نثاری سے اسکی جبین پر جھکتے محبت سے اسے چوم گیا، وہ ماہ جبینی آنکھیں ابراہیم کو پا لینے کے سکھ پر خوشی کی زیادتی سے دھندلا سی گئیں۔

"آئی لو یو سہانہ۔"

وہ اقرار جو ابراہیم نے آج تک نہ کیا، سہانہ کی محبت نے مجبور کر دیا، وہ دھندلی آنکھیں نم پڑیں۔

"آئی لو یو ٹو ابراہیم آفندی۔ میں تمہیں دوبارہ زرا بھی تکلیف نہیں ہونے دوں گی۔ مجھ سے دوبارہ کبھی دور جانے کا مت سوچنا گدھے۔ مجھے بھی

تمہاری مسکراہٹ سے تمہارے ہونٹوں سمیت پیار ہے، یہ مسکراہٹ جسکی اکلوتی وجہ میں ہوں"

اف یہ اقرار، زندگی میں محبوب کی جانب سے بس یہ ملے تو اور ہر طلب تو آپ مر جائے۔

"اور تم گدھی۔"

ابراہیم نے اسکی مسکراہٹ چرانے سے پہلے مونث بنا کر چھیڑ خانی کو فرض اولین سمجھا اور پھر سانسیں تو بوکھلائیں پر اختتام کمرے میں گونجتے چہکتے قہقہے پر ہوا۔ ہائے!

انکی ہیپی اینڈنگ بھی حسین ترین ہو گئی۔

.._____..

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

موہنی اور آبیل کے پیرنٹس بننے کی خبر آسیہ کو اپنے تمام دکھوں کا مداوا لگی، انھیں موہنی سے تو پیار تھا ہی اب تو وہ اسکے لیے مزید حساس ہو گئیں۔

خود موہنی جو کئی دن سے بتانے میں ہچکچا رہی تھی، خود ہی آبیل نے مما کے گھر آتے ہی یہ نیوز انکو بھی دی۔

ہاں یہ موہنی کے لیے ایک لمبا امتحان تھا پر وہ اب تک جتنے امتحانوں سے گزری تھی انھیں بہت ہمت سے ہینڈل کیا تھا تو آبیل اور آسیہ دونوں پُر امید تھے کہ وہ موہنی کو اس سفر سے بھی سرخرو ہو کر گزرتا دیکھیں گے۔

اچانک سے جب وہ ممی اور موہنی کے ساتھ ہی گپ شپ کر رہا تھا اسے کال موصول ہوئی جس پر وہ جلدی سے دونوں کو ڈنر پر ملنے کا کہے نکل گیا۔

ایف پی کے کئی گارڈز اور سیکورٹی کے لوگ اسمال شیر ازی کے بھیجے ائیر کرافٹس کے حملوں سے ہلاک ہو چکے تھے تبھی ایگل کمانڈی کو خود یہ آپریشن ہینڈل کرنے ایف پی جانا پڑا۔

نجف، رہبر اندر تھے جبکہ ہادی اور سبیل کو یہ آرڈز دیے گئے تھے کہ وہ سئیر ا اور فریدون کو اپنے لوگوں کے ساتھ انڈر گراونڈ خفیہ راستے سے نکال کر دوسری انڈر گراونڈ پیراسائیٹ ولا یا بیس لے کر پہنچیں جہاں تک رسائی آب دوز کے تھرو ممکن تھی اور کوئی آج تک پیراسائیٹ کی اصل بیس میں پہنچ نہیں سکا تھا، وہ بیس سمندر کے سب سے نچلے کنارے میں ہائی ٹیکنالوجی کے سنگ بنا ایک بہت بڑا سیکرٹ بیس تھا۔

ہادی اور سبیل اپنا کام شروع کر چکے تھے۔

ایف پی ڈیپارٹمنٹ کو چاروں طرف سے اسمال شیر ازی کے لوگوں نے گھیر لیا تھا، اسکا مطالبہ سئیر ا اور فریدون تھے مگر اسمال کے لوگوں کا راستہ خود ایگل نے روک لیا تبھی اسکے لوگوں نے اسکا اسمال سے وڈیو کے تھرو رابطہ کروایا۔

"بڑے بزدل ہو اسمال شیر ازی! اسی سے ڈرتے ہو جسے دو سالوں تک ہر حیوانی ٹارچر دیا تم نے۔ اسکے ایف پی ڈیپارٹمنٹ پر حملہ بھی تب کیا جب وہ شیر اپنے گھپا میں موجود نہیں۔ چچ چچ"

ایگل کی مضحکہ خیز ہنسی پر اسمال اپنے کیمپ میں ٹہلتا پھنکار اٹھا۔

"دیکھو ہم سب Ndrangheta کا حصہ ہیں، آپسی دشمنی کا فائدہ نہیں۔ مجھے فریدون اور سئیر ادے دو ہم مل کر کام کریں گے۔ میں اپنے ہی لوگوں کا خون بہا کر اداس ہوں۔ اور میں نے پارس کے ساتھ کچھ نہیں کیا، یہ سب بکواس ہے"

وہ فون کے پار سے تلملا اٹھا جس پر ایگل نے اسے دگنی زہریلی مسکراہٹ دی۔

"تم نے جو اس کے ساتھ کیا اب اسکی گواہی کے لیے کسی کی ضرورت نہیں کیونکہ پارس عیسی مغلانی اپنی یاداشت واپس پا چکا ہے۔ تم جیسا آدمی

Ndrangheta کا حصہ نہ کبھی تھا نہ ہو گا۔نہ ہم رہنے دیں گے اسمال۔شرافت سے اپنے لوگوں کو کہو پیچھے ہٹ جائیں کیونکہ پیراسائیٹ کسی بھی لمحے ایکٹیو ہو سکتا ہے پھر تمہاری دھجیاں تمہارے ان دولاڈلوں سمیت وہ خود بکھیرے گا"

اسمال کو دھمکی دیتے ایگل کی آنکھوں میں چمکتے یقین پر اسمال نے ٹیب سکرین اپنے نزدیک کی۔

"ایگل کمانڈی۔جہاں تک مجھے یاد ہے تم تو اس لیز رحملے میں اپنی آنکھیں کھو بیٹھے تھے جو میں نے پارس کے لیے تیار کیا تھا۔پر آج لگ رہا ہے تم مجھے دیکھ سکتے ہو"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

اسمال کی حیرانگی پر ایگل فخریہ مسکرایا۔

"سوچو جس نے بنا آنکھ تمہارے اس انتہائی مہلک حملے سے پیراسائیٹ سمیت خود کو بچایا تھا وہ اب آنکھوں کے ساتھ کیا کر سکتا ہے۔تم اس کھیل

میں سینئر ہو کر بھی اناڑی ہو اسمال شیر ازی کیونکہ تم نے اس دنیا کے لیے کچھ نہیں کھویا۔ لیکن اب تم سے تمہاری ہر قیمتی چیز چھینی جائے گی۔ پھر دیکھتے ہیں تم کیسے بنا لڑ کھڑائے چلتے ہو۔ فریدون کے کئی ٹکروں پر الگ الگ ماتم کے لیے تیار ہو جاو۔ اگر تم اپنے لوگوں کو پیچھے نہیں ہٹا رہے تو ایزیو وش، اپنی ہی غدار آرمی کو تلف کرتے ایف پی والے رحم نہیں کھائیں گے۔"

ایگل نے کہہ کر رابطہ توڑ دیا جبکہ اسمال کے پورے وجود میں مانو چیونٹیاں لوٹ کھسوٹ کرنے لگی تھیں، وہیں پارس اور روشانے واپس کیلبر یا روانہ ہو چکے تھے مگر دونوں کو ایف پی پر ہوتے حملے کی خبر موصول ہو چکی تھی تبھی وہ دونوں ایئر پورٹ سے سیدھا اسمال شیر ازی کی فائنلی عبرت بننے کا فیصلہ لے چکے تھے۔

.._____..

حاتب نے واپس آکر شاور لیا اور تبھی ہوسپٹل سے مصباح منصور کے کومہ سے نکلنے کی خبر موصول ہوئی، وہ مصباح کو واپس اپنے وئیر ہاوس شفٹ کروانے کا حکم دیے خود بھی وہیں نکلنے والا تھا جب عمائمہ روم میں انٹر ہوئی، حاتب نے فون سائیڈ میز پر رکھا اور اٹھ کر روم میں انٹر ہوتی عمائمہ تک پہنچا۔

"وہ جو زیادہ والا پیار آرہا تھا صبح۔وہ کریں؟"

حاتب کے حصار تے ہی فرمائش کرنے پر وہ سنجیدگی چھوڑے ہنسی۔

"یو وانٹ می؟"

وہ چمکتی آنکھوں سے مسکائی تو حاتب نے جھک کر اسکی ملائم گال بے حد رغبت سے چومی۔

"نو۔آئی لو ویو"

SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMRWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelsone.com

ایسے غیر متوقع اظہار پر وہ جلدی سے حاتب کے گلے لگی۔

"یہ کہنے سے پہلے وارن کیا کریں۔میرا دل دہل اٹھتا ہے۔آپ نے مجھ سے پہلا اظہار بہت تکلیف کے لمحے کیا تھا ناں حاتب"

وہ عمائمہ کی حساسیت پر دنگ رہ گیا،وہ معمولی سے معمولی چیز محسوس کرتی تھی۔

امیر حاتب مغدام کے بازووں کی گرفت خود بخود بڑھی۔

"ابھی تو پیار سے کیا ہے۔تم کیوں دہل رہی ہو عمائمہ۔آر یو سیڈ؟"

وہ اسے روبرو لایا،لب و لہجے سے بے کلی چھلک رہی تھی۔

"یس لٹل بٹ۔سنیں!اپنے بابا سے ناراضگی ختم کریں حاتب اب۔یہ گھر چھوڑنے کی آپکی خواہش یا ڈیمانڈ برحق ہے لیکن یوں انکے ساتھ کھانا پینا

چھوڑ دینا۔ ریلی ہر ٹنگ۔ دیکھیں آج تو سہانہ آپیا آئی ہیں، ابراہیم بھائی بھی آچکے ہیں۔ تو کیا ہم بھی انکے ساتھ ڈنر کر لیں۔؟"

حاتب نے اسکی آنکھوں میں تڑپتی ہوئی اصرار کی رنگینی سے لمحہ بھر نظر ہٹائی اور پھر کچھ دیر بعد ہی جبراً سا مسکرا دیا۔

"اوکے فائن۔ میں ڈنر ساتھ کروں گا انکے۔ لیکن گھر سے جانا مشکل مت بنانا میرا عمائمہ۔ بس یہ گھر نہیں پسند مجھے۔ ہم بھلے پھر سے ساتھ رہ لیں گے گے سب پر کسی نئے گھر میں۔ مغدام پیلس میں نہیں"

وہ اسکے فیصلے کا فوراً احترام کرتے مسکرائی۔

"ڈن۔ چلیں پیار کرتے ہیں"

وہ فوراً سے بلش کی اور جس طرح ایکسائٹڈ تھی حاتب کی اداس ہو جاتی شکل پر شرارت عودی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"تمہیں پیار پسند ہے میرا؟"

وہ اسکو اب بھی حصارے ہوئے تھا، اف وہ سنہری آنکھیں اپنی اہمیت پر مچلی لگ رہی تھیں۔

"مجھے آپ سے جڑا سب پسند ہے۔"

اس لڑکی پر حاتب کا پورا رنگ چڑھ گیا تھا، عمائمہ کا موڈ اتنا پیارا تھا کہ حاتب کو لگا شاید یہی وقت ہے اعتراف جرم کا، شاید وہ پیار اور لاڈ میں ہی معاف کر دے۔

"تم میرے بنا رہ سکتی ہو؟"

حاتب کے سوال میں ہلکی سی اذیت نمودار ہوئی تھی، عمائمہ کی حرکت کرتی پلکوں میں پر سوز سکوت تھا تو سانس بھی لمحہ بھر سادھ لی گئی۔

یہ سوال کتنا مشکل ہے وہ دونوں جانتے تھے۔

Zubinovels.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"نوو۔ میں تو کبھی بھی نہ رہوں۔ حاتب میں اپنا سانس گھٹتا محسوس کرتی ہوں جب آپ زرا مجھ سے اوجھل ہوں۔ مطلب آپ نظر نہ آئیں سب پھیکا ہے سچی مچی۔ کچھ بھی خوبصورت نہیں رہتا اس منظر میں جس میں آپ نہ ہوں۔"

حاتب کی آنکھوں کے کنارے خفیف سے لال پڑے، وہ عمائمہ کی محبت کے آگے بہت بے بس محسوس ہوا۔

"اگر کبھی میں کچھ بہت غلط کر دوں اور تم مجبور ہو جاو ناراض ہونے پر؟ تو میرے کتنی بار منانے کے بعد مانو گی"

حاتب کے لہجے میں بکھرتی تکلیف پر وہ اسکے چہرے کو ہاتھوں سے چھوتی لاڈ سے آگے سرک کر گال سے ہونٹوں کو جوڑ کر حاتب میں اک سکون کی لہر اتارتی فکر مندی سے اسے زرا پیچھے ہٹ کر دیکھنے لگی کہ وہ ایسے خطرناک سوال کیوں کر رہا ہے۔

"آپ میری جان نکالنے والی بھی کوئی خطاء کریں، مجھے توڑ کر رکھ دیں تب بھی آپکے منانے کی بس دیر ہے میں مان جاوں گی۔ میرا آپ کے بنا گزارہ جو نہیں ہے حاتب۔"

یہ لڑکی جان تو خود نکال رہی تھی۔

حاتب کو لگا اسکا سانس حلق میں دب گیا ہے۔

"میں منانے میں بہت برا ہوں۔ اگر کہوں کے میرے منانے کا ویٹ مت کرنا اینڈ جسٹ ہگ می فار ری یونین، دین؟"

اب کی بار عمائمہ بھی پریشان ہوئی۔

"میں روٹھوں ہی مت یعنی؟"

Zubiinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ آئبرو اچکاتی گھوری تو حاتب نے اسکے بالوں کو پیار سے سمیٹا، اسکی گردن کی جلد کو چھوتے حاتب کے ہاتھوں میں اک سکون پنہاں تھا جسکا قرار عمائمہ کی لی جاتی سانسوں میں گھلا۔

"ہاں ناں"

وہ فوراسے نظریں جھکاتا بولا۔

"میری ناراضگی سے اتنا ڈرتے ہیں؟"

وہ تھوڑی شریر ہوئی۔

"تمہاری سوچ ہے۔ میں مرنے لگتا ہوں اس کیفیت کو سوچ کر۔ عمائمہ! ہمارا صرف ہسبنڈ وائف کا رشتہ نہیں ہے۔ بہت سے رشتے ہیں میرے تم سے جنکو نام دیتے دیتے زندگی ختم ہو جائے گی۔ میں بہت پوزیسیو ہوں تمہارے لیے۔ میں تم پر کسی صورت کمپرومائز نہیں کر سکتا"

وہ اترا رہی تھی، کیونکہ حاتب اسے ہر لمحہ اترانے کے موقعے دے رہا تھا۔

"کیوں ڈر رہے ہیں۔ اتنا پیار کرتی ہوں آپ سے۔ آپ نے خود کو کبھی آئینے میں دیکھا ہے میری نظروں سے، کتنے زیادہ ہاٹ ہیں آپ۔ اور میں آپکو جب اپنے بہت قریب پاتی ہوں تو مجھے آپکے سحر کے سبب سب آوازیں آنا بند ہو جاتی ہیں۔ جب آپ پہلی بار میرے قریب آئے ناں حاتب وہ مرتے مرتے واپس زندگی کی طرف آنے سا تھا۔ جب جب آپ مجھے چھوتے ہیں میرا دل اتنا تیز دھڑکتا ہے کہ درد کرنے لگتا ہے۔ میں خود آپکے قریب آتی ہوں حالانکہ میری جان نکل رہی ہوتی ہے سچی۔ یہ سب کرنے والی عمائمہ، آپکو اداس ہونے دے گی؟ میں تو جان بھی جا رہی ہوئی تو آپکے سکون کا خیال رکھوں گی۔ پھر جسکا سب کچھ آپ ہوں۔ وہ منانے کا انتظار کر ہی کیسے سکتی ہے۔ میرا اگ ہر ٹائم تیار رہے گا پکا۔ زرا سا میں روٹھی یا آپ، آئی پرامس ہر بار میں گلے لگوں گی۔۔۔ اب دل ڈر سے نکلا؟"

وہ یہ سب سنے کبھی مسکرایا، کبھی رنجیدہ ہو کر رہ گیا، وہ اظہار کے معاملے میں کتنی اچھی تھی ناں۔

"سارے ڈر نکال پھینکتی ہو تم میرے، کیا تم میرے قریب آنے پر اتنا پریشان ہوتی ہو عمائمہ"

وہ اسکے سوال پر مسکرا کر سر نفی میں گما گئی۔

"ارے یہ اچھے والا پریشان ہے۔ اب اس پر نہ کوئی وہم پال لینا آپ۔ میں بہت ڈیمانڈنگ وائف ہو چکی ہوں اب"

وہ جلدی سے اسے ڈانٹ گئی تو حاتب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ جگی۔

"پہلی بار تمہارے قریب آنا میرے لیے بھی بہت فیسینیٹنگ اور جان لیوا تھا، اینڈ ناو ایوری ٹائم آئی سی یور فیس، یو گیو می بٹر فلائز۔۔۔"

حاتب کے مسکراتے لہجے پر تو وہ عاشق تھی۔

"س۔۔ سچی۔۔وہ جو کرش کو دیکھ کر سٹمک میں ناچتی ہیں۔وہ والی بٹر فلائز؟"

وہ اشتیاق سے یقین چاہتے بولی۔

"جی وہی"

حاتب نے اسکی ناک کی ٹپ چومتے تصدیق کی۔

"آپ بہت پیارے ہیں۔میرے سٹمک میں تتلیوں کا پورا خاندان ناچتا ہے آپکو دیکھ کر"

اب کی بار وہ شرمائی۔

"عمائمہ"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

وہ جو شرما کر نظریں جھکا چکی تھی، حاتب کی پکار پر جلدی سے آنکھیں اٹھائیں، پھر حاتب نے اسکے ہونٹوں کو نرمی سے چھوتے فاصلہ سمیٹا تو عمائمہ کی حیران آنکھیں شرم کے رنگ سے بھری تھیں۔

"مجھ سے اک بہت بڑا گناہ ہوا تھا"

حاتب نے اسکو پکڑ کر میٹرس پر بٹھایا اور خود اسکے قدموں میں بیٹھا، وہ دم سادھ گئی۔

"کسی لڑکی کو کس کی کیا؟"

بیوی والا کیڑا کودا تو حاتب اذیت سے مسکرایا۔

"میرے لپس بس تمہاری سکن پر ایڈجسٹ ہونے کے لیے بنے ہیں"

حاتب کا سادہ سا جواب بھی عمائمہ کو بلش کروا گیا۔

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"بس یہی گناہ ہے میرے نزدیک کہ آپ کسی اور لڑکی کو کس کریں۔۔۔اب بتادیں تاکہ میں آپکو ہلکی سی بائیٹ کر کے گناہ کی سزا دے کر معاملہ ختم کروں"

وہ غیر سنجیدہ تھی لیکن حاتب اٹل ارادوں کے ساتھ اعتراف جرم کا فیصلہ لے چکا تھا۔

"عمائمہ۔تمہارے بابا تمہیں کبھی نہیں ملیں گے"

اب کی بار عمائمہ کی آنکھوں سے سکھ سکون کی آخری رمق بھی نچڑ گئی۔

"ح۔حاتب ایسے نہیں کہیں پلیز۔"

وہ بدحواسی سے اپنا ہاتھ حاتب کے ہونٹوں پر رکھے تڑپتی بھیگتی آواز سے سسکی۔

ZUBIAWEBZONE.COM
SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.EMERWAMIRZANOVELS.COM

"عمائمہ حاتب مغدام!(تھکی سانس لیتے وہ اسکے نام پر رکا)میرے اقرار جرم کے بعد اگر تمہیں لگے کہ میں تمہارے لائق نہیں ہوں اور تمہارا میرے ساتھ بنے اس رشتے میں دم گھٹ جائے گا۔تو مجھے چھوڑنے سے پہلے اتنا یاد رکھنا۔مجھے تمہاری وہ والی عادت ہے جو بس موت کے ساتھ جائے گی"

اسکے ہاتھ کو پکڑتے حاتب نے اپنے ہونٹوں سے چوم کر تمہید سمیٹی۔ایسی تمہید اور محبت بھری نظر جو اقرار جرم سے پہلے ہی دل روک گئی۔

"ح۔۔حاتب!کیا کہہ رہے ہیں"

وہ تاسف سے اسے تکتی ہچکی بھر گئی تو حاتب کی سنہری آنکھیں بھی رنگ کھو بیٹھیں۔

"عمائمہ!میں نے فارس سلطان کو بے دردی سے شوٹ کیا اور اسی وجہ سے وہ بہت اونچائی سے نیچے گر گئے،اور کچھ وقت بعد اسی تکلیف نے انکی جان لے

لی۔میں نے تم سے اور روشانے سے انکو چھین لیا۔۔میں نے تم سے تمہارے وہ بابا چھین لیے جنکا بہت سا پیار چاہیے تھا تمہیں۔جنکی کمی کا ازالہ درکار تھا تمہارے اس درد کرتی روح کو"

وہ سانس روک چکی تھی،اسکی ہچکی تھم گئی تھی،اسکے آنسو بھی پتھر ہو گئے۔

"ح۔۔حاتب!۔ک۔۔کیوں شوٹ کیام۔۔میرے بابا کو؟"

اس وقت جب حاتب اس سے چلانے چیخنے کی امید کر رہا تھا،اس لڑکی کے ٹوٹتے لہجے میں پوچھے سوال پر خود بھی جیسے ٹوٹ سا گیا۔

عمائمہ کے دونوں ہاتھوں کو پیار سے چوما۔

"سہانہ اور آلائم کے دکھ میں۔اپنی محرمیوں کے انتقام میں۔حالانکہ وہ شخص نہ ان دو کے معاملے میں مجرم تھا نہ اسکا میری محرمیوں میں کوئی ہاتھ تھا۔میں نے اپنے دل کے جہنم کو سرد کرنے کی خاطر تم سے اور روشانے سے دنیا کی سب سے بہترین چھاوں چھین لی۔سنا ہے فارس سلطان مجھے

معاف کر گئے ہیں پر مجھے سکون نہیں آرہا۔مجھے انکی ایک بیٹی نے تو دل پر پتھر رکھے معاف کر دیا لیکن اس بیٹی کی معافی کے بنا سکون نہیں ملے گا۔میں تمہیں دنیا کی ہر خوشی دے سکتا ہوں پر فارس سلطان نہیں لا کر دے سکتا۔اور میں اس کے لیے بہت بے بس ہوں۔تم میری گردن دبا دینا اگر مجھ سے زرا سی بھی نفرت محسوس ہو،شوٹ بھی کر سکتی ہو،پر مجھے اپنی زندگی سے م۔۔مت نکالنا"

حاتب کی نظریں اب بھی جھکی تھیں کیونکہ وہ عمائمہ کا گناہ گار تھا پر وہ تمام تر تکلیف کے حاتب سے الگ ہونے کا سوچ بھی نہ سکتی تھی،وہ رو رہی تھی تو لگا پوری دنیا سوگ میں چلی گئی ہے۔

"عمائمہ۔مجھ پر چلاو ناں"

وہ نظر اٹھا کر اسکی چپ پر زیادہ گھبرا گیا جو بس اسے دیکھ کر رو رہی تھی۔

"تم مار بھی سکتی ہو مجھے۔۔۔۔ تم پر خون معاف ہے۔ کچھ تو سزا دو۔ کچھ تو کہو کہ میرے دل پر بہت بوجھ ہے عمائمہ۔ میں اس بوجھ تلے پورا دھنس جاوں گا۔سے سمتھنگ"

وہ کیا بولتی کہ اسکے پاس تو لفظ ہی نہ بچے تھے، وہ کیا کہتی کہ محسوس کرنے کی حس ہی مر گئی تھی۔

"سب س۔۔سے تکلیف دہ یہ ہے کہ ان ہاتھوں نے میرے بابا کو درد دیا حاتب۔ یہ ہاتھ جو میں نے بارہا چومے۔ میں آپکو تو مر کر بھی نہیں چھوڑ سکتی پر میں آپکے ہاتھوں کو دوبارہ کبھی کس نہیں کروں گی۔۔۔ سزا ہے یہ آ۔۔ آپکی پہلی"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ کہتے ہی منہ پھیر کر پھوٹ پھوٹ کر روئی تو حاتب نے اٹھ کر اسے بھی فورا اپنے بازووں میں بھرتے اپنے سینے سے لگایا، وہ جو رو رہی تھی، اسکی سسکیاں حاتب کے سینے میں اترنے لگیں، وہ اپنے ہی مجرم کے گلے لگی رو

رہی تھی اور اس سے بڑھ کر وہ کیا ثبوت دیتی اپنی محبت کا، حاتب کی آنکھیں انگارہ ہو چکی تھیں کیونکہ اسکے پاس عمائمہ کو دینے کو نہ تسلی تھی نہ تسلی دینے کی ہمت۔

"م۔۔مجھے بس تھوڑے سے ملے بابا۔ می۔۔میں انکو پھر سے گلے لگانا چ۔۔چاہتی تھی۔ ممانے انکو گھر سے نکالا تھا تو میں گیٹ تک پیچھے گئی تھی۔ انہوں نے کہا میں پھر آوں گا ع۔۔عمائمہ۔م۔مجھے پتا ہوتا وہ دوبارہ کبھی نہیں ملیں گے میں بھی بھاگ جاتی انکے ساتھ۔۔۔۔۔"

حاتب کے سینے لگی وہ اپنی محرومی پر سسک رہی تھی، رہ رہ آنسو آنکھوں میں اتر رہے تھے، بابا سے ہوئی پہلی اور آخری ملاقات تمام عمر کی حسرت بن کر رہ گئی۔

"ک۔۔کیا کر دیا ہے آپ نے۔۔۔۔میری دوسری سزا سن لیں"

وہ اسکا حصار جھٹک کر پیچھے ہوئی تو حاتب نے اسکی بھیگی آنکھیں بمشکل ہمت سے دیکھیں۔

"بتاو۔ کیا سزا ہے دوسری؟"

حاتب نے اسکے دونوں کپکپاتے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر دبایا۔

"میں آپکا کبھی نام نہیں لوں گی"

شاید یہ بہت معمولی سزا تھی لیکن اسکی تکلیف صرف حاتب کا دل جانتا تھا۔

"مجھے اچھا لگتا ہے تمہارے منہ سے اپنا نام عمائمہ۔ یہ بہت بڑی سزا ہے"

وہ ایسے کرب کو جھیلنے سے پہلے احتجاج کر اٹھا۔

"گناہ بھی تو بڑا ہے۔ تیسری اور آخری سزا بھی سن لیں"

وہ اپنے ہاتھوں کو حاتب کے ہاتھوں سے چھڑواتی جب دور ہوئی تو حاتب نے سانس بڑی دقت سے لیتے اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ہاں بتاو۔۔۔"

وہ حلق میں بنے درد کے دائرے کے باوجود بولا۔

"میں آپکی آنکھوں میں کبھی ن۔۔ نہیں دیکھوں گی۔بس اسکے سوا کوئی سزا نہیں ہے میری طرف سے"

وہ چہرہ پھیرے جا کر ہچکیاں بھرتی میٹرس پر بیٹھی، دونوں ہاتھوں میں میٹرس کی شیٹ بھرتے آنسوؤں کو آنکھوں میں بمشکل قید کیے۔

"عمائمہ !تم میری آنکھوں میں نہیں دیکھو گی تو میں دنیا نہیں دیکھوں گا"

وہ اس بار اسکے پاس بیٹھا، تینوں سزائیں حاتب کے لیے سولی پر لٹکنے سے زیادہ بری تھیں، سینے میں تیر کی طرح اتر گئی تھیں۔

"میں ب۔بہت پیار کرتی ہوں آپ سے حاتب۔۔۔ لیکن وہ میرے بابا تھے۔جنکے لیے میں بچپن سے اتنا تڑپی ہوں جتنا کوئی سوچ بھی نہیں

سکتا۔جب م۔ مما کی جگہ میرے ہر درد پر بی جان تڑپتی تھیں تو ہر اس لمحے میرا دل بابا کو پکارتا تھا۔میں ان ک۔۔کے ساتھ جینا چاہتی تھی۔ہنسنا چاہتی تھی۔جتنے وہ آ۔۔ آپیا کو ملے۔مجھے بھی ملنے چاہیے تھے۔یہ چیٹنگ ہ۔۔ہے۔۔۔میرے ساتھ بہت بڑی چیٹنگ ہو گئی۔میں نہیں دیکھ سکتی اب آپکی آنکھوں میں۔میں آپکا نام نہیں پکار سکتی۔یہ ممکن نہیں رہا۔اٹس ریلی ہرٹنگ۔۔۔۔م۔۔میں بہت ان لکی ہوں۔۔۔مجھے سب چھوڑ جاتے ہیں"

وہ اسکے ہر جملے کو سہہ گیا پر آخری برداشت لائق نہ تھا،اسے اپنے سینے میں بساتے ایسی فضول گوئی سے روکا۔

"شش!تم ان لکی نہیں ہو۔دوبارہ ایسا مت کہنا۔تم مجھے یہ تینوں سزا دو لیکن ایسی بات دوبارہ تمہاری زبان پر نہ آئے"

وہ حاتب کے گرد بازو لپیٹتی آنسو بہاتی اسکی بات سن رہی تھی پر بہت تکلیف تھی کہ سمجھنے سے قاصر تھی۔

"بس آپ اور آپیا بچے ہیں میرے پاس۔اس سے پہلے م۔۔ مجھ سے یہ دو بھی چھن جائیں۔اللہ کرے میں مر جاوں۔"

وہ بھینچی بھینچی سانس کھینچ کر وہ نگاہیں نیچی کیے بولی، آنکھیں آنسوؤں نے دھندلا دیں، جبکہ وہ ایسی بات خود کے لیے کیسے کر گئی یہ سوچ کر حاتب کی سنہری آنکھیں سرخی مائل ہو گئیں، گویا ضبط کی طنابیں چھوٹنے والی تھیں۔حاتب نے اسکا چہرہ ٹھوری سے جبرا اوپر کرنا چاہا تو وہ بری طرح اسکا ہاتھ جھٹکے میٹرس پر اوندی جا گرتی چہرہ اپنی بازوؤں میں چھپا گئی۔

"ن۔۔ نہیں دیکھنا مجھے آپکی طرف۔۔۔لیو می آلون پلیز"

جس اذیت اور دماغی دباو میں حاتب نے اسے ڈالا یہ اسکا ردعمل فطری تھا، اس لڑکی کا دل بہت بری طرح زخمی تھا کہ وہ سانس بھی لے رہی تو سینے میں درد کی ٹیس اٹھ رہی تھی۔

"میں مناوں تمہیں عمائمہ؟"

وہ اسکے میٹرس پر پھیلے بالوں میں انگلیاں پھیرتے اسکی طرف آزردگی سے جھکا، آواز میں لرزش اتر آئی تھی۔

"ن۔۔نو۔۔"

وہ اپنا درد بانٹنے کے حق میں ابھی نہیں تھی۔

حاتب نے اسے پوری قوت لگاتے پکڑ کر کروٹ بدوائے سیدھا کیا تو وہ اسے نہ دیکھنے کے لیے روتی ہوئی آنکھیں سختی سے میچ گئی، حاتب کے لیے یہ موت سے بدتر تھا۔

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"میں خود کے ساتھ کچھ کرلوں گا ایسے مت کرو میرے ساتھ، اس سے اچھا ہے تم مجھے چھوڑ دو عمائمہ تاکہ ایک ہی بار تمہارا یہ مجرم مر جائے۔ یہ تینوں سزائیں قطرہ قطرہ میں نہیں جھیل سکتا۔ سن رہی ہو یا کانوں پر بھی میری آواز حرام کرنے کی چوتھی سزا بھی دے چکی ہو؟"

وہ بری طرح چیخ پڑا، عمائمہ کی دی سزائیں معمولی کہاں تھیں کہ وہ مضبوط اعصاب والا بھی برداشت کر سکتا۔ وہ آنکھیں تو کھول چکی تھی پر حاتب سے منہ موڑ لیا، اسکا وجود مٹی کے ڈھیر کی طرح ساکت تھا، لب خاموش تھے تو آنکھیں بے رحم پتھر، لیکن دل کرلاہٹیں مچاتا دھڑک رہا تھا۔

"عمائمہ؟"

وہ اسکا منہ پھیرنا برداشت نہ کر پاتے اسے پھر پکارا پر وہ اپنے دکھ کو ابھی حاتب کی ہر اذیت سے بڑا محسوس کر رہی تھی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"میں نہیں چ۔۔ چھوڑ سکتی آپکو پر آپ مجھے چھوڑ سکتے ہیں۔ میں چلی جاوں بہت دور۔ن۔۔نہ آپیا سے ملوں گی نہ آپ سے۔م۔۔مجھے بابا کے پاس جانا ہ۔۔ہے۔۔مجھے نہیں جینا۔مجھے ابھی چھوڑ دیں میرے حال پر۔۔۔۔خدا کا واسطہ ہے۔"

پھر جیسے وہ پتھر چیخ گیا، حاتب نے اسے ہاتھ آزاد کیے اور بنا کچھ کہے اٹھ کر پلٹ گیا۔

اس سنہری آنکھوں کا گھیراو کرتی سرخی اس شخص کی نادیکھائی دیتی گریہ و زاری کا راز کھول رہی تھی۔

"ٹھیک ہے تم مجھے سزا دے لو۔جب تک نام لے کر نہیں پکارو گی میں واپس نہیں آوں گا عمائمہ۔چھوڑ دیا تمہیں اور خود کو اپنے اپنے حال پر۔"

یہ چند جملے کہتے حاتب نے اپنی پوری زندگی کی ہمت جمع کی اور کہتے ہی اپنا فون سائیڈ سے اٹھائے روم سے نکل گیا تو عمائمہ نے واپس کروٹ بدلتے چہرہ بازوؤں میں چھپالیا پر حاتب نے باہر آکر دیوار کو تھاما تھا۔

ہاں امیر حاتب مغدام زندگی میں پہلی بار لڑکھڑایا تھا، اور واللہ اسکی آنکھیں جہنم کی طرح سلگ رہی تھیں۔

..______________________..

"تم اس مشن سے دور رہو۔ گھر جاو شاباش"

ائیر پورٹ سے نکلتے ہی گاڑیاں دونوں کے لیے منتظر تھیں پر پارس کے یکدم بدلتے فیصلے پر روشانے کا دماغ گھوم گیا۔

"واٹ؟ لگتا ہے وصل کی صبح اور رات کا خمار کچھ زیادہ سر چڑھ گیا آپکو پارس۔ یہ کیا بول رہے ہیں۔ میں کیوں دور رہوں۔؟"

zubinovelszone.com WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ تلملا اٹھی، تبھی سمجھ نہ آئی مثال کیسی دے رہی ہے۔

"کیونکہ ابھی مجھے محافظ کی قطعاضرورت نہیں۔یہ معمولی کام ہے۔آئی سوئیر میں کچھ گھنٹے تک تمہارے پاس ہوں گا"

پارس نے اسے پکڑ کر اپنے لوگوں کی گاڑی میں بٹھانا چاہا پر وہ مزاحمت کرتی واپس باہر آئی۔

"ہم جب آئے تو ڈیسائڈ کیا تھا ناں کہ جو کریں گے ساتھ کریں گے۔اگر آپکی میمری نہ آئی ہوتی باخدا اب تک میں اس اسمال کی موت بن چکی ہوتی۔مجھے اس سے مت روکیں پارس میں ساری زندگی آپ سے بات نہیں کروں گی"

وہ ٹوٹے بکھرے لہجے کے باوجود اپنے آپکو سنبھالتی برابر مقابلہ کر رہی تھی۔

"مطلب۔کوئی پلین بنا رہی تھی تم؟"

پارس نے اسکی بازو پکڑے اپنی طرف کھینچا،سب گارڈز کی نظریں جھکی تھیں۔

"ہاں۔ آپ سے چھپ کر۔اگر اب بھی آپ نے مجھ سے ضد کی تو آپکو باندھ کر میں ابھی بھی اپنے مشن پر عمل کر سکتی ہوں۔ آپ ہوں گے اٹلی کے پیراسائیٹ لیکن میں فارس سلطان کی بیٹی ہوں مجھ سے مس کرنے کی کوشش میرے لاڈلے ہو کر بھی نہ کریں۔وارن کر رہی ہوں"

وہ انگلی ہوا میں لہرائے سخت لہجے میں باور کرواتی سر تا پیر غضبناک لگ رہی تھی۔

"تم وہی کرو گی جو میں کہوں گا سمجھی؟"

پارس نے اسکی بازو پکڑ کر زبردستی گاڑی کی بیک سائیڈ بٹھا کر ڈور بند کیا۔

"جب تک میں نہ کہوں یہ گھر سے نکلنی نہیں چاہیے سمجھ گئے تم لوگ۔۔۔"

پارس نے تمام گارڈز کو قہر آلود نگاہوں سے تکتے وارن کیا اور آخری بار جب روشانے پر نگاہ ڈالے پلٹا تو وہ ونڈو پر مکابر ساتی کھا جاتی نظروں سے گھور رہی تھی۔

"پارس۔۔۔یہ آپ نے مجھے چھیڑنے والا کام کر کے اچھا نہیں کیا۔۔۔۔"

فرنٹ سیٹ پر بیٹھے گارڈ پر اس سے پہلے روشانے کچھ اٹھا کر دے مارتی، ہاتھ میں پکڑا فون رنگ کیا۔

"آپ مجھے یوں چھپا کر ثابت کر رہے ہیں کہ میں آپکی کمزوری ہوں پارس۔میں آپ سے سخت ناراض ہو جاوں گی۔مجھے چھوڑ کر مت جائیں۔خدا کے لیے اب جب سب سے زیادہ آپکو میری ضرورت ہے آپ مجھے خود سے اتار کر پھینک رہے ہیں۔پارس مت کریں"

کال پارس کی تھی جو اپنے لوگوں کے ساتھ اسمال کے کیمپ روانہ ہو چکا تھا، بیچ میں انکا اپنے کیمپ سٹے تھا تا کہ حملے کی تیاری کر سکیں۔

"میں اپنے جینے کی واحد وجہ کے لیے عین وقت پر کمزور پڑ گیا ہوں روشانے، یہ میری لڑائی ہے۔ اور اس میں حفاظت نہیں انتقام ضروری ہے۔ تم اس بار میری حفاظت بس محفوظ رہ کر کرو۔ میں مرنا افورڈ نہیں کر سکتا مجھ پر بہت بڑی ذمہ داریاں عائد ہیں اور اگر تمہیں کچھ ہوا، میں دوسری سانس نہیں لے سکتا۔ وہ اسمال مجھے نہیں، تمہیں ٹارگٹ بنا چکا ہے۔ کیونکہ جان گیا ہے میری جان تم میں ہے۔ سمجھی"

وہ شانت نہ ہوئی الٹا تڑپ اٹھی۔

"نہیں سمجھی۔ سنا آپ نے۔ محافظ ہو کر یوں چھپ کر بیٹھنا میرے فرض کی توھین ہے اور میں آپکو اسکے لیے کبھی نہیں بخشوں گی پارس عیسی مغلانی۔"

وہ غصے اور تکلیف کی ملی جلی کیفیت میں فون ٹھک سے کاٹ گئی، جبکہ پارس نے فون مٹھی میں بھینچ کر گہری سانس لیتے اسے ڈیش بورڈ کی طرف سوئچ آف کرے اچھال دیا۔

روشانے کو وہ لوگ گھر ڈراپ کرے باہر سے لاک کر کے آس پاس ہی پہرے پر تھے کیونکہ پارس کسی صورت آج روشانے ہر رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔

وہ گھر تو آگئی پر بے بس ایسی تھی کہ دل چاہ رہا تھا ہر شے تہس نہس کر دے۔

"اچھا نہیں کیا میرے ساتھ آپ نے۔۔۔"

وہ لان میں اضطراری انداز سے چکر کاٹے چیخی کہ اسکی بے بس پکار میں لرزش اتر آئی۔

"میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھوں گی۔"

روشانے نے کچھ دیر تورات کے اس پل خود کو بے بسی کے ہاتھوں تڑپایا پر پھر ایک ہی واحد سہارا اور راستہ ہدایت بابا کی صورت نظر آیا تبھی اس نے فوراً ان سے رابطہ کیا۔

Zubiniovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"پارس سے ایسی بیوقوفی کی امید نہیں تھی مجھے۔تم فکر مت کرو میں تمہاری مدد کے لیے لوگ بھیج رہا ہوں۔"

سارا معاملہ جان کر ہدایت بابا کی برہمی سامنے آئی حالانکہ اگر وہ اصل مدعا جانتے تو یقیناً اس عمل کو پارس کی عقل مندی اور دوراندیشی سمجھ کر سراہتے۔

"پلیز بابا جلدی۔مجھے یہاں سے نکلنا ہے۔میں پارس کو آج اکیلا نہیں چھوڑ سکتی۔وہ موت کے منہ میں ہیں۔۔۔پلیز ہلپ می ہدایت بابا"

وہ اخیر پریشان تھی، آواز ٹوٹ رہی تھی تو لہجہ بھیگ رہا تھا۔

"مل کر اس پر اسکے کان کھینچیں گے۔میں نکلواتا ہوں تمہیں پر دھیان رکھنا اپنا۔"

ہدایت بابا شاید اپنی زندگی کی پہلی غلطی کرنے والے تھے آج جسکا نہ انھیں اندازہ تھا نہ ہی روشانے کو کہ پارس کے اس سخت انتہائی فیصلے کے پیچھے کیا

وجہ ہے، اور وہ وجہ یہ تھی کہ واٹر بیس میں شفٹنگ کے دوران ہادی اور سبیل کے ہاتھوں فریدون گن لیے کئی لوگوں کو زخمی کیے فرار ہو چکا تھا جبکہ ہادی نے سئیرا کو بھی شوٹ کیا ورنہ وہ بھی بھاگ جاتی، اور یہ خبر ہادی نے صرف پارس کو دی تھی۔

فریدون جسکے اندر اک آتش فشان بن چکا تھا اسکا فرار ہونا اسمال شیر ازی نام کے خطرے سے کئی گنا بڑا وبال تھا۔

سبیل اور ہادی نے سئیرا کو واپس ایف پی کے ہوسپٹل منتقل کروا دیا تھا جبکہ اسکی خبر نہ ایگل کو تھی نہ نجف کو کیونکہ وہ لوگ اسمال شیر ازی کے لوگوں سے نمٹ رہے تھے جو ختم ہونے کا نام نہ لیتے مسلسل ایف پر حملہ کر رہے تھے، اسمال شیر ازی وحشیوں کی طرح میدان میں اتر چکا تھا۔

ہدایت بابا نے ایک گھنٹے کے بیچ ہی گھر کی سیکورٹی سے روشانے کو نکلوایا کیونکہ وہ جتنے پارس کے گارڈز تھے سب ہدایت بابا کے لوگ تھے تبھی انکے لیے جتنا پارس کا حکم اہم تھا اتنا ہدایت بابا کی کمانڈ ضروری تھی۔

روشانے جب گھر سے نکلی تو اسکے پاس اسکی گن تھی اور اس لڑکی نے چینج کرنے کی زحمت بھی نہ کی اور اسی کیجول حالت میں ہیلز سمیت نکل گئی جبکہ اسکے ساتھ چار پروفیشنل لوگ تھے جنکے پاس گاڑی ہر طرح کا اسلحہ اور بمباری کا سامان موجود تھا، وہ پارس کے پیچھے ہی نکل چکی تھی جبکہ پارس نے اپنے تمام لوگوں کو فریدون سے الرٹ کر دیا تھا، جس طرح ایگل کی طرف سے اسے مسلسل اسمال کی طرف سے حملے کے سگنل مل رہے تھے اس سے یہی معلوم ہو رہا تھا کہ فریدون ابھی تک اسمال تک نہیں پہنچا۔

تبھیٔ پارس کے پاس پلس پوائنٹ تھا کیونکہ ان باپ بیٹے کا ملنا خطرے کو بڑھانے کے مترداف تھا۔

اسمال کا کیمپ زیادہ سیکور نہیں تھا کیونکہ اسے جو سیکورٹی کے لوگ میسر تھے وہ سب بھی پیراسائیٹ کی آرمی کے لوگ تھے اور ان لوگوں میں سے آدھے سے زیادہ پارس کے ساتھ کنکٹ ہو چکے تھے، ہمیشہ وفاداری کی جیت ہوتی ہے، وہ لوگ بھی اسمال کی اپنے ہی ڈیفینس بیورو پر حملے سے سمجھ چکے تھے کہ اسمال Ndrangheta کا خیر خواہ نہیں بلکہ دشمن ہے اور یہی وہ لمحہ تھا کہ ان سب نے پیراسائیٹ کا ساتھ دینے کا فیصلہ لیے سنگلز فراہم کرنے شروع کیے جس سے پارس کا اسمال کے کیمپ میں گھسنا ممکن ہو چکا تھا۔

وہیں فریدون کے دائیں ہاتھ میں گولی چھو کر نکلی تھی پر وہ ایف پی کے لوگوں کی پہنچ سے بہت دور نکلنے میں کامیاب تھا، اسکی حالت سچ میں جنگلی جانور جیسی ہو چکی تھی، جسکی آنکھوں سے موت کا سناٹا چھلک رہا تھا۔

اور اسکا ٹارگٹ تھی روشانے جو اسکے آدمی کے بقول اسمال شیرازی کے کیمپ کی طرف روانہ تھی تبھی فریدون نے اسمال کے پاس جانے کے بجائے اس راستے پر پڑاو ڈالا جس راستے سے روشانے جا رہی تھی۔

یعنی جس خطرے سے پارس نے روشانے کو بچا کر مطمئین ہوئے اپنی جنگ لڑنی شروع کی تھی اسکے وہم و گمان میں ہی نہ تھا کہ وہ خطرہ روشانے کو نگلنے کے لیے تیار ہے۔

"اسکے بال جلانا فریدون۔۔۔۔پھر اسے اذیت دے کر م۔۔مارنا۔وہی میرے اور تمہارے یہاں پھنسنے کی اصل ذمہ دار ہے۔۔۔۔پیر اسائیٹ کو تباہ صرف روشانے کی موت کرے گی۔۔۔۔یاد رکھنا"

اسکے کانوں میں سئیرا کی بھاگتے وقت نیم جان سرگوشی سنائی دے رہی تھی، فریدون نے اس ویران سڑک کے بیچ و بیچ رک کر اپنے ہاتھ میں موجود چھینی ہوئی گن کی میگزین نکالی جس میں چار گولیاں تھیں، اسکے خاص آدمی نے ہی روشانے کے ساتھ چار گارڈز کا بتایا تھا اور آدمی یہیں آس پاس ہی فریدون پر نظر بھی رکھنے والا تھا۔

"بہت محبت کی تھی میں نے آپ سے یاقوت، پر آپ نے اس محبت کرتے عاشق کو وحشی بننے پر اکسادیا ہے۔ جلدی آئیں آپکی راہ تک رہا ہوں۔ آپکو مارنے کے لیے مجھے پانچویں گولی کی ضرورت نہیں۔ میں خود موت بنوں گا آپکی میری جان"

وہ خبطی بنا اس سڑک کے تاریک گوشے کو تک کر ہنسا، وہ سالم موت بنا کھڑا تھا۔

اس لڑکی کی جو اٹلی کے پیراسائیٹ کی سانسیں تھی۔

..._____..

حاتب وئیر ہاوس آیا تو مصباح منصور کی جاگی آنکھیں، حرکت کرتا رنجیروں کی گرفت میں جکڑا وجود خوش آمدیدی کو ملا۔

SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMRWAMIRZANOVELS.COM

حاتب مغدام کے اندر آج قیامت کی سی سختی بھری تھی، بہت انتظار کیا تھا اس نے اپنے گناہوں کے اس ایک اور ازالے کا پر جب وہ مصباح کی طرف بڑھ رہا تھا تو دماغ میں عمائمہ کی سنائی جاتی سزائیں ہلکورہی تھیں۔

"پندرہ سال خبطی امیر۔۔۔پندرہ سال چھوتا رہا میں تیری بیوی کو۔اور تجھے اب بھی مجھے زندہ رکھ کر سزا دینی ہے ہاو بورنگ اینڈ اریٹیٹنگ۔ہاہا۔۔مجھے درد ہونا ختم ہو گیا۔اب مار دے ورنہ ایسا نہ ہو اگلی بار انتظار کے لیے تجھے زندگی مہلت نہ دے کیونکہ اس بار اگر تو نے مجھے نہ مارا تو میں مار دوں گا"

حاتب بے اپنی شرٹ اپنے تن سے یکلخت نکال کر دائیں طرف دے ماری، وہ مسلسل اپنی کلائی کو ہاتھ سے پکڑے مڑورتا ہوا آنکھوں میں لہو لیے مصباح کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"ان ہاتھوں سے چھوا تو نے عمائمہ کو۔؟"

حاتب نے اسکے قریب آتے بڑے آرام سے اسکے کرسی کی بازو پر سیدھے بندھے ہاتھوں کو دیکھا، اسکی آواز میں جو وہشت ہلکورر ہی تھی اس پر مصباح خفیف سا گھبرایا لیکن جب عقب سے ایک آدمی کے ہاتھ میں ڈرل مشین دیکھی تب مصباح کی آنکھیں خوف سے پھیلیں۔

"اگر میں نے تیرے ہاتھ کاٹ دیے تو مر سکتا ہے تو سو ہم خوبصورت سے درد پر اکتفا کرتے ہیں۔ اسے آن کرو"

حاتب نے آخری جملہ ڈرل مشین کی وائر اپنے آدمی کو پکڑاتے اسے آن کرنے کا کہا تو مصباح نے مزاحمت کرتے ہلنا بلکہ چلانا شروع کر دیا، حاتب نے ڈرل مشین آن ہوتے ہی مسکرا کر مصباح کو دیکھا جسکی خوف سے تھوک نکلنے لگی تھی، ماتھا اتنی ٹھنڈک کے باوجود تر تھا۔

"ت۔۔تو پاگل ہے۔۔۔۔مت کر۔۔مار دے یہ مت کر"

مصباح کے حلق سے نکلتی دلخراش چیخوں کی رتی برابر پرواہ کیے حاتب نے اسکے دونوں ہاتھوں میں بے رحمی سے ڈرل مشین کی نوزل گاڑی، خون کے چھینٹے حاتب کی ویسٹ پر اور کچھ مصباح کے منہ پر گئے، وہ درد سے بلبلا اٹھا، اسکے پورے جسم سے بھیانک دردناک آہیں پھوٹ رہی تھیں، اسکے دونوں ہاتھوں میں سوراخ کر کے حاتب نے وہ گھومتا خونخوار نوزل آف کیا اور انگوٹھے کی پور اسکے ہاتھ سے نکلتے خون میں تر کیے سسکتے بلکتے مصباح کے گال پر لگائے اس پر وحشی انداز میں جھک آیا۔

"اب یہ ہاتھ تجھے خود بھی چھونے لائق نہیں رہے۔ دیکھ کتنا پرفیکٹ ہول بنایا ہے میں نے ان دونوں میں۔ جتنی بار تو نے میری عمائمہ کو چھوا تھا ناں، اب ہر سانس کی حرکت کے ساتھ تجھے جو درد ہو گا وہ تلافی ہو گی۔ اسکے بعد عمائمہ سے اسکی مائیں چھیننے پر میں تیرے سینے میں سوراخ کر کے تجھے زمین میں تڑپتا ہوا گاڑوں گا۔ اس اذیت کو جھیلے بنا تو مر نہیں سکتا تھا تبھی

تجھے واپس زندگی کی طرف لایا گیا۔ چوبیس گھنٹے تک تو یہ درد سہہ۔ کل تجھے گاڑ کر میں یہ کام سمیٹ دوں گا۔"

حاتب واپس اٹھا تو مصباح بری طرح چلا رہا تھا، اسکے ہاتھ مانو کٹ گئے تھے، اک اک کر کے اپنے گناہ آنکھوں کے آگے جھولنے لگے، وہ تڑپتا رہا، رحم کے لیے بلکتا رہا پر حاتب اسے چوبیس گھنٹے کی فائنل اذیت دیے وہاں سے نکل کر کھلے آسمان تلے آ رکا، سردی کی شدت بارش سے بھیانک ہو گئی تھی، جسم کاٹتی، ہڈیوں میں منتقل ہوتی ٹھنڈ میں وہ ویران، خالی آسمان کو تک رہا تھا۔

بادلوں سے اٹا آسمان اسکی طرح ویران تھا۔

"اصولا ایسی سزا تو عمائمہ سے اسکے بابا چھیننے والے کو بھی ملنی چاہیے۔ جو ہاتھ تم چوم نہیں سکتی میں انھیں پوری سزا دوں گا عمائمہ لیکن کل۔ چوبیس گھنٹے کے بعد تمہارے اس دوسرے مجرم کی سزا شروع ہو گی۔ تم میری زندگی

میں آئی تو کچھ پل میں اصول پرست آدمی اصول توڑنے لگا پر یہی میری غلطی تھی۔ تم مجھے پکار نہیں سکتی تو ایسے حاتب کے نام کو زندہ رہنے کا حق نہیں۔ تم مجھے دیکھ نہیں سکتی تو میں دنیا میں کسی کو دیکھائی نہیں دوں گا۔"

وہ آنکھیں آنسوؤں سے بھری تھیں، وہ نرم دل پھٹ گیا تھا، وہ مر رہا تھا، وہ اپنے ہی دل کے دکھنے سے مر رہا تھا، دیکھتے ہی دیکھتے آسمان کے بادل پھٹ پڑے، بارش کے قطرے حاتب کے وجود پر لگے اس نجس لہو میں گھل کر اسے اتارنے لگے، دیکھتے ہی دیکھتے بارش تیز ہونے لگی، وہ پورا بھیگنے لگا، پر اس میں جنبیش نہ ہوئی، اسکی سفید ویسٹ پر لگے خون نے دھبوں کی شکل اختیار کر لی، اسکے دہکتے وجود کو وہ ٹھنڈی بارش شانت کرنے میں ناکام تھی کیونکہ اس شخص کا دل، دماغ اور وجود ہر قسم کی شدت سے بے نیاز ہو رہا تھا۔

بارش جیسے آئی ویسے ہی دس بیس منٹس تک رک گئی پر وہ وہیں بیٹھتے ہی جمع پانی میں لیٹ گیا، بازو پھیلائے، اسکا آدھا جسم پانی میں ڈوبا تھا، آسمان سے

بارش کے قطرے گر رہے تھے پر حاتب نے اپنی آنکھیں موند لیں، سخت سرد موسم میں وہ یوں پڑا تھا جیسے زندہ لاش۔۔۔۔۔

ہاں محبت کو کھو دینے کا خوف پالتا ہوا وہ زندہ لاش ہی تو بن گیا تھا۔

کھانے پر ہاشم اور پری نے دونوں کا بہت ویٹ کیا مگر نہ عمائمہ آئی نہ حاتب اور تبھی ہاشم مایوس ہو گئے کہ شاید عمائمہ منا نہ سکی اور تبھی حاتب نے اسے بھی روک لیا پر در حقیقت اس وقت دنیا کی کوئی طاقت ان دو کی تکلیف کا اندازہ نہیں لگا سکتی تھی۔

..._____..

روشانے کی گاڑی جھٹکے سے اس سنسان سڑک پر رکی کیونکہ ڈرائیو کرتے آدمی کو گاڑی کے ٹائرز کے نیچے کانٹے دار پتھروں کے آنے کے سبب ٹائر کے پھٹنے کا گماں ہوا تھا، ہلکی ہلکی بارش کیلبریا میں بھی آج ہو رہی

تھی، ویران سڑک کے دائیں بائیں گھنا جنگل تھا اور یہاں رات کے اس پہر گاڑی رکنا روشانے سمیت ان چاروں کو خطرہ لگا۔

"کیا ہوا؟"

روشانے نے اپنی گن پر پکڑ جماتے پوچھا۔

"میم مجھے لگ رہا ہے ٹائر پھٹ گیا ہے۔ڈگی میں ایکسٹرا ہے۔کیا میں باہر نکل کر بدل دوں؟"

روشانے کو آس پاس کے اندھیرے کو دیکھتے گھبراہٹ سی ہوئی پر وہ یوں بیچ راستے رک بھی نہیں سکتے تھے۔

"ٹھیک ہے سب ایک ساتھ نکلتے ہیں۔اپنی اپنی گنز سنبھال لو۔میں ٹارچ جلاتی ہوں۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
ZubiNovelsZone.com

روشانے نے اپنے فون کی ٹارچ آن کیے کمانڈ دی جس پر پچھلے تین آدمی بھی گنز لیے نکلے جبکہ روشانے بھی اپنی گن پر پکڑ جماتی محتاط ہو کر جب نکلی تو روشانے کی نظر سڑک پر بنی پتھریلے پتھروں کی قطار پر پڑی، جیسے کسی نے وہ انکے راستے کو روکنے کے لیے بنائی ہو۔

"یہ کوئی چال ہے ٹیم۔۔۔محتاط رہو"

اس سے پہلے روشانے چلا کر انھیں بریف کر پاتی، چار یکے بعد دیگرے فائر ہوئے اور روشانے نے جب ڈر کر ہاتھ سے چھوٹتے فون کے سبب ارد گرد ہوتی روشنی ہر نظر گمائی تو اسکے چاروں ساتھی سر میں لگی گولیوں پر سڑک پر گر چکے تھے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

روشانے کو لگا جیسے موت کا وقت آگیا ہو، اس سے پہلے وہ چاروں ساتھیوں کی جا کر نبض دیکھتی، کسی کے تمخسرانہ قہقہے پر فوراً اٹھ کر گن ارد گرد گماتے پھنکاری۔

"کون ہے۔۔۔سامنے آمر دود"

وہ حلق کے بل غرائی جبکہ وہ درختوں کی اوٹ سے نکلتا فریدون بجلی کی رفتار سے روشانے کے پیچھے آیا اور ایک ہی جھٹکے سے اسکے ہاتھ سے گن لے کر اپنے قبضے میں کیے روشانے کو گاڑی کے بونٹ سے لگاتے اس پر جھکتے فتخمدانہ ہنسا۔

روشانے نے نیم سی روشنی میں فریدون کو دیکھا،وہ اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں بری طرح قابو کرے روشانے کے اسکارف کو بے دردی سے اسکے سر سے اتارے اسکے ہاتھ باندھنے لگا۔

"بہت پیار تھا مجھے تم سے لیکن تم نے دیکھو کیا سلوک کرنے پر مجبور کر دیا"

اسکارف اترتے ہی روشانے کے سارے بال بکھرے جبکہ وہ منحوس اس پر اس بری طرح جھکا تھا کہ وہ ٹانگیں بھی ہلانے میں ناکام بس ہاتھوں کی قوت سے اسکی گرفت جھٹکنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"تیری موت میرے ہی ہاتھوں ہو گی فریدون۔اس لیے پھدکنے کی ضرورت نہیں۔میں تجھے دردناک موت دوں گی مجھ سے پنگے مت لے"

فریدون نے اسکے ہاتھ بری طرح کس کر اسکارف سے باندھ کر دونوں بازووں سے روشانے کو پکڑ کر بونٹ سے اٹھائا تو اسکی آنکھوں کی نفرت پر وہ پر سرور مسکرایا۔

"پنگے نہیں، بڑا والا پنگا لینے والا ہوں ابھی تمہیں اس پنگے کا میٹھا سا درد بھی فیل ہو گا۔۔۔ویسے بال تو بہت حسین ہیں میری جان کے۔اس بھیگی رات میں کیسے تاروں سے چمک رہے ہیں۔اف بے بس روشانے۔آسان زبان سمجھ لیتی تو آج یوں بے یارو مددگار نہ ہوتی۔"

اسکے نجس ہاتھ روشانے کے بالوں اور اسکے گالوں سے گردن تک سفر کر رہے تھے اور وہ بہت مشکل سے اپنے آنسو سنبھال پا رہی تھی۔

"مجھے مت چھو۔میں تیرے ہاتھ کاٹ دوں گی۔۔۔کھول مجھے پھر مقابلہ کر کتے کی اولاد۔ابلیس۔میں تیری مردانگی کو مفلوج نہ کروں تو میرا نام روشانے پارس نہیں ہے۔۔کھول مجھے کتے۔"

وہ پوری قوت سے اسے دھکیل رہی تھی اور بس اسے زرا سی اس آدمی سے دوری چاہیے تھی تاکہ روشانے اپنی پینسل ہیل کا استعمال کر سکے۔

"چچ چچ۔۔میری تڑپتی ہوئی روشانے۔یہاں اس وقت کوئی تمہیں بچانے نہیں آئے گا جاناں۔میں ہی ہوں اب ہر جگہ۔چلو اب زرا پیار ہو جائے۔بہت تڑپ لیا میں تمہارے لیے"

روشانے کی مزاحمت اور دلیری نے اس آدمی کے اندر کے جانور کو مزید اکسا دیا تھا جبکہ اس سے پہلے فریدون،روشانے کے پینٹ ٹراوز میں اٹکی شرٹ نکالتا،وہ زرا پیچھے ہوا اور اسی کا فائدہ اٹھائے روشانے نے پوری قوت سے گھٹنہ فریدون کے حساس مقام پر مارا،فریدون اس حملے کے لیے تیار نہ

تھا، ابھی وہ سنبھلتا کہ روشانے نے گھوم کر ہیل کی نوک پھر سے اسکی ٹانگوں کے بیچ دے ماری، فریدون دلخراش کراہتا کھڑا کھڑا بری طرح زمین بوس ہوا اور روشانے وحشیوں کی طرح لپک کر اسے اٹھنے کا موقع دیے بنا سر پر آئی اور ہیلز کی نوک اسکے حساس مقام پر مارنے لگی، کبھی فریدون کے پیٹ میں کبھی اسکی ٹانگوں کبھی ویک پوائنٹ پر، وہ سڑک کنارے اور جنگلی مٹیلے راستے پر گرا بن پانی مچھلی کی طرح پھڑ پھڑاتا ہاتھ میں آئی مٹی اٹھا کر روشانے کے منہ کی طرف اچھال گیا جس سبب وہ بھی آنکھوں میں جاتی دھول اور ہاتھ بندھے ہونے کے سبب لڑکھڑا کر گرنے لگی پر گاڑی کے بونٹ کا سہارا اسے گرنے سے بچا گیا، روشانے نے وہیں سے دوڑ لگا دی، جبکہ فریدون کے حساس مقام سے خون نکلنے لگا اسکے باوجود وہ ہمت کرتے اٹھا اور ایک ہاتھ اپنے درد پر جماتے بری طرح لڑکھڑاتا ہوا روشانے کی گن لیے پیچھے ہی دوڑا، آگے سٹریٹس کی ڈم لائٹس کے سبب راستہ قدرے دیکھائی دے رہا تھا۔

روشانے درخت کے پیچھے آکر چھپی کیونکہ ہاتھ آزاد کرنے سب سے اہم سے،وہ اسکارف کو زور لگاتی کھولنے کی کوشش کر رہی تھی تاکہ ہیلز بھی اتارے کیونکہ ان کے ساتھ بھاگنا تقریبا ناممکن تھا۔

فریدون کی گڑگڑاہٹ اسے بہت قریب سے سنائی دے رہی تھی،وہ اپنی سانس کی ہانپ سنبھالتی آخر کار اسکارف کے سلکی ہونے کے سبب ڈھیلا پڑنے پر اپنے ہاتھ آزاد کرتے ہی بیٹھی اور دونوں پیروں سے وہ ہیلز اتار کر انکی سٹریپس سے دونوں کو پکڑ لیا۔

فریدون بری طرح درد پر آہیں بھرتا ساتھ ساتھ وحشیوں کی طرح اسے ڈھونڈ رہا تھا،مٹی کے آنکھوں میں جانے کی وجہ سے روشانے کو سب دھندلا دیکھائی دے رہا تھا اوپر سے درختوں کے جھنڈ کی جانب پھسلن بھی ہو چکی تھی۔

روشانے نے اپنے تیز ہوتے سانس کو سنبھالا اور اللہ کا نام لیے وہاں سے جنگل کے راستے دوڑی تبھی فریدون کی نظر میں آگئی، وہ بھی پیچھے ہی لپکا۔

جبکہ روشانے کے پیروں میں پتھر، کانچ اور نا جانے کیا کیا دھنس رہا تھا پر وہ اس وقت صرف خود کا بچاو کرنے پر لگی تھی۔

لیکن کچھ دور جانے کے بعد اسکے پیروں سے نکلتے خون نے روشانے سے بھاگنا دور مزید چلنا دو بھر کر دیا اور رہی سہی کسر پھسلن سے پوری ہوئی کہ وہ بری طرح گری، اسکے منہ سے نکلتی چیخ پر فریدون جسکا وہ سب پھوڑ چکی تھی وہ کمینہ سر پر پہنچ آیا۔

روشانے جو اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی، فریدون کو گن لے کر سر پر کھڑا دیکھے اپنی کوشش روک گئی، ہاتھ کو دائیں طرف پھیرا ہی کہ پتھر جیسی چیز مٹھی میں آئی۔

فریدون نے اسکے ہاتھ میں وہ چیز دیکھ لی تبھی اسکے پاس ہی دوزانو بیٹھے جب روشانے کی گردن پر ہاتھ رکھا تو وہ دم گھٹنے پر مٹھی کھول گئی جس پر فریدون نے اسکے ہاتھ سے پتھر اچک لیا۔

روشانے نے ہمت نہ ہاری، ہاتھ مزید پھیرا تو اک نوکیلی سٹک مٹھی میں آئی اور اس سے پہلے وہ آدمی روشانے کی گردن پر جھک کر دانت گاڑتا ،روشانے نے زندگی بھر کی ہمت جمع کرتے وہ نوکیلی سٹک پوری قوت سے فریدون کے کاندھے میں گاڑنی چاہی۔ جس سے اسے کچھ ہوا نہیں پر وہ بری طرح پیچھے جا گرا، روشانے نے جلدی سے سنبھل کر اپنی گن اٹھائی جو فریدون کے پاس تھی اور فریدون کو ہلنے کی مہلت دیے بنا اسکے سینے میں دو تین فائرز اتار دیے، وہ آدمی وہیں دم توڑتا ڈھے گیا جبکہ روشانے سسک اٹھتی اس منحوس کے بوجھ سے خود کو آزاد کرے درخت کا سہارا لیے اٹھی اور واپس اپنی گاڑی کی طرف دوڑی مگر جیسے ہی وہ اپنی گاڑی کی طرف آئی، فریدون کے اس چھپے آدمی نے گولی ٹھیک گاڑی کے پٹرول کیبنٹ پر

ماری اور روشانے نے جواباً اس آدمی پر فائر کیا مگر دھماکے سے گاڑی میں موجود مواد کے پھٹنے پر وہ دمک سے دور جا گری اور اسی سبب اسکے بالوں کے پاس آکر گرتا آگ پکڑے ٹکرا اسکے بالوں کی ٹپس کو آگ لگا گیا مگر بارش کے تھوڑا تیز ہونے کے سبب روشانے کے بالوں کے کنارے لگی آگ جلد دھواں بن گئی، گاڑی کے پھٹنے سے ہر طرف دھواں پھیل گیا جو بارش کی وجہ سے مزید حبس بنا، روشانے نے بہت مشکل سے خود کو اٹھایا مگر اس سے پہلے دو قدم ہی اٹھا پاتی، سر چکرانے پر بری طرح وہیں گری، اور پارس کی زندگی کس حال میں آگئی اس سے وہ شخص بے خبر تھا، اف قیامت تو یہ تھی واللہ۔

"میں چاہتی تھی میں آپکی حفاظت کرتے مروں

پارس عیسی مغلانی! پر آپ نے مجھے اپنی کمزوری بنا کر خود سے کوسوں دور تنہا مرنے کے لیے چھوڑ دیا۔ موت میرا ڈر کبھی رہی نہیں۔ میرا اکلوتا ڈر آپ سے بچھڑنا تھا۔ آج وہ بھی چلا گیا"

گہری تاریک رات میں وہ بے یار و مدد گار اس ویرانے میں پڑی اسے یاد کر رہی تھی جسے خبر ہی نہ تھی کہ اسکی روشانے مر رہی ہے، وہ پارس کے ساتھ گزرے ہر خوبصورت لمحے کو سوچتی نم آنکھوں سے سسکتی مسکرائی اور پھر اسکی آنکھیں بند ہوئیں تو سانس کی ہانپتی آواز بھی تھم گئی۔

جب وہ بے دم ہو کر اس ویرانے میں گری تب پارس جو اسمال کے کیمپ کو اپنی ٹیم کے ہمراہ چاروں طرف سے گھیر چکا تھا، بے اختیار اپنے سینے پر ہاتھ رکھے کراہا۔

جیسے کسی نے اسکے دل میں سلاخ گاڑ دی ہو۔

"روشانے۔۔"

ہونٹوں سے بے اختیار پکارا لیکن آگے جو سچویشن تھی اس نے پارس کو جذبات پرے کرنے پر مجبور کیا، وہ لوگ اسمال کے کیمپ کو جگہ جگہ سے اڑاتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے جبکہ دوسری طرف ہدایت بابا کا جب

Zubinovelsone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

اپنے لوگوں سے رابطہ نہ ہوا تو انہوں نے مزید لوگوں کو گاڑی کی لوکیشن کے پیچھے روانہ کیا اور تب ارد گرد تلاش کے بعد انھیں فریدون کی لاش کے قریب ہی روشانے بہت بری حالت میں ملی، ہدایت بابا سرکار تک جب انکے لوگوں نے خبر پہنچائی کہ روشانے سانس نہیں لے رہی وہ ترنت بیورو چھوڑ کر کیبلریا کی فلائیٹ لے کر روانہ ہوئے جبکہ فریدون کی لاش وہیں چھوڑے وہ لوگ روشانے کو وہاں سے لے کر ہوسپٹل روانہ ہوئے۔

جب تک ریسکیو کے لیے ٹیم پہنچی تھی وہ زندگی ہارنے کے دہانے پہنچ چکی تھی، اسکی دھڑکن بہت سست تھی۔ اسے ایمرجنسی میں لے کر جایا جا چکا تھا کیونکہ آگ لگنے کے باوجود بے وقت بارش سے بھلے وہ جلنے سے بچ گئی ہو پر دھواں اسکے پھیپھڑوں میں بھر گیا تھا۔ اسے سٹریچر بیڈ پر لٹایا گیا تو وہ بے سدھ تھی۔۔۔ پارس عیسی مغلانی کی جل پری برے حال میں تھی۔ مگر تسلی کی بات تھی کہ وہ زندہ تھی مگر اسکے چہرے پر

کئی کھروچیں آچکی تھی اور اسکے لمبے بال جل کر کندھوں تک ہو چکے تھے۔۔۔اسکے وہ بال جو پارس کے فیورٹ تھے۔۔۔۔

اسے ہدایت بابا کے سپیشل حکم پر کیلبریا کے سب سے بڑے ہوسپٹل میں ایمرجنسی سیکرٹ کیس کی صورت لے جایا گیا تھا، جبکہ ہدایت بابا سرکار کی زندگی میں یہ دو گھنٹے کی فلائیٹ کسی قہر سے کم نہ تھی، وہ اپنی اس خطاء پر شرمندہ تھے کیونکہ روشانے کی اس حالت کے ذمہ دار وہ خود کو سمجھ رہے تھے اور انکی سانسیں سینے میں تب تک اٹکی رہتیں جب تک وہ اپنی بچی کے پاس نہ پہنچ جاتے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

آبیل اور نجف نے ایف پی میں گھستے اور داخلی گیڈ سے اندر آنے کی کوشش کرتے ہر آدمی کو جہنم واصل کیا پر دکھ بھی ہوا کہ وہ سب انہی کی

آرمی کے لوگ تھے جنھیں اسمال کے ساتھ غداری کی سزا میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھنا پڑا۔

پارس عیسی مغلانی کا ٹارگٹ اسمال کی بیس تھی اور وہ لوگ اسمال کے لوگوں پر رات دو بجے تک برتری پا چکے تھے، اس بیچ اسکی بیس پوری تباہ ہو چکی تھی اور کئی آرمی کے لوگ مارے جا چکے تھے۔

اسے اسکی بیس کو رر سے اسی کی ہائی ٹیکنالوجی کے بیچ سے پارس نے اسے اٹھایا تھا، اس وقت وہ مین ہال میں تھے جہاں اسمال کے ہاتھوں میں لوہے کی ہتھکڑی تھی پر وہ فخریہ مسکراتا زچ کرتی نظروں سے پارس کو دیکھ رہا تھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے تم Ndrangheta پر حکمران بن گئے بچے؟"

اسمال کی آنکھوں میں شیطانیت تھی، پر پارس کی آنکھوں میں دگنا شر ہلکور رہا تھا۔

"میں لگتی باتوں پر یقین کرنے والی چیز نہیں اسمال شیر ازی، میں واقعی حکمران ہوں۔ فائنلی تمہارے اور جیکب مارک جیسے کیڑے تلف ہوئے۔ ڈیسوزا اور شیڈو کی بنائی ہوئی یہ تنظیم جو اٹلی کے ساتھ کئی کرمنل مافیا ملکوں سے کنکٹ ہے، اب پارس عیسی مغلانی کے پیروں کی خاک ہے۔ میری حکومت کیلبریا کے ساتھ اب اٹلی پر ہو گی اور تم اس وقت کو دیکھنے کے لیے زندہ رہو گے"

پارس کی آخری بات پر اسمال تڑپ سا جاتے اسکی طرف بڑھا۔

"تم مجھے مارو گے نہیں؟ یاداشت آنے کے باوجود بھی؟"

اسمال کی آنکھوں میں آج پیراسائیٹ کا خوف تھا حالانکہ اسمال شیر ازی رشیہ کی بڑی طاقتوں کا مالک تھا۔

"تم مرو گے لیکن باڈی کاپی کی صورت! دو سال ایسے ہی دو سیکنڈ میں بخشنا مجھے زیب دے گا کیا؟۔ نیکسٹ دو سالوں میں ہمارا ناسا کے ساتھ ایک

سیٹلائٹ پر اجکٹ شروع ہونے والا ہے۔اس میں راکٹ سیٹ کے لیے ایک کتا چاہیے تھا لیکن میرے پاس جب تم ہو گے تو کتے کے چیتھڑے کیوں اڑانے؟"

پارس کی تمام آرمی اس بات پر مسکرائی جبکہ اسمال کو لگا جیتے جی پارس نے اسکے وجود کے ٹکرے کر دیے ہوں۔

"ت۔۔تم مجھے ایسی موت نہیں دے سکتے پارس"

پارس نے آج پندرہ سال بعد آخر کار اپنے مجرم کو خود کے سامنے سسکتا دیکھ کر لذت محسوس کی۔

"میں تمہارے ان ہوئے چیتھڑوں کو بھی لیب میں پریزرو کرواوں گا۔ان پر بھی ہمارے سائنٹسٹ ایکسپیر منٹس کریں گے۔تمہارے دیے دو سالا ٹارچر نے ہی مجھے یہ سیکھایا ہے جواب میں تم پر آزماوں گا۔فی الحال تم دو سال تک میری قید میں رہو گے۔ملتے ہیں چوبیس ماہ بعد بڈی۔لے کر جاو

اسے پیراسائیٹ کی اصل جہنم میں۔ داموسٹ ڈیڈلی پریزن ارینج فار دا موسٹ کرل مین اون دی ارتھ۔۔۔بابائے۔۔۔۔۔پہلا میل ضرور انجوائے کرنا بہت سپیشل ہو گا"

پارس نے اسے ہاتھ بھی نہ لگایا لیکن یہ حکم سنتے ہی اسمال شیر ازی کے پسینے چھوٹ گئے، وہ چینختا رہا، چلاتا رہا لیکن اسے آلا یا بیس پہنچانے کے لیے سمندری آبدوز تیار تھی، پارس نے اس بیس سے نکلتے ہی یہ جگہ ہمیشہ کے لیے تباہ کروا کے رات ورات پتھروں کا ملبہ بنوا دی۔

پارس واپس ایف پی پہنچا تو آگے سے جو خبر اسے ملی، وہ پیروں سے زمین کھینچنے کے مترداف تھی مگر روشانے کا خطرے سے باہر ہونا پارس کو پینک نہ ہونے دے سکا مگر اسکے بالوں کے بارے سن کر اسکی تکلیف کا اندازہ لگانا شاید ناممکن تھا۔

وہیں اصل اسمال کی جگہ اسکا باڈی کاپی تیار ہو چکا تھا اور اس سیکرٹ میں صرف پارس اور ایگل شامل تھے، وہ ایک ایسا آدمی تھا جو مشن کے لیے اپنی جان دینے کو آنکھیں بند کیے تیار تھا اور اسکا فرض تھا اب نئے پلین کے مطابق روشانے کے ہاتھ سے چپ چاپ مرنا۔

جب پارس ہوسپٹل پہنچا تو آبیل پہلے سے موجود تھا جبکہ ہدایت بابا بھی بس پہنچنے والے تھے، انکا آبیل سے رابطہ تھا۔

"کیا میں مل سکتا ہوں اس سے؟"

ڈاکٹر اس وقت روشانے کو انڈر آبرویشن رکھنا چاہتے تھے۔

"نہیں مسٹر پارس، آپ ان سے کل مل سکتے ہیں ابھی ہم پرمیشن نہیں دیں گے۔ فکر مند نہ ہوں تھوڑی ویکنس ہے لیکن وہ خطرے سے باہر ہیں"

ڈاکٹر کا اس وقت پارس سر بھی نہ کچل سکتا تھا کیونکہ اسکی حالت سمجھنا ان ڈاکٹرز کے بس کی بات نہ تھی۔

"بی بریو میرے بچے! شی ول بی اوکے۔ادھر آکر بیٹھو ایسا نہ ہو ڈاکٹرز کو تمہاری صورت نیا مریض مل جائے"

آبیل نے اسے زبردستی پکڑ کر وہاں سے نکالا، وہ لوگ کیفے ٹیریا کی طرف آئے اور یہاں رات سے ملتی صبح کے اس وقت زیادہ لوگ بھی نہ تھے۔

آبیل نے اسے تمام سچویشن بتائی جو ہدایت بابا سے اسے پتا چلی تب تو پارس کی اور طبعیت غصے سے بگھڑنے لگی۔

"غلطی ان دونوں کی نہیں ہے ایگل۔میں اچھے سے جانتا ہوں روشانے کی حساسیت کو تب بھی ایسی خطرناک حرکتیں کر بیٹھتا ہوں۔مجھے پتا تھا وہ کچھ نہ کچھ کرنے کی کوشش کرے گی پر اس حد تک چلی جائے گی اندازہ نہ تھا۔اب اسکے قہر سے میں نہیں بچنے والا"

آبیل نے خفیف سا مسکراتے ساتھ والی کرسی سنبھالتے پارس کے میز پر دھرے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔

"یہ میری نئی نویلی آنکھیں کیا دیکھ رہی ہیں، پیراسائیٹ اپنی بیوی سے ڈر رہا ہے؟"

اس وقت اگر پارس کی تکلیف کم کرنے کی کسی انسان میں ایبلٹی تھی تو وہ آبیل اسحاق تھا۔

"میں اس سے بہت ڈرتا ہوں۔ بائے داوے تمہاری آنکھیں واپس دیکھ کر خوش ہوں۔ اب موہنی کا اچھے سے دھیان رکھنا۔ کارنامہ تو تم نے آل ریڈی سرانجام دے دیا۔ اب میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس معصوم سے دور رہو"

پیراسائیٹ اور ایگل کا رابطہ تھا تبھی پارس موہنی کی پریگنسی کے بارے جانتا تھا۔

"وہ مجھے رہنے ہی نہیں دے گی۔ سمجھا کرو۔ اچھا اہم ڈیسیزن لیا ہے میں نے اپنی لائف کو لے کر"

پارس اسکے سنجیدہ ہونے پر خود بھی ہوا۔

"کیسا فیصلہ ؟"

پارس کو تجسس ہوا۔

"میں آفیشلی مسلم ہونا چاہتا ہوں، مما بھی آمادہ ہیں جبکہ موہنی تو آفکورس مان جائے گی مجھے یقین ہے"

پارس نے مسکرا کر اسکی گال تھپک ڈالی۔

"تو فائنلی تمہاری اس مذہب پر ریسرچ پوری ہوئی۔ خوشی ہوئی سن کر۔ یہ فیصلہ تمہارے حق میں بہترین رہے گا آبیل"

پارس نے اسکی حوصلہ افزائی کی۔

"ہاں۔ ایک بات کی بہت خوشی ہے پارس کے تم نے مجھے کبھی میرا مذہب بدلنے پر فورس نہیں کیا اور یہی وجہ ہے کہ میں نے اس پر کچھ سالوں پہلے

خود ریسرچ کا فیصلہ لیا تھا۔ اینڈ ناو آئی رئیلائز کہ یہ ہجرت بہترین اور ضروری ہے۔ بہت پر امن اور شبہات سے پاک ہے۔"

پارس نے اسکے فیصلے پر دل و جان سے مسرت کا اظہار کیا، جس پر آبیل کی حوصلہ افزائی مزید ہوئی۔

"میں بہت خوش ہوں۔ تم ہمیشہ بہترین فیصلے لے کر مجھے چونکاتے ہو آبیل۔ جیسے موہنی سے شادی والی محبت کا، اور اب یہ۔ تھینکیو میرے ساتھ ہونے کے لیے"

آبیل نے مسکرا کر سینے پر ہاتھ رکھے تائید وصولی تھی۔

"مجھے تمہارے ساتھ ہونا پسند ہے میرے بچے۔ خیر میں نکلتا ہوں اب صبح ہونے والی ہے۔ موہنی پریشان ہو گی۔ ہدایت بابا پہنچنے والے ہیں تمہیں جوائن کریں گے۔ میں بھی کچھ گھنٹوں تک آتا ہوں میری بیوی کو میری کمی نہ ہو جائے اہمم اہمم"

پارس اسکے جانے پر مسکرا کر راضی تھا جبکہ آخری بات پر پانچ انگلیوں والا سیدھا ہاتھ دیکھا کر آبیل کو ہنسنے پر ضرور مجبور کیا، آبیل گیا تو پارس بھی واپس ہوسپٹل آیا، ستم کہ روشانے کو دیکھنے کی بھی ہمت نہ تھی، پھر ہدایت بابا پہنچے تو پارس انکے ساتھ سب معاملہ ڈسکس کرنے لگا، فریدون کے ساتھ جو ہوا اسکے بارے جان کر پارس اور ہدایت بابا دونوں کی لمحہ بھر حسیں مفلوج ہوئیں کیونکہ جو اسکی حالت ہوئی تھی اس پر یہ ماننا کہ یہ روشانے نے کیا، کافی مشکل محسوس ہوا پر یہی سچ تھا۔

..._____...

صبح چھ تک موہنی کی آنکھ کھلی تو اپنے آپ کو آبیل کے حصار میں محسوس کیے وہ مندی مندی آنکھیں کھولتے مسکرائی کیونکہ وہ بے حد پاس گہری نیند میں تھا، دو تین گھنٹے پہلے ہی واپس آیا تھا اور اتنا تھکا تھا کہ موہنی کے پاس آکر لیٹتے ہی سو گیا۔

وہ زرارخ آبیل کی طرف پھیرے مکمل اسے تک رہی تھی جسکے بے ترتیب بال ماتھے پر ڈھلے تھے اور جب موہنی نے آہستگی سے اپنا ہاتھ اسکے بالوں میں گزارا تو نمی کا احساس انگلیوں کی پوروں میں ٹھنڈک دے گیا، شاید وہ شاور لیے، بنا مکمل بال ڈرائے کیے ہی آکر سو گیا تھا۔

موہنی کا ہاتھ آبیل کی کن پٹی سے ہوتا، رخسار پر حرکت کرے گردن پر آ کر رکا، اس بیچ موہنی کو پتا ہی نہ چلا وہ کتنا خوبصورت مسکرا رہی ہے۔

پھر وہ آبیل کا ری ایکشن سوچے مزید گہرا مسکرائی جب وہ اسکے لیے بے حد پریشان تھا۔

موہنی نے انگلیوں کی پوریں آبیل کے ناک سے لگاتے اسکے خوبصورت ہونٹوں تک لائیں ہی کہ آبیل نے کسمساتے ہوئے اپنے ہاتھ میں موہنی کا ہاتھ دبا لیتے چوما اور مزید موہنی کے چہرے کے قریب ہوا۔

وہ جو لمحہ بھر دم سادھ گئی تھی، آبیل کے چہرے سے آفٹر شیو کی سوندھی مہک محسوس کرتے اس کی ناک سے ناک مس ہونے پر اس سے پہلے ہنستا ہوا مسکاتی، آبیل نے اسکی گرم سانسیں فیل کرتے ہی آنکھیں کھولیں۔

موہنی کی پلکیں سی لرز گئیں۔

"آپ رات تک آنے والے تھے، صبح کر دی لوٹنے میں۔ دیکھ لیں آبیل آپکے پرامس کتنے گندے بچے ہیں۔"

جلدی سے رات بھر کے اکیلے ہونے کی شکائیت کی پر وہ کیا بتاتا کل کی رات کتنی بری تھی، ابھی بھی اسکا دل پارس کی تکلیف سے جڑا تھا، وہ گھر بس چینج کرنے آیا تھا کیونکہ پارس ہوسپٹل روشانے کے پاس تھا اور روشانے ہوش میں ابھی تک نہیں آئی تھی۔

"سوری موہنی۔ تم ہمیشہ کی طرح مجھے معاف کر دو۔ انطالیہ لے جاوں گا جب تمہیں تو پہلو سے دور نہیں ہوں گا۔ تمہارے لیے کلینک کو گھر شفٹ کر لوں گا۔ نیند ٹھیک آتی ہے تمہیں؟ کہیں درد تو نہیں ہے؟"

سب باتیں اک طرف اور آبیل کا اسکی تکلیف کے بارے دریافت کرنا الگ حسین تھا۔

"درد نہیں ہے اور نیند بھی ٹھیک آجاتی ہے۔ آبیل بار بار ایسے سوال نہ کیا کریں، مجھے لگتا ہے میں ویک ہوں۔ آئی ایم سٹرونگ گرل ناو"

وہ آبیل کی آنکھوں کے آگے گھبراتی تھی کیونکہ ایسے آبیل اتنے پاس کبھی خود کو دیکھتا ہوا اس نے نہیں سوچا تھا۔

"یس یو آر ویری سٹرونگ گرل"

آبیل نے اپنا ہاتھ موہنی کی شرٹ میں داخل کرتے اسکی کمر پر دھیرے سے سہلایا تو وہ مدہوش مسکراتی اس سے پہلے آبیل کے ہونٹوں سے آ لگتی، وہ زرا فاصلہ بنا گیا۔

موہنی کو اسکے گریز پر اچھا نہ لگا۔

"کیا میں برا اسمیل کر رہی ہوں؟"

وہ روہانسی ہوئی، آبیل نے خود ہی فاصلہ سمیٹے اسکے نرم نرم ہونٹوں پر استحقاق لٹاتے گہری قربت بنائے بنا فاصلہ سمیٹا پر وہ اتنے کم پر بھی اداس تھی۔

"تمہارا سانس پھولا ہوا ہے موہنی۔"

وہ گریز کا جواب دیے اسکے بالوں کو سہلانے لگا۔

"آپ پاس لائیں مجھے ٹھیک ہو جاوں گی۔"

ZUBIAWEBSZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ آبیل کی شرٹ کے گریبان پر پکڑ جماتی اپنا حق وصولنے پر بضد لگی۔

"تمہیں پتا ہے موہنی یہ ویک پوائنٹ ہے میرا۔۔۔سو پلیز ڈونٹ ڈو دس"

وہ اسے پیار سے سمجھانے لگا، موہنی ناچاہتے ہوئے بھی مسکرائی اور انگلیوں کی پوروں سے آبیل کے ہونٹوں کو چھونے لگی، اسکے چھونے میں اک شرارت تھی، وہ اسکے ہونٹوں سے کھیل رہی تھی۔

"ڈر گئے ہیں آپ مجھ سے، میں اوور رومینٹک ہو رہی ہوں۔ میں خواہش کر رہی ہوں کہ آپکو محسوس کروں۔ خضرا نے کہا تھا یہ بے بی کی وجہ سے ہو گا میرے ساتھ۔"

وہ نظریں جھکاتی بولی تو آبیل نے لب بھینچتے مسکراہٹ چھپائی جو کافی سرور آگیں تھی۔

"آج خضرا کی طرف جانا ہے انہوں نے کچھ ڈسکشن کرنی ہے۔اگر انہوں نے پرمیشن دی تبھی میں تمہارے قریب آوں گا ادر وائز بس میرے لاڈ پر گزارہ کرنا ہو گا بے بی کے آنے تک"

آبیل نے اسکے ہاتھ کو پھر سے پکڑا جو گدگدانے کے کام تیزی سے کیے جا رہا تھا۔

"لاڈ میں کس نہیں ہو گی؟"

وہ ہچکچاتے ہوئے بچگانہ سی سرگوشی میں بولی۔

آبیل پر بھی شرارت سوار ہوئی۔

"ہرگز نہیں۔یہ والی تو بلکل نہیں"

وہ فورا سنجیدگی سے منع کر گیا۔

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"امم۔۔اگر آپ سو رہے ہوئے تب بھی نہیں کر سکتی میں؟ آپکو پتا نہ چلے اگر تب؟"

وہ پھر سے یوں بولی جیسے یہ دنیا کا اہم مسئلہ ہو۔

"ایسا ممکن نہیں کہ مجھے پتا نہ چلے۔"

وہ آبیل کے ایسے جواب پر بلش کرتی مسکرائی۔

"مطلب یو آر سو کلیور؟"

وہ آنکھوں میں معصوم سی خماری بھر لائے اشتیاق سے بولی۔

"نو۔ آئی ایم سو سینسیٹیو فار یو۔"

آبیل کے الفاظ میں محبت ہی محبت تھی تو موہنی کا دل اسکی طرف آنے کا چاہتا تھا۔

"لاڈ میں کس ایڈ کر لیں، میں زندہ کیسے رہوں گی آبیل"

اب کی بار وہ ہانپتی ہوئی مچلی۔

"جیسے میں رہوں گا"

جناب کے پاس سارے اعتراضات کا دل دھڑکتا جواب موجود تھا۔

"آئی کانٹ۔۔"

وہ بدحواسی سے بڑبڑائی۔

"تو پھر تمہیں سہی سلامت اس بے بی کو دنیا میں لانا ہو گا۔ اپنا بہت خیال رکھنا ہو گا۔ تبھی تو پھر سے تمہیں آبیل پورا ملے گا۔ بنا رولز اینڈ ریگولیشن اور حدود کے۔ تم اس بچے کو دنیا میں لاو، بس مزید کوئی اولاد نہیں چاہیے ہو گی مجھے تم سے۔ میں تمہیں دوبارہ اس مشکل میں پڑنے نہیں دوں گا۔ پھر تم صرف میری ہو گی۔ پوری۔"

وہ نم مسکراتی آنکھوں سے آبیل کے یہ سب لفظ سنتی اسکے سینے میں چھپ گئی، آبیل نے بھی بازووں میں اسکے نازک وجود کو بھینچا تو خوفزدہ ہوا کیسے یہ اتنی نرم وملائم سی کانچ لڑکی اسکے بچے کو دنیا میں لائے گی۔

"موہنی! اتنی سی ہو کیسے ہینڈل کرو گی یہ سب؟"

وہ جو اسکے سینے لگی تھی، آبیل کی آواز کے ڈر پر ہنس کر روبرو ہوئی۔

"میں نے وڈیوز دیکھی ہیں، اتنا بھی پین نہیں ہوتا بے بی کے آنے پر۔ یہ سب لوگ ایویں بڑھا چڑھا کر بولتے سچی۔ میں پوری لائف پین سہتی بڑی ہوئی ہوں۔ پیریڈز کے پیچ تو آپ سوچ بھی نہیں سکتے میری کتنی بری حالت ہو جاتی ہے۔ وہ اک ابنارمل اور شدید پین ہوتا ہے مجھے میری کنڈیشن کے سبب تو خضر انے کہا بس اسی طرح کا پین ہو گا پر تھوڑا زیادہ ہو گا۔ تو آپ ٹنشن نہ لیں گرلز بہت پاور فل ہوتی ہیں پین سہنے میں"

آبیل نے اسکی لاپرواہیوں کا مانو آنکھوں سے صدقہ اتارا اور وہ دعا گو تھا کہ موہنی جو سوچ رہی ہے ایسا ہی ہو۔

"تم جو مرضی کہہ لو۔ میری فکر اور پریشانی ڈلیوری تک یونہی قائم رہے گی۔ اچھے سکھ درد کے بعد ہی ملتے ہیں بس تم یہ بات یاد رکھنا جب بھی تمہیں درد ہو"

وہ اسکی تاکید کو پلو سے باندھ چکی تھی۔

"جیسے آپ مجھے اتنے سارے دردناک پنگوں کے بعد ملے"

وہ اپنی سابقہ زندگی کو سوچتی جھرجھری لے بیٹھی تو آبیل ہنسا۔

"تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا موہنی"

وہ پیار سے اسکے بالوں میں انگلیاں

گزارتے بے بس ہو کر بھی پیارا لگا۔

"آپ کچھ کرتے ہی نہیں میرا"

وہ زرا بے باک ہوتی آبیل پر جھکے آنکھ ونگ کرتے بولی تو جناب بلش کرتے دیکھائی دیے۔وہ بے باک تھی اور وہ میچور معصوم!

"کیا تھاناں۔بے بی نام کی ہڈی لے آئی ہو ہمارے بیچ۔ہنہ"

یہ سابقہ معصومیت کا قتل کیا تھا آبیل اسحاق نے،وہ شرمگیں مسکائی۔

"خبر دار میرے بے بی کو کچھ کہا"

اپنی شرم چھپانے کو وہ تھوڑا رعب سے بولی۔

"ہے تو یہ میرا ابھی بے بی لیکن تمہارے آگے زرا پیارا نہیں۔جب آئے گا تب شائد پیارا ہو جائے"

اف آبیل کے یہ لفظ موہنی سے سارے لفظ چھین گئے،وہ بے اختیار بے حد ہوتی آبیل کے حواسوں پر چھانے کو اسکے قریب سرک آئی۔

SAMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"نو و موہنی"

وہ اسکے ارادے جان کر منع کر گیا تو وہ بڑی بے بس ہوتی دور ہوئے مسکائی۔

"مجھے پھر اہم کام سے نکلنا ہے۔ لیکن پہلے میں چاہ رہا ہوں ہم خضرا کی طرف ہو آئیں بریک فاسٹ کے بعد"

آبیل نے اسے آج کے دن کے بارے بتایا تو وہ فورا سر ہلا گئی۔

"موہنی کو ہرپ کرنے کی پرمیشن کے لیے کتنے بے صبرے ہو رہے ہیں آپ"

موہنی نے جان بوجھ کر آبیل کو اکسایا، وہ موہنی کی چالاکی فورا سمجھا تبھی بازو زرا کسے تو وہ چہرے پر گرتی گرتی کندھے پر ہاتھ ٹیکے سنبھلی۔

SAMEERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMEERWAMIRZANOVELS.COM

"اچھا۔۔مجھے تو صبر کسی اور کا ختم ہوتا نظر آرہا ہے۔کیا کریں میں ہوں ہی اتنا ہاٹ اینڈ گڈ لکنگ کہ میری بیوی کا مجھ سے تھوڑے پیار پر گزارہ نہیں ہو رہا۔۔۔اہمم اہمم"

موہنی نے ہونق ہوتے اس آدمی کی چالاکی پر آنکھیں پھیلائیں، پر وہ یوں اتنا کیوٹ لگا کہ وہ ری ایکشن نہ دے سکی۔

"میں آپ سے زیادہ پریٹی ہوں۔ہنہ"

وہ دانت پیس کر ادا سے جتانے لگی۔

"کہاں سے ہو؟مجھے تو پریٹی نہیں لگ رہی"

آبیل نے مزید چھیڑا تو موہنی کا چہرہ مرجھا گیا۔

"ہیں۔پریٹی نہیں ہوں؟"

رونا بس آنکھوں میں چلا آیا تھا۔

Zubinovels.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"کیونکہ تم جان ہو میری"

آبیل نے اسکے آنسوؤں کو جیسے پرے دھکیلا وہ مسرور ہو کر رہ گئی، آبیل نے اسکے ماتھے کو بے حد پیار سے چوما۔

"آپ بھی آبیل"

لب و لہجے میں فطری سے گلال اترے تو آبیل نے اسے اپنے سینے پر لیٹاتے خود میں جذب کر لیا جیسے جان بننے کو روح تک فیل کرنا چاہتا ہو۔

..._____...

"اسمال اور سئیرا کو جہنم واصل خود روشا نے کرے گی۔ بس یہی وہ واحد طریقہ ہے کہ میں اس سے معافی پا سکوں۔ بابا اسکے بال؟"

وہ بے حد تکلیف میں تھا، جبکہ پارس نے جب آخری دو لفظ کہے خاموشی اختیار کی تو ہدایت بابا کی آنکھوں میں سرخی اتر آئی۔

"سب میرا قصور ہے پتر۔مجھے کیا پتا تھا تم نے کیوں اسے گھر میں بند کیا۔مجھے لگا وہ تمہاری محافظ ہے تو اسے تمہارے ساتھ ہونا چاہیے۔مجھے معاف کر دو بچے"

پارس نے انکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے لیے اس طرح شرمندہ کرنے سے روکا۔

"آپ شرمندہ مت کریں مجھے معافی مانگ کر۔غلطی صرف میری ہے کہ مجھے اسے فریدون کے بھاگنے کا بتا کر،اعتماد میں لے کر روکنا چاہیے تھا۔بس اس وقت سچویشن ایسی تھی کہ میرے پاس تفصیل کا وقت نہ تھا۔میں خوفزدہ اس لیے ہوں کہ اسکی ناراضگی معمولی نہیں ہو گی۔میں کیسے مناوں گا"

پارس کے ڈوبتے ابھرتے دل کا اثر بھاری آواز میں بھی اترا ہوا تھا جبکہ ہدایت بابا نے اسکا کاندھا نرمی سے تھپکا۔

"مس روشانے ہوش میں آگئی ہیں"

نرس کے پاس آکر رکنے پر پارس جلدی سے ہاتھ چھوڑتے اٹھا۔

"تھینکیو۔۔ مل سکتا ہوں اب؟"

وہ شدت سے اس لڑکی کے پاس جانے کو تڑپ رہا تھا۔

"جی آفکورس۔"

نرس نے مسکرا کر اجازت دی اور چلی گئی جبکہ ہدایت بابا نے جذباتی سا مسکرا کر پارس کو گلے لگا کر اسکی پشت تھپکی۔

"اسے کہنا کہ اسکے لیے سئیر اور اسمال کو زندہ رکھا ہے تاکہ وہ خود مارے، مجھے یقین ہے وہ ناراضگی چھوڑ دے گی۔ کیونکہ اسکے اندر بھرا غصہ اب بس ان منحوسوں کو مار کر ہی نکلے گا۔ باقی مجھے پورا بھروسہ ہے کہ روشانے کبھی پارس سے روٹھ نہیں سکتی۔ جاو اسکے پاس"

اس وقت پارس کو اس تسلی کی بے انتہا ضرورت تھی، ورنہ وہ اپنی جل پری کو جس حال میں سن چکا تھا، اسکی کھلی آنکھوں میں سامنا جان جوکھم کا کام لگ رہا تھا۔

"ہوپ سو"

وہ ابھی بھی بے یقینی عیاں کرے گیا جبکہ ہدایت بابا بھی پریشانی سے قدرے نکلے کہ انکی بہادر بچی محفوظ ہے۔

روشانے بیڈ کراون سے لگے تکیوں سے ٹیک لگائے بیٹھنے کے انداز میں لیٹی اپنے بلکل چھوٹے چھوٹے بال چھوتی آنکھیں بھیگوئے بیٹھی تھی جنھیں جلے ہونے کے سبب مزید نیچے سے کاٹ کر برابر کرنے کے چکر میں کندھوں سے زرا اوپر تک چھوٹا کر دیا گیا تھا، اسکے دوسرے ہاتھ کی پشت پر ڈرپ کی نوزل فٹ تھی اور کوئی فلوئڈ لگا تھا جو شاید منرلز تھے۔

دروازہ کھلنے کی آہٹ پر وہ جلدی سے آنے والے کی پہلے اندر داخل ہوتی مہک پر اس جانب دیکھنے لگی پر جیسے ہی اندر آتے پارس کو دیکھا، غصے سے منہ پھیر گئی۔

اسکا منہ پھیرنا پارس کے لیے پوری دنیا ناراض کر دینے سا تھا۔

وہ کچھ دیر وہیں رک کر اسکے بال دیکھتا رہا، روشانے کے دونوں پیروں پر بھی بیڈ تج تھا جو لحاف کے اندر تھے پر الجھن کے سبب اس نے زرا باہر نکال رکھے تھے، ماتھے پر لگے گہرے کٹ پر بینڈج تھا جبکہ چہرے اور گردن پر کھروچیں یونہی دیکھائی دے رہی تھیں، گردن کی دائیں طرف نیلی رگیں سی ابھری تھیں، وہ ہوسپٹل کی شرٹ میں چھوٹی ناراض بچی لگ رہی تھی۔

پارس نے ہمت جمع کی اور پاس آتے اسکے پہلو میں آکر بیٹھ گیا، جس ہاتھ سے وہ بال چھو رہی تھی پارس نے اسکا ہاتھ پکڑنا چاہا جسے وہ جھٹکے سے جھٹک گئی۔

"ڈونٹ ٹچ می"

آنکھیں انگارہ کیے وہ وحشیوں کی طرح اسے دیکھتے دبا چلائی، پارس کو اسکی امید نہ تھی۔

"بال بڑھ جائیں گے پھر۔۔۔۔"

وہ اسکے بالوں کو چھونے ہی لگا جب روشا نے بھیگتی آنکھوں سے اسے دیکھے پھر سے اسکا ہاتھ جھٹک گئی۔

"آئی نو۔۔۔اس انفارمیشن کی ضرورت نہیں تھی"

چبا چبا کر بولتی وہ سخت نالاں لگ رہی تھی، پارس عیسی مغلانی کی نیلی آنکھیں لال گوشوں کے سنگ اسے بھانہ رہی تھیں، بس نہ چلا انھیں چوم لے پر ابھی ناراضگی شدید تھی۔

"میں کس کر کے منالوں؟"

وہ جو اسے گھور رہی تھی، پارس کے معصوم بن کر پوچھنے پر اور چڑ گئی۔

"اپنی کس سنبھال کر اپنے منہ میں رکھیں ورنہ بہت برا پیش آوں گی"

گرم توے پر بیٹھی تھی پارس کی جل پری، پر وہ تو بس ان کالی آنکھوں کی اذیت پر خوفزدہ تھا جیسے وہ بہت زیادہ رونا چاہتی تھی۔

"نہیں سنبھل رہی۔زور کی آرہی ہے"

وہ مزید زچ کرنے سے باز نہ آیا اور اس سے پہلے روشانے کسی اور چیز پر بس نہ چلتا پائے وہ فلوئڈ ڈرپ نوزل کھینچتی، پارس نے اسکے ہاتھ کو پکڑتے مزید قریب آبیٹھے روشانے کو اپنے حصار میں بھرا کہ دونوں کے چہرے ٹکراتے ٹکراتے بچے۔

وہ آنکھوں میں آنسوؤں کو سنبھالے اسے شاکی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی جو صرف درد میں مبتلا تھا، پچھتاوے کی جلن جلا رہی تھی۔

"اسمال اور سئیر ادونوں کی گردنیں تمہارے لیے بچا کر رکھی ہیں کیونکہ انکو جہنم واصل کرنے کا حق صرف میری وائلڈ فلاور کا ہے۔میں بہت برا ہسبنڈ

ہوں، آئی نو۔ پر میں سچ میں تمہیں تکلیف سے بچانا چاہتا تھا۔ غلطی بس یہ ہوئی کہ تمہیں اپنی سختی کی وجہ نہ بتا سکا۔ تم ضدی ہو، پاگل ہو میرے لیے یہ جانتے ہوئے میں نے تمہیں چار دیواری میں قید کرنے کی کوشش کی۔ میں اپنی غلطی تسلیم کر رہا ہوں۔ میں تمہیں انہی تکلیفوں سے نجات دینا چاہتا تھا۔ میں تمہارے جسم پر آئی اک خراش نہیں سہہ سکتا روشانے اور تم نے اپنا کیا حال کر والیا۔ اوپر سے ناراض بھی ہو رہی ہو۔ سانس رک جائے گا میرا"

وہ جو کبھی کمزور نہ پڑا، اس وقت اسکی نیلی آنکھوں میں تیرتی نمی صرف روشانے کے نام تھی، وہ اب بھی غضبناک تھی پر پارس کی گرفت جھٹکنا ترک کر گئی۔

"یو ہرٹ می۔ آپ نے مجھے پاگل پن پر مجبور کیا پارس۔ آپ مجھے جان ہی نہیں سکے کہ روشانے کیا چاہتی ہے، اسکی خوشی کس چیز میں ہے۔ جو آپکا دل چاہتا ہے آپ وہ کرتے ہیں۔ اک بار بھی نہیں سوچا کہ میں کیا کیا کر سکتی

ہوں آپکے لیے۔ مر جاتی ناں پھر پتا لگتا آپکو مجھ سے ضد لگانے کی کیا قیمت ہے۔ بچ گئی ہوں تو آ گئے ہیں مجھے پگھلا کر معافی بٹورنے۔۔۔ ہنہ پتا جو ہے میرا ویک پوائنٹ ہے آپکا درد۔۔۔ فائدہ اٹھالیں جتنا اٹھانا ہے یہ مگرمچھی آنسو دیکھا کر۔ میں بھی نہیں بخشوں گی اس بار۔"

وہ اسکی نم آنکھوں سے نظریں پھیر گئی کیونکہ وہ سینے میں گڑ رہی تھیں۔

"تم نے مجھے مگرمچھ کہا؟"

وہ یکدم ہی سر تا پیر گھومی۔

"یہ مگرمچھ کی توھین ہو گی سمجھے آپ"

جبکہ روشانے کے سلگتے جواب پر پارس کے اندر ناچتے کیڑے کو ہارٹ اٹیک ہی آ گیا اور اب آنسو بھی آنے دو بھر تھے کیونکہ آنسوؤں کی واٹ لگا چکی تھی محترمہ۔

"اتنا برا ہوں کیا میں۔۔۔"

پارس نے چھت کی طرف دیکھتے ڈرامہ بازی کی تبھی روشانے نے جھپٹ کر پارس کا چہرہ جبڑے سے دبوچا، یہ لڑکی جل پری کے عہدے سے مکمل جنگلی پھول تک آچکی تھی۔

"زیادہ ڈرامے مت کریں میرے سامنے۔میں آپکو معاف نہیں کروں گی سنا آپ نے۔زیادہ کیوٹ بننے کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ آپ میں اتنی ہاٹنس پروانسٹال ہے کہ کیوٹ بننے کی کوشش کرکے بھی آپ آگ ہی چھوڑتے ہیں۔میں شدید غصے میں ہوں"

وہ اسے یوں جبڑے سے دبوچے پیار الگا تو پارس کی فربردار ہاں پر وہ ہاتھ چھوڑتی منہ پھیر کر ہاتھ بھی چھڑوا گئی۔

"کیسے مناوں؟میری ہاٹنس پر تبصرہ چھوڑوا بھی"

پارس نے پھر سے اسکا ہاتھ پکڑا تو اس سے پہلے وہ جھٹکتی، پارس نے اسے دونوں بازووں سے دبوچتے ہلنے میں ناکام کرے اس پر زرا جھک جاتے دیکھا، روشانے کی گلے کی ہڈی ابھر آئی۔

"دوبارہ مجھے مت جھٹکنا۔ میں تمہارے لیے پگھلے موم کی طرح ہر سانچے میں ڈھل جاوں گا پر ایک بار مزید جھٹکا تو شکل نہیں دیکھاوں گا اپنی"

وہ اسکی دھمکی پر رو پڑی، پارس بوکھلایا۔

"ا۔۔ایسے مناتے ہیں؟"

وہ روتی ہوئی بولی تو پارس نے خود کو ملامت کرتے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا۔

"رو مت خدا کے لیے میرا دل پہلے ہی سخت تکلیف میں ہے۔ رو مت میری جان۔"

وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی، اسکے رونے میں آج پہلی بار پارس کو خوف محسوس ہوا، وہ اسے دونوں ہاتھوں سے جکڑتی آہیں بھرتی محسوس کروا رہی تھی وہ کتنے درد سے گزری ہے۔

"مجھے لگا می۔۔میں مر جاوں گی پارس"

روشانے کی ہچکی بندھی۔

"ایسے کیسے مر جاو گی۔مجھے تم سے بہت سے سکھ پانے ہیں ابھی۔میری جل پری میرے ہونے تک میرا سرور اور غرور بن کر زندہ رہے گی۔آئی ایم سوری ہر درد بھرے لمحے کے لیے۔ان بالوں کے جلنے پر بہت اذیت میں ہوں روشانے۔۔۔۔"

وہ دگنی اذیت میں تھی۔

"انھیں اس مردود نے چھوا پارس، انکو جل ہی جانا چاہیے تھا۔مجھے کوئی دکھ نہیں انکے جلنے پر"

پارس نے اسے پکڑ کر اپنے سامنے کیا۔

"تم نے اسے ہیلز سے مارا روشانے، وہ بھی اتنی نازک جگہ۔ اسکی پوسٹ مارٹم رپورٹ میں اسکے سارے سسٹم کا بھیانک حال دیکھے مجھے تم پر رشک آیا کہ کتنی بہادر ہے میری جل پری۔"

وہ خود بھی مسکرایا تو روشانے بھی تھوڑا کرب سے نکلی۔

"میرے ساتھ کچھ کرتا تو میں اسکی ٹانگیں بھی چیر دیتی درمیان سے۔ ہیلز کا غصہ تو بس میرے بالوں کو چھونے پر اتارا اس ابلیس پر۔ کسی کی جرت نہیں پارس عیسی مغلانی کی ملکیت پر میلی نگاہ ڈالے۔ میں ایسی آنکھیں نکالنا اچھے سے جانتی ہوں پر افسوس آپکو میں اپنی کمزوری لگی پارس"

وہ اختتام تک پھر دکھی ہو گئی۔

"تم میری مضبوطی ہو روشانے۔ اب کیا بار بار جتا کر جان لو گی بے بی کی۔ میں دوبارہ تمہیں اپنی کمزوری نہ سمجھوں گا نہ کہوں گا۔"

روشانے تو بے بی پر تھمی، یہ پہاڑ آدمی جسے خود کو بچہ کہتے خدا کا خوف نہ آیا تھا اسی پر دنگ تھی۔

"بے بی۔۔۔؟"

وہ دانت پیسے آئبرو اچکائے گھوری۔

"ہاں۔ ہمارا بے بی آئے گا بہت جلد تمہاری اس سلم ٹمی میں اور تم غبارہ ہو جاو گی"

پارس کے آنکھیں پٹپٹانے پر روشانے نے غصے سے پارس کا گریبان دبوچا۔

"پارس۔۔میں کیا کہہ رہی ہوں اور آپ کیا۔۔۔اف میرے خدا۔۔پارس میں آپکی جان لے لوں گی"

وہ اس وقت زخمی شیرنی تھی اور پارس کو اسے منانا بس پنگے لے کر ہی سمجھ آ رہا تھا۔

SAMEERA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"بے بی کا سوچ کر کتنی گدگدی ہوتی ہے ناں"

وہ لڑکی مزید غصہ قائم نہ رکھے پارس کے کیوٹ اکساتے تاثرات پر ہنس پڑی۔

"پ۔۔پارس"

وہ بے جان ہو جاتی اسکے گلے لگی تو پارس نے اسے پھر سے اپنے وجود میں مجذوب سا کیا۔

"میں تمہارے ہر درد پر قربان۔ میں دوبارہ کبھی تمہیں اتنا بے بس نہیں ہونے دوں گا کہ تم اس قدر پاگل پن پر اتر آو۔ میں بہت ڈر گیا تھا۔ تمہیں میرے ہوتے کچھ نہیں ہو سکتا اس غرور کو لیے پھرتا ہوں جل پری۔ اسے ٹوٹنے مت دینا۔"

وہ اسکے حصار میں سکون پا رہی تھی، پارس نے اسے خود سے الگ کیا، اسکے بالوں کو سہلاتے ماتھا چوما۔

"اوکے نہیں ٹوٹنے دوں گی۔پر کیا سچ میں وہ دو منحوس رکھے ہیں ناں میرے لیے؟"

وہ بچوں کی طرح یقین دہانی کرتے منمنائی تو پارس اپنی کلر مسکراہٹ لیے اسے دیکھنے لگا۔

"ہاں ناں۔میری جل پری بھسم کرے گی دونوں کو۔چس آئے گی میری وائلڈ فلاور کو۔۔۔۔"

وہ لاڈ کرتا اور پیار الگ رہا تھا۔

"ویسے اتنے بال بھی قیامت لگ رہے ہیں بس ایک نقصان ہے اب میں منہ نہیں گھسا سکتا ان میں کیونکہ میرا منہ اب ان سے بڑا ہے تھوڑا"

پارس کی شرارتی سراہتی چھیڑ خانی پر اب وہ کیسے پیچھے رہتی۔

"تو کٹوا لیں ناں منہ تھوڑا"

روشانے کی چڑ پر وہ ہنستا اسکی گال سے اپنی کھردری گال زور سے رب کرے اور تپا گیا۔

"تم جلادن بن گئی ہو۔ اتنا پیارا منہ کٹوانے کا مشورہ دیتے دل تو نہیں کانپا ہو گا تمہارا۔"

پارس نے آبرو سکیڑتے شرم دلائی۔

"جتنا کانپنا تھا کل کانپ گیا۔ اب ایکسٹرا بہادر اور سفاک ہو گئی ہوں"

ادا سے سر اکڑائے پارس کی معلومات میں اضافہ کیا پر پارس کو اس سفاک وائلڈ فلاور کو اپنی جل پری بنانا آتا تھا، بنا وارن وہ اسکے ہونٹوں پر گرفت بنائے اسکی ساری سختیوں کو نرمیوں میں بدل گیا، اسے اپنی بازوؤں میں بساتے اسکی ملائم خوشبو اور نم سی نرماہٹ کو اپنے اندر اتارتے وہ پورا روشانے کی مٹھی میں آجاتا تھا اور پھر اسکی ڈور، اسکی سانسوں کے سنگم پر سانس لیتی روشانے کے ہاتھ میں آجاتی تھی۔

"مجھے ایسے ہی منا لیا کریں پارس۔"

وہ خود دور ہوئی کیونکہ پارس جتنی بہادر اور باہمت وہ نہ تھی کہ خود کے لیے بے رحم ہو جاتی اس وقت۔

"زہے نصیب"

پارس نے اسکے حکم پر سر خم کرے پھر سے گلے لگایا جیسے وہ اسکے وجود کا لازمی حصہ ہو۔

"بہت ہو گیا پیار اب زرا کام کی بات ہو جانی چاہیے"

پارس کی سنجیدگی پر وہ خفیف سا گھبرائی زرا پیچھے ہوئی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"کیسا کام؟"

وہ بھی سنجیدہ ہوئی۔

"وہ یہ کہ تم اب سے میرے ساتھ کام نہیں کرو گی"

پارس نے بنا خائف ہوتے اپنا فیصلہ سنایا۔

"کیا مطلب پارس؟ میں کیوں آپکے ساتھ کام نہیں کر سکتی؟"

وہ پارس کے فیصلے پر پریشان ہو کر اسے تکنے لگی۔

"تمہارا وائلڈ فلاور بننے کا سفر ختم ہوا، اب تمہیں میرے ساتھ کام کرنے کے لیے پروفیشنل ٹرینگ کی ضرورت ہے وہ بھی میری آلا یا بیس میں"

روشانے کو اک قدم آگے بڑھنا تھا، اور وہ سمجھ رہی تھی پارس نے اس سے ہر حق چھین لیا ہے، وہ دھیما سا مسکرائی۔

"آپ بھول رہے ہیں کہ میں فارس سلطان کی ٹرینگ یافتہ فائٹر ہوں"

اسکے ایسے غرور پر پارس کی مسکراہٹ گہری ہوئی مگر اب وقت آچکا تھا پارس اسے سچائی بتاتا۔

"میری جان!وہ ٹریننگ میری نہیں درحقیت تمہاری اپنی حفاظت کے لیے تھی۔ جس کے ایگزام میں تم کامیاب رہی۔اب اصل حفاظت کا وقت ہے جو ہرگز عام نہیں ہوگی۔کیونکہ پیراسائیٹ اب Ndrangheta کا مکمل حکمران ہے"

وہ حیران تھی، پریشان تھی پر اب اس سے آگے کا سفر فارس سلطان کی فائٹر کو ڈرا رہا تھا، اسکے ڈر کو بھانپ کر پارس نے جھک کر اسکا ماتھا چوما۔

"تو میں اب تک آپکی پروٹیکٹر تھی ہی نہیں پارس؟تو کون تھا بابا کے بعد؟"

وہ روہانسی ہوئی، اسکے لمس پر تڑپ اٹھی۔

"ایگل کمانڈی فارس سلطان کے بعد میرا پروفیشنل پروٹیکٹر ہے اور تب تک رہے گا جب تک تم اس جیسی نہ بن جاو، ہی ازمائی مین۔میں اسکی جگہ تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ وہ میری ذمہ داریوں سے آزاد ہو کر اب اپنی اس نارمل زندگی کی طرف واپس جائے جو بچپن سے ہی اس سے میرے سبب

چھن گئی تھی۔ میں اس سیاہ دنیا سے لوٹ نہیں سکتا سو تمہیں میرے ساتھ بہت مضبوط ہو کر جڑنا پڑے گا روشانے۔ لیکن اس نئے سفر سے پہلے ہم اپنی فیملی سٹارٹ کریں گے، آئی وانٹ اوور چائلڈ۔ اور میں تمہارے ساتھ پھر انطالیہ جا کر کچھ وقت ایک نارمل زندگی گزاروں گا۔ سب کے ساتھ اور تمہارے بہت پاس رہ کر"

وہ پارس کے روح مسرور کرتے فیصلے پر اپنا ہر درد بھول گئی، یہ سچ میں بہت خوبصورت تھا۔

"آئی ایم ریڈی فار دس"

وہ مسکرائی تو پارس نے اسکی خوشی پر دگنی راحت محسوس کی اور خود سے لگاتے بازو باندھ لیے، اک نئے سفر کی راہیں کھل چکی تھی، اب بنتا تھا زہے نصیب!

.._____..

"ناشتہ لگ گیا ہے آجاو۔ تم کدھر صبح صبح؟"

سہانہ روم کا ڈور کھولے اندر جھانکی تو ابراہیم کو جیکٹ پہنتے اور فون کے ساتھ گاڑی کی چابی لیتا دیکھے فکر مندی سے پاس آ رکی۔

"تھوڑا کام ہے۔ تم ممی بابا کو جوائن کرو ناشتے پر"

ابراہیم نے اسکی گال تھپکتے کہا پر وہ بے چین نظر آئی۔

"ابراہیم! حاتب پوری رات گھر نہیں آیا۔ کیا کسی کام سے گیا ہے؟ تمہیں کچھ بتایا"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

ابراہیم نے پلٹ کر سہانہ کو دیکھتے سر ہلایا۔

"انہوں نے عمائمہ کو ساری سچائی بتادی، ابھی کال کی تو بس اتنا ہی بتایا۔ سانس پھولا تھا انکا۔ میں عمائمہ کی طرف ہی جا رہا ہوں پھر نکلتا ہوں

انکے پاس۔ تم بھی دھیان رکھنا اسکا پریشان ہو گی۔ پتا نہیں کیا ہوا ہے دونوں کے بیچ۔"

ابراہیم نے یہ سب ڈسکس کیا تو سہانہ اپنا سر تھام گئی۔

"اس لڑکے کو منع بھی کیا تھا پر پتا نہیں کیسی ضدی چیز ہے یہ۔ تم حاتب کے پاس جاو میں دیکھتی ہوں عمائمہ کو"

سہانہ کو حاتب کی بہت فکر تھی، وہ جانے لگی تو ابراہیم نے بازو پکڑے روکا۔

"آپ کہا کرو ناں۔۔۔؟"

ابراہیم کی انوکھی فرمائش سنے سہانہ رکی اور مکمل رخ اپنے جناب کی جانب پھیرا۔

"جیسا آپ کہیں میرے سر تاج۔ دھیان سے گاڑی ڈرائیو کرنا"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

ابھی حاتب کی پریشانئ تھی ورنہ وہ اس خوبصورت مومنٹ کو ضرور انجوائے کرتا۔

"تھینکیو۔میں بتاتا ہوں پہنچ کر"

الوداعی بوسہ سہانہ کے ماتھے پر دیے وہ آہستہ سے کمرے سے نکل گیا، سہانہ بھی ممی بابا کے ساتھ ناشتے پر جوائن کرنے کا کہے پہلے حاتب کے سٹے ہاوس کی طرف لپکی، جو لان میں پول کے پاس ننگے پیر بیچ میں لٹکا کر چپ چاپ ہلتے پیروں سے پول میں بنتی لہریں دیکھ رہی تھی۔

"میری چھوٹی سی بھابھی کیا کر رہی ہے؟"

سہانہ اسکے ساتھ ہی آکر بیٹھی تو عمائمہ نے فوراسے اپنی آنکھیں چرائیں، لیکن سہانہ انکی سرخی دیکھ چکی تھی۔

"ک۔۔کچھ نہیں سہانہ آپیا۔ایسے ہی بیٹھی ہوں"

وہ اپنی آواز میں اترا سوز چھپا نہ سکی تبھی سہانہ نے اسے پکڑ کر خود سے لگایا اور لگانے کی دیر تھی کہ عمائمہ کے رکے آنسو پھر بہنے لگے۔

"میں جانتی ہوں اس نے تمہیں سب بتا دیا ہے۔ کیا تم اس سے ناراض ہو عمائمہ؟"

سہانہ نے اسکی نم آنکھوں کو دیکھا جو سر پہلے ہی اٹھا چکی تھی۔

"ن۔۔ نہیں پر ہرٹ ہوں آپیا۔ انکو بھی کر دیا۔ وہ نہ رات سے واپس آئے نہ میری کال لے رہے ہیں"

عمائمہ نے روتے ہوئے اپنی بے بسی بانٹی تو سہانہ زرا گھوم کر اسکی طرف بیٹھی۔

"تمہیں کچھ بتانا چاہتی ہوں۔ جو حاتب تمہیں شاید کبھی نہ بتا سکے میری جان کیونکہ اس نے آج تک اپنے کیے کو جسٹیفائے نہیں کیا، وہ سہنے کا عادی

ہے۔اس نے فارس سلطان کو شوٹ میری وجہ سے کیا،اور آلائم کی وجہ سے"

عمائمہ نے دم سادھے تڑپتی نگاہوں سے سہانہ کو دیکھا۔

"آپ۔۔آپکی وجہ سے کیوں؟"

وہ بولی پر آواز ٹوٹ گئی۔

"میں فارس سلطان کو پسند کرتی تھی،پاگل ٹائپ اور انکی توجہ پانے کی کوشش میں انھیں روم میں لاک کر کے زبردستی گلے لگنے کی کوشش کی اور تبھی عین وقت پر جب حاتب روم میں انٹر ہوا تو میں نے فارس پر الزام لگا دیا کہ وہ میرے ساتھ زبردستی کی کوشش کر رہے تھے۔دماغ خراب ہو چکا تھا میرا اور تب جس طرح ہمارے گھر کے وفادار شخص کو سب نے مجرمانہ نظروں سے دیکھا وہ بہت ظالم لمحہ تھا،بابا کو یقین نہیں تھا بس کہ فارس ایسا کر سکتے ہیں۔تب تو جیسے تیسے کر کے بابا نے فارس کو حاتب کے قہر سے بچا لیا

لیکن اس نے اسی دن ٹھان لی تھی وہ فارس کو مارے گا۔اور دوسری وجہ آلائم ہے کیونکہ تمہارے بابا آلائم کے محافظ تھے لیکن حاتب کو آلائم کی دو سال کی تکلیف اسکے مخافظ کا نام جانتے ہی اس سے بدذن کر گئی۔یوں حاتب کے لیے فارس سلطان دہرا مجرم تھا،اسے لگتا تھا فارس ہمارے آلائم کو سیاہ دنیا سے بچا سکتے تھے پر نہیں بچایا۔وہ تبھی تو بابا سے نفرت کرنے لگا کیونکہ بابا نے ہمارے آلائم کو ہم سبکی خاطر قربان کر دیا۔جب حاتب نے فارس کو شوٹ کیا تب حاتب کو فارس سلطان کے بارے سچ نہیں پتا تھا۔تو اگر اس سب میں کوئی قصوروار ہے تو میں ہوں عمائمہ۔حاتب نہیں۔وہ تو بہت ہی معصوم دل رکھتا ہے جس میں صرف اپنوں کا درد دھڑکتا ہے۔تم مجھے سزا دے سکتی ہو لیکن اسے اس کرب سے نکال لو کیونکہ آلائم کی جدائی تو وہ سہہ گیا لیکن تمہاری نہئں سہہ سکے گا۔وہ تم سے بہت پیار کرتا ہے۔اور تم اپنے بابا کا بڑا دل دیکھو کہ وہ جانے سے پہلے مجھے اور حاتب کو معاف کر گئے۔اب تم بھئ کر دو"

یہ ساری سچائیاں سچ میں دردناک تھیں لیکن عمائمہ کا دل مانو پہلے ہی حاتب کے لیے دد رمیں تھا اب تو وہ اپنی سزائیں سوچ کر تڑپ اٹھی۔

"م۔۔میں نے پتا نہیں کیا کیا کہہ دیا انھیں آپیا۔ آپ نے کیوں کیا ایسا بابا کے ساتھ۔۔۔۔میرے بابا کتنی مشکل زندگی جی کر گئے۔۔میں انکے سکھ دیکھنا چاہتی تھی۔میں انکو مسکراتا ہنستا دیکھنا چاہتی تھی۔"

وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی، ہچکی بندھ گئی۔

"شش۔رو مت میری جان۔دنیا میں ہمارے لیے کچھ سکھ ایسے ہی مختصر لکھے ہوتے ہیں۔فارس سلطان ایک بہت قیمتی روح تھے جنکی شاید اس دوسرے جہاں زیادہ ضرورت تھی۔میں نے وقتی جنون میں آکر انکی زندگی چھین لی، یہ گلٹ ساری زندگی رہے گا مجھے۔ہاں اگر تم معاف کر سکو تو شاید میں اس گلٹ سے نکل آوں۔رہی بات انکے سکھوں اور مسکراہٹ کی تو وہ

تمہارے اور روشانے کی صورت اب بھی مسکرائیں گے۔اب بھی سکھ پائیں گے۔بس تمہیں یہ سب حوصلے سے برداشت کرنا ہے"

ابھی وہ برداشت کر ہی نہیں سکتی تھی کیونکہ بابا کا کھونا بہت بڑا خسارہ تھا جس پر صبر آتے آتے ہی آنے والا تھا۔

"میں نے آپ۔۔ آپکو معاف کر دیا آپیا۔شاید اللہ کو یہی منظور تھا۔لیکن ا۔۔اب میں حاتب کے سامنے کیسے جاوں گی؟وہ کہیں گے عمائمہ ظالم ہے۔ہاں میں کل بن گئی تھی۔میں نے ان سے پہلی بار منہ موڑا تو یقین کریں ایسا لگا جیسے زندگی کے سارے سکون نے مجھ سے منہ موڑ لیا ہو۔آپیا۔۔۔میں انکی تکلیف کیسے بن گئی۔میں تو سمجھ رہی تھی میں نے ان سے بہت سچی محبت کی ہے پر جس لمحے انکو میرے ساتھ کی ضرورت تھی میں نے ا۔۔انکو اکیلا چھوڑ دیا"

وہ رہ رہ کر اپنے رویے پر جھلس رہی تھی، جبکہ سہانہ کی اپنی آنکھیں عمائمہ کے آنسوؤں پر بھیگ گئیں، فارس سلطان کا خون ہونے کے ناطے اسے ان بہنوں سے اب الگ سے انسیت تھی کہ انکا درد وہ محسوس کر رہی تھی۔

"کوئی بات نہیں۔وہ نہیں آرہا تو تم چلی جانا میری جان۔ تمہیں دیکھتے ہی ٹھیک ہو جائے گا۔ابراہیم گیا ہے اسکے پاس۔ جیسے ہی لوکیشن بھیجے گا میں تمہیں ڈرائیور کے ساتھ بھیجتی ہوں۔ابھی میری جان رونا بند کرو۔ آؤ ہمارے ساتھ ناشتہ کرو"

سہانہ اسے مزید یہاں اکیلا تڑپنے کے لیے کیسے چھوڑ دیتی، عمائمہ نے انکار کیا پر سہانہ نے ایک نہ سنی اور جب سب کچھ پری اور ہاشم کو پتا لگا تو وہ بھی عمائمہ سے اپنے بچوں کی غلطیوں پر شرمندہ تھے، پری نے تو اس روتی بچی کو اپنے سینے سے لگا لیا اور اسکی تکلیف ویسی ہی محسوس کی جیسے عمائمہ کر رہی تھی۔

"فارس نے مجھ پر اور میرے بچوں پر بہت احسان ہیں۔ مغدام خاندان اسکا ہمیشہ شکر گزار رہے گا عمائمہ۔ اس نے میری خاطر بہت کچھ قربان کیا۔ میں نے زندگی میں جو چند اچھے فیصلے لیے ان میں ایک آلائم کا اسے محافظ بنانا تھا۔ تمہارے اور روشانے کے اس دکھ میں ہم سب ہمیشہ شریک رہیں گے میری بچی"

ہاشم کا یوں فارس سلطان کی اہمیت بتا کر اسکے مقام کو افضل قرار دینا آج کے دن کا وہ خوبصورت لمحہ تھا جس نے ان سب کے دلوں کو بے حد راحت و تسلی تھمائی تھی۔

..._____...

موہنی اور آبیل بریک فاسٹ آسیہ کے ساتھ کرتے ہی ہوسپٹل نکلے تھے، خضرا ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر بہت خوش تھیں۔ موہنی کی پریگنسی ویسے تو رسکی تھی لیکن اسکی رپورٹس کے لحاظ سے وہ فزیکلی اس بے بی کے

لیے تیار نظر آرہی تھی یہی خضرا کی سسٹر نے بھی کہا، شاید جب اللہ کسی کی زندگی لکھتا ہے تو اسکے دنیا میں آنے کے وسیلے بھی معجزاتی طور پر بننے لگتے ہیں۔

خضرا کو طمانیت ملی اوپر سے ایسے کیسز میں لڑکی کو شوہر کی پوری سپورٹ بہت اہمیت کی حامل تھی اور آبیل جیسا ہمسفر موہنی کے پاس تھا تبھی نہ اسے فکر تھی نہ خضرا کو۔

"میں آپ دو کو فزیکلی احتیاط ریکمنڈ کروں گی کیونکہ موہنی کا کیس بہت رئیر اور رسکی ہے مسٹر آبیل۔ اگر بلیڈنگ سٹارٹ ہوتی ہے یا انٹرنل سویلنگ ہو جاتی ہے تو یہ موہنی اور بچے دونوں کے لیے نقصان دہ ہو گا۔ سو آپکی موہنی کو سپورٹ چاہیے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

خضرا اور انکی سسٹر دونوں نے ہی ایک جیسا مشورہ دیا اور آبیل کے لیے موہنی کی صحت اور بہتری سے اہم کچھ نہ تھا، موہنی جب اسکے لیے اتنے درد سے گزرنے والی تھی تو وہ بھی کچھ قربانی دینے کو دل و جان سے راضی تھا۔

وہ لوگ واپس آئے تو آبیل اسے ڈراپ کیے جانے والا تھا، وہ دونوں ہی پورا راستہ دھیما دھیما مسکرائے تھے۔

"لاڈ میں کس ایڈ کر رہا ہوں"

موہنی نے بلش ہوتے آبیل کو دیکھا جو اسکے گاڑی سے اترنے سے پہلے یہ کہہ کر مسکراہٹ کو ہنسی میں بدلنا چاہتا تھا۔

"اہمم اہمم۔۔ آپکی اس عنایت پر بندی کیا انعام دے؟"

وہ بھی شرارتی ہو رہی تھی، لیکن درحقیقت آج بے بی اور اپنے ٹھیک ہونے پر اندر سے خوش تھی۔

"بے بی کے آنے کے بعد تم میرا بے بی بن جانا خطرناک والا۔یہی انعام چاہیے مجھے تم سے"

آبیل کی خواہش پر وہ کھلکھلا اٹھی۔

"اب بے بی نہیں۔اصل والی وائف بنوں گی آپکی۔کیونکہ جب تک بے بی آئے گا میں اور بڑی اور حسین ہو چکی ہوں گی۔آپ بچ کر رہنا موہنا"

اف موہنی کا اسکی طرف سرک کر غرور جھاڑنا اور ڈرانا، آبیل کی آنکھوں میں خمار ٹپکا۔

"مجھے بچ کر نہیں رہنا۔کبھی نہیں۔تم اور بے بی ٹھیک رہو میری جان۔بس مجھے تم واپس ایسی ہی ملو، میں نے بہت پیار پینڈنگ رکھ لیا ہے جسکی صرف تم حق دار ہو"

وہ اسے بازوؤں میں بھرے اسکی آنکھیں چومتا باری باری بولا تو وہ روہانسی ہوئی، آبیل کے کندھوں کے گرد ہاتھ رکھے۔

"میں وہ سب لے کر رہوں گی ڈونٹ وری۔ کس می تا کہ میں جاوں"

موہنی نے اپنا حق اب بھی پورے رعب سے مانگا۔

"ابھی لاڈ نہیں آرہا۔ ابھی کس خطرناک ہو گی۔ واپس آکر پکا۔ جاو اور اپنا خیال رکھنا"

آبیل نے اسکی ناک چومی تو وہ آبیل کے لفظوں پر شرمگیں ہوئی اور فورا سے سر ہلائے گاڑی سے نکلتے ہی گھر کے گیٹ تک جاتے فلائنگ کس کرتے ہی اندر گھس گئی اور آبیل نے گہرا سانس لیتے اس لڑکی کے دامن سے اپنی ساری دعائیں غائبانہ باندھ دیں۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

..

پارس پورا دن کچھ لیگل کاموں میں بزی رہا تھا تو وہیں روشانے کو بھی آج کا پورا دن پوسپٹل ہی رکنا پڑا تا کہ اسکے لنگس کی مکمل جانچ پڑتال کر کے تسلی کرنے کے بعد ہی گھر بھیجا جائے۔

وہیں ابراہیم جب وئیرہاوس پہنچا تو انکے لوگ زمین میں کھڈا کھود رہے تھے، پوچھنے پر جو پتا چلا اس پر ابراہیم کے چہرے کے رنگ اڑے۔

حاتب تک پہنچا جو اندر مصباح منصور کی دردناک چینخیں مزے سے سن رہا تھا، شیشے کے پار بیٹھا، رات سے سخت فیور اور باڈی پین کے باوجود اس شخص کو اپنی زرا پرواہ محسوس نہ ہو رہی تھی۔

"تم نے کہا تھا ناں ابراہیم کہ تم میری سفارش کرو گے عمائمہ کے آگے۔ لگتا ہے وقت آگیا"

حاتب کی آزردہ سرگوشی پر ابراہیم سامنے ہی میز سے آلگتے حاتب کے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھے جھکا، حاتب کی آنکھیں سرخی میں بدلی تھیں، چہرہ بلکل مرجھا چکا تھا۔

"اسے میری سفارش کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ سہانہ ہے ناں۔ میں اسے عمائمہ کے پاس چھوڑ کر آیا تھا، سمجھیں عمائمہ جلد آپکے پاس آنے والی

ہے۔ لیکن میں آپکو اس حالت میں نہیں دیکھ سکتا۔ گھر لے لیا ہے آپکے لیے۔ چلیں میرے ساتھ۔ پہلے ہو سپٹل چلیں گے "

ابراہیم نے اسے اٹھانا چاہا پر حاتب نے اسکا ہاتھ نرمی سے جھٹکا۔

"رک جاو بے صبرے! اسے گاڑ تو لینے دو۔"

حاتب کی آواز بھی بے حد بھاری تھی۔

"میں گاڑ دوں گا سر"

ابراہیم کی آنکھوں میں نمی سی چمکی تو حاتب نے مسکرا کر اپنے وفادار ساتھی کو دیکھا، وہ سلے سینے کے باوجود اس وقت اسکی آواز کا بھاری درد سنے دوڑا آیا تھا۔

"تمہیں درد ہو گا۔"

حاتب نے سر جھٹکا۔

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"آپکو بہت سخت فیور ہو رہا ہے حاتب سر"

ابراہیم کا دل اس ڈھیٹ چیز کو آج سچ میں چیرڑ سیکنے کا کیا۔

"او جا یار۔۔۔فیور گیا بھاڑ میں۔اسے گاڑے بنا میں ہلوں گا بھی نہیں یہاں سے۔بس تھوڑا ہی ٹائم ہے اسکی جہنم تیار ہو چکی ہے۔انجوائے ودمی ابراہیم آفندی"

حاتب کی ہڈ دھرمی کے آگے بچارا ابراہیم بھی دانت پیسے رات تک انتظار کرنے پر مجبور تھا اور پھر رات کے بجائے شام ہوتے ہی مصباح منصور کو اسکے لوگ گھسیٹ کر باہر لائے،وہ دونوں ہاتھوں کے درد ہر آدھا تو مر ہی چکا تھا،اور ستم کہ اس میں اب سسکنے کی ہمت نہ بچی تھی۔

وہ کھڈے کے کنارے کھڑا تھا،اور اسکی حالت مردوں سے برتر تھی،حاتب نے اپنی گن اپنے آدمی سے لی اور چلتا ہوا اس مجرم کے روبرو جا رکا۔

"م۔۔میں اس لڑکی کو لاوارث سمجھا تھا۔کیونکہ قانون تو میرے ہاتھ میں تھا۔جن بیٹیوں کے باپ سر پر نہ ہوں وہ نگلنی آسان ہوتی ہیں۔میں اپنی ہوس میں پاگل ہو گیا۔اور جانے کتنی جانیں لیں۔۔۔۔"

مصباح منصور کی مری ہوئی آواز میں کرب تھا۔

"جن بیٹیوں کے باپ انکے سر پر نہ ہوں انھیں کبھی کبھی حاتب مغدام بھئ مل جاتا ہے۔یہ بات دنیا کو جاننی ہو گی تا کہ آئندہ کسی تجھ سے منحوس کو نہ لگے کہ ایسی لڑکیاں نگلنا آسان ہے۔میں تجھے ٹکرے ٹکرے کر تا پر سالی یہ انسانیت روک رہی ہے۔اس لیے صرف گاڑوں گا۔جا کر جہنم کے مزے لے مردود"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب نے اپنی بات مکمل کرتے ہی گولی سیدھی مصباح کے سینے پر گاڑی جس کے لگتے جھٹکے سے وہ درد سے بلکتا ہوا اس گہرے کھڈے میں جا گرا،حاتب نے گن اچھوت کی طرح اپنے آدمی کی طرف اچھالی اور اپنے

لوگوں کو مٹی ڈالنے کا اشارہ کیے پلٹ کر وہاں سے کچھ دور چلا گیا، جلد ہی مصباح منصور کی دلخراش چیخیں منوں مٹی دھنس گئیں۔

کچھ دیر ابراہیم اور حاتب کے پاس بات کرنے کو کچھ نہ تھا، گہری تاریک شام تھی پر حاتب کے دل سے سل اتر گئی تھی، اپنے ہاتھوں سارہ کا انتقام لینا، عمائمہ کی بہت سی تکلیفوں کا ازالہ ایک ساتھ کیے وہ آج پھر اپنوں کے درد سنبھالنے اور دور کرنے میں جیت گیا پر پہلو تو اب بھی خالی تھا۔

"ابراہیم۔اب دیکھاو کونسا گھر لیا تم نے میرے لیے۔لٹس گو"

شاید اس وقت حاتب کے پاس کچھ کہنے کو نہیں تھا تبھی ابراہیم نے کچھ کہنے سننے کے بجائے اسکے ساتھ رہنا ہی ابھی مناسب سمجھا۔

.._____..

"کیا بات ہے سبیل! اکیلی کیوں بیٹھی ہو؟"

ہادی جو کہ خود بھی زرا یونیفارم سے نکلے زرا فریش ہوا تھا، باہر لان میں آیا تو سبیل کو اکیلے کاوچ پر بیٹھا دیکھے پاس ہی آکر بیٹھا۔

"فریدون کی موت ایسی دردناک دیکھ کر تھوڑا دل بھاری پڑا۔ کاش وہ سدھر جاتے"

ہادی نے زرا قریب بیٹھتے اپنا بازو پھیلایا تو وہ سمٹ کر اسکی طرف ہوئی، ہادی نے اسکے جھکے چہرے کو اوپر اٹھایا۔

"ابھی بھی محبت کرتی ہو اس سے؟"

ہادی کا سوال سادہ تھا۔

"ہرگز نہیں۔ لیکن کبھی دن رات اسی مردود کو سوچا کرتی تھی۔ وہ وقت یاد آگیا"

سبیل نے سچائی سے بتایا۔

"تم مجھے سوچا کرو اب۔"

ہادی کے لہجے سے محبت چھلکی تو سبیل زخمی سا مسکرائی۔

"اس کے لیے سولڈ رشتے کا ہونا ضروری ہے۔ بنا رشتے کے میں کسی کو سوچنے کا رسک نہیں لے سکتی۔"

وہ کہتے ہی نظر جھکا گئی تو ہادی کو اسکا موڈ ٹھیک کرنے کو شرارت سوجھی۔

"مطلب تم ان ڈائریکٹلی مجھے پرپوز کر رہی ہو؟"

وہ جھکی آنکھیں سرعت سے اٹھیں، ہادی کی شرارت ٹپکاتی آنکھوں سے ملیں۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ڈائریکٹ پرپوز کر دوں تو کیا فوراً شادی کر لو گے؟"

سبیل سے ایسے جواب کو پائے وہ یکلخت سنجیدہ ہوا۔

"یو وانٹ ٹو میری می؟"

ہادی نے جذب سے اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرتے پوچھا، ایسا انداز کہ سبیل کے دل کی دھڑکنیں بڑھنے لگیں۔

"یس۔ میں خوش رہنا چاہتی ہوں۔ آئی وانٹ مائی فیملی ہادی"

وہ بہت اداس تھی، اسے ہادی کا بہت سنجیدہ ساتھ درکار تھا، وہ ڈر گئی تھی کہ ہادی کو کھو نہ دے۔

"یاقوت میم ٹھیک ہو لیں تو انکے کان میں کہتا ہوں مجھے سبیل دے دیں۔"

وہ اسکی نظروں اور لہجے کی شدت پر مسکراتی ہادی کو دیکھتے دیکھتے نظریں جھکا کر اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں بھر گئی۔

"ہادی! میں تم سے تمہاری طرح محبت کروں گی۔ مجھے اسکا یقین ہے۔ تو تم کبھی بھی میرے دل کے لیے فکر مند مت ہونا کہ اسے قبلہ بدلتے تکلیف ہو گی۔ مجھے فریدون کی موت کے بعد رئیلائز ہوا کہ مجھے اس سے محبت نہیں تھی۔ سو تم وہ ضرور بنو

گے جس سے ڈھنگ کی محبت کر سکوں"

وہ ہادی کے ہاتھوں کو تھامے اسے کتنا سکھ دے رہی تھی کاش جان پاتی۔

"تم ڈھنگ کی نہ بھی کرو۔ بس جیسی ہوئی کر لینا۔ کوئی زبردستی نہیں۔ ویسے بھی اس ریلیشن میں تمہارے حصے کی بھی خوشی خوشی میں کر سکتا ہوں۔ محبت!"

وہ آخری جملے پر ہادی کے شانے پر سر ٹکا گئی، وہ اسے اچھا لگنے لگا تھا۔

"میں اداس نہیں ہوں اب۔ تمہارا کندھا اداسی بھگانے میں بہت اچھا ہے۔"

وہ اسے یہ کہہ کر معتبر کر رہی تھی اور ہادی کے دل کی دھڑکنیں دل کا ساتھ چھوڑ رہی تھیں کہ محبوب گلے لگنے سا قریب آ گیا ہے، ہائے انکی یہ نظر لگنے کی حد تک حسین دسترس۔۔۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

.._____..

جو گھر حاتب کے لیے ابراہیم نے لیا وہ مغدام پیلس سے کچھ کلو میٹر دور تو تھا پر زیبائش اور بناوٹ میں کسی سٹے ہاوس یا فارم ہاوس سے کم نہ تھا۔

حاتب کو بلیک گولڈ اور وائیٹ تھیم کافی پسند آئی، دوسرا یہ گھر اور اسکی دیواریں اسے گھٹن نہیں دے رہی تھیں۔

وہ آتے ہوئے ڈاکٹر کی طرف بھی نہ گیا حالانکہ ابراہیم نے کتنی بار تاسف سے کہا، الٹا اس خبطی امیر نے صبح سے نہ کچھ کھایا تھا نہ پانی پیا تھا، چینج بھی ابراہیم کے کہنے پر کیا۔

"میں نے گھر لے لیا۔ گھر کو سجانے والی روٹھی بیٹھی ہے ابراہیم۔۔۔ خیر میں ٹھیک ہوں اب تم جاو۔ ریسٹ کرو۔ میں یہیں رہوں گا۔ جب تک وہ مجھے نہیں پکارتی"

حاتب اسکی کوئی بات نہ سنے اپنے بیڈ روم کی طرف گیا تو ابراہیم نے کچھ دیر تو اس آدمی کی خود اذیتی سہی اور پھر سہانہ کو لوکیشن بھیجی۔

"عمائمہ کو بھیج دو یہاں سہانہ۔ تمہارا یہ بھائی بس اب اسی کی لاڈیوں سے انسان بنے گا۔ میں یہاں مزید رہا تو میرا دل پھر مریض بن جانا ہے سو میں واپس آرہا ہوں"

ابراہیم نے سخت بے بسی سے وہ پیغام بھیجا، سہانہ پھیکا سا مسکرائی اور عمائمہ کو جب بتایا تو وہ دن بھر ہمت جمع کرے خود کو حاتب کے سامنے کے لیے تیار کر چکی تھی۔

خیر ایک گھنٹے کی ڈرائیو پر ڈرائیور عمائمہ کو گھر کے اندر تک ڈراپ کیے چلا گیا۔

وہ حاتب کی حالت پر بہت اداس تھی اور تبھی سیدھی اسکے روم میں ہی گئی، دروازہ کھولتے ہی اس شخص کو دیکھ کر دل بھر آیا۔

"اگر یہ مجرم بھی ہیں تو میں کون ہوتی ہوں سزا دینے والی؟"

چھبیس گھنٹوں بعد وہ اسے دیکھ رہی تھی، عمائمہ کے مجرم کو زندہ قبر میں گاڑے وہ اب بے سدھ تھا، اسکے پورے وجود پر ماتم طاری تھا۔

"جب بابا نے معاف کر دیا میں نے کیوں تکلیف دی انکو؟"

وہ کچھ دیر اسے بھرائی آنکھوں سے تکتی رہی پر آکر اسکے پہلو میں بیٹھی۔

اسکے کھلے بازووں اور بند آنکھوں کو دیکھتے ہی اسکے سینے سے جا لگی۔

"مجھے آپ کے درد کھینچ لائے یہاں حاتب۔"

اور اس تپتے وجود والے امیر حاتب مغدام میں اتنی ہوش باقی تھی کہ وہ دل سے چپ چاپ آ لگتی عمائمہ کے اطراف اپنی بازو لپیٹ گیا۔

"مجھے لگا میں نے تمہیں کھو دیا عمائمہ"

بھلے عمائمہ نے اسے کسی سزا سے رہائی نہ دی ہو، پر وہ اسکے سینے کی آگ

کا جسم تک منتقل ہونا محسوس کرے جب روئی تب وہ بھی چپ توڑ گیا۔

"وائے آر یو برنگ ؟ٹو مچ فیور"

اپنے آنسوؤں کو سنبھالتی وہ سرگوشی میں بولی۔

"کچھ نہیں، بارش میں تھوڑا بھیگ گیا تھا کل رات"

حاتب نے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اسی سرگوشیانہ انداز میں جواب دیا۔

"میں نے کہا جائیں اور آپ چلے گئے ؟"

عمائمہ کا لہجہ بکھرا۔

"میں ایسا ہی ہوں۔ کوئی کہے جاو، میں چلا جاتا ہوں"

وہ قبر کی طرح خاموش تھا، تکلیف میں تھا۔

"میں کوئی ہوں ؟"

Zubinovelsone.com
SAMRWA MIRZA NOVELS
WWW.SMEERWAMIRZANOVELS.COM

پھر سے آواز میں سلوٹ پڑی۔

"یہ تو تم فیصلہ لو کہ کے کیا ہو میری"

وہ ہر اختیار عمائمہ پر چھوڑ گیا، وہ حاتب کے اپنے اطراف سرکتے ہاتھوں سے بس سکون پا رہی تھی تبھی تو دل رو دیا کہ کیسے ان ہاتھوں کو کبھی نہ چومنے کی سزا سنا گئی، وہ اسے بے سکون نہیں کر رہے تھے، ان کے چھونے میں بے پناہ راحت تھی، ان پوروں میں عمائمہ کے جسم کی جنت مخفی تھی۔

"وائے یو ہرٹ یور ہینڈز؟"

وہ ہمت کیے اس پر زرا جھکی، اسکے دونوں ہاتھوں کی پشت پر ہوئی خراشیں عمائمہ کی سانس تنگ کر رہی تھیں، ایسا تھا جیسے اس آدمی نے اپنے ہاتھوں کو دیوار سے بری طرح ہٹ کیا ہو، سرخ ہو رہے تھے، کہیں کہیں سے جلد کسی کھردری شے سے گھسیٹی معلوم ہو رہی تھی۔

"بس ایسے ہی غصہ آیا ان پر"

وہ اپنے ہاتھ چھڑوانے لگا پر عمائمہ نے اسکی دونوں ہتھیلوں کو پکڑ کر اپنے رخساروں سے جوڑا، اسکی آنکھوں سے چند آنسو رخساروں پر ٹوٹے لیکن ابھی بھی وہ حاتب کو دیکھ نہیں رہی تھی۔

"م۔میں پیار کرلوں انھیں؟"

وہ لرزتی سرگوشی میں بولی، حاتب کی آنکھوں کے گوشے سرخ پڑے۔

"ت۔۔تم نے تو سزا سنائی تھی انکو؟"

وہ اسے یاد دلانے میں سفاک تھا، وہ اذیت سے مسکرائی۔

"بھاڑ میں گئی سزا۔۔۔پلیز"

وہ سسک اٹھی۔

"پہلے مجھے دیکھ کر میرا نام لو، پھر ہاتھ کیا میں پورا تمہارا ہوں عمائمہ"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

حاتب نے یہ جملہ بڑے کرب سے ان جھکی آنکھوں والی تڑپتی لڑکی کو کہا، جیسے جسم سے جان جا رہی ہو، سب کچھ داو پر لگا ہو۔

"م۔۔میں آپ کو ہر سزا معاف کر رہی ہوں حاتب"

وہ بے آواز پہلے روئی اور پھر اس نے اپنی آنکھیں اٹھا کر حاتب کی آنکھوں تک لا کر تھک ہار کر اسے اپنی ہی سنائی کرب ناک سزاؤں سے آزاد کر دیا، حاتب کی آنکھ سے بھی اک آنسو ٹپکا، جسے باخدا اس نے آنکھوں میں دفن رکھنے کی بہت کوشش کی تھی۔

"مجھ پر ترس کھا کر یا۔۔۔۔"

وہ اسکا جملہ مکمل ہونے نہ دے سکی، اسکے دونوں ہاتھوں کو چومتی جلدی سے بازو اسکی گردن میں پروئے پھر سے اس کے سینے میں جا بسی، اک بار پھر حاتب نے اسے بازوؤں میں بھر لیا۔

"خود پ۔۔پر کھایا ترس کیونکہ بابا کے ساتھ بہت سا جینے کے ساتھ میری اک خواہش آپ سے ہمیشہ محبت کرنے کی بھی ہے حاتب۔میں نے جب ان دونوں خواہشوں کو ایک ساتھ رکھا تو آپ سے محبت والی یہ سوچ کر ب۔۔بھاری پڑی کہ بابا نے آپکو کچھ سوچ کر ہی معاف کیا ہو گا۔ورنہ کوئی جان لینے والے پر اپنا خون کیوں معاف کرتا ہے بھلا۔جب انہوں نے آپکو معاف کیا ہو گا تو اللہ نے تو تبھی ک۔۔کر دیا ہو گا۔سو میں نے کس لیے سزائیں دیں آپکو؟ یہ خیال میری جان ن۔۔نکالنے لگا۔میں اسی سٹیج پر آ رکی جب آپ سے ملی تھی۔موت کے دہانے کھڑی عمائمہ فارس۔۔۔۔اور پھر مجھے سکون م۔ملنے لگا۔بابا کی تکلیف جیسے کسی نے چپکے سے مجھ سے لے ل۔۔لی ہو۔۔۔۔آئی وش آپکے ہ۔ہاتھ سے وہ نہ ہوا ہو تا بٹ سب باتیں اک طرف میں آپ کو سزا د۔۔دے کر خوش نہیں ہوئی۔۔۔۔یوں لگا جیسے خود کو سزا سنا دی۔م۔۔۔مجھے معاف کر دیں"

وہ روتی تڑپتی اپنی بے بسی کہہ رہی تھی اور حاتب کے چہرے پر ایسا خزن اتر آیا جو بہت سا رونے کے بعد چہروں پر آتا ہے۔

"تم چاہو تو مجھے بھی ویسے ہی شوٹ کر سکتی ہو، اگر میں سروائیو کر گیا تو ممکن ہے تمہاری محبت مجھے پہلے کی طرح واپس مل جائے"

وہ ابھی بہت ذہنی دباو میں تھا، عمائمہ نے چہرہ زرا اٹھائے حاتب کو دیکھا، وہ اسکی خود اذیتی پر پریشان تھی۔

"اور ا۔۔اگر سروائیو نہ کر سکے؟"

عمائمہ کی سرگوشی میں آنسو گھلے پر وہ پھیکا سا اپنی اداس اجڑی سنہری آنکھوں سمیت مسکرایا۔

"تو سمجھوں گا میرا اتنا ہی سکھ تھا روح زمین پر، سکھ ختم تو میں ختم"

وہ سہولت سے ایسے جگر کاٹتے جواب کو دے کر مسکرایا جیسے سچ میں ہر جذبات مار بیٹھا ہو۔

"آپکے ختم ہوتے ہی میں بھی ختم۔۔۔ہیپی اینڈنگ"

وہ بھی خود اذیتی سے بولی۔

"یہ سیڈ اینڈ ہو گا عمائمہ"

وہ تڑپ اٹھا، یہی تو احساس دلانا چاہتی تھی وہ۔

"جو ہم دونوں ڈیزرو نہیں کرتے۔ آئی نیڈ سم ٹائم۔ میں پہلے جیسی ہو جاوں گی پر آپ ای۔۔یسامت کریں حاتب۔۔۔یو برننگ لائک فائر۔۔۔م۔۔میں سانس نہیں لے سکتی آپکو دیکھے بنا۔ میں آ۔۔ آپکے ساتھ بہت سا جینا چاہتی ہوں۔۔۔۔"

وہ اسکے چہرے کو چھوتی اسکے درد کی گواہ بنی سسک اٹھی۔

"میں اپنی آخری سانس تک بھی انتظار کر سکتا ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ بھلے اک لمحہ ہی سہی مجھے میری وہی عمائمہ ضرور واپس ملے گی۔جو میرے اقرار جرم سے پہلے میرے پاس تھی"

حاتب کی مضبوط آواز میں ٹوٹ پھوٹ تھی، دکھ تھا، رنج کی گرفت جمی تھی۔

"لک! میں اب بھی پاس ہوں۔۔۔"

وہ اسکے ایسے پاس پر آنکھیں پھیر گیا، اسکی آنکھ سے بہتی نمی پر وہ جھکتی اسکی آنکھوں کے نیچے لب رکھ گئی، وہ آنسو عمائمہ کے ہونٹوں سے زبان تک اترا، اسکی نمکینی میں بے پناہ اذیت تھی۔

"تم مجھ پر جبر امہربان ہو رہی ہو۔ چلو جاو گھر۔۔۔۔ آجاوں گا جلد"

وہ اسکو خود پر سے نیچے اتارے پرے ہونے ہی لگا جب وہ اسے پکڑے واپس تکیے سے لگاتی جھک آئی۔

"جہاں آپ نہیں وہ میرا گھر نہیں،سنا آپ نے حاتب مغدام"

اسکی نمدیدہ آنکھوں میں دم توڑتی حسرت تھی۔

"کیا چاہتی ہو عمائمہ ؟"

وہ اسکے بالوں میں ہاتھ داخل کرے اسکی گردن کے اطراف بھاری انگلیوں کو پھیلائے مزید اپنے چہرے پر جھکا گیا۔

"شئیر یور پین ود می۔۔۔"

سادہ سا تقاضا تھا۔

"آئی ول۔۔۔۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

وہ نظر پھیر گیا تو وہ اسکے چہرے کو پکڑ کر اپنی سمت کرتی روک گئی۔

"ابھی"

وہ ناں سننے کے ہر گز موڈ میں نہ تھی۔

"ابھی کیا؟میرا جو خون جلایا وہ واپس لا سکتی ہو۔۔۔۔؟"

حاتب کے سوال پر وہ کچھ دیر پریشان رہی پر پھر سر کو اثبات میں ہلائے اسکے ہونٹوں پر پوری رضا سے جھکی۔

"یہ ورک نہیں کرے گا۔۔۔"

وہ اسکی گلاب سی سانسیں بے دردی سے جھٹک گیا۔

"اوکے یہ ضرور کرے گا"

وہ بھی کہاں باز آئی، حاتب کی فلیسیبل ٹی شرٹ شرٹ گریبان سے پکڑ کر نیچے کھینچتے اسکی گردن سے زرا نیچے ابتدائی سینے پر زور سے بائیٹ کیا، یہاں تک کہ اسکے دانتوں کا ہلکا سا نشان حاتب کی جیسٹ پر بن گیا۔

"اب تم یہ کرو گی میرے ساتھ؟"

حاتب نے اپنا سینہ مسلتے کراہتے ہوئے عمائمہ کو دیکھا۔

"ہاں۔روک سکتے ہیں کیا۔اتنی ہمت ہے؟"

اس بار وہ اسکی گردن پر جھکی پر اس بار نشان ڈالے بنا ہلکی سی دانتوں سے جلد کھینچی جہاں حاتب کی گردن پر نشان تو نہ آیا ریڈنس آگئی۔

"میری پوری باڈی میں آل ریڈی پین ہے۔تم اور درد دے رہی ہو"

وہ اسکے جتانے پر آنکھیں بھیگو گئی،اس بار حاتب کی رخسار پر ہلکا سا بائیٹ کیا پھر ٹھوڑی تک آر کتے کس کی۔

"نہیں۔پین کلر دینے کی کوشش کر رہی ہوں۔"

حاتب کی تکلیف میں ہلکا سا تبسم گھلا کیونکہ وہ ائسے بہکی ہوئی حسین لگ رہی تھی۔

"عمائمہ"

وہ اسے بڑی تکلیف سے پکارا جو عمائمہ کی جان پر بنی۔

"جی عمائمہ کی جان!"

تمام تر اذیت کے وہ حاتب کی پکار رد نہ کر سکی کیونکہ شاید یہی اللہ کا فیصلہ تھا۔

"م۔۔میں جانتا ہوں سچائی کے بعد تمہارے لیے مجھے قبول کرنا آسان نہیں لیکن میں کہیں کا نہیں رہوں گا اگرت۔۔تمہارے دل سے اتر گیا۔کہنے کو پوری دنیا میری ہے پر تم نہیں تو کچھ بھی نہیں ہے عمائمہ۔میں اس شخص کو تکلیف دے کر بہت پچھتایا،میں نے ہر تلافی کی کوشش کی۔میں نے اس شخص کو دی تکلیف سے دگنی سہہ لی۔میں تھک گ۔۔گیا ہوں۔میں اس بوجھ سے تھک گیا ہوں۔"

وہ رو پڑا تھا،اور شاید اس کے بعد عمائمہ اسے اک بھی مشکل سانس بھرنے کی اجازت نہ دے سکتی تھی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"م۔۔معاف کیا میں نے آپکو۔میں نے بابا کی تکلیف،اپنی۔ہمیشہ کے لیے معاف کی حاتب۔پلیز سنبھالیں خود کو ورنہ ان آنکھوں کے آنسو مجھے ڈبو دیں گے میرے اندر۔آئی لو ویو وناں۔۔میں سب سے زیادہ پیار کرتی ہوں آپ سے۔۔۔"

وہ پیار سے اسکے آنسو پونچھتی اسکے ٹوٹنے تڑپنے پر تاحیات کے لیے ایسی ڈری کہ ممکن تھا اب کبھی حاتب کی اداسی پر بھی کمپرومائز نہ کرتی۔

"ت۔۔تم مجھے چھوڑ کر نہیں جاو گی ناں؟"

اف حاتب کا یہ یقین مانگنا،عمائمہ کی بھوری آنکھوں میں لامتناہی درد گھسیٹ لایا۔

"نہیں۔کبھی نہیں۔میری توبہ،میرے باپ دادا کی توبہ۔میں اس روتو حاتب ورژن سے پناہ مانگتی ہوں۔پلیز مجھے میرے ڈیسنٹ مغرور سے ہاٹ ہسبنڈ چاہیں"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ جلدی سے اسکے گالوں کو سہلاتی دہائیاں دینے لگی اور حاتب نے بھیگی آنکھوں سے ہی مسکراتے اسے شدت سے اپنے گلے لگالیا۔

"میں نے مصباح منصور کو گاڑ دیا زمین میں۔"

وہ سہم کر دور ہوئی، بھوری آنکھیں پھر نم پڑیں۔

"یہ بھی تلافی تھی ناں؟"

وہ روہانسی ہوئی۔

"ناں، یہ میری محبت ہے، تمہارے جسم اور روح کے ہر نئے پرانے درد کو دور کرنا میری اس محبت کو سوٹ کرتا ہے بس تبھی"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ کچھ لمحے اس درجہ محبت و مہربانی پر بولنا تو دور سانس بھی نہ لے سکی، آنکھیں میٹھے پانیوں سے بھری، اب وہ نین کسی نمکینی سے واقف جو نہ تھے، انھیں حاتب مغدام نے کبھی نہ درد دینے کا عہد جو لیا تھا۔

"ح۔۔حاتب! تھینکیو سو مچ"

وہ سسک اٹھی۔

"رونا مت دوبارہ۔۔۔۔تمہارے آنسو سالم نگلتے ہیں مجھے عمائمہ"

وہ اسکی گال چومتا اسے روک گیا تو وہ خفا ہوئی۔

"یوٹو مسٹر ہسبنڈ۔خبردار آپکا اٹھا سر کبھی میرے آگے بھی جھکا۔اور نہ یہ آنکھیں دوبارہ بھیگنی چاہیں۔اٹس این آرڈر"

وہ اسکے حکم کا تابعدار تھا، سر ہلائے مسکرایا۔

"دوسرے گھر چلیں اب؟"

وہ لاڈ سے بولی۔

"نو پلیز سٹے ودمی۔۔۔کل چلیں گے"

وہ اسے جکڑ کر ضدی ہوا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"اوکے۔کچھ کھایا آپ نے؟ابراہیم بھائی نے بتایا کل سے آپ نے پانی تک نہیں پیا اور تبھی آپکا بلڈ پریشر اتنا گر گیا کہ سانس بند ہو گئی۔اوپر سے فیور۔پلیز دوبارہ سے ایسا نہیں کرنا حاتب"

وہ پھر سے رونے لگی،وہ ایسے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

"میں کچھ آرڈر کرتا ہوں۔کیا کھاو گی؟"

وہ پیار سے بولا،وہ مزید روہانسی ہوئی۔

"جو آپ کھائیں وہ منگوالیں۔لیکن ہیلتھی ہو پلیز۔تاکہ میڈیسن لے کر سو سکیں آپ۔"

وہ فکر مند تھی،حاتب نے مسکرا کر سر ہلایا اور قریب کے ہی ریسٹورنٹ سے کچھ ڈنر میل آرڈر کیا،وہ اس بیچ بس حاتب کو تکتی رہی۔

"پانی پیئیں گے؟"

وہ اسکے ڈرائے لپس کو دیکھتی حاتب کے فون رکھنے پر بولی۔

"کس طرح پلاو گی؟"

حاتب کے سوال میں تھوڑی بے خودی تھی، کیونکہ ساتھ سائیڈ ٹیبل پر بوتل تو پری تھی پر گلاس نہیں تھا اور بوتل کا کیپ بھی بہت چھوٹا تھا۔

"گلاس سے اور کیا۔۔۔۔ویٹ"

وہ معصومیت سے بڑبڑائی پر پھر گلاس نہ دیکھے ٹھٹک کر رکی۔

"ہاتھ سے پئیں گے؟"

وہ ڈبڈبائی آنکھوں سے تکنے لگی تو حاتب نے دانت پیسے، جب معصوم نہیں بننا تھا تب بن گئی تھی۔

"ہاں"

Zubiinovelszone.com
SAMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب کی نظریں اسکے ہونٹوں پر تھیں پر وہ اس پر جھکے ہی سائیڈ ٹیبل کی طرف ہاتھ پھیلائے بوتل اٹھانے کے چکر میں محسوس نہ کر سکی۔

"آ کریں۔اور پی لیں۔ورنہ چھوڑیں مجھے میں کچن سے گلاس لے آتی ہوں۔ایسے ہاتھ سے پلایا تو ساری شرٹ بھیگ جانی۔پہلے ہی ٹھنڈ لگی ہوئی"

وہ مشکل میں پڑی کیونکہ ہاتھ سے کیسے پلائے سمجھ سے باہر تھا۔

"میں نہیں جانے دوں گا۔ایسے ہی پلاو"

وہ بازو مزید جکڑ گیا تبھی وہ سر ہلاتی زرا ٹھیک سے بیٹھی اور بوتل سے اپنی ہتھیلی میں زرا سا پانی اکھٹا کیا جس سے نیچے قطرے نہ نہ کرتے ٹپک رہے تھے۔

"جلدی پیئیں گر رہا ہے"

وہ بچوں کی طرح مچلتی منمنائی تو حاتب نے مسکرا کر اسکی ہتھیلی میں بچ چکا وہ پانی کا چھوٹا سا سیپ بھرا اور پھر جیسے زبان بھی اس ٹھنڈی بھیگی ہتھیلی پر پھیری، عمائمہ گدگدا سا گئی۔

"پانی اتنا مزیدار بھی ہو سکتا ہے سوچا نہیں تھا۔"

وہ لبوں کو حصارتی مسکراہٹ کے ساتھ پھر ہتھیلی بھرنے لگی تو حاتب نے بوتل لے کر واپس سائیڈ پر رکھی اور اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرے اسے خود پر جھکائے اپنی اصل تشنگی مٹانے لگا جسکے بعد عمائمہ کا گلا سوکھنا فطری ہونے والا تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

..._____..

"ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں؟"

روشانے اپنے پیر پارس کی گود میں رکھے اپنا ڈنر یعنی پیزا کھا رہی تھی جب پارس نے اسکے پیروں کو دھیرے دھیرے دباتے اسے مزے سے پیزا کھاتے دیکھا اور نظریں نہ ہٹا سکا۔

"تم نے شاور لیا ہے، صاف صاف لگ رہی ہو۔"

پارس نے اسکے اک پیر کو اٹھا کر سر کو جھکاتے نرمی سے اسکے اوپری ملائم حصے کو چوما تاکہ درد نہ ہو کیونکہ پیر کے تلوئے بری طرح ریڈ تھے، ان سے پٹی اتر چکی تھی، وہ پارس کے یوں پیر چومنے پر پیزا بائیٹ واپس رکھ گئی، کٹے جلے بالوں کا تھوڑا ہیئر کیئر ٹریٹمنٹ بھی ہوا جس سے اسکے بال اک بہت خوبصورت کٹ میں بھی آ چکے تھے اور انکی ڈیڈ نیس بھی ختم ہو گئی تھی، وہ پہلے کی طرح شائن کر رہے تھے۔

"ڈونٹ ڈو دس پلیز"

وہ اسکے ایسے لاڈوں پر تڑپ اٹھتی تھی، پارس نے وہی حرکت دوبارہ کی تو وہ واپس تکیوں سے ٹیک لگا گئی جیسے اس ڈھیٹ بندے کو سمجھانے میں ناکام ہو۔

"کچھ اور کھانا ہے؟"

پارس نے اسکی رغبت دیکھتے پوچھا، اسکے پیروں کے مساج کے ساتھ وہ لیپ ٹاپ کھولے کچھ ڈیلنگ کی میٹنگ اٹینڈ کر رہا تھا جو لائیو کے بجائے آڈیو وائس پر تھی۔

"جلدی سے یہاں سے جا کر ان دو کو ٹپکانا ہے مجھے۔ کل ڈسچارج ہو جاوں گی ناں پارس؟"

وہ پیٹ بھرنے پر بقیہ دو پیسیز واپس پیک کرے سائیڈ میز پر رکھے ٹانگوں کو سکرول کرے پارس کی طرف سرکنے لگی تو وہ خود اٹھ کر لیپ ٹاپ سائیڈ

رکھے اسکے قریب ہوئے بیٹھا جس سے وہ پارس کی گود میں منتقل ہو آئی، پنک شرٹ پاجامے میں وہ چھوٹی سی بچی ہی لگ رہی تھی۔

اسکے ہاتھ پر ابھی بھی ڈرپ نوزل تھی، اسکی باڈی سفوکیشن کے سبب کافی ویک ہو چکی تھی۔

"یس ہو جاو گی۔ آج بھی ہو جاتی لیکن میں نے ہی ڈاکٹرز کو کہا کہ جب تک تم بلکل پرفیکٹ نہ ہو جاو تمہیں یہیں رکھیں۔ میں ہوں ناں تمہارے پاس تو کیا بے چینی ہے؟"

پارس نے اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرے اسکی بے چینی بھانپتے گال سہلائی، پھر گردن تک ہاتھ لے گیا جہاں کسی چیز کے دباو پر اسکی نیلی رگیں بہت واضح تھیں، پارس نے جب انگوٹھے کی پور دبائی تو روشانے بری طرح کراہی۔

"سوری۔ یہاں درد ہے؟"

پارس نے انگوٹھے کا دباو ہٹایا پر پورو ہیں سہلانی جاری رکھی۔

"اس نے میرا اسکارف کھینچا تو وہ رسی کی طرح گھٹا گردن پر، اسی کا پین ہے۔ پارس آپ ٹھیک ہیں؟"

وہ پارس کی آنکھوں میں لمحہ بھر ابھر کر معدوم ہوتی غصے کی لہر کو اپنے سوال سے خوشگوار حیرت بنا گئی۔

"تمہیں کیوں لگا کہ یہ سوال کرنا چاہیے؟ کیا میں ٹھیک نہیں لگ رہا؟"

پارس کے کندھے سے لگی وہ اس سے بھرپور لپٹ کر اسکی گود میں ترچھی بیٹھی تھی۔

"میں نے بہت پریشان کیا۔ میں نے تو غصہ نکال لیا۔ آپکو بھی تو ہو گا کہ میں نے بات نہیں مانی۔ آپ پر ٹرسٹ نہیں کیا۔ کچھ نہیں کہیں گے مجھے؟"

وہ دم سادھے اسکے جواب کی منتظر تھی۔

"اٹس اوکے روشانے"

وہ اسکے یوں ٹالنے پر اور بے تاب ہوئی۔

"نو اٹس ناٹ اوکے، آپ بھی غصہ کریں مجھ پر"

وہ ضد میں مچلی، پارس نے اسکا ماتھا چومتے اسے شانت کیا۔

"یو لک لائک بے بی، مجھے چاہ کر بھی غصہ نہیں آرہا۔ مجھے پیار آرہا ہے تم پر۔ اوپر سے یہ والے بال مجھے بہکا رہے ہیں یقین کرو۔ میں کیا کروں، میرا دل تمہارے لیے ایسا ہی ہے جل پری۔"

پارس کا اسکے بالوں کو پیار دینا اس لیے بھی تھا کہ وہ اداس نہ ہو کیونکہ روشانے کو اپنے لمبے بال بہت پسند تھے اور پارس تو دیوانہ تھا انکا۔

"یو سیڈ یو وانٹ اوور چائلڈ؟ لیکن اسکے بعد بھی مجھے اپنی گود میں بٹھائیں گے؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

اس وقت روشانے سے ایسے سوال کی توپارس نے توقع نہ کی تھی تبھی تو ہنسا۔

"اگر تم موٹی بھینس نہ بنی تو"

وہ اسکی چڑ پر اسکے کان پر زور کا بائیٹ کرے گھوری۔

"میں ہتھنی بنوں گی"

وہ جان بوجھ کر غصہ دیکھاتے بولی۔

"ہینڈل کرلے گا یہ ہاتھی۔۔۔تم بنو تو سہی"

وہ پارس کے ٹھوڑی گال پر مس کرنے پر بلش کی، تھوڑی شرما رہی تھی۔

"ویسے ایک بات بتاو۔تم نے یہ تو بتایا ہی نہیں تھا کہ مجھے فائنلی ایز آ ہسبنڈ پا کر کیسا لگا تھا تمہیں؟""

پارس کو اسکی شرم بھائی تو وہ اسکے چہرے پر مزید بہاروں کے رنگ دیکھنے کو مچلتا کچھ حسین لمحوں کا ذکر چھیڑ گیا۔

"مجھے یہ فیل ہوا کہ اوہ فائنلی یہ میرے ہاتھ لگے۔"

وہ شرمیلا سا ہنسے گھبرانے کے کسی موڈ میں نہ تھی۔

"جھوٹی۔"

وہ نروٹھے پن میں اور پیارا لگا۔

"اچھا جھوٹ کیا ہے اس میں؟"

وہ منہ بگاڑ کر سوال کرے دیکھنے لگی۔

"یو فیل آپوزٹ، اینڈ آئی فیل ڈیٹ۔۔۔۔"

وہ تھم سی گئی۔

"مطلب؟"

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

نا سمجھی سے پوچھا۔

"تم ایسے تھی کہ فائنلی میں انکو ملی، انکے ہاتھ لگی ورنہ کچھ دن پہلے تک تمہاری جان جا رہی تھی۔ جیسے کسی موذی مرض کے علاج کے لیے بس اک ہی دوارہ جائے تو جو تڑپ وجود میں آتی ہے اس دوا کے لیے، وہ تھی تم میں۔ کیا کچھ ایسا ہے جو میں نہیں جانتا یا تم جان گئی ہو؟"

وہ یہ سب اتنی باریکی سے بھانپ گیا کہ روشانے کے پاس لفظ ہی نہ بچے، جب سے نجف نے روشانے کو وہ سب بتایا تب سے روشانے نے صرف پارس کے قریب آنے کی خواہش کی اور یہ خواہش پارس نے وصل کے لمحوں میں بھی محسوس کی جب کہتے ہیں اک مرد کا سارا ہوش اڑ چکا ہوتا ہے، وہ روشانے کے ہر درد، بے چین لمحے، اکھڑتے سانس کو دل و دماغ میں رقم محسوس کر رہا تھا۔

"یونیڈ آہیلتھی فزیکل ری لیشن، تاکہ آپکی انگزایٹی ختم ہو۔ آپکے کچھ سیکرٹ پرابلم ہی ہمارا بنتا رشتہ ختم کر سکتا تھا۔ یہ آپ جانتے بھی تھے لیکن آپ نے اس کے لیے علاج سمجھ کر بھی کسی لڑکی کے قریب جانا ضروری نہیں سمجھا کیونکہ آپکی باڈی کے ہر انچ انچ کی مالک میں تھی آپ نے میرے سو اسب کو خود پر حرام کر دیا۔ ایون ہماری شادی کے فورا بعد آپ مجھ سے اپنا حق وصول کر سکتے تھے تب تو سب تھا آپکے ہاتھ میں۔ لیکن یو ویٹ فار می۔ ابھی بھی آپ میرے لیے ویٹ کرتے جانتی ہوں لیکن میں نے کرنے نہیں دیا کیونکہ مجھے آپ کسی گھبراہٹ، تکلیف میں مبتلا نہیں چاہیں۔ اپنے سیاہ ماضی اور سہے ٹارچر کو بھول جائیں۔۔۔"

پارس حیران سی مسکراہٹ لیے اسے سن رہا تھا۔

"کس نے بتایا تمہیں یہ سب؟ ایگل نے؟"

ایسی پرسنلز بس آبیل جانتا تھا تبھی پارس کا شک اسی پر گیا۔

"یہ چھوڑیں۔یہ بتائیں اپنی تکلیف کیوں چھپاتے ہیں مجھ سے؟"

وہ کلاس لینے کے موڈ میں تھی۔

"روشانے میں اسکو نہیں مانتا تھا اس لیے۔۔۔وہ بہت غلیظ انداز میں مجھے ٹارچر کرتا تھا اور مجھے نہیں لگتا تھا ایسی تکلیفوں کا کوئی عورت علاج کر سکتی ہے"

وہ اسکی بات کاٹ گئی۔

"یو فیل گڈ ناو؟ ہمارے بنتے رشتے کے بعد۔"

وہ اسکی بات پر آنکھیں جھکائے سر ہلا گیا تو روشانے نے اسکی گال پوری شدت سے چومی۔

"میں آپکی اتنی پرسنل انگزائٹی جو شئیر کرنے والی بھی نہیں تھی، اسے دور کرنے کا سبب بنی ہوں۔ آئی ایم ان لووود یو اگین بلو آئیز مین"

پارس نے لمحہ بھر نظریں چرائیں پر وہ چرانے نہ دے سکی۔

"شئیر ود می ایوری تھنگ۔ آئی ایم یور وائف۔۔۔۔"

وہ پارس کا ماتھا چومتی اسے بھی جذباتی کر رہی تھی اور خود تو آنسو آنکھوں میں اٹکے تھے۔

"وہ سب سوچنے لائق نہیں ہے تو کبھی مت کہنا کہ میں بتاوں۔ اور وہ وڈیوز بھی مت دیکھنا"

پارس کی آنکھوں میں تیرتی تکلیف پر وہ اسکے سینے لگی۔

"میں یہاں سے جاتے ہی پہلا کام ان وڈیوز کو ضائع کرنے کا کروں گی آئی پرامس۔ آپکو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں اب آپکا وہ لباس ہوں میری جان جو آپکو کبھی بے لباس ہونے نہیں دے گا۔ میں ڈھانپ چکی ہوں آپکو۔ آپکی آبرو اب روشانے پارس کی امان میں ہے"

پارس کی آنکھوں میں اس وقت بے پناہ پیار اور انس تھا، بے حد چاہت تھی۔

"مجھے یقین ہے اس بات کا۔"

پارس نے گہرا سانس بھرتے اسکے یقین کو پیار بخشا۔

"یہ ہوئی ناں بات۔ آپ بہت پیارے ہیں مجھے۔ آپکے سارے درد جس دن دور ہوں گے، روشانے کی زندگی کا سکھی ترین دن وہ ہو گا"

پارس کو تو ہر لمحہ اب ایسا ہی لگ رہا تھا۔

"تم سکھ ہو میرا، تو تم سے جڑا ہر لمحہ سکھی ترین ہے۔ بس مجھ سے کبھی دور مت ہونا جل پری"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس بھی ہر عاشق کی طرح محبوب کے بچھڑنے پر خوف میں تھا کہ یہ معاملات پاور یار تبہ کہاں دیکھتے تھے۔

"کبھی نہیں۔ میری زندگی کا وجود آپکے سائے تک سلامت ہے پارس۔"

شاید ایسے اعتراف اسے اچھے موسم سیکھا جاتے تھے کیونکہ پارس موسموں کا من پسند تھا، پارس نے اسکے بالوں کو پھر محبت سے چھوا، پھر اسکے ہونٹوں کے اتنی شدت سے کہ وہ سانس روک کر رہ گئی، تعظیماً، عادتاً اور محبتاً۔

.._____..

"تمہارا بھائی آج پٹتے بچا میرے ہاتھوں، شکر ہے میں نے کنٹرول کیا ورنہ خوامخواہ بے آدبی کر بیٹھتا"

پری اور ہاشم کو تمام معاملہ انڈر کنٹرول کا کہے خود سہانہ، ابراہیم کے ساتھ زراڈنر کے بعد واک پر نکلی تھی، موسم بہت سرد ہو رہا تھا تبھی دونوں ہی کوورڈ تھے، کئی اور من چلے بھی انطالیہ کی روڈز پر اس وقت واک میں مگن تھے۔

"تم اس سے بڑے ہو، ایک ادھ لگا بھی دیتے تو چل جاتا۔ آج میں کافی ریلکس فیل کر رہی ہوں۔ میں نے اپنا فرض نبھا دیا ابراہیم"

اول جملہ دونوں کے مسکرانے کو تھا اور ابراہیم نے جب سہانہ کی طرف دیکھا تو اسے آواز والا سکون اسکے چہرے پر بھی رقم دیکھائی دیا۔

"تمہارے سائکیٹرسٹ سے ملنا پڑے گا۔ آخری سیشن رہتا ہے ناں۔ جب بھی جاو مجھے لے کر جانا۔ میں اسے اکیس توپوں کی سلامی دوں گا میری چڑیل کو انسان بنانے کے لیے"

دونوں پھر سے مسکرائے، سہانہ رک کر اسکے سامنے جمی، ٹھنڈ سے اسکے گال گلابی ہو رہے تھے، وہ کیوٹ لگ رہی تھی۔

"ضرور۔ لیکن میرے اصل ڈاکٹر تم ہو کمزور دل والے۔"

سہانہ کی آنکھوں سے شرارت ٹپکی۔

"اب یہ دل پتھر سے سخت ہے میری جان۔ کسی خوش فہمی میں نہ رہا جائے۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

ابراہیم کا سر اکڑانا دیکھے وہ پھر ہنسی جیسے جانتی نہ تھی اس پتھر دل کو۔

"تم بھی غلط فہمی سے نکلو مسٹر۔ جس دل سے میں لگی یہ موم سے نازک ہے۔ آج میں بہت خوش ہوں ابراہیم"

سہانہ کی آواز اختتام تک کپکپائی، ابراہیم نے اسکی خوشی کو شدت سے محسوس کیا۔

"مجھے خوش کرو تو مانوں"

اس آدمی کی ڈیمانڈ لسٹ کھلتے سیکنڈ لگتا تھا، سہانہ نے خود ہی توجہ واک پر ڈالی کیونکہ ابراہیم کو دیکھتی تو خوش کرنے پر اتر آتی۔

"تم نہیں سدھرو گے۔ اب باقی کی خوشیاں میرے آفیشلی دلہن بننے کے بعد بٹورنا۔ اپنے دل کو سخت پتھر بنالو ضرورت پڑنے والی ہے۔"

Zubiawelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

سہانہ کی شریر سی دھمکی پر جناب کا بہکا دل و وجود اش اش کر اٹھا، ابراہیم نے بازو گرد حصار تے سہانہ کی کن پٹی پیار سے چومی۔

"آئی ایم ریڈی"

ابراہیم کی بے خود سرگوشی سہانہ کے چہرے پر گلال لے آئی وہیں دوسری طرف آبیل نے مذہب بدلنے کی بات کے بارے ممی سے تو ڈسکس کر لیا پر موہنی سے بات باقی تھی، اس سے پہلے وہ لوگ پارس اور روشانے کو کل ڈنر پر انوائیٹ کا مل کر پلین بنا چکے تھے۔

ویسے بھی وہ وی آئی پی کپل دونوں کی شادی پر بھی نہیں آیا تھا۔

"میں بھی کل لیمن کپ کیکس بیک کروں گی موہنا سوئیٹ ڈش ہو جائے گی۔ ٹھیک ہے ناں"

موہنی پاس ہی کاوچ پر آکر بیٹھی جہاں آبیل ابھی پارس کو ڈنر پر انوائیٹ کرے کال آف کر رہا تھا۔

"ٹھیک ہے لیکن احتیاط کرنا۔اگر زرا بھی تمہیں خراش آئی سخت ڈانٹوں گا"

آبیل نے فون سامنے میز پر رکھا تو وہ مزید قریب ہوئی۔

"آپ ڈانٹتے بھی ہیں؟"

موہنی نے مسکراتے لہجے میں پوچھا۔

"یہ الگ بات تمہیں نہیں ڈانٹ پاتا۔اچھا مجھے ایک اہم بات کرنی ہے۔ہوپ سو تمہیں میرا فیصلہ بہترین لگے"

وہ آبیل کی تمہید پر فوراسے سنجیدہ ہوئی،ساری توجہ آبیل کی جانب مبذول کی۔

"جی کہیں موہنا"

موہنی کی توجہ پائے وہ مبہم مسکرایااور موہنی کا ملائم ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔

"میں نے مسلم ہونے کا فیصلہ لیا ہے موہنی، مما کی بھی خواہش ہے۔اور چونکہ میں مسلم ہو جاوں گا تو میری وائف ہونے کے ناطے تم پر بھی عائد ہوتا ہے کہ تم میری ہم مذہب ہو۔تو کیا تم اس سفر میں بھی میرے ساتھ چلنا چاہو گی"

آبیل نے سیدھا سبھاو اپنا فیصلہ بتایا تو کچھ دیر موہنی اسے چپ چاپ دیکھتی رہی پھر مسکرائی۔

"پارس اور روشانے آپیا کی طرح ہم بھی مسلم ہو جائیں گے تو مجھے کوئی پرابلم نہیں۔میں آپکے ساتھ ہوں، جس مذہب کو آپ چننا چاہتے ہیں امید ہے آپ نے بلاوجہ تو یہ فیصلہ نہیں لیا ہو گا سو میں آنکھیں بند کیے ریڈی ہوں"

آبیل کو اسکے اتنے پازیٹیو رد عمل کی امید نہیں تھی، کیونکہ اکثر اوقات مذہب بدلنا بہت بڑے مسائل بھی جنم دے سکتا ہے اور خاص کر ہم پیدا

جس مذہب کے ساتھ ہوئے ہوں وہ جیسا بھی ہو اس سے اک فطری انس ہمارے اندر ہماری طرح پروان چڑھتا ہے۔

"تم بہت انڈر سٹینڈنگ ہو موہنی۔ کافی ریلف دیا تم نے مجھے یہ کہہ کر" آبیل کو اسکی آمادگی سے مسرت ہوئی۔

"اب مجھے بھی دے دیں ناں ریلیف۔ میں صبح سے آپکے لاڈ کو ترس رہی ہوں"

موہنی کا فوراً اپنے حق کے لیے آواز بلند کرنا آبیل کی مسکراہٹ کو ہونٹوں پر گھسیٹ لایا۔

"یہاں آو"

موہنی نے اسکے گود میں بلانے پر جلدی سے جگہ سنبھالی اور بازو آبیل کی گردن میں پروے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
ZubiNovelsZone.com

"تم اتنی میٹھی کیوں ہو؟"

آبیل کی نظریں موہنی کی پسند میں بدلی اسکے چہرے کے خدوخال کا طواف کرنے لگیں۔

"نو۔ میٹھے آپ ہیں"

وہ لاڈ سے آبیل کے گال سے ہونٹوں کو جوڑے منمنائی۔

"تمہارے ساتھ گزرا ہر لمحہ میں بہت انجوائے کرتا ہوں۔"

وہ زرا روبرو ہوئی، وہ اسے ہی محبت سے دیکھنے میں مصروف تھا۔

"آپ نہ بھی بتائیں میں فیل کر سکتی ہوں"

وہ شرمائی۔

"ایک تو تمہاری فیل مجھے میرے ٹائپ کا رومینٹک نہیں ہونے دیتی"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zuhnovelszone.com

وہ خفیف سا بڑبڑاتے انداز میں بولا تو موہنی خوشگوار حیرت سے اسے تکنے لگی۔

"آپکے ٹائپ کا؟ کیا ابھی تک آپ اپنے ٹائپ کا رومنٹک نہیں ہوئے آبیل"

اف یہ سوال کرتے موہنی کی ایکسائٹمنٹ انتہائی درجے پر تھی۔

"زیادہ خوش مت ہو۔ کس نہیں کروں گا"

وہ گھورا تو موہنی نے نچلا لپ باہر کو راونڈ کرے بچوں سا اداس چہرہ بنالیا۔

"بلکہ ڈھیر ساری کسیز کروں گا"

لمحہ لگا تھا اس لڑکی کے اڑے فیوز واپس آنے میں اور دونوں کا ہنسنا ایک دوسرے کے لیے کسی دوا سے کم نہ تھا، وہ خود ہی آبیل سے اپنے سارے حق وصول کرنے میں بے صبر تھی اور آبیل کے لیے اسکی رضا بے حد پیاری تھی۔

.._____..

اک نئی صبح روح زمین پر اتر آئی تھی، روشن چمکدار، ہریاسیت و قنونیت کے جمود سے پاک سی۔

"جی لالہ کلاسیز شروع ہو گئیں آتے ہی بس ایسا بزی ہوا کہ پوچھیں مت۔ شیز انے بھی ایڈمیشن لے لیا ہے۔ مجھے میری فیورٹ لائف مل گئی یار"

گلاس وال کے پاس شرٹ لیس کھڑے حاتب نے تاحد نگاہ پھیلی صبح پر نگاہیں جمار کھی تھیں اور حاتب کی آنکھیں مسکرائیں۔

"خوش ہے وہ؟"

حاتب نے دوستانہ انداز سے پوچھا۔

Zuhinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"بہت خوش!میرے جیسا ہسبنڈ اور دوست ناخوش کر سکتا ہے کیا۔ آپ بتائیں ادھر سب ٹھیک ہے؟ میں آپ سبکو بہت مس کر رہا ہوں۔"

آہل کی مسکراتی آواز حاتب کو بہت سکون دے رہی تھی۔

"میں بھی۔ اچھے سے پڑھائی کرنا، یہاں سب ٹھیک ہے۔ اپنی زندگی کھل کر انجوائے کرو"

حاتب نے تاکیدوں کے سنگ کال کاٹی جبکہ آہل کی خوشی بھری آواز کے بارے ہی سوچ رہا تھا جب سینے کے اطراف وہ مخملی ہتھیلیاں سرک کر آ بندھی اور پھر عمائمہ نے خود بھی اسکے پشت سے آ لگتے اسکو حصارا۔

"اٹھ گئی تم"

حاتب نے اسکی اک ہتھیلی چومی اور اس پشت سے چپکی حسینہ کو پکڑ کر ایک ہی جھٹکے سے اپنے سامنے کیا، وہ حاتب کی ٹی شرٹ میں بال ہر طرف

پھیلائے آنکھوں میں گلال لیے جھٹ سے ہتھیلوں کو اسکے برہنہ سینے پر ٹکائے آنکھوں میں آنکھیں ڈال گئی۔

"آپ مجھ سے دور ہوئے تو آنکھ کھل گئی"

بنالمحہ دیے وہ حاتب کے سینے سے لپٹ گئی، حاتب نے دونوں ہاتھ عمائمہ کے بالوں میں داخل کرتے جھک کر سر چوما۔

"رات سے کافی پاس تھا سوچا تمہارا دم ہی نہ گھٹ جائے۔ تم تو بہت کام کی چیز ہو۔ میرا فیور، درد، تھکن، دکھ، تکلیف اور تشنگی سب نگل گئی ہو"

عمائمہ کی پرسکون پلکیں آنکھوں پر اسی خمار سے تب تب حرکت کیں جب جب حاتب کی انگلیاں عمائمہ کے چہرے پر سے بال سمیٹنے کے دوران اسکی گردن، رخساروں کی جلد سے مس ہوئیں۔

"میں آپکو بھی نگل سکتی ہوں۔ شکر کریں وہ چھوڑ دیا۔ آئیندہ اگر آپ نے خود کو ایسی تکلیف دی میں اس سے بھی زیادہ والا خطرناک بن جاوں

گی۔رہی بات دم گھٹنے کی،مجھے لگتا ہے میں سانس ہی تبھی لے پا رہی ہوں کہ میری سانسوں میں آپکی خوشبو گھلی ہے۔"

وہ یہ سب تخیر سے کھلی ان سنہری آنکھوں میں دیکھ کر کہہ تو گئی پر ان توانا بازووں کے بیچ اسکا نازک جسم جکڑا ہے،یہ بھول گئی،اور ایسے اظہار پر ان بازووں کی حرکت پر عمائمہ بے اختیار کانپ اٹھی۔

"حاتب!"

اسکے ہونٹوں سے سانس کے ساتھ حاتب کا نام کراہنے سا نکلنا حاتب کے سر پر سوار ہوا تھا،جیسے وہ پھر طلب کے پہلے نقطے پر جا کھڑا ہو اور پھر سے عمائمہ درکار ہو گئی ہو۔

"ایسے میرا نام لے کر سب ویسٹ کر دیا تم نے"

حاتب کے ہاتھ اسکی کمر پر رینگتے اسکی جلد سے اٹھتی گرمائش محسوس کرے گستاخ ہو رہے تھے تو زبان بھی آنکھوں سمیت وار کر گئی۔

"آپ نے مجھے اتنے زور سے ہولڈ کیا۔"

وہ بھی منمنائی، زرا بھی ہمت نہ تھی مزید حاتب کی من مانیاں خود پر برداشت کر پاتی۔

"تو تم ہو ہی ایسی۔"

وہ بھی ہونٹوں کے پاس ضدی انداز میں ہوئے بولا، انداز جتانے سا تھا، عمائمہ کے گال بلش کیے۔

حاتب نے زرا چہرہ ترچھا کیے عمائمہ کی گردن پر جھک کر اس جلد کو اپنے ہونٹوں میں بھرتے چوما تو وہاں ہوتی میٹھی سی جلن، جب جسم کے ہلکے ہلکے درد سے ملی تو وہ حاتب کے جسم سے اٹھتی مدہوش خوشبو میں آنکھیں بند کیے سانس بھرتی مسکرائی۔

"آپ ٹھیک ہیں ناں حاتب؟ میں وہ واحد ہوں جس نے آپکے درد اور خوشی دونوں کی زیادتی کے لمحوں میں کانپتے جسم کی کیفیت بہت پاس سے محسوس کی ہے۔ آپ دیکھیں ہمارا رشتہ کس قدر قریبی ہو چکا ہے"

حاتب اسکی سرگوشیوں پر اپنے جذبات سنبھالے سامنے ہوا، وہ فدا نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"ایسی باتوں پر مجھے شرم بھی آسکتی ہے اور بے شرمی کے ریکارڈ بھی توڑ سکتا ہوں عمائمہ۔ زرا احتیاط برتو"

جناب پھر سے عمائمہ کو بازووں میں بھرتے اپنے سینے میں جذب کرنے کے ارادوں میں تھے۔

"اچھا! شرم کیسے آئے گی اور بے شرمی کا ریکارڈ کیسے توڑیں گے؟ پلیز ایکسپلین۔۔۔"

اس لڑکی کو زرا خوف نہ تھا حاتب سے کہ وہ کسی بھی لمحے اسکی یہ مستیاں، کیش کر لے گا۔

"شرم آئی تو میں چھپ جاوں گا پھر سے تم سے، اور دوسری صورت تم سے اپنی شرٹ چھین کر بھاگ جاوں گا"

حاتب نے اسکے کان میں جب کہا تو عمائمہ نے ہنستے ہوئے حاتب کو دیکھا، انداز میں تھوڑی شرارت تھی۔

"آپ شرٹ سمیت مجھے بھی لے کر بھاگ جانا۔ میں یہ چاہتی ہوں۔ رہی بات چھپنے کی، آپ میں وہ دم نہیں کہ آپ میری نظروں سے اوجھل ہوں حاتب مغدام۔ میں نے ان آنکھوں سے نہیں، میں نے اس دل سے دیکھا ہے آپکو۔ دل کی بینائی اتنی طاقت ور ہے کہ اوجھل ہو جاتے محبوب کو بھی لمحوں میں محسوس کر لیتی ہے۔ اور ویسے بھی آپکا مجھ سے دور گزارہ نہیں۔ آپکی ہر تکلیف میرے پاس آکر ختم ہو گی اور یہی میرا غرور ہے"

وہ اپنے غرور کو بیان کرتی گھبرائی کیونکہ حاتب کی سنہری آنکھوں کی اسکے لب ورخسار پر تیرتی بھٹکی کرنیں بہت کچھ چاہ رہی تھیں۔

"تمہارا غرور آج سارا دن بڑھا سکتا ہوں؟نان سٹاپ"

حاتب نے اسکو ایک ہی لمحے میں اپنی بازووں میں بھرا تو وہ جھٹ سے بازو حاتب کی گردن میں لپیٹ گئی۔

"مجھے دنیا کے سامنے بھی تھوڑا نظر آنا ہے حاتب،اتنا باقی چھوڑ دیں،بقیہ عمائمہ آخری سانس تک آپکی"

وہ اسکے جواب پر فدا ہو گیا،عمائمہ کی نرم سانسیں اپنے اندر سرسری اتاریں اور پلٹا۔

"میں نے مزید کچھ کیا تو تمہارے غائب ہونے کا شدید خطرہ ہے تو اپنی ننھی جان پر تمہیں ترس نہ آئے لیکن مجھے بہت آرہا ہے،چلو بخش دیا وہ والا۔شاور لینا چاہیے پھر نکلتے ہیں واپس پیلس۔۔۔"

وہ اسے اٹھائے ہی جب واش روم کی طرف لپکا تو وہ اسکے حصار میں لمبی ٹانگیں ہلاتی مچلی۔

"ح۔۔حاتب۔۔۔میں بعد میں جاتی ہوں پلیز"

وہ روہانسی ہوئے اسکے چہرے کے پاس ہوئے سخت بے بسی سے منمنائی۔

"تمہارے اس طرح مچلنے کا کوئی فائدہ نہیں، ہو گا وہی جو تم سمجھی ہو عمائمہ۔ہاں مچل کر ایسے تم میرے شریف ارادے، نان شریف ضرور کر دو گی سو میری دھڑکن خود کو صبح صبح رسک میں مت ڈالو۔"

وہ معنی خیزی سے اپنے رکے قدم بڑھا چکا تھا اور عمائمہ کی جان اب کے صحیح معنوں میں لبوں پر آ گئی، پر اب اتنی بے باکیاں سہی تھیں تو اس پر بھی راضی ہو گئی تھی، کیا کرتی وہ اس سے ٹالا ہی نہ جاتا تھا، جان لیوا آدمی۔۔۔

.._____..

صبح روشانے ڈسچارج ہو گئی تو وہ پارس کے ساتھ سیدھا ایف پی پہنچی، سب ہی روشانے کو پیروں پر چل کر لوٹتا دیکھے خوش تھے، خاص کر ہادی اور سبیل۔

"ہم بہت ڈر گئے تھے، آپکو وہ منحوس کچھ کر دیتا تو میں ساری زندگی اس گلٹ میں مرتی رہتی۔ وہ مجھ سے گن لے کر فرار ہوا تھا"

سبیل نے بیورو میں ہی آتے قریب آکر روشانے کے ہاتھوں کو تھامتے بھیگی سی آواز میں کہا تو وہ اسکے ہاتھوں کو دباتی مسکرائی۔

"اچھا ہوا ناں۔ فرار نہ ہوتا تو مرتا کیسے جہنمی آدمی۔ تمہیں بھی ہمیشہ کے لیے اسکے شر سے رہائی مل گئی سبیل۔ اب تمہارے اور ہادی کے رشتے میں کوئی رکاوٹ نہیں اس لیے جلد یہ ایف پی دلہن بنے گا تمہاری طرح۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔ کسی قسم کے گلٹ میں جانے کی ضرورت نہیں۔"

سبیل نے دلبرداشتہ ہوتے فوراً روشانے کو گلے لگایا، وہ ناچاہتے ہوئے بھی رو پڑی تھی۔

سب ہی جذباتی تھے سوائے پارس کے جسے روشانے کو دیکھتے بس مسکرانا یاد رہتا۔

"آپ بہت اچھی ہیں۔ آپ فارس سر سے بھی زیادہ مہربان ہیں روشانے" سبیل کا اعتراف بے حد خوبصورت تھا۔

"الحمد اللہ کہ مجھے بابا کی طرف سے یہ خوبی ملی۔ خیر میری بات پر غور کیا جائے بھئی۔ ہادی اور سبیل کی شادی کے ساتھ ہم پارس کے Ndrangheta کے اونر بننے کی سیلبریشن کریں گے۔ بس ڈن ہو گیا۔ اور یہ ایونٹ ہم رشیہ میں کریں گے، ٹھیک ہے ناں پارس؟"

وہ آختتام تک جس طرح پلٹی، پارس کی نگاہوں کے انس پر لمحہ بھر ٹھٹکی، وہ سب کے بیچ اسے ایسی نظروں سے کم ہی دیکھتا تھا جو اردگرد نادیدہ حرارت جگاتیں تبھی وہ گھبرائی۔

"جیسا آپ کہیں مسیز پیراسائیٹ"

پارس کے جواب پر انکی پوری ٹیم رشک سے مسکرائی، جتنی آرمی کے لوگ جان سے مرے سبکی تدفین کل ہی ہو چکی تھی اور ہدایت بابا بھی واپس روانہ ہو چکے تھے۔

"مجھے بھی ایک عدد ہنی مون درکار ہے میم۔ میری بیوی مجھے لفٹ نہیں کرواتی"

نجف نے بھی ماحول کو زرا چنگاری لگائی، رہبر نے اس قدر جھوٹے آدمی کو گھورا اور رہبر کی گھوری سبکو بتاتے کہ لیے کافی تھی کہ نجف سراسر الزام تراش رہا ہے تبھی سب شرارت بھرا مسکراتے نظر آئے۔

"کیونکہ رہبر جانتی ہے آپ پارس عیسی مغلانی کے خاص شاگرد ہیں نجف صاحب، تو لفٹ کروا کے وہ بچاری پچھتا بھی سکتی ہے"

سب کی مسکراتی نظریں اب پارس پر تھیں جو روشانے کی بات کا مفہوم سمجھے نظریں سی گماتا بہت کیوٹ لگا البتہ نجف نے اپنا قہقہہ بڑی مشکل سے روکا۔

"اہمم اہمم۔ مس یاقوت کیا آپ میرے ساتھ آئیں گی؟"

پارس نے جب روشانے کو پکارا تو ہادی، نجف، رہبر اور سبیل سب نے ہی ڈری روشانے کو بیسٹ آف لک کا اشارہ کیا تو وہ جلدی سے پلٹی۔

"جی شیور سر"

آنکھیں پٹپٹاتی وہ پیچھے ہی ادا سے لپکی، سئیر اکی طرف ہی جا رہے تھے پر پارس کو اپنے آفس سے گن لینی تھی، جیسے ہی روشانے اندر انٹر ہوئی، پارس نے اسے کمر میں بازو لپیٹے خود سے لا جوڑا۔

"یہ کیا ان ڈائریکٹ پول کھول رہی ہو میرے۔ تم لفٹ کروانے پر پچھتائی کبھی مجھے؟"

بس یہ لڑکی پارس کے یونہی دبوچنے کی طلب گار تھی۔

"نہیں۔پر سبکو بتانا تو ہے کہ رومینس میں بھی آپ پیراسائیٹ سے کم نہیں۔ آپکا وائرس پھیل جاتا ہے مجھ میں اور میں نخریلی، ایٹیٹیوڈ گرل، آپ کے اشاروں پر پگھلتی جاتی ہوں"

وہ بازو اسکی گردن میں پروئے اتنی پاس ہوئے بولی کے دونوں کے لپس بس اک جنبش کی دوری پر تھے۔

"بتانے کی ضرورت نہیں، ہمیں دیکھ کر سامنے والا یہ امیجن کر سکتا ہے جل پری۔ ہم اتنے ہاٹ ہیں"

اس بار پارس نے اسے زمین سے اوپر اٹھاتے آنکھ ونگ کی تو وہ چہک کر ہنستی پارس کا دماغ خراب کر گئی۔

"اتنے قریب ایسے مت ہنسا کرو وہ بھی ورک ٹائم میں"

پارس نے سختی سے سمجھایا تو وہ ان نیلی آنکھوں کے خمار پر اور بہکی، اسکارف لے رکھا تھا تبھی بچت تھی ورنہ جس طرح بال کھول کر حاوی ہوتی تھی

پارس کے پاس بچنے کا راہ نہ رہتا تھا۔

"کیوں؟ کچھ کچھ ہوتا ہے"

آنکھیں پٹپٹائیں۔

"بہت کچھ ہوتا ہے۔ چلو ہٹو لڑکی۔ کیوں جذبات جگا رہی ہو شریف بندے کے۔ سئیرا اور اسمال کو نمٹاو وہ مجھے بہکانے سے قدرے اہم ہے"

پارس نے ذکر ہی ایسا کیا کہ وہ جلدی سے بازو ہٹا گئی، جبڑے تنے۔

"آج یہ ناگن نہیں بچے گی مجھ سے نہ اسکا وہ سپیرا"

پارس کو اتنی سنگین سچویشن میں بھی ہنسی آئی، اچھے نام دیے تھے اسکی جنگلی فلاورنے۔

ZohaibWebsZone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ناگن ڈانس دیکھا دو آج انکا تو بات بنے، عرصہ ہوا یہ مجرا نہیں دیکھا"

پارس اسکے ساتھ ہی آفس سے نکلا تو وہ گھورتی رکی۔

"آپ مجرے بھی دیکھتے ہیں؟"

پارس نے مسکرائے سر ہلایا۔

"صرف جنگلی جانوروں کا، ایک تو بات بات پر تم میں بیوی والا جن آجاتا ہے۔ چل بھی کیا کرو"

پارس نے رو کے قدم رواں کیے تو روشانے نے منہ بگاڑ کر پارس کی نقل اتاری۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"یہ بیوی والا جن بگھڑ بھی سکتا ہے تو ایسے دل دہلاتے پنگے لینے سے گریز کیا کریں"

پارس نے یہ دھمکی کے طور پر تائیدی انداز میں سنا۔

وہ لوگ مین سیل اپارٹمنٹ پہنچے، وہ اسمال شیر ازی اصل نہیں اسکے بارے ایف پی کا کوئی فرد نہیں جانتا تھا، جبکہ روشانے اگر اسے خود مار دیتی تو وہ پارس کا اپنی طرف سے انتقام لینے پر مطمئین ہو جاتی لیکن در حقیت اس وقت جو روشانے کے پاس گن تھی اس میں پہلی تین نقلی گولیاں تھیں اور باقی اصلی، کیونکہ پارس نہیں چاہتا تھا روشانے ابھی کسی کا ناحق خون بہائے۔

جبکہ سئیر اتو ویسے بھی مرنے والی تھی، اسکے اندر تو روشانے کا ایک تھپڑ سہنے کی بھی ہمت نہ تھی۔

"تمہیں تو میں بات کے بھی لائق نہیں سمجھتی"

جس طرح روشانے نے اسمال کو دیکھتے ہی اس پر اندھا دھند تین فائرز کیے، پارس تک اسکی نفرت پر دنگ رہ گیا، اسمال کے جسم پر پھیلتا نقلی خون دیکھتے اور اسکے ہچکی بھر کر بے جان ہو جانے پر پارس نے محسوس کیا روشانے کا گن والا ہاتھ کانپا ہے، وہ اس سے پہلے قریب آتا، وہ ہاتھ سے ٹھیک کا اشارہ

کرتی سئیرا کی طرف بڑھی جو نظریں اٹھائے زچ کرتی مسکراہٹ سے روشانے کے پاس آرکنے پر بھی زرا خوفزدہ نہ تھی۔

"پورپور ہلی ہو پر یہ گندی مسکراہٹ نہیں مری تمہاری"

روشانے نے کھینچ کر سئیرا کے منہ پر تھپڑ مارا، ابھی تو پچھلا حساب باقی تھا۔

"مرنے کے ساتھ مرے گی یہ مسکراہٹ۔مار دو مجھے ورنہ تمہارے اس پارس کی جوانی اجاڑ دوں گی۔اسے جو ٹارچر اسمال نے دیے وہ کم تھے جانی، جو میں ایک رات میں دوں گی وہ۔۔۔۔"

اس سے پہلے وہ مزید بولتی، روشانے نے اسکا جبڑے سے منہ دبوچا، پارس بس جینز میں ہاتھ پھنسائے دلچسپی سے ان دو پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔

"تمہیں لگتا ہے میں تمہارا گندا سایہ بھی اس دنیا میں باقی رہنے دوں گی؟۔۔۔"

روشانے نے اسکی گردن دبوچی تو سئیرا کا دم گھٹنے کے سبب پھڑ پھڑاتا وجود روشانے میں اور آگ بھڑکا گیا۔

"بہت جلد یہ سننے کو آئے گا کہ پیراسائیٹ پر اک ایسی طاقت کا سایہ بھی ہے کہ وہ اسے چھوتی ہر ناپاک عورت کو مسل دیتی ہے۔ تم سے آغاز کرتے ہیں سئیرا جیکب۔ تمہاری کتاب کا اگلا ایڈیشن چھپوا کر میں تم سی رائٹر کا نام ڈوبنے سے بچالوں گی کیونکہ تم نے جو اس میں مشورے لکھے مردوں کو پھانسنے کے ان سے دنیا محروم نہیں رہنی چاہیے۔ ورنہ مجھ سی عورتیں کس کو پیٹ کر اپنے ہاتھوں کی گرمی نکالیں گی"

روشانے نے گردن کے گرد جکڑے ہاتھ کو کچھ مزید دبایا تو سئیرا کی آنکھوں اور چہرے پر لہو اترا، مگر سئیرا نے بروقت روشانے کے پیٹ میں کہنی دے ماری جس سے روشانے کے ہاتھ میں موجود گن پر گرفت ڈھیلی پڑی، تبھی سئیرا نے وہ گن کھینچ کر اپنے قبضے میں کرتے روشانے پر تانی اور کرسی سے اٹھی۔

پارس نے اپنی گن فورا نکالی، مگر سئیرا نے گن روشانے پر تانی تھی تو پارس زرا محتاط ہوا۔

"گن پھینکو پارس۔۔۔۔ورنہ تمہاری یہ منحوس بیوی بھون ڈالوں گی"

سئیرا کی دھاڑ پر پارس نے اسکا پاگل پن دیکھتے گن نیچے فرش پر پھینکی کیونکہ سئیرا کے پاس ویسے بھی اب گن میں اصلی گولیاں تھیں اور گن لوڈ بھی تھی۔

"خبیث عورت میں تیری جان لے لوں گی"

روشانے نے قہر آلود نگاہوں سے سئیرا کو دیکھا جو پارس کی طرف بڑھتے اسکی گن پیر سے پیچھے دیوار کی طرف مارے پارس کی طرف بڑھی۔

"جان تو تمہاری میں لوں گی روشانے۔۔۔۔"

سئیرا کے پارس کی طرف بڑھنے پر روشانے نے پارس کی طرف دیکھا جو اسے آنکھوں سے کول رہنے کا اشارہ کر رہا تھا۔

"میں تمہارے سامنے تمہارے پارس کو کس کروں گی۔۔۔ہاہا"

سئیرا کی بات سنے جہاں روشانے کا دماغ گھوما وہیں پارس اس سے پہلے کچھ کرتا سئیرا نے لوڈ گن پارس کے سینے سے جوڑ دی، زرا بھی وہ حرکت کرتا تو وہ ٹریگر دبا دیتی، کیونکہ وہ اس وقت وحشی اور پاگل ہو چکی تھی۔

"چچ چچ مرتے مرتے بھی ہوس پوری کرنے کا ہوش تمہیں منحوس۔ جا واس مرے اسمال سے پوری کر لو کیونکہ تم جیسوں کو تو بس ہوس پوری کرنی بھلے سامنے شیر ہو یا کتا کیا فرق پڑتا ہے۔ پارس کو چھونا بھی مت ورنہ میں تجھے زندہ زمین میں گاڑ دوں گی"

روشانے کی دھاڑ پر پارس ناچاہتے ہوئے بھی مسکرایا۔

"ہے روشانے! کول ڈاون میری جان میں اسے چھونے دوں گا بھی نہیں۔"

پارس نے جب خود تسلی دی تو روشانے بھی مسکرائی جبکہ سئیرا نے گن کی نلی پارس کی گردن سے جوڑی تو روشانے نے جلدی سے پارس کی گن کے لیے ادھر ادھر نظریں گمائیں تو اسے وہ دیوار سے ساتھ دیکھائی دی۔

"خبر دار اگر تم ہلی۔ تمہارے پارس کی گردن چیڑ دوں گی۔"

سئیرا کی دھاڑ پر روشانے رکی، پارس کو دیکھا جو اب بھی کول تھا۔

"ایک طرف تم ان کو کس کرنے کو مر رہی ہو۔ دوسری طرف انکو ہرٹ کرو گی۔ ہک ہاہ سئیرا! تم آخر چاہتی کیا ہو؟"

روشانے دھیرے دھیرے سرک کر گن تک جا رہی تھی ساتھ سئیرا کو اکسانا نہ بھولی، پارس نے بمشکل مسکراہٹ روکے روشانے کے گن کی طرف سرکتے قدم دیکھے سئیرا کو دیکھا جو اسے ہی سرخ آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔

"می۔۔ میں تم دو کی بربادی چاہتی ہوں۔۔۔"

وہ حلق کے بل چلائی اور تبھی روشانے نے گن ہاتھ میں لیتے ہی سئیرا کے ہاتھ پر فائر کیا جس سبب گن اسکے ہاتھ سے نا صرف چھوٹی بلکہ سئیرا کراہتی ہوئی زمین پر گری، اس سے پہلے روشانے اسے شوٹ کرتی، پارس نے روشانے کے ہاتھ سے گن لی اور سئیرا کو شوٹ کر دیا جو اس سے پہلے ہی آنکھیں بند کر کے مر چکی تھی کیونکہ جو گولی ہادی نے اسے ماری تھی اسی کے سبب سئیرا کے انٹرنل بلیڈنگ ہو رہی تھی اور ڈاکٹرز نے کہہ دیا تھا وہ مرنے والی ہے، پارس نے اسکے مرنے کے بعد اسے شوٹ کیا کیونکہ کہیں نہ کہیں اسے سئیرا پر رحم آیا تھا کہ وہ اسکے سامنے دیکھتے ہی دیکھتے برباد ہو گئی تھی، حالانکہ وہ کبھی اچھی دوست بھی رہی تھی لیکن ضد انتقام نے سئیرا کو کتے کی موت تک لا پہنچایا تھا۔

"میرے نزدیک برے دوست اور اچھے دشمن۔۔ دونوں کا یہی اینڈ ہے۔ گڈ بائے سئیرا۔"

روشانے نے گھبرا کر پارس کو دیکھا، پھر سئیرا کو جو مر چکی تھی، پارس کی آنکھوں میں افسوس تھا جو بظاہر بے رحم تھا لیکن اسے سئیرا کے ساتھ بچپن کے کچھ اچھے دن رحم پر آمادہ کر رہے تھے۔

"مجھے مارنے دیتے ناں"

وہ پارس سے لڑنے لگی۔

"یہ اگر سنبھل جاتی تو ایف پی کا اچھا اضافہ ثابت ہوتی۔ میں صرف ان لوگوں کا خون تمہارے ہاتھ برداشت کر سکتا ہوں جو واقعی تمہارے ہاتھوں مرنا ڈیزرو کرتے ہیں۔ یہ نہیں کرتی تھی کیونکہ اس نے اپنے کیے کی جیتے جی کافی سزا سہی۔"

وہ الٹا اور بگھڑی۔

"آپکو اس ناگن پر ترس آرہا ہے۔ کس کر دیتی تو اس سمیت آپکو بھی تیزاب سے نہلاتی میں"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

روشانے کے گال پھول گئے تو پارس بھی اسے ان دونوں سے دور کرتا وہاں سے باہر لایا۔

"تمہیں کیوں لگتا ہے میں کسی کو بھی ایسا کرنے دوں گا؟"

وہ پارس کے سوال پر رکی، آنکھیں نم ہوئیں۔

"کیونکہ آپ پر ہر کوئی مر جاتی ہے"

وہ روہانسی ہوئی تو پارس نے باہر کھڑے دو لوگوں کو اندر کی صفائی کا اشارہ کیا۔

"سئیرا کی طرح حال کروں گا اسکا۔ فکر مت کرو۔ اب اس خون خرابے سے کچھ سال دور رہو گی تم۔ صرف ٹریننگ اور میں پرائیوٹی رہوں گا۔ ہم رشیہ کی سرمنی اٹینڈ کرتے ہی انطالیہ نکل جائیں گے۔"

روشانے نے مسکرا کر دیکھتے سر ہلایا تو وہ اسکی فرمابرداری پر مسکراتا اسے خود سے لپٹا گیا۔

"لیکن آپ نے کہا تھا میری ٹرینگ آلایا بیس میں ہو گی"

وہ گلے لگی ہی منمنائی۔

"ابھی پلین بدل رہا ہوں، ٹرینگ بہت ٹف ہے سو پہلے زرا می بن لو پھر می کے ڈیڈ کی محافظ بھی بن لینا۔"

پارس کا حصار توڑے وہ روبرو ہوئی۔

"مجھے نہیں بننا اتنی جلدی می"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ موٹے ہونے سے ڈر رہی تھی۔

"جتنی دیر می بننے میں لو گی جان اتنی لیٹ میری پروٹیکٹر بنو گی۔مجھے کیا"

وہ اور چڑا رہا تھا تو وہ تپ گئی۔

"یہ اچھی بلیک میلنگ ہے"

اف روشانے کا احتجاج۔۔۔اور پارس کا زچ کرتے کندھے اچکانا۔

"اف۔۔۔۔"

وہ سخت بے بس ہوئی۔

"ممی بننا اتنا مشکل ہے کیا؟"

پارس نے پھر سے بازو حصارے۔

"اپ بن جائیں ناں پلیز"

روشانے کی منت پر پارس جو سنجیدہ تھا، ہنس پڑا۔

"کیا ممی؟"

پارس نے پھر بھی یقین مانگنا ضروری سمجھا۔

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"میری جان لگتا ہے گولیاں چلا کر دماغ پر اثر ہو گیا۔ آو تمہیں کچھ کھلاوں پلاوں تاکہ ہوش میں آو"

پارس نے اسکو لاڈ سے لے جانا چاہا۔

"کیا آپ میرے لیے ممی نہیں بن سکتے، آپکے اتنے پاور فل ہونے کا مجھے کیا فائدہ"

روشانے کو سچ میں ٹھنڈے کی ضرورت تھی۔

"میری جان جتنے فائدے لینے ہیں لو میری مضبوطی سے پر خدارا قدرت کے اصول بدلنے پر کیوں تل گئی ہو"

پارس کے گھبرا کر سمجھانے پر وہ دبا دبا مسکائی۔

"اوکے تو پھر ایک شرط ہے میری ممی بننے کے لیے"

روشانے نے آخر اصول نہ توڑتے خود ہی لائن پر آجانے کا فیصلہ لیا۔

"ہاں بتاو"

پارس نے فوری پوچھا۔

"آپ یہ پبلک کریں گے کہ آپ آفیشلی میرڈ ہیں۔یعنی Ndrangheta کا پیرا سائیٹ شادی شدہ ہے"

وہ پھر ہنسا، یہ لڑکی نجانے کیا چیز تھی۔

تو یہ دنیا جہاں کی مافیا تنظیمیں اگر اس پر مجھ سے ولیمے کی پارٹی مانگنے آگئیں تو؟بچالو گی مجھے"

پارس نے اسکی گال سے گال جوڑتے شرارت سے دریافت کیا۔

"ہاں بچالے گی یہ پروٹیکٹر۔۔۔"

وہ دگنی شوخ ہنسی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"اوکے میں آفیشلی اناونس کر دوں گا کہ پیراسائیٹ ازناو آہیپیلی میرڈ مین سوسب حسرت و آہیں بھرتی عورتیں اپنے کلیجے کاٹ کر صبر تھام لیں براہ مہربانی۔اب خوش"

وہ اسکی اس بچگانہ خوشی پر لٹ چکا تھا۔

"مرد بھی جان۔کیونکہ آپکے پیچھے وحشی مرد بھی لگ سکتے ہیں اتنے حسین ہیں میرے سرتاج"

وہ لقمہ دیتی بولی تو پارس پھر مسکرایا اور روشانے کو خود میں بھینچ لیا۔

"ڈن۔۔۔بس تم خوش ہو جاو"

پارس کی آواز میں بے پناہ چاہت تھی۔

"بہت خوش۔۔۔یاھوو"

Zubiniovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ زور سے لپٹی تو پارس اس انوکھی مخلوق پر پیار بھرا مسکرایا اور دونوں ہی وہاں سے ساتھ باہر نکلے۔

..._____..

حاتب اور عمائمہ واپس آئے تو بریک فاسٹ اس نے بابا کی ریکوسٹ کو مد نظر رکھتے مغدام پیلس میں ہی کیا، ہاشم مغدام بہت خوش تھے کہ حاتب انکے ساتھ ہے جبکہ دگنی خوشی ان چاروں کو عمائمہ اور حاتب کو ساتھ دیکھ کر ہوئی۔

"تھینکیو"

ابراہیم اور حاتب ہلکی پھلکی باتیں ہی کر رہے تھے جب ہاشم کے مسکرا کر پکارنے پر حاتب نے بابا کی طرف نظریں گمائیں، سب ہی ان دونوں کی طرف متوجہ تھے۔

SAMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"اس پیلس کو نیلام کریں اور جو رقم ملے اسے چیرٹی میں دے کر آپ سب میرے ساتھ میرے گھر چلیں۔بس تب میں یہ تھینکیو لیتے اچھا لگوں گا"

وہ اپنی خوشی سے سبکو بنا تکلف آگاہ کرنے کا عادی تھا اور تبھی ہر کسی کے چہرے پر سنجیدگی چھائی۔

"کیا تمہیں اس گھر سے مسئلہ ہے؟ مجھے معاف کر دیا؟"

ہاشم ناشتے سے ہاتھ روکے حاتب کو دیکھتے بولے کیونکہ اسکے تاثرات پرکھنا آسان نہ تھا۔

"میں معاف کر چکا ہوں بابا کیونکہ اب کوئی جتنی مرضی کوشش کر لے، کم از کم عمائمہ کے دور ہونے کا ڈر نہیں رہا۔جب ہم زندگی کے بڑے ڈر اور خوف سے نمٹ لیں پھر ہمیں رویوں اور زیادتیوں کی پرواہ نہیں رہتی"

یکدم ہی ماحول پر تلخی چھائی۔

"تمہارا بڑا ڈر تو آلائم تھا۔۔۔اسکے لیے کیسے بخش دیا تم نے مجھے؟"

ان باپ کی آنکھوں میں تیرتی تکلیف نے حاتب، عمائمہ اور پری تینوں کا دل مٹھی میں بھر لیا البتہ سہانہ اور ابراہیم کی کیفیت بھی ہاشم سی تھی۔

"کیا میں نے واقعی بخش دیا؟ آپکو ایسا لگا"

حاتب کے سوال میں اذیت تھی۔

"ہاں۔ محسوس ہوا"

وہ بچگانہ پن سے بولے تو پری نے بے ارادہ ہاشم کا ہاتھ مٹھی میں لے کر دبایا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"آپکا محسوس والا سسٹم تھوڑا پرانا ہو گیا بابا، لیکن جلد کر دوں گا معاف۔ اچھی نیوز ہے۔"

حاتب نے کافی کا سیپ لیتے پر اسراری پھیلائی تو عمائمہ نے خوامخواہ بابا کو تنگ کرتے حاتب کو رحم طلب نگاہوں سے دیکھا یہی نظریں پری کی تھیں۔

"تم اس گھر کو خود نیلامی کے لیے دے دو۔"

ہاشم اپنی بھوک مٹائے نیپکن سے ہونٹ صاف کرتے اٹھ کھڑے ہوئے تو حاتب نے کرسی پر چوڑا ہوتے بابا کی آنکھوں میں دیکھا۔

"آپ پر سوٹ کرے گی یہ ذمہ داری۔میں اچھا محسوس نہیں کروں گا۔ہیو آگڈڈے بابا"

زچ کرتی ناراضگی دیکھائے وہ ہاشم کو برہم کرنے کی پوری کوشش میں تھا جو اسے سپاٹ نگاہوں میں لحظہ بھر لیتے وہاں سے گئے تو پری بھی اٹھ کر پیچھے ہی لپکیں۔

"اب معاف کیوں نہیں کر دیتے تم بابا کو؟"

سہانہ نے تاسف سے حاتب کو دیکھا۔

"معافی کے لیے انکے گناہ بھی تو کم ہونے چاہیں۔ آپکو کیوں لگتا ہے سہانہ کہ معاف کرنا بہت آسان ہے؟"

وہ سہانہ کی طرف بھی تلخی سے گھوما جو خود کچھ پل چپ ہو گئی۔

"جب ہم خود دوسروں سے آسان معافی چاہ کر بیٹھے ہوں تو ہمیں اپنے دل بھی ویسے ہی نرم کرنے پڑتے ہیں، ہم آلائم کو کھو چکے ہیں اگر خدانخواستہ بابا کو کچھ ہو گیا تمہاری ان ہڈ دھرمیوں سے؟"

وہ بہن کی طرح سرزنش کر کے دکھی ہوئی، ابراہیم اور عمائمہ بھی سہانہ سے متفق لگے جبکہ حاتب مغدام کے جبڑے کس گئے۔

"نہیں ہوتا سہانہ، آفٹر آل وہ اٹلی کے شیڈورہ چکے ہیں۔ جذبات انکو ہرٹ کر سکتے ہیں، دکھی کر سکتے ہیں پر مار نہیں سکتے۔"

وہ تھوڑا سنگدل بنا، عمائمہ کی آنکھوں میں رحم کی طلب ہنوز ہلکورر ہی تھی۔

"خوش فہمی ہی کبھی کبھی مار دیتی ہے۔پلیز انکو مکمل معاف کر دو"

سہانہ کی التجاء مزید غمگین ہوئی۔

"لٹس سی"

وہ کندھے اچکا کر بات ٹال گیا جبکہ ابراہیم نے بہت دلچسپی سے حاتب کا رویہ نوٹ کیا تبھی وہ لوگ جب گلوما کے لیے نکل رہے تھے، ابراہیم نے کار ڈور اوپن کرنے کے بجائے سامنے تن جاتے حاتب کو روکا۔

"کچھ ایسا جو میں نہیں جانتا؟"

ابراہیم کی تفتیشی نظروں پر حاتب نے ارد گرد نگاہیں دوڑائیں۔

"یہی کہ سرجری کے بعد سے ہنڈسم ہو گئے ہو"

حاتب نے شرارت سے جواب دیا تو ابراہیم تپا گھورا۔

"یار یہ نہیں پوچھ رہا"

ابراہیم جھنجھلایا۔

"من میں تو لڈو پھوٹا ہو گا امیر حاتب مغدام کے منہ سے تعریف سن کر"

حاتب نے آئبرو اچکائے۔

"اوہ ہیلو! آئی نو ویری ویل کہ میں بہت زیادہ ہنڈسم ہوں۔ میں آپکی بات کر رہا ہوں سر۔"

حاتب نے پھر سے ارد گرد گھومتی نظریں ابراہیم پر جمائیں جسکے چہرے کے مضطرب تاثرات بہت کچھ باور کروا رہے تھے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"پہلی بات اب سے تم مجھے سر نہیں کہو گے۔ بھائی کہو گے۔ رشتہ بدلا ہے ناں تو اب اسکے تقاضے الگ ہیں ابراہیم"

وہ سنجیدہ ہوا تو ابراہیم کی چڑ، نرماہٹ بھرے تبسم میں بدلی۔

"بھائی تو ہم بچپن سے ہیں"

وہ مسکرا دیا تو حاتب نے بھی سنجیدگی زائل کی۔

"ہاں بن کر اب دیکھایا ہے، میرے ہر درد کو محسوس کرتے ہو۔پہلے بھی کرتے تھے پر پہلے تم زرا بونگے عاشق مزاج آدمی تھے تو بھائی چارے کی طرف توجہ کم تھی۔اب محبوب مل گیا تو تمہاری مجھ پر توجہ بھی بہتر ہو گئی"

اس وقت ابراہیم کو اس امیر کے الفاظ اور یہ کھل کر سب کہنا مسرور کر گیا۔

"آپ میری بھرپور توجہ چاہتے تھے تو کبھی کہا ہوتا"

ابراہیم نے کچھ زیادہ شوخا ہوتے سوال کیا تو حاتب نے ازلی آنکھیں سکیڑتے انداز میں اس آدمی کو پکڑ کر ڈور سے پرے کیا۔

"ہاں تم میری بچپن کی محبوبہ تھے ناں جو میں تمہاری توجہ کو مر رہا تھا۔۔۔ہنہ، ایک تو زرا بھائی بنو تم میں تیسری جنس کا ظہور ہو جاتا ہے۔یہ

رومینس والا پیار اور نظریں تم سہانہ تک رکھو کیونکہ میری طرف صرف لعنت ملے گی"

حاتب نے جھٹ سے آج خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تو ابراہیم جلدی سے کھلی ونڈو پر بازو رکھے جھک آیا۔

"سنیں! تیسری جنس کے علاوہ اک جذبہ یاری بھی ہے خضور ضروری نہیں میری نظروں کا مفہوم کچھ اوٹ آف دی یونیورس ہو۔ آپ اس بارے نہیں سوچتے نکے امیر۔ مجھے یہ رشک آنے لگتا ہے کہ آپ کے بھائی تو بہت ہیں پر یار ایک ہی ہے"

حاتب بے دبی سی مسکراہٹ کے ساتھ زرا اکڑ کر ابراہیم کی طرف گردن گمائی۔

"اچھا وہ کون ہے؟"

وہ دلچسپی سے منتظر تھا۔

ابراہیم واپس اٹھا، فخریہ کالر جھاڑے، اف اس سلے سینے والے کی یارانہ ادائیں۔

"وہی جس نے فائنلی مجھے بھائی کہنے کی اجازت دی۔ حاتب مغدام"

حاتب نے مسکرا کر نظر پھیری اور ابراہیم بھی ویسا ہی شریر مسکرایا۔

"آلائم مل گیا مجھے ابراہیم"

ابراہیم کو لگا کسی نے اسے برقی جھٹکا دیا۔

وہ پھر ونڈو پر جھکا۔

"واٹ؟۔۔ کھائیں میری قسم"

ابراہیم کی بڑبڑاہٹ پر وہ پھر گردن گمائے مسکرایا۔

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"لیکن مکمل نہیں۔اس لیے میں بابا کو مکمل معاف نہیں کر پا رہا۔شاید جب تک آلائم انکو معاف نہیں کرتا،میرے سینے میں بھی گرہ پڑی رہے گی۔تم سمجھ سکتے ہو مجھے۔ہے ناں"

ابراہیم جلدی سے دوسری طرف سے آکر ساتھ بیٹھا،جیسے حاتب نے ہے ناں کہا،ابراہیم نے آزردگی سے سر اثبات میں ہلایا۔

"سہانہ جانتی ہے؟"

ابراہیم کے سوال پر وہ نفی میں سر ہلا گیا۔

"نہیں۔صرف میں ممی اور عمائمہ ملے۔وہ روشانے کا ہسبنڈ ہے۔ہی از مین آف مافیا،اٹلی کا اونر ہے۔لیکن وہ جلد آئے گا باقی سب سے ملنے۔"

ابراہیم کی زخمی مسکراہٹ اختتام تک مسرورئیت سے لبریز ہوئی۔

"تو جب آئے وہ،آپ بابا کو معاف کرنے کی پوری کوشش کیجئے گا۔"

ابراہیم کی تاسف بھری گزارش پر حاتب نے سر سری سر ہلاتے گاڑی اسٹارٹ کی۔

"اگر اس نے سارے بابا کے ظلم معاف کر دیے تو میں بھی کر دوں گا ابراہیم۔"

ابراہیم نے تائیدی انداز میں سر ہلایا۔

"مجھے اس دن کا شدت سے انتظار ہے"

ابراہیم نے گردن سیدھی کی تو حاتب نے سر سری سا ابراہیم کو دیکھتے گاڑی پیلس سے نکالی۔

"تمہیں شدت سے اپنے باپ بننے کا انتظار ہو گا۔۔ جھوٹے آدمی۔ جیسے میں تمہیں جانتا نہیں"

Zubinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

حاتب نے زیادہ دیر سنجیدگی قائم رہنے نہ دی، جبکہ ابراہیم نے ایسی وحشی نظروں سے دیکھا کہ حاتب کو چس آگئی۔

"مریض اور بے بس آدمی کی مٹی رولنا تو کوئی آپ سے سیکھے، چس لے لیں آپ میری حسرتوں کی۔ کوئی نہیں بنتا ہے آپکا۔۔۔"

ابراہیم کے دکھی لہجے کو سنے حاتب قہقہہ لگائے ہنسا، مزہ آگیا ابراہیم کی مسکینی دیکھ کر۔

"ہاہا۔ کوئی نہیں ابراہیم۔۔ تمہیں بھی اللہ سکھی ہونے کا پورا موقع دے گا۔ محنت کرو حسد نہیں"

ابراہیم نے اپنے مکے کو دوسری مٹھی میں دبا لیا کیونکہ اس وقت اسکا دل بھائی چارے کو پاش پاش کرنے پر مچل رہا تھا اور حاتب، اسے تو اللہ موقع دے ایسی حرکتیں کرنے کا۔

.._____..

"موہنی اور مما لگی تھیں ڈنر کی تیاری پر ابھی سے، میں نکل آیا اس سے پہلے وہ لیڈیز مجھے بھی کوئی چمچا پکڑا کر ککنگ پر لگا تیں"

آبیل اور پارس اس وقت آفس میں ہی تھے، رشیہ میں ہوتے دو دن بعد کے ایونٹ کی تیاریوں کی ساری ڈیٹیل آبیل کے لوگ لے چکے تھے اور تمام تر سیکورٹی بھی نافذ کی جا چکی تھی، ڈنر کے لیے تیاریوں کا بتاتے آبیل کی بات پر پارس مسکرایا۔

"نکمے ہی رہنا۔ دنیا کا ہر کام کر لیتے ہو، کھانا وانہ بھی سیکھ لو"

پارس بے بھی شرم دلانے کی کوشش کی۔

"نہیں۔ جو کام ایک بار کر وہ ڈیوٹی بن جاتا میرے بچے۔ اور یہ کھانا پکانے والی ڈیوٹی مجھ سا بزی مین برداشت نہیں کر سکتا۔"

آبیل نے سرے سے جان چھڑوائی اور تبھی ڈور پر دستک دیتی روشانے اندر آئی، تھوڑی پریشان تھی۔

"پارس! مما بات کرنا چاہتی ہیں۔ شی از اپ سیٹ"

پریسہ کا سنتے ہی وہ فورا اٹھا اور روشانے کے ہاتھ سے فون لے کر کان سے لگایا، آبیل اور روشانے دونوں کی توجہ پارس پر تھی۔

"کیا ہوا مما، کیوں اپ سیٹ ہیں۔ وائے یو کرائنگ؟"

پارس کی بے چینی پر اس جانب پریسہ جو لان میں آکر بیٹھی تھیں، اپنے آنسو پونچھ گئیں۔

"بابا سے بھی مل ل۔۔ لو۔ ہی اس ناٹ ویل۔ ہی از ویری ہرٹ۔ میں مزید ان سے چھپا نہیں پا رہی تمہارا واپس ملنا آلائم۔ وہ جیسے بھی ظالم رہے ہوں لیکن میں جانتی ہوں وہ تم سے کتنا پیار کرتے ہیں اور تمہارے لیے کتنا تڑپے ہیں۔ حاتب بھی انکو معاف نہیں کر رہا مکمل۔ تم آجاوناں پھر کچھ دیر۔ میں ہاشم کی آنکھوں کی وہ خاموش تکلیف دیکھ کر ڈر گئی۔ میں انکے بنا نہیں جی سکتی۔ وہ بہت دلبر داشتہ تھے آج۔۔۔ ایسے پہلے کبھی نہیں ہوئے"

ماں کا رونا وہ کسی صورت سہہ نہیں سکتا تھا، اوپر سے ماں کے تقاضے بھی تو جان لیوا تھے۔

روشانے اور آبیل دونوں ہی پارس کی نیلی آنکھوں کے کنارے کی سرخی بنا غور بھانپ سکتے تھے۔

"میں آتا ہوں جلد، چند دن دیں"

وہ چند لفظ پری کی ڈوبتی سانسیں بحال کر گئے۔

یہی کیفیت روشانے اور آبیل کی تھی۔

"پرامس می"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پری کی جذباتیت پر پارس پھیکا سا مسکرایا۔

"آپ چھپا نہیں پا رہیں تو بتا دیں انھیں اور کہیے گا مجھ سے سامنے کو اپنی ساری حسیں تیار کر لیں۔ لیکن دوبارہ آپ نہیں روئیں گی۔ سمجھ گئیں؟"

وہ آلائم کے آرڈر پر بھیگی آنکھوں سے ہنسیں۔

"یس باس"

پارس بھی مسکرا دیا۔

"سمائل آسکتی ہے؟"

وہ شاید ہی اس سے خوبصورت دوسرا سوال کر پاتا، آبیل اور روشانے بھی ویسے ہی مسکرائے جیسے اس تقاضے پر پری۔

"تمہارے لیے تو جان بھی حاضر ہے۔ سمائیل کیا چیز ہے۔ آئی مس یو سو مچ"

وہ فورا آمادگی سے مسکائیں۔

"آئی مس یو ٹو"

پارس نے کہہ کر اجازت لیتے فون میز پر رکھا تو آبیل اٹھ کر پارس کی طرف آیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"یو آر بریو مین۔۔۔میں نکلتا ہوں گھر تم لوگ بھی جلدی آجانا یار تھوڑی مستی مزہ ساتھ کریں گے مل کر۔اوکے روشانے اسے سنبھال لو،ایموشنز کا دوڑا پڑے گا ابھی میرے بچے کو۔سی یو"

آبیل نے پارس کا سینہ تھپک کر روشانے کو کام لگایا اور آفس سے نکل گیا،پارس دھیما سا مسکرا رہا تھا جب روشانے اسکے حصار میں آرکی۔

"کیسے سنبھالوں؟پاری چلے گی یا گدگدی"

وہ اسکے سینے سے لگی کھڑی پارس کے اس فیصلے کے بعد آنکھیں کھوج رہی تھی جن میں کئی دنیاوں کے بھنور رقصاں تھے۔

"تم چلو گی۔۔۔پوری"

پارس نے جذباتی ہوتے کہا تو روشانے گھبرایا مسکرائی۔

"آفس میں پارس؟"

وہ جان بوجھ کر پارس کو ہنسانے کو بات کہاں سے کہاں لے گئی۔

"مجھے شریف نہ بننے دینا تم"

وہ روشانے کی گردن میں چہرہ چھپائے مدھم سے شکوے سے روشانے کے ہونٹوں پر مسکراہٹ لے آیا۔

"بن لیں بس اداس نہ ہوں۔ گھر چلیں؟ تھوڑی دیر میں شام ہو جائے گی۔ تب تک ساتھ ٹائم گزارتے ہیں۔؟"

روشانے نے آفر اچھی کی تھی، پارس زرا پیچھے ہو کر روشانے کو بے خود نگاہوں سے تکتا مسکرایا۔

"ممی بننے کو زیادہ سیریس لے لیا۔ اتنی جلدی بھی نہیں ہے اب مجھے"

وہ فوراً شرمگیں سا مسکرائی، وہ اسے سیدھا سیدھا چھیڑ چکا تھا۔

"لیکن مجھے تو ہے اب، کیونکہ میں پروٹیکٹر بننے کا سفر ہر ممکنہ جلد شروع چاہتی ہوں۔"

پارس نے اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرا، بے حد چاہت سے وہ اسے دیکھ رہا تھا۔

"ہمارا بے بے تمہاری اور میری توجہ کے لیے بہت ترسنے والا ہے ان فیوچر، اس کے نتائج کو سہہ لو گی تم۔۔۔۔؟"

پارس کے لہجے میں اداسی تھی۔

"آپ میرے حصے کی ایکسٹرا توجہ دے دیجئے گا اور جب میں پاس ہوئی، میں دے لوں گی، ویسے بھی اسکے آس پاس بہت اپنے ہوں گے۔وہ کبھی اکیلا فیل نہیں کرے گا۔"

روشانے کی لاپرواہی پر پارس نے بظاہر تو اسکی بات پر تائید کی پر درحقیقت وہ اپنی اور روشانے کی زندگی کے بارے سوچ کر تھوڑا فکر مند تھا۔

"ہوپ سو۔ خیر یہ بتاو موہنی اور آبیل کو کیا گفٹ دیا جائے؟"

پارس نے موضوع بدلا۔

"امم۔۔ ہنی مون ٹرپ کیسا رہے گا، ویسے بھی دونوں کو وقت ہی کہاں ملا ساتھ رہنے کا۔"

روشانے کے خیال پر پارس جیسے ہنسا اس پر محصور کن جل پری مشکوک مسکرائی۔

"فائدہ نہیں میری جان کیونکہ وہ ابھی آبیل کے رومنٹک ہونے سے زیادہ کیرنگ ہونا افورڈ کر سکتی ہے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس کی بات پر روشانے حیرت زدہ ہوئی۔

"ہیں! پر کیوں۔۔؟"

پارس نے مسکرا کر حیران روشانے کو دیکھا۔

"شی از ایکسپکٹنگ"

روشانے نے خوشی کے مارے بلش ہو کر اچھل پڑتے بڑی مشکل سے چلانے سے خود کو روکا کیونکہ یہ نیوز کچھ تھی ہی انر جیٹک سی۔

"و۔۔واٹ؟ آر یو شیور۔۔۔لٹل بی ایکسپکٹنگ؟اف آ بیل بھائی تو روشنی کی رفتار کے ساتھ چل رہے ہیں"

روشانے نے ہنوز حیرت وخوشی سے کہا۔

"شاید یہی خوشی موہنی کی زندگی بن جائے۔بس دعا کرو اسکا بے بی ٹھیک ہو اور کم از کم تھیلیسیما مائنر نہ ہو۔یہ بیماری پوری زندگی جکڑ لیتی ہے"

روشانے نے افسردہ ہوتے سر ہلایا اور اب موہنی اسکی دعاوں میں خاص شامل تھی۔

"آمین! خیر ہو گی ان شاء اللہ۔ آپ اداس نہ ہوں۔ موہنی بہت بریو ہے۔ وہ اس فیز سے بہت آسانی سے نکل جائے گی۔ میں خاص دعا کروں گی"

روشانے جانتی تھی پارس اس کے لیے کتنا پریشان ہو گیا ہے۔

"پہلے وہ صرف نائل کی بیٹی ہونے کے ناطے مجھے پیاری تھی، اب وہ آبیل کی بہت بڑی خوشی ہے۔ مجھے ڈر لگتا ہے کہ اگر موہنی کو خدانخواستہ کبھی کچھ ہوا، میں آبیل کی مسکراہٹ سے محروم ہو جاوں گا"

پارس کے ڈر جائز تھے۔

"اللہ نہ کرے۔ اچھا سوچیں۔ ہم سب موہنی کے ساتھ ہیں، اسکے پاس آبیل ہیں۔ اسے کچھ نہیں ہو گا۔ مجھے پورا یقین ہے وہ ایک صحت مند بچے کو خیر و عافیت سے جنم دے گی"

روشانے کے یقین بہت پختہ تھے تبھی تو پارس کو تسلی بخش گئے۔

"ان شاء اللہ۔ وہ سب مذہب بھی بدل رہے ہیں۔ ہے ناں اچھی نیوز"

روشانے مسرور سا مسکرائی۔

"ماشاء اللہ نظر نہ لگے انکے اس فیصلے اور اس سے میسر آتے سکون کو۔ آپکو سبکی فکر رہتی ہے۔ بس میری نہیں رہتی"

جلدی سے اختتام تک شکوہ کرے وہ پارس کا موڈ بدل گئی۔

"مجھے تمہاری فکر نہیں ہے کیا؟"

پارس نے بازو زور سے جکڑے تو روشانے کے ملائم وجود کی مانو ہڈیاں چٹخنے لگیں۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ناں۔ کب ہے۔۔۔ بیوی اتنی کول آفر کر رہی اور آپ ابھی بھی یہیں کھڑے ہیں۔ آپکو چاہیے تھا اڑا کر مجھے گھر لے جاتے اور میری آفر قبول کرتے"

روشانے کے ناز پرور شکوے بھی قاتلانہ تھے۔

"پھر کہو گی میں نے توڑ پھوڑ دیا۔اور ویسے بھی یہ کول آفر نہیں ہے۔لک میرا فیس ہیٹ چھوڑ رہا ہے"

وہ اسکی گال سے گال جوڑ کر سچ میں پیٹنس منتقل کرنے میں کامیاب تھا۔

"اچھا تو آپ میری آفر کو ری جیکٹ کر رہے ہیں۔اوکے فائن"

فوراسے جذباتی ملکہ بنے اپنی بے باک پہل و آفر کو واپس لیا۔

"کاپڑ منگواوں؟"

پارس کے سوال پر وہ گھبرایا سا ہنسی۔

"ہاہاوہ کیوں؟"

ہنستی ہی تو یہ لڑکی ظالم تھی۔

"اڑالے جانے کو؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

اف یہ آدمی، دھڑکنوں کی تال میل پر حکمران ہوا۔

"بس کر دے پگلے رلائے گا کیا"

وہ دبا دبا مسکرائی۔

"ہاں بہت زیادہ۔"

پارس کی معنی خیزی پر وہ بلش چہرہ گما کر نظریں چرا گئی تبھی پارس نے اسکی بھری گال پر جھکتے اسے تادیر چوما کہ روشانے کی آنکھیں بھی چھلکا پیمانہ لگنے لگیں۔

"مارکٹ چلتے ہیں کچھ یونیک گفٹ کے لیے۔ آجاو بیگ لے کر۔ میں گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں۔ پھر گھر چلیں گے"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس نے جان بخش دی کیونکہ روشانے میں وہ اپنے لیے اچھی خاصی آگ بھڑکا چکا تھا، روشانے اسکے آفس سے نکلتے ہی اپنے تیز تیز دھڑکتے دل کو سنبھالے سینے پر ہاتھ رکھ کر پھیرنے لگی۔

"He is damn Hot"

کتنے ہی لمحے لگے روشانے کو اسکے سحر اور نظروں کے طلب کے اثر سے نکالنے پر چونکہ معاملہ لفظی تھا تبھی وہ جلدی سنبھل کر خود بھی آفس سے نکل گئی۔

..._____..

"اف کہاں رکھے ہیں ڈرائے فروٹس۔۔۔ مل ہی نہیں رہے"

موہنی مما کے روم میں آکر تانک جھانک کرے انکی بتائی ہر جگہ پر ڈھونڈ چکی تھی مگر اسے کہیں بھی کپ کیکس پر لگانے کے لیے ڈرائے فروٹس اور سپر نکلز باکس نہیں ملا تھا۔

تبھی وہ میٹرس پر چڑھے کبرڈ کے اوپر تک دیکھ رہی تھی جو بیڈ سے زیادہ دور نہیں تھی اور باکس وہیں تھا۔

"اف اتنی دور کون رکھتا ہے"

موہنی نے پیر تلووں پر اٹھائے ابھی کبرڈ پر ہاتھ ہی رکھا کہ توازن برقرار رکھتے اس سے پہلے گرتی، آبیل نے بروقت اسے بازووں میں بھر کر اٹھایا۔

"ہو گئے بندر والے کرتب شروع تمہارے؟"

وہ اسکی گود میں اٹکی، ڈری سی آبیل کے ڈانٹنے پر روہانسی ہوئی۔

"سوری۔بٹ میں گرتی تو میٹرس پر ہی گرتی آبیل تبھی بناڈر کے اچھل رہی تھی"

موہنی کے پٹر پٹر وجہ دینے پر آبیل نے آئبرو اچکاتے گھورا اور اٹھائے ہی دھیان سے اسکے پیر نیچے قالین پر اتارے۔

"تم اکیلی نہیں ہو، ہمارا بے بی ہے تمہارے ساتھ۔ ایسی حرکتیں یہ سمجھ کر کہ نیچے کوئی سپورٹ تمہیں بچالے گی، کرو گی تب بھی سیو نہیں۔ مجھے غصہ آرہا ہے تم پر"

آبیل نے بنا مشکل وہ باکس اٹھا کر میٹرس پر رکھتے موہنی کو نرمی سے سمجھایا، وہ اسکے قریب ہوئی۔

"تو کریں ناں غصہ۔ میں تو چاہتی ہوں آپ غصے سے پاگل ہوں۔ پھر میں آپکا غصہ چپکے سے دور کر دوں"

موہنی کی مدھم شوخ سرگوشی پر آبیل کا غصہ غائب ہوا پر اس نے ظاہر نہ ہونے دیا۔

"ہر وقت رومینس کا نہیں ہوتا"

آبیل نے منہ بسورتے ڈانٹا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zohinovels.com

"ہنہ میں بے بی کو شکائیت لگاوں گی آپکی کہ کیسے مجھے ترساتے ہیں۔"

موہنی نے بھی پنجے تیز کر لیے، باکس اٹھا کر پلٹی۔

"ایسی باتیں کرو گی تم ہمارے بے بی سے، شرم نہیں آتی؟"

آبیل نے بازو سے پکڑے لہرا کر روبرو کیا تو باکس پھسلا ہی کہ آبیل نے اسکی ہاتھ سے لیا۔

"میرا بے بی میری طرح بے شرم ہو گا، تو اسے سب بتاوں گی"

موہنی نے باکس چھپٹنے کی کوشش کرتے اپنے نیک ارادوں سے آبیل کو ششدر کیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"موہنی میرا بے بی میری طرح ہو گا۔ سمجھی"

آبیل بھی بچہ بنے لڑنے لگا۔

"ہنہ۔ بہک جانے والا اور بہکا کر ترسانے والا؟"

موہنی نے آئبرو سکیڑے تو آبیل کا دل چاہا اپنا سر جکڑ لے۔

"میں ایسا ہوں کیا؟"

اف آبیل کو لگا صدمہ واقعی شدید تھا۔

"آپ جیسے ہیں، وہ بتا دیا تو نقصان کر دیں گے میرا سواب میں یہ آپکو بے بی کو گود میں لے کر ہی بتاوں گی۔ ہنہ۔۔۔ بائے"

باکس چھینے محترمہ ادائیں دیکھاتیں کمرے سے چلی گئیں جبکہ آبیل کی مسکراہٹ گہری ہوتے ہوتے قہقہہ بن کر رہ گئی۔

.._____..

شام ہو چکی تھی اور پارس بلکل ریڈی تھا لیکن پچھلے آدھے گھنٹے سے روشانے بس دو منٹ کہہ کہہ کر تیار ہو رہی تھی۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubiinovelszone.com

"ہم ڈنر دعوت پر جا رہے ہیں جل پری، میرے اور تمہارے ولیمے کو کافی ٹائم ہے ابھی"

ڈور اوپن کرے وہ اندر جھانکا تو روشانے کو بلیک ڈریس میں دیکھتے پہلے تو اپنا ہوش سنبھالنا مشکل ہوا لیکن جب آئینے میں جارکتے اپنے آپ کے جلووے نینوں سے ٹکرائے تو کچھ تسلی ہوئی کہ وہ تو زیادہ ہاٹ لگ رہا ہے، دونوں کی آنکھیں لحظہ بھر مل کر ہی سب تباہ کر گئیں۔

پارس نے روشانے کی تیاری تو دیکھی پر یہ نہ دیکھا وہ چہرے کے زخموں کے ساتھ جناب کی کچھ محبتیں ساتھ مٹانے کے جتن کرے اخیر تپی ہوئی تھی۔

"ہاں۔ اپنے بچوں کے ولیمے کے ساتھ ہی کر لیں گے اپنا ولیمہ! یا اللہ کیسا شوہر دیا ہے، سکون سے میک آپ بھی نہیں کرنے دیتا"

وہ غصے سے بولی تبھی مسکراتے پارس نے اسکی تھکن دیکھتے لپ سٹک ہاتھ میں لیے مدد کا فیصلہ لیا۔

"میں کچھ مدد کر دوں؟ بگاڑنے کے ساتھ سنوارنے کا بھی پتا ہے مجھے"

پارس کی آفر، انداز ایسا بے خود تھا کہ وہ غصہ چھوڑے فوری آمادہ ہوئی۔

"اس سے اچھا تو میرے والا شیڈ ہے روشانے"

لپ سٹک کلر کچھ پسند نہ آنے پر پارس نے منہ بگاڑتے نقص نکالا تو روشانے ٹھٹکی۔

"پر آپ نے تو اب تک مجھے کوئی شیڈ نہیں لے کر دیا"

روشانے نے فوراً سے لپس آپس میں مرج کرے منہ کھولے شکوہ کیا۔ پارس کا دل چاہا پاس کی دیوار دیکھ کر سر مار لے، روشانے اور اتنی نان رومنٹک کہ اتنا چیزی اشارہ نہ سمجھتی، پارس کو ہارٹ اٹیک سا کچھ دے گئی۔

"آر یو شیور وائلڈ فلاور؟ کیا اتنا ظالم شوہر ہوں میں"

پارس کی ڈرامائی مستفسرانہ نگاہوں میں صاف صاف معنی خیزی رچی ہوئی تھی، پلوں میں وہ پارس کی بہکی نگاہوں اور عقب سے محصور ہوتے بازووں اور پیٹ پر بندھتے ہاتھوں سے الرٹ ہوئی۔

"پارس۔"

جبکہ مفہوم سمجھنے کی دیر تھی کہ بنا بلش روشانے کے گال لال ہو گئے، اور پارس قہقہہ مارے دور ہوئے آنکھ ونگ کر گیا۔

"جلدی کرو جان، لمبی تیاریاں بس میرے لیے کیا کرو۔ تب تو ماسی بن کر آتی ہو میرے رومینس کی موت کروانے"

پارس نے اپنی ایپل واچ پہنی ساتھ فون اور گاڑی کی چابی اٹھائی تو وہ بھی کاوچ کے ہینڈل پر رکھا دوپٹہ اٹھائے پارس کو گھور کر اس بڑبڑاہٹ دیکھنے لگی جسے اب کوئی تعریف بھرا جملہ پھینک کر جان بچانی تھی۔

"سر پر دوپٹہ اوڑھ کر زیادہ پیاری لگتی ہو، اسکارف گرل سے کہیں درجے۔ آجاو گاڑی نکالتا ہوں"

اور وہی ہوا، جناب گولی کروا کر نکل لیے اور معصوم زوجہ بس تعریف کہ اک جملے پر پگھل گئیں، خیر وہ لوگ آدھے گھنٹے تک آبیل کے گھر پہنچے تو وہ خود دونوں کو پورچ تک ریسیو کرنے کھڑا تھا۔

دونوں کا چمکتا، دہکتا بلیکی آگ لگاتا کپل دور سے ہی مثل چاند تھا، آبیل نے پارس کو گلے لگانے کے بعد اپنی پیاری بہن کے سر پر ہاتھ رکھے مسکراہٹ کا تبادلہ کیا۔

"اب فیل آئی مجھے میری شادی کی، تم دو کو بہت مس کیا تھا سچی۔ آجاو خوش آمدید"

SNURWA MIRZA NOVELS
WWW.SNURWAMIRZANOVELS.COM

آبیل نے دونوں کو ساتھ لیا اور وہ لوگ گھر میں انٹر ہوئے جہاں کچن سے نکلتی موہنی بھی مسکرا کر پارس اور روشانے کی طرف آئی جسے دیکھ کر وہ دونوں ہی لمحہ بھر جذباتی ہوئے۔

"پارس۔۔"

وہ پاس آئی تو پارس نے اسکی ٹھوڑی پکڑ کر چہرہ اوپر کیا، موہنی کی آنکھوں میں آنسو اٹک آئے تھے۔

"میرا بچہ ٹھیک ہے؟"

وہ پارس کے لاڈ پر ڈبڈبائی آنکھوں سے اسکے سینے سے لگ گئی، روشانے بھی مسکرا کر آسیہ انٹی سے ملی جو خود بھی باہر آگئی تھیں۔

"آئی مس یو سو مچ پارس"

Zohinovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ پارس کے سینے لگی جذباتی ہوئی، پرانا وقت یاد آیا جب وہ بابا اور پارس کے ساتھ جیتی تھی۔

"آئی مس یو ٹو۔۔اینڈ سنا ہے میرا بچہ چھوٹی سی ممی بن گیا ہے۔سچی؟یہ مزاق تو نہیں کر رہا گدھا؟"

پارس بے آسیہ آنٹی سے ملتے موہنی کا ہاتھ پکڑے ساتھ ہی لاونج میں لے جاتے بٹھایا تو روشانے نے بھی فوراسے موہنی کی دوسری طرف بیٹھتے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا، آبیل بھی تینوں کو رشک سے تکے مما کے ساتھ ہی سامنے بیٹھا۔

"ج۔۔جی پارس۔۔۔"

وہ نظریں جھکا گئی، شرم آگئی تھی۔

"اس میں نظریں جھکانے کی کوئی بات نہیں۔بہت خوشی ہوئی۔بہت سی دعائیں ہیں میری تمہارے لیے"

پارس نے محسوس کیا وہ نظریں نہیں ملا رہی تبھی یہ کہنا ضروری تھا۔

"آبیل بھائی۔اگر آپکا بیٹا ہوا تو وہ ہمارا داماد ہو گا اور بیٹی ہو گی تو ہماری بہو۔بس ابھی سے فیصلہ کر لیا میں نے۔۔۔آپ بھی سن لیں پارس۔ٹھیک ہے ناں موہنی اور آسیہ آنٹی۔؟"

ماحول پر چھائے جذبات کو شرارت میں بدلنے کے لیے روشانے کی بات نے بھرپور حصہ ڈالا،جہاں موہنی مسکرائی وہیں آسیہ بھی ہنسیں جبکہ ان لیڈیز کے فیصلے میں مجال تھی اب بھلا کہ پارس یا آبیل بول پاتے۔

"مطلب آپکا بھی بے بی آرہا ہے روشانے آپا۔؟"

موہنی کے جلدی سے کیے سوال پر روشانے نے مسکرا کر پارس کو دیکھا۔

"سبکا آتا ہے ناں۔یہ بلیسنگ ہے موہنی جسکی سب کپلز خواہش کرتے ہیں۔بس اپنا خیال رکھنا ہے تم نے"

روشانے نے اسکے بال سہلاتے پیار سے سمجھایا تو وہ سر ہلاتی روشانے کے گلے لگی۔

"میں دعا کروں گی کہ آپکا اور پارس کا بے بی جلد آئے۔"

موہنی نے مسکاتے ہوئے روشانے اور پھر پارس کو دیکھا۔

"آمین۔! تبھی تو ہم آپس میں رشتے جوڑیں گے میری جان۔"

روشانے کے شریر جملے پر موہنی بھی ہنسی اور سر ہلایا۔

"ڈن ہو گیا۔ آپ کو پتا ہے اس کے لیے آپکو پارس کے بہت پاس جانا ہو گا۔ ٹھیک ہے ناں؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

موہنی جلدی سے روشانے کے کان میں جھکی، آبیل پارس اور آسیہ بھی ہلکی پھلکی گفتگو کر رہے تھے، روشانے نے اپنی مسکراہٹ بہت کوشش کی روکے پر موہنی کی سرگوشی نے ناکام کر دیا۔

"ٹھیک ہے میری جان۔ تم مجھے گائیڈ کر دینا"

روشانے کو اس چھوٹی سی ممی پر بہت پیار آیا، وہ بھی بلش کی۔

"میں زیادہ نہیں کر سکتی گائیڈ کیونکہ سارا کچھ یاد نہیں مجھے"

پھر سے موہنی کی سرگوشی اور افسردگی پر روشانے نے اسکی گال کھینچی اور ہنسی۔

"چلو تم دعا کر دینا پھر بس بہت سی، پین تو نہیں ہے کہیں؟ بے بی نے تنگ تو نہیں کیا۔"

روشانے نے خود ہی موہنی کا دھیان نازک موضوع سے ہٹوایا ورنہ وہ پارس کا بھلا کرنے کو ٹپس بھی دینے لگتی، اب اسے کیا پتا وہ تو موہنی سے بھی کئی ہاتھ آگے ہے۔

"ابھی تک تو نہیں ہے۔ آپکو پتا ہے میں نے کپ کیکس بیک کیے"

موہنی کی باتیں سننا روشانے کو اچھا لگ رہا تھا، لیکن وہ سچ میں آبیل اور موہنی کے پیرنٹس بننے پر بہت خوش تھی، جبکہ یہ رات سچ میں ان سب نے بہت میمورییبل بنائی کیونکہ شادی کی پینڈنگ مستی ساری آج کی گئی جس میں گیمز بھی کھیلی گئیں اور خوب گپ شپ بھی ہوئی۔

اب اصل مزہ آنا تھا رشیہ میں کیونکہ دو دن بعد وہاں پارس عیسی مغلانی کی Ndrangheta کی سربراہیت کی آفیشل تقریب تھی اور یہاں سے شروع ہونا تھا اک نئے خطرناک سفر کا بھیانک آغاز۔۔۔

.._____..

"کیوں اچھلنے کودنے سے باز نہیں آرہے؟ ابراہیم ابھی ٹھیک نہیں ہیں آپ"

شرٹ پہناتے کے ساتھ سہانہ اسکے چیسٹ پر عمودی بینڈیج دیکھتی روہانسی ہوئی، ابراہیم کو اپنی فکر میں گھلتی سہانہ سے آجکل دوسرا عشق ہو رہا تھا۔

"تم یہ دیکھو کہ میں اس حالت میں بھی نارمل ہوں، تم سے پیار کرنے میں بھی اور اپنی ذمہ داریاں سنبھالنے میں بھی"

وہ اب بھی ہر گز سنجیدہ نہ ہوا، الٹا سہانہ کی آنکھیں زرا لال پڑیں۔

"مجھ سے پیار کرنے میں ابنارمل ہیں آپ"

اف اس لڑکی کا آج تاکید کے مطابق آپ کہنا، ابراہیم پر سرور طاری کر رہا تھا۔

"تم ہو بھی تو ایسی۔"

ابراہیم نے شرٹ کے بٹن بند کرنے کے بعد ہاتھ پیچھے کرتی سہانہ کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیے باری باری چوما اور اس بیچ سہانہ کے چہرے پر جمع ہوتا سرور ابراہیم کی زیرک نگاہوں سے مخفی نہ تھا۔

"ابراہیم۔ ایسے مت دیکھیں ناں۔۔۔۔ مجھے نیند آرہی ہے"

سہانہ اسکے پر طلب آنکھوں کے اشاروں پر روہانسی ہوئی۔

"تھوڑا سا تو مل جاو مجھے، کمی ہو جائے گی وٹامن سہانہ کی"

وہ اسکے ہونٹوں کی جانب بے باک اشارہ کرے سہانہ کے اندر ہلچل مچا گیا۔

"مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ مکمل ٹھیک ہو کر آپ کیا کیا کریں گے۔"

وہ خود ہی نزدیک آئی، چہرے کے ہر خدوخال کو ابراہیم آفندی کی دسترس بخشی جس نے ان لبوں کی نرمی اور اسکے وجود کی حرارت کو بازووں میں بھر کر محسوس کرتے سہانہ کے خدشے پر مسکراہٹ بھی قاتلانہ دی۔

"وہی جو مجھ پر سوٹ کرے گا، تمہیں تم سے پورا چھین لینا"

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

ابراہیم کی تشنگی بڑھی تو اسے پکڑے ہی میٹرس پر لیٹایا مگر خود جھکنے پر جب کراہا تو سہانہ نے اسے دھیرے سے پکڑے خود پر سے اتارتے میٹرس پر منتقل کیا اور پریشانی کے سنگ ابراہیم پر جھکی۔

"دیکھا! کیوں ابراہیم۔ جسم کے درد سے نجات اہم ہے یا رومینس؟"

وہ بری طرح ڈانٹ گئی پر ابراہیم نے تکیہ کھینچ کر سر تلے رکھے سہانہ کے خود پر پھیلے بال سمیٹے اسکا چہرہ خود پر جھکایا۔

"رومینس، وہ بھی جی بھر کر۔ تمہیں تب تک مجھے بنا اعتراض ملنا ہے جب تک میری تشنگی میں کمی نہ آجائے۔ تمہیں اچھا نہیں لگتا میرا اتنا کرنج ٹائپ چپکو ہونا؟"

ابراہیم اسکی فکر کو چڑ سمجھ گیا کیونکہ تھا تو سر پھرا ناں۔

"ابراہیم! آپکا مجھے چھونا پاگل کر دیتا ہے۔"

وہ جلدی سے صفائی میں بولی مبادا وہ بگھڑ کر دور ہو جاتا اور سہانہ کہاں سہہ پاتی۔

"تو ہو کر دیکھایا کرو ناں۔"

Zubiniovelszone.com
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

ابراہیم نے اکسانے میں بے شمار خمار ملایا تو نگاہیں چراتی خفیف سا مسکرائی۔

"میں چوبیس گھنٹے بھی آپ سے چپکی رہوں پھر بھی آپ نے یہی کہنا ہے"

سہانہ نے اسکے ماتھے سے بال ہٹائے پیشانی چومتے معصومانہ شکوہ کیا تو ابراہیم کا ہاتھ سہانہ کی شرٹ کے اندر داخل ہوا جس پر وہ اپنی کمر پر رینگتے ابراہیم کے گستاخ ہاتھ کو پکڑے گھوری۔

"اب اس پر بھی اعتراض ہے؟"

ابراہیم نے منہ بسورتے شکوہ کیا تو وہ اسکی جھک کر گال چومتی ہنسی۔

"بہت شدید اعتراض۔ نکالیں ہاتھ ورنہ گدگدی کر کے بیہوش کر دوں گی"

سہانہ نے خود ہی اسکا ہاتھ نکال کر پرے میٹرس پر رکھا، ابراہیم نے آئبرو اچکائے۔

"دھمکی تو دیکھو اپنی۔ میں تمہیں کس کر کے مار دوں گا سیدھا"

سہانہ نے بے اختیار اس ظالم کو دیکھا جو آگے سے دانت دیکھا کر اپنے کہے پر زرا بھی شرمندہ نہ تھا۔

"مار بھی سکتے ہیں آپ سو میں کان پکڑ رہی ہوں۔"

فوری سہانہ ڈراسا منمنائی تو کمرے میں ابراہیم کا قہقہہ گونجا، اپنے سینے بساتا وہ بازو لپیٹ گیا اور اسکے چہرے کی وہ خوشی اتنی مکمل تھی کہ اکا صدقہ اتارنا واجب تھا، سہانہ بھی اسکے دل کی دھڑکن محسوس کرے مسکرا دی کیونکہ دونوں ہی اتنے قریب بہت زیادہ اچھا محسوس کر رہے تھے۔

..._____...

"ڈنر نہیں کریں گے آپ؟"

صبح سے موڈ اور طبعیت دونوں خراب تھے تبھی اس وقت جب وہ واپس گھر آئے تو تھکن زدہ چہرے کو دیکھ کر انکی پریسہ پریشان ہوئیں، وہ میٹرس پر

بیٹھے تو پری نے انکا چہرہ اوپر اٹھائے ماتھے کو حرارت دیکھنے کی غرض سے چھوا۔

"بھوک نہیں ہے۔"

وہ اسکے ہاتھ کو اس سے پہلے جھٹکتے، پری انکے پاس ہی انکا مضبوط ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے بیٹھیں۔

"ادھر دیکھیں، آپ جانتے تو ہیں حاتب کی عادت کو۔ کیوں دل پر لگا رہے ہیں"

پری کی یہ کہتے آواز میں اتار چڑھاو انکے ڈوبتے دل کی ترجمانی کر رہا تھا۔

"خود بخود اسکا کہا ہر لفظ لگ جاتا ہے دل پر کیا کروں پری؟ کیا میں نے کچھ بھی اچھا نہیں کیا اپنے بچوں کہ لیے کہ اس ایک بھلائی کی بنیاد پر وہ مجھے معاف کر سکیں۔ میں نے آلائم کو قربان کیا مانتا ہوں لیکن میں نے فارس سلطان اپنے سب سے اچھے دوست کی زندگی بھی تو آلائم کے ساتھ ہی داو پر

لگائی اسے اسکا محافظ بنا کر۔ تو کیا میں کبھی بخشا نہیں جاوں گا؟ میں خود آلائم کا محافظ بن جاتا مگر ڈیسوزا نے مجھے اٹلی سے تاحیات کے لیے بین کروادیا تھا۔ خود بتاوناں میں کیا کرتا، میرے ہاتھ میں اور کچھ نہ تھا"

آج پھر مدت بعد وہ اذیت میں پور پور ڈوبے اپنے پھٹے دل کو پری کے سامنے کھولے بیٹھے تھے۔

"ہاشم! پلیز سٹریس مت لیں۔ ہمارا آلائم ہمیں واپس ضرور ملے گا۔ سب کی آپ سے ناراضگی ختم ہو گی اور یہ دن اب دور نہیں۔ آپ جانتے ہیں آپ کچھ بھی کرلیں میں آپ کے لیے دل کو زرا بھی سخت نہیں کر سکتی۔ میں آپکی اداسی پر مرنے والی ہو جاتی ہوں"

اس وقت پریسہ کی مہربانیاں اور اسکا ہمیشہ ساتھ جمے رہنا بھی ہاشم جابر مغدام کی آنکھیں انگارہ کر رہا تھا۔

"ر۔۔روشانے نے کہا تھا وہ ملائے گی مجھے آلائم سے پر وہ بھول گئی ہے اس باپ کو"

ہاشم کی آواز رندی، جبکہ پری کو لگا جیسے ابھی مناسب وقت ہے کہ وہ ساری سچائی ہاشم کو بتا دیں۔

"ہاشم! میں کچھ بتانا چاہتی ہوں"

پریسہ کی تمہید پر وہ فوراسے نم آنکھیں اٹھائے انھیں دیکھنے لگے جو ہاشم کی تکلیف پر اب بھی تڑپ اٹھتی تھیں۔

"کیا پری؟"

وہ بدحواسی سے بڑبڑائے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"م۔۔میں آلائم سے مل چکی ہوں۔وہ روشانے نہ آپکی تکلیف بھولی نہ ہم سبکے اس پرانے درد کو۔اس نے اپنے بابا کی طرح ہمارے لیے آسانیاں دریافت کیں۔"

پریسہ کے بے قابو ہوتے آنسوؤں اور اس انکشاف پر ہاشم اسی کیفیت میں روبرو ہو کر بیٹھے اور پری کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں مقید کیا۔

"وہ آیا تھا یہاں؟م۔۔مجھ سے کیوں نہیں ملا پری۔کیا وہ بھی مجھے ق۔۔قصوروار سمجھتا ہے ان دو سالوں کے لیے؟کیا اسے اپنے بابا سے نفرت ہو چکی ہے؟"

شاید ہی دنیا میں اتنی تکلیف موجود ہوتی جتنی اس اپنے زمانے کے سفاک ترین رہ چکے شخص کی آنکھوں میں تیری۔

SAMARWA MIRZA NOVELS
WWW.SMARWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovel.zone.com

"ہر گز نہیں۔ نفرت نہیں ہے اسے لیکن وہ ناراض ہے۔ مجھ سے اور حاتب سے ملا بس لیکن اس نے پرامس کیا ہے وہ جلد آپ سے ملنے آئے گا۔ مجھے یقین ہے آپ اسے منالیں گے"

پری نے دونوں ہاتھوں کو جکڑتے پورے یقین سے ہاشم کا درد کم کرنے کی سعی کی پر وہ اذیت سے مسکراتے نظریں زیرک کر گئے۔

"میں اسکا سامنا کیسے کروں گا پری؟"

ہاشم کی ندامت اور پچھتاوے سے آواز لرزی تھی یہ دیکھنا پری کے لیے سوہان روح تھا۔

"ہاشم! میں آپ پر آنچ بھی نہیں سہہ سکتی خدا کہ لیے کوئی سٹریس مت لیں۔ میری طرف دیکھیں۔ وہ ہمارا وہی آلائم ہے جو معاف کرنے سے پہلے سوچتا نہیں ہے۔ میری سترہ سال سے تڑپتی ہوئی ممتا کو اس نے بس اک بار گلے لگا کر سکون دیا۔ وہ اتنا پاور فل ہے سکون پہنچانے میں۔ اور جب تک

میں ہوں، کوئی آپ سے ناراض نہیں ہو گا۔ میں سفارش کروں گی آپکی۔ آئی پرامسس"

پریسہ کی آواز گھٹ رہی تھی اور ہاشم مغدام کا پورا سینہ جکڑ رہا تھا، وہ پری کو آس و حسرت سے تکنے لگے کہ آخر خدا نے اس محبت کرتی عورت کو کس مٹی سے بنایا ہے۔

بیچ کی یہ کچھ پل کی خاموشی بڑی جان لیوا تھی، ہاشم کے دل میں درد اٹھ رہے تھے، پھر وہ بڑھنے لگے، انکی شدت میں ہوتا اضافہ ہاشم کی سانسیں تنگ کرنے لگا۔

"م۔۔مجھے نہیں لگتا میں اس سے م۔۔مل پاوں گا پریسہ"

وہ اپنے سینے پر ہتھیلی پھیرتے بولے تو پریسہ کی جان لبوں پر آئی۔

"ہ۔۔ہاشم۔ کیا ہو رہا ہے آپکو۔۔۔۔ہاشم۔۔۔پلیز سنبھالیں ناں"

Zubiamalzone.com
SAMARWA MIRZA NOVELS
WWW.SAMARWAMIRZANOVELS.COM

پری کے ہاتھ پیر پھولنے لگے پر ہاشم کا درد جب بڑھا تو وہ بیٹھے بیٹھے پیچھے کو گرے کہ پری ان پر جھک آئیں، ہاشم بہت بری طرح درد سے ہانپ رہے تھے۔

"ا۔اسے کہنام۔۔میں ا۔۔اس سے بہت پیار کرتا تھا"

پری کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں، وہ نفی میں گردن ہلائے سہانہ اور ابراہیم کا نام لیتے چینخیں، درد سے کراہتے ہاشم یہاں بے دم ہوئے وہیں بھاگتی سہانہ اور پیچھے لپکتا ابراہیم پہنچا تو آگے مانو قیامت آچکی تھی۔

ابراہیم نے سہانہ کو اس وقت مضبوط رہنے کا کہا اور فوراسے ہاشم کو ہوسپٹل روانہ کروانے کا بندوبست کیا، پری تو اتنی تکلیف میں تھیں کہ ہاشم کا بے جان ہاتھ کوئی ان سے چھڑواتا تو انکی بھی جان جاتی تبھی سہانہ اور پریسہ ایمبولنس کے ساتھ ہی ہوسپٹل روانہ ہوئے جبکہ ابراہیم، حاتب کے سٹے ہاوس کی طرف دوڑا۔

"سنیں حاتب!"

عمائمہ اسکے فریش ہو کر باہر روم میں آتے ہی ہاتھ سے پکڑ کر میٹرس پر لا بیٹھائے خود بھی پاس بیٹھنے لگی پر حاتب نے اسے گود میں منتقل کیا۔

"سناو! میں تمہیں سننے کے لیے ہی تو ہوں"

حاتب کے جذب بھرے رومانوی جواب پر وہ روہانسی ہوئی۔

"بابا کو ایسے مت تڑپائیں۔اس عمر میں دل مزید سخت نہیں رہ پاتے۔خدانخواستہ انکو کچھ ہوا تو نقصان آپ سے زیادہ میرا ہو گا حاتب کیونکہ میں اچھے سے جانتی ہوں کہ وہ کیا ہیں آپکے لیے۔کیوں وہ بننے کی کوشش کر رہے ہیں جو نہیں ہیں۔"

عمائمہ کی نم آنکھیں اور یہ سب تاسف خیز سرگوشیاں حاتب کو سنجیدہ کر گئیں۔

"اسی میں مزہ ہے کہ ہم اپنا اصل کسی کو نہ دیکھائیں۔لائک می"

سنجیدگی میں ملاوٹ بھری شرانگریزی ملائے وہ عمائمہ کو بھی سنجیدہ نہ رہنے دے سکا۔

"جب آپکی آنکھیں رونے والی ہوں،مجھے عجیب سی حلق گھٹی فیلنگ آتی ہیں۔آپ میری مانیں اتنا کھل کر مسکرایا نہ کریں"

وہ سچ میں مسکراتا مسکراتا، تھم گیا تھا، سمجھ نہ آیا کیسا رشتہ بنا بیٹھا ہے اس لڑکی کے ساتھ۔۔

"اور جب میں بہکنے والا ہوتا ہوں،تب بھی محسوس کر لیتی ہو"

حاتب نے اسکی آنکھوں کا صدقہ اتارا جو نقش نقش میں اترا کرب پہچان لیتی تھیں۔

"آئی ایم سیریس حاتب"

وہ اسکی گرفت میں مچل کر رہ گئی۔

"می ٹو"

حاتب نے اسکی محسوس کن اداسی پر اپنے آپ کا خمار حاوی کیا۔

اپنے اندر تک اسکی خوشبو کو ذائقوں کی مثل تحلیل کرتے ہوئے اچانک رکا، جیسے دل پر عجیب سی دھند چھانے لگی ہو۔

اس سے پہلے وہ کچھ کہتا، روم ڈور پر دستک ہونے پر عمائمہ اسکی گود سے فورا اٹھ کر دروازے کو دیکھنے لگی۔

حاتب بھی اٹھ کر ڈور تک آیا اور اسے کھولا تو آگے ابراہیم کے چہرے کی اڑی ہوائیوں پر دل سوکھے پتے سا کانپا۔

عمائمہ بھی ابراہیم کے تاثرات دیکھتی انخونی کے خوف میں مبتلا قریب چلی آئی۔

"کیا ہوا ہے ابراہیم، ایسی شکل کیوں بنا رکھی ہے؟"

حاتب کے دل میں مانو آندھی کے جھکڑ چل پڑے ہوں، وہ افسردگی کی مورت بنا ہوا تھا۔

"بھائی! وہ ہاشم سر"

ابراہیم سے بات بھی مکمل نہ ہو سکی کہ حلق میں گھٹ گئی۔

"ک۔۔ کیا ہوا ہے بابا کو؟"

حاتب نے ابراہیم کے دونوں بازوؤں کو پکڑے جنجھوڑا اور اس سے حاتب کی تڑپ ابراہیم اور عمائمہ دونوں کا جگر چھلنی کر گئی۔

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"شا۔۔ شائد ہارٹ اٹیک۔۔۔ ابھی ایمبولینس لے کر نکلی ہے انھیں۔ ہمیں بھی چلنا ہو گا"

حاتب کو لگا کسی نے اسکے پیروں تلے سے زمین کھینچ لی ہو یا پورے وجود کو جگہ جگہ سے ایک ہی بار کند چھری سے کاٹ لیا گیا ہو، آج زندگی میں پہلی بار وہ بابا کے لیے ڈرا، ایسا کہ اسکی آنکھوں کی اذیت نے ابراہیم اور عمائمہ کی آتی جاتی سانس تنگ کی تھی، وہ لوگ ہوسپٹل تو نکلے پر حاتب کی چپ ان دو کو دہشت زدہ کرتی رہی۔

.._____..

ڈنر میں سب نے بہت انجوائے کیا اور واپسی میں دیر بھی کافی ہو گئی تھی، لیکن نیند نہ روشانے کو آرہی تھی نہ پارس کو سو وہ اپنے لیے کافی بنانے گیا تو بیگم کی فرمائش بھی آگئی۔

"یہ لو بے بی گرل تمہارا فیورٹ شیک۔ بڑی نہ ہونا"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

لاونج میں کاوچ پر لیٹی روشانے، چینل بدلتے پاس آکر رکتے پارس کے ہاتھ سے گلاس اچکتی مسکرائی کیونکہ یہ آدمی آخر میں تپ کر جو بولا، پارس نے دوسرے کاوچ پر بیٹھے نظر روشانے پر جمار کھی تھیں۔

"میرے بڑے ہونے سے آپکو کوئی فائدہ نہیں مسٹر پارس۔ میں بس ایسے ہی پیاری ہوں۔"

چھوٹے چھوٹے بال ادا سے جھٹکی آنکھیں چنی کیے خطرے سے آگاہ کیا۔

"وہ تو ہے مجھے بس یہ فکر ہے ان فیوچر کہیں بے بی کے ساتھ مجھے اسکی ممی کو بھی فیڈر نہ بنا کر دینا پڑ جائے"

پارس کی چھیڑ خانی مقابل گال پھلا گئی، اپنے شیک کو آنکھیں سکیڑ کر ختم کرے گلاس میز پر رکھے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آنکو دنیا جہاں کی فکر ہے میرے سوا"

منہ ہی منہ میں بولتی بس ناراض ہونے کا موڈ آن ہوا تھا۔

"کہاں جا رہی ہیں آپ اتنی طاقت اپنے اندر اتار کر؟"

پارس نے بھی اٹھ کھڑا ہوتے نرمی سے بازوؤں میں بھرے پکارا، سراسر پٹنے کے موڈ میں تھا۔

"ریسلنگ لیگ میں حصہ لینے جا رہی ہوں، چلیں گے آپ؟"

بس اس حصار میں آنے کی دیر تھی کہ وہ کالی کالی آنکھیں مسکانے لگیں۔

"اتنا پٹنے کا شوق ہے تو میں ہوں ناں خدمات پیش کرنے کو، بتائیں آپ یہیں لڑنا چاہیں گی مجھ سے یا بیڈ میٹنگ زیادہ بہتر رہے گی؟"

نہایت سنجیدہ رہنے کی کوشش کرتے اپنی آفر دی اور اس آفر کو دینے کے نتائج کے لیے ریڈی بھی تھا، لیکن روشانے نجانے کیا یاد آیا کہ پارس کے کندھے میں منہ چھپائے ہنس پڑی۔

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"پاگل ہو گئی ہے یہ لڑکی، اوکے میں بلکل نہیں لڑ رہا پر ہوش مت گنواو۔ ابھی بہت ضرورت ہے مجھے تمہاری"

وہ سمجھا شاید صدمے سے بچاری کی ایسی حالت ہے، تبھی تو روشانے نے ہنسنے پر بمشکل قابو پایا اور سامنے ہوئی۔

"میں کچھ یاد آنے پر ہنسی۔ یو نو واٹ؟ موہنی مجھے گائڈ کر رہی تھی کہ بے بی کیسے آئے گا۔ میں نے بہت مشکل سے تب ہنسی روکی، وہ کتنی کیوٹ ہے ناں پارس۔ اوہ مائی گارڈ"

پارس بھی دھیما سا چھپا چھپا مسکرایا۔

"اچھا تو تم دونوں یہ گھسر پھسر کر رہی تھی، توبہ توبہ یہ لڑکیاں کیسی کیسی بے شرمی والی باتیں کرتی رہتی ہیں"

پارس نے معصومیت کے اگلے پچھلے ریکارڈ ہی تو توڑ دیے، روشانے اچھے سے یہ ڈرامے بازی سمجھ رہی تھی کیونکہ خود بھی تو بڑی نوٹنکی تھی۔

"اچھا آپ ہسبنڈز جو مرضی حرکتیں کریں ہم بچاریوں کے ساتھ، ہم وائفز باتیں بھی نہ کریں۔۔یہ کہاں کا انصاف ہوا بھلا"

فوری وہ دنیا جہاں کی بیویوں کے حق میں لڑنے اتر آئی۔

"اللہ اللہ اب ایسی کونسی حرکتیں کر دیں ہم معصوموں نے۔کیوں الزام لگا رہی ہو۔تمہارا دل نہیں کانپ رہا ظالم جل پری"

ڈرامائی حیرانگی اور بیچارگی لیے پارس نے آہستہ سی سرگوشیانہ آواز میں احتجاج ہی شروع کر دیا،روشانے کے ہونٹوں کو شدید پیاری مسکراہٹ نے چھوا۔

"ناں۔۔۔زرا نہیں"

وہ ضدی انداز میں پارس کی دونوں رخسار مڑورے بولی تو جناب کو نئی شرارت سوجھی۔

ZUBIMOVIESZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"اچھا تو آج میری جل پری گائڈنس لے کر آئی ہے۔ میری خیر نہیں دیکھائی دے رہی۔ ایسا کرو تم روم میں جاو میں اپنی تھوڑی بچی کچی عزت سنبھالے یہیں کاوچ پر پڑ جاتا ہوں"

پارس نے جلدی سے بھاگنا چاہا جب روشانے نے بازو کی شرٹ سے دبوچتے اس ہوشیار آدمی کو پکڑے روکا۔

"کونسی بچی کچی عزت، مجھے کیوں پتا نہ چلا؟"

روشانے کو تشویشناک صورتحال کا سامنا تھا، پارس کو ہنسی تو آئی پر ابھی روشانے اتنے جان لیوا موڈ میں تھی کہ وہ ہنس کر یہ حسین مومنٹ بلکل سپائیل نہیں کرنا چاہتا ہے۔

"جان! کونے کنارے میں باقی ہو گی ناں تھوڑی بہت"

مسکینوں کی طرح خیال پیش کیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"چلیں آئیں لوٹتی ہوں اسے بھی۔ کوئی کونہ نہیں چھوڑوں گی۔"

بازو سے پکڑے گھسیٹا اور پارس توازل سے ایسا لٹنے کو تیار بیٹھا تھا۔

"تم کتنی بہادر ہو گئی ہو ناں۔ مجھ سے زرا ڈر نہیں لگتا اب تمہیں"

پارس نے ساتھ ہی چلتے تعریف کی تو وہ گردن گما کر اپنے سارے دانت ایک ساتھ دیکھا گئی۔

اس سے پہلے کہ کوئی جواب دیتی، بیک سائیڈ اپنے رنگ کرتے فون کی طرف دیکھنے لگی۔

"اس ٹائم کس کی کال آگئی۔ ویٹ دیکھنے دیں مجھے"

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس نے اسے واپس پلٹنے سے روکنے کو پیٹ میں ہاتھ لپیٹ کر روکا۔

"مت جاو۔ چھوڑو سب"

پارس کی بے خود سر گوشی پر وہ ہونٹوں میں مسکراہٹ دباتی بے چینی سے مسلسل بجتے فون کو دیکھ رہی تھی۔

"کچھ اہم ہوا تو؟"

روشانے نے بازو گردن میں پروتے تشویشی انداز میں پوچھا۔

"تمہارے بہکنے سے امپورٹنٹ ہے کچھ؟"

نشیلی نیلی آنکھیں فرصت سے روشانے کے چہرے کے خدوخال پرکھنے میں لگی تھیں۔

"پھر بھی۔دیکھیں کوئی مسلسل کال کر رہا ہے"

روشانے کا دھیان اسی جانب تھا۔

"اوکے دیکھ لو۔۔میں جا رہا ہوں سونے۔۔ہنہ"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

روشانے کو آزاد کیے وہ برہمی دیکھائے چلا گیا تو وہ حیرت سے پارس کی پشت گھوری پھر مسکراتی ہوئی فون تک پہنچی تو ممی کی کال دیکھے فکر نے آگھیرا۔

"اس ٹائم پریسہ مما کی کال؟ خیریت ہو"

جلدی سے کال ریسو کیے فون کان سے لگایا مگر اس جانب پریسہ کی سسکتی ہوئی آہیں مانو روشانے کا ہاتھ دل تک لے گئیں۔

"مما۔ آپ کیوں رو رہی ہیں۔ بتائیں مجھے کیا ہوا ہے؟"

پریشانی کے سنگ روشانے کی آواز کپکپا گئی پر فون پار سے پری کی دم ہارتی سسکیاں بلند ہو رہی تھیں، سہانہ بھی پریشانی کے سنگ آئی سی یو کے باہر چکر کاٹ رہی تھی۔

"ر۔۔روشانے۔۔ہاشم کو ہارٹ اٹیک آیا ہے۔"

روشانے وہیں صوفے پر لڑکھڑاتی بیٹھی، آنکھیں جیسے پری کی تکلیف موصول کر بیٹھی تھیں تبھی بھیگ گئیں۔

"واٹ۔۔۔ آپ۔۔ آپ اکیلی ہیں مما۔۔؟ پریشان نہ ہوں کچھ نہیں ہو گا انھیں"

روشانے کی آواز بھیگی۔

"ت۔ تم نے ان سے وعدہ کیا تھا آلائم کوم۔۔ ملواو گی۔ بھول کیوں گئی۔۔۔ وہ دکھی تھے۔ اورح۔۔ حاتب نے بھی روڈ بیہیو کیا۔ تم لے کر آو ناں اسے یہاں۔ہ۔۔ ہاشم اسے دیکھ کر ٹھیک ہو جائیں گے"

پری کو روتا دیکھے سہانہ پاس آئی تو مما کی بات سنے وہیں گھبرا کر ساتھ بیٹھی، سمجھ نہ آئی مما کسکی بات کر رہی ہیں۔

"اچھا آپ رونا بند کریں، ہم آتے ہیں۔ پلیز مما سنبھالیں خود کو"

روشانے کی ڈھارس پر وہ سر ہلائے رابطہ توڑ گئیں تو وہ بھی فون وہیں پھینکتے کمرے کی طرف دوڑی۔

"مما۔ آپ کس کی بات کر رہی تھیں۔۔ادھر دیکھیں۔۔کسکو دیکھ کر بابا ٹھیک ہو جائیں گے۔بولیں یار"

سہانہ نے تڑپتے ہوئے پریسہ کا ہاتھ تھاما جنکی آنکھوں سے آنسوؤں تواتر بہہ رہے تھے۔

"آلائم کو۔"

سہانہ کے چہرے کی رنگت سی بدلی،وہ مزید کچھ پوچھ نہ پائی کیونکہ پریسہ بہت تکلیف میں تھیں پھر حاتب،ابراہیم اور عمائمہ بھی پہنچ آئے تھے۔

حاتب نے جب مما کو روتے دیکھا تو فورا انکی طرف آیا،عمائمہ بھی ساتھ ہی لپکی جبکہ سہانہ اسی صدمے کی کیفیت میں اٹھے ابراہیم تک پہنچی۔

"ابراہیم! کیا ہمارا آلائم واپس مل گیا ہے۔ پلیز بتاو مجھے؟"

ابراہیم نے جواب بس سر ہلاتے آزردہ اشارے سے دیا جبکہ سہانہ سمجھ نہ سکی یہ وقت رونے کا ہے یا شکر کا۔

"ک۔۔ کیا وہ سچ میں یہاں آجائے گا؟ مما ابھی کسی کو کہہ رہی تھیں اسے لانے کو۔ مجھے بتاو اگر تمہیں پتا ہے ابراہیم"

سہانہ کی سسکیاں سنتے ابراہیم نے اسے آگے بڑھ کر اپنے سینے سے لگایا۔

"وہ روشانے کا ہسبنڈ ہے، اگر پریسہ آنٹی نے کہا ہے تو وہ اسے ضرور لائے گی۔ وہ اس فیملی کی مسیحا ہے۔ اتنے بڑے کرب میں ہم کو تنہا نہیں چھوڑے گی۔ سنبھالو خود کو۔ آو ہم کچھ دیر باہر چلتے ہیں"

ابراہیم نے اسکی تکلیف خود میں جذب کی اور سہانہ بھی اس وقت شاید دم گھٹنے سے مر ہی جاتی اگر ابراہیم اسے وہاں سے نہ لے کر جاتا۔

جبکہ عمائمہ تو مما کے ساتھ لپٹی تھی، آنکھیں حاتب بھی بھی انگارہ ہوتی محسوس ہو رہی تھیں۔

"میں انکو ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا پری، آپ ناراض ہیں مجھ سے؟"

حاتب نے مما کا ہاتھ پکڑا تو پری نے بھیگی دلخراش نگاہوں سے حاتب کی آنکھوں کو دیکھا۔

"میں ہمیشہ سے تم سب اور ہاشم کے بیچ پستی آئی ہوں، وجہ یہ ہے کہ مجھے کوئی بھی کسی سے کم پیارا نہیں۔ اب تو آلائم تمہیں مل گیا تھا۔ اب تم بابا کو ہرٹ مت کیا کرو۔ وہ آجکل بہت حساس ہو رہے ہیں۔ جب سے تمہارے ساتھ غلط کیا، میں ناراض ہو کر دور ہوئی۔ وہ بچوں جیسا بیہو کر رہے تھے۔ میں نے بتایا کہ آلائم م۔ ملنے آئے گا۔ اور تھوڑا ناراض ہے۔ وہ یہ بھی برداشت نہیں کر سکے تو تم کیسے یہ سوچ لیتے ہو کہ انھیں آلائم کو قربان کرتے تکلیف نہیں ہوئی ہو گی۔ ہم کسی کی جگہ نہیں یو سکتے تو ہم اسکے کرب

بھی نہیں سمجھ سکتے۔وہ آدمی جو اندر زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے، تمام ترستم اور ناانصافیوں کے مجھے اس لیے آج تک پیارا تھا کہ اسکے ہر درد کی گواہ اللہ کے بعد میں ہوں۔وہ میرے سامنے روتے تھے تبھی دنیا کہ سامنے نظریں اور سر اٹھا کر چل پاتے تھے ورنہ سالوں پہلے ہی وہ شخص اپنے احساس جرم تلے آکر مر چکا ہوتا۔"

مما کا اک اک تڑپتا بھیگا لفظ حاتب کے حلق میں درد بڑھا رہا تھا، گویا اس وقت تکلیف کی انتہا نہ رہی تھی، ہر کوئی درد میں تھا اور سمجھ سے باہر تھا کہ کسکا درد کم ہے اور کسکا زیادہ۔

"مجھے مزید گلٹی مت کریں ابھی، آپکا سارا رحم صرف انکے لیے وقف ہے۔میں معافی مانگ لوں گا"

حاتب گویا ابھی ایسا برداشت کرنے کا اہل تھا ہی نہیں۔

"ا۔۔اور اگر تمہیں مہلت نہ ملی؟"

پری کے سوال نے اس شخص کی آنکھوں میں ریت جھونکی تھی، وہ آنکھیں جو اپنی خوبصورتی میں اکلوتی تھیں، جلنے لگیں۔

"خدا کے لیے کیسے باتیں کر رہی ہیں۔ کیوں مہلت نہیں ملے گی آخر۔ وہ ساری زندگی مہلت پا کر تلافی کرتے رہے تو میرا بھی حق ہے اس مہلت پر۔ پلیز ممارونا بند کریں۔۔۔ عمائمہ انکو کہو میرا دم گھٹ رہا ہے۔"

وہ چلا اٹھا، ایسی بے بسی تو زندگی میں پہلی بار گلے پڑی تھی جبکہ اسکے لب و لہجے سے پری کا دل اور بھرا تو وہ عمائمہ کے کندھے سے لگ گئیں، عمائمہ نے بھیگی نظریں اٹھا کر حاتب کو دیکھا جو اخیر اذیت کے مقام پر کھڑا تھا، اس سے پہلے دلبرداشتہ ہوتے جاتا، عمائمہ نے جاتے جاتے اسکا ہاتھ پکڑے روکا۔

وہ رک کر مڑا تو وہ اسے دوسرا بازو پھیلائے بیٹھنے کا اشارہ کر رہی تھی۔

"میں ٹھیک ہوں۔ مما کو تسلی دو"

حاتب نے جھک کر اسکا سر چوما پر عمائمہ نے نفی میں گردن ہلائے حاتب کا ہاتھ مزید مضبوطی سے مٹھی میں جکڑا۔

حاتب اسکے دائیں طرگ بیٹھا تو عمائمہ نے اسکے ہاتھ کو دباو دیتے بنا کچھ کہے اس شخص کی ڈھارس بندھادی جسکا احساس جرم میں دم نکل رہا تھا، حاتب نے عمائمہ کا ہاتھ اٹھا کر لبوں سے چوما پر نظریں پھیر گیا کیونکہ وہ سنہری آنکھیں بھیگ رہی تھیں۔

روشانے روم میں آئی تو پارس واش روم میں تھا، وہ بے قراری سے اسکی منتظر تھی اسکے ساتھ ارجنٹ انطالیہ کی فلائیٹ کا بھی پتا کروا رہی تھی، ابھی کی تو نہیں پر صبح پانچ کی فلائیٹ مل رہی تھی جسے روشانے نے فورا لیا، پارس جب باہر نکلا تو روشانے کے چہرے کی غیر محسوسانہ طور پر اداسی بھانپ گیا۔

"کسکی کال تھی؟"

وہ عقب میں آ رکتے بازووں میں بھرے بولا تو روشانے چونکی اور جلدی سے اسکا حصار توڑے بازووں میں گھوم کر پلٹی۔

"پارس! ہم انطالیہ چلیں۔ آپکے بابا ٹھیک نہیں ہیں"

روشانے نے فوراً ہارٹ اٹیک کا بتانا مناسب نہ سمجھا، لیکن پھر بھی پارس کی چھٹی حس بتا چکی تھی کچھ غلط ہوا ہے۔

"کیا ہوا ہے انکو؟"

وہ فوراً بولا، لہجے یہ جتانے والا تھا کہ دل پر ضرب لگی ہے۔

"ہارٹ اٹیک! مما بہت رو رہی تھیں۔ کہہ رہی ہیں آپ کو لاؤں۔ آپکے بابا آپکو دیکھ کر واقعی جی اٹھیں گے۔ ویسے بھی ہمارا رشیہ سے واپسی پر پلین تو تھا ہی۔ ابھی چلتے ہیں۔ صبح پانچ کی فلائیٹ بھی مل گئی ہے"

پارس نے اسکا حصار توڑا اور جا کر میٹرس پر سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھا۔

"تو اب وہ یہ چاہ رہے ہیں میں ناراضگی گلے شکوے بھی نہ کروں؟ ایسا باپ دیکھا ہے تم نے جو ایسی بے بسی میں لا کر چھوڑے۔ میں نے تو بہت لڑنا تھا ان سے روشانے، ان کو اپنی ہر تکلیف کا بتانا تھا۔ یہ اچھا ہے کہ دل کا عارضہ لے کر بیٹھ جاو تاکہ کوئی اپنا غبار نکالنے سے پہلے مرنا پسند کرے"

روشانے نے اسکے غصے اور اذیت پر گہرا سانس لیتے پاس ہی بیٹھ کر اسکے ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا۔

"انکو زندگی کی طرف لوٹنے دیں، آپ سے کون کوئی حق چھین سکتا ہے میری جان۔ آپ شکوے گلے ہر چیز میں برحق ہیں۔ لیکن ابھی انکی زندگی اہم ہے۔ جو بھی ہو، وہ بہت سہہ چکے ہیں۔ ابھی کچھ دیر کے لیے ساری ناراضگی اور تکلیف ہٹا دیں۔"

روشانے کے تاسف سے منت کرنے پر وہ سر جھکا گیا، جسم کے کس کس حصے میں درد ہو رہا ہے سمجھ سے باہر تھا۔

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ہمم۔۔کر دی سائیڈ۔کون گارنٹی دے گا کہ وہ ٹھیک ہو جائیں گے؟"

اسکے سوال میں بے پناہ درد تھا۔

"آپکا اللہ پر یقین دے گا یہ گارنٹی۔آپ کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ثبوت یہ دیکھیں جیتی جاگتی روشانے۔پریشان نہیں ہوں۔جب تک فلائیٹ ہے ہم انکے لیے دعا کرتے ہیں۔میں اپنے بابا کو کھو چکی ہوں۔بہت درد بھری جدائی ہے یہ۔آپ اس دکھ سے کبھی نہ گزریں یہ چاہتی ہوں۔یہی دعا ہے میری"

ہر اس لمحے جب ماں باپ کے دکھ سامنے آتے وہ بہت زیادہ کمزور پڑ جاتی تھی۔

پارس نے فوراسے اسے بازو کھولتے خود سے لگاتے دگنی تسلی اور ڈھارس لوٹا کر بتایا کہ وہ کتنی بڑی ہمت ہیں ایک دوسرے کی۔

"آمین۔"

وہ فقط اتنا ہی کہہ پایا اور فجر تک انتظار بہت مشکل تھا، ہر فرد کے لیے، پارس اور روشانے نے آبیل کو بھی اتنی ارجنٹ جانے کا بتایا تو وہی صبح دونوں کو ائیر پورٹ ڈراپ کرنے آیا اور پارس کو گلے لگا کر تسلی بھی دی۔

جبکہ دوسری جانب ہاشم کی جان تو بظاہر بچ گئی لیکن انکی حالت ابھی بھی کریٹیکل تھی، دل کی دھڑکن بہت مدھم ہو چکی تھی، جیسے اس شخص کے اندر سب مسمار ہو گیا ہو۔

ساڑھے سات بج چکے تھے، پارس اور روشانے کا جہاز لینڈ کر چکا تھا لیکن وہیں ہوسپٹل میں موجود افراد پر ابھی تک خطرے کی تلوار لٹکی تھی۔

پریسہ تو مرجھا گئی تھیں، یہی کیفیت سہانہ اور عمائمہ کی تھی جبکہ حاتب کے ساتھ ابراہیم تھا تو وہ خود کو سنبھال چکا تھا، ڈاکٹر سے بابا کی کنڈیشن پل پل دریافت کر رہا تھا پر سکون کسی پل آنا ممکن نہ رہا تھا جیسے۔

"آر یو اوکے؟"

وہ لوگ سیدھا ہوسپٹل ہی روانہ تھے، روشانے بس ایک ہینڈ بیگ کے سوا کچھ نہیں لائی تھی کیونکہ انکی ارجنٹ آمد ہوئی تھی۔

"دل گھبرا رہا ہے۔ حاتب نے کہا وہ ٹھیک نہیں ہیں اور مجھے ان سے زیادہ حاتب کی حالت بگھڑی محسوس ہوئی۔ اف روشانے تم مجھے چھپالو، یہ بہت مشکل گھڑی ہے میرے لیے"

وہ اس وقت گاڑی بیک بیک جانب بیٹھے تھے، ہدایت بابا کا ڈرائیور ہی انھیں ائیرپورٹ سے پک کرے ہوسپٹل ڈراپ کرنے والا تھا، روشانے نے پارس کا ہاتھ تھاما جسکی جان نکلی لگ رہی تھی، جو حقیقتوں کے سیاہ چہرے دیکھنے سے خوفزدہ تھا، جسے سمجھ نہ آرہا تھا سترہ سال بعد اس باپ سے کیسے ملے گا جس نے جہنم میں جھونکتے ہوئے اک بار بھی مڑ کر نہ دیکھا تھا۔

جن نے پندرہ سال کے آلائم مغدام کی ہر تڑپ، ہر منت، ہر التجاء کو یہ کہہ کر خاموش کیا کہ وہ مجبور ہے۔

"پارس!بی بریو۔۔ایسے کمزور نہیں پڑ سکتے۔میری جان میری طرف دیکھیں۔آپ مما سے بھی تو ملے تھے ناں۔یہ بھی ویسا ہی آسان ہو گا"

وہ پارس کا ہاتھ تھامے اسے چومتی ہوئی اسے سب سہل ہونے کی تسلی دے رہی تھی پر پارس جانتا تھا اس ملن میں کچھ آسان نہیں ہو گا۔

"مما میری مجرم نہیں تھیں روشانے،بابا تھوڑے سہی ہیں تو۔نہیں ہو گا مجھ سے"

وہ ہانپ اٹھا،اسے شدید ذہنی دباو میں پینک اٹیک آنے لگتا تھا اور روشانے اسکی حالت پر سہم رہی تھی۔

"پارس۔میری طرف دیکھیں۔ڈرائیور گاڑی روکو"

وہ فورا سے گاڑی رکنے پر خود بھی باہر نکلی اور پارس کی طرف سے آکر اسکا ڈور بھی اوپن کیا،اپنا ہاتھ اس نیلی آنکھوں والے کی طرف بڑھایا جن آنکھوں میں دم توڑتی،بلکتی ہوئی اذیت ہلکورے رہی تھی۔

"گہرے گہرے سانس لیں، پینک ہونے کی ضرورت نہیں۔ سب ٹھیک ہے میری جان۔ وہ آپکو دیکھیں گے تو ٹھیک ہو جائیں گے اور آپ سارے شکوے ساری تکلیف بھول جائیں گے۔ مجھ پر بھروسہ کر کے دیکھیں، میں آپکو بہلا نہیں رہی"

وہ پارس کی آنکھوں کی بے یقینی پر درد میں تھی، وہ جن تکلیفوں سے گزرا آج وہ ساری ان نیلی آنکھوں میں اتری ہوئی تھیں۔

"تم پر بھروسہ کر رہا ہوں۔ واقعی کچھ برا تو نہیں ہو گا ناں؟"

اب جب مقدر نے اپنے مجرم سے سوال کرنے کی اجازت دی تو وہ انکے دل کے کمزور پڑنے سے خوفزدہ تھا، جیسے وہی پندرہ سالا نو عمر ہو جسکا ہاتھ وحشی درندوں کے بیچ اپنے بابا کے ہاتھ سے چھوٹ جائے گا۔

"نہیں ہو گا۔ میرا دل کہہ رہا ہے۔ سنبھالیں خود کو۔ آپ کہتے ہیں ناں پارس کہ میں بہت مہربان ہوں، تو آج آپکو بھی یہی بننا ہے۔ زندگی بہت بے یقین

ہے، کب واپس لے لی جائے کچھ خبر نہیں ہوتی۔ آپ پچھتانے کے لیے نہیں بنے، مجھے یقین ہے آج بھی آپکے سر خرو ہونے کی گھڑی ہے"

شاید اگر روشانے اسکے ساتھ نہ ہوتی تو وہ کبھی بھی یہ راستہ نہ کاٹ پاتا، پارس عیسی مغلانی آج اعتراف کر سکتا تھا کہ یہ رنگوں، جذبوں اور محنتوں میں لپٹی لڑکی سچ میں اسے دوسری زندگی کی طرح عطا کی گئی ہے، اور یہ اعتراف پارس کو تاعمر کے لیے روشانے کے حصار میں باندھ چکا تھا، وہ جن نظروں سے اس بولائی، یقین دلاتی، ہلکان جل پری کو دیکھ رہا تھا، باخدا وہ بڑی متبرک تھیں کہ وہ انھیں ہٹا کر اپنا ہاتھ روشانے کو یوں مہربان ہو کر تھما گیا جیسے کہہ رہا ہو اب تم جہاں کہو گی میں ضرور چلوں گا۔

زہے نصیب!

.._____..

فجر کے بعد باقاعدہ قبطی عیسائی سے مسلم ہونے کے تمام احکامات پورے ہوئے جو مسجد میں ہی طے پانا تھا کیونکہ پارس نے وہاں کے امام مسجد سے پہلے ہی اس مدعے پر بات کرلی تھی، مسلمان ہونا اور پھر اک نئے مذہب کو مکمل طور پر اپنانا اک وقت طلب عمل ہوتا ہے۔ اللہ پاک ہر کسی کو یہ سعادت نہیں دیتا کہ وہ اسلام کی حقانیت کی جڑوں تک پہنچیں، اور جیسا کہ ایک ریسرچ بتاتی ہے کہ پیدائشی مسلمان ہونے کے ناطے وہ لوگ جو پیدائشی غیر مذہب ہوں اور بعد میں اسلام کے دائرے میں آئے ہوں، انکا یقین بے حد پختہ اس لیے ہوتا ہے کہ وہ اس سعادت سے بہت سی جدوجہد تک پہنچتے ہیں، جیسا کہ میسر چیز کی اتنی قدر نہیں کی جاتی جتنی بہت محنت اور مراد سے حاصل کی گئی چیز کو اہم رکھا جاتا ہے۔

آبیل کا تعلق بھی چونکہ قبطی عیسائی خاندان سے تھا تو اسکے بچپن میں بھی آسیہ اسے باقاعدگی سے ہر اتوار کو چرچ بھیجتی تھیں، وہ پادری کے ہاتھوں پر بوسہ دیتا پر اسے عجیب لگتا۔ چرچ سروسز میں حصہ لیتا۔ پوجا پاٹ

کے بعد پادری انھیں لیکچر دیتا کہ قبطی عیسائیوں کے علاوہ سب لوگ گمراہ ہیں۔ انکے علاوہ سب لوگ اللہ تعالیٰ کے غضب کا شکار ہیں کیونکہ سب ملحد اور بے دین ہیں۔ تب آبیل بھی انکی باتیں سرسری ہر بچے کی طرح سنتا تھا، جس انداز کا تعصب وہ پادری آبیل کے اندر پیدا کرنا چاہتے تھے وہ کبھی پیدا نہ ہو سکا اور وہ اپنے مسلمان دوستوں اور کلاس فیلوز کو دشمن کے روپ میں دیکھنے پر کبھی خود کو آمادہ نہ کر پایا۔ پھر جب اسکی زندگی میں پارس آیا تب آبیل کی اصل ہجرت شروع ہوئی، ایک سچے مذہب کی کھوج کی طرف۔

اس وقت وہ اپنی زندگی کی پوری کہانی مسلمان بن کر امام مسجد کو سنا رہا تھا اور آسیہ اور موہنی نرم سی مسکراہٹ کے سنگ اسے سن رہے تھے جیسے امام مسجد۔

"میں آہستہ آہستہ بڑا ہو رہا تھا تو میری آنکھیں مزید کھلنے لگیں، مجھے اپنے مسلمم بھائیوں کی عادات و اطوار بہت اچھے لگنے لگے، وہ میرے ساتھ عیسائی

ہونے کے باوجود بھائیوں کی طرح پیش آتے، مذہبی فرق کے باوجود ان سب نے یا میرے سب سے اچھے دوست پارس نے کبھی تعصب یا نفرت کا اظہار نہیں کیا۔ بعد میں مجھے پتا چلا کہ یہ قرآن مجید کا حکم ہے کہ جو کافر مسلمانوں سے دشمنی نہیں رکھتے، مسلمانوں کے خلاف برسرپیکار نہیں، ان سے محبت و مروت سے پیش آیا جائے۔

جیسے مجھے اک آیت ابھی بھی یاد آرہی ہے۔

"اللہ تعالی آپکو ان لوگوں سے منع نہیں کرتا جنہوں نے دین کی وجہ سے آپ سے لڑائی نہیں کی، نہ آپ کو گھروں سے نکالا کہ آپ ان سے نیکی کریں۔ آپ ان سے انصاف کریں۔ بے شک اللہ تعالی انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

(الممتحنہ:8)۔"

وہ رکا تو امام مسجد کی آنکھیں مسکرائیں۔

SAMEERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"ماشاءاللہ"

وہ بہت مسرور ہوئے لیکن ابھی آبیل کی کہانی باقی تھی۔

"میری پارس سے دوستی بہت گہری تھی، وہی میری زندگی کے اس سدھار کی وجہ ہے۔ میں نے جہاں اسکے لیے اپنی ہر حد تک بہترین کیا اس نے دگنا لوٹایا، کالج میں ہم ساتھ تھے، اسکی اسلامیات کی کلاس اکثر میں لیتا اور اپنی چھوڑ دیتا جہاں ہمیں عیسائیت کے حوالے سے سیکھایا جاتا۔ میرے ذہن میں بہت سوالات گونجتے اور پھر اک دن میں نے اپنے ٹیچر سے ہمت کیے سوال کر ڈالا۔

میں نے پوچھا کہ ہم لوگ مسلمانوں کو ملحد اور بے دین سمجھتے ہیں حالانکہ اُن کا اخلاق، کردار اور رویہ انتہائی مثالی ہے۔ یہ تضاد کیسے ممکن ہے؟ بس معلم کو توقع کے مطابق میرا سوال سن کر غصہ آیا لیکن وہ اپنا غصہ دباتے ہوئے، ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ سجائے کہنے لگا کہ تم ابھی بہت چھوٹے ہو، تمہیں

دنیا کے بارے میں کچھ خبر نہیں۔ان چھوٹی چھوٹی نمائشی باتوں سے تمہیں مسلمانوں کے بارے میں دھوکے میں نہیں آنا چاہیے۔ہم بڑے جانتے ہیں کہ مسلمانوں کی اصل حقیقت کیا ہے۔میں اس غیر منطقی جواب سے قطعی مطمئن نہ ہوا لیکن پھر بھی اپنے معلم کے ڈر کی وجہ سے خاموش رہا۔

میری یہ خاموشی کسی نے محسوس نہ کی سوائے پارس عیسی مغلانی کہ،وہ کہنے سے زیادہ کرنے کا عادی تھا۔اسکی ذات میں قول سے زیادہ عمل کی چمک تھی اور اس نے مجھے کالج کے آخری دن میری تمام الجھنوں کا حل چپ چاپ دیا۔ایک تحفے کی صورت۔۔وہ ہم اسے الوداعی گفٹ کہا کرتے تھے،ویسے تو ہمیں یونی بھی ساتھ جانا تھا پر اسکے بقول یہ سب سے اچھے دوستوں کے بیچ اک رسم ہوتی تھی"

اب یہ کہانی جہاں رکی وہاں امام مسجد،موہنی اور آسیہ کے سوا وہاں بیٹھے دو مزید امام مسجد صاحب کے جانشیں متجسس و پرجوش ہوئے کہ آخر ایسا تحفہ کیا ہو گا۔

آبیل کے ہونٹوں پر حسین مسکراہٹ تھی جبکہ امام مسجد بنا آبیل کے بتائے بس اسکی مسکراہٹ سے اس تحفے کا نام جان گئے۔

"وہ میرے پاس آیا اور بولا کہ میں نے کئی ماہ پر محیط اپنی اور تمہاری اس دوستی کو دیکھتے ہوئے سوچا کہ تمہیں کوئی انتہائی قیمتی، انمول اور یادگار تحفہ دینا چاہیے۔ بہت سوچ وبچار کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا کہ قرآن مجید سے زیادہ قیمتی تحفہ کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے تمہیں یہ تحفہ پیش کر رہا ہوں۔ میں نے بڑی خندہ پیشانی اور خوشدلی سے اپنے دوست کا یہ انمول تحفہ قبول کیا اور اپنے گھر والوں کی نظروں سے چھپا کر اسے اپنی الماری میں رکھ لیا، گھر میں کون تھا، بس مما۔ اب کالج کے بعد ہم لوگ کچھ ٹائم کے لیے جدا ہوئے کیونکہ اسے کسی دوسرے ملک جانا پڑا، اور خدا کی کرنی کچھ یوں ہوئی کہ ان تین ماہ میں میری اسلام سے رغبت کم ہونے کے بجائے بڑھتی چلی گئی۔ میں جب بھی اذان سنتا میرے جسم میں ارتعاش پیدا ہو جاتا، میرے دل میں عجیب طرح کے جذبات موجزن ہو جاتے۔ جب

میرے پاس کوئی نہ ہوتا تو میں الماری سے قرآن مجید نکالتا، تحسین اور محبت بھری نظروں سے اسے دیکھتا، بوسہ دیتا اور دوبارہ اس کی جگہ پر رکھ دیتا۔ مجھے لگا یہ سب میں اپنی مما سے چھپانے میں کامیاب ہوں پر ایسا نہ ہوا۔۔۔۔"

آبیل رکا اور تبھی اسکی نظر آسیہ سے ملی، دونوں ماں بیٹے کی مسکراہٹ بے حد پیاری تھی۔

"مما میری غیر موجودگی میں قرآن پاک کے ساتھ میرے جیسا برتاو کرتی رہیں اور میرے پیچھے یہ بھی اسکی رغبت میں مبتلا ہوئیں، یوں ہم دونوں ہی ایک دوسرے سے چھپ کر ایک نئی جستجو میں اترے۔ وقت گزرتا رہا، ہم یونی پہنچے، پارس ایک بار پھر میرے ساتھ آگیا اور اس سے میری دوستی گہری ہوتی چلی گئی۔ اس کا رویہ بھی میرے ساتھ بڑا مثالی، مشفقانہ اور ہمدردانہ تھا۔ میں نے کبھی اس کی طرف سے کسی مذہبی تعصب کا ادنی سا اظہار بھی نہیں دیکھا تھا۔ ہمیں جو چرچ میں بتایا جاتا تھا۔ اُس کا حقیقت سے

دور کا بھی واسطہ نہیں تھا۔ میں نے پوری گہرائی سے اسلام کا مطالعہ شروع کر دیا۔ عیسائیت اور اسلام کا تقابلی جائزہ لینا شروع کر دیا اور آپ جانتے ہیں میری مما میرے علم میں لائے بنا اس سفر میں میرے ساتھ تھیں"

آبیل پھر رکا، موہنی کی آنکھیں بھی محبت سے بھری آبیل کے اک اک حرف پر ایمان لا رہی تھیں جبکہ آسیہ کو تو اپنے بچے کے فیصلے پر رہ رہ کر پیار آیا۔

"پارس نے کبھی آپکو اسلام قبول کرنے کی دعوت نہیں دی آبیل؟"

امام مسجد کے ساتھ بیٹھے ان کے فرزند اس بار بولے تو آبیل کی آنکھوں میں پارس کے لیے عقیدت اتر آئی۔

"کچھ مجبوریوں کی وجہ سے اسے بھی دنیا کے سامنے عیسائی بن کر رہنا پڑتا تھا، لیکن میں جانتا ہوں وہ اللہ کے کتنے قریب تھا۔ اس نے ایک بار مجھے بتایا کہ وہ مذہب کو لے کر کسی پر کسی قسم کا دباؤ ڈالنے کے حق میں نہیں۔ شاید

اسے اپنے دیے تحفے پر یقین تھا کہ وہ میری رہنمائی بن رہا ہے۔اس نے کبھی مجھے مذہب بدلنے کا نہیں کہا لیکن وہ تھوڑے دنوں بعد بس اتنا ضرور کہتا کہ میرے دیے تحفے کو پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش کرو۔میں نے جب اس کتاب کو پڑھنے کے ساتھ سمجھنے کی ابتداء کی تب تک ہم یونی سے نکل چکے تھے،ہم دو کی مشکل پریکٹیکل زندگی شروع تھی۔ہم ایک دوسرے کی اک بڑی خوشی بن چکے تھے۔اسکی دوستی نے مجھے آج کا دن دیا کہ میں فائنلی ایک سچے دین میں شامل ہوا۔مجھے لگتا ہے جب اللہ ہمیں اپنی طرف بلانا چاہتا ہے تو وہ ہماری طرف اپنا بہترین وسیلہ ارسال کرتا ہے اور میری اور میری مما کی زندگی کو اس سٹیج پر لانے والا وہ وسیلہ میرا دوست ہے۔اور آپکو ایک مزے کی بات بتاوں۔میری مما پانچ سال پہلے ہی اسلام قبول کر چکی ہیں۔اور مجھے خوشی ہے میں بھی آج دیر سے سہی پر ایک سچا دین تھام چکا ہوں اور اس میں میری پیاری وائف موہنی آبیل میرے ساتھ ہیں"

آبیل نے جب موہنی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تو یہ لمحہ واقعی بے حد خوبصورت تھا۔

"آپکی کہانی واقعی خوبصورت ہے آبیل اسحاق۔ اللہ نے آپکو چنا اور اس لمحے جب آپ قرآن پاک کو بمعہ تفسیر پڑھ اور سمجھ چکے ہیں، آپکو ایک مسلمان کی طرح اسکی تعلیمات کا فہم و فراست کے سنگ علم ہے۔ امید ہے آپ اپنی شریک حیات کو بھی اپنا سیکھا علم پہچائیں گے۔ اللہ آپکے فیصلے اور نیت کا خود اجر دے گا ان شاء اللہ"

امام مسجد نے ان سب کو دعاوں کے ساتھ رخصت کیا اور آج کی صبح ان سب کو اور حسین لگ رہی تھی، آسیہ تو گھر کے بجائے اپنے اور فناتیج روانہ ہو گئیں تو موہنی اور آبیل گھر نکلے۔

سارا رستہ موہنی اسکے کندھے پر سر رکھے مسکراتی رہی، زندگی میں پہلی بار اس نے سر پر اسکارف اوڑھا تھا تو بالکل بدلی ہوئی لگ رہی تھی۔

"میں بھی اپنے مذہب سے خوش نہیں تھی آبیل، کبھی چرچ نہیں گئی۔بابا زبردستی بھی لے کر جاتے تو میں ساتھ چیزیں کھانے کی لے جاتی اور وہی ٹھوستی رہتی، پادری انکل کی باتیں سر سے گزر جاتیں تو کبھی سمجھنے کی کوشش نہیں کی لیکن آج مجھے پہلی بار لگ رہا ہے جیسے میرا بھی اب کوئی مذہب ہے۔میری بھی کوئی زندگی ہے۔ تھینکیو مجھے یہ اتنا بڑا گفٹ دیا تیسرا"

آبیل نے سرسری سی حیرت اس تیسرے پر عیاں کی۔

"ہیں! تیسرا۔پہلے دو کیا ہیں۔ایک بے بی جبکہ دوسرا؟"

آبیل نے اسکی طرف لمحہ بھر دیکھتے واپس توجہ ڈرائیونگ پر دی۔

"پہلا ویڈنگ نائیٹ"

وہ اسکے سینے میں چھپی منمنائی، آبیل ہنسا کیونکہ موہنی پر یہ اعتراف سجا تھا۔

"میری جان!"

بے حد لاڈ آیا تھا اسے موہنی پر۔

"آپکو پتا ہے کل میں نے روشانے آپا کو بھی گائیڈ کیا کہ کیسے بے بی آئے گا"

موہنی کی اگلی سرگوشی پر آبیل نے بمشکل گاڑی کو بریک لگائی، بادلوں کے سیاہ غبار کی وجہ سے ابھی تک ٹھیک سے صبح کا گماں نہ ہو رہا تھا۔

"واٹ؟ کیا کہہ دیا تم نے اسے موہنی۔۔اسے گائنڈنس کی ضرورت نہیں تھی لڑکی"

آبیل کی پریشانی اور گھبراہٹ پر وہ جلدی سے اس سے الگ ہوتے بیٹھی، آنکھیں کسی شرارت کی ترجمان تھیں۔

"میں نے بس یہ کہا کہ بہت قریب جانا ہو گا۔کچھ پرسنل تو نہیں کہا آبیل۔وہ تو صرف ہسبنڈ وائف کا سیکرٹ ہوتا ہے، میں نے ہوشیاری سے

کہا کہ مجھے تو زیادہ یاد نہیں۔بس میں پارس کا بھی بے بی چاہتی تو ایکسائٹمنٹ میں بول دیا انکو۔ آپ کو برا لگا؟"

وہ تھوڑی فکر مند ہوئی کیونکہ آبیل نے گاڑی روکی تو یہ پریشان کن تھا، آبیل نے بہت مشکل سے مسکراہٹ لبوں میں چھپائی۔

"تمہیں واقعی یاد نہیں ہے؟"

آبیل نے نظریں سی چراتے واپس گاڑی سٹارٹ کی تو موہنی بھی چہرہ دوسری طرف گمائے بلش کی۔

"موسم بہت پیارا ہو رہا ہے"

دبی دبی مسکراہٹ لیے وہ بات گمانے کے چکر میں تھی جسکے بارے آبیل اچھے سے سمجھ گیا، اسکے پیٹ میں ہاتھ لپیٹ کر اسے اپنی طرف پلٹا گما کر سر کایا تو وہ اس اچانک افتاد پر اسکے سینے سے جا لگی اور آبیل نے اسکے ہونٹوں کی بوکھلائی مسکراہٹ اسکے ہونٹوں پر جھکتے اپنے قبضے میں کی، موہنی

یہ امید نہیں کر رہی تھی تبھی جب وہ دور ہوا تو وہ حیران مسکراتی آنکھوں سے اسے گھور رہی تھی۔

" کبھی کبھی تم پر اتنا پیار آتا ہے کہ میں پاگل ہو جاتا ہوں۔ جیسے ابھی۔ تم پہلے نہیں تھی لیکن جب سے میری ہوئی ہو، کسی اور موہنی میں بدل چکی ہو اور یہ روپ ہر دن نکھر رہا ہے۔ میں سمجھ نہیں پا رہا کہ مجھے تم کس نیکی کے صلے میں ملی کہ تمہیں دیکھنا ہی میری ساری تھکاوٹ دور کرتا ہے اور یہ کس، میں ہمیشہ تمہیں ایسے چھو کر اتراتا ہوں کہ اس چھوٹی سی لڑکی میں مجھ اتنے بڑے آدمی کے لیے سکون ہی سکون بھرا گیا ہے"

وہ جو گھور رہی تھی، جذباتی ہوئی، آنکھیں بھیگو بیٹھی، اسکا پورا نازک وجود ایسے اظہار پر کپکپا اٹھا اور یہ آبیل نے بہت شدت سے محسوس کیا۔

"ان ادر ورڈز آپ مجھے آئی لو ویو کہنا چاہتے ہیں؟"

وہ آبیل نے نچلے ہونٹ پر لگی اپنی لپ سٹک انگوٹھے سے صاف کرے اسکی آنکھوں میں اشتیاق سے جھانکی۔

"ہنہ۔جی نہیں خوش فہمی ہو رہی ہے چھوٹی سی ممی کو۔ چلو تمہیں اچھی والی لپ سٹکس دلاتا ہوں۔"

وہ جلدی سے موہنی سے دور ہوا تو وہ ہنسی۔

"ہاہ! صبح صبح لپ سٹک۔ناشتہ تو کروائیں۔ آپ کا بے بی بھوکا ہے"

موہنی نے اسی مسکراتے انداز میں احتجاج کیا۔

"آپ کا ہسبنڈ بھی بھوکا ہے میری جان سو لپ سٹک زیادہ امپارٹنٹ ہے۔ویسے بھی ناشتہ گھر چل کر۔باہر کا کچھ نہیں کھانا تم نے اب زندگی بھر۔"

وہ گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا،ڈیش بورڈ پر رکھے باکس سے ٹشو لے کر اپنے لپس رگڑے تو وہاں پھیلے کلر پر آبیل اسے گردن گما کر گھورا جبکہ موہنی منہ پر ہاتھ رکھے ہنس دی۔

"میرا تو ایپل پائے کھانے کا موڈ تھا،وہ بھی میری فیورٹ بیکری سے۔پلیز"

موہنی نے بازو سے لگتے فرمائش ہی اتنے لاڈ سے کی کہ وہ چاہ کر بھی رد نہ سکا۔

"لیکن صرف ایک پیس کھانے کی پرمیشن دوں گا،اور دودھ بھی پورا گلاس پینا پڑے گا ساتھ۔اب زرا سیٹ بیلڈ باندھ لو میری جان۔چوٹ نہ لگ جائے"

آبیل نے وہ ٹشو وہیں ڈیش بورڈ پر کسی قیمتی چیز کی طرح رکھے جب تاکید کی تو موہنی نے جلدی سے بات مانی لیکن اسے آبیل کو دیکھتے شدید گدگدی ہو

رہی تھی، دل چاہ رہا تھا اس پر جھپٹ کر اسے کھا جائے، جتنا بھی ہاٹ ہوتا، وہ بہت کیوٹ آدمی تھا جو صرف موہنی کی ملکیت تھا۔

..._____..

وہ لوگ ہوسپٹل پہنچ چکے تھے، بھرپور صبح نمودار تھی اور فضاوں سے مانو اسکی ہی خاطر تمام تر یاسیت و قنوطیت چھین لی گئی ہو، ہوسپٹل کی مین بلڈنگ ان دو کی نگاہوں کا محور تھی، گاڑی پارکنگ میں رکی تو وہ دونوں ساتھ ہی باہر نکلے۔

نگاہیں اب بھی ہوسپٹل کی جانب تھیں۔

"آج موسم خوبصورت ہے، آج کچھ برا نہیں ہوگا"

دھیرے سے روشانے کے مخملی ہاتھ نے پارس کے مضبوط ہاتھ کو ہتھیلی سے جوڑتے انگلیوں سے گزارتے پکڑا، دبایا جس سبب پارس کے ہونٹوں پر

اداسی بھری مگر امید افزاء مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی، وہ گردن دائیں جانب گما کر نظر آتی جل پری کو دیکھنے لگا۔

"برے سانحے، اکثر اچھے موسموں میں ہوتے ہیں روشانے۔ جس دن میں ان سے بچھڑا تھا، وہ ایک خوبصورت طوفانی رات تھی، تم جانتی ہو اس روز تمہارے ساتھ میں کئی سالوں بعد بارش میں بھیگا کیونکہ یہ موسم مجھے تکلیف دیتا، ہاشم مغدام کی بے بسی یاد دلاتا۔ لیکن پھر مجھے تمہارے ساتھ اس دن لگا جیسے اچھے موسم ہمارے ساتھ ہوتے حادثوں کا حقیقی مرہم ہوتے ہیں"

وہ ہنوز اسے ہی دیکھ رہا تھا جیسے کوئی اپنے اچھے منظروں کو دیکھتا ہے، یہ ساری باتیں روشانے کو سنجیدہ، اداس اور متبسم گاہے بگاہے کر گزریں۔

"تبھی تو کہا آج کا موسم پیارا ہے تو اسکے دامن میں کہیں مرہم ضرور چھپا ہو گا، آپ ان سے کچھ مت کہیے گا۔ بس گلے لگ جایئے گا، کہتے ہیں جب انسان کمزور پڑ جائے، اسکے لفظ کھو جائیں اور آنسو روکنے محال ہوں تو بیسٹ

تھیراپی گلے لگنا ہے۔ یہ ہمارے دل کی ہر کیفیت سامنے والے کو بتا دیتا ہے۔ اگر آپکو یاد ہو تو میں بھی ایسا ہی کرتی ہوں"

اول جملے نرم سی سنجیدگی سے ادا کیے وہ اختتام زرا شوخ لب و لہجے پر کیے پارس کی مسکراہٹ کا سبب بنی، ہاں جن لمحوں مسکرانا محال ہوتا، یہ لڑکی ان لمحوں میں ہنسانے کا ہنر رکھتی تھی۔

"تم جتنا پیارا گلے لگنا مجھے نہیں آتا پھر بھی میں کوشش کروں گا۔ کیونکہ میں واقعی کمزور فیل کر رہا ہوں، میرے لفظ کھو گئے اور ممکن ہے انکو تکلیف میں دیکھ کر آنکھیں بھی دغا دے جائیں"

وہ یکدم ہی اداس ہو گئی، پارس کا ہاتھ مزید جکڑ لیا کہ ہاتھ اتنی سرد صبح کے باوجود گرمائش میں لپٹ گئے، شاید وہ تھے ہی ایک دوسرے کے لیے گرم جوش جذبات کا جہاں۔

پھر وہ حدت جسموں کی ہو، تسلی کی ہو یا دل کی، مرہم تھی۔

"میں ان سے کیے وعدے کو بھولی نہیں تھی، یہ بھی کہہ دیجئے گا انھیں۔ مجھ سے ناراض بیٹھے ہوں گے، ہیں تو جذباتی ناں۔ شکر ہے آپ کے جذبات مہربان ہیں، انکی طرح سخت نہ ہوئے، اتنا سب جھیل کر بھی"

وہ پارس کی اداسی مسکرا کر ہٹا گئی، اتنا مبارک تھا اس لڑکی کا ساتھ کہ پارس کی بے قراریوں کو چین ملنے لگتا تھا۔

"تھینکیو روشانے! میرے ساتھ سائے کی طرح موجود ہونے کے لیے۔ میں نے سترہ سال پہلے مہربانی اور نرمی بھرا جو جل پری نامی محبت کا فیصلہ لیا تھا، آج زندگی کے اس مقام پر مجھے احساس دلا رہا ہے کہ سب سے بیسٹ تھا۔"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ اسکی بات پر شرارت بھرا مسکائی۔

"محبت کا فیصلہ ہم نہیں لیتے پارس عیسی مغلانی، محبت ہمارے لیے فیصلہ لیتی ہے کہ کس کے ماتھے پر تاج سا سج سکتی ہے۔ ہماری محبت نے ہمارے لیے فیصلے لیے اور وہ بہترین تھے"

وہ نرم گو انداز میں بولتی، سمجھاتی، کالی کالی آنکھوں سے باتیں کرتی پارس کی کائنات کو رقصاں کر رہی تھی، وہ آسودہ ہوا کیونکہ اسکے ہاتھ میں روشانے کا ہاتھ تھا۔

وہ دونوں ہوسپٹل میں داخل ہوئے، سہانہ اور ابراہیم واپس اندر جا چکے تھے، ہاشم مغدام کی کنڈیشن تو سٹیبل کی جا چکی تھی پر وہ ہوش میں نہیں آ رہے تھے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"اب میرا ہاتھ چھوڑ دیں۔ اور اپنی کھوئی ہوئی خوشیاں دونوں ہاتھوں سے اکھٹی کریں"

اس سے پہلے وہ مین کوریڈور میں جاتے، روشانے نے اپنا ہاتھ پارس کے ہاتھ سے چھڑوایا۔

"میری سب سے بڑی اور خاص خوشی پھر بھی تم ہو اور رہو گی"

وہ اسکے ہاتھ کو دیکھتے ہی ان کالے نینوں سے نیلی آنکھیں چار کرے جتا گیا، روشانے کے لب مدھر مسکان میں ڈھلے۔

"مجھے اس پر یقین کے ساتھ ناز ہے، آپکے سکھ سکون پر آنچ نہ آئے۔ سہانہ بھی یہیں ہے۔"

وہ جیسے ہی مطلوبہ کوریڈور داخل ہوئے، روشانے نے آخری جملہ جب ادا کیا، پارس کی نظر مما کے ساتھ بیٹھی آپی پر جا ٹھہری اور آزردہ ہوئی۔

ابراہیم اور حاتب کی بیک وقت نظر داخلی طرف سے آتے پارس اور روشانے پر گئی تو وہ دونوں ایک ساتھ ان دو کی طرف آئے۔

پری نے بھی دیکھ لیا تبھی تو شادی مرگ کی سی خوشی میں مسکرائیں، جبکہ انکے دائیں بائیں عمائمہ اور سہانہ اب تک اداس تھیں۔

"میرے شیر"

حاتب کو دیکھتے ہی پارس نے جب اپنے بازو کھولے تو وہ ایک جیسے دونوں ایک دوسرے میں جذب ہو کر شاید آج کا اک حسین منظر بنے، ابراہیم کی آنکھوں میں یہ منظر دیکھ کر سرخائی گھلی، وہ حاتب مغدام کو ایسے آلائم سے گلے لگا دیکھنے کو ترس چکا تھا۔

"شکر ہے تم آ گئے۔ وہ ضدی کہیں کے ٹھیک نہیں ہو رہے بھائی"

حاتب کی آواز بھاری پڑی تو روشانے، ابراہیم اور پارس کا دل ایسے شکوے پر درد کرا اٹھا۔

"ٹھیک ہو جائیں گے۔ میں کوشش کرتا ہوں۔ شاید انکی ضد، میری ضد سے کمزور نکل آئے۔۔۔ ابراہیم آفندی! میرے بھائی"

حاتب کو واپس پہاڑ کرتے پارس نے ابراہیم کے لیے بھی ویسے ہی بازو کھولے جو اب تک بے یقین تھا۔

"آلائم! تمہیں بہت مس کیا"

سہانہ کی طرح ابراہیم بھی عمر میں پارس سے بڑا تبھی تو پارس کے لہجے میں اسکے لیے احترام تھا پھر وہ سہانہ کی زندگی کا حصہ بن کر اور پیارا ہو گیا، دونوں گلے لگے تو دل مانو مزید اچھے ہوئے۔

"ہمم۔ میں نے بھی۔ سہانہ آپی کو فائنلی قابو کرنے پر داد کے مستحق ہو"

شریر لہجہ ماحول کی اداسی کو نگلنے کے لیے تھا۔

"سب جانتے ہو ہماری سٹوری؟"

ابراہیم کا سوال نہایت معصومانہ تھا، وہ تینوں مسکرائے، شکر ہے مسکراہٹ نے بھی ان تک رسائی پائی تھی۔

ZUBIINOVELSZONE.COM
SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"تم دونوں سے زیادہ ہی جانتا ہوں۔ بہت ٹیلنٹڈ ہوں"

پارس کی نظریں مما سے ملیں تو دل تک تکلیف اتری کیونکہ اس ماں کی آنکھوں میں ممنونیت کی انتہا تھی، جیسے کہہ رہی ہوں میں تم پر قربان جاوں۔

"سہانہ میرا سامنا سہہ تو لے گی ناں؟ وہ اتنی جذباتی اور پاگل رہ چکی ہے کہ میں ڈر رہا ہوں۔ کیا خیال ہے تم تینوں کا؟"

پارس نے اشارتا مما سے بھی پوچھا اور اپنے آس پاس کھڑے ان تین نفوس سے بھی جن سبکی نظریں سہانہ پر تھیں، عمائمہ بھی سبکو دیکھتی مسکرا کر اٹھتی وہیں آئی تو روشانے نے جلدی سے عمائمہ کو اپنے گلے لگایا۔

"وہ تمہاری منتظر ہے"

ابراہیم کے چہرے کی طرف دیکھتے پارس نے افسردہ نگاہ سہانہ تک لے جا کر روکی اور ان سبکو وہیں چھوڑتا وہ مما اور سہانہ کی طرف بڑھا، جا کر مما کے قدموں میں بیٹھا تو ماں سے نظر ہٹا کر انکے کندھے سے لگی سہانہ پر ڈالی۔

پری نے اپنا ہاتھ آگے کرے پارس کی گال سے ہتھیلی جوڑی اور جھک کر اسکا ماتھا جب چوما تو سہانہ جو آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی، کسمسا کر سیدھی ہوئی پر وہیں پتھرا گئی، وہ نیلی آنکھیں کسی کو بھی ساکن کر سکتی تھیں۔

"م۔۔ مما!ی۔۔ یہ ہمارا آلائم ہے ناں؟"

سہانہ کی آواز کرچیوں میں بٹی، اور وہ جس بے یقینی کے سنگ کبھی آلائم اور کبھی پریسہ کو دیکھ رہی تھی وہ اچھے اچھوں کو جذباتی کر سکتا تھا۔

"ہاتھ دیں اپنا، فیل کر کے خود یقین کر لیں کہ آپکا آلائم ہوں یا نہیں"

وہ مما کے قدموں سے اٹھا اور سہانہ کی دوسری طرف بیٹھے اپنی کشادہ ہتھیلی پھیلائی، وہ جو صدماتی کیفیت میں تھی، نظریں جھکا کر اس ہاتھ کو دیکھنے

لگی، دل کرلا اٹھا، یہ تو وہی ہاتھ تھا جو کبھی چھاوں کہلاتا تھا، کبھی ڈھارس کی جیتی جاگتی شکل تھا، کبھی تھپکی تھا، کبھی سر کی ردا تھا اور کبھی آنسو پونچھنے والا مرہم۔

سہانہ کی آنکھوں سے چند آنکھوں کیا ٹپکے کے اسکی آنکھیں دھندلا گئیں۔

"آئی مس یو سو مچ آپی۔ میری دوسری ماں"

وہ جو اسکے ہاتھ کو دیکھتی رو پڑی تھی، پارس نے اسکی ٹھوڑی پکڑ کر چہرہ اوپر اٹھائے جب اسکا ماتھا چوما تو وہ جلدی سے پارس کی گردن میں بازو ڈالے پھوٹ پھوٹ کر روتی لپٹ گئی جس پر پارس نے دونوں ہاتھ سہانہ کے اطراف باندھتے سبکی طرف دیکھا جہاں ہر آنکھ میں تھوڑی بہت نمی جھلملاتی ملی، سہانہ کی بے یقینی کو یقین نا جانے کتنی دیر بعد آیا، جب وہ سارے آنسو بہا لیے جو اس دل سے لگ کر بہانے کے لیے علیحدہ کیے تھے تو وہ روبرو ہوئی، پارس نے اسکے بکھرے بال سمیٹتے آنسو پونچھے۔

"یہ دوسری ماں ق۔۔ قربان جائے تم پر۔ آئی مس یو ٹو آلائم۔۔ لک ایٹ یو۔۔ کتنے بڑے ہو گئے تم۔ بازوؤں میں بھی مشکل سے آئے ہو"

آخری جملہ کہتے وہ روتی روتی ہنسی تو پارس نے بھی مسکرا کر اس بار اپنے سینے لگایا۔

"ویسے بازوؤں میں تب بھی نہیں آتا تھا جب چھوٹا تھا، اہمم بہت لمبا تڑنگا اور چوڑا تھا یاد ہے ناں، مجھے تب سہانہ اور حاتب دونوں کو ان بازوؤں میں ایڈجسٹ کرنا ہوتا تھا، لیکن اب میرے یہ دونوں چوزے بہادر ہو چکے ہیں"

وہ چوزے پر منہ پھلا گئی، یہی حالت حاتب کی تھی، اب امیر صاحب چوزے کی کسی وائرسی شکل پر بھی پورا نہیں اترتے تھے۔

وہ سب ہی قریب آ رکے، ہر کوئی آلائم کی واپسی پر مسرور تھا مگر پارس کی نظریں اب اس سے آگے کے سفر پر تھیں۔

"کیا ان سے ملنے کی پرمیشن ہے؟"

پارس کے سوال پر ہر کسی کی آنکھوں میں لامتناہی درد چلا آیا۔

"تمہارے سوا کسی کو اجازت نہیں ہے میری جان، کیونکہ علاج کو مریض سے دور رکھنا سراسر ظلم ہے۔ تم جاو انکے پاس۔ اپنی ساری تکلیفیں اور درد مجھے دے جاو"

پارس اٹھا تو پریسہ بھی اٹھ کر اسکے پاس آ رکیں، وہ اپنے ہاشم کے لیے تڑپ اٹھی تھیں۔

"آپکو تو میں اک نقطے سا درد بھی نہ دوں، اپنے پہاڑ سے کرب والم تھمانا تو دور کی بات ہے۔ آپ میرے گلے لگنے کے لیے ہیں مما، آپکے پیروں میں میری جنت ہے تو ان بیدار آنکھوں کے پیچھے میرا ہر اجالا، میں بنا کسی شرط کے بھی جاوں گا آپکے ہاشم کے پاس۔ سترہ سال پہلے وہ بے بس تھے، آج میں ہوں کہ میری ضد ماننی ہو گی انھیں۔"

وہ سہولت سے ماں کو اپنے گلے لگاتا سمجھا رہا تھا، ہر کوئی اس وقت تکلیف میں مبتلا تھا، یہ کیفیت جگر نوچ رہی تھی۔

"تم ضدی تو نہیں تھے پہلے۔ اب ضد میں کیسے ہو؟ اچھے یا برے؟"

ماں کی بے چین سوالیہ سرگوشی پر وہ دھیما سا مسکرایا اور روشانے کو دیکھنے لگا۔

"اپنی بڑی بہو سے پوچھیں۔ میں انکو ضد دیکھا کر آیا۔ ڈونٹ وری، کسی نے مجھے کہا ہے آج موسم اچھا ہے تو کچھ برا نہیں ہو گا۔ آپ بھی اس پر یقین رکھیں"

وہ جب محبت بھری نظروں سے روشانے کو دیکھ کر بولا وہ روشانے کے اندر تک اتر گئیں، سکون، قرار اور نرماہٹ سرائیت کرتی چلی گئیں۔

"ٹھیک ہے میری جان! جاو"

ZubiNovelsZone.com
SUNDAS NOVEL POINT'S WEBSITE
SUNDAS MIRZA NOVELS
WWW.SUNDASMIRZANOVELS.COM

پری نے اسکا ہاتھ چوما جس پر وہ جاتے جاتے بھی بس روشانے کو دیکھ کر گیا جبکہ پری نے جلدی سے روشانے کو اپنے گلے لگایا وہیں عمائمہ بھی حاتب سے جا لگی اور سہانہ کے لیے اسکا ابراہیم موجود تھا۔

وہ ڈور اوپن کیے اندر داخل ہوا تو آکسیجن ماسک میں الجھے بابا کو دیکھتے بے اختیار ہاتھ، اپنے دل پر جا رکھا۔

"اس روز جب ہوسپٹل میں حاتب کے ساتھ بیٹھ کر آپ اپنے جرم کا اعتراف کر رہے تھے، باخدا اسی لمحے میں نے آپ کو معاف کر دیا تھا۔ یہ اتنے دن پتا ہے کیوں لگے، تاکہ آپ میری معافی برداشت کرنے لائق ہو جائیں۔ بہت بڑی خوشی ہو گی ناں میرا آپکو معاف کرنا، کچھ ہو نہ جائے آپکو تبھی ٹال رہا تھا یہ ملاقات لیکن آپ نے ثابت کیا مجھ سے اب بھی بڑے ضدی ہیں آپ"

وہ قدموں کو اٹھائے بابا کی طرف بڑھتا ہوا مدھم سی آواز میں بول رہا تھا اور پھر تھک ہار کر انکے پاس ہی بیٹھا، انکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر محسوس کیا، سترہ سال پہلے بابا نے یہ ہاتھ جیسے جھٹکا، وہ منظر آنکھوں کے سامنے ناچ اٹھا پر پارس نے توجہ نہ دی، اسے مہربان ہونا تھا تاکہ زندگی ہاشم جابر مغدام پر مہربان ہوتی۔

"ویسے ایک بات ماننی پڑے گی، بہت ہنڈسم ہیں ابھی تک۔ اپنے چاروں بچوں سے زیادہ حسین پر میری مما سے کم۔"

پارس نے انکے ماتھے ہر ہاتھ رکھا تو درد کی لہریں جو پارس میں اتری تھیں ویسی ہی سکون کی لہریں اس ظالم شخص میں ڈھل رہی تھیں، انکی پلکیں حرکت کر رہی تھیں، سانس کا ارتعاش بڑھ رہا تھا۔

"سب سے مل لیا ہوں۔ آہل رہ گیا۔ اسے نیوزی لینڈ جا کر سرپرائز دوں گا۔ چھوٹا سا نا سمجھ بے بی تھا وہ تب جب میں گیا، تین چار سال کا تھا ناں، اتنا

موٹا کہ چلتے ہوئے تھپ سے گر جاتا تھا، اب تو بہت ہنڈسم ہو گیا ہے، اسکا بچپن مس کرنے پر تھوڑا سیڈ ہوں۔ اسے میں زیادہ ایمو شنل نہیں ہونے دوں گا۔ بچوں کی طرح ہے وہ میرے لیے۔"

پارس کی مسکراہٹ کبھی گہری ہوتی تو کبھی مدھم پڑتی، اسی تناسب کے سنگ ہاشم کی سانسیں تنگ پڑتیں اور پلکیں حرکت میں آتیں۔

"اور ہاں اہم بات تو بھول گیا، روشانے آپ سے کیا پرامس نہیں بھولی تو میری جل پری سے خفا ہونے کی ضرورت نہیں۔ جو اس سے خفا ہو گا، میں اس سے خفا ہو جاوں گا۔ میری جان بستی ہے اس میں۔ تھینکیو اسکا دھیان رکھا اتنے سالوں۔ اسکے گارڈین بنے۔ اس پر آپکو زور کی جھپی دینی ہے میں نے"

پارس کی آواز جو اول مضبوط تھی، اب لزرنے لگی تھی۔

"مجھے لگا تھا اب میری ضد زیادہ بھاری ہو گی پر آپ مجھے تھکا رہے ہیں۔ میں ظرف کے معاملے میں اچھا ہوں پر اتنا بھی نہیں۔ ٹھیک ہے آپ مجھ سے بات نہیں کرنا چاہتے تو میں چلا جاتا ہوں۔ جو معافی لایا تھا وہ ساتھ لے کر جا رہا ہوں۔ آپکے آنکھیں نہ کھولنے کی سزا ہے"

آواز کے ساتھ دل بھی لرز رہا تھا، پارس پہلو سے جذباتیت کے سنگ اٹھا ہی کہ ہاشم نے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں شدت سے جکڑا، پارس پل میں گھوم کر پلٹ تو ہاشم اپنی درد کرتی آنکھیں کھولے آکسیجن ماسک ہٹائے ہانپتی سانسوں اور بھیگی سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتے ملے۔

پارس گرنے کے انداز میں واپس بیٹھا، اور بیٹھے ہی انکے سینے پر سر رکھے آنکھیں موند گیا۔

"م۔۔مجھے لگا میں تم سے ملے بنا ہی مر جاوں گا۔ مجھ سا بے رحم آدمی بھی موت سے ڈرا آلائم جو موت ہاتھ میں لیے گھومتا تھا۔ دیکھو کس مقام پر آ گئے تمہارے مجرم بابا"

وہ پارس کے سر کے گھنے بالوں میں انگلیاں پھیرتے خراشوں والی آواز میں بولے تو پارس نے جب آنکھیں کھولیں تو بھیگ چکی تھیں۔

"آپ مجرم نہیں ہیں، میں آپ سے اب بھی پیار کرتا ہوں۔"

وہ اسکے ان دو جملوں پر ضبط ہار گئے۔

"میں نے تمہیں بیچا نہیں تھا آلائم، وہ بے حد بڑی رقم مجھے میرا کیریئر اینڈ ہونے پر ڈیسوزانے دی۔ لیکن قسم کھاتا ہوں مغدام پیلس کی ایک اینٹ بھی اس روپے سے نہیں خریدی۔ وہ سب پیسہ تو میں اسی دن فقیروں میں بانٹ آیا اور کہہ آیا کہ میرے آلائم کی لمبی زندگی کی دعا کرنا"

وہ اخیر غم زدہ تھے، پارس بھی تھا۔

"فقیروں کو غلط دعا کا کہہ آئے آپ، لمبی زندگی نہیں چاہیے تھی بابا۔"

جانے کتنی تکلیف تھی پارس کے بابا پکارنے میں کہ ہاشم کا کلیجہ کئی ٹکروں میں بٹا۔

"آئی ایم سوری"

وہ سسک اٹھے تو وہ سر اٹھائے انکے ہاتھ کو تھامے سر جھکائے پاس ہی ہو کر بیٹھا، پارس کے چہرے پر براجمان تکلیف اس باپ کے سینے میں چھید کر رہی تھی۔

"می ٹو۔ غلط سوچا آپکے لیے۔ کیونکہ تکلیف بہت زیادہ تھی۔ کان پکڑ لیں، کھینچ بھی سکتے ہیں"

وہ انکے چہرے کا کرب دیکھے گھٹ گیا تو فوراً اک پیارا حل پیش کیا جو ہاشم کو مسکراہٹ بخش گیا۔

"اگر کہوں کان پکڑنے اور کھینچنے کے بجائے تمہیں دیر تک گلے لگانا چاہتا ہوں تو چلے گا؟"

وہ اپنے دونوں بازو پھر سے کھول گئے تو پارس نے سر ہلاتے اپنی آنکھیں رگڑ دیں۔

"دوڑے گا۔"

وہ انکے سینے میں سمٹا تو لگا بچہ ہی بن گیا ہے اور ہاشم کے سینے کا ہر آلاو سچ میں جب سرد پڑا تو انھیں پری کی بات پر ایمان لانا پڑا کہ انکا آلائم سکون پہنچانے میں بہت ماہر ہے۔ بہت درد تھا دونوں کے سینے میں، حلق بھاری تھے تبھی آنکھیں سرخ انگارے میں بدل گئی تھیں لیکن یہ سچ تھا کہ مدتوں بعد جلتے دل سکون میں بھی آ گئے تھے۔

وہ سکون جو آلائم سترہ سال پہلے اپنے ساتھ لے گیا، آج اس نے سبکو واپس آ کر برابر بانٹ دیا تھا۔

.._____..

ایس مروہ مرزا کے مزید ناولز پڑھنے کے لیے ویب سائیٹ ضرور وزٹ کریں۔

www.smerwamirzanovels.com

"میں بھی آجاوں؟"

حاتب کی پکار پر پارس نے بابا کے سینے سے سر اٹھایا تو ہاشم نے اپنا ہاتھ حاتب کی طرف بڑھایا جیسے کہہ رہے ہوں آجا سینے لگ۔

"تمہیں ضرورت ہے کیا اس اجازت کی؟ کم ہیئر"

پارس اٹھا تو حاتب اداس سا اسکی جگہ بیٹھا، وہ ساری باتیں سن چکا تھا، خاص کر مغدام پیلس سے جڑی وہ حقیقت جسکی ہاشم نے اتنے سالوں صفائی دینے کی کوشش نہ کی۔

"اب تم بھی مجھے معاف کر دو، میں برا باپ ہوں ناں حاتب لیکن تم بہت اچھے فادر بننا۔ جو غلطیاں میں نے کیں، کبھی مت دہرانا۔ میری زندگی تم بچوں اور پری کے گرد گھومتی ہے، میرا اور کوئی نہیں۔ میں تمہاری ناراضگی سے برسوں جلا کیونکہ صرف تمہارے لیے ہی نہیں میں خود کے لہے بھی نہ بخشا جاتا مجرم تھا۔ لیکن اب کبھی مجھ سے منہ مت موڑنا، میں برداشت نہیں کر سکتا ان آنکھوں کی نفرت مزید"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

وہ تڑپ سا گیا۔

"نفرت نہیں رہی اب۔ مت کہیں ایسا۔ ہاں کبھی تھی۔ قاتل سے نفرت ہی ہوتی ہے۔ لیکن اللہ نے مجھے اس ہر کیفیت سے گزارا جو میں بس سوچ

سکتا تھا۔مجھے ہر اس درد سے گزارا جو میں بس دیتا تھا۔میں آپ سے ناراض نہیں تھا بابا، میں آلائم کے جدا ہونے پر آدھا مر گیا تھا سو میرا آدھا دل تڑپتا تھا اور آدھا پتھر ہو گیا تھا، آدھا دماغ چلتا تھا اور آدھا مفلوج تھا۔آپ نے بہت برا کیا تھا لیکن میں نے پورا بدلا لیا اور اب پلیز میری کسی حرکت پر ہرٹ ہونے کی ضرورت نہیں۔میں آپکو اب کسی چیز کے لیے بلیم نہیں کروں گا لیکن آپکو پرامس کرنا ہو گا آپ پری کی آنکھوں میں دوبارہ بیمار ہو کر آنسو نہیں لائیں گے"

حاتب کی آنکھیں خفیف سی نم تھیں تو پارس بس سکون میں مبتلا تھا، اس گھڑی کا سترہ سال انتظار کیا تھا، یہ گھڑی بخت اور مراد والی تھی۔

"آئی پرامس۔"

ہاشم کی آواز بھیگی تو وہ بابا کے سینے لگا، شاید اب حاتب کی بھی بس ہو چکی تھی، وہ تھک چکا تھا۔

ہاشم نے دوسری طرف کا ہاتھ پارس کے لیے بڑھایا تو وہ بھی دوسری طرف بیٹھا، انکے ہاتھ کو مضبوطی سے جکڑنے کے ساتھ حاتب کے بالوں کو سہلایا جو مدت بعد ممی کے بعد بابا کا بیٹا بن گیا تھا۔

سہانہ، ابراہیم، عمائمہ، روشانے اور پری بھی اندر آئے تو جیسے ایک ہی جگہ خوشیوں کا میلا سا سج گیا، سب کی آنکھوں میں بھیگی تڑپتی خوشی تھی اقراس ملن کا ان سب نے بہت شدت سے انتظار کیا تھا، ہاشم کو تو آج گھر جانے کی پرمیشن نہ ملی مگر باقی سبکو پری اور ہاشم نے مغدام پیلس کو آباد کرنے رات تک بھیجا اور ان تین پیارے کپلز نے ڈنر باہر کرے ایک ساتھ بہترین وقت گزارا اور پھر انکی منزل مغدام پیلس تھا، اس انطالیہ کی زمین پر کھڑی سب سے دیدہ زیب اور بیش قیمتی مکان کو آج گھر بننے کی سعادت ملی تھی، ہوائیں تک مسکرا رہی تھی، دل آسودہ تھے۔

.._____..

آہل اپنا لیپ ٹاپ میز پر رکھے کرسی پر بیٹھا کام میں بزی تھا جب شیزا آہستگی سے اس کی ٹانگوں پر بیٹھتی آہل کے گلے لگ گئی۔

آہل نے لیپ ٹاپ ٹیبل کی سطح سے زرا پیچھے سرکائے اپنے ارگرد ٹانگیں کر کے بیٹھی شیزا کو بازووں میں بھینچ لیا۔

"ہو گئی بابا سے بات؟"

آہل نے پیار سے پوچھا تو وہ روبرو ہوئی۔

"یس۔ وہ فائنلی میری بات مان کر شادی کر رہے ہیں۔ یاھو۔۔۔ آپ جانتے ہیں آہل وہ مما سے اتنا پیار کرتے ہیں کہ انکی جگہ کسی کو دینے کا سوچ کر ہی آدھے ہو گئے تھے۔ لیکن میں فائنلی یہ بات انکو سمجھانے میں کامیاب ہو گئی کہ انکو ایک ایسی عورت کی ضرورت جو انکو اب سنبھالے، انکا سکون بنے۔ اینڈ وہ لیڈی ایک پرنسپل ہیں۔ بہت ینگ، ہیں بھی اپنے دادا کی پوتی، فیملی میں اور کوئی نہیں۔ ہم اگلی ویکشن میں جائیں گے ناں کراچی تو

تب انکی شادی فکسڈ کر دی میں نے۔ میں بہت خوش۔ اور ہاں نانو سے لڑنا بھی ہے جا کر میں نے جو انہوں نے مما کے ساتھ کیا۔ بخشوں گی نہیں"

آہل اسکی ہر بات سنے کبھی مسکرایا، کبھی شیزا کی چھوٹی چھوٹی خوشیوں پر مبہوت ہو گیا، وہ ساتھ پڑھ رہے تھے، آہل کی ہر ضرورت اور خوشی کا خود سے زیادہ خیال رکھنے کے ساتھ وہ شاہ تاج عالم کی فکروں سے بھی دور نہ تھی، وہ عائشہ اور بالاج سے روز بات کرتی، فشی ڈونا کو مس کرتی، آہل اسکی سنگت میں اپنی زندگی کا حسن جی رہا تھا اور کبھی کبھی ڈر جاتا کہ شیزا کی ان ننھی خوشیوں کو نظر نہ لگے۔

"تم سب کرو جس سے دل سکون پائے تمہارا۔ میں ہر سفر میں تمہارے ساتھ ہوں۔ تم نے جو راحتیں مجھے دیں شیزا میں دنگ ہو جاتا ہوں کہ اس کرہ زمین پر کیا کوئی اتنا سکھی بھی ہو سکتا ہے۔ ایسے جب اپنی خوشیوں پر کھکھلاتی ہو تو دل چاہتا ہے احتیاطی تدابیر پیچھے کرے تمہیں مما بنا دوں اپنے بچوں کی"

وہ جو آہل کے پیارے موہنے چہرے کو مسرور نگاہوں میں بسائے ہوئے تھی، آخری شوخ شرارت پر شرما سا گئی۔

"آہل! جب تک آپ بزنس آئی کن نہیں بنتے۔ مجھے بس آپ کی پوری توجہ چاہیے۔ بے بی آیا تو یہ جو تھوڑا سا ٹائم ہمیں پڑھائی کے بعد ملتا ہے، ختم ہو جائے گا۔ عائشہ امی کہتی ہیں بچے کے بعد لڑکی بس ماں بن جاتی ہے، محبوبہ اور بیوی نہیں رہتی پر میں آپکی محبوبہ اور بیوی ہونے کو بہت سارا انجوائے کرنا چاہتی ہوں"

شیزا کی معصوم خواہشوں کی فہرست پر وہ بے خود سا ہوئے ہنسا۔

"میری جان! جیسا تم چاہو گی وہی ہو گا۔ میں مزاق کر کے چھیڑتا ہوں۔ اب اتنے پاس آگئی ہو تو بہک جاوں؟"

آہل نے اسکی رخساروں پر ہونٹوں کو سرکتا چھوڑتے کان کی لو لبوں سے چھوئے جسارتی لہجہ اپنایا تو وہ فورا سے اسکی گود سے ٹانگیں سمیٹے اٹھی۔

"جی نہیں۔مجھے ابھی اسائمنٹ بنانی ہے۔آپ بھی اپنا کام کریں۔بہک آپ صرف سنڈے کو سکتے ہیں وہ بھی شدید والا سو اس پر گزارہ کرنا سیکھیں ورنہ میں خود ممی بننے کا موڈ بنالوں گی تاکہ آپ سے بچ سکوں، گڈ بائے میری جان"

شیز انے جھک کر اسکے ہونٹوں پر جھکتے جھکتے گال پر ٹرخانے سا ہونٹوں کو رکھا اور دم دبا کر بال لہراتی بھاگی جبکہ آہل اپنے دل پر ہاتھ رکھتا وہاں کی سکپ ہارٹ پیٹ کے اثرات ہی قابو کرتا رہ گیا۔

..._____..

"مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا کہ آپ یہاں میرے ساتھ آئے، شکر ہے اس گھر کو لے کر آپکی اور حاتب کی غلط فہمیاں دور ہوئیں ورنہ جیسے آپ نے یہاں کبھی نہ آنے کا فیصلہ لیا تھا، وہ جناب یہاں سے جانے کے ارادوں میں تھے۔اب ہم سب ہمیشہ یہیں جمع ہوں گے ناں پارس"

پارس چینج کیے روم میں آیا تو روشانے برش وہیں سنگار میز پر رکھتی پر جوش سی پارس کے پاس آر کی جسکی نیلی آنکھوں میں بے شمار انس اور جذباتیت تھی۔

"مین گھر یہی ہو گا اب، جب بابا نے اپنی صفائی پیش کی مجھے اپنے اب تک کی سوچ پر شدید دکھ ہوا۔ میں انہی کا بیٹا ہو کر انہی کی نیچر نہیں سمجھا، ہاں اس معاملے میں کچھ زیادہ ہی سنگدل ہو گیا"

وہ دھیما سا مسکرائی، اسکی مسکراہٹ کے گلال اسکی گال اور آنکھوں تک پھیل جاتے تھے، پھر اس لڑکی کے سنگ پارس کا پورا زمانہ متبسم ہو جاتا تھا۔

"یہی تو آپکی کوالٹی ہے، خود جھک جانا۔ ویسے ایک بات کہوں۔ آپ سب سے مل لیے، آہل رہ گیا۔ کیوں نہ ہم واپسی پر ویلنگٹن گھومتے جائیں، کیا پتا موسکو میں کتنے دن لگ جائیں، آہل کو آپ ملنا اور میں بھی شیز اسے کیا وعدہ پورا کر لوں گی، موسکو (رشیہ کا شہر) کی سرمنی تک ان شاء اللہ واپس پہنچ

جائیں گے۔ میں ٹریولنگ سے تپ چکی ہوں۔ کچھ دن ہم سمارہ گھوم لیں گے پارس کہتے ہیں وہ بہت پیارا شہر ہے اور مہمان نواز بھی"

یہ سارے پلین ترتیب دیتی وہ پیاری لگ رہی تھی کیونکہ روشانے کا موڈ اب تسلی سے ہنی مون چاہ رہا تھا، پارس نے اسکو اپنے بازووں میں لیا۔

"مجھے ایسا لگ رہا کہ تم اب تمام کباب کہ ہڈیوں سے الگ بس میرے ساتھ ٹائم گزارنا چاہتی ہو؟"

پارس کی گہری نگاہوں اور سوال دونوں پر وہ بلش کرتی چہرہ پارس کی گردن میں چھپا گئی۔

"ہاں ناں۔ سرمنی کے بعد نجف رہبر اور سبیل ہادی کو بھی ہنی مون ٹرپس پر روانہ کریں زرا تاکہ ان بچاروں کو بھی ایک دوسرے کا وقت ملے، پھر ہم مزے سے رشیہ گھومیں گے۔ بے بی بھی تو چاہیے ناں"

وہ آخری جملے پر روبرو ہوئی، پارس ہنسا۔

"اس کے لیے گھومنا نہیں، گھوماناپڑتا ہے۔ آپکے ہوش وحواس کو میری جان۔"

پارس کی مخمور لہجے میں مسکراتی سرگوشی پر روشانے کی پلکیں سی آنکھوں پر جھکیں۔

"وہ تو آپکو دیکھ کر ہی گھوم جاتے ہیں، آج تو خوش خوش لگ رہے ہیں۔ میرا دل چاہ رہا نظر اتارلوں آپکی"

پارس کی خوشی وہ خود تھی، پر آج وہ بے حد سکون میں تھا اور یہ اسکی ذات سے چھلک رہا تھا۔

"کیسے اتاروگی نظر؟ ویسے ہمارا کچھ کچھ یہاں آنے سے پہلے پینڈنگ تھا"

پارس نے اسکی نوز سے نوز مس کرتے معنی خیزی سے یاد دلایا۔

"کچھ کچھ نہیں بہت کچھ"

محترمہ نے یاداشت میں اچھے سے گھسایا، اپنے حق کے لیے پیچھے رہنا وہ بھی پارس کے معاملے میں، اسے کہاں آتا تھا۔

"اہمم اہمم۔ بائے داوے تم مجھ سے زیادہ خوش ہو۔ تمہاری خوشی مجھے ایکسائٹ کرتی ہے"

پارس کے لفظی اعتراف جب روشانے کی گردن کی ستائش کے ساتھ وہ سنتی تو یہیں پگھل جاتی تھی جیسے اس وقت وہ اسکے جسم کی سوندھی مہک میں گم بس اسکی گردن کی اطراف محبت سے ہونٹوں کی بھری بھری گستاخیاں کر رہا تھا۔

"یار آپ میری گردن کو ریڈ مت کرنا، اپنی فیورٹ بیس نہیں لائی ساتھ"

روشانے نے گردن کی جلد سک محسوس کرنے پر پارس کو ڈانٹا، جناب اپنا من پسند مشغلہ چھوڑے سامنے ہو کر گھورے۔

"تمہاری بیس کی ایسی کی تیسی۔شرم کرو میرے پیار کو کس ظالم طریقے سے چھپا دیتی ہو۔"

پارس کی گھوری پر وہ جلدی سے اسکی گردن میں گھسی۔

"اب بتائیں میں بھی کروں پیار اور چھپانے کی پرمیشن بھی نہ دوں گی؟"

وہ رک کر دھمکی دے رہی تھی تبھی پارس نے اس چالاک میسیز کو جلدی سے بازووں میں اٹھایا۔

"تم خطرناک ہو رہی ہو، تمہارے مکمل ہوش اڑانے پڑیں گے تبھی میں اپنی گردن بچا سکتا ہوں۔"

روشانے نے ہنستے ہوئے بازو پارس کی گردن میں باندھے جو اسے لیے میٹرس کی طرف بڑھا۔

"اپنی گردن کی فکر ہے، اپنی نہیں فکر؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پارس نے اسے بہت آرام سے تکیے پر سر رکھے لیٹایا اور اس سے پہلے اسکی گال چومتا، روشانے کی چھیڑ خانی پر رکا اور واپس اٹھے روشانے کے پیروں کی طرف آیا۔

"تمہارے قریب مجھے اپنی فکر نہیں رہتی، شفا ہو تم میری"

پارس نے جھک کر اسکے پیر سے ہیل کی سٹریپس کھولتے اتار کر نیچے پھینکی اور اسکے پیر کے تلوے کا جائزہ لیے مطمئین ہوا کیونکہ پاوں اب بہت بہتر تھے، دوسری ہیل بھی اتاری اور اسکا پیر محبت سے چوما، روشانے کی آنکھیں ہمیشہ اس پر بھیگ جاتی تھیں۔

"پارس آپ یہ مت کیا کریں"

وہ اسکے پیر کو واپس رکھتا اسکی طرف آیا اور اپنی شرٹ کے بٹنز کھولنے کے بیچ روہانسی ہوئی جل پری کو بہکی نظروں سے دیکھنے لگا۔

"اوکے نہیں کرتا"

پارس نے کھلے بٹن پوری چالاکی سے واپس بند کرنے چاہے ہی جب وہ اٹھ کر اسکا ہاتھ کھینچ گئی جس سبب پارس اسکے پہلو میں ہی آ بیٹھا۔

"اس کا نہیں کہا، کتنی جلدی ہوتی ہے مجھ سے بھاگنے کی۔۔۔۔نکمے کہیں کے"

روشانے نے اسکے ہاتھ پیچھے کرتے خود ہی شرٹ اتاری تو اک بار تو وہ اسے یوں ہمیشہ دیکھ کر ہانپتی ضرور تھی، اسکا بینڈیج اب تک موجود تھا پر زخم کا درد جا چکا تھا۔

روشانے نے اسکے ابھری رگوں والے بازوؤں پر اپنے ہتھیلیوں کو پھیرتے جب پارس سے نظریں ملائیں تو پارس اس پر جھکے اسکو میٹرس سے جبکہ اسکا سر تکیے سے لگا گیا، وہ اسکے خود پر موجود معمولی وزن سے ہی بوکھلائی تو پارس مسکرایا۔

"ایسی حرکتیں نہ کیا کرو، تم میری تپش سے جل بھی سکتی ہو"

پارس نے اسکے سر کے نیچے ہاتھ رکھے دوسرے ہاتھ کو اپنی طرح بہکنے کی آزادی دی جو روشانے کے وجود کے خطوں سے ہوتا اس کی بازو سے سرکتا اسکے ہاتھ تک جاتے انگلیوں میں انگلیاں جما گیا، وہ اب بھی شرمگیں مسکرا رہی تھی۔

"اب کندن بن گئی۔ جلنے کا سٹیپ ہو چکا ہے"

وہ پارس کے سامنے دگنی بے باک تھی، پارس اس سے پہلے دیوانگی بھرے موڈ میں آتا، فون رنگ ہونے پر دونوں خمار سے نکلے اور مسکرائے۔

"اس ٹائم کس کی جرت آپکو کال کرنے کی؟"

وہ آئبرو اچکائے گھوری۔

"ایک ہی ہے مجھے اتنی رات کال کرنے والا، سوری میری جان ایک پاری لے لو"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

روشانے کی خوشبو زرا جذباتی چرا تا وہ اس پر سے ہٹے اٹھ بیٹھا تو حسب توقع آبیل کی کال پر مسکرایا، وہ بھی اٹھ بیٹھتی پارس کے کندھے سے لپٹی پیچھے ہی اٹکی۔

"ہنہ۔ انکو چین نہیں ہے۔ کباب کے ہڈے"

روشانے نے جیلس ہوتے لقمہ دیا جس پر پارس کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

کال ریسو کی گئی۔

اور کال سنتے ہی آبیل کی جانب سے جو سننے کو ملا اس نے پارس کی خوشی کا لیول ہی بڑھا دیا۔

"ماشاءاللہ، میں اپنی خوشی بتا نہیں سکتا آبیل۔ موہنی کا کیا رد عمل رہا؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
ZUBIANOVELSZONE.COM

پارس نے اخیر بے چینی سے پوچھا جہاں دوسری جانب آبیل لیپ ٹاپ کھولے کاوچ پر بیٹھا تھا اور موہنی اس ٹھنڈ میں بے بی والی دھمکی لگا کر آئس کریم ٹھوسنے کے ساتھ کوئی فنی مووی اکیلی دیکھ کر ہنس رہی تھی۔

"شی از ویری ہیپی۔اور تمہیں پتا ہے مما پانچ سال سے مسلم ہو چکی ہیں۔میرا موئے موئے کر دیا انہوں نے۔جبکہ موہنی کا اتنا کول رد عمل تھا کہ میں بہت زیادہ ریلکس ہوں"

آبیل کے لہجے سے ٹپکتی خوشی بے حد حسین تھی۔

"آنٹی پرو نکلیں ہاہا۔بہت زبردست۔۔۔۔میں بہت خوش ہوں۔اتنا کہ بتا نہیں سکتا"

پارس کی آواز میں جذب سا امڈا،روشانے اب بھی اسکے عقب سے کندھوں سے جھولی فون سے کان لگائے باتیں سن رہی تھی تو وہ بھی مسکرائی۔

"تمہیں یہ کہنے کی ضرورت نہیں، اسکی سب سے زیادہ خوشی تمہیں ہی ہو سکتی تھی۔ اگر بھابھی آس پاس نہیں تو میں تمہیں آئی لو ویو کہہ دوں؟"

آبیل نے روشانے کی موجودگی بھانپ لی تبھی جان کر چھیڑا۔

"میں یہیں ہوں آبیل بھائی۔ سوچیے گا بھی مت"

آبیل تو ہنسا ہی پارس نے بھی اس لڑکی کو دبوچ کر ایک ہی جھٹکے سے پکڑ کر اپنی گود میں منتقل کرتے قابو کیا۔

"ہاہا اوکے باس! چلیں لگتا ہے نازک وقت کال کر دی۔ بائے بائے"

آبیل نے ہنس کر کال کاٹی تو روشانے جو چیخ دبا رہی تھی، دبانی ترک کی تو پارس نے اسے پکڑ کر آدھا نیچے زمین کی طرف لٹکایا۔

"تم نے سدھرنا ہے یا نہیں؟"

روشانے کا سر بلکل فرش سے لگ رہا تھا جبکہ وہ پارس کو گرنے کے ڈر سے دبوچے ہنس رہی تھی یا رونے والی تھی سمجھ نہ آیا۔

"ن۔۔ نہیں۔پارس گر جاوں گی۔۔اچھا نہیں کرتی تنگ"

روشانے کی توبہ پر پارس نے اسے واپس اوپر کیا تو وہ شرارت پر آمادہ ہنستی پارس کی گردن میں فورا بازو پرو گئی۔

"تم قوس قزح سے بھی رنگین لڑکی ہو روشانے، میں تمہارے ہر رنگ پر الگ نوعیت کا قربان"

پارس نے اسکے ہاتھ کو گردن سے ہٹاتے بے حد چاہت سے چوما تو وہ جذباتی ہوتی پھر سے پارس کے گلے لگتی اس میں سمٹ گئی اور پارس نے اسے یونہی لیے پیچھے کو گر جاتے دونوں بازو اس آپسرا ہ کے گرد یوں بھینچے جیسے کبھی بھی اب خود سے دور ہونے نہیں دے گا۔

دوسری طرف آبیل کو ہنستا مسکراتا دیکھے، موہنی میٹرس سے لحاف پرے کرتی آئس کریم باول اٹھائے ہی اٹھ کر پاس آئی اور اس سے پہلے آبیل کے لیپ ٹاپ پر بیٹھتی، آبیل نے جلدی سے پرے کیا۔

"اب اس آئس کریم کے ساتھ ہی رو مینس کرو۔ میرے پاس کیوں آرہی ہو؟"

آبیل نے فوراسے منہ پھلایا جس پر موہنی نے ون سپون زبردستی آبیل کے منہ میں گھسائی اور آبیل کو اسٹابری فلیور سب سے برا لگتا تھا اور یہ لڑکی کھا بھی وہی رہی تھی۔

"اف موہنی! کتنا گندا فلیور ہے۔ دل چاہ رہا ہے باول تمہارے بالوں میں الٹ دوں"

آبیل کے منہ بگاڑنے پر موہنی کتنی دیر ہنستی چلی گئی۔

"خبر دار میرے اور میرے بے بی کی انجوائمنٹ کو کچھ کہا، آپکو پتا ہے ناں یہ الٹی سیدھی چیزیں وہی کھانے کو اکسا رہا ہے"

موہنی نے اپنے کرتوت فورا بچے پر ڈالے جو ابھی اگا ہی تھا، مظلوم بچارا ابھی سے اماں جان کے الزام سہہ رہا تھا۔

"بس کر دو موہنی۔ وہ ابھی ایک چھوٹا سا بے جان بال ہے، اس نے ابھی بلکل کوئی اکسانے کی کوشش سوچی بھی نہیں ہو گی۔ یہ ساری الٹی حرکتیں تمہاری اپنی ہیں۔"

آبیل نے احتجاج کیا، اب کوئی تو بے بی کے حق میں ہونا چاہیے تھا۔

"ہنہ۔ آئے بڑے بے بی کے طرفدار۔ اگر آپ مجھ سے پیار کرتے ہیں تو میری پسند کی ہر چیز کھانے کی عادت ڈالیں۔ ون بائیٹ پلیز"

موہنی تو دھمکیوں پر اتر آئی تھی، آبیل نے بیچارگی سے آئس کریم بائیٹ کو دیکھا مگر پھر اپنے فیورٹ فلیور کی طرف چالاکی سے بڑھتے موہنی سے آئس

کریم باول کھینچ کر سامنے میز پر رکھ دیا، آبیل اسکی زبان پر جو قفل لگا چکا تھا، اب موہنی کو بھی کہاں بھاتا آئس کریم کا فیلیور۔

وہ بلکل گلابی موم کی گڈی ہو گئی، آبیل کی استحقاق بھری نظریں فاصلہ بنا کر بھی اسکے ہونٹوں پر ٹکی تھیں۔

"میرا فیورٹ فلیور تم ہو، کریمی۔ تم نے ہمارے بے بی کا نام سوچا؟"

آبیل کے سوال پر وہ زرا گھبراہٹ سے نکلی، اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرتی دور ہو کر بھی آبیل کا لمس انجوائے کرتی مسکرا کر آبیل کی آنکھوں سے اپنی آنکھیں ملا گئی۔

"نو۔۔اور آپ نے؟"

وہ متجسس تھی۔

"یس۔اگر بیٹا ہوا تو اسلان آبیل، اور بیٹی ہوئی تو روحا آبیل۔۔کیسے ہیں؟"

وہ دھیما سا مسکرایا۔

"واو۔یہ دونوں بہت حسین ہیں۔اور اگر دونوں ہو گئے؟"

وہ تھوڑی گھبرائی۔

"بس ایک ہی بے بی چاہیے مجھے تم سے،اسکے بعد تمہارا ایک ٹرئٹمنٹ ہو گا چھوٹا سا آپریٹ اور پھر تم کبھی پریگنٹ نہیں ہو گی"

آبیل نے اسکے بال سہلاتے پیار سے بتایا تو وہ حیران مسکرائی۔

"مطلب وہ والا پاس آنے سے بھی نہیں؟"

موہنی یہ سوال کرتے تھوڑی ڈری۔

"یس۔۔وہ والا پاس آنے سے بھی نہیں۔بائے داوے یہ وہ والا پاس کیا ہوتا ہے؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

آبیل کو اسکی یہ معصوم حرکتیں بہکانے میں لمحہ لگاتی تھیں، موہنی کو اب خطرہ لگا کہ کیوں اس جن کے پاس آگئی، اچھا بھلا کام کر رہا تھا۔

"آپ چھوٹے بے بی مت بنیں، سب پتا ہے آپکو"

وہ آبیل سے چہرہ چھپانے کی کوشش میں تھی پر کامیاب نہ ہوئی۔

"بس یہ پریگنینسی ٹائم ایسے ہی مسکراتے گزر جائے تمہارا، میں بہت فکر مند ہوں۔ کوئی پین تو نہیں، کہیں بھی۔ پیٹ یا کمر یا کسی پرائیوٹ جگہ میں۔ دیکھو موہنی زرا بھی کہیں پین ہو مجھ سے مت چھپانا کیونکہ بے بی سے زیادہ مجھے تمہاری زندگی عزیز ہے"

وہ آبیل کو چہرہ اٹھائے دیکھتی ہی چلی گئی، کب کوئی اتنا حساس ہوا کرتا ہے کہ ہر درد کی خبر لیتا ہو۔

"ابھی تک تو کہیں نہیں بس سر چکراتا ہے، خضر انے کہا تھا یہ نارمل ہے۔ وہ کہہ رہی تھیں مجھے عام ممیز کی طرح وامٹنگ نہیں ہو گی کیونکہ میں جو بلڈ

سر کولیشن کے لیے ٹیبلٹ لیتی ہوں وہ مجھے اس سے نجات دے گی۔ دیکھیں آبیل کتنی آسانیاں مل رہی ہیں، اور مجھے لگتا ہے ہمارا بے بی بہت لکی ہو گا خود اپنے لیے بھی اور آپکی موہنی کے لیے بھی"

آبیل نے اسکے اک اک حرف کے ساتھ آمین اور قبولیت کی دعا باندھی، بے اختیار اسکا ماتھا چوما۔

"اللہ ہماری اپنی طرف ہجرت قبول کرے اور ہمیں اس بچے کا سکھ دیکھائے۔ میں بھی محسوس کر رہا ہوں جیسے یہ تمہاری زندگی بڑھانے کا وسیلہ بننے والا ہے۔ اور ویسے بھی تمہاری ہر تکلیف میری ہے، میں تمہیں سائے سے بھی قریب ملوں گا ہمیشہ"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

آبیل نے اسکے ہاتھ کو چوما، پھر اپنی رخسار سے وہ گرم ہتھیلی جوڑی، موہنی سے بولا نہ گیا بس وہ سر ہلا کر آبیل کی گال سے گال جوڑے ساتھ جا لگی۔

"آبیل! مجھے بے بی بوائے چاہیے۔ آپ دعا کریں گے ؟۔ پھر ہم اسلان آبیل کے لیے پارس اور روشانے آپیا کی بیٹی لائیں گے۔"

موہنی نے گلے لگے ہی فرمائش کی تو آبیل مسکرایا۔

"اتنی دور کی ابھی سے مت سوچو۔ بیٹی ہو یا بیٹا بس ٹھیک ہو۔ ہم دو کے ساتھ ہمیشہ رہنے کے لیے آئے اس دنیا میں"

وہ آبیل کے ڈر بھانپ گئی تبھی مسکرائی۔

"اس پر مسلمان کیا کہتے ہیں آبیل؟"

وہ زرا پیچھے ہٹی۔

"آمین!"

آبیل نے پھر سے اسکا ماتھا آسودگی سے چومتے بتایا۔

"آمین۔۔ آپ بہت ہنڈسم ہیں"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

وہ روبرو ہوئی پر پھر اچانک آبیل پر پیار آیا۔

"تبھی آپکا ہمارے بنا گزارا نہیں ہوتا"

آبیل نے اسکی خواہش سمجھ کر سانسیں چومیں۔

"نہیں۔میرا آپکے بنا گزارہ نہ ہونے کا تعلق اپ کے اس دل سے ہے۔جس میں موہنی بستی ہے۔"

آبیل نے اسکی ٹھوڑی پر اپنے لب رکھے تو وہ گدگدائی،اپنا ہاتھ آبیل کے سینے پر رکھا۔

"میں آپکو پیار کرلوں نیند آنے تک؟"

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

موہنی کا دل زرا سی عنایت سے نہیں بھرا تھا۔

"کرلو لیکن خیال رکھنا مجھے پیار آیا تو تم سہہ نہیں پاو گی سو شدت میری برداشت کے مطابق رکھنا"

آبیل کا جواب اسکی طرح آگ سا موہنی سے لپٹا تھا جبکہ وہ خود پریشان ہو گئی کیونکہ وہ اپنے پیار کی شدتیں آبیل کے لیے قابو رکھنے میں ناکام ہو جاتی تھی۔

"آبیل! آپ ہمیشہ میرے حواسوں پر حاوی رہتے ہیں۔ میں آپکو سوچتی بھی رومنٹک سا ہوں۔ اب مجھے شمو آگئی پلیز ہگ می"

وہ ساری بہادری پرے جھٹک کر جلدی سے آبیل سے لپٹی تو وہ بھی ہنس بازو اس جان بنتی لڑکی کے گرد بھینچ گیا، دونوں کی مسکراہٹ اف قاتلانہ تھی۔

..._____...

اک نئی خوبصورت صبح آچکی تھی، ناشتہ سب نے مغدام پیلس مل کر کیا، بس پری ہوسپٹل ہاشم کے پاس تھیں اور روشانے پارس نے جانے سے پہلے وہیں دونوں کو بائے کہنا تھا۔

"آہل کو سرپرائز دینے کا پلین ہمارا، اسکی لوکیشن بھیجو مجھے"

ناشتے کے بعد پارس، حاتب کے ساتھ ہی واک کر رہا تھا، مسلسل ابر آلود موسم اور بارشوں کے بعد آج ہلکی ہلکی دھوپ نکلی تھی۔

"ہاں بھیج رہا ہوں لیکن زیادہ لاڈیاں کیں تو آگ لگ جائے گی مجھے"

حاتب نے لوکیشن بھیجی پر منہ بسورنا نہ بھولا، پارس رکا اور پلٹا، خوشگوار حیرت بھری مسکراتی نیلی آنکھیں ان سنہری آنکھوں سے ملیں، وہیں ٹیرس پر سہانہ، عمائمہ اور روشانے کھڑی لان میں دیکھتی مسکرا رہی تھیں جبکہ ابراہیم صاحب کو ناشتے کے بعد سہانہ نے میڈیسن دے کر پھر سلا دیا تھا۔

"تمہیں لگتا ہے میں کسی سے بھی اب تم سے زیادہ لاڈ کر سکتا ہوں؟"

پارس نے حاتب کا چہرہ ہاتھوں میں لیے پوچھا۔

"ہاشم صاحب سے کیے ناں کل تبھی تو وہ ٹارزن کی طرح چھلانگیں مارنے لگے تھے۔ تم آہل کو تو ایکسٹرا لاڈ دو گے حالانکہ مجھ سے برداشت

نہیں، اسے اسکی شیز اہے ایکسٹر ابگاڑنے کے لیے۔ تم بس مجھے دے دو اپنا سارا وقت اور توجہ"

حاتب نے بس جو چاہا کہا تو پارس نے ہاتھ ہٹائے اور پکڑ کر اسے اپنے مضبوط سینے لگاتے گلے لگایا۔

"جو تم ہو میرے لیے نکمے، وہ کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ اور سنو یہ دو نمبر دھندا شرافت سے بند کر دو سمگلنگ کا ورنہ اگلی بار تمہارا اسلحہ نہیں پوری شپ چوری کروں گا"

پارس نے روبرو ہوتے اسے شرم دلائی جسے شرم آنے سے شرمایا کرتی تھی۔

"ہنہ! آیا بڑا شپ چوری کرنے والا۔ یہ انطالیہ کے امیروں کا سائیڈ بزنس ہے۔ یہی تو امیر کی پہچان ہے۔ تم کیا چاہتے ہو گلو میں بیٹھ کر مجھ سا خرافاتی آدمی بس داڑھی بڑھانے کا تیل بیچتا بڈھا ہو جائے، اس کے لیے ابراہیم نامی مخلوق رکھی ہے ناں۔ جانو ویر لائف میں تھرل اور خطرہ نہ ہو تو کوئی مزہ

نہیں۔ سو میں تمہاری کوئی تاکید نہیں سننے والا۔ پہلے تو تمہیں اپنا اسلحہ بخش دیا۔ اب تمہاری ناسوں سے نکلواوں گا۔ تم ہو گے بھئی اٹلی کے مالک لیکن ہم بھی انطالیہ کے حکمرانوں میں سر فہرست ہیں"

حاتب نے کولر جھاڑتے جو رعب ڈالا وہ پارس کو مسکراہٹ بخش گیا۔

"اور یہ انطالیہ ٹھہرا میرے مسیحا کا شہر سو مجھے آپ سے پیراسائیٹ آف اٹلی ہو کر بھی ڈرنا پڑے گا سرکار"

پارس نے فوراسر خم کیا، حاتب نے بھی مسکرا کر فوری تائید کی۔

"اپنا خیال رکھنا پلیز واپس جا کر، کہیں بھی لگے آپکو کہ محافظ کم یا کمزور پڑ گئے، کال می آلائم۔ میں آپکے لیے دنیا چھوڑ کر چلا آوں گا بھائی۔ آپ میرے لیے بہت اہم ہیں۔ میں آپکو ہمیشہ حکمرانی سے فیض یاب دیکھوں یہ دعا ہے میری"

چونکہ تھوڑی دیر تک پارس اور روشانے کی روانگی تھی تبھی اب پھر سے جدائی کا وقت محسوس کرے حاتب بھی زرا اٹچی ہو رہا تھا، پارس نے اسکا کندھا تھپکاتے سر ہلایا۔

"تم یہاں رہ کر میری غیر موجودگی میں ہماری فیملی کو پروٹیکٹ کرو گے۔ یہ ذمہ داری میں تم پر عائد کر کے جا رہا ہوں۔ تم مغدام خاندان کے پروٹیکٹر ہو حاتب۔ تمہارے یہاں ہونے سے میں اس سیاہ دنیا میں مطمئین رہ سکتا ہوں۔ مجھے تم پر ہر معاملے میں فخر ہے۔ اور ہاں پہلے مجھے تایا بناو گے یا چاچو بننا پسند کرو گے؟"

اول تاکیدیں جو اداسی کا سبب بنیں انکو اختتام کی شرارتی سوالیہ جسارت سے ختم کرنا پارس کے ہنر میں شامل حربہ تھا۔

"آپ پہلے تایا بنتے بہت کیوٹ لگیں گے"

حاتب نے کمینگی سے آنکھ دبائی۔

"لیکن مجھے باپ بن کر ہاٹ لگنے کی تمنا زیادہ ہے"

پارس نے بھی گردن اکڑا کر چوکا مارا تو حاتب کا کھل کر ہنسنا اور پارس کی حسین موجودگی ان تین حسیناوں کو مبہوت کر گئی۔

"یہ اتنا حسین صرف اپنے بھائی کے ساتھ ہنستے دریافت ہوئے"

عمائمہ کی مخمور سرگوشی پر سہانہ اور روشانے بھی رشک میں لپٹیں ان دو کی اس ہنسی کو ہر نظر سے محفوظ رہنے کی دعا دے رہی تھیں۔

"تمہارے ساتھ بھی ہنستا ہو گا، بس اسکی ہاٹنس کے آگے دیکھائی دینا بند ہو جاتا ہو گا"

سہانہ کی بے باک چھیڑ خانی پر عمائمہ کے گال تپے جبکہ روشانے نے سہانہ کے ساتھ جب ہائے فائے کیا تو دونوں کی آنکھوں میں اک عجیب سی کرلاہٹ جگی۔

"سہانہ آپیا مجھے چھیڑیں مت۔کچھ کچھ ہوتا ہے"

عمائمہ نے دونوں کی کیفیت بھانپی تبھی فورا مسکرائی۔

"روشانے!مجھے معاف کر دو تم بھی اور حاتب کو بھی"

سہانہ کے یکدم ہی اسکا ہاتھ تھام کر آزردہ ہونے نے ماحول پر اک اداسی حاوی کی،خود عمائمہ بھی سنجیدہ ہوئی۔

"کر دیا کب کا،بابا نے مجھے کہا تھا سہانہ معصوم ہے۔وہ آخری وقت بھی آپ کا اور حاتب کا دفاع کرتے گئے۔سو آج جب ہم سب ساتھ ہیں۔یہ گھر خوشیوں کا گہوارہ بن گیا تو میں بھی دل سے آپکو معاف کرتی ہوں اور دعا ہے آپ ابراہیم بھائی کے ساتھ اک خوبصورت زندگی جئیں۔رہی بات حاتب کی"

وہ یکدم رک کر لان میں دیکھنے لگی جہاں وہ اب تک پارس سے پنگے لیتا ہنس رہا ہے۔

"حاتب نے تلافی کر کے دیکھائی ہے، وہ ایک کھرا اور معصوم دل رکھتا ہے۔ جسے اپنے جرم کا اعتراف کیے بنا سکون نہیں آسکتا تھا۔ اچھا ہے اس نے عمائمہ سے سب ڈسکس کیا۔ اور مجھے دگنا مان بابا کی اس قیمتی آخری نشانی پر ہے جس نے ثابت کیا کہ یہ مہربانی میں بلکل فارس سلطان پر گئی"

روشانے کی پیار بھری نظریں عمائمہ پر جا کر اور میٹھی ہوئیں تو وہ آپیا کے گلے لگی اور سہانہ نے ان دونوں کو خود سے لپٹایا کیونکہ تاعمر یہ دو قیمتی دولتیں سہانہ کے پیار اور شفقت کی مستحق رہنے والی تھیں۔

"اور ہمیں بھی آپ سے بے انتہا پیار ہے۔ اس گھر کی ہر اینٹ کو۔ اس گھر کی کئی خوشیاں آپکی بدولت قائم ہیں۔"

عمائمہ نے یہ اپنے اور اس گھر کے ہر فرد کے بحاف پر جب کہا تو روشانے کی نظر پارس سے ملی جو حاتب کے ساتھ انجوائے کرتا بھی اپنی جل پری کو محبت

سے دیکھنا نہ بھولا اور وہ جب بھی پارس کی نظروں میں آتی، خود کو بے انتہا خاص سمجھتی۔

"بس یہ سکھ ہمیشہ سلامت رہیں"

سہانہ نے جو دعا دی اس پر عمائمہ اور روشانے دونوں نے بیک وقت آمین کہا۔

کچھ دیر تک ابراہیم بھی جاگا تو فائنلی دونوں کپلز نے پارس اور روشانے کو پھر سے کچھ وقت کے لیے گڈ بائے کہہ کر رخصت کر دیا۔

وہ لوگ پہلے ہوسپٹل گئے، جہاں پری اور ہاشم اپنی دونوں جانوں کو دیکھ کر کھل اٹھے۔

"اتنی جلدی واپسی؟"

روشانے، مما سے ملی تو پارس بابا کے اشارے پر انکے پاس ہی بیٹھا اور انکا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں لیا۔

"آپ سے بہتر یہ دھندے کون سمجھ سکتا ہے بابا کہ ان میں واپسی سوچ سے بھی پہلے لکھی ہے، لیکن جلدی واپسی ہو گی۔ تب تک میری مما کو خبر دار آپ نے دوبارہ تنگ کیا۔ دیکھیں پہلے ہی زرا سی ہیں، آپکی فکروں نے کیسا سمارٹ کرر کھا ہے۔ لگتی ہی نہیں کہ تین جوان جہان بیٹوں کی ماں ہیں۔ زرا خون بڑھنے دیں کیا سوکھا رکھا"

پارس کی شکائیت بھی لاڈ بھری تھی، ہاشم نے اسکے ہاتھ کی پشت چومی، انکی آنکھوں میں پارس کے لیے محبت کا جہاں تھا۔

"اب اگلی بار آو گے کہ تو پریسہ مغدام کی گالیں نکلی دیکھو گے۔ بس سوچ لیا ہے۔ جو ہنی مون جوانی میں نہیں ہو سکا اب پلین کروں گا۔"

ہاشم صاحب کے ارادوں پر روشانے اور پارس دونوں نے ممی کو چھیڑتی نظروں سے دیکھا تو وہ آگے سے ہاشم کو گھوریں، بچوں کے بیچ بچاری کو شرمندہ کر رہے تھے۔

"یا میرے اللہ مجھے صبر دے،۔۔اسکے بعد تو ہمیں سبلنگ گینگ میں اضافے کی توقع رکھنی چاہیے"

پارس نے بھی زرا چھیڑ ڈالا تو بابا مسکرائے۔

"نکے!اب ہمیں اپنے نہیں تم سبکے بچوں کو دیکھنا اور پالنا ہے۔خاص کر تمہاری اور روشانے کی اولاد کو میں اور پریسہ پالیں گے اس لیے جلدی سے ہمیں مصروفیت دو ایک پیاری سی پوتی یا پوتے کی صورت"

بابا اور مما کی انسیت اور چاہت و ارمان بھری نگاہوں نے پارس اور روشانے دونوں کو مسکراہٹ بخشی۔

"ان شاء اللہ بابا۔ بس اب ہم نکلتے ہیں۔ آہل سے ملتے ہوئے واپس کیلبریا جائیں گے سو بہت سارا ٹریول ہے۔ ان شاء اللہ آہل تک پہنچ کر انفارم کرتے ہیں۔ آپ اپنا ایکسٹرا خیال رکھیں اور میری پیاری مما کا بھی"

پارس نے جھک کر بابا کا ماتھا چوما جو اس جوان بچے کے لمس پر کھل اٹھے کیونکہ انکا آلائم سب سے زیادہ ایکسپریسیو ہوا کرتا تھا اور آج وہ پھر سے پارس کو بچپن جیسا محسوس کرے جی اٹھے تھے۔

"ان شاء اللہ میرے شیر! خیر سے جاو اور واپس تین ہو کر آو۔"

بابا کے گلے لگے وہ اٹھا اور مما کو خود سے لگایا جبکہ روشانے بھی پاس بیٹھی تو ہاشم نے اسکا ہاتھ پکڑے پیار سے چوما۔

"تم بہت پیاری ہو روشانے، کوئی پیمانہ نہیں تمہاری حسین موجودگی کو ناپ سکے۔ بس ہمیشہ سکھ پاو۔ دونوں آخری سانس تک ساتھ رہو۔ مجھے تم اور عمائمہ اپنی سہانہ جیسی پیاری ہو۔ تمہارا درجہ اب تھوڑا بڑھ گیا کیونکہ تم امین

ہو، امانت دار ہو، تم وعدے نبھاتی ہو۔ تم میری پیاری بیٹی ہو۔ تم میری آلائم کی نئی زندگی ہو جو اسے ہمیشہ راس رہے گی۔ میرا بچہ "

شاید اس لمحے کے بعد وہ نہ روتی تو حیرت ہوتی، اسکا دل تو موم سے بھی نازک تھا، اور جب وہ ہاشم کے گلے لگی روئی تو انکو اپنا فارس سلطان بڑی شدت سے یاد آیا لیکن کہتے ہیں کچھ اچھی روحیں ہمیشہ یاد آکر بھی سکون ہی دیتی ہیں، اور فارس سلطان انہی میں سے ایک تھے۔

وہ اجازت لیے چل پڑے تھے اور اب انکی اگلی منزل ویلنگٹن تھا، جہاں آہل اور شیزا کو دونوں زندگی کا حسین سرپرائز دینے والے تھے۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

پانچ گھنٹے کی فلائیٹ لیے پارس اور روشانے فائنلی ویلنگٹن پہنچ چکے تھے، حاتب سے پارس نے پہلے ہی آہل کے گھر کی لوکیشن لے لی تھی۔

پارس کے گارڈز کی گاڑی نے دونوں کو ائیر پورٹ سے سیدھا آہل اور شیزا کے گھر کے باہر ڈراپ کیا، وہ لوگ ایک لمبی سی اوپن راہداری میں انٹر ہوئے جہاں آس پاس انتہائی خوبصورت گارڈن ایریا تھا اور ہزاروں رنگ کے پھول کھلے تھے۔

"آہل اور شیزا کا گھر کتنا پیارا ہے، ویسے بھی ویلنگٹن، نیوزی لینڈ کے خوبصورت ترین شہروں میں شامل ہے۔ میں نے آہل سے پرامس کیا تھا میں اس سے نیوزی لینڈ ملنے آوں گی اور شیزا سے بھی۔ تھینکیو پارس میری ہر وش پوری کرنے کے لیے"

وہ لوگ بس مین ہاوس کے قریب تھے، شام ہو چکی تھی اور دونوں کا نائیٹ سٹے تھا اور پھر صبح صبح کیلبریا کے لیے واپسی جہاں سے انکا اگلا سفر تھا رشیہ کے شہر موسکو کی طرف۔

روشانے نے آہل کو اپنے آنے کا بتایا تھا تبھی وہ دونوں ہی کچن میں گھس کر ٹوٹی پھوٹی کو کنگ کر چکے تھے اور آپیا کے منتظر تھے مگر یہ نہیں جانتے تھے کہ روشانے اپنے ساتھ کیا سرپرائز لا رہی ہے۔

پارس نے روشانے کو بازو کے حصار میں لیا۔

"تم خواہشیں کرنے کے لیے بنی ہو اور میں انھیں پوری کرنے کے لیے جل پری، ویسے آہل مجھے دیکھ کر کیسا ری ایکشن دے گا۔ کوئی آئیڈیا؟"

وہ دونوں ہی گھر کے سامنے پہنچنے پر رکے، روشانے نے گردن گما کر اشتیاق سے پارس کی نیلی آنکھوں سے اپنی کالی کالی آنکھیں ملائیں۔

"وہ بہت زیادہ جذباتی ہے، آئی تھنک روئے گا"

روشانے نے زخمی سا مسکراتے اندازہ لگایا۔

"کچھ ایسا ہو سکتا ہے کہ وہ روئے ناں، میں نہیں دیکھ سکتا اس کے آنسو"

پارس کی تڑپ پر روشانے نے روبرو آرکتے اپنی دونوں ہتھیلوں کو پارس کے سینے سے لگایا۔

"تو پہلے پھر مجھے اندر جانے دیں"

پارس کو اسکا مشورہ بھایا۔

"گڈ آئیڈیا۔ چلو تم جاو میں انکے لان سے کچھ پھول توڑ کر لاتا ہوں۔ ایکسائٹمنٹ میں یاد ہی نہیں رہا کوئی گفٹ لینا ہے"

پارس کے بھولے پن پر وہ ہنسی اور اسکی دونوں گال زور سے کھینچیں۔

"آپ اور مجھ سے بڑا گفٹ ہو سکتا ہے کیا۔ چلیں آجائیں"

WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

روشانے نے جلدی سے کہہ کر ڈور پر بیل دی جبکہ پارس وہیں سے ملحقہ سبزے سے اٹے لان کی طرف بڑھا، دروازہ کھولنے آتی شیز انے روشانے

کو دیکھتے ہی باقاعدہ چیخ رو کی اور جلدی سے باجی کے گلے لگی، خود روشانے اسکا اتنا خوش ہونا امید نہیں کر رہی تھی۔

"باجی! آئی مس یو سو مچ۔ آپ نے اپنا پرامس پورا کیا۔ کیسی ہیں آپ؟ یو لک سٹنگ"

شیزا کی خوشی کا ٹھکانہ نہ تھا اور کچن سے ایپرن پہن کر نکلتے آہل کا انھیں دیکھ کر ہنسنا بھی حسین رہا۔

"میری میٹھی ننھی جان! میں ایک بار تم دو سے مل کر تم دو کی خوشی کی تسلی چاہتی تھی، سکون مل گیا تمہیں مسرور دیکھ کر۔۔۔ارے یہ کیا؟ تم نے میرے چھٹکے سے بھائی کو کچن گھسایا ہوا تھا۔۔۔"

روشانے نے اس سے ملتے ہی جب اپنے ہنڈسم سے چھٹکے کو کچن بابو بنا دیکھا تو ساری ہمدردی آہل کو ٹرانسفر کی جو آگے سے جان بوجھ کر مظلوم بن گیا۔

"دیکھ لیں آپو! اسکے مجھ معصوم پر ظلم۔ مجھ سے گھر کے سارے کام کرواتی ہے"

آہل نے بھی ڈرامے باجی میں باپ بھائیوں کو پیچھے چھوڑا، روشانے ہنسی تو شیز انے اتنا بڑا منہ کھول کر گھوری دی۔

"ہنہ! کتنے جھوٹے ہیں۔ سچی باجی سارا کھانا میں نے بنایا ہے بس سیلڈ کا کام دیا انکو اور دیکھیں حال ایسے بنالیا جیسے سارا کام انہوں نے ہی کیا"

شیز اکیسے چپ رہتی فوراسے میدان میں اتری، احتجاج کیا تو روشانے نے آہل کی پیار سے گال سہلائی جس نے جواباً اسکا ہاتھ تھاما۔

"کیا میں آپکا ہاتھ چوم سکتا ہوں، کیونکہ مما کے بعد اگر مجھے کسی ہستی میں ممتا فیل ہوئی وہ آپ ہیں آپو"

آہل کی آنکھوں میں ابھی سے نمی دیکھتے روشانے گھبرائی کہ نا جانے بھائی سے مل کر اسکا کیا حال ہو گا۔

"اسکے لیے تمہیں میری پرمیشن لینی ہو گی آہل مغدام"

روشانے اس سے پہلے کچھ کہتی، گارڈن کے بہت سے خوبصورت پھول لا کر ابتدائی گھر کے میز پر رکھے واس میں لگاتے پارس نے سبکی توجہ اپنی سمت مبذول کی، بیک وقت سب پلٹے، روشانے مسکرائی پر وہ دونوں حیران تھے کہ یہ پرکشش، باوقار اور پہاڑ سا آدمی کون ہے۔

"آپو! یہ کون ہیں؟"

آہل نے ان خود پر جمی نیلی آنکھوں سے بری طرح بے چین ہوتے روشانے کو دیکھا، تب تک پارس ان تینوں کے پاس آ رکا اور پہلے مسکرا کر حیران شیزا کے سر پر ہاتھ رکھا، انداز میں نے پناہ شفقت تھی۔

"شیزا ہو تم، پیاری سی گڑیا۔ آباد رہو"

شیزا حواس باختہ سا مسکرائی کیونکہ ابھی سچویشن سمجھنے سے قاصر تھی۔

"تھینکیوپ۔۔پر آپ؟"

شیز اکا سوال دلچسپ تھا جبکہ پارس نے اب نظروں کا محور آہل کو بنایا،وہ چھوٹا سا پانڈے کی طرح موٹو آہل جو چلتے چلتے گر جاتا تھا آج پارس کے مقابل کھڑا اس جیسا تو نہیں پر اس کے مقابلے کا ہو چکا تھا، تھوڑا سلم ضرور تھا پر اچھے ایپس بنا رکھے تھے جسکو دیکھتے پارس کو مسرت کے احساس نے گھیرا۔

"یہ میرے ہسبنڈ ہیں آہل۔۔۔اور تمہارے۔۔"

روشانے تعارف دیتی پارس کے اشارے پر مسکرا کر رکی کیونکہ آہل کی آنکھیں شاید پہچاننے میں کامیاب تھیں۔

"کیا یہ میرے بھی کچھ لگتے ہیں آپو؟"

وہ دیکھ پارس کو رہا تھا پر سوال اس نے روشانے سے پوچھا،لہجے سے تڑپ چھلکی تھی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے؟"

پارس نے یہ فیصلہ آہل پر چھوڑا، جسکی براون آنکھوں کے گوشے لال پڑنے لگے۔

"مما نے بتایا تھا کہ ان جیسی منفرد اور نایاب نیلی آنکھیں کہیں بھی دیکھوں تو رک کر تسلی کروں کہ وہ ہمارا کھویا ہوا آلائم تو نہیں، یہ میری خوش فہمی ہو سکتی ہے کیونکہ میرے خیال میں کھوئی چیزیں تو مل سکتی ہیں پر کھوئے لوگ نہیں۔اس لیے میرا شک دور کر دیں خود ہی کہ آپ نہ آلائم مغدام ہیں نہ انھیں جانتے ہیں"

پارس کی اپنی مسکراتی آنکھوں میں سرخی لے آیا وہ چھوٹا سا آہل، یہاں تک کے روشانے اور شیزا بھی ایک سی کیفیت میں تھیں۔

"مجھے لگا تم چھوٹے ہو تو تمہارے سوچنے سمجھنے کی حدود بھی مختصر ہوں گی لیکن تم نے غلط ثابت کیا۔ تم شاید ہم سب سے سمجھ دار ہو آہل۔ میں تمہارا شک دور کرنے کے کسی موڈ میں نہیں ہوں"

پارس نے اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرا، آہل نے وہ ہاتھ چھوئے تو جیسے دل تک اک اپنائیت بھرا احساس سرائیت کیا۔

"م۔۔ مطلب آپ لالہ ہیں میرے۔۔۔ سچ میں۔ کیا میرا مفروضہ واقعی غلط ہو گیا کہ کھوئے لوگ نہیں ملتے۔ آ۔۔ آپ آلائم مغدام ہیں؟ ٹیل می"

وہ اس سے زیادہ تڑپتا تو پارس سے دیکھا نہ جاتا تبھی اپنے سینے بھینچ کر اسے جواب دیا، آہل نے بھی بازو جکڑے تو شیزا بھی جذباتیت کے سنگ باجی سے لپٹی۔

"تم نے روشانے اور مما سے بھی پیارا پہچانا مجھے، ہاں میں آلائم ہوں۔ میرے شیر تم تو میری گود میں آتے تھے اور اب بازووں میں بمشکل آرہے ہو۔"

پارس نے اسے کتنی دیر اپنے سینے بھینچے رکھا اور آہل نے وہ کچھ آنسو فورا بھائی کے شانے پر بہا کر خود کو مضبوط کر لیا۔

"لالہ! آپ کو سب بہت مس کرتے تھے۔ مجھے تو یاد نہیں لیکن میں نے بھی بہت مس کیا اس ایک اور بڑے بھائی کی محبت کو۔ خاص کر ان سارے سالوں جب حاتب لالہ مجھے منہ تک نہیں لگاتے تھے۔ میرا دل چاہتا تھا میرا بھی کوئی انکے مقابل پارٹنر بھائی ہو۔۔۔ تب مما سے بہت ضد کرتا تھا کہ مجھے آپکا پتا دیں میں اکیلا ہی لے آوں گا جا کر آپکو"

وہ بچوں کی طرح شکوے کرتا پارس سمیت سبکو مسکراہٹ بخش گیا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"تم آجاتے تو میں جلدی آجاتاناں۔ جیسے تمہیں پرمیشن نہیں ملی، مجھے بھی فرض روکے ہوئے تھے۔ لیکن آئی پرامس اب تم دو بڑے بھائیوں کی برابر محبت اور شفقت پاوگے، بابا کی محبت کے ساتھ۔ روشانے مجھے بتاتی رہی ہے تم نے کیسے اسکو احترام دیا، ایون اپنی گاڑی تک دے دی۔ اس پر تو دل لے گئے تم اپنے لالہ کا"

ان لاڈ بھرے لمحوں میں روشانے بھی حصہ ڈالنا چاہتی تھی تبھی فورا میدان میں کود دی۔

"اوہ ہیلو مسٹر! آپکا دل صرف میرا ہے"

روشانے کی بات ہر جہاں پارس مسکرایا وہیں آہل ہنس کر پھر سے پارس سے بچوں کی طرح لپٹا جبکہ یہ منظر سیج میں سبکو بے حد جذباتی کر گیا۔

ان سب نے مل کر بہت سی باتیں کیں، ڈنر کیا، انطالیہ کے تمام باشندوں سے وڈیو چیٹ پر گپیں لگائیں جہاں عمائمہ، حاتب، سہانہ اور ابراہیم بھی پریسہ اور

ہاشم کے ساتھ ہی اس وڈیو کال مستی میں شریک ہوئے اور ان خوشیوں اور مسکراہٹوں کو نظر نہ لگنے کی دعا ہر منظر نے دی تھی۔

.._____..

دو دن بعد ہاشم فائنلی ہوسپٹل سے ڈسچارج ہو چکے تھے، وہ گھر لوٹے تو انکی پری اور چاروں لاڈلے ساتھ تھے، رات میں ایک خوبصورت ساڈنر تینوں کپل نے ایک ساتھ کیا جس میں آہل اور پارس دونوں نے اپنی وائفز سمیت فون پر کمپنی دی۔

ہاشم اپنی زندگی اور اپنی ہر اولاد سے راضی اور مطمئین تھے، انکے سب بچے اپنی اپنی منزلوں پر گامزن تھے، کوئی بھی ناخوش نہیں تھا۔

انکے پاس پریسہ مغدام جیسی وفادار عورت کا ساتھ تھا، حاتب کی زندگی سکھ اور سکون کا دوسرا نام تھی کیونکہ اسکی تمام خطاوں کی تلافی ہو چکی تھی اور انعام کے بدلے عمائمہ اسکے ساتھ تھی۔

اور سہانہ! فائنلی اپنی جاب سٹارٹ کر کے پریکٹیل زندگی کی طرف بڑھ رہی تھی جس میں ابراہیم اسکے ہمقدم تھا، رہی بات ولیموں کی تو وہ پارس اور روشانے کے رشیہ سے واپس آنے پر ڈیسائڈ ہوا تھا۔

"بابا اور مما کو فائنلی سب اولادوں کے سکھ سے بھرا دیکھ کر میں بہت مطمئین ہوں۔ اب میرا سارا وقت میرے ہوسپٹل اور میرے اس گھر کے لیے ہے"

وہ مما بابا حاتب اور عمائمہ کو لان میں ہی باتیں کرتا دیکھتے واک کرتے مسکرائی تو ابراہیم نے اپنی بازو سہانہ کے گرد حصاری، پریسہ اور ہاشم میز کے ارد گرد بیٹھے تھے جبکہ کچھ فاصلے پر حاتب اور عمائمہ اس ٹھنڈی ٹھنڈی رات میں باربی کیو کی تیاری کر رہے تھے۔

"تم نے مجھے گھر کہا؟"

ابراہیم کی آنکھوں سے محبت وانس ٹپکا۔

"جیسے میں تمہارا گھر ویسے تم میرا ہو، جب تک روشانے اور آلائم آتے ہیں۔ اس دکھتے سینے سے چھٹکارا پالو میرے والکینو۔ تاکہ جو تم مجھے تھوڑا تھوڑا مل رہے ہو۔ پورا مل سکو"

وہ خفیف سا یہ اعتراف کرے شرمائی جبکہ ابراہیم آفندی نے کب سوچا تھا یہ مغرور حسینہ کبھی اسکے لیے اتنی بیقرار بھی ہو سکتی ہے۔

"اف! یہ بیوی والی تمہاری تڑپ"

اس سے پہلے وہ بے قابو ہوتا، سہانہ نے گھبرا کر اسکے ہونٹوں پر ہتھیلی جمائی۔

"شرم کرو۔ وہ چاروں سامنے ہی بیٹھے ہیں"

سہانہ کی ڈپٹ پر ابراہیم نے ہنس کر اسے خود سے لپٹا لیا جبکہ پریسہ اور ہاشم کی محبت بھری نظریں سیخیوں پر کباب چڑھاتے اور ایک دوسرے کو چھیڑ کر مسکراتے حاتب اور عمائمہ پر تھیں۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

"سنو عمائمہ! یہ مما بابا ہمیں بہت پیار سے تاڑ رہے ہیں۔ کیا ہم ساتھ اتنے خوبصورت لگتے ہیں کہ نظریں ہٹتی نہیں؟"

وہ جو ایک طرف سے ڈن ہوتے کبابوں پر برش سے آئلنگ کر رہی تھی، حاتب کو دیکھنے لگی۔

"میرا تو پتا نہیں، آپ سبکو بہت پیارے لگتے ہیں"

وہ مخمور اترائی تو حاتب نے مما بابا کی نظروں سے جان چھڑوانے کو جب عمائمہ کی گال پر کس کی تو وہ دو مسکرا کر نظریں ہٹا گئے پر عمائمہ سرخ ہو کر رہ گئی۔

"حاتب!"

وہ رحم طلب ہوئی کہ یوں سب کے سامنے گال پر پیار کرنا بہت امبریسنگ تھا۔

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

"میں نہیں چاہتا کوئی ہمیں ٹکٹکی باندھ کر دیکھے اور نظر لگائے پھر وہ میرے پیرنٹس ہی کیوں نہ ہوں۔ ان دو تاڑتے افراد سے جان چھڑوانے کو ارادہ تو میرا تمہارے ان ہونٹوں کی طرف جانے کا تھا پر پھر سوچا میری حیاوالی عمائمہ کو ان سے نظریں نہ چرانی پڑیں۔ دیکھو میں تمہارے لیے کیا بن چکا ہوں۔ بے شرم سا امیر حاتب مغدام، حیادار ہو رہا ہے"

وہ اسکے گال چومنے والی گھبراہٹ سے فورا نکلی اور جواباً حاتب کا خوبصورت ہاتھ پکڑ کر چوما۔

"دیکھ رہی ہوں۔ میں آپکی اس حیا کے صدقے"

وہ آنکھوں میں دنیا جہاں کی محبت بھر لائی اور جب دونوں نے بیک وقت پلٹ کر دیکھا تو سہانہ اور ابراہیم بھی ان دو کا آنکھوں ہی آنکھوں صدقہ اتارنے میں مما اور بابا کے ساتھ مل چکے تھے۔

حاتب اور عمائمہ دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھتے ہنسے۔

"تاڑنے والوں کی تعداد بڑھ گئی جان۔ چلو ہم باربی کیو پر دھیان دیتے ہیں۔ ہم حیادار جتنے بھی ہو لیں ان چاروں کے تاڑنے نے ہمیں بے شرم کر کے چھوڑنا ہے۔"

حاتب کے فیصلے پر وہ ہنستی ہوئی ایگری کر چکی تھی جبکہ ان سب کی مسکراہٹ اب نظر لگ جانے کی حد تک حسین تھی۔

..._____..

رشیہ کے سب سے مضبوط شہر موسکو کی وہ شام یادگار رہی تھی کیونکہ اس شام کا مہمان خصوصی پارس عیسی مغلانی تھا، کیلبریا کا حاکم جسے Ndrangheta اور اٹلی کی تمام مافیا آرگنائزیشن پر حاکمیت کے ساتھ رشیہ کی حکومت نے آدھے موسکو پر اختیار دے دیا تھا جبکہ بقیہ آدھے رشیہ کا مالک jenak Ronald تھا، جسے دنیا Swizna Snake کے نام سے پہچانتی تھی۔

اسے موسکو کی آدھی حاکمیت اب اٹلی کے پیراسائیٹ سے بانٹنی تھی اور وہ جانتا تھا یہ اسکے حق پر ڈاکا تو ہے پر اس سے اسکی آرگنائزیشن پھلے پھولے گی سو حکومتی سطح پر اس تقریب میں اس نے پیراسائیٹ آف اٹلی سے بنا کسی نفرتی اظہار کے ہاتھ ملایا۔

اس تقریب میں ایگل کمانڈی بھی مدعو تھا، موہنی سے جناب بس کچھ گھنٹے کی پرمیشن لیے فرض نبھانے آئے تھے، اور پھر روشانے کے وعدے کے مطابق پیراسائیٹ کے فائنلی میرڈ ہونے کی خبر ایز انٹرٹیمنٹ نیوز کے طور سامنے آئی جس پر جانے کس کس دوشیزا کا دل تھما، وہ تقریب، اسکا لیول، اسکی خوبصورتی شاید ہی بیان ہونے میں آسکتی تھی کیونکہ پارس کے ہر پیارے کو اسے حاکم کے روم میں دیکھنا بھایا تھا۔

اس تقریب کا اینڈ ہوا تو ہادی اور سبیل کے نکاح وینو پر پہنچ کر سب نے ان دو کی خوشیوں میں شامل ہو کر آج کی رات مزید حسین کر دی، ہادی کی نانی صاحبہ سب سے زیادہ خوش تھیں، دونوں کو بہت دعائیں دے کر گئیں اور

ہادی کے ساتھ نجف کے بچے بھی سنبھالیں گی یہ کہہ کر دونوں لونڈوں کا مزید خون بڑھا گئی تھیں۔

"خوش رہو دونوں۔ پیکنگ کرو آدھے گھنٹے تک پیرس کی فلائیٹ ہے تم چاروں کی۔ دو ہفتے کی عیاشی کرو، ساری بکنگ وہ بھی الگ الگ ریزاٹس میں ہو چکی ہے۔ جبکہ میں اور روشانے بھی سمارہ نکلیں گے ایک گھنٹے تک۔"

نکاح کی چھوٹی سی تقریب ہو چکی تھی جبکہ موسکو میں خریدا گیا یہ گھر بھی ایک طرح ایف پی ڈیپارٹمنٹ کی ہی لکس میں بدلنے والا تھا، چونکہ اب پیراسائیٹ کی یہاں کے شہر پر بھی آدھی حاکمیت تھی تو یہاں آنا جانا لگا رہنے والا تھا۔ پارس اور روشانے چاروں کو ہدایت دیتے ساتھ ہی روم سے نکل گئے تو نجف نے نیولی کپل کو سیٹیاں سی مارتے چھیڑا جس پر رہبر نے اپنا سر تھام لیا۔

"کیا کر رہے آپ یار۔۔ جائیں پیکنگ کریں۔ رہبر آپو لے کر جائیں اپنے بہکے شوہر کو"

ہادی نے احتجاجاً کہا کیونکہ سبیل کنفوز تھی آگے ہی، نجف نے ہادی کی بے تابیوں پر مزید چھیڑا، رہبر کو ہی ان بچاروں پر ترس آگیا۔

"ہم تو کر لیں گے پر تم دو بھی پیکنگ پر ہی توجہ دینا ابھی، رومینس کے لیے پیرس جا رہے ہیں تو پلیز صبر کرنا۔ ایسا نہ ہو تم دو کے چکر میں ہماری بھی فلائیٹ لیٹ ہو جائے کیونکہ ایک کس اور ہگ آگ بجھائیں گے نہیں بلکہ بھڑکائیں گے"

نجف کی زبان اس سے پہلے مزید بے قابو ہوتی، رہبر بچاری دونوں سے معذرت کرتی اپنے شعلے کو زبردستی ان کے روم سے گھسیٹ کر باہر لائی۔

"یار کتنا مزہ آرہا تھا انکو چھیڑنے میں، اب تم نے مجھے زبردستی باہر لایا ہے تو اپنی خیر مناو۔"

نجف کو وہ بمشکل باہر لائی پر اس آدمی کے بہکے ارادوں پر پوری رفتار سے بھاگ نکلی، نجف بھی بہکے شرابی کی طرح رہبر کے پیچھے ہی لپک گیا جبکہ اندر ہادی نے کبرڈ سے اپنے اور سبیل کے کپڑے نکالنے میں سبیل کی مدد کی تو وہ خاموش سی مسکراہٹ کے سنگ انکو سوٹ کیس میں پیک کر رہی تھی، ہادی نے کچھ دیر اسے کام میں منہمک دیکھا اور پھر اسکے عقب میں رکتے سبیل کے گرد بازو پھیلا کر باندھے جس سبب سبیل کے ہاتھ سے کپڑے میٹرس پر چھوٹ کر گرے، وہ گھبرا کر اسکے حصار میں پلٹی۔

"نکاح مبارک ہو"

وہ گھبرائی لڑکی تب آنکھیں موندے مسکرائی جب ہادی نے اسکے ماتھے کو بے حد پیار سے چوما۔

"تمہیں بھی ہادی"

ہادی کے پیار بھرے اقدام نے کچھ اعتماد بحال کیا پر ہادی اسکے جسم کی مدھم کپکپاہٹ محسوس کر رہا تھا، پہلی بار کسی مرد کی ایسی قربت ہر عورت پر ایسے ہی بھاری پڑتی ہے۔

"میں نے کبھی نہیں سوچا تھا تم میری ہو جاو گی۔ خاص کر جب فریدون کے ساتھ تمہاری نسبت طے ہوئی۔ میں نے اپنی ہر خوشی کو دم توڑتے محسوس کیا تھا، تم پہلے اچھی لگتی تھی پر جب فریدون سے تمہاری انگیجمنٹ ہوئی، مجھے معلوم ہوا تم اچھی نہیں تم میری محبت ہو سبیل۔ سب ختم ہو گیا تھا پھر لیکن میں ان دعاوں کو فراموش کر چکا تھا جو میرا دل تمہارے لیے مانگتا تھا، وہ قبول ہو رہی تھیں اور میرے اور تمہارے بیچ کی ہر رکاوٹ اپنی موت مرتی جا رہی تھی۔ پھر میں نے وہ ساری خوشیاں دوبارہ زندہ ہوتے محسوس کیں اس سارے عرصے جب جب تم میرے ساتھ تھی۔ جب جب ہمارے ہاتھوں نے ایک دوسرے کو چھوا، آنکھوں نے چوما"

وہ یہی اعتراف چاہتی تھی اور اللہ نے سبیل کی یہ خواہش ایک بہترین ہمسفر کے ذریعے پوری کی تھی، وہ رو نہیں رہی تھی پر اسکی آنکھوں میں آنسو اٹکے تھے۔

"یولووی؟"

وہ سوال دہرا رہی تھی۔

"یس آئی لوویو"

ہادی کی آواز زرا بھاری ہوئی تو وہ اسکے مزید پاس ہوئی، اسکے سینے پر ہتھیلوں کو ٹکائے اسکے ہونٹوں کے قریب رکتے ہادی کی سانسوں میں سانس بھرا۔

"جب جب تم مجھے ایسے محبت سے دیکھتے ہو ہادی، میرا اجڑا ہوا سینہ تھوڑا سا آباد ہو جاتا ہے۔ تم میرے اندر دل جیسی کوئی چیز قیمتی چیز اتارنے میں کامیاب ہو گئے۔ میں تمہیں کبھی کھونا نہیں چاہتی، تم میرے پاس میرے واحد اپنے ہو، میں تم سے بہت پیار کرنا چاہتی ہوں"

سبیل کے ہونٹوں کی سرگوشیوں میں بے انتہا نشاط رکھا گیا تھا ہادی کے لیے، وہ بے صبر نہیں تھا پر وہ خود چاہتی تھی تبھی ہادی نے ان ہونٹوں کو چھو لیا، چھوا پھر ان پر جتنا ہو سکا دیوانگی لٹائی یہاں تک کہ سبیل کی سانسیں، التجاء بن گئیں۔

وہ اس سے جلدی سے دور ہوا، وہ اتنے سے پر مکمل ہادی کی ہو گئی تھی۔

"ہ۔۔ہادی! تم بلکل وہی ہو جسکی مجھے ضرورت اور خواہش تھی۔"

وہ ہانپتی ہوئی بولی، ہادی سے خود کو اس سے دور رکھنا مشکل ہوا پر نجف کی بات سوچے جب وہ پھر سے اسکے قریب ہوتا مسکرایا تو وہ بھی ہادی کی آنکھوں کی شرارت بھانپے مسکرا دی۔

"نجف سر نے اچھی صلاح دی تھی، ہم دونوں کا ایک دوسرے سے کچھ منٹس میں دل نہیں بھرے گا تو پیکنگ کرتے ہیں۔"

ہادی نے نرمی سے اسکے نچلے لپ پر نرم سا استحقاق لٹا کر اسے خود سے رہائی دی تو وہ بے قرار نظروں سے ہادی کو دیکھنے لگی۔

"ایسے مت دیکھو۔ فلائیٹ لیٹ ہو جائے گی سبیل"

ہادی نے اسکی نگاہوں میں بسی طلب پر پیار سے سرزنش کی تو وہ جلدی سے سنبھل کر پیکنگ کرنے لگی پر اس مسکراہٹ کا کچھ نہیں کر پائی جو ہادی نے چھو کر امر کر دی تھی۔

وہیں بچاری رہبر کمرے میں آکر کرٹل کے پیچھے چھپ چکی تھی پر رہبر کی خوشبو کسی ہرن کے نافے سی سونگتا وہ زخمی شیر پردے کے نیچے سے اسکے پیر دیکھ چکا تھا تبھی وہ جو دم سادھے ہوئے تھی، اس پر پردہ ہٹائے چھپٹا۔

رہبر کی چیخ اس نے اپنے طریقے سے سانس کے سنگم پر آمسلط ہوتے روکی کہ وہ اس جن کی شدت اور گرفت میں مچل کر رہ گئی۔

"ت۔۔ تم۔۔ تم اتنے چیپ والے رومینٹک کیوں ہو۔"

زرا خلاصی ملی تو رہبر کے سوال پر نجف خمار میں لپٹا ہنسا۔

"وہ ہوتا تو اب تک دس بچے ہوتے ہمارے۔ تمہیں اپنے صاف ستھرے ڈیسنٹ شوہر کی نہ فکر ہے نہ قدر۔ جاو میں تم سی ٹھنڈی لڑکی سے نہیں بولتا"

اس سے پہلے وہ روٹھتا، رہبر نے اسکی گریبان سے شرٹ پکڑے روکا۔

"میں بہت پیار کرتی ہوں آپ سے نجف پر ڈرتی ہوں خود تک آنے دے دیا تو آپ کا پیار کم ہو جائے گا۔"

آج فائنلی رہبر نے بھی دور دور بھاگنے کی وجہ کہہ دی، نجف تمام تر خمار ہٹائے مسکرایا۔

"اب تم سے محبت بڑھ تو سکتی ہے۔ کم نہیں ہو سکتی۔ ہنی مون اگر تم نے میرا یہ خوامخواہ کی دور جاتی حرکتوں سے خراب کیا تو میں سچ والا ناراض ہو جاوں گا"

نجف کی دھمکی پر وہ شرارت بھرا مسکرائی اور نجف کی گال بے حد رغبت سے چومی۔

"نہیں جاوں گی دور۔ ہم بھی پیکنگ کریں؟"

رہبر نے پھر سے جان چھڑوانی چاہی۔

"ہنی مون پر میٹرس کی شیٹس بھی ایز آڈریس چل جائیں گی۔ چھوڑو پیکنگ کو"

نجف کی بے باک بات پر رہبر کان کی لو تک سرخ پڑی اور اس سے پہلے یہ بے شرم آدمی کچھ کرتا، وہ نجف کے کندھے پر زور سے بائیٹ کرتے پھر سے بھاگ نکلی اور نجف زخمی شیر سا بچارا غراتا رہ گیا مگر پھر اگلے ہی پل ہنی مون کا سوچے انگ انگ میں سرور پھیلا اور دل سے پارس کے لیے جو دعا نکلی وہ الگ پیاری۔

خیر انکی یہ میٹھی سی کہانی تو چلتے رہنی تھی، جہاں یہ دو کپلز پیرس کے لیے نکلے وہیں روشانے، پارس کے سنگ اپنے فیورٹ سٹی سمارہ نکل گئی اور وہاں شروع ہونے والی تھی پارس اور روشانے کی اک نئی کہانی۔

.._____..

After Two weeks....

وہ پچھلے دو ہفتے سے سمارہ میں تھے، خوب سیروں کے بعد جب فائنلی یہاں کی بارش دیکھنے کا موقع ملا تو روشانے کی طبعیت کچھ ناساز محسوس ہوئی، چکر تو اسے ایک ہفتے سے آرہے تھے مگر آج جب وہ باقی کپلز کی طرح پارس کے ساتھ بارش انجوائے کر رہی تھی تو اسکو عجیب سی گھبراہٹ ہونے لگی، لپس ڈرائے ہو رہے تھے اور عجیب دل مچل رہا تھا اور جب وامٹنگ جیسا محسوس ہوا تو وہ بنا پارس کو بتائے اندر ہوٹل روم میں چلی آئی، پارس بھی ایک اہم کال سن کر پیچھے ہی ہوٹل چلا آیا۔

"تمہیں تو بارش پسند تھی، اندر کیوں آگئی۔ آئی نو ٹھنڈ ہے لیکن ہم دیکھ کر انجوائے تو کر سکتے ہیں ناں؟"

اپنی جیکٹ اتار کر ہینگ کرتا پارس، کمرے میں پھیلی روشانے کی مہک سے باتیں کیے اسکی موجودگی پر کھتا ٹیرس پر گیا تو سارہ پورا شدید بارش کی لپیٹ میں تھا، منظر اس جھل تھل کرتی بارش سے دھندلا گئے تھے، سردی کی شدت کے باعث پارس نے ٹیرس کا گلاس ڈور بند کیا اور پلٹ کر اٹیچ ڈریسنگ اینڈ ریسٹ روم کی طرف بڑھا، روشانے کے جواب نہ دینے پر اسے فکر ہوئی۔

اندر جھانکا تو وہ بیسن سلیب کے ساتھ لگ کر کھڑی سر جھکائے ہوئے تھی اور اسکی نظریں وہاں رکھی پریگننسی سٹریپ پر تھیں جہاں دو لائنز دیکھ کر وہ پچھلے کئی منٹس سے سکتے میں تھی۔

"روشانے؟"

پارس کی زرا اونچی پکار پر وہ ڈر کر پلٹی اور بیسن کے سامنے جم کر گھبرائی سی پارس کو دیکھنے لگی جو اسکا گلابی چہرہ، پیلا محسوس کرتا اسکے پاس آرکا۔

"تم ٹھیک ہو؟ جواب نہیں دے رہی تھی، کیا تھک گئی ہو؟"

پارس نے اپنی اتنے سرد موسم کے باوجود گرم ہتھیلیوں کو روشانے کے چہرے کے دائیں بائیں جوڑتے اسکا چہرہ اوپر اٹھایا جسکی پلکوں پر پارس کے سوال کرنے پر نمی اٹک گئی۔

"پارس!"

وہ بس اتنا ہی کہہ سکی، اسکی سانسیں اٹکتے ہوئے بھیگ گئیں، پارس کو فکر کے ساتھ پریشانی گھیر رہی تھی۔

"کیوں دل دہلا رہی ہو، بتاو کیا بات ہے میری جان۔ پریشان ہو رہا ہوں۔ چہرہ پیلا کیوں پڑ رہا ہے تمہارا؟"

اس بار پارس کی آواز میں بھی خراش تھی، سوال کرتے وہ ڈرا لگ رہا تھا۔

"کیونکہ ک۔۔کچھ اور ریڈ ہو گیا ہے، وہ بھی دوبار"

روشانے نے ہچکی سی بھری، پارس نے نا سمجھی سے اسکی یہ اڑی ترچھی پہیلی سمجھنے کی کوشش کی پر کامیاب نہ ہوا۔

"کیا بول رہی ہو۔۔۔۔ویٹ!"

پارس کے چہرے کی رنگت بدلی اور تبھی روشانے اپنی جگہ سے ہٹی تو پارس کی نظر بیسن کے باول میں رکھی سٹرپ پر گئی جہاں دو ریڈ لائنز دیکھتے ہی پارس کی آنکھوں کے رنگ بھی بدلے۔

پارس نے بے اختیار روشانے کو واپس حصار میں بھرتے بے یقین نظروں سے دیکھا، ان نیلی آنکھوں کا بے یقین لمس، دنیا جہاں کے سارے اچانک آتے موسموں پر سبقت لے گیا، وہ اس حیرت کو خوشی میں بدلتا محسوس کرنے تک دم سادھے رہی۔

"وہ جس لڑکی کی موجودگی میری زندگی میں سکھ، سکون، آرام اور قرار کا سبب تھی، اب وہ پارس عیسی مغلانی کا نیا ورژن دنیا میں لا کر تباہی مچانے والی ہے۔ہاں وہ میرے لیے قہقہوں کا جہاں جنم دینے والی ہے"

وہ نا جانے کیسے آنسو روکے ہوئے تھی، لیکن جب پارس نے اسکو اپنے سینے لگاتے ماتھا چوم کر اسکے بخت سے ملوایا تو وہ مزید آنسو سنبھال نہ پاتی رو پڑی، اک نئے جہاں کو جنم دینا اسکے لیے جذبات کا سمندر بن چکا تھا۔

"پار۔۔رس"

وہ اسے پکاری تو آواز پھر رونے سے ٹوٹ گئی۔

"تھینکیو سو مچ، مجھے یہ یقین دلوانے کہ لیے کہ وہ وقت دور نہیں جب مجھے کسی دنیاوی دوا کی ضرورت نہیں رہے گی، تم سراپا میرا علاج بنتی جا رہی ہو۔ آوا دھر میری جان"

یہاں ٹھنڈ ہونے کے سبب پارس نے اسکا ہاتھ پکڑا اور کمرے میں لایا جو ہیٹ فنکشن کے سبب گرم ہو چکا تھا، وہ جب کمرے میں داخل ہوئے تو حرارت کے قوی احساس نے ان دو کو گھیر اپھر وہ ایک دوسرے کے لیے حدت کا جہاں بھی تو تھے۔

وہ اسکا ہاتھ پکڑے رکی جو اسے میٹرس پر بٹھانا چاہتا تھا، پارس نے رک کر بازو روشانے کے گرد باندھے اور اسکی ٹھنڈی پڑتی ناک چومی، اک آنسو روشانے کی گال پر ڈھلا۔

"جب ہم ایک ہوئے پارس، تب سے میں سوچتی تھی اس سے بڑی خوشی میرے لیے دنیا میں نہیں ہو گی لیکن میں غلط تھی۔ یہ فیلنگ کہ ہم اس بے بی کو دنیا میں آتا دیکھنے والے ہیں، خوشی کا کوئی بہت الگ لیول نکلا۔ میں بہت خوش ہوں کہ آپکو یہ خوشی بھی مجھ سے مل رہی ہے"

وہ اسکے اک اک حرف پر الگ مسکرایا اور روشانے دنگ تھی کوئی اتنے الگ الگ طرز سے کیسے مسکرا سکتا ہے۔

"مجھے یہی نہیں، ہر خوشی تم سے ملی ہے۔ میں تم سے زیادہ خوش ہوں۔ یہ سچ میں بہت خوبصورت ہے۔"

پارس نے اسکی بھیگی آنکھوں کو چہرہ ہاتھوں میں بھرتے چوما تو وہ عافیت بھرا مسکرائی کہ اسکے سبب یہ شخص خوشی کی زیادتی تک بھی پہنچا ورنہ وہ پریشان رہتی تھی کہ پارس نے اک عمر درد کی زیادتیاں سہتے زندگی بسر کی تھی۔

"آپ کو اتنا خوش میں نے پہلی بار دیکھا ہے"

وہ اسکی گردن میں بازو لپیٹ کر مسکرائی تو پارس نے اسکو بازوؤں میں بھینچتے اسکے ہونٹوں پر تادیر بے ترتیب ہوتی سانسوں کی ردا اوڑھی، وہ اسے بہت دیر تک محسوس کرنا چاہتا تھا، اور روشانے اس ہر لمحے جیتی تھی جب پارس اسکے وجود سے سکھ پاتا تھا۔

"تم نے مجھے اتنا خوش بھی تو پہلی بار کیا ہے"

وہ دور ہوا پر نیلی آنکھوں میں بے پناہ جذب و محبت غالب آئی تھی، وہ ایسے لاجواب کرتے پارس پر آج از سر نو لٹ گئی۔

"اب ہم انطالیہ واپس جائیں گے ناں؟ بے بی آنے تک آپ میرے پاس اور ساتھ رہیں گے ناں"

وہ یہاں کے بکھیڑوں سے گھبرائی تھی، واپس کیلبریا میں پارس کی ذمہ داریاں بڑھ چکی تھیں، ایک ہفتے تک وہ چار ہنی مون پنچھی بھی واپس لوٹنے والے تھے۔

"تمہاری سانسوں میں گھل جاوں گا، اتنا پاس رہوں گا۔ بس منتھلی ایک کیلبریا کا وزٹ کرنا ہو گا اسکی پرمیشن دیں گی ناں مسیز پیراسائیٹ؟"

وہ اسکے اب اک لمحے کو بھی مس نہیں کرنا چاہتا تھا پر اسکی ذمہ داریاں بہت بڑی ہو چکی تھیں، وہ اٹلی کا حکمران تھا، وہ رشیہ کی بڑی سیاہ مگر مضبوط طاقتوں کا چیئر پرسن تھا، اسکا سکہ اب دنیا میں چلنے والا تھا۔

"دے دوں گی، میں چاہتی ہوں ہم کم از کم ایک دو سال اس بے بی کو اپنی پوری توجہ اور محبت دیں۔ تاکہ اسے اپنی کمی کے لیے تیار کر سکیں۔ میں فکر مند ہوں"

پارس نے اسے اپنے سینے لگایا، وہ دگنا فکر مند تھا۔

"میں بھی ہوں۔ ہم تین سال تک اسکے ہر ممکنہ پاس رہیں گے، ہاں اگر تب تک تم نے مجھے دوسری بار بابا بنا دیا تو پھر ہم پلین میں ردوبدل کر سکتے ہیں۔ تمہاری ٹریننگ مزید ڈیلے ہو جائے گی۔ میں اپنی اور تمہاری یہ پرسنل اور میرڈ لائف اس مافیا کے لیے نہ داو پر لگاوں گا نہ متاثر ہونے دوں گا۔"

وہ دھیما سا روبرو ہوتی مسکرائی۔

"دوسری بار بھی بابا بننا چاہتے ہیں آپ؟"

وہ شرارت پر آمادہ تھی۔

"ہاں۔ایک بیٹا اور ایک بیٹی۔بیٹی کی آنکھیں نیلی اور بیٹے کی کالی کالی۔۔۔کتنا مزہ آئے گا اس الٹ ایفیکٹ پر"

پارس کی شوخی پر وہ پھر سے اس سے لپٹی۔

"آپکی ہر خواہش پوری کر سکوں، اللہ سے بس یہی مانگتی ہوں۔"

وہ اپنا ہر قرار پارس سے باندھ چکی تھی۔

"تم کر چکی ہو جل پری، ویسے انطالیہ چل کر اب اک گرینڈ ولیمہ دعوت بنتی ہے۔سب بچاروں کے ولیمے اٹکے ہیں۔کیا خیال ہے؟"

اب اس شرارت پر روشانے کا ہنسنا بنتا تھا۔

"نیک خیال ہے، اب بھی ڈیلے ہوئے ولیمے تو لکھوالیں سب کے ایک ایک بچے نے اٹینڈ لازمی کرنا ہے یہ ایونٹ"

روشانے کی بات پر پارس بھی ہنسا، کیونکہ بات تو سچ ہے مگر بات ہے رسوائی کی۔

"میری جان"

وہ ہنسی تو پارس نے پھر سے اسکی مسکراہٹ کا ہر لمس اپنے نام کیا اور روشانے کا پورا وجود مانو پارس کی شدتوں پر اسکا اسیر ہو گیا تھا۔

..._____..

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

After One Week.....

انطالیہ! مسیحاوں کا شہر، پارس عیسی مغلانی کی زندگی سے جڑی کئی ہستیوں کا مسکن، آج رات کچھ زیادہ ہی روشن تھا، یہاں پھیلی حبس بھی خوشبو دار تھی کیونکہ یہاں بستے لوگ اسکے لیے خاص تھے۔

پھر انطالیہ کے سینے پر شان سے کھڑا "مغدام پیلس" جس نے کئی سال تک نفرت اور اذیت سہی تھی، جسکے در و دیوار ناحق الزام کی کائی سے لیتھڑے تھے، جہاں ماضی کے دردناک لمحوں کی چیخیں گونجتی تھیں آج ولیمہ گرینڈ ڈنر پر دلہن کی طرح سجا تھا، لان کے پہلے کنارے سے دوسرے تک میز بچھی تھی اور آس پاس کرسیوں پر براجمان وہ سب آج ایک دوسرے کی خوشی منانے آئے تھے، سبکی خوشیاں آج مکمل تھیں، ابھی تک بس موہنی اور آبیل کے بعد پارس اور روشانے کے بے بی کی ہی نیوز آئی تھی تو بڑی سیلبریشن انہی کی ہو رہی تھی، یہ کیجول ڈنر ولیمے کی سنت نبھانے کے ساتھ مل بیٹھنے کا ذریعہ تھا، وہ سب خوبصورت اور خوبسیرت تھے، وہ سب آج خوش تھے، سب کی آنکھوں میں رتن سی چمک تھی، آج کی اس دعوت میں

روشانے اور پارس کی خوشی بڑھانے ہدایت بابا بھی شریک تھے، ہادی اور سبیل کے ساتھ نجف اور رہبر نے بھی اس خوبصورت رات میں شمولیت اختیار کی، بس فیملی تھی، مغدام پیلس آج جگمگا رہا تھا، حاتب کی اذیتیں بھی اپنے اختتام کو پہنچ گئیں تھیں، اسے عمائمہ جیسا سکون بخشا گیا تھا، جبکہ سہانہ اب ابراہیم کے دل کو کبھی کمزور پڑنے دیتی ایسا تو ممکن ہی نہ تھا، آہل اور شیزا کی زندگی خوبصورت تھی کیونکہ عائشہ اور بالاج کے ساتھ ساتھ اب وہ شاہ تاج عالم کی دنیا تھے، وہ دونوں خاص ولیمے کے ساتھ ساتھ شاہ تاج کی شادی کرانے واپس انطالیہ آئے تھے۔

روشانے اور پارس کی زندگی بھی مکمل ہوتی نظر آرہی تھی لیکن اس چمک دھمک کو اس پیلس کی سکیور حدود سے پرے دیکھنے والی دو سبز آنکھوں میں جو نفرت تھی اس سے مغلدام پیلس کی دیواریں پھر سے سہم گئیں، اندر خوشیوں کے قافلے رقص کر رہے تھے اور باہر ان سب پر موت کا سایہ لہرا رہا تھا۔

"وہ بچنا نہیں چاہیے"

اسی سبزی مائل آنکھوں والے آدمی کی بات مغدام ہیلس کے اندر گارڈز کے بھیس میں داخل ہوئے فیڈا نامی آدمی سے تھا جس نے پارس کے ایک بہت خاص گارڈ کو مار کر اسکے کپڑے آئی ڈی سب کے ساتھ اندر گھس کر ایک دوسرے گارڈ کی گردن مڑور کر اس سے لائسینسڈ گن ہتھیالی تھی اور اب وہ باہر لان کی طرف بڑھتا ائیر بڈرز سے ابھرتی کمانڈر کی آواز پر ماسک کے پار چھپی آنکھوں کو لان کے کنارے پر رکے پارس عیسی مغلانی پر جما چکا تھا۔

"آج اس پیراسائیٹ کا کھیل ختم کمانڈر یحی"

فیڈا نے اپنی گن ٹھیک پارس عیسی مغلانی پر تانی اور باہر وہ سبز آنکھیں شیطانی مسکرائیں، اس سے پہلے فیڈا، ٹریگر دباتا، ہدایت بابا سرکار سب کے بیچ سے اٹھے اور پارس کی ڈھال بنتے ہوئے پارس پر گن تانے اس آدمی کو

شوٹ کیا لیکن بد قسمتی سے وہ بھی فائر کر چکا تھا، یہاں ہدایت بابا سرکار کی گن سے چلتی گولی نے فیڈ اکا ماتھے میں سوراخ کیا وہیں اس کی ماری گولی ٹھیک ہدایت بابا سرکار کے سینے میں ٹھیک دل پر جا دھنسی، ہر طرف لمحے میں بھگدڑ مچی، پارس دوڑ کر ان تک پہنچا، روشانے بھی، انکی پوری ٹیم لیکن جب تک پارس انکو اپنی گود کا سہارا دیتا، انکی پوری شرٹ خون سے تر ہو گئی، پارس اور روشانے سمیت اس دل دہلاتے حادثے پر سب کی سانس تھم گئی۔

وہ مسکرا رہے تھے، وہ اپنا فرض نبھا دینے پر سرخرو تھے، انہوں نے جو آخری منظر دیکھا وہ پارس کی بھیگی آنکھیں تھیں اور وہیں پارس کی گود میں اک اور محافظ نے دم توڑ دیا۔

فیڈ امر چکا تھا، وہ سبز آنکھیں ان سارے شوخ منظروں کو اجاڑ دینا چاہتی تھیں تبھی اندر مچی آہ و فغاں پر مسکرائیں، وہ آدمی یہی سمجھ رہا تھا کہ پارس

ختم ہو گیا لیکن اسے علم نہیں تھا کہ اس نے پارس عیسی مغلانی کو نہیں بلکہ اپنی دنیا کو اجاڑ دیا ہے۔

وہ آدمی مغدام پیلس کی حدود سے دور ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے سیاہی میں گم ہو گیا، جبکہ فضائیں یوں بین زدہ ہوئیں جیسے کچھ تو تھا جسکا پھر سے آغاز ہونے والا تھا۔

بھیانک دوسرا آغاز۔۔۔۔۔

Season One End!....

Season two arrived Soon..♡

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com

.._____..

سیزن ٹو پر کام شروع ہے۔۔جب تک پی ڈی ایف میں آتا ہے آپ سوچیں اب وہ ہری آنکھوں والا کون ہے اور اسکا ہدایت بابا سے کیا تعلق تھا۔لگا دیا

میں نے ٹرک کی بتی کے پیچھے۔ہی ہی۔ چلیں جاتے جاتے ناول پر پیارا سا تبصرہ تو کرتے جائیں۔

ZubiNovelsZone.com
S NERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

Zubinovelszone.com
S NERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM

SMERWA MIRZA NOVELS
WWW.SMERWAMIRZANOVELS.COM
Zubinovelszone.com